سوانح عمری

حضرت علیا ملکہ معظمہ ملکہ قیصرہ ہند

و عالیجناب پرنس کنسورٹ البرٹ نیک نہاد

خان بہادر شمس العلما محمد ذکاء اللہ صاحب دہلوی

پروفیسر سابق پروفیسر ریاضی و لٹریچر میور سنٹرل کالج الہ آباد

مصنفہ

دیباچہ

سوانح عمری حضرت علیا ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصر ہند بالقابہا۔ اور

عالیجناب پرنس کونسورٹ البرٹ

ملکہ معظمہ سے دو طرح کے کام تعلق رکھتے ہین۔ ایک وہ ہین جو اُنکی خاص ذات والا صفات سے تعلق رکھتے ہین۔ دوسرے وہ ہین جو اُنکے عہد سلطنت سے تعلق رکھتے ہین ہمنے اس سوانح عمری مین صرف اُن کے وہ کام بیان کیے ہین جو خاص اُنکی خاص ذات ملکی صفات سے تعلق رکھتے تھے اور اسی طرح اُنکے عالی جناب شوہر شہزادہ البرٹ کی خاص ذات خجستہ آیات کے حالات بیان کئے ہین۔ ان مضامین کو ہم نے زیادہ تر حضرت علیا کی خود تصنیفات سے اور جنرل گرے کی ارلی یرس اوف پرنس کونسورٹ اور سر تھی او ڈور مارٹن کی لائف آف پرنس کونسورٹ سے اخذ کیے ہین یہ آخر دو کتابین جناب ملکہ معظمہ نے خود اپنے شوہر عالی تبار کے حالات مین فضلائے کبار سے تصنیف کرائی ہین۔ اِنکے سوائے ہمارے مطالعہ مین مضامین مذکورہ کے استنباط کرنیکے لیے سڈنی لی کی بائی اوگریفی وکٹوریا۔ اور گرویل میموئرس (۱۸۱۷-۱۸۶۰ع) مسس اولی فنٹ اور ہوم لائف وکٹوریا۔ غرض اور بیس تیس مشہور کتابین تھین۔ جنسے ہم نے ملکہ معظمہ کی خاص ذات ملکی صفات کے حالات روز ولادت سے یوم وفات تک اخذ کر کے لکھے ہین جن کی فہرست ذیل مین مندرج ہے۔

ستمبر ۱۹۰۴ع
بمقام دہلی

محمد ذکاء اللہ دہلوی
المخاطب بہ شمس العلماء خان بہادر

فہرست مضامین

باب اول ۱-۲۰

نسب وولادت

باب دوم ۲۰-۴۴

شہزادی کا بچپن

عمر کی تصویر اور ایک حکایت۔ ماموں کے گھر جانا۔ اور علم نباتات سیکھنا۔ دلچسپ حکایت شہزادی وکٹوریا کی نصیحت ماننے کی۔ بچپنے کی ایک اور دلچسپ حکایت۔ شہزادی وکٹوریا کے سیر کرنیکے فوائد۔ شہزادی وکٹوریا کی اپنی تقصیر کے اقرار کرنیکی عادت۔ شہزادی وکٹوریا کی اورون پر مہربانی کرنیکی حکایت۔ ماں باپون کے احکام کی اطاعت کرنیکی حکایت۔ بچپنے کے حالات کی دلچسپی۔ حکایت گڑیا خریدنے کی اور ایک بھوکے کو اُسکی قیمت دینے کی۔ اِس شہزادی کے بچپنے کو انگلستان کے بڑے بڑے نامور فاضلون کا نظر التفات سے دیکھنا۔ وعظ مین شہزادی کی محویت کی حکایت۔ شہزادی کی علالت کی جھوٹی خبرون کا اُڑنا۔ شہزادی کی لیاقتون کا حال۔ شہزادی کے چچا ڈیوک یورک کا مرنا۔ سوتیلی بہن کی شادی کا ہونا۔ ملکہ پرتگال اور شہزادی وکٹوریا کا دعوت شاہی مین ناچنا +

باب سوم ۴۴-۶۸

تاج شاہی کے وارث

جارج چہارم کی وفات۔ ڈچس کنٹ کا اضافہ مشاہرہ۔ ڈچس کنٹ کا نائب السلطنت مقرر ہونا۔ بیوہ ڈچس کوبرگ کے خط بنام ڈچس کنٹ۔ شہزادی وکٹوریا کا اپنی آیندہ شہنشاہی سے آگاہ ہونا۔ شہزادی وکٹوریا کے معلمون کا بدلنا۔ شہزادی کا بادشاہی دربارون مین کم جانا۔ شہزادی وکٹوریا کی تعلیم کا نتیجہ۔ حکایات حسن اخلاق شہزادی کی تحصیل علوم و انگریزی دانی۔ شہزادی کی علالت۔ شہزادی کی سیر و سیاحت۔ انگلینڈ مین اول سیاحت۔ ۱۸۳۲ء کا سفر ویلز مین۔ اوکسفورڈ۔ قصر کنسنگٹن مین مہمانداری۔ شہزادی کا بلاسے ناگہانی بچنا۔ شہزادی کے منکسر المزاج ہونے کی حکایت۔ ۱۸۳۳ء کا سفر۔ شہزادی کے بحری سفر کا نتیجہ ۱۸۳۴ء مین شہزادی کا ایک آفت ناگہانی سے بچنا۔ شہزادی کا علیل ہونا۔ گھڑدوڑ مین جانا۔ شہزادی کی تخت نشینی کا استحکام پانا۔ ۱۸۳۵ء کا سفر۔ شہزادہ البرٹ سے اول ملاقات۔ بادشاہ ولیم چہارم اور ڈچس کنٹ کے بگاڑ کا بڑھنا۔ بادشاہ ولیم چہارم کی سالگرہ اور ڈچس کنٹ کو ملامت کرنا۔ شہزادی کا سن بلوغ و سالگرہ روائل اکیڈمی کی سیر۔ بادشاہ کی آخری خط و کتابت بھتیجی کے ساتھ +

باب چہارم ۶۸-۸۴

اول منصب۔ سول لسٹ پنشن۔ ریڈیکل نکتہ چین۔ ملکہ معظمہ کا اپنے ماں باپ کا قرض چکانا۔ ملکہ معظمہ کے اس وقت کے حالات۔ حضرت علیا اور انکی ماں کی خدمت مین گستاخیاں۔ سنہ ۱۸۳۷ء مین برٹش ایمپائر کنیڈا کی سرکشی۔ قدیمی کنیڈا۔ لارڈ ڈرہم۔ لارڈ ڈرہم کی بی بی ٭

باب ہفتم ۱۲۰-۱۴۰

ملکہ معظمہ کی تاجپوشی اور سنہ ۱۸۳۹ء کا نازک زمانہ

تاجپوشی کی بعض رسم قدیم کا موقوف ہونا۔ جشن تاجپوشی کی تیاری۔ جشن تاجپوشی کا دن۔ شاہانہ سواری کا جلوس گرجا مین ملکہ معظمہ کا آنا اور مراسم کا ادا ہونا۔ ملکہ معظمہ کا حلف اٹھانا۔ تاج پہننا۔ نشانات شاہی۔ مراسم جشن کی غلطیاں۔ کورنشات جشن۔ میڈلون کا لٹانا۔ قصر بکنگہم مین سواری کی واپسی۔ سب کے کامبارکباد دینا۔ حضرت علیا کا اتوار کا پاس و لحاظ کرنا اور اسدن سرکاری کام نکرنا۔ اس زمانہ کے ملکہ معظمہ کے کام اور اشغال خطابون کا عطا ہونا۔ ملکہ معظمہ کو بعض نکرہات کا پیش آنا۔ ملکہ معظمہ کی سپیچین پارلیمنٹ مین سنہ ۱۸۳۹ء۔ سنہ ۱۸۳۹ء کے نازک معاملات لیڈی فلورا ہیسٹنگز کا قصہ۔ دوسرا نازک معاملہ۔ لارڈ میلبورن کا استعفا سنہ ۱۸۳۹ء۔ اور پیل کا وزارت قبول کرنا۔ ملکہ معظمہ اور ان کی ہیڈ چیمبر کی لیڈیان۔ ملکہ معظمہ کی مخالفت اس تبدیلی کی۔ میل بورن کی کیبنٹ کا اپنے حال پر دوبارہ غور کرنا۔ ملکہ معظمہ کو میلبورن کا سہارا دینا۔ لارڈ میلبورن کی نو مرتب وزارت۔ ملکہ معظمہ کا اقرار اپنی غلطی کا۔ فرقہ ٹوری کا حملہ ملکہ معظمہ پر۔ ہیڈ چیمبر کے نازک معاملہ کا عام اثر ٭

باب ہشتم ۱۴۰-۱۶۶

شہزادہ البرٹ کے حالات سنہ ۱۸۱۷ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک

شہزادہ کے خاندان کا حال۔ شہزادہ کی ولادت۔ بیوہ ڈچس کوبرگ مین شہزادہ کی دادی اور ملکہ معظمہ کی نانی شہزادہ کا مصطبلغ۔ بیوہ ڈچس آف کوبرگ اور انکے خطوط۔ شہزادہ کی تعلیم سنہ ۱۸۲۳ء تا سنہ ۱۸۲۶ء۔ شہزادہ کا روزنامچہ اور انکے خطوط۔ شہزادہ کے ایام طفلی کا بیان جو کونٹ آرتھر مونس ڈورنف نے لکھا۔ سنہ ۱۸۲۷ء سے سنہ ۱۸۳۲ء تک حالات۔ شہزادہ کی دادی اور ماں کا مرنا سنہ ۱۸۳۲ء و سنہ ۱۸۳۳ء کے حالات۔ شہزادہ کی تعلیم کی یادداشت۔ نقشہ تقسیم اوقات خوانندگی۔ شہزادہ کا حال سنہ ۱۸۳۳ء سے سنہ ۱۸۳۵ء تک۔ شہزادہ کا حال سنہ ۱۸۳۵ء

باب نہم ۱۶۶-۱۹۲

قرابت نسبت

باب دہم ۱۹۲-۲۲۲

شادی کا بیان و میلبورن کی وزارت

باب یازدہم ۲۲۲-۲۷۲

سنہ ۱۸۴۰ء سال اول کدخدائی

شہزادہ کا منصب۔ شہزادہ کے ملازمین خانگی کا تقرر۔ شہزادہ کے پریسیڈنٹ ہونے کا فیصلہ۔ ملکہ معظمہ کی طرفداری سے باز رہنا۔ ونڈسر مین عالی جناب نے حضرت علیا کی مانند بود و باش کا طریقہ۔ حضرت علیا کا ونڈسر مین جانا اور عالیجناب کا گھوڑے پر سے گرنا۔ حضرت علیا کی والدہ ماجدہ کا جدا ہونا۔ سالگرہ حضرت علیا۔ عالی جناب کا قدیمی علم موسیقی کی منڈلی کا ڈائرکٹر مقرر ہونا۔

بھائیون کا جدا ہونا۔ ونڈسر کلیرمونٹ مین رہنے کی محبت۔ اول دفعہ عالی جناب کی انسانی ہمدردی کا اظہار۔ خط بنام ڈیوک کوبرگ قصر بکنگھم ۴ جون سنہ ۱۸۴۰ء۔ حضرت علیا پر اوکسفورڈ کا تپنچے چلانا۔ خط بنام بیوہ ڈچس گوتھا۔ قصر بکنگھم ۱۱ جون سنہ ۱۸۴۰ء۔ اوکسفورڈ مجرم کی روبکاری۔ سال اول کی روزانہ گزراوقات۔ عالیجناب شہزادہ کا نائب السلطنت مقرر ہونا۔ عالی جناب کے اوصاف جمیلہ۔ عالی جناب کے خطوط باپ اور نانی کے نام سالگرہ ہونیکے باب مین۔ شہر لنڈن کے باشندون کو جو حقوق آزادی حاصل ہین انکا عالیجناب کو حاصل ہونا۔ عالی جناب کا قانونی مطالعہ۔ عالیجناب کا پرائوی کونسل کا ممبر ہونا۔ مشکوے محلے مین شہزادی کا پیدا ہونا۔ ایک لڑکے کا محل مین پکڑا جانا۔ برادن۔

باب واز دہم ۲۴۷ – ۲۵۳

سنہ ۱۸۴۱ء

پارلیمنٹ کا کھلنا۔ عالی جناب کا ایک حادثہ ناگہانی سے بچنا۔ شہزادی جو پیدا ہوئی اُسکا اصطباغ پانا۔ مجالس رقص و سرود مین ملکہ معظمہ اور عالی جناب البرٹ کے شریک ہونے کا نیک اثر۔ پارلیمنٹ کا بدلا جانا۔ پولیٹکل تردوات۔ ملکہ معظمہ پر پردیسی معاملات اور شہزادہ اور پردیسی پولیسی۔ لارڈ پامرسٹون غورین اوفس مین پامرسٹون اور تخت سلطنت۔ پامرسٹون کے فتح نمایان کے کام۔ میلبورن کی وزارت کا ضعف۔ میل بورن کی شکست مئی سنہ ۱۸۴۱ء۔ ملکہ معظمہ کا اوکسفورڈ مین انتخاب مین وگ کی شکست۔

باب سیزدہم ۲۵۳ — ۳۲۱

سر روبرٹ پیل کا انتظام

باب چہاردہم - ۳۱۲ — ۳۳۱

ملکہ معظمہ اور آزادی تجارت

پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۸۴۵ء۔ ملکہ معظمہ کا اجلاس۔ کورٹ کی دعوتون کے جلسے۔ پرنس البرٹ کے کنگ کونسورٹ اور کمانڈر انچیف ہونے کی شہرتین۔ بلجیم اور پروشا مین ملکہ معظمہ اور عالی جناب کا تشریف لیجانا۔ سالگرہ پرنس البرٹ۔ لوئی فلپ شاہ فرانس سے دوسری ملاقات۔ ملکہ معظمہ کی خوشی کوبرگ کی سیر سے۔ پرنس البرٹ کے فارم ٹیکس لگنا۔ اوسبورن کا نیا گھر۔ ولادت دختر۔ ابراہیم خدیو مصر کا انگلینڈ مین آنا۔ پیل اور قوانین غلہ۔ پیل کو ملکہ معظمہ کا سہارا دینا۔ پیل کا استعفا۔ لارڈ جان رسل کا بلایا جانا۔ لارڈ جان کے ساتھ گفتگو اور لارڈ پامرسٹن کا خوف ملکہ معظمہ کو۔ لارڈ جان کی ہٹین اور ضدین۔ لارڈ جان کی مشکلات۔ پیل کا دوبارہ صاحب اختیار ہونا۔ ملکہ معظمہ کا پیل کا معاون ہونا۔ پیل کی مشکلات پر ملکہ معظمہ کا افسوس۔ پیل کی شکست۔ ملکہ معظمہ کی آزادی تجارت کے لیئے گرمجوشی۔ پارلیمنٹ کا بدلنا۔ بیٹی کا اصطباغ۔ شوہر کا سفر۔ ملکہ معظمہ کے دو بحری سفر لوہے کی کانون کا ملاحظہ۔ ملکہ معظمہ کا اپنے بچون کو پڑھانا۔ اوسبورن مین نئے محل بنجانے کی شادی ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی نسبت بیرن سٹوک میر کی رائے۔

باب سیزدہم (پانزدہم چاہیئے) ۳۳۱ - ۳۴۰

سپین کی شادیان

لارڈ جان کی اول وزارت جولائی ۱۸۴۶ء۔ لارڈ جان کے شرکاء و مصاحبین۔ پامرسٹن کے سبب سے مشکلات کا پیش آنا۔ سپین کی شادیان۔ شادیون کے عہد و پیمان۔ ملکہ کرسٹینیا کی مداخلت۔ خاندان کا ونڈسر مین جمع ہونا۔ پامرسٹن کا بیس بہسا مراسلہ۔ فرانسیسیون کا عوض لینا۔ اور اُن کی عہد شکنی۔ ملکہ معظمہ کا غصہ۔ پبلک کی برانگیختگی۔ پرنس البرٹ کا خط اپنے بھائی کے نام۔ ملکہ معظمہ کا خط۔ شاہ روس پر عہد شکنی کا الزام۔ ملاقاتین۔

باب چہاردہم (شانزدہم چاہیئے) ۳۵۵ - ۴۱۹

انقلاب کا سال ۱۸۴۸ء

پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۸۴۷ء حضرت علیا کی لطیفہ سنجی کیمبرج مین حضرت علیا کا قدم رنجہ فرمانا۔ پرنس البرٹ کا

پرنس البرٹ کا خط سٹوک میر کے نام - بیرشاہ مین جزایر اہنساؤ پر حملہ کا ہونا - پرنس کا خط سٹوکمی ان کے نام پرنس کا خط سٹوک میر کے نام - ملکہ بلجیم کی وفات - انگلستان مین لارڈ ڈربی کا حکومت چہوڑنا - ۱۸۵۱ع ملکہ معظمہ کا اوسبورن مین رونق افروز ہونا - نمایش عظیم کے انتظامات اور اسکی ترتیب - کرنیل سب تہورپ - پرتجویز کا ڈرانا - اور نمایش کے لیئے مزاحمتون کا پیش آنا - غیر سلطنتون کے سفیرون کا ملکہ معظمہ کے روبرو اپنے ایڈریس پیش کرنیسے انکار کرنا - کرسٹل پیلیس (قصر بلورین) ملکہ معظمہ کا نمایش مین تشریف لانا - نمایش کا اثر - نمایش اعظم کے افتتاح کا بیان جو ملکہ معظمہ نے لکھا ہے - نمایشگاہ کا کہلنا - شہزادہ آرتہر کی سالگرہ - مبارکبادیان - نیشنل اکیڈمی (اتادیمی) مین پرنس کا سپیچ - اشاعت انجیل کی سوسایٹی مین پرنس البرٹ کا پریسیڈنٹ ہونا - اسکے متعلق مین لارڈ جان رسل اور ملکہ معظمہ کی خط وکتابت - برٹش ایسوسی ایشن مین پرنس البرٹ کا جانا - نمایشگاہ کے کمشنرون کی مجلس مین پرنس کا میر مجلس ہونا - نمایشگاہ اعظم کی کامیابی کا جلسہ - نمایشگاہ مین حضرت علیا کا قدم رنجہ فرمانا فرانسیسیون کی نمایشگاہ کے کمشنرون کا دعوت کرنا - نمایش کے زر فاضلات کے خرچ کرنے کی تجویز - پرنس کا خط سٹوک میر کے نام - شاہانہ سفر - لارڈ پامرسٹن فورین سکرٹری کی برخاستگی - بادشاہ ہینوور کی وفات - دنیا کا میلہ دعوت مصالحت - لڑائیون کے سہ جانیبہ وحشت - نمایش کی بچت سے زمین اور کا خریدنا - فرانس کی حملہ آوری کا خوف اور سپاہ محافظ کا اضافہ اور وزارت کا مبادلہ - ملکہ معظمہ کی سالگرہ - ملکہ معظمہ اور شاہ لیوپولڈ کی خط وکتابت - ملکہ معظمہ کے خالو کا مرنا - اور پارلیمنٹ کا بند ہونا - ملکہ معظمہ کا سفر بلجیم - ڈچ فارم کا بیان جو ملکہ معظمہ نے خود تحریر کیا ہے - شاہ لیوپولڈ اور ملکہ معظمہ کی خط وکتابت - بالموریل - مسٹر نیلڈ کا اپنے وصیت نامہ مین سارے مال کا وارث ملکہ معظمہ کو لکہنا - ڈیوک ولنگٹن کی وفات - سپاہ مین نئے افسرون کا مقرر ہونا ڈیوک ولنگٹن کے خصائل - سٹوک میر کے خط کا جواب جو پرنس نے لکھا - ڈیوک ولنگٹن کی تجہیز وتکفین - حضرت علیا کی سفر سے مراجعت - ملکہ معظمہ کے نام انکی ایمیلی بہن کا خط - پرنس البرٹ کی سیرت وعادت - ڈیوک ولنگٹن کی سیرت کی نسبت بڑے بڑے مدبران ملکی کی رائین - نئی پارلیمنٹ - پرنس کا تصاویر و نقشون کہدی یا کہی ہوئی تصویرون کا جمع کرنا - ونڈسر کیسل مین آگ لگنا - انگلینڈ مین جلا وطنون کے پناہ گزینون کے ہونے سے تکلیفات - فرزند ارجمند کی ولادت - چوب ہم مین کیمپ جس مین مصنوعی جنگ ہوئی - پرنس کا خط بنام بیرن سٹوک میر - پرنس کا دوسرا خط بنام بیرن سٹوک میر - بیرن سٹوک کا خط بنام پرنس البرٹ - ملکہ معظمہ کا آیرلینڈ جانا اور نمایش کا کہولنا - پرنس البرٹ کی نسبت گپین ٭

سنہ ۱۸۵۴ء ۴۹۰ - ۵۱۶

پرنس پر تہمتین اور جھاڑون کے حملے۔ اور اُنکے باب مین خط و کتابت ملکہ معظمہ و پرنس کے خطوط بنام بیرن سٹوک میئر ملکہ معظمہ کی کدخدائی چودھوین سالگرہ۔ پرنس کی نسبت جمہور کے خیالات کا بدلنا۔ اور مشکلات کا آسان ہونا۔ ملکہ معظمہ کے مشکوے معلے مین خوشیان۔ ملکہ معظمہ کا اُس سپاہ کا معائنہ فرمانا جو جنگ کے لیئے روانہ ہوئی ملکہ معظمہ کا بجرہ مین بیٹھکر جہازون کے بیڑون کی روانگی کا ملاحظہ فرمانا۔ واعظین دین کے باب مین پرنس کا سپیچ۔ ایک جہاز کا نام رائل البرٹ رکھا جانا۔ پرنس کے اشتغال کشیر۔ سفیر فرانس کی دعوت۔ ملکہ معظمہ کی سالگرہ۔ ٹرینی ٹی ہوس کے ڈنر مین پرنس کا سپیچ۔ پرنس البرٹ اور بیرن سٹوک میئر کی خط و کتابت۔ شہنشاہ فرانس کی ملاقات کے لیئے پرنس کا جانا اور پرنس و ملکہ کی خط و کتابت۔ پرنس کی یادداشت جو اُسنے اپنی اور شہنشاہ فرانس کی ملاقات کی لکھی ہے۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کی تشریف آوری۔ ملکہ معظمہ کے خطوط سپاہ کی ہمدردی کے بارے مین۔ اُن سپاہیون کی بیواؤن اور یتیمون کے لیئے چندہ جمع ہونا جو جنگ کریمیا مین مارے گئے۔ اور عورتون کا تیمار دار ہونا ٭

سنہ ۱۸۵۵ء ۵۱۶ - ۵۴۵

سپاہ جو جنگ کریمیا مین گئی تھی اُسکے نوروز کی مبارکبادی پارلیمنٹ کا دوبارہ جمع ہونا۔ ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ اور پرنس البرٹ۔ زار روس کی ملاقات۔ ملکہ معظمہ کا جنٹلمٹون کے لیئے اسپتال بنانا۔ انگلستان مین شہنشاہ نپولین کا آنا۔ سپاہ کو ملکہ معظمہ کا تمغے تقسیم کرنا۔ ملکہ معظمہ کی سالگرہ۔ ملکہ معظمہ کا لیڈی ریگ لین کو تعزیت نامہ لکھنا ملکہ معظمہ کی سپیچ پارلیمنٹ مین۔ پرنس کا خط سٹوک میئر کے نام۔ ملکہ معظمہ کا پیرس مین سیر کے لیئے جانا۔ ملکہ معظمہ کی مراجعت اوسبورن مین۔ نپولین سوم کے خصائل۔ شہنشاہ کا خط پرنس البرٹ کے نام۔ بالمورل کا نیا محل شہزادی وکٹوریا کی قرابت نسبت۔ البرٹ کی علالت۔ شہزادی وکٹوریا کی قرابت نسبت کی باتین۔ ملکہ معظمہ کا ونڈسر مین آنا اور اُنکے بھائی کی علالت۔ برمنگھم و نڈلینڈ کی انسٹی ٹیوشن مین پرنس کا ایڈریس دینا شاہ سارڈینیا کا انگلینڈ مین آنا ٭

سنہ ۱۸۵۶ء ۵۴۵ - ۵۵۵

لارڈ کلیرڈون کو ملکہ معظمہ کا تعزیت نامہ لکھنا۔ ملکہ معظمہ کا پارلیمنٹ کا کھولنا۔ شہنشاہ فرانس کے بیٹا پیدا ہونا شہزادہ کے کونفرمیشن کی رسم (عیسائی بنانے کی ریت) صلح نامہ کی خبر کا آنا۔ ملکہ معظمہ کا جنگی ہسپتالوں کا ملاحظہ فرمانا۔ ملکہ معظمہ کا ایلڈرشوٹ کے کیمپ مین سپاہ کا ملاحظہ فرمانا۔ سپیٹ ہیڈ مین بیڑے کا ملاحظہ فرمانا۔ نٹ لی کے جنگی اسپتال کی بنیاد کا پتھر رکھنا۔ بیرن سٹوک میئر کی بیٹی کا مرنا۔ شہزادی وکٹوریا کا ہاتھ جلنا۔ ملکہ معظمہ کا سپیچ ایلڈرشوٹ مین۔ پروشا کے بادشاہ کا انگلینڈ مین آنا۔ بالمورل مین اولیائے دولت کا جانا اور مس فلورنس نائٹ انگیل کا آنا۔ ملکہ معظمہ کی مراجعت ونڈسر مین۔ ملکہ معظمہ کے سوتیلے بھائی کی وفات یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کا ایک تحفہ ملکہ معظمہ کو بھیجنا۔ پرنس کی توجہ سپاہ کے افسرون کی تعلیم کی طرف ٭

۱۸۵۷ع ۵۵۵ - ۶۰۲

پرنس البرٹ کا نیک خواہ انسان ہونا۔ پرنس کی ہمدردی اہل حرفہ وکاریگرون کے ساتھ۔ پرنس کا اسبات پر متوجہ ہونا کہ غربا کی تفریح وآرام کا سامان کس طرح سرانجام دیا جائے۔ پرنس کی عام واقفیت۔ پرنس کی فراخ دلی ومحاسن اخلاق۔ آرٹ کی تعلیم پر پرنس کے خیالات تکمیل آرٹ پر پرنس کے خیالات۔ پارلیمنٹ کا کھلنا اور ملکہ معظمہ کا سپیچ۔ ولادت دختر ملکہ معظمہ۔ گلوسسٹر کی ڈچس کی وفات۔ مین چسٹر مین نمایش آرٹ اگزہی بیشن۔ مین چسٹر مین صنعت کی نمایش۔ سالفورڈ مین ملکہ معظمہ کے سٹیچو کا کھولنا۔ پارلیمنٹ جدید کا اجلاس۔ شہزادی وکٹوریا کی شادی کا اعلان۔ پرنس کا قومی تعلیم کی کونفرنس کا پریسیڈنٹ ہونا۔ پرنس کو نسورٹ کے مختلف کام۔ عالیجناب پرنس کو کونسورٹ کا خطاب ملنا۔ وکٹوریا کروس کے تقسیم کرنے کی رسم۔ ملکہ معظمہ کا مین چسٹر کی نمایش مین جانا۔ بغاوت ہند کی خبر انگلستان مین آنا۔ ملکہ معظمہ کا خط بغاوت ہند کے باب مین۔ بغاوت ہند کا پھیلنا۔ سرکولن کیمپل کا کمانڈر انچیف ہند مقرر ہونا۔ اور ہندوستان مین انگلستان سے سپاہ کا کمک کے لیئے آنا۔ انگلستان سے ہندوستان کے لیئے رہ انگی۔ لارڈ کیننگ کا خط ملکہ معظمہ کے نام۔ پرنس کا خط بنام سٹوک میئر۔ پرنس کا خط شاہ پروشیا کے نام جسمین انھون نے اپنے خیالات ہندوستان کی نسبت ظاہر کیئے ہین۔ ملکہ معظمہ کا خط بنام شاہ لیوپولڈ۔ کمک سپاہ۔ پرنس اور سٹوک میئر کی خط وکتابت۔ شہنشاہ فرانس کا انگلینڈ مین وارد ہونا۔ ملکہ اور پرنس کا چیربورگ مین جانا۔ ہندوستان سے وحشتناک خبرون کا آنا۔ ملکہ معظمہ کا خط بنام لارڈ پامرسٹن۔ ہندوستان کی خطرناک حالت۔ بالمورل۔ شاہ پروشیا کی علالت۔ بیرن سٹوک میئر۔ ڈچس نیمرس کا مرنا۔ معاملات ہند۔ شہزادی کی شادی مین مہمانون کا آنا ٭

نام کامون کی کثرت کے باب مین ہمسی ڈرام سٹاٹ کا شہزادہ۔ ولنگٹن کالج۔ گرین ڈیر گارڈس کا وزٹ ڈگرانڈیل سپاہیون کی دعوت۔ وولنٹیر سپاہیون کا ریویو۔ پرنس کونسورٹ کے خطوط بنام سٹوک میر اور بڑی صاحبزادی کے نام۔ برلن مین ملکہ معظمہ کی نواسی کا پیدا ہونا۔ پرنس کونسورٹ کی خط وکتابت بڑی بیٹی کے ساتھ۔ کینیڈا مین پرنس ویلز کا دورہ۔ سکوٹ لینڈ مین ملکہ معظمہ کا ریویو سپاہ کا۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کی اقامت۔ ملکہ معظمہ کی سالگرہ اور خالہ کی وفات۔ پرنس کونسورٹ کی سالگرہ اور انکی سوتیلی مان کی وفات۔ کوبرگ کو ملکہ معظمہ کی روانگی پرنس کونسورٹ پر آفت ناگہانی کا آنا۔ اور کوبرگ سے مراجعت۔ پرنس الفرڈ کا سفر جنوبی افریقہ مین۔ پرنس ویلز کا دورہ ہیلی فیکس مین۔ پرنس ویلز کے کینیڈا کے سفر کے نتایج۔ پرنس ویلز کا سفر یونائیٹڈ سٹیٹس مین۔ کوہ ڈرٹن مین سیر شہزادی ایلائیس کی قرابت نسبت۔ شہنشاہ بیگم فرانس کا آنا۔ پرنس کونسورٹ کی علالت اور لارڈ ایبرڈین کی وفات۔ پرنس کا خط بڑی بیٹی کے نام۔ بحری محافظت۔ بڑا دن اور خط وکتابت +

سنہ ۱۸۶۱ع ۶۸۳-۳۹-۷

پرنس کونسورٹ کے کامون کے کرنے کی عادت اور انکی ذاتی مستعدی و چستی و چالاکی۔ سنہ ۱۸۶۱ع مین ملک کا حال۔ شہنشاہ فرانس و حضرت علیا کی ملاقات۔ شاہ پروشا کی وفات۔ پرنس کونسورٹ کا بحری حصارون کا معاینہ۔ ونڈسر مین ملکہ معظمہ کی مراجعت۔ پرنس کونسورٹ کا خط بنام سٹوک میر۔ اور ڈاکٹر بیلی کی وفات۔ پارلیمنٹ کا کھلنا۔ نمایش اعظم سنہ ۱۸۶۲ع۔ ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ۔ پرنس کی علالت۔ پرنس کونسورٹ کا خط بنام سٹوک میر۔ پروشا کے بادشاہ کو اورڈر اوف گارٹر کا تمغہ۔ جارج کوپر کا مزار۔ ڈچس کنٹ کی علالت و وفات۔ پرنس کونسورٹ پر کامون کی محنت کا زیادہ بوجھ پڑنا۔ پرنس کونسورٹ پر جھوٹے الزام کا لگنا۔ متفرقات۔ امریکہ مین ہنگامہ جنگ برپا ہونا سنڈہرسٹ ملٹری کالج۔ ملکہ کا خط شاہ لیوپولڈ کے نام۔ ڈبلن مین ملکہ معظمہ کا پہنچنا۔ بالمورل اور پرنس ویلز کا جانا ونڈسر مین ملکہ معظمہ کی تشریف آوری۔ پرنس کونسورٹ کا حال اور انکی علالت۔ جہاز ٹرنٹ کا معاینہ۔ پرنس کونسورٹ کی علالت و وفات۔ پرنس کی وفات کے نتایج۔ پرنس کونسورٹ کی تجہیز و تکفین اور انکے اوصاف۔ بڑی شہزادی اور چھوٹے شہزادہ کو باپکے مرنے کی خبر پہنچنا۔ اور ملکہ معظمہ کا سوگ و ماتم مین بیٹھنا۔ ہارٹ لی کا حادثہ۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کا جانا۔ اور پادری نورمن میکلوید کا ملکہ معظمہ کی تسکین خاطر۔ شہزادی ایلائیس کی کدخدائی۔ ملکہ معظمہ کا جرمنی کا سفر۔ پرنس کونسورٹ کا فروگ مور مین دفن ہونا۔ ملکہ معظمہ کے حضور مین بیوائون کی طرف سے بائبل کا پیش کش ہونا

سنہ ۱۸۶۳ء - ۹ ۔ ۴۵۷ - ۴۵۷

پارلیمنٹ کا کھلنا۔ شہزادہ ویلز کے وظائف کا مقرر ہونا۔ شہزادی الیگسنڈریا کا انگلینڈ مین آنا۔ اور شہزادہ البرٹ کے ساتھ اُن کا نکاح ہونا۔ ملکہ معظمہ کا نٹ لی کے ہسپتال کا معائنہ۔ بکنگھم مین ایک عورت کے مرنے پر ملکہ معظمہ کا اظہار افسوس۔ جرمنی اور بالمورل مین ملکہ معظمہ کا سفر۔ ملکہ معظمہ کی ملاقات اتھولو کے ڈیوک سے۔ ملکہ معظمہ پر ایک آفت ناگہانی کا آنا اور اُس سے بچنا۔ ایبرڈین مین ملکہ معظمہ کا اپنے شوہر کا سٹیچو کھولنا۔ پرنس کونسورٹ کی برسی۔ پرنس کی وفات اور ملکہ معظمہ کی بیوگی پر ریمارک +

سنہ ۱۸۶۴ء ۴۵۷ - ۴۵۸

پرنس ویلز کے بیٹا پیدا ہونا۔ ایک صدمۂ جانگزا کا واقع ہونا۔ پھولون کی نمائش مین ملکہ معظمہ کا قدم رنجہ فرمانا سالگرہ ملکہ معظمہ۔ بالمورل مین جانا۔ ملکہ معظمہ کی خط و کتابت شہزادی لوئیزا سے +

سنہ ۱۸۶۵ء ۴۵۸ - ۴۶۰

ملکہ معظمہ کی ہمدردی رعایا کے ساتھ۔ اولیائے دولت کی غلطیان۔ متفرقات۔ ملکہ معظمہ کا جرمنی کا سفر بالمورل مین ملکہ معظمہ کا رہنا۔ شاہ لیوپولڈ کی وفات۔ ابراہام لنکن پریسیڈنٹ امریکہ کا قتل ہونا +

سنہ ۱۸۶۶ء ۴۶۰ - ۴۶۷

پارلیمنٹ کا کھلنا۔ شہزادی ہلینا کی کدخدائی۔ امریکہ کے سوداگر پی بوڈی کی فیاضی۔ ملکہ معظمہ کا ایلڈر شوٹ مین جانا۔ البرٹ میڈل۔ شہزادی میری کی شادی۔ سمندر مین تار لگنا۔ ایبرڈین مین ملکہ کے سٹیچو کا افتتاح ہونا۔ اور وولورکس کا کھلنا۔ اور پرنس کونسورٹ کے سٹیچو کا کھلنا۔ بالمورل +

سنہ ۱۸۶۷ء ۴۶۷ - ۴۷۳

شہزادہ آرتھر کا ملیٹری وجنگی امتحان مین پاس ہونا۔ شہزادہ ویلز کے لڑکے کا پیدا ہونا۔ روائل البرٹ ہال کی بنیاد رکھنا۔ سلطان روم عبد العزیز کا انگلینڈ مین آنا۔ ملکہ معظمہ کی سیر و سیاحت +

ملکہ معظمہ کی ذاتی جائداد اور ولیعہد سلطنت۔ غیر ملکون مین انگریزون کو حسن خدمات کے جلدو مین خطابات و نشانات کا ملنا۔ معزول شاہ فرانس کا مرنا۔ وکٹوریا پارک مین ملکہ معظمہ کا جانا۔ شاہ ایران کا انگلینڈ مین آنا۔ ڈیوک ایڈنبرا کی شہنشاہ روس کی بیٹی سے قرابت نسبت۔ سکوٹ لینڈ مین ملکہ معظمہ کی سیر و تفریح *

سنہ ۱۸۷۴ع ۸۰۷ — ۸۱۴

شہزادہ ایڈنبرا کی شادی۔ لنڈن مین جاڑے کے موسم مین روس کی شہزادی کا خیر مقدم۔ شہزادی روس کا اپنے کنبے کو یاد کرنا۔ پارلیمنٹ مین ملکہ معظمہ کا سپیچ۔ اور بعض سوسائٹی کے حالات۔ ولیعہد کی قرضداری مجالس دربار سے ڈچس ایڈنبرا کی بالکل کنارہ کشی۔ اور زار روس کا انگلینڈ مین آنا۔ ملکہ معظمہ کا سپاہ شاہی کا ملاحظہ فرمانا حیوانات پر ظلم رسانی کا انسداد۔ متفرق حالات۔ پرنس کونسورٹ کی بیوگریفی (سوانح عمری) کا مشتہر ہونا۔ بیلڈ فیلڈ کا تہوار *

سنہ ۱۸۷۵ع ۸۱۴ — ۸۱۶

ارباب کمال کا خطابات شاہی لینے سے انکار کرنا۔ شہزادہ لیوپولڈ کی علالت۔ ملکہ معظمہ کے جہاز کا ایک جہاز سے ٹکرانا۔ شہزادہ ویلز کی ہندوستان مین سیر کرنے کی تیاری *

سنہ ۱۸۷۶ع ۸۱۶ — ۸۱۹

قیصر ہند کا خطاب۔ ملکہ معظمہ کا عام جلسون مین جانا۔ ایڈنبرا مین پرنس کی یادگار کا کھولنا۔ ملکہ معظمہ کا ۵۴ رجمنٹ کو نئے علم عنایت فرمانے بحر شمالی مین تحقیقات کے لیئے جو جہاز گئے تھے انکا واپس آنا *

سنہ ۱۸۷۷ع ۸۱۹ — ۸۲۲

ملکہ معظمہ کے خطاب مین قیصر ہند کا اضافہ ہونا۔ تارعنکبوت کا لباس۔ بحری و بری حادثات جن مین ملکہ معظمہ نے بڑی رحمدلی اور ہمدردی دکھائی۔ ملکہ معظمہ کا لارڈ بیکنس فیلڈ کے در دولت پر تشریف فرما ہونا *

سنہ ۱۸۷۸ع ۸۲۲ — ۸۲۷

واقعات متفرقہ۔ ڈیوک کون ناٹ کی شادی کا قرار پانا۔ اور شاہ ہینوور کی موفات۔ شہزادی ایلائس کی وفات۔

سنہ ۱۸۷۹ء ۸۲۷ - ۸۳۲

ملکہ معظمہ کو ایک شخص کا دھمکی کا خط لکھنا۔ ڈیوک کی شادی۔ ملکہ معظمہ کا شمالی اٹلی مین پہونچنا اور بالمورل مین آنا۔ ریل کا ایک حادثہ ناگہانی جہاز کا پہاڑ سے ٹکرانا۔ زولو کی لڑائی مین شہنشاہ فرانس کے بیٹے نپولین کا مارا جانا۔

سنہ ۱۸۸۰ء ۸۳۲ - ۸۳۴

ملکہ معظمہ کا شہزادہ فرانس کی یادگار کا زولولینڈ مین بنانا۔ ملکہ معظمہ کے کنبے کے واقعات۔ جارج ایلیٹ کا مرنا۔ بڑے دن کے پورٹسمون کو انعام ملنا۔

سنہ ۱۸۸۱ء ۸۳۴ - ۸۳۸

...زا سے کی شادی۔ لارڈ بیکنس فیلڈ کی وفات۔ زار روس کا مارا جانا۔ اور ملکہ معظمہ کا اپنی ذات کے لیے احتیاط کرنا۔ واقعات متفرقہ اور امریکہ کے پریسیڈنٹ کا قتل ہونا۔ ملکہ معظمہ کا کھیل تماشوں کا دیکھنا اور بچوں کو دکھانا۔

سنہ ۱۸۸۲ء ۸۳۸ - ۸۴۷

ملکہ معظمہ کے ہان پوتی کا پیدا ہونا اور بعض اور خانگی معاملات۔ ڈیوک البنی کی قرابت نسبت۔ ملکہ معظمہ کا لارڈ بیکنس فیلڈ کی یادگار بنانا۔ ملکہ معظمہ کے قتل کرنے کا قصد۔ ملکہ معظمہ کا سفر سون ٹون کا۔ ڈیوک البنی کی شادی۔ واقعات متفرقہ۔ ڈیوک کون ناٹ اور جنگ مصر۔

سنہ ۱۸۸۳ء ۸۴۷ - ۸۵۰

ملکہ معظمہ کے پبلک۔ اور بہبودی کے کام۔

سنہ ۱۸۸۴ء ۸۵۰ - ۸۵۸

غلطنامہ ہذا کے موافق کتاب کو صحیح اور درست کرلین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٥	١	پانی	مانی	٩٧	حاشیہ ١٣	ناٹیڈ	ہائیڈ	٢٠١	٦	صعیف	ضعیف
٢٨	٢٣	لمیوسات	ملبوسات	٩٩	٧	سروائر	سروالٹر	"	حاشیہ	ہوسنے	ہونے کے
٣٣	٢٣	علم	تعلیم	١٠٥	٢١	کوئی	کئی	٢٠٢	٢٣	آکے	آئے
٤٧	٨	ہوس	ہومس	١٠٦	١٣	لیٹن	لین	٢٠٥	٢	سومڑ	سومر
٥٠	٧	بیان	بیان کیا	١٠٨	٢١	اپنے	اپنے تئین	٢٠٦	١٣	آیرستن	آیرلنسٹن
٥١	١٦	انکارکردیاکہ	×	"	١٨	کی	سے	٢٤٦	حاشیہ	لڑکے	لڑکا
٥٣	٢	فریچ	فرنچ	١١١	حاشیہ	کنیڈا	کنیڈاکی	٢٤٨	٢٣	سے مین	سے معمور کرتے
٥٤	١٦	رکھا	نام رکھا	١١٣	١٠	اکثری	اکزی	٢٤٩	١	ڈاسے	ڈالتے
٥٧	٢	آیرسٹ	آیرنسٹ	١٢٢	١٠	دیکھتا	دیکھنا پڑا	٢٥٢	١٣	کوپ دین	کوبڈین
"	١٨	اتل وہٹ	آئل وائٹ	١٢٦	١٢	کے	کے لیئے	٢٥٣	٥	ڈوبران	وڈبرن
٥٨	٦	فیوربلیر	فیونڈلیر	١٣١	٤	بچون	بچون کے	٢٥٩	٢١	اسکے لیئے	اسلیئے
٦٣	١٦	پرسے	پر	"	٥	پھند	پھندلیئے	٢٨١	١١	ڈیپیونی	ڈیپیوٹی
٧٤	١٦	کاحال	کا	١٣٧	٢٣	پیرنگ	بیرنگ	٢٨٦	١١	لکہی	کھی
٧٨	٢١	فوحمون	فوناھون	١٤٩	١	کھیل	کھیل کو	٢٨٩	١٣	ہیوگر	ہوکر
٨١	١	لیتی	لیٹی	١٥٠	٨	سنہ ١٢٩ھ	سنہ ١٣٩ع	٢٩٠	٣	یائے مجہول کی جگہ	یائے معروف پڑھو
"	٧	دیتاوی	دنیاوی	١٧٣	١٦	مین نے	مین	٣٠١	١٨	کرنے	کرتے
٨٥	٢	اوڈونفس	اڈونفس	١٨٩	٢	پڑھانے	بڑھانے	٣٠٦	٢٠	تضرع	تصنع
"	٢٠	سزاور	سزاوار	١٩١	حاشیہ	نام	نام خط	"	٢١	روتی	ہوتی
٨٧	١٩	ہوگی	ہوگئی	١٩٣	١٠	آدھ	آدھ آنے	٣٠٧	٢٣	نلیمن	نیلسن
٩٠	١١ ١٦ ١٨	رپپ	روپ	١٩٦	٢	کرنیکے	کرنے کے لیئے	٣١١	٣	ذیت	اذیت
٩٣	١٦	جن کے	جن	١٩٩	٣	بلکہ	ملکہ	٣١٩	٢٢	ٹریہ پوٹ	ٹریپوٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۹	۲۳	ہو	ہوئی	۴۶۵	۶	شہزادے	شہزادے نے	۶۴۶	۱۴	کیا	گیا
۳۲۳	۳	زوپرا	اسپیرا	۴۷۶	۹و۸	لنچ	لنچ	״	۲۰	پورپی	یورپی
۳۲۴	۱	مشورہ	مشورہ کو	۴۸۳	۴	تری	بری	۶۴۸	۸	ہوجاہین	ہوجائین
۳۳۱	۱۲	1050	105	۴۸۶	۲	شہین	کھین	۶۵۷	۱۰	کی	کی طرف
۳۳۲	۲	ریجیمہ	رجیمنٹ	۵۰۰	۵	لنچ	لنچ	۶۶۳	۵	پیٹنے	بنے
۳۳۴	۱۲	کرتا	کرنا	۵۰۱	حاشیہ	شفر	سفیر	۶۶۷	۱	ہوگیا	ہو
۳۳۵	حاشیہ	مرسلہ	×	۵۲۲	۱۲	بیڈلگین	بیڈنگٹن	۶۷۲	۱۲	شکرتے	شکریتے
۳۳۶	۱۰	کی ہو	کو ہو	۵۳۲	۱۲	ہاتھون	ہاتھون کو	۶۷۴	۶	کو	کی
۳۳۷	۱۶	فرانس	فرانس نے	۵۳۳	۱۰	بیبھی	بیٹھی	۶۸۲	۹	برے	بڑے
۳۴۲	۱۵	ا	اور	۵۳۷	۱۰	کے	کے بعد	۶۸۶	۱۴	پڑا	بڑا
۳۴۳	۲۰	افٹر	آفٹر	۵۴۰	۱۳	ہوتین	ہوتے	۶۹۲	۲۰	شکرلے	شکریتے
۳۵۶	۱۲	جس سے ہین	جس مین سے	״	۲۱	فرنٹر	فرٹز	۷۰۰	۱۷	جب	جبتک
״	۲۰	ہرگ کو	×	۵۴۶	۱۴	بشوارٹ	ستوارٹ	۷۰۵	۱۷	نلون	ملون
۳۵۸	۸	بٹینک	بنٹینک	۵۴۸	۱۰	سیٹ ہیڈ	سپٹ ہیڈ	۷۰۶	۱۵	لمٹری	ملیٹری
۳۷۲	۷	چارلسٹ	چارلشٹ	״	۱۴	انجنون سے	انجنین	۷۱۱	۱	پرشا	پروشا
۳۷۶	۱۹	کنسٹبلون	کنسٹیبلون	۵۶۱	۱۰	اعظم	اجر عظیم	۷۱۳	۲۰	می فس	مینس
۳۷۷	۷	چاریسٹ	چارلشٹ	۵۶۳	۲۲	بیٹرائیس	بیٹرس	۷۱۵	۶	وولنٹرون	وولنٹیرون
۴۰۶	۶	مشن	میشن	۵۶۶	۱۶	رکھتا ہین	×	۷۱۶	۲۰	ڈاکٹر	والٹر
۴۰۸	۱۷	تعریقین	تعریفین	۵۷۲	۲۰	ککنگھم	بکنگھم	۷۱۸	۱۸	بہت	بہت کیا
۴۳۶	۱۶	ہوئی	ہوتی	۵۷۷	۵	ایلڈرشورٹ	ایلڈرشوٹ	۷۲۵	۱۹	بیبھی	بیٹھی
۴۴۰	۱۷	ہین	ہین اٹھ	۵۷۹	۵	ہواجائے	ہوجائے	۷۳۴	۱۲	غیس	فیس
۴۴۱	۸	بھولتن	بھولون	۶۰۵	۸	آیرلشٹ	آیرنسٹ	۷۳۵	۱۳	لیک پولڈ	میکلوڈ
۴۴۸	۱۷	ہوئے	ہوئے ہین	۶۰۶	۶	״	״	۷۳۸	۲۰	جسکی	جسکی جلد
۴۵۱	۲۲	ٹرٹی	برٹی	۶۱۶	۱۴	״	״	۷۴۱	۱۰	کارر	کارڈ
۴۵۵	۱۰	ہم	ہم نے	۶۲۱	۱	بجیرہ	بجرہ	۷۴۸	۶	کرنتے	کرتی
۴۵۶	۱۵	نمایش گاہ	نمایش گاہ کے	۶۲۳	۱۰	اِن باب	اِس باب	۷۵۲	۱۱	نیشن	نیشس
۴۵۸	۲۱	امریکہ	امریکیہ	۶۳۴	۱۳	برس	برس بعد	۷۵۲	۱۲	دکھا	رکھا
۴۶۲	حاشیہ	محافظت	وزارت	۶۳۷	۱۵	مفرور	مغرور	۷۵۳	۸	ذراسے کو صواب	راسے صواب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵۶	۴	تلمین	دل مین
″	۹	پیٹرالس	بیٹرلیس
″	۱۲	وز	ریفہ
۷۵۷	۲۱	۳-سون و	۳-جون کو
۷۵۹	۱	ہوئی	ہوتی
۷۶۰	۸	ونشگٹن	ویشنگٹن
۷۶۲	۳	سٹاف	سٹاٹ
″	۷	رکھی	رکھین
″	۱۳	سب	کی سب
۷۶۶	۱۳ حاشیہ	ملٹری	ملیٹری
۷۶۸	۴	سٹاف	سٹاٹ
۷۶۹	۲	آرڈٹون	آرٹون
″	۱۵	لطان	سلطان
۷۷۰	۲	مجنون	مجیتون
″	۱۰	میسر	بسر
۷۷۱	۲۰	پیٹرالس	بے ٹرالیس
۷۷۳	حاشیہ	ویلز	الفرڈ
۷۷۴	۲	اسکی	انکی
۷۷۵	۴	ٹرین	شیرین
″	۲۱	بتاتا	بناتا
۷۷۷	۵	پرسی	برسی
۷۷۸	۲۰	سٹاف	سٹاٹ
۷۸۰	۱۵	فتر	فتنز
۷۸۱	۲۰	اس سے	اپنے
۷۸۲	۳	اسنے	اسنے کہا کہ
۷۸۳	۴	تیورن	لورن
۷۹۳	۱۸	دوڑ	دوڑا
۸۰۳	۲	شیشہ	سینہ
۸۰۷	۱	سٹاف	سٹاٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۰۷	۱	ابرسٹ	آبرنسٹ
۸۱۱	۲	بڑی	بڑی بہو پر
۸۱۶	حاشیہ	قیصرہ	قیصر
۸۲۱	″	ہیکنس	ہیکنس فیلڈ
۸۲۵	۱۳	ہین	تحقین
۸۲۸	۲۱	بیٹی	بیٹے
۸۳۳	۱	ایلبرٹ	البرٹ
۸۳۴	۷	سٹر	مسٹر
″	۱۰	وہ	انہوں نے
۸۳۹	۲	اسکے	انکے
۸۴۱	۴	کی بی فٹ	بی ٹی فٹ
″	۷	گو	کو
۸۵۰	۱۷	بنایا	بتایا
۸۵۲	۲۰	اسکا	انکا
۸۵۵	۱۸	ڈبلن	ہیٹن
۸۵۶	۸	گووان	کودان
۸۶۲	۲	کا	ہونا
۸۶۵	۱	کے	کا
″	۸	بڑی	تری
۸۶۶	۱۹	کوپولیشن	کورپوریشن
۸۶۹	۲	ہینور	ہینوور
۸۷۲	۱۵	موسبٹ	سوئیٹ
۸۸۰	۱۱	ملکہ معظمہ	ملکہ معظمہ کو
۸۸۱	۷	ذخار	ذخائر
۸۸۶	۸	گریک کوون	گریک کورن
۸۸۸	حاشیہ	سے	سے لنا
۸۹۱	۱۸	سی منیز	سی فیئر
۸۹۶	۱	علیا	علیاکا
۹۰۳	۲۰	نیلی	نیلڈ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰۵	۱۲	پرنٹرل	برنٹرل
۹۰۶	۲	اسپر	×
″	۵	مبارکبادی	مبارکبادی دی
۹۰۸	۶	قیصرہ	قیصر
۹۱۴	۲۰	لورن	بورن
۹۱۸	حاشیہ	پیش آنا	نذر ہونا
۹۱۹	۳	یارٹی	پارٹی
۹۲۲	۲۲	سیکسن	سیکس
۹۲۳	۱۷	وہ جو	دو
۹۲۸	۱۷	ٹبانے	بنانے کے
۹۳۱	۱۵	کو	کی
۹۳۵	۱۱	خرج	خرچ
۹۴۰	۱۷	کا بیٹے	بیٹے کا
″	۱۹	ہونا	کرنا
۹۴۱	۸	ایسی	جیسی

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

نسب نامہ و ولادت

اگر انگلستان کے بادشاہون کے شجرہ کو مطالعہ کرین تو معلوم ہوگا کہ حضرت علیا شاہزادی وکٹوریا اول بادشاہ انگلنڈ اجبرٹ کی سینتیسوین پیڑھی مین اور الفرڈ اعظم کی پنتیسوین پشت مین اور ہنری اول کی اٹھائیسوین پیڑھی مین اور اڈورڈ چہارم کی چودھوین پیڑھی مین اور جیمز اوّل کی آٹھوین پیڑھی مین پیدا ہوئی ہین - غرض الفرڈ اعظم سے لیکر اب تک جو شاہی خاندان سیکسن و نورمن و پلینٹ جنٹ و ٹیوڈر و سٹورٹ ہوئے ہین ان سب سے حضرت علیا کا سلسلۂ نسب مسلسل متصل چلا جاتا ہے - جو محقق حکما اسکے قائل ہین کہ باپ دادا سے خصائل انسانی اولاد مین متوارث ہوتے ہین اُنکے دعوے کی دلیل حضرت علیا کی خصائل ہین کہ خاندان پلینٹ جنٹ کی شیر دلی اور خاندان ٹیوڈر کی فرزانگی وزیر کی اور خاندان سٹورٹ کی محبت و رحم دلی ورثہ مین انکے حصہ مین آئی -

اس طرح سے ہزار سال سے جلیل القدر شاہان انگلستان سے حضرت علیا کے سلسلۂ نسب کا مسلسل متصل چلا آنا ایسا ہے کہ دنیا کی تاریخ مین اِسکی مثالین کمتر ملین گی -

انگلستان مین اور ملکہ بھی فرمانروا ہوئی ہین مگر انکی خاص اولاد کو انکا جانشین ہونا میسر نہین ہوا - کسی کی اولاد نہین ہوئی - کوئی کنواری رہی - کسی کی اولاد پیدا ہوکر مرگئی - مگر بعنایت الٰہی حضرت علیا کی اولاد اور اولاد کی اولاد اتنی ہے کہ مدتہاے دراز تک اِسمین انگلنڈ کی بادشاہی کا سلسلہ

سلسلہ متصل چلا جائیگا۔

حضرت علیا کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ اُنکے والدین بڑے عالی تبار تھے۔ اُن کا باپ بادشاہ وقت جارج سوم اور ملکہ شارلٹ کا پسر چہارم تھا اور اُسکا نام اڈورڈ اگسٹس تھا۔ وہ ۲۔ نومبر ۱۷۶۷ء کو قصر بکنگ ہم مین پیدا ہوا تھا۔ اُسی مکان مین دوسرے روز بادشاہ کا بھائی اڈورڈ ڈیوک یورک مرگیا تھا۔ جسکی یاد کے لیے اِس شہزادے کا نام ۳۰۔ نومبر ۱۷۶۷ء کو اصطباغ کے دن اڈورڈ رکھا گیا۔ اِسنے جان فشر سے جو بعد ازان سالسبری کا بشپ مقرر ہوا ایام طفلی مین سترہ برس کی عمر تک تعلیم پائی۔ یہ اسی عالم فاضل نیک دل اُستاد کی تعلیم کی برکت تھی کہ شاگرد نے اپنی مظلومی اور مصیبت زدگی کی حالت مین اپنی راستبازی اور خدا پرستی کے سبب سے اپنے صبر و استقلال و ثبات کو دکھایا یہ شہزادہ سپہگری کے لیئے پیدا ہوا تھا وہ جنرل ووڈ بیرن ہن جین ہم پاس اٹھارہ برس کی عمر مین لیون برگ کو ہنبور مین بھیجا گیا تاکہ وہ فن سپہگری کی تحصیل کی تکمیل کرے۔ اور چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ اِسکا مقرر ہوا کہ اسمین وہ اپنا اور اپنی تعلیم کا خرچ اُٹھائے۔ بادشاہ اِس جنرل کی بڑی قدر و منزلت کرتا تھا۔ مگر اِس اُستاد کے دلمین سوائے طمع اور ڈرل (قواعد سپاہ) کے کوئی اور خیال نہ تھا۔ اُس نے شاگرد پر قواعد آموزی اور کفایت شعاری کے لیئے سخت تشدد کیا۔ اِس جنرل نے فقط شہزادہ کی ہفتہ وار جیب خاص کے خرچ خفیف کے دینے مین خسّت و مزاحمت نہین کی بلکہ شہزادہ کی جو خط و کتابت والدین سے ہوتی تھی اُسمین کارسازی کی۔ اور اُسنے بادشاہ کو لکھ بھیجا کہ تمھارا لڑکا بڑا ہی بے پروا اور فضول خرچ ہے۔ شہزادہ خود لکھتا ہی کہ اِس اُستاد ہی کے سبب سے مجھ مین اور والدین مین کشیدگی ہوگئی۔ اور مین ساری عمر تنگدستی کے ہاتھ سے سرگردان و حیران و پریشان رہا۔ اِس تنگدستی کے سبب سے قرض لینے کی ایسی عادت پڑی کہ آخر عمر تک رہی اور مرنے کے بعد بھی بہت قرض باقی رہا۔

مئی ۱۷۸۶ء کو شہزادہ سپاہ مین کرنیل مقرر ہوا اور بعد ازان نائٹ اوف گارٹر ہوگیا۔ سال آئندہ مین جنوا مین بھیجا گیا۔ جون ۱۷۹۰ء مین وہ بادشاہ کی اجازت بغیر انگلنڈ مین چلا آیا۔ اُسکو یہ امید تھی کہ مین جب باپکے روبرو اپنا سارا دکھڑا رونگا تو باپ کا دل پسیجے گا ور وہ میرے درد کا علاج کریگا اور میری گردن پر سے بار غم کو ہلکا کرے گا۔ مگر باپ کو بیٹے سے ایسی عداوت ہوگئی تھی کہ وہ اُس کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا۔ اُسنے حکم دیدیا کہ وہ اپنی صورت نہ دکھائے۔ اور چند روز مین جبرالٹر

چلا جائے۔ اور جاتے وقت ہم سے چند منٹ کے لیئے ملتا جائے مگر شہزادہ کو یہان آنے سے فقط یہ فائدہ حاصل ہوا کہ وہ اُستاد کے پنجۂ ظلم سے رہا ہوگیا۔ یہ رجمنٹ روائل فیوزلر کا کرنیل مقرر ہوگیا جو جبرالٹر مین قلعہ نشین تھی۔ یہان اُسکی کارروائی۔ چال چلن پر بڑے اعتراض کیئے گئے جرمن مین تعلیم پانے سے سپاہ کے فرائض ادا کرنے مین تشدد کرنا اُسکی جبلت مین داخل ہوگیا تھا۔ جبرالٹر مین قواعد سپاہ مین بدرجۂ غایت بے انتظامی تھی۔ شہزادہ نے اسکی اصلاح مین سخت گیری شروع کی۔ وہ جن قواعد سپاہ کا خود پابند تھا اُسی کا وہ کل سپاہ کو پابند کرنا چاہتا تھا۔ وہ سورج نکلنے سے پہلے اُٹھتا تھا عین وقت پر اپنے کامون کو باقاعدہ کرتا تھا۔ اور فرائض خدمت کو بجالاتا تھا۔ شراب خواری سے پرہیز گریز کرتا تھا۔ بس جو کام خود کرتا تھا وہ اورون سے کرانا چاہتا تھا۔ گو اُسوقت سپاہ کے لیئے آئین ایسے موجود تھے کہ جنکے موافق سپاہیون کے خانگی و ذاتی کامون کی اصلاح مین وحشیانہ سختی کام مین آسکتی تھی مگر وحشیانہ سختی سے سپاہ مین بہادری اور کارگزاری نہین پیدا ہوتی جب تک کہ اُن کا افسر اعلےٰ خود اپنے فرائض خدمت کو نہایت درستی و چستی و چالاکی سے نہ انجام دے اس وقت برٹش سپاہ مین بھی بڑی سستی و کاہلی پھیلی ہوئی تھی۔ جب نوجوان شہزادہ نے اسکی اصلاح مین کوشش کی۔ اور وہ اپنا یہ فرض سمجھا کہ مین سپاہ کی برائیون کو دور کرون تو اُسکے ماتحتون نے اسکی نسبت بہت بُرے خیال کیئے۔ غرض اسکو ڈسپلن (انتظام قواعد سپاہ) کے خیالات تھے اُنکے سبب سے لوگ اسکو مطعون کرنے لگے اور سپاہ نے اپنی ناراضی کا اظہار انگلستان مین اسطرح کیا کہ جسکے سبب سے شہزادہ کے لیئے حکم ہوا کہ وہ اپنی رجمنٹ سمیت امریکہ کو چلا جائے۔ مگر اُسکے دشمن ایسے بھی لگے ہوئے تھے جنھون نے اسمین اور اُسکی رجمنٹ مین ناچاقی کرادی۔ مگر اس سے پہلے کہ جبرالٹر سے اسکی رجمنٹ روانہ ہو اُسکی قواعد سپاہ کی سختی کے فوائد سے اُسکی رجمنٹ اور کل سپاہ ایسی آگاہ ہوگئی تھی کہ وہ اُسکی قدرشناسی کرنے لگی۔

سنہ ۱۷۹۲ء اور سنہ ۱۷۹۳ء مین شہزادہ کوئی بک مین اس رجمنٹ کا افسر اعلےٰ رہا۔ سنہ ۱۷۹۳ء کے آخر مین اسکی ترقی میجر جنرل کے عہدہ پر ہوئی اور دسمبر مین اُسنے خود درخواست کی کہ مین سر چارلس گرے کے ماتحت بھیجا جاؤن۔ وہ اُسوقت فرانسیسی جزائر ایسٹ انڈیا پر حملہ کر رہا تھا شہزادہ نے یہان آکر مارٹی نی کیو و سنٹ لیوشیا کی تسخیر مین ایسی بہادری اور کامیابی دکھائی کہ پارلیمنٹ

نے اسکا شکریہ ادا کیا۔ بعد اس فتحیابی کے اپنی رجمنٹ سے کنیڈا مین جاملا۔ مگر سنہ ۱۷۹۸ء مین علالت طبع کی وجہ سے مجبورًا اُس ملک کو چھوڑنا پڑا

سنہ ۱۷۹۹ء مین یہ شہزادہ کنٹ وسٹر منتھ اور ان کا ڈیوک اور برلن کا ارل مقرر ہوا اور بارہ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر ہوا۔ اسی سن کے گزٹ مین اُسکا تقرر چھپا کہ وہ شمالی امریکہ کی کل سپاہ کا کمانڈر انچیف مقرر ہوا مگر یہان بھی وہ علالت طبع کی وجہ سے ایک سال سے زیادہ نہ رہ سکا۔ سنہ ۱۸۰۲ء مین جبرالٹر کا گورنر مقرر ہوا اور اُسکے بھائی ڈیوک یورک نے جو کمانڈر انچیف تھا اسکو یہ ہدایت کی کہ وہان جو سپاہ مین بد اخلاقی پھیل رہی ہو اسکا انسداد کرے اور ڈسپلن کو بحال کرے ڈیوک نے جو یہان اپنا مقصد پورا کرنا چاہا تو سپاہ نے بغاوت اختیار کی جسکے دبانے مین ڈیوک کا بہت روپیہ خرچ ہو گیا آخر بغاوت موقوف ہو گئی اور ڈسپلن بحال ہوئی۔ یہان شراب خانے بہت تھے جسکے سبب سے سپاہ کو بدمستی کے اسباب آسانی سے میسر ہو سکتے تھے۔ اُس نے بہت سے شراب خانون کو بند کر دیا اور بارگون مین سپاہ کے رہنے کے قاعدے مقرر کیئے اور سپاہ کی قواعد کرنے کی تعداد کو بڑھا دیا اور خود اُنکے دیکھنے مین اہتمام کیا۔ آخر کو اِسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکے قتل کے لیئے ایک سازش ہوئی مگر وہ کھل گئی ڈیوک واپس بلایا گیا۔ اور مئی سنہ ۱۸۰۳ء مین انگلستان مین پہنچ گیا۔ اور جبرالٹر کی سپاہ کا حال ویسا ہی ہو گیا جو پہلے تھا۔ سنہ ۱۸۰۵ء مین وہ ڈیوک فیلڈ مارشل مقرر ہو گیا۔ اِسوقت وہ معزولی کی حالت مین ایلنگ مین رہتا تھا۔ خدا پرستی و حب انسانی کے کامون مین مصروف رہتا تھا۔

اوپر کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ ڈیوک کنٹ ماباپون کا لاڈلا بچہ نہ تھا۔ وہ اپنے گھر سے اکثر دور رہا۔ شاید اس سبب سے وہ گھر کی نازبرداری سے اور دربار کے خوشامدبازون کے بڑے اثر ون سے دور رہا۔ وہ سپہگری کو عزیز رکھتا تھا اِس کا شائق تھا۔ اِسلیئے اُسمین سپاہیانہ اخلاق حسنہ پیدا ہو گئے۔

انگلستان مین ارکین سلطنت کے دو فریق تھے اور ہین۔ ایک فرقہ کا نام لبرائل یا وگ ہے وہ ملک کی ترقی کا خواہان رہتا ہی اور ملک کی دولت و اقبالمندی بڑھانے کے لیئے سوچ بچار کر نئی نئی تبدیلیان پیش کرتا ہے۔ دوسرا فریق کنسرویٹو یا ٹوری کہلاتا ہے۔ وہ یہ چاہتا ہی کہ قدیمی دستورون کی پیروی کیجائے۔ اور پہلے قوانین جنسے کہ ملک مین بڑی رونق ہوئی ہی قائم اور برقرار

رہین۔ ایک اور تیسرا فرقہ بھی ہی جسکا نام ریڈی کل ہی وہ اِن دونون کے خلاف راے رکھتا ہی اُسکا میلان زیادہ تر سلطنت جمہوری کیطرف ہے۔

ڈیوک نے لبرائل پارٹی کی طرفداری اختیار کی اور اُسکی رایون کی حمایت بڑے زور شور سے کی۔ اُس زمانے مین سارے دربار اور حکمران جماعتونکو ٹوری کی حمایت کا ست چڑھ رہا تھا ڈیوک کنٹ سے بادشاہ پہلے ہی سے اِس سبب سے ناراض بیٹھا تھا کہ وہ سپاہ پر تشدد و سخت گیری کرتا تھا۔ اب اُسکے ان لبرائل خیالات نے بادشاہ کی ناراضی کو اور بڑھا دیا۔

مگر ڈیوک کے آزادانہ پولیٹیکل خیالات ایسے تھے کہ لوگون کو جو اُس سے ناراضی تھی وہ تھوڑے دنون مین کم ہوگئی تھی۔ ڈیوک کے قوا عقلیہ نوی تھے۔ مزاج مین فیاضی اعلے درجہ کی تھی۔ اُسنے ایک دعوت شاہی مین اپنی سپیچ مین یہ کہا کہ اے خاندان شاہی کے خرد و بزرگ مبرو! مین دل سے چاہتا ہون کہ ساری دنیا مین تمدنی ملکی اور مذہبی آزادی ہو جائے۔ افسران جنگی اور ملکی جو پوپ کے برخلاف حلف اُٹھاتے اور قسمین کھاتے ہین اُنکا مین دشمن ہون۔ تعلیم عامہ کے نظام کا دل سے دوست و حامی اور مددگار ہون۔ سب آدمیون کو مین اپنا بھائی جانتا ہون۔ مین حکومت حاصل ہونیکی علت غائی یہی سمجھتا ہون کہ رفاہ عام و بہبودی انام کے کام کیئے جائین۔ میرے اپنے اور میرے عزیز بھائی ڈیوک سیس سیکس کے جو اصول ہین گو وہ عام پسند نہین ہین اُنکو تمام ارکان شاہی نہین قبول کرتے ہین۔ مگر اس بات پر ہمین کوئی الزام اُنکے ذمہ نہین لگاتا۔ ہمکو اپنے اصول قائم رکھنے کا استحقاق حاصل ہی کہ جن باتون کو ہم بہتر جانین اُن کو سوچین اور اُنپر عمل کرین۔

مان لیا جائے کہ ڈیوک نے غلطی کی تو ظاہر ہے کہ یہ غلطی اُسکی زیادہ گرمجوشی و سرگرمی اپنی راے کے کامون مین تھی جسمین اُسکی نیت پاک صاف تھی۔ کوئی خباثت و برائی نہین تھی۔ سپاہ کے قواعد مین ضروری سخت گیری و تشدد کرنے مین جو اُسنے اپنا ارادہ ظاہر کیا تعریف کے قابل کام تھا۔ اور سپاہ کے لیئے مستحسن و مبارک تھا۔ اُسنے سپاہ مین تازیانہ زنی کو موقوف کیا۔ رجمنٹ اسکول قائم کیئے اگر ان ایام کے اخبارون کا اعتبار کیا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمیشہ گورنمنٹ نے اُسپر ظلم پر ظلم کیا۔ اسکو انگلستان سے باہر رکھا اُس زمانہ مین اہل انگلستان کو ہر چیز جو انگلستان سے باہر کی ہو ناگوار خاطر ہوتی تھی۔ اسلیئے اسکے بھائیون کی خانہ پرور و بیہودہ باتین اور برائیان اور خارج از وطن

ڈیوک کی بھلائیون سے بھلی سمجھی جاتی تھین۔ پارلیمنٹ نے اپنی تنگ حوصلگی کے سبب سے اِس شہزادہ کے آزادانہ خیالات کی یہ سزا دی کہ اُسکا مشاہرہ ایسا کم مقرر کیا کہ اُسکی شہزادگی کی شان کے شایان نہ تھا۔ یہ آمدنی اسکے خرچونکے لیئے کافی نہ تھی۔ قرض کا بوجھ سر پر زیادہ بھاری ہوتا جاتا تھا آخر کو اُسنے خرچون کو گھٹا کر اپنے آمد و خرچ کو اپنے قرضدارون کو حوالہ کر دیا۔

اِس کفایت شعاری کی خاطر سنہ ۱۸۱۶ء مین ڈیوک نے انگلستان کو سلام کیا اور برسل مین غریبانہ سکونت اختیار کی۔ اپنے خرچونکو بہت گھٹا دیا۔ یہان سے وہ جرمنی مین اپنے شاہی عزیزون و رشتہ دارون سے ملنے گیا وہان شہزادی وکٹوریا میری لوئیسا سے ملاقات ہوئی پہلی ہی ملاقات مین آنکھین کیا ملین دل ملگئے۔ اِس سے شادی ہوئی۔

حضرت علیا کی والدہ کا نام شہزادی وکٹوریا میری لوئیسا تھا وہ ڈچس کنٹ اِس سبب سے کہلاتی مین کہ ڈیوک کنٹ سے اِن کا نکاح ہوا دیا در کھو کہ انگلستان مین ڈیوک بہت بڑا امارت کا خطاب ہے۔ اور ڈیوک کی بی بی کو ڈچس کہتے ہین) وہ کوبرگ مین ۱۷۔ اگست سنہ ۱۷۸۶ء کو پیدا ہوئین انکا باپ چہارم فرنسس فریڈرک این کونی تھا جو سکس کوبرگ سال فیلڈ کا ڈیوک تھا اور انکی مان آگستا تھی جو ہنری کوئنٹ ریوس آرس ڈورف کی دختر چہارم تھین۔ جب اُنکی عمر سترہ برس کی ہوئی تو اُنکی شادی آئرلنسٹ چارلس موروثی بادشاہ لی ننگین سے ہوئی جو اُنسے بیس برس عمر مین بڑا تھا۔ اُسکی پہلی بی بی شہزادی سوفی ہنریٹ لی تھی جسکا خاندان وہی تھا جو اِس بی بی کا تھا۔ گیارہ سال وہ سہاگن رہین۔ ۴۔ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء کو خاوند مر گیا اور وہ بیوہ ہوگئین۔ انکے ایک بیٹا شہزادہ چارلس تھا جو سنہ ۱۸۱۴ء مین باپ کا جانشین ہوا۔ اور ایک بیٹی شہزادی فیو ڈورا تھی۔

شہزادی لی ننگین نے ڈیوک کنٹ کے ساتھ ایسی محبت کا اظہار کیا جیسے ڈیوک کنٹ نے اُنکے ساتھ کیا تھا۔ یہ شہزادی لیوپولڈ کی سگی بہن تھی جو جارج چہارم بادشاہ وقت کی بیٹی شارلٹ سے بیاہا تھا۔ شہزادی شارلٹ اپنے چچا ڈیوک کنٹ کو بہت چاہتی تھی اسکو بڑی تمنا تھی کہ شہزادی لی ننگین کا اُسکے چچا سے نکاح ہوجائے مگر یہ شہزادی اپنے دو یتیم بچون کی سرپرست تھی اسلیئے شادی مین توقف واقع ہوا۔ اور شہزادی شارلٹ کو مردہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی دفعتہ قضا کا پیغام آگیا۔ اِس

حضرت علیا کی والدہ ماجدہ کا بیان

بیاہ کا رچنا دیکھنا نصیب نہ ہوا۔

۲۹ مئی ۱۸۱۸ء کو ڈیوک کنٹ اور شہزادی مذکور کی کوبرگ مین عقد نکاح کی رسم جرمن کے قوانین کے موافق ادا ہوئی۔ اور اسی مقام مین اور اسیوقت مین اُسکے بھائی **ڈیوک کلرنس** کی شادی شہزادی **ایڈی لیڈ** سے ہوئی

جارج چہارم نائب السلطنت کی اکلوتی بیٹی **شارلٹ** تھی اسکی شادی شہزادہ **لیوپولڈ** سے ہوئی تھی۔ اس شہزادہ نے اپنی فرزانگی زیرکی و ہوشمندی و عالی دماغی و خوش اخلاقی و ملنساری ایسی دکھائی کہ اہل انگلستان کے دلمین اسکی جگہ ہوگئی۔ دل و جان سے اسکو عزیز رکھنے لگے۔ اور اُسکی ذات والا صفات سے بڑی بڑی امیدین رکھنے لگے۔ کیونکہ وہ اسکی بی بی شہزادی شارلٹ ہی کو وارث سلطنت جانتے تھے۔ مگر ۱۸۱۷ء مین اس شہزادی کے مرا ہوا بچہ پیدا ہوا جسنے زچہ کو دنیا سے رخصت کیا انگلستان پر یہ ایک صدمہ عظیم واقع ہوا۔ کوئی دل ایسا نہ تھا جسکو اسکے مرنے کا قلق نہوا ہو۔ ایک شاعر نے خوب کہا ہے کہ اس شہزادی کے تابوت کے گرد جیسا سچا ماتم و الم ہوا ہے پہلے کبھی نہین ہوا۔ جب یہ وارث تخت و تاج اُٹھ گئی تو جارج سوم کے تین کنوارے بیٹون کے دلمین یہ خیال آیا کہ شادیان کرکے کوئی وارث سلطنت پیدا کیجیے۔ مبادا خاندان شاہی کا چراغ نہ گل ہوجائے۔ ابتک یہ بیٹے لڑائیون اور جارج سوم کے ایکٹ شاہی خاندان کی شادیون کی قیود کے سبب سے کنوارے بیٹھے بیٹھے ادھیڑ عمر کے ہوگئے تھے۔ چنانچہ دو بیٹون نے شادیان کین جنکا اوپر ذکر ہوا۔ شاہزادی شارلٹ کے مرنے سے یہ امید تو جاتی رہی تھی کہ جارج چہارم کی اولاد جانشین ہو۔ مگر ضرور تھا کہ اُسکے بھائیون مین کوئی جانشین ہو۔ اسکے بھائیون مین سب سے بڑا **فریڈرک یورک کا ڈیوک** تھا۔ سولہ برس ہوئے کہ اسکی شادی ہوئی تھی مگر اسکے اولاد نہوئی اس سے چھوٹا **ڈیوک کلرنس** تھا جو اپنے بھائی کا جانشین ہوا اور ولیم چہارم اسکا لقب ہوا اسکی شادی ۱۱۔جولائی ۱۸۱۸ء کو شہزادی **ایڈلی لیڈ** سے ہوئی تھی۔ پہلا بچہ اس سے ۱۸۱۹ء مین شہزادی وکٹوریا سے دو مہینے پیشتر پیدا ہوا تھا اور پیدا ہوتے ہی مرگیا۔ دوسرے سال کے آخر مین ایک اور بچہ پیدا ہوا وہ تین مہینے زندہ رہ کر مرگیا۔ ڈیوک کلرنس کے بعد عمر مین ڈیوک کنٹ تھے جو والد ماجد حضرت علیا کے تھے۔ جن کا حال اوپر بیان ہوا۔

انگلستان مین ڈیوک اپنی دولھن کو لیکر جولائی ۱۸۱۸ء مین آیا۔ اور قصر کنتو مین ۱۱ جولائی کو

جارج چہارم کے بیٹون کے شادی کرنیکا سبب

مراسم نکاح دوبارہ ادا ہوئے۔ اِس شادی ہونے پر پارلیمنٹ نے پہلے سالانہ بارہ ہزار پونڈ وظیفہ پر چھ ہزار پونڈ سالانہ اور اضافہ کیا۔ مگر اسکی مالی حالت کسی طرح درست نہین ہوسکتی تھی اُسکی ساری آمدنی قرض مین لگی ہوئی قرضخواہون کے ہاتھ مین تھی۔ اور اُسکے ٹرسٹی ڈیوک کے خرچ کا انتظام کرتے تھے اُسکے بھائی بہن اُسکے خرچ کی مدد نہین کرتے تھے۔ اسلیئے **ڈچس و ڈیوک کنٹ** دونون ملک جرمن مین قلعہ **امیوزبچ** مین چلے گئے۔ یہان ڈچس اپنے بیٹے کی طرف سے نیابت سلطنت کا کام کرتی تھین چند مہینے یہان بڑی خوشی وخرمی سے بسر ہوئے کہ خدا کے فضل سے بچہ پیدا ہونیکی امید ہوئی۔ ڈیوک نے یہ چاہا کہ مین انگلنڈ چلا جاؤن کہ میرے جو بیٹا یا بیٹی پیدا ہو وہ انگلستان زا ہو۔ اُسکے دل مین یہ خیال جم گیا تھا کہ سلطنت انگلستان کی وارث میری اولاد ہوگی۔ اسلیئے اُسکا انگلستان مین پیدا ہونا ضرور ہے وہ جانتا تھا کہ میری اولاد سے اہل انگلستان جب ہی محبت کرینگے کہ وہ انھین پیدا ہو ڈچس نے بھی اُسکی اِس حب الوطنی کو منظور کرلیا۔ دونون اپریل کے مہینے انگلستان کیطرف چلے۔ اِن دنون مین سفر کرنے مین خرچ بہت ہوتا تھا اور تکلیف بھی بہت ہوتی تھی۔ ڈیوک کو اپنی حاملہ زوجہ اور اُسکے پیٹ کے بچہ کی احتیاط یہانتک منظور تھی کہ وہ اُسکی سواری کی گاڑی کو خود کھینچتا تھا۔ سفر کے خرچ کی مشکلات کے دور کرنے مین اُسکے بھائیون نے تو بیمروتی کی مگر اُسکے ٹرسٹی ایلڈرمین میتھو ووڈ نے اُسکی امداد کی جسکے سبب سے یہ مشکلین آسان ہوگئین۔ غرض اپریل ۱۸۱۹ء کو انگلستان مین **قصر کنسنگٹن** مین وہ بخیر وعافیت پہنچ گئے۔ اِس قصر کے کمرون مین جنمین سب طرح کا آرام تھا وہ اُترے۔ اُسکے گرد باغ بڑے بڑے ہرے بھرے تھے **پارک** اُسکے ہمسایہ مین تھا۔ ایک عجیب پرفضا دلکشا مقام تھا۔ ڈچس کی یہ بھی بڑی دانائی تھی کہ وہ دائی **شارلٹ بولڈ** کو اپنے ساتھ لائی تھی جسکو پہلے ہی اہل ڈاکٹری کا سارٹیفکٹ ملا تھا۔ ڈچس کو یہ منظور نہ تھا کہ کوئی مرد میری دائی بنے۔

ولادت حضرت ملکہ

انگلستان مین مئی کے مہینے مین بہار کا موسم ہوتا ہے۔ سارے درخت سرسبز ہوتے ہین پھول کھلتے ہین۔ پھولون کی باڑون پر سفیدی اپنا نور چمکاتی ہے ہر چیز خوشنما نظر آتی ہے۔ قدرت کا مصور اپنی قلم سے گلکاری کرتا ہے اور پھولون مین قوس قزح کے رنگ بھرتا ہے ہر مرغ خوش نوا نغمہ سنج ہوتا ہے۔ اِس بہار کے مہینے مین ایک انسان کی کلی کھلی جسکا پیارا نام ننھیال نے مئی کی کلی رکھا یہ کلی کیا کھلی ایک ستارا طلوع ہوا جو آفتاب بنکر ایسا چمکا جسکی سلطنت مین آفتاب کبھی غروب

نہین ہُوا - اور اور سلطنتون کے ستارے اِسکے آگے ماند ہو گئے یعنی شہزادی وکٹوریا پیدا ہوئین - اُس وقت کوئی نہین جانتا تھا کہ سالہا سال تک اُنکی سالگرہ کے دن جشن ہونگے اور تعطیلین منائی جائینگی

ایک عالم مین **ولیم شیکسپیر** شاعر انگریزی زبان مین خدائے سخن مشہور ہی اُس نے کسی شہزادی کی ولادت کے وقت کبھی اشعار کہے تھے جو اس وقت یہ معلوم ہوتے ہین کہ کسی پیغمبر نے کہے تھے جس مین اس شہزادی **وکٹوریا** کے آیندہ حالات کی ساری ایسی پیشین گوئیان کین کہ وہ سب پوری ہوئین - اشعار کا ترجمہ یہ ہے -

"جو مین کہتا ہون اِس کو لوگ خوشامد نہ جانین - اِسمین بالکل سچائی وہ دیکھین گے - یہ شہزادی بالی بچی ابھی پیدا ہوئی ہے - اِسکے گرد آسمان نے ابھی چکر لگایا ہی - اپنے پنگورے مین وہ آرام سے لیٹی ہوئی ہے اور اُمیدین لا رہی ہے کہ اس سرزمین پر اپنی ہزارون برکتین اور نعمتین و رحمتین پھیلائیگی - جن مین زمانہ پختگی پیدا کرے گا - جو آدمی اب زندہ ہین اُن مین سے تھوڑے ہی سے اسکی یہ بھلائیان دیکھین گے کہ وہ اپنے تمام ہمعصر بادشاہون اور اُن کے جانشینون کے لیئے ایک مثال و نمونہ ہوگی جس کی وہ نقل اُتارا کرین گے - حضرت شبا نے کبھی نیکی کی وہ آرزو اور دانائی کی وہ ہوس نہ کی ہوگی جو یہ پاک نفس کرے گی - کل فضائل شاہانہ نے نکوکارون کی ساری نیکیون کو ملا کر اس فردِ کامل کو گھڑا ہے - یہ نیکیان اسکی ذات کے سبب سے دُگنی ہو جائینگی - راستی اسکی دایہ بنیگی - مقدس خیالات آسمانی اس کے مشیر ہونگے - لوگ اس سے محبت بھی کرین گے اور خوف بھی کھائین گے - اس کے اپنے یگانے دعا دینگے - اس کے دشمن بیگانے پامال اناج کے کھیت کی طرح لرزان اور غم کے مارے سرنگون ہون گے - اس کے زمانہ مین نیکی کو نشو و نما ہوگا - ہر شخص جو کچھ اپنے کھیت مین بوئیگا اُس کو خیر و عافیت کے ساتھ کاٹیگا - اور اپنے ہمسایہ کو امن و امان کی خوشی کے گیت گا گر سنائیگا - خداشناسی سچی ہوگی - جو آدمی اُسکے گرد ہون گے وہ عزت حاصل کرنیکے کامل طریقے سیکھین گے اور اُنکو سیکھ کر شرافت نسب پر فخر کرنے کو چھوڑ کر عصمت و پاکدامنی کا دامن پکڑ کر افتخار کرینگے"

لنڈن کے ایک قصر شاہی کن سنگٹن مین یہ ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ گو اس قصر مین تاریخی واقعات بہت سے واقع ہوے ہین۔ مگر نہ پہلے نہ پیچھے ایسا متبرک واقعہ واقع نہین ہوا کہ اسکے ایک کمرہ کو شہزادی وکٹوریا کی ولادت کا شرف حاصل ہوا ہو۔ گو یہ کمرہ بہت وسیع نہ تھا۔ طول و عرض مین چوبیس۲۴ فیٹ سے بیس فیٹ اور بلندی مین ساڑھے بارہ فیٹ کے قریب تھا۔ مگر اس مین آسائش پوری تھی اور آرایش کم نہ تھی۔ اُسکی ایک دیوار پر یہ مختصر کتابہ لکھا گیا کہ اس کمرہ مین ۲۴۔ مئی سنہ ۱۸۱۹ع کو ملکہ وکٹوریا پیدا ہوئین۔ بس اُسکی خشتی دیوارون کو قیصر ہند کی ولادت گاہ بننے نے ہمیشہ کیلئے یادگار روزگار بنا دیا۔ اب تک حضرت علیا کے بچپنے کے کھیلنے کی یہ چیزین وہان موجود ہین۔ گڑیا گھر آپ بے سر۔ جہاز کا نمونہ۔ گو اس ولادت کا چرچا گھر سے باہر زیادہ نہین پھیلا۔ مگر جس وقت لنڈن مین وزرا اور امرا اور ارکین سلطنت کو خبر ہوئی تو وہ سب زچہ خانہ کے پاس کے کمرے مین آئے اور اس تقریب مین شریک ہوئے۔

ایک کہانی مشہور ہے جسکی شہادت ضعیف سی ہے کہ ڈیوک کنٹ کے خیالات بھی اسرار سے خالی نہ تھے کچھ عجب نہین کہ اُس کا یہ اعتقاد ہو کہ بچے کو کسی بزرگ نیک نفس کی گود مین دینے سے اُس کی نیک نفسی کا مبارک اثر بچہ مین ہوتا ہی۔ اسلیئے سب سے اول اپنی بیٹی کو بزرگ نیک نفس روبرٹ اوین صاحب کے ہاتھون مین دیا۔ صاحب ممدوح اس کوپوریشن (مل جل کر کام کرنے کی جماعت) کے مسئلہ نظری کے موجد ہین جسمین آقا و نوکر مل جل کر کام کرین۔ اور اس سبب سے کہ ڈیوک رفاہ عام کی سوسائٹیون سے بہت ربط رکھتا تھا صاحب ممدوح سے اسکا بہت اتحاد ہو گیا تھا۔ اب یہ یاد رکھنے کے قابل اتفاقی بات ہی کہ اُنکے گود مین لینے کا نیک اثر اس نو پیدا شہزادی کے حق مین ایسا مبارک ہوا کہ انکی ساری عمر اپنی رعایا کی بہبودی و فلاح کے سوچ بچار مین ایسی بسر ہوئی جیسی کہ انکے گود مین لینے والے کی بسر ہوئی تھی

اگر اس شہزادی کا جنم ہمارے ہندوستان مین ہوتا تو دیکھتے کہ یہان کے جوتشی کیسی خوشی خوشی سے جنم پترہ بناتے اور اپنے حساب آسمانی کی تصدیق یون کراتے کہ اس جنم کے وقت برج سماوی مین وہی سیارے ہین جو اکبر شہنشاہ ہند کی ولادت کے وقت تھے۔ وہ پہلے ہی سے یہ پیشین گوئی کر دیتے کہ یہ شہزادی ہندوستان کی اکبر کیا بلکہ قیصر ہوگی۔ مگر انگلستان مین ان نجومیون کی کچھ قدر نہین۔ انکی پیشین گوئیون کو بکواس ہذیان جانتے ہین۔ مگر اخبار نویس نجومیون کی ریس کرکے اپنے قیاسات آیندہ

کے لیتے دوڑلتے ہین اُنکی وقعت کچھ کی جاتی ہے۔ مگر اِس شہزادی کا نہ تو کسی نے جنم پترہ بناکے پیشین گوئی کی نہ کسی اخبار نویس نے اپنے قیاس سے بشارت دی۔ ایک اخبار نویس نے لکھا تو یہ لکھا کہ وہ تخت نشین نہین ہونگی۔ مگر مان باپ او ر نانی نے جو اپنا خیالی جنم پترہ بنایا تھا۔ اُسکی بدھ مل گئی۔

پنڈت جگن رائے نے شہنشاہ اکبر کا جو زائچہ بنایا تھا اور اُسکے خانون کے احکام کا حساب لگایا تھا وہ نیچے لکھا جاتا ہے اُسکے کل احکام حضرت علیا پر صادق آتے ہین۔

آفتاب، میزان، عطارد، زحل / سنبلہ، مشتری، زہرہ	اسد	سرطان / جوزا
عقرب		ثور
قوس، مریخ / جدی، قمر	دلو	حمل / حوت

مولود کے سر پر سلطنت کو ثبات اور مسند خلافت کو استقرار ہوگا۔ غلبۂ استعلا و استیلا و صولت مین کمال حاصل ہوگا۔ نامور شہریارون اور بزرگ فرمان دہون پر غالب و مستولی ہوگا۔ اور دشمنون پر غالب گنہگارون کی بخشائش کریگا۔ عدل و داد کی طرف راغب ہوگا عقل قوی اور رائے متین سے کاموں کو انجام دیگا+ عالم کو امور معاش و معاد مین نورِ عقل سے روشن کریگا۔ دین و دولت کے عقدے اپنی سرِ انگشت عقل سے کھولے گا۔ فنون ہنرمندی و انواع دانشوری مین رہنمون ہوگا۔ سنجیدگی سخن و آراستگی مجلس مین جز و عالی رکھے گا۔ او ر خداشناسی و یزدان پرستی و نکوکاری مین اور ہر کام کے شائستگی کے ساتھ انتظام کرنے مین ممتاز ہوگا۔ امور ملکی و مالی مین اسکا نقش نفیس سا ہوگا۔ تدابیر درست سے مہمات کا سر انجام دیگا

ممالک ہندوستان اور اور ملک اُس کے تابع ہونگے۔ اور اسکی کل سلطنت مین ہندوستان مقدم ہوگا بزرگ بادشاہی کا منصب اور تدبیر و عقل کامل سے ملک و مال حاصل ہوگا۔ خزائن بیحساب جمع ہونگے۔ خزائن معمورہ مین کبھی نقصان نہوگا۔ عمر طبعی سے طول عمر زیادہ ہوگا۔ مال کو رضاء الٰہی مین خرچ کریگا۔ مرضیات خدا پر نگہہ رکھے گا۔

احکام خانہ سوم

اسکو علم و آہستگی و وقار و اعزاز و امداد اقربا مین کمال ہوگا۔ دشمنون کی بدخواہی اسکو زیادتی جاہ و دولت کا سبب ہوگی۔ دوست و مخلص یکرنگ جان سپار ہوکر آداب دولت خواہی مین ثابت قدم ہوکر سعادت دولت حاصل کرینگے اور اسکے دوست سب باشکوہ و شوکت ہونگے ٭

احکام خانہ چہارم

لشکریون کی سعی سے ملک اسکے تصرف مین آئے اور ہمیشہ اُسکے اولیاء دولت کے تصرف مین وہ رہے جب وہ سن تمیز کو پہنچے تو سلطان عقل اسکا اپنا جلوہ دکھائے اور اسکا باپ جلد مرجائے ٭

خانہ پنجم

اسکے فرزندون مین اختلاط و ارتباط ہو اور وہ سعادت پذیر اور معین دولت ہون اور کبھی تارک ادب نہ ہون ٭

خانہ ششم

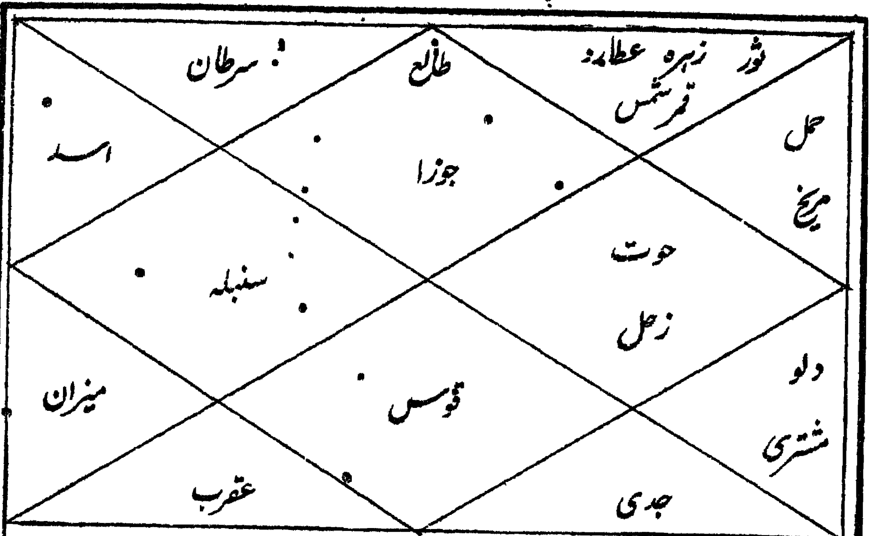
صحت کو استقامت اور مزاج کو اعتدال حاصل ہو۔ اگر تھوڑا سا عارضہ ہو تو اُس مین امتداد نہو جلد صحت ہو جائے۔ اپنی کدخدا سے الفت و مودت سے التذاذ حاصل کرے۔ حفظ و صیانت ایزدی سے مامون ہو اور کوئی خوف و خطر نہ ہو ٭

خانہ ہفتم و ہشتم و نہم و دہم

سفر مبارک ہو۔ عقل اسکی عقلون کی بادشاہ اور سخن اسکا سخنون کا سر دفتر ہو۔ ارباب عیش و نشاط پر عنایت فراوان کرے۔ اسکی تدابیر مال و ملک مین حسب دلخواہ صورت پذیر ہون۔ ارباب علم و دانش اسکی خدمت سے ارجمند ہون۔ اسکے اعداء ہمیشہ نکبت و وبال مین رہین۔ کوتہ اندیشون و تیرہ رائے کے احوال پر باوجود علم ہونے کے اُن سے حلم و عفو کا برتاؤ کرے اسکی صفات لازمہ سے بردباری و فراخ حوصلگی و عموم مہربانی ہون۔ کل احکام من و عن ملکہ معظمہ پر سب طرح سے صادق آتے ہین

اب مدراس کے پنڈتون نے ملکہ معظمہ کا جنم پترہ اُنکی وفات کے بعد بنایا ہے۔ اُن کا جنم ۲۴ مئی سنہ ۱۸۱۹ء کو سوا چار بجے رات کے مانا ہے وہ نیچے نقل ہوتا ہے۔

(زائچہ صفحہ ۳ پر دیکھو)



اسکے خانون کے احکام ایسے بیان کیئے ہین جو بالکل ملکہ معظمہ پر صادق آتے ہین۔ مین نے ایک انگریزی علم ہیئت کی کتاب مین پڑہا تھا جسکا نام مجھے یاد نہین کہ اکبر اور شہزادی وکٹوریا کا طالع ایک تھا یعنی دونون کی ولادت کے وقت سیارے ایک ہی تھے۔ یہ جنم پترے فقط دل لگی کی باتین ہو گئی ہین۔ اسلیئے مین نے انکو لکھ دیا۔ ورنہ مین انکو بالکل بے اصل جانتا ہون۔

باپ نانی کا خیال اس شہزادی کی شہنشاہی کا

یہان نہ کوئی نجومی نہ کوئی اخبار نویس ایسا تھا کہ وہ اس شہزادی کی شہنشاہی کی پیشین گوئی کرتا۔ مگر باپ نانی کو یقین تھا کہ وہ انگلنڈ مین شہنشاہی کریگی۔ برسل مین **ڈیوک کنٹ** کا چیپلن (ملازم پادری) **طامس پرنس** مقیم تھا۔ اُس نے جب ڈیوک کو اس شہزادی کے پیدا ہونے کا تہنیت نامہ لکھا ہی تو ڈیوک نے اُس کا جواب یہ رقم کیا۔

عزیز من۔ آپنے جو میری اس شادمانی کی مبارکبادین لکھی ہین کہ مین ایک تندرست خوبصورت لڑکی کا باپ ہوگیا ہون۔ مین آپ کا ممنون منت ہُوا۔ بعض صاحبون نے محبت اور خوشامد سے مجھے لکھا ہی کہ ہمکو آپکے ہان بیٹے کے ہونے کی توقع تھی۔ مگر بیٹی کے پیدا ہونے سے مایوسی ہوئی۔ مین انکی اس مایوسی کے رنج کی رائے مین شریک نہین ہوتا ہ۔ یہ میرا ایمان ہی کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین ہوتا اس بیٹی کے پیدا ہونے مین خدا کی کوئی بڑی حکمت ہوگی۔ اصل حقیقت یہ ہی کہ مجھ سے تین بھائی بڑے موجود ہین۔ جن مین سے ایک بھائی کے ہان اولاد ہونے کی قوی امید ہی۔ پس یہ زعم مین کیون کرون کہ میری اولاد ہی انگلستان مین تاجدار ہوگی۔ مگر خدا کی مرضی یہی ہو کہ وہ تاجدار ہو تو میری اس سے زیادہ کیا تکبر و فخر

کی بات ہوسکتی ہے۔ اس وقت مین اپنے گھر کی موجودہ خوشیون سے محظوظ ہوتا ہون اور خیالی خوشیون کے پیچھے نہین پڑتا۔ یقین ہے کہ آپ غور کرکے میرے خیالات کی قدرشناسی فرمائین گے۔

باپ جس وقت یہ تحریر کر رہا تھا نانی یہ بیٹھی لکھ رہی تھی کہ انگریزون کو عورتون کی بادشاہی پسند ہے عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ یہ ننھی سی بچی دنیا پر سلطنت کرے گی۔ نانی کا یہ لکھنا کہ انگریزون کو عورتون کی بادشاہی پسند ہے تفصیل طلب ہے۔ انگریزون کو ملک مین عورتون کا فرمانروا ہونا اسلیئے پسند ہے کہ اُن کے ملک کی ترقی و بہبودی ہمیشہ ان ہی کے عہد مین زیادہ تر بہ نسبت بادشاہون کے ہوئی ہے۔ چنانچہ ملکہ الزبتھ کے عہد مین ہر بات مین ترقی ہوئی۔ خاص کر علم ادب مین کہ اب تک اسی زمانہ کا علم ادب زمانۂ حال کے علم ادب کا استاد سمجھا جاتا ہے۔

ٹھیک ایک مہینہ کے بعد ۲۴ جون ۱۸۱۹ء کو اس ایک مہینہ کی ننھی سی جان کی اصطباغ پانے کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی آرچ بشپ کن ٹربری ڈاکٹر سٹن اور لنڈن کے بشپ ولیم ہولی نے اس رسم کو قصر شاہی کے اُس مکان مین ادا کیا جسمین وہ پیدا ہوئی تھی۔ ٹور سے شاہی سونے کا حوض اصطباغ کا منگا یا گیا اور یہان لگایا گیا۔ ایوان شاہی کے سارے دروازون مین قرمزی مخملی پردے شاہی گرجا سے منگا کے لٹکائے گئے۔ شہزادی کے دہرم مان باپ جو اصطباغ مین بنا کرتے ہین تین تھے اول سب سے بڑے یوروپ مین جلیل القدر شہنشاہ زار ایلکسنڈر اول روس تھے۔ اُنکے سفیر نے جو انگلستان مین رہتا تھا اپنے آقا کے لیئے شہزادی کے دہرم باپ بننے کی درخواست کی تھی وہ بڑی خوشی سے منظور ہوئی۔ شہنشاہ خود اصطباغ کے وقت موجود نہ تھا۔ اسلیئے انکا قائم مقام شہزادی کا چچا ڈیوک یورک ہوا دوم دہرم مان سب سے بڑی پھوپھی (جارج سوم کی سب سے بڑی بیٹی) بیوہ ملکہ ورٹم برگ تھین وہ بھی موجود نہ تھین۔ انکی جگہ دوسری پھوپھی آگسٹا قائم مقام ہوئین۔ سوم شہزادی کی نانی ڈچس سیکس کوبرگ سال فیلڈ تھین وہ بھی موجود نہ تھین انکے قائم مقام تیسری پھوپھی ڈچس گلوسسٹر ہوئین اصطباغ کی رسم مین ولیعہد سلطنت موجود تھا۔ شہزادی کے ماموں شہزادہ لیوپولڈ بھی موجود تھے۔ گو انکو اس وقت اپنی بی بی شارلٹ کی یاد آئی کہ اگر وہ جیتی رہتی تو اُسکو شہنشاہی نصیب ہوتی اور وہ خود شہنشاہی مین شریک ہوتے۔ اس یاد نے ایک دفعہ تو چھاتی پر سانپ سا لوٹا گیا مگر انہون نے اپنی اس یاد کو جلد دل سے بھلا دیا پھر وہ بھانجی سے پدرانہ محبت کرنے لگے۔ اس رسم اصطباغ مین عیسائیون کے ہان بچون کا نام بھی رکھا جاتا

اصطباغ پانا = نام رکھا جانا [illegible]

ہی۔ ولیعہد سلطنت نے اسکا نام صرف زار روس کے نام پر **الکسنڈرینا** رکھا مگر باپ نے کہا کہ دوسرا نام بھی رکھنا چاہیئے۔ اسپر ولیعہد نے کہا **جارجینا** (دادا کے نام پر) نام رکھا جائے۔ ڈیوک کنٹ نے یہ چاہا کہ انگریزون کا عام پسند نام **الزبتھ** رکھا جائے تو پھر ولیعہد نے اکھڑپنے سے اصرار کیا کہ شہزادی کی مان کے نام پر **وکٹوریا** دوسرا نام رکھا جائے مگر شہنشاہ کے نام پر جو نام رکھا گیا ہی اُس پر مقدم نہ ہو۔ بس شہزادی کا نام اصطباغ مین **الکسنڈرینا وکٹوریا** رکھا گیا۔ کئی سال تک کنبہ کے اندر نام **ڈرینا** لیا گیا۔ اول سے اُنکی والدہ ماجدہ کی مرضی یہ تھی کہ اُنکی بیٹی کا نام شاہی قصرون مین اور تمام سلطنت مین **وکٹوریا** لیا جائے۔ جب شاہزادی کا سن شریف چار سال کا ہوا تو اُنھون نے اپنے دست مبارک سے اپنا نام **وکٹوریا** لکھا جو ابتک برٹش میوزیم (عجائب خانہ) مین موجود ہی۔ وکٹوریا کا نام گو انگلنڈ مین بالکل نامعلوم نہ تھا مگر انگریزون کے کانون کو وہ نام اجنبی معلوم ہوتا تھا۔ اس نام لینے مین اُنکو اپنے جزیرہ کے تعصب کی کچھ کم تحریک نہ ہوتی تھی۔

گری ویل صاحب کا روزنامچہ جو نہایت ہی دلچسپ ہے جسکے حوالہ سے اکثر واقعات اس زمانہ کے بیان کیئے جاتے ہین اور مستند سمجھے جاتے ہین۔ اسمین لکھا ہی کہ ولیعہد سلطنت نے جب جارجینا نام رکھنا چاہا تو اُسکو یہ گوارا نہ تھا کہ اُسکے رکھے ہوئے نام پر کوئی دوسرا نام مقدم ہو اسلیئے اُس نے خود اس نام کا رکھنا موقوف کردیا۔ اصطباغ کی رات کو **ڈیوک کنٹ** نے بڑی دھوم دھام سے دعوت کی۔ تمام خاندان شاہی کے ارکین اُسمین موجود تھے۔

اگست ۱۸۱۹ء مین اس شہزادی کے چیچک کا ٹیکا بڑی کامیابی کے ساتھ لگا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ خاندان شاہی مین سے چیچک کے ٹیکہ سے جو ڈاکٹر **جن نر** کا ایجاد تھا۔ فائدہ اُٹھایا۔ اور بچون کی طرح اس شاہی بچہ کو بھی بشپ نے اپنے ہاتھون مین لیا۔ اُس نے بشپ کے بالون کی ٹوپی پکڑلی اور چہرہ کے پوڈر کو کھنڈا دیا۔ پہلے اس سے کہ بشپ اپنے تئین بچہ کے ہاتھون سے بچائین۔ اس نے اُن کے بال کھسوٹ لیئے۔ حکم شاہی سے اس شہزادی کے ٹیکا لگنے سے اِسکا رواج عام ہوگیا۔

اس قصر مین سارے کام گھنٹون پر باقاعدہ چلتے تھے۔ ڈیوک اپنے باپ کی طرح سویرے اُٹھتا اور پابند اوقات تھا۔ اُس نے جاڑے مین ایک خاص وقت آگ جلانے کے لیئے ایک نوکر مقرر کیا تھا۔ اُسکو حکم تھا کہ جب تک وہ سو نہ جائے یہ آگ جلائے۔ ٹھیک صبح کے چھ بجے قہوہ کی

ڈیوک کنٹ کا لنڈن سے جانا اور شہزادی وکٹوریا کا ایک آفت ناگہانی سے بچنا

پیالی ایک نوکر لائے اور دوسرا نوکر قہوہ کی کشتی اُٹھا کر لے جائے۔ باری باری ہر صیغہ کا داروغہ پہلے دن کے خرچ کا ذرا ذرا حساب بل مین لکھ کر لائے اور دستخط کرائے۔ اِن بلون کے پیش ہونے سے ملازمین کی پابندی اوقات کا امتحان ہو جاتا۔ اِسکو اپنے ملازمین کی درستی لباس کا ایسا خیال تھا کہ خاص اِس کام کی نگرانی کے واسطے ایک ملازم مقرر کر رکھا تھا۔

اِن دنون کا حال شہزادی کا سُننے مین کم آیا ہی **طامس لارنس** نے لکھا ہے کہ یہ پانچ مہینے کی لڑکی صورت شکل مین بڑی پیاری تھی۔ اپنے پنگھوڑے مین پڑی رہتی تھی۔ مان اور معتبر دائیان اُسکی بڑی نگہبانی کرتی تھین۔ جب وہ کوئی آواز ایسی سنتی تھی کہ کچھ وقفہ کے بعد بند ہو جاتی تھی تو وہ اپنی آنکھین اُس طرف پھیر کر دیکھتی۔ ڈیوک کے ایوان مین موسیقی گھنٹے بہت سے رکھے ہوے تھے۔ اُن مین سے دو مین باؤ گھنٹہ بھی بجتا تھا۔ ملکہ معظمہ نے لکھا ہی کہ میرے باپ کا ایک بڑا گھنٹہ کچھوے کے خول مین تھا جسکی آواز کو مین بچپنے مین رات کو ہمیشہ سنا کرتی تھی۔ باپ نے ایک موقع پر اِس شہزادی کو اپنے دونون ہاتھون مین اُٹھا کر لوگون سے کہا کہ اِسکو خوب غور سے دیکھو یہ انگلستان کی ملکہ ہوگی اُس وقت باپ کا یہ کہنا بعید الاحتمال معلوم ہوتا تھا۔ اِس بچّی کا تخت نشینی کے لیئے پانچوان نمبر تھا تین چچا ولیعہد و **ڈیوک یورک** و **ڈیوک کلیرنس** اور چوتھا باپ تخت نشینی کے لیئے اِس پر سبقت رکھتے تھے۔ ولیعہد سلطنت جو جارج چہارم کے نام سے بادشاہ ہُوا وہ اپنی بی بی **کلورائن** کو طلاق دینی چاہتا تھا مگر نہ دے سکا۔ اگر یہ طلاق ہو جاتی تو وہ دوسری شادی کر کے سلطنت کا وارث پیدا کر سکتا تھا۔ ڈیوک کنٹ سے جو بڑا بھائی ڈیوک کلیرنس تھا۔ اور اُسکی بی بی شہزادی **ایڈی لیڈ** تھی۔ جسکے ہان اولاد ہونے کی توقع تھی۔ یہ سب شہزادی **وکٹوریا** پر تخت نشینی کے لیئے مقدم ہوتے۔ سوا اسکے وکٹوریا کا کنٹ کے خاندان شاہی کی شاخ مین مقدم ہونا ضرور تھا۔ یہ تقدیم تو باپ کے مرنے سے جلد حاصل ہوگئی۔ یہ سارے سامان خداساز شہزادی کے ملکہ ہونے کے معلوم ہوتے تھے جب شہزادی ایک مہینے کی ہوئی تو مان باپ اِسکو **کلیرمونٹ** مین لے گئے۔ وہ شہزادی کے مامون کی رہنے کی جگہ تھی۔

شہزادی کے پیدا ہونے کے تھوڑے دنون بعد مان اور بیٹی کی صحت اچھی نہ تھی۔ جب شہزادی سات مہینے کی ہوئی تو ڈیوک کنٹ نے یہ خیال کر کے کہ لنڈن کا سخت جاڑا میری ننھی سی

بچی کو ستائیگا اور بی بی کو بھی موافق نہ آئیگا وہ **سڈمتھ** مین آیا: یہ ایک خوبصورت قصبہ **ڈیون شیر** کے کنارے پر ہے۔ اِس مین ایک مکان **فوول بروک کاٹیج** کرایہ پر لیا۔ سفر کے اندر ایک یا دو روز وہ **سیلسبری** مین ٹھیرا۔ یہان کے بشپ صاحب کا مہمان رہا۔ بشپ کی بیٹی نے سونے کے وقت خوابگاہ مین جاکر دیکھا کہ شہزادی برہنہ لیٹی ہوئی ہے اور اُسکی مان اپنا دودھ پلا رہی ہے جسکو دیکھکر نہایت تعجب ہوا۔ وہ یہ نہین جانتی تھی کہ جرمن مین امیرزادیون کو بچے پالنے کا فن سکھایا جاتا ہے۔ اس لیئے **ڈچس کنٹ** بچے پالنے کے سارے کام خوب جانتی تھین۔

۴۲ - جنوری سنہ ۱۸۲۰ء کو یہ شہزادی پہلی دفعہ ناگہانی موت سے بچ گئی۔ **ڈیون شیر** کے کسان کے ایک چھوٹے لڑکے کو کہین سے بندوق ہاتھ لگ گئی تھی وہ **وول بروک کوٹیج** کے احاطہ مین آیا۔ دائہ خانہ کے قریب ایک درخت پر چڑیان بیٹھی ہوئی تھین۔ اُنپر گولیان چلانے لگا وہ اُن پر تو نہ لگین۔ مگر دائہ خانہ کے کواڑ کے شیشہ کو توڑکر اندر آئین۔ شہزادی کے سر کے قریب سے جو دایہ کی گود مین آرام کر رہی تھی گزرین۔ اور ایک گولی کی جھپٹ مین دایہ کا کندھا آیا۔ اِس واقعہ سے سارے محل مین دفعتہً ایک تہلکہ پڑگیا۔ ڈیوک دوڑا آیا۔ مجرم لڑکا پھرتی سے پکڑا گیا۔ مگر شہزادی کے ناگہانی آفت سے بچ جانے کی ایسی خوشی تھی کہ اُس وقت لڑکے کی خطا پر کچھ خیال نہین ہوا۔ اُسکا قصور معاف کردیا اور یہ نصیحت کی کہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ کوئی لکھتا ہے کہ لڑکا اس قدر زار زار رویا کہ ڈیوک نے اپنی رحمدلی کے سبب نصیحت کرکے چھوڑدیا۔ اِس معصوم شہزادی کو خبر بھی نہ ہوئی سع رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گزشت ٭ کوئی گولی بندوق کی جگہ تیر و کمان بیان کرتا ہے۔

اِس عجیب واقعہ کے بعد ڈیوک کنٹ اپنے ایک دوست کو لکھتا ہے کہ "ڈیون شیر کی آب وہوا کے اثر نے میری چھوٹی سی لڑکی کو موٹا تازہ کردیا ہے۔ اور مجھے اِس کہنے سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ وہ تندرست تنومند ہے۔ بہت ہی تندرست ہے۔ میرے کنبے کے بعض ممبرون کی رائے یہ ہے کہ یہ شہزادی ہم مین سے نہین ہے بلکہ غیر و اجنبی ہے۔ اِس رائے سے مجھے خوف لگتا ہے"٭

ڈیوک کنٹ کو معلوم نہ تھا کہ موت میرے سر پر کھڑی ہوئی ہے اور وہی جارج جسکے خوف سے مین یہان آیا ہون وہی میری جان لیکر مجھے ٹھنڈا مردہ کریگا ڈیوک کو پیدل پھرنے کی بڑی عادت تھی۔ گو اِس سبب سے اُسکی طبیعت کچھ علیل ہوگئی تھی اور ڈاکٹرون نے کہدیا تھا کہ کچھ دنون کے لیئے وہ پیدل پھرنا

ڈیوک کنٹ کی علالت اور وفات

چھوڑ دے۔ مگر ڈیوک نے اِس کہنے پر توجہ نہین کی۔ ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع کو برف مین بہت دیر تک پیدل پھرا۔ گرم ہو گیا۔ تھک گیا۔ بوٹ پاؤن تک گیلے ہو گئے۔ اور کپڑے نم آلود ہو گئے۔ کپتان کون رو جو اُسکا بڑا دوست اور اُسکے اصطبل کا داروغہ تھا۔ بیان کرتا ہے کہ مین نے ڈیوک سے کہا کہ وہ فوراً بوٹ و کپڑے بدل ڈالین۔ مگر اُنکی لڑکی جو سامنے آئی اُسکی محبت کھینچکر لے گئی۔ اور اُسکو گود مین لیکر بہت دیر تک اُسکے کھلانے مین ایسے محو ہوئے کہ اپنی حالت کو بھول گئے۔ پس یہ توقف کپڑون کے نہ بدلنے کا وبال جان ہوا۔ بدن لرزنے لگا۔ سینہ مین سوزش ہوئی۔ ڈاکٹر نے ایسا علاج کیا کہ اگر موت نہ آئی ہوتی تو بھی آجاتی کہ فصد مین ۱۲۰ اونس خون نکالا جس سے بُری حالت ہو گئی۔ دن کو کچھ سنبھالا لیا مگر رات کو یہ سنبھالا اُسکو نہ سنبھال سکا۔ موت نے اپنے پنجہ مین لے لیا۔ آخری وقت مین اپنے نہال زندگی کے نورس ثمر کو بلایا اور یہ دعا دی۔ کہ اگر بحسب بخت و اتفاق اِس میرے لخت جگر کو تخت سلطنت نصیب ہو تو اے میرے پروردگار اسکو اپنے فضل و کرم سے توفیق دیجیو کہ وہ تجھ سے ڈر ڈر کر رعایا کے حقوق و اپنے فرائض شاہی کو ادا کرے۔" ڈچس نے خود خاوند کی کل تیمارداری کی۔ ساری دوائیان اپنے ہاتھ سے بنائین اور پلائین۔ پانچ روز تک کپڑے نہین بدلے۔ ہر وقت وہ خاوند کے پلنگ کی پٹی بیٹھی رہی۔ جب اپنے رنج کو ضبط نہ کر سکتی تھی تو رونے کے لیئے کہین اور چلی جاتی تھی۔ جارج سوم کے بیٹون مین کوئی بیٹا ایسا نہ تھا کہ جس کی رعایا ایسی قدر شناسی کرتی ہو جیسے کہ ڈیوک کنٹ کی۔ جب سے اُسنے سپاہ کو چھوڑا جسکا ذکر اوپر ہُوا۔ وہ سرتاپا انسان کی بھلائی اور ہمدردی کے کامون مین مصروف ہو گیا۔ وہ بیوہ اور کا سرپرست بنا۔ یتیمون کا مائی باپ۔ ہر دل عزیز اُس کا لقب ہُوا۔ خاندان شاہی مین وہی اِس لقب کا مستحق تھا وہ سب پر مہربان تھا۔ جو اُسپر ذرا سا بھی آسرا رکھتا اُسکا سچا دوست تھا۔ سخاوت کے ہاتھ سے اپنی گرہ ایسی کھوئی کہ گرہ مین اتنا سرمایہ نہ رکھا کہ مرنے کے بعد بی بی اور بیٹی کا فارغ البالی سے گزارہ ہوتا۔ اُسکی یہ فیاضی دور اندیشی سے خالی تھی۔ غربا کے نفع پہنچانے مین بعض دفعہ اُسکو یہ خیال نہین ہوتا تھا کہ مجھے مضرت پہنچیگی۔ باستھ سو سائٹیان تھین جنسے کہ وہ افسر ہونے کا تعلق رکھتا تھا۔ وہ اپنے ملک کا سچا دوست تھا۔ اور اُسکا مذہب یہی تھا کہ وطن کی محبت مین اپنی جان کو فدا کر دے۔ اِس کام مین کوئی اُسکی نظیر نہ تھا۔ وہ اپنی بیٹی کو ورثہ مین دولت تو نہین دے گیا مگر دولت سے بہتر یہ صفات دے گیا۔ استقلال و ثبات اور وقت پر کام کے بالترتیب کرنے کا شوقین ہونا۔

کچھ دنون **وول برک کوٹج** مین جنازہ رکھا رہا۔ پھر وہ **کمبرلینڈ لوج** مین آیا۔ اِن دونون مقامون مین یہ غمناک سفر ایک ہفتہ مین ختم ہوا۔ پھر یہان سے جنازہ دوسرے روز **ونڈسر** مین اپنے خوابگاہ مین سونے کے لیئے چلا۔ جنوری کی رات کا آسمان اوپر تھا نیچے مشعلین روشن ہو رہی تھین۔ اُنکے چمکتے ہوئے شعلون مین باجون کی آوازین نکل رہی تھین۔ ڈیوک کی نعش پر شامیانہ لگا ہوا تھا۔ اُسکے پیچھے شاہزادے و سپاہ کے افسر چلے جاتے۔ اُنکے پیچھے اور آدمیون کا ہجوم تھا۔ اِس طرح قبر شاہی تک جنازے کا جانا عجب سمان دکھاتا تھا۔ غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ آنکھین مینھ برسا رہی تھین۔

ڈیوک کی بہن شاہزادی **آگسٹا** نے اپنے بھائی کے مرنے کے بعد کیا دردناک یہ خط لکھا ہے

"کہ تم خیال کرو کہ ایک دن کم پانچ ہفتے ہوئے کہ میرا بھائی اپنی فرشتہ خصال بی بی کے ساتھ خوش و خرم رہتا تھا۔ اور ایک پیارا بچہ اُسکے ساتھ دل بہلانے کے لیئے تھا۔ بس تھوڑے ہی دنون مین وہ تندرست بھی رہا اور بیمار بھی رہا اور مر بھی گیا۔ خدا ہی جانتا ہے کہ آدمی کے لیئے کیا بہتر ہے۔ مجھ پر جو یہ مصیبت آئی ہے۔ مین اُسپر صبر کرتی ہون۔ لیکن جس وقت مجھے اُسکی کمبخت بی بی کی بیوگی کا اور معصوم بچہ کی یتیمی کا خیال آجاتا ہے تو دل کے ٹکڑے اُڑ جاتے ہین۔ اُسکی بی بی فرشتہ خو ہے اور مین شکر کرتی ہون کہ نہایت میرا عزیز **لیوپولڈ** اُسکے ساتھ ہے۔ بی بی بچاری میرے بھائی کی پرستش کرتی تھی۔ اور یہ دونون ایک دوسرے کے لیئے مبارک تھے۔ خاوند کے مرنے کے نقصان کا کوئی بدل اِسکے لیئے نہین ہے۔ خاوند کے بھائیون کے ساتھ میری بھاوج کے دوستانہ تعلقات نہین ہین اسلیئے اب وہ بالکل بیگانہ غیر وطن مین ہے۔ ورثہ مین خاوند سے سوائے اُسکی قرضداری کے اُسکو کچھ اور ہاتھ نہین آیا جسکے ادا کرنے کے لیئے اُسکی آمدنی کافی نہین ہے۔"

شہزادہ لیوپولڈ ڈیوک کنٹ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر اپنی اکیلی بیوہ بہن کی تسلی و تشفی کے واسطے **سڈمتھ** مین آیا۔ بہن بھائی دونون ہمدرد تھے۔ ایک کی بی بی مری تھی دوسرے کا خاوند مرا تھا۔ اِس ماموں نے یتیم بھانجی کے ساتھ ساری عمر وہ محبت و شفقت کی جو باپ کرتا۔ ۲۹۔ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع کو ابن کے ساتھ دونون ڈچس اور شہزادی قصر شاہی **کن سنگٹن** مین داخل ہو گئے۔ ڈچس کی زندگی کو دیکھنا چاہیئے کہ کیا وہ تلخ ہوئی ہے۔ جس خاوند کی خاطر اپنے عزیز وطن جرمن کو چھوڑا اور اُس ملک مین

رہنا اختیار کیا۔ جہان اُسکے عزیز دوستون کا کال تھا۔ جسکی زبان بھی اچھی طرح اُسکو بولنی نہین آتی تھی
اب وہ خاوند نہ رہا۔ اگر وہ اپنے وطن جرمن مین رہتین تو پہلے خاوند کی زوجیت کے حقوق مین ثروت و امارت
پاتین یا اب وہان چلی جاتین تو انگلینڈ سے بھی اپنے حقوق زوجیت مین زیادہ دولت پاتین۔ مگر دونون سے
اُنہون سے ہاتھ اُٹھایا۔ جوانی مین دوہرا داغ بیوگی اُٹھایا۔ مگر خاوند نے جو اپنی دختر نیک اختر کے باب مین
پیش بینی اختیار کی تھی اُسکو کبھی نہین چھوڑا۔ اُنھون نے اپنا ارادہ مصمم کر لیا کہ گو جرمن کے سارے عزیزون
کی جدائی کا قلق مجھے ہو مگر مین اسی سرزمین مین رہونگی۔ گو جانتی ہون کہ انگریزی قوم کی جبلت و خلقت
مین داخل ہے کہ وہ غیرون سے موانست نہین کرتے بلکہ اُنسے نفرت رکھتے ہین اور رشک و حسد کرتے
ہین اور سخت تعصب کرتے ہین +

باب دوم

شہزادی کا بچپن

ڈچس کا قصبے سے روانگی

جب ڈچس کنٹ اپنے بھائی کے ساتھ اس قصبے سے **کن سنگ ٹن** کو روانہ ہوئی ہین
تو کوئی غم و الم کے سوا ہمراہ نہ تھا۔ مگر دل کی کلی کھلانے کے لیئے **می کی کلی** ساتھ تھی۔ اُس گاڑی
کے شیشون کو ننی ننی انگلیون سے کھٹ کھٹانا سرود و نغمہ سے زیادہ خوش کرتا تھا۔ اس قصبے کے باشندے
اُسکو رو رو کر دیکھتے تھے اور وہ اُنکو ہنس ہنس کر دیکھتی تھی۔ جس سے مان کا غم غلط ہوتا تھا اور ساری کلفتین
ڈھل جاتی تھین۔ شہزادی جانتی بھی نہ تھی۔ کہ سارے گھر پر غم کی گھٹا چھائی ہوئی ہے اور میرے سر پر سے
باپ کا سایہ اُٹھ گیا ہے۔ مین یتیم ہوگئی ہون اور میری مان بیوہ ہوگئی ہے۔ اسی قصر مین ۱۸۲۰ء کے
موسم بہار سے ڈچس کنٹ نے اپنی مستقل سکونت اختیار کی +

قصر کن سنگٹن مین امیرون کا تعزیت کیلئے آنا

ڈیوک کنٹ کے مرنے پر آٹھ روز گزرے تھے کہ اُن کے باپ جارج سوم بادشاہ وقت کا
انتقال ہوا اور اُسکا بھائی ولیعہد جارج چہارم کے نام سے انگلستان کا بادشاہ ہوا۔ ڈچس کنٹ کے
پاس قصر مذکور مین **کامنس ہوس** کی طرف سے **وس کونٹ مورپتھ** اور **وس
کونٹ کلایو** تعزیت نامہ سنانیکے لیئے آئے۔ ڈچس سننے کے لیئے شہزادی کو گود مین لیئے
کھڑی ہوئین۔ یہ شادی و غم کے توام ہونے کا عجیب سمان تھا۔ ڈچس تو سیاہ ماتمی لباس مین سر تا پا

غم کی تصویر بنی ہوئی تھین۔ شہزادی گود مین خوش و خرم تھی مگر یہ حالت دیکھکر لوگون کا دل پھٹا اور جگر کٹا جاتا تھا۔ تاریخ مین اس قصر کا اِس طرح ماتم سرا بننا مدتون تک یاد رہے گا۔ ڈچس کا اِس طرح اپنے کلیجہ کی ٹھنڈک کا سینہ سے لگائے رکھنا فقط اِسی بات کی علامت نہ تھی کہ وہ اپنی وابستگی کو انگریزی قوم کے ساتھ مانتی ہین اور اُسکی قدرشناسی کرتی ہین بلکہ اِس بات پر بھی دلالت کرتا تھا کہ وہ اپنے نور العین سے کسی حال مین جدا نہونگی۔ اور یہی اُنھون نے کرکے دکھا دیا۔ کہ بیٹی کو اُس وقت چھوڑا کہ اُسکو شوہر ایسا مل گیا کہ بیٹی کا ہر وقت خیرخواہ دل وجان سے فدا تھا۔ اور اُنکے لیے بڑھاپے مین یہ داماد فرزند سعادتمند تھا جب شہزادی کے پاس اِن کا چچا **ڈیوک یورک** آیا تو اُسکی شکل ڈیوک کنٹ سے ایسی ملتی تھی کہ اُسنے جانا باپ آیا۔ اُسکی طرف دونون ہاتھ پھیلائے۔ چچا نے بھی اُسکو جھٹ اپنے دونون ہاتھون مین لیکر پیار کیا جیسا اُس نے چچا کو باپ سمجھا تھا ایسا ہی چچا نے بھی اُس دن سے اُسکو اپنی بیٹی بنایا۔

قصر کنسنگٹن مین آنکر ڈچس کو کیسے اپنے دن کاٹنے دوبھر ہوتے ہونگے۔ جس وقت اُسکو یاد آتا ہوگا کہ مین ابھی اِس قصر مین سبھ سہاگن تھی۔ یا دُکھی رانڈ ہوگئی۔ اور میری بیٹی کے سر پر باپ چھپا تھا یا وہ یتیم ہوگئی تو سینہ مین اُسکا دل زخمی کبوتر کی طرح لوٹتا ہوگا۔ مگر اُن کا مذہب عیسائی اُنکے دل کو ایسی تسکین دیتا تھا کہ وہ غم کی ماری مٹی نہین جاتی تھی۔ اُسکو یقین تھا کہ میرے خدا نے جو یتیمون اور بیواؤن کا دوست ہے مجھے چھوڑا نہین۔ اِس ننی سی بچی کے لیئے مجھے زندہ رکھا ہی۔ اِس وقت مین اُنھون نے انگلستان کے بڑے نامور انسان کے بہی خواہ وہمدرد **ولبر فورس** کو بڑے اخلاق سے ملاقات کے لیئے بلایا۔ وہ اِس ملاقات کا حال اپنے خط مورخہ ۲۱۔ جولائی ۱۸۲۰ء کو **ہینا مور** کو یہ لکھتے ہین کہ

"ڈچس نے میرا استقبال بڑے تپاک سے کیا۔ اور اپنے زندہ دل بچہ کو دکھایا جو فرش پر کھلونون سے کھیل رہا تھا۔ مین نے بھی اُسکے لیئے اپنے تئین ایک کھلونا بنا لیا۔ بیگم بڑے اخلاق سے پیش آئی۔ مگر بیٹھی نہین۔ اسلیئے مین نے پاؤ گھنٹہ سے زیادہ ٹھیرنا مناسب نہین جانا۔ وہان ایک ملازمہ اور ایک خادم موجود تھے۔ مین نے کوئی بڑی بات ایسی نہین کی کہ جس مین سلسلۂ سخن دراز ہوتا۔ ڈچس نے یہ عذر کیا کہ مین انگریزی زبان اچھی طرح نہین بول سکتی مجھے اُمید ہی کہ مین آیندہ آپکے ساتھ دیر تک اچھی طرح اِس زبان مین گفتگو کرسکونگی اُنھون نے اپنا حال بیان کیا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خوش رہتی ہین"

شہزادی کا ایک آفت ناگہانی سے بچنا

شہزادی کی عمر تین برس کی تھی۔ وہ ٹٹو کی فٹن مین سوار چلی جاتی تھین۔ سائیس ٹٹو کی باگڈور تھامے ہوئے اُسکو چلاتا تھا۔ اُسکی ایک طرف ملازمہ جاتی تھی کہ دفعتہً ایک بڑا جنگی کُتا ٹٹو کی ٹانگون کے اندر جا گھسا۔ جس سے ٹٹو بھڑکا اور کروٹ کی طرف فٹن کے پہیئے سڑک سے آن لگے۔ بچہ اُسکے اندر سر کے بل فٹن کے نیچے گرتا اور فٹن اُسکے اوپر گرتی جس سے بچہ کا کچومر ہو جاتا۔ مگر ایک سپاہی **مَتلونی** نے یہ دیکھتے ہی فوراً بچہ کا کپڑا پکڑ کے اپنے ہاتھون مین اُسکو الگ اٹھالیا۔ اور اس طرح اُسکی جان کو بچالیا۔ اور خادمہ کو بچہ حوالے کیا۔ اس چھوٹی سی جان بچانے کے لیئے بہت سے آدمی جمع ہو گئے تھے۔ اُنھون نے سپاہی کو بڑی شاباش دی اور اُسکو ہدایت کی کہ تو اس فٹن کے ساتھ ساتھ قصر شاہی تک چلا جا۔ وہ گیا۔ ڈچس نے اپنی بیٹی کی جان بچانے کا شکریہ ادا کیا اور اُسکو ایک گنی انعام دیا۔ یہ بیان مَتلونی کا ہے جو مدتون کے بعد اخبارون مین چھپا ہے۔ جب یہ سپاہی **آئرلینڈ** مین اپنی رجمٹ کے اندر گیا ہے تو اس خدمت کے صلہ مین اُسکو پانچ پونڈ اور دیئے گئے تو اُسکو معلوم ہوا کہ مین نے اُس بچے کی جان بچائی تھی جسکا مین نوکر ہون مگر حضرت علیا کو یہ اپنا وقت اس آفت ناگہانی کا یاد نہین۔ وہ کہتی ہین کہ مجھ پر کبھی یہ حادثہ نہین گزرا ١٨٤٢ء مین بے ثبوت دعوے سپاہی کو انعام دیا گیا۔ اس گاڑی مین وُہی ٹٹو جتا ہُوا تھا جو شہزادی کے ماموں صاحب نے اُن کو دیا تھا۔ جسپر سوار ہو کر اپنے محل کے باغون مین پھرنے کا بڑا شوق تھا۔ وہ اُسپر سوار ہوتین۔ ملازمہ عورتین اُنکے ساتھ ہوتین۔ اُنکے باپ کا ایک نوکر پُرانا سپاہی ٹٹو کی لگام پکڑ کے لیجاتا۔ سواری کا یہ شوق تھا کہ اُنکی ملازمہ عورتین ساتھ ہر چند منت سماجت کرتین کہ آپ اُترکر پیدل چلین۔ مگر ہرگز ہرگز نہ مانتین مگر وہ پُرانا نوکر اُنکے ننھے سے کان مین چپکے سے کہدیتا کہ آپ اُترکر پاؤن چلین اور نرم گھاس پر بھاگین تو آپکے لیئے نہایت بہتر ہوگا۔ تو وہ اُسکے کہنے کو کبھی کبھی مان لیتین۔

قصر کنسنگٹن مین شہزادی کا لوگون سے پیش آنا

باپ کے مرنے کے بعد اس قصر مین یتیم شہزادی کی زندگی اچھی طرح بسر ہوئی۔ اُنکی سوتیلی بہن شہزادی **فیوڈرا** یہان آگئی تھین جو اُنسے عمر مین بارہ سال بڑی تھین اور اُنکے ساتھ خوب کھیلتی تھین بچون کی ایک فٹن مین شہزادی بیٹھتین اور ایک چوڑا فیتہ اُنکی کمر مین ڈالکر فٹن سے باندھ دیا جاتا تاکہ اُنکے گرنیکا خوف نہ رہتا۔ اس فٹن کو اس قصر کے احاطہ مین اُنکی سوتیلی بہن کھینچتین۔ اور دونون آپس مین بڑی ہنسی خوشی کی باتین کرتی جاتی تھین اس فٹن مین اُنکی صورت اور لباس دونون ملکر بچپنے کی خوبصورتی کا ایک نمونہ ہوتا۔ جب دونون بہنون کو شرفا دیکھتے تو وہ اپنی ٹوپی اُتارکر چھوٹی بہن کو سلام کرتے۔ شہزادی سب کو جواب دیتین۔ جو اُن سے مخاطب ہوتا اُن کو **لیڈی** اور

گڈمورننگ کہنا آتا تھا۔ اور جو کوئی کہتا کہ اپنے ننھے ننھے ہاتھون کو تو بوسہ لینے کے لیئے پھیلاؤ
تو وہ پھیلا دیتین۔ جب اُنکی دس برس کی عمر ہوئی تو کسی موقع پر اُنھون نے پوچھا کہ کیا سبب تھا کہ اُس زمانہ مین
لوگ مجھے کیون میری بہن سے زیادہ سلام کرتے تھے۔ اُنکو اپنے رتبۂ شاہی پر علم نہ تھا۔ محل کے دروازون
مین مان کی گود مین جب لوگ اُن کو دیکھتے تو چیئر دیتے۔ ان کی ہر دلعزیزی شاہزادی **شارلٹ** کے
باپ کو یعنے جارج چہارم کو ناگوار خاطر ہوتی ✦

ان مان بیٹی مین کبھی زیادہ دیر کے لیئے جدائی نہین ہوئی۔ وہ ہمیشہ ساتھ رہتین۔ مان نے اپنے
تئین بالکل بیٹی پر فدا کر رکھا تھا۔ وہ بیٹی کو خود دودھ پلاتی تھین۔ **میڈ** (ملازمہ) جب اُنکو لباس پہناتی تو
اُسکو خود دیکھتی تھین۔ اگر میڈ رخصت پر جاتی تو وہ خود اپنے ہاتھ سے بیٹی کو لباس پہناتین اور نہلاتین انجیل
کی آیتین اول اُنھون نے بیٹی کو سکھائین اور پھر اپنے گھٹنون پر اُنکو نماز پڑھنی سکھائی۔ **ہومس** صاحب مورخ
لکھتے ہین کہ ڈچس نے کبھی بیٹی کو کسی کتاب کا سبق خود نہین پڑھایا"۔ اور اَور مورخ لکھتے ہین کہ وہی بڑی
معلمہ بیٹی کی تھین۔ یہ شہزادی اُس عمر مین تین زبانون مین باتین کرنی جانتی تھی کہ جس مین اَور بچے اپنی مادری
زبان کی ابتدائی باتون کو جانتے ہین۔ ان زبانون کے استعمال مین وہ اپنی عجیب فہانت وذکاوت کو ظاہر کرتی
تھین کہ جب اُن کو کوئی چیز مانگنی ہوتی یا کوئی اور مہربانی کی بات اپنے اوپر کرانی ہوتی تو وہ مان سے جرمن زبان
بولتین۔ جانتی تھین کہ مان کو اپنی مادری زبان پسند ہے۔ مان کی گود مین اُنھون نے جرمنی زبان سیکھی تھی
وہ انگریزی زبان کے بولنے مین کوشش کرتی تھین جس سے وہ انگلش معلوم ہون۔ یہ زبان اُن کے
دیس کی تھی ✦

ڈچس کا طریقہ بود و باش بعینہ خاوند کا سا تھا۔ مگر ایک نئی بات اُسکے برخلاف یہ تھی کہ وہ
اس طرح سادگی سے رہتی تھین جسطرح شاہی لیڈیان نہین رہتین۔ صبح آٹھ بجے سارا کنبہ اُٹھکر اول نماز پڑھتا اور
خدا کا شکر گزار ہوتا۔ پھر حاضری کھاتا۔ شہزادی وکٹوریا اپنی مان کے پاس چھوٹی سی میز بچھا کر اپنی روٹی اور
دودھ میوہ نوش جان فرماتین۔ بعد حاضری کے شہزادی فیوڈرا اپنی اُستانی **لیہ زین** سے سبق
پڑھتین۔ اور شاہزادی وکٹوریا باغون کی سیر کرتین۔ پھر دس بجے سے گیارہ بجے تک سبق پڑھتین پھر اپنے
کھلونون سے کھیلتین۔ سوتیلی بہن اُنکے ساتھ کھیلتی۔ جسکی عمر ابھی تک گڑیان کھیلنے کی تھی۔ پھر محل کے دونون
طرف کے کمرون مین جو بڑے لمبے چوڑے تھے اُچھل کود کر گشت کرتین۔ دو بجے ڈچس **لنچ** کھاتین بچے

ڈنر کھاتے۔ اس وقت کھانا نہایت سادہ زود ہضم ہوتا تھا۔ پھر ڈنر کے بعد شہزادی سبق پڑھتی اسکے بعد سوار ہوتی۔ یا ملاقات کو جاتی۔ اگر شام کو آسمان صاف ہوتا تو سبزہ زار مین درختون کے نیچے سار اکنبہ بیٹھتا۔ جب مان ڈنر کھاتین تو شہزادی اپنا سپر نہایت سادہ اور زود ہضم مان کی بغل مین بیٹھکر تناول فرماتی۔ پھر وہ اپنی دایہ کے ساتھ اودھر اُودھر اچھلتی کودتی پھرتی۔ نو بجے اپنی خواب گاہ مین آرام کرنے جاتی ایک فرانسیسی پلنگڑی خوبصورت مان کے پاس بچھی ہوئی تھی اُسپر لیٹتی اور گھنٹون کی موسیقی آوازین اور خاصکر اُس گھنٹے کی جو کچھوے کے خول مین رکھا ہوا تھا سنتی۔ جب تک کہ پلکین آپسمین ملکر اُنکو خواب کا عالم دکھاتین۔

فرالین لیہ زین

قصر کنسنگٹن کے مستقل ممبرون مین سے ہینوور کو تھرمی پادری کی بیٹی فرالین لیہ زین تھی۔ وہ ۱۸۱۹ء سے شہزادی فیوڈرا کی گورنس (اتالیقہ) تھی۔ شہزادی وکٹوریا کی تعلیم ۱۸۲۴ء سے شروع ہوئی اور لیہ زین کی خدمات اتالیقی بڑی بہن سے چھوٹی بہن کی طرف منتقل ہوئین۔ یہ اتالیقہ گفتگو قابل قدر کرتی۔ اس کی وضع طرح مین درشتی تھی۔ اسکا علم محدود تھا۔ رائے مین رسم و رواج کی تابع تھی۔ وہ انگلش سوسائیٹی مین کبھی عام پسند نہین ہوئی۔ لیکن قوت فیصلہ رکھنے مین بڑی ہوشیار و سیانی تھی اور اپنی خدمت کے ادا کرنے مین محبت وخوف کے سبب سے دل و جان سے محو رہتی تھی۔ جسکی یاد اُسکے شاگرد نے کبھی فراموش خاطر نہین کی اس سے شہزادی کے دلمین اپنی نو عمری کے گزرنے کے بعد بھی لیہ زین محبت رہی۔ اور جب تک لیہ زین زندہ رہی باہم خط و کتابت رہی۔ اور آپس مین تحفہ تحائف کا مبادلہ رہا۔ جب ۱۸۷۰ء مین لیہ زین کا انتقال ہوا ہے تو ملکہ معظمہ نے تحریر کیا کہ وہ مجھے چھ مہینے کی عمر سے جانتی تھی۔ اور میری پانچ برس کی عمر سے اٹھارہ برس کی عمر تک میری خدمتگزاری و خبرگیری مین عجیب طرح سے اس نے اپنے تئین وقف کر دیا۔ اور اپنا ذرا خیال نہ رکھا۔ ایک دن کی رخصت نہین لی۔ مین اُسکی اطاعت کرتی تھی اس سے ڈرتی تھی۔ اسکو میرے سوائے کوئی دوسرا خیال ہی نہ تھا۔

۱۸۲۵ء مین پارلیمنٹ کا شہزادی کی تعلیم کا سامان کرنا

شہزادی کی تعلیم کے باب مین جو اُنکی شان کے لائق ہو اول باضابطہ اطلاع پارلیمنٹ کو ہوئی ۱۸۲۵ء مین پارلیمنٹ نے باتفاق رائے ڈچس کنٹ کے وظیفہ مین چھ ہزار پونڈ سالانہ کا اضافہ کر دیا۔ کہ عالی جناب شہزادی الیکسنڈرینا وکٹوریا کنٹ عزت و شان کے ساتھ بود و باش کرین اور تعلیم جو اُن کی شان کے سزاوار ہو پائین۔ انگریزی تعلیم ضروری تھی۔ فرالین لیہ زین فقط شہزادی وکٹوریا کی ملازمہ

حسب سررشتہ شاہی پاتی جاتی تھین۔ انکے سوا وہ کوئی اور منصب نہین رکھتی تھین۔ ان مین یہ لیاقت
نہ تھی کہ وہ شہزادی کو کل علمی تعلیم کرتین۔ اس معلمہ کی ڈچس کنٹ حد سے زیادہ عزت کرتی تھین۔ انھون
نے اس معلمہ کو یہ ہدایت کی کہ شہزادی کی مخاطبت مین وہ "عالی جناب" یا کوئی اور تعظیم کا لفظ نہ کہا کرے
وہ اس سے تو کہہ کر مخاطب ہوا کرے۔ یہ جرمن کا دستور تھا کہ سب رشتہ دار اور دوست آشنا بے تکلف
آپس مین ایک دوسرے کو تو کہکر مخاطب ہوتے ہین۔ مگر انگریزون مین اسطرح مخاطب کرنے کا رواج
نہین۔ اور سواری مین بھی ساتھ بٹھاتی تھین۔ معلمہ کو انھون نے فرمایا کہ میرے پہلو مین تم بیٹھا کرو
اور شہزادی پیچھے بیٹھا کرے۔ مگر معلمہ نے دونون باتون سے انکار کیا تو انھون نے بیٹی سے کہا
کہ یہ معلمہ کی عنایت و شفقت تمھارے حال پر ہے جو اپنی جگہ تم کو دیتی ہے اور مخاطبت مین تم کو
بزرگ بناتی ہے۔ غرض یہ خاطرداریان بچون کے استادون کی ہوتی ہین تو انکی تعلیم مین معلم اپنی
جان کھپا دیتے ہین۔

ڈچس کنٹ اپنی بیٹی کو کسر نفسی۔ خودداری۔ خوش اخلاقی۔ راست گوئی۔ راست
بازی اور محاسن اخلاق خود تعلیم کرتی تھین۔ اور مکتب کے باقاعدہ سبقون کے سکھانے سے انکو
جب تک باز رکھا کہ انکی عمر پانچ برس کی نہوئی۔ یہ کام انھون نے اپنی ماں کی ہدایت سے کیا تھا
جنھون نے ان کو تاکید کی تھی کہ وہ اپنی بیٹی کو اس چھوٹی سی عمر مین علم کے سکھانے کے جنجال مین
پھنسانے سے مضمحل نہ کرے۔

ڈاکٹر ڈیویس صاحب نے سنہ ۱۸۰۳ع مین کیمبرج یونیورسٹی مین رینگلر ہونے کی سند پائی
تھی۔ رینگلر علوم ریاضیہ مین اعلےٰ درجہ کی فضیلت کا خطاب ہے۔ انکو ڈچس نے اسلیئے بلایا تھا کہ خود
انگریزی زبان انسے سیکھین۔ مگر جب وہ ایک مہینہ انگریزی زبان انسے پڑھ چکین تو انھون نے ڈاکٹر
صاحب سے کہا کہ آپ مجھے انگریزی زبان ایسی اچھی طرح پڑھاتے ہین کہ مین یہ چاہتی ہون تو اسی طرح
میری بیٹی کو آپ پڑھایا کرین۔ انھون نے ڈچس کی درخواست منظور کرلی اور حسب سررشتہ ۱۸۲۷ع
سے شہزادی کی تعلیم کے ڈائرکٹر مقرر ہو گئے اور قصر کنسنگٹن مین سکونت انھون نے اختیار کی
لیہ زین کو اپنی حالت متغیرہ مین خوش رہنے کے واسطے شہزادی **سوفیا** کی سفارش سے شاہ جارج
چہارم نے **بیرونس** کا خطاب دیدیا۔ ڈیویس صاحب نے اپنا کام بڑی دانائی سے کیا۔ صرف تاریخ۔ اور

مذہب کی تعلیم کو تو اپنے لیئے رکھا۔ اور باقی علوم اور فنون کی تعلیم کے لیئے بڑے مستند و جید معلم مقرر کیئے۔ اگرچہ اِنکی اپنی مذہبی رائے خاص ایک فرقہ کے ساتھ مخصوص تھی۔ مگر وہ اور مذہبی رایون کو بھی کشادہ دلی سے دیکھتے تھے۔ اُنھون نے شہزادی کی مذہبی تعلیم ایسی کی کہ کسی خاص فرقہ کے ساتھ آپ کو عمر بھر مذہبی تعصب نہین ہُوا۔ اُنکی عادت مین داخل تھا کہ وہ سب مذہبون کا پاس اور لحاظ و ادب کرتی تھین

طامس سٹورڈ ویسٹ منسٹر کے رائٹنگ ماسٹر نے شہزادی کو لکھنا اور حساب کھایا۔ وہ بہت جلد خط مین زود نویس ہوگئین۔ مگر اِس زود نویسی نے خط مین نفاست و شیرینی نہ پیدا ہونے دی وہ اپنی نوعمری مین بہت سے رشتہ دارون سے قابل قدر خط و کتابت کرتی تھین۔ اور یہ عادت اُنکی اخیر عمر تک رہی

اگرچہ شہزادی کو اُنکے آغاز عمر سے ڈچس تاکید کرتی تھین کہ وہ انگریزی زبان مین بالکل باتین کیا کرین۔ مگر اُنھون نے سب سے پہلے جرمنی زبان سیکھی تھی۔ اور وہ اُسکو ہمیشہ اپنی مادری زبان جانتی تھین۔ وہ انگریزی زبان کو گریمر (صرف و نحو) کے موافق سیکھتی تھین۔ اور اِسکے ساتھ جرمن کے علم ادب مسٹر بیرنیر سے پڑھتی تھین۔ ابتدا مین وہ انگریزی اِس طرح بولتی تھین کہ اُس مین جرمن لہجہ کی بو آتی تھی لیکن جلد اِسکی اصلاح ہوگئی۔ اور بڑی عمر مین اُنکا تلفظ انگریزی زبان مین بالکل طبعی بار بار کوشش کرنے سے ہوگیا۔ وہ اپنی نوجوانی مین یہ پسند کرتی تھین کہ اُنکا لہجہ انگریزی زبان مین مستند سمجھا جائے۔ اُنکو فرانسیسی زبان مسٹر گرینڈ نیو نے سکھائی۔ وہ فرانسیسی بہت خوب فرفر ایسی بولتی تھین کہ وہ مستثنے سمجھی جاتی تھین۔ جب پچھلے زمانہ مین وہ اٹالین اوپیرا پر فریفتہ ہوئین تو بڑی محنت سے اٹلی کی زبان سیکھی۔ اور اُنکو اُسکے بولنے کا جو موقع ہاتھ لگتا تھا۔ اُسکو ضائع نہین ہونے دیتی تھین۔ اگرچہ وہ زبانون کے سیکھنے کی خداداد استعداد رکھتی تھین مگر اُنھون نے کبھی علم ادب کے اعلیٰ مضامین کے مطالعہ مین مستعدی اور پسندیدگی ظاہر نہین کی۔ اُنکو نوعمری مین نوول (قصے) کے پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ اول درجہ کے علم ادب پر بھی اُنھون نے توجہ نہین کی۔

اگرچہ شہزادی نے بمقتضائے نوعمری بڑی خوشی و اصرار کے ساتھ آرٹون کے سیکھنے میں عملاً بڑی سعی کی۔ مگر آرٹ جاننے والون کا سا مذاق اُن مین کوئی بڑا نمایان نہ تھا۔ علم موسیقی مین وہ اپنا بڑا وقت صرف کرتی تھین۔ سنہ ۱۸۲۶ء کے شروع مین **جان برنا ڈسیل** نے اُنکو گانے کا اول سبق دیا۔ اُنکی آواز بڑی شیرین اور سہانی تھی۔ وہ خوب گاتی تھین۔ اور پیانو لے نو کو بجاتی تھین۔ اُن کا

بڑا اثر لوگون کے دلون مین ہوتا تھا۔ **ڈرائنگ** (نقشہ کشی) اول **رچرڈ ویسٹ ایلی** نے انکو سکھایا۔ جنھون نے اول سب سے پہلے سنہ ۱۸۲۹ء مین اُنکی پوری تصویر بنائی تھی۔ اور پھر اُنھون نے یہ فن **ایڈون لینڈسیر** سے سیکھا۔ پنسل یا رنگون سے نقشہ کشی کرنے سے اپنی عمر مین مدتون تک دل بہلایا۔ اور شادی ہونے کے بعد اُنھون نے **ایچنگ** (دھات کے پترون اور شیشون کے پرکالون پر تیزابون سے تصاویر کا کندہ کرنا) کے جاننے مین کوشش کی*

ناچنا اور اس سے دل بہلانا

موسیقی اور مصوری کے فنون مین اپنی بڑی عمر تک وہ تعلیم پاتی رہین۔ ناچنا اُنھون نے اول **بورڈین** سے سیکھا وہ اپنی مان کی طرح رقص کو نہایت پسند کرتی تھین۔ اور ان ہی کی طرح ناچتی تھین وسط عمر تک بہت ادا و انداز کے ساتھ ایسا ناچتی تھین کہ مستثنے سمجھی جاتی تھین۔ وہ دیہاتی ناچون کے سیکھنے اور اُنکے مرتب کرنے کی بڑی شوقین تھین۔ وہ تفریحات رقص مین بڑی گرمجوشی سے مصروف ہوتی تھین اور ان مین اپنے سب عزیزون کو ادب سے بلاتی تھین۔ اور جوان اور بوڑھے واد اتک ناچنے وگانے آتے تھے بچپنے ہی سے وہ شہسواری جانتی تھین اور جسمانی ورزشون سے مسرور ہوتی تھین۔ گھر کے اندر اور باہر کی سب طرح کی ورزشین کرتی تھین **بیٹل ڈور** اور **شٹل کوک** سے وہ اپنی جوانی تک دل بہلاتی تھین (یہ دونون کھیل بلّے سے کھیلے جاتے ہین)*

شہزادی کی چچی کا انتقال

ڈچس کنٹ کا ایک درد سر یہ دور ہو گیا کہ جارج چارم شاہ انگلستان نے اپنی بی بی کیرولائن پر بدکاری کا الزام لگایا۔ مگر وہ سنہ ۱۸۲۰ء مین عدالت سے اِس الزام سے بری ہو گئی۔ جب وہ خاوند کے ساتھ **ویسٹ منسٹر ابی** مین تاج پہننے کے لیئے آئی تو وہ دروازے پر روک دی گئی۔ اِس اپنی ہتک عزت و محرومی کا قلق ایسا ہوا کہ اِس معاملہ کے اُنیس ۱۹ دن بعد دنیا سے سفر کر گئی۔ اُس نے اپنی دیورانی ڈچس کنٹ کو اُسکے خاوند کا تعزیت نامہ لکھا تھا اور ملاقات کا وعدہ کیا تھا۔ اگر وہ زندہ رہتی تو ڈچس کو حیران کرتی۔ اُسکی بیٹی شارلٹ مر چکی تھی جو وارث سلطنت تھی۔ ضرور کچھ وہ ایچ پیچ ڈچس سے کرتی

شہزادی کا سمندر مین نہانا

نئے بادشاہ کی تاجپوشی کے بعد جولائی سنہ ۱۸۲۱ء مین ڈچس اور شہزادی دونون **بوگ** نور مین گئین اور یہان پہلی دفعہ سمندر کے پانی مین شہزادی نہائی۔ اُسکی صحت کے لیئے ڈاکٹرون نے ڈچس کو صلاح دی تھی کہ شہزادی سمندر مین نہایا کرے*

شہزادی کی چوتھی سالگرہ

جب شہزادی کی چوتھی سالگرہ ہوئی تو جارج چارم بادشاہ وقت نے اپنی بھاوج و

بھتیجی کی دعوت بڑی دھوم دھام سے کی۔ اس سالگرہ کی یاد کے لیئے ایک اپنی تصویر بھیجی جسکے
چوکھٹے مین ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ یہ شہزادی ابتداء عمر سے ہی علم موسیقی کی بڑی شوقین
تھی۔ اور اسکا مذاق صحیح رکھتی تھی۔ اِس علم سے طبیعت کو بڑا لگاؤ تھا۔ اسمین انکی مان کا اثر تھا۔

شہزادی کا لائی را لڑکی کے ساتھ کھیلنا

اُس زمانے مین ایک لڑکی پانچ برس کی عمر کی جسکا نام لائی را تھا۔ ہارپ (باجہ) بجانے
مین بڑی مشہور تھی۔ ڈچس نے اُسکو اپنی بیٹی کے دل بہلانے کے لیئے بُلایا وہ آئی اُس نے ہارپ کی
ایسی الاپ دی کہ شہزادی بالکل اُسمین محو ہوگئی۔ اُنکی والدہ صاحبہ یہ حال دیکھکر دوسرے کمرے مین
تشریف لیگئین۔ چند منٹ کے بعد جو آئین تو کیا دیکھتی ہین کہ باجے کو چھوڑکر لڑکیان چلی گئی ہین یہ
وارث تخت وتاج اپنے بیش قیمت کھلونون سے اِس غریب لڑکی کا دل بہلارہی تھی۔ دونون آتشدان
کے پاس پہلو بہ پہلو بے تکلف بیٹھی تھین۔ اور اُس لڑکی کے دینے کے لیئے اُس کی پسند کے موافق
شہزادی کھلونے چُن رہی تھی۔ افسوس کہ یہ ہونہار لڑکی چند سال کے بعد مرگئی۔

شہزادی کے کھلونون کا حال

سوسن کورٹ اوس برن مین نہایت نفیس پاکیزہ چھوٹا سا گڑیا خانہ رکھا ہوا ہے
جس مین مختلف کمرے ہین اُنکو اُس شہزادی نے اپنی کم سنی مین بڑے شوق سے سجایا بنایا
تھا۔ باورچی خانہ کی میزون پر چھوٹی چھوٹی کڑاہیان اور رکابیان رکھی ہوئی ہین۔ باورچی مستعد کھڑا
ہے۔ میزون کے گرد کرسیان بچھی ہوئی ہین۔ اُسمین چاے پینے کا چھوٹا سا سارا سامان رکھا ہوا ہے
چھوٹی چھوٹی انگلیان اہل مجلس کو چاء پلانے کے لیئے تیار ہین۔ شہزادی کے کھلونے اور بچون
کی طرح صرف کھیلنے کے نہ تھے۔ بلکہ وہ تو تعلیم کرنیکے لیئے بڑے معلم تھے۔ شہزادی کی معلمہ عاقلہ
بیرونس لیہ زین امور سلطنت سے آگاہ اور واقف ایسی تھی کہ اُسنے کھلونون ہی مین سارے
سلطنت کے رموز ودربار کی رسوم سے شہزادی کو آگاہ کردیا۔ شہزادی نے سبق پڑھنے سے اپنی
فرصت مین ملکہ الزبتھ کی اور اُسکے دربار کی نقل گڑیون مین مخمل کے لباس مین اُتاری اور اُنپر
سوتی ٹانکے۔ ایک بڑا لمبا چوڑا بورڈ (تختہ) تھا۔ اُسمین بہت سی کیلین جڑی ہوئی تھین جو گڑیون
گُڈون کے پیرون مین پروئی ہوئی تھین۔ وہ ایک سٹیج تھا جسپر رسوم دربار کی نقلین اُتاری جاتی
تھین۔ اِن گڈون گڑیون کے نام امیرزادون اور شہزادیون اور تاریخی نامورون کے نام پر رکھے گئے
تھے۔ وہ سَو کے قریب تھین وہ سب ملبوسات درباری بنے آراستہ تھین۔ درباریون کی سی پڑائی

ٹوپیان اُنکے سر پر تھین وہ اِن کا بناؤ سنگار خود کرتین - اِس آئندہ ملکہ قیصر ہند نے اِس گڑیا خانہ مین لیوی اور رسوم دربار کی نقلون اور ڈرائینگ روم کی آرایش سے سلطنت کی رسوم اور آئین کو سیکھ لیا اور اِس گڑیا خانہ کو اپنے لیے دبستان بنا کر ایسا علم سیکھ لیا کہ جب تخت سلطنت کو زینت زینت دی تو دربار کی رسمون کا ادا کرنا اُنکے نزدیک ایک کھیل تھا جو کچھ اُنھون نے اِس گڑیا خانہ مین سیکھا اب کوئی نہین سیکھتا - یہ تعلیم ہی اُڑ گئی +

جب شہزادی کے سامنے **الف بے تے** رکھی گئی تو اُنھون نے غصہ سے پوچھا کہ اسکے سیکھنے سے کیا فائدہ ہی جس سے کوئی خیال میرے دلمین نہین پیدا ہوتا - تو اُنسے کہا گیا کہ اگر آپ وہ نہ سیکھین گی تو یہ ساری کتابین جو میز پر رکھی ہوئی ہین نہین پڑھ سکین گی - تو اُنھون نے کہا کہ تصویرون کی کتابین میرے سامنے رکھو مین بہت کچھ اُن سے سیکھ جاؤنگی +

شہزادی علم سیکھنے مین خاصی محنت کرتی تھین - مگر کبھی اُنمین اپنی شاہانہ طبیعت کی جودت و شوخی دکھاتی تھین - اور قواعد کی سخت پابندی سے گھبراتی تھین - ایک دفعہ اُنھون نے یہ اعتراض کیا کہ مبتدیون کو جو **پائی او نو** (باجہ) کے بجانے مین سُر ملانے عملاً کل کی طرح سکھائے جاتے ہین محض بیکار ہین - اِسپر اُنکے اُستاد **مسٹر سیل** نے کہا کہ جب تک اُن سرون کے ملانے کو آپ نہ سیکھین اِس باجہ کے بجانے مین آپ **مسٹریس** (اُستاد) نہین ہو سکتین اُسکے جواب مین اُنھون نے کہا کہ مین اگر اِس سیکھنے کے بغیر مسٹریس (اُستاد) ہو جاؤن تو مجھے آپ کیا خیال کرینگے - تو اُستاد نے کہا کہ یہ ناممکن ہے - علم موسیقی مین کوئی شاہی شاہراہ نہین ہے یعنی ایسی راہ نہین ہے کہ کوئی بادشاہ اُسپر چلکر منزل مقصود پر جلد پہنچ جائے تو اُنھون نے کچھ متحیر ہو کر فرمایا کہ علم موسیقی مین کوئی شاہی شاہراہ نہین ہے ؟ اسکو بار بار کہکر کہا دیکھو مین کیا **پائی او نو** کی مسٹریس (اُستاد) ہون ؟ کہکے باجہ کا قفل لگا کے کُنجی باہر نکال لی - اور یہ کہتی ہوئی بھاگ گئین کہ علم موسیقی مین یہ شاہی شاہراہ ہے جسپر چلکر مین مسٹریس (اُستاد) ہو گئی - یہ بات اُنھون نے ازروئے ظرافت فرمائی تھی اِس مین انگریزی لفظ ذومعنی **مسٹریس** کا استعمال کر کے اپنی ذہانت دکھائی تھی - مسٹریس کے دو معنی اُستانی اور مالکہ کے ہین - قفل لگا کے مالکہ ہونے کو دکھا دیا جسکے لیئے وہی لفظ استعمال کیا جو اُستاد کے معنی بھی رکھتا تھا - پھر اُنھون نے خود وہ موسیقی کے سبق سیکھے لیئے جنکے سیکھنے کو فضول کہا تھا -

سنہ ۱۸۲۶ء مین **ونڈسر** مین شہزادی کو چچا نے بلایا۔ وہان جاکر اول دفعہ اپنے چچا سے ملین۔ یہ بادشاہ اس وقت **پارک مین رزدائل لوج** مین رہتا تھا۔ ایکدن بادشاہ بھتیجی کی انگلی پکڑے ہوئے **ڈرائینگ روم** مین داخل ہوا۔ وہان پاس کے کمرے مین بینڈ بج رہا تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ **وکٹوریا** تم آج ہمکو اپنا گانا سناؤ۔ جو جی مین آئے وہ گاؤ۔ جلدی سے اُنھون نے جواب دیا کہ عموصاحب مین یہ گاتی ہون کہ خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔ جب چچا نے یہ پوچھا کہ تمکو **ونڈسر** مین کیا چیز پسند آئی تو اسکا جواب اُنھون نے یہ دیا کہ آپکے ساتھ سوار ہوکر پھرنا۔ تو چچا اُنکو اپنی چھوٹی فٹن مین بٹھا کر لیگیا۔ اور خود اُسکو ہانکا۔ ان عاقلانہ باتون کو وہی خوب سمجھتے ہین جو رموز خسروانہ جانتے ہین۔ بادشاہ نے مہربانی سے بھتیجی کو وہ بیج دیا جو خاندان شاہی کے ممبر پہنا کرتے ہین +

ونڈسر مین شہزادی کو چچا کا بلانا اور عمدہ جواب دینا اور بیاری بیاری باتین کرنا

ایک اور حکایت بیان کیجاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسی طبیعت مین نیک وضعی داخل تھی **ڈیوک گلوسیسٹر** نے بچون کی دعوت کی اُسمین اُنکے چچا **ڈیوک سسیکس** بھی آئے تھے جب وہ جانے لگے تو شہزادی دوڑی گئین اور چچا سے کہا آپ جایئے گا پیچھے۔ پہلے مجھے ایک بوسہ تو دیتے جایئے۔ جب وہ ٹھہر کر بوسہ دینے کے لیئے جھکے تو اُنسے کان مین کہا کہ آپ بھول گئے کہ میری مان سے **گڈنائٹ** نہین کیا۔ شہزادی کی اس خوشنما حرکت مین عجب پابندی ادب و محبت و ذہانت پائی جاتی ہے +

شہزادی کی نیک وضعی کی حکایت

انکے اُستاد مسٹر **ڈیویس** انجیل کی اس آیت پر وعظ فرماتے تھے کہ آدمی جو کچھ بوتا ہے سو وہی کاٹتا ہے۔ تو شہزادی نے پوچھا کہ آدمی کسی چیز کو نہین کاٹتا ہے مگر وہ جو بوتا ہے؟ پادری صاحب نے جواب دیا کہ ہان۔ شہزادی نے کہا کہ اگر ہمارے گیہون کے کھیت مین کوئی اہنڈا بونے آئے تو اُسکو ایک ہاتھ کے فاصلے پر پرے رکھنا چاہیئے پادری صاحب نے شہزادی کو کہا کہ صرف ایک ہاتھ کے فاصلہ پر ہٹانا کافی ہے تو شہزادی نے فوراً جواب دیا کہ ایک ہاتھ کے فاصلے پر رکھنے سے کچھ نقصان نہین ہوگا وہ جانتی تھین کہ کون لوگ ہنڈا بونے لگین گے یعنی نیک کامون مین بُرائی داخل کرینگے بس اُنکو دور ہی رکھنا چاہیئے +

شہزادی کی بڑی عقلمندی کی حکایت

ایک اور موقع پر جب شہزادی **وکٹوریا** رومیون کی حکایت پڑھ رہی تھین یا سن رہی تھین کہ اسمین یہ فقرہ آیا کہ گرچی کی مان **کورنیلیا** کے پاس ایک رومی بڑی امیر لیڈی ملاقات

شہزادی کا لطیفہ بیٹی عقلمندی کی حکایت

سکے لیئے آئی - زمانہ کی رسم کے موافق اُنھون نے ایک بابیش بہا جواہر وزیورات کا دکھایا - اور کورنی لیا سے درخواست کی کہ اُنکے مقابلہ مین آپ اپنے جواہر دکھائین - تو کورنی لیا نے اپنے بچون کو پیش کیا کہ یہ میرے جواہر ہین تو شہزادی نے کتاب سے اپنی آنکھین اوپر کرکے کہا کہ اسکو بجائے جواہر کے یہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہ میرے کورنی لی این ہین - اِس زمانہ مین یورکورنی لین کی بڑی قدر تھی - اور شاید وہ خود بھی اُنکے پاس تھے کیا ذومعانی لطیفہ کہا ہے کہ ایک لفظ کورنی لین کے کہنے مین بچون کا نام بھی آجاتا - اور جواہر کا مطلب بھی ادا ہوجاتا ✦

ڈاکٹر ڈیویس صاحب یہ حکایت بیان کرتے ہین کہ جب سے مین اِس شہزادی کو جانتا ہون - مین نے اُنکو دیکھا ہے کہ وہ سچائی کا بہت ہی پاس و لحاظ کرتی ہین مجھے یاد ہے کہ جب مین اُنکو پڑھاتا تھا تو ایک دن سبق پڑھنے سے اُن کا دل ایسا اُچاٹ ہوا کہ وہ سبق کو ختم کرنے مین بے صبر ہوئین اور ایک یا دو دفعہ پڑھنے مین مچلین - اُن کی والدہ مکرمہ نے آنکر پوچھا کہ آج اِس لڑکی نے کیا کیا ہے تو اُنکی معلمہ لیہ زین نے کہا کہ آج اِنھون نے ہمکو ایک دفعہ دق کیا تو شہزادی نے اُستانی جی کو اپنی اُنگلی سے ٹھوکا دیکر یا آستین پکڑکر کہا کہ آپ کیا بھول گئین ک . . . دفعہ نہین دو دفعہ دق کیا تھا ؟ پانچ سال کی عمر مین یہ راستبازی تعجب خیز ہے - جب اِس تھوڑی عمر مین راست گوئی مین کمال حاصل ہوا ✦

ڈاکٹر ڈیویس صاحب بڑا لائق عالم تھا - اُسکی لیاقتون اور قابلیتون کی ڈچس کنٹ ایسی معتقد تھین کہ جب اُنکو یہ معلوم ہوا کہ اُنکی دختر نیک اختر تخت نشین ہوگی اور اِسکے لیئے کوئی دوسرا اُستاد زیادہ ذی لیاقت اِس لیئے مقرر ہوگا کہ شہزادی مین اعلےٰ لیاقت پیدا کرے تو ڈچس نے اِس حالت مین بھی ڈاکٹر صاحب ہی کی اُستادی کو پسند کیا مگر اشارۃً یہ کہہ دیا کہ اگر معلمی کے لیئے کسی زیادہ ذی لیاقت معلم کا ہونا ناگزیر ہے تو اِس صورت مین کچھ اعتراض نہین ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب کسی اعلیٰ عہدہ پر مقرر کیئے جائین - ارل گرے نے ڈچس کا یہ منشا پاکر اُنکو چسٹر کا ڈین مقرر کردیا - اور جب شہزادی تخت نشین ہوئین تو اُنکو پیٹر بورو کا بشپ مقرر کردیا - جب ڈاکٹر صاحب محل مین اتوار کو وعظ فرماتے تو ڈچس اُنکے وعظ کی اِس سبب سے بہت تعریف کرتی تھین کہ اُسمین چھوٹے چھوٹے فقرے سلیس ہوتے تھے - وہ ہمیشہ اپنا کام بڑی لیاقت سے کرتے تھے ✦

ڈچس شہزادی کو موسم بہار مین سمندر کی سیر بن کراتین جو اُنکی طبیعت مین تیزی و چالاکی پیدا کرتین۔ محل مین ایک جگہ رہنے سے طبیعت ایک وضع کی کُند ہو جاتی ہے ایک سال اُنکو وہ سدمتھ مین لے گئین۔ دوسرے برس اُنکو برائی ٹن بن لائین رامس گیٹ تو انکو ایسا پسند تھا کہ بہت دفعہ وہ اُسمین آئین گئین ٭

ایک بوڑھا یہودی سر موسی مونٹ فی آور بڑا نامور تھا۔ اُسکی عمر سو برس سے بھی زیادہ ہوئی ہے۔ اُس نے اپنی قوم کی رفاہ اور بہبودی کے بہت کام کیئے تھے رامس گیٹ مین سر موسی کا بڑا دلکشا پُر فضا باغ تھا۔ اُسمین ٹھنڈی سڑکین درختون کے سایہ کے نیچے بہت سی تھین جنکے دو رویہ پھول لگے ہوئے تھے۔ سبزہ زارون اور پھولون کے تختون سے وہ بھرا ہوا تھا۔ شہزادی اُن پر فضا تختون کو دیکھتین شاید بعض دفعہ اُن کا دل اندر جانے کو بھی چاہتا کہ اُسکے درختون اور گلزارون مین گلگشت کرین اور کچھ دیر کے لیئے گرم ریت سے اور بینڈ باجون کے غل و شور سے اور آدمیون کی بھیڑ بھاڑ سے بچین۔ ایک دفعہ [illegible] نے ایک سونے کی کنجی شہزادی کے لیئے تحفتہً بھیجی اس سے باغ کے ایک خاص [illegible] [illegible] کھلتا تھا۔ جب شہزادی کا دل چاہتا اُس کنجی سے اُس دروازے [illegible] [illegible] لیئے سایہ دار درختون مین چلی جاتین اور سیر کا خوب لطف اُٹھاتین ٭

[illegible] تصویر بھی ہے۔ جسمین انکا لباس نہایت سادہ نفیس ہے ننھے ننھے سے پاؤن مین جوتیان بڑی خوبصورت معلوم ہوتی ہین۔ چہرہ شگفتہ و خندان ہے۔ اُن کی پانچ برس کی عمر کا یہ ذکر ہے کہ وہ ریت پر کھڑی ہوئی تھین اور انکی مان بشپ ولبر فورس صاحب سے باتین کر رہی تھین کہ اُس نیک مرد کو محبت کے سبب سے یہ دیکھکر ہنسی آئی کہ جب ریت مین شہزادی کے پاؤن پر لہرین آئین تو وہ ہکا بکا ہو کر اُلٹی بھاگین ٭

اسی زمانہ مین وہ کلیر مونٹ مین گئین جہان اُنکے ماموں صاحب لیو پولڈ رہتے تھے یہان اُنھون نے اپنی کم سنی کے دن بڑی خوشی سے بسر کیئے۔ مدت کے بعد اسی جگہ سے اپنے ماموں کو یہ خط لکھا کہ۔

"یہ مقام ہم دونون کو اپنے اوپر فریفتہ کرتا ہے۔ اور مجھے یاد دلاتا ہے کہ اگر میرا بچپن یہان خوشی سے بسر ہوتا تو وہ بڑی اُداسی سے کٹتا۔ آپ کی محبت کو جو اب تک یکسان ہی

شہزادی کی کبھی کبھی سیر و تفریح

کھیلنا کودنا

پانچ برس کی عمر کی تصویر اور اسکی لطافت

ماموں کے گھر جانا اور خط ماموں کا لکھنا

چلی آتی ہے۔ مین نے اُسکو نہین دیکھا تھا میری بیٹی وکٹوریا میری پرانی اینٹون سے کھیلتی ہے
اور وہ اسیطرح پھولون کے باغون مین اُچھلتی کودتی ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین خود وکٹوریا
بچہ بنکر آپکے باغون مین اُچھل کود رہی ہون۔ یہان وہ پہلی دفعہ اپنی بوڑھی نانی بیوہ ڈچس
کوبرگ سے بھی ملین جو اُنسے ملاقات کے لیئے آئی تہین"

یہان شہزادی کو کپتان پیری صاحب نے بھی دیکھا۔ کپتان صاحب بحر شمالی کے بڑے سیاح تھے وہ شہزادی
کو سادہ وضع معصوم اور پیاری صورت کا بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ حاضری کھانیکے بعد مین نے شہزادی
اور اُنکی مان کا باجہ بجانا اور گانا وہ سُنا کہ کبھی عمر بھر نہ سُنا تھا۔ جب شہزادی کو لیوپولڈ نے دیکھا کہ اس
میری چھوٹی سی بھانجی کو جسکو مین نے اپنی بیٹی بنا لیا ہے۔ پھولون کا ازحد شوق ہے تو انہون نے علم نباتات
کے متعارف سبق زبانی سکھانے شروع کیئے۔ پھر تو وہ اِس علم مین طاق اور شہرۂ آفاق ہوگئین اُنھون نے
اپنی ساری قوم مین اس علم کا وہ شوق پھیلایا کہ پہلے کبھی نہین ہوا تھا انکی قوم کو پھولون کا قدرتی جوبن
دیکھنا ہی نہین آتا تھا وہ اُنکو بنظر سرسری دیکھتے تھے اُنکی حسانت کو نہین پہچانتے تھے مگر اس ملی کی
کلی نے اپنے ملک کو گلشن بنا دیا او[illegible] علم نباتات مین استاد کردیا جب اُنکے عہد سلطنت
کی تاریخ آرٹ کے باب مین لکھین گے تو [illegible] آرٹ کی خوبیون کا علم اس شہزا[illegible]
کی ذات ستودہ صفات کے فیض سے حاصل ہوا ہے +

ٹن برج ویلز مین شہزادی تھین کہ اُن کی یہ حکایت [illegible]
[illegible] لیئے تھے سب سے نہین خرید سکین کہ اُسکی قیمت اُن کے پاس نہین تھی۔ وہ بازار مین ا[illegible]
خریدنے کیلئے تشریف لیگئین۔ جب ایک شلنگ اُنکی جیب مین رہ گیا [illegible] ہوا اپنا ایک رشتہ دار
یاد آیا کہ اُسکے لیئے کوئی چیز نہین خریدی۔ اسکے لیئے ایک بکس جسکی قیمت ڈھائی شلنگ تھی پسند کیا دکاندار
نے اس بکس کو اور اسباب کے ساتھ جو خریدا تھا رکھ دیا۔ مگر اس چھوٹی سی شہزادی کی استانی جی نے
دکاندار کو سمجھایا کہ جب دینے کیلئے قیمت نہین ہے تو بکس کیسے شہزادی خرید سکتی ہین تو دکاندار نے
کہا کہ یہ صندوق جب تک الگ رکھا رہیگا۔ کہ وہ اسکو خرید لین گی۔ تو اسکا جواب انھون نے دیا کہ اچھا یہ آپ
کی مہربانی ہوگی۔ چوتھے دن صبح کے سات بجے شہزادی خود جاکر اور قیمت دیکر بکس خرید لائین کوئی لکھتا
ہے کہ دکانداروں نے صندوق اُنکی نذر کیا اور انھون نے اپنے جیب خرچ پانے پر اُسکی قیمت بھیجدی

اس قسم کی ایک اور حکایت ہے کہ وہ گھاس کا مرغ بناتی تھین اُن کے دل مین کسی اور چیز کا خیال آیا وہ کام کو چھوڑ کر بچون کی طرح بھاگ گئین تو انکی استانی لیہ زین نے اُنکو اٹھا بلایا اور کہا کہ شہزادی تم جس کام کو شروع کیا کرو تو اُسکو پہلے ختم کر کے دوسرے کام مین لگا کرو۔ تو اس کہنے کا ایسا اثر ہوا کہ شہزادی نے اس مرغ کاہی کو شوق سے پورا کیا اور پھر وہ اپنے کسی کام مین لگ گئین ٭

کنٹسن کے کنارہ پر ایک لایٹ ہوس (سمندر مین منار ہوتے ہین جنمین روشنی ہوتی ہے) تھا اُسکی محافظ ایک بیوہ عورت تھی جو اکیلی رہتی تھی۔ اُسکی کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ سچی عیسائی تھی گو مفلس تھی مگر عیسائی مشن کے کامون مین فیاض تھی۔ اس مینار کے دیکھنے کو جو لوگ آتے وہ اسکو کچھ دیجاتے اُس سے اسکا گزارہ ہوتا تھا۔ اُس نے یہ معمول اپنا کر رکھا تھا کہ پیر کی صبح کو جو کچھ اُسکو ملتا وہ مشن کے کامون کے لیئے خیرات مین دیدیتی۔ اتفاقاً دوپہر سے پہلے ایک اشراف مینار کی سیر کو آیا اور چلتے وقت ایک اشرفی اُسکو دیگیا۔ بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا کہ یہ نعمت غیر مترقبہ اسکو ہاتھ لگی اب یہ بیوہ حیران تھی کہ مین اس روپیہ کو کیا کرون۔ کبھی وہ اپنی ضرورتون پر خیال کرتی تھی۔ کبھی غیر مذہب والون کے حقوق کو سوچتی تھی۔ آخرکار اُ[illegible] اس اشرفی کو کانپتے ہوئے ہاتھون سے مشن کے خیرات کے صندوق مین ڈالدیا۔ اسی [illegible] لیڈی صاحبہ مع صاحبزادی اور ملازمین کے اسکی سیر کو آئین۔ لیڈی صا[illegible] مو اس بیوہ کی حالت پر افسوس آیا۔ اور ایک آدمی کے ہاتھ مینار پر اُس [illegible] پونڈ بھیجدیئے پچیس پونڈ اپنی طرف سے اور پانچ پونڈ اپنی چھوٹی سی بیٹی کے [illegible] یہ بخشش کرنے والی ڈچس کنٹ اور اُنکی بیٹی شہزادی وکٹوریا تھین ٭

محل سے نکلکر شہزادی جو سیرین فرماتی تھین۔ اُن سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ وہ طرح طرح کے غربا سے روشناس ہوئین۔ اور اُنکے حالات پر علم حاصل ہوا۔ وہ اکثر غربا خاصکر ملاحون ماہی گیرون کا حال پوچھتی تھین کہ تم جال کیونکر بناتے ہو۔ اُنکی مرمت کیونکر کرتے ہو۔ مچھلیان کیونکر پکڑتے ہو ملاحون سے پوچھتین کہ کبھی تم گہرے سمندرون مین گئے ہو۔ جہازون کی تباہی کی تکالیف کیا کیا تم نے اُٹھائی ہین۔ موسمون کے اچھے ہونے سے کیا کیا خوشیان حاصل کی ہین۔ وہ ان باتون کا بیان کرتے یہ سنتین۔ ملاح اُنکی مہربانیون اور شفقتون کی بہت کہانیان بیان کرتے ہین کہ وہ بچپنے مین ہم سے باتین کیا کرتی تھین اور ہمارے دکھ سکھ پوچھتی تھین۔ یہ اس ابتدائی علم کا نتیجہ تھا کہ وہ ہمیشہ

غریب نواز اور مہرپرور رہین +

جہلا کا خیال ہے کہ ایشور تائی یا خدائی بادشاہون مین ہوتی ہے۔ اور کسیقدر شہزادیون مین بھی۔ خلقت بادشاہون کے صرف نیک کامون کو دیکھتی ہے اور بُرے کامون سے چشم پوشی کرتی ہے۔ مگر انسان کے خمیر مین ناقص ہونا داخل ہے وہ کبھی کامل نہین ہوسکتا۔ جو انسان ہے اُسمین کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا ہے۔ بعض بچے ابتدائے عمر مین اپنے فوق الفطرت ہونے کا کمال دکھاتے ہین مگر وہ ناقص الصحت ہوتے ہین۔ شاہزادی وکٹوریا کی خصائل حمیدہ اور اوصاف جمیلہ کیسے ہی اعلےٰ درجہ کے ہون۔ مگر وہ بمقتضائے فطرت انسانی نقص سے خالی نہین ہوسکتے۔ وہ اورون کی باتون کو کاٹ دیتی تھین اور تریاہٹ کرتی تھین۔ مگر عقل سلیم اور طبع مستقیم کے ساتھ انصاف پسندی کی صفت خداداد رکھتین کہ وہ اپنی خطا کا اقرار کرکے میزان عدل کے پلڑون کو تلا رکھتی تھین۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ اپنی مان کے ساتھ ارل **فٹز ولیم** کی ملاقات کو گئین۔ باغون مین اُنکے ساتھ پھرنے لگین اور سب سے آگے بڑھکر اکیلی دوڑکر دل خوش کرنے لگی۔ مالی اُنکو جانتا نہ تھا۔ اُسنے کہا کہ مینھ بہت برسا ہے زمین گیلی پھسلوان ہو رہی ہے۔ دوڑو نہین پاؤن رپٹ جائیگا۔ اُسپر اُنھون نے کہا کہ پاؤن رپٹ جائیگا پاؤن رپٹ جائیگا۔ پاؤن رپٹ جائیگا (ایک ہی لفظ کا بار بار کہنا اُنکے دادا جارج سوم کی عادت تھی وہ پوتی کے ارث مین آئی تھی) مجھے پہلے یہ تو کوئی تبلائے کہ پاؤن رپٹنے کے معنی کیا ہوتے ہین؟ اِسکے معنی تبلائے جارہے تھے۔ مگر اُنھون نے اپنا دوڑنا نہ چھوڑا اور پاؤن رپٹا اور وہ زمین پر گرین مالی نے اُٹھایا ارل نے یہ دیکھکر فرمایا کہ اب تو آپ پاؤن رپٹنے کے معنی علماً و عملاً دونون طرح سے سمجھ گئی ہونگین تو اُنھون نے فرمایا کہ اب مین رپٹنے کے معنی ایسے سمجھی ہون کہ اپنی ساری عمر نہین بھولونگی +

ایک اور ایسی حکایت ہے کہ وہ کُتّے سے کھیل رہی تھین کہ ایک محتاط آدمی نے اُنکو سمجھایا کہ اس کُتّے سے مت کھیلو۔ مگر اُنھون نے اُسکا کہنا نہ مانا۔ کتّے سے کھیلتی رہین کہ اُسنے اُن کے ہاتھ پر ایک دانت لگایا تو اُس آدمی نے پوچھا کہ کُتّے نے کہین کاٹ تو نہین کھایا تو شہزادی نے جواب دیا کہ کاٹا تو نہین مگر دانت لگا کے مجھے سمجھایا ہے کہ مین آئندہ کتون کے کھیلنے مین احتیاط کرون مین تمھارا شکر ادا کرتی ہون۔ مین خطا پر تھی تم صواب پر۔

شہزادی کی نوعمری اور ادنون پر مہربانی کرنے کی حکایت

اِس شہزادی کی نوعمری مین بالا انتظام ادنون پر مہربانی ولطف وکرم کرنے کی تعلیم ہوئی تھی جس کے اثر بہت پیرایون مین جلوہ گر ہوئے اُسکی یہ حکایت سنو کہ شہزادی کی عادت تھی کہ وہ بھیس بدلکر کہ کوئی اُنکو پہچانے نہین۔ گاڑی مین سوار ہوکر دکانون پر پھرا کرتی تھین کسی چیز کا خریدنا مطلوب نہوتا تھا مگر طبائع انسانی کا معاملات کرنے مین ملاحظہ فرمانا مقصود ہوتا تھا۔ ایک دن وہ لنڈن کے ایک جوہری کی دکان پر رونق افروز ہوئین۔ وہان دیکھا کہ ایک عقلمند نوجوان لیڈی گلے مین پہننے کی سونے کی زنجیرین طرح طرح کی دیکھ رہی ہے۔ اِن مین سے ایک زنجیر کو پسند کرکے جوہری سے اُسکی قیمت پوچھی۔ اُس نے ایسی گران قیمت بتلائی جو اُسکے اپنے تخمینہ سے بہت زائد تھی۔ اسکا اس زنجیر کے خریدنے کے لیئے دل لوٹا جاتا تھا اُس نے جوہری سے پوچھا کہ اسکی قیمت کچھ کم بھی ہوسکتی ہے یا نہین؟ جوہری نے جواب دیا کہ قیمت کا کم ہونا ناممکن ہے۔ یہ سُنکر اُس زنجیر کی خریداری کا خیال چھوڑدیا۔ اور ایک اور ارزان زنجیر کو خرید کر صبر کیا۔ جب یہ نوجوان لیڈی دکان پر سے اپنے گھر چلی گئی تو شہزادی نے اُسکا یہ سارا حال دیکھکر اور اور اُسکا حال قابل اطمینان دریافت کرکے زنجیر خرید فرماکر اُسکے پاس بھیجدی اور اُسکے ساتھ ایک کارڈ پر یہ مضمون زیب رقم فرمایا کہ باوجود دیکھ اِس زنجیر کی خوبصورتی اور صنعت کاری کو دیکھ کر اُسکے خریدنے کیلئے تمھارا دل بیتاب ہوا جاتا تھا مگر تم نے اپنی عقل کو اِس ہوس کا محکوم نہین بنایا۔ مجھے امید ہے کہ تم ہمیشہ یہی چال چلن جو قابل آفرین ہے رکھو گی اِسی پر عورتون کی خوشی کا مدار ہے۔

ماں باپون کے احکام کی اطاعت کی حکایت

شہزادی کے رحم وکرم کی اور ماں باپون کے احکام کی اطاعت کی یہ ایک حکایت سُنیئے کہ جبرالٹر مین ڈیوک کنٹ کے ساتھ ایک سپاہی ہل ہن تھا۔ جب ڈیوک کی رجمٹ کا میلان بغاوت کی طرف ہوا تو یہ سپاہی اُنکا خیر خواہ رہا۔ جب سپاہی انگلستان مین آیا تو ڈیوک نے قصر شاہی کے قریب ایک مکان مین اُنکو آباد کر دیا۔ جب ڈیوک کے مرنے کا وقت آیا تو اُسنے اپنی بی بی سے کہا کہ میرے مرنیکے بعد اِس سپاہی کی اور اُسکے کنبہ کی خبر گیری اور خاطرداری آپ کرتی رہنا۔ چنانچہ بی بی نے خاوند کے اَرشاد کی تعمیل کی۔ اور آپ خود مع صاحبزادی کے اُس سپاہی کے گھر پر جاتی رہتین سپاہی مرگیا اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا۔ جب بیٹا بیمار ہوا تو بار بار اُسکی عیادت کیلیئے شہزادی اُسکے مرنے تک تشریف لیجاتین بیٹی سخت امراض مین مبتلا ہوئی۔ شہزادی کے تخت نشینی کے روز

بعد پادری حسب معمول جو اس بیمار لڑکی کے پاس آیا تو اس کو برخلاف معمول بہت خوش و خرم پایا
سبب پوچھا تو اس نے تکیہ سے زبور کی کتاب نکالی۔ اور چلائی کہ نئی ملکہ نے یہ زبور اپنی خادمہ کے ہاتھ
بھیجی ہے اور اُسے کہہ دیا ہے کہ میرا یہ پیغام بھی دیدینا کہ مین کنسنگٹن سے جاکر انگلینڈ
کی کوئین ہوگئی ہون۔ مگر مین تم کو نہین بھولی۔ اس خادمہ نے یہ بھی کہا کہ کتاب زبور کے حاشیہ
ملکہ کے خود زبورون کے پڑہنے کی تاریخین اور دن لکھے ہوئے ہین اور نشانی پر جو چھوٹا سا مور کھچا
ہوا ہے وہ خود ملکہ کے ہاتھ کا بنا ہوا ہے۔ ای پادری صاحب یہ مور کیا خوب صورت نہین ہے؟ یہ کہہ
کر لڑکی کا دل بھر آیا۔ اور آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے۔ یہ الفاظ جو اوپر نقل کیے گئے ہین کہ وہ مجھے بھولی
نہین ملکہ معظمہ کی نیک خصلت کی شہادت دیتے ہین کہ وہ اپنی چھوٹی عمر سے ان لوگون کو یاد رکھتین
اور اُنکے ساتھ بھلائی کرنے کا خیال رکھتین۔ جن سے اُن کو ایک دفعہ کام پڑتا۔ وہ ملکہ ہونے پر
قصر کنسنگٹن کے خاکروب کو بھی نہین بھولین۔ اُسکی پنشن مقرر کردی۔ شہزادی کی تعلیم و تربیت
ان اصول کے موافق ہوئی تھی کہ اسکا اقتضا یہ تھا کہ صفات حمیدہ و خصائل جمیلہ اُنکی ذات والا صفات
مین پیدا ہون کہ وہ فرمان بردار دختر۔ شوہر کی عاشق زار۔ اولاد کی مادر ہوشیار یعنی فیض آثار غرضیکہ
کی پیشوا و رہنما ہون۔ عدالت اور ہدایت کے مدرسہ مین بٹھائی گئی تھین جس مین اُنہون نے اطاعت
کرنے اور نفس کے مغلوب رکھنے کے دلنشین سبق پڑہے تھے۔ جس کے ثمر اُن کی آیندہ زندگی مین
جلوہ گر ہوئے۔

اِس شہزادی کے بچپنے کا حال ایسا دلکش ہے کہ خواہ اُسکو کتنا ہی بیان کیجیے تو دل نہین
بھرتا۔ بے اختیار دل یہی چاہتا ہے کہ اس قیصر جلیل القدر کے بیانات اُس زمانہ کے بیان کیے جائین
کہ تخت سلطنت اُنکے خواب مین بھی نہین دکھائی دیا تھا۔ وہ بے ساختہ سادہ لباس پہنتی تہین
جو اُنکو ہزار ہزار بناؤ دیتا تھا۔ وہ دوستون کے ساتھ نیک سلوک کرتی تھین۔ بزرگون کے کہنے مین
مین چلتی تہین۔ اپنے کھیل کود سے خوش ہوتی تھین۔ اپنے پلے ہوئے جانورون کی خبر لیتی تھین اپنے
باغ کے پھولون مین پانی ڈالتی تھین۔ جس وقت وہ پانی کا برتن ہاتھ مین لیتین۔ اور اپنے پھولون مین
برتن سے پانی ڈالتین تو اُس برتن کو ایسے مناسب فاصلہ پر رکھتین کہ کپڑون پر کوئی چھینٹ نہین
آتی۔ اور پھولون کے درخت مین اتنا ہی پانی ڈالتین جو اُسکے لیے مناسب ہوتا۔ اُنکی ہر بات مین

سادگی پائی جاتی تھی۔ اُن کی والدہ مکرمہ جو اُنکی خاص ذات کے لیئے مشیت ایزدی کا اوتار تھین۔ سرتاپا اُنکی تعلیم و تربیت و پرورش مین محو تھین۔ ابتدا عمر سے نیک عادتین ڈلوائی تھین اور اُن کی تعلیم مین ایساہی اہتمام کرتی تھین جیسے کہ اِن لوگون کی تعلیم مین ہوتا ہے کہ علم سے کسبِ معاش کرتے ہین ٭

مسٹر سٹوری اُنکے آٹھ سات برس کی عمر کی یہ کہانی بیان کرتے ہین کہ شہزادی نے ایک دکان کے دروازے مین ایک گڑیا رکھی دیکھی۔ جسکے خریدنے کیلیئے بے اختیار اُن کا دل چاہنے لگا۔ مگر اُنکی جیب خاص کا خرچ جو معمولی تھا وہ سب خرچ ہو چکا تھا۔ اُنکی والدہ نے ارشاد کیا کہ مین اب تم کو اُسکے خریدنے کی اجازت نہین دونگی۔ جب تم کو آیندہ جیب خاص کا خرچ ملے گا تو اُسکو خرید لینا۔ پس جب اُنکو پھر خرچ ملا تو وہ دکان سے گڑیا خرید کرکے جلد ہی جلد ہی چلی آتی تھین کہ راہ مین ایک فقیر پر اُنکی نظر پڑی جو اُن کی برابر کھڑا ہوا تھا۔ وہ بڑا خستہ حال تھا۔ توجہ فرما کر اُسکا حال پوچھا تو اُس نے لرز لرز کر اپنا حال بیان کیا کہ اگر مین بھوکا نہ مرتا ہوتا تو سوال نہ کرتا۔ اُسکی آنکھون مین ایسے حلقے پڑے ہوئے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ بھوک کے مارے اُسکا دم نکل رہا ہے۔ شہزادی اپنا سارا روپیہ گڑیا کی قیمت مین دے آئی تھین۔ اُنھون نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس روپیہ نہین ہے کہ مین تمکو دون تو سائل نے لرزتی ہوئی آواز سے کہا کہ لیڈی مین تمھارا شکر ادا کرتا ہون وہ گھسٹ گھسٹ کر چلنے لگا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بھوکا مرجائے گا۔ یہ حال دیکھکر شہزادی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور غمناک آواز سے کہا کہ سائین اگر آپ کی خوشی ہو تو کچھ دیر بیٹھ جائین۔ وہ اُلٹی دکان پر دوڑی گئین اور جس بیبڈی سے گڑیا خریدی تھی۔ اُس سے کہا کہ آپ کی خوشی ہو تو اِس گڑیا کو واپس لے لیجئے اور چند روز تک اِسے رہنے دیجئے کہ مین پھر آنکر اسے خرید لون تو دکاندار نے کہا کہ مین بخوشی اِسے رہنے دونگا۔ آپ اِسکی قیمت مجھ سے واپس لینا چاہتی ہین؟ شہزادی نے کہا کہ ہان۔ اگر آپ کی خوشی ہو۔ اُنھون نے قیمت واپس لیکر ساری فقیر کو دیدی۔ فقیر اُسے لیکر متحیر ہوگیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِس نیکی کے سبب سے تم ملکہ ہونے کی مستحق ہو۔ خدا تم کو ملکہ بنائے گا ٭

ڈچس نے فقیر کی یہ دعا سنکر پہلی ہی دفعہ تھی کہ یہ کہا کہ شہزادی تخت نشین ہوگی۔ اِس شہزادی کی ساری حکایتین آیندہ زمانہ مین اُنکی خوش اقبالی کی نیک فالین تھین ٭

چارلس نائٹ جو انگلستان کے بڑے مُصنّف ہین وہ ۱۸۲۷ء مین اپنی کتاب کے اندر بیان کرتے ہین کہ صبح کے وقت کہ آفتاب ایسا اونچا نہین ہُوا تھا کہ وہ **کن سنگٹن** کی گھاس پر سے اوس **کو اڑا دیتا** اسکی بیچ کی سڑک پر میرا گزر ہُوا۔ مین وہان خوشی خوشی گلگشت کر رہا تھا کہ محل کے آگے سبزہ زار پر دیکھا کہ **ڈچس کنٹ** اپنی نوبرس کی بیٹی کو لیئے ہُوئے کُھلی ہوئی ہوا مین حاضری کھا رہی ہین۔ ایک ملازم نہایت ادب سے دور کھڑا ہوا ہے۔ مان بیٹی کو پیار کی نظرون سے دیکھ رہی ہے بیٹی اپنے صاف نرم انگلش چہرۂ خندان کی چمک دمک دکھا رہی ہو۔ مجھے شہزادی کی یہ عادت بڑی بھائی کہ جب پبلک کی نظرین اُسپر پڑتی ہین تو وہ اپنے تئین اُنسے چھپاتی نہین اور اپنی آنکھین چُراتی نہین۔ وہ خرد سالی کی طبعی آزادگی اور سادگی کی ساری خوشیان مناتی ہے۔ جب وہ حاضری کی میز سے اُٹھکر دوڑنے لگتی ہے اور پاس کے گملون سے پھول توڑ توڑ جمع کرتی ہے تو کوئی اُسکو منع نہین کرتا۔ وہ ہنسی مین ایسی بیباکانہ پیاری آوازین نکالتی ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہو کہ درختون مین کوئی ہزار داستان بول رہا ہے۔ مین اُسکے پاس گیا اور اُسکو نیک دعائین دین۔ مین خدا کا شکر ادا کرتا ہون کہ ایسی تعلیم کے نیک ثمرات دیکھنے کیلئے زندہ ہون

ایک معتبر شخص اپنی چشم دید یہ حال بیان کرتا ہی۔ کہ چند روز ہوئے کہ مین **کن سنگٹن** کے باغون مین چلا گیا۔ مین نے وہان دیکھا کہ چند لیڈیان اور ایک خرد سال لڑکی ہو اور اُسکی سواری کے گدھے کو دو خدمتگار لیئے ہوئے کھڑے ہین جسپر سیاہ زین کا ساز پڑا ہُوا ہے۔ مین نے اُن کے چہرون کی دلکش وجاہت سے جانا کہ ضرور خاندان شاہی کی یہ صورتین ہین جو اس قصر مین رہتا ہی میرا قیاس صحیح نکلا کہ ایک اُن مین جناب عالیہ **ڈچس کنٹ** تھین اور اُنکے ساتھ اُنکی دو بیٹیان تھین۔ یہ دستور تھا کہ ڈچس اپنی لڑکیون کو صحت جسمانی کے لیئے پیدل پھرنے کی ورزش کرایا کرتی تھین۔ جب مین شاہی مجمع کے قریب گیا تو شہزادی نے میری وجاہت پر نظر کرکے سر جھکا کے بڑی پیاری آواز سے **گڈ مورننگ** کہا۔ وہ ایک طرف مان کی اور دوسری طرف اپنی بہن کی انگلی پکڑے ہوئے بیچ مین اُچھلتی کودتی جاتی تھین۔ مین اُنکی اس انسانیت و مردم شناسی کو دیکھکر بڑا خوش ہوتا تھا کہ جو شخص اُنسے راہ مین ملتا تھا بقدر حیثیت اُسکے وہ اُس سے صاحب سلامت کرتی تھین۔ وہ بڑی حسین و جمیل تھین۔ اُنکی بڑی بڑی آنکھون سے اُن کی باطنی نیکیان روشن ہوتی تھین

اُن کے رخسارے شگفتہ تھے۔ اُنکی صورت اپنے باپ کی صورت سے بہت مشابہ تھی۔ اور خاندان شاہی
کے ہر رکن سے ملتی تھی۔ اِس انگلستان کی امید پر پیار کی نظرین بڑے بڑے آدمیون کی پڑتی تھین
لارڈ ہنٹ لکھتے ہین کہ مجھے اپنی یہ خوشی خوب یاد ہے کہ قصر شاہی کنسنگٹن مین اِس
شہزادی کو جو آیندہ ہماری ملکہ ہونیوالی تھی۔ دیکھا کہ وہ اپنی ایک کم عمر لڑکی کی انگلی اِس طرح پکڑے ہوئے
سیر کر رہی تھی کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس سے محبت و الفت رکھتی ہے۔ اِس سے میرے دل مین
یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ وہ ابھی سے اِس کم عمری مین دوستی کرنے مین سرگرم ہے۔ اُنکے ساتھ ایک بڑا
قوی ہیکل پیادہ سرخ وردی پہنے ہوئے اور چمڑے کے بڑے بڑے جوتے پہنے ہوئے اور اُن پر
سفید موزے چڑھائے ہوئے چلا جاتا ہے۔ مین نے ایسا پیدل کبھی نہین دیکھا۔ لارڈ ہنٹ
اپنے بادشاہ کا بڑا مخالف تھا۔ مگر اِس شہزادی کو دیکھکر کہ وہ آیندہ تخت نشین ہوگی سارے اپنی
مخالفت کے تعصبات دل سے نکال ڈالے۔

لارڈ البیمرنل نے اُنکو اپنے چھوٹے سے باغ مین درختون کو پانی ڈالتے ہوئے
دیکھا۔ کہ وہ سینکون کی ٹوپی اور روئی کے کپڑون کا سفید جوڑا اور گلے مین صرف ایک زیور رنگین پہنے
ہوئے تھین۔ ۹۔ فروری ۱۸۲۸ء کو سر والٹر سکوٹ نے ڈچس کنٹ کے ساتھ کھانا کھایا تھا وہ اپنے
روزنامچہ ۱۸۲۸ء مین لکھتے ہین کہ شہزادہ لیوپولڈ نے بڑے تپاک سے میرا استقبال کیا اور چھوٹی
سی شہزادی وکٹوریا سے میری ملاقات کرائی۔ بالفعل حالتین ایسی موجود ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہزادی
تخت نشین ہوگی۔ تعلیم بڑی احتیاط سے ہوتی ہے اور اسکی نگرانی ایسی سخت ہوتی ہے کہ کسی ملازمہ کا
مقدور نہین کہ اُسکے کان مین یہ کھسر پھسر کرسکے کہ وہ سلطنت انگلستان کی وارث ہوگی۔ اگر مین اُسکے
دل کی تشریح کچھ کر سکتا تو مجھے یہ گمان ضرور ہوتا کہ کوئی کبوتر یا کوئی اور ہوائی پرند اسکے دل مین خیال
لگیا ہے کہ سلطنت انگلستان کی وارث ہوگی سر والٹر کے اِس گمان کو جو لوگ غلط بتاتے ہین
وہ اِس بات کو مانتے ہین کہ شہزادی کو اپنی بارہ برس کی عمر تک سلطنت کی کے وارث ہونیکی خبر بھی
نہین ہوئی تھی اور جو اسکے قائل نہین وہ اُنکے گمان کو غلط نہین سمجھتے۔

گری ویل صاحب جو ایسے حالات کا بڑا صحیح لکھنے والا ہے وہ یہ نہین لکھتا کہ شہزادی
بچپنے مین خوبصورت تھین۔ اُسنے اُنکو دسوین سال کی عمر مین دیکھا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ اُنکی صورت سادی

اور بھولی بھالی تھی۔ گو قدرت نے تو اُنکے لیئے بہت کچھ نہین کیا مگر قسمت اُنکے لیئے بہت کچھ کرنے والی ہے ؂

اِس شہزادی کی کم سِنی کے حال مین ایک معزز لیڈی اپنے تئین بہت واقف بتلا کر بیان کرتی ہے کہ شہزادی کا رنگ بہت شفاف تھا۔ رخسارون کا گلابی رنگ اور آنکھون کا نیلگون رنگ آپس مین عکس افگن ہوکر عجب بہار دکھاتے تھے۔ اُن کے خوبصورت سر پر جب بالون کی چوٹی گندھتی تھی تو حُسن کو دوبالا کردیتی تھی۔ اُن کا چہرہ ذہانت فہم و فراست پر دلالت کرتا تھا۔ وہ اُنکی چھ برس کی عمر کی حکایت یہ بیان کرتی ہے کہ اتوار کے دن **ایشر** کے چرچ مین وہ اپنے مامون اور مان کے پہلو مین بیٹھی ہوئی پادری صاحب کا وعظ سُنتی تھین کہ اُنکے سر کے اِردگرد ایک بھڑ پھرنے لگی۔ مگر وہ وعظ سُننے مین ایسی محویت کے عالم مین تھین کہ انکو اسکی خبر نہین ہوئی کہ ایک موذی جانور میرے سر کے گرد پھر رہا ہے۔ اِس محویت کی وجہ یہ نہ تھی کہ پادری صاحب کی صورت مین کوئی ندرت ایسی تھی کہ وہ اُسکو ٹکٹکی باندھ کے دیکھتی تھین۔ بلکہ اِسکی یہ وجہ تھی کہ جب وہ وعظ سُن کر گھر مین آتین تو اُنکی والدہ صاحبہ ان سے سوائے اِسکے کہ کس آیت پر وعظ کہا گیا اور بہت سے سوالات وعظ کے متعلق پوچھتین اسلیئے وہ وعظ پر ایسی متوجہ ہوتین کہ مان کے سوالون کے جواب باصواب ایسے دیتین کہ اُنکی سمجھ پر تعجب ہوتا تھا۔ ابتداے عمر مین اِس وعظ کی محویت نے اُنکو ایک کام کی طرف بالکل توجہ کرنے کی ایسی عادت ڈلوائی کہ وہ ایک کام کی طرف متوجہ ہوکر دوسرے کام کی طرف ذرا خیال نہ کرتین اِس عادت سے بڑے کام نکلتے ہین ؂

لوگون کو یہ خبرین بڑی پریشان کرتی تھین کہ ڈیوک کنٹ کی بیٹی کبھی سن بلوغ کو نہین پہنچے گی اور اگر اسکی شادی بھی ہوگئی تو اولاد نہین پیدا ہوگی۔ پس جس قدر ایسی خبرون پر اعتبار کیا جاتا تھا اتنا ہی یہ احتمال زیادہ ہوتا جاتا تھا کہ **ڈیوک کمبرلنڈ** بادشاہ ہوگا رعایا کو ڈیوک سے اُسکی بدافعالی و زشت کرداری کے سبب سے نفرت قلبی تھی۔ اِس سبب سے شہزادی کی صحت کی ناتوانی کی خبرون سے رعایا کے دل پریشان و آشفتہ ہوتے تھے۔ مگر یہ سب خبرین بے اصل ہوتی تھین انکی نسبت یہ مشہور ہونا کہ وہ اپنے ایک خاندانی مرض کے سبب سے چل پھر نہین سکتین۔ بے اصل تھا۔ وہ تو سبزہ زارون مین ہرنون کی طرح کودتی پھرتی تھین۔ ناچنے مین ٹخنون اور پاؤن کو ایسے موزون طور سے

شہزادی کی بچپن کی عمر کی حکایت

شہزادی کی علالت کی جھوٹی خبرون کا اڑانا

سے رکھتی تھین کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہایت تندرست وتوانا ہین۔ ابتدائے عمر سے اُنکی صحت ایسی اچھی تھی کہ اُنکے جوڑ بند بڑے مضبوط تھے اور کبھی یہ خیال نہین ہوتا تھا کہ اُن کو موت جلد آجائے گی ٭

شہزادی کی لیاقت ذہنی کا حال

شہزادی نے اپنی نو بہار عمر مین ہر قسم کے علم وفضل و تحقیقات کے بیجون کو اپنے مزرعۂ دل مین بو دیا اپنے دیس کے پھولون کی شگفتگی اور ان پر رنگ برنگ کی تیتریون کی فریفتگی کی بہارون کو اپنے شوق کی آنکھون سے اس طرح دیکھا کہ دنیا مین اُنکو فردوس کا عکس نظر آنے لگا نو عمری مین شیرین آواز سے وہ گانا گایا کہ یہ معلوم ہوتا کہ کسی خوشنوا آسمانی پرندے نے اُن کے سینے سے سینہ مین اپنا آشیانہ بنا لیا ہو اور اُسمین چہچہاتا ہے۔ وہ فرنچ اور جرمنی زبانین بے تکلف فرفر بولتی تھین اٹلی کی زبان سے واقف تھین۔ لیٹن زبان مین ایسی ترقی کی تھی کہ اُس زبان کی دو مشہور کتابون **ورجل** اور **ہومرس** کو خوب سمجھتی تھین۔ یونانی زبان شروع کی تھی مشکل علم ریاضی کے حاصل کرنے مین ریاضت کی تھی۔ فنون موسیقی اور مصوری مین ایسی لیاقت پیدا کی تھی کہ وہ ان فنون کے شوقینون پر سبقت لیگئی تھین ٭

شہزادی کے چچا ڈیوک یورک کا مرنا اور سیکسی کوبرگ مین شہزادی کی شادی کا ہونا

جب سن شریف آٹھ سال کا تھا تو اُنکے چچا **ڈیوک یورک** نے جنوری ۱۸۲۷ع کو انتقال کیا۔ ان چچا بھتیجی مین کمال الفت ومحبت تھی۔ جب چچا علیل تھا تو وہ بلاناغہ روز اُسکی عیادت کو جاتین اور ایک گلدستہ ہاتھ مین لیجاتین۔ چچا کے مرنیکا اس ننھے سے کلیجہ پر بڑا داغ لگا۔ مگر اُنکو یہ خبر نہین ہوئی کہ اُس داغ نے مجھے تخت سلطنت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ اور **ڈیوک کلیرنس** کے تخت نشین ہونے کا ظن غالب پیدا کردیا ہو۔ یہ چچا اُن کے باپ سے بڑا تھا اور برسون سے سپاہ کا **کمانڈر انچیف** تھا۔ جب وہ دنیا سے رخصت ہوا تو **ڈیوک کلیرنس** غالباً وارث سلطنت ٹھیرا اس طرح شہزادی وکٹوریا کا ایک قدم تخت سلطنت کی طرف آگے بڑھا۔ یہ عقلمندی کی بات تھی کہ اُن سے یہ بات مخفی رکھی گئی تھی۔ یہ اوپر کا بیان شجرۂ خاندان شاہی کے دیکھنے سے صاف سمجھ مین آجائے گا ٭

دیکھو صفحہ ۴۳

جارج سوم

ڈیوک کنٹ	ڈیوک کلیرنس	ڈیوک یورک	جارج چہارم
وکٹوریا سیکسن برگ سے شادی ہوئی۔	ولیم چہارم کے نام سے بادشاہ ہوا۔ شہزادی آدیلیڈ سے بیاہا گیا۔ دو بچے ہوئے جو ۱۸۲۰ء سے پہلے مرگئے	۱۸۲۷ء میں لاولد مرگیا	ایک بیٹی شارلٹ بوڈیوک لیوپولڈ سیکسن کوبرگ سے بیاہی گئی تھی ۱۸۱۷ء مین لاولد مرگئی۔
وکٹوریا			

اس شجرہ کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈیوک یورک کے مرنے سے ڈیوک کلیرنس وارث سلطنت ہوگا۔ اور اُسکے مرنیکے بعد یہ شہزادی **وکٹوریا** ملکہ معظمہ انگلستان ہونگی چچا کے رنج کے سوا ایک اور یہ رنج ہُوا کہ اُن کی سوتیلی بہن شہزادی **فیوڈرا** ان سے جدا ہوگئین اُنکا بیاہ ۱۸۲۸ء مین شہزادہ **لیوہولن لوہ** سے ہوگیا۔ یہ دونون بہنین ساتھ رہتی تھین اور ان مین بڑا اخلاص و پیار تھا۔ جب یہ ہردم کا رفیق یون جدا ہوا تو اِسکی جدائی کا بڑا رنج ہُوا۔

۲۸ مئی ۱۸۲۶ء کو جارج چہارم بادشاہ نے **مترادا گلوریا** کم سن ۹ سالہ ملکہ پرتگال کی اپنے قصر شاہی سینٹ جیمس مین دعوت کی اور اسمین انگلستان کی بادشاہ ہونے والی شہزادی وکٹوریا کو بھی بُلایا۔ جب بادشاہ نے اس دعوت کا ذکر کیا تو ایک درباری لیڈی نے بے تمیزی سے یہ کہہ دیا تھا کہ اچھا آپ دعوت کیجئے دو ملکہ کے ناچنے کا تماشا دیکھنے مین آئیگا۔ ملکہ کا لفظ سُن کر بادشاہ بڑا خفا ہُوا۔ شہزادی نے اِس جلسہ مین شریک ہوکر اول ہی مرتبہ دربار کی بہار کو دیکھا اور شاہانہ بود و باش کو جانا۔ ملکہ پرتگال شہزادی وکٹوریا سے عمر مین کچھ تھوڑی ہی سی بڑی تھی ان دونون مین پہلے بھی ملاقات اور بازدید ہوچکی تھی۔ مگر بادشاہانہ تکلفات نے اخلاص بڑہکے زیادہ خلا ملا ہونے نہ دیا۔ ملکہ کی پوشاک زرنگار زرق برق تھی۔ اُنکے سر پر تاج پرتگالی جواہر سے جگمگا رہا تھا۔ شہزادی کا لباس بناوٹون سجاوٹون کے تکلفات سے خالی تھا غرض اس وقت تکلف و سادگی کا تماشا تماشائی دیکھ رہے تھے اور جانچ رہے تھے کہ ان مین کون بہتر ہے یہ پہلی

۱۸۲۶ء شہزادی کا پہلی دفعہ دربار شاہی میں جانا

دفعہ تھی کہ اِس دعوت مین پبلک کے روبرو شہزادی اور ملکہ پرتگال دونون ناچین اور ملکہ کے ناچ کی بڑی تعریف ہوئی۔ مگر جو اِس فن کے رموزدان تھے۔ اُنکے نزدیک ملکہ پرتگال پر شہزادی سبقت لیگئین سکتے ہین کہ ملکہ ناچ مین گر پڑی اور مجلس سے پریشان حال ہو کر گئی ٭

باب سوم

تاج شاہی کی وارث

جارج چہارم کی وفات

شہزادی اکثر شاہی جلسون سے گریز کرتی تھین۔ جارجین کے دربار ایسے بدنام تھے کہ اُنکی مان کی رائے مین وہ اِس قابل نہ تھے کہ کسی نوجوان لڑکی کے لیئے اوبستان ہون۔ بادشاہ خود بھی اگر کوئی اشد ضرورت نہ ہوتی تو اِن جلسون مین شریک نہ ہوتا۔ وہ بڈھا ہو گیا تھا۔ اُسکی علالت کی متوحش خبرین آئا کرتی تھین۔ آخر کو پیغام اجل آیا۔ ۲۶۔ جون ۱۸۳۰ء کو یہ اشتہار دیا گیا۔

"یہ میرا بڑا غمناک فرض ہے کہ مین مطلع کرون کہ خدا کی مرضی یہ ہوئی کہ بادشاہ کو دنیا کی مصائب سے امان دے۔ آج صبح کو سوا تین بجے بادشاہ کا انتقال ہوا"

رابرٹ پیل

جارج چہارم کے مرنے سے شہزادی وکٹوریا تخت کے قریب ایک قدم اور ہو گئین ٭

ڈچس کینٹ کے وظیفہ کا اضافہ

جب نیا بادشاہ تخت پر بیٹھا اُسنے اپنا لقب **ولیم چہارم** رکھا۔ اُسنے یہ خیال کر کے کہ پارلیمنٹ نے جو ڈچس کنٹ اور شہزادی وکٹوریا کا مشاہرہ مقرر کر رکھا ہی وہ اب اُنکے لیئے کافی نہین۔ اِسمین اضافہ ہونا چاہیئے۔ یہ معاملہ **کامنس ہوس** و **لارڈس ہوس** مین پیش کیا **ارل گرے** نے یہ بھی کہا کہ شہزادہ **لیوپولڈ** پہلے اپنی بہن کو چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دیتا تھا۔ مگر اب وہ **بلجیم** کا بادشاہ ہو گیا ہے اُس نے یہ وظیفہ موقوف کر دیا ہی اِسلیئے اور بھی ڈچس کنٹ کے وظیفہ مین اضافہ کرنا ضرور ہو گیا ہی۔ غرض بحث ہو ہوا کر دس ہزار پونڈ سالانہ کا اضافہ پہلے وظیفہ پر ہو گیا۔ تاکہ ڈچس فارغ البالی سے رہین۔ اور شہزادی کی تعلیم اعلیٰ درجہ کی ہو ٭

۲۶۔ جون ۱۸۳۰ء کو ولیم چہارم تخت نشین ہوا تھا۔ اِسکے سبب سے شہزادی وکٹوریا

کے تخت نشین ہونے کا احتمال قوی ہوگیا تھا۔ کیونکہ ان کا تایا ڈیوک یورک ۵۔ فروری ۱۸۲۷ء کو مرچکا تھا۔ بس یہ مصلحت معلوم ہوئی کہ آیندہ بادشاہ ہونے کی مختلف ضرورتون کے رفع کرنیکے لیئے تدابیر کیجائین۔ بس سال کے آخرمین نائب السلطنت ہونے کا بل (مسودہ قانون) پارلیمنٹ کے روبروپیش ہوکر پاس ہوا۔ جسکا منشا یہ تھا کہ اگر بادشاہ کے مرنیکے بعد ملکہ ایڈلیڈ کے بچہ پیدا ہو تو ملکہ اپنے اُس بچہ کی سرپرست اور نائب السلطنت مقرر ہون۔ اور اگر ایسا نہو تو ڈچس کینٹ اپنی بیٹی وکٹوریا کی سرپرست اور نائب السلطنت مقرر ہون جنکے ساتھ خاندان شاہی کے ارکین یا وزرا مین سے ایک کونسل بھی شریک ہو۔ اور جب تک شہزادی نابالغ رہین ڈچس اپنا نکاح بغیر بادشاہ کی مرضی کے نہ کرنے پائین۔ اگر بادشاہ مرجائے تو پارلیمنٹ کے ہردو ہوس سے اسکی منظوری لیجائے ۰

جب نائب السلطنت کا بل پاس ہوگیا تو ڈچس کوبرگ نے اپنی بیٹی کو یہ خط لکھا کہ مجھے نہایت رنج ہوتا اگر نائب السلطنت تمھارے سوا کوئی اور مقرر ہوتا۔ اگر یہ نہوتا تو تم کو کوئی معاوضہ اِس جانفشانی اور محنت کا نہ ملتا۔ جو تم نے اپنی بیٹی کی تعلیم کے لیئے کی تھی۔ خدا تمکو قوت اور عقل ایسی دے کہ تم اس کام کو اچھی طرح انجام دو۔ خدا تمھاری اُس چھوٹی سی بچی کو صحیح وسلامت رکھے اور اُسپر اپنا فضل وکرم کرے ۰

جب کم سن شہزادی وکٹوریا کی عمر پورے گیارہ برس کی ۲۴۔ مئی ۱۸۳۱ء کو ہوئی تو انکی نانی بیوہ ڈچس کوبرگ نے مبارکباد کا خط نہایت دلکش بیٹی کو یہ لکھا کہ جس روز یہ کلی تم کو خدا نے عنایت کی ہے۔ مین اُس دن کی مبارکباد دیتی ہون۔ خدا تعالی اس پھول کو ان تمام آفات سے اپنی پناہ مین رکھے۔ جو تمھارے دل اور دماغ کو اذیت پہنچائین جس بلندی پر وہ ایک دن پہنچنے والی ہے وہان آفتاب کی شعاعین جھلسانے والی موجود ہین۔ تمام صفات حمیدہ جو اس نوعمر کی روح مین خدا تعالی نے جمع کی ہین وہ صرف خدا ہی کے فضل وکرم سے پاک صاف رہ سکتی ہین۔ جب وقت آئیگا تو جو فکر و تردد تمھارے دل مین ہونگے مین انکی اچھی طرح ہمدردی کرونگی خدا تعالی نے تمھارے رنج کے بڑے کڑے وقتون مین مدد کی ہے وہی پھر تمھاری مدد کرے گا تم اُسپر توکل کرو۔ جب جارج چہارم مرگیا ہے۔ تو آیندہ جون مین یہ خط انھون نے لکھا۔ انگلنڈ پر

جس مین میرے پیچھے رہتے ہیٔن اور میری پیاری جی کی کل سلطنت کرے گی۔ خدا تعالیٰ اپنا فضل و کرم رکھے۔ خدا نو عمر کے سر سے تاج کے بوجھ کو کئی برسون تک دور رکھے تاکہ یہ دانشمند زیرک لڑکی پہلے اس سے کہ خطرناک شان و شوکت اپنا سایہ اُسپر ڈالین وہ بالغ ہوجائے۔

شہزادی کا کسی طور پر اپنی آئندہ شہنشاہی سے آگاہ ہونا

انگلستان کے اعلیٰ درجہ کے مورخون کی ہدایت کے موافق شہزادی عام تاریخ کا مطالعہ فرماتین۔ اور وہ صرف قدیمی زمانہ کی مشہور تاریخون کے مطالعہ سے مستفید نہ ہوتین بلکہ زمانہ حال کی تواریخ کو بھی زیر نظر رکھتین۔ اُنکو تاریخون سے ثابت ہوگیا تھا کہ انگلستان مین بادشاہون کی تخت نشینی کے قانون کی بنا ایسی استوار و محکم رکھی گئی ہے کہ وہ کسیطرح ہلائے ہل نہین سکتی ۱۸۳۰ع تک شہزادی کو اسکی کچھ خبر نہ تھی کہ میری تخت نشینی کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ اس امر سے ان کے واقف ہونیکا بیان مورخون نے مختلف طرح سے لکھا ہے۔ اُن مین سے ایک یہ ہے کہ اُستانی لیہ زین سے شہزادی تاریخ پڑھ رہی تھین اور اُس وقت اُنکی والدہ ماجدہ بھی موجود تھین۔ کہ انگلستان کی تخت نشینی کی بابت بحث چھڑی۔ شاید قصداً یہ بحث شروع کی گئی ہو۔ شہزادی نے اپنے خاندان کا شجرہ پڑھکر یہ سوال پوچھا کہ میرا چچا جارج چہارم جو اب بادشاہ ہے جب اس دنیا سے سفر کریگا۔ تو غالبًا کون اُسکا جانشین ہوگا۔ اِس سوال کا جواب اُستانی جی نے یا مان نے یہ دیا کہ حال کے بادشاہ کی وفات کے بعد ڈیوک کلیرنس بادشاہ ہوگا۔ شہزادی نے سُنکر یہ فرمایا کہ مین یہ خوب جانتی ہون۔ مگر اب مجھے یہ بتاؤ کہ اُنکی وفات کے بعد کون اُنکا جانشین ہوگا؟ اُستانی جی سوال کے اصل مطلب کو سمجھ گئین۔ اُنھون نے جواب مین کچھ تھوڑا تامل کیا۔ اور پھر یہ جواب دیا کہ تمھارے بہت چچا ہین۔ شہزادی نے کہا کہ میرا پیارا باپ میرے چچا کلیرنس کے بعد عمر مین چھوٹا تھا۔ اور جو کچھ مین نے پڑھا ہے۔ اُس سے مجھے ثابت ہوتا ہے کہ باپ اور چچا کے مرنیکے بعد مین انگلستان کی ملکہ ہوجاؤنگی۔ باپ مرگیا ہے چچا جب مرگیا تو میری تخت نشینی کی باری آئے گی۔ اُستانی جی یہ بات سُنکر اُنکی مان کا منہ تکنے لگین۔ مان نے کچھ تامل کرکے کہا کہ اے میری پیاری بالی اب تک یہ توقع ہو رہی ہے کہ تمھاری عزیز چچی ڈچس کلیرنس کے اولاد پیدا ہوگی۔ اور وہ تخت نشین ہوگی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن اگر یہ صورت ظہور مین نہ آئی اور تم اُس وقت تک زندہ سلامت رہین کہ تمھارا عزیز بادشاہ ڈیوک کلیرنس اس دنیا سے

رخصت ہو تو اس ملک کے قوانین مروجہ کے موافق تمھاری نوبت تخت نشینی کی آئیگی۔ سو اس طرح کے واقعہ کے واقع ہونے کا وقت دور اور غیر محقق ایسا ہے کہ اسکی طرف خیال بھی نہین کرنا چاہیئے۔ مگر ہان سعی اور کوشش کرنی ایسی ضرور ہے کہ جس سے تمھارے دل و دماغ مین ایسی لیاقت و قابلیت پیدا ہو کہ اگر تم کو بادشاہی نصیب ہو تو رعایا اور ملک کے نصیب کھل جائین اور تمھارا دہیم سلطنت کا در یتیم ہو نا ملک کے لیئے بڑی برکت عظیم اور نعمت فخیم ہو۔ شہزادی نے اس بات کے سُننے سے مُنہ بنایا اور رنجیدہ خاطر ہوئین۔ اور باقی سارے دن چہرہ پر ہنسی خوشی کی کوئی علامت نہین ظاہر ہوتی۔ مگر اس بیان پر ایک اور بیان سبقت لیگیا ہے جو بیرونس لیہ زین نے اپنی چٹھی مورخہ ۱۶۔ دسمبر ۱۸۶۷ء مین لکھا ہے اور ہوکس کی تاریخ ۱۸۹۷ء مین چٹھی چھپی ہے چٹھی کا ترجمہ یہ ہے۔

"مین جناب عالیہ سے اجازت مانگتی ہون کہ حضور عالی نے جو اپنی بارہ برس کی عمر مین زبان مبارک سے چند الفاظ قابل یادگار ارشاد کیئے تھے گزارش کرون۔ جس وقت بادشاہ کے نائب السلطنت کے باب مین مسودہ قانون پیش ہو رہا تھا تو مین نے جناب عالیہ ڈچس کنٹ کی خدمت مین عرض کیا کہ جناب علیا شہزادی کو پہلی دفعہ اطلاع دیجائے کہ تخت نشینی کی نوبت اُنکی کہان تک آگئی ہے۔ اُنھون نے میری رائے سے اتفاق کیا۔ مین نے شجرۂ خاندان شاہی جناب کی تاریخ کی کتاب مین رکھ دیا۔ جب ڈاکٹر ڈیولیس استاد ملکہ معظمہ تشریف لیگئے تو شہزادی نے آن کر معمول کے موافق کتاب کو دوبارہ کھولا تو اُسمین ایک زائد پرچہ کاغذ کا دیکھا۔ اُسے پڑھکر فرمایا کہ مین نے اس پرچہ کو پہلے کبھی نہین دیکھا تھا۔ مین نے کہا کہ اب تک اس کے دیکھنے کی ضرورت کیا تھی؟ شہزادی نے فرمایا کہ میرے اپنے خیال مین تخت نشینی ایسی قریب تھی جیسی کہ اب وہ اقرب ہوگئی۔ مین نے عرض کیا کہ حضور ایسا ہی حال ہے تو اُنھون نے ارشاد کیا کہ ایسے حال مین بہت سے خورد سال اطفال ایسے اعزاز کی ڈینگین مارا کرتے ہین مگر اسکی دشواریون اور مشکلات کو نہین جانتے جہان زیادہ جاہ و جلال ہے وہین جواب دہی اور بار پرسش کا وبال ہے۔ اس ارشاد کے وقت اُنھون نے اپنے

داہین ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی میرے ہاتھ مین دی اور فرمایا کہ مین نیک ہونگی مین اب سمجھتی ہون کہ آپ مجھے کیون لیٹن زبان کے سیکھنے کی تاکید کرتی تھین میری پھوپیون اگسٹا اور میری نے یہ تاکید کبھی نہین کی۔ آپ ہی نے مجھے بتلایا کہ لیٹن زبان انگریزی کی صرف ونحو ومعانی وبدیع وبیان کی اصل بنیاد اور جان ہے۔ اسکو جس طرح آپ کہتی تھین مین سیکھتی تھی۔ اب مین اس بات کو اچھی طرح سمجھتی ہون۔ شہزادی بار بار اپنا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیتی تھین اور فرماتی تھین کہ مین نیک ہونگی۔ پھر مین نے کہا کہ آپ کی چچی ایڈی لیڈ اب تک ایسی جوان ہین کہ اُنکے ہان اولاد ہونے کی امید ہے جو اپنے باپ ولیم چہارم کی وفات کے بعد جانشین ہوسکتی ہے۔ یہ سُنکر شہزادی نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو تو مجھے مایوس نہین ہونا چاہیئے اسلیئے کہ میری چچی ایڈی لیڈ مجھے ایسی محبت رکھتی ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچپن سے کمال محبت والفت رکھتی ہین

اس پُر تاثیر قصہ در قصہ پر مسس اولی فنٹ صاحبہ کیا درست ارشاد فرماتی ہین کہ جس شخص کی تقدیر مین جلیل القدر ہونا مقدر ہو اُسکی ابتدائی حکایات مین ایسی سرگزشت کا نمایان ہونا شاذونادر ہوتا ہے۔ بچہ کا عبرت وخوف سے خاموش ہونا پھر اسکا اس راز کا جاننا کہ لیٹن زبان کا مطالعہ سخت ہے جو اورون کے لیئے درکار نہین ہے پھر خود ایسے بہادرانہ قول وبچن کا کرنا کہ مین نیک ہونگی جو بظاہر سیدھا سادہ معلوم ہوتا ہے مگر اسمین کل کامل عاقلون کی نیکی وعدل کا پرتو نظر آتا ہے ایک عجیب قصہ ہے

ملکہ معظمہ کی تاریخ کے مؤرخ مسٹر ہومس صاحب تحریر فرماتے ہین کہ بیرنس لیہ زین نے ۱۸۳۰ء مین شہزادی کی عمر غلط لکھی ہے ملکہ خود فرماتی ہین کہ مجھے اپنی تخت نشینی کا شکوہ تبیرکچھ ہوتا ہے اور مین اس علم سے بہت ناخوش ہوئی اور میرا دل مجھے یقین نہین دلاتا کہ مین نے یہ کہا ہو کہ مین نیک ہونگی۔

خورد سالی مین انکا ماموں لیوپولڈ ان کی تربیت وتعلیم کے لیئے باپ کا قائم مقام بن گیا تھا مگر ایسے انقلابات وقوع مین آئے کہ وہ جنوری ۱۸۳۱ء مین بلجیم کا بادشاہ ہوگیا۔ پھر شہزادی کی تعلیم کا اہتمام ڈچس نورتھمبرلینڈ کے سپرد ہوا جنہون نے بڑے بڑے استادان فن سے انکو تعلیم دلائی۔ شہزادی نے لیٹن زبان مین بڑی ترقی کی۔ مسٹر امیوس سے کن بٹی ٹیوٹل

شہزادی وکٹوریہ کے علوم و فنون کا پڑھنا

گورنمنٹ کا جو بالفعل انگلستان مین جاری تھی سبق لیا۔ علم موسیقی کے معلم اعظم جان برنارڈ سیل اور گانے سکھانیکے معلم مسٹر لوجی لئبلیچ مقرر ہوئے جنسے انہوننے فن موسیقی سیکھکر کمال حاصل کیا۔ اسکا شوق ابتدا سے عمر سے تھا ویسٹ وال مصور سے مصوری مین مشق کی ڈچس نورتھمبرلینڈ نے خود پڑھایا نہین فقط وہ تو بادشاہی درباری مجلسون مین لیجاتی تھین اور انکے آداب سکھاتی تھین*

شہزادی کا شاہی دربارون مین جانا ۱۸۳۱ع

شہزادی بادشاہی دربارون مین اسلیئے کمتر جایا کرتی تھین کہ وہان جانا انکی عمر کے مناسب حال نہ تھا۔ اور تعلیم مین بھی وہان جانیسے حرج ہوتا تھا۔ وہ ایک دفعہ اپنے دسوین سال مین اس دربار شاہی مین تشریف لیگئی تھین کہ ملکہ پرتگال کے لیئے جارج چہارم نے کیا تھا۔ ولیم چہارم نے شہزادی سے درخواست کی کہ وہ دربار کے جشنون مین شریک ہوا کرین۔ وہ ۲۰۔ جولائی ۱۸۳۱ع کو قصر سینٹ جیمس مین اور ڈرائو گارٹر کے جلسے مین ایک ماتمی لباس پہنکر اور نقاب لگاکے تشریف لیگئین۔ اور پھر چند مہینے کے بعد پارلیمنٹ کے بند ہونیکے جلسہ مین شریک ہوئین۔ اب وہ اپنے بارھوین سال کی عمر مین ۲۴۔ فروری سنہ ۱۸۳۱ع مین ملکہ ایڈی لیڈ کی سالگرہ مین شریک ہوئین ملکہ نے اپنا ڈرائنگ روم بڑے ساز و سامان سے آراستہ کیا تھا۔ اسمین ملکہ کی بائین طرف شہزادی کھڑی ہوئی تھین۔ اُن کا سارا لباس اسی ملک کا بنا ہوا تھا۔ موتیون کی مالا اُن کے گلے مین پڑی ہوئی تھی۔ اور چوٹی کے بالون مین ایک ہیرا چمکتا تھا۔ سارے دربار کی نگاہین ان کی طرف لگی ہوئی تھین۔ اور زبانین اُنکی تعریف کر رہی تھین۔ شہزادی دربار کی کیفیت و حالت کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئین۔ اب اُنکو یہ علم ہوا کہ دربار مین کیا کیا ہوا کرتا ہے اُنھوننے اور ملکہ ایڈی لیڈ نے جب سٹیٹ کا سارا جلوس ملاحظہ کیا۔ لوگ ملکہ کو چیرز بڑے روز و شور سے دیتے تھے اور شہزادی سے خبر نہوتے تھے تو اس نیک نہاد ملکہ نے نوجوان شہزادی کا ہاتھ خود پکڑا اور انکو برآمدہ کے روبرو لاکر کل زمرۂ شاہی سے ملاقات کرائی۔ جنوری سنہ ۱۸۳۱ع کو پہلے پہل شہزادی تھی ایٹر مین تماشا دیکھنے تشریف فرما ہوئین۔ اور وہان جو لڑکیون کی تواضع کا سامان کیا گیا تھا اُسے دیکھکر بہت ہی محظوظ و مسرور ہوئین۔ بادشاہ نے اُن کو خوب غور سے دیکھا۔ اُس کو یہ شکایت ہے کہ شہزادی اُسکو محبت کی نگاہ سے نہین دیکھتی تھین*

۸ ستمبر ۱۸۳۱ء کو ویسٹ منسٹر ایبی مین ولیم چہارم اور ملکہ ایڈی لیڈ
کی تاجپوشی کی رسم ادا کی گئی جسمین شہزادی وارث تخت وتاج اور انکی والدہ ماجدہ شریک
نہین ہوئین۔ اِس بات پر ان لوگون نے جو کسی بات کو نہین جانتے تھے۔ یہ جتاتے ہین کہ ہم سب کچھ
جانتے ہین۔ کیا کیا حاشیے چڑھائے ہین۔ کسی نے کہا کہ اس دربار مین شہزادی کے آنے
کی نہ کچھ تیاری کیگئی۔ نہ انکے لیئے کوئی نشست کی جگہ مقرر کیگئی تھی۔ اسلیئے نہین آئین۔ کسی نے صاف
صاف بیان کیا کہ ارل گرے وزیر اعظم نے انکے آنیکے لیئے بڑی شد و مد سے مخالفت کی۔ بعض
نے یہ بیان کہ ڈچس نورتھمبرلینڈ نے جو شہزادی کی معلمہ تھین۔ اپنی عقل و دانش سے یہ فیصلہ
کیا کہ میرے شاگرد کی صحت کی حالت ایسی نازک ہی کہ وہ اِس دربار کے تکان کی متحمل نہین ہوگی مصلحتاً
انکو نہین بھیجا۔ اِس بات کو اُن لوگون نے مان لیا۔ جو بادشاہ پر اسبات کا کوئی الزام لگانا نہین
چاہتے تھے۔ مگر ایک گم نام لکھنے والے نے لکھ دیا۔ کہ جو لوگ نیک بادشاہ اور بے نظیر ملکہ کو جانتے
ہین۔ اُنمین کون ایسا ہوگا کہ جسکو یہ یقین نہوگا کہ بادشاہ اور ملکہ دونون نے شہزادی سے بے پروائی
کی ہے ؎

یہ رپورٹ بھی مشہور ہوئی کہ ڈچس نورتھمبرلینڈ نے شہزادی کی تعلیم مین ایسی کوئی
پولیٹکل طرفداری داخل کی تھی کہ محل شاہی مین اس سے تردد پیدا ہو گیا تھا۔ اسلیئے نہین بلایا مرننگ
کرانیکل جنرل نے بیان کیا کہ ڈچس کنٹ نے بیٹی کے بھیجنے سے انکار کیا جسپر وہ سخت الفاظ
مین اُن کو یہ لعنت ملامت کرتا ہی کہ اس بیوہ نے جو اپنا جرمن سے رشتہ توڑ کر انگلستان سے ناتہ جوڑا
تھا بادشاہ کی خدمت مین بڑی گستاخی کی کہ اُسکی تاجپوشی کے جشن مین بیٹی کو نہ جانے دیا جس مین
اسکو کبھی پہلے یہ توقع نہین ہوئی تھی کہ وہ اپنی بیٹی کو تخت وتاج کا وارث دیکھے گی۔ بعض اخبارون نے
ان اوپر کی سب باتون کو تُل قافیہ جانا اور یہ بیان کیا۔ یہ لارڈ منسٹر کلیرنس کی خطا تھی کہ انہون
نے خاندان شاہی مین بادشاہ اور ملکہ کے بعد نشست کی جگہ شہزادی کے لیئے نہین مقرر کی غرض
ساری باتین ایسی بنائی گئین کہ جس سے یہ ظاہر ہوا کہ نیا بادشاہ اپنی چہیتی بھتیجی پر نامہربان ہوگیا ہی
مگر یہ باتین سب غلط اس سبب سے معلوم ہوتی ہین کہ جب مئی ۱۸۳۱ء مین شہزادی کی عمر بارہ ۱۲ سال کی
ہوئی تو اِس خوشی مین ملکہ نے محفل رقص و سرود مین نوعمرون کو بلایا محفل کو ایسے ساز و سامان سے

آراستہ کیا تھا کہ وہ ہمیشہ مہمانون کو یاد رہے گا۔

بادشاہ نے جو وظیفہ کا اضافہ کیا تھا اُسکا ذکر اوپر کیا گیا۔ ان دونون باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ بادشاہ اور ملکہ دونون کو اپنی بھتیجی سے وہی اپنی قدیمی محبت چلی جاتی تھی اصل بات اتنی تھی جسکے لوگون نے بتنگڑ بنائے کہ **ڈچس کنٹ** نے بادشاہ سے اپنی بیٹی کی صحت کی نازک حالت کو بیان کر کے اُس کے جشن مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی۔ بادشاہ نے اجازت دیدی **سڈنی لی** صاحب اپنی کتاب مین اس واقعہ کا بیان یون لکھتے ہین۔ کہ گویا بادشاہ اور شہزادی کی ماں کے درمیان رشتہ محبت شکستہ نہ ہوا تھا اور ڈچس نے ایسی تدبیر کی تھی کہ آیندہ شہزادی جسقدر ممکن ہو دربار مین کمتر جائے۔ بادشاہ نے شہزادی کے بیقاعدہ حاضری کو ایک سنجیدہ رنجیدگی بنالیا۔ ۸ ستمبر ۱۸۳۱ء کو جو بادشاہ کی تاجپوشی کا جشن ہوا اُسمین توقع تھی کہ ڈچس اور شہزادی دونون ضرور بالضرور آئین گی مگر وہ نہ آئین۔ اُنکی غیر حاضری کے سبب کی تحقیقات پارلیمنٹ مین ہوئی وزرا نے ٹالم ٹولے کا جواب دیا کہ بادشاہ کو اس معاملہ مین اطمینان ہو گیا ہی کوئی خاص معقول دلائل بیان نہین کین۔ واقعات اصلی یہ ہین کہ بادشاہ جیسکے خیالات شہزادی کے خاندانی جاہ و منصب کی نسبت مبہم تھے اسلیئے یہ اصرار کیا کہ **ویسٹ منسٹر ابیی** مین شاہانہ جلوس مین اسکے بھائیون کے پیچھے بجائے آگے رہنے کے شہزادی چلے۔ ڈچس کنٹ نے اسمین یہ حجت نکالی کہ شہزادی ظنی ولیعہد ہے بادشاہ کے بعد چلنی چاہیئے۔ بادشاہ اور ڈچس دونون نے اپنی بات کی پچ کی۔ ڈچس نے انکار کر دیا کہ وہ اپنی بیٹی پر یہ تکلیف گوارا نہین کی کہ وہ اس جشن مین شریک ہو۔ ملکہ معظمہ اپنے بچون سے اکثر کہا کرتی تھین کہ مجھے اس دربار مین نہ جانے کا بڑا رنج ہوا اور جب مجھے اپنی ماں کا فیصلہ معلوم ہوا تو مین زار زار روئی اور کسیطرح میرے دل کی بیتابی کم نہوتی تھی۔ گڑیون کے کھیلنے سے بھی دل نہ بہلتا تھا۔

ڈچس کنٹ اپنی صاحبزادی مین خدا پرستی اور نیک سیرتی زیادہ پیدا کرنی چاہتی تھین اسلیئے اُنکو دربار شاہی سے علحدہ رکھتی تھین۔ جو لوگ **جارج** اور **ولیم** کے دربارون کے حالات سے خوب واقف ہین وہ ڈچس کی اس دانائی کی بڑی تعریف کرتے ہین کہ انہون نے شہزادی کو دربار سے دور ہی رکھا۔ شہزادی دربار سے دور رہکر تحصیل علوم و فنون مین کوشش کرتی تھین اس تعلیم کا نیک سرانجام یہ ہوا کہ ابھی بارھوان سال تھا کہ لیاقت علمی کی یہ کیفیت تھی کہ فرانسیسی

جرمنی زبانین بے تکلف بولتی تھین - اِن دوزبانون اور انگریزی زبان کا بولنا توانھون نے اپنے مہدہی
مین سیکھا تھا - لیٹن زبان مین استعداد تھی - یونانی زبان کی تحصیل شروع کی تھی علم حساب اور
موسیقی مین مہارت تھی مصوری و نقشہ کشی مین مشق تھی - خدا کی عبادت - نیک خوئی کی عادت
طبیعت ثانیہ ہوگئی - دنیا کی عیش وعشرت کی طرف رغبت نہوئی - بندگان خدا کی خیر اندیشی و نیکخواہی
اور فیضرسان کامون مین تنمہی کی خو ہوگئی - انتظام خانہ داری نہایت سلیقہ مندی کے ساتھ آگیا
سب کا ادب و لحاظ و پاس - اخلاق کا برتاؤ - حسن خوبی کے ساتھ کفایت شعاری - سخاوت و فیاضی
کے ساتھ غریب محتاجون کی اعانت عقلمندی کے ساتھ - یہ ساری خوبیان خصلت و عادت مین داخل
تھین - اِس بانوے برطانیہ کا چلن سب سے بالا تھا ؂

عادات حسن اخلاق

۱۸۳۳ء مین پال ورن مین شہزادی اور ڈچس کنٹ ٹھیرین - شہزادی اپنی
چھوٹی سی فٹن مین جسمین دو گھوڑیو جتے ہوئے تھے بیٹھی ہوئی ایک بزرگ عورت کے مکان کے سامنے سے
گزرین تو اُس عورت نے دہلیز مین آکر اور دونون ہاتھ جوڑکر پکار کے کہا کہ اے میری پیاری شہزادی
خدا تجھے برکت دے اور زندہ سلامت رکھے کہ تو انگلستان کی ملکہ ہو - شہزادی نے یہ سُنکر اپنی
فٹن ٹھیرائی اور ایک انداز سے سرکو جھکا کر کہا کہ اچھا بی بی مین تمہارا شکرادا کرتی ہون ؂

ایک دن وہ ٹیلون پر اپنے پیارے کتے کو لیئے ہوئے سیر کررہی تھین اور اپنی استانی
جی اور والدہ دونون سے کچھ آگے بڑھ گئی تھین - راہ مین کسان کی چھوٹی سی لڑکی سے باتین کرنے
لگین اور انگلی مین انگلی دیکر ساتھ چلین اور کہا کہ ہم تم دونون ساتھ پہاڑ پر دوڑین اور اُسکو اپنا
کتا دیدیا کہ وہ ساتھ لیکر چلے - یہ دونون باتین کرتی ہوئی ٹیلے سے نیچے اُترین - لڑکی نے کہا کہ اب مین
آپ کا کتا ساتھ لیکر نہین چل سکتی - مین اپنی خالہ کے گھر جاتی ہون - شہزادی نے پوچھا کہ تمہاری خالہ
کون ہی ؟ اور اُسکا گھر کہان ہی ؟ لڑکی نے کہا کہ میری خالہ ایک ملر دکل والے کی بی بی ہی اور اُسکا
گھر یہ سامنے سفید سفید نظر آتا ہی تو شہزادی نے کہا کہ مین وہان تمہارے ساتھ چلتی ہون اُسوقت
وہ رعایا کے حال دریافت کرنیکے لیئے ہارون رشید بن گئین - اتنے مین مان اور اُستانی دونون آگئین
اُنھون نے جانیسے بازرکھا اور اُس لڑکی کو ہاف کرون (ڈھائی روپیہ کا سکہ) دیا - جسکو اُس نے اپنے
گھر مین بطور یادگار ایک فریم مین جڑکر لٹکایا ؂

سنہ ۱۸۳۱ء کی ابتدا مین شہزادی وکٹوریا کی تحصیل علوم کی بابت بیان کیا گیا کہ وہ
فرنچ و جرمن و اٹالین زبانین خوب بے تکلف بول سکتی ہین۔ لیٹن زبان کی وہ مشہور کتابون
ہوریس اور ورجل کا ترجمہ کر سکتی ہین۔ یونانی زبان سے بھی قدرے آشنا ہین۔ اعلے درجہ
کی ریاضی جانتی ہین مگر جو لوگ انکی تعلیم کے جج بنتے تھے وہ یہ کہتے تھے کہ انگریزی دانی مین وہ کچھ ہین اور
چونکہ انکی تعلیم جرمن زبان کے ذریعہ سے ہوئی ہے اسلیئے انکا تلفظ انگریزی الفاظ کا جرمن کا سا تھا
اسکی تشریح ڈیوک ولنگٹن نے بڑی سختی سے کی۔ اور جب شہزادی کو یہ خبر ہوئی کہ لوگ مجھپہ یہ
نام رکھتے ہین تو وہ روئین اور ڈاکٹر ڈیویس سے کہا کہ یہ میری خطا نہین ہے۔ کیسے آدمی مجھپر ظلم
کرتے ہین۔ مین انگریزی سیکھونگی اور اسکا سیکھنا مین چاہتی ہون وہ میرے وطن کی زبان ہے
مین اسکی تحصیل کی تکمیل مین سعی کرونگی۔ آپ میری مدد کرین۔ شہزادی مین زبانون کے سیکھنے کے لیئے
ایک خداداد استعداد تھی۔ بڑھاپے مین اردو زبان سیکھ لی تھی۔ انگریزی تو انکے اپنے ملک کی زبان
تھی۔ انھون نے یہ عہد کیا کہ اب مین فرانسیسی بولونگی نہ جرمن۔ سوا انگریزی کے اور کسی زبان مین
کلام نہ کرونگی۔ بس شہزادی کی اور انکے سارے گھر کی زبان انگریزی ہوگئی۔ اور انکی تعلیم انگریزی
زبان کے ذریعہ سے ہونے لگی ٭

شہزادی کے خاندان مین گھٹنون و ٹخنون کی بیماری موروثی چلی آتی تھی۔ جون سنہ ۱۸۳۱ء
مین ڈاکٹرون نے بیان کیا کہ شہزادی مین بیماری کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے ہین وہ انکو ایسا ضعیف
کر دینگے۔ گو وہ موٹی اور وزنی بھاری بھرکم اپنے کنبے کے آدمیون کی طرح ہو جائین۔ مگر پیدل چلنے
سے معذور ہونگین۔ انہونے یہ صلاح دی کہ گھر سے باہر جو ورزشین ہوتی ہین وہ کیا کرین
اور دہات کی ہوا کھایا کرین۔ یہ وجہ تھی کہ وہ ولیم چہارم کی تاجپوشی کے جشن مین شریک نہین ہوئین ٭
جولائی۔ اگست سنہ ۱۸۳۳ء مین ڈچس آف کنٹ اور شہزادی جزیرہ وائٹ مین گئین۔ اور
تین مہینے تک وہان رہین اور انکو یہان کی آب و ہوا ایسی موافق آئی کہ اسی موسم مین سنہ ۱۸۳۳ء مین پھر آئین
ایک سیاح بیان کرتا ہے کہ یہان کے ایک گرجا کے صحن مین گھوسی لیف رچمنڈ کی قبر تھی جسکی
ایک مذہبی کہانی مشہور ہے۔ وہان مین نے دیکھا کہ ایک ٹیلے کی گھاس پر ایک لیڈی اور ایک
لڑکی بیٹھی ہوئی ہین۔ اور اس کہانی کو لڑکی پکار پکار سریلی آواز مین گا رہی ہے۔ مین نے

پوچھا کہ یہ کون ہین تو معلوم ہوا کہ ایک **ڈچیس کنٹ** ہین اور دوسری شہزادی وکٹوریا ✚

اس جزیرے سے شہزادی اور انکی والدہ عزیزہ **کلیرمونٹ** مین گیئن۔ یہان اُن کے ماموں **لیوپولڈ** مقیم تھے۔ یہان اُنہون نے اپنی نانی صاحبہ کے مرنے کی خبر سنی جس سے انکو بڑا غم ہوا اور اُنہون نے فرمایا کہ ذہانت و ذکاوت اور زیرکی جو کچھ مجھ مین ہے وہ ان ہی کے ورثہ مین ملی ہے ✚

اگرچہ ڈچیس کے سارے کامون مین مدارالیہ **سرجان کون** رہتی اور کبھی اخبار نویس اور عام سوسائٹی اُسپر نا سزا نکتہ چینیان کرتے تھے۔ مگر شہزادی کے ساتھ ڈچیس کا مادرانہ برتاؤ یکسان رہا۔ وہ اپنی بیٹی کے دلیران فرائض اور جوابدہیون کا نقش جماتی تھین جو اُسکو آیندہ اپنے منصب عالی کے پیش آنیوالے تھے۔ اس لحاظ سے وہ اس ملک مین جسکی فرمانروا شہزادی ہونے والی تھی بڑے بڑے تاریخی اور تجارتی مقامات مین سیر کرانیکے لیئے شہزادی کو لیگیئن۔ ۳۳۔ اکتوبر ۱۸۳۰ع کو شہزادی نے **بیتھ** مین **روائل وکٹوریا پارک** کھولا۔ اور پھر **مالورن** مین وکٹوریا ڈرائیو کا پہلا جلسہ کیا۔ یہ مثالین پہلی ہین کہ جنمین انگلنڈ کے اندر مقامات کے ساتھ وکٹوریا کا نام منسوب ہوا۔ ۱۸۳۲ع سے آیندہ سال بسال یہ سیر و سیاحت بڑھتی گئی۔ ان مین دونون مان بیٹیان ساتھ ہوتین اور امراء عظام کی مہمان ہوتین۔ اور ڈچیس شہزادی کو پبلک ورکس اور اور صنعت گاہون کے مرکزون کا ملاحظہ کراتین۔ تاکہ اُنکو رعایا کی محنت وصنعت و حرفت و معاشرت کا عملی علم حاصل ہو۔ سرجان کون رستے کل انتظامات کرتا تھا۔ اور وہ ہمیشہ سفر مین ہمراہ رہتا تھا۔ **ولیم چہارم** نے بطور استہزار کے شاہانہ پیش روی رکھا تھا۔ اور انپر اپنے ناتوان بینی کے سبب سے اعتراض کرتا تھا۔ شہزادی کو بھی اپنے حفظ جاہ و مراتب کے لیئے اپنے طریقہ و سعہ یہ کے درست رکھنے مین تکلف کرنا پڑتا تھا۔ بعض مقامات مین یہ امید تھی کہ شہزادی ایک سادی وضع مثل گولف سمجھی جائیگی۔ مگر اس وارث تخت و تاج کا استقبال سب جگہ بہت اچھی طرح ہوا۔ اور جب اُنھون نے پبلک کامون کو کیا تو لوگون کے دلون پر ہمیشہ اپنی نسبت نیک خیال جمایا۔ میونی سپل جماعتون نے آنکر خیر مقدم کی ایڈریسین پیش کین۔ ڈچیس نے اپنی بیٹی کیطرف سے بطرز بوقلمون جواب دیا کہ جس سے معلوم ہو کہ انکی اپنی زندگی کا مقصد اعظم یہ ہی کہ وہ اپنی بیٹی کو لائق اور مستحق اسکا بناتین کہ عوام ان سے محبت کرین اور خیرخواہ و آزاد رعایا انسے موافقت کرے اور ان کا

انگلستان مین شہزادی کی سیر و سیاحت

ادب و عظمت کرے ۔

سنہ ۱۸۳۲ء کے موسم خزان مین دورے کا آغاز ہوا جس مین ویلز مین شہزادی رونق افروز ہوئین ۔ اگست مین کن سنگٹن سے روانہ ہوکر وہ مع اپنے ہمراہیون کے بہت جلد برمنگھم اور وولور ہیمپٹن و شروسبری مین ہوکر پوس کے قلعہ مین آئین جہان انکی اتالیقہ ڈچس آف نارتھمبر لینڈ کا گھر پہلے تھا ۔ یہان سے شہزادی مینی کے پل پر سے عبور کرکے بیومرس کی حویلی مین گئین جسکو انھون نے ایک مہینے کیلئے کرایہ پر لیا ۔ اور یہان اسٹفورڈ مین انعام تقسیم کیا ۔ لیکن یہان ہیضہ آگیا ۔ جسکے سبب سے قیام تھوڑا ہوا اور وہ یہان سے پلاس نیوڈ مین چلی گئین جسکو مارکوئس انگلسی نے انکی والدہ کو مستعار دیا تھا ۔ شہزادی نے ہپیانیہ مین ۱۳ اکتوبر کو لڑکون کے مدرسہ کی بنیاد کا اول پتھر رکھا ۔ اور ایسا اپنی نیک دلی کا نقش جمایا کہ سنہ ۱۸۳۲ء مین ایک جلسہ کے اندر شہزادی کی تعریف کی نظم مین پڑھی گئی ۔ لارڈ گروسونر کے مکان ایٹن ہال مین گزر کر ۱۷ اکتوبر کو چیسٹر مین آئین اور ڈی پر ایک پل کھولا جسکا نام وکٹوریا برج رکھا گیا ۔ ڈیوک ڈیونشر کے ساتھ چاٹس ورتھ مین ۱۷ اکتوبر سے ۴ تک اقامت کی اور ہمسایہ مین بہت سی سیرین کین اور سٹرٹ کی کوٹن ملس کو بیلیپر مین ملاحظہ کیا ۔

بعد ازان شہزادی اور انکی مان بہت سے امیرون کے گھرون مین تشریف لیجا کر مقیم رہین ۔ شہزادی کو اس سے جو تجربہ حاصل ہوا اسکو انھون نے اپنے حافظہ مین محفوظ رکھا ۔ سنہ ۱۸۳۲ء مین سب سے اعلی درجہ کے میزبان انکے بڑے نامور مدبر ملکی سوم ارل لورپول تھے ۔ جن کی جبلت مین محبت کرنا داخل تھا اور ہر بات کی تہ پر پہنچ جانا انکی طبعی لیاقت تھی ۔ شہزادی نے فوراً انسے اپنی فرزندانہ محبت اختیار کی ۔ وہ اور بڑے بڑے امیرون کے گھر مین مہمان رہین ۔

جب وہ اوکسفورڈ کے قریب دی تھم ایبی مین مقیم تھین تو وہ اکثر اپنے ٹٹو پر سوار ہوکر اور کتون کو ساتھ لیکر سیر کیا کرتی تھین ۔ اور کبھی کبھی اپنے ہمراہیون سے ٹٹو کو دوڑا کر آگے نکل جاتی تھین ۔ ایک دن وہ اسی طرح سوار جاتی تھین کہ انھون نے سنا کہ ایک کتا ان کا کسی تکلیف کے مارے بھونک رہا ہے ۔ وہ ٹٹو دوڑا کر وہان گئین تو دیکھا کہ ایک انگھڑ آدمی کتے کو لاتین مارتا ہے اور کتا کھیت مین گھسا جاتا ہے تو انھون نے جھنجلا کر کہا کہ یہ دلیری کیون کرتا ہے اور جب تنا

اُنکے بدن مین زور تھا اُس سے دو کوڑے اُس آدمی کے چہرہ پر آڑے ترچھے لگائے۔ اُسی وقت
ڈچس اور **ارل ابنگڈن** یہ بات خلاف عادت دیکھکر دوڑے آئے اور تحقیقات کی
آدمی نے آرل کو پہچان کر لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے کہا کہ مین نے اس کُتے کو بھولا بھٹکا کُتا جانا
تھا۔ ڈچس نے شہزادی کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ تمہارے کُتے کو مارنا تو آدمی کی خطا تھی اور اس
آدمی کو مارنا تمہاری خطا ہے۔ کیا تم اپنے تئین بھول گئین تھین کہ مین کنٹوریا ہون۔ شہزادی نے آدمی کا
چہرہ خوش خوش اور اپنے کُتے کا چہرہ غم زدہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ آدمی مار کھانیکا مستحق تھا مین اس سے
معافی نہین مانگون گی

اوکسفورڈ

راہ مین بڑا خیر خواہ شہر **اوکسفورڈ** آیا۔ وہ اُنکو بہت پسند آیا۔ وہ چندے یہان مقیم رہین یونیورسٹی
پریس کی مطبوعہ نہایت عمدہ **بائیبل** اُنکی نذر کیگئی اور اُنکے آنیکی تاریخ سفید ریشمی کپڑے پر چھاپی گئی
یہان لیٹن زبان کی کاپی دیکھی جسمین ملکہ **ایلزبتھ** اپنی تیرہ برس کی عمر مین مشق کیا کرتی تھین شہزادی
کی بھی عمر اسوقت تیرہ برس کی تھی وہ اپنی ہم عمر شہزادی کی کاپی دیکھکر بہت خوش ہوئین
یونیورسٹی کے **وائس چنسلر** اور اور علمانے اُنکو ایڈریس پیش کیا جسمین اُنکو یہ مبارکباد دیگئی
کہ وہ بادشاہ ہونے کا حق رکھتی ہین۔ اس سفر مین امراء عظیم الشان کے مکانات عالیشان ملاحظہ فرمائے
رستے مین ایسے شہر جو صنعت کے کارخانون کے سبب سے مشہور ہین خوب غور سے دیکھے۔ **بیلپر** مین
کوٹن مل (روئی کے کپڑے بنانے کا بڑا کارخانہ) کے افسر نے کل کا نمونہ لیکر دکھایا کہ روئی کا
سوت اس طرح کاتا جاتا ہے۔ **روس گرو** مین کیلون کے کارخانے کو بہت دل لگاکے دیکھا
کارخانہ دار نے ہزار کیلین سب طرح کے نمونون کی سونے کے صندوق مین رکھکر شہزادی کو نذر کین۔
ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ مین نے اس سفر مین اپنی مان و میزبانون
کے ساتھ سات بجے کھانا کھایا

مہمانداری

اب آیندہ بہت جلد مہمانداری کے جلسے ہونے لگے۔ اور قصر کنسنگٹن مین سب قسم کے
مہمان کثرت سے آنے لگے۔ نومبر ۱۸۳۲ء مین کپتان بنک صاحب آئے۔ اُنھون نے جو شمالی قطب کی تحقیقات کے
لیئے منصوبے باندھے تھے وہ سب بیان کیئے۔ جنوری ۱۸۳۳ء مین ویڈولکن اور جارج لے ٹر آئے جنھون نے شہزادی
کی پوری تصویرین بنائین۔ ۲۴ اپریل کو ڈچس کینٹ نے بادشاہ کی دعوت کی کہ وہ انپر مہربان ہو۔ ڈر سے

اول اور بعد شہزادی بادشاہ کے روبرو آئی ۔ جون مین ڈچس کنٹ ہمکے دو سگے بھتیجے شہزادہ الکسنڈر اور آئرلسٹ ورٹم برگ اور شہزادی کا سوتیلا بھائی مہمان تھے ؀

شہزادی جہاز مین سیر فرما رہی تھین کہ باد مخالف ایسی تند چلی کہ جہاز کے بڑے مستول کے شہتیر کا ایک بھاری حصہ اپنی جگہ سے الگ ہو گیا ۔ ایک ملاح سانڈرس یہ دیکھتے ہی خیال کی طرح دوڑا اور شہزادی کو ہاتھون مین اٹھا کر ایسی جگہ لے آیا جہان کچھ خوف و خطر نہ تھا ۔ اسکے ساتھ ہی مستول کی چوٹی کا سرا ٹوٹ کر وہین گرا جہان شہزادی بیٹھی ہوئی تھین ۔ اگر ملاح یہ پھرتی نہ کرتا ۔ تو شہزادی کا کچومر ہو جاتا ۔ اول تو یہ شہزادی اس حال کو دیکھکر چپکی ہو گئین ۔ مگر جب اُنکو اصل حال اپنی جان جوکھون کا معلوم ہُوا تو وہ زار زار رونے لگین ۔ اس حُسن خدمت کے جلدو مین ملاح کو جہاز کا ماسٹر مقرر کر دیا ۔ اور اپنی تخت نشینی کے بعد اُسکی بی بی اور کُنبے کا گزارہ کے موافق وظیفہ مقرر کر دیا ۔ بعض اس ملاح کی جگہ لفٹنٹ برون کا نام لکھتے ہین ۔ غرض یہ آئی بلا خدا نے ٹال دی کہ جان بچ گئی ؀

خاندان شاہی مین شہزادی کے منکسر المزاج اور کرم فرما ہونیکی حکایت مشہور ہے کہ ہیڈ البحر مسٹر روس کی بڑی لڑکی ایسی بیمار تھی کہ زینہ سے اُتر کر لنچ کھانے مین شریک نہین ہو سکتی تھی ۔ ڈچس اور شہزادی کھانا کھانیسے فراغت پا کر اس بیمار کے کمرہ مین اُسکی عیادت کو گئین شہزادی کے لیئے کرسی لینے کیواسطے مریضہ اُٹھنے لگی کہ ڈچس نے کہا کہ تم بیمار ہو کیون تکلیف کرتی ہو وکٹوریا اپنے لیئے آپ کرسی لے آئیگی ۔ شہزادی اپنے لیئے آپ کرسی لے آئین ۔ اور اُسپر ہو بیٹھین ۔ یہ تواضع وانکسار کے سبق ابتدائے عمر مین اِنکو سکھائے گئے تھے ۔ جب وہ ساری عمر منکسر المزاج رہین ۔ اس کسرنفسی کا اثر مس روس پر یہ ہُوا کہ اُسنے رخصت کیوقت بہت سے بیش بہا تحائف شہزادی کے نذر کیئے ؀

۱۸۳۳ء کو گرمی و خزان کے موسمون مین ایک اور سفر کی تیاری ہوئی ۔ سفر کے لیئے ساحل جنوبی پسند کیا گیا ۔ آئل وائٹ مین نورس کیسل مین شاہی مسافرون کا گروہ دوبارہ گیا شہزادی نے اس جزیرہ کے اُن حصون سے بذات خود واقفیت حاصل کی کہ جنسے اِنکی خود مابعد کی زندگی کی خصلت پہچانی جاتی ہے ۔ وہ اوس بورن لوج مین تشریف فرما ہوئین ۔ جہان اُنکی والدہ کے گھر کے مختار سرجان کونروے رہتے تھے ۔ اسی جگہ اُنھون نے بلکہ منتظر ہو کر اوس بورن کوٹج بنایا اور اُنکے قریب اپنا محل اوس بورن بنا لیا ۔ پھر اُنھونے وپنگھم چرچ اور ایسٹ کوس کی

شہزادی کا بال بال بچ جانا

شہزادی کی منکسر المزاجی اور غربا پروری

۱۸۳۳ء کا سفر

تحقیقات کی۔ اِس جزیرے مین چند روزہ سفر کرنے کا مقصد اعظم یہ تھا کہ ہمسایہ کے کنارہ پر قومی دلچسپ چیزون کا ملاحظہ فرمائین۔ وہ ۲۹۔ جولائی کو پورٹس متھ مین وکٹری جہاز پر بیٹھکر گئین اور اُنھون نے جہاز کے آدمیون کے ساتھ کھانا کھانا اور اسکو پسند کیا۔ شہزادی نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ یہ جہاز اور اسکی تمام چیزین بہت صاف شفاف ہین۔ کچھ وقت میسلری مین صرف کیا۔ ۲۔ اگست کو وہ اور انکی والدہ معظمہ پلائی متھ مین ڈوک یارڈ (جہازون کے بننے کی جگہ) پہنچین۔ دوسرے دن شہزادی نے ۸۹ رجمنٹ کو (روائل آیرش فیوزیلیرز) جو ڈیون پورٹ مین مقیم تھی نئے کلر (نشان) اپنے ہاتھ سے دیئے۔ لارڈ ہل کمانڈر انچیف بھی اس رسم مین شریک تھے۔ سپاہ کی مخاطبت مین شہزادی کی طرف سے ڈچس کنٹ نے یہ ایڈریس دیا کہ میری لڑکی مین انگریزی تاریخ کے مطالعہ سے سپاہیانہ سرگرمی پیدا ہوئی تھی۔ لوگون کو یہ توقع تھی کہ اس جنگی خدمت مین شہزادی خود سپیچ فرمائین گی یا ایڈریس پڑھین گی۔ مگر یہ کام جب اُنکی والدہ معظمہ نے کیا تو اخبار نویسون نے اِسکی یہ وجہ گھڑی کہ شہزادی نے اسلیئے سپیچ نہین دیا کہ انکو خوف تھا کہ مین انگریزی زبان بولنے مین خطا کرونگی۔ پھر شہزادی جہاز مین سوار ہوکر ایڈیسٹون کے لائٹ ہوس (روشنی گھر) کو دیکھنے گئین پھر اگریٹر کی سیر کی اور پھر سوتمپٹن کو جہاز مین روانہ ہوئین +

شہزادی جب پبلک فرض ادا کرنیکے لیئے بلائی جاتین تو وقت پر جاتین۔ اِس سے انکو کچھ تکلیف ہوتی مگر وہ موسیقی اور ناٹک سے بھی اپنا دل بہلاتین۔ اِس تفریح مین وہ اپنا وقت صرف کرتین وہ تھیٹر مین اکثر جاتین۔ اور وہان انکا دل بہت خوش ہوتا اٹالین اوپیرا پر وہ فریفتہ تھین اور بڑے بڑے نادر گویون کے گانے کی نہایت قدر شناسی فرماتین اور اُن کے گانے سے محظوظ ہوتین ویسٹ منسٹر ابی مین جو سالانہ موسیقی جلسہ ہوا تو وہ اُسکی نغمہ آزما تھین ۱۸۳۴ء عمر ۱۵ مین اُنھون نے اپنا بہت وقت گانے اور باجون کے بجانے مین صرف کیا۔ اُنکا باجہ ہارپ (بین) تھا ۱۸۳۶ء مین لیب لیچ انکے گانے کے استاد مقرر ہوئے۔ اور وہ انکی تخت نشینی کے بعد بیس برس تک اُنکو گانا سکھاتے رہے +

اِن سفرون کے سبب سے شہزادی کو یہ علم ہوا کہ انگلستان کی سلطنت کی شوکت عظمت سطوت کے اسباب تجارت صنعت مین جنسے کہ ملک مین اسقدر دولت اور ملکون سے کھچ کر آتی ہے کہ

شہزادی کی عمر ۱۵ برس

کسی اور ملک مین نہین جاتی - یہی ملک ہی جسمین غربا کی دولت امرا کی دولت سے موازنت کرتی جاتی ہے

موسم گرما مین اُنھون نے ٹن برج ویلس اور سینٹ لیونارڈس کی سیر فرمائی - دوسرے مقام مین ایک دن دونون مان بیٹیان گاڑی مین سوار چلی جاتی تھین کہ ایک راہ ایسی ٹیڑھی بیڑھی آئی کہ اسکے ایک طرف سمندر تھا اور دوسری طرف ٹیلے - اِسمین گھوڑے بگڑے اور گاڑی کو لیکر دوڑے - خدانخواستہ اگر گاڑی پر صدمہ آتا تو دونون کی خیر نہ تھی - مگر خوش نصیبی سے ایک اشراف قریب جاتا تھا - اُسنے یہ حالت دیکھی تو آدمیون کے جمع کرنیکے لیئے دُہائی مچائی اور گھوڑون کے سامنے خود بہادرانہ جاکر اُنکو روک لیا - اِس خدمت کے جلدو مین شہزادی نے اپنی تخت نشینی کے وقت اُسکو سیرونٹ کا خطاب دیا - ارل اور کونٹیس ڈی لاوار نے جو اپنے نوکرون کی فصل کی تیاری کی دعوت کی تھی اسمین شہزادی اور اُنکی والدہ شریک ہوئین - ارل نے بادشاہ کا جام تندرستی نوش کیا - اور اُن شاہی مہمانون سے درخواست کی کہ وہ انگلستان کے کسانون کا جام تندرستی نوش فرمائین - چنانچہ اُنھون نے بہت خوشی سے اُسے نوش جان کیا - جسکی اہل محفل نے بڑی تعریف کی*

اِس سال کی سالگرہ کے دن سوتھی ملک الشعراء نے اِس مضمون کے اشعار لکھے کہ اِس شریف و حلیم و متواضع ابرو ن پر جب شان شاہی جلوہ گر ہوگی تو انگلستان کے متکبر دشمن اسکے آگے سر جھکائینگے اور انگلستان کے بچے اپنے نام کی شان و شوکت جمائینگے - اور بحر و بر کے لارڈس ہونیکا عہد کرینگے*

۵ - مارچ سنہ ۱۸۳۵ء کو سینٹ جیمس کے قصر شاہی کے ڈرائنگ روم مین ڈنر پارٹی مین شہزادی اور ڈچس شریک ہوئین - گفتگو مین ملکہ نے فرمایا کہ نوجوان بادشاہ کے ہونے سے کیا کیا تغیرات واقع ہونگے - اور پھر بھتیجی کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم ڈرینا (مختصر پیارا نام شہزادی کا) دیکھتی ہو کہ ہم تمھارے لیئے کیا کیا پہلے سے تدبیرین اور تیاریان کر رہے ہین شہزادی نے کہا جی ہان - مین دیکھتی ہون - مگر یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہین آتی - ای میری عزیز چچی اڈیلیڈ اِس بات کو مین یقینی نہین جانتی کہ مین ملکہ ہونگی - تو چچی نے دل لگی سے کہا کہ میری بچی مین جانتی ہون کہ تم اولوالعزم نہین ہو - مگر مجھے یقین ہی کہ تم ملکہ ہوگی - اور جیسے تمھارے جلد ملکہ ہونیکی مجھے توقع ہے کہ

سنہ ۱۸۳۳ء مین شہزادی کا آئل آف وائٹ کی سیر

ایسی کسی اور شخص کو نہین ہے۔ اِن چند الفاظ نے شہزادی کے دل پر بڑا اثر کیا۔

شہزادی کا علیل ہونا اور گھوڑدوڑ مین جانا

۱۸۳۵ء کے شروع مین شہزادی کن سنگٹن مین مقیم رہین۔ جلدی جلدی بحری و بری آب و ہوا کی تبدیلی سے سولہوین برس کی عمر مین شروع ۱۸۳۵ء مین وہ سخت علیل ہوئین کہ اپنی زندگی مین ایسی نہین ہوئی تھین۔ آپ کو تپ محرقہ تھی۔ مگر بعنایت الٰہی وہ جلد تندرست ہوگئین اور اسی سال مین جون کے مہینے مین اول مرتبہ ایس کوٹ کی گھوڑدوڑ مین تشریف لیگئین وہ بادشاہ اور ملکہ کے ہمراہ گئین جنکے ساتھ جلوس شاہی بھی تھا امریکہ کے ایک مشہور انشاپرداز اور صائب الرای اِس جلسے مین موجود تھے۔ اِس جلسہ کا حال اُنھون نے لکھا ہے کہ مین پھرتے پھرتے وہان چلا گیا جہان بادشاہ اور ملکہ کھڑی تھین۔ وہان مین نے دیکھا کہ ملکہ اور نوعمر شہزادی ایک کٹہرے سے لگی ہوئی کھڑی ہین۔ اور ایک گویّے کا گانا اس طرح سُن رہی ہین جیسے کہ عوام الناس سنا کرتے ہین۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ملکہ ایڈلیڈ نہایت سادہ اپنی وضع طرح مین ہین۔ اور شہزادی کی تصویرین جو دکانون مین بکتی ہین اُنسے اُنکی صورت بہت زیادہ خوبصورت نظر آتی ہے۔ اور انگلستان کی تاجداری کے لیے جس حُسن و دلچسپی کی ضرورت ہے۔ اُس سے زیادہ اُن مین وہ موجود ہین۔ بادشاہی دلون کے جو معاملات کرنیوالے بڑے بڑے حساب کرتے ہین وہ اِس بیچاری غریب کو کسی کے ہاتھ بیچ ڈالین گے۔ جس سے اُس کو راحت نہین پہنچے گی۔ اگر کوئی اپنا مذاق وہ رکھتی ہوگی۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ شہزادی کی شادی وہ کسی شخص کے ساتھ بغیر اِسکی مرضی لیئے کردینگے جس سے وہ ناخوش رہے گی۔ مگر صاحب موصوف کی یہ پیشین گوئی بالکل غلط ہوئی۔ انکی شادی تو ایسی اچھی ہوئی کہ اُسکی نظیر خاندان شاہی مین موجود نہین ہے۔

شہزادی کی تخت نشینی کا استحکام پانا

۳۰ جولائی ۱۸۳۵ء کو سینٹ جیمس کے شاہی گرجا مین آرچ بشپ کینٹربری اور بشپ لنڈن نے ملکہ شہزادی وکٹوریا کے تخت نشین ہونے کو مستحکم و متیقن کرادیا۔ اِس وقت شہزادی کی عمر سولہ برس کی ہوچکی تھی۔ اِس تقریب مین بادشاہ اور ملکہ اور خاندان شاہی کے اراکین موجود تھے۔ یہ سمان بھی دلون پر عجب اثر کر رہا تھا جس وقت کہ آرچ بشپ نے اپنی پُرزور دلپذیر تقریر مین اِس شہزادی کے روبرو یہ فرمایا کہ اب جس عالی مرتبہ پر آپ کا عروج ہوگا اسکی جوابدہی اور بازپرس آپکے ذمہ سخت ہوگی۔ جب دنیا اپنے جھگڑے دین کے ساتھ کھڑے کریگی تو اُنکے فیصلہ کے لیئے

آپ کو بڑی تیاری کرنی پڑیگی - اور سب سے بڑی بات یہ ہو کہ بالضرور آپکو بادشاہ ہونیکے بادشاہ (خدا) سے التجا کرنی پڑے گی کہ وہ آپکے کل امتحانون مین آپ کی تائید غیبی کرے - اول اول تو شہزادی ان نصائح کو بڑے ضبط و صبر کے ساتھ سُناکی - مگر آخر کو وہ بے اختیار ہوکر ایسی روئی کہ آنسوون مین نہاگئی - اور مان کے کندھے پر سر رکھکر چیخین مارکر آہ و فغان کرنے لگی - اسکا اثر اور لوگون پر بہت ہُوا - بادشاہ اور ملکہ دونون کا دل ملول ہونے لگا - اتوار کے دن شہزادی کو قصر کن سنگٹن کے گرجا مین پہلی دفعہ مقدس سیکرمنیٹ (عشائے ربانی) املا - عمر بھر اس رسم کی اُنھون نے تعظیم و تکریم کی سال بھر مین وہ دو دفعہ سیکرمنیٹ لیتی تھین - وہ اسکے زیادہ دفعہ لینے پر معترض تھین - اپنی آخر عمر تک وہ اس رسم سے پہلے جو شام ہوتی وہ اکیلی اپنے کنبے اور نوکرون کے ساتھ ڈنر کھاتین اور پھر مذہبی کتابین پڑھتین

شہزادی سنہ ۱۸۳۵ء مین شہزادہ جارج ولیم کی دوبارہ سیر کرکے انگلنڈ کے شمال مشرق کیطرف آگے بڑھین یورک مین ایک ہفتہ رہین - پھر وہ لارڈ فیٹز ولیم کی ملاقات کو وینٹ ورتھ ہوس مین گئین پھر ڈین کیسٹر مین گھڑ دوڑین دیکھکر بہت مسرور ہوئین - جہان اُنکی محبت کی کشش نے بہت آدمیون کو کھینچا تھا - بعد ازان ڈیوک رٹ لینڈ کی مہمان ہوئین - اور پھر برگھلی مین اگزیٹر کے مارکوئس کی مہمان ہوئین - یہان اُنکا بڑی دُھوم دھام سے استقبال ہُوا - اگرچہ مینہ موسلا دھار برس رہا تھا مگر پھر بھی لوگ اُنکو اور اُنکی مان کو شہر سے باہر آکر شہر کے اندر لیگئے - اور ڈچس کو ایڈریس دیا جسمین شہزادی کو یہ مبارکباد دی کہ اس مملکت کے تخت سلطنت پر بیٹھنا اُنکی قسمت مین ہو - سرجان کونروے نے تحریری جواب ایڈریس کا ڈچس کو اسطرح سے دیا - جیسے کہ وزیر اول بادشاہ کو دیا کرتا ہے - اسی بابت ٹائمز اخبار نے بھی لکھا برگھلی مین بڑی بال ہوئی جسمین رقص ہُوا اور شہزادی اپنی میزبان مارکوئس کے ساتھ ناچین - پھر دوسرے دن وہ لاٹن مین گئین سیمفرڈ مین پہلے سے بھی زیادہ استقبال کی دُھوم دھام ہوئی - ملاحون نے اُنکی گاڑی کے جوئے کو کندھون پر رکھا اور کھینچکر شہر کی سیر کرائی - آخر سفر یوسٹن ہال مین تھا - یہان سے پھر وہ اپنے قصر کن سنگٹن مین واپس آئین اور ستمبر کے مہینے مین رامس گیٹ مین رہین اور یہان سے والمر کیسل - اور ڈوور کی سیر کی

سنہ ۱۸۳٦ء مین دو نوجوان انگلینڈ مین آئے - اور پہلی دفعہ شہزادی وکٹوریا کی ملاقات شہزادہ البرٹ سے ہوئی - بادشاہ ولیم چہارم اور ملکہ ایڈی لیئیڈ نے اُنکی بڑی خاطر داری کی

سنہ ۱۸۳۵ع کا واقعہ

شہزادہ البرٹ سے اول اول ملاقات

اور وہ اکثر دربار شاہی مین گئے۔ اُنھون نے لنڈن کی قابل دید چیزین دیکھین مین شن ہوس مین لارڈ میئر کے ساتھ کھانا کھایا۔ اِس ملاقات کا حال آئندہ مفصل لکھا جائیگا +

سنہ ۱۸۳۶ع کے شروع موسم خزان مین دوبارہ شہزادی اپنے دوست لارڈ لورپول سے ملنے گئین اور اسکے بعد پورے ایک مہینے رامس گیٹ مین تشریف رکھی۔ بوڑھے بادشاہ نے ڈچس کنٹ کو نئی طرح سے ستانا شروع کیا۔ آخر دنون مین شہزادی نے بادشاہ کے دربار مین جانا بالکل ترک کردیا تھا۔ اور بادشاہ کو یہ شکایت تھی کہ شہزادی سے بہت ہی کم ملنا ہوتا ہے +

بادشاہ ولیم چہارم اور ڈچس کنٹ کے بگاڑ کا بڑھنا

اِسی زمانہ مین بادشاہ کو کوئی ایسا موقع ہاتھ نہین آتا تھا جس مین وہ ڈچس کنٹ سے اپنی نفرت کا اعلان نہ کرتا ہو۔ اگست سنہ ۱۸۳۶ع مین اُسنے اِن مان بیٹیون کو بُلایا کہ وہ ونڈسر مین ۱۲ تاریخ سے گیارہ بارہ روز رہین۔ ان تاریخون مین اسکی اور ملکہ ایڈلیڈ کی سالگرہ تھین ڈچس نے یہ لکھکر کہ مین ۲۰ تاریخ سے پہلے نہین آؤنگی۔ بادشاہ کو ناراض کردیا۔ جب ڈچس اور شہزادی آئین تو بادشاہ نے شہزادی کی بڑی خاطرداری کی۔ مگر ماں کو غصہ کے ساتھ ڈانٹ بتلائی کہ اسکے احکام کے خلاف قصر کنسنگ مین بہت سے کمرے کل سترہ گھیر رکھے ہین وہ کسی طرح ڈچس کی گستاخیون کا تحمل نہین ہوسکتا +

۲۱۔ اگست سنہ ۱۸۳۶ع کو بادشاہ ولیم چہارم کی سالگرہ کا دن اتوار کا واقع ہوا تھا اِس لیے اِس جشن کا جلسہ معمول کے موافق نہ ہوسکا بلکہ ایک خاص طور پر سے ہوا کہ آس پاس کے ہمسایہ سے دربار کے سَو امرا بلائے گئے۔ بادشاہ کی ایک طرف تو انکی بہن اور دوسری طرف ڈچس کنٹ اور سامنے شہزادی وکٹوریا بیٹھین۔ اول ملکہ کے کہنے سے بادشاہ کا جام صحت نوش ہوا پھر بادشاہ نے اپنی غضبناک تقریر شروع کی کہ مین خدا سے چاہتا ہون کہ نو مہینے اور جیتا رہون تاکہ میری خاطر جمع ہوکہ میرے مرنیکے بعد اِس شہزادی کے ہاتھ مین سلطنت کے سارے اختیارات ہون۔ (شہزادی کی طرف اشارہ کیا) اور نائب السلطنت (جو میرے پاس بیٹھی ہوئی ہے) کے ہاتھ مین سلطنت کا کوئی اختیار نہو۔ جس مین سلطنت کے کام کرنیکی لیاقت نہین۔ اِسکے صلاحکار بدشعار ہین مجھے اِس کہنے مین ذرا بھی تامل نہین کہ اُسنے میری تحقیر متواتر بری طرح سے کی ہے۔ اب مین نے اپنے دلمین یہ ارادہ ٹھان لیا ہے کہ آئندہ اسکی گستاخی اور بے ادبی کی برداشت نہ کرون منجملہ اور

بادشاہ ولیم چہارم کا سالگرہ کے جلسہ میں اور ڈچس کنٹ کو ملامت کرنا

شکایتون کے بڑی شکایت یہہ ہی کہ اسنے اس نوجوان شہزادی کو میرے دربار مین نہین حاضر ہونے دیا اور میرے ڈرائینگ روم مین آنے سے بار بار باز رکھا۔ جہان اُسکا حاضر ہونا ضروری تھا مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اسطرح بات کو آئندہ نہ ہونے دون۔ مین اسکو جتلاتا ہون کہ مین بادشاہ ہون اور چاہتا ہون کہ میری حکومت کا ادب کیا جائے۔ آئندہ مین تاکیدی حکم نافذ کرتا ہون کہ میرے دربار مین سب تقریبون پر شہزادی وکٹوریا ضرور حاضر ہوا کرے۔ اور اس حاضری کو اپنا فرض سمجھے۔

گرے ویل صاحب لکھتے ہین کہ یہ ملامت آمیز اشتعال انگیز تقریر بادشاہ نے بلند آواز کے ساتھ کی کہ جس سے ملکہ کو رنج ہوا۔ شہزادی رونے لگی کل اہل مجلس کو حیرت ہوئی۔ ڈچس کنٹ اس طرح مطعون ہونے سے غمزدہ ہوئین۔ مگر اُنہون نے ایک لفظ بھی نہ کہا اور فوراً چلے جانے کا قصد کیا اور اپنی سواری منگائی۔ مگر کچھ باہم دونون مین مصالحت ہوگئی۔ اور ڈچس دو روز تک ٹھیرنے پر راضی ہوگئین۔ اس جلسہ کے نامعقول اور ناشائستہ ہونے مین کچھ شبہ نہین مگر ڈچس پر یہ جو الزام لگایا گیا اُسکے سچے ہونیسے ہمکو انکار نہین۔ مگر اسکے ساتھ ہم ڈچس کو بری الذمہ اس طرح کرتے ہین کہ بالکل انصاف اور راستی پر تھین کہ اُنھون نے اپنی بیٹی کو ولیم چہارم کے دربار سے دور رکھا۔ وہ مقام ایسا نہ تھا کہ جسمین یہ شہزادی نشو و نما پاتی۔ اُن کا یہ طریقہ درست تھا اور بادشاہ کی ملامت ناحق تھی۔ گو بادشاہ نے ڈچس کی نسبت یہ زہر اُگلا مگر وہ بھتیجی پر ایسا مہربان تھا کہ اُسنے اُسکا جام صحت نوش جان کیا۔ شہزادی اُسکے سامنے حیا کے ساتھ سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھین بادشاہ نے یہ الفاظ کہے۔ "اس شہزادی کی طرف جو پبلک کے دل مین محبت و الفت کا خیال ہے۔ مین اُسے خوب جانتا ہون۔ اگرچہ مین نے اسکو اتنی دفعہ نہین دیکھا جتنی دفعہ مین اسکو دیکھنا چاہتا تھا مگر مجھے اسکے ساتھ بڑی دلبستگی ہے۔ اور مین اسے جب دیکھتا ہون دل سے خوش ہوتا ہون۔

بادشاہ نے جو اپنے نو مہینے کی خیر کی دعا مانگی وہ قبول ہوتی۔ مگر جس وقت شہزادی کے سن بلوغ کی شادی رچ رہی تھی وہ ونڈسر مین ایسا بیمار پڑا تھا کہ اسکی تقریب مین شریک نہ ہوسکا۔ مگر ایسا بیمار نہ تھا کہ مرنے کا گمان ہو۔

شہزادی کا سن بلوغ ۱۸۳۷ء

انگلستان مین قانون کے موافق خاندان شاہی مین عورت کے سن بلوغ کیلئے اٹھارہ سال کی عمر مقرر ہے۔ سو شہزادی فرخندہ فال کی عمر ۲۴ مئی ۱۸۳۷ء کو اٹھارہ سال کی ہوگئی

یہ دن خدا نے وہ دکھایا۔ جسکی تمنا عموماً سب کو اور خصوصاً اُنکے چچا بادشاہ وقت کو زیادہ تھی اس لیے اِس سالگرہ کا جشن بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ چھ بجے صبح کے قصر شاہی کین سنگ ٹن پر یونین جیک کا پھریرا لگایا گیا دیہ یونائیٹڈ کنگڈم یعنی انگلینڈ و سکوٹ لینڈ۔ و آیرلینڈ کا قومی جھنڈا ہے۔ جسمین تین صلیبین بنی ہوئی ہین۔ ایک انگلینڈ کی طرف سے سفید زمین پر سُرخ۔ دوسری سکوٹ لینڈ کی طرف سے نیلی زمین پر سفید۔ اور تیسری آیرلینڈ کی طرف سے سُرخ زمین پر سفید) اور اسکے ساتھ ایک اور پھریرا ریشمی سفید رنگ کا لگایا گیا اور اسمین نیلے رنگ سے وکٹوریا کا مبارک نام لکھا گیا۔ کچھ منٹ بعد قصر شاہی کے باغ کا دروازہ کھولا گیا۔ جسمین عوام الناس کی آمد شروع ہوئی اور باجے بجنے شروع ہوئے۔ شہزادی رات کو اپنے اُسی کمرے مین سوئی تھین۔ جس مین اُنھون نے اول آنکھ کھولکر دنیا کو دیکھا تھا۔ معلوم نہین کہ خوشی کے مارے رات کو نیند آئی یا نہین اور اُنکے دلمین اپنے اس حال کو دیکھکر کیا کیا خیالات رات کو آئے۔ وہ بہت سویرے گانا بجانا سُننے کیلئے دروازہ مین بیٹھی ہوئی تھین۔ ایک گیت مین اُنکے باپ کا ذکر آیا تو اُسکو دوبارہ گوایا۔ آٹھ بجے گرجا کی خوشی کے گھنٹے بجنے شروع ہوئے۔ اور سارے دن بیچ بیچ مین کچھ ٹھیر ٹھیر کے بجتے رہے۔ مادر و دختر کو مبارکباد دینے کیلیے آدمیون کی آمد و رفت شروع ہوئی اور تحائف پیش ہونے لگے۔ بادشاہ نے ایک پیانو (باجہ) قیمتی دو سو گنی (تین ہزار روپیہ) کا بھتیجی کو بھیجا ۔

منگل کو اس سالگرہ کی تعطیل لنڈن مین رہی لارڈس اور کامنس نے اجلاس نہین کیا۔ دار السلطنت مین اتنی جگہ نہین جسمین کہ آدمی چار گھنٹے مین گھوڑے پر سوار ہو کر پھر آئے۔ ممبران پارلیمنٹ نے اٹھتیس دعوتون کے بڑے بڑے جلسے کیئے۔ رات کو سارے شہر مین روشنی ہوئی۔ اور سینٹ جیمس کے قصر شاہی مین سینٹ پال کا جلسہ ہوا جسمین شہزادی ولی العہد الاتبار اول مرتبہ پریسیڈنٹ ہوئین۔ اور اُنکو اپنی مان پر نشست مین تقدم حاصل ہوا۔ بیچ مین کرسی شاہی پر دہ رونق افروز ہوئین اور ایک طرف ڈچس کنٹ اور دوسری طرف شہزادی آگسٹا۔ بادشاہ ولیم چہارم شہزادی کا چچا بستر بیماری پر پڑا تھا۔ جچی ایڈی لیڈ تیمارداری کرتی تھین۔ یہ دونون نہ آسکے۔ بس یہی ایک بات خوشی مین رنج کو ملا رہی تھی۔ اس بال کو شہزادی نے خود کھولا۔ اور اسمین وہ ناچین ۔

دار السلطنت کی اٹھتیس دعوتون مین جنمین شاہانہ ساز و سامان تھا۔ ایک کا ذکر کیا جاتا ہی جو ولیم چچ

کے باشندون نے کی تھی اور اسکے صدر انجمن مسٹر کلے ممبر پارلیمنٹ تھے اور شہزادی کے جام
صحت کے پینے مین اور پارلیمنٹ کے ممبر موجود تھے۔ صدر انجمن نے فرمایا کہ جس شہزادی وکٹوریا
کے سن بلوغ کی آج دھوم دھام ہورہی ہی اُسکی فرمانبرداری کا اظہار وہ آزاد آدمی کررہے ہین جو اپنے
حقوق کو جانتے ہین اور مناسب موقعون پر اُنکی محافظت کیلئے اہتمام کرتے ہین۔ مگر اسکے ساتھ ہی وہ
اپنے بادشاہ کے نہایت محبت وتعظیم کے ساتھ خیرخواہ ہین۔ اور آخر مین یہ ارشاد کیا کہ جب وقت پورا
ہوگا تو یہ نامور شہزادی اپنے باپ دادا کے تخت کو زیب و زینت دیگی اور میرے دل مین یقین ہی کہ وہ اپنی
تاجداری کا پورا حق یہ پائیگی کہ رعایا اُسپر اعتماد کریگی اور اِسکی تعظیم وادب کریگی اور اِسکے ساتھ محبت کریگی
مسٹر شیل ممبر پارلیمنٹ یہ بیان کرتے ہین کہ مان نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اور خدا کی طرف
آنکھین اُٹھاکے یہ دعائین مانگین کہ پروردگار اسکو نیک کردار بنائے اور جس ملک پر وہ فرمانروائی
کرنے کو ہی اُسکی آسایش و آرام کے سامان وہ تیار کرے۔ جسوقت یان یہ دُعا مانگ رہی تھین دختر
نیک اختر اپنی مان کا چہرہ دیکھ رہی تھی اور آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھی (آنسو خوشی و رنج دونون کے
بتلانیولے ہوتے ہین) حالی ؎ بات حیرت خیز ہے پر شک نہین اسمین ذرا ٭ نخل شادی آنسوون
کے نم سے لاتا ہے ثمر ٭ اور مان کے ساتھ دعاؤن مین شریک تھی۔ اور دعا مانگتی تھی کہ اپنی مان کے
دل کو یون خوش کرون کہ برٹش رعایا کے لیئے برکت بنون مسٹر ول لیرس نے جو ہوس
کامنس کے ممبر تھے یہ فرمایا کہ خدا کرے کہ ڈچس کنٹ اتنے دنون زندہ رہین کہ وہ اپنی مادرانہ تکلیفات
و تردوات کا انعام یہ پائین کہ شہزادی قوم سے محبت کرے اور قوم اُنکی احسانمند و شکرگزار ہو٭

یہ دن اس سبب سے مدت تک یاد رہیگا کہ شہر لنڈن کی کونسل نے ایک رزولیوشن
پاس کیا کہ شہزادی اور اُسکی نامور مادر کو مبارکبادی کی ایڈریسین یعنے تہنیت نامے پیش کیئے
جائین۔ ایسا پہلے کبھی نہین ہُوا کہ وارث تخت وتاج کو یون ایڈریسین دیگئی ہون۔ اس لیئے
بعض ممبرون نے اس رزولیوشن پر اعتراض کیئے مگر اُن پر کچھ خیال نہین کیا گیا۔ چنانچہ لارڈ میئر
اور امرائے کبار قصر شاہی کنسنگٹن مین ایڈریسین پیش کرنے گئے۔ اول ڈچس
کے حضور مین ایڈریس پیش کیا جسکے جواب مین اُنھون نے یہ فرمایا کہ اب شہزادی کی عمر اتنی ہوگئی
ہی کہ مجھے اپنی اس امید پر اعتماد واثق ہے کہ جب اُسکے سر پر بار سلطنت رکھا جائیگا تو وہ اُس کو

اچھی طرح سنبھال لیگی۔ وہ سوسائٹی کے ہر درجہ و ہر طبقہ سے ملتی ہے اور اُسکے سوا اسکو اور خیال نہین ہے کہ ملک مین جسقدر دینی علوم کی اور آزادی کی محبت کی اشاعت زیادہ ہوگی اُسیقدر رعایا مین خوش انتظامی محنت شعاری دولتمندی زیادہ ہوگی۔ رعایا کی آزادیون کی حمایت کو ہمیشہ **کونسٹی ٹیوشنل** بادشاہ کے حقوق کی محافظت کے ساتھ ہم پلہ رکھنا چاہیئے ✦

ڈچس نے اپنی تقریر مین یہ اور اضافہ کیا کہ اگر مین اپنے دل سے مشورہ لیتی تو سوائے اِسکے کچھ اور جواب نہ دیتی کہ میرا دل شکر و احسان سے بھرا ہوا ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ چند الفاظ اور بڑھاوٗن تاکہ اِس موقع پر جو مین کہون وہ اِن بہت سے لوگون تک پہنچ جائین جو اِس واقعہ کی تہنیت دینے مین بڑی دلچسپی رکھتے ہین۔ اور غالبًا یہ میرا آخری پبلک کام ہوگا جسکے کرنیکے لیئے میرا دل چاہتا ہے مین اُس ابتدائی تعلق کا ذکر نہین کرتی جو اِس ملک سے میرا ہے مین مختصر سا یہ بیان کرتی ہون کہ میرے خاوند کی حالتون نے اور میرے فرائض نے مجبور کیا کہ مین جرمن ہی مین رہون۔ لیکن **ڈیوک کنٹ** نے باوجودیکہ انگلستان کے رہنے مین اسکو اور مجھے بڑی تکلیف اور ذاتی خاص نقصانات تھے محض اسلیئے کہ ہمارا بچہ انگلستانی ہو۔ اور انگلستان ہی مین تربیت پائے یہان کی سکونت اختیار کی۔ مگر چند مہینے مین میری بچی یتیم اور مین بیوہ ہوگئی۔ ہم اِس ملک مین تنہا رہ گئی جہان کوئی ہمارا دوست نہین تھا مجھے تو اِس ملک کی زبان بھی بولنی نہین آتی۔ مینے کچھ تامل نہین کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ مین نے اپنا وطن چھوڑا۔ عزیز رشتہ دارون سے منہ موڑا تاکہ مین اِس فرض کو ادا کرون جو میری آیندہ زندگی کا مقصد اعظم تھا۔ اِس **ایڈریس** کے بعد شہزادی **وکٹوریا** کے سامنے ایڈریس پیش ہوا۔ اِس ایڈریس کا جواب شہزادی کا پہلا پبلک سپیچ تھا جسمین اُنھونے یہ ارشاد فرمایا کہ آپکی محبت و شفقت و عنایت کا شکریہ ادا کرتی ہون اور جو باتین میرے دلمین اِس ایڈریس کے جواب مین کہنے کیلئے تھین وہ والدہ معظمہ نے ارشاد فرمادین۔ اِسپر بڑی گرمجوشی سے **چیرز** دیئے گئے۔ دوسرے دن سارا لنڈن اِن چند الفاظ پر دل سے فریفتہ و شیدا ہوگیا۔ گو کسی کو نہین معلوم تھا کہ یہ الفاظ اُسکے منہ سے نکلے ہین جو چند ہفتے مین ملک کی ملکہ ہونیوالی ہے ✦

پھر کئی روز تک **ڈچس** اور **شہزادی** کے روبرو مبارکبادی کی **ایڈریسین** پیش ہوتی رہین۔ ایک دن چونتیس سے کم نہ پیش ہوئین۔ وہ اُسی روز قبول بھی کی گئین۔

برمنگھم کی پولیٹکل یونین کی طرف سے مسٹر ایٹ ووڈ صاحب نے
جسمین نہایت متانت اور دلی شوق سے چند الفاظ مین یہ مطلب ادا کیا کہ ہم ڈچس کا
ساتھ یہ احسان مانتے ہین کہ اُنھون نے نہایت فرزانگی اور زیرکی کے ساتھ اپنی بیٹی کے مادرانہ
فرائض ادا کیئے جسکے سننے سے اُن کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ دوسرا ایڈریس کن سنگٹن کے
باشندون کی طرف سے اُن کے واجب التعظیم آرچ ڈیکن پوٹ نے پیش کیا جسکے استقبال کیلیے
شہزادی مسکراتی ہوئی اور خیر مقدم کہتی ہوئی آئین۔ ایڈریس سنکر فرمایا۔ کہ اہل شہر نے جس محبت
قلبی سے اپنی شفقت آمیز رایون کو میری نسبت ظاہر کرنیکے لیئے آپ کو بھیجا ہے مین اُنسے نہایت
خوش ہوئی ہون۔ اُن کے ساتھ جو بھلائیان کرنی میرے اختیار مین ہونگی اُنکے کرنے مین انشاء اللہ
مین سعی کرونگی۔ اور اُنکی تمنائین برلاؤنگی۔ اس شہزادی کی شہزادگی کا دورہ اس نیک کام پر ختم ہوا
کہ ایک قصبہ کے قحط زدہ جُلاہون کے جلسہ مین شریک ہوتین۔ جس سے ان کال کے ماردن کی تکلیف
مین تخفیف ہوئی ✦

شہزادی کے سن بلوغ نے اُنکی دلچسپ اغراض اور آزادیون کو بڑھادیا۔ اُنکی سالگرہ
کا جشن ہو رہا تھا کہ وہ روائل اکیڈمی کی سیر کو دو دفعہ گئین۔ اور پہلی دفعہ اسمین نمائش گاہ
قائم کی۔ جسکا نام نیشنل گیلیری ٹریفلگار سکوئر ہوا۔ پہلی دفعہ کی سیر مین انھونے روجرس
شاعر سے مصافحہ کیا اور باتین کین اور یہ سنکر کہ چارلس کیمبل کمرے مین ہے تو اُسکو بلاکر ملاقات
کرنی چاہیئے ✦

شہزادی کی اٹھارھوین سالگرہ کے چند روز بعد بادشاہ نے ڈچس کنٹ کو خط لکھا کہ
شہزادی کے لیئے جُدا مکان مین رہنے کا انتظام کیا جائے۔ ڈچس نے نا ملائم الفاظ مین بادشاہ کی
اس درخواست کے قبول کرنیسے انکار کیا۔ اسپر بادشاہ نے براہ راست اپنی بھتیجی کو دس ہزار پونڈ سالانہ
دینے کیلئے لکھا جس کا خرچ کرنا اُسکے اختیار مین ہوگا اور اُسکی مان کو اس مین کچھ دخل نہوگا شہزادی
نے اس درخواست کو باوجود مان کی آزردگی کے قبول کرلیا۔ مگر بادشاہ کی بیماری کی حالت مین ایسا
ضعف ہو رہا تھا کہ آیندہ یہ منصوبہ کچھ نہین چلا ✦

باب چہارم

ملکہ معظمہ کی تخت نشینی سے اُن کے بیاہ ہونے تک کے حالات

شاہ ولیم چہارم کی وفات اور ملکہ معظمہ کی تخت نشینی

خدا ملکہ کو سلامت رکھے

بادشاہ کی وفات ۱۸۳۷ء

قلعہ ونڈسر مین منگل کے دن ۲۰۔ جون ۱۸۳۷ء کو دن کے دو بجے ۱۲ منٹ پر اودھر بستر مرگ پر شاہ ولیم چہارم نے آرام فرمایا۔ اودھر اسکی موت کی خبر رسان قصر شاہی کنسنگٹن مین دوڑے گئے کہ اُس کے جانشین کو یہ خبر سناکر عرض کرین کہ تخت سلطنت کے زیب و زینت دینے کیلئے قدم رنجہ فرمائیے۔ اس خبر کے پہنچانے مین صبح تک بھی انتظار نہین کیا۔ راتون رات اُسکے پہنچانے کا قصد کیا۔ بادشاہ تھوڑے دنون بیمار رہا۔ اور اسمین بھی سخت علالت کے بعد ایک دفعہ ایسا سنبھالا لیا کہ ڈاکٹرون کو یہ خیال ہوا کہ سر پر آئی ہوئی موت ٹل گئی۔ مگر بادشاہ بوڑھا تخت پر بیٹھا تھا۔ اب تو زیادہ بوڑھا ستر برس کا ہو گیا تھا۔ موت نے پہلے ہی سے بیماری کی صورت مین اپنی سخت علامتین دکھا کر مطلع کر دیا کہ مین اُسے اب زندہ نہ چھوڑونگی۔ وہ کیا مرا انگلستان کی حکومت شخصی کا رہا سہا دم نکل گیا۔ حکومت شخصی پر زوال تو مدت سے آرہا تھا۔ حکومت ذاتی اور حکومت جمہوری اس سے جگہ چھینتی جاتی تھین۔ اور وہان اپنے قدم جماتی تھین۔ مگر پھر بھی ہاتھی نکل گیا تھا۔ دُم باقی تھی سو بادشاہ کے دم نکلنے سے یہ دُم بھی نکل گئی۔ اِس بادشاہ کے باپ کی تو فقط حکومت شخصی اس قدر باقی تھی کہ وہ جن وزرا کو چاہتا تھا اپنے ڈھب کا دیکھکر مقرر کر لیتا تھا اور جن کو چاہتا تھا موقوف کر دیتا تھا۔ اِسکے برخلاف کوئی کچھ کہتا تو سنتا نہ تھا۔ اِسکے بعد ولیم چہارم کے ہاتھ مین اتنا اختیار رہا کہ جس وزیر کو چاہتا فقط اپنی رضامندی کے سبب سے معزول کر دیتا۔ اور کومنس ہوس اُسکے خلاف ووٹ دیتے تھے تو وہ اُنپر خیال نہ کرتا اب یہ حال ہو گیا کہ بادشاہ کو کسی وزیر کے مقرر اور معزول کرنیکا اختیار بغیر منظوری کومنس ہوس کے مطلق نہین رہا۔ اگر بادشاہ اپنے اختیارات

سے کسی وزیر کو مقرر یا معزول کرنے تو غل شور مچ جائے اور فساد کھڑا ہو جائے۔ پس حکومت شخصی انگلستان سے ایسی جاتی رہی جیسے کہ گدھے کے سر سے سینگ۔ اب تو اسکا یقین کرنا مشکل ہوگیا ہے کہ وہی پہلے اپنے کام کھلم کھلا کرتی تھی۔ گو لوگ اسکے تسلیم کرنے کا اقرار نہین کرتے تھے۔ اب تو انگلستان کی طرز حکومت ایسی ہے کہ اُسکے تین ارکان سلطنت بادشاہ اور امراء اور رعایا کے وکلا ہین سلطنت کی ایسی طرز کو کونسٹی ٹیوشنل گورمنٹ کہتے ہین۔ اِسی اصول پر قانون سلطنت کا مدار ہے۔ مین آیندہ اسی انگریزی لفظ کو استعمال کرونگا۔ اسکے معنی پڑھنے والون کو یاد رکھنے چاہئین پہلے دو بادشاہ بھی کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ تھے۔ مگر ایسے بے اختیار نہ تھے جیسے کہ اب بادشاہ ہوتا ہے۔

ولیم چہارم نے اپنی آخر زندگانی کے ایام مین اپنی ذاتی عظمت و شان عجیب و غریب دکھائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کوئی قاعدہ ہے کہ بادشاہ جانتے ہین کہ ہمکو کیونکر مرنا چاہیئے۔ ولیم چہارم بھی متکبر اور کچھ اکھل کھرا ایسا ہی تھا جیسے اِس کے اکثر اور حقیقی بھائی تھے وہ بحری افسر ایسا تھا کہ کوئی افسر بالا اسکو محکوم نہین بنا سکتا تھا۔ وہ احکام کا کیا پاس و لحاظ نہین کرتا تھا یا اُنکے ماننے سے انکار کر دیتا تھا اسلیئے اُسکے واسطے یہ تجویز مناسب معلوم ہوئی کہ وہ عملی خدمت سے بالکل علیحدہ کر دیا جائے اور بموجب دستور و قاعدہ کے خالی بیٹھا ہوا اپنے عہدہ کے مدارج کی ترقی پایا کرے۔ نوجوانی مین ایک دفعہ سے زائد ایسی اپنی طبیعت کی جولانیان دکھائین کہ کوئی انکا متحمل نہین ہوسکتا تھا۔ جب وہ کلیرنس کا ڈیوک تھا۔ تو اُسنے اِن باتون مین سخت مخالفت پر اپنی کمر چست کی جنکے خواہان سب ہی ملک کے روشن ضمیر و عالی دماغ تھے۔ مثلاً غلامون کی تجارت یعنی بردہ فروشی کی موقوفی کی سخت مخالفت کی۔ اِس سبب سے وہ لوگون کے دل سے اُتر گیا۔ عزیز نہ رہا ہوس آف لارڈس مین اپنے بھائیون کے ساتھ خاندان شاہی مین سے ہو کر اُس نے سخت کلامی کے ساتھ مباحثون مین کنفضیحتی کی کہ جو اس زمانہ مین اوس کامنس ہوس کے مباحثون مین معیوب شرمناک سمجھی جاتی ہے جو بڑے فساد انگیز اور مخالفت آمیز ہوتے ہین مگر ولیم چہارم اِن لوگون مین سے ایک تھا جنکی حالت ایسی ترقی پذیر و بہتر ہوتی جاتی ہے جیسی کہ اُن کے ذمہ پر جواب دہی بڑھتی جاتی ہے۔ اُسکی بادشاہی کی حالت شاہزادگی کی حالت سے

ہزار درجہ بہتر تھی، اُس ہے نے ثابت کر دیا کہ میں **کونسٹی ٹیوشنل** بادشاہ کے فرائض سمجھنے کی ایسی قابلیت رکھتا ہون جو اسکے باپ جارج سوم مین تادم مرگ نہین پیدا ہوئی کہ بادشاہ پر لازم ہے کہ وہ بعض اوقات اپنی میلان طبیعت اور تعصبات کو ان معاملات مین دخل نہ دینے دے اور اُنکو دور رکھے جو جمہور کے اغراض سے متعلق ہون ۔

اِس بادشاہ نے اپنے آخری وقت مین جیسے نیک کام کیے ایسے ساری عمر مین نہین کیے تھے وہ اپنے مرنیکے دنون مین اپنے پاس کے آدمیون کی بڑی خاطرداری و دلداری کرتا تھا اور اُنکے ساتھ اشرافانہ برتاؤ برتتا تھا۔ جب ۱۸ جون کو سو کر اُٹھا تو اُسنے یاد کیا کہ آج کا دن وہ ہی جسمین **واٹرلو** کی لڑائی کی یادگار کا سالانہ جلسہ ہوا کرتا ہے۔ اُسنے شوق سے اپنی دلی تمنا یہ ظاہر کی کہ مین کاش آج جیتا رہون گو پھر مجھے شام دیکھنی نصیب نہ ہو۔ اُس نے **ڈیوک ولنگٹن** سے وہ علم جو ہمیشہ اسکے پاس آج کے دن وہ بھیجا کرتے تھے منگایا اور ہاتھ کو جو علم کے اوپر زیب افزا تھا ہاتھ لگا کے فرمایا کہ اِسکے چھونے سے میری جان مین جان آتی ہے۔ اِس جلسہ کی دعوت شاہی مین وہ ہمیشہ بذات خود شریک ہوتا تھا اسلیئے **ڈیوک ولنگٹن** نے اسکی علالت کی حالت مین دعوت شاہی کا موقوف کرنا مناسب جانا۔ اور اِس باب مین بادشاہ کی مرضی کا استفسار کیا تو بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ دعوت شاہی بدستور ہو اور اسکے ساتھ یہ پیغام بھی ڈیوک کے پاس پہنچا کہ مجھے امید ہے کہ سب مہمان آج کے دن خوشیان منائینگے۔ موت کے بہت قریب آنے سے وہ اپنے پاس کے آدمیون سے بڑی دردانگیز آواز مین باتین کرتا تھا۔ اور بار بار دعائین منگواتا اور نمازین پڑھواتا۔ اور اُن سے کہتا کہ مین اپنے مذہب کی سچی باتون پر ہمیشہ دل سے یقین اور ایمان رکھتا ہون۔ اُسنے کاروبار کے کاغذات کا صندوق منگایا اور اپنے منشی کے توسط سے کچھ کام کیا اور سب سے بڑا نیک کام اپنے آخر وقت مین یہ کر گیا کہ اپنے کپ کپاتے ہاتھون سے ایک مجرم کی رہائی و معافی کا حکم لکھا جسکو پھانسی ملنے کا حکم ہو چکا تھا۔ بادشاہ کی تسلی و تقویت کے لیئے بعض مصاحبون نے کہا کہ حضور شفا پائینگے اور اپنے ملک پر برسون تک فرمان روائی فرمائینگے۔ تو اُسنے بڑی سادگی سے یہ فرمایا کہ مین اپنے ملک کی بہبودی و ترقی کے واسطے دس برس تک اور جینا چاہتا ہون اس بیچارے بادشاہ کو دل سے یقین تھا کہ میرے بغیر انگلستان کی ترقی کا ہونا دشوار ہے

گو یہ یقین صرف اسکا ایک وہم تھا مگر پھر بھی یہ خیال ایسی وقعت رکھتا ہی کہ بادشاہ کو خیرخواہ ملک کا لقب دیا جائے تو بیجا نہوگا۔ اول اول لوگون کو یہ بڑی اُمید تھی کہ ولیم ایسا زبردست قدوی جانزان ہوگا کہ اسپر اُسکی قوم کو جو بحری سپاہ ہی فخر ہوگا۔ مگر اُسوقت ان بسارے ناامیدیان مین لوگون کو ناامید کیا۔ مگر جب اُسکے سر پر سلطنت کی جوابدہی کا بار رکھا گیا تو اُسکے کسی دوست کو یہ اُمید نہ تھی کہ وہ ملک کا خیرخواہ بادشاہ ایسا ہوگا جیسا کہ وہ ہوا۔ پس اب دوسری طرح سے اُس نے ناامید کیا۔ جب بادشاہ مرگیا تو دونون **لارڈ ہوس** اور **کامنس ہوس** مین اسکے ستایش نامے پڑھے گئے۔ وزراے عظام نے اسکی یہ تعریف کی کہ ہمکو اس بات کے دیکھنے سے حیرت ہوتی تھی کہ وہ سلطنت کی تدابیر و معاملات عظیم کے اندر فقط قوم کی صلاح و فلاح پر لنظر کرتا تھا۔ اپنی پسند و ناپسند باتون کو دخل نہین دیتا تھا۔ اسلیے کہ یہ بادشاہ کو خیرخواہ ملک کا لقب دینا درست ہی۔ اس زمانہ حال مین بنسبت پہلے زمانہ کے انگلستان کی ترقی اعلیٰ درجہ کی ایسی ہوگئی ہے کہ کوئی بادشاہ ایسی ہی کوئی نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقتین و صفات دکھائے تو وہ تعجب خیز ہو۔ اس لیے ولیم کی سلطنت کا مقابلہ پہلے گزشتہ سلطنتون سے کرنا چاہیے نہ آیندہ سلطنتون سے۔ بھلا پہلے زمانہ کی تعلیم ہی کیا تھی کہ ولیم فاضل عالم ہوتا۔ اسنے اپنی معاملہ فہمی و فیاضی و مہرپروری و بےتکلفی کے سبب سے کل رعایا کے دلون مین اپنی محبت پیدا کردی ہے ۔۔

ولیم چہارم (جارج کا پسر سوم) کے کوئی اولاد نہ تھی کہ باپ کی جانشین ہوتی اسلیے **ڈیوک کنٹ** (جارج کا پسر چہارم) کی دختر شہزادی **وکٹوریا** کے سر پر افسر شاہی جلوہ گر ہوا جنکی عمر اسوقت اٹھارہ برس سے کچھ زیادہ تھی۔ باپ تو انکو آٹھ مہینے کا چھوڑ کر مرگیا تھا۔ مگر اُنھون نے والدہ کے اہتمام سے عقلی و اخلاقی تعلیم نہایت اعلیٰ درجہ کی پائی تھی۔ اول ہی سے اُنکو خوداعتمادی جرأت و ہمت کی باتین اور خوش انتظامی سکھائی گئی تھی۔ حزم و احتیاط و انتظام و کفایت شعاری کی تعلیم ایسی ہوئی تھی کہ وہ بھی گویا غریب آدمی تھین۔ مورخ جو اپنے زمانہ کے شہزادون اور شہزادیون کی تعلیم کی نسبت تحریر کیا کرتے ہین۔ اکثر اسکی وقعت ہر شخص کی نظر مین بڑی نہین ہوتی مگر یہان اس مین شبہ کرنے کی جگہ نہین ہے کہ اس شہزادی کی تعلیم کا منشا۔ یہ تھا کہ وہ عاقل و دانشمند ملکہ کارہوں ۔۔

شہزادی کا اپنی تخت نشینی کی خبر کا سننا

اِس نوجوان ملکہ نے جس طرح اپنی تخت نشینی کی خبر کو سُنا اُسکا حال مسس وِن ضناّ نے لکھا ہی۔ وہی اکثر تاریخون مین نقل کیا جاتا ہی۔ مین اِسمین کچھ اور حال اَور تاریخون سے اضافہ کرکے لکھتا ہون۔ جب بادشاہ کا انتقال ہوا تو آرچ بشپ کینٹربری ڈاکٹر ہولی اور لارڈ چیمبرلین اور مارکوئیس کوننگھم۔ ونڈسر سے کن سنگٹن کیطرف چلے جہان شہزادی رہتی تھین۔ وہ ونڈسر سے بیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ ریل تھی نہین۔ گھوڑون نے اُنکو تین گھنٹے مین پہنچایا۔ آدھی رات کو دو بجے چلے صبح کے پانچ بجے قصر کن سنگٹن مین پہنچے۔ جہان سب آدمی پڑے سوتے تھے۔ ایک سناٹے کا عالم تھا کسی آدمی کی آواز تو سُنائی نہین دیتی تھی مگر درختون پر چڑیان چُون چُون کر رہی تھین۔ اِن خبر رسانون نے دروازہ کھٹ کھٹایا۔ تالیان بجائین مشکل سے ایک دربان کو جگایا۔ جسنے اُنکو اندر آنے دیا۔ یہ صحن مین کھڑے رہے۔ دربان ایک نوکر کو جگانے گیا تو نوکر نے آنکر بیٹھنے کیلئے ایک کمرہ نیچے بتا دیا۔ یہان بیٹھکر اُنکو انتظار کرنا پڑا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ نوکر اُنکو بھول گیا۔ آخر کو انتظار کھینچتے کھینچتے وہ گھبرا گئے۔ گھنٹہ بجایا۔ ایک نوکر آیا۔ تو اُس سے کہا کہ شہزادی سے جاکر عرض کرے کہ ہم اُن سے ملاقات کرنی چاہتے ہین۔ وہ یہ سُن کر چلا گیا۔ پھر خبر نہوا۔ تو اُنھون نے پھر گھنٹہ بجایا تو بیرونس لیہ زین آئین اور اُنھون نے کہا کہ شہزادی اِس وقت خواب شیرین مین آرام فرماتی ہین کہ ہم اُن کے جگانے پر جرأت نہین کر سکتے تو اُنھون نے کہا کہ ہم ایک بادشاہی کام کیلئے ملکہ کے پاس آئے ہین۔ اُنکو اِس وقت جاگنا ضرور ہی۔ بس اِس ملکہ کے لفظ کہنے سے راز کھُل گیا کہ شہزادی وکٹوریا ملکہ انگلینڈ ہوگئین۔ لیہ زین سنتے ہی شہزادی کے پاس دوڑی گئی۔ اور شہزادی کو جگاکے یہ خبر سُنائی۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ ڈچس کنٹ کے پاس گئی اور یہ خبر سنائی تو وہ بیٹی کے پاس آئین اور اُنھون نے کہا کہ بیٹی اب سونے کا وقت نہین ہی۔ اُٹھو۔ غرض شہزادی نے یہ خبر سنتے ہی منتظرین کو ایک لمحہ کا انتظار نہ کرایا۔ وہ پلنگ پر سے کودین اور کندھون پر ایک شال ڈال لی۔ رات کا لباس پہنے ہوے بال کندھون پر بکھرے ہوئے اور پاؤن مین سلیپر پہنے ہوئے اور آنکھون مین نیند کا خمار بھرے ہوئے مگر چہرہ پر استقلال جلال کی شان لیے ہوے اُس کمرہ مین آئین جہان اُنکا انتظار ہو رہا تھا۔ چند الفاظ مین مارکوئیس کوننگھم نے وہ خبر سُنائی جسکے لیے وہ اور آرچ بشپ آئے تھے جس وقت اُنکے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ یور مجسٹی (عالیجناب ملکہ) اِسی اٹھارہ برس کی عمر کی یہ شہزادی اپنے شعور فطری سے سارا مطلب سمجھ گئی

اور اپنا ہاتھ پھیلایا کہ آپ اُسپر اول بوسہ دیجئے۔ پھر آگے مطلب کہئی مارکوئیس نے ایک اپنا گھٹنا ٹیک کر ہاتھ پر بوسہ دیا
پھر آگے اُنہی بادشاہ کے مرنیکا حال بیان کیا۔ پھر شہزادی نے اپنا ہاتھ آرچ بشپ کے روبرو کیا اور
اُنھون نے بھی گھٹنا ٹیک کر بوسہ دیا۔ اب وہ کام کر کے جو ملکہ ہونے کیلئے مناسب حال تھا عورت
پنے کی بات کی کہ اُنھون نے سادگی سے یہ فرمایا کہ آپ میرے لیئے دعا مانگیے ✤

بس جون کی خاموش صبح کو ملکہ اور آرچ بشپ نے گھٹنے ٹیکے۔ اور وکٹوریا کی سلطنت
کے لیئے بادشاہون کے بادشاہ کے سامنے دعا مانگی۔ بشپ فل فورڈ اس دعا کا یہ حال بیان
کرتے ہین کہ اس نوجوان ملکہ نے اپنے جدید منصب جلیل القدر کی خبر سُنکر ارچ بشپ سے مخاطب
ہو کر فرمایا کہ آپ خدا سے میرے حق مین دعا مانگیئے۔ وہ اور ملکہ دونون سجدے مین جھکے اور ملکہ
نے اپنی نئی سلطنت کی مبارکی کیواسطے اِسطرح دعا مانگی جس طرح پہلے غالبًا کسی زمانے مین
بنی اسرائیل کے نوجوان بادشاہ نے خدا تعالی سے جو انسان کی کل سلطنتون پر فرمانروائی
کرنیوالا اور انسانون کے دلون کو انصاف کرنیکے واسطے جاننے والا ہے۔ ایسی دعا مانگی ہوگی
مگر کسی ایسی شہادت سے ملکہ کے اِس دعا مانگنے کی صداقت نہین ہوتی سکہ اسپر اعتبار کیا جائے ✤

مسٹر ہوس یہ تحریر کرتے ہین کہ جب ملکہ اُس کمرے مین آگئین جسمین یہ سب فرود
رسان موجود تھے تو لارڈ چیمبرلین نے گھٹنا ٹیک کر ملکہ کے روبرو وہ کاغذ پیش کیا
جسمین اُنکے چچا کے مرنے کی خبر لکھی ہوئی تھی آرچ بشپ نے کہا کہ ملکہ ایڈی لیڈ کے ارشاد
سے مین یہان آیا ہون۔ اُنھون نے یہ خیال کیا کہ حضور اس خبر کے سننے کو پسند کرینگی کہ بادشاہ
آخر کو آرامگاہ مین چلا گیا۔ اس اثنا مین ونڈسر سے خاص پیغام رسانون نے کونسل فرش مین
بادشاہ کے مرنے کی خبر پہنچادی پرائوی کونسلرون کے نام سمن جلدی ہوگئے کہ وہ قصر
کن سنگ ٹن مین جسقدر جلد ممکن ہو حاضر ہون تاکہ بادشاہی ایڈریس فرمانبرداری اور خیر
خواہی کا ملکہ کے روبرو پیش کیا جائے۔ یہ ایڈریس پہلے سے تیار ہوگیا تھا۔ اور کونسل کے ممبرون
کو اسپر علم ہوگیا تھا ✤

ایک باہر کے کمرے مین پہلے سے بُلائے ہوئے چھ آدمی موجود تھے انہین ڈیوک
سس سیکس اور ڈیوک ولنگٹن اور لارڈ میل بورن تھے جن سے نو بجے پہلے

ملکہ سے ملاقات ہو چکی تھی۔ پھر بارہ وزراء و امراء عظام و عہدہ داران اعلےٰ بلائے گئے۔ دروازے بند کیئے گئے۔ ایڈریس پکار کے پڑھا گیا۔ اور اسپر ارل سسیکس نے اور پھر حاضرین جلسے نے دستخط کیئے ॥

اسکے بعد دروازے کھولے گئے اور پھر ایک سٹیٹ سیلون کھولا گیا جسکی دہلیز مین ایک خوشنما نوجوان لیڈی کھڑی ہوئی تھی۔ اسوقت سیاہ ریشمی ماتمی لباس زیب تن تھا اور انکے روشن بال پیشانی سے جدا چمک رہے تھے۔ وہ کوئی زیور پہنے ہوئے نہین تھین۔ اسکا سبب یہ تھا کہ وہ ملکہ ایڈی لیٹیٹہ کی مان کے سوگ مین تھین۔ ڈیوک سسیکس آگے بڑھا اُس نے بھتیجی کو گلے لگایا اور اُسکا بوسہ لیا۔ لارڈ میلبورن اور اَور وزرا نے دستور کے موافق ملکہ کی دست بوسی کی۔ اشر (عرض بیگی) نے ایڈریس لیلیا اور دروازون کو بند کیا اور ملکہ جسطرح آئین اسیطرح چلی گئین۔ نہ ملکہ معظمہ نے کوئی لفظ کہا نہ کوئی اور حاضرین مین سے بولا۔ اس خاموشی نے اپنا عجیب و غریب تماشا دکھایا جسمین کسی آواز نے خلل نہین ڈالا ॥

گریویل صاحب روزنامچہ نویس بادشاہ کی اور بادشاہی باتونکی بھٹائی اور مدح سرائی سے دلی نفرت رکھتا ہے۔ وہ واقعات کو بے کم و کاست راست راست لکھتا ہی۔ خواہ کسی کو وہ تلخ و ناگوار معلوم ہون اُنکا روزنامچہ الکٹی مٹی ہی۔ وہ تاریخ خاندان شاہی کا بڑا معتبر مایہ سمجھا جاتا ہی کثیر مؤرخ اِن ہی کے بیان کو مستند جان کر نقل کرتے ہین۔ اُنھون نے جیسا عمدہ بیان حضرت علیا کے اجلاس اول کا حال لکھا ہے۔ اُس سے بہتر کسی اور نے نہین لکھا۔ اُسکی نقل نیچے کیجاتی ہی ॥

گیارہ بجے پرائیوی کونسل کا اجلاس ہوا مسٹر گریویل اپنی آنکھون کا دیکھا ہوا حال اِس اجلاس کی کارروائی کا لکھتے ہین جس مین کوئی الزام انکو طرفداری کا نہین لگایا جاتا۔ بادشاہ دو بجے ۲۰ منٹ پر کل رات کو مرا تھا۔ نوجوان ملکہ کی کونسل کا اجلاس گیارہ بجے قصر کن سنگٹن مین ہوا۔ اول ہی مرتبہ ملکہ نے لوگون کے دلون پر اپنا ایسا سکہ جمایا کہ جسکی نظیر نہین۔ اور اپنی تعجب خیز بھی مدح کا اور حیرت انگیز صحیح تعریف کا گیت سب کی زبان سے وہ گوایا جسکی کسی کو امید نہ تھی۔ شہزادی کا عنفوان شباب اور انکی ناتجربہ کاری اور انکی ذات خاص سے دنیا کی بیخبری کا اقتضاء طبعی یہ تھا کہ خواہ مخواہ خلقت اِس جستجو کی طرف متوجہ ہو کہ وہ اِس امتحان

پرائیوی کونسل کا اجلاس اول

کے موقع پر کیا۔ اپنے جوہر دکھاتی ہین۔ تھوڑی دیر کی اطلاع مین قصر شاہی مین آدمیون کا ایک
ازدحام کثیر جمع ہوگیا۔ مقدم کام یہ تھا کہ وزیر اعظم میل بورن خود ان کامون کا علم حاصل
کرین۔ جو آج کرنے چاہئیین۔ اور پھر انکو ملکہ کو بتلادین کہ آپ کو یہ کام کرنے ہونگے سو مسٹر گریول
نے کونسل کے کاغذات وزیر اعظم کو دیدیئے اور وزیر اعظم نے اُن کامونکو جو آج کرنے چاہئیین تھے
ملکہ کے روبرو بالتفصیل بیان کردیئے۔ وزیر اعظم نے ملکہ معظمہ سے یہ بھی پوچھا کہ کیا حضور شاہی امرا
عظام کے ہمراہ کونسل مین تشریف لیجانا چاہتی ہین۔ سو اُنھون نے فرمایا کہ نہین مین تنہا جاؤنگی۔

جب سب لارڈ جمع ہوگئے تو لارڈ پریسیڈنٹ نے اُنکو بادشاہ کی موت
سے مطلع کیا اور اُنسنے یہ کہا کہ آپ لوگ جو کثرت سے بیٹھے ہین اِن مین سے ملکہ معظمہ کے حضور
مین چند کا حاضر ہونا مناسب ہوگا وہ جاکر ملکہ کو مطلع کرین کہ ہم سب اِس مقصد کیلئے جمع ہوئے
ہین۔ چنانچہ دو شاہی ڈیوک ملکہ کے چچا اور دو آرچ بشپ و لارڈ کونسلر و میل بورن
اِنکے ساتھ گئے۔ ملکہ اُنسے متصل کے کمرہ مین اکیلی ملین۔ جب یہ اُلٹے چلے آئے تو اشتہار پڑھا
گیا اور معمولی احکام جاری ہوئے۔

جب دروازے کھولے گئے تو ملکہ معظمہ نے اپنے دو عموئے بزرگوار کے ساتھ جو
اُنکی ملاقات کیلئے پہلے سے گئے ہوئے تھے کونسل مین داخل ہوئین اور لارڈس کے روبرو سر جھکایا
اور ایک کرسی پر جو تخت کی صورت بنائی گئی تھی رونق افروز ہوئین اور بہت صاف صاف بغیر
کسی جھجک و خوف کے اپنا اسپیچ ایسی خوش آوازی سے پڑھا کہ سب نے سُنا +

میرے عالیجناب عموی کی وفات کے سبب سے قوم کو صدمہ جانکاہ اُٹھانا پڑا۔ اور اس
مملکت کی فرمانروائی کے فرائض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہوگیا۔ اس عنفوان شباب مین اس خطرناک
جوابدہی کا بارگران میرے سر پر دفعۃً ایسا رکھا گیا تھا کہ مین اسکے نیچے پس جاتی اگر مجھے اپنے اللہ
سے یہ اُمید نہوتی کہ جسنے مجھے یہ کام سپرد کیا ہے وہ اُسکے سرانجام دینے کی قدرت بھی دیگا۔ اور
مین اپنی نیتون اور رفاہ عام کی گرم کوششون مین وہ سہارے اور مخارج نہ پاتی جو کہ سالہا سال کو
اور تجربہ کارون مین ہوتا ہے۔ مین خدا کی حکمت پر اور اپنی رعایا کی خیرخواہی اور محبت پر پورا پورا بھروسا
رکھتی ہون اور اُسکی قدر کرتی ہون۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مین ایسے بادشاہ کی جانشین

ہوئی ہون جو اپنی رعایا کے حقوق اور آزادیون کا پاس اور لحاظ کرتا تھا اور اپنے ملک کے قوانین
کونسٹی ٹیوشن کی اصلاح و ترقی کی تمنا دلی رکھتا تھا جسکے سبب سے ہمیشہ اُسکا نام تعظیم محبت
کے ساتھ لیا جائیگا۔ مین نے انگلستان مین اپنی روشنضمیر رحم دل مادر مہربان کی نگرانی مین تعلیم
پائی ہے۔ مین نے اپنی ابتدائے عمر سے یہ سیکھا ہے کہ اپنے ملک کی کونسٹی ٹیوشن کا پاس
لحاظ رکھون۔ مذہب کی جو اصلاحین قوانین نافذہ نے کی ہین اُسکی حمایت کو ہمیشہ مدنظر رکھون
اور اُسکے ساتھ ہی کل رعایا کو مذہبون کی آزادیون سے خوش کرون اور اپنی رعایا کے ہر طبقہ اور ہر
طائفہ کی صلاح و فلاح رفاہ و خوش کرنے مین اور اُسکے حقوق کی حمایت و حفاظت مین اپنی ساری
طاقت خرچ کرون"۔

مسٹر گریول بیان کرتے ہین کہ ملکہ نہایت سادہ لباس ماتم نما پہنے ہوئے تھین جب
وہ اپنا سپیچ پڑھ چکین اور آرچ بشپ کن ٹربری نے اُنسے سکوٹ لینڈ کے چرچ
کی محافظت کا حلف لیا اور اُسپر دستخط کر لیئے تو پرائوی کونسلرون نے قسمین کھائین
اول ملکہ کے دو بوڑھے چچا ڈیوک شاہی آئے اور اُنکے آگے گھٹنے ٹیک کر وفاداری کی قسم کھائی
اور اُنکے ہاتھ پر بوسہ دیا تو مین نے دیکھا کہ ملکہ کے دلمین ایسی شرم آئی کہ اُسکا رنگ آنکھون مین
دکھائی دیا۔ اُس وقت اُنکے دلمین یہ اثر ہوا کہ شاہی اور قدرتی رشتہ مندیون کے تعلقات مین کیسا
تضاد ہے۔ اُن کے ساتھ بڑا اول آویز حسن اخلاق یہ برتا کہ دونون چچاؤن کے بوسہ لیئے۔ کرسی سے
اُٹھ کر ڈیوک سس سیکس کیطرف حرکت کی۔ وہ اُنسے دور تھے اور ضعیفی کے مارے اُن
تک پہنچ نہین سکتے تھے دبعض مورخ لکھتے ہین کہ ملکہ نے اپنے بوڑھے چچا کے رخسارے کا
بوسہ لیا۔ اور فرمایا کہ گھٹنے ٹیکنے کی تکلیف آپ کیون کرتے ہین مین تو آپ کی وہی بھتیجی ہون)
بس یہی ایک دفعہ اُنھون نے اپنے جوش دلی کا اظہار کیا۔ قسم کھانیوالون نے ایک دوسرے کے
بعد ہاتھ پر اسقدر بوسے دیئے کہ وہ گھبرا گئین۔ مگر اُنھون نے کسی سے بات نہین کی۔ اور سب
کے ساتھ ایک انداز برتا اور سب کو ایک نگاہ سے دیکھا۔ خواہ کسی رتبہ و شان و فرقہ کا امیر آیا مگر
اُنکے چہرے مین کچھ فرق نہین آیا۔ مین نے خاصکر اُسوقت اسبات کو دیکھا کہ میل بورن
وزیر اعظم اور ڈیوک ولنگٹن اور پیل اُنکے سامنے آئے۔ جب اُنکو کسی کام کرنے مین

شبہہ پڑتا تو وہ وزیر اعظم کیطرف ہدایت کیلئے دیکھتین مگر ایسا اتفاق بہت ہی کم ہُوا۔ اُنھون نے نہایت تمکین و وقار سے اِس رسم کو ادا کیا اور اُسمین اپنی حُسنِ لیاقت سے حیا و سنجیدگی کو نہایت دلچسپ طور پر دکھایا کہ لوگون کے دلون مین اُنکی جگہ ہوگئی۔ جب سب کام ہو چکا تو جیسی آئی تھین ویسی چلی گئین۔ **کریب رونسن صاحب** اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ اگرچہ ملکہ معظمہ ضرورت کے وقت کمال متانت و وقار اختیار کرتین۔ مگر نوجوانی کی جودت کو بھی نہین چھوڑتین۔ جب وہ کونسل سے واپس گئین تو یہ خیال نہین رہا۔ کہ دروازے کے شیشون سے میری حرکتین دکھائی دینگی۔ وہ دوڑکر بھاگین۔ اگر اِس طرح نہ بھاگتین تو اہلِ مجلس اُنکو اٹھارہ برس کی لڑکی نہ جانتے۔ تیس برس کی عورت سمجھتے۔ جس عورت نے کبھی اپنی زندگی مین بغیر ملازمون اور مصاحبون کے ایک قدم نہ رکھا ہو اور اُسکے چہرے پر رنگ شباب ابھی چمکا ہو۔ وہ دفعتہً اپنی شان و شکوہ و جلال و عظمت ایک جلسہ مین اس کروفر سے دکھائے تو تعجب نہین کہ مدبران ملکی اِس کی نسبت رائے زنی کرین۔ **گریویل** صاحب لکھتے ہین کہ مجھسے سرجان **پیل** صاحب نے فرمایا کہ اس رسم کے ادا کرنے مین ملکہ کے پُر وقار اطوار اور سمجھ بوجھ کو جو وہ اپنے منصب عالی کی رکھتی ہین اور حیا منا ہی و استقلال کو مین دیکھکر متحیر ہو گیا۔ **ڈیوک ولنگٹن** نے فرمایا کہ اگر ملکہ میری اپنی بیٹی ہوتی تو مین یہ نہین چاہتا کہ ملکہ نے جس طور سے اس رسم کو ادا کیا۔ اِس سے بہتر طور پر وہ ادا کرے۔ **لارڈ بیکنس فیلڈ** تحریر فرماتے ہین کہ سلطنت کے دین عیسوی کے مجتہد، امام و دنیوی امراء عظام تخت کی طرف آگے بڑھے۔ اور ملکہ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر اپنی وفاداری کا اقرار کیا۔ اور خیر خواہی اور عظمت شاہی کے تسلیم کرنے کا مقدس حلف اٹھایا۔ یہ اقرار و حلف اُس ملکہ کے ساتھ تھا جو اِس سرزمین پر حکمرانی کرتی تھی جسکا فتح کرنا سکندر اعظم کو نصیب نہین ہوا۔ اُس براعظم پر مسلط تھی جو **کولمبس** کے خواب و خیال مین بھی نہ گزرا تھا۔ وہ ہر سمندر کی ملکہ تھی زمین کے ہر منطقہ کی نوجون کی فرمانروا تھی۔ اِسکی وجیہ پاکیزہ صورت مین **سیکسن** کے حسن و خون اپنی جھلک دکھا رہی تھی۔ وہ اپنی اس خوش نصیبی پر فخر و ناز کر رہی تھی۔ کہ مین آدمیون کی مصیبتون کو دور کرکے اُنکو راحتین پہنچاتی ہون۔

ملکہ معظمہ نے **پرائیوی کونسل** کے رجسٹر مین اپنا نام صرف **وکٹوریا** لکھا۔ اُنکی سلطنت کے

روز اول مین تمام شاہی کاغذات جو تیار ہوئے تھے اُن مین آپکے نام کے اول **الیکسنڈرینا**
لکھا گیا تھا۔ اشتہار مین آپکا نام عالی جناب الیکسنڈرینا وکٹوریا ملکہ یونائیٹڈ کنگڈم رقم ہوا تھا
اگرچہ وکٹوریا نام پر پہلے لوگ بر آشفتہ خاطر ہوئے تھے۔ مگر ملکہ معظمہ کی مرضی کے خلاف یہ امر تھا
کہ ان کا نام سوائے اِس نام کے لیا جائے۔ کاغذات مین الیکسنڈرینا جو نام کے اول لکھا گیا تھا وہ
خارج کیا گیا۔ سلطنت کے دوسرے ہی دن سے شاہی نام صرف کوئین وکٹوریا مشہور ہوا۔ اب سے آگے
بغیر کسی اعتراض کے یہی نام خاص عام کو پیارا معلوم ہونے لگا۔ وہی انکی رعایا مین زبان زد ہوا
اِس مبارک نام کے معنی مظفرہ و منصورہ ہین۔ اِسی لیئے یہی نام اسم بامسمی تھا کہ وہ ہمیشہ جنگ کے
معرکون مین مظفرہ اور صلح کے معاملات مین منصورہ رہین ۱۸۵۱ء مین برٹش امپائر مین کولونیز مین
سب سے زیادہ خوشحال کا نام وکٹوریا رکھا گیا۔ اور پھر بہت سے شہرون و دارالاقامتون کا نام بھی وکٹوریا
رکھا گیا۔ یونائیٹڈ کنگڈم مین بہت تھوڑی میونی سپیلٹیان ایسی ہونگی کہ اُن مین بازارون اور
پارکون اور ریلوے سٹیشنون اور رفاہ عام کی تعمیرات کا نام وکٹوریا نہ رکھا گیا ہو۔

جب سے صدی شروع ہوئی تھی انگلینڈ مین تین بادشاہ بڑی بڑی عمرون مین تخت
نشین ہوئے تھے۔ اب ایک نوجوان ملکہ بخیر و عافیت تمام تخت سلطنت پر زینت بخش ہوئی تو انگلینڈ
کے اندر اور باہر ایک حیرت طاری ہوئی۔ **وگ پارٹی** کے فورین سکرٹری لارڈ **پامرسٹون** نے
اور **ٹوری** گروہ کے سرمنشار **سر جان پیل** نے نوجوان ملکہ کی ناتجربہ کاری اور دنیا سے لاعلمی
تاسف و ماتم کیا۔ ۵ - جولائی ۱۸۳۷ء کو پیل نے لکھا کہ اصلی کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ کی ذاتی خصائل
پختہ عمر۔ پبلک معاملات کی تجربہ کاری۔ اور انسان کا اور اُسکے اوضاع و اطوار و اوصاف کا علم عملاً
بیل لسٹ (ایک بھاری وزن جہاز کی تہ مین جب اُسمین اسباب نہو اسلیئے رکھا جاتا ہے کہ وہ اسکو
ثابت قدم رکھے) ہو کہ سلطنت کے جہاز کو اپنی راہ مین ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور سلطنت جمہوری کے
دلی جوشون اور ناراضی کے سخت وزنون کا اور ٹیکسون کی موقوفی کے لیئے بے صبری کی ہواؤن
کے جھونکون کا مقابلہ کرتا ہے جو عوام پسند وزرا اور معترضون کی تقریرون کے زور سے پبلک
کونسلون مین اُٹھتے ہین۔ پیل صاحب نے کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ کی نسبت جن قولون کو بیان کیا ہے
وہ وسعت مین بہ نسبت اصلیت کے زیادہ ہین۔ اصلیت جتنی انکی ہے۔ اسکا علاج اِس زمانہ مین ہو سکتا ہے

اس سلطنت کے اول ہی اتوار کو سینٹ پال کے گرجا مین نہایت پیچ سڈنی سمتھ
نے اپنے وعظ مین قوم کے دلون کی تاثیر کی صدا اسنائی۔ اور بیان کیا کہ ہمارا نیا بادشاہ ملک کی خیرخواہ
ملکہ ہی جیسے لیئے یہ توقعین ہو سکتی ہین کہ وہ بہت دنون اپنی بڑی عمر تک زندہ و سلامت رہے گی اور
اپنی رعایا کی آسودہ حالی اور راحت رسانی مین امداد کرے گی۔ چند ہفتے کے بعد لارڈ جان رسل
ہوم سکرٹری نے فرمایا کہ ہمارے ہان عورتون کی سلطنتین بڑی عظمت شان کے ساتھ ہوئی ہین ملکہ
ایلزبیتھ اور ملکہ این کے عہد سلطنت مین ہمکو فتوح عظیمہ حاصل ہوئی ہین۔ پس ہمکو امید کرنی
چاہیئے کہ ایک عورت کی سلطنت ہوگی۔ جسکے صلح کے کام بڑے نیک نام ہونگے وہ ایلزبیتھ - بغیر
قہرمانی کے اور این بغیر مردہ دلی کے ہوگی۔ اور انھون نے یہ اور اپنے بیان مین اضافہ کیا کہ ہم
نہایت شوق سے تین آرزوئین کرتے ہین کہ غلامی بالکل موقوف ہوجائیگی اور جرمون کی سزائین
شائستگی اور تہذیب کے ساتھ دی جائین گی۔ اور رعایا کی تعلیم کی ترقی ہوگی۔ سلطنت وکٹوریا دنیا
کی قومون مین اور اپنی اولاد مین اپنی نیک نامی کو ثابت کریگی +

اشتہار ملکہ کی تخت نشینی کا

سینٹ جیمس کے قصر مین ۲۱ جون ۱۸۳۷ء کو دستور کے موافق ملکہ معظمہ برطانیہ
اعظم اور آئرلینڈ کی سلطنت کا اشتہار دیا گیا۔ اشتہار یہ تھا کہ "چونکہ قادر مطلق
خداتعالی نے اپنی مرضی کے موافق ہمارے خداوند بادشاہ ولیم چہارم کو جسکی بادشاہت
ومتبرک ہی اپنے پاس بلا لیا۔ یونائیٹڈ کنگڈم برطانیہ اعظم اور آئرلینڈ کا تاج شاہی
بلند مرتبت صاحب قدرت شہزادی الکسانڈرینا وکٹوریا کے سرپر اسلیئے رکھا
جاتا ہی کہ سوائے اسکے کوئی اور تاج شاہی کا مستحق نہین ہے لیکن اگر آئندہ ولیم چہارم
کے بچہ اسکی ملکہ کے ہان پیدا ہو تو اسکا استحقاق محفوظ ہے اس مملکت کے ہم واہنی
و دنیاوی لارڈس اور امرائے اعظم و شرفائے معظم لارڈ میئر اور ایلڈرمین ور لنڈن
کے رؤسا اسلیئے جمع ہوئے ہین کہ ہم سب دل و زبان سے اقرار کرکے ایک ہی آواز سے
اشتہار دین اور اعلان کرین کہ بلند مرتبت و صاحب قدرت شہزادی الکسانڈرینا
وکٹوریا بسبب وفات ہمارے بادشاہ کے خدا کے فضل و کرم سے برطانیہ اعظم اور
آئرلینڈ کی ملکہ دین پناہ ہوئین۔ قانوناً و شرعاً صرف یہی جہان پناہ سلطنت کی مستحق

تھین۔ ایمین جو مستثنیٰ صورت ہی اسکا اقرار ہم نے اوپر کیا ہی ہم سب اقرار کرتے ہین
کہ انکی اطاعت ایمان کے ساتھ کرینگے اُنکے ساتھ اپنی عاجزانہ محبت دل سے رکھین گے
خداتعالی عورت مرد بادشاہون سے سلطنت کراتا ہی ایسے ہم عاجزی کے ساتھ دعا مانگا
کرینگے۔ کہ شہزادی وکٹوریا کی سلطنت کو وہ اپنی برکتین عطا کرے اور وہ برسون مدتون
ہمپر بخیر وخوشی سلطنت کرے۔ کن سنگ ٹن کے کورٹ مین یہ اشتہار ۲۰
جون ۱۸۳۷ع کو اور سلطنت کے سال اول مین دیا گیا۔

(خدا ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے)

اِس اشتہار پر جو لارڈس موجود تھے اُنھون نے دستخط کیئے +

۲۱-جون کو دستور کے موافق اِس رسم کے ادا کا وقت ۱۰ بجے مقرر ہوا تھا۔ اِس سے پہلے
بھی قصر شاہی کے سارے رستے اور اُسکے کوٹھے اور دروازے اور اونچے مقامات ایسے بھر گئے تھے کہ تل
رکھنے کو بھی جگہ نہ تھی۔ اِس صحن مین اور اُس دروازے کے آگے جہان ملکہ معظمہ رونق افروز ہوئین لیڈیان
اور شرفا جمع ہوگئے۔ کنگورے اور دیوارین تک آدمیون سے خالی نہین تھین۔ دس بجے پارک سے توپین
چھوٹین اور اُسکے ساتھ ملکہ معظمہ قصر کے کمرہ حاضری مین رونق افروز ہوئین۔ اِدھر اُدھر اُن کے
لارڈ میل بورن اور لارڈ لینس ڈون تھے۔ چیرز کی آوازون کے مارے کان پھٹے جاتے
تھے۔ ملکہ کی والدہ ماجدہ بھی پیچھے کھڑی ہوئی تھین۔ انکی تحسین و آفرین کا بھی ایک غل شور تھا۔ ملکہ
معظمہ تھکی ہوئی تھین۔ رنگ زرد ہو رہا تھا۔ مگر چیرز کے جواب شاہانہ دیتی تھین۔ وہ ماتمی لباس پہنے
ہوئے تھین۔ ملکہ اور اُنکی والدہ اِس جلسہ کو بڑے شوق سے دیکھ رہی تھین اور باجے بج رہے تھے
اور کل مراسم شاہی ادا ہو رہی تھین۔ کہ اشتہار محررہ ۲۰۔ جون جو ہمنے اوپر لکھا ہی۔ باواز بلند پڑھا
گیا۔ ملکہ معظمہ اُسکو سنتی رہین۔ لوگون کے دلون مین وہ خوشی کے جوش اُٹھتے تھے کہ ملکہ کو خدا سلامت
رکھی گلاتے تھے۔ اور وہ زور و شور سے غل مچاتے تھے کہ ایک افسر نے پکار کر کہا کہ خاموش۔ دل پر
اُن آوازون کا جو ہول کے ٹکڑے اُڑاتی تھین ملکہ پر ایسا اثر ہوا کہ رونے لگین۔ اِس رونے کے واقعہ کو
مسٹر براؤننگ نے نظم مین موزون کرکے ایک یادگار عظیم بنا دیا +

مسٹر براؤننگ کی نظم کا ترجمہ

اے بیگم! تو بادشاہون کی وارث ہی۔ ایک بادشاہ کو موت کے بادشاہ نے جدا کیا ہے

ملکہ کا تنہائی میں دعا مانگنا

اب تو اپنی ماں کی چھاتی پر لیٹی ہوئی نہ رہ بلکہ اوروں کی شان و شوکت و عزت کیلئے بادشاہی اختیار کر اس ملک پر حکومت کر جو تجھے حد سے زیادہ چاہتا ہی تو تاج پہننے کے سبب سے روئی تجھ روتی ہوئی ملکہ کو خدا سلامت رکھے۔ تو سب دلوں کو پیاری ہوگی۔ تیرے آنسوؤں نے جو دلوں پر اثر کیا ہے وہ کسی قہرمان کا عصا اثر نہیں کر سکتا۔ تیری آنکھوں مین جلال و قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے وہ قہرمانوں مین نہیں دکھائی دیتا۔ جو محبت آزادیوں کی محافظت کرتی ہی وہ اُس قوم کو عجیب برکتین عنایت کرتی ہی جسکا بادشاہ تاج پہننے پر روتا ہی۔ تجھ روتی ہوئی ملکہ کو خدا اپنی خدائی برکتوں سے متبرک بنائے اور تیرے ملائم دل کو دیتا وہی محبت سے زیادہ دینی محبت سے پُر کرے جب دنیا کی سلطنت کا تخت قبر کی طرح نیچے جائے تو تو وہ تاج پہنے جس پیر فرشتے خوشی کی آوازین لگائین اور تو تاج آسمانی کے سر پر رکھنے سے نہ روئے

جب اِس رسم سے سب طرح سے اُنکو فراغت حاصل ہوئی تو محل مین جلدی جلدی قدم اُٹھاتی ہوئی اپنی والدہ معظمہ کے کمرے مین تشریف لیگئین اور اُنکی چھاتی پر سر رکھدیا۔ اور آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہادیا۔ ماں نے اُنکی تشفی و تسلی کی تو انہوں نے یہ فرمایا۔ ماما ماں مجھے مشکل سے اِسکا یقین ہوتا ہی کہ مین ملکہ انگلینڈ ہوں۔ مگر مین خیال کرتی ہوں کہ ملکہ ہوں۔ کیا مین نہیں ہوں؟

ماں نے جواب دیا کہ میری پیاری لاڈلی بالی تم ملکہ ہو۔ ابھی جس جلسہ سے تم آئی ہو اُس سے تم کو یقین ہو سکتا ہی کہ تم ملکہ ہو۔ تم نے سنا کہ تمہاری رعایا تمہارے نام کی خوشی کے نعرے مار رہی ہی اور پکار رہی ہی کہ خدا تم کو برکت دے۔

ملکہ نے جواب دیا کہ اب مجھے اپنے خصائل کے بدلنے کی عادت ڈالنی چاہیے جب تم اپنی بیٹی کو دیکھتی ہو کہ وہ ایسی سلطنت عظیم کی فرمان روا ہوگئی تو اُسکی درخواست جو سب سے اول ہی منظور فرمائیے کہ مین آپ سے دو گھنٹہ کے لئے جدا ہوں۔ یہ پہلا ہی دن تھا کہ بیٹی اپنی زندگی مین ماں سے جدا ہوئی ہے۔ یہ نوجوان ملکہ آدمیوں سے جدا ہوکر خلوت مین خدا کے سامنے یہ التجا کرنے لگی کہ اے خدا مین ایک بڑی زبردست سلطنت کی بادشاہ ہوں اُسکے فرائض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہی۔ وہ روز بروز اور سال بسال بڑھتی جائے گی تو میری اِن مشکلوں کو سہل کر

تاج رفعت بر سپہر روے طاعت بر زمین ٭ پاے دولت بر سر و فرق منت در سجود ٭

کنسنگٹن کے جلسہ کونسل کے موقع مین میز کے سرے پر ملکہ معظمہ رونق افروز تھین۔ اور میز کے پایہ کے پاس کے سامنے سیاہ مخملی کی ٹوپی پہنے ہوئے **ڈیوک سسکس** اور **چنسلر اعظم لندھرسٹ** اور **لارڈ براہم**۔ **ڈیوک ولنگٹن و جان رسل و جان پیل** اور **لارڈ میلبورن** ملکہ معظمہ کے مشیر و وزیر اعظم ہین۔ یہ نام یاد رکھنے چاہئین۔ یہی نامور امراے عظام کارکنان سلطنت ہین جنکا ذکر بار بار آئیگا ٭

ملکہ معظمہ نے اِس کام کو ایسی خوبی سے بے تکلف انجام دیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ساری عمر سے اس کام کی مشق کیا کرتی تھین۔ لارڈ **لینسڈون** اور اُنکے ہمراہیون نے آپس مین سازش کرکے ملکہ معظمہ کے روبرو کونسل کے کاغذات پیش کرنے مین گڑبڑ کی۔ مگر اُنھون نے اُسکو چلنے نہ دیا ٭

ملکہ معظمہ کی شہنشاہی

ملکہ معظمہ کا شہنشاہی پانا ان واقعات مین بھی عجیب و غریب ہے جو خیالی قصص و افسانون مین بیان ہوتے ہین۔ وہ تاریخ کی سطح سے بہت بلند ہی۔ مورخ جو زمانے کی تاریخ لکھتے ہین وہ بھی اس دادا الٰہی کی یاد مین متحیر ہوے ہین کہ اس شہنشاہی کے لیئے کیا خدائی ساز و سامان ہوے ہین۔ اِسکے دادا کے چھ بیٹے تھے جنمین سے دو بادشاہ ہوئے۔ اور دو اور بادشاہ ہوتے اگر اجل اُنکو فرصت دیتی۔ ایک چچا جو پہلے بادشاہ ہوا ہے اُسکے صرف ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ اٹھارہ برس کی عمر مین نابشاد نامراد لہلہاتی مرگئی۔ مردہ بچہ جن کر زندہ نہ رہی۔ دوسرا چچا جو بادشاہ ہوا اُسکے ہان دو بچے پیدا ہوے جو بجلی کی طرح اپنی چمک دکھا کے غائب ہوگئے۔ چچا اور باپ جو بادشاہ ہوتے وہ پہلے ہی دنیا سے رخصت ہوئے۔ باپ اِنکو دودھ پیتا چھوڑ مرا۔ ماں نے اِنکی پرورش و تعلیم کی اِس تعلیم کی برکت سے اور خداداد طبیعت کی جودت سے نوجوانی مین اِن مین وہ فرمانروائی کی قابلیت پیدا ہوگئی کہ بادشاہون کو بھی شاذ و نادر میسر ہوتی ہے۔ سلطنت کا روز اول ہی تھا کہ اِسمین وہ اپنا جوہر قابلیت دکھایا۔ کہ مدبران سلطنت اِسکو دیکھکر ششدر رہ گئے۔ یہ بیان بھی ہمیشہ یاد رہے گا کہ ایک چھوٹی لڑکی دنیا کی بڑی سلطنت کی شہنشاہ ہوگئی۔ کیا اِنکے ذمے کبھی جوابدہی نہ تھی یا جوابدہیون کا انبار اِنکے سر آن پڑا جس لو مین وہ ایک قدم نہین رکھتی تھین۔ اسمین اُنکو بڑی

کڑی کڑی منزلین طے کرنی پڑین۔ کیا اِن پاس کوئی بڑی چیز نہ تھی۔ یا گھڑی کی گھڑی مین آنہ
مین کوئی بڑی چیز نہ تھی جو ان پاس نہ تھی۔ وزراے معظم و امراے عظام و عہدہ داران لشکر
شرفا و اشرف و روسا کبیر اور وہ بزرگ جو کل کی بات ہی کہ انکو گودیون مین کھلاتے تھے اور
پیار کرتے تھے آج یہ سب اُنکی اطاعت کا اقرار قسم کرنیکے لیے حمیدہ سر بہو رہے تھے*

ملکہ معظمہ کے شوق اُن کی کم عمری کے سبب

اگرچہ ملکہ معظمہ بڑی دانشمند تھین۔ مگر کم عمری کا مقتضا یہ تھا کہ وہ بعض شوق بچون
کے سے بھی رکھتی تھین اور تفریح طبع کے مشاغل مین اوقات بسر کرتی تھین۔ وہ اپنے گھر کے
نوکرون کا انتظام نہایت خوش اسلوبی اور سلیقہ مندی سے کرتی تھین طبیعت شاہانہ رکھتی
تھین اور اُسکا زور اورون پر ڈالتی تھین۔ ایک دفعہ اُنکی ایک نوجوان معزز ملازمہ نے اُن کی
سواری کے وقت پر حاضر ہونے مین دو دفعہ دیر کی۔ جب تیسری دفعہ وہ دیر کرکے آئی تو اُسنے
دیکھا کہ ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین گھڑی ہے تو وہ اُس خاموش ملامت سے دلمین بڑی شرمائی اور
عذر کیا کہ مین نے حضور کو انتظار دکھایا۔ قصور معاف ہو۔ اِس پر ملکہ نے فرمایا کہ ہان صرف دس منٹ
اِس پر یہ ملازمہ ایسی خجل ہوکر گھبرائی کہ اُسکی شال جو کندھے پر سے گرپڑی تھی اُسکے اُوڑھنے مین
ہاتھ کانپنے لگے تو ملکہ معظمہ نے خود اُسکی شال کو اپنے ہاتھون سے اُٹھاکر اُڑھا دیا۔ اور فرمایا
کہ ہم سب کو اپنے فرائض کے ادا کرنے مین وقت کی کمال پابندی چاہیئے۔ اِن الفاظ نے اُس
نوجوان ملازمہ پر بڑا اثر کیا اور اُسکو اپنی ملکہ کی عادت معلوم ہوئی*

ملکہ معظمہ کے حالات سے عوام کو کم اطلاع تھی

اِس نوجوان ملکہ کے حالات پر عوام کو بہت کم آگاہی تھی۔ اسلیئے وہ اُنکے حالات کے
دریافت کرنیکے بڑے درپے رہتے تھے۔ عوام کیا خواص بھی اُنکی اصل حالت سے بالکل جاہل تھے
مدبران ملکی اور افسران شاہی بھی اُنکے حال سے لاعلم تھے۔ اُنکے حالات پر علم کس طرح نہ ہوتا
اُنکی والدہ ماجدہ نے کبھی اپنے سونیکے کمرہ کے سوا کہین اور سونے نہین دیا۔ اور لیڈی لیہ زین
کے سوا کسی غیر آدمی کو اُنکے ہمراہ ہونے نہین دیا۔ نہ کوئی اُنکا واقف کار نہ کن سنگٹن
مین کوئی ملازم۔ نہ ڈچس نورتھمبرلینڈ۔ اُنکی اتالیقہ جانتی تھین کہ ملکہ سے کیا کیا اُمید
کونی چاہیئین۔ ملکہ معظمہ سے پہلے کے زمانہ مین دو دربار شاہی تھے۔ ایک جارج چہارم
علم و عقل سے بہرہ نہین رکھتا تھا۔ دوسرا ولیم چہارم۔ جو ذی لیاقت نہ تھا۔

مزے اُڑائے جاتے تھے وہ آجکل میکدون مین تو اُڑائے نہین جاتے۔ اِن درباروں کے حالات کو جو لوگ بہ نظر التفات دیکھتے ہین وہ بھی ملکہ کی والدہ معظمہ کی اِس دانائی و ہوشیاری کی تعریف کرتے ہین کہ اُنھون نے اِن درباروں کی سوسائٹی سے حتی المقدور اپنی بیٹی کو دور رکھا اور اُس سے ملنے نہین دیا۔

ملکہ معظمہ کی وجاہت وحلیہ

ملکہ ایسی حسین نہ تھین جیسی وجیہ تھین۔ اِس وجاہت کے ساتھ اُنکے شاہانہ جلیل القدر منصب نے صورت کو بڑا دل آویز بنا دیا تھا۔ نوجوانی کے چہرہ پر اُنکی صاف پیشانی اور شفاف آنکھین دلربائی کرتی تھین۔ پانچ فٹ سے کم کوتاہ قدی نے نوعمری کو دوبالا کر دیا تھا۔ گول گول جسم نزاکت رکھتا تھا۔ بازو و ہاتھ موزون تھے۔ آواز بڑی لطیف تھی کہ جسکو سن کر مجلس کی مجلس خاموش ہوکر دنگ ہو جاتی تھی۔ اُنکی خوش آوازی پر قوم کو فخر تھا۔

باب پنجم سنہ ١٨٣٧ء

لارڈ میل بورن کا ملکہ معظمہ کو پولیٹکل تعلیم و تربیت کرنا

تخت نشینی کے وقت ملکہ معظمہ کا درجہ و رتبہ عورت ہونیکے سبب سے اگلے بادشاہوں کا سا نہ تھا اسلیئے اُنکے شاہانہ فرائض اور مناصب مین بعض تبدیلیاں ناگزیر تھین۔ جرمن مین ایک ریاست ہینوور تھی جسکا فرمانروا ١٧١٤ء مین انگلینڈ کا بادشاہ جارج اول ہوا تھا اُسوقت سے اِسکے حکمران انگلینڈ کے بادشاہ ہوا کرتے تھے۔ اور سلک قوانین کے موافق ہینوور کی بادشاہی مرد کے ساتھ مخصوص تھی۔ عورت اُسکی بادشاہ نہین ہوسکتی تھی۔ اِس وجہ سے ملکہ معظمہ اِس کی بادشاہ نہین ہوسکتی تھین۔ اِن کا چچا کمبرلینڈ کا ڈیوک آیرنسٹ وہان کا بادشاہ ہوا۔ اِس طرح ہینوور اور انگلینڈ دونون علیحدہ ہوگئے۔ جارج سوم کے بیٹے اور بیٹیاں جو زندہ تھین اُنکو یہ نتیجہ ناگوار خاطر ہوا تھا جو اُنکے بھائی ولیم چہارم کے مرنے سے اور نوجوان بھتیجی کے جانشین ہونے سے پیدا ہوا۔ اڈولفس فریڈرک ڈیوک کیمبرج جو جارج سوم کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اور اکیس برس سے ہینوور مین وائسرائے تھا۔ وہ بلا لیا گیا۔ اور آیرنسٹ وہان نیا بادشاہ ہوا۔

کہنے کو عزیز نہین تھا۔ اُسکی بہن شہزادی ایلزبیتھ پہلی جولائی ۱۸۳۷ء کو اس زمانہ کے واقعات مین تحریر کرتی ہین کہ میرے پیارے اوڈلفس کا ہینوور کو چھوڑنا مجھے مارے ڈالتا ہے۔ مجھے اسمین کچھ شبہ نہین کہ میرا بھائی آئرنسٹ جہان تک اُسکی قدرت ہے عدل ہی کریگا۔ مگر کل معاملہ ایسا اُلٹ پلٹ ہوگیا ہے میرے دل کا چین جاتا رہا۔

ہینوور کا یہ نیا بادشاہ اپنی بھتیجی ملکہ سے بالکل محبت نہ رکھتا تھا۔ اُسکی طبیعت مین شرارت تھی وہ ملکہ معظمہ سے بہت حسد رکھتا تھا۔ اور ڈیوک ولنگٹن کا دشمن تھا۔ جب ڈیوک نے جارج سوم سے پوچھا کہ آپکے بیٹے ڈیوک کمبرلینڈ سے لوگون کو زیادہ نفرت کیون ہے تو بادشاہ نے یہ جواب دیا کہ وہ ایسا شریر ہے کہ جن باپ بیٹون مین میان بی بی مین عاشق و معشوق مین دوستون مین باہم نیک سلوک و محبت دیکھتا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ ان مین عناد و فساد پیدا کردے۔ جب وہ انگلینڈ سے ہینوور گیا ہے تو لوگون نے ایک میڈل اسکے خارج الوطن ہونیکی خوشی کی یادگار مین بنوایا۔ اسنے ہینوور مین بھی جاکر اپنی حکمرانی مین بڑی شرارتین کین۔ ملکہ معظمہ کو اپنے خاندان سے ایسی سچی دلی محبت تھی کہ باوجودیکہ یہ چچا اُنسے حسد کرتا تھا۔ مگر وہ اسپر اور اُسکے گھرانے پر نظر عاطفت رکھتی تھین۔ انگلینڈ سے باہر تو اُن کے عورت ہونیکے سبب سے ہینوور کی شاہی انگلینڈ سے الگ ہوئی۔ اور انگلینڈ کے اندر انکے عورت ہونیکے سبب سے قانون فوجداری کے اندر بڑی تبدیلی ہوئی۔ پہلے ہر قسم کے سنگین جرم کی سزا موت تھی۔ ولیم چہارم کی پارلیمنٹ نے انسانیت یہ کی کہ سنگین جرمون کی تعداد گھٹاکر چار یا پانچ رکھین۔ لنڈن مین اولڈ بیلی مین سخت سزاؤن کے احکام بہت صادر ہوتے تھے۔ مگر یہ دستور تھا کہ بادشاہ خود انکی اصلاح کردیا کرتا تھا۔ عدالت سشن کے بند ہونے پر سشن کے احکامات کی رکورڈر بادشاہ کو اطلاع دیتا اور وہ فیصلہ آخری کردیتا۔ اب یہ ظاہر تھا کہ اس ناگوار و ناپسند کام کیلیئے ایک نوجوان لڑکی کب سزاوار تھی۔ اسلیئے پارلیمنٹ نے ایک ایکٹ پاس کیا جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کو اس کام سے فراغت ملی۔ مدت سے لنڈن سے باہر عدالت کا حکم شرف کے نام کافی تھا کہ یقینی مجرم کو پھانسی دیجائے اب لنڈن کے اندر بھی یہی عمل کیا گیا۔ ہوم سکرٹری ان عرائض پر جو مجرم کی سنگین سزا پر موثر ہون فقط اپنے اختیار سے سزا کی معافیون اور التواؤن اور تخفیفون کے احکام دے سکتا تھا

اور جب وہ سنگین سزاؤن کے احکام عدالت کی ترمیم کرتا تھا تو ملکہ کو رپورٹ کر دیتا۔ بعض اوقات ملکہ کو ان ترمیمات کی توجیہ پوچھنے پر برانگیختگی ہوتی تھی۔ مگر ہوم سکرٹری کا فیصلہ جو کیا جاتا تھا اسپر عمل ہوتا تھا۔ اگرچہ ۱۸۳۷ء کے قانون نے بادشاہ کے رحم کرنیکا حق باقی رکھا کہ جس مجرم کو چاہے اپنے رحم سے سزا معاف کر دے۔ مگر عملاً ایسا اثر اُسنے پیدا کیا کہ جس سے حق شاہی جو زندہ باقی رہا تھا وہ بھی منفی ہو گیا ؎

پہلے اس سے کہ ملکہ معظمہ پر ہر کام کے کرنیکا جو اُنسے پہلے بادشاہ کیا کرتے تھے تقاضا کیا جاتا اپنے تمام فرائض کاروبار سلطنت پر بہت توجہ کرتی تھین۔ جس لحظہ سے کہ اُنھون نے تخت شاہی پر قدم رکھا تھا وہ سلطنت کے اہم کامون مین مصروف رہتی تھین۔ اُنکے وزیر اعظم لارڈ میلبورن پولیٹکل تعلیم و تربیت کے معلم تھے۔ وہ اپنے اس کام مین مستغنی تھے۔ اور ملکہ معظمہ بھی انکی رشید شاگرد تھین۔ مگر وہ اپنی رائے کو بھی معاملات سلطنت مین دخل دیتی تھین اور قبل از وقت خود اعتمادی ان مین ایسی تھی کہ جس سے بعض دفعہ انکا یہ استاد دق ہوتا تھا۔ جب اُنکے سامنے لارڈ میلبورن کام پیش کرتے تو وہ اُسپر ہمہ تن مصروف ہو کر اسکی وجوہ پوچھتین۔ اور خود توجیہ کرتین۔ لارڈ موصوف کو لوگون نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مین دس بادشاہون کو اپنے قابو مین لا سکتا ہون مگر ایک ملکہ کو اپنے اختیار مین نہین لا سکتا۔ لارڈ موصوف کوئی کاغذ ملکہ کے ہاتھ مین دستخط کرنیکے لیئے نہین دیتے تھے۔ کہ وہ اُسکے بارہ مین طرح طرح کے سوال بیشمار نہ استفسار فرماتی ہون۔ ان کے سوالات کا سلسلہ اسپر منقطع ہوتا کہ مین اِس کاغذ پر اپنا نام جبتک نہین لکھ سکتی کہ فرصت مین اِسپر غور نہ کرون۔ ایک دفعہ صاحب موصوف نے کسی خاص موقع پر گورنمنٹ کا ایکٹ منظوری کے لیئے پیش کیا۔ اور اُسکے ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ وہ بڑا ضروری ہے تو ملکہ نے انکو تھوڑی دیر ٹھیرا کر یہ فرمایا کہ مین نے حق و ناحق باتون مین فیصلہ کرنا سیکھا ہے۔ مگر مین ضروری کا لفظ نہین سمجھتی کہ وہ کیا خرافات ہے نہ مین اسکا سننا چاہتی ہون ؎

لارڈ ممدوح نے ایک سرکاری کاغذ دستخط کرنیکے لیئے ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کیا اور اُسکی دلائل خوب بیان کین تو بھی اُنھون نے فرمایا کہ مین اپنے دستخط کرنیسے پیشتر اور باتین دریافت کرنی چاہتی ہون۔ تو پھر لارڈ موصوف نے وجوہ کے ساتھ عرض کیا کہ یہ کاغذ نہایت ضروری

ہو تو اسکے جواب مین اُنھون نے فرمایا کہ تمھارا کاغذ نہایت ضروری ہے اور مجھے نہایت ضروری ہے کہ کاغذ پر جب تک دستخط نہ کرون کہ اسپر مجھے پورا اطمینان نہ ہو ۔

جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئین تو لارڈ میل بورن کی عمر اٹھاون ۵۸ برس کی تھی۔ اور پولیٹکس مین تیس ۳۰ برس سے بھی زائد کے وہ جید تجربہ کار تھے۔ ۱۸۰۶ء سے ۱۸۲۹ء تک اُنھون نے کامنس ہوس مین اجلاس کیا تھا۔ اسکے بعد وہ اپنے باپ کے جانشین ہوس آف لارڈس مین ہوے اُنکا پولیٹکل دورہ فرقہ وگ مین شروع ہوا۔ مگر وہ کیننگ کے ٹوری انتظام مین شریک ہوکر ۱۸۲۷ء مین آئرش سکرٹری ہوگئے۔ اس عہدہ کا گیارہ مہینے تک امتحان کرکے وہ اس سے مستعفی ہوے تو وہ وگ پارٹی پر دل وجان سے فدا ہوئے اور اُسکے پیشوا بنے اور ہمہ تن اسی مین مصروف ہوے ۱۸۳۰ء مین وہ ہوم سکرٹری ہوئے۔ اور لارڈ گرے کے بعد ۱۸۳۴ء مین وزیر اعظم مقرر ہوے۔ اس سال کے آخر مین وزیر اعظم کے حقوق اور آزادی پر ولیم چہارم تاجدار سلطنت نے کچھ لعنت ملامت کی۔ بادشاہ کو یہ خوف بے وجہ پیدا ہوا تھا کہ وزارت نے **اسٹی بلشمنٹ چرچ** پر حملہ کرنے کا منصوبہ باندھا ہے۔ اُس نے میل بورن اور اُسکے ساتھیون کو برخاست کردیا۔ یہ آخر موقع تھا کہ اُسنے اپنی حرکت کو جو انتظام کی جان تھی کم عمر کردیا۔ اس سے تاج شاہی کا نقصان بہ نسبت اسکے ملازمین کے زیادہ ہوا۔ اور حلقہ شاہی مین یہ ٹرا ادنی مثال باقی رہی۔ لارڈ میل بورن کی جگہ سر رابرٹ پیل وزیر اعظم ہوئے۔ اُنھون نے فورًا پارلیمنٹ کو شکست کردیا۔ مگر ملک کی وگ پارٹی کی طرفداری کو زیادہ دکھایا تو پیل جلدی مستعفی ہوا اور میل بورن کی وزارت پھر قائم ہوئی۔ اور پہلے کی نسبت بالکل زیادہ ذی اختیار ہوگی۔ وہ چھ برس وزیر اعظم رہے چار سال ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین اور دو برس پہلے بادشاہ کے عہد مین ۔

اگرچہ لارڈ میل بورن اصل لبرائیل تھا اور کونسٹی ٹیوشنل کی خوبیون اور نیکیون کا مستحکم یقین کرنیوالا تھا۔ اور مذہبون کی مساوات کے اصول اعظم کا حامی کشادہ دلی کے ساتھ تھا مگر حال مین پارلیمنٹ کے ممبرون کے انتخاب کیلئے جو قانون بن رہا تھا۔ اُس مین وہ اپنا جوش دلی نمایان نہین کرتا تھا۔ اور بعض تدابیر معاشرت رعایا کی بہبودی و آسودہ حالی کے جنکے جاری ہونے کا پارلیمنٹ مین مددگار تھا اُنکو بے پروائی کی نظر سے خیال کرتا تھا۔ تو انین غلہ کے میان اثنین

لارڈ میل بورن کا عہد

لارڈ میل بورن کی لبرل خصلتین

وہ بڑا جوانمرد تھا اور زمانہ حال کی ریڈیکل پروگریم کو بعض سفسطائی کسانے والون کی خالی بکواس جانتا تھا۔ وہ اپنی اوضاع و اطوار مین زمانہ کی رسمون کا پابند نہ تھا۔ سخت کلامی پر مائل تھا اُسکو لوگ ترش مزاج شمار کرتے تھے۔ عام وضع طرار زبانی کی اسنے اختیار کر لی تھی۔ اُس کے گھر کی حالت خوش نہ تھی۔ اُسنے ۱۸۰۵ء مین شادی کی تھی مگر کچھ مدت کے بعد بی بی کو طلاق دیدی تھی۔ اِسکی بڑی تفریح طبع علم و ادب کے مطالعہ مین تھی۔ اگرچہ وہ معاشرت کی رکاوٹون مین صابر نہ تھا۔ مگر لیڈیون کی سوسائٹی مین ہر دلعزیز تھا*

لارڈ میل بورن کا ... ملکہ معظمہ کا پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہونا

نئے بادشاہ کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کرنے مین سخت دشواریان پیش آئین پہلے بادشاہ کے لیئے اُنکے فرائض ادا کرنیکے واسطے یہ عہدہ قطعی لازمی تھا۔ مگر ملکہ معظمہ کیلئے وزرا کو یہ خوف تھا کہ جس شخص کو یہ معتمد عہدہ دیا جائیگا وہ اُنکی نوعمری کے سبب سے اُنپر حاوی ہوجائیگا۔ اسلیئے لارڈ میل بورن نے تعریف کے قابل نفس کشی کرکے اِس عہدہ کو تمام سرکاری کامون کیلئے خود اختیار کیا۔ چونکہ وہ ملکہ معظمہ کا وزیر اعظم بھی تھا اور پرائیویٹ سکرٹری بھی۔ تو ضرور تھا کہ وہ ہمیشہ اُنکے ساتھ رہے سلطنت کے اول دو سالون مین وہ ہر وقت ہمراہ رہتا تھا۔ صبح کے وقت زیادہ تر ملکہ کے ساتھ کام مین مصروف رہتا اور دوپہر کے بعد سواری مین ساتھ جاتا۔ شام کو ڈنر مین شریک ہوتا۔ گریویل صاحب کہتے ہین کہ مجھ سے جارج ڈلی پرس صاحب نے کہا کہ ملکہ اور وزیر اعظم کے درمیان جو برتاؤ برتے جاتے ہین ہین اُن کو دیکھکر متحیر ہوگیا۔ وزیر ملکہ کے ساتھ مربیانہ محبت رکھتا ہے۔ اور اُنکا ادب تمیز کے ساتھ کرتا ہے۔ وزیر پر ملکہ اعتماد کلی رکھتی ہین اور اُسکو اپنا انیس و جلیس بنانے سے خوش ہوتی ہین۔ گریویل صاحب یہ بھی لکھتے ہین کہ ملکہ کی زبان پر وزیر کا ذکر اکثر رہتا ہے وہ ڈنر مین اُسکو اپنے برابر بٹھاتی ہین۔ خواہ کوئی اور کیسا ہی معزز آدمی ڈنر مین بیٹھا ہوا ہو۔ وزیر کی کوئی بیٹی نہین اگر ہوتی تو وہ اُسکو ملکہ سے زیادہ نہ چاہتا۔ دنیا مین اُسکا دل محبت منزل کوئی چیز محبت کرنیکے لیئے سوائے ملکہ کے نہین رکھتا۔ اسلیئے ان ہی پر دل و جان سے فدا ہے اُسکو صرف یہی کام ہے کہ وہ ملکہ کی تعلیم و تربیت کرے اور اُسکے عقل و فہم و فضائل کو دنیا مین دلکش بنائے۔ اِس کام سے زیادہ کوئی بڑا کام جوابدہی کے لیئے نہین رکھتا۔ مجھے اِسمین شبہہ

نہین کہ میل بورن سب طرح سے اِس مشکل کام کے لیئے لائق ہی - ملکہ معظمہ کی یہ خوش نصیبی ہی کہ ایسا وزیر صائب تدبیر اُنکے ہاتھ آیا ہی جو اپنے فرائض عظیم کو دانائی اور ایمانداری سے عزت کے ساتھ ادا کرتا ہی - اسکی دانائی و کاردانی و نیک کرداری و خوش رفتاری کی بڑی دلیل یہ ہی کہ سارا اور بارشاہی اسکا مدح سراہے اسکا ادب کرتا ہی - اسکو پسند کرتا ہی - ملکہ معظمہ پر لارڈ میل بورن کے کہنے کا بڑا اثر تھا - چنانچہ جب ملکہ معظمہ سے ایک مصنف نے یہ اجازت مانگی کہ اپنی کتاب کو اُنکے نام نامی سے معنون کرے تو اُنھون نے کتاب لیکر لارڈ میل بورن کو دیدی کہ اسکو پڑھکر اپنی رائے اسپر دے اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ کی رائے اس کتاب کی نسبت بُری ہوگی تو مین اپنے نام سے اس کتاب کے مشتہر ہونیکی اجازت نہین دونگی - یہ کتاب میل بورن کو دلچسپ نہ معلوم ہوئی تو ملکہ معظمہ نے اِس سبب سے مصنف کو اجازت نہ دی کہ کتاب اُنکے نام سے مشتہر کرے ٭

لارڈ میل بورن وہ کونسٹی ٹیوشنل اُصول ملکہ معظمہ کے خوب ذہن نشین کرتا تھا جو بادشاہ کی آزادی کے منافی و منکر تھے - ملکہ معظمہ کا باپ فرقہ وگ کے ساتھ بہت ارتباط اور اتحاد رکھتا تھا اور اُنکی مان اِس فرقہ کی کن سنگ ٹن مین بڑی خاطر و تواضع کرتی تھین اور شاہ ولیم چہارم سے جو فرقہ ٹوری کا بڑا مربی تھا اُنکی عداوت بڑھتی جاتی تھی - اسلیئے ملکہ معظمہ کی طبیعت کا مقتضا یہ تھا کہ وہ فرقہ وگ کو اپنا انیس و جلیس بنانا چاہتی تھین - اور فرقہ وگ کو فرقہ ٹوری پر ترجیح دیتی تھین اور اِس بات کو وہ چھپاتی بھی نہ تھین - اُنکی طبیعت کی نخوت و بے چینی اِن پولیٹکل مسائل کو جو بادشاہ کے جاہ و منصب و حکومت مین مداخلت کرین من و عن نہین تسلیم کرنے دیتی تھین - وہ اپنی رفعت جاہ اور شوکت جو ابد ہی ہو جو برائے نام بادشاہ کے لیئے رہ گئی تھی فخر کرتی تھین اور کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ کے باب مین لارڈ میل بورن باربار متنبہ کرتا تھا کہ وہ آزاد نہین ہی تو وہ اُسکے بڑے حصہ کو بے چون و چرا تسلیم کرتی تھین - مگر اُسکے معنی عمل کرنیکے لیئے اپنی طرف سے بیان کرتی تھین ٭

ملکہ معظمہ اپنی فرزانگی کے سبب سے اپنے تئین ناتجربہ کار سمجھتی تھین اور جانتی تھین کہ اِن لوگون پر اعتماد کرنے کی اشد ضرورت ہی کہ اُنسے معاملہ فہمی مین زیادہ دیرینہ تجربہ کار ہون لیکن اُنھون نے کسی معنی کر وزرا کی اطاعت کو نہ لفظاً نہ معناً قبول کیا - اپنی سلطنت کے روز اول سے آخر دن تک جتنے معاملات گورنمنٹ کے اُنکے روبرو پیش ہوے - اُنھون نے اِن مین ذرا تامل نہین کیا

کہ اپنے عہدہ داروں سے استفسارات کرین۔ اُنکے فیصلوں کے منظور کرنے سے پہلے اپنے غور و خوض کیلیئے وقت کو چاہا۔ اور اپنی آزادانہ رائے اور خیالات کو فہانت سے آزادانہ بیان کیا۔ اگر اُنکے وزرا نے کسی معاملہ مین شبہہ بیان کیا کہ ہمین کیا کیا جائے تو اُنھون نے بتلا دیا کہ مین اسمین یہ کرنا چاہتی ہون۔ غرض اپنی رائے کو سُنا دیتین اور آخری فیصلہ کرنے اور پولیسی اختیار کرنے کو بالکل اپنے مشیر مدبرون کی فرزانگی کے حوالہ کر دیتین۔ اگر وہ اسمین کسی کام کا کرنا ایسا پسند کرتے جو اُن کو پسند نہوتا اور اُنکے ناپسند کرنے کا کچھ اثر نہوتا تو شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا کہ وہ اُس پر خانگی طور پر لعنت ملامت نہ کرتین ۰

ملکہ معظمہ کے وزرا کا اور خود اُن کا اولی فرض یہ تھا کہ خانۂ شاہی کے ملازمین کا بندوبست کیا جائے۔ جو اصول پہلے اس کام کے لیئے مقرر تھے وہ اسلیئے کام نہین آسکتے تھے کہ اب بادشاہ عورت تھی جسکے خاص ملازمین مستورات کا ہونا بجائے مردون کے ضروری تھا۔ اُنھون نے یہ بڑا عالی شان انتظام کیا کہ ایک مسٹریس آف روب اور آٹھ لیڈیان بیڈچیمبر اور آٹھ میڈ آف آنرکو اپنے گھر کی ملازمت کیلیئے کافی جانا۔ اُنکے ماموں لیوپولڈ نے اُن سے التماس کیا کہ وہ ان ملازمین کے پسند کرنے مین پولیٹیکل خیالات سے بالکل جاہل نبجائین۔ گھر کے عہدون کے لیئے جن عورتونکی ضرورت تھی اُنکے لیئے کوئی ایک بھی ذی جاہ ذاتی دوست نہین ملا۔ وگ وزرا کی بیویان اور بیٹیان اُن کو اس کام کیلیئے ملین اور اُنھون نے لارڈ میلبورن کی اس خلافِ مصلحت صلاح کو مان لیا کہ اول اُنکے گھر کے عہدہ دار بالکل وگ مین سے مقرر ہون۔ اُنھون نے مارشنس لینسڈون سے درخواست کی کہ وہ مسٹریس آف روب کے عہدہ کو قبول کرین۔ اگرچہ اُنکی صحت اس عہدہ کے قبول کرنیکی اجازت نہین دیتی تھی۔ مگر اُنھون نے بیڈچیمبر کی پرنسپل لیڈی کا عہدہ منظور کر لیا۔ اور گھر کا اعلےٰ درجہ کا عہدہ مسٹریس آف روب کا جولائی ۱۸۳۷ء کو ڈچس سدرلینڈ سے معمور ہوا جو ملکہ کی نہایت ہی دوست تھین۔ غرض ملکہ معظمہ کے گھر کی مستورات اعلیٰ عہدہ دار یہ تھین۔ مسٹریس آف روب۔ ڈچس سدرلینڈ پرنسپل لیڈی آف بیڈچیمبر۔ مارشنس لینسڈون اور لیڈیس آف بیڈچیمبر۔ مارشنس آف ٹیوس ٹوک وکونٹس چارلے مونٹ کونٹس مل گریو لیڈی پورٹ مین و لیڈی لٹل ٹن و لیڈی برہام وکونٹس ڈرہم اور بیڈچیمبر کی عورتین لیڈی کیرولائین بیرنگٹن

گھر کے ملازمین کا انتظام اور ملازمین مستورات

ولیڈی ہیریٹ کلایو ولیڈی شارلٹ کوپلی وڈسکونٹیس فورلیس واونرابل مسٹریس برینڈ
ولیڈی گارڈنر واونرابل مسس جی کیمبل پرفیڈنٹ وملازمہ بیڈ چیمبر مس ڈیویس اورمیڈس آف
آونرابل ہیریٹ اوبرا ونرابل مارگریٹ ڈلسن واونرابل کیرولائین کوکس ؎ اونرابل مس کاوندش ؎
اونرابل ہیٹیل ڈاؤلے جٹ ومس امیلیا میری ومس ہیریٹ لیسٹر ومس میری سپرنگ رائس *
مردبھی اعلیٰ عہدہ دار وگ وزارت مین سے منتخب کیئے گئے۔ ملکہ نے صرف یہ ظاہر کیا کہ انکی ماں
کے گھر کا اوراپنے گھر کا ماسٹر سرجان کونروئے جسکو کبھی اُنھون نے پسند نہین کیا اپنی خدمات سے
مستعفی ہو اورتین ہزار پونڈ پنشن پایا کرے اُسنے جو آیرش پیرہونیکی درخواست کی وہ نامنظور کی
ملکہ معظمہ کے پرائیویٹ سکرٹری کا عہدہ جو لارڈ میل بورن نے قبول کرلیا تو اس سبب سے
اُس گڑھے مین گرنے سے بچ گئین جو اُنپر آفتین لاتا۔ گھر کے وہ اراکین جنکے حلقہ مین اُنھون نے
پرورش پائی تھی مدعی تھے کہ ہم ملکہ کی ہدایت کرنے کا حق رکھتے ہین۔ جب سے کہ اُنھون نے اپنی زندگی
کا کام محنت کا شروع کیا ہے۔ اُنکی ولادت پردیس مین تھی۔ اِسمین اُنکی خود اپنی غرض تھی کہ اِسکے
اثر کی مستقل وزارت ویسی کونسل سے پیدا ہو۔ شاہ لیوپولڈ ملکہ معظمہ کے باپ کی جگہ تھا وہی ابتک
اُنپر حاوی تھا اور آخر دم تک اُنکا مشیر وصلاحکار رہا۔ جب وہ بالغ ہوئین تو شاہ نے اپنے معتمد دوست
اور سکرٹری سابق بیرن سٹوک میر کو بھیجا کہ وہ پولٹیکل تعلیم مین اُنکا رہنما بنے۔ ملکہ معظمہ کے
سلطنت کے اول پندرہ مہینون مین متواتر ہمراہ رہا۔ مگر کبھی کسی عہدہ پر وہ نامزد نہین ہوا جب
ملکہ کے پرائیویٹ سکرٹری ہونے کا سوال پیش ہوا تو وہ بہت خوشی سے بیرن کو اس عہدہ
کے دینے کا فکر کرتی تھین۔ وہ دلی محبت اُسکے ساتھ رکھتی تھین۔ اکثر وہ کہا کرتی تھین کہ افسوس ہے
کہ کبھی میرے اِس بوڑھے عزیز کی لیاقت کی جیسی کہ قدر ہونی چاہیئے تھی نہین ہوئی *
بیرن سٹوک میر کوبرگ کا باشندہ تھا۔ وہ لیوپولڈ کے ساتھ سنہ ۱۸۱۶ع مین ڈاکٹر
ہوکر انگلینڈ مین آیا تھا۔ اب اُسکی عمر پچاس برس کی تھی۔ وہ سچا ہوا خواہ اپنے آقا اور خاندان
سیکس کوبرگ کا تھا۔ اِنکے ساتھ محبت کرنیسے اِسکو اپنے کسی فائدہ کا خیال نہ تھا۔ لارڈ
پامرسٹون نے جو اِس سے کچھ اتحاد نہین رکھتا تھا کہا کہ اب تک مجھے اِسکی برابر کوئی بے غرض آدمی
نہین ملا۔ اِسنے دانشمندانہ انگریزی تاریخ کا مطالعہ کیا اور بڑی گرم کوشش سے کونسٹی ٹیوشن کے

کے مسائل پر غور کیا۔ یہ اسکی بڑی نیکی تھی کہ اُسنے ملکہ معظمہ کو صلاح دی کہ وہ اپنے جاہ و منصب کے قائم و برقرار رکھنے کیلیے پارٹی اور سازشوں سے اپنے تئین الگ تھلگ رکھین گو سٹوک میر بڑا دانشمند فرزانہ تھا۔ مگر وہ برٹش گورنمنٹ کی اندرونی کارروائیوں کو نہین سمجھا۔ یہ اُسکی رائے معقول تھی کہ بادشاہ چین کا حاکم جلد ہی سر جھکانے والا نہین ہو۔ لیکن اُسکا یہ مناقشہ کہ اگر بادشاہ مین دیانتداری کی کافی لیاقت ہو تو وہ خود اپنی وزارت کا کام کر سکتا ہے بالکل مغالطہ دہی تھی۔ اِس مقولہ کا ملکہ معظمہ کے کان مین جانا اندیشناک تھا +

اِس رائے کے سبب سے سٹوک میر بار خاطر ہو گیا جو ملکہ معظمہ اور اُسکے وزرا کے ساتھ ہمیشہ آمد و رفت رکھتا تھا۔ ملکہ معظمہ کے حق مین اِسکا رہنا مفید نہین معلوم ہوتا تھا۔ انگریزی پبلک ملکہ معظمہ کے ساتھ اِسکے رہنے پر حسد کرتی تھی۔ اور اِسکے ساتھ دشمنی کا اِس طرح اظہار ہوا کہ سب لوگون کے دلون مین یہ امر منقش ہوا کہ یہ جرمن بیرن ملکہ معظمہ پر تخت کے پیچھے ایک مخفی اثر برخلاف قوم کے پیدا کرتا ہے۔ کامنس ہوس کے وگ سپیکر نے ابتدائے سلطنت مین بہت دنون پہلے اِس مضمون سے پارلیمینٹ کو اطلاع دی اور ڈرایا۔ اِسپر لارڈ میل بورن نے بڑی حقارت کے ساتھ اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ مگر جب یہ مشہور ہوا کہ ملکہ معظمہ کے پرائیویٹ سکرٹری کا کام بیرن کرتا ہے تو میل بورن نے اِسکی نفی مین اشتہار دیا۔ چند مدت کیلئے پبلک کی توجہ سٹوک میر کی طرف سے ہٹ گئی۔ وہ شاہی حلقہ کا مدت تک ایک رکن رہا۔ انگلینڈ مین جو اِسپر حاسدانہ شبہات اول لگائے گئے وہ کبھی مایوس نہین ہوا +

ملکہ معظمہ کی صداقت دلی اپنی قدیمی گورنس (اتالیقہ) لیہ زین پر نمایان تھی اِسکے سبب سے لوگون کو یہ خوف نہین پیدا ہوا کہ ملکہ پردیسی مشیر کارون کے ہاتھ مین ہے۔ وہ اپنی شاگرد کی قدیمی پرائیویٹ سکرٹری تھی۔ جیسے کہ اُنکے تخت نشین ہونے سے پہلے تھی وہ تخت نشینی کے بعد بھی رہی۔ ملکہ اِس سے پرائیویٹ کام لیتین کبھی سرکاری کام اُنکے علم مین نہین لاتین جب وزرا ایک دروازہ سے داخل ہوتے تو وہ دوسرے دروازہ سے چلی جاتی۔ بیرونس اپنے کام کو خیر خواہانہ خوشی سے کرتی تھی +

ملکہ معظمہ نے تخت نشین ہوتے ہی قصر شاہی کے بہت سے کمرون کو آراستہ کر کے جدا

رہنا اختیار کیا۔ اور ماں کے رہنے کیلئے جدا کمرے دیئے۔ یہ کام ملکہ معظمہ کا بڑا دانائی کا تھا گریو
ویل صاحب کے روزنامچہ سے تاریخوں مین کشمر حالات لکھے جاتے ہین۔ اُنسے ہم ڈچس کنٹ کے
جدا رہنے کا حال لکھتے ہین۔ صاحب ممدوح صوف اِس اُصول کے پابند ہین کہ کوئی ہسٹری (تاریخ) یا آٹو
بائی اوگرفی (سوانح عمری) اپنے سچے ہونے کا دعوے نہین کر سکتی۔ جب تک اُسمین ہر معاملہ
کی ساری ممکن صورتین پہلو نہ دکھلائے جائین۔ مگر صاحب ممدوح صوف مین دو باتین ہین۔ اول وہ تعریف
و ستائش کی لنسبت نکتہ چینی و عیب بینی و خردہ گیری کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ دوم وہ جن باتون
کو اور لوگون سے سنکر یقین کر لیتے تو اُنکو اپنے تعصب میلان خاطر کے رنگ سے رنگ دیتے
صاحب موصوف اپنے ۔ ۳۰۔ جولائی ۱۸۳۸ء کے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ شہزادی ڈیلیون
نے کل مجھ سے کہا کہ مین نے ملکہ سے ملاقات کی وہ بڑی خلیق و رحیم و کریم مجھے معلوم ہوئین
مگر ڈرپوک ہین۔ اور اُداس ہتی ہین۔ مجھ سے اُنھون نے معمولی روزمرہ کی باتین کین۔ اُس نے
مجھ سے یہ بھی کہا کہ مین ملکہ کی ملاقات کے بعد ڈچس کنٹ سے بھی ملنے گئی تو مجھے معلوم ہوا کہ
مایوسی کے رنج نے اُنھین مار رکھا ہے۔ گو ملکہ اپنی ماں سے محبت و توجہ کے ساتھ ملتی ہین مگر ماں سے
بالکل اپنے تئین آزاد رکھتی ہین۔ جسمین ڈچس اپنی ذلت و حقارت جانتی ہین۔ ملکہ نے جس ذلت اور
خواری سے سر جان کو نرہ سے کو موقوف کر دیا اُسکا رنج اُن کے لیئے سوہان روح بن رہا ہے۔ اُنھون نے
کہا کہ میری بچی جو اٹھارہ برس تک میری زندگی کا عین مقصود اور میری ساری امیدوں اور ارمانون
کا مرکز رہی اب وہ مجھ سے جدا ہو گئی ہے اور جن جن کے ارمانون کیلئے مین جیتی تھی وہ سب خاک
مین ملگئے ہین۔ یہ حال سُنکر مین نے ڈچس سے کہا کہ دنیا مین تم سے زیادہ کون خوش نصیب ہوگا
کہ جسکی بیٹی آج اِس معراج پر پہنچی ہے۔ اور اُسکی مدح و ثنا کی آوازون سے سارا عالم گونج رہا
ہے۔ بس بیٹی کی یہ عزت و شان و شوکت و فتح و نصرت آپکی خوشی کے لیئے کافی ہے۔ اسپر ڈچس نے
زہر خند کرکے سر ہلایا جس سے اُنھون نے یہ بتلایا کہ میری ساری آرزوؤن کے بر آنے ہی نے مجھے
نہایت درجہ ناخوش کیا ہے۔ بادشاہ ولیم چہارم مجھ سے انتقام لینا چاہتا تھا۔ مگر وہ یہ نہین
جانتا تھا کہ انتقام کس طرح لون۔ مگر مجھ سے وہ انتقام لیا جا رہا ہے کہ اگر اُسکی روح موجود ہوگی تو
اِس رنجیدگی و مایوسی کو دیکھکر خوش ہو رہی ہوگی۔ اِس بات مین شبہہ کرنا ناممکن ہے کہ جب

جب ملکہ اپنا اعتماد پیدا کرتی ہین اور اپنے فضائل کو بروے کار ظاہر کرتی ہین تو وہ اپنے مستحکم و مستقل ارادون کو ظاہر کرینگی۔ تمام خفیف کامون مین جو کورٹ سے متعلق ہین اُن مین شاہانہ اور جو محل سے متعلق ہین اُنمین مالکانہ اس طرح کام کرینگی کہ گویا وہ ہمیشہ سے ان کامون مین ماہر تھین *

ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں شاہ لیوپولڈ کو اپنی ابتدائی عمر مین تلخی سے بسر ہونے کی شکایت لکھی تھی اُسکو مسٹر گرے ویل ڈچس کی مدارات پر جو بیٹی کے ساتھ تھی محمول کرتے ہین۔ حالانکہ اُن کی آغاز عمر کے سارے حالات دوسری طرح کے ہین *

کورٹ کی ایک گپ یہ بھی ہے کہ لیہ زین کی بڑی محبت ڈچس کی ملازمہ سیلہ سے تھی اس سے سرجان کونروے لڑ پڑا۔ اور اُسکو موقوف کرادیا جسکے سبب سے لیہ زین نے جان کونروے کی نسبت ایسے بُرے خیالات ملکہ معظمہ کے دلمین پیدا کیئے کہ اُنھون نے اُسکو موقوف کردیا۔ مان کو جس طرح معاملات سلطنت سے ملکہ معظمہ نے جدا رکھا وہ اُنکی عین دانائی اور فرزانگی تھی۔ گو اچھی مان اسکی حرکت کو دانائی سے بعید جانتی ہون اور اُس سے آزردہ اور رنجیدہ رہتی ہون۔ انگریزی قوم کو یہ اعتقاد خوف تھا کہ مان کے ساتھ رہنے کا اثر ملکہ پر اچھا نہ ہوگا۔ چنانچہ ہوس آف لارڈس مین لارڈ بروہم نے ڈچس کنٹ والدہ ملکہ کی نسبت کہا کہ وہ اِنکے پھسلانیوالی اور بہکانیوالی ہین جسکی مخالفت مین بڑے غصہ سے لارڈ میل بورن نے اپنی رائے کو ظاہر کیا کہ وہ ملکہ کی والدہ پولٹیکل دائرہ سے خارج رہتی ہین اُنکو پھسلانیوالی کہنا بالکل غلط ہے *

شاہی رسوم عامہ پر ملکہ معظمہ بہت توجہ کرتی تھین۔ کن سنگ ٹن مین اُنھون نے اول لوی لی سپاہیانہ لباس پہنا اور شاہی تمغہ زیب تن کیئے اِس مین کل سفیر دول خارجیہ کے اور انکے معتبر مصاحبین آئے۔ اِسکے بعد پبلک گروہون کے نائبون کا ایک سلسلہ بندھا جس نے تہنیت و تعزیت کی ایڈریسین پیش کین۔ سب کا جواب ملکہ معظمہ نے تمکین و وقار کے ساتھ دیا۔ ۱۷ جولائی کو وہ پارلیمنٹ کے برخاست کرنیکے لیئے گئین۔ یہ جانا اس قانون کے موافق تھا کہ بادشاہ کے مرنے کے بعد پارلیمنٹ برخاست ہو اور بعد چھ مہینے کے اندر ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب ازسرنو ہو۔ اور یہ عمل بھی دستور کے موافق تھا کہ پارلیمنٹ کے ہر اجلاس مین بادشاہ بذاتِ خود تشریف لائے

رسوم عامہ شاہی

پارلیمنٹ مین آنیکے دن قصر شاہی سے لیکر پارلیمنٹ کے مکان تک ملکہ معظمہ کے چہرہ مبارک کی
زیارت کے لیئے خلقت کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے تھے کہین تل رکھنے کو جگہ نہ تھی تین بجے
پارلیمنٹ کے مکان مین حضرت علیا اول مرتبہ نہایت نفیس لباس شاہانہ پہنے ہوئے اور سر پر تاج
الماس طراز لگائے ہوئے اور گلے مین جواہر نگار مالا ڈالے ہوئے اور سینہ کو تمغون سے آراستہ کیئے ہوئے
رونق افروز ہوئین ۔ حاضرین مجلس سروقد تعظیم کے لیئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ تخت پر جلوہ افروز ہوئین
تو انکے کان مین لارڈ میل بورن نے کہا کہ حضور دستور کے موافق اہل مجلس کو بیٹھنے کی اجازت
فرمائین تو انھون نے سر جھکا کے ایک انداز دلربا سے پیاری میٹھی آواز سے بیٹھنے کی اجازت دی
پھر زبان فیض ترجمان سے اہل مجلس کیطرف مخاطب ہوکر یہ تقریر دلپذیر بے تصنع و بے تکلف فرمائی
کہ مجھے اسکا بڑا شوق تھا کہ آپ صاحبون سے خود ملون اور آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرون
آپ صاحبون نے اپنی سچی محبت و وفاداری کے سبب سے بادشاہ سابق کی تعزیت کا اور میری تخت
نشینی کی تہنیت کا حق پورا پورا ادا کیا ۔ مین آپ صاحبون کو پورا یقین دلاتی ہون کہ مذہب پروٹسٹنٹ
جو قانونًا قائم ہوا ہے مین اُسکے مستحکم رکھنے کا دل سے مصمم ارادہ کرتی ہون اور کونسل کے آزادانہ
استعمال کے حقوق کی محافظ ہون اور آزادیون کی حامی ۔ اور بہبودی انام اور رفاہ عام کی متمنی
ہون ۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ غیر سلطنتون کے ساتھ میری مصالحت ہے ۔ مین اپنی تاجداری کی
پابندیون کو ایمانداری سے بجا لاتی ہون ۔ اور اپنی رعایا کے مقاصد اور اغراض کی نگہبانی کرتی
ہون ۔ ہر وقت میری تمنا سے دلی یہی رہتی ہے کہ امن و امان صلح و عافیت کی برکتون و نعمتون کو
قائم رکھون ۔ کچھ اور اور ضروری باتین بیان کرکے اپنی تقریر کو ان فقرون پر ختم کیا کہ مین جو سلطنت
کے تخت پر بیٹھی ہون اسکی جوابدہیون اور بازپرسون کو کما حقہ سمجھتی ہون ۔ میری [illegible]
اس بار عظیم کے اٹھانے مین اپنے ہاتھون سے بڑا سہارا دیتی ہے ۔ مین اپنے پروردگار پر پورا
توکل رکھتی ہون کہ وہ میری سب مشکلون کو آسان کریگا ۔ اور سب طرح میرا کفیل ہوگا ۔ [illegible] مذہبی
اور ملکی قوانین کو ضروری عقلی ترقیون سے استوار کرنے کو اپنا بڑا کام سمجھتی ہون اور جہان تک
میرا بس چلتا ہے عداوتون اور دشمنیون کو کم کرتی ہون اور ان اصول کے موافق عمل کرکے سب
موقعون پر اپنے پارلیمنٹ کی دانائی وزیر کی تدبیر اور اپنی رعایا کی محبت پر اعتماد کرتی ہون ۔ یہی تاج شاہی

کی شان و شوکت کے سنبھالنے کے اور کونسٹی ٹیوشن کے قائم کرنیکے اصلی ارکان رکین ہین"+

اِس جلسہ مین زبان کی فصاحت پر سب سے بہتر رائے دینے والا فینی کیمبل موجود تھا وہ کہتا ہی کہ ملکہ کی تقریر مین فصاحت بلاغت۔ طرز ادا حُسن بیان یہ سب کامل تھے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی تقریر اس سے بہتر سُننے مین آئے۔ ملکہ کی انگریزی زبان انگریزی زبان کی ملکہ ہی (کلام الملوک ملوک الکلام)+

پارلیمنٹ کے جلسہ مین قانون فوجداری کی ترمیم کا اور سنگین سزاؤن کے انسداد کا بل ملکہ معظمہ کی منظوری کے لیئے پیش ہوا اور پاس ہوا+

ملکہ معظمہ پر ایک شخص کا عاشق زار ہونا

ایک اشراف آدمی ملکہ معظمہ کے عشق مین گرفتار ہوا۔ اور اُسکے دماغ مین یہ خبط سمایا کہ میری قسمت مین لکھا ہی کہ ایک دن ایسا آئیگا کہ میرا بیاہ اِنکے ساتھ ہوگا۔ ایکدفعہ موقع پاکر ملکہ معظمہ کے وزٹ بک جسمین اُنکے ملاقات کرنے والون کے نام لکھے جاتے ہین اپنے دستخط کردئے مگر اُسکے دستخط جلدی سے پہچانے گئے اور کتاب مین سے چھیلے گئے۔ وہ ملکہ کی صورت دیکھنے کا ایسا شائق تھا کہ باوجود صاحب مقدور ہونیکے کن سنگٹن کے باغون کے مزدورون کا مددگار بن گیا۔ کہ اِس بہانہ سے اُنکی صورت ہر روز دیکھ لیا کریگا۔ شام کے وقت ہمیشہ فٹن مین بیٹھکر ایک جگہ ملکہ کی سواری کا منتظر رہتا۔ جبوہ آتین توجس طرف جاتین اُنکے ساتھ ہولیتا مگر آخر کو مایوس ہوگیا اور اُسکو تحقیق ہوگیا کہ مین نے اپنی قسمت کا لکھا غلط پڑھا تھا+

باب ششم

سنہ ۱۸۳۷ع

سول لسٹ اور کولینز کے معاملات یعنی ملکہ اور اُنکے خاندان کے وظائف اور انگریزونکی نوآبادیان

۱۳- جولائی سنہ ۱۸۳۷ع کو پارلیمنٹ مین جانیسے چار روز بعد اور تخت نشینی سے تین ہفتہ کے اندر ملکہ معظمہ

نے قصر کن سنگ ٹن کو چھوڑا۔ اس نواح کی رعایا کو اُنکے یہان سے جانیکا قلق تھا۔ اور اُنکو خود بھی اِس قصر سے جانیکا رنج تھا۔ جہان وہ پیدا ہوئی تھین اور سارا بچپن وہین گزرا تھا۔ لنڈن مین ان کی سکونت کیلیئے قصر بکنگھم تجویز ہوا تھا۔ سمارجان نیش نے اپنی تجویز سے اس قصر کی تعمیر جارج چہارم کے لیئے شروع کی تھی مگر وہ پورا نہ بنا تھا اُسکو ولیم چہارم نے پورا بنوایا۔ مگر اُسکو وہ ایسا ناپسند کرتا تھا کہ کبھی اُسمین نہین رہا۔ قصر سینٹ جیمس مین وہ ہمیشہ رہا۔ ملکہ معظمہ سے پہلے کوئی بادشاہ اس قصر مین نہین رہا۔ اول یہ اسکی درستی و آرایش ان ہی کے لیئے ہوئی۔ اخبار مین چھپا کہ کوئی محل اب تک ایسا سستا نہین بنا تھا جیسا کہ قصر بکنگھم۔ وہ ایک بادشاہ کے لیئے بنایا گیا اور دوسرے بادشاہ کے رہنے کیواسطے سجایا گیا۔ مگر ولیم چہارم نے جو اِسکے اندر رہنے مین تکالیف بیان کی تھین انکی اصلاح کیگئی۔ اور عمارت مین تبدیلیان کی گئین اور مکان بڑھائے گئے تو وہ بادشاہ کی سکونت کے قابل ہوا۔ مشرق مین ایک چوک بنایا گیا۔ محل کے عقب مین چالیس ایکڑ زمین مین باغ لگایا گیا اور ۱۸۵۶ء مین ایک بال روم تعمیر کیا گیا۔

ملکہ معظمہ کے حکم سے اس قصر مین ۱۷۔ اگست ۱۸۳۷ء مین **سگنور کوسٹا** کی ہدایت سے ایک جلسہ عظیم گانے بجانے کا ہُوا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے اہالی موالی کو حکم دیا کہ وہ اس جلسہ کی عزت کے لیئے اپنا ماتمی لباس اتار ڈالین۔ بڑے بڑے گویون نے اِسمین گانا گایا اور باجا بجایا۔

۲۱۔ اگست کو ملکہ معظمہ نے دروازہ سے باہر جاکر ہائیڈ پارک مین ایک نیا دروازہ کھولا اِسکا نام وکٹوریا گیٹ رکھا گیا۔ اور ۲۲۔ اگست کو پہلی ہی دفعہ ملکہ معظمہ قلعہ ونڈسر مین رہنے کے لیئے تشریف لے گئین۔ ۲۸۔ ستمبر کو اول ہی دفعہ بتجربہ سپاہ کے معائنہ کا کیا۔ قلعہ ونڈسر کی سپاہ محافظ نے رنکے روبرو مارچ ہوم پارک کو کیا۔ ملکہ معظمہ نیم سپاہیانہ لباس پہنے ہوتی تھین۔ چاہ زنخ۔ ان مین گلشین لگا ہوا ہزار ہزار بنا دیتا تھا۔ سپاہ کا دل اس لباس مین اُنکو دیکھکر باغ باغ ہوتا تھا۔ سب اُنکو سلام کرتے تھے وہ اُن کے سلام کا جواب ہاتھ سے دیتی تھین۔ ایک حکایت یہ مشہور ہے کہ ڈیوک ولنگٹن نے کورٹ مارشل کا حکمنامہ جس مین سپاہی کی پھانسی کا حکم لکھا ہُوا تھا دستخط کرنیکے لیئے اُنکے روبرو پیش کیا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ اُنکو معلوم ہوا کہ مجھے آدمی کی جان لینے اور بچانیکا اختیار ہے قدیمی دستور یہی تھا کہ قتل کے فتوے کی تعمیل جب ہی ہوتی تھی کہ بادشاہ اُسپر دستخط کر دیتا تھا

ملکہ معظمہ اُسپر دستخط کرتی ہوئی جھجکین اور آبدیدہ ہوئین۔ اُنھون نے ڈیوک ولنگٹن سے فرمایا کہ اس سپاہی کے حق مین کیا کوئی کلمہ خیر آپ نہین کہہ سکتے؟ ڈیوک نے جواب دیا کہ نہین۔ وہ بڑا بُرا سپاہی ہے تین دفعہ بھاگ چکا ہی۔ یہ جواب سُنکر پھر ارشاد کیا کہ آپ اس معاملہ مین دوبارہ غور کرین تو اُنھون نے کہا کہ بعض آدمی کہتے ہین کہ یہ سپاہی اپنے گھر مین بھلا مانس ہو۔ یہ ہوسکتا ہو کہ آدمی یون بھلا مانس ہو مگر سپاہی بُرا ہو۔ یہ بات سنکر حضرت علیانے ڈیوک کا شکریہ ادا کیا اور قتل کے فتوے پر معافی کا حکم لکھکر نہایت خوشخط دستخط کر دیئے۔ اور حکمنامہ کو میز پر ڈیوک کی طرف کپ کپاتے ہاتھون سے سرکا دیا آیندہ اس رحم دل ملکہ کو ایسے دردناک فرض کے ادا کرنیسے یون فراغت دی گئی کہ موت کے حکمنامون پر بجائے بادشاہ کے شاہی کمیشن کے دستخط ہونے لگے۔

۴۔ اکتوبر تک ملکہ معظمہ ونڈسر مین رونق افروز رہین۔ جارج چہارم نے جو اپنے انجنیر **جان نیش** کی تجویز سے برائیٹن مین ایک رفیع الشان مکان بنوایا تھا۔ اُس مین تشریف لیگئین لارڈ جان رسل ہوم سکرٹری اور اُنکی بی بی اُنکے ہمراہ تھین۔ ۴۔ نومبر کو قصر بکھنگھم مین مراجعت فرمائی ملکہ معظمہ کو مالک ہونیکی طفلانہ خوشی ہوتی تھی۔ وہ اپنے گھر کے کارخانون کی درستی مین بڑی مستعدی سے کوشش کرتی تھین۔ اپنے محلون مین جو اُنکی بود و باش کا طریقہ تھا وہ اُنکا اپنا ہی ایجاد تھا۔ وہ ایسی مہمانداری کرتی تھین جو پہلے کبھی بادشاہون مین نہین ہوئی۔ وہ اپنے مہمانون کو ساتھ لیکر سارے اپنے محل کو دکھاتین۔ یہانتک کہ باورچی خانون مین بھی اُنکو لیجاتین۔ وہ اپنے مہمانون سے ایسی خوش اخلاقی سے باتین کرتین کہ یہ معلوم ہوتا کہ اُنکے مُنہ سے پھول جھڑتے ہین۔ کھانے کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے بے تکلف ہوتا تھا۔ وہ اپنے اخلاق کے آداب کے قواعد بڑی سرگرمی سے مقرر کرتین۔ اگر کوئی اُنکی اصلاح جس سے اُنکے مہمانون کی خوشی زیادہ ہو۔ اُنکو بتاتا تو وہ اُس سے بدمزہ نہ ہوتین بلکہ اُس اصلاح کو کر دیتین۔ صبح کا وقت زیادہ تر لارڈ میل بورن کے ساتھ کام مین صرف ہوتا۔ جب وہ ونڈسر مین ہوتین تو دوپہر سے پہلے پارک مین آس پاس کے دہات مین گھوڑے پر سوار ہوکر جاتین۔ اُنکے ساتھ اکثر تیس اُمرا گھوڑون پر سوار ہوتے۔ اُنکی نگاہ ایسی تیز تھی کہ سواری مین وہ سارے ہمراہیون کی حرکات کو دیکھ لیتین۔ اُنکی کوئی حرکت نامناسب ایسی نہوتی جو اُنکی نظر سے چھپی رہتی پھر وہ بچون کے ساتھ کھیلتین جنمین سے بعض کو وہ اپنے ملاقاتیون مین شامل کر لیتین پھر وہ اپنی کورٹ کی

لیڈیون کے ساتھ بال وبیٹل ڈور اور شٹل ڈور کے کھیل کھیلتین۔ اِس ورزش کو اُنھون نے وسط عمر تک جاری رکھا۔ پھر وہ گاتین اور پائی اونو بجاتین۔ ساڑھے سات بجے کھانا تناول فرماتین اور اکثر شام کو کارڈ وشطرنج کھیلتین۔ اور ڈچس کنٹ ہمیشہ گنجفہ کھیلا کرتین ۔

ملکہ معظمہ کے ایجادون مین یہ ایک ایجاد تھا کہ اُنھون نے ایک کورٹ بینڈ بنایا تھا جو ڈنر کے بعد بجتا تھا۔ جبتک وہ قصر بکنگھم مین رہتین تو ہر پیر کو تھوڑا سا ناچ کراتین۔ تھوڑا سا وقت اُنھون نے تاریخ کے پیچیدہ مطالعہ کے لیئے نکال لیا تھا سب سے پہلے اُنھون نے سر روبرٹ والپول کی لائف پڑھی۔ اور پھر تین قصے سر واٹر سکوٹ کے پڑھے۔ پھر کچھ دنون کے بعد ہیلم کی کونسٹی ٹیوشنل تاریخ اور سینٹ سائی مس کی یادداشتین پڑھین ۔

ملکہ معظمہ کی سلطنت کے ابتدائی ایام مین پردیسی مہمان اُنکے پاس یوروپ سے بہت آتے تھے۔ وہ ہمیشہ اُن کے ساتھ بہت خوش رہتی تھین اور اُنپر بہت توجہ و مہربانی کرتی تھین اُنھون نے اول اُن وجیہ مِنی رشتہ دارون کو گارٹر عنایت کیئے جو سب سے پہلے اُنسے ملنے آئے۔ اول اپنے سوتیلے بھائی شہزادہ لی ننجن کو جولائی سنہ ۱۸۳۳ء مین اور دوسرا شہزادہ ایلبرٹ کے بانچ سال آیندہ مین گارٹر عنایت کیئے۔ شاہ بلجیم اور اُنکی ملکہ لوئشرہ ونڈسر مین تین ہفتے اگست وستمبر سنہ ۱۸۳۷ء مین مہمان رہے اور وہ برسون تک موسم خزان مین آتے رہے۔ سب سے بڑی بھانجی وکٹوریا اکثر اُنکے پاس آتی رہتی تھین اور دوپہر کے بعد کے کھیلون مین شریک ہوتی تھین ۔

ملکہ معظمہ انگلینڈ مین اپنے عزیز و اقارب کے حال پر محبت و شفقت کرنے مین غافل نہ تھین۔ بیوہ ملکہ ایڈی لیڈ کے ساتھ جو اُنھون نے اپنی محبت دکھائی اِس سے زیادہ ہو نہین سکتی جس روز وہ تخت نشین ہوئی ہین تو اُنھون نے بیوہ ملکہ کو تعزیت نامہ لکھا جسکے سرنامہ پر بجائے بیوہ ملکہ کے ملکہ لکھا تاکہ اُن کا الم وغم زیادہ دل نہ دُکھائے۔ تھوڑے دنون بعد جب بادشاہ کی تجہیز و تکفین سے پہلے ونڈسر مین اِس بیوہ ملکہ سے وہ ملنے گئین تو اُنھون نے حکم دیا کہ شاہی جھنڈا جو نیم سرنگون ہے حسب دستور بادشاہ کی تشریف آوری کے وقت بلند کیا جائے جب ملکہ ایڈی لیڈ ونڈسر کیسل سے مال بورو کی حویلی مین گئی ہین تو اُنکی اِس بھتیجی ملکہ نے اُنسے کہا کہ کیسل سے جو اسباب آپکو یہان کی سکونت کے سبب سے عزیز ہو وہ اپنی ہمراہ لیجائین ۔

قصر بکنگھم مین ملکہ معظمہ کی ایجاد

پردیسی مہمان

ملکہ کا عزیز و اقارب پر شفقت

گرے ویل صاحب لکھتے ہین کہ **گوننگ ہم** صاحب جب ملکہ کے پاس بادشاہ کے مرنیکی خبر لاے ہین توبیوہ ملکہ کی یہ درخواست بھی ساتھ لائے تھے کہ اُنکو ونڈسر مین رہنے کی جب تک اجازت ہو کہ ماتم کی رسم کے دن پورے ہون۔ تو ملکہ معظمہ نے اس خط کا جواب نہایت خوش اخلاقی سے چچی کو یہ لکھا۔ کہ یہان رہنے مین آپ صرف اپنی صحت و آسایش و آرام پر خیال فرمائیے اور جب تک مرضی شریف ہو محل مین تشریف رکھیئے۔

جب تک یہ چچی بوڑھی ہو کر مرین ملکہ معظمہ نے اِنکے ساتھ محبت و شفقت کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا۔ وہ اپنے سب چچاؤن اور پھوپیون کا خیال برابر رکھتی تھین وہ اُن کے ساتھ خط و کتابت کرتی تھین۔ اُنکی دعوتین کرتی تھین۔ اُنسے ملاقات کرتی تھین۔ اُنکے سامنے پڑھتی اور گاتی تھین۔ وہ بار بار جو اپنے حسد اور بد مزاجی کو دکھاتے تھے تو اُسکی برداشت بغیر بڑبڑانے کے وہ کرتی تھین۔ ڈچس کیمبرج جو کل نسل مین سب سے آخر زندہ رہین اور ۱۸۸۹ء مین مرین تو اُنکے ساتھ وہی محبت رہی جو بچپنے مین تھی۔ اُن کے کنبے اور سٹیٹ کی ہمیشہ وہ نگران رہین۔ ولیم چہارم کی اولاد جو غیر منکوحہ مسٹریس جارڈین سے تھی اُس سے بھی کبھی بے پروائی نہین کی اور اُنکے اغراض اپنے اثر سے نکالتی رہین اور پانچ سو پونڈ سالانہ اُنکا مقرر کیا جب اُن کے چچا سسکس علیل ہوئے تو اُنھون نے یہ خط اپنے ہاتھ سے لکھکر اُنکو بھیجا۔

میرے پیارے چچا۔ آپ کا عاطفت نامہ جو کل میرے پاس آیا اُس سے معلوم ہوا کہ ہنوز آپ بیماری کی تکلیف اُٹھا رہی ہین اور بیساکھی لگا کے چلتے ہین۔ اِس سے مجھے بہت رنج ہوا اور مجھے اندیشہ ہے کہ اِس ہفتہ کے آخر تک آپ اپنے گھر سے باہر نہین نکل سکینگے۔ میرے پیارے چچا مجھے بھروسا ہی کہ آپکو پھر بالکل تندرست دیکھونگی۔ ہمیشہ آپ مجکو یقین کرین کہ مین آپ کی محبت کرنے والی بھتیجی ہون۔

وکٹوریا آر

کورٹ کے آداب

ملکہ معظمہ کورٹ کے آداب کی خاطر جنکو وہ اہم جانتی تھین اپنی دلی رایون کو دبا دیتی تھین۔ ملکہ معظمہ نے پولیٹکل مصلحت یہ جانی کہ دول خارجیہ کے سفیرون کو میز پر تمام مہمانون مین خواہ وہ کسی درجے کے ہون اول بٹھائین۔ لارڈ میلبورن اِس سے مستثنی تھے۔ وہ ہمیشہ ملکہ کے بعد اُنکی بائین طرف بیٹھتے تھے۔ اُنھون نے برسون تک خاندان شاہی کے ڈیوکون اور ڈچیسون کے ساتھ اِس قاعدہ

کے بدلنے مین مضائقہ کیا آخر کو اُن مین سے بعض کو مستثنے کیا ۔

اِس اثنا مین اِس نئی سلطنت مین پہلی دفعہ پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب ہوا ٹوری و وگ فرقون کی مخالفت و معاندت ملکہ معظمہ کے لیئے عذاب جان تھی ۔ اب جلسون مین ملکہ معظمہ کی مخالفت و موافقت مین ہر فریق کے بڑے بڑے مقرر تقریرین کرنے لگے ۔

کامنس ہوس مین ٹوری فرقہ کے ممبرون کی تعداد کم تھی اِس سبب سے اُنکی چھ برس تک کچھ چلتی نہ تھی اُنھون نے سخت شکایت کی کہ لارڈ میل بورن اور ذی اختیار وگس نے ملکہ معظمہ کو اپنے ساتھ متحد کر لیا ہے ۔ اور اُنکے نام کو ہمارے آزار رسانی کا اوزار بنایا ہے ۔ جولائی سنہ ۱۸۳۷ع مین اُنھون نے ایک مضمون شائع کیا جسمین اُنھون نے اِس پولیسی پر لعنت ملامت کی کہ ملکہ معظمہ کے گرد کل ملازمین مستورات وگ فریق کی ہین ۔ سر روبرٹ پیل نے یہ دلیل پیش کی کہ میل بورن جو ایک پولیٹکل فریق کا سرگروہ ہی ملکہ پر ایسی سخت حکومت رکھتا ہی کہ جس سے کسونار کی (بادشاہی) معرض خطر مین آ رہی ہی ۔ سب سے زیادہ زور اِس خط پر دیا گیا تھا ۔ جو جان رسل نے لارڈ ہال گریو ۔ لارڈ لفٹننٹ آئرلینڈ کو لکھا تھا ۔ اور اُس مین بیان کیا تھا کہ ملکہ معظمہ ذاتی ہمدردی آئرلینڈ کی وگ پولیسی کے ساتھ رکھتی ہین ۔ اسلیئے ٹوری فرقہ نے یہ راگ گایا کہ ملکہ کو وگ فرقہ کے ظلم سے بچانا چاہیئے ۔ چند اشعار ظرافت آمیز ورد زبان کیئے جنکا مضمون یہ ہے کہ وگس کہتے ہین کہ ملکہ ہمارے ساتھ ہی ۔ جب ہمکو اندر پاتی ہین تو ہمکو ٹھیراتی ہین ۔ ایسا ہوتا ہو مگر اِس شبہہ کے کرنیکی مجھے اجازت دو کہ جب وہ تمکو باہر پائینگی تو کتنی دیر ٹھیرائینگی ۔ ایک جلسہ ٹوری مین مسٹر برنڈٹ ٹوری ممبر کن ٹربری نے کہا کہ وزارت مین پوپ کے مذہب کے لبرائل ایسے ممبر بھرے ہوئے ہین کہ وہ نیوزیلینڈ کے وحشیون سے کم نہین ہین اُنکو انگلستان کے ساتھ عداوت قدیم سے چلی آتی ہے ۔ ایک اور جلسہ مین لارڈ سٹون ہوپ نے چندہ اسلیئے جمع کرنا شروع کیا ۔ کہ اِس چندہ سے بید کی چھڑی اور زقند ۔ مارنیکا رسہ خرید کر کے ملکہ کو کھیلنے کیلئے بھیجین اِس جلسہ مین ملکہ معظمہ کے برخلاف ایسی تقریرین ہوئین ۔ کہ کمانڈر انچیف کو لکھنا پڑا کہ جن جلسون مین بادشاہ کی ایسی اہانت اور بدخواہی کی باتین ہون تو اُن مین افسرون کا شریک ہونا اُنکی بازپرس کو بڑا نازک بناتا ہے ۔

وگس کے جلسون مین ملکہ معظمہ کی موافقت مین تقریرین ہوئین آئرلینڈ کے بڑے مقرر و مدبر

او کونل نے ایک پبلک سپیچ مین یہ کہا کہ مین اپنی عزیز نوجوان ملکہ معظمہ تخت نشین انگلینڈ کی جان و آبرو کی محافظت کیواسطے اگر ضرورت پڑے تو پانچ لاکھ آیرلینڈ کے بہادرون کو ساتھ لیکر جان دینے کو موجود ہون۔ مسٹر ہنری گریٹ ٹن نے جو ایک نامور مقرر تھے۔ ایک جلسہ مین بیان کیا کہ اگر ملکہ معظمہ فرقہ ٹوری کے بس و قابو مین آجائین تو مین انکی جان کے عوض مین رنگترے کا چھلکا بھی نہ دون اور اسپر یہ اضافہ کیا کہ اگر اس فرقہ کے شریر آدمی ملکہ کے ساتھ کھانے پینے مین شریک ہوجائین تو انکو ایسی نیند مین سونا پڑے کہ پھر جاگنا نصیب نہ ہو*

فرقہ ٹوری کا غلو

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ ہینوور مین ملکہ معظمہ کا چچا آرنسٹ نیا بادشاہ ہوا تھا اِس نے تاج شاہی سر پر رکھکر اپنی مملکت مین کونسٹی ٹیوشنل گورمنٹ کو خاک مین ملادیا۔ اسکی نسبت وگ پارٹی نے اس شبہہ کو مشتہر کیا کہ وہ یہ سازش کررہا ہے کہ اپنی بھتیجی ملکہ معظمہ کو تخت سے اتار دے اور خود بادشاہ بنکر انگلینڈ کی کونسٹی ٹیوشنل گورمنٹ کو اسیطرح ملیا میٹ کردے جیسے کہ ہینوور مین اُسنے کیا ہے۔ کارٹون (مرقع) بنایا اُسکا نام مقابلہ رکھا۔ اسمین دو تصویرین ہم پہلو بنائین ایک ملکہ کی جسمین وہ ایک دلربا اشراف معلوم ہون۔ اور دوسری اُسکے چچا کی جسمین وہ سفید مو اور نادھی پیشانی کے شریر معلوم ہون۔ سازش کرنیوالے اس سازش کا انصاف اس طرح بتاتے ہین کہ ہم ایسا نہین کرینگے تو ڈیوک ولنگٹن بادشاہ ہوجائیگا۔ ڈیوک آیرنسٹ سے سخت عداوت رکھتا تھا

ہینوور کی سازش کا شبہ ویگس فرقہ کا پیدا کرنا

غرض طرفین سے آپس کی بغض و عداوت کے سبب سے بیہودہ بکواس ہوئی تھی۔ مگر جو ارباب عقل بے تعصب سنجیدہ فہمیدہ تھے وہ خوب جانتے تھے کہ نہ تو یہ خوف ہے کہ فرقہ لبرائیل (وگ) کے سبب سے ملکہ معظمہ رومن کیتھولک مذہب اختیار کرینگی۔ نہ یہ اندیشہ ہے کہ فرقہ ٹوری سازش کرکے ملکہ معظمہ سے تخت چھین لیگا۔ اور ہینوور کے بادشاہ ڈیوک کمبرلینڈ کو انکی جگہ پر بٹھادیگا فریقین کی یاوہ گوئی ثر اثر خانی بتلاتی ہے کہ اس زمانہ کی حالت کیا تھی کہ ٹوری یہ سمجھتے تھے کہ لبرائیل فرقہ ملکہ کے ہاتھ سے مونارکی (بادشاہی) کو ذلیل کرادیگا۔ وہ ایسے بڑے بڑے مدبران ملکی کامل سر روبرٹ پیل اور لارڈ بروہم کی تقریرون پر خیال نہین کرتے تھے۔ کہ اُسنے پبلک کے روبرو اپنی ایک تقریر مین بیان کیا کہ مین کونسٹی ٹیوشنل کو جھوٹے دوستون کے ہاتھون سے وچ کرنیسے اور سنگدل ڈیموکریسی (جمہوری) کے سم کے نیچے کچلے جانیسے بچاتا ہون دوسرے نے یہ فرمایا کہ مین

کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کے اصول کی محافظت کیواسطے ہروقت کمربستہ ہون +

ملکہ کی ابتدائے سلطنت مین جو بات قابل افسوس تھی وہ یہ تھی کہ اُنھون نے اپنے تئین بالکل لارڈ میل بورن کے اور اُنکے ہمراہیون کے حوالہ کردیا تھا جسکے سبب سے لوگون کو یہ خیال ہوا کہ وہ ایک فرقہ کی طرفداری کرتی ہین۔ مگر اس نوجوان ناتجربہ کار ملکہ سے جسکی کوئی تعلیم ایسی نہین ہوئی تھی کہ وہ پوری سلطنت کی جواب دہی کو سنبھال لیتین۔ اور کیا توقع ہوسکتی تھی سوا اسکے کہ وہ وزیر کا سہارا ڈھونڈے وہ یہ معجزہ تو کر نہین سکتی تھین کہ سارے کام خود کرنے لگتین۔ غرض اسمین اگر کوئی خطا تھی تو اُنکے مشیرون اور صلاحکارون کی تھی اُنکا خود اپنا کوئی قصور نہ تھا +

پارلیمنٹ کے شکست ہونیکے بعد تھوڑے دنون مین پارلیمنٹ کے ممبرون کا دوبارہ انتخاب ہوگیا۔ فرقہ وگ جسکو لوگ تھوڑے دنون سے ناپسند کرنے لگے تھے ملک مین پھر اور ملکہ کے نام سے یہ مشتہر کیا کہ وہ ہماری طرفدار ہین اور ہماری کامیابی کی خواستگار ہین۔ اِسطرح اپنے فرقہ کے لیئے کچھ کثرت رائے کو انتخاب مین اپنی طرف کرلیا۔ اِسکے ساتھ ہی اپنی نیک نامی کو بٹہ لگایا اِسلیئے کہ اُنھون نے جو طریقہ اپنے طرفدارون کے پیدا کرنے کا اختیار کیا تھا۔ وہ خلاف قانون اور ناجائز تھا +

انتخابات کا نتیجہ فریقین ہی کے لیے قابل اطمینان نہ ہُوا۔ ٹوری کو سینتیس سیٹ زیادہ حاصل ہوئین۔ جس سے وگس کی کثرت مین کمی ہوئی۔ مگر اس آپس کی منازعت کے بند ہونے کے بعد طرفین کی قوت کا تخمینہ کیا گیا۔ تو لبرائیل ۳۴۵۔ اور کون سرو ٹو ۳۱۰ تھے۔ نئی کامنس ہوس مین وگس کے ۳۵ ممبر زیادہ تھے۔ اسلیئے میل بورن اور اُسکے ہمراہی اپنے عہدون پر برقرار رہے۔ مگر ہوس آف لارڈس مین انکی تعداد کم تھی۔ یہ لبرائیل فریق کا دیرینہ تجربہ ہوا کہ ملکہ معظمہ کے کل عہد مین انکی تعداد کم رہی۔ جس سے مشکلات پیش آئین۔ کامنس ہوس مین اوپوزیشن (مقابلہ) جو تجربہ کار سررابرٹ پیل کی ہدایتون سے ہوتا وہ جنگ انگیز و تیز ہوتا۔ وہ انتخاب کے درمیان غلط تعداد ہی کا معاون نہین ہوتا۔ بلکہ لیاقت اور مستعدی توانائی و روشن ضمیری سے تقویت دیتا۔ ٹوری کی سپاہ مین بڑے نامور بنجمن ڈزرئیلی بھرتی ہوئے وہ بڑے قصہ طراز مشہور تھے۔ وہ دو دفعہ ناکامیاب ہوکر تیسری دفعہ مین پارلیمنٹ مین پہلی مرتبہ سیٹ (نشست) انکو میڈسٹون کی طرف سے ملی

وہ لنڈن مین ۲۱ - دسمبر سنہ ۱۸۰۴ء کو پیدا ہوئے تھے - انکے والدین یہودی تھے - انکا باپ بڑا عالم تھا - وہ اپنی بائیس برس کی عمر مین قصہ پرداز نہایت مشہور ہوگئے - وہ اپنی ذہانت و ظرافت کے سبب سے انگلش سوسائٹی مین بڑے محترم سمجھے جانے لگے - جب وہ کامنس ہوس مین داخل ہوگئے تو بھی وہ مشاغل علمیہ مین مصروف رہے اور انکی قصہ پردازی کے کمال کی شہرت بالاستقلال بڑھتی گئی وہ کامنس ہوس مین انگلنڈ کے نوجوانون کے گروہ مین شریک ہوا اور آخرکو بہت جلد اس گروہ کا سرگروہ ہوگیا اینڈ اُن کے رقیب **ولیم ایورٹ گلیڈسٹن** ہوئے - ملکہ معظمہ کے ساتھ بڑا اتحاد رکھتے تھے وہ سنہ ۱۸۳۲ء مین کامنس ہوس مین داخل ہوئے - ان دونون نامورون کا آپس مین مقابلہ بڑی عظمت و وقعت رکھتا ہے **گلیڈسٹن** پانچ برس ڈزریلی سے چھوٹے تھے - وہ لورپول کے ایک بڑے سوداگر کے بیٹے تھے - **ایٹن** اور **کرائیسٹ چرچ** مین انہون نے تعلیم پائی تھی - اور طالب علمی کے زمانہ مین وہ بڑے ممتاز و سرافراز تھے - کامنس ہوس مین انکی تقریرین جادو کا اثر کرتی تھین سنہ ۱۸۳۹ء مین مکولی نے کہا تھا کہ وہ فرقہ ٹوری کی بلند ہی گرا امید ہے ٭

۹ - نومبر سنہ ۱۸۳۷ء کو نئی پارلیمنٹ کے کھولنے سے پہلے ملکہ معظمہ لنڈن مین قصر بکنگھم سے **گلڈھال** مین لارڈ میئر کے ساتھ شاہی دعوت مین تشریف لیگئین - اس دعوت مین جانے سے انہون نے اپنے دیدار فرحت آثار سے اہل شہر کا دل خوش کیا - اگرچہ دن خراب تھا - کہر برس رہا تھا مگر ایسے بھی کوچہ و بازار اور در و دیوار آدمیون سے بھرے ہوئے تھے - جو اپنی نوجوان ملکہ کی صورت دیکھنے کیلئے بیتاب تھے - جہان جہان اُنکی سواری گزرتی خوشی کے نعرون کا غل شور مچتا تھا - ملکہ کا سیمین طراز لباس اور سر کا الماس نگار تاج اپنی چمک دمک کی بہار دکھا رہا تھا - اُنکے چہرہ کی شگفتگی اور خندہ زیرلبی رعایا کے دلون مین محبت کا جوش پیدا کرتی تھی - اُنکی صورت صحت مجسم معلوم ہوتی تھی - سارے شہر مین گھنٹے بج رہے تھے - مکانون کے آگے سرخ پردے پڑے ہوئے تھے - ان مین سبز شاخین اور تیغے دھرے ہوئے تھے اور اُن مین پھول رنگ برنگ کے لگے ہوئے تھے - اور رات کی روشنی کیلئے لیمپ تیار تھے - تین بجے سے چند منٹ پہلے سواری شہر مین داخل ہوئی - اُسکے ساتھ اٹھاون گاڑیان تھین جنمین بہت سے دول خارجیہ کے سفیر سوار تھے ٹیمپل بار پر لارڈ میئر جان کوان نے مع **شرفس** اور لنڈن کی **کورپوریشن** کے ممبرون نے استقبال کیا - اور شہر کی کنجیان ملکہ

[حاشیہ: ۹ - نومبر سنہ ۱۸۳۷ء کو گلڈ ہال مین ملکہ معظمہ کا دعوت مین جانا]

کو نذر کین اُنھون نے بلطف وکرم واپس کین۔ پھر سواری سینٹ پال پر ٹھیری۔ قدیمی دستور کے موافق خیر مقدم کی اڈریسین پیش ہوئین۔ گلڈ ھال جس مین دعوت ہوئی بڑے سازوسامان سے سجایا گیا تھا اس مین بہت روپیہ صرف ہوا تھا۔ یہ مبالغہ سے بیان کیا جاتا ہو کہ میز پر چالیس ہزار پونڈ کے برتن چنے گئے تھے اور ڈیڑھ میل کے فاصلہ مین دوسو گاڑیون کا تانتا لگا ہوا تھا۔ اور کمرہ کے جھاڑ مین ایک ہزار اونس سونا تھا۔ دوپہر کے ساڑھے تین بجے سے دعوت شروع ہوئی اور رات کے ساڑھے آٹھ بجے پر ختم ہوئی۔ اِسکی یاد کے لیئے ایک نہایت عمدہ میڈل بنایا گیا۔ اور ٹیمپل بار کے آنے کی تصویر منقش کیگئی۔ اِس عظیم الشان دعوت مین لارڈ میئر کو بیرونٹ کا اور دو شرفس کو نائیٹ کا خطاب دیا گیا جنمین سے ایک مسٹر موسی فونٹی فی اور یہودی تھے۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ یہودی کو یہ عہدہ اور خطاب ملا ایسے ہی کامون سے اِس عہد سلطنت مین جیسی اصول آزادی اور مساوات مذاہب کی وسعت کی تعریف ہوئی ہو ایسی کسی اور بادشاہ کے عہد سلطنت مین نہین ہوئی۔ اِس یہودی کو خطاب کی مبارکباد بڑی گرمجوشی سے دیگئی اور اُسکو لوگون نے پسند کیا۔

۲۔ نومبر ۱۸۳۷ء کو حضرت علیا نے پہلی دفعہ پارلیمنٹ کو کھولا اور اُنھون نے اپنا سپیچ پڑھا۔ اُنکی اپنی بیوگی تک یہ عادت رہی کہ جب وہ پارلیمنٹ مین آتین تو اپنا سپیچ آپ پڑھتین اُنھون نے اِس سپیچ مین یہ اظہار کیا کہ وکٹوریا بالقابہ خدا تعالی کے روبرو سنجیدگی اور سچائی سے شہادت اور اظہار دیتی ہو کہ مجھے یقین ہو کہ سیکریمنٹ سپر (عشاء ربانی) مین جو روٹی اور شیرۂ انگور ہوتا ہو وہ مسیح کا حقیقی جسم و خون نہین ہوتا۔ باکرہ مریمؑ کی یا کسی اور ولی کی پرستش کرنا اور اُس سے نجات طلب کرنا بت پرستی و وہم باطل ہو۔ مین خدا کے روبرو سنجیدگی سے اقرار کرتی ہون اور شہادت دیتی ہون کہ مین نے جو اپنا اظہار پڑھا ہو اُس کے ہر حصہ مین کوئی مخفی اور ہیر پھیر کی بات میرے دل مین نہین ہو۔ اُسکے الفاظ کے معانی صاف صاف وہی معمولی ہین جو علی العموم انگریز پروٹسٹنٹ سمجھتے ہین مجھے پوپ نے یا کسی اور دینی حکومت نے اور کسی شخص نے خواہ کوئی ہو اِس کام کے کرنے مین حکم معافی نہین دیدیا ہو۔ مجھے یہ خیال بھی نہین کہ مین خدا اور آدمیون کے سامنے بیگناہ ہون یا ہوسکتی ہون یا اِس اظہار سے یا اِسکے کسی حصہ سے بری الذمہ ہوسکتی ہون خواہ پوپ یا کوئی ایک شخص یا کوئی دینی حکومت میرے اِس اظہار کو باطل اور برطرف کرائے یا ابتدا ہی سے اِسکو باطل اور کالعدم ٹھیرلے۔ اِسکے بعد اُنھون نے اُن مشکلات کی طرف رجوع کی۔ کہ

سول لسٹ مین بادشاہ اور اُسکے خاندان کی آمدنیون کی فہرست

بادشاہی میروثی زمین ـ ولیم چہارم کی اراضی

سپین مین آپس کی لڑائیون سے فساد برپا ہو رہا ہی۔ **کنیڈا** مین فرانسیسی باشندے انگلش حکومت سے بغاوت کر رہے ہین۔ **آیرلینڈ** مین لوگون کے برانگیختہ کرنیوالے اپنی معمولی ناراضی کی علامتین بڑے زور و شور سے دکھا رہے ہین جنکا رہنما اور پیشوا **اوکونل** ہی۔ مگر اِس پارلیمنٹ کے کھلنے کا مقصد اعظم یہ تھا کہ روائل سول لسٹ کی درستی کیجائے ✤

جب سے ملکہ معظمہ تخت سلطنت پر بیٹھی تھین اُنکی مالی حالت اندیشناک تھی۔ اُنکو ورثہ مین کچھ دولت نہین ہاتھ لگی تھی۔ ہینوور کی ریاست جدا ہوگئی تھی۔ اُسکی شاہی آمدنی سے وہ محروم ہوگئی تھین۔ اُنھون نے لارڈ میل بورن سے شکایت کی کہ اُنکے پاس خاص خانگی خرچون کے واسطے روپیہ نہین ہے لارڈ نے اُنکی اِس بات کو دلسوزی ہمدردی سے سُنا۔ مگر کچھ کیا نہین۔ خاندان شاہی کے بہت سے ممبرون کے مہاجن مسٹر **کوٹ لٹس** نے چندروز کے لیئے پیشگی روپیہ دیکر اُن کو تکلیف سے نکالا ✤

ملکہ معظمہ کی آمدنی کی تقریب مین گورنمنٹ کے خیال کرنیکے لیئے بڑا سوال یہ پیش تھا کہ ملکہ معظمہ کی اُس آمدنی مین سے جو اُنکے شاہانہ شان کے خرچون کیلیئے شایان ہو۔ دانائی کے ساتھ شاہی اراضی کی آمدنیون مین سے کسقدر آمدنی مقرر ہوسکتی ہی۔ جارج سوئم اراضی کی آمدنیون کا بڑا حصہ گورنمنٹ کے حوالہ کر کے ایک سالانہ آمدنی نقد ٹھیرالی تھی۔ اور جارج چہارم نے اور بھی اِس قسم کی آمدنیون کو گورنمنٹ کے حوالہ کیا۔ اور ولیم چہارم نے کل اراضی کی کل آمدنیان گورنمنٹ کے سپرد کردین باستثنا ڈچی کورن وال اور ڈچی لینکیسٹر کی آمدنیون کی جو ایک اور مد سے متعلق تھین۔ اِسی زمانہ مین ولیم چہارم کی تخت نشینی کے وقت یہ انتظام کیا گیا۔ کہ سول گورنمنٹ کا خرچ جو بادشاہ کی آمدنی مین سے اُٹھتا تھا۔ وہ موقوف کیا جائے۔ اور خزانہ عامرہ سے یہ خرچ دیا جائے۔ اور بادشاہ کی آمدنی جو مقرر کیجائے اُسکا بہت تھوڑا حصہ گھر سے باہر بادشاہ کے ذاتی خرچ مین صرف ہوا کرے۔ گھر سے باہر کے خرچ ۷۵۰۰۰ ہزار پونڈ پنشنون کے اور ۱۰۰۰۰ پونڈ سیکرٹ سروس فنڈ کے تھے۔ اِن شرائط پر شاہ ولیم نے ۴۶۰۰۰۰ پونڈ کی آمدنی کو بجائے ۸۵۰۰۰۰ پونڈ کے جو پہلے بادشاہ کو ملتی تھی قبول کر لیا۔ اور اُنکی بیوی ملکہ کی سالانہ آمدنی ۵۰۰۰۰ پونڈ مقرر ہوگئی۔ بادشاہ کی پارلیمنٹری آمدنی نقد جس مین پنشن اور سیکرٹ سروس فنڈ خارج تھے ۳۷۵۰۰۰ پونڈ تھی اور اُسکے ساتھ ۲۵۰۰۰ پونڈ لینکیسٹر اور **کورن وال** کی ڈچیون کی آمدنیان تھین ✤

پارلیمنٹ کے لبرائیل ممبرن نے لارڈ میل بورن سے التماس کیا کہ کل شاہی اراضی پارلیمنٹ کے اختیار مین ہونی چاہیئے - اور کورن وال اور لین کیسٹر کی ڈچیون کی آمدنیون سے ملکہ محروم کیجائین اور ملکہ کی آمدنی مقرر کیجائے جسکو وہ محض اپنے مطالب مصارف مین خرچ کرین - اور سول گورمنٹ کے کسی حصے پر وہ نہ خرچ کرین - خزانہ کے افسرون نے اِن مقاصد کیواسطے حساب کی فرد تیار کرلی - مگر میل بورن نے اس کے بہت سے حصہ کو قبول اس خوف سے نہین کیا کہ اسکی ضعیف گورمنٹ کے برخلاف غل شور ہوگا کہ وہ شاہی حقوق کو چپکے چپکے بیٹھے کرتا ہے - ولیم چہارم کی نظیر کی پیروی کچھ اصلاحون کے ساتھ کیگئی ❊

ملکہ معظمہ نے اپنی کل موروثی شاہی آمدنیون سے ہاتھ اٹھایا مگر لین کیسٹر اور کورن وال کی ڈچیون کی آمدنیون کو اپنے قبضہ مین رکھا - جنمین سے ڈچس کورن وال ولی عہد کی میراث تھی - بس مستحق وارث تخت و تاج کے پیدا ہوتے ہی ڈچس کورن وال کی آمدنی بادشاہ کے پاس نہ رہتی اس ڈچی کی اور لین کیسٹر کی ڈچی کی آمدنی ملکہ معظمہ کی ابتدائے سلطنت مین تقریبًا ۲۷۵۰۰ پونڈ سالانہ تھی - مگر ان دونون کی آمدنی بہت جلد بڑھ گئی - ڈچی لین کیسٹر کی آمدنی جو خاص بادشاہ کی مستقل ملکیت تھی آخر کو ۶۰۰۰۰ پونڈ سالانہ سے بھی زیادہ ہوگئی - اور ڈچس کورنوال کی آمدنی ولیعہد کی ولادت کیوقت ۱۸۴۱ء مین ۶۶۰۰۰ پونڈ سے زائد تھی - پارلیمنٹ نے ملکہ معظمہ کی سوائے اس موروثی آمدنی کے سالانہ ۳۸۵۰۰۰ پونڈ آمدنی جو پہلے بادشاہ کی آمدنی سے دس ہزار پونڈ زائد تھی خاص ذاتی خرچ کیلئے مقرر کی - اس آمدنی کی تقسیم خرچون کے لیئے اس طرح کی گئی - کہ ۶۰۰۰۰ پونڈ جیب خاص کے لیئے اور ۱۳۱۲۰۰ پونڈ ملازمین خانہ کے مشاہرن کیواسطے اور ۱۷۲۵۰۰ پونڈ گھر کے خرچون کے لیئے اور ۱۳۲۰۰ پونڈ عطیات و بخشش و داد و دہش کیواسطے اور باقی رقم ۸۰۴۰ پونڈ کے لیئے کوئی خاص خرچ مخصوص نہین ہوا - اور مکانات اور عمارات شاہی کی مرمت کا خرچ خزانہ عامرہ کے ذمے رہا جو آمدنی مذکور سے کچھ تعلق نہین رکھتا تھا ❊

پنشنون کا خرچ ۷۵۰۰۰ پونڈ اور سیکرٹ سروس کا فنڈ ۱۰۰۰۰ پونڈ سول لسٹ کی سالانہ آمدنی سے خارج کیا گیا - مگر ملکہ معظمہ کو اجازت دیگئی کہ وہ سول لسٹ پنشن بقدر بارہ ہزار پونڈ سالانہ کے مقرر کرسکتی ہین - اسکو خزانہ عامرہ دے گا - شاہی آمدنی سے اسکو سروکار نہین ہوگا اس انتظام کے آخر کو یہ معنے ہوگئے کہ ۳۲۰۰۰۰ پونڈ سالانہ خرچ ہوگا - لیکن پنشن کا خرچ برائے نام

بادشاہ کے خرچ مین داخل ہوتا۔ وہ بالکل بادشاہ کے اختیار سے نکال لیا گیا اور مطلق ان مفلس آدمیون کی پنشنون مین خرچ ہونے لگا جو اپنے تئین علوم ادبیہ یا آرٹ یا پبلک کی خدمتگزاری مین یا پولیٹکل احاطہ سے باہر ہوتے اپنے سربلند اور ممتاز کرتے تھے۔

ریڈیکل ممبر تمام کارخانون مین سختی کے ساتھ بندوبست کفایت شعاری کے ساتھ چاہتے تھے انھون نے اعتراض کیا کہ یہ انتظام ایک بیضرورت فضول خرچی ہی۔ جوزف ہیوم نے جو کامنس ہوس کے ایک ممتاز ریڈیکل ممبر تھے۔ سول لسٹ بل مین پچاس ہزار پونڈ کی تخفیف کرنیکے لیے کوشش کی مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ انکی مخالفت مین ۱۹۹ ووٹ اور موافقت مین ۱۹ ووٹ ہوئے۔ بنجمن ہیوس دوسرے ریڈیکل ممبر نے دس ہزار پونڈ کی تخفیف چاہی۔ ۱۴۸ ممبرون نے انکی تائید کی اور ۲۷۰ ممبرون نے مخالفت۔ ہوس آف لارڈس مین جب یہ بل دوبارہ پڑھا گیا تو لارڈ بروہم نے ریڈیکل کی طرح اس انتظام پر سخت اعتراض کیا۔ انھون نے بادشاہی ڈچیون کی آمدنی کی بڑی دقیق تحقیق کی اور اس انتظام پر جو ملکہ کے لیے تاحیات کیا گیا تھا سخت اعتراض کیا۔ لیکن گورمنٹ نے کوئی ترمیم نہین کی اور بل جلدی سے قانون ہوگیا۔ اگرچہ بہت سے اضافہ ۲۰۰۰۰ پونڈ سالانہ کے قریب ملکہ معظمہ کی اولاد کے مشاہرون کے لیے ہوئے مگر ملکہ معظمہ کی جو سالانہ آمدنی پارلیمنٹ نے مقرر کی تھی وہ تقریباً ساٹھ سال تک برقرار رہی جو انکی ضرورتون کے لیے کافی ووافی تھی۔

جس وقت پارلیمنٹ مین سول لسٹ بل پاس ہوا ہی ملکہ معظمہ کے حکم سے انکی والدہ ڈچس کنٹ کا ۳۰۰۰۰ پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر ہوگیا۔ انکو پہلے ۲۲۰۰۰ پونڈ سالانہ ملتے تھے جنمین سے ۱۰۰۰۰ پونڈ خاص انکی بیٹی شہزادی کے خرچ کے لیے تھے۔ ملکہ معظمہ اس انتظام سے نہایت خوش تھین۔ ۲۳۔ دسمبر کو پارلیمنٹ مین اسکے شکریہ کے لیے خود تشریف لے گئین۔ قصر بکنگھم مین بڑا دن نہایت خوشی سے بسر ہوا دوسرے دن اولیائے دولت ونڈسر مین تشریف لے گئے۔

یہ جو فیاضانہ انکی آمدنی مقرر ہوئی تو انھون نے اپنے باپ کے قرض چکانے کا ارادہ مصمم کیا۔ دوسرے سال کے موسم خزان مین ڈیوک مرحوم کے قرضخواہون کے پاس ۵۰۰۰۰ پونڈ اپنی خاص جمع مین سے بھیجا۔ اور ۷۔ اکتوبر ۱۸۳۹ء کو قرضخواہون کی طرف سے باضابطہ اس قرض چکانے کا شکریہ آیا۔ ایک اخبار مارننگ پوسٹ اس قرض چکانے مین یہ مین سیکھ نکالتا ہی کہ ڈیوک کنٹ کو

پہلی سول لسٹ

سنہ ۱۸۲۶ء مین کیپ پریٹن مین ساٹھ سال کے لیئے کانین بادشاہ نے عنایت کی تھین ڈیوک کے وصیون نے سلطنت پر اِن کانون کا دعوے دائر کرکے چینسری سے ڈگری حاصل کی۔ جسکے سبب سے سلطنت پر یہ لازم ہوگیا کہ کیا وہ ڈیوک کے قرضون کو ادا کرے یا کانون سے دست بردار ہو تاکہ کانون کے فائدون سے قرض خواہون کو قرض وصول ہوجائے۔ حضرت علیا نے اپنی مان کا قرض بھی چکا دیا وہ تو خاص اُنکی ذات کے سبب سے ہوا تھا۔

اِس عرصہ مین ملکہ معظمہ کی دلسوزی اور ہمدردی اپنے وزرا کے ساتھ زیادہ ہوگئی وزرا کے لیئے ہر قدم پر مشکلین پیش آتی تھین۔ سنہ ۱۸۳۹ء کے درمیان وزرا کی پارلیمنٹری تحریکون مین انھون نے فکر و تردد کے ساتھ پیروی کی کہ مبادا اُنکی کثرت کی کمی اُنکو اپنے عہدون پر قائم رکھنے کیلیئے کافی نہ ہو۔ سنہ ۱۸۳۸ء کے ابتدا کے مہینون مین کنیڈا مین فسادات کھڑے ہوئے جس نے اِن وزرا کے منصب کو جھر جھرا کر دیا۔ اور اِس فساد نے طول کھینچا۔ ۱۴۔ اپریل سنہ ۱۸۳۸ء کو پامرسٹون نے لکھا کہ ملکہ معظمہ تو ہمارے لیئے ایسی ہی ثابت قدم و مستقل ہین جیسی وہ پہلے تھین۔ مگر جب سے اُنکو یہ خیال ہوا کہ ہمارے نکالے جانیکا اندیشہ ہے تو وہ مایوسی کے عمق مین مستغرق ہوگئین۔ اُنکی تندرستی خوب ہے وہ لنڈن مین گھوڑے پر سوار ہو کر دوہات مین جاتی ہین موسیقی مین اپنے وقت کو صرف کرکے مسرور ہوتی ہین۔ اُن کی آواز شیرین تھی اُنکا گلا قدرتی سریلا تھا۔ ڈرائنگ سے ایسی مناسب طبیعت رکھتی تھین کہ اُن کے اُستاد نے کہا کہ اگر اُنکے سر پر تاج شاہی نہ رکھا جاتا تو وہ فن مصوری مین یکتا مصور عورت ہوتین۔ ملکہ معظمہ اپنی زبان سے فرمایا کرتین کہ ملکہ ہونیکے لیئے میرا قد چھوٹا ہے (پانچ فٹ دو انچ قد تھا) مگر اُنھون نے اسکے دکھانیکی وضع طرح ایسی رکھی تھی کہ قد بڑا معلوم دیتا تھا۔ قیافہ شناس کہتے ہین کہ اُنکی صورت مین سخاوت و عدالت و استقلال و خودشناسی کے قیافے و آثار موجود تھے اُنکے بشرے مین زیرکی و فرزانگی کی روشنی کی چمک تھی۔ لارڈ میل بورن کی ہدایتون کے ماتحت وہ اپنی خوشی سے مراسلات کے طومار کے طومار پڑھتین اور سرکاری خط و کتابت رکھنے مین وہ اپنا جواب نہین رکھتی تھین۔

ملکہ معظمہ کے اسوقت کے حالات

اِسی زمانہ مین ایک جرمن نے جسکا نام سٹوبر تھا ملکہ معظمہ اور اُنکی والدہ کو مار ڈالنے کی دھمکی دی۔ وہ پاگل تھا پاگل خانہ مین بھیجدیا گیا۔ ۹۔ نومبر سنہ ۱۸۳۷ء کو ملکہ معظمہ کھلی

گاڑی مین سوار جاتی تھین کہ ایک آدمی نے جو اشرافون کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ اپنا مکا بانہ ہکر ملکہ معظمہ کیطرف اشارہ کرکے یہ سخت زبانی کی کہ مین تجھے تخت سے اُتار دونگا اور تیری مان کو بھی نکال دونگا۔ یہ کہکر وہ بھاگا مگر پکڑا گیا۔ تو معلوم ہُوا کہ اسکا نام **جان گوڈ** ہے اور دسوین پلٹن حسار مین وہ سپاہی تھا۔ اب دیوانہ ہوگیا ہے +

بڑا پولیٹکل سوال سمندر سے پار فرمان روائی کا جو وزرا نے مجبور ہوکر ملکہ معظمہ کے روبرو انکی ابتدائے سلطنت مین توجہ کیلئے پیش کیا۔ وہی انکی انتہا سلطنت مین پیش ہُوا جزائر برطانیہ سے باہر ملکہ معظمہ کی مملکت نے بڑی وسعت اور مضبوطی انکے عہد سلطنت مین پائی ۱۸۳۷ء مین جزائر برطانیہ کے علاوہ برٹش ممالک مقبوضہ کی وسعت اسّی لاکھ مربع میل پر پھیلی تھی جس مین ہندوستان کے وہ حصے بھی شامل ہین جنمین ایک سند یافتہ تاجرون کی کمپنی برٹش گورنمنٹ کے ساتھ حکمرانی کرتی تھی۔ یہ وسعت مادری ملک سے چھ گنی رقبہ مین تھی۔ جب یہ ورثہ عظیم ابتدا مین ملکہ معظمہ کے قبضہ مین آیا تو آیندہ حالت اسکی مشتبہ تھی۔ اسکی گزشتہ حالت پر جو نصف صدی کے قریب گزری تھی۔ یہ دھبّہ لگ چکا تھا کہ ملکہ معظمہ کے دادا جارج سوم کے بدنظم عہد مین امریکہ کی کولونیز انگلینڈ کی حکمرانی سے آزاد ہوکر ری پبلک **یونائیٹڈ سٹیٹس** بن گئی تھین۔ اہل امریکہ کی سرکشی سے جو صدمہ انگلینڈ کی کولونی ایمپائر کو پہنچا تھا اُسکے بعد وہ مدت مین پہنچی تھی۔ ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین اسّی لاکھ مربع میل سے ملک کی وسعت ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل پر پھیل گئی۔ بادشاہ ولیم چہارم کے عہد سلطنت کے آخر سالون مین اس وسعت پانے کے آثار نمایان ہونے لگے تھے۔ خاصکر اسٹریلیا اور جنوبی سمندرون مین اور جنوبی آسٹریلیا ۱۸۳۶ء مین آباد ہوگیا تھا۔ اور نیوزیلینڈ مین لوگون کا تارک الوطن ہوکر آباد ہونا شروع ہوگیا تھا جو ۱۸۴۰ء مین ایک کولونی بن گئی۔ نیو سوتھ ویلز (جس ملک کا نام بعد ازان وکٹوریا یا کوئین لینڈ رکھا گیا) اور سوین رور کی آبادی (جسکو پیچھے مغربی اسٹریلیا کہنے لگے) اور وین ڈی مین لینڈ (جسکا نام پیچھے طیس مینیا ہُوا) پرانے جنم کی آبادیان تھین اور وہ اس کام مین لائی جاتی تھین کہ جن مجرمون کو سنگین سزائین ملتی تھین وہ وہان جلاوطن کیئے جاتے تھے +

جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئین تو انکی گورنمنٹ نے اس پولیسی پر خیال نہین کیا کہ جس ٹیبی دیمہ

حضرت ملکہ اور انکی والدہ کی فوج میں حسن خدمات کا احسان

۱۸۳۷ء مین برٹش امپائر

کو تو جی ایمپائر کے اجزا مین دوامی پیوستگی و وابستگی ایسی ہونی چاہئے کہ اسکے اندر کوئی خلل فساد پیدا نہو۔
ملکہ معظمہ کی نئی سلطنت کی تکمیل مین یہ غلغلہ لگا کہ کینیڈا مین اول فتنہ برپا ہوا۔ پارلیمینٹ کا
اجلاس اول ۲۰۔ نومبر ۱۸۳۶ء کو ہوا تھا جس مین دوسرے اجلاس کی تاریخ ۱۰۔ فروری ۱۸۳۸ء قرار
پائی تھی مگر کینیڈا سے ایسی متوحش خبر آئی کہ پارلیمینٹ کو ۱۶۔ جنوری ۱۸۳۸ء کو اجلاس کرنا پڑا۔ وہان فساد
کی صورت نے بغاوت کی شکل مین اپنی جون بدلی ؎

کینیڈا کی خاص حالت تھی کہ لشیبی کینیڈا یعنی مشرقی کینیڈا مین اہل فرانس کی بستی آباد تھی
جو اس تہذیب و زود رو ترقی کے زمانہ مین بھی اپنی پرانی لکیر پر فقیر تھے۔ ابتک اُنکے قصبات و شہرون
مین وہی پُرانے زمانہ کی رسم و رواج و آئین مذہب چلے آتے تھے۔ جو فرانس مین انقلاب عظیم سے پہلے مُروّج
تھے جن پُرانی باتون کا پتا اب فرانس مین باقی نہ تھا۔ وہ سب کینیڈا مین موجود تھین۔ وہ ترقی و تہذیب
کو یہ سمجھتے تھے کہ اندھون کیطرح وحشیانہ راہ پر چلنا ہی۔ مگر اِنکے ہمسایہ کے اور نوآباد بڑے بڑے شہرون
مین انگلستان کے اولو العزم تاجر آئے جو پُرانی دنیا کے قواعد کو بالکل منہدم کرنا چاہتے تھے۔ اور
ملک کے مخازن دولت کی ویرانی نہین چاہتے تھے۔ اب اِسکے برخلاف بالائی کینیڈا مین بالکل نئی آبادی
تھی۔ اکثر آدمی برطانیہ اعظم اور بعض اور نوآبادیون سے آکر بسے تھے۔ وہ اپنے وطن کی ساری تہذیب و
ترقی کی نقل اُتارنی ایسی چاہتے تھے کہ اُسکو اصل کے برابر کر دین۔ جب **ولف** کی فتوحات عظیمہ کے
سبب سے اہل فرانس نے اہل انگلستان کو کینیڈا حوالہ کیا۔ تو اضلاع زیرین یا پست مین تقریباً سارے
اہل فرانس آباد تھے مگر اب انگریزون کے پاس ہونیکے سبب سے برطانیہ اعظم اور بعض اور مقامات سے
آدمی آنکر اسمین بسے اور انکی بڑی آبادی ہوگئی ؎

اب اِن دو طرح کی آبادی فرانسیسی و انگریزی کے سبب سے انگلینڈ کی گورنمنٹ کو دقتین و
دشواریان پیش آئین۔ نشیبی کینیڈا کے فرانسیسی اُن تمام قوانین کو بڑی بُری نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جو
اُنکے قدیمی رسم و رواج مین خلل ڈالین اور انگریزون کو فائدہ پہنچائین اور انگریز اس تدبیر کو ظلم و بزدلی
سمجھتے تھے۔ جو اُنکی استعدادون اور خیالات کو بروے کار باہر نہ لائے اور اُنکو دلیرانہ انگریزی پن کو نہ
پھیلانے دے۔ ایسی حالت مین گورنمنٹ کو وہ دقتین پیش آئین جو اُس مان کو پیش آتی ہین کہ پہلے خاوند
سے جو اولاد ہو اُسکو اپنے حال کے خاوند کی اولاد کے ساتھ پالنا پڑے۔ وہ عجوبات کہتی ہو اور تدبیر

کرتی ہو اُسکو دونون اولادین رشک اور حسد کی نظر سے دیکھتی ہین۔ پہلی اولاد کہتی ہو کہ مان جو کام کرتی ہے وہ دوسری اولاد کے حق مین بہتر ہوتا ہو۔ اور دوسری اولاد یہ کہتی ہو کہ مان جو کام کرے وہ ہمارے حق مین مفید ہونا چاہیئے۔ اسیطرح اُسکی جان عذاب مین آتی ہو +

اب انگلستان کی گورنمنٹ خواہ کیسی دانا اور دور اندیش اپنی ہر پولیسی کے دیکھنے مین ہوتی اُسکو اس ملک مین اپنا پہیہ ہموار چلانا مشکل تھا۔ مگر یہان تو نہ کسی پولیسی مین دانائی تھی نہ دور اندیشی گورنمنٹ نے جو تدبیر اختیار کی وہ بظاہر تو یہ معلوم ہوتی تھی کہ حالات موجودہ مین جو مخالفتون کی آگ بھڑک رہی ہو اسپر پانی ڈالیگی۔ مگر وہ تیل ڈالتی تھی۔ سنہ ۱۷۹۱ء مین ایک ایکٹ پاس ہوا کہ کنیڈا دو صوبون مین منقسم ہو۔ ایک کا نام زیرین یا پست یا نشیبی کنیڈا اور دوسرے کا نام بالائی کنیڈا رکھا جائے ہر ایک صوبہ کی گورنمنٹ کا انتظام جدا جدا اس طرح ہو کہ بادشاہ کی طرف سے ہر ایک صوبہ مین ایک گورنر اور اُسکے ساتھ اکزیکیوٹو کونسل مقرر ہو اور ایک لیجس لیٹو کونسل جسکے ممبر تاحیات مقرر ہون اور ایک ری پریزنٹیٹو کونسل مقرر ہو جسکے ممبر چار سال کیلئے رعایا منتخب کیا کرے۔ اور پارلیمنٹ نے یہ بھی مقرر کیا کہ ملک مین جو ویران زمینین ہین اُن کے ساتوین حصہ کے مالک پروٹسٹنٹ پادری ہون۔ یہی آخر ایک بات تمام فسادون کی جڑ تھی جو آپس مین عداوتین پیدا کرتی تھی اور فساد ڈلواتی تھی +

جب سنہ ۱۷۹۱ء مین ملک ان دو صوبون مین منقسم ہوگیا تھا تو نشیبی کنیڈا مین بالکل فرانسیسی اور بالائی کنیڈا مین بالکل انگریز آباد تھے۔ ان مین جدا جدا انتظام کرنے مین امید تھی کہ امن و عافیت قائم رہے گی اور کسی کو تکلیف نہو گی۔ مگر جن لوگون کو یہ خیال تھا انھون نے جغرافیہ پر خیال نہین کیا کہ بالائی کنیڈا کا یوروپ اور مشرقی دنیا کے ساتھ آمد و رفت رکھنے کا توسط سوائے زیرین کنیڈا نہین ہے اس وجہ سے زیرین کنیڈا مین بہت سی مشکلات پیش آئین۔ لیجس لیٹو کونسل جو بادشاہ کی طرف سے مقرر کیجاتی تھی اور ری پریزنٹیٹو کونسل جو رعایا کی طرف سے منتخب کی جاتی تھی ان مین پھوٹ پڑگئی ان دونون کی آرائے مین اختلافات رہنے لگے۔ گورنمنٹ نے برٹش فرقہ کی حمایت کی جو اپنے ملک کو مان سمجھتا تھا اور اُسکے ایک ایک لفظ کی اطاعت کرتا تھا۔ اس حمایت و رعایت کرنے سے اہل کنیڈا بڑے بگڑے ریپریزنٹیٹو اسمبلی (رعایا کی قائم مقام جماعت) کے رزولیوشن لیجس لیٹو کونسل مین منسوخ ہونے لگے۔ اب اسبات پر بڑا فساد کھڑا ہوا کہ پارلیمنٹ جو سرکاری خرچ

کے لیئے روپیہ تجویز کرتی ہے اُسپر ووٹ کیونکر لیئے جائین۔ گورنمنٹ اپنی ملازمت مین اُن عہدہ دارون
کو رکھتی ہو جنسے ری پریذنٹی ٹو ایسمبلی نفرت کرتی تھی۔ اور اُنکا مشاہرہ کولونی کے فنڈون سے
دلانے مین اصرار کرتی تھی۔ طرف ثانی نے اِس روپیہ کے دینے کو موقوف کردیا۔ یعنی گورنمنٹ عدالتون
کے عہدہ دارون کے جو خرچ تھے اُن کے اداکرنیسے انکار کردیا۔ گورنمنٹ نے اِسکے لینے مین اصرار کیا
اور جہان اُسکو سرکاری روپیہ ہاتھ لگا اُسکو بتدریج اپنی مرضی کے موافق خرچ کرڈالا۔ بس اہل کینیڈا ایک
دل ہوکر ایسے بگڑے کہ ایسمبلی نے یہ درخواست کی کہ لیجس لیٹو کونسل یعنے واضعان قوانین کی کونسل
کے ممبر ہمارے انتخاب سے مقرر ہوا کرین اور ہمکو اختیار دیا جائے کہ ہم اپنے روپیہ کو اپنی مرضی و اختیار
سے خرچ کیا کرین۔ انگلستان کی گورنمنٹ نے اِن دونون درخواستون کو نامنظور کیا۔ اور اِس صوبہ کی گورنمنٹ کو
حکم بھیجا کہ بغیر رعایا کی ایسمبلی کی منظوری کے عدالتون اور عملی انتظامون مین خزانہ کے روپیہ کو خرچ
کرے۔ اِس حکم کے صاف معانی یہ تھے کہ فرانسیسی رعایا کو جو کثرت سے تھی یہ یقین دلادین کہ ایک چھوٹا
سا گروہ برٹش کا جو گورنمنٹ اپنی طرف سے اپنی مرضی کے موافق مقرر کرتی ہے انپر حکمرانی کیا کرے اور
اُنکی درخواستون پر ذرا خیال نہ کیا جائے۔ اب یہان اس بات سے بحث کرنیکی ضرورت نہین ہے کہ اِن
دونون مین رعایا کی کثرت رائے صحیح تھی یا عہدہ دارون کی۔ اسمین شک نہین کہ اِن عداوتون کے بڑھنے
کا سبب یہ تھا کہ دونون انگریز اور فرانسیس مختلف قومین تھین۔ یہ دونون آپسمین مل نہین سکتی تھین
صرف جیوری مین وہ انصاف وسچائی کے لیئے ملتی تھین۔ جس مین انگریز تو یہ شکایت کرتے تھے کہ ہم کو
بہت سے مقدمات مین فرانس کے قانون اور ضابطہ کی متابعت کرنی پڑتی ہے۔ اور مالی مقدمات مین فرانسیسی
قوانین کی پابندی زیادہ تر کرنی پڑتی ہے۔ فوجداری و دیوانی عدالتون مین بھی فرانسیسیون کے قوانین کے
اڑنگے لگتے ہین۔ کینڈا کی رعایا کی کونسل نے روپیہ کے خرچ کرنیکے باب مین ووٹ دینے سے انکار کردیا
اُنہون نے گورنمنٹ کے آگے یہ شکایتین پیش کین کہ گورنر خود مختار ہوتے ہین جو اُنکے دلمین آتا ہو وہ کرتے
ہین۔ لیجس لیٹو کونسل ایسی سختیان کرتی ہے کہ جنکی برداشت نہین ہوسکتی۔ ناجائز طور سے روپیہ کی مانگ
ہوتی ہے۔ اُنہون نے یہ درخواستین کین کہ لیجس لیٹو کونسل کے ممبر ہمارے انتخاب سے مقرر ہون۔ اور
پیرونشیل پارلیمنٹ مقرر ہو۔ زیرین کینیڈا کے ہنگامہ فساد کے سرغنون کا سردار عظیم مسٹر جوزف
پی پی نیو تھا۔ وہ اپنی خوش لیاقتون تیز ذہانتون و نیک خصلتون کے زور سے سربلند ہوا تھا۔

گورنرونکی حمایت گورنمنٹ کرتی تھی ۔اور وہ اپنی خود مختاری سے یہان جو چاہتے تھے سو کرتے تھے
اُس نے دونون گورنمنٹ کے برخلاف آدمیون کی مجالس بار بار جمع کین اور اُنکو سمجھایا کہ جیسے یونائیٹڈ
سٹیٹس متواتر بغاوتون کے اختیار کرنیسے آزاد ہوگئین ۔اسی طور سے تم بھی اپنے تئین آزاد کرو ۔اور
گورنمنٹ کی اطاعت کے حلقہ سے اپنی گردن باہر نکالو اُس نے ایک جماعت کثیر کو جمع کرکے بحث مباحثہ
کے ساری شکایتون کو مشتہر کرنا چاہا ۔یہان لارڈ گوسفورڈ گورنر تھے ۔اُنھون نے سپاہ کے چند افسرون
کو جو اِن مباحثون مین شریک تھے عہدہ سے برطرف کیا جنمین مسٹر جوزف بھی تھے ۔اور رعایا کی ایسیمبلی کے
ممبرون پر بدخواہی و بغاوت کا الزام لگایا ۔اور اُنکی گرفتاری کیلئے وارنٹ جاری کیئے ۔بعض تو ان وارنٹون کے
جاری ہوتے ہی مفرور ہوگئے ۔اور بعض جو گرفتار ہوئے تو اُنکے دوستون اور حامیون نے اُنکی رہائی کے لیئے
مقابلہ کیا ۔انقلابی ہنگامون کی تاریخ دان سمجھتے ہین کہ قیدیون کی رہائی کے لیئے جو مقابلے کیئے جاتے
ہین وہی بغاوت کا کھلا ہوا ہنگامہ ہوجاتا ہے +

یہ بغاوت سپاہیانہ معنی کے اعتبار سے بڑی نہ تھی ۔ اول اِسکے ظہور سے سپاہ چونکی
اور باغیون کو خفیف سے فائدے بھی حاصل ہوگئے ۔ مگر یہان کمانڈر انچیف کی مستعدی و چستی و چالاکی
و دانائی وہ بلا کی تھی کہ اُسنے اپنا حق خدمت ادا کرکے اس بغاوت کو دبا دیا ۔ باغی ایک دو جگہ بہادرانہ جی
توڑ کر لڑے ۔اور خونریزی خوب ہوئی ۔مگر آخرکار شکست پائی ۔کچھ مدت کے بعد بالائی کنیڈا مین بھی یہ
فساد پھیل گیا ۔وہان کی رعایا بھی گورنرون کی اور گورنمنٹ کی شاکی تھی ۔کہ یہ سارے عہدے رشتہ مندی کے
پیوند کے سبب سے آپس مین تقسیم ہوتے ہین ۔ مگر یہ سرکشی کی وبا سارے صوبے مین نہین پھیلی تھی ۔ہمسائہ
کی امریکہ کی ریاستین یہان کی رعایا کو اکساتی تھین ۔اور برانگیختہ کرتی تھین کہ وہ اُنکی طرح بغاوتین برپا
کرکے گورنمنٹ کے جوئے سے اپنے کندھے کو نکال لین ۔اس طرح جمہوری سلطنت کے قائم کرنیکی آگ
کے شعلے بعض آدمیون نے بالائی کنیڈا مین پہنچا دیئے ۔ مگر یہان کے گورنر سر فرنسز ہیڈ ایسے عاقل
و فرزانہ تھے کہ اُنھون نے آتش فساد کو اپنے آب تدبیر سے بجھا دیا ۔ اُس نے نشیبی کنیڈا مین گورنمنٹ کی حمایت کے
لیئے یہان کی باقواعد سپاہ کو بھیجدیا ۔ اور یہان کے باغیون کو مہلت دی کہ وہ اپنے تئین سب طرح
سے تیار کرلین ۔جب وہ اچھی طرح گورنمنٹ پر حملہ کرنیکے لیئے آمادہ ہوئے تو اُس نے خیرخواہ باشندون کو
جمع کرکے اِن بدخواہ باغیون کو شکست دیدی ۔ یہ ایک خفیف سی بغاوت تھی وہ جلد یون رفع دفع ہوگئی

سر فرنسس ہیڈ کی راے مین یہ بغاوت ایسی نہ تھی کہ اسمین باقواعد سپاہ سے کام لینے کی ضرورت پڑتی - خیر خواہ رعایا اس افسر کی راے سے خوش ہوگئے کہ اس نے اُن کے ہاتھ سے باغیون کے دبانے کی طریقہ کو ایجاد کیا - اسمین شک نہین کہ یہ تدبیر کہ بدخواہون کو بغیر باقاعدہ سپاہ کی اعانت کے فقط خیر خواہون کے ہاتھ سے شکست دی - صاحب ممدوح کا ایجاد تھا - مگر گورنمنٹ کو یہ ایجاد اس سبب سے پسند نہ آیا کہ اگر بغاوت کی آگ اس سبب سے زیادہ بھڑکتی کہ ملک سے باقاعدہ سپاہ باہر چلی گئی تھی تو اس ایجاد بندہ سے کام نہین نکلتا - گورنمنٹ کی اس بات سے خفا ہوکر سر ہیڈ نے اپنی خدمات سے استعفا دیدیا مگر بہادری و فتحیابی کے صلہ مین اُسکو بیرونٹ کا خطاب ملگیا - مخالفین موافقین دونون نے اُن کی اس پلیسی کی تعریف کی *

انگلستان مین کنیڈا کے ہنگامہ و فساد کے برپا ہونے پر بعض جماعتین گورنمنٹ کی اس حرکت کو ناپسند کرتی تھین کہ اُسنے اہل کنیڈا کی درخواستون کو نامنظور کیا - اُنکے عام جلسے ہوتے تھے اور اُن مین یہ رزولیوشن پاس ہوتے تھے کہ یہ سارا فساد اس سبب سے پیدا ہوا ہی کہ گورنمنٹ نے اہل کنیڈا کی وہ اچھی اصلاحون کے کرنیسے انکار کردیا - پارلیمنٹ کے اندر اور اُسکے باہر مسٹر ہیوم نے اہل کنیڈا کی بڑی طرفداری پر کمر باندھی - پارلیمنٹ کے مقابلہ مین جب سر روبرٹ پیل نے کہا کہ بالائی کنیڈا کی بغاوت کا سرغنہ مسٹر میکنزی ہی تو مسٹر ہیوم نے اِسکا جواب یہ دیا کہ میکنزی ایسا ہی ہی جیسے آپ مین لارڈ جان رسل نے اُن باغی ضلاع کیلئے گورنمنٹ کیطرف سے یہ بل پیش کیا کہ وہان کوئی گورنر جنرل اور ہائی کمشنر مقرر کرکے بھیجدیا جائے اور بہ تھوڑی مدت کیلئے زیرین کنیڈا کے کونسٹی ٹیوشن کو معطل کرے اور اپنے پورے اختیارات سے باغیون کا علاج کرے - اور دونون صوبون کی کونسٹی ٹیوشن کی از سر نو ترمیم کرے - اس بل کے پیش ہونیکی مخالفت اول ایک اور بنا پر شروع ہوئی - مسٹر روبک جو پارلیمنٹ مین داخل نہ تھا وہ صوبہ زیرین کنیڈا کا وکیل بن گیا اور اُسنے درخواست کی کہ دونون ہوس کامنس اور لارڈس مین اس بل کی مخالفت مین میری گفتگو سُنی جائے - بعد از تامل یہ درخواست اُنکی منظور ہوئی اُس نے دونون ہوسون مین بل کی مخالفت مین یہ تقریر کی " اس بغاوت کے سبب سے اہل کنیڈا کی کونسٹی ٹیوشن کو معطل کرنا اس سبب سے ناانصافی ہی کہ ہوم گورنمنٹ نے ابتدا سے وہ اُنپر ظلم و ستم کیے ہین جنکے وہ متحمل نہوسکے اور بغاوت کے مرتکب ہوئے - اُنکی تقریرین نہایت متین براہین تھین - ایک نکتہ چینیے اُن کی

تقریر پر یہ اعتراض کیا کہ اکثر اورئیٹر اپنا یہ کام سمجھتے ہین کہ اپنے سامعین کو جنپر وہ اپنا اثر پیدا کرنا چاہتے ہین۔ پہلے اپنی طرف سے راضی کرین اور اُنکو دوست بنائین۔ مگر صاحب موصوف نے ایسی تقریر کی کہ سب سامعین اُنکے مخالف ہو گئے۔ اُنکے کہنے مین اِس سبب سے بھی زیادہ اثر نہ پیدا ہوا کہ وہ ایک نوجوان تیس برس کی عمر کے اندر ایک لڑکے معلوم ہوتے تھے۔

یہ تو ظاہر تھا کہ گورنمنٹ کی تجویز کا اختیار کرنا ضروری تھا۔ پارلیمینٹ نے اپنی عام رائے سے یہ قطعی فیصلہ کیا کہ گورنمنٹ کی گزشتہ پولیسی کیطرف توجہ کرنیکا یہ وقت نہین ہے۔ اِسوقت تو یہ امر بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مدبر ملکی ایسی لیاقت و قابلیت کا وہان بھیجا جائے کہ جو حالات موجودہ مین وہان نظم و نسق خاطر خواہ کر دے۔ لارڈ جان رسل نے ایسا مدبر لارڈ ڈرہم کو تجویز کیا۔ اور گورنمنٹ نے اُسے منظور کیا۔

لارڈ ڈرہم کو اِس زمانے مین کوئی یاد نہین رکھتا۔ مگر وہ اپنے زمانہ کا بڑا لائق فائق مدبر و منتظم ملکی تھا اور اُسنے ایسے ایسے بڑے بڑے کام کیئے تھے کہ کسی اور سے نہین ہو سکتے تھے۔ اُسوقت مین اُنکے کارہائے عظیم بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ وہ کینیڈا مین مئی ۱۸۳۸ع کے آخر مین کوئیبک مین آیا۔ اور اُسنے یہ اعلان کیا کہ جن باغیون نے بغاوت کی ہے۔ مین اُنکے سزا دینے مین کوئی کسر باقی نہین رکھونگا۔ مگر اُنکے سوائے اور اہل کینیڈا کو گورنمنٹ کے نظام جدید کے مرتب کرنے مین اپنا معاون اور شریک بناؤن گا۔ اور یہ نظام جدید اُنکی ضرورتون اور احتیاجون کے مناسب حال ہوگا اور تہذیب جو تبدیلیان کر رہی ہے اُسکے موافق ہوگا۔ لارڈ ڈرہم اپنے تئین خود مختار مطلق العنان حاکم سمجھتا تھا مگر پارلیمنٹ مین جب کینیڈا کا بل پاس ہوا تو اُسکے اختیارات بہت کم کر دیئے گئے۔ مگر وہ اپنے تئین مطلق العنان حاکم سمجھتا رہا۔ اُس نے زمین کینیڈا مین امن و عافیت و انتظام قائم کرنیکے لیئے احکام کا سلسلہ جاری رکھا اُسنے ایک اشتہار دیا۔ جس مین باغیون کی جان بخشی و معافی جرم مین بڑی نرمی و رحمدلی کو ظاہر کیا۔ مگر اُن باغیون کو جو مفرور ہو گئے تھے جیسے کہ مسٹر پے پینیو تھے اور اُن قیدیون کو جنھون نے خود جرم بغاوت کا اقرار کیا تھا یا جنکو ترغیب دی گئی تھی کہ اگر وہ اپنے جرم کا اقبال کرینگے تو سزا کم دیجائیگی۔ اِن سب قیدیون کو اُسنے برموڈا مین جلاوطن کر دیا اور یہ اشتہار دیدیا کہ اِن جلاوطنون مین سے جو کوئی اپنے گھر مین واپس آئیگا وہ واجب القتل قرار پائیگا۔ گو وہ قانون جانتا تھا۔ مگر اُس نے ذرا بھی یہ خیال نہین کیا کہ مین جو اشتہار

جاری کرتا ہون اُسکے مشتہر کرنیمین قانون کا کچھ بھی پاس و لحاظ کرون۔ مگر اسواسطے وہ قانون کا پاس و لحاظ نہین کرتا تھا کہ وہ اپنے تئین مطلق العنان حاکم سمجھکر کارروائی کرتا تھا۔ کہ جس سے ملک مین امن و عافیت و انتظام قائم ہو۔ لارڈ ڈرہم کو قانوناً یہ اختیار نہ تھا کہ وہ ان قیدیون کو برموڈا مین جلاوطن کرتے وہان انکی حکومت نہ تھی۔ کہ وہان کے افسرون کو حکم دیتا کہ تم ان قیدیون کو اپنی محافظت مین رکھنا۔ انگلستان کے قوانین کے موافق اگر کوئی جلاوطن مجرم اپنے گھر چلا آئے تو اُسکے جرم کی سزا واجب القتل نہین ہوتی۔ مگر لارڈ ڈرہم کو یہ خیال تھا کہ اگر مین انگلستان کے قانون کی پابندی کرونگا تو میری حکومت کی تذلیل اور تحقیر ہوگی۔ اسوقت یہان اس کثرت سے قیدی ہین کہ اُنکے ثبوت جرم کیلیے جیوری علی الاتصال نہین بیٹھ سکتی۔ جیوری مین بعض مجرم رہائی پائینگے اور بغلین بجا بجا کے احکام شاہی کی تحقیر کرینگے۔ غرض اُسکے نزدیک مصلحت یہی تھی کہ مین خودمختاری سے کام کرون۔ قانون کی پیروی کرکے انتظام کی چلتی گاڑی مین روڑا اٹکاؤن۔ یہ خودمختاری ملک کے امن و عافیت کے قائم کرنے کے حق مین مفید ہوئی۔ مگر خود اُسکی اپنی ذات کے لیئے مضر۔ لارڈ ڈرہم نے ایک اور معاملہ مین بھی اپنی خودمختاری کو حد سے زیادہ بڑھایا۔ جس ایکٹ کے موافق وہ اپنے عہدہ پر مقرر ہوا تھا اُسمین بیان کیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی کونسل کی صلاح و مشورے سے کام کیا کرے اور اپنے ہر حکم پر کم از کم پانچ ممبرون کے دستخط کرانے ضرور جانا کرے۔ مگر اُسکی پولیسی یہی تھی کہ مین اس کونسل کی صلاح نہ لون مین خود ہی ملک کے انتظام کا شاطر ایسا ہون کہ کوئی مجھے اُسمین چال نہین بتا سکتا۔ اُسکی تدابیر تیر بہدف ہوتی تھین قیدیون کے جلاوطن کرنے نے ملک کو مفسدون سے پاک و صاف کیا۔ ملک کی از سرنو اصلاح کیلیے یہ امر ضروری تہا۔ وہ اپنے اور اپنے کام کے درمیان قانون کا اڑنگا نہین لگاتا تھا۔ وہ اپنے مطلق العنان اختیارات سے ملک کی صلاح و فلاح کا نظام مرتب کرنا چاہتا تھا۔ جب گورنمنٹ نے اُس کی اِس مطلق العنانی پر اعتراض کیا کہ قانون کی حد سے اُس نے قدم باہر نکالا ہے تو اُسنے یہ حجتین نکالین کہ جب گورنمنٹ نے ملک کی کونسٹی ٹیوشن کو معطل کیا تو کونسٹی ٹیوشنل اصول کا زور اس ملک مین کیا باقی رہا۔ برٹش کونسٹی ٹیوشنل کا کونسا اُصول اس ملک مین قائم رہ سکتا ہے کہ جہان رعایا سے روپیہ اُسکی مرضی بغیر لیا جاتا ہے۔ جہان ری پریزنٹی ٹو گورنمنٹ معدوم ہے جہان کا قانون مارشل ہے۔ جہان جیوری سے فیصلہ کرنا انصاف کا مٹانا سمجھا جاتا ہے۔ جہان رعایا کا غصہ اور اُسکی نفرت برانگیختہ کیجاتی ہے

لارڈ ڈرہم کی خودمختاری نے کنیڈا مین آزادی اور کن سٹی ٹیوشنل کو بحال کردیا۔ اُسنے جو قیدیون کے ساتھ سلوک کیا۔ اُسمین کوئی بیرحمی نہ تھی۔ اُس نے انکو برموڈا مین جلاوطن کیا جس سے غرض اُسکی یہ تھی۔ کہ ملک مین یہ مفسد نہ رہین کوئی اور مطلب اُسکا نہ تھا۔ اُس لئے انکو اُن مقامات مین نہین بھیجا جو مجرم قیدیون کی جلاوطنی کے لیئے مخصوص ہین یہان بھیجنے سے اُن قیدیون پر بدنامی کا کلنگ نا ٹیکہ پر لگتا جلاوطنون کے پھر واپس آنے کے جرم کی سزا کو واجب القتل ٹھیرایا۔ اسکا سبب یہ تھا کہ اس بھاری سزا کے خوف سے وہ یہان آنیکا قصد ہی نہ کرین۔ غرض جو کام تھا اُسمین مرحمت مدنظر تھی۔ کوئی ظلم پیش نظر نہ تھا لارڈ ڈرہم پر یہ سخت الزام لگایا گیا۔ کہ اُسنے ایسا فرمان جاری کیا جسکے موافق آدمیون کو پھانسی بغیر تحقیقات کے لگ سکتی تھی۔ اِسکے ذمہ یہ الزام بھی لگایا گیا کہ اسنے اپنے دورہ مین مشرقی بادشاہون کی طرح شاہانہ نمود مین بہت فضول روپیہ خرچ کیا۔ بیشک اسکو ایسی فضول خرچیون مین مزہ آتا تھا مگر اسنے اپنے ذاتی مصارف کو گورنمنٹ سے نہین لیا۔ اور اسمین دس ہزار پونڈ اپنی گرہ سے خرچ کر ڈالے۔

لارڈ ڈرہم کے ذاتی دشمن لارڈ ہوس مین بہت تھے۔ لارڈ بروہم سے ایک جلسہ مین پہلے نا چاقی ہو چکی تھی علاوہ جتنے بڑے بڑے لارڈس تھے سب ہی اِسکے دشمن تھے۔ بعض اُسکو اِس لیئے بھی جو گورنمنٹ نے کنیڈا کے باب مین اختیار کی بُرا جانتے تھے۔

اِن زمانہ مین وزارت ضعیف تھی۔ اول تو اُسنے لارڈ ڈرہم کے فرمانون کو پسند کرلیا پھر بہت جلد اُنکو ناپسند کرنے لگی۔ اور اُنکی منسوخی کا ارادہ مصمم کرلیا۔ لارڈ ڈرہم کو جب اسکی خبر ہوئی تو اُسنے اپنا استعفا بھیجدیا۔ اور کیوبک کے قلعہ سے ایک اشتہار ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے خلاف ایسا دیدیا جو عوام کو بغاوت پر برانگیختہ کرتا تھا جس کے سبب سے وہ خود بھی باغی کہلانے لگا اور گورنمنٹ نے اُسکو برٹش شمالی امریکہ کی گورنری سے معزول کردیا۔

ابھی لارڈ ڈرہم کے پاس یہ معزولی کا حکم حسب ضابطہ نہین پہنچا تھا کہ وہ خود بخود انگلنڈ مین چلا آیا یہان **سٹورٹ مل** اسکی حمایت پر مستعد ہوگئے تھے بعض لوگون نے انگلستان مین اُنکی مدارات آنیکے وقت خوب کی ورنہ کوئی انکو پوچھتا بھی نہین۔ آخر اشکستہ مرد کے نام ہوتا۔

لارڈ ڈرہم نے جو کنیڈا کی رپورٹ مرتب کی اُسمین ایک نیا زمانہ پیدا کردیا کہ دو تین سال کے عرصہ مین کامل اندرونی سیلف گورنمنٹ (اپنے اوپر آپ حکومت کرنا) کنیڈا مین کل کولونی مین جاری ہوگئی

جنمین یوروپ کی نسل کی قومین رہتی تھین *

لارڈ ڈرہم کی اس رپورٹ کی لیاقت کے دشمن بھی قائل ہوگئے۔ مسٹر مل کہتے ہین کہ اس رپورٹ نے کل کنیڈا ہی کی نہین بلکہ اور بڑی بڑی کولونی کی پولیٹکل کامیابی اور سوشیل بہبودی کی بنا قائم کی جن سببون سے کنیڈا کی رعایا ناراض ہوتی تھی اُن سب کے بیان کرنے مین کسی بات کو چھوڑا نہین۔ اُس نے یہ بڑی سفارش لکھی کہ کولونی کی گورمنٹ اُسکے باشندون کے ہاتھ مین دی جائے۔ اور اُنکو اختیار دیا جائے کہ وہ خود ہی قوانین بنائین اور خود ہی اُنکی تعمیل کرین۔ شاہی گورمنٹ کی مداخلت معاملات مفصلہ ذیل مین محدود ہو یعنے کولونی کے تعلقات مین جو انگلستان کے مادری ملک سے ہین۔ گورمنٹ کی کونسٹی ٹیوشن کی صورت مین۔ غیر ملکون کے ساتھ تعلقات و تجارت مین اور سرکاری زمین کے جدا کرنے مین لارڈ ڈرہم نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ نہایت عمدہ کامل میونسپل سررشتے قائم کیے جائین ججون کو آزادی دیجائے۔ اضلاع کے تمام افسرون کے مقرر کرنیکا اختیار دیا جائے۔ گورمنٹ شاہی کو گورنر اور اُسکے سکرٹری کے مقرر کرنیکا اختیار رہے جسکے ذمہ کولونی کے قوانین کی جوابدہی ہو۔ اور پادریون کے لیئے زمین رکھنے کے جو پہلے قوانین ہین وہ سب منسوخ کیئے جائین۔ آخر کو اُس نے یہ پیش کیا کہ کنیڈا کے سب ضلاع کی آئین و قوانین بنانیوالی ایک جماعت ہو جسمین دونون نسلین فرانسیسی و انگریزی اپنے قائم مقام خود مقرر کرین *

گورمنٹ نے اس رپورٹ کی کل تجاویز بتدریج کنیڈا مین داخل کین اور بالائی و پست دونون کنیڈا ۱۸۴۰ء مین ایک ہوگئے *

افسوس ہو کہ لارڈ ڈرہم اپنی تدابیر کے نتائج کے دیکھنے کیلیئے زندہ نہ رہے جب کنیڈا کا بل پاس ہوا ہے تو اُسکے چند روز بعد وہ دنیا سے چل بسنے۔ اس تنک مزاج لارڈ کو کنیڈا کے سبب سے ضرور ایسی سوختگی ہوئی ہوگی جسکے باعث سے موت اُسکے قریب آئی وہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۸۴۰ء مین اکتالیس برس کی عمر مین مرگیا۔ مگر اُسکا نام کنیڈا کے انتظام کے ساتھ زندہ ہو *

لارڈ ڈرہم کی بی بی لارڈ گرے دوم کی بیٹی تھی۔ جنکو ملکہ معظمہ نے اپنی تخت نشینی کے وقت بلاکر اپنے گھر مین لیڈیز ان ویٹنگ مقرر کیا تھا۔ جب اُنکا خاوند کنیڈا مین معطل ہوا تو وہ بھی اپنے عہدہ سے دست بردار ہوئین۔ ملکہ معظمہ اِن دونون میان بی بی کی بڑی تعظیم و تکریم کرتی تھین۔ اُن کو

باب ہفتم

ملکہ معظمہ کی تاجپوشی اور ۱۸۳۹ء کا نازک زمانہ

۱۸۳۸ء مین حضرت علیا کے سر پر تاج رکھنا ایک بڑا مبارک وہمایون واقعہ ہے جو ہمیشہ یادگار روزگار رہیگا۔ ہنوز اسکی تاریخ مقرر نہین ہوئی تھی کہ لوگ اس دن کی خوشی کے مارے پھولے نہین سماتے تھے اور اُسکے لیے خوشی کی تیاریان کر رہے تھے۔ جناب عالیہ نے اپنی مرضی شاہانہ سے اشتہار دیدیا کہ مین اس تاجپوشی کے خوشی مین اِن دو قدیمی رسمون کو ادا نہین کرونگی۔ اول قدیم رسم یہ چلی آتی تھی کہ جب بادشاہ تاج پہنتا تو ایک عہدہ دار جسکو چیمپین کہتے تھے گھوڑے پر سوار آتا تھا اور نقیب اُس کی طرف سے چلاکر کہتا تھا کہ اگر کوئی شخص اس بادشاہ کو تاج پہننے کا مستحق نہ جانتا ہو تو وہ اُس سے بادشاہ کی محافظت وحمایت کیلئے تنہا لڑنے کیواسطے موجود ہے۔ یا وہ اپنا آہنین دستانہ پھینک دیتا تھا اور کہہ دیتا تھا کہ اگر کسی کا مقدور ہو تو وہ آنکر اُسکو اٹھالے۔ دوم یہ قدیمی رسم تھی کہ جب بادشاہ تاج پہنتا تھا تو تمام پیرس (امرا) تخت پر جاکر بادشاہ کے تاج کو اپنے ہاتھ سے چھوتے اور اُسکے بائین رخسارے پر بوسہ دیتے۔ ظاہر ہے کہ اس رسم کے ادا کرنے مین کیسی حضرت علیا کو تکلیف ہوتی کہ چھ سو امرا اس طرح بوسہ لیتے۔ اُنکے چچا اگر رخسارہ بوسی کرتے تو مضائقہ نہ تھا کیونکہ وہ تو ایک محبت کا لازمی اقتضا تھا۔ بعض اور پرانی رسمین موقوف ہوئین اور اُنکی جگہ نئی داخل ہوئین ؛

۱۴۔ جون کو پہلے پہل سورن (اشرفی) پر ملکہ مقدسہ کا سکہ لگا۔ مگر ٹکسال سے اسقدر سورن باہر نہ نکل سکے جسقدر لوگون کو اور صرافون کو درکار تھے اِسکا لوگ بڑا شوق رکھتے تھے کہ اپنی عزیز ملکہ کے سکہ کو جیب مین رکھین ؛

تاج شاہی از سر نو بنایا گیا جو دو تاج ملکہ کے چچا بادشاہون کے تھے وہ بڑے وزنی تھے اور ایسے بڑے تھے کہ سر مبارک پر ٹھیک نہین آتے تھے۔ پہلے تاج کا وزن ساڑھے تین سیر کے قریب تھا۔ اور نئے تاج کا وزن ڈیڑھ سیر کے قریب تھا۔ اسکے جواہر کی قیمت ۱۱۲۷۶۰ پونڈ تھی ہزارہا

تاجپوشی کی بعض رسوم قدیم کا موقوف ہونا

تاج شاہی

الماس اور صد ہا جواہر سے مرصع ہوا تھا۔ ماہ و مہر کی چمک دمک رکھتا تھا ۔

تاج پہننے کے جشن کی تیاریون کا حال سنو کہ شہر لنڈن مین کئی مہینون سے پہلے درزیون کو درباریون کے لباس سینے و کترنے و بیونتنے سے رات دن مین دم بھر فرصت نہوتی تھی ۔ شہر کے مغربی سرے پر جوہریون کی دکانون پر خریدارون کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے رہتے تھے حلوائیون کو رکابدارون کو طرح بطرح کی مٹھائیون کے بنانیسے اور بورچیون کو کھانون کے تیار کرنیسے فراغت نہوتی تھی ۔ گھر سے باہر سواری کی گزرگاہ کے مکانات کے آگے مصنوعی چوبین مکانات و نشستگاہون کے بنانے مین بڑھئی ہمہ تن مصروف رہتے تھے ۔ اِس قدر نشستگاہون کی پاڑون کی پاڑین بنائی گئین کہ لاکھون تماشائی اُنپر بیٹھ سکتے تھے ۔ یہ سب نشستین لوگون نے پہلے سے کرایہ لے لین ۔ ایک بھی نشست خالی نہین رہی ۔ سواری کی گزرگاہ پر جو مکانات تھے نشستون کے لیئے ٹکٹ بکتے تھے ۔ کہتے ہین کہ دو لاکھ پونڈ کے ٹکٹ فروخت ہوئے ۔ معلوم نہین یہ سچ ہے یا جھوٹ ۔ ویسٹ منسٹر ایبی کے اندر راستہ مین دونون طرف گیلریان بنائی گئی تھین جنپر ایک ہزار آدمی بیٹھ سکتے تھے ۔ ایک نشستگاہ کے ٹکٹ کی قیمت بیس گنی (تین سو روپیہ) تھی اور سرکاری حکم تھا کہ اگر جعلی ٹکٹ چلائے جائینگے تو اُنکے لینے والے فقط یہی نہین کہ دروازہ پر اندر جانے سے روک دیئے جائینگے بلکہ وہ مجرم ٹھیرائے جائینگے اور فوجداری سپرد ہونگے ۔ سواری کی گزرگاہ ایسی طویل تھی کہ جس مین لاکھون آدمی سواری کی سیر دیکھ سکتے تھے ۔ خوش نصیب دولت والے تماشائی ٹکٹ لیکر سیر دیکھنی چاہتے تھے اور غریب تماشائی بغیر ٹکٹ کے سیر کے شائق تھے ۔

ویسٹ منسٹر ایبی کے لُورڈبرج کے نیچے ایک پلیٹ فورم بنایا گیا اور اُسپر فرش زرین بچھایا گیا ۔ اور اُسپر کرسیان لارڈس و امرا و غیر ریاستون کے وزرا اور سفیرون کے لیئے بچھائی گئین ۔ غرض اِس جشن سے ایک دن پہلے یعنی ۲۷ ۔ جون کو لنڈن کے شہر مین ہر چیز کی صورت نئی بن گئی تھی ۔ شہر کی آبادی بچگنی ہو گئی تھی ۔ وہ غل غپاڑہ رہتا تھا کہ قلم اُسکے بیان مین خاموش ہے سوارون اور پیدلون کی گھچا پچ رہتی تھی ۔ چوبین فرش کی ہتوڑون کے پڑنے کی ۔ ٹوٹ پھوٹ کی آوازین نکلتی رہتی تھین کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے اور دماغ مین بھیجا پھٹا جاتا تھا ۔ شہر مین یہ نہین تھا کہ کہین کہین بھیڑ ہو بلکہ سارے شہر مین بھیڑ ہی بھیڑ تھی ۔ وہ ہر چیز کو خواہ وہ کچھ ہو یا نہ ہو دیکھتی

پڑی پھرتی تھی اور وہ غل مچاتی تھی کہ کان پڑی آواز نہین سنائی تھی۔ پارک مین فوج موج در موج لہرا رہی تھی۔ خیمے قطار در قطار پڑے تھے۔ اُن کے پھریرے اُڑ رہے تھے۔ سارے رستے آدمیون سے پٹے ہوئے تھے۔ ریلون پر آدمیون کی ریل پیل ہو رہی تھی۔ گیت و بھجن گانے کیلئے تصنیف ہو رہے تھے اور میڈل پہننے کیلئے تیار ہو رہے تھے۔ غرض سارے ملک مین اس جشن کی تعطیل تھی۔ اور اسکی خوشی کی بڑی تیاریان ہو رہی تھین۔ کہتے ہین کہ لنڈن مین چار لاکھ آدمی سیر کیلئے آئے اور اس جشن مین فقط رعایا کی خوشی کے لیئے دو لاکھ پونڈ خرچ کیئے گئے۔

۲۸ جون کو اس مبارک جشن کا دن جمعرات کو آیا۔ رات کے ۴ بجے پر سارا لنڈن جاگا تین بجے سترہ منٹ پر توپون نے تین شلک کی آوازین لگائین جس سے خلقت کو معلوم ہوا کہ روز مبارک کا آفتاب طلوع ہونے کو ہی۔ ابھی سے خلقت نے پارک اور ویسٹ منسٹر ابی کیطرف جانے کا تانتا باندھا۔ مگر اس خیر خواہ خلائق کو چند گھنٹے انتظار دیکھنا۔ چھ بجے پولس نے شاہی سواری کی گزرگاہ کا انتظام کیا۔ دو گھنٹے کے بعد سپاہ نے آنکر اپنے پرے جمائے۔ اسکا ایک حصہ قصر بکنگھم کے سامنے کھڑا ہوا۔ جہان بے تاج ملکہ تاج کیلئے تیاریان کر رہی تھی۔ آج دن کی صبح کو یہ کیفیت تھی کہ معلوم نہین ہوتا تھا کہ بارش دھوپ پر غالب ہوگی یا دھوپ بارش پر۔ مگر ادھر سواری ہوئی اُدھر آفتاب نے اپنے چہرہ پر سے نقاب اُٹھائی۔ اور شام تک اپنا منہ نہین چھپایا۔ اور دھوپ کا بستر بچھایا۔ دس بجے صبح کے سواری شاہی مین ملکہ معظمہ نے قدم رکھا ایک نیا شاہی جھنڈا سو فٹ سے ۱۰ فٹ بنایا گیا تھا۔ یہ ایک سنگ مرمر کی محراب پر وہ ملاحون نے چڑھکر ہلایا بینڈ بجا پارک مین ۲۱ ضرب توپ مین چلین۔ غرض سب کو سوار ہونیکی خبر ہو گئی۔ اول باجا بجانے والے تھے اسکے بعد سپاہ۔ پھر سفیرون کی جو غیر ملکون سے آئے تھے۔ انکی زرق برق کی سواریان تھین سب سے بڑی بات اس جشن مین یہ تھی کہ فرانس کی گورنمنٹ کیطرف سے مارشل سولٹ آیا تھا اور اُس سواری مین سوار تھا جو مخصوص شاہان فرانس کے ساتھ تھی۔ وہ بڑی اپنی چمک دمک دکھاتی تھی۔ یہ بزرگ منش عالیجاہ شہنشاہ نپولین اعظم کا قوت بازو تھا اور ڈیوک ولنگٹن کے ساتھ لڑائیان لڑ چکا تھا اسوقت لنڈن مین جس گرمجوشی و شوق کے ساتھ خیر مقدم اسکا ہوا اُس سے زیادہ نہین ہو سکتا۔ آسٹریا کا شہزادہ الیسٹر ہیزی کی سواری بھی ساتھ تھی۔ وہ سر تا پا جواہر اور ہیرون مین ڈوبا

جشن تاجپوشی کا دن

سواری کا جلوس

ہوا تھا اسکے بوٹون مین ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ مگر اسکے ہیرون کی چمک اس پیر کہن سال کے بالون کی سفیدی کے آگے مات تھی۔ قدم قدم پر خلقت اسکو چیرز دیتی تھی۔ اس طرح خیر مقدم ہونے کا اثر اس دانشمند پر ایسا ہوا کہ جب فرانس اور انگلستان کی مصالحت کا معاملہ پیش ہوا تو اُس نے کہا کہ مین انگلینڈ سے جنگ مین تلوار سے بھی لڑا ہون اور صلح مین بھی مین نے اسکا امتحان کیا ہی جب مین لنڈن مین گیا تھا تو اہل انگلینڈ نے میرا خیر مقدم بڑے شوق سے کیا اور چلا چلا کر کہا کہ **سولٹ** ہمیشہ زندہ رہے۔ اِس حال سے اہل فرانس خوب واقف ہین۔ مین فرانس اور انگلینڈ کے درمیان مصالحت کا بڑا حامی ہون۔ بعض وقت بڑی بڑی تدابیر ملکی وہ کام نہین کرتین جو ایک ادنے تدبیر کر جاتی ہی۔ اِس جشن مین **مارشل سولٹ** کی خیر مقدم کا وہ نتیجہ ہوا جو کسی اور تدبیر ملکی سے ہونا دشوار تھا۔ اِس سے دونون ملکون کی مصالحت کا تخم بویا گیا اور **واٹرلو** کی جنگ کی تلخ آمیز یاد مین شیرینی آئی۔ اسکے بعد خاندان شاہی کی سواریان تھین +

ڈیوک ولنگٹن اور کل خاندان شاہی خاص کر ڈچس کنٹ کو خلقت دل سے چیرز دیتی تھی۔ وہ چھ گھوڑون کی گاڑیون مین بیٹھے ہوئے تھے۔ اِسکے بعد حضرت علیا آٹھ گھوڑون کی گاڑی مین رونق افروز تھین اور تیرہ شاہی گاڑیان اُنکے پیچھے تھین۔ جس گرمجوشی و شوق سے مبارکباد کا غل مچتا تھا وہ بیان نہین ہو سکتا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سمندر مین تلاطم عظیم آیا ہی جو یہ آوازین آ رہی ہین لوگ اِس خوشی مین ایسے محو تھے کہ ٹوپیان و کپڑے اُڑے جاتے تھے مگر اُن کو اپنی اس عریانی کی خبر نہین ہوتی تھی۔ ملکہ معظمہ اپنی اس خیر خواہ رعایا کی مبارکباد کو بار بار سر جھکا کر تسلیم کرتی جاتی تھین۔ مگر اِس مبارکباد کے طوفان مین اُنکا دل سلطنت کی گرانباری کے خیال سے جیسا اُڑا جاتا تھا اُسکو کوئی نہین بیان کر سکتا۔ راہ مین ایک جگہ یہ دیکھکر کہ پولس آدمیون کی دھکا پیل بیجا کرتا ہی۔ سواری کو ٹھیرا کر فرمایا کہ میرا حکم ہے کہ پولس کسی آدمی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ ساڑھے گیارہ بجے ملکہ معظمہ نے **ایبی** کے اندر قدم رنجہ فرمایا۔ آٹھ امیر لیڈیان سفید لباس پہنے ہوئے اُنکے گرد ایسی معلوم ہوتی تھین کہ ایک سحاب سپید مین ہی۔ سارا مجمع پندرہ سو سے کچھ زائد امرا کا سروقد تعظیم کیلئے کھڑا ہوا اور خوشی کا نعرہ وہ مارا کہ ساری **ایبی** کی محرابون مین گونجتا ہوا باہر سارے تماشائیون مین پھیل گیا ملکہ جامہ خانہ مین گئین اور بارہ بجنے کے ساتھ وہ لباس فاخرہ شاہانہ زیب تن فرما کر باہر آئین تو آلشم

گرجا میں تعارف کی رسم کا ادا ہونا

کی طرف (آلٹر) یا قربانگاہ گرجا میں ہوتی ہی اسونے کی پلیٹ سے آراستہ کیا گیا تھا قدم بڑھایا تو یہ گایا گیا کہ میں خوش تھی کہ جب اُنھون نے کہا کہ خداوند کے مکان میں داخل ہو۔ اسکے ختم ہونے پر ویسٹ منسٹر سکول کے طلبہ نے گایا کہ فرمانروا ملکہ زندہ رہے۔ پھر ملکہ کرسی تعارف پر رونق افروز ہوئین آرچ بشپ کن ٹن بری اسکے سامنے آئے اور وہ کرسی سے اُٹھکر اپنے قدمون پر کھڑی ہوئین تو آرچ بشپ نے مشرق کی طرف مُنہ کرکے لوگون کا تعارف ملکہ کے ساتھ یون کردیا کہ لوگون طرف مخاطب ہوکر یہ کہا کہ اے صاحبو میں ملکہ وکٹوریا کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہون۔ وہ اس ملک بیشک ملکہ ہی۔ تم سب صاحب آج اسلیئے جمع ہوئے ہو کہ اسکی اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کرو۔ تم سب اطاعت کرنے پر راضی ہو؟ اِن ہی الفاظ کا اعادہ اُنھون نے جنوب مغرب شمال کی طرف رُخ پھیرکر کیا اور ملکہ معظمہ نے بھی اپنا چہرہ اُنکے چہرہ کے ساتھ پھیرا۔ اس سوال کے جواب میں سب طرف سے یہ ندا آئی کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ جس سے ثابت ہوتا ہی کہ کس ذوق و شوق دلی سے سب نے ملکہ کی اطاعت کو قبول کیا ؛

اِس تعارف کے بعد ملکہ نے ایک پارچہ زرین بطور نذر کے آلٹر پر چڑھایا۔ اور ایک سلاخ بیش بہا دھات کی نذر نیاز کے برتن میں ڈالی۔ پھر نماز پڑھی گئی۔ اور وعظ کہا گیا جب یہ دونون کام ختم ہوئے تو ملکہ معظمہ کرسی سے اُٹھکر آلٹر کے پاس گئین اور حلف کا آغاز اس طرح ہوا کہ ملکہ کے آگے جاکر آرچ بشپ نے یہ کہا کہ حضور عالیہ حلف اُٹھانے پر راضی ہین؟ ؛

ملکہ نے جواب دیا کہ مین راضی ہون ؛

آپ سنجیدگی سے یہ اقرار کرتی ہین اور قسم کھاتی ہین کہ برطانیہ اعظم کی یونائیٹڈ کنگڈم اور آیرلینڈ کی رعایا پر بموجب پارلیمنٹ کی کونسٹی ٹیوشن کے اور قوانین رسم و رواج ملک کے موافق حکومت کرونگی۔ اور قانون و عدالت مین رحم مرعی رکھونگی ؛

ملکہ کا حلف اُٹھانا

ملکہ نے جواب دیا کہ مین اقرار کرتی ہون کہ ایسا کرونگی۔ یہ جواب ایسی آواز سے دیا کہ سب نے سُنا۔ پھر آرچ بشپ نے کہا کہ تم اپنے حتی المقدور شرائع الٰہی کی پابندی کروگی؟ اور انجیل پر سچا ایمان رکھوگی؟ اور اصلاح یافتہ پروٹسٹنٹ کو جو قانون کے موافق قایم ہوا ہے مانوگی؟ اور انگلینڈ اور آئرلینڈ کی یونائیٹڈ چرچ کے بندوبست کو بغیر کسی عذر کے اور انکے متعلقات عبادات

اور مراسم آداب اور انتظام کو بدستور قائم رکھو گی؟ انگلینڈ اور آیرلینڈ کے پادریون اور بشپون اور چرچون کے ذمہ جو کام مقرر کیئے گئے ہین اور اُنکو جو حقوق اور فوائد عطا کیئے گئے ہین ان سب کو قائم رکھو گی؟ - ملکہ نے جواب دیا کہ مین ان سب باتون کا اقرار کرتی ہون کہ کرونگی ملکہ معظمہ آلٹر مین گئین وہان گھٹنا ٹیک کر اور انجیل پر دایان ہاتھ رکھکر اُنھون نے فرمایا کہ مین نے جن باتون کا اقرار کیا ہے مین اُنپر عمل کرونگی اور اُنپر قائم رہونگی - پھر انجیل کو چوما اور حلف نامہ پر جو لکھا ہوا تھا اپنے دستخط کیئے - پھر ایک بھجن گایا گیا - اِس رسم کے بعد سینٹ اڈورڈ کے چیپل مین تشریف لیگئین اور وہان لباس تبدیل کیا اور ننگے سر آئین اور اُنکے بیٹھنے کیلیئے وہ پُرانی کرسی آئی جسپر پہلے تینتیس ۳۳ بادشاہ اور چار ملکہ تاج پہننے کیلیئے بیٹھ چکے تھے - اِس کرسی کے اندر ایک عجیب پتھر رکھا ہوا تھا جسکے اوپر سکوٹ لینڈ کے بادشاہون نے سیکڑون برسون تک بیٹھکر تاج پہنے تھے - جب وہ اس کرسی پر بیٹھ گئین تو ایک پارچہ زرین اُنکے سر کے اوپر چار امرائے پکڑ کر تانا - پھر آرچ بشپ نے چمچہ مین تیل لیا اور پیشانی اور ہاتھون پر صلیب کے نشان تیل سے کر دیئے اور یہ دعا پڑھی کہ جسطرح مثل بادشاہون کاہنون و پیغمبرون کے تیل ملا جائے الخ پھر امارت نشانات شاہی آنے شروع ہوئے - یہی تاج پہننے کے نشانات عظیم الشان ہین - اِس طویل رسم مین سب سے زیادہ دلچسپ عجیب بات اِن نشانات کا آنا اور ملکہ کے آگے پیش ہونا تھا - انکی تعداد بارہ تھی - اِنمین سے ہر ایک کو ایک ایک امیر لیئے ہوئے تھا جنمین سات ڈیوک اور تین بشپ اور دو امیر تھے - اِن مین ایک لارڈ میل بورن تھا تیل ملنے کی رسم کے بعد وہ پیش ہونے شروع ہوئے اور کوئی انمین چھوڑا نہین گیا - نشانات کی تفصیل یہ ہے سینٹ اڈورڈ کا عصا - مہمیزین اور دنیاوی اور دینی عدالت کی تلوارین بارڈوار رحم کی تلوار بن باڑکی - بادشاہی تلوار عصا کبوتر دار - گوی زرین سینٹ اڈورڈ کا تاج - رکابی کا - بائبل - یہ سب باری باری سے پیش ہوئے - دینی نشانات آرچ بشپ نے اور دنیاوی نشانات لارڈ چیمبرلین نے ملکہ کی داہین طرف رکھے - باستثنار ایک دو کے سب آلٹر مین یہ امانت رکھی گئے جب تیغ رحم پیش ہوئی تو ملکہ اُٹھین اور اُنکو ڈین نے شاہی زرین چغہ پہنایا - اور لارڈ چیمبرلین نے اسکے بند باندھے - گرے ویل صاحب لکھتے ہین کہ پیشوایان مذہبی نے پہلے سے یہ نہین سوچ لیا تھا کہ پہلو کیا کیا کام کرنا پڑے گا اسلیئے اُن سے یہ غلطیان ہوئین کہ ہنوز نمازین ختم نہین ہوئی تھین

نشانات شاہی

کہ ملکہ کو اڈورڈ چیپل مین لیگئے ملکہ کے ہاتھ مین اورب دیا تو انکو تبا نہ سکے کہ کیا اس کو کرنا چاہیئے۔ جب اُن سے ملکہ نے پوچھا کہ مین اُسے کیا کرون تو اُنھون نے کہا کہ اگر جناب کی مرضی ہو تو اپنے پاس رہنے دیجیئے تو اُنھون نے فرمایا کہ یہ بہت بھاری ہو۔ تاج پہننے کی رسم مین ایک انگشتری لعل کی چوتھی اُنگلی مین پنہائی جاتی ہے۔ اُس کے لعل مین لکھا ہوتا ہو کہ اِس اُنگلی مین وہ پنہائی جاے اُسکو پانچوین اُنگلی کے لیئے بنوایا۔ جب آرچ بشپ اُسکو پنھانے لگے تو ملکہ نے اپنی پانچوین اُنگلی سامنے پیش کی۔ اُنھون نے کہا کہ وہ چوتھی انگلی مین پنھائی جائیگی تو ملکہ نے ارشاد کیا یہ بہت چھوٹی ہے۔ میری اِس انگلی مین جب تک نہین آئیگی کہ مین اپنی اور انگوٹھیان نہ اُتارون غرض اِس طرح انگوٹھی پہننے مین اُنکو بہت تکلیف ہوئی۔ اور جب اِس رسم سے فراغت ہوئی تو انگلی کو برف کے پانی مین ڈالکر انگوٹھی کو مشکل سے اُتارا جس سے اذیت ہوئی ؛

آرچ بشپ نے اول یہ دعا پڑھی کہ خدا حضرت علیا کو برکت دے اور شاہانہ نیکیون کا تاج پنھائے پھر ڈین سے تاج لیا اور نہایت ادب سے نوجوان خوبصورت ملکہ کے سر پر رکھا۔ جب انھون نے تاج پہننے کے گھٹنے ٹیکے تو سورج کی کرن اُنکے سر پر پڑی اور ڈچس کنٹ کی آنکھون سے بے اختیار آنسو نکلے۔ تاج کے پہننے پر اندر اور باہر بڑا غل شور مچا کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ ملکہ کے تاج رکھتے ہی اور اہل مجلس نے اپنے اپنے تاج و کلاہ سر پر رکھے اُنپر جو سورج کی کرنین پڑکر منعکس ہوئین تو ساری ایبی ایسی روشن ہوگئی کہ آگ سے بھی نہین روشن ہوتی یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایبی نہین ہو بلکہ رات کا ستارون بھرا آسمان ہے۔ خوشی کے نعرے عجب زندہ دلی اور مسرت قلبی سے نکلتے تھے یہ حال تو زندون کا تھا جو ایبی مین فرش کے اوپر بیٹھے تھے۔ مگر اُسکے فرش کے نیچے جو ہزارون مردے سوتے تھے اُنکا حال معلوم نہین کہ عالم ارواح مین مسرت کا کیا عالم ہوگا۔ پھر نفیریان شہنایان بجین۔ نقارے بجے۔ توپین چھوٹین۔ بائیبل ملکہ کی نذر مین دیگئی۔ وہ آرچ بشپ کو واپس دیگئی جسکو اُس نے آلٹر مین رکھ دیا اور دعائین دین اور بھجن گائے گئے۔ ملکہ تخت پر رونق افروز ہوئین۔ تو پیرس سے پہلے کامنس نے مبارکباد کے نعرے مارے۔ دستور یہ تھا کہ پہلے پیرس اُمراء مبارکباد دیتے تھے۔ کامنس نے نو دفعہ چیرز دیئے اور آرچ بشپ نے اور اسکے ساتھ اور دینی لارڈس نے اپنے اپنے گھٹنے ٹیکے۔ اور آرچ بشپ نے جو الفاظ اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کے کہے وہ سب نے کہے پھر

ملکہ کے چچا ڈیوک سسکس اور کیمبرج آئے اور اپنی کلاہ اتار کر اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کو
ان الفاظ مین ہر ایک نے بیان کیا۔ کہ سب طرح سنے مین آپکی اطاعت و فرمانبرداری ساری زندگی کرونگا
خدا میری مدد کرے۔ پھر اُنھون نے ملکہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور بائین رخسار کا بوسہ لیا اور چلے آئے
کہتے ہین کہ ڈیوک سسکس علیل تھا جب وہ تخت کی سیڑھیون پر چڑھنے لگا تو ضعف کے سبب
اوپر جانا مشکل تھا تو ملکہ کی ولی محبت طبعی کا ایسا زور ہوا کہ انھون نے اپنے دونون ہاتھ چچا کے
گلے مین ڈالکے گلے لگا لیا۔ ملکہ کی محبت کے سبب سے چچا کے خون مین بھی ایسا جوش آیا کہ وہ اپنی حقیقت
مین نہین رہا۔ پھر اور امرا آئے اور اطاعت و عقیدت کا اقرار کرتے گئے اور تاج کو اپنا ہاتھ لگا کے
اور ملکہ کے ہاتھ کا بوسہ لیکر چلتے گئے۔ ایک پیر کہن سال لارڈ رول نے جن کی عمر اسّی برس سے زیادہ تھی
سیڑھیون پر چڑھنے لگے تو ضعف کے مارے نیچے گر پڑے۔ پھر انہون نے چڑھنے کا ارادہ کیا تو ملکہ
معظمہ اپنی جگہ سے اُٹھکر لارڈ سے ملین اور فرمایا کہ اب آپ آگے چڑھنے کی کوشش نکرین اور بوسہ
کے لیے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ ملکہ کی اس کرم فرمائی پر اہل مجلس نے بڑے چیرز دیئے اور انکی بڑی تحسین
آفرین کی۔ اور لارڈ کی ہمت اور دلیری کی بھی تعریف ہوئی۔

جب یہ اطاعت اور فرمانبرداری کے امر اکر رہے تھے تو لارڈ ٹریژرر (خزانہ کا افسر
اعلیٰ) سرودگاہ و گیلری کے نیچے چاندی کے میڈل لٹا رہے تھے۔ اہل مجلس اُمرا اور امیرزادیان انکی
لوٹ مین چھینا جھپٹی کرتے اور بڑا غل مچاتے تھے۔ ایک امیر نے تیرہ میڈل لوٹ کر اپنے نوکر کے
رومال مین ڈال دیئے۔ جب یہ رسم بھی ادا ہوچکی تو بھجن گایا گیا۔ اور نقارے بجے اور نفیریان بجین
ہوس آف کامنس نے بڑے زور زور سے چیرز دیئے جو اس اطاعت و فرمانبرداری مین شریک تھے
پھر نماز پڑھی گئی۔ اور ملکہ نے تمام شاہی امارات کو اتارا اور مقدس سیکرمنٹ (عشاء ربانی) لیا پھر
سر پر تاج رکھا اور عصا ؤن کو ہاتھ مین لیا اور تخت پر رونق افروز ہوئین۔ جب نماز ختم ہوئی۔ اور
دعائین دی گئین وہ تخت پر سے اُٹھین۔ اور سوار ہونیکے لیئے تشریف لے چلین۔ سر پر تاج تھا
دائین ہاتھ مین عصائے شاہی تھا۔ اور بائین ہاتھ مین گوے زرین تھی۔ اُنکے پیچھے سارے امرا تھے
جن کے تاجون کا چمکنا لباسون کا زرق برق ہونا۔ اور دوپہر کے بعد کی آفتاب کی شعاعون کا اُنپر
پڑنا ایک نور کے عالم کا عجب تماشا دکھاتا تھا۔ واپس جانے مین بھی گھر تک خلقت کے جوش محبت سے

آواز لگانے اور چیز روپئے کا وہی حال تھا جو گھر سے جانیکے وقت تھا تین گھنٹے اس رسم مین
صرف ہوے - اور تین اور چار کے درمیان ایبی سے سواریان روانہ ہوئین - پانچ گھنٹے سواری کے آنے
جانے مین لگے - جشن کا دن وہ تھا کہ لوگون کو مدتون تک یاد رہیگا - اس صدی مین تو پھر ایسا دن دیکھنے
مین نہین آیا - بڑے بڑے آدمیون نے اس جشن کا حال اپنے روزنامچون مین لکھا ہے ؛

لارڈ شیفٹش اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتے ہین کہ جشن کے دن کیا ہجوم ہوا ہے
شاید پانچ لاکھ آدمی اپنے جوش محبت و خیرخواہی سے بادشاہی سواری کے دیکھنے کیلئے آئے ہون رات
دن گھر گھر مین عیش و نشاط کا ہنگامہ گرم تھا - یہ قوم بھی کیا عجیب قوم ہے کیا کیا اپنی راحت اور قوت
کا سامان مہیا رکھتی ہے - خدا تعالی کی عبادت کی اور انسان کی خدمت کی زراعت کرتی ہے - یہ قوم ہی
عجیب نہین ہے بلکہ انکی ملکہ بھی عجیب ہے کہ باوجود عورت ہونیکے نزاکت کے اس جشن مین اول سے
آخر تک کس شان و شکوہ و متانت و جاہ و جلال سے کام کو سرانجام کیا - ٹامس کارلائل جو
اس زمانہ کے بڑے پیر کامل تھے اس سواری کی بھیڑ مین انھون نے مبارکباد کا کام اس طرح بھرا ہے کہ بیچاری
چھوٹی سی لڑکی کی جو ہمت ہے کہ جس مین لڑکیون کو اپنے لیے ٹوپی خریدنے کا بھی سلیقہ نہین ہوتا
اُسکے سر پر سلطنت کا وہ بار گران رکھا گیا ہے کہ جسکے اُٹھانے سے بڑا دانشمند بھی جی چراتا ہے
اس بیچاری نے کمال ہمت سے ملکہ نے آج اپنے امتحان کے دن وہ کام کیا ہے کہ جسکی توقع کسیکو نہ تھی -
گرے ول صاحب انکی جرأت ہے کہ وہ کسی کی تعریف کرین وہ بھی ملکہ کی تعریف کیے بغیر
نہین رہ سکے وہ لارڈ رولی کے گرنے کا ذکر کرکے لکھتے ہین کہ ملکہ کے دل مین اول ہی اُٹھکر
اُسکے پاس جانیکا خیال تھا مگر جب لارڈ نے دوبارہ تخت کی سیڑھی پر چڑھنے کی ہمت کی تو
اُنھون نے فرمایا مین اُٹھکر تمھارے پاس نہین آسکتی ؟ یہ کہکر وہ تخت سے اُٹھین اور ایک دو
قدم آگے بڑھین کہ لارڈ کو آگے بڑھنے کی تکلیف نہو - اس رحم و کرم کے کام نے تماشائیون کے
دل پر بڑا اثر کیا - بہت سے اشخاص نے جانا کہ ملکہ بڑی ہمدرد و گرم جوش اور نیک کیش و نیک منش
ہین - اس سے لوگون کے دلون مین بڑی محبت پیدا ہوئی - مین نے بارہا سنا ہے کہ رعایا کو ملکہ
کے ساتھ محبت دلی ہے - اس وقت کا حال سنکر یہ ناممکن ہے کہ کسیکو یہ خیال آئے کہ لوگون
کو ملکہ سے محبت نہین ہے - وہ خوش مزاج محسن رعایا کی تھین کہ دنیا مین کوئی ملکہ ایسی نہین گذری

اُنکی محبت لوگون کے دلون مین خود بخود پیدا ہوئی ہے - کہتے ہین کہ اِس تکان آمیز رسم کے بعد ملکہ نے
اپنے قصر مین دعوت کی جسمین سو مہمان تھے - مگر یہ بات غلط معلوم ہوتی ہی اسلیئے کہ اگر وہ مہمانون کو
بلاتین تو ہزارون ہوتے - اِس دعوت مین فقط انکے اہل منزل مہمان تھے یا اُنکے سوتیلے بہن بھائی اور آئندہ
اُنکے خسر ہونیوالے **ڈیوک سیکس کوبرگ** تھے - لارڈ رولمر کو نرج پرسی کی چٹھی لکھی اور قصر کی چھت
پر سے گرین پارک مین روشنی و آتش بازی کی سیر دیکھی - وزرا نے بڑی دھوم دھام کی دعوتون کے جلسے
کیئے ڈیوک ولنگٹن کی دعوت مین دو ہزار مہمان آئے - دوسرے دن ہائی پارک مین تاجپوشی کا میلہ شروع
ہوا اور چار روز تک رہا - دوسرے دن ملکہ معظمہ اسکا تماشا دیکھنے کیلیئے تشریف لے گئین - مارشل سوٹ
کے احترام کے لیئے پانچ ہزار سپاہ کا ہائی پارک مین معائنہ کیا - بس اِس معائنہ پر مراسم تاجپوشی کا
خاتمہ ہوا - سب تھیٹر کھلے رہے - سارے لنڈن مین روشنی ہوئی - یہ سب جلسے بخیر و عافیت ختم ہوئے
کسی آدمی نے دنگہ فساد نہین مچایا +

ملکہ معظمہ کی نو عمری کے سبب سے ایک تماشے کی بات سنو کہ وہ ہزارون خوشی کے نعرون کی
آواز سنتی ہوئی در دولت پر تشریف فرما ہوئین تو محل مین سے مبارکباد کی آواز آئی تم جانتے ہو کہ یہ آواز
کس نے دی کیا کسی آدمی نے ؟ نہین یہ آواز اُنکے چھوٹے کتے **ڈیش** نے دی تھی جسکو وہ بہت
پیار کرتی تھین - بیچارہ کتا یہ تو سمجھ نہین سکتا تھا کہ اُسکی ولی نعمت کیون اتنی دیر جدا رہین - جب اُس نے
اُنکی سواری کے پہیون کی گڑگڑاہٹ کی آواز سُنی تو اُسکو معلوم ہوا کہ میری ولی نعمت تشریف لائین تو
وہ اِس خوشی کے مارے بھونکا - اُسے دیکھکر حضرت علیا نے پکارا کہ یہ **ڈیش** ہے اِسکو نہلانا چاہیئے
پھر وہ دوڑ کر گئین - اور اپنے عصائے زرین اور گوئے زرین کو رکھا اور لباس فاخرہ کو اُتارا اور اپنے
چھوٹے کتے کو نہلوایا - جب لنڈن مین اس جشن کی دھوم دھام اور چہل پہل موقوف ہوئی تو وہ بدستور
اپنی حالت پر آگیا +

حضرت علیا اتوار کو خدا کا دن سمجھکر اسکی بڑی تعظیم کرتین - اسکی دو مثالین نیچے لکھی جاتی
ہین - **پہلی مثال** یہ ہی کہ ایک دفعہ اتوار کی شام کو وزیر اعظم بہت دیر کر آئے اور کاغذات سرکاری
پیش کیئے اور عرض کیا کہ وہ اشد ضروری ہین - حضور علیا انکو کل صبح کو ضرور ملاحظہ فرمائین - حضرت علیا
نے جواب دیا کہ کل اتوار ہے - وزیر اعظم نے التماس کیا کہ یہ سرکاری کاغذات بڑے ضروری ہین ملاحظہ فرمائے

چاہئین - ملکہ معظمہ نے جواب دیا کہ مین جانتی ہون کہ مجھے ضرور ان پر توجہ کرنی چاہیئے - آج تو رات گئے دیر لگنے کے سبب سے ملاحظہ مین نہین آسکتے - کل صبح کو گرجا سے آکر انکو ملاحظہ کرونگی - اتوار کی صبح ہوئی ملکہ اور وزیر دونون گرجا مین گئے اور وہان پادری صاحب نے عیسائی یوم السبت کے فرائض پر وعظ سنایا - تو وزیر کو حیرت ہوئی - جب نماز ختم ہوچکی تو ملکہ معظمہ نے وزیر سے پوچھا کہ بتاؤ آج وعظ کیسا تھا وزیر نے کہا وعظ بہت اچھا تھا مین اسکو پسند کرتا ہون - ملکہ نے فرمایا کہ آپ پر یہ مخفی نہ رہے کہ مین نے ہی پادری صاحب کو اس وعظ کہنے کی ہدایت کی تھی - اب تو آپ پر انکے وعظ کا اثر ایسا ہوا ہوگا کہ اتوار کے دن مجھے سرکاری کام کرنیکی آپ فرمایش نہین کرینگے - غرض اتوار کا دن گزر گیا اور کاغذات پیر کی صبح کو پیش ہوئے - **دوسری مثال** یہ ہے کہ **بشپ لنڈن** کی زبانی حضرت علیا کو معلوم ہوا کہ شاہی بینڈ مین سے دو آدمی فقط اس سبب سے موقوف ہوئے ہین کہ انہون نے اتوار کے دن گانے سے اپنے مذہبی خیال کے سبب سے انکار کردیا - ملکہ معظمہ نے حقیقت حال کو پوچھا تو انکو یہ جواب ملا کہ یہ دونون اردلی اپنے بیہودہ مذہبی خیال کے سبب سے موقوف ہوئے ہین تو انہون نے انکی بحالی کا حکم فوراً بھیجا اور شاہانہ شان سے یہ فرمان جاری کیا - مین کسی شخص کو اسکی کونشنس کے موافق کام کرنے پر موقوف نہین کرونگی - اور آیندہ مین حکم دیتی ہون کہ اتوار کو گانے کی مشق نہوا کرے ٭

ملکہ معظمہ کے دربار مین وہ لہو و لعب لغو باتین نہ تھین جو پہلے بادشاہون کے دربار مین ہوتی تھین - مگر وہ عیش طرب کی ان باتون سے خالی نہ تھا جو ملکہ کی نوجوانی اور عورت ہونیکا مقتضائے طبع تہا - ہمیشہ شام کو گانا ہوتا تھا - موسیقی سے شغل ہوتا تھا - ناچ بھی ہفتہ مین تین دفعہ سے کمتر نہوتا تھا - اسمین ملازمین شریک ہوتے تھے - کبھی کبھی ناچ مین صبح ہوجاتی - ملکہ خود فرمایشین کرتی تھین کہ وہ راگ گایا جائے - پھر انکی غلطیون کے بتانے مین لطیفہ سنجی کرتین ٭

جب حضرت علیا نے **ونڈسر** مین رہنا شروع کیا ہے تو **گریول صاحب** نے ملکہ معظمہ کی زندگی بسر کرنیکی تصویر اپنے قلم سے اس طرح کھینچی ہے کہ وہ صبح کے آٹھ بجے کے بعد ہی بہت جلد خواب راحت سے بیدار ہوتی ہین اور اپنے کمرے ہی مین حاضری نوش جان فرماتی ہین - پھر ساری صبح کاروبار مین لگی رہتی ہین - کل مراسلات پڑھتی ہین اور ہر سررشتہ و صیغہ کی ضروری و کارآمد باتین اپنی نظر کے روبرو لاتی ہین - گیارہ بجے لارڈ میل بورن انکے پاس آتے ہین - کام کی ضرورت کے

موافق ایک گھنٹہ یا اس سے کم و بیش ٹھیرتے ہین۔ ملکہ معظمہ دو بجے گھوڑے پر سوار ہوتین اور بہت سے مصاحبون کو ہمرکاب لیتین مصاحبون کی کثرت سے وہ خوش ہوتین ہمیشہ گھوڑون پر میل بورن اُنکے بائین طرف اور میرآخور دائین طرف سوار ہوتے۔ وہ سڑکون پر اکثر گھوڑا سرپٹ دوڑاتین۔ اس شہسواری مین دو گھنٹے صرف کرتین اور بعد اسکے وہ موسیقی سے دل بہلاتین۔ گانا بجانا ہوتا۔ بچون کے دوڑانے اور کدانے و پھندنے کا بڑا شوق تھا۔ قلعہ مین بچے اکثر موجود رہتے۔ اگر وہ موجود نہ ہوتے تو اُن کو کسی ترکیب سے بلا لیتین اور اُنکو کھلاتین۔ یا کسی اور خیال سے اپنا دل بہلاتین۔ ڈنر کا گھنٹہ برائے نام ساڑھے سات بجے بجتا۔ اس وقت کے بعد مہمان جمع ہوتے مگر وہ خود بہت کم آٹھ بجے سے پہلے تشریف لاتین۔ ڈرائنگ روم مین خوان سالار لارڈ آنکر ہر جنٹلمین کو بتلاتا جاتا کہ کونسی لیڈی اسکے پاس بیٹھے گی۔ جب سب مہمان جمع ہو جاتے تو ملکہ خود آتین۔ اُنسے پہلے اُنکے گھر کے جنٹلمین آتے اور اُنکے بعد ڈچس کنٹ مع اپنی لیڈیون کے آتین۔ ملکہ ہر لیڈی سے کچھ باتین کرتین اور ہر مرد سے سر جھکا کے سلام ہوتا۔ پھر وہ جلد ہی سے کھانیکے کمرے مین چلی جاتین۔ مگر آپ کے چلے جانیکے بعد مہمانون کو انتظار مین نہین بٹھاتین۔ پاؤ گھنٹہ کے بعد اُنکو قہوہ پینے کیلئے بلاتین وہ ڈرائنگ روم مین جبتک کہ مہمان آتے رہتے بیٹھی رہتین۔ قہوہ پلانے کا کمرہ متصل جدا تھا۔ مہمان اسمین جاتے۔ ملکہ اُنکے اندر ایک چکر لگاتین۔ اور ہر ایک سے چھوٹی چھوٹی باتین کرتین۔ اور نہایت تپاک و تواضع سے پیش آتین اور ہمکلام ہوتین۔ جب قہوہ پیا جا چکتا تو ڈچس کنٹ کی میز تاش کھیلنے کے لیئے بچھتی اور گول میز تیار کیجاتی جسپر ملکہ کی بائین طرف لارڈ میل بورن بیٹھتا۔ اور جبتک مجلس ختم نہین ہوتی اپنی جگہ سے نہین ہلتا۔ ساڑھے گیارہ بجے یا اُس وقت تک کہ سارے راگ جو اُس رات کیلئے مقرر ہوتے ختم ہو جاتے تو ملکہ معظمہ سونیکے لیئے جاتین۔ بس یہ تاریخ انکی زندگی کے ایکدن کی ہے۔ ابتدائے عمر سے آخر تک اُنکی عادت وخصلت مین یہ بات داخل ہوگئی کہ وہ وقت کی تقسیم باقاعدہ کرتین اور کل جزئیات مین سے ہر ایک کی دیکھ بھال خود کرتین خواہ وہ اُنکی ذات سے متعلق ہو خواہ سلطنت کے کاروبار سے۔ وہ جانتی ہین کہ ہر شخص قلعہ مین کہان رہتا ہے۔ سواری کے گھوڑون و گاڑیون کا بندوبست خود کرتین کوئی خاص بات ہوتی اُسکی چھان بین خوب کرتین سو وہ اچھے احکام خود اپنے نوکرون کو دیتین۔ قلعے کے ساکنین کے گھرون کا بندوبست و انتظام فرماتین۔ حقیقت مین وہ لارڈ میل بورن کے سوا کسی کے

اور کسی شخص کے ساتھ ملکہ کوئی کام نہین کرتین گو وہ بطور تخلیہ کے نہو مگر دوستانہ اتحاد کے طور پر اتنا زیادہ وقت گزارتین کہ شاید اس سے زیادہ کوئی دو شخص خواہ اُن مین کسی قسم کا تعلق ہو نہین گزارتے وہ اُن کے ہمراہ ہر روز کم از کم چھ گھنٹے اس طرح رہتین کہ صبح کو ایک گھنٹہ اور گھوڑے کی سواری مین دو گھنٹے اور ڈنر مین دن کو ایک گھنٹہ اور رات کو دو گھنٹے۔ یقینی یہ ملاقات کا اجارہ ان کا ہوشیاری سے بعید ہے۔ وہ معاشرت کے دستور سے بھی بالکل مطابق نہین ہے بلکہ وہ آداب دربار کے اُن قاعدون کو توڑتا ہے جنکا دربار مین باقاعدہ رکھنا بہتر ہے +

یہ اتحاد اندنون مین کیون ہوتا۔ ملکہ معظمہ گو ایک سلطنت عظیم کی فرمانروا تھین مگر آخر عورت تھین۔ اور عورت ہمیشہ کاروبار سلطنت مین مرد کے مشورے کی محتاج ہوتی ہے۔ **ڈیوک ولنگٹن** کا یہ ارشاد بجا ہے کہ **میل بورن** کا قلعہ مین جانا اور ملکہ معظمہ کے ساتھ اسقدر ٹھیرنا عین مصلحت ہے تاکہ ملکہ کی انتظام سلطنت مین وہ رہبری کرے +

خطابون کا عطا ہونا

ملکہ معظمہ نے اپنی تاجپوشی کی رسم مین اولیائے سلطنت پر خطابون کا مینھ برسا دیا۔ انتیس ۲۹ آدمیون کو **بیرونٹ** کا خطاب عطا کیا۔ مگر ان مین سے صرف دو کو شہرت دوام حاصل ہوئی ایک **اڈرڈ بلورلٹن** کو جو سخنوری مین بادشاہ تھا دوم **فریڈریک ولیم ہرشل** کو جو سائنس مین استاد کامل تھا +

حضرت علیا کو بعض مکروہات کا پیش آنا

بادشاہ کو جو مکروہات پیش آتی ہین اُن سے عوام محفوظ رہتے ہین انگلستان مین کئی ملکہ ایسی ہوئی ہین کہ انکو اپنے حسن و جمال و نیک خصال کے سبب سے تکلیفات پیش آئی ہین۔ یہی حال شہزادی وکٹوریا کا ہے کہ تاج پہننے کے بعد اُنکے عاشق اور اُنپر حملہ آور دو پیدا ہو گئے۔ ایک نوجوان سکوٹلینڈ کا رہنے والا شمال سے دور دراز کا سفر طے کر کے اس غرض سے آیا کہ بذات خود حضرت علیا سے شرف ملازمت حاصل کرے۔ اُس کے دماغ مین یہ خبط سمایا تھا کہ میری قسمت مین لکھا ہے کہ مین ایک دن ملکہ کا شوہر ہونگا۔ اُسکی دیوانگی ظاہر تھی وہ نظربند کیا گیا۔ ایک اور شخص بادشاہی گرجا مین کسی طرح جا پہنچا اور وہ ملکہ کے خلوتخانہ کے قریب درخت کی طرح جم گیا۔ انکو شوق کی نظرون سے گھورنے لگا اور دیوانہ حرکتین کرنے لگا۔ کبھی اُنکے سامنے سر جھکاتا۔ کبھی اپنے ہاتھون کو چومتا۔ انھین حرکتون سے جبتک حضرت علیا کا مزاج مکدر کرتا رہا کہ نکالنے والون نے اسکو نکالا نہین۔ مجنونون نے بہت سے بیہودہ خطوط

حضرت علیا کو لکھہ کر بھیجے جنمین سے بعض اخبارون مین بھی چھپے۔ موسم بہار مین حضرت علیا ایک سڑک پر سواری مین بیٹھی تشریف لیئے جاتی تھین کہ ایک شخص نے بھیڑ مین سے نکلکر ایک خط زور سے پھینکا کہ چہرہ مبارک پر لگا۔ اُنھون نے کچھہ نہ کہا۔ مجرم کو بتلاویا جو گرفتار ہو کر پولیس اسٹیشن پر بھیجا گیا۔ دیوانہ ثابت ہُوا۔ اسی قسم کی اور واردا تین ہین کہ **بکنگہم** کے محل کے کمرون مین **طامس فلور** گھس گیا۔ اور نکالا گیا۔

جولائی سنہ ۱۸۳۹ء مین **ہائیڈ پارک** مین حضرت علیا ہواخوری فرما رہی تھین کہ **چارلس ولٹس** گھوڑے پر سوار ہو کر سواری کے پیچھے ہُوا۔ اور اُسنے یہ کوشش کی کہ کسیطرح مین اُنکے پہلو مین جا بیٹھون۔ اس داؤگھات مین وہ کئی دفعہ سواری کے آگے رستہ کاٹ کر آیا گیا۔ ہاتھ کو چھاتی پر رکھکر حضرت علیا کو اپنے حال پر توجہ دلانی چاہتا تھا اور ایسی حرکتین کرتا تھا کہ جسپر ہنسی آئے۔ وہ حوالات مین بھیجا گیا۔ اسپر پانچ پونڈ جرمانہ ہُوا۔ اور چھ مہینے کی فعل ضامنی مکانداروں سے سو سو پونڈ کی لیگئی۔ اسی سال مین علاوہ ان مکروہات کے اور تشویشات بھی خاطر اشرف کو پیش آئین جن کا ذکر آگے ہوتا ہے۔

ایک مہینہ کے بعد ۲۷۔ اگست کو ملکۂ معظمہ بذات خود پارلیمنٹ کو بند کرنے تشریف لے گئین۔ کامنس ہوس کیطرفسے حسب معمول سپیکر صاحب نے اپنی سپیچین سنائین اسکے بعد ملکۂ معظمہ نے اپنی سپیچ صفائی سے دی۔ سپیچ دینے کی مشق اُنکی جتنی بڑھتی گئی۔ اتنی صفائی و پاکیزگی اُنکی سپیچ مین بڑھتی گئی۔ جب اُنھون نے سنہ ۱۸۳۹ء مین پارلیمنٹ کے کھولنے کیلیئے سپیچ دیا ہے تو چارلس کمبر نے اس اسپیچ کو سُنا جو آیندہ زمانہ مین امریکہ مین بڑے مقرر و مدبر نامور ہوئے اُنھون نے لکھا کہ ملکہ نے ہر لفظ کو آہستگی و صفائی سے اسکے معنی پر لحاظ کر کے پڑھا۔ مین خیال کرتا ہون کہ مین نے کبھی کوئی سپیچ ایسا نہین سُنا کہ وہ اس سے بہتر پڑھا گیا ہو" مجھے اُسکے سننے میں حیرت و مسرت ہوئی"۔ ایک اور پردیسی شہزادہ لوئیس بونا پارٹ بھی تخت کے نزدیک کھڑا تھا جو جلاوطن ہو کر یہان آیا تھا اور پھر آخر کو شہنشاہ فرانس مین نپولین سوم کے نام سے ہوا۔

اب تک اولیائے دولت کے گرد خیر و عافیت و خوشی محیط تھی کہ فروری سنہ ۱۸۳۹ء مین پارلیمنٹ کے کُھلتے ہی انکو مکروہات نے آنکھین دکھائین۔ ملکۂ معظمہ پر حقیقت حال کھلی کہ انکا ہر لعزیز

ملکۂ معظمہ کا تشریف لیجانا پارلیمنٹ مین سنہ ۱۸۳۹ء

۱۸۳۹ء کے دو نازک معاملات

لیڈی فلورا ہیسٹنگس کا قصہ

ہونا بغیر جرح و قدح کے نہین۔ اگرچہ میل بورن انکے ساتھ پدرانہ شفقت کرتا ہو لیکن انکا منصب ہی ایسا ہی کہ ان مشکلات و خطرون سے ڈرایا جاتا ہو جنکا وہ سامنا نہین کرسکتین اول نصف سال ۱۸۳۹ء مین ملکہ معظمہ کی نوجوانی اور ناتجربہ کاری کے سبب سے دو نازک معاملے انکے اور انکے اولیائے دولت کے سامنے پیش آئے۔ اُن مین ایسے سوالات پیش ہوئے جنکے حل کرنیکے لیے دنیاشناسی اور خوددانی کی ضرورت تھی وہ ہنوز ملکہ معظمہ مین موجود نہ تھی ٭

اول اس نوجوان ملکہ کو اس قصہ نے بڑا دق کیا کہ جنوری ۱۸۳۹ء مین لیڈی فلورا ہیسٹنگس دختر مارکوئیس ہیسٹنگس قصر بکنگھم مین ڈچس کنٹ کی لیڈی ان ویٹنگ (معزز ملازمہ) تھین۔ اپنی حسن صورت کے سبب سے بعض بدچلن ملازمین ملکہ معظمہ نے اُسکی نسبت بدوضع ہونیکا نہایت نامناسب شبہہ کیا۔ نہ ملکہ کو نہ ڈچس کنٹ کو اس الزام کا ذرا سا بھی اعتبار ہوا۔ لیکن ملکہ کی ہیڈ چیمبر لیڈی لیہوسٹوک نے لارڈ میل بورن کو اس امر کی اطلاع کی۔ ملکہ معظمہ نے لارڈ ممدوح کی اس درخواست کو منظور کرلیا کہ شاہی طبیب ڈاکٹر سرجان کلارک سے اس لیڈی کا معائنہ کرایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے معائنہ کیا اور اس سرٹیفکٹ پر دستخط کیئے کہ مین لیڈی فلورا کے برخلاف کسی قطعی اظہار سے انکار کرتا ہون (۱۷۔ فروری ۱۸۳۹ء کو باہر کے لوگون مین اس امر کی شہرت ہوگئی۔ لیڈی کے رشتہ دارون نے براہ راست ملکہ معظمہ کی طرف رجوع کی کہ وہ اسکا تدارک کرین۔ لیڈی فلورا کے بھائی مارکوئیس ہیسٹنگس نے خود ملکہ معظمہ سے ملاقات کی اور فلورا کی مان نے ملکہ معظمہ کو بڑا بیتابانہ خط لکھا اور سرجان کلارک کی معزولی کی درخواست کی۔ ملکہ معظمہ نے اسکا جواب کچھ نہین دیا۔ لارڈ میل بورن نے یہ خط اپنے نام سے اُسکو لکھا کہ ملکہ معظمہ نے اول ہی موقع پر لیڈی فلورا سے بذات خود اقرار کیا کہ یہ بڑی رنج انگیز غلطی ہوئی۔ اب انکا ارادہ ہے کہ وہ آگے کچھ اور نہین کرینگی۔ اب اس آفت زدہ لیڈی نے اپنے چچا ہملٹن فٹز جیرلڈ کو لکھا کہ مجھے تحقیق ہے کہ ملکہ معظمہ نہین سمجھتین کہ انکو کس طرح سے لوگون نے فریب دیاہے۔ اُنھون نے صرف اپنے حسن اخلاق سے اپنی آنکھون مین خوشنما آنسو بھر کے افسوس ظاہر کیا۔ لیڈی کے رشتہ دار سمجھتے تھے کہ ملکہ معظمہ اور انکے اولیائے دولت نے لیڈی فلورا کے باب مین بڑی غلطی کی ہو۔ انکو چاہیئے کہ وہ اسکو علی الاعلان قبول کرین اور معافی مانگین۔ پریس مین اسکا بڑا غل غپاڑہ مچا۔ مگر اسکا پردہ یون جلد ہی سے ڈھک گیا کہ لیڈی فلورا کو جگر کے بڑھ جانیسے ۵۔ جولائی ۱۸۳۹ء کو موت آگئی۔ ملکہ معظمہ کو سخت رنج ہوا اور کل

قلمرو مین اسکا قلق ہُوا۔ اِس رنج کے سبب سے ایک جلسہ دعوت ملتوی کیا گیا ۔

دوسرا نازک معاملہ ۱۸۳۹ع مین اِس سبب سے پیش ہوا کہ ملکہ معظمہ نے بادشاہی معاملات مین بیجا خود مختاری اور مداخلت بغیر صلاح ومشورہ کے کی ۱۸۳۹ع کے سیشن مین وگ کی وزارت کے قابو سے کامنس ہوس نکل گیا تھا۔ کولونیز کے متعلق اُنسے سوالات پیش ہوے کہ جسکے سبب سے وزارت کو دقتین اور دشواریان پیش آئین ۱۸۳۳ع مین قانون نافذ ہوا تھا کہ برٹش کولونیز مین سے غلامی موقوف کیجائے۔ اسلیئے وزارت پر فرض تھا کہ اِس قانون کی تعمیل بالجبر کرلے۔ بادشاہی کولونی جزیرہ جمیکا مین جو غلام آزاد ہوے تو پلین ٹرز (زراعتکار) جو غلامونکے مالک تھے وہ سرکشی پر مستعد ہوئے وہ سمجھتے ہی نہ تھے کہ ہم اور ہمارے غلام دونون ازروے قانون برابر ہوگئے ہین۔ پس گورمنٹ مجبور تھی کہ اُسنے پارلیمنٹ کو بلاکر جزیرہ کے کونسٹی ٹیوشن کو معطل کرنیکی تجویز پیش کی۔ ۷ مئی کو وزارت کی اِس تجویز کی تائید مین صرف پانچ ووٹ زیادہ حاصل ہوے کہ جو حقیقت مین وزارت کی شکست تھی۔ جسپر لارڈ میل بورن اور اُن کے ہمراہیون نے اپنا استعفا ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین دیدیا۔ ملکہ معظمہ کو اسکا نہایت قلق ہُوا جب کامنس ہوس کے پیشوا سرجان اِس معاملہ مین ملکہ معظمہ سے گفتگو کرنے آئے تو وہ رودین ۔

ملکہ معظمہ نے اپنے تئین سنبھالا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ بادشاہ کو جو اختیار وزیر اول کے مقرر کرنیکا ہے وہ کام مین لائین۔ اُنکو جو میل بورن کے مستعفی ہونیکا رنج تھا اسکو روکا۔ اِس سے کچھ صلاح نہین لی۔ اور لارڈ سپنسر سے صلاح پوچھکر لارڈ ولنگٹن سے درخواست وزارت کے قبول کرنیکی کی۔ اُنھون نے اپنی پیرانہ سالی کا عذر پیش کیا۔ پھر اُنھون نے سر رابرٹ پیل کو بلایا جو کون سرٹیو اپوزیشن (مقابلہ) کا سرمنشا تھا۔ اور ۱۸۳۵ع مین کئی مہینے تک پہلے وزارت کا کام وہ کر بھی چکے تھے۔ ملکہ معظمہ یہ جانتی تھین کہ کونسٹی ٹیوشن کے موافق یہ میرا فرض ہے کہ جب پارلیمنٹ حکومت کو ایک فریق سے دوسرے فریق مین منتقل کرے تو مین وزارت کو مقرر کرون۔ اسلیئے اُنھون نے پیل سے وزارت قبول کرنیکی درخواست کی۔ گو اُسکی سرد مہری اور خشک مزاجی سے خائف تھین ۔

ملکہ معظمہ اور پیل کی جو پہلی ملاقات ہوئی تو اُسمین اُنھون نے آزادانہ شاہانہ شوکت جلال کے ساتھ اُس سے باتین کین۔ گفتگو کا آغاز اِس سوال کے مباحثہ پر ہوا کہ پارلیمنٹ بالکل شکست کر دیجائے یا کامنس ہوس بہ جوہ مین ٹوری فریق وزارت کو قبول کرلے۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا

مجھے اپنی اُس گورنمنٹ سے جدا ہونیکا بڑا افسوس ہے۔ مگر مین پارلیمنٹ کے شکست ہونے پر لاحول پڑہتی
ہون اسلیئے کہ اسکو مقرر ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے ہین۔ پیل صاحب نے بیہودگی کے ساتھ اُنکے
اِس خیال کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔ مگر اُسنے یہ وعدہ نہین کیا کہ وہ پارلیمنٹ کو نہین توڑیگا آخرکار
اُسنے قبول کر لیا کہ کیبنٹ بنائیگا۔ اور ملکہ معظمہ کے پاس سے جا کر اُسنے کیبنٹ ممبرون کا
انتخاب شروع کیا۔ ٹوری فرقہ کے دلمین یہ خیال برا اثر کر رہا تھا کہ اب تک ملکہ معظمہ فرقہ کنسرویٹو
کی طرف جھکنے سے جھجکتی ہین۔ اسکا سبب یہ ہے کہ اُنکے گرد ساری مستورات وگ وزرا کی رشتہ دارنیان
ہین باستثنائے لیڈی **لورپول** کے جو اُنکی قدیمی سہیلی ہے۔ پیل نے اپنے دوستون سے صلاح مشورہ
مین یہ فیصلہ کیا کہ ملکہ معظمہ کے گھر مین سے اعلیٰ عہدہ دار لیڈیان برطرف ہونی چاہئین تاکہ کنسرویٹو
فرقہ کو ملکہ معظمہ کیطرف سے سہارا نہ رہے۔ وہ ماتحت عہدہ دارون مین مداخلت کرنی نہین چاہتا تھا مگر وہ
یہ چاہتا تھا کہ ملکہ معظمہ کے گرد جو لیڈیان ہین اُنمین سے **مسٹرس وب** اور آذر دو یا تین **لیڈیز
اِن ویٹنگ** موقوف کیجائین ٭

ملکہ معظمہ اور اُنکے پیش خدمتی کی لیڈیان

پیل کی یہ بدنصیبی تھی کہ اُسنے شروع ہی سے عہدون کو اور اُنکے کامون کو اور اُنکی تعداد کو
ٹھیک ٹھیک نہین بیان کر دیا۔ ۹ مئی کو جب ملکہ معظمہ سے پیل کی دوسری ملاقات ہوئی تو یہ معاملہ
خوب کھل گیا۔ ملکہ معظمہ کو خوف تھا کہ اگر مین پیل کی درخواست منظور کر لون گی تو سب اپنی قدیمی دلی
دوستون سے علیحدہ ہو جاؤنگی۔ انھون نے اپنا ارادہ مصمم ظاہر کر دیا کہ وہ اپنی خانگی مستورات
ملازمون کی کسیطرح تبدیلی نہین قبول کرینگی اور اسپر اُنھون نے اپنا غصہ بھی ظاہر کیا۔ مگر پیل صاحب اُن کو
چھوڑ کر چلے چلے گئے۔ اسپر ملکہ معظمہ نے میلبورن کو لکھا کہ ٹوری یہ چاہتے ہین کہ مجھے میری ملازمہ
لیڈیون سے جدا کر دین۔ پھر اسکے بعد وہ چاہین گے کہ میری لباس پہنانیوالی اور ہوس لیڈیس بھی
جدا کیجائین۔ وہ میری مدارات ایسی کرتے ہین جیسی کہ لڑکیون کی کیا کرتی ہین اور مین انکو بتلاؤنگی
کہ انگلینڈ کی ملکہ ہون۔ آخر کو اُنھون نے اپنے وزیر سے درخواست کی کہ پیل کو چٹھی لکھدے کہ اُسکی
درخواستین نامنظور کی گئین ٭

ملکہ معظمہ کی خانگی ملازمون کی تبدیلی

میلبورن کو اس سے اندیشہ پیدا ہوا کہ پیل نے ملکہ کی مدارات سختی سے کی اور اُسپر اُسکی
مربیانہ نہیت ہمدردی کا جوش بھی اٹھا اُس معاملہ کے باب مین اپنی راے کا بھی اظہار نہین کیا اور زیادہ

تحقیقات بھی نہین کی اور ملکہ معظمہ کی درخواست پر اُسنے یہ خط ملکہ معظمہ کی طرف سے پیل کو لکھا۔

فصر بکنگھم ۱۰ مئی ۱۸۳۹ء۔ سر روبرٹ پیل نے جو یہ درخواست بھیجی تھی کہ ملکہ اپنے بیڈ چیمبر کی لیڈیون کو جدا کردین اسکو وہ منظور نہین کرسکتین۔ اور اس موقوفی سے دلی نفرت رکھتی ہین اور اسکو بالکل رسم و رواج کے وہ بالکل برخلاف خیال کرتی ہین +

پیل نے اس چٹھی کا یہ جواب دیا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس معاملہ مین بعض غلط فہمیان ہوئی ہین اب مین نئی گورنمنٹ کے مقرر کرنیسے انکار کرتا ہون +

پیل نے جو فیصلہ کیا اس سے ملکہ معظمہ کو بڑی تسکین اور تسلی حاصل ہوئی شام کو جو سٹیٹ بال ہوئی اسمین اُنھون نے میل بورن کے پھر اختیارات حاصل ہونے پر سب طرح سے اپنے اطمینان کو ظاہر کیا۔ میل بورن کی وزارت قائم رکھنے کا ارادہ اُنکا اپنا ہی تھا۔ اور جب اس ارادہ سے اُنھون نے میل بورن کو اول مطلع کیا تو اُسنے انکار نہ کرنیسے عاقلانہ اقرار کا اظہار کیا۔ ۱۱ مئی ۱۸۳۹ء کو قدیمی کے بی نٹ ممبرون کا اجلاس ہوا کہ وہ اپنی حالت پر دوبارہ غور کرین۔ بعض نے یہ استدلال کیا کہ ملکہ معظمہ کو صلاح دیجائے کہ اُنھون نے جو اپنی وضع اختیار کی ہے اُس سے باز رہین۔ لارڈ گرے نے جو پہلے میل بورن کا افسر تھا اور اسکا بیٹا لارڈ ہووک سکرٹری جنگ میل بورن کی وزارت مین تھا اُسنے یہ خیال کیا کہ پیل نے جو درخواست کی تھی وہ نامعقول نہ تھی اور اُسنے میل بورن سے کہا کہ جب آپ ۱۸۳۰ء مین وزیر اعظم تھے تو اسی طرح کی تبدیلیان کوئین کون سورٹ (ملکہ جو اپنے خاوند بادشاہ کے ساتھ کاروبار سلطنت مین شریک ہو) کے گھر مین کی تھین مگر اسکے ساتھ اُسنے یہ بھی قبول کیا کہ کوئین کون سورٹ اور کوئین اوف انگلینڈ کی حالتون مین فرق عظیم ہے کچھ تامل کرکے اُس نے میل بورن کو یہ صلاح دی کہ وہ ملکہ کا حامی اس جھگڑے مین خود ہو جائے جو انکا پیل سے ہو رہا ہے۔ لارڈ سپنسر نے باصرار کہا کہ ہم اشرافون کو ملکہ معظمہ کے ساتھ ایستادہ ہونا چاہیئے۔ پامرسٹون نے ظاہر کیا کہ ملکہ کو نوجوانی اور تنہائی نے ان مکروہات سے بچایا ہے جنمین پیل اُنکو پھنسانا چاہتا تھا +

آخرکار نیک دل میل بورن نے اس رائے کو مان لیا۔ وگس اپنے عہدون پر واپس آئے مگر وہ اپنے ضعف کو پہچان گئے تھے انھون نے اس مین کوشش کی کہ ملکہ معظمہ خوشی سے خود وزارت کی تقویت دینی قبول کرین سپرنگ رائیس وائس چینلر اکس چکر کی جگہ فرنسس پیرنگ مقرر

ہوئے اور لارڈ گلی نیلگ جو جنگ کے سکرٹری اور کولونیز منسٹر تھے اور اُنکا کام بھی بے اثر تھا اُنکی جگہ
لارڈ جان رسل مقرر ہوئے۔ وہ پہلے ہوم سکرٹری تھے۔ اُن کے عہدہ پر اول مین ملگریو مقرر ہوئے جو پیچھے
مارکوئیس نورمنڈی لارڈ لفٹنٹ آئرلینڈ ہوئے۔ سب سے زیادہ دلکش نئے آئندہ الون مین پانگنگٹن مکولی
تھے جن کی خاطر سے لارڈ ہووک سکرٹری مستعفی ہوئے کہ وہ مقرر ہون۔

لارڈ میل بورن کی نومرتب وزارت

جن حالتون کے سبب سے یہ نومرتب وزارت بہت جلد ذی اختیار ہوگئی وہ ایک ایسا اعلے
درجہ کا مضمون ہوگیا کہ اسپر پارلیمنٹ کے دونون ہوسون مین بڑے جاندار مباحثے رہنے لگے پیل نے
جو عہدہ وزارت کے قبول کرنیکے لیئے یہ شرط لگائی تھی کہ اسکو اجازت ملے کہ وہ ملکہ معظمہ کے گھر کے
نوکرون کو تبدیل کرے اِسکی بڑی حمایت پرتاثیر کی۔ لارڈ جان رسل نے بھی اپنی لنگڑی دلیل سے پیل کی
درخواستون کے برخلاف اس بات کے ثابت کرنے مین کوشش کی کہ اِس کی پہلے نظیر کوئی نہین ہے
میل بورن بہادرانہ ملکہ معظمہ کے ساتھ متحد رہوگیا۔ پیل کے طرفدار ڈیوک ولنگٹن تھے۔ اُنہون نے
میل بورن کی بزدلی کو ظاہر کیا۔ طرح طرح سے اُسکو آڑے ہاتھون لیا۔ لارڈ بروہم جو دونون پیل اور
میل بورن پر بادشاہ کے جوابدہ ٹھیرنے پر الزام لگاتا تھا اُسکی بھی خبر لی۔ اِس مباحثہ کا بغیر اِسکے خاتمہ
ہوگیا کہ قدیمی وزارت مین کوئی خلل پیدا ہو۔

ملکہ معظمہ کا اقرار اپنی غلطی کا

در حقیقت پیل نے جو ملکہ معظمہ سے درخواست کی تھی وہ معقول تھی۔ ملکہ معظمہ نے اپنی
غلطی کا اقرار کرلیا کہ مین نے اسکے نامنظور کرنیمین کسی سے صلاح مشورہ نہین لیا خود دل مین آیا ویسا
کیا۔ میل بورن نے یہ کہا کہ پیل نے ملکہ معظمہ کو ایسی مہلت نہین دی کہ وہ اپنے گرد کے آدمیون سے
اِس باب مین صلاح و مشورہ لیتین۔ غرض یہ دوسرا نازک معاملہ جو ملکہ کو اپنی خود مختاری سے پیدا ہوا تھا
وہ یون ختم ہوگیا کہ وزارت جو اُنکو پسند تھی وہ برقرار رہی۔

ٹوری فرقہ کی عداوت ملکہ معظمہ سے

ملکہ معظمہ کے اس کام کا اثر یہ تھا کہ میل بورن کی وزارت دو برس تک اور برقرار رہی جسکے
سبب سے ٹوری کی عداوت ملکہ معظمہ کے ساتھ زیادہ تلخناک ہوگئی۔ کن ٹربری کے ٹوری ممبر پارلیمنٹ
بریڈشا نے کونسرویٹو کے جلسہ مین جولائی کے مہینے مین ملکہ معظمہ کو ایسا برا بھلا کہا کہ کو کرنیٹیہ ممبر
پارلیمنٹ وگ اُنسے ڈیوایل کرنے پر مستعد ہوا۔ ٹھیک طور پر دونون مین ڈیوایل ہوا اسوقت سے ملکہ معظمہ
کے ساتھ ٹوری فرقہ کی عداوت دوبالا ہوگئی۔ ایک ٹوری جنرل مین ملکہ معظمہ نے اپنی نسبت بُرے الفاظ

پڑھکر کورٹ مین صاف صاف بیان کیا کہ ٹوری فرقہ جہان تک اس سے ہو سکتا ہے اپنی تئین میری نظر مین مکروہ بناتا جاتا ہے +

اِن باتون سے جو مستقل نتیجہ نکلا وہ مفید تھا۔ ملکہ معظمہ نے پھر کبھی اپنی بات کی ایسی وزارت کے باب مین نہین کی۔ اگرچہ بعد ازان کئی دفعہ اپنے ذاتی میلان خاطر کا اعلان اُسوقت کیا کہ نئی وزارت قائم ہوتی تھی۔ اُنکی کل سلطنت مین اُنیس دفعہ وزارت بغیر کسی رگڑے جھگڑے کے تبدیل ہوئی۔ گھر کے ملازمین کا جھگڑا پھر پیش نہین ہوا۔ پولٹیکل فریقون مین سے کسی فریق کے کنبے کی لیڈیون مین سے لیڈیزان ویٹنگ کا مقرر ہونا موقوف ہوگیا۔ اور جولائی ۱۸۳۹ء کے ابتدا مین ٹوری بیگم کی بی بی لیڈی سینڈورچ کو ملکہ نے اپنے گھر مین ملازم رکھنے کیلئے بلایا۔ مسٹریس آف وڈریس کے عہدہ کا پولیٹکل سے تعلق یہ رہا کہ جب اُسکا فریق وزارت سے برخاست ہوتا تو وہ بھی برخاست ہوتی اور اور مستورات ملازمین شاہی کے عہدہ کے لئے کوئی پولیٹکل تعلق نہین رہا۔ اور نہ اُنکے تقرر کیوقت یہ تحقیقات ہوئی کہ اُنکا پولیٹکل میلان خاطر کس طرف ہے +

۱۸۳۹ء کے دو نازک معاملہ ملکہ معظمہ کی سیرت کے بروے کار ظاہر ہونے پر نافع اثر کے بغیر نہ تھے۔ وہ اِس لحاظ سے بڑے دلچسپ تھے کہ وہ ملکہ معظمہ کی طبیعت کے چہرہ کے خط و خال کو بتلاتے تھے جنکو زمانہ نے اور ملکہ کے گرد کے نئے آدمیون کے محیط ہونے نے بالکل مٹا دیا ہے۔ عمر کے بڑھنے نے اور دانشمند شوہر کے نیک صلاح و مشورہ نے ملکہ معظمہ کو وہ بات سکھائی جسکی ضرورت تھی کہ وہ اپنی نخوت شعار حکومت اور خود اعتمادی کو جو اُنکی جبلت مین داخل تھی۔ بڑی احتیاط و منصوبے کے ساتھ اور اپنے مزاج کی ہیجینی اور تیزی کو مغلوب کرکے کام مین لایا کرین +



باب ہشتم

شہزادہ ایلبرٹ کے حالات
سنہ ۱۸۱۹ء سے سنہ ۱۸۴۴ء تک

ہم حضرت علیا کے حال کو بالفعل چھوڑکر شہزادہ عالی تبار ایلبرٹ کا حال تحریر کرتے ہین اس لیئے کہ ان دونون مین علاوہ اس رشتہ منا ہی کے کہ وہ سگے ماموں و پھوپی زاد بہن بھائی تھے۔ یہ ایک اور رشتہ تھا کہ جب دونون ایک جرمن مین دوسرا انگلستان مین اپنے اپنے پنگھوڑون مین جھول رہے تھے تو شہزادی کی ننھیال کو جو شہزادہ کی ددھیال تھی یہ خیال تھا کہ ان دونون مین بیاہ رچے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسکے بعد یہ زوجین ایسے متحد ہوئے کہ ایک طاق فرد معلوم ہونے لگے۔ ان مین وہ یگانگت ہوئی کہ ایک جان دو قالب ہو گئے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی　　تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

گھر کے کاروبار اور سلطنت کے کام وہ دونون ملکر اس طرح کرتے تھے کہ ان مین تمیز نہین ہوسکتی تھی کہ ان دونون مین سے کس نے کام کیا ہے اس لیئے نکاح کے بعد جو حضرت علیا کی تاریخ ہے وہی شہزادہ کی تاریخ ہے۔ مگر اس عقد سے پہلے انکی تاریخ جداگانہ ہے اسلیئے اسکو ہم تحریر کرتے ہین ؛

شہزادہ کے خاندان کا حال

سیکڑون برسون سے یہ شہزادہ پشتہا پشت سے امیر ابن امیر خاندان سیکس کوبرگ مین چلا آتا ہے اسکے بزرگون مین بعض نامور شہنشاہ اور بہت سے بڑے بڑے نامی جوان مرد گزرے ہین جنہون نے اپنے ملک کی آزادی اور انسان کی بہبودی و آسودگی کے لیئے کارہائے نمایان کیئے ہین جن کے کارنامے تاریخ مین درج ہین۔ ان مین سے الکٹر دوم فریڈرک رحمدل یا دانشمند نے سنہ ۱۴۸۶ء سے سنہ ۱۵۲۵ء تک فرمانروائی کی۔ وہ سیکسن کا الکٹر تھا جو مارٹن لوتھر مصلح دین عیسوی کا حامی تھا۔ اور سب سے اول اسی نے اصلاح یافتہ چرچ کے مسائل کو تسلیم کیا تھا۔ الکٹر کے معنی انگریزی زبان مین انتخاب کرنے والے یا انتخاب مین راے دینے والے کے ہین۔ چونکہ اس زمانہ مین جرمنی کا شہنشاہ ملک کے

بعض رئیسون کی رائے سے منتخب ہوتا تھا اس لیئے ان رئیسون مین سے ہر ایک کو الکٹ کہتے تھے
اسکے دو بیٹے **ایلبرٹ** اور **آئرنسٹ** تھے۔ اُنکے نام پر خاندان دو شاخون **ایلبرٹی** اور **آئرنسٹی** مین منقسم ہوگیا۔ اسی کی اولاد مین سے ۱۸۰۰ء مین **فرینسس فریڈرک** اپنے باپ کا جانشین ریاست ہوا اور ۱۸۰۶ء مین مرگیا اور تین بیٹے آئرنسٹ و فرڈے نینڈ و لیوپولڈ اور چار بیٹیان۔ جولیا۔ سوفیا۔ انٹی نٹ و وکٹوریا چھوڑ گیا۔ اس اولاد مین سے ہمکو تین کے حال بیان کرنے کی ضرورت ہے ◦

اول **آئرنسٹ** جو اپنے باپ کا جانشین ہوکر **ڈیوک اوف سیکس کوبرگ سافیلٹ** ملقب بہ **آئرنسٹ** اول ہوا وہ شہزادہ **ایلبرٹ** کا باپ تھا ◦

دوم شہزادہ **لیوپولڈ** جو آخر کو **بلجیم** کا بادشاہ ہوا اسکا بیاہ جارج چہارم کی بیٹی شہزادی **شارلٹ** سے ہوا۔ اگر وہ زندہ رہتی تو انگلستان کی ملکہ ہوتی۔ اس رشتہ مندی سے شہزادہ لیوپولڈ نے اپنے حسن اخلاق سے اہل انگلستان کا دل اپنے ساتھ گرویدہ کر لیا ◦

سوم وکٹوریا **مری لوئیس** جو سب سے چھوٹی بیٹی تھی اول شہزادہ **لائی ننگن** سے بیاہی گئی۔ مگر اُسنے بیوہ ہوکر دوسرا نکاح ڈیوک کنٹ سے کیا۔ وہی والدہ ماجدہ حضرت علیا کی ہین وہ اپنے دوستون اور خاندان مین بڑی عزیز تھین اور اپنی صفات حمیدہ اور اوصاف جمیلہ کے سبب سے انہون نے بیشمار کام مہربانی و شفقت کے ایسے کیئے کہ وہ انگریزی قوم کو بھی عزیز ہوگئین ◦

۱۸۱۷ء مین آئرنسٹ اول نے **لوئیزہ الٹن بورگ** سے شادی کی اور اس سے صرف دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ۲۱ جون ۱۸۱۸ء کو پہلا بیٹا **آئرنسٹ** پیدا ہوا جو بالفعل حکمران ڈیوک ہے ۲۶ اگست ۱۸۱۹ء کو **روزین آو** مین جو **کوبرگ** سے چار میل پر ہے دوسرا بیٹا **ایلبرٹ** پیدا ہوا ◦

۱۸۶۴ء مین حضرت علیا اپنی یادداشت مین **ڈچس لوئیزہ** کا حال یہ بیان کرتی ہین کہ وہ بڑی حسین تھین۔ قد چھوٹا تھا۔ رنگ گورا تھا۔ آنکھین ازرق تھین **ایلبرٹ** انکی ہم شکل تھا۔ وہ بڑی خوش فہم اور دانشمند تھین لیکن انکی یہ شادی مبارک نتھی ۱۸۲۴ء مین وہ شوہر سے جدا ہوگئین اور ۱۸۲۶ء مین طلاق ہوگئی۔ اور اس نوجوان ڈچس نے کوبرگ کو چھوڑ دیا اور پھر کبھی اسکو اپنے بچون کا دیکھنا نصیب نہین ہوا۔ ۱۸۳۱ء مین امراض کی نہایت تکلیف اٹھاکے ۳۱ برس کی عمر مین

انتقال کیا ؁

شہزادہ **ایلبرٹ** کبھی اپنی ماں کو نہین بھولے جب اُسکا حال پڑھتے تو محبت کے مارے اُنکا دل بھر آتا۔ اُنکی ماں نے جو اُنکو بچپنے مین ایک چھوٹی پن دی تھی وہ شہزادہ نے حضرت علیا کو اُن تحائف مین دی جو سب سے پہلے دیئے تھے ؁

یہ بیوہ ڈچس کوبرگ سے چوتھائی میل کے فاصلہ پر رہتی تھین۔ **روزین آؤ** سے جہان شہزادہ پیدا ہوا تھا اُنکے بُلانیکے لیئے آدمی گیا۔ جسکا حال وہ اپنی بیٹی ڈچس کنٹ یعنی والدہ حضرت علیا کو یہ لکھتی ہین ؁

روزین آؤ۔ ۲۷۔ اگست ۱۸۱۹ء

اِس تاریخ سے تمھارے دلمین خودبخود یہ گمان ہوگا کہ مین **لوئزہ** کے بستر کے پاس بیٹھی ہون جسکے ہان کل بچہ جلد اور آسانی سے پیدا ہوا ہے۔ دائی **سیبولٹ** تین بجے بلائی گئی اور چھ بجے بچہ نے اپنے رونے کی پہلی آواز سنائی۔ وہ چھوٹی سی گلہری معلوم ہوتی ہے جسکی ازرقی آنکھین بڑی بڑی ہین۔ مین ایک سال بعد **می کی کلی** کو دیکھکر خوش ہونگی۔ **سیبولٹ** (دائی جسنے حضرت علیا کو جنایا تھا) وہ میری پیاری لاڈلی کا حال اچھی طرح بیان نہین کر سکتی ؁

یہ ایک عجب اتفاق کی بات ہی کہ دائی سیبولٹ نے شہزادہ کی ولادت سے پہلے ڈچس کنٹ کے ہان شہزادی کو جنایا تھا ؁

پھر جون ۱۸۱۹ء کو یہی ڈچس اپنی بیٹی **ڈچس کنٹ** کو لکھتی ہین کہ مین اپنی خوشی کا بیان نہین کر سکتی کہ میری پیاری اور بہت پیاری وکٹوریا تمھارے ساتھ تمھارے بچھونے مین خوش خوش بیٹھی ہوگی۔ خداوند دونون ماں بیٹی کو سلامت رکھے ؁

۱۹۔ ستمبر ۱۸۱۹ء کو روزین آؤ کے گرجا مین شہزادہ کو اصطباغ دیا گیا اور اُس کا پورا نام **فریڈرک چارلس آگسٹس ایلبرٹ ایمینیوئل** رکھا گیا جسکا فقط ایک جزو ایلبرٹ مشہور ہوا ؁

جب ۱۸۴۶ء مین حضرت علیا روزین آؤ مین تشریف فرما ہوئی ہین تو اُنکو شہزادہ کے استاد مسٹر **فلورسس چیشر** نے اس ایڈریس کی نقل دی جو شہزادہ کے اصطباغ کے وقت

شہزادہ کی ولادت و بیوہ ڈچس کی گوتھ کوبرگ یعنی شہزادہ کی دادی اور حضرت علیا کی نانی

شہزادہ کا اصطباغ

سپرنٹنڈنٹ جن زلر نے دی تھی - یہ بات بھی قابل لکھنے کے ہو کہ پروفیسر جن زلر نے ڈیوک اور ڈچس کنٹ کا نکاح قصر شاہی کوبرگ مین ۱۸۱۸ء مین پڑھایا تھا +

اِس ایڈریس مین دو فقرے لکھے ہین کہ جنہین جو پشین گوئیان کی گئی تھین وہ سب شہزادی کی پاک اور بے داغ فضائل نے پوری کین - ہم اگر ان فقرون کو قلم انداز کرین تو ہم ایسی خطا کرینگے کہ معاف نہین ہوگی +

واعظ نے کہا کہ ہم اپنی نیک نیتی سے اِس بچہ کو مبارکباد دیتے ہین کہ عیسائی ہونا اور روے زمین پر عظیم الشان ہونا اور حیات ابدی کا مالک ہونا اُسکی تقدیر مین ہو اور ہم نہایت دلی شوق سے یہ خیال کرتے ہین کہ خدا اپنی مرضی سے اسکو اپنی زندگی مین ایک دن بڑے اعلیٰ درجہ پر پہنچائے گا اور اِسکے حکم کا دائرہ فراخ کریگا - کہ وہ سچ اور نیکی کی ترقی دینے مین تھوڑا یا بہت معاون ہوگا - اور خدا کی بادشاہی کو پھیلائیگا - مادر مہربان کی دعا اور التجا ہے کہ اُسکا پیارا بیٹا ایک دن خدا کی بادشاہی مین ایسا ہی پاک و معصوم داخل ہو - جیسا کہ اصطباغ کے وقت وہ اِس کلیسا مین ہو جس کی منادی یہ ہے کہ خدا ترس نسل کا نشو و نما ہو +

یہ الفاظ پروفیسر جن زلر نے اصطباغ کے وقت کہے - شہزادہ کی وفات کے بعد کہتے تو یقینی شہزادہ کے حالات کی زیادہ توضیح کرتے کہ کوئی شخص سچ و نیکی کے بڑھانے مین ہمیشہ اپنے تئین وقف و محو کرنے مین شہزادہ پر سبقت نہین لیگیا - اور اُسکی قبر پر یہ فقرے کہے جاتے تو کوئی بات اِس سے زیادہ سچی نہوتی کہ دنیا کے امتحانون و ترغیبون کے لوث سے وہ ایسا پاک رہا کہ مرنے کے وقت وہ ایسا ہی معصوم و بیگناہ تھا جیسا کہ دائی کی گود مین گرجا مین اصطباغ کے وقت تھا +

بیوہ ڈچس آف کوبرگ اور انکے خطوط

بیوہ ڈچس کوبرگ اپنے چھوٹے پوتون سے بڑی محبت رکھتی تھین - اپنے مرنیکے وقت ۱۸۳۱ء تک جو خطوط اُنھون نے لکھے ہین - اُنسے اُنکی محبت اپنے بچون کے ساتھ ٹپکی پڑتی ہے - حضرت علیا اپنی یادداشت مین اپنی نانی کا حال یہ لکھتی ہین کہ مجھے اپنی نانی جان خوب یاد ہین کہ وہ بالکل تندرست تھین - ہمت مردانہ رکھتی تھین - اُن مین طاقت بہت تھی - جودت مستعدی و چستی و چالاکی حد سے زیادہ تھی - اُن مین رحمدلی بڑی تھی - نیچر سے بڑی محبت رکھتی تھین - شہزادہ البرٹ نے ملکہ معظمہ سے فرمایا کہ وہ دل سے چاہتی تھین کہ میرا آپسے بیاہ ہوجائے - وہ اِس وقت تھوڑا سا یہ قیاس

کر سکتی تھین کہ اس بیاہ کے چاہنے سے مین ملکہ کیلئے نہین۔ بلکہ دنیا کیلئے برکت کا سامان مہیا
کر رہی ہون۔ سارے بچے اُنکی اطاعت و فرمانبرداری کرتے تھے خاصکر اُنکے بیٹے۔ وہ بادشاہ
لیوپولڈ کو بہت عزیز رکھتی تھین ۔۰

وہ اپنے ایک خط مورخہ ۱۴۔ فروری ۱۸۴۳ء مین لکھتی ہین کہ آرنسٹ کے لڑکون کو تصویرون
کی ایک کتاب ہاتھ لگ گئی ہے۔ انمین ایک تصویر سیکس کے شہزادون کے پکڑے جانے کی ہے۔ جسے دیکھکر
یہ لڑکے خوب دل بہلاتے ہین اور ایلبرٹ اپنی آنکھین عجیب طرح کی بنا کے کہتا ہے کہ یہ میری طرح ایلبرٹ
کہلاتا تھا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ ڈیوک فریڈرک والنٹمن کے دو
بیٹے آرنسٹ اور ایلبرٹ تھے۔ اُنکے چرائے جانیکی روایت یہ چلی آتی ہے کہ ڈیوک کا ایک چیمبرلین کنز
تھا (پہلے زمانہ مین چیمبرلین ایک اعلےٰ درجہ کا عہدہ موروثی ہوتا تھا) اُسکو ڈیوک نے اپنی چند روزہ
معزولی کیحالت مین اپنی زمینین اس شرط سے خاص مدت کیلئے حوالہ کین کہ وہ اپنے بحال ہونیکی
حالت مین اُنکو واپس لے لیگا۔ جب ڈیوک بحال ہوا تو اُسنے اپنی زمینین زبردستی کنز سے چھین
لین تو کنز انتقام کے درپے ہُوا کہ ۸۔ جولائی ۱۴۵۵ء کو اُسکے دو چھوٹے چھوٹے بیٹون
کو قلعہ **الٹن بروگ** سے چُرا کر لیگیا۔ البرٹ کے پکڑنے مین اُسکو یہ دھوکا ہُوا کہ ایک اور
لڑکا اسکی جگہ سوتا تھا۔ اُسکو اٹھا کر لیگیا۔ مگر جب اُسکو باہر لیجا کر دیکھا کہ وہ البرٹ نہین ہے تو وہ
پھر دوڑ کر اندر گیا اور ایلبرٹ کو جو ایک بچھونے کے اندر بچنے کیلئے دبک گیا تھا پکڑ لیا اور بوہیمیا
کی سڑک پر اُنکو لیکر چلا۔ مگر اُن آدمیون نے جو اُنکے پیچھے دوڑائے گئے تھے جاکر اُسکو گرفتار کر لیا اور
شہزادہ کو اُس سے چھین لیا۔ شہزادہ آیرنسٹ کو جو چھ آدمی پکڑے ہوئے کسی اور راہ پر لیئے
جاتے تھے۔ جب اُنہون نے کنز کی گرفتاری کی خبر سُنی تو جان کی امان مانگ کر اپنے تئین ڈیوک کے
حوالہ کیا۔ کنز اور اُسکے تین ساتھیون کو جو اس جرم مین شریک تھے پھانسی دیگئی۔ بس اس ایلبرٹ
کی اولاد مین شہزادہ ایلبرٹ تھا۔ یہی روایت بعض مورخ اور طرح سے لکھتے ہین کہ **الکٹر فریڈرک**
رحمدل نے ایک مشہور قزاق **کو نارڈ** (کنز) کو اس سبب سے خفا کر دیا تھا کہ اسکی ملازمت کے
سبب سے جو وہ قید ہوا تھا اُسکے ڈنڈ دینے سے انکار کر دیا تو کنز نے اُسکو دہمکایا کہ مین اس کا
انتقام لونگا تو الکٹر نے سہل انگاری سے کہا کہ تال کے پانی مین مچھلی کا ہونا بڑا کٹھن ہے۔

کنزنے قلعہ کے ایک ملازم کو رشوت دیکر قلعہ کے ایک دروازے کو جو بلند ٹیلہ پر تہا کھلوا لیا اور رات کو زینے لگا کے اُس دروازہ سے قلعہ کے اندر داخل ہوا اور الکٹ کےگرد دونون بچون کو اُنکی مان کی آنکھون کی روبرو چُرا لایا۔ مان کو اُسکے اپنے کمرے مین بند کردیا۔ وہ اپنی سپاہ کے ساتھ اس سبب سے سوار ہوکر نہ چل سکا کہ اسمین اُسکو دیر لگی کہ وہ ایک اور بچہ کو جو ایلبرٹ کی جگہ کمرے مین سوتا تہا پکڑ لایا تھا۔ اُسکے پکڑنے کیلئے پھر قلعہ مین جانا پڑا۔ اسلیئے وہ اپنے بڑے گروہ سے پیچھے رہ گیا۔ جب صبح ہونے کو ہوئی تو اُس نے البرٹ کو گھوڑے سے اُتار کر کہا کہ جنگل سے آسٹر ابری چُنکر لائے۔ وہ چُن رہا تھا کہ ایک بڑا مضبوط کوئلے جلانیوالا اُسکے پاس آیا تو ایلبرٹ چلایا کہ میری مدد کرو۔ اُس آدمی نے اپنے ہمراہیون کو بُلایا وہ بڑے بڑے تختے لیکر آئے اور قزاق کو پکڑ لیا اور نو عمر ایلبرٹ کو چھوڑا لیا۔ اور اُسکو مربیون کے پاس لے آئے بڑا بھائی آیرنسٹ بھی ایلبرٹ کی رہائی کے ایک ہفتہ کے بعد چھوٹ کر آگیا۔ آیرنسٹ بڑا بھائی لکھتا ہے کہ ہمارے خاندان مین میرا اور میرے چھوٹے بھائی کا نام وہی ہے جو فریڈرک کے پسران زویدہ کا تھا۔

دونون بھائی خوبصورت تھے خاصکر چھوٹا بھائی بڑا نازک تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ چھوٹے سے فرشتے پر گھونگر والے بال لگے ہوئے ہین اُسکی صورت اپنی مان سے بہت ملتی تھی۔ مان اُسکو اتنا پیار کرتی تھی کہ اُسکی خصلت بگڑتی تھی اور تین برس کی عمر مین دایہ کہتی تھی کہ تیری دُلھن تو انگلستان کی آئندہ ملکہ ہوگی۔

جب باپ نے دیکھا کہ بیٹون کی خصلتین یون بگڑ رہی ہین تو اُن کو جن مین سے ایک چار برس کا اور دوسرا پانچ برس کا تھا عورتون کے پاس سے علیحدہ کرکے معلم مسٹر فلورس چٹر کے حوالہ کیا۔ انکی مان ڈچس لوئشرہ کو یہ ناگوار خاطر ہوا اور خاوند سے اِس بات پر بگاڑ ہوا اور باتین بھی نااتفاقی کی ایسی ہوئین کہ دونون مین طلاق ہوگئی۔

یہ بچے پھر بھی دادی اور سوتیلی نانی کے بڑے لاڈلے تھے۔ دادی بیوہ ڈچس کوبرگ تھین جو بڑی لیاقت اور فطرت عالی رکھتی تھین۔ اور سوتیلی نانی جو ڈچس لوئشرہ کی سوتیلی مان تھین وہ ڈچس اوف سیکس گوتھا الٹن بورگ تھین وہ بھی عاقلہ تھین۔ یہ دونون فرزانہ عورتین ان بچون سے بڑی محبت کرتی تھین۔ یہ دونون بچے دادی سے ملنے روز جاتے اور قصے کہانیان سُنتے۔

بیوہ ڈچس اپنی بیٹی ڈچس کنٹ کو لکھتی ہین کہ شہزادون کے لیئے اُستاد بلایا گیا ہے تم کہین اپنی

شہزادون کی تعلیم ۱۸۲۳ء لغایت ۱۸۲۶ء

پیاری میاؤن (شہزادی وکٹوریا) کو چھوٹی سی عمر مین سکہانے پڑھانے کی تکلیف نہ دینا۔ وہ ابھی بہت
چھوٹی ہے اس وقت جو شہزادی وکٹوریا کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اُنکی عمر ۲۴ مئی کو ۴ برس کی ہوئی
گو شہزادہ ایلبرٹ ہنوز چار برس کا بھی پورا نہوا تھا کہ وہ دایہ سے الگ کرکے اُستاد کے سپرد کیا گیا۔
جب بچہ اپنے پالنے پوسنے والون سے جدا ہوتا ہے تو اُسکو سخت قلق ہوتا ہے۔ مگر حضرت علیا اپنی
یادداشت مین تحریر فرماتی ہین کہ شہزادہ باوجودیکہ بچہ تھا مگر وہ کسی عورت کی نگرانی و اہتمام مین رہنے
کو ایسا ناپسند کرتا تھا کہ اس تبدیلی سے کہ دایہ سے جدا ہوکر اُستاد کے سپرد کیا گیا بجائے رنجیدہ
ہونیکے خوش تھا۔ شہزادہ کے مزاج مین سلامت روی اور طبیعت مین نرمی ایسی تھی کہ جو کوئی اُس سے
محبت کرتا اُس سے فوراً محبت کرنے لگتا تھا اسلیئے وہ اپنے نئے اُستاد سے بہت جلد مانوس ہوگیا
استاد کو یہ سچا فخر تھا کہ شہزادہ نے تادم آخر اُسکے ساتھ وہی اپنی محبت قائم رکھی جو ابتدا مین تھی اُسکی
طبیعت ہی مین یہ بات نہ تھی کہ وہ اُن آدمیون کو بھول جائے جنہون نے اُسکی خدمت بچپنے مین کی
تھی اُسنے اپنی دایہ مسیز ملر پر ایسی ہی مہربانیان کین کہ جنسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُسکی خدمات کو
بھولا نہین۔ مسٹر فلس چٹز کا فقط کام یہ تہا کہ وہ صرف شہزادون کی تعلیم کرے۔ اس وقت
سے لیکر اُس وقت تک کہ پندرہ سال بعد شہزادون نے بون یونیورسٹی مین تحصیل کی تکمیل
کرکے اُسکا چھوڑا ہے۔ وہ اُنکا استاد رہا۔ اس استاد نے اِن شہزادون کی تعلیم مین بڑی حسن لیاقت سے
سخت محنت و جانفشانی کی جسمین کبھی فرق نہین آیا۔ اُسنے شہزادون مین انواع انواع کی لیاقتین
اور وسیع واقفیت پیدا کی ہر کام کرنے کی اور تمام کامون مین جو اُنکے سپرد کیئے جائین احتیاط سے
صحیح تحقیقات کرنیکی عادت ڈلوائی۔ یہ باتین بلاشبہ ثابت کرتی ہین کہ نہایت سلیقہ و دانشمندی
سے اُنکی تعلیم ہوئی ہر بچے جو دایہ کی پرورش سے نکالکر اُستاد کے سپرد ہوا اسپر دادی صاحبہ
کو تردد اور فکر پیدا ہوا ۱۸۲۳ء مین نومبر کو اُنہون نے اپنے بیٹے ڈیوک کو اس باب مین یہ خط لکھا کہ مین
بہت خوش ہون کہ میرے عزیز الوجود بچے اچھی طرح ہین مین اُنکے دیکھنے کے اشتیاق مین بیٹھی ہون
مجھے یہ فکر و تردد رہتا ہے کہ اب وہ اُستاد کے پنجہ مین گرفتار ہین۔ اسمین شک نہین کہ یہ امر صحیح و صواب
ہے مگر یہ چاہتی ہون کہ ابھی وہ اپنی دایہ ہی پاس سویا کرین۔ اسلیئے کہ ایک عورت جسکو بچون کے پالنے کا
تجربہ مدت سے ہو جیسے کہ ملر کو ہے وہ بچون کے ساتھ بالطبع بنسبت مرد کے جو چھوٹے بچون کے

ساتھ نہین سویا پوری نیند بھر کے نہین سوتی۔ اسلیئے اندیشہ ہو کہ کہین بچون کو کروپ نہو جائے (کروپ ایک بیماری بچون کے حلق مین ہوتی ہے کہ جس سے گلے مین سوزش ہوتی ہو اور سخت کھانسی اُٹھتی ہو یہ بڑی موذی بیماری ہے) جب انمین سے کسیکو کھانسی اُٹھیگی اور وہ جگایا نہ جائیگا تو پھر اسکا نتیجہ بُرا ہوگا۔ اسلیئے مین چاہتی ہون کہ اسکی باخبر دایہ جب تک ایلبرٹ سات برس کا ہو اُسکے پاس سویا کرے"

جب یہ خط دادی نے لکھا ہو تو شہزادہ ایلبرٹ چار سال تین مہینے کا تھا۔ بیشک یہ عمر بہت چھوٹی ہے جسمین ایک لڑکا کسی ایسے مرد کے سپرد کیا جائے جو بچون کے امراض و عوارض سے ناواقف ہو اور ان باتون کو نہ جانتا ہو جنپر بچون کی صحت و تندرستی موقوف ہو۔

ایک عجیب بات یہ تھی کہ ان دو بھائیون مین بے غرضانہ محبت والفت بچپنے مین تھی انکا اُستاد بیان کرتا ہے کہ وہ کام مین یا کھیل مین سب چیزون مین باہم چسپان رہتے تھے۔ وہ ایک ہی شغلون میں مشغول رہتے تھے ایک ہی شادی و غم مین شریک رہتے تھے۔ اُنکی ساری زندگی مین یہ اُلفت و محبت قائم رہی اس مین کبھی کمی نہین آئی۔

نظم اوقات اس طرح تھا کہ شہزادے چھ اور سات بجے کے درمیان اٹھتے۔ اگر باپ گھر مین ہوتا تو اُسکے ساتھ نو اور دس بجے کے درمیان حاضری کھاتے۔ بچون کے واسطے فقط ڈنر ایک بجے ہوتا اگر **کوبرگ** مین ہوتے تو باپکے ساتھ تین بجے کھاتے۔ اور پھر مان سے ملنے جاتے اور سات بجے رات کے **سپر** کھاتے۔ **ایلبرٹ** کو رات کے جاگنے کی زیادہ دیر تک برداشت نہ تھی وہ تھک جاتا اور کسی کونے مین سو جاتا تھا۔ ان وقتون کے درمیان بہت تھوڑی دیر سبق پڑھائے جاتے۔ گھرنے ورزشون کے لیئے زیادہ وقت دیا جاتا۔ شہزادہ کو اپنے مطالعہ مین ایسی خوشی حاصل ہوتی تھی کہ وہ اسکو کوئی مشکل کام نہین جانتا تھا۔ اور غور و خوض کی ایسی عادت تھی کہ کسی مطلب کے سمجھنے مین اسکو دشواری پیش نہین آتی تھی۔ تحصیل علم کی مسرت نے کھیلنے کی خوشی کو کم نہ کیا تھا جیسا پڑھنے مین دل لگاتا تھا ایسا ہی کھیل کود مین۔ ورزش جسمانی خوب کرتا تھا اپنے بھائی اور ساتھیون کے ساتھ کھیلنے مین وہ ہدایتین کیا کرتا تھا۔ غرض شہزادہ کا بچپن بڑی خوشی سے گزرا تھا۔ اکثر اُس نے ملکہ معظمہ سے یہ کہا کہ سب سے زیادہ میری خوشی کا زمانہ میرا بچپن تھا۔ **آئرلنسٹ** لکھتا ہو کہ ہم کڑاکے کے جاڑے مین **کوبرگ** اور **گوتھا** کے درمیان پہاڑون پر چڑھ جاتے تھے۔ اور نہایت دہشتناک سنری

کے متحمل ہوتے تھے - یہ بات باپ نے ہمکو سکھائی تھی کہ جس سے ہمکو اپنے جسم پر سختی اٹھانے کی برداشت ہو اور تکالیف کے اندر بھی اذیت نہو ✤

شہزادہ اپنی کم عمری مین اپنا روزنامچہ لکھا کرتا تھا - افسوس ہے کہ بڑی عمر مین روزنامچہ نویسی کی یہ عادت چھوڑ دی - ورنہ یہ روزنامچہ بڑے کام کا ہوتا - اِنکے بچپنے کے روزنامچہ مین بھی راستی اور سادگی ظاہر ہوتی ہے - اسمین صرف دو روز کا روزنامچہ بطور نمونہ کے نقل کرتے ہین - اور یہی خطون کا حال ہے - وہ بھی مشتے نمونہ از خروارے لکھے جاتے ہین ✤

بچپن کا روزنامچہ اور خطوط

۲۶ - جنوری ۱۸۶۲ء میرے ہم جماعت لڑکون نے اپنا سبق یاد کر لیا - مگر مجھہ سے یاد نہو سکا اسلیئے مین رونے لگا - پچھلے سبق نہ سنانے اور رونے کے سبب سے مجھے کھانا کھانیکے بعد کھیلنے کی بھی اجازت نہ ملی - اسوقت پرتھی آیا اور فرانسیسی زبان مین اُس سے مین باتین کرنے لگا اور کچھ دیر کے بعد ایک چھوٹا لڑکا سیاہ کھریا لیکر آیا - اُس سے مین نے بڑی خوبصورت تصویرین کھینچین ✤

۲۳ - جنوری ۱۸۶۲ء آج جو مین صبح کو اُٹھا تو کھانسی بیڈ ہب اُٹھی - مجھے ایسا خوف ہوا کہ بچھونے سے تین بجے تک باہر نہین نکلا - تھوڑی سی مشق **ڈرائینگ** کی کی - پھر ایک قلعہ بنا کے اُسمین اپنے ہتھیارون کو سجایا - اسکے بعد سبق پڑھا - پھر تصویر کھینچکر رنگ بھرا - پھر کشتی نوح سے کھیلا - اور کھانا کھا کے بچھونے مین جا کر دعا پڑھی اور سو رہا - پھر ۲۶ - مارچ ۱۸۶۲ء کو مین نے اپنے گھر مین ایک خط لکھا - مگر اُسمین اسقدر غلطیان کین کہ اُستاد نے اُسے دیکھکر پھاڑ ڈالا اور آگ مین ڈالدیا مین چلاتا رہ گیا ✤

پیارے پپا - ہم ایک ہفتہ سے اپنی دادی کے پاس ہین اور نہایت خوش ہین مجھے امید ہے کہ آپ برلن مین خیر و عافیت سے پہنچ گئے ہونگے - اور جلدی ہمارے پاس واپس چلے آئینگے مین چاہتا ہون کہ آپ مراجعت فرمائین - یہان موسم اچھا ہے - ہم دس بجے تک باہر پھرتے ہین - شام کو بہ نسبت دن کے مطلع زیادہ صاف رہتا ہے - چند روز ہوئے کہ ہم **روزین آو** مین تھے - وہان موسم اچھا نہ تھا - تیز ہوا چلتی تھی - آج ہم پھر دادی صاحبہ کے پاس وہان جاتے ہین **لی کاس** دکتے کا نام ہمارے ساتھ ہے وہ اکثر ہم سے دور بھاگ کر چلا جاتا ہے - محبت کی نظر سے آپ مجھے دیکھیئے ✤

پیارے پپا - مین آپکے خط کا شکریہ ادا کرتا ہون - کل ہم بڑے خوش تھے - بہت سے

لڑکون کے ساتھ کھیلتے تھے ۔ مین چاہتا تھا کہ کاش آپ ہمارے اِس کھیل دیکھتے محبت کی نظر سے آپ مجھے دیکھتے ۔

یہ **کونٹ** شہزادہ کا حقیقی پھوپھازاد بھائی اور ملکہ کا خالہ زاد بھائی تھا اور اسکی شہزادہ ایلبرٹ سے بڑی محبت و دوستی تھی ۔ اِن سے حضرت ملکہ معظمہ نے اپنے شوہر کی ملاقات کے بعد لڑکپن کے حالات لکھنے کی فرمایش کی ۔ سو اُنھون نے یہ حالات لکھ کر اُنکے پاس بھیجے جن کا ترجمہ یہ ہے ۔

اُیلبرٹ کا مزاج بچپن ہی مین نرم اور سخی تھا ۔ جس بات کو وہ جھوٹ اور خیانت کی جانتا اُسپر بے اختیار اُسکو غصہ آتا ۔ یہ مجھے یاد ہے کہ ایک دن ہم سب لڑکے **البرٹ** ۔ **آیرنسٹ** اور مین اور دو چار اور **روزین آو** مین یہ کھیل کھیل رہے تھے کہ قلعہ کی ایک طرف سے پرانی برج کے کھنڈر کو حملہ کر کے فتح کرین ۔ دوسری طرف اور لڑکے اُسکی حفاظت کرتے تھے ۔ ہم مین سے ایک لڑکے نے کہا کہ قلعہ کی پشت پر ایک ایسی جگہ ہے کہ جہان سے ہم قلعہ کے اندر اِس طرح جاسکتے ہین کہ کوئی ہم کو دیکھے نہین ۔ بس یون جاکے ہم برج کو آسانی سے تسخیر کر لینگے تو ایلبرٹ نے کہا کہ **سیکس نائٹ** (بہادر) دشمن سے روبرو ہو کر جنگ کرتے ہین چوہون کی طرح فتح کرنے کو جیسا کہ تم بتاتے ہو اپنا ننگ و عار جانتے ہین ۔ پس برج کے لیئے رستبازی سے بغیر دغا کے بڑے زور سے لڑے اور فتح کیا ۔ ایلبرٹ نے غلطی سے میری ناک پر ایسی ضرب لگائی جس کا نشان اب تک موجود ہے ۔ مین اسی کی طرف تھا ۔ مین بیان نہین کر سکتا کہ اُسکو اِس زخم لگانے کا کیسا رنج تھا اور ندامت تھی ۔

البرٹ کلہ دراز و بکی و اجڈ نہ تھا ۔ نیچرل ہسٹری کا بڑا شائق تھا ۔ چیزون کے جمع کرنے مین دل لگاتا تھا ۔ کوبرگ کے محل مین ایک مقام مین بہت سی چیزین ہمنے اور ہمارے رشتہ دار بھائیون نے جمع کی تھین ۔ ایلبرٹ اُنکو علی الترتیب رکھتا اور اُنکی خاک جھاڑتا ۔ اُسنے مجھ سے کہا کہ ہم تم اپنی چیزون کو جمع کر کے ایک اچھا مجموعہ اشیا بنائین ۔ کوبرگ کی جبلی قومی خصلت کو ایلبرٹ خوب سمجھتا تھا ۔ وہ آدمیون کی خصوصیات کی نقلین خوب اُتارتا تھا ۔ چیزون یا آدمیون کی نقلین اتارنیکی ذہانت اِس مین خداداد تھی وہ ہنسی و خوش طبعی کرنی خوب جانتا تھا مگر ایسی ہنسی نہین کرتا تھا کہ جس مین ہنسی کی پھبتی ہو اور کسیکا دل دُکھے ۔ جس ہنسی و ظرافت سے دل آزاری

ہوتی۔ اسکو نہین کرتا۔ خواہ اسکا دل اُسکے کرنے کو کیسا ہی چاہتا۔ غرض ظرافت کرنی اسپر ختم تھی ٭

ایام طفلی مین شطرنج کھیلنے کا بڑا شوق تھا۔ اکثر ہم اور وہ شطرنج کھیلا کرتے تھے اور اسمین ہنسی ٹھٹے خوب اُڑاتے تھے۔ کبھی کبھی ہنسی مین لڑائیان بھی ہوجاتی تھین مگر اسکی نیک مزاجی سے ان لڑائیون کا خاتمہ خوش طبعی پر ہوجاتا تھا۔ وہ ہنوز لڑکا ہی تھا کہ اُسکی طبیعت مین غریب آدمیون کیساتھ ہمدردی اور دلسوزی بڑی تھی۔ ایک دفعہ اُسنے چھپاکر ایک غریب آدمی کو کوئی چیز دی اور مجھے منع کردیا کہ کسی سے کہنا نہین اور کہا کہ غریب آدمیون کو اس طرح دینا چاہیئے کہ کسی کو خبر نہو کہ دیا ہے ٭

اُسکو شکار کرنے اور مچھلیون کے پکڑنے کا بڑا شوق تھا۔ اور اسمین بھی وہ رحم دلی کو کام فرماتا تھا کہ کسی زخمی جانور کو دیکھکر اُسکو بڑا رحم آتا تھا ٭

کوبرگ مین ہم شکار کھیل رہے تھے کہ اتفاق سے میرے ایک گولی لگ گئی۔ اُس گولی لگنے پر وہی ایک شخص تھا جسنے میرے لیئے بہت فکر و تردد کیا ٭

مین نے اپنی یاد کے تازہ کرنیکے لیئے پُرانے خطوط دیکھے جنکو تبرک کی طرح مین نے رکھ چھوڑا ہے۔ اسمین نانی صاحبہ کا خط مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۸۳۱ع نکلا جسمین اُنھوں نے لکھا کہ کل رات میرے کمرے مین لڑکون نے بڑے تماشے کیئے۔ ایلبرٹ نیم حکیم بنا اور سور کی دُم لگائی اور ایک عجیب طرح کی شکل بنائی **ارنسٹ** نے تمھاری ماں کی وہ شکل بنائی جو کم سنی مین تھی اور تنخواہ کے بل تقسیم کیئے اور بڑینی ایک شرابی بنا۔ غرض عجیب ٹھٹھہ بازی رہی ٭

آخر سالون مین ہماری اور اسکی ملاقات بہت کم ہوئی سنہ ۱۸۲۹ع مین جب وہ انگلنڈ کو جاتا تھا تو راہ مین ملاقات ہوئی اور بہت سی دشواریان بیان کرتا تھا کہ انگلستان مین مجھے اپنے منصب مین پیش آئینگی۔ مگر چچا لیوپولڈ اپنے صلاح و مشورہ سے اُنکو آسان کردیگا۔ ہم دونون ساتھ سوار جاتے تھے کہ ڈاک خانہ کے پاس آدمیون کا بڑا ہجوم تھا تو اُسنے کہا کہ ہم تم گاڑی سے چپکے سے اُتر جائین اور اپنے کتے **اِی اوس** کو بیٹھا رہنے دین اور پھر تماشا دیکھین کہ ہمارے کتے کو کتنے آدمی تعجب و حیرت سے دیکھتے ہین غرض یہ کام کرکے اُس نے خود بھی تماشا دیکھا اور لوگون کو بھی تماشا دکھایا۔ کہ گاڑی مین فقط کتا سوار ہے اِس کتے کو شہزادہ ہمیشہ عزیز رکھتا تھا ٭

مین نے ایک دفعہ اپنے عزیز ایلبرٹ کے خطوط کو جمع کرکے دیکھا تو اُسکے ایک خط مین یہ فقرہ دیکھا

سنہ ۱۸۲۹ع سے سنہ ۱۸۳۲ع تک کے حالات

کہ وہ کہتا ہی کہ غریب سپاہی اپنے فرائض کو نہایت اچھی طرح ادا کرتے ہین مگر جب اُنکا معاملہ **پولٹیکس** اور **ڈپلومیٹک** کے ہاتھ مین آتا ہی تو اُسمین خرابی اور گڑبڑ ہوجاتی ہی۔ **اوکزین سٹیرین** نے اپنے بیٹے سہی یہ کہا تھا کہ میرے بیٹے اگر نہایت غور وخوض سے معاملات دنیا دیکھے جائین تو یہ دیکھکر حیرت ہوتی ہی کہ دنیا مین کسقدر کم عقلی سے حکومت ہورہی ہے اسپر مین یہ اضافہ کرنا پسند کرتا ہون کہ کسقدر کم اخلاقی سے دنیا مین حکومت ہورہی ہے۔ کم عمری مین اُن کے مُنہ سے اس بات کا نکلنا کہ **سیکسن نائٹ** دشمن سے روبرو ہوکر مقابلہ کرتے ہین۔ اور ایچ پیچ کی راہون سے نفرت رکھتے ہین اور یہ دلمین افسوس کرنا کہ گورنمنٹ کی یہ کمبختی ہے کہ وہ کم اخلاقی سے حکومت کرتی ہی۔ ایسی باتین ہین کہ اُنکی اعلی درجہ کی حسن سیرت وعقل ودانش پر دلالت کرتی ہین زمانہ کے انقلابات اور لڑائیون کے سبب سے مین اُنکی بہت باتین بھول گیا ہون ؞

سنہ ۱۸۲۹لغایت سنہ ۱۸۳۱ع مین شہزادے اپنی معمولی نوشت وخواند اور اَور کامون مین لگے رہے۔ باپ کچھ دنون کے لیئے جدا ہوگیا تھا۔ شہزادہ البرٹ نے اُسکو لکھا ہی کہ ہم آپ سے اتنے دنون تک جدا رہنے سے نہایت غمزدہ اور آپکے جلد آنے کی امید سے خوش ہورہے ہین۔ شہزادہ کی عمر ہنوز گیارہ برس کی بھی نہین ہوئی تھی کہ وہ اپنا روزنامچہ لکھا کرتا تھا جسکے پڑہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ اُس کی خصلت تھی کہ وہ اورون کے آرام پہنچانے مین اپنی تکلیف کی کچھ پروا نہین کرتا تھا۔ اور غیرون کا بہت پاس ولحاظ کرتا تھا۔ اُسکو شوق تھا کہ وہ قدیمی زمانہ کے اعلی درجہ کے آدمیون کی خصلت اختیار کرے اور اپنے کھیلون مین جرمن کے قدیمی تاریخی واقعات کی نقل اُتارے۔ اتوار ۲ ۔ جنوری سنہ ۱۸۳۱ع کے روزنامچہ مین لکھتا ہی کہ جب مین صبح کو اُٹھا تو مجھے یہ خیال تھا کہ دوپہر کے بعد ہمارے دوست کھیلنے آئین گے۔ اِس کھیل مین ہمنے ایک دراز قد ہوشیار یار کو شہنشاہ بنایا تھا۔ اور لڑکے مختلف ملکون اور شہرون کے ڈیوک بنے تھے۔ اور اپنے اپنے کمرون مین جدا جدا بیٹھے تھے مگر نہایت افسوس ہے کہ ہمارا شہنشاہ علالت مزاج کے سبب سے نہ آسکا۔ اور ہمنے جو شہنشاہ کے انتخاب کے لیئے قرعہ ڈالا تو وہ میرے نام نکلا مگر مجھے اپنی شہنشاہی کے لیئے منتخب ہونیکی خوشی ایسی نہ تھی جیسے کہ یار کے بیمار ہونیکا افسوس تھا ؞

جمعہ ۹۔ اپریل سنہ ۱۸۳۱ع کے روزنامچہ مین لکھتا ہی کہ والد بزرگوار نے ہماری سالگرہ کے دن ایک سیسہ کا پنجرہ رکھچھوڑا ہی جسکے مرکز پر ایک اُلو بیٹھا ہے۔ جسکی چونچ سے پانی کا فوارہ پنجرہ کی

چوٹی تک چھوٹ رہا ہے ؛

جمعہ ۹ - جولائی سنہ ۱۸۳۱ء آج مینہ ایسا موسلا دھار برسا ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ طوفان نوح دوبارہ آگیا ہے ؛

۱۹ - جولائی سنہ ۱۸۳۱ء کو شہزادہ اپنے باپ کو لکھتا ہی کہ گھر مین اور باغ مین کام کرنیکے لیئے ہمارے پاس بڑا وقت ہی اسکو ہم سخت کام کرنے مین صرف کرتے ہین تاکہ نیک و فیضرسان آدمی ہم بنین جس سے آپکو خوشی حاصل ہو ؛

شہزادہ کی عمر اس وقت بارہ برس کی تھی ملکے تمام خطوط سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک قدرتی حرارت اُس کے دل مین تھی اور وہ باپ سے بڑی محبت اور گھر سے نہایت الفت رکھتا تھا اور ہر وقت اس فکر مین رہتا تھا کہ مین اپنی حالت کو بہتر کر کے باپ کے دل کو خوش کرون ؛

اگست سنہ ۱۸۳۱ء کو شہزادہ کی والدہ کا اور نومبر مین اُنکی دادی بیوہ **ڈچس کوبرگ** کا انتقال ہوگیا۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ وہ کسقدر اپنے بچون پر مہربانی کرتی تھین اور اپنے پوتون اور نواسی کی اقبالمندی کے لیئے دست بدعا رہتی تھین۔ ابتدا ہی سے اُنکی تمنائے دلی یہی تھی کہ شہزادہ **البرٹ** اور شہزادی **وکٹوریا** کی شادی ہوجائے اگر وہ زندہ رہتین اور اس مبارک عقد کو دیکھتین تو شادی مرگ ہوجاتین مگر افسوس ہی کہ وہ یہ ارمان اپنا دل ہی دل مین قبر مین لے گئین — ۱۶ - نومبر سنہ ۱۸۳۱ء کو انکا دم دونون پوتون کے ہاتھون مین نکلا ؛

شہزادہ کی دادی اور ماں کا مرنا

سنہ ۱۸۳۲ء کے موسم گرما مین یہ دونون نوعمر شہزادے اپنے باپ کے ساتھ اپنے چچا **لیوپولڈ** شاہ بلجیم سے ملنے **برسل** مین گئے۔ اگرچہ وہ یہان تھوڑے دنون رہے مگر اُنہون نے یہان بہت کچھ سیکھا۔ اُنہون نے اس بلجیم کے دار السلطنت مین جانا کہ آزادی کے کیا معنے ہین اور وہ اعتدال کے ساتھ کیونکر کام مین آتی ہے۔ یہان ہی اُنہون نے جانا کہ آزادی کے اصول اختیار کرنے سے کیا کیا برکتین اور نعمتین حاصل ہوتی ہین۔ شہزادہ البرٹ نے اپنے دلمین اصول آزادی کو اعتدال کے ساتھ بٹھایا اور عمر بھر اُنکو کام مین لایا۔ **آرٹ** سے بھی اُنکو موانست یہین پیدا ہوئی۔ جب اپنے گھر کو واپس چلے تو سپاہ کے تیرنے کا مدرسہ راہ مین آیا تو اُس مین تیرنا ایسا سیکھ لیا کہ تین میل تک تیرنے کا دم اُن مین ہوگیا ؛

۱۸۳۲ء و ۱۸۳۳ء کے حالات

شہزادون کے استاد مسٹر فلورس چیٹر نے اِن شہزادون کی تعلیم کی یادداشت لکھی ہی اُسمین چند مضامین نقل کیئے جاتے ہین وہ لکھتا ہی کہ مئی ۱۸۲۳ع مین شہزادہ البرٹ کی تعلیم کا کام مجھے سپرد ہوا اُسوقت یہ شہزادہ ایسا چھوٹا تھا کہ مین اُسکو گود مین اُٹھاکر زینے پر چڑھاتا اور اُتارتا اور وہ خوش ہوتا تھا۔ اِس لغزیب لڑکے مین قدرتی ساری خوبیان تھین۔ ہر آنکھ اُسکو دیکھکر خوش ہوتی تھی۔ اِسکی صورت دلونکو تسخیر کرلیتی تھی۔ مین اِسکی تعلیم مین دل و جان سے مصروف ہوا اور مان باپون نے مجھپر ایسا اعتبار اور اعتماد کیا کہ اسکی تعلیم کا اہتمام میری رائے پر چھوڑ دیا۔ اگر اُنکی رائے میری رائے سے خلاف ہوتی تو پھر تعلیم مین مجھے ایسی کامیابی نہ ہوتی۔ اختلاف آراے سے تعلیم مین یکسوئی نہ رہتی۔ تذبذب پیدا ہوجاتا۔ شہزادون کی مان گو بڑی ذہین اور فصیح تھی مگر اُسمین مان ہونیکی لیاقت نہ تھی۔ وہ اپنے ہم شکل بیٹے سے بڑی محبت رکھتی تھی۔ ماؤن کے لاڈ پیار بچون کی تعلیم مین خلل انداز ہوا کرتے ہین۔ مگر یہان یہ صورت پیش نہین آئی۔ شاگرد استاد کو مان کی برابر چاہتے تھے۔ شہزادہ کی تعلیم سے مجھے ۱۸۳۸ع مین فراغت حاصل ہوئی۔ اسکے بعد بھی شہزادہ ہمیشہ تا دم مرگ میری قدر و منزلت کرتا رہا۔ جو پہلے کرتا تھا۔ مرنیسے کچھ دنون پہلے اُس نے مجھپر آخری عنایت یہ کی تھی کہ اپنی ایک تصویر بھیجی جسکو مین اُسکے مرنیکے بعد دیکھ دیکھ کر رویا کیا۔ چودہ برس کی عمر مین شہزادہ کی رائے صائب ایسی ہوگئی تھی کہ اُسنے اپنی تعلیم کے نظم اوقات کا یہ نقشہ بنایا۔

گھنٹے	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۶-۷	فرانسیسی زبان سے ترجمہ	موسیقی کی مشق	پڑھنا	حافظہ کی مشق	موسیقی مین مشق	خط و کتابت
۷-۸	تاریخ کا یاد کرنا اور آگے مطالعہ کرنا	مذہب کا مطالعہ	گھوڑے پر سوار ہونا	تاریخ کا یاد کرنا اور آگے مطالعہ	حافظہ کی مشق	گھوڑے پر سوار ہونا
۸-۹	زمانہ حال کی تاریخ	تعلیم مذہبی	جرمن کی انشاپردازی	تعلیم مذہبی	قدیمی تاریخ	جرمن مین انشاپردازی
۱۰-۱۱	قدیمی لیٹن نظم	قدیمی لیٹن نظم	موسیقی	تاریخ زمانہ حال	لیٹن مین مضمون نگاری	موسیقی
۱۱-۱۲	انگریزی	منطق	انگریزی	انگریزی	نیچرل ہسٹری	انگریزی
۱۲-۱	ریاضی	جغرافیہ	فرانسیسی	سیر	منطق	فرانسیسی
۱-۲	•	•	ڈرائنگ	•	•	ڈرائنگ
۶-۷	فرانسیسی	انگریزی کی مشق	فرانسیسی	انگریزی کی مشق	فرانسیسی	جغرافیہ
۷-۸	لیٹن کی مضمون نگاری	ترجمہ	ریاضی	ریاضی	لیٹن کی مشق	خط و کتابت

اگرچہ شہزادہ اکثر تندرست رہتا تھا۔ مگر ایک دفعہ سے زیادہ بیمار بھی ہوا تھا۔ ذراسی سردی پانے یا کسی اور خفیف سبب سے اُسکو کروپ ہوجاتا تھا۔ شہزادہ اس بیماری کی حالت مین چڑچڑا نہ ہوتا بلکہ اور زیادہ خوش مزاج ہوجاتا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسی بیماری میں اسپر دنیا کے طبق کھل گئے ہین وہ تندرست ہوکر بڑے بڑے منصوبے باندھتا گو وہ اپنے اوپر اطمینان نہین رکھتا تھا مگر اُسکے خیال و افعال فرشتہ صفت ہوتے تھے۔ دس برس کی عمر تک اس کروپ کے حملے اسپر ہوتے رہے اور کئی کئی روز تک کھانسی رہی اور بڑی تکلیف اُٹھائی۔ ممکن ہے کہ دفع مرض کیلئے کافی ذوا نہ ہوئی ہو۔ مگر بعض علاج بھی نامناسب ہوتے تھے۔ جیسے کہ شہزادہ کے حلق مین ایک بال ڈالاجاتا۔ شہزادہ کبھی سُرخ بخار نہین ہوا ایک دفعہ اُسکے بڑے بھائی کے بائین ہاتھ کی ہتھیلی اور ناک پر ذراسی سرخی نمودار ہوئی جسکو ڈاکٹر صاحبان نے جو نیم حکیم خطرہ جان تھے سُرخ بخار تجویز کیا۔ اور اُسکو بچھونے مین پڑے رہنے کا حکم دیا۔ دونو بھائی ساتھ رہتے تھے۔ اسلیئے یہ گمان ہوا کہ جو ایک بھائی کو بیماری ہوگی وہی دوسرے بھائی کو بھی ضرور ہوگی۔ اسلیئے شہزادہ البرٹ کو بھی بچھونے مین رہنا پڑا آٹھ روز کے بعد دونون بھائی بچھونے سے نکلے۔ سرخ بخار اُنکو نہ تھا۔ صرف ڈاکٹر کا وہم تھا۔

شہزادہ اپنی چھوٹی عمر مین بڑا ناآشنا مزاج تھا۔ وہ نہین چاہتا تھا کہ غیر آدمی پاس آئین وہ آتے تو دور بھاگ کر ایک کمرے کے کونے مین جا بیٹھتا۔ اور اپنا چہرہ دونون ہاتھون سے ڈھانک لیتا۔ پھر ممکن نہ تھا کہ وہ سر اُٹھاتا۔ یا ایک لفظ بولتا۔ اگر کوئی اسکا مانع ہوتا تو پھر وہ چیخین مارتا۔

ایک دفعہ وہ ناچ کی محفل مین اُس لڑکی کے ساتھ نہین ناچا جو اُسکے ساتھ ناچنے کے لیئے ڈچس نے تجویز کی تھی۔ ہر چند اُسے کہا گیا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا تو ڈچس نے کہا کہ یہ اُسکی نیک تعلیم کا نتیجہ ہے۔

وہ اپنے بھائی پر غور کرنے اور سوچ بچار کرنے اور ہوشیاری سے کام کرنے مین سبقت لیگیا۔ اسلیئے بڑا بھائی اپنی مرضی پر اُسکی مرضی کو فوقیت دیتا تھا۔ اگر کوئی اپنی خوشی سے اُسکی مرضی کو نہین مانتا تو پھر اپنی مرضی کے موافق کام کرنے مین اُسکو مجبور کرتا۔ وہ خوش مزاج بڑا تھا۔ اُس کو ظرافت و مزاح کا بڑا شوق تھا۔ شہزادی **کیرولائن** سے اُسکا بڑا اتحاد تھا۔ یہ دونون ایک جلسے مین گئے۔ شہزادی نے اپنا **کلوک** (جغہ) اُتار کر ایک کمرے مین رکھا شہزادہ نے اسکی جیبون سے

مین پتلا پنیر بھر دیا۔ جب مجلس ختم ہوئی تو شہزادی وہ کلوک پہننے لگین تو اُس سے وہ ایسی ڈرین کہ انکی
کہ اسکو اُتار کر پھینک دیا۔ پھر اِس شہزادی نے بھی اسکا بدلا یہ نکالا کہ ٹوکری بھر کے مینڈکیان شہزادہ
کے بستر مین چھپا کر ڈالدین۔ جس سے وہ رات بھر حیران رہا۔ شہزادہ کو نیچرل ہسٹری کا بڑا شوق تھا
وہ نڈر ہوکر جانورون کو پکڑا کرتا۔ ایکدن چاء پی جا رہی تھی کہ وہ ایک بڑے مینڈک کو دونو ہاتھون مین
پکڑ لایا تو چار پر سے لیڈیان ڈر کر چیختی ہوئی بھاگین۔ اسکا اثر شہزادہ پر بھی ایسا ہوا کہ پھر کبھی اس قسم
کے جانور کو اُسنے نہین پکڑا۔ شہزادہ کی نیکیون مین یہ دو نیکیان بڑی تھین جو اُسکے مذہب کا ایک جزو
تھین۔ اوّل یہ کہ انسان کے ساتھ بھلائی کرنی اور مدد کرنی۔ دوسّم اوسکا احسان ماننا خواہ وہ کیسا ہی
خفیف ہو چھ برس کی عمر تھی اُسنے دیکھا کہ ایک غریب آدمی کا گھر جلکر بالکل خاک سیاہ ہو گیا تو جب تک
اُسکے لیے چندہ جمع کر کے از سر نو مکان نہین بنوایا اسکو چین نہین آیا۔ ان ہی نیکیون نے اُسکو
ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ سب اسکی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ آخر دم تک یہ نیکیان اُسکے ساتھ رہین ۔
شہزادہ کو مناظر قدرت دیکھنے کا بڑا شوق تھا وہ اپنے وطن مین آس پاس سیر کرکے ان
مناظرون دیکھنے سے دل بہلاتا۔ نیچرل ہسٹری پر عشق تھا۔ اپنی سیر و تفریح مین بہت سی چیزون کے نمونے
جمع کرتا اور عجائب خانہ مین انکو رکھتا ہمیشہ اُسکو بڑھاتا رہتا۔ آخرکو اُسکا نام ایرنسٹ البرٹ کا عجائب خانہ ہو گیا
ایرنسٹ لکھتا ہے کہ یہ کام ہمارے لیے بڑا مفید تھا۔ نیچرل سائنس نے ہمکو بعض چیزون کی غلامی سے
آزادی دی جیسے ہمنے تعلیم بے تعصب پائی ہو ایسی شہزادے نہین پایا کرتے۔ جب شہزادہ کی عمر بڑھ
گئی تو بندوق لیکر شکار کھیلنے کیلئے جانے لگا۔ گو وہ گولی کا نشانہ خوب لگاتا تھا۔ مگر باپ کا شوق شکار
کا اُسکے ورثہ مین نہین آیا وہ شکار کو جانتا تھا کہ اسمین تضییع اوقات بہت ہے۔ وہ پرندون کو اسلیئے مارتا
تھا کہ اُنکو جمع کرے۔ وحشی ہرنون کے شکار کا شوق اُسکو اسلیئے تھا کہ اُسکے اندر مناظر قدرت خوب
مشاہدے مین آتے تھے۔ وہ ایسا رقیق القلب تھا کہ زخمی حیوان کو دیکھکر دلمین رنج کرتا تھا اُسنے کھلی
ہوا مین وہ کام کیے کہ جس سے جسمانی و دماغی قوا کو قوی کر لیا۔ اور جسمانی ورزشون سے اپنے تئین
تندرست بنایا۔ یہ شہزادے سنہ ۱۸۸۳ و سنہ ۱۸۸۴ء مین اپنے گھر ہی مین معمولی کام کرتے رہے ۔
سنہ ۱۸۸۵ء کے موسم بہار مین دونون شہزادون نے لوتھر کے طریقہ کے موافق گرجا
مین اپنے مذہب کا اقرار علی الاعلان کیا۔ یہ تقریب اِس اتوار کو ہوئی جو ایسٹر سے پہلے آتا ہے کوبرگ

اور گوتھا کے تمام حکام اور قصبات و دہات کے پادریون کے ڈیپیٹیشن بلائے گئے تمام ڈیوک کے خاندان کے آدمی موجود تھے اور کوبرگ کے بڑے بڑے آدمی آئے قلعہ کوبرگ کے جائینٹ ہال مین یہ سب لوگ جمع ہوئے کہ ایک دن پہلے شہزادون کا ابتدائی امتحان اقرار ایمان کے اعلان کا لیا جائے۔ ہال کے ایک سرے پر ڈاکٹر جے کوپائی نے ایک قسم کی آلٹر کھڑی کی۔ ایمان کے متعلق شاہزادون سے سارے سوالات کیئے۔ اُنھون نے خاطر خواہ ایسے جواب باصواب دیئے کہ سب سامعین کو اُنکے ایمان اور اصول کا حال معلوم ہوگیا۔ ایک گھنٹہ تک یہ جلسہ رہا +

جب سوال کیا گیا کہ وہ انجیلی کلیسا کی استقلال کے ساتھ پیروی کرینگے تو بڑے بھائی نے دونون کیطرف سے جواب دیا کہ میرا بھائی اور مین نہایت استحکام کے ساتھ ارادہ رکھتے ہین کہ سچ کے اقرار کرنے مین راستبازی اختیار کرین۔ نماز پڑھی گئی۔ دوسرے دن واقعی علی الاعلان ایمان کا اقرار قلعہ کے گرجا مین کیا گیا۔ شہزادون کی سواری کے ساتھ اولیائے دولت ہمراہ گئے۔ وعظ کہا گیا نماز پڑھی گئی دعوتین ہوئین۔ اہل کوبرگ نے ایک انگشتری الماس راتھ فلورس چیٹر کو پیش کی کہ جس سے معلوم ہو کہ پبلک انکی اِس تعلیم کی قدرشناسی کرتی ہے جو اُنھون نے شہزادون کی کی۔ پبلک کو اِس سے بڑی خوشی ہوئی کہ اُنکا جو آیندہ فرمان روا ہوگا اُسکا اعتقاد مذہبی صحیح و درست ہوگا +

شہزادۂ البرٹ کا یہ اقرار زبانی ہی نہ تھا بلکہ تہ دل سے تھا۔ جیسا اس مذہب کی راستی کا نقش کالحجر تھا۔ بادشاہ لیوپولڈ نے اپنے بھتیجون کو خط مین یہ پند لکھی کہ عیسائی وہ ہے جو اپنے مذہب کی تعلیم کو سمجھتا ہے اور اپنی روزانہ زندگی کے کام اُسکے موافق کرتا ہے +

اِس رسم کے بعد شہزادون کے ایام طفلی ختم ہوئے اور اُنھون نے سیر و سیاحت اختیار کی اور منتخب دانشمندون کے فیض صحبت سے مستفیض ہوے۔ اول وہ اپنے پرنانا میک لین بورگ شواریں بڑے ڈیوک کے ہان گئے۔ یہان وہ لوگ جمع تھے جنسے کہ پچاس برس سے رشتہ چلا آتا تھا ان مین بڑے بڑے مشہور آدمی تھے۔ پروشا کا ولیعہد جو پانچ برس بعد شہنشاہ جرمن ہوا اور اُس کا نام فریڈرک ولیم چہارم ہوا موجود تھا۔ آزادانہ خیالات نے اِن سولہ سترہ برس کے لڑکون کے دلون مین ایسا انقلاب پیدا کیا کہ وہ بھی اپنے ملک کے اتفاق اور آزادی کے پیروکار ہوگئے +

شواریں سے وہ برلن گئے۔ پھر پروشا کے بادشاہ کی روبرو پیش ہوئے۔ جہان اُنکی بڑی خاطرداری

ہوئی۔ پھر یہان سے اپنے باپ ڈیوک کے ساتھ دونون بیٹے وائنا مین گئے اور وہان ڈیوک اپنے بھائی فرڈے ننڈ کے گھر مین مہمان رہا جیسے برلن مین ڈیوک کی مہمانداری سرگرمی سے ہوئی تھی ایسی یہان سرد مہری سے بغرض سفرون سے وہ بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ مگر گھر مین عورتون کے دل ان دور دراز کے سفرون سے بڑے مضطرب رہتے تھے۔ شہزادہ البرٹ نے اپنی سوتیلی مان کو لکھا کہ ان سفرون مین جو سختیان ہمنے جھیلین انکی برداشت کے لیئے دیوکی قوت چاہیئے۔ ملاقاتین۔ پریڈین بال ڈنر ایک دوسرے کے بعد متواتر ہوتے تھے جنمین ہم شریک ہوتے ہین ؎

شہزادون نے اپنے ایمان کے اقرار علی الاعلان کے بعد سیر و سیاحت شروع کی اور بہت سے شہرون و ملکون کو دیکھتے ہوئے اور عقل و دانش کی افزایش کے سبق پڑھتے ہوئے دخانی جہاز مین سوار ہوکر اپنے باپ کے ساتھ مئی ۱۸۳۶ء مین انگلستان مین پہنچے اور چار ہفتے تک رہے۔ یکم جون ۱۸۳۶ء کو شہزادہ البرٹ نے اپنی سوتیلی مان کو یہ خط لکھا۔

میری پیاری مان۔ مین اور میرا بھائی دونون آپکے خط کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ آپکے خط کے جواب مین دیر نہ لگاتا۔ اگر صفراوی بخار مین مبتلا نہ ہوتا۔ یہان کی آب ہوا بود و باش کا مختلف طریقہ اور رات کو دیر تک جاگنا میری طبیعت کے موافق نہین ہین۔ اب مین اپنی ٹانگون سے چلنے پھرنیکے قابل ہوگیا ہون۔ بادشاہ کی لیوی مین اول دفعہ حاضر ہوا وہ بڑی لمبی اور تھکانے والی تھی۔ مگر نہایت دلچسپ۔ اسی رات کو مین دعوت مین گیا۔ وہان کا جلسہ بڑا پُر رونق تہا۔ دو بجے تک اُسمین کھڑا رہنا پڑا۔ دوسرے دن بادشاہ کی سالگرہ کا جشن تھا۔ دوپہر کو قصر شاہی سینٹ جیمس کے ڈرائنگ روم مین ہم گئے۔ یہان بادشاہ اور ملکہ کے روبرو تین ہزار آٹھ سو آدمی اور امراء عظام اور اراکین سلطنت مبارکباد دینے کیلیئے گزرے۔ شام کو بڑی دھوم دھام کا ڈنر تھا۔ اسکے بعد ایک جلسہ رات کے ایک بجے تک رہا۔ آپ اچھی طرح خیال کر سکتی ہین کہ ان جلسون مین مجھے رات کو اپنی نیند کے پچھاڑنے کیلیئے کیسی کشتیان لڑنی پڑی ہونگی۔ کل سے پہلے ایک دن یعنے پیر کو پھوپھی صاحبہ نے قصر شاہی کنسنگٹن مین بڑا شاندار بال دیا۔ جسمین شرفا عظام اپنی یونی فورم (دردی) پہنے ہوئے آئے اور لیڈیان فینسی ڈریس زیب تن کیئے ہوئے۔ چار بجے تک ہم وہان رہے۔ مہمانون مین ڈیوک ولنگٹن اور اور امراء کبار تھے۔ کل ڈیوک نارتھمبرلینڈ کے ہان مہمان ہونگے

پھر کلیرمونٹ کو روانہ ہونگے۔ اس تحریر سے آپ سمجھ سکتی ہین کہ ہماری کس قدر مہمان داری ہوئی ہے
ہم اپنا زیادہ وقت انگلستان کی قابل دید چیزون کے دیکھنے مین صرف کرتے ہین ہماری عزیز پھوپھی
صاحبہ ہمارے ساتھ بڑی محبت رکھتی ہین اور ہماری بڑی خاطرداری کرتی ہین جس بات مین ہماری
خوشی جانتی ہین وہی کرتی ہین۔ ہماری پھوپھی زاد بہن بھی دلون کی محبوب ہے۔ ہمارے رہنے کے کمرے
بڑے کشادہ نہین ہین مگر ہم اُن مین آسایش و آرام سے رہتے ہین۔ مجھے امید ہے کہ برسل مین جاکر یہان
کا مفصل حال لکھونگا۔

شہزادہ کو اپنی ابتداء عمر سے رات کا جاگنا ناگوار خاطر تھا اسلیئے وہ اسکی شکایتین خط مذکورہ
بالا مین کرتا ہی۔ عمر بھر وہ اپنی خواب راحت سے ایسی مردانہ جنگ نہین کرسکا کہ اسکو مغلوب کرلیتا۔ مگر
باوجود اسکے وہ بڑے بڑے ڈنرون اور بالون اور وضعدار دنیا کے تماشون مین جانے کو نسبت
عیش و نشاط و تفریح طبع کے اپنا فرض منصبی زیادہ ترجانتا تھا حضرت علیا خود تحریر فرماتی ہین کہ وہ
ایسے جلسون مین راتون کو اسلیئے کھڑے رہتے تھے کہ سب اہل جلسہ سے مخاطب ہون اور کوئی ان
مین مخاطبت سے خالی نہ رہے فقط وہ ان عیش و طرب کے جلسون مین جاکر مدبران مملکت اور منتظمان
سلطنت و عالمان حکمت سے گفتگو کرکے معاملات ملکی مین استفادہ حاصل کرتے۔ شہزادہ کے باپ
نے انکی نانی کو یہ خط ۱۳۰ مئی کو لکھا کہ "یہان ہم قصر شاہی کن سنگ ٹن مین اُترے ہین اور
یہ پہلی دفعہ ہے کہ شہزادی وکٹوریا نے البرٹ کو دیکھا ہی۔ ان مین سے ہر ایک کی سترہ برس کی عمر ہے
شہزادی کے سترہ برس پورے ہوچکے ہین۔ شہزادہ کے سترہ برس ہونے مین تین مہینے باقی تھے
یہ دونون ہم عمر آپس مین تنہا نہین ملے۔ جب ملاقات ہوتی تو ڈچس کنٹ یا بیرونس لیہ زین موجود
ہوتین۔ وہ اب تک نہین جانتے تھے کہ یہ ملاقات آیندہ مقدمہ ازدواج کا ہے۔ اسکے سوا
کن سنگ ٹن مین انگریزی زبان بولی جاتی تھی۔ اور یہ زبان ابھی ان دونون شہزادون کے
کتابی زبان تھی۔ اُن کی آنکھون مین انگلش سوسائٹی سرد و بناوٹی معلوم ہوئی۔

وہ ایک مہینے کے بعد پیرس دارالسلطنت فرانس مین جاکر بڑے خوش ہوئے۔ اگرچہ وہان ایسے
ہوٹل مین ٹھیرے تھے کہ شہزادہ البرٹ لکھتا ہی کہ یہ بڑی آشوب ناک جگہ ہی جہان کوچہ و بازار مین
ایسا غل شور رہتا ہے کہ اپنی آواز اپنے تئین آپ نہین سنائی دیتی لوئی فلپ بادشاہ فرانس

نے اُنکی ایسی خاطرداری کی کہ کمتر بوڑھے جوانون کی کیا کرتے ہین *

جون مین شہزادے سیر و سیاحت کرکے برسل مین آئے۔ اسوقت شہزادے بادشاہ کی آنکھون کے سامنے ایک نزہتگاہ مین اُترے ہوئے تھے۔ اُستاد **فلورس چیٹز** صاحب اور **ویچ مین** صاحب جو **واٹرلو** کی لڑائی مین جرمن سپاہ مین تھا۔ ساتھ رہتے تھے اور وہ ایک عالم متبحر **مسٹر کوئٹ لیٹ** سے اعلی درجہ کی ریاضی و علم ہیئت اور فلسفہ پڑھتے تھے۔ اور اسوقت مین شاہ **لیوپولڈ** زبانی تعلیم سے شہزادون کے خیالات سیاسیہ کو نظری سے عملی مین بدل رہا تھا۔ اسکے دار السلطنت مین شاعر و انشاپرداز اور ہر فن کے اُستاد جمع تھے۔ اور شہزادے ان بڑے بڑے آدمیون سے ملتے تھے جنکے نام سے یوروپ کو خوف لگتا تھا اور تعجب ہے کہ شاہ لیوپولڈ اور اُنکا باپ ڈیوک اِن ملاقاتون کو مباح جانتا تھا **ڈپلومیٹک** گروہ نے اِن شاہی بھانجون کی بابت بہت کچھ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے جرمن کے خاندان اِن شہزادون کو نامہربانی کی نظر سے دیکھتے تھے۔ بہت سے موقعون پر شہزادگان جرمن نے اِن دو نوجوان شہزادون کو بڑی سرد مہری سے دیکھا۔ جسپر شہزادہ البرٹ کو بڑا غصہ آیا۔ اور اُسنے اُنکی بڑی ہنسی کھلی اُڑائی۔ اب ماین اور باپ **وسٹوک میر** کے درمیان بڑی بحث یہ تھی کہ آیندہ شہزادون کی تعلیم کے باب مین کیا کرنا چاہیئے۔ آخرکو یہ فیصلہ ہوا کہ **بون** کی **یونیورسٹی** مین وہ داخل کیئے گئے اور یہان ایک وہ اور اُنکے دو اُستاد **فلورس چیٹز** اور **بیرن ویچمین** ایک مکان مین رہنے لگے۔ اٹھارہ مہینے بڑی خوشی خرمی سے بسر کیئے۔ **یونیورسٹی** مین بڑے بڑے عالم فاضل پروفیسر تھے جنکی تعلیم سے شہزادے مستفید ہوئے *

یہان شہزادہ البرٹ کی **بووین سیٹن** کے شہزادہ **ولیم** سے دوستی بہت بڑھ گئی جس نے ملکہ معظمہ کی فرمایش سے شہزادہ کا حال یونیورسٹی مین رہنے کا لکھ کرکے پاس بھیجا جسکا آگے ذکر آئیگا۔ شہزادہ البرٹ علم ہیئات۔ اصول قوانین و فلسفہ مین بڑے مباحثے کیا کرتا تھا۔ ابتدائے عمر سے اِسمین یہ جودت و ذہانت تھی کہ مختلف مشکل مضامین کو مقدماتِ منطقی مین تقسیم کرکے وہ نتائج نکال لیا کرتا تھا۔ اور اکثر وہ صحیح ہوا کرتے تھے۔ غرض عقل کی عطیہ الٰہی سے اور اُسکی مشق سے اُسکو عظمت و فوقیت اورون پر حاصل ہوئی اُسی زمانہ مین شہزادہ البرٹ نے

جسمانی ورزشون مین بھی اپنے تئین سرفراز و ممتاز کیا۔ اُسنے ایسی مردانہ ورزشون مین پچیس ۲۵ آدمیون کے بیچ مین اول درجہ کا انعام پایا۔ ظرافت و مزاح و خوش طبعی مزاج مین بہت تھی نقالی مین کمال تھا۔ بعض پروفیسرون مین نرالی و انوکھی باتین تھین۔ کہ جنپر وہ خوب پھبتیان کہا کرتا تھا ڈیوک آیرلنسٹ نے انکا حال ایسا خوش پیرایہ مین لکھا ہو کہ شہزادہ کے ایام طالب علمی کی کیفیت اس سے آدمی جان سکتے ہین۔ شکاری کتون سے بھی شوق تھا۔ ایک کتا ہی آوس جو شہزادہ البرٹ کو بڑا عزیز تھا۔ اُسکی چھاتی نیچے سے سفید تھی۔ وہ بہت دنون تک اُن کا رفیق رہا۔

شہزادہ البرٹ ہنوز انگلستان گیا بھی نہ تھا کہ ایک سال پہلے سے یہ خبر گرم ہو رہی تھی کہ شہزادہ کی شادی وکٹوریا سے ہوگی جب وہ انگلستان مین آیا تو اس خبر کو اور زیادہ وثوق ہو گیا گو اب تک یہ معاملہ طے نہین ہوا تھا۔ شہزادہ نے جن خطون مین اپنی پھوپھی زاد بہن کا ذکر کیا ہے وہ بڑے دلچسپ ہین اسلیئے وہ لکھے جاتے ہین۔ ایک خط مین وہ اپنے باپ کو لکھتے ہین کہ شہزادی کی تخت نشینی کے چند روز پہلے پھوپھی ڈچس کنٹ نے مجھے ایک خط بھیجا ہے جسکے اندر شہزادی وکٹوریا کا خط بھی انگریزی زبان مین ملفوف تھا اور اسکا ترجمہ جرمنی بھی ساتھ تھا تاکہ مین اُسکو اچھی طرح سمجھون اتر سون شہزادی وکٹوریا کا ایک اور خط آیا ہے جسمین انھون نے میرے اِس تہنیت نامہ کا شکریہ لکھا ہو جو مین نے اُنکی سالگرہ کی مبارکباد کا بھیجا تھا۔ اِن دونون خطون سے میرا دل بہت خوش ہوا۔ باپ کو دوسرے خط مین وہ لکھتا ہو۔ کہ بادشاہ انگلینڈ کی وفات نے لوگون کے دلون پر بڑا اثر کیا ہو چچا لیوپولڈ اور پھوپھی ڈچس کنٹ مجھے تحریر فرماتی ہین کہ نئی سلطنت نہایت کامیابی کے ساتھ شروع ہوئی ہو ملکہ وکٹوریا نے اپنا وقار و تمکین خوب دکھایا ہے۔ اپنے ذمہ ایک بڑی جوابدہی لی ہو خاصکر اس وقت مین کہ پارلیمنٹ کے فریق آپسمین لڑ رہے ہین۔ اور سب کی نظر انکی طرف لگی ہوئی ہو۔ بیچاری پھوپھی پر اخبار نویس بڑے حملے کرتے ہین۔ مگر انکو ان حملون سے بچانیوالے بھی زبردست جوانمرد موجود ہین۔

شہزادہ نے اول مرتبہ جب بادشاہ انگلستنڈ کی وفات کی خبر سُنی تو نوجوان ملکہ کو نہایت دلچسپ خط انگریزی زبان مین لکھا ہے جسکا ترجمہ نیچے لکھا جاتا ہے۔

میری نہایت پیاری پھوپھی زاد بہن۔ آپ کی زندگی مین جو ایک تغیر عظیم واقع ہوا ہے اُسپر مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی ہے۔ اِس کا لکھنا مجھے ضرور ہے۔ اب آپ یوروپ کی ایک زبردست

شہزادہ البرٹ کے خطوط

شہزادہ البرٹ کا خط ملکہ وکٹوریا کے نام

سلطنت کی ملکہ ہوئی ہین۔ لاکھون آدمیونکی خوشی و آسایش آپ کی مٹھی مین ہے۔ اِس جلیل القدر
مشکل کام مین خدا اپنی قدرت سے آپ کو قوی و طاقتور کرے اور مدد دے۔ مجھے امید ہو کہ آپکی سلطنت
شان و شوکت و مسرت کیساتھ مدت تک بارآور رہے گی۔ اور آپ کی حُسن سعی کا صلہ آپکو یہ ملیگا
کہ آپ کی رعایا آپکی ممنون ہو کر شکرگزار ہوگی اور تہ دل سے محبت کرے گی۔ مین التماس کرتا ہون
کہ آپ بعض اوقات اپنے ماموں زاد بھائیون کا خیال فرمایا کیجئے کہ وہ بون مین ہین۔ اور ابتک جو
نہایت شفقت اُنپر رہی ہو وہ آئیندہ بدستور چلی جائے۔ آپ یقین کیجئے کہ ہمارے دل ہمیشہ آپ کے
ساتھ وابستہ و پیوستہ رہتے ہین۔ مین اپنی بے احتیاطی سے آپکا وقت ضائع کرنا نہین چاہتا
ہمیشہ آپ مجھے اپنا نہایت تابع و خیرخواہ ملازم یقین کرین"۔ شہزادہ کے اِس خط سے اُس کی عالی
دماغی اور روشنضمیری معلوم ہوتی ہو کہ باوجودیکہ یہ خط اُسنے ایک جلیل القدر ملکہ کو لکھا ہو مگر اِس
مین خوشامد کا ایک لفظ استعمال نہین کیا پہلے اُسنے اپنا خیال منصب شاہی کی بڑی جوابدہی کا اور
لاکھون آدمیون کی خوشی کا ظاہر کیا ہے۔ پھر بڑے شوق سے اپنی تمنا ظاہر کی ہو کہ سلطنت با
شان و شوکت مدت دراز تک قائم رہے۔ سب سے آخر مین اپنی رشتہ مندی کی محبت کا پاس و لحاظ
کس خوبی سے ظاہر کیا ہے۔

شہزادہ کا خط باپ کو

۳۰۔ جولائی ۱۸۳۷ء کو شہزادہ اپنے باپ کو یہ خط لکھتا ہو کہ "چچا لیوپولڈ نے مجھے انگلستان
کے باب مین بہت کچھ لکھا ہو کہ وہان کیا ہو رہا ہے۔ نوجوان ملکہ کی حد سے زیادہ تعریف کرنے مین
سب پارٹیان متفق ہین۔ مگر آپس مین ایک دوسرے کے خلاف سازشین کر کے بُری طرح جھگڑے اور فساد
کرتی ہین۔ چچا صاحب مجھے صلاح دیتے ہین کہ مین جنوبی جرمن اور سوئیزرلینڈ یا شمالی اٹلی کی سیر
کرون۔ اگرچہ مجھے اِسکا افسوس ہو کہ اپنے عزیز چچا صاحب سے اِس سفر کے سبب سے میری ملاقات چند
دنون مین ہوگی مگر انکی رائے میرے سفر کے باب مین صحیح ہو مجھے یقین ہے کہ آپ بھی انکی دلائل کو
قوی اور متین جانتے ہونگے"۔ ڈچس کوبرگ کو بھی شہزادہ نے خط لکھا کہ جدائی ہمیشہ میرے سامنے
ہی اسلیئے ہمکو جب تک وقت اجازت دیگا ہم یہی کیا کرینگے کہ گویا ہم گلٹ اور رنجون کو قائم کیا کرین

شہزادون کی سیر سوئیزرلینڈ

یونیورسٹی کے ایام تعطیل مین شہزادون نے سوئیزرلینڈ کی سیر کی۔ اِس سفر کی نسبت
حضرت علیا سنہ ۱۸۶۷ء مین تحریر فرماتی ہین کہ شہزادہ نے انکو چھوٹی سی کتاب بھیجی تھی جس مین ان تمام

مقامون کے باستثنار دو مقامون کے نقشے لکھے تھے جن کی اُنھون نے سیر کی تھی اور اُنپر اپنے ہاتھ سے سیر کی تاریخ لکھی تھی۔ ایک خشک گلاب کا پھول اور وولیٹر ایک بڑانا مور جیکیم ہی کے ہاتھ کا لکھا ہُوا ایک پرچہ تحفۃً بھیجا۔ یہ سب ایک البم مین رکھے ہوئے تھے۔ اِس البم کو حضرت علیا ایسا عزیز رکھتی تھین کہ جہان جاتین وہان اُسکو ساتھ لیجاتین کبھی جُدا نہین کرتی تھین۔ اس عرصہ مین سوائے اس امر کے کوئی اور بات ملکہ معظمہ اور شہزادہ کے درمیان نہین ہوئی*

شہزادہ اس سیر سپاٹے سے فارغ ہوکر بون مین آیا اور اپنی یونیورسٹی کے مطالعہ مین مصروف ہوا*

بڑے دن کی تعطیل مین برسل مین جانیکا ارادہ تھا۔ مگر اسمین التوا اس سبب سے ہوا کہ شہزادہ گھوڑے کو ذقند لگواتا تھا۔ وہ مچلا اور شہزادہ گھوڑے پر سے گر پڑا۔ اور اُسکے گھٹنے کی چپنی مین ضرب آئی جسنے ایک دو ہفتہ تک اسکو لنگڑا رکھا۔ اور اس ضرب کا نشان ہمیشہ رہا*

یہ ملاقات چچا بھتیجے کی مارچ تک ملتوی رہی۔ بعد اسکے جب ملاقات ہوئی تو چچا نے اپنے نوجوان بھتیجے سے کھول کر کہا کہ یہ ممکن ہے کہ تیری شادی نوجوان ملکہ سے ہوجائے۔ اِسکی ہمت کو اسطرف مصروف کیا کہ وہ سفر کرے اور چھوٹی چھوٹی عجیب چیزین جو ملکہ کو خوش کرین تحفۃً بھیجتا رہے اور اُس سے خط کتابت جاری رکھے۔ مگر ملکہ نے بعد اپنی تخت نشینی کے خط کا جواب دینا ترک کردیا تھا۔ شادی کے قرارداد کے باب مین جُدا ایک باب حضرت علیا کے حال مین لکھینگے*

شہزادہ اپنی نانی کو خط مین لکھتا ہے کہ کل مجکو معلوم ہُوا کہ دنیا کی زیب و زینت قابل اعتبار نہین ہے۔ آناً فاناً مین وہ خاک مین ملجاتی ہین۔ کل خدا نے گھر کو جلنے سے بچایا۔ بڑی مشکل سے مین اور آیر نسٹ اور نوکر کارٹ نے آگ کو کچھ بجھایا تھا کہ چارون طرف سے آدمی آئے پانی لاکر اسکو بالکل بجھا دیا۔ کچھ اسباب جلگیا۔ اور میرے اور آیرنسٹ کے تلوؤن مین ننگے پاؤن کے آنے جانے سے پھپھولے پڑ گئے*

یہ دونون بھائی اب تک ساتھ رہے تھے۔ لیکن اب ان مین جدائی اس سبب سے ہوگئی کہ باپنے بڑے بھائی کو ڈریسڈن مین جنگی کامون کی تعلیم کے لیے بھیجدیا۔ جب بھائی سفر کو چلا ہے تو شہزادہ البرٹ کچھ فاصلے تک اُسکے ساتھ گیا اور جب کوبرگ مین واپس آیا ہے تو نانی کے

برسل مین لیجانے کو چچا سے شہزادہ البرٹ کی ملاقات

شہزادہ کا حال ۱۸۳۸ء شہزادہ کا خط نانی کے نام

دونون بھائیون مین جدائی

آگے اپنے تنہا رہنے کا اور بھائی کے سفر مین جانے کا رونا رویا۔ بھائی کے چلے جانیکے بعد شہزادہ البرٹ کوبرگ مین زیادہ دنون نہین ٹھیرا۔ وہ اٹلی کی سیر کے لیئے روانہ ہوا۔

شہزادہ **بیرن سٹوک مئر** کے ساتھ اٹلی کی سیر کو گیا۔ اس نامور **بیرن** کا حال جاننا ضرور ہے وہ کوبرگ مین ۱۷۸۷ء کو پیدا ہوا تھا۔ وہ شہزادہ کی ملازمت مین طبیب کے طور پر داخل ہوا جب ۱۸۱۶ء مین شہزادہ لیوپولڈ انگلستان مین شہزادی **شارلٹ** کو بیاہنے گیا تو وہ اُس کے ساتھ گیا تھا۔ یہ شہزادی جارج سوم کی بیٹی تھی۔ اگر مر نہ جاتی تو وہ تخت وتاج کی وارث ہوتی۔ مرنیکے وقت اُسکے دونون ہاتھ **بیرن سٹوک مئر** کے ہاتھ مین تھے۔ اُسی نے شہزادہ کو اس غم جان فرسا اور الم جان گزا سے نکالا۔ اسوقت سے لیکر ۱۸۳۱ء تک وہ شہزادہ کا **پرائیویٹ سکرٹری** رہا۔ (پرائیوٹ کے معنی ذاتی کے ہین اور سکرٹری کے معنی اُس منشی ومددگار کے ہین جو دوسرے آدمی کی خط وکتابت میں مدد کرے) اور اُسکی خانہ داری کے کارخانون کا محاسب ومنتظم تھا۔ اس عرصہ مین وہ زیادہ تر انگلستان مین مقیم رہا۔ یہان اُسنے ملک واہل ملک کے حالات پر کمال واقفیت حاصل کی۔ اور **برٹش کونسٹی ٹیوشن** سے ماہر ہوا اور اپنی قابلیت ومشاہدہ اور فلسفہ سے اعلیٰ درجہ کا استقرار کیا۔ شہزادہ لیوپولڈ بلجیم کا بادشاہ ہوگیا تھا۔

شاہ بلجیم جو شہزادہ البرٹ کا سگا چچا اور شہزادی وکٹوریا کا سگا ماموں تھا۔ ان دونون سے وہ محبت رکھتا تھا اور دونون کی ذرا ذراسی باتون کے معلوم کرنے مین جستجو کرتا تھا۔ اسکی رائے مین بھانجی کی خوشی وآسایش کے لیئے اور اُسکی سلطنت کی مشکلات کے سہل کرنیکے واسطے شہزادہ البرٹ سے بہتر کوئی اور شوہر نہین ہوسکتا تھا مگر وہ جانتا تھا کہ میری اس رائے مین قدرتی محبت اور رشتہ مندی کا لگاؤ ایسا لگا ہوا ہے کہ مین صرف اپنی رائے پر بھروسا کر کے دونوں کے بیاہ کرانے پر جرأت نہین کرسکتا۔ اسلیئے کہ اسکی جوابدہی اور بازپرس بڑی دشوار ہے۔ اُس نے مشیر باتدبیر اور عالی دوست سٹوک مئر کو اس باب مین اپنا صلاح کار بنایا۔ ۱۸۳۱ء مین اس دانشمند فرزانہ سے شہزادہ البرٹ کی ملاقات ہوئی تھی تو شہزادہ کی نسبت اپنی رائے شاہ بلجیم کو لکھکر بھیجی تھی۔ کہ شہزادہ کی ظاہری صورت و وجاہت وتنومندی اور جوڑ وپیوند کی مضبوطی ایسی ہے کہ وہ عورتون کے دلون کو لبھائیگی۔ اور ہر زمانہ مین اور ہر ملک مین وہ پسند آئیگی۔ اسکی خوش

نصیبی ہے کہ ابھی سے اُسکے چہرہ مہرہ مین بعض انگلشی خط وخال ہین اسکے اوضاع واطوار شاہانہ ہین۔ سادہ مزاج وملنسار ہے۔ اِن ظاہری باتون کی نسبت میری یہ رائے ہے۔ مگر حسن سیرت کی بابت جبتک مین اور وہ مدت تک یکجا نہ رہین مین کوئی رائے اپنی ایسی نہین دیسکتا کہ وہ قابل اعتبار ہو۔ سُنتا ہون کہ شہزادہ مین علمی لیاقتین بہت سی ہین مگر جو ابھی شادی کی صورت مین سرپر پڑے گی اُسین وہ کام نہین آسکتین جبتک کہ اسکی خود طبیعت وسیرت وجبلت ہی ایسی نہ ہو کہ عیش وطرب کے کامون کو ترک کرکے مفید وفیض رسان کامون مین بالکل محو ہو کل یوروپ مین ممتاز وسرافراز ہونیکے لیئے اولوالعزم اور بلند ہمت ہونا چاہیئے۔ مردم شناسی اور دنیا شناسی کے لیئے سفر کرنا ضرور ہے۔ اس دانشمند کے ان الفاظ ہی نے وہ اصل اصول بتایا کہ جسکے موافق کام کرنیسے شہزادہ کے فضائل وافعال زندگی باقاعدہ ومنتظم ہوگئے۔

اب یہ دانشمند اٹلی کے سفر مین شہزادہ کا ہمراہ ہوا۔ شہزادہ باپ سے جدا ہوکر اٹلی کے سفر کو روانہ ہوا۔ اس سفر مین شہزادہ لکھتا ہے کہ بیرن سٹوک مئر جیسے دانشمند فرزانہ کا ہمراہ ہونا میرے لیئے ایک نعمت عظمیٰ تہا۔ اور ایک اور نوجوان انگریز سیمور صاحب ہمراہ تھا جسکی صورت وسیرت لوگون کے دلون مین محبت پیدا کرتی تھی۔ غرض اِن دوستون کی ہمراہی نے سفر بہت راحت انگیز ومسرت آمیز بنا دیا۔ اہل انگلستان بیرن سٹوک میر کی قدر ومنزلت کرتے تھے۔ خود ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ابتدائے امورات سلطنت مین جو بیرن نے نیک صلاح ومشورے دیئے ہین مین اُنکی ہمیشہ ممنون رہونگی۔ لارڈ میل بورن اس دانشمند سے بڑی محبت والفت رکھتا تھا اور بے انتہا اسپر اعتماد کرتا تہا۔ ابتدائے سلطنت مین وہ اسکا بڑا معین ومددگار تھا۔ وہ لکھتی ہین کہ لارڈ ایبرڈین نے مجھ سے کہا کہ مین نے بہت سے زیرک عادل وہوشیار۔ نیک۔ صاحب الرائے دیکھے ہین مگر کوئی شخص ایسا نہین دیکھا کہ اِن کل صفات کا ایسا جامع ہو جیسا کہ بیرن سٹوک مئر ہی وہ ایک عجیب آدمی ہے۔

شہزادہ کا سفر اٹلی مین سٹوک مئر کے ساتھ شروع ہُوا۔ یہ دانشمند ہمیشہ شہزادہ کو اُسکی خطا اور غلطیون پر متنبہ کرکے صواب نمائی کرتا اور شہزادہ اُسکے کہنے کو مانتا تھا۔ اِن دونون کے دلون مین سچی محبت تھی وہ آخر عمر تک برقرار رہی۔

اٹلی مین فلورنس شہزادہ کو بڑا پسند آیا۔ وہان نو مہینے رہا۔ آرٹ اور موسیقی کی
تحصیل مین تکمیل کی۔ وہ گیلری کو دیکھکر خوشی کے مارے مست ہوجاتا تھا اور گرجا مین وہ
ارغنون بجاتا تھا وہ اکثر چھ بجے صبح کے سونیسے اٹھتا اور دوپہر تک مطالعہ کیا کرتا۔ دو بجے کھانا کھاتا
اور نو بجے سوتا۔ اسکو عیش و طرب کی محافل مین جانا پسند نہ تہا مگر مجبوری سے کہین جانا پڑتا تو
وہ نو بجے سے زیادہ نہ جاگتا۔ اسکو طالب علمانہ طرز زیست پسند تھی نہ عیش و طرب کی زندگانی سے نفرت
تھی۔ کم بولنے کیلئے ہمیشہ کوشش کرتا۔ وہ اپنی طبیعت اور مزاج پر قابو رکھتا تھا وہ جیسے بوڑھے عالمون
کی صحبت سے خوش ہوتا تھا ایسے نوجوان لیڈیون کی صحبت سے نہین خوش ہوتا تھا۔ اسلئے گھر کے
مصاحبون سے الگ رہتا تھا کبھی پولیٹک کی پروا نہین کرتا تھا۔ اور اخبارون کو بخوشی کبھی انگلی بھی نہین
لگاتا تھا۔ شروع موسم بہار مین اُسنے اٹلی کا دورہ ختم کیا۔ اہل اٹلی کو اہل جرمن سے ایسی مخالفت تھی
کہ وہ اس شہزادہ کو حسد کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور خیر مقدم خوشی سے نہین کرتے تھے۔

شہزادون کے سن بلوغ کی رسم

۲۱۔ جون ۱۸۳۹ء مین آرنسٹ کی اکیسوین سالگرہ ہوئی اور سن بلوغ کی رسم ادا ہوئی۔ یہ
تقریب بڑی دھوم سے ہوئی۔ سارا ملک اسمین شریک ہوا۔ شہزادہ البرٹ لکھتا ہے کہ مجھے یہ
بڑی خوشی ہوئی کہ بھائی کے ساتھ ہی میرا سن بلوغ بھی مانا گیا۔ اب مین خود مختار اپنا آپ مالک ہون
اور مجھے امید ہے کہ ہمیشہ ایسا رہونگا حضرت علیا اسکی تصدیق کرتی ہین کہ انہونے اپنے اس کہنے
پر ساری عمر عمل کیا۔

باب نہم ۹

قرابت نسبت

بیوہ ڈچس کوبرگ شہزادہ البرٹ کی دادی اور حضرت علیا کی نانی اور لیوپولڈ شاہ بلجیم شہزادہ کا سگا چچا اور حضرت علیا کا سگا ماموں ان اپنے دونون بچون کے بیاہ رچانے کی تمنا دلی رکھتے تھے - ان بچون کی جتنی عمر بڑہتی گئی اُتنی ہی اُنکی یہ تمنا بڑھتی گئی - جب ان بچون کی عمرین بارہ بارہ برس کی ہوئین تو دادی جان یہ ارمان اپنا جان کے ساتھ قبر مین لے گئین - مگر شاہ لیوپولڈ نے اپنی امان جان کے اس خیال کے پورا کرنے مین ایسی تدابیر شایستہ کین اور ترددات بایستہ کیئے کہ اس کار شگرف کے اتمام پانے کا وقت قریب آگیا وہ اپنے بھانجی اور بھتیجے سے پدرانہ محبت کرتا تھا اور یہ بچے بھی اس سے ایسی محبت کرتے تھے جیسی کہ وہ اپنے باپ سے کرتے - اُسکے کہنے کو مانتے تھے وہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ اس نوجوان ناتجربہ کار میری بھانجی کے سر پر سلطنت کا بار گران رکھا گیا اُسکے سبکبار کرنے کی کوئی تدبیر اس سے زیادہ بہتر نہین ہے کہ اسکے لیئے شوہر ایسا تجویز کیا جائے کہ وہ اُسکا مونس وحدت سرائے حضور اور محرم خاص الخاص سرائے سرور محرم راز مصاحب و مساز جلیس مجلس وانیس خلوت ہو ہمیشہ نیک صلاح و مشورے دیتا ہے اور ہدایت کرتا رہے - دادی نے جو تمنا کی تھی اُسکا خیال سارے کنبے کو تھا - شہزادہ خود بیان کرتا ہے کہ جب مین تین سال کا تھا تو میری دایہ ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ تیرا بیاہ ملکہ انگلستان سے ہوگا - اور مجھے جب پہلے پہل بیاہ کا خیال آیا تو یہ تھا کہ مین ملکہ سے بیاہ کرون ؎

جب ان دونو کی عمرین بڑھین تو شاہ لیوپولڈ نے اس کام کے لیئے کمر ہمت چست کی اس نے اپنے دل و دماغ کو اسمین صرف کیا - اور ایک اور عالی دماغ **بیرن سٹوک میر** کو اپنے ساتھ شریک کیا - بیرن سٹوک میر سنہ ۱۸۳۶ء کے موسم بہار مین ایک اپنے خط مین شہزادی کی نسبت ایسی بڑی نیک رائے اور اپنا یقین واثق ظاہر کرتا ہے کہ مین شہزادہ البرٹ کے سوا کسی اور شہزادہ کو نہین جانتا کہ جسمین یہ لیاقت ہو کہ وہ ملکہ کا شوہر ہو کر اُسکو خوش کرے اور اُسکے ساتھ سلطنت انگلستان

کاموں مین شریک ہوکر اسکے مشکلات کو آسان کرسکے۔ اسکے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر تھا
کہ یہ دونون نوجوان شہزادی اور شہزادہ آپس مین ملاقات کرین اور دیکھین کہ وہ کس قدر شوق سے
آپس مین ملتے ہین۔ کیا اپنا ایک دوسرے پر اثر کرتے ہین۔ یہ پیش بین دوراندیش جانتا تھا کہ نوجوان
شہزادہ کے حسن مین وہ سحر کا اثر ہے کہ ضرور شہزادی کے دل کو تسخیر کرلے گا۔ ان دونون کی ملاقات
کی تقریب یہ خود بخود ہاتھ آگئی کہ ڈچس کنٹ نے کن سنگ ٹن مین ڈیوک کوبرگ کو مع دونون
شہزادون کے بلایا۔ پھر سٹوک میر نے یہ صلاح بتلائی کہ دونون شہزادی اور شہزادہ سے بیاہ کا
راز مخفی رکھا جائے۔ تاکہ ملاقات مین یہ خیال کھنڈت نہ ڈالے۔ مئی ۱۸۳۶ء ڈیوک اپنے بیٹون
سمیت انگلستان مین آیا اور چار ہفتے تک یہان مقیم رہا۔ راز مذکور کھلنے نہ پایا۔ شہزادہ کو اس راز پر
فقط یہ علم تھا کہ برسون پہلے سے اُنکی دادی صاحبہ اپنی دلی تمنا اس شادی کی نسبت بیان کرچکی
تھین۔ مگر سننے کی اس خواہش سے یہ ضرور نہ تھا کہ اسکو یقین ہوجاتا کہ میری شادی شہزادی سے
ضرور ہوجائیگی۔ شہزادی کو تو اسکی بالکل خبر نہ تھی۔ وہان تو صرف طبیعت کا میلان آزادانہ تھا۔

شہزادیون کو اسکی ضرورت کمتر ہوتی ہے کہ وہ شوہرون کی تلاش مین حیران و پریشان
سرگردان ہون۔ ان سے شادی کرنیکے خواستگار بہت سے موجود ہوتے ہین مگر انکو بڑی دشواری
پیش آتی ہے کہ انکو اکثر اپنے آپ پسند نہین کرسکتین۔ اس پسند کیلیے شہزادی وکٹوریا کو وہان
مزاحمت پیش آئی جہان اس سے مخالفت کرنی آسان نہ تھی۔ ولیم چہارم غالباً اس قرابت نسبت کو
جو اُسکی بھاوج چاہتی تھی پسند نہین کرتا تھا۔ وہ بالطبع شہزادہ البرٹ کو ایسی نظر التفات سے بہت کم
دیکھتا تھا کہ اُسکی شادی بھتیجی سے ہوجائے۔ بہرنہج اُسنے بھتیجی کے لیے انتخاب شوہر کے واسطے
وسیع میدان پیدا کردیا۔ اُسنے اسیلیے شہزادہ اورنج اور اُسکے دو بیٹون کو اور نوجوان ڈیوک ولیم برنزوک
کو قصر سینٹ جیمس مین اُسی زمانہ مین اپنا مہمان بنایا۔ کن سنگ ٹن مین سیکس کوبرگ کے شہزادے
ڈچس کنٹ اور اُنکی بیٹی کے مہمان ہوئے تھے۔ اُسنے شہزادی کو ہر موقع پر ان نوجوان سے ملنے کی
اجازت دی وہ یہ چاہتا تھا کہ شہزادی کی شادی شہزادہ اورنج کے چھوٹے بیٹے الیگزنڈر سے
ہوجائے۔ سالگرہ کو ڈچس کنٹ نے قصر کن سنگ ٹن مین بڑی دھوم کا بال دیا اس مین سب شہزادون
کو بلایا۔ جہاں مہمانون مین ڈیوک ولنگٹن بھی تھے جو سب طرح سے شہزادی پر التفات کرتے تھے۔

پس شہزادی نے دیکھا کہ مین اپنے خواستگارون کے مجمع مین مرکز بن رہی ہون مگر اُن مین سے اُنھون نے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کو ظاہر نہین کیا۔ ملکہ معظمہ اپنی یادداشت مین تحریر فرماتی ہین کہ ولیم چہارم بادشاہ انگلینڈ حتی المقدور اِس شادی کے ہونے کا مزاحم و مانع ہوا۔ اُسنے پانچ شہزادے ملکہ سے شادی کے لیئے تجویز کیئے تھے۔ گو بادشاہ نے شہزادی سے اِس بات کا ذکر نہین کیا مگر وہ اِس فکر مین رہتا تھا کہ اسکی شادی نیدرلینڈ کے شہزادہ الکزنڈر برادر شاہ ہولینڈ سے کردے اسلیئے اُسنے جہان تک ہوسکا سنہ ۱۸۳۶ء مین ڈیوک کوبرگ کی مع شہزادون کے آنیکی مزاحمت کی گو اسکی کوششیں بالکل بے اثر ہوئین اور ڈیوک کوبرگ مع اپنے بیٹون کے آیا اور قصر شاہی کن سنگٹن مین ڈچس کنٹ کے پاس چار ہفتہ تک رہا۔ بیوہ ملکہ ایڈی لئیڈ نے ملکہ معظمہ سے کہا کہ اگر وہ بادشاہ سے کہتی کہ مین اپنے شوق سے شادی اپنے ماموں زاد بھائی سے کرنی چاہتی ہون اور میری خوشی کا مدار اسی پر ہے تو وہ اس مخالفت سے بالکل ہاتھ اٹھا لیتا۔ اسکو بھتیجی سے ایسی محبت تھی کہ وہ اُسکا کہنا ضرور مان لیتا۔

مگر ایک بات جو پہلے سے دلون مین بیٹھ جاتی ہے وہ پھر نکلتی نہین۔ بیوہ ملکہ کے اِس کہنے کا کچھ اثر نہین ہُوا۔

انگلستان مین شہزادہ موسم بہار مین آیا کہ باغ سارے ہرے بھرے ہو رہے تھے پھول کِھلے ہوئے تھے جنکی خوشبوؤن سے دماغ تر و تازہ ہوتا تھا۔ خوش نوا پرند چہچہا رہے تھے جن سے دل خوش ہوتا تھا۔ دھوپ چھاؤن کی آمد و جاد بھلی معلوم ہوتی تھی۔ ایسی موسم مین شہزادون کے انتظار مین شہزادی چشم براہ تھین کہ وہ اور اُسکے بھائی باپ دکھائی دیئے۔ پہلی ملاقات مین جو شہزادہ کا نقش شہزادی کے دل پر جما۔ اسکو وہ یون بیان کرتی ہین کہ شہزادہ البرٹ اپنے بڑے بھائی کی نسبت قد مین بہت چھوٹا ہے مگر موٹا ہے۔ بڑے ہونیسے یہ موٹاپا جاتا رہیگا۔ فی الحال وہ بڑا شکیل جمیل ہے۔ اسکی صورت بڑی پیاری پیاری مرغوب طبایع ہے۔ خوش مزاج۔ بے تکلف بے ریا کسی طرح کی بناوٹ نہین۔ ہر چیز سے پوری دلچسپی رکھتا ہے۔ میرے ساتھ پیانو بجایا۔ نقشہ کشی کی۔ ہر وقت کام سے کام رکھتا ہے۔ ہر چیز کو خوب غور و خوض سے دیکھتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ سینٹ پال کے گرجا مین وعظ کو بڑی توجہ سے اسنے سنا۔ اُس وقت اِس کے

ساتھ مین اور میری والدہ مکرمہ اور اُسکے بھائی اور باپ موجود تھے۔ جب وہان خیراتی مدرسون کے طلبہ نے نماز پڑھی اور دعا مانگی ہے تو شہزادہ اُسکے سُننے مین بالکل محو ہو گیا۔ یہ عجیب بات ہی کہ سترہ برس کی عمر مین شہزادہ کو وعظ سُننے کا اس قدر ذوق و شوق ہو۔

اِس ملاقات کے باب مین **مس اِلی فنٹ** تحریر فرماتی ہین کہ جن پڑھنے والون کو تحقیقات کا شوق ہی وہ اِس بات کے جاننے کے شائق ہین کہ یہ شہزادہ اور شہزادی کتنی دفعہ آپس مین ملکر ناچے اور اِس عیش و طرب کے سامان مین اُنکے دلون مین کیا باہم فریفتگی و محبت پیدا ہوئی گو اُس کی نسبت بہت سی کہانیان کہی گئین جنکی گونجین ہمکو بھی یاد ہین کہ پھول آپس مین دیئے گئے اور چہرون کے ادا و انداز دلربائی کے آپسمین دکھائے گئے یہ **بال روم** کی گپین ہین۔ شہزادہ کی خط و کتابت مین جو اُسکی طرف سے ہوئی ہی ایسی باتون کا پتا نہین۔

جب شہزادہ انگلستان سے چلا گیا تو شاہ **لیوپولڈ** نے جو ہر بات کو دیکھتا بھالتا رہتا تھا اُسنے مُنہ پر سے سکوت کی مہر اُٹھائی اور شہزادہ کو لکھ بھیجا کہ شہزادی کی بڑی تمنا ہی کہ تم سے شادی کرے۔ شہزادی نے بھی اپنی محبت کا اظہار اور ماموں کی بات ماننے کا اقرار اس پیرایہ مین کیا کہ ۷ جون ۱۸۳۶ع کو ماموں صاحب کو خط مین یہ لکھا کہ مین اپنے عزیز ماموں سے التماس کرتی ہوں کہ جناب خود اِس شہزادہ کی صحت کا اہتمام اپنے ذمہ لین وہ اب مجھے نہایت عزیز ہو گیا ہی۔ اسکو آپ خاص اپنی عاطفت کے دامن تلے رکھین مجھے امید اور بھروسا ہے کہ اِس معاملہ مین سارے کام خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پائینگے۔ وہ میرے لیئے بڑے بکار آمد اور ضروری ہین اِس باب مین شہزادہ نے کچھ نہین کہا۔ سالگرہ کے دن شہزادی کو ایک سادی انگوٹھی دی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ایسی انگوٹھی مجھے اُس کے بھائی نے بھی دی تھی۔ شہزادہ نے کچھ میرا خیال نہین کیا۔ وہ اپنے سیر و سیاحت کے لیئے چلا گیا جو اُسنے اپنے لیئے پہلے سے مقرر کی تھی اور وہان سے کچھ تحفہ تحائف بھیجتا رہا۔ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ **مس ٹیٹلر صاحبہ** لکھتی ہین کہ جب اول دفعہ یہ دو دو ارزقی چشمین آپس مین دو چار ہوئین تو یہ حال کبھی نہ کُھلا کہ اُن مین کیا کیا باتین ہوئین۔ مگر اِس مین شک نہین کہ یہ ملاقات خالی از مطلب نہ تھی۔

گو اُس اول ملاقات ۱۸۳۶ع مین شہزادہ اور شہزادی کے درمیان کوئی امر طے نہین ہوا۔ مگر اِس

ملاقات کے بعد شہرت بڑی ہوگئی کہ ان مین پیوند عقد ہوگا۔ شاہ بلجیم نے اس طرف سے جمہور کے
خیالات ہٹانیکے لیئے شہزادہ کو یہ صلاح دی کہ وہ سوئٹزرلینڈ کی سیر کرے جسکا اوپر ذکر ہوا
جب یہ واقعہ عظیم واقع ہوا کہ ملکہ معظمہ اورنگ آرا ہوئین تو جو تمہیدین شادی کے باب مین ہوئی
تھین وہ اُنکے خیال سے باہر ہوگئین۔ رفتہ رفتہ اس باب مین ماموں سے خط و کتابت مین بھی یہ
معاملہ مذبذب معلوم ہونے لگا۔

اس تبدیلی حالت کے واقع ہونے نے شادی کے خیالات کو ملکہ کے دماغ سے بالکل
نکالکر پھینکدیا۔ اُنہون نے لکھا کہ مجھے عجیب اپنا نیا کام ملا ہے اسمین مصروف رہتی ہون اور اس سے
مجھے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ مین اسکی ساری جزئیات کو دیکھتی بھالتی ہون۔ مین ہر یک کاغذ کو پڑھتی
ہون۔ جونئی بات میرے سامنے آتی ہے مین اُس سے بڑے ذوق و شوق سے مستفید ہوتی ہون
خاصکر جو نئی بات میرے پسند کرنیکی ہوتی ہے اور اس مین خاص میری مرضی ہی رہنما ہوتی ہے تو
اُس سے اور زیادہ فائدہ اُٹھاتی ہون۔ پچھلے دنون مین ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ مجھے اس اپنے وسوسہ
سے سخت ندامت ہوئی۔ یہ اُنکی عمر خود پسندی اور خود رائی کی تھی جسمین وہ کسی اور کے فیصلہ کو سوائے
اپنے فیصلہ کے رد و قبول نہین کرسکتی تھین۔ اِسکے برخلاف وہ ایک سال پہلے اپنے ماموں کی تجویز
مسرت آمیز خوشی کے ساتھ منظور کرچکی تھین۔ مگر یہ تو ایک امر فطری تھا۔ اُنکی یہ خواہش تھی کہ مین
اپنی اوقات فرصت کو خوشی مین بسر کرون۔ یہ اپنے پیچھے جھگڑے کیون لگاؤن کہ کل وہان سوار ہونا
ہوگا۔ آج رات کو اُسکے ساتھ ناچنا ہوگا۔ حقیقت مین وہ اپنی شادی نہ کرنیکے جو عذر پیش کرتی تھین وہ
ایسے معقول تھے کہ اُنکا جواب نہ تھا وہ خود کم عمر تھین اور شہزادہ بھی کم عمر تہا۔ جس خط مین اُنھون نے
اپنی ان دانشمندانہ رایون کو ظاہر کیا تھا وہ شروع ۱۸۳۹ء مین لکھا تھا جس وقت دونون کی عمرین اُنیس[۱۹]
اُنیس[۱۹] برس کی تھین۔ اُنہون نے کہا کہ میری رعایا اِس شادی کو قبل از وقت کہیگی سوائے اس کے
شہزادہ انگریزی زبان سے کما حقہ واقف نہین اُسکو انگلینڈ مین کسی مناسب منصب پر مقرر ہونے
سے پہلے اپنے اِس نقص کو دور کرنا چاہیئے۔ اِس عذر کے ساتھ اور معقول عذر شادی کے التوا
کے باب مین بیان کیئے۔ جنسے وہ پہلے بے پروا تھین اب باپروا ہوگئی تھین۔ اپنے دلائل ایسے
معقول قابل تعریف بیان کرتی تھین کہ ماموں صاحب نے بھی اُنکو قبول کرلیا اور اپنی تدابیر کو فقط

سوتیج کی ضرورتون کے سبب سے روک لیا۔

ملکہ معظمہ نے پچھلے برسون مین جب اپنے اس زمانہ کی داستان دنیا کو سنائی ہے تو انھون نے بیان کیا ہے کہ در اصل کبھی میری رائے نہین بدلی۔ مجھے کبھی یہ خیال نہین آیا کہ مین کسی اور سے شادی کرون۔ کچھ وسوسہ ناکی و شر نگینی نے اپنی زندگی کی اس تبدیلی عظیم منصوبہ کو ایک ہاتھ کے فاصلے پر اپنے سے دور رکھ دیا تھا مگر اسکو بالکل دور نہین پھینکا تھا۔ یہ تو فقط نوجوانی کی ایک ترنگ تھی۔ ملکہ معظمہ سے شادی کرنیکے اور پانچ خواستگار بھی تھے منجملہ اُنکے شہزادہ اورنج تھا جس کی قسمت ترازو مین تُل رہی تھی ایک دن وہ گھوڑے پر سوار سُرخ پوشاک پہنے ٹوپی پر سبز پرون کی کلغی لگائے ہوئے جاتا تھا کہ ملکہ معظمہ اُسکے جھانکنے کیلئے اُٹھ کر ایک دروازہ مین گئین۔ یہ دیکھکر پاس کی ملازمین عورتون کے دلمین یہ کھلبلی اُٹھی کہ شہزادہ پر اُنکی نظر التفات ہوئی مگر جب وہ دیکھکر واپس آئین تو قہقہہ مار کر اُنھون نے یہ کہا کہ کیا مولی کی شکل کا آدمی مین نے دیکھا۔ جب ان ناظرین کی خاطر جمع ہوئی جنکی غرض اس سے متعلق تھی کہ اب بات کا فیصلہ ہوگیا۔

اِس اثنا مین نوجوان شہزادہ اپنی حالت سے خوب آگاہ ہُوا۔ شادی کے ملتوی ہونے سے اور اثنا مین ملکہ کے متامل ہونیسے اُسکے دلمین بے اختیار اضطراب و اضطرار پیدا ہوا۔ اپنے ایام تعطیل کو وہ سیر و سیاحت مین بسر کرکے جب فارغ ہوا تو اُس نے اس امر کے یکسو کرنیکا قصد مصمم کیا۔ وہ اپنے بھائی کو ساتھ لیکر انگلینڈ گیا۔ گو وہان جانیسے اُسکو خاص نتائج کے حاصل ہونیکی امید نہ تھی۔ ملکہ معظمہ نے اپنے مامون کو لکھ بھیجا تھا کہ جب تک مین شادی کرنیکا قصد نہ کرون آپ اس معاملہ کو کھٹائی مین ڈال دیجے۔ شہزادہ نے بھی اپنے مشتاق دوستون کو بڑی شکستہ دلی اور آزردہ خاطری سے یہ الفاظ لکھ بھیجے کہ مین بھی چپ چاپ اپنی طرف سے اِس شادی سے دست کشی کا قصد مصمم کرتا ہون نوجوان عورتین تو اسے اسرار سمجھتی ہین کہ جب ملاقات ان دونون مین اس نیت سے ہو کہ وہ آپس مین رشتہ قرابت کو تڑائین اور اُسکا نتیجہ یہ ہو کہ وہ ہم آغوش ہون مگر یہ کوئی اسرار نہین فقط نوجوانی اور عشق کی معمولی ایک بات ہے۔

غالباً سنہ ۱۸۳۹ع کی ابتدا مین ملکہ کو بادشاہ بلجیم نے شادی کا خیال لکھا ہوگا۔ اور ملکہ نے اسکو منظور کیا ہوگا۔ اسیواسطے مارچ سنہ ۱۸۳۹ع مین سٹوک میر کو بادشاہ یہ سارا حال لکھتا ہی

کہ شہزادہ کے ساتھ اسکی خط وکتابت کس طرح ہوئی۔ بیشک یہ خط وکتابت ملکہ کے حکم سے بادشاہ نے کی ہوگی۔ اس خط مین اور اور خطون مین وہ نوجوان شہزادہ کی نسبت اپنی رائے بڑی اعلےٰ درجہ کی بیان کرتا ہے ÷

خط محررہ ۵۔ مارچ ۱۸۳۶ء مین **بیرن سٹوک میئر** بادشاہ بلجیم کو لکھتا ہے کہ مین نے شہزادہ ایلبرٹ سے بہت گفتگو کے بعد بہت راست بے کم وکاست کل حال بیان کردیا وہ اس معاملہ کو بڑی دوربینی وعالی دماغی وروشنضمیری سے دیکھتا ہے۔ اور اپنی عزت کا بڑا پاس ولحاظ کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ انسان کی زندگی کی کل حالتون مین تکالیف ورنج ساتھ لگے ہوئے ہین۔ پس اگر کوئی شخص باذن اور مصیبتون مین جائے تو کسی اپنے مقصد اعظم کو سمجھ کر ساتھ لیجائے کسی لیل وخفیف مطلب کے لیئے نہ جائے۔ مین نے اس سے کہا کہ تمہاری عمر کم ہے اسلیئے ضرور ہے کہ شادی مین چند سال کا التوا کیا جائے۔ مگر وہ ان سب باتون کو خوب سمجھتا تھا۔ اُسنے یہ سنکر کہا کہ مین اس التوا کو پسند کرتا ہون لیکن ٹھیک اسکے بعد شادی مین کوئی دبدھا نہو۔ اگر بعد اس التوا کے جو شاید تین برس سے کم نہوگا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ملکہ کو اپنی شادی کرنیکا خیال نہین رہا تو میری جگت ہنسائی ہوگی۔ اور میری ساری آئندہ زندگی کی توقعات ایک خاص حدتک خاک مین ملجائین گی۔ اب شہزادہ البرٹ کے باب مین بادشاہ آگے یہ بیان کرتا ہے کہ اگر میری یہ بڑی غلطی نہو تو اس مین ساری وہ پوری لیاقتین موجود ہین جو انگلینڈ مین اس منصب عالی کیلیئے درکار ہونگی۔ وہ بڑا بہت فہم روشن رائے وہوشمند ہے اپنی ذات سے متعلق سارے افعال نیک کرتا ہے۔ مشاہدہ کرنیکے قوائے اسکے بڑے قوی ہین اور اسمین بدخوئی وسردمہری پاس ہوکر نہین پھٹکین ÷

اس اپنے خط مین وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ کرنیل **وجگین** دونون شہزادون کا اتالیق انکی تعریف کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ شہزادہ البرٹ مین تحمل ونفس کشی ایسی ہے کہ کمتر کسی نوجوان مین ہوا کرتی ہے۔ اس نے اپنے مین وہ لیاقت پیدا کی ہے جو اُسکی آئندہ زندگی مین بڑے کام آئے گی۔ مگر شہزادہ البرٹ اور اُسکا باپ دونون اول ہی سے اس بات پر معترض ہین کہ چند سال کیلیئے شادی مین التوا کیا جائے۔ بادشاہ ایک اور خط مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۳۶ء مین لکھتا ہے کہ نوجوان شہزادے کل یہان آئے۔ البرٹ کی عمر ہنوز اُنیس برس کی بھی نہین ہوئی مگر وہ اپنے تن وتوش چہرہ مُہرہ سے

بائیس تیئیس برس کا معلوم ہوتا ہے - البرٹ سچ کہتا ہے کہ اسکا باپ اس شادی کے باب مین یہ کہتا ہے کہ البرٹ اب اٹھارہ برس سے کچھ آگے بڑھا ہے اگر اس شادی کے انتظار مین وہ اکیس یا بائیس یا تیئیس برس کا ہو گیا اور ملکہ معظمہ نے اپنی شادی کا ارادہ بدل ڈالا تو اُسکی ساری زندگی تلخی سے بسر ہو گی +

ملکہ معظمہ خود ارشاد کرتی ہین کہ مین نے اس التواے شادی کا مصمم ارادہ نہین کیا اور بار بار مین نے شہزادہ کو مطلع کیا کہ مین کسی اور سے شادی نہین کرونگی - مجھے اسکا نہایت افسوس ہے کہ اپنی اونگ آرائی سے پہلے شہزادہ سے جیسی مین خط و کتابت کرتی تھی ایسی اُسکے بعد نہین کی +

ملکہ معظمہ اپنی یادداشت مین لکھتی ہین کہ اب مین اپنے اوپر غصہ کیئے بغیر اس امر کا خیال نہین کرتی کہ شہزادہ تین چار سال تک اس انتظار مین بیٹھا ہے کہ میرا میلان خاطر شادی کی طرف ہو جس سے اُسکی ساری زندگی کی امیدین خاک مین ملجائین - شہزادہ نے ۱۸۳۹ء کی ملاقات مین ملکہ معظمہ سے کہا کہ مین اس ارادہ سے دوبارہ ملاقات کیلیئے آیا تھا کہ مین آپ سے یہ کہدون کہ اگر آپ شادی کرنے کے لیئے آمادہ نہین ہین تو آپ سمجھ لین کہ مین آپکے فیصلہ کا انتظار ایسا نہین کرونگا جیسا کہ مین نے اُس پہلی دفعہ مین کیا تھا کہ شادی کا ذکر ہوا تھا - اس التوا کا عذر وہ کرتی تھین کہ کیا قصہ کن سنگ ٹن مین میری تنہائی مین گزرتی تھی یا اب دفعۃً اٹھارہ برس کی عمر مین عظیم الشان فرمانروائی ہاتھ آئی - اس تغیر حالت نے دل سے سارے شادی کے خیالات دور کر دیئے - اس حرکت سے وہ خود فرماتی ہین کہ مین نے اپنے دلمین نادم ہوئی - ملکہ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی جسمین کوئی بھی تجربہ کاری نہ تھی - شوہر سہارا دینے اور ہدایت کرنیکے لیئے نہ تھا - یہ حالت ایک عورت کے تمام قدرتی فیلنگس و عیشون کے لیئے مضر تھی - اسلیئے ملکہ نے یہ ارشاد کیا کہ مین خدا کا شکر ہزار ہزار بھیجتی ہون کہ میری لڑکیون مین سے کسی کی یہ حالت نہین ہوئی - جولائی ۱۸۳۹ء مین جب کوبرگ مین شہزادہ کے سن بلوغ کی رسم ادا ہو گئی تو شہزادہ نے اپنے بھائی آیرنسٹ کو جو شاہ سیکسن کی خدمت مین تھا گھر بلا لیا اور اسکو ساتھ لیکر شروع اکتوبر مین برسل مین اپنے چچا کے پاس گیا اور وہان سے اپنی قسمت کا فیصلہ کرنیکے لیئے ۸ - اکتوبر کو انگلستان کو روانہ ہوا - چچا نے اُن کو سفارش کا یہ خط لکھدیا +

۸- اکتوبر ۱۸۳۹ء لیکن

میری نہایت پیاری عزیزہ وکٹوریا۔ ان سطرون کے حامل تمہارے ماموں زاد بھائی ہین مین انکی سفارش کرتا ہون کہ تم ان پر نظر لطف عنایت و کرم سے دیکھنا۔ وہ بڑے نیک نہاد و راستباز ہین وہ اِسکے مستحق ہین کہ تم انپر عنایت و شفقت کرو۔ ان مین ذرا خود نمائی و خود کامی نہین۔ وہ حقیقۃً بڑے عاقل اور قابل اعتماد ہین۔ مین نے ان سے کہدیا ہے کہ تمہاری عین آرزو یہ ہوگی کہ سب طرح سے آرام و آسایش سے وہ رہین کوئی تکلیف انکو نہو مجھے یقین ہے کہ جو صلاح تم انکو بتلاؤگی وہ اُسکی خوشی سے تعمیل کرینگے۔ میری عزیزہ وکٹوریا۔ تمہارا تابع عزیز ماموں لیوپولڈ

شہزادے برسل سے سنگل کو ۸- اکتوبر کو چلے اور جمعرات کے دن ۱۰- کو ساڑھے سات بجے شام کو ونڈسر مین پہنچ گئے۔ اب کی دفعہ وہ کن سنگ ٹن کے قصر کہنہ مین چھوٹی سی لڑکی سے تو ملنے نہین آئے تھے بلکہ ایک جلیل القدر فرمانروا ملکہ سے۔ جسنے عالیشان قصر شاہی ونڈسر مین زینۂ شاہی پر ان امیرزادون کا استقبال ایسا کیا جیسا شہنشاہون کا ہوتا ہے اس استقبال مین تو یہ تکلفات رہے۔ مگر بعد ازان پھر آپس مین اُلفت و محبت نے ان تکلفات کو دور کیا۔ اور بے تکلف ایسے رہنے لگے جیسے کہ گھر مین رہتے ہین۔ شہزادون کے پورٹ منٹو کہین غلط چلے گئے وقت پر پہنچے نہین حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ ڈنر کا وقت قریب آگیا۔ اور شہزادون کا لباس ڈنر کا آیا نہ تھا اسلیئے وہ اسمین شریک نہو سکے۔ بعد اسکے صبح کا لباس پہنے ہوئے آئے۔ وہان ان کی ملاقات کرنیوالون امیرون کا ایک جگھٹ لگا ہوا تھا۔ ان مین سے کوئی ٹھنڈی ہوا مین کچھ لرز رہا تھا۔ کوئی اونگھ رہا تھا۔ کوئی کانا پھوسی کر رہا تھا۔ مگر سب کی نظرین شہزادون کی حرکات و سکنات پر لگی ہوئی تھین۔ اب شہزادہ البرٹ بڑھکر پورا جوان ہوگیا تھا۔ اس مین بیس سال کی عمر کی شباب کی تازہ روئی و شگفتگی پائی جاتی تھی۔ یہ عمر ہی ایسی ہوتی ہے کہ اسمین آدمی سب سے زیادہ جوبن نکلتا ہو جو خوب رو ہوتا ہے۔ پہلے اس سے کہ کوئی اسکی شگفتگی پژمردہ ہو اسکا حسن دوبالا ہوجاتا ہے۔ اسکے چہرہ پر شرافت و وجاہت برستی تھی۔ اُسکے تبسم زیر لبی مین عجیب شیرینی تھی۔ اُسکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ عمیق خیالات مین محو رہتا ہے۔ ہر ایک بات کی تہ پر پہنچتا ہے۔ اُسکی ازرقی آنکھون مین ذہانت و ذکاوت کی روشنی چمکتی تھی۔ اُسکی فراخ پیشانی اُسکی کشادہ دلی پر دلالت کرتی تھی۔ یہ سب باتین

دیکھنے والون کی نظرون مین اسکے تناسب اعضا۔ حسانت خط وخال سے زیادہ بھلی معلوم ہوتی تھین اور دلون کو تسخیر کرتی تھین۔ یہ امر سب کے نزدیک مسلم تھا جیسا کہ وہ دوہرا حسن رکھتا ہی۔ ایک حسن صورت دوسرا حسن سیرت۔ ایسا ہی مقاصد اعلی زیر نظر رکھتا ہی۔ بہت سے امیرون نے اُس کو ملکہ کا ہمشکل بتایا۔ اسکے اوصاف نیچے لکھے جاتے ہین ✦

اسکے خیالات مین نزاکت و لطافت ہی۔ اب تک اس قصر شاہی مین کوئی ایسا عاشق معشوق مزاج نہین آیا تھا۔ اس گل نو شگفتہ نے اسکو گلشن بنادیا۔ اسکو خدا نے عجب حسن صورت عطا کیا تھا۔ ہم جانتے ہین کہ اگر شہزادون مین کچھ تھوڑا سا بھی جمال وکمال ہوتا ہی تو درباری اور دربار کی لیڈیان اسکی توصیف و تعریف مین از خود رفتہ ہوجاتی ہین۔ مگر شہزادہ آلبرٹ ایسا حسین وجمیل تھا کہ اگر وہ کسی کسان یا خانسامان کا بیٹا ہوتا تو بھی اُسکے حسن دلربا کی ستایش ہوتی۔ اور وہ نوجوان عورتون کو اپنا عاشق زار بناتا۔ اسکی تعلیم طرح طرح کی نہایت اچھی طرح ہوئی تھی۔ علم موسیقی مین۔ علم کیمیا مین۔ علم نباتات مین۔ تاریخ مین۔ علم ادب مین فائن آرٹس مین وہ ایسا ماہر تھا جیسے کہ ان علمون کے استاد ہوتے ہین۔ اسکی تعلیم مین سائنس نے علم ادب کے ساتھ ایک عجیب انداز سے اس زمانہ مین آمیزش پائی تھی۔ جسکا ملک جرمنی مین اس زمانہ مین نام نہ تھا۔ وہ گورنمنٹون کی کونسٹی ٹیوشنل تاریخ کو زیر مطالعہ رکھتا تھا۔ پولیٹکس پر توجہ کرتا تھا جس مین اپنی لیاقت کو آئندہ زندگی مین اُس نے عملاً دکھایا۔ محنت شعاری اور زراعت کے سائنسون کے نشو ونما مین اہتمام کرتا تھا۔ کلون کے علم مین دل لگاتا تھا۔ خانہ داری کے انتظام مین خاموش عاقل منتظم تھا۔ کوئی شیخی وڈینگ نہین مارتا تھا۔ خوش باش تھا۔ شعر وسخن سے شوق رکھتا تھا۔ نیچر کی کتاب کا مطالعہ خوب کرتا تھا پرندون کی نغمہ سرائی سے محظوظ اور تنہائی مین اپنی ساز نوازی سے مسرور ہوتا تھا۔ غرض اسکا مذاق ہمہ گیر تھا وہ بڑا پولیٹکل فلاسفر بھی تھا۔ وہ پولیٹکل معاملات کو اور اُنکی دلائل کو بہت دل لگاکے سُنتا تھا۔ اُس نے ایک دفعہ کہا کہ جیسے موسیقی کی بے سری آواز میرے دماغ کی رگون کو ناگوار معلوم ہوتی ہے ایسی ہی کسی پولیٹکل معاملہ کی نامعقول دلیل میرے دماغ کو گران گزرتی ہی۔ اپنے فرائض کے ادا کرنے کو وہ ابتدائے عمر سے خوب سمجھتا تھا۔ وہ نوجوانی کے گناہون سے نہین بلکہ معمولی حماقتون سے بھی پاک وصاف تھا۔ بیرون لیہ زین کو بیرن سٹوک میر لکھتے ہین

کہ مین شہزادہ کو جتنا زیادہ دیکھتا ہون اتنا ہی اُسکی زیادہ قدر و منزلت کرتا ہون۔ اسکا ذہن مستقیم وطبع سلیم ہے۔ معصوم صفتی۔ نیک نہادی نیکی و سچائی تو اسکی طینت کا خمیر ہے۔ اگر یہ دو باتین اِسمین اور ہون اول یہ کہ وہ دنیا دان اور انسان شناس ہو۔ دوم یہ کہ وہ تجربہ کار انگریزون سے اِس قوم کو اور اُسکی کونسٹی ٹیوشن کو سیکھ کر سمجھنے لگے تو اسکا جواب نہین وہ بے مثل ہے۔ اگر ملکہ معظمہ سے اسکا پیوند عقد ہوجائے تو مجھے پورا یقین ہے کہ اِن دونون کی زندگی بڑی خرمی و بہجی کے ساتھ بسر مین ملکہ کو جانتا ہون کہ وہ بڑی ذکی تیز فہم پاک نفس بے ریا راست بین ہے شیخی و نمود کا نام اُس مین نہین وہ اِس شہزادہ کے دل و دماغ کی پوری داد دیگی۔ اگر یہ صورت وقوع مین آئی کہ شہزادہ سے ملکہ حقیقی محبت رکھے اور اصل حقیقت حال کو جانے اور شہزادہ قوم کو اپنا ہوا خواہ بنالے تو مین شہزادہ کی نسبت کہونگا کہ وضع الشئ فی محلہ۔ اِسمین شک نہین کہ اِسکو بہت سے طوفانون سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ بہت سی ناپسند باتین پیش آئینگی۔ جو عموماً سب آدمیون کو اور خصوصاً اُمرا کو پیش آتی ہین۔ لیکن اگر قوم سے سچی محبت رکھے گا اور قوم کا ادب کریگا تو مین اسکا جوابدہ ہون کہ وہ ان طوفانون سے نکلکر بندرگاہ مین آجائیگا۔ اگر تم شہزادہ کو اپنی نیک طبعی و بلند دماغی و روشن ضمیری مین آزاد رہنے دوگی تو مجھے یہ بات نہایت پسند ہوگی +

جب تک یہ شہزادے ونڈسر مین ٹھیرے رہے۔ شب و روز یون بسر ہوتے رہے کہ ملکہ معظمہ اپنے کمرہ مین جب حاضری کھا چکتین تو اسکے بعد صبح کو یہ شہزادے ملاقات کو آتے اور دو بجے ڈچس کنٹ اور ملکہ کے ساتھ لنچ کھاتے بعد دو پہر کے چارون گھوڑون پر سوار ہوتے۔ لارڈ میلبورن اور بہت سی لیڈیان اور جنٹلمین ہمرکاب ہوتے۔ شام کو ڈنر کھایا جاتا۔ اور بعد ڈنر کے ہفتہ مین ایک دن بیچ کر تین مرتبہ ناچ ہوتا۔ اِس ناچ مین ملکہ اپنی بادشاہی کو تو بالائے طاق رکھتین اور ایک سادہ مزاج عورت بن جاتین۔ وہ اکثر شہزادہ البرٹ کے ساتھ ناچتین۔ ایک رات کو اُنھون نے اپنے سینے سے وہ پھول جو پہنے ہوئے تھین اُتار کر شہزادہ کو دیدیئے۔ شہزادہ اِسوقت جنگی لباس پہنے ہوئے تھا۔ پوشاک مین کہین سوراخ نہ تھا جسمین پھول رکھتا۔ اسوقت اُنکو یہ خوب سوجھی کہ چاقو لیکر لباس مین سوراخ کیا۔ اور اُس مین دل کے اوپر پھولون کو لگا لیا۔ اِن دونون نے جو یہ حرکت کی تو اِن پھولون نے یہ گل کھلایا کہ سب نے جان لیا کہ اِن دونون مین عشق پیدا ہوگیا۔ کچھ دنون تک

یہ طریقہ شب و روز بسر کرنے کا بغیر کسی خلل کے جاری رہا۔

شہزادے ۸۔ اکتوبر کو آئے تھے آتے ہی دونون شہزادہ البرٹ اور ملکہ وکٹوریا یک جان دو قالب ہو گئے۔ وہ جو دلون مین چپکے چپکے دانشمندانہ یہ سوچے ہوئے بیٹھے تھے کہ ہماری عمرین ہنوز شادی کے لائق نہین ہین۔ برسون تک شادی نہین ہو گی۔ خدا معلوم کس سبب سے پندرھوین تاریخ سے پہلے یہ انکا گرم خیال کافور ہو گیا۔ اور وہ اپنی عمرون کو شادی کے لائق جاننے لگے۔ باوجودیکہ وہ اب بھی ایسے ہی نوجوان تھے جیسے کہ پہلے تھے افق پر جو گھٹا چھائی ہوئی تھی اسکو ونڈسر کی نسیم روح افزائے اور صبح کی بات چیت اور شب کے عیش و طرب کے جلسون نے اڑا دیا۔ مگر ان دونون مین محبت و عشق کے معاملات ایسے آسان اور سیدھے سادے نہ تھے جیسے کہ اورون کے درمیان ہوتے ہین یہ وہ دن تو رہے نہ تھے کہ ایک بڑے سے بڑا امیر یا شہزادہ اس باب مین حضرت علیا سے مخاطب ہو کر خود کچھ عرض کرتا۔ اب تو جو کچھ فرماتین وہ آپ ہی فرماتین۔ دوسرے کی مجال کیا تھی جو کچھ کہتا۔ غرض ایک عجیب ضرورت آنکر پڑی جسکا کہنا کرنے سے زیادہ مشکل تھا۔

ادنے درجہ کے آدمیون کو ان باتون کے دریافت کرنیکا بالطبع شوق ہوتا ہے کہ شہزادون اور شہزادیون کے درمیان آپسمین نسبت قرابت ٹھیرانیکے وقت جو باتین ہوتی ہین وہ انکو معلوم کرین اور جستجو کر کے کچھ نہ کچھ انکو دریافت ہی کر لیتے ہین۔ چنانچہ انھون نے شہزادہ اور ملکہ کے درمیان یہ عجیب باتین بنائین۔ اول یہ کہ ملکہ نے شہزادہ سے پوچھا کہ آپ انگلنڈ کو کس قدر پسند کرتے ہین اسنے جواب دیا کہ بہت کچھ۔ دوسرے دن بھی یہی سوال و جواب تھے۔ تیسرے دن ملکہ نے آنکھین نیچی کر کے بڑی حیا و شرم کے ساتھ پوچھا کہ آپ انگلستان مین رہنا پسند کرتے ہین؟ پھر تو شہزادہ نے انکی یہ وضع ادا و انداز دیکھ کر اپنے دل کی چھپی ہوئی باتون کو ابتدا سے انتہا تک سنا دیا کچھ پردہ باقی نہین رکھا۔ اور اس اختر درخشان کی عبودیت و اطاعت کا اقرار کر لیا۔ دوسری بات لوگون نے اس طرح بنائی کہ حضرت علیا نے شہزادہ سے پوچھا کہ آپ کو انگلستان مین اپنا آنا پسند آیا؟ انگلستان کو آپ پسند کرتے ہین؟ تو شہزادہ نے جواب دیا کہ مجھے اپنا آنا بھی بہت پسند ہے اور عین انگلنڈ کو بھی بہت پسند کرتا ہون تو حضرت علیا نے فرمایا کہ آپ پھر انگلنڈ کو اپنا گھر کیون نہین بناتے؟ یہ خوش کن باتین تو معلوم نہین کہ جھوٹی ہین یا سچی۔ مگر ملکہ خود اقرار کرتی ہین کہ مین نے شہزادہ سے

اپنی شادی کی درخواست کی کہ کچھ دنون کے بعد وہ لنڈن مین ڈچس گلوسسٹر سے ملین اور ان سے کہا کہ کل مین اپنی نسبت قرابت کا اعلان کرتی ہون تو ڈچس نے کہا کہ یہ بات کچھ آپکے ضعف دماغ کے سبب سے تو نہین ہے ملکہ نے کہا کہ ہان مین تو اس سے بھی زیادہ ضعف دماغ کی حرکت کر چکی ہون تو ڈچس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ انھون نے کہا کہ مین یہ درخواست شہزادہ سے خود کر چکی ہون ۔

۵۔ اکتوبر کو دونون مین نسبت قرابت ٹھیر گئی۔ اسی دن شہزادہ مع اپنے بھائی کے شکار کو گیا تھا۔ دوپہر کے قریب وہ قلعہ ونڈسر مین واپس آیا۔ آدھ گھنٹے کے بعد ملکہ نے شہزادہ کو تنہا بلایا۔ وہ گیا۔ پہلے کچھ اور باتین ہوئین۔ پھر ملکہ نے اپنا وہ مطلب بیان کیا جسکے لیئے بلایا تھا اور دونون نے اپنی محبت وعشق کی ساری کہانی جلد جلد ایک دوسرے کو کہہ سنائی۔ ایک مصنف لکھتا ہے ملکہ کا وہ ہاتھ جو شہزادہ کو دیا گیا وہ ہاتھ نہ تھا جو شہنشاہی کا عصا گیر تھا جسکو شہزادون اور پیئرس وامرا اکبار سنے اور روئے زمین کی زبردست سلطنتون کے جلیل القدر وکلا نے بوسہ دیکر طاعت کا اقرار کیا تھا۔ مگر اب وہ ایک کم عمر ضعیف عورت کا ہاتھ تھا جسکو اسکی ضرورت تھی کہ نیک کامون مین کوئی زبردست ہاتھ اسکی دستگیری و دستیاری کرے اور اسکا سر جسکو اُسنے اپنے پسند کیئے ہوئے شوہر کے کندھے پر رکھدیا یہ نہین جانتا تھا کہ میرے اوپر تاج ہے۔ بیشک یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ اپنے سر کا تاج شوہر کی محبت کو سمجھتی تھین اور اُسپر بھروسا کرنے کو اپنے لیئے مبارک جانتی تھین ۔

ملکہ معظمہ کی درخواست قبول کرنے مین جو شہزادہ کو مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی وہ ان چند سطرون سے معلوم ہوتی ہے جو اُس نے اپنے خاندان کے ولی دوست بیرن سٹوک میر کو لکھی ہین کہ مین اب اس دن کا حال لکھتا ہون جو میری زندگی مین سب سے زیادہ خوش گزرا ہے۔ پھر اُسنے وہ حال لکھا ہے جو ملکہ اور اُسکے درمیان گزرا۔ وکٹوریا مجھپر ایسی مہربان ہے کہ جو محبت میرے ساتھ وہ کرتی ہے مجھے اسکے یقین کرنے مین حیرت ہوتی ہے۔ مین جانتا ہون کہ آپ میری خوشی کے بڑے خواہان رہتے ہین اسلیئے مین اپنے دل کا سارا حال آپ کے روبرو بیان کرتا ہون اور اس کلام پر اپنے خط کو ختم کرتا ہون کہ مین اسوقت خوشی کے مارے اپنے آپے سے ایسا باہر ہون کہ آپکو سنجیدگی کے ساتھ کچھ نہین لکھ سکتا۔ پھر ایک شاعر کا شعر لکھتا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے۔

خدا تعالی نے اپنے عنایت سے آنکھون کو روشن کر رکھا ہے ۔ اور دلمین خوشی کا طوفان اٹھا رکھا ہے

ملکہ معظمہ خود فرماتی ہین کہ شہزادہ نے میری درخواست کو بے تامل قبول کیا اور اسکے

قبول کرنے مین اپنی کمال شفقت اور محبت کا اظہار کیا ۔ پھر ملکہ اپنی خوشی کا اظہار کرکے اپنی نیک دلی

پاک نفسی و بے ریائی و سادہ مزاجی سے اپنے روزنامچہ مین جابجا بیان کرتی ہین کہ مین کس طرح سے یہ

کر سکتی ہون کہ شہزادہ نے جو زیانمندی عظیم میرے سبب سے اٹھائی ہے اسکے اثر کے احساس کو

حتی الامکان اسکے دلمین کم کرون ۔ جب شہزادہ سے مین نے کہا کہ آپنے میرے سبب سے بڑی زیانمندی

اٹھائی ہے تو اسنے اسکو مانا نہین ۔ پھر مین نے شہزادہ سے کہا کہ آیرنسٹ کو بلاؤ ۔ وہ آیا اور اسنے ہم

دونون کو مبارکباد دی ۔ وہ نہایت خوش معلوم ہوتا تھا ۔ اسنے کہا کہ میرا بھائی کامل انسان ہے ۔

بہت سے آدمی تو یہ خیال کرتے ہین کہ شہزادہ کی یہ حالت قابل حسد ہے مگر ایک معنی کر حضرت

علیا کا ارشاد بجا ہے کہ ملکہ کو خود کوئی چیز شہزادہ کے سبب سے چھوڑنی نہین پڑی بلکہ انکے ہاتھ تو ایک

اور بادشاہی لگ گئی کہ ایک مونس غمخوار اور مصاحب نیک شعار و بیدار مغز صلاحکار ملگیا ۔ اب اسکے برخلاف

شہزادہ کو دیکھیے کہ اسکو ملکہ کی خاطر سے کیا کیا چھوڑنا پڑا ۔ عزیز وطن جرمن سے ۔ پیارے رشتہ دارون

سے جدا ہونا پڑا ۔ غیر آدمیون مین رہنا پڑا ۔ اجنبین اسکو نئی راہ و رسم نکالنی پڑی ۔ انگریزی سلطنت کے بار

گران کے اٹھانے مین کندھا لگانا پڑا بغیر اسکے کہ بادشاہی کے حقوق و نفعون مین ملکہ کے ساتھ درجے

مین کوئی مساوات حاصل ہوئی ہو ۔ زیانمندی ایک انگریزی لفظ **سیکری فائس** کا ترجمہ کیا ہے

جسکے اصل معنی قربانی کرنیکے ہین ۔ مگر مرادی معنے اسکے یہ ہین کہ کسی کام مین کسی غرض سے زیان اٹھانا ۔

نسبت قرابت کے قرارداد کے دوسرے دن شاہ بلجیم کو ملکہ نے یہ خط لکھا ہے ۔

میرے نہایت عزیز ماموں صاحب مجھے یقین ہے کہ آپ کو میرے اس خط سے بڑی خوشی

ہوگی ۔ آپ کو ہمیشہ میرے حال پر نظر عنایت و شفقت رہی ہے اور میرے حالات سے بدرجہ نہایت

آپ دلچسپی رکھتے ہین ۔ اسلیئے مجھے یقین ہے کہ آپ کو بڑی خوشی ہوگی کہ میرا دل شادی کرنیکے لیئے بالکل

تیار ہے ۔ مین نے آج صبح کو شہزادہ البرٹ سے اپنے دل کی بات کہدی ہے ۔ اس بات کے جاننے

سے شہزادہ نے وہ اپنی محبت کی گرمی دکھلائی جس سے میرا دل بڑا خوش ہوا ۔ مین اسکو انسان کامل

سمجھتی ہون ۔ اسکی ذات سے خوشی ہی کی ساری امیدین مین رکھتی ہون ۔ اسکی محبت جتنی ہین بیان

کر سکتی ہون۔ اُس سے زیادہ وہ میرے دلمین ہے۔ اور مین اپنے حتی المقدور اسکی زیادہ نمندی (جو میرے دلمین ہے) کے گھٹانے مین کوشش کرونگی۔ یہ میرے آخر چند روز خواب کی طرح گزر گئے ہین اسوقت ایسی متحیر ہون کہ مین نہین جانتی کہ خط کیونکر لکھون۔ مگر اپنے دلمین بڑی خوش ہون۔ یہ امر قطعی ضرور ہے کہ یہ میرا عزم مصمم سوائے آپکے اور آئرنسٹ کے کسی اور کو جب تک نہ معلوم ہو کہ مین اپنی پارلیمنٹ کو جمع کر کے اسکو مطلع نہ کرون۔ اگر ایسا نہو گا تو مجھپر غفلت کا یہ الزام تھُپے گا کہ مین نے پارلیمنٹ کو فوراً جمع کر کے اپنے عزم مصمم سے مطلع کیون نہین کیا +

لارڈ میل بورن نے اس خاص معاملہ مین بھی وہی نہایت عنایت و مہربانی قدیم کی جو ہمیشہ کیا کرتا تھا۔ پارلیمنٹ کو سر سال فروری سے اس امر پر مطلع کرنیکے بعد ہم دونون کو پسند خاطر ہے کہ جلد شادی کر لین۔ ماموں صاحب مین آپسے التماس کرتی ہون کہ یہ دونون خط ماموں آئرنسٹ کے پاس بھیجدیئے جائین۔ اور اُنسے کہدیا جائے کہ وہ اس بات کو مخفی رکھین۔ اور سٹوک میر کو بھی اس حال پر مفصل اطلاع دیدین مجھے اُنکو خط لکھنے کی فرصت نہین ہے۔ آپ لوئیس سے بھی کہدین مگر اُسکے کہنے سے نہ کہین۔ مین ان نوجوان شہزادون کو چاہتی ہون کہ وہ اس مہینے کے آخر تک ٹھیرین آئرنسٹ جو دل سے خوش ہے اس سے مین بڑی خوش ہون اور وہ اپنے بھائی البرٹ کی پرستش کرتا ہے۔ بہت پیارے ماموں۔ تمہاری مطیع بھانجی وکٹوریا۔

جب ونڈسر مین یہ خط لکھا جارہا تھا تو شاہ بلجیم نے اُسی تاریخ یہ خط لکھا +

۱۵۔ اکتوبر ۱۸۳۹ء

میری بہت پیاری وکٹوریا تمہارا خط بارہوین تاریخ کا کل شام کو مجھے ملا۔ جسے مین پڑھکر بہت خوش ہوا۔ بیچارے شہزادون کو انگلنڈ کے سفر مین بہت سی مشکلین پیش آتی ہین یہ ایک مبارک شگون تھا کہ جب سفر مین انپر آفت آئی تو انٹ ورپ سے شہزادی وکٹوریا اُن کی مدد کو گئی۔ ان کو سفر کا لباس پہننا ناگوار خاطر ہے۔ اس لباس سے اُنکو تکلیف ہوتی ہی مجھے یقین ہے کہ تم جتنی مدت تک ان سے ملوگی اُتنی زیادہ اِن کو پسند کروگی۔ وہ نوجوان بڑی لیاقت کے ہین ان مین وہ سگ بچون کی سی محبت نہین ہے جو اکثر نوجوانون مین ہوتی ہے گو وہ بڑے آگاہ دل ہین مگر خود نمائی سے بالکل آزاد ہین۔ البرٹ بڑا دل پزیر مصاحب ہے اُسکے اوضاع واطوار ایسے اشرافانہ اور

موزون و مناسب ہین کہ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ وہ میرے پاس ہے۔ میرے پاس جب وہ آیا تو مین نے اُسکا یہی حال دیکھا۔ مین خیال کرتا ہون کہ سیر و سیاحت سے اُسنے اپنی لیاقت بڑی بڑھائی ہے اُسمین ظرافت و ذہانت کوٹ کوٹ کر بھری ہے وہ نقشہ کشی خوب جانتا ہے۔ مجھے اِس بات کے سُننے سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ جو اُسکو دیکھتا ہے وہ اُس سے خوش ہوتا ہے وہ اِسکا مستحق ہے کہ لوگ اُسکو دیکھکر مسرور ہوا کرین۔ لوگون کو اپنے سے خوش کرنے مین اُسکو کمال ملکہ ہے مجھے امید قوی ہے کہ قلعہ کہنہ مین آپ کی چند روزہ اقامت مین شہزادہ نے زندگانی تازہ اور کامرانی بے اندازہ پیدا کر دی ہوگی اور البرٹ نے ہماری پاک نفس وکٹوریا کی زندگی کی راہ مین بے خار گلون کا بچھونا بچھا دیا ہوگا۔ میری نہایت پیاری وکٹوریا۔ تمہارا فدائی ماموں لیوپولڈ آر۔

دس دن کے بعد بادشاہ نے ملکہ کے خط مورخہ ۱۵۔ اکتوبر کا یہ جواب لکھا

میری بڑی پیاری وکٹوریا تمہارے پیارے خط کے دیکھنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ جس سے زیادہ خوشی نہین ہو سکتی۔ جب مجھے نسبت قرابت کے فیصلہ پر اطلاع ہوئی تو میرے دل مین وہی خیال آیا جو ایک بزرگ ولی کے دلمین آیا تھا۔ کہ اب اے خدا اپنے بندون کو خیر و عافیت کے ساتھ خلاصی دے۔ اِن آخر سالون مین جسے تمنے انتخاب کیا ہے مجھے یقین کامل ہے کہ وہ آپ کی نہایت مسرت و انبساط خاطر کا سبب ہوگا مین جانتا ہون کہ انسان کی حتی الامکان عمدہ سے عمدہ تدبیر کو تقدیر عجب طرح سے بدل دیتی ہے۔ مگر مجھے اِسکا خوف نہین ہے کہ ایسا وقوع مین آئے۔ آپکا منصب پولٹیکل سے شاید آیندہ زیادہ دشوار ہو جائے گا۔ مگر اِسمین آپ کا مصاحب مسرت پیرا راحت افزا البرٹ ساتھ ہوگا۔ جس مین وہ اوصاف آپ پائین گی جو آپ کی خوشی خاطر کے لیئے ضروری ہین اور وہ آپ کی طبیعت و مزاج و روش زندگی کے لیئے مناسب ہے۔ آپ کا البرٹ کی نیازمندی کا بیان کرنا بڑا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات بہت سے لحاظ سے درست ہے کیونکہ اسکے منصب مین بڑی مشکلات ہین۔ انکا سہل ہونا صرف آپ کی محبت پر موقوف ہے۔ جب آپ اُن سے محبت و الفت کرینگی تو وہ اپنے منصب کی ساری دقتون کو بھگت لیگا۔ اِسکی خصلت مین استقلال اور خوش مزاجی ایسی ہے کہ وہ اِن مشکلات کو سہل کر لیگا۔

مین خیال کرتا ہون کہ آپ کی یہ تدابیر انسب ہین کہ پارلمینٹ غیر وقت مین جمع نہ کیجائے جنسے اُنکو تکلیف ہو

بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے اجلاس کھلنے کے وقت اس خبر کو سنین۔ اسکے بعد ہی شادی کے ہونے کو آپ خود ہی کہتی ہین ؛

لیوپولڈ آر

۲۹۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ پھر ماموین صاحب کو خط لکھکر اطلاع دیتی ہین کہ پارلیمنٹ کو جو شادی کے اطلاع دینے کی تجویز ہوئی تھی۔ اسکو ترک کردیا۔ اس سے پہلے کہ مین کوئی کام آیندہ کرون مین ایک دو تبدیلیان شادی کے اعلان مین کرنی چاہتی ہون۔ میری شادی کے باب مین پارلیمنٹ کچھ نہین کرسکتی۔ اسکو وہ اس طرح رد وقبول نہین کرسکتی جسکا اثر کچھ بھی بعد مین ہو۔ اب یہ بات قرار پائی ہے کہ جب شہزادے چلے جائین جنکے جانیکے تاریخ ۱۴۔ نومبر قرار پائی ہے اُسکے بعد مین اپنی پریوی کونسل کو جمع کرکے اپنی شادی کے ارادہ کا اعلان کردون ؛

گو پارلیمنٹ کے جمع ہونے کا انتظار نسبت قرابت کے اعلان کے لیئے موقوف کیا گیا مگر یہ ضرور ہے کہ جبتک اسکا اعلان کونسل مین نہو وہ مخفی رکھا جائے۔ حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ اس عرصہ مین ہم دونون ایک دوسرے کے حال سے خوب واقف ہوگئے اور ہم مین آپسمین یہ مباحثے ہوتے رہے کہ شہزادہ کا منصب کیا ہوگا۔ اسکا خطاب کیا ہوگا آیا وہ پیئر ہوگا یا نہین دلِ سکے برخلاف دونون شہزادے اور ملکہ کی رائین تھین اگر وہ تو بمقتضائے نیچر ہر ایک محکمہ پریسیڈنٹ ہوگا ؛

دوسرے پلٹن رائفل برگیڈ کی ونڈسر مین مقیم تھی جرنیل جارج براون اسکا کمنڈر تھا۔ ملکہ نے شہزادہ کو ساتھ لیکر ہوم پارک مین اس پلٹن کا معائنہ کیا۔ شہزادہ کوبرگ کی سبز وردی پہنے ہوئے تھا۔ اور شہزادہ آیرنسٹ مرض یرقان مین مبتلا تھا وہ ساتھ نہین گیا۔ اس معائنہ کا حال حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین یون لکھتی ہین کہ ۱۲ بجے ؛ امنسٹ پر مین ونڈسر کی وردی پہن کر اپنے قدیمی گھوڑے لیوپولڈ پر سوار ہوئی۔ میرا پیارا البرٹ پھر ساتھ میرے دائین طرف تھا اور وہ اپنی وردی مین بڑا خوبصورت معلوم ہوتا تھا اور اور اولیائے دولت ہمرکاب تھے۔ دن بڑا دہشتناک تھا۔ ہمارے سوار ہونے پر چند منٹ گزرے تھے کہ سرد ہوا تیز چلنی شروع ہوئی اور اُسکے ساتھ مینہ آیا۔ مگر جب ہم میدان قواعد پر پہنچے تو دونون تھم گئے۔ مین نے تنہا پلٹن کی صفین دیکھین اور پھر ہم دونون نے ملکر اور قواعد دیکھی۔ رفلین بڑی خوبصورت معلوم ہوتی تھین۔ سردی ایسی سخت تھی کہ لبیے

بوٹون کے اندر پاؤن سرد ہوئے جاتے تھے۔ مجھے سردی کے مارے بارانی اوڑھنے کی ضرورت ہوئی تو شہزادہ نے مجھے ایسے اچھے سلیقہ سے بارانی اڑھائی کہ مین نے بڑا آرام پایا۔ پھر ہم اپنے گھر واپس گئے اور سیار آیرنسٹ سے ملے جو ہمارا سارا حال ایک دروازہ مین سے دیکھ رہا تھا۔ بیرن سٹوک ماہیر نے جو شہزادہ کی شادی کے واسطے جواب مین خط لکھا تھا اُسکا جواب یکم نومبر کو شہزادہ نے لکھا۔

پیارے بیرن سٹوک میر — آپکے الطاف نامہ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہون۔ مین یقین کرتا ہون آپ اس بات سے جو میرے لیئے بڑی بکارآمد اور مفید ہے نہایت دلچسپی رکھتے ہین۔ یہ سب کچھ آپ ہی کی بدولت ہوا ہے۔ آپکی پیشین گوئی پوری ہوئی جس بات کے وقوع کی توقع ہم کو ایسی جلد نہین تھی وہ اچانک ظہور مین آئی۔ مین نے آپکی دوستانہ اور مشفقانہ نصیحت کو دل پر پتھر کی لکیر بنا رکھا ہے وہی میری مسرت و انبساط کی اصل جڑ ہے۔ وہ بالکل اصول عملیہ پر مبنی ہے۔ اسیکا داغ مین نے اپنے دل مین بنا رکھا ہے۔ وہ ایک خصوصیت یا خصلت ہے جو ملکہ اور ساری قوم سے میری تعظیم و تکریم کرائے گی اور قوم کے دلون مین میری محبت کی جڑ جمائے گی۔ مین اپنے منصب کے کل کام کی بنا اسی خصوصیت پر رکھونگا جسمین بڑی سلامتی ہے جس سے بڑے بڑے کام انجام پائینگے۔ اگر اتفاقاً غلطی بھی ہو جائیگی تو اس ذاتی خصلت کے سبب سے وہ درست ہو جائیگی۔ وہ خصوصیت یہ ہے کہ مین اپنے نیک کامون سے لوگون کو بتلا دون کہ شہزادہ کے اصل یہ معنے ہوتے ہین۔ سو مین ایک ایسا دانشمندانہ طریقہ اور ہوشمندانہ رویہ اختیار کرون کہ اُسکے ثمرات میرے لیئے ایسے ہون کہ برکتون سے مجھے مالا مال کر دین۔ مین کبھی قاصر الہمت نہ ہون۔ عزم مستحکم اور مستقل ارادہ اور سچی گرمجوشی مین کبھی قصور نکرون سارے کامون کو مردانہ و شاہانہ امیرانہ طور پر انجام دون جس کام کو شروع کرون اُس مین اول نیک صلاح و مشورہ کرنا ضرور سمجھون۔ اگر آپ میرے لیئے سال دو سال مین صلاح و مشورہ دینے مین اپنی تضیع اوقات گوارا کرین تو آپسے زیادہ نیک صلاح دینے والا مجھے اور کون ملے گا۔ مجھے آپسے بہت سی باتین کہنی ہین مگر قاصد جانیکے لیئے کھڑا ہے اسلیئے اُنکو نہین بیان کرتا۔ مجھے امید ہے کہ مطلب پر مباحثے کی باتین زبانی ہونگی۔ مجھے امید ہے کہ آپسے جب ملونگا آپ کو تندرست و توانا دیکھونگا۔

آپکا سچا البرٹ ۹۔ ونڈسر اول نومبر ۱۸۳۹ء

شہزادہ مین یہ ایک عجیب غریب صفت تھی کہ وہ سب چیزون مین بغیر کسی جذبہ وجلبہ کے صحیح رائے قائم کر سکتا تھا۔ اور اپنی ذہانت کی تیزی اور دوربینی سے خطاو صواب کو خوب جانتا تھا۔ لیکن باوجود اسکے شاید کوئی آدمی اسکی برابر صلاح ومشورہ کے لینے پر آمادہ ہوتا ہوگا۔ اور عمل کرتا ہوگا۔ جب وہ سٹوک میر کو لکھتا ہے کہ صلاح لینے ومشورہ کرنے کو سب باتون پر مقدم جانتا ہون تو وہ یہ بتلاتا ہے کہ اسکا قاعدہ ہی کہ صلاح ومشورہ لیکر کام کیا کرتا ہے۔ اُس سے جو کچھ لوگ بیان کرتے ہین اُسکو صبر سے سُنتا ہے اور پھر اسمین سوچ بچار کرکے صحیح بات کو دریافت کرتا ہے۔ جسکو پھر بیدھڑک کرتا ہے۔ اسمین اپنی خوشی کا خیال نہین کرتا۔ ساری عمر اس طریقہ پر اسکا عمل رہا وہ یہ جانتا تھا کہ یہ ضعیف العقل آدمیون کا کام ہے کہ غیرون کے صلاح ومشورہ سے کام کرنے سے ڈرتے ہین ✦

۵۔ نومبر ۱۸۵۹ء کو شہزادہ البرٹ نے اپنی سوتیلی مان کو چند سطرون کے خط مین یہ بتلایا ہے کہ میری حالت بدلنے والی ہے اور ایک نہایت سیدھی سادی عبارت مین بے تکلف بیان کیا کہ میری زندگی کا مقصود اعظم یہ ہے کہ اختیار پانے پر مین لاکھون آدمیون سے بھلائی کرون۔ یہ خط اپنی سوتیلی مان کو لکھا ہے ✦

میری پیاری مان ۔ ملکہ معظمہ سے جو میرے تعلقات ہین اُنکے سوا میرا آئندہ منصب تاریک رخ رکھتا ہے۔ آسمان ہمیشہ بے ابر نیلا نہین ہوتا۔ زندگی کی ساری حالتون مین خار لگے ہوئے ہین مصرعہ

نکر معقول بفرمائے گل بے خار کجاست ✦ فقط دل کو اس شعور کا ہونا کہ کوئی شخص اپنی تمام قوا اور کوششون کو ایک ایسے مطلب عظیم مین کام مین لاتا ہے کہ جس مین بہت سے آدمیون کی بہبودی اور آسودگی کی ترقی ہوتی ہے اسکے سہارا دینے کے لیئے کافی ہے۔ انگلنڈ جانیسے پہلے اُس نے ایک اور خط اپنی نانی صاحبہ کو لکھا ہے جس مین اُسنے آزار رسانی سے اپنا جبلی بیزار ہونا ظاہر کیا ہے۔ اس خط مین اپنے راز پر سے پردہ کا ایک کونہ ایسا اُٹھایا ہے کہ جس مین سے آدمی سارا حال قیاس سے دریافت کر سکتا ہے وہ لکھتا ہے۔

میری عزیز نانی ۔ اسوقت میرے ہاتھ قلم پکڑتے ہوے لرزتے ہین اسلیئے کہ مین اب کچھ رونے کا وہ مضمون لکھونگا جو آپکو رنج ایسا ہی دیگا جیسا مجھے دے رہا ہے۔ وہ مقصد جسکے درپے ہم مدت سے تھے حاصل ہوگیا ہے۔ کئی دن ہوئے کہ ملکہ نے اپنے کمرہ مین مجھے تنہا بلایا اور اصلی جوش محبت وعشق سے

انہون نے فرمایا کہ مین نے اُنکا دل بالکل لیلیا ہے۔ اگر آپ اپنی یہ زیامندی قبول کرین کہ میری زندگی مین آپ اپنے تئین شریک حال میرا بنائین تو مجھے حد سے زیادہ آپ مسرور کرین گے۔ اور اُنہون نے کہا کہ مین اسمین آپ کی زیامندی خیال کرتی ہون۔ صرف ایک بات جو اُنکو تکلیف دیتی تھی وہ یہ تھی کہ وہ اپنے تئین میرے لائق نہین سمجھتی تھین جس خوشی و کشادہ دلی سے یہ بات انہون نے فرمائی اُس نے مجھپر بالکل سحر کا اثر کیا۔ دل میرے اختیار سے نکلکر اُنکے اختیار مین ہوگیا۔ اور مین اُنکے ہاتھ بِک گیا۔ وہ حقیقت مین بڑی پارسا پاک نفس محبوبہ ہین مجھے بالکل یقین ہے کہ آسمان نے مجھے بُرے ہاتھون مین نہین ڈلا ہم دونون ساتھ شاد و خورم رہین گے۔

اِس وقت ملکہ وکٹوریا میری خواہش و پسند کے موافق ہر کام کو کرتی ہین۔ ہم آپس مین بہت سی ایسی باتچیتین کرتے ہین کہ آیندہ زندگی مین ہم کیا کرینگے۔ وہ مجھسے وعدہ کرتی ہین کہ جہان تک ممکن ہوگا وہ مجھے خوش رکھینگی وہ آیندہ زمانہ! کیا تو اپنے ساتھ وہ وقت نہین لائیگا کہ مین اپنے عزیز وطن اور گھر اور نانی سے مین جدا ہونگا اِس جدائی سے جو مجھے رنج و قلق ہوگا اُسکا مین خیال نہین کرسکتا۔ ۱۵۔ اکتوبر تھی کہ ملکہ نے مجھ سے یہ بات کہی تھی اور مین اب تک آپسے عرض کرنے مین متامل تھا۔ مگر مین نے جانا کہ اسکے عرض کرنے مین دیر لگانے سے کوئی بہتری نہ پیدا ہوگی۔ اسلیئے اِسکو گزارش کیا۔

اب ہماری شادی کا زمانہ قریب آگیا ہے ملکہ اور اُنکے وزرا مصر ہین کہ فروری کے آغاز مین بیاہ ہوجائے۔ نہان جو اسکے دلائل بیان کین اُنکو سُنکر مین خاموش ہو رہا۔ اسلیئے ہم نے یہان سے اپنی روانگی کی تاریخ ۱۴۔ نومبر قرار دی ہے۔ جہان تک ممکن ہوگا ہم وطن مین ٹھیرنیکے لیئے وقت نکالین گے۔

میرا یہان منصب نہایت مسرت پیرا ہوگا۔ اسلیئے کہ مین نے ان تمام خطابون سے جو میرے لیئے پیش ہوئے انکار کردیا۔ مین صرف اپنا نام بغیر کسی خطاب و القاب کے رکھونگا۔ اور جرمن تہا وہی رہونگا۔ اِس سببسے مین آزاد رہون گا۔ اور جب موقع پاؤنگا آسانی سے اپنے وطن مین اپنے عزیز و اقربا سے ملنے چلا جاؤنگا۔ مگر سمندر راہ مین پڑتا ہے۔ اُس سے اندیشہ ہوتا ہے۔ اب مین آپسے اِس کار خیر کی اجازت دوبارہ چاہتا ہون اور آپکے ملکہ معظمہ خود لکھین گی۔ کہ وہ کیا آپ سے چاہتی ہین۔ میری زندگی مین سبسے بڑا یہ کام ہوگا۔ اِس مین آپ کی بزرگانہ دعا کا خواستگار ہون۔ آپ کی دعا اُن تمام طوفانون کو روکنے کے لیئے جو آیندہ میرے لیئے اُٹھین گے ایک تعویذ یا طلسم ہوگا۔ نانی صاحبہ اب اپنی محبت کو جو مجھسے ہے کبھی نہ چھوڑیئے گا۔ خدا سب کامون کو

اچھی طرح انجام دے۔ آپ اِس بات کو اِس مہینے کے آخر تک چھپائے رکھیئے گا۔ اسکا اعلان اِس مہینہ
کے آخر مین ہو جائیگا + ونڈسر۔ ۱۱۔ نومبر ۱۸۳۹ء آپ کا تابع نواسا البرٹ

اگرچہ اِس خط کا وہ جواب جو ڈچس کوبرگ نے شہزادہ کو لکھا تھا۔ ہاتھ نہین آیا۔ مگر انہون
نے جو خط ڈیوک کوبرگ کو لکھا وہ یہ ہے۔

گوتھا۔ ۲۳۔ نومبر ۱۸۳۹ء افسوس کہ ہمارا پیارا البرٹ ہم سے جدا ہوتا ہے۔ یہ ہمارا
غم پھر اُسکی خوشی کا سبب ہو۔ خدا اسکو زندہ سلامت رکھے۔ اِسکا خط تم نے بھیجا تھا۔ اِس سے اُسکی شادی کی
خبر معلوم ہوئی۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری جدائی کا رنج و قلق اُسکو بھی ہے۔ مگر وہ خوش بھی بہت معلوم ہوتا ہے
خدا اُسکو خوش ہی رکھے۔ کم سن ملکہ نے مجھے اپنے خط مین بڑی پیاری پیاری باتین لکھی ہین۔ اُسمین اپنے تئین
ملکہ نہین لکھا بلکہ البرٹ کی فرخ دُلہن لکھا ہے۔ اور اُسنے میری جان البرٹ کے احسان کو دل سے مانا ہے
میرے دلمین بھی اسکا بڑا اثر ہے کہ اُسنے مجھے یاد کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ البرٹ سے محبت
رکھتی ہے جسکے سبب سے اُس نے میرے حال پر التفات کی ہے کہ مین بھی البرٹ سے زیادہ محبت رکھتی ہون
رنج و قلق ہے تو یہی کہ البرٹ ہم سے جلد جدا ہو جائیگا۔ خدا معلوم ہمارا حال یہ پھر کیا کریگا +

مین اور تم دونون اسکی جدائی کے رنج مین ہمدرد ہین۔ ملکہ نے جو اُسکو اپنے شوہر ہونیکے لیئے
پسند کیا ہے وہ بمقتضائے نیچر ہے۔ اِس سے بہتر خاوند۔ عاقل جمیل و شکیل کوئی اُسکو میسر نہین ہو سکتا
تھا۔ مگر ہمکو اِس کی جدائی کا قلق ہے۔ خدا ہمکو صبر دے +

شہزادہ نے ایک اور خط اُس خط کے جواب مین جو نانی صاحبہ نے پہلے اُسکے خط کے جواب مین لکھا تھا
یہ لکھا ہے +

آپ کے پیارے خط کا نہایت ممنون ہون۔ مین نے اُسکو بار بار پڑھا تا کہ اُسکے مضامین فیض مشحون سے
مستفید ہون۔ اُسکے ہر لفظ مین آپ کی نیک دلی کا عکس نظر آتا ہے۔ اے نانی صاحبہ مین اپنے پیارے گھر
اور عزیز ملک کو ہمیشہ یقینی عزیز رکھون گا۔ اِنکی طرف سے میرے دل کے اندر ایک دست بیٹھا ہوگا جو ہمیشہ
اُنکی یاد دلاتا رہیگا۔
نئے ملک کے فائدہ کے لیئے زندگی بسر کرنا اور اپنا زیان اُٹھانا مجھے اِس اپنے ملک کے ساتھ بھلائی کرنے
کو بھلائیگا نہین جس سے مین نے بہت سے فائدے اُٹھائے ہین۔ آیندہ جس ملک سے میرا تعلق ہوگا

اُسکے لیئے مین محنت و مشقت شاقہ اُٹھانیسے تکان نہین پاؤنگا۔ اور جب مین منصب عالی پر پہنچ جاؤنگا تو مین اپنے تئین ٹھیٹ جرمنی ہونیسے موقوف نہین کرونگا۔ گو اُسکی جدائی مجھے آزردہ خاطر کرتی ہے مگر مجھے اِس خیال سے خوشی ہوتی ہے کہ اپنے جانیسے پہلے مین چند روز آپکے ساتھ رہونگا گو وہ چند ہی روز ہونگے مگر بڑے خوشی کے ہونگے ۔ آپکا تابع البرٹ کوبرگ ۲۰۔ نومبر ۱۸۳۹ع

۱۴۔ نومبر کو شہزادے ونڈسر سے اپنے وطن کوبرگ کو چلے۔ رستہ مین **ویس بیڈین** مین شاہ بلجیم سے ملے جو وہان ٹھیرا ہوا تھا۔ اُسنے ۲۲ نومبر کو شہزادون کے پہنچنے کے باب مین یہ خط ملکہ معظمہ کو لکھا۔

مین نے ایک قاصد کو ٹھیرا رکھا کہ شہزادہ البرٹ کے آنے کی خبر آپکو دون۔ شہزادے ۲۰۔ نومبر کو بخیر و عافیت یہان پہنچے۔ مین نے اُنکو دیکھا کہ وہ بڑے توانا و تازہ رہین۔ خاصکر شہزادہ **البرٹ** جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تندرستی و صحت کے لیئے خوشی سے بہتر کوئی معجون نہین۔ اُسکو تم سے بڑی محبت ہے اور تمہارا ذکر وہ بڑی حیا کے ساتھ کرتا ہے۔ اُسکی طبیعت طرب انبساط و ظرافت سے بھری ہوئی ہے۔ بڑا ہی عمدہ مصاحب ہے ۔

شہزادہ نے اپنے دل کا حال ایک اپنے دلی دوست کو خط مین اس طرح لکھا ہے۔

پیارے **لوان سٹین** اگرچہ مین اسوقت طرح طرح کے کامون کی کثرت سے پریشان خاطر ہو رہا ہون۔ مگر مین چند منٹ کی فرصت نکالتا ہون کہ اپنے سچے دوست کو اپنی خوشخبری براہ راست سناؤن۔ ہان صاحب اب مین دولھا ہون اور عنقریب ۴۔ فروری کو مین اپنی محبوبہ کے ساتھ ہم آغوش ہو جاؤنگا۔ جب میری آخر ملاقات ہوئی تھی مین نے اس معاملہ کا ذکر کیا تھا۔ اسکے بعد آسمان زیادہ تاریک ہوتا گیا۔ **ملکہ** نے میرے چچا شاہ **بلجیم** سے کہدیا کہ شادی کا معاملہ ملتوی ہوا۔ چار سال تک مین شادی کا نام نہین لونگی۔ مین نے بھی چپ چاپ ارادہ مصمم کر لیا کہ اس التوا کا انتظار نہین کرونگا اور اپنی شادی کے ارادہ کو فسخ کردونگا۔ مگر خدا کی مرضی یہ نہ تھی۔ جب مین یہان آیا تو دوسرے ہی دن سے ملکہ نے بڑی عنایت کرنی شروع کی۔ اور دو دن بعد تو اُسنے مجھے خلوت مین بلا کر اپنا ہاتھ اور دل میرے حوالہ کیا۔ آپ اِس بات کو ہرگز کسی سے نہ کہیئے گا۔ اِس راز سے سوائے میرے بھائی اور ماں کے کوئی واقف نہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ ملکہ وکٹوریا مین وہ ساری لیاقتین ہین جس سے گھر مسرت گاہ بنتا ہے و

مجھے بالکل دل سے چاہتی ہے۔ مین بڑا طالع ور اور خوش نصیب ہون۔ مگر کانٹے بھی میرے گرد موجود ہین
بہت سے جھگڑے بھی اٹھین گے۔ مارچ مہینے نے میرے لیئے بہت سے طوفان جمع کر رکھے ہین۔
اپنے دیس کی جدائی اپنے عزیز کوبرگ اور دوستون کا فراق میرا بڑا جان خراش ہے۔ اب بتاؤ دوست
کب ملوگے ہ یہ خط کسی کو دکھانا نہین فقط ایلبرٹ

ایک شخص نے جو انگلستان مین پیدا ہوا تھا مگر جرمن مین تعلیم و تربیت پائی پائی تھی وہ شہزادہ کے
حال سے خوب واقف تھا۔ ایک اخبار مین اسکا مفصل حال یہ چھپوایا ہے۔ جو نیچے لکھا جاتا ہے۔

سب کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی ہین کہ دیکھیئے ملکہ معظمہ کا شوہر کون شخص ہوتا ہے اور جمہور
کی توجہ شہزادہ البرٹ کی طرف ہو رہی ہے۔ اگر آپ اپنے نامور اخبار مین شہزادہ کا حال شائع کرینگے تو
آپکے اخبار خوانون کو نہایت پسند آئیگا۔ اسلیئے لکھا جاتا ہے۔ اُسکے لڑکپن کے حالات لکھنے کے لیئے
یہ کافی ہے کہ اُسکے دلمین وہ بیج بوئے گئے۔ جن کے ثمر نیک کرداری اور حسن لیاقت ہوتے ہین۔
اسلیئے بس یہ لکھنا کافی ہے کہ اسنے اور اسکے بھائی نے جو وارث سلطنت ہی۔ بڑی احتیاط سے تعلیم
پائی ہے انکا اُستاد **فلورس چیز** بڑا قابل عالم عاقل و نیک فاضل تھا۔ جب شہزادے
بون کی **یونیورسٹی** مین گئے ہین تو وہ اُنکے ہمراہ تھا۔ اور وہان انھونے ایک ہینوور افسر سے
جنگی قواعد سیکھی۔ شہزادہ البرٹ نے مختلف تعلیم کی اعلےٰ درجہ کی شاخون ہی پر توجہ نہین کی بلکہ اپنی
فرصت کے گھنٹون مین ان سائنسون پر بھی توجہ کی جو علم کے زیور کہلاتے ہین جیسے کہ علم نباتات علم
کیمیا۔ علم معدنیات۔ سنکھ ودیا۔ علم طائر وغیرہ۔ اور اُس نے بھائی کے ساتھ ایک عجائب خانہ کی بنا
قائم کی۔ اور اسمین عجیب عجیب چیزون کے نمونے جمع کیئے۔ باوجود ان علوم کی تحصیل کے فنون کی تحصیل
مین بھی غفلت نہین کی۔ شہزادہ البرٹ مین ایک خداداد استعداد مصوری کی ہے۔ علم موسیقی مین ایسی
مہارت حاصل کی کہ نئے نئے سرون اور راگون کو موزون کرنے لگا۔ وہ اہل صنعت کا تو مائی باپ ہے انکے
جوہر لیاقت کے پرکھنے کے لیئے بڑا جوہری ہے۔ کالج مین جن مضامین کو اُس نے سیکھا وہ پولیٹکل
اکونومی (علم سیاست مدن) **جیورس پروڈنس** (اصول قوانین) وغیرہ قدیمی زبانون کا
علم ادب۔ یہ سب علوم جرمن کے ایک فاضل اجل سے سیکھے۔ یہ تحصیل علم اس عمر مین تعجب خیز تھی اور بڑی عمر
مین وہ ذلیل نہ تھی۔ اس تعلیم ہی نے ممتاز آدمیون مین شہزادہ کو ممتاز و سرفراز کر دیا۔ اگرچہ اسکو سیدانی

شہزادہ البرٹ کی تعلیم اور ملکہ معظمہ کی شادی کا مضمون

اشغال کا بڑا شوق تھا۔ مگر یہ شوق کبھی ایسا غالب نہین ہوا کہ اُس نے تحصیل علم کے اشغال سے غافل کر دیا ہو۔ اور علم پڑھانے سے باز رکھا ہو۔ اسلیئے وہ ان تفریحات مین زیادہ مصروف نہوتا تھا +

اگرچہ صاحب حسن جمال تھا مگر خود نما اور خود فروش نہ تھا۔ وہ شہزادون کے لیئے ایک نمونہ تھا اسکا چال وچلن طریقہ و رویہ ایسا تھا کہ وہ انتظام خانگی کے لیئے ایک نمونہ تھا۔ اسکی برادرانہ اور فرزندانہ محبت قابل تعریف تھی اُسنے جو اپنی سوتیلی مان سے سچی محبت اور اُسکا ادب پاس لحاظ کیا ہے اُنکے دیکھنے سے لوگون کا دل خوش ہوتا ہے۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ آخر سال مین دونون بھائیون مین یون جدائی ہوئی کہ بڑا بھائی وارث سلطنت تو شاہ سیکسن کا ملازم ہو گیا۔ اور شہزادہ البرٹ اٹلی کی سیر کو چلا گیا۔ اس طرح دونون بھائی بغیر آپس مین ملے جدا ہو گئے۔ شہزادہ ایلبرٹ خوش مزاج ہے۔ اسکا دل محبت منزل ہے۔ ہمراہیون کے ساتھ مزاح بہت کرتا ہے۔ جب وہ کوئی بیہودہ حرکت کرتا ہے تو اُسے خوب سمجھتا ہے مگر اس بات کو ہنسی مین ایسا ڈال دیتا ہے کہ اُس سے کسی کا دل نہین دُکھتا۔ وہ ایک خوش طبعی کی بات معلوم ہوتی ہے۔ خوشامد و دھوکہ بازی سے اُسکو نفرت قلبی ہے۔ مردم شناسی مین کمال ہے۔ آدمیون کی بات چہرہ سے پہچان جاتا ہے۔ ہر چیز کے سارے رخون و پہلوؤن کو بڑے غور و خوض سے دیکھتا ہے اور اُنکو جانچتا ہے اور پرکھتا ہے اور اُنپر اپنی عقل والا سے رائے صائب قائم کرتا ہے بہت سے دلچسپ قصے اسکے بیان ہو سکتے ہین۔ مگر وہ اس سبب سے نہین بیان کیئے جاتے کہ شہزادہ کے کانون کو گران معلوم نہ ہون۔ اب صرف یہ بیان کرنا باقی رہا۔ کہ ہر انگریز خواہ وگ ہو یا ٹوری ہو ملکہ معظمہ کے ساتھ اسکی شادی ہونے سے خوش ہے کہ وہ شوہر کے تمام حقوق کماحقہ ادا کریگا +

حضرت علیا نے اپنے دوست بیرن سٹوک میر کو یہ مژدہ جلد سنایا جسکو وہ سنکر حیرت مین آگیا۔ کیونکہ تھوڑی مدت گزری تھی کہ ملکہ نے اس سے کہا تھا کہ ہم اپنے کوارپنے کی حالت بدلنے کا ارادہ مدت تک نہین کرینگی۔ اب اُنہون نے دفعتہً یہ لکھا کہ اس وقت مجھے اپنی اِس خطا کا خیال ایسا ہے کہ مین نہین جانتی کہ اپنے خط کو کیونکر شروع کرون۔ مگر مین وہ مژدہ سناتی ہون کہ مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے معاف کر دینگے۔ البرٹ نے میرا دل بالکل لے لیا ہے۔ اور آج صبح کو میرے اور اُسکے درمیان سب باتون کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ مجھے خوش رکھے گا اور میرا اپنا بھی یقین ہے کہ مین اسکو خوش رکھونگی +

اس نسبت قرابت کے متعلق ملکہ و وزیر اعظم کا بیان

اس نسبت قرابت کے باب مین گرین ویل صاحب لکھتے ہین کہ اس معاملہ مین ملکہ معظمہ نے **میل بورن** وزیر اعظم کیطرف ذرا التفات نہین کیا۔ اس معاملہ کی ساری باتون کو خود فیصل کیا اس سے ذرا اصلاح و مشورہ نکیا۔ اور نہ اپنے ارادہ پر اُسکو مطلع کیا۔ وزیر نے ملکہ سے عرض کیا کہ جو افواہین اُڑ رہی ہین نہ مین اُنسے لاعلم ہون، نہ حضور۔ مجھے یہ خیال نہین ہے کہ مین آپکے ارادہ کو دریافت کرون بلکہ مین اسکو اپنا فرض سمجھتا ہون کہ آپ کو مطلع کردون کہ اگر آپ کا کوئی ارادہ ہو تو ضرور ہے کہ آپ اُسکو وزراے سلطنت پر اعلان کردین تو ملکہ نے ارشاد کیا کہ مجھے آپسے کچھ کہنا نہین لیکن ہفتہ کے بعد۔ اُنہون نے اپنے وزیر کو آگاہ کیا کہ سارا معاملہ فیصل ہوگیا ہے۔ اس سے ملکہ کی عجیب آزاد منشی اور بے تعلقی ظاہر ہوتی ہے۔ جسکی نسبت لیڈی گرے صاحب کہتی ہین کہ اس آزادانہ خصلت کے بڑے نازک نتایج ہین کہ جب ملکہ نے اس معاملہ مین **میل بورن** سے کوئی تعلق نہین رکھا تو جب وہ بڑی ہونگی تو ان وزرا سے جنکو وہ پسند نہین کرتین نہ اُنکی پروا رکھتی ہین کیونکر معاملات کرین گی +

اصل حقیقت حال تو معلوم نہین مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امر مین **میل بورن** ملکہ سے آزردہ نہین ہوا۔ وہ بدستور اُن پر مہربان رہا۔ ملکہ نے اپنے نزدیک مناسب وقت ۱۴ اکتوبر کو یعنے نسبت قرابت ہونیسے ایک دن پہلے میل بورن کو مطلع کیا کہ اُنہون نے شہزادہ کو اپنے شوہر ہونیکے لیۓ پسند کیا ہے ملکہ نے اپنے جرنیل مین لکھا ہے کہ میل بورن نے اس نسبت قرابت پر اپنا بڑا اطمینان خاطر ظاہر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ اس شادی کرنے کو لوگ بڑی خوشی سے قبول کرینگے۔ وہ شادی کے باب مین خود بڑے متفکر بیٹھے ہین اور پھر ایک مربیانہ انداز سے کہا کہ آپ کو بڑی راحت و آسایش اس سے حاصل ہوگی۔ عورت خواہ کسی درجہ کی ہو وہ تنہا کسی مدت تک ایک حال پر قایم نہین رہ سکتی +

جب شہزادے وطن کو سدھارے چند ہفتہ شہزادی کے اُنکے ساتھ بڑی خوشی و خرمی سے گزرے تھے اب تنہائی مین اُنکا دل گھبراتا تھا۔ وہ اُن ہی راگون اور گیتون و نغمون سے اپنا جی بہلاتی تھین جو شہزادہ موزون کرکے اُنہین دے گیا تھا۔ شہزادہ چلتے وقت اُنکی اپنی تصویر بھی دے گیا تھا جسکو ملکہ نے اپنی چوڑی مین نصب کرکے اپنی تقویت دل کا تعویذ بنایا تھا +

آپ فرماتے ہیں کہ میری کم عمر دلہن پر کیا گزرتی ہوگی جب وہ اپنے کمرہ مین تنہا چپ چاپ اُداس بیٹھتی ہوگی۔ اِس خیال کا اثر میرے دل پر ایسا ہوتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ پر لگا کے اُڑ جاؤن اور اپنی دُلہن کے دل خوش کرنیکے لیئے اُسکے پاس جا بیٹھون"۔ اِسکے جواب مین ملکہ نے لکھا کہ "یہ الفاظ کم عمر۔ میری دلہن۔ ایسے شیرین و دلربا ہین کہ جنسے محبت و الفت ٹپکی پڑتی ہے۔ اور وہ آیندہ سالون کی مسرت و انبساط کی بشارت سناتے ہین"۔ شہزادہ نے اپنی دُلہن کو لکھا "میرے تو تصور مین بھی نہین آسکتا کہ مین کیسا محبوب آپکا ہوگیا ہون۔ میری خوشی کی انتہا یہ ہے کہ مین یہ جانون کہ آپ مجھے عزیز رکھتی ہین۔ مین نہین جانتا کہ جب یہ خوشی میرے پاس ہوگی تو مین کیا نہ کرونگا"۔ پھر وہ بیان کرتا ہے کہ میری نانی صاحبہ کو میری جدائی کا بڑا افسوس ہی مگر اُن کی امید ہے جو میرا یقین ہے کہ مین جسقدر خوشی کو چاہ سکتا ہون کہ وہ حاصل ہو وہ اپنی عزیز وکٹوریا سے حاصل کرسکتا ہون۔ ایسی باتون سے مین اُنکے دل کو تسکین دیدیتا ہون۔ پھر اپنے عزیز وطن **کوبرگ** سے شہزادہ لکھتا ہے کہ مین آپ ہی کے خیال مین سرتاپا مستغرق رہتا ہون۔ آپکے چھوٹے کمرہ مین جو گھنٹے آپکے ساتھ گزرے ہین اُنکو مین اپنے ایام زندگی کا سب سے زیادہ خوشترین حصہ سمجھتا ہون۔ ہمیشہ آپکے ساتھ رہنے سے جو خوشی حاصل ہوگی۔ اِسکی صاف تصویر مین اپنے تصور مین بھی نہین بنا سکتا۔ پھر نہایت سنجیدگی و محبت سے لکھتا ہے کہ **کوبرگ** کے چرچ کے اندر جس گھنٹے مین مین سیکرمینٹ لینے گیا خدا مجھے مواخذہ نہ کرے کہ اس مقدس تبرک لینے کے وقت مین بھی مجھے آپ ہی کا خیال تھا کہ مین خدا سے دعا مانگتا تھا کہ وہ آپ کو صحت روحانی عطا کرے۔ خدا اپنی برکتون کے دینے سے انکار نہین کریگا۔

یہ سارا بیان ہمنے اُنہین کی زبانی نقل کیا ہے جو اِس نسبت قرابت کے اہتمام مین تھے ملکہ معظمہ کا اپنے تئین شہزادہ سے درجہ دوم پر رکھنا اور بار بار یہ فرمانا کہ وہ میری خاطر سے اپنے نقصانون کا متحمل ہوا۔ ایسی نیک دلی و منکسر المزاجی کی مثال ہے کہ اس سے زیادہ کامل کوئی مثال کسی فیاض و پاک نفس عاشق کے انکساری کی نہین ملے گی۔ جس روز اِس قلعے مین یہ نسبت قرابت قرار پائی عجب ہنگامہ انبساط و نشاط گرم تھا۔ اولیاے دولت مین چہل پہل ہو رہی تھی۔ قاصد چارون طرف اِس خوشخبری کی تحریرون کے انبار لیئے دوڑے جاتے تھے خط و کتاب جو اِس باب مین ہوئی اُس کو تم اوپر کے صفحون مین پڑھ لو۔

ملکہ معظمہ جب اِس حد سے گزرین جہان میل اور دیا ملتے ہین تو جو خودرائی و خود پسندی بمقتضائے جوانی اُن مین تھی وہ اُن کی طبیعت سے ایسی دور ہو گئی کہ پھر عمر بھر اُنکے پاس نہ آئی کہ اُن کی نوجوانی ہی کی خودرائی کی خصلت نے زور کو دوچند کرتی ملکہ کے مصاحب نے اس زور کو اُبھرنے اور اوپر چڑھنے نہ دیا۔ اُنکو منکسر المزاج بنا دیا*

باب دہم

شادی کا بیان و میل بورن کی وزارت

پنی پوسٹ کی اصلاح ۱۸۴۰ء

میل بورن کی وزارت کے اختیارات وحکومت کی معاودت نے بجٹ کی تجاویز مین ایک اصلاح پیش کی جو قانون بنکر نافذ ہوئی۔ جس مین ملکہ معظمہ کی رعایا نہال اور آسودہ حال ہو گئی اور اُنکے درمیان رشتہ الفت قائم ہو گیا*

پنی پوسٹ کا جاری ہونا

انگلستان مین پنی پوسٹ ایسا ہی ہے جیسے یہان پیسے کا کارڈ یا آدھ کا ٹکٹ ہے۔ اتنے انگلستان مین خطون پر محصول لگنے کی شرحین گران اور مختلف تھین۔ فاصلہ پر۔ وزن پر اور نیز خط کی ہیئت پر محصول کی شرحین بدل جاتی تھین۔ ایک مقام سے جو دوسرے مقام پر خط جاتا تو اُسپر مختلف محصول لیا جاتا تھا۔ کل یونائیٹڈ کنگڈم مین بحساب اوسط فی خط چھ پینی (۶ء) محصول پھیلتا تھا۔ اسکے سوائے اگر خط کاغذ کے ایک تختہ سے زیادہ کاغذ پر لکھا جاتا تو محصول کی شرح اور بھی بڑھ جاتی۔ پارلیمنٹ کے ممبرون کو ایک خاص حد تک اور گورنمنٹ کو کُل خطون کا محصول معاف تھا۔ خواہ وہ کتنے ہی بھیجین۔ وہان شاہی آدمیون کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنا یا پرایا خط فقط خط کے سرنامہ پر اپنا نام لکھکر بھیجدین اور محصول سے معاف رہین۔ جسکے معنی یہ تھے کہ جو لوگ خطوط کے محصول دینے کا مقدور رکھتے ہین وہ تو محصول سے معاف رہین اور جو کم مقدور ہین وہ خطون کا بھاری محصول دین*

ڈاک خانہ کے اِس بیہودہ انتظام سے ہر مقام پر لوگون کو سخت تکلیف پہنچ رہی تھی۔ منجملہ اور نقصانون کے ایک نقصان یہ بھی تھا کہ جو لوگ عام اسباب رسانی کے کارخانون کے مالک تھے

پوشیدہ پوشیدہ خطوط رسانی کرتے تھے۔ خطوں پر جو گورمنٹ کی شرح محصول تھی اُسکو کم کر دیتے تھے اور چوری سے اپنی ڈاک خوب چلاتے تھے۔ اپنے اِس ناجائز وخلاف قانون کام کو جائز تجارت سمجھتے تھے۔

برسوں تک مین چسٹر اور لنڈن کے درمیان خطوں کے پانچ چھ حصے اسیطرح آتے جاتے رہے ایک بڑی نامی تجارت گاہ تھی جسکے سرشتہ خط تو ایسے ڈاکخانوں کی معرفت جنکا نام زمین دوز ڈاکخانہ رکھا گیا تھا بھیجے جاتے تھے اور ایک خط گورمنٹ کے ڈاکخانہ میں بھیجا جاتا تھا۔ قاعدہ تھا کہ جب کاغذ ایک تختہ سے زیادہ تختوں پر خط لکھا جاتا تو اُسپر زیادہ محصول لگتا تو اُسکے گھٹانے کیلئے یہ جعلسازی ہوتی۔ کہ ڈاکخانے کے ملازم اُن مہروں مین جعلسازی کرتے جو اِس شناخت کیلئے لگائی جاتی تھین کہ محصول زیادہ لگایا جائے یا نہین۔

سر رولینڈ ہل صاحب نے ارزان اور یکساں نظام خطوں کے محصول کا ایسا پیش کیا جسکا احسان سب مہذب سلطنتوں نے مانا۔ اور جن سلطنتوں مین ڈاک کا انتظام تھا۔ انہین کے نظام کو اُنھوں نے اختیار کیا۔ صاحب معروف بڑے عالی خاندان تھے۔ ابتدائے عمر سے اُنکو ہندسوں کے جوڑنے کا شوق تھا اِسی سبب سے اُنھوں نے ایسی تحقیقاتین کین کہ ڈاکخانوں مین کتنے خط پڑتے ہین اور اُنکی تعداد کو آبادی کی تعداد سے کیا نسبت ہے۔ خطوط رسانی کا خرچ کیا ہوا۔ ہر خط کے پہنچانے کا خرچ ڈاک کے افسر کیا لگاتے ہین۔ جب اُنھوں نے اِس محصول کی سختی کا ایک صحیح واقعہ سُنا تو اُن کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ وہ محصول کی سختی کے دور کرنے پر دل وجان سے مصروف ہوئے۔ یہ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ نوجوان شاعر مسٹر کول رج نے دیکھا کہ ایک عورت کو چٹھی رسان نے خط دیا۔ عورت نے خط کو ہاتھ مین لیا اور اُسکو اُلٹ پلٹ کر کے دیکھا اور چٹھی رسان کو واپس کیا اور کہا کہ میرے پاس محصول دینے کے لیئے نہین ہے۔ جب صاحب موصوف کو معلوم ہوا کہ یہ خط اُس عورت کے بھائی کا تھا تو اُنکو رحم آیا اور محصول کا ایک شلنگ دیکر خط عورت کو دلوادیا۔ اگرچہ عورت کی مرضی یہ نہ تھی کہ وہ اسطرح اُس کو خط دلوائین۔ جب چٹھی رسان نظر سے غائب ہوا تو اُس عورت نے لفافہ کے اندر سے ایک تختہ کاغذ کا جسپر کچھ نہین لکھا تھا صاحب موصوف کو دکھایا۔ اور کہا کہ ناحق آپنے اپنا روپیہ ضائع کیا۔ جب میرا بھائی لنڈن گیا تھا تو مجھ مین اور اُسمین یہ بات ٹھیر گئی تھی کہ جب ہم خیر وعافیت سے ہون تو ہر سہ ماہی مین ایک خط اسیطرح ایک دوسرے کے پاس بھیجا کرے اور وہ واپس کر دیا کرے۔ اسطرح ڈاک کے محصول سے خرچ کرنے کے اُٹھیرا کہ،

دوسرے کی خیر وعافیت معلوم کریا کرین۔ یہ حکایت تو بہت آدمیون کے دلمین اورزبان پرتھی مگر
یہ اس جوانمرد مسٹر ہل کا دل تھا کہ اسسے سُنکر ہلگیا اور یہ سمجھکر کہ ڈاک کے محصول مین کوئی خرابی ایسی ہے کہ
جسکے سبب سے بہن بھائیون مین خیروعافیت دریافت کرنیکے لیئے یہ فریب بازی ہوتی ہے وہ اُسکے مٹانے
مین ہمہ تن ساعی ہوا÷

مسٹر ہل بتدریج اپنے دلمین محصول ڈاک کی اصلاح کے منصوبے کو پکاتے رہے۔ سنہ ۱۸۳۷ع
مین ایک پمفلٹ (رسالہ) کی صورت مین جسکا نام اُنھون نے ریفارم آف پوسٹ آفس (ڈاک کے سررشتہ
کی اصلاح) رکھا تھا۔ دنیا کے روبرو پیش کیا جسکو لوگ دیکھکر متحیر ہوئے کہ اسمین کیا کیا باتین قابل تعمیل
لکھی ہین۔ مسٹر ہل کے نظام کا اصل اصول یہ تھا کہ خطوط رسانی مین ڈاک کا خرچ خفیف ہوتا ہے اور فاصلہ
کی زیادتی تھوڑی ہی افزایش محصول مین کرتی ہے÷

اس پمفلٹ مین آپنے یہ تدابیر پیش کین کہ ڈاک کا محصول اتنا گھٹایا جائے کہ وہ کم از کم ہو جائے
اور اُسکے ساتھ خط رسانی مین تیزدوانی زیادہ کی جائے اور ڈاک کا کئی کئی دفعہ جلد جلد کام کیا جائے۔ گورمنٹ
جس اصول پر حساب کرتی تھی اُسکے بالکل برخلاف مسٹر ہل کا اصول تھا۔ گورمنٹ کا تو یہ اصول تھا کہ خطون
پر جسقدر محصول زیادہ لیا جائیگا اُتنی ہی محصول کی آمدنی زیادہ ہوگی۔ اسکے برعکس ہل صاحب کا اُصول تھا یہ
کہ جسقدر محصول کم لیا جائیگا۔ اُسیقدر منفعت زیادہ ہوگی۔ اسلیئے اُسنے یہ سفارش کی کہ ڈاک کے سارے
محصولون کی جگہ صرف یکسان محصول آدھے اونس کے وزن پر ایک پینی کُل یونائیٹڈ کنگڈم مین محصول لیا
جائے اور اسمین فاصلون پر کچھ خیال نہ کیا جائے خواہ وہ کتنے ہی دور دراز ہون۔ پوسٹ آفس کے افسر
اس تجویز سے بہت ناراض ہوئے۔ پوسٹ ماسٹر جنرل لارڈ لچ فیلڈ نے ہوس آف لارڈس مین کہا تھا کہ آجتک
مین نے ڈاک کے باب مین جتنی بیہودہ وحشیانہ تجویزین سنی تھین اُن سب سے بدتر یہ تجویز ہے جو اب پیش ہوئی
ہے۔ ڈاک کو بارہ گنا بوجھ ڈھونا پڑے گا۔ اس سبب سے ڈاک کے اس صیغے مین جو لاکھہ پونڈ سالانہ کا خرچ ہوتا
ہے اس سے بارہ گنا خرچ ہوگا۔ ڈاک خانون کی دیوارین پھٹ جائینگی۔ جن رقبون پر ڈاک کے مکانات بنے
ہوئے ہین اُن مین کلرکون اور خطون کی سمائی نہوگی۔ ممکن نہین کہ اس بعید العقل دلیل پر کسیکو تعجب نہو
کیونکہ لارڈ لچ فیلڈ نے یہ بیان کیا کہ یہ تجویز اسلیئے کہ وہ پبلک کے لیئے بہت مبارک فرخ ہے عمل مین نہ آنی
چاہیئے۔ اُسنے اپنی دلیل مین یہ بات بیان نہین کی جو اکثر آدمی کہہ رہے تھے کہ پبلک اتنے خط بھیجنے کی نہین

جتنی اس تجویز کے مجوز توقع کر رہے ہین بلکہ یہ بیان کیا کہ پبلک اتنے خط بھیجے گی کہ پوسٹ آفس کا ناک مین دم آجائیگا۔ خطون کے پہنچنے مین عوام کو ایسی آسانی ہوجائیگی کہ وہ ملازمین ڈاک کو ایسی تکلیف دینگے کہ وہ اُسکے متحمل نہو سکین گے۔ ایک اور افسر محکمۂ ڈاک کا کرنیل میرلی یہ کہتا تھا کہ مین ڈاک کے اعلیٰ افسرون سے یہ کہتا ہون کہ یہ تجویز نہین چلے گی۔ گورمنٹ خود اُسکو منسوخ کر دے گی۔ تم اپنی طرف سے کوئی ایسی حرکت نکرو جس سے یہ معلوم ہو کہ اسکے اجرا مین یہ حارج ہوتے ہین۔ ہم گورمنٹ کے ملازم ہین یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوئی کام ایسا نکرین کہ جسکے سبب سے کوئی الزام گورمنٹ کے ذمہ عاید ہو۔ یہ توچندان حیرت کی کوئی بات نہین کہ پوسٹ آفس کے ذہن مین کوئی ادربات سوائے اس تجویز کے ناکام ہونے کے نہ آئے۔ حیرت تو اسپر ہے کہ سڈنی سمتھ جیسا لائق عاقل فرزانہ ممبر پارلیمنٹ کا یہ کہے کہ پینی پوسٹ مین لاکھ پونڈ کی آمدنی میرے دوست مسٹر وار برٹن کی خاطر خاک مین ملتی ہے۔ یہ صاحب پارلیمنٹ کے ممبر تھے ایک دوسرے ممبر پارلیمنٹ مسٹر والیس کے ساتھ ملکر ہل صاحب کی تجویز کی حمایت کرتے تھے۔ سڈنی سمتھ نے یہ بھی کہا کہ مین وگ منسٹری کا مداح ہون۔ انقلاب عظیم کے بعد جتنے کام انکے وزرا نے جیسے اچھے کیئے ہین ایسے اور وزرا نے نہین کیئے۔ مگر افسوس ہے کہ مسٹر ہل کی تجویز کا قبول کرنا انکی ضعف عقل پر دلالت کرتا ہے اور عقلمندون کے کان کھڑے کرتا ہے۔ اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہل کی تجاویز جیسی آسانی سے وزارت نے قبول کرلین ایسی توقع نہ تھی۔ جسوقت کہ مسٹر ہل کا یہ پمفلٹ شایع ہوا ہے اُسوقت سررشتۂ ڈاک کے حالات کی تحقیقات ایک کمیشن کر رہا تھا اُسنے مسٹر ہل کی تجویز پر بہت توجہ کی اور اُسکے حق مین اچھی رپورٹ بھیجی۔ گو پوسٹ آفس اُسکو یقین دلاتا تھا کہ اس سے آمدنی کا نقصان اسقدر ہوگا کہ وہ اُٹھایا نہ جائیگا۔ پارلیمنٹ مین مسٹر والیس نے جنکا نام اوپر بیان کیا گیا ہے ایک کمیٹی مقرر کرنے کی تحریک کی کہ وہ ڈاک کے سارے کامون کی خوب چھان بین کرکے رپورٹ کرے جو مسٹر ہل نے اپنے پمفلٹ مین ڈاک مین محصول لگنے اور اُسکے وصول ہونیکا طریقہ بتلایا ہے کمیٹی نے بڑے صبر استقلال سے اس امر مین بڑی توجہ سے تحقیقات کی۔ اور آخرکار اسکی سفارش کی کہ اُسکے موافق یکسان محصول لگایا جائے +

مسٹر ہل جانتے تھے کہ اس محصول کے گھٹنے سے خطون کی تعداد زیادہ ہوجائیگی تو سرکارون کو پینیون کے جمع کرنیسے فرصت نہین ملے گی۔ اسلیئے ضرور ہے کہ خط کا فرستندہ محصول ادا کرے۔ انہون نے پوسٹج اسٹمپ (ڈاکخانہ کے ٹکٹ) نکالنے کی تجویز مسٹر چارلس نائٹ کی بتائی ہوئی اختیار کی۔ ٹکٹ تیار

کیا گیا۔ جس مین ملکہ معظمہ کا چہرہ بنایا گیا۔ جسکے سبب سے ساری دنیا نے اِنکے چہرہ مبارک کی زیارت کی۔ گورنمنٹ نے اِس تجویز کے منظور کرنے مین اپنی عالی ہمتی کے ساتھ فیاضی دکھائی۔ اول سال مین ڈاک کی آمدنی مین کمی ہوئی تو پارلیمنٹ نے اسکی پروا نہین کی۔ بلکہ اس تجویز کے سبب سے آیندہ نقصان اُٹھانے پر بھی اپنی رضامندی ظاہر فرمائی۔ اہل تجارت نے بھی اسمین اپنی منفعت اور آسایش کے سبب سے بہت زور دیا۔ اور بہت سی درخواستین اِسکے جاری رہنے کیلئے دین۔ آخر کار گورنمنٹ نے ایک بل تیار کیا جس مین مسٹر ہل کی تجویز اختیار کی کہ سوائے اُن خطون کے جو بکار ملکہ معظمہ بھیجے جائین اور خطون کے لیے محصول معاف کرنے کا طریقہ موقوف کیا جائے۔ ابتدا مین گورنمنٹ نے یہ تجویز کی کہ ہاف اونس کے وزن کے خط پر چار پنس محصول لگایا مگر سنہ ۱۸۴۰ء مین یہ قانون پاس کردیا کہ کل یونائیٹڈ کنگڈم مین سب جگہ پر خط پر جسکا وزن آدھے اونس سے زاید نہو ایک پینی کا ٹکٹ لگایا جائے۔ اِس تدبیر پر کامنس ہوس اور لارڈس ہوس دونون مین مخالفت ہوئی۔ ڈیوک ولنگٹن نے فرمایا کہ مین اِس تجویز پر سخت اعتراض کرتا ہون مگر چونکہ گورنمنٹ نے اِسکے جاری کرنے کا ارادہ مصمم کرلیا ہے۔ اسلیئے مین چاہتا ہون کہ لارڈس ہوس مین اسپر مخالفت نہ کیجائے۔ کامنس ہوس مین سر روبرٹ پیل اور مسٹر گولبرن نے مخالفت کی۔ دونون نے اِس تجویز پر تبر اکیا۔ اور کہا کہ یہ تدبیر آمدنی کی کمی کے سبب سے ملک کو ایک بلا مین مبتلا کریگی۔ یہ ساری مخالفتین دھری رہین تدبیر مذکور ملک کا قانون ہوگئی۔ مسٹر رونٹہل کا اصول ساری مہذب دنیا نے اختیار کیا۔ اور رپورٹون سے اِسکے نتایج معلوم ہوتے ہین کہ خطون کے بھیجنے کی تعداد ہزارون گنی بڑھ گئی۔ ملکہ معظمہ کی سلطنت مین ملک کی تاریخ معاشرت مین یہ حیرت ناک کام ہے۔ یہ برٹش کی ذہانت وجدت کا نتیجہ تہا کہ اُسنے غیر ملکون کو اپنی پیروی کرنے سے فایدہ پہنچایا یہ امر مشتبہ ہے کہ ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین اسکی گورنمنٹ نے کوئی اور قانون ایسا جاری کیا ہو کہ اُسنے انگلینڈ اور ساری دنیا کی معاشرت مین ایسی منفعت عظیم پہنچائی ہو۔

پرایوی کونسل مین شادی کا اعلان

یہ تجویز ہوئی کہ جب تک سر رشتہ کے طور پر پرائوی کونسل مین شادی کا اعلان نہ کیا جائے اُسکا اعلان عام نکیا جائے۔ ملکہ معظمہ کی یادداشتون ہی سے سارا حال اِس نسبت قرابت کا تحریر ہوا ہے وہ ۱۵ اکتوبر کو اپنی یادداشت مین لکھتی ہین کہ مین نے بیوہ ملکہ اور تمام ارکین خاندان شاہی کو اپنی نسبت قرابت پر خطوط بھیجکر مطلع کیا اور سبنے جوابات میری خاطر خواہ بھیجے۔

۲۰۔ نومبر کو ملکہ معظمہ مع والدہ مکرمہ کے ونڈسر سے قصر بکنگہم مین رونق افروز ہوئین لارڈ میلبورن

نے پرائوی کونسل مین جو اعلان نامہ پیش کرنیکے لیئے تیار کیا تہا اُسیدن ملکہ معظمہ کے روبرو پسند کرنیکے پیش کیا +

ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ شادی کے مختلف انتظامون کے باب مین لارڈ موصوف سے میری بہت گفتگوئین ہوئین۔ شہزادہ کے وظیفہ سالانہ کیلیئے پچاس ہزار پونڈ کی رقم تجویز کیگئی لارڈ میلبورن نے کہاکہ بی نٹ کے نزدیک کوئی وقت اسمین پیش نہین ہوگی۔ الا اس صورت مین کہ شہزادہ آپکے بعد زندہ رہے۔ (یہ رائے اِس کی بالکل غلط نکلی) ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین نے کہا میرے خیال مین یہ امر نامناسب ہے۔ لارڈ میل بورن نے میرے ساتھ اتفاق کیا۔ مگر اسکے ساتھ یہ کہا کہ مجھے امید ہے کہ کوئی مشکل پیش نہ آئیگی +

اسی موقع پر لارڈ میل بورن نے ملکہ معظمہ سے عرض کیاکہ یہ احمقانہ کوشش ہوگی کہ یہ اظہار کیاجائے کہ شہزادہ کے رومن کیتھولک ہونے کی افواہ غلط ہین۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ یہ رپورٹ سراپا لغو و پوچ تھی یعنے شہزادہ کی رائین مذہب کے باب مین وہی تہین جو پروٹسٹنٹ مذہب کی ہونی چاہئین۔ لارڈ میل بورن نے ملکہ معظمہ سے عرض کیاکہ شہزادہ کے مذہب کے بتلانے مین خدشہ ہے۔ اسلیئے اعلان نامہ مین جو پیش ہوگا اسکا ذکر نہ کیا جائے آیندہ معلوم ہوگا کہ اِس فروگزاشت پر کیا کیا حاشیے چڑہے ہین +

۲۳۔ نومبر کو پرائوی کونسل کا اجلاس ہوا۔ اسی ۸۰ سے زیادہ ممبر بکنگہم کے قصر کے کمانچہ مین جمع ہوئے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین ٹہیک دو بجے گئی۔ کمرہ آدمیون سے بہرا ہوا تھا مگر مین شکل سے کسی کو پہچانتی تھی۔ لارڈ میل بورن مجھے محبت کی نگاہون سے چشم پرآب دیکھ رہا تہا مگر وہ میرے نزدیک نہ تہا۔ جب مین نے اعلان نامہ پڑہا تو میرے ہاتھ کانپتے تھے۔ مگر مین نے پڑہنے مین کوئی غلطی نہین کی۔ مین اُسے ختم کرکے بہت خوش ہوئی اور خدا کا شکر بہیجا۔ لارڈ لینسڈون نے پرائوی کونسل کیطرفسے اس مبارک پسندیدہ اعلان نامہ کے انطباع کی اجازت چاہی۔ مین نے اجازت دیدی پھر مین کمرہ سے نکلی۔ یہ سارا کام دو تین منٹ مین ختم ہوگیا۔ مین چہوٹے سے کتبخانہ کے کمرہ مین کہڑی تھی کہ کیمبرج کے ڈیوک نے وہان آنکر مجھے مبارکباد دی +

ملکہ ایک چوڑی پہنتی تہین جسمین شہزادہ کی تصویر چسپان تھی۔ وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ کونسل

مین اعلان نامہ کے پڑہنے مین اُس تصویر کے دیکھنے سے مجھے تقویت ہوتی تھی۔ اُنہون نے اُس رات کو مع اپنی والدہ کے ونڈسر مین مراجعت کی۔ اعلان نامہ جو پڑھا گیا وہ یہ تھا۔

اُسوقت مین نے آپ سب صاحبون کو لیئے بلایا ہے کہ آپ کو اپنے اِس ارادہ سے مطلع کرون جو میری رعایا کی بہبودی اور میری آسودگی سے متعلق ہے۔

یہ میرا ارادہ ہے کہ مین سیکس کوبرگ اور گوتہا کے شہزادہ البرٹ سے اپنا عقد کرون۔ مین اِس عقد کی جسکا مین نے اقرار کیا ہے عظمت سے خوب واقف تھی اور مدت تک مین نے سوچ سمجھکر اور یہ پورا یقین کر کے اختیار کیا ہے کہ اُسی قادر مطلق کے فضل و کرم سے میرے گھر کو سُکھ چین ہوگا۔ اور میری رعایا کی مقاصد براری ہوگی۔

مین نے مناسب جانا کہ پہلے سے مین آپکو اپنے ارادہ سے واقف کرون تاکہ آپ صاحب اِس امر سے مطلع ہو جائین جو میری اور میری مملکت کی بہبودی کے لیئے اہم ہے اور مین جانتی ہون کہ یہ میرا ارادہ میری پیاری رعایا کو مقبول خاطر ہوگا۔

پرائوی کونسل کے حالات مین مسٹر گریول لکھتے ہین کہ جتنے پرائوی کونسل کے ممبر تھے اُنہون نے مودبانہ درخواست کی کہ یہ اعلان نامہ عوام مین مشتہر کیا جائے ملکہ نے اِس درخواست کو منظور کیا۔

اول وہ گزٹ شاہی مین چھپا۔ پھر اُس سے اور اخبارون مین نقل ہوکر سارے ملک مین مشتہر ہوا۔ اِس پرائوی کونسل مین اُن ارکین سلطنت کا مجمع تھا جو کل قوم کے سب قسم کے آدمیون مین سربرآوردہ تھے جیسے کہ ڈیوک ولنگٹن اور لارڈ لینڈڈون۔ سر روبرٹ پیل وغیرہ وغیرہ جو امورات سلطنت مین اختیار رکھتے تھے۔ مگر اِس شادی کے باب مین وہ عملاً کوئی اختیار نہ رکھتے تھے۔ یہی ارباب کونسل دو برس ہوئے کہ ملکہ کی اطاعت اور خیر خواہی کا حلف اُٹھا چکے تھے۔ اُنکے روبرو ایک نوجوان لبست سالہ ملکہ کا جسکی سلطنت پر دو برس گزرے تھے اپنی نسبت قرابت کا اعلان کرنا بڑے جگر گردہ کا کام تہا۔ اگر پڑھنے کیوقت ہاتھ نہ کانپتے تو تعجب تہا۔ اِس وقت سو ممبر حاضر تھے۔ جن مین سے ساٹھ سے زیادہ شہزادہ کی وفات تک مر گئے۔ وہ تو بڑی بڑی عمرون مین مرے۔ دنیا مین اپنے کام پورے کیئے۔ جاہ و منصب پر پہنچ گئے تھے۔ مگر بیچارہ شہزادہ جسکے لیئے یہ مجمع ہوا تہا کہ ملکہ نے اُسکو اپنے شوہر بنانے کیلئے انتخاب کیا تہا وہ آدھی گھر دوڑ کر کے عین اپنے توانائی و جوانی مین اِس دنیا سے چل بسا گو اُسکے کام بڑے اچھے تھے مگر ناتمام تھے اُس نے جان نشانہ لگانے کا

قصد کیا تھا ہنوز وہ نظر کے سامنے نہ آیا تھا*

اس شادی کے قرار پانیسے ملکہ کے خاندان اور اُنکی مادر مہربان ہی کو خوشی نہین حاصل ہوئی تھی بلکہ کل ملک مین اُسکی بڑی خوشی وخرمی منائی گئی تھی۔ رعایا کو اپنی عزیز ملکہ دلی خیرخواہی ہی کی فقط خوشی نہ تھی بلکہ اس سبب سے بھی خوشی تھی کہ اسطرح انگلینڈ اور ہینوور مین بالکل جدائی ہوجائیگی۔ اور یہ خدشہ و اندیشہ جاتا رہیگا کہ خدانخواستہ ملکہ کی ناکامی کی صورت مین ڈیوک ہینوور انگلینڈ کا بادشاہ ہوجائیگا جس سے رعایا کو حد سے زیادہ نفرت تھی*

جب شہزادہ جرمن کو چلا گیا تو ہمیشہ اُسکی خط وکتابت ملکہ معظمہ کے ساتھ برابر جاری رہی۔ وہ اپنی یادداشت مین جس سے ہم بہت کچھ نقل کرتے ہین لکھتی ہین کہ شہزادہ نے جو خطوط اس زمانہ مین مجھے بھیجے ہین انکو مین سمجھتی ہون کہ گران بہا خزانے مین جو میرے قبضے مین ہین۔ اس زمانہ مین پریسیڈنشون کی تلاش ایسلیے ہوئی کہ وہ شہزادہ کے ہوس ہولڈ یعنے اہلکاران خانہ کی تجویز کرین کہ اسمین کون کون شخص مقرر ہونے چاہئیین۔ کم بختی سے ایک شخص جو منتخب ہوا وہ ڈنمارک کا شہزادہ جارج تھا۔ جو ملکہ این کا نہایت احمق اور ذلیل شوہر تھا۔ وہ پیئر بھی تھا۔ وہ لارڈ ہائی ایڈمیرل انگلینڈ کا بھی ہوگیا۔ مگر کوئی کار عظیم نہین کیا۔ ادنے کام کرتا رہا۔ شہزادہ جارج کے مقابلہ مین شہزادہ البرٹ کی شان وخوبی جب معلوم ہوتی ہے کہ کوئی اُسکو یون مقابلہ کرکے دیکھے کہ برسون کے بعد جب ڈیوک ولنگٹن نے شہزادہ پر اپنا زور ڈالا کہ وہ سپاہ کی افسری قبول کرلے تو اُسنے انکار کردیا۔ یہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہ شادی سے پہلے اس نے یہ مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ جو کوئی انگریزی خطاب وغیرہ اُسکے لیئے پیش کیا جائیگا تو وہ قبول کرنیسے انکار کریگا۔ اُسکا نام فقط شہزادہ البرٹ بغیر کسی خطاب کے مشہور تھا۔ جب مدتون تک اسکا اہل انگلینڈ نے تجربہ کرلیا کہ ملکہ معظمہ کے سارے کام اور اُسکے ایک ہی ہوتے ہین تو اسکو پرنس کونسورٹ کا خطاب دیا گیا کونسورٹ اُسکو کہتے ہین کہ جو ملکہ یا بادشاہ کے کاروبار سلطنت مین شوہر یا زوجہ شریک ہے۔ اور پرنس شہزادہ کو کہتے ہین*

جب انگلینڈ مین ملکہ کی نسبت قرابت کی شہرت ہوئی تو سب جگہ گھر گھر مین خوشی اور مبارک سلامت ہوئی۔ ملکہ نے جو شوہر پسند کیا اُسکو سب پسند کرتے تھے مگر اسکے برخلاف شہزادہ کے ملک کی یہ حالت تھی کہ دونون ڈچے کوبرگ اور گوتھا مین ایک کہرام مچ رہا تھا کہ ہائے شہزادہ ہمسے جدا ہوا۔ اور

سب آدمیون کی نسبت جدائی کا رنج و قلق نانی کو بہت زیادہ تہا وہ سمجہتی تہین کہ گو یہ ہجر آخری نہین ہے
مگر پورا اور پایدار ہے یہ خیال اُنکو ذرا تسکین نہین دیتا تہا کہ شہزادہ کو یہ دنیا کی حشمت و شان و شوکت حاصل
ہوگی - ۱۲ - دسمبر کو وہ ایک خط مین ڈیوک کوبرگ کو یہ لکہتی ہین ◆

ڈچس کوبرگ کا خط شادی کے باب مین

میرے پیارے ڈیوک   تمہارا خط مورخہ ۸ - دسمبر اتر سون پہنچا - مین اسکا بہت بہت شکر
ادا کرتی ہون - مجہے ایک اور خط سے بہی معلوم ہوا تہا کہ یہان اتوار کو نسبت قرابت کی رسوم ادا ہونگی
مجہے یہ بہی معلوم ہوا کہ تم تندرست اور خوش خرم ہو - مین بڑی بیقرار ہو رہی ہون کہ کسی کروٹ چین نہین
البرٹ کی خوش اقبالی جو آنے والی ہے وہ اس خیال کو دل سے دور نہین کرتی کہ وہ اس ملک سے جدا ہوجائیگا
اور میری ساری خوشی جاتی رہے گی - میرے البرٹ کا دل خدا تعالی ہمیشہ آسمانی بنائے رکہے - مین جانتی
ہون کہ ملکہ اسکی قدر و منزلت کرے گی - مین اس سے بڑی خوش ہون کہ ملکہ اس سبب سے کہ وہ جانتی ہین کہ
مین البرٹ سے بہت محبت رکہتی ہون میرے حال پر بہی نہایت شفقت و عنایت کرتی ہین - مگر اس محبت سے
مین البرٹ کی جدائی کا رنج نہین مٹا سکتی - خدا میرے آیرنسٹ کو سلامت رکہے وہی صرف میری راحت جان
اور امیدگاہ ہے - مین نے اپنے پیارے البرٹ کی منگنی کی شادی یون رچائی کہ آخر اتوار کو دوپہر کے بعد
لوگون کو بلایا - اور ملکہ کی پوری تصویر کو دکہلایا جسے دیکہکر وہ سب شاد شاد ہوئے ◆

کوبرگ مین شادی کی کارروائیان

۸ - دسمبر کو کوبرگ مین ملکہ انگلستان اور سیکس کوبرگ کے شہزادہ البرٹ کی نسبت
قرابت کا اعلان دہوم دہام سے کیا گیا - اس رسم کے ادا ہونے کے دو دن بعد ملکہ معظمہ کو شہزادہ حال
لکہتا ہے - کہ کل سے ایک دن پہلے اعلان کی رسم عظیم ادا کی گئی - وہ بڑی شان و شوکت کے ساتہ ادا ہوئی
اس دن میرے دل مین حب الوطنی کی بڑی تحریکین ہوئین ڈنر مین آپکا جام تندرستی تین سو آدمیون نے
جو وہان موجود تہے بڑی خوشی کے ساتہ پیا - رعایا کو ایسی خوشی تہی کہ گلیون مین اُنہون نے رات بہر بندوقین
ایسی چہوڑین کہ یہ معلوم ہوتا تہا کہ کوئی جنگ ہو رہی ہے ◆

شہزادہ ارنسٹ کا خط ملکہ معظمہ کے نام

میری پیاری پہوپہی زاد بہن   آپ نے جس عنایت دلی سے میرے خط کا جواب لکہا ہے
مین اسکا شکریہ ادا نہین کر سکتا - آپ جو ہمیشہ میرے حال پر لطف و کرم فرماتی ہین مین اُسکا کافی شکریہ
نہین ادا کر سکتا - البرٹ اور مین ایک جان اور دو قالب ہین - قطع نظر اس سے کہ وہ میرے بہائی ہین مین جیسی
اُس سے محبت اور اُسکی قدر و منزلت کرتا ہون وہ روئے زمین پر کسی اور کی نہین کرتا - شاید آپ میرا ان ہتکیلے الفاظ

پر آپ مسکرائینگی۔ مگر انکو مین اسلیئے لکھتا ہون کہ آپ ہم سے البرٹ کو نیکر کس قدر ہم سے لفع مین ہی ہین۔ اسکے اوضاع و اطوار جو معصومانہ صفات صاف دلی اور کشادہ روئی و سلامت روی کے رکھتے ہین وہ اول ہی ملاقات مین معلوم ہو جاتے ہین۔ اُپر اکثر آپ فدا ہوتی ہین۔ اُسکے چہرہ سے مردم شناسی و تجربہ کاری کم معلوم ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیاداری کی باتین نہین بناتا۔ اور اپنا کونشنس صاف رکھتا ہے۔ یہ نہین کہ وہ جانتا نہو کہ گناہ کیا ہوتا ہے اور دنیا کی ترغیبین کیا ہوتی ہین۔ انسان کیسا ضعیف ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ان سب باتون کو جانکر اپنے نیک خصائل و شمائل کی عظمت و شان کی حمایت سے اُن سے جنگ کرتا ہے۔

ہم ابتدا کے عمر سے ہمیشہ مشکل حالتون مین پھنسے رہے ہین۔ اسلیئے ہم انکو خوب جانتے ہین۔ شاید بہت کم آدمی ایسے ہونگے جنھون نے مثل ہماری انسانی کی متضاد حالتون کو دیکھا ہو۔ البرٹ نہین جانتا کہ متفکر ہونا کیا ہوتا ہے۔ وہ اپنی عقل سلیم کی رہنمائی سے چپ چاپ راہ صواب پر چلتا ہے۔ آپ کی زندگی مین جو سانحات سے پُر ہے اگر کوئی بڑی سے بڑی مشکل آنکر پڑے اور اُسکو آپ اِسپر اعتماد کرکے سپرد کردین تو وہ اُسکو آسان کردے گا۔ جب آپکو اسکی قدر ہوگی کہ آپ کے قبضہ مین کیا خزانہ گران بہا ہے سوا ان صفات کے اسمین وہ اوصاف بھی ہین جو نیک شوہر مین ہونے چاہئین۔ آپ کی زندگی ہمیشہ خوشی مین بسر ہوگی +

آیرنسٹ۔

ایک شہزادہ کا نوجوانی کی عمر مین یہ خط لکھنا تعجب سے خالی نہین۔ اسمین حسن اخلاق جابجا چمک رہا ہے۔

اس اثنا مین انگلینڈ مین بہت سے ابتدائی انتظامات پر مباحثے اور تکرارین ہوئین۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ شہزادہ کے دیسی یا انگلستانی بنانے پر یعنے اُن حقوق کے حاصل کرنے پر جو اہل انگلینڈ کو حاصل ہین۔ شہزادہ کے کارپردازان و اہلکاران خانہ پر۔ شہزادہ کے درجہ پر کہ کیا ہو۔ اُسکے وظیفہ پر کہ کیا مقرر ہو۔ ان دو آخر باتون کا انتظام بغیر بہت سی مشکلات دور کرنیکے نہین ہوا۔ اور ان مین بہت سی رنجشین اور آزردگیان پیدا ہوئین +

سیکس کوبرگ کے شہزادہ لیوپولڈ (جو حال مین بلجیم کا بادشاہ ہے) اور شہزادی شارلٹ کی شادی کی نظیر پیش کی گئی۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ لارڈ میلبورن نے ۲۵۔ نومبر کو مجھے اُس فقرہ کی نقل دکھائی جو شہزادہ لیوپولڈ کے انگلستانی یا دیسی بنانیکے بل مین

مندرج تھا کہ نائب السلطنت کو اختیار ہے کہ وہ سوائے خاندانی شہزادون کے اپنے شوہر کو جسپر چاہے پریسیڈنس (صدر) بنائے. اب یہ تجویز کیگئی ہے کہ شہزادۂ البرٹ کے باب مین یہی طریقہ مرعی ہو مگر اس وجہ سے کہ وہ ملکہ معظمہ کا شوہر ہے. بھلا یہ کب مناسب ہے کہ وہ اپنے ہی بچون سے درجہ مین پیچھے رہے. ان شہزادون کے پیچھے چلے جنکو ملکہ کو بوٹ پہنانیکی لیاقت نہو. ان پر تو وہ ذاتی تقدم و شرف رکھتا ہے. اس انتظام کے لیئے ضرور تھا کہ خاندان شاہی کی منظوری حاصل کیجائے ؛

اول ڈیوک سیس سیکس نے خاندان کے حقوق اور اغراض پر نظر کرکے اس باب مین خفیف سا عذر کیا مگر اُس نے صلاح و مشورہ لیکر اور کیمبرج کے ڈیوک نے اسے منظور کر لیا. ہینوور کے بادشاہ نے اسکو منظور نہین کیا ؛

جب دیسی ہینے کا بل ہوس آف لارڈس کے سامنے پیش ہوا تو ڈیوک لنگٹن نے اس فقرے پر اعتراض کیا. جسمین ملکہ معظمہ کے بعد شہزادہ کا درجہ مقرر کیا گیا تھا. اب یہ ناممکن تھا کہ ڈیوک کی مرضی کے برخلاف بل مین یہ فقرہ قائم رہتا. اسلیئے وہ نکالا گیا اور اسکی جگہ یہ فقرہ مندرج ہوا کہ ملکہ معظمہ کو جو حقوق حاصل ہین انکے موافق اُن کو اختیار ہے کہ وہ شہزادے کو پریسیڈنس اسکے استحقاق کے موافق بنائین. پارلیمنٹ مین یہ امر کئی دفعہ پیش ہوا جسکا بیان آگے آئیگا

انگلستان مین قاعدہ ہے کہ جب خاندانون مین آپسمین اتحاد اور مصاہرت ہوتی ہے تو ایک سپر پر خانے بنا کے اپنے اپنے خاندانون کے آرمس آف سٹیٹ (اسلحہ شاہی) کی تصویر ایک ہی سپر پر برابر خانون مین بناتے ہین. اسپر بحث چھڑی کہ شہزادہ کا یہ حق ہے کہ ملکہ معظمہ اور اپنے خاندان کے اسلحہ کو ایک ہی سپر پر بنائے اُس پر اس افسر نے جو اس کام سے خاص تعلق رکھتا ہے اپنی رائے خلاف صاف ظاہر کی. اُسنے بالکل اس آخر نظیر سے چشم پوشی کی کہ شہزادہ لیوپولڈ اور شہزادی شارلٹ کے اسلحہ شاہی ایک ہی سپر مین منقش تھے آخر کو اسبات کا فیصلہ شہزادہ پر منحصر کیا گیا کہ وہ پہلی نظیر دکھائے اور ثابت کرکے اپنا حق حاصل کرلے ؛

شہزادہ کے کارپردازان و اہلکاران خانہ کے تقرر پر ایک بڑا جھگڑا اٹھا ہوا جسکا مفصل حال لکھنے کی ضرورت نہین ہے. حضرت ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ لارڈ میلبورن یہ چاہتا تھا کہ شہزادہ کی طرف سے بیرن سٹوک میئر آکے اور وہ اس سے پہلے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس ہو یہ بتلائے کہ شہزادہ

شہزادہ کا درجہ و پریسیڈنس

شہزادہ کے کارپردازان خانگی

اِس باب مین کیا چاہتا ہے۔ اور اُس نے جارج چہارم کے عہد کی نظیر پران اہلکارون کے تقرر کا ایک نقشہ بھی بنا لیا تھا +

شاہ بلجیم نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ جن اہلکارون کی بالفعل زیادہ ضرورت ہے وہ مقرر کرلیے جائین۔ اور باقی انتظام کیلیئے ملاقات کا انتظار کیا جائے۔ تحریر کے ذریعہ سے اتنے فاصلہ پر مشکل ہی کہ اس امر کا فیصلہ ہو۔ چند منٹ کی زبانی گفتگو مین اسکا فیصلہ فوراً ہو جائے گا +

شہزادہ نے جو اپنے کارپردازان خانہ کے باب مین خط ملکہ معظمہ کو لکھا ہے اُسکے اندر اُس عمر مین جو بیس برس سے چند مہینے آگے بڑھی ہوگی عجب طرح سے اپنی رائے کی استقامت و متانت کو دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے منصب کو جو انگلیسنڈ مین بعد شادی کے حاصل ہوگا خوب سمجھتا تھا۔ یہ دیکھنے کے قابل بات ہی کہ وہ اپنی مشکلات خواہ سرکاری یا ذاتی ہون اپنے اِس اُصول پر کمال استقلال سے جما رہا۔ جو اپنے کام کرنیکے لیئے ابتدا مین اُسنے ٹھیرایا تھا۔ ۱۰ ستمبر کو اُسنے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا ہے۔ کہ اَب مین اِس دوسری بات کا ذکر کرتا ہون جسکو اپنے خط مین چھیڑا ہے۔ جسکا میرے دل مین بھی بڑا خیال ہے۔ اس سے میری مراد میرے خانگی کارپرداز ملازمون سے ہے۔ مین یہ چاہتا ہون کہ جو میرے لیئے کارپرداز خانہ مقرر ہون اُنکے تقرر مین اِس مقولہ حکمت آمیز سے قطع نظر کیجائے کہ یہ مجھے بتلاؤ کہ وہ کن آدمیون کے ساتھ رہتا ہے تو مین بتلاؤنگا کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ مین یہ خاص بات چاہتا ہون کہ میرے لیئے جو اہلکار کارپرداز منتخب کیئے جائین اُنکے تقرر مین کچھ **پولیٹکس** سے لگاؤ نہو۔ جب مین اپنی ذات سے خود **پولیٹکس** سے بالکل الگ تھلگ رہنا چاہتا ہون تو لازمی و ضروری ہے کہ میرے اہلکار بھی ایسے ہونے چاہئین کہ وہ کسی فریق وگ اور **ٹوری** سے تعلق نہ رکھتے ہون۔ بڑی بات ان تقررات مین یہ ہے کہ کوئی **پارٹی** کسی شخص کو اس سبب سے نہ مقرر کرے کہ وہ اپنی عنایت کے سبب سے اُنکو انعام دینا چاہتی تھی۔ تقرر مین کسی پارٹی کی سفارش کو دخل نہو بلکہ ان آدمیون مین جن کا تقرر ہو خود ایسی لیاقتین موجود ہون جو اُنکی سفارش کرتی ہون کہ وہ بڑے ذیجاہ عالی مرتبت ہون یا دولتمند ہون یا فاضل عالم یا بڑے نیک عقل ہون یا ایسے آدمی ہون کہ جنھون نے انگلینڈ کی خدماتِ عظیم کی اور اگر وہ دونون فریق ٹوری اور وگ مین سے منتخب ہون تو ضرور ہے کہ اُنکی تعداد مساوی ہو۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ اہلکار اعلےٰ درجہ کے تعلیم یافتہ نیک خصائل و خجستہ شمائل ہون جیسا کہ ابھی مین نے

اوپر بیان کیا ہے۔ انہون نے جنگی یا بحری مضمون مین یا سائنٹفک دنیا مین اپنے تئین ممتاز و سرفراز کیا ہو۔ مجھے اطمینان ہے کہ اس باب مین جن باتون پر مین نظر رکھتا ہون ان ہی پر آپ بھی نظر رکھتی ہونگی میری بڑی خوشی ہے کہ آپ میری اس تحریر پر لارڈ میلبون کو مطلع کر دین تا کہ میرے خیالات پر انکو کماحقہ علم ہو جائے ❋

۱۶ جنوری سنہ ۱۸۴۰ع کو پارلیمنٹ کو ملکہ معظمہ نے خود کھولا۔ اگر یہ شہرت ہوگئی تھی کہ وہ اپنی کسی چچی کے مرنیکے سبب سے خود پارلیمنٹ مین نہین جائینگین۔ مگر جب انہون نے اپنے عزیز رشتہ دارون سے اس باب مین صلاح پوچھی تو شہزادی آگسٹا نے انکو سمجھایا کہ رشتہ دارون کے سوگ و ماتم کے سبب سے سلطنت کے کاروبار چھوڑے نہین جاتے۔ پھر سب کو معلوم ہوگیا کہ وہ تخت پر رونق افروز ہوکر اپنی شادی کا اعلان فرمائین گی۔ پھر تو پارلیمنٹ کے مکانون کے گرد آدمیون کی بھیڑ اور سواری کی رہگزر پر آدمیون کی صف بندیان ایسی شوکت سے ہوئین کہ پہلے کبھی نہین ہوئی تھین۔ غرض ملکہ معظمہ کے آنے جانے مین لوگون نے وہ گرمجوشی اور زور و شور سے چیرز دیئے کہ ملکہ معظمہ خود کہتی ہین کہ پہلے کبھی نہین دیئے تھے ❋

پارلیمنٹ کے سارے مکانات امیرون اور لیڈیون سے بھرے ہوئے تھے اور وہ خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے کہ انکی نوجوان ملکہ اپنی اکیس ۲۱ سال کی عمر مین اپنے پارلیمنٹ مین جو سارے ملک کی قائم مقام ہے اپنی شادی کا اعلان خوش آوازی سے صاف صاف کرین گی۔ انہون نے پارلیمنٹ مین آن کر یہ ارشاد فرمایا ❋

"جب آپ آخر دفعہ جمع ہوئے تھے تو مین نے گزارش کی تھی کہ سیکس کو برگ اور گوتھا کے شہزادہ البرٹ سے شادی کرنیکا میرا ارادہ ہے۔ میری نہایت عاجزانہ یہ التجا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس میرے عقد نکاح کو ایسی برکت عطا کرے کہ اس سے میری رعایا کے مقاصد حاصل ہون اور مرادین پوری ہون۔ اور میرے گھر مین سکھ چین امن عافیت ہو مجھے نہایت مسرت دلی حاصل ہوگی کہ پارلیمنٹ میرے اس ارادہ کو پسند کریگی۔ ہمیشہ میری دولت اور میرے کنبے کے ساتھ پارلیمنٹ نے اپنی وفاداری اطاعت و خیر خواہی کو ثابت کیا ہے۔ اسلیئے مجھے امید ہوتی ہے کہ آپ مجھے اس قابل کردینگے کہ مین شہزادہ کا خانگی بندوبست ایسا کر دون کہ جو اسکے اور تاج شاہی کی شان کے شایان ہو

ملکہ معظمہ کی اس سپیچ کے جواب مین ایک ایڈریس کی تحریک ہوس آف لارڈس مین
ڈیوک سومرسٹ نے کی اور لارڈ سیفورڈ نے اسکی تائید کی سب طرف سے یہ ایک ہی مبارکباد
کی صدا نکلتی تھی کہ اس شادی موعود سے ملکہ کے گھر کو مسرت اور رعایا کی منفعت حاصل ہوگی اور کامنس
ہوس مین بھی سب بالاتفاق یہی بات کہتے تھے۔ اس ایڈریس مین اس مبارکباد کے ساتھ سر رابرٹ
پیل بھی جو مخالف پارٹی کے سرغنہ تھے متفق تھے انہون نے یہ تقریر کی کہ ملکہ معظمہ کو جو ہونیوالی
کدخدائی سے مسرت ونشاط حاصل ہونیوالی ہے مین بھی اسکا آرزومند دل سے ہون۔ ملکہ معظمہ نے
اس عقد کا معاہدہ ایسی حالتون مین کیا ہے جو نہایت ہی مسعود و مبارک ہین ورنہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے
معاملات مین پولیٹکل خیالات مخل ہوتے ہین اور عالی مرتبت اشخاص کو مجبوری پبلک ڈیوٹی کی
خاطر سے اپنی دلی آرزو کو ماننا پڑتا ہے مگر ملکہ معظمہ کی بڑی اقبالمندی اور خوش نصیبی ہے کہ وہ اپنی تمنائے
دلی کو بھی پورا کرتی ہین اور پبلک ڈیوٹی کو بھی ادا کرتی ہین اور اسمین انکی یقینی مسرت ہے اسلیئے کہ یہ عقد
نکاح محبت پر مبنی ہے۔ یہ پیوند مبارک ملکہ معظمہ کو بھی مسرور کریگا۔ اور اپنی رعایا کے لیئے ازدواج کی
مسرت کی اعلی درجہ کی مثال قائم کریگا *

شہزادہ کا پروٹسٹنٹ ہونا

خاص زمرہ کے آدمیون مین یہ خبر بادر ہوا اڑی کہ شہزادہ پروٹسٹنٹ نہین ہے بلکہ وہ
رومن کیتھولک ہے۔ اور ایک زمرہ کے لوگ یہ کہنے لگے کہ شہزادہ کے مذہبی خیالات آزادانہ ہین اور پولیٹکس
مین وہ ریڈیکل ہین۔ بڑی شامت یہ تھی کہ شادی کا اعلان جو پارلیمنٹ اور پرائیوی کونسل
مین ہوا تھا اسمین شہزادہ کے پروٹسٹنٹ ہونیکا ذکر نہین تھا۔ باوجودیکہ ڈیوک ولنگٹن خوب اچھی طرح
جانتا تھا کہ شہزادہ اور اسکا سارا خاندان پروٹسٹنٹ ہے۔ مگر انہون نے یہ فرمایا کہ اسمین شک نہین کہ اعلان
مین یہ شہزادہ کے پروٹسٹنٹ ہونیکی فروگزاشت اس سبب سے ہوئی ہے کہ گورنمنٹ کو خوف تھا کہ اس کے
حامی رومن کیتھولک کہین رنجیدہ و خفا نہ ہوجائین۔ اسلیئے اس امر مین بڑا اندیشہ ہے۔ اسکے دور کرنیکی
تدبیر یہ ہے کہ ایڈریس مین جو مبارکباد دی گئی ہے شہزادہ کے لفظ کیساتھ پروٹسٹنٹ کا لفظ بڑھا دیا
جائے تاکہ جمہور کو اطمینان ہوجائے کہ ہنوز سلطنت پروٹسٹنٹ ہے۔ جب ڈیوک نے یہ تحریک کی کہ
شہزادہ کے آگے لفظ پروٹسٹنٹ کا بڑھایا جائے تو اسکے جواب مین لارڈ میلبورن نے یہ سچی بات کہی
کہ اعلی حضرت ڈیوک جانتے ہین کہ شہزادہ پروٹسٹنٹ ہے۔ سارا انگلینڈ جانتا ہے کہ وہ پروٹسٹنٹ ہے۔

تو پھر اعلان کی کیا ضرورت ہے۔ لارڈ بروہم نے کہا کہ ناحق ایک لفظ پر نصف گھنٹے سے بحث ہو رہی ہے۔ قانون مین کوئی ممانعت نہین ہے کہ بادشاہ رومن کیتھولک سے شادی نکرے بلکہ قانون یہ ہے کہ اگر وہ رومن کیتھولک سے شادی کرے تو سلطنت سے محروم کیا جائے۔ غرض ڈیوک ولنگٹن کی تحریک منظور ہوئی۔ ایڈریس مین شہزادہ کے آگے لفظ پروٹسٹنٹ کا بڑھایا گیا +

شاہ بلجیم نے ۱۰ دسمبر کو ملکہ معظمہ کو لکھ بھیجا تھا کہ مجھے افسوس ہے کہ پرائیوی کونسل مین جو شادی کا اعلان ہوا اُس مین شہزادہ کے پروٹسٹنٹ ہونیکا اظہار نہ تھا۔ اور اِس لفظ کے ہونے مین کوئی قباحت نہ تھی۔ اور وہ بالکل سچی بات بھی تھی۔ مگر اسکے فروگذاشت ہونے سے بے انتہا مدت تک بحث رہیگی۔ کوتی دور اندیش پیش بین نہین جان سکتا کہ مذہبی امور رعایا کے دلون مین کیا جوش و شورش پیدا کردین +

ملکہ معظمہ نے بادشاہ بلجیم کو دلیل تبلائی کہ کیون یہ لفظ پروٹسٹنٹ کا اعلان مین فروگذاشت ہوا تو بادشاہ نے اسکا جواب ۱۴ دسمبر کو لکھا کہ لارڈ میل بورن غالباً حق پر تھا اور اگر وہ اس لفظ کو اعلان مین درج کرتا تو غالباً اس سے بھی زیادہ لوگ اُسکو بُرا کہتے۔ یہ کہنا ضرور ہے کہ سیکس کے خاندان کی شاخ آیرنسٹن ہی نے جرمن مین پروٹسٹنٹ مذہب قائم کیا ہے اور اسی لیئے وہ شمالی یوروپ مین پھیل گیا ہے۔ آیرنسٹ اور البرٹ دونون پروٹسٹنٹ ہین +

۲۷ جنوری ۱۸۴۰ء کو کامنس ہوس نے ایک کمیٹی مقرر کی کہ وہ اسبات پر خیال کرے کہ جب شہزادہ کی شادی ملکہ معظمہ سے ہو جائے تو اُسکا وظیفہ سالانہ پچاس ہزار پونڈ (پانچ لاکھ روپیہ) ہو +

۲۲ کو لارڈ رسل نے مسٹر گولبرن کے جواب مین یہ بیان کیا کہ مین نے جو پچاس ہزار پونڈ وظیفہ سالانہ کی تجویز پیش کی ہے وہ اس دستور کے موافق ہے جو جارج دوم کے زمانہ سے چلا آتا ہے کہ ملکہ کیرولائن ملکہ شارلٹ ملکہ ایڈی لیڈ کے ذاتی اخراجات کے لیئے ہمیشہ پچاس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دیا گیا ہے۔ اس دستور کے برخلاف مین نے اسکو اجمالی خرچون کے تخمینہ پر مبنی نہین کیا ہے۔ اِسوقت انگلستان مین زراعت۔ تجارت۔ حرفت پر بڑی آفت آرہی تھی اور مفلسی کا بازار گرم ہو رہا تھا۔ ٹیکسیں بڑی بھاری لگ رہی تہین۔ وہ دن اب باقی نہین رہے تھے کہ کامنس ہوس کفایت شعاری کے اصول کو کمینہ پن اور ذلت سمجھے اور پارلیمنٹ کا ہر ممبر بادشاہ کے لیئے جو روپیہ طلب

کیا جائے اسکو بے حیل وحجت دیدینے کو بادشاہ کی ہواخواہی کے لیئے لازمی جانے. پارلیمنٹ
مخازنِ قومی کی محافظ تھی اور اُسکی جواب دہی اپنے ذمہ جانتی تھی اور وہ اِسکو اچھا نہین جانتی تھی کہ
ٹیکس دینے والون کے روپے کو بے پروائی سے خرچ کرے۔ بس اسلیئے یہ توقع تو بیہودہ تھی کہ نظر
یہ خیال کرکے کہ جیسے پہلے موقعون پر بڑی بڑی رقمین بادشاہون کے لیئے بیچون وچرا خرچ کرتی تھی اب
بھی خرچ کرے۔ اب تو یہ قاعدہ تہا کہ بادشاہ کیلئے وہ رقم خرچ کیجائے جسکو دونون فریق وگ اور ٹوری
منظور کرلین۔ پہلے دستور کے موافق جب لارڈ جان رسل نے شہزادہ کے وظیفہ سالانہ کیلیے پچاس ہزار
پونڈ پیش کیئے۔ تو مسٹر جوزف ہیوم ناظم کفایت شعاری نے اِسکی ترمیم کرکے اکیس ہزار پونڈ پیش
کیئے اور یہ بات کہکر اپنی ہنسی بہی اُڑوائی کہ لنڈن جیسے شہر مین نوجوان شہزادہ کی جیب مین اس قدر دولت
بھر کر اسکو رکھنا خطرے سے خالی نہین ٭

یہ ترمیم مسترد ہوئی اور کرنیل سب تھورپ نے جو پچاس ہزار کی رقم کو گھٹا کر تیس ہزار پونڈ
کی تجویز پیش کی وہ منظور ہوئی۔ شہزادہ البرٹ کی آمدنی کی یہ کیفیت تھی کہ جب ان کے سن بلوغ کی نوبت
آئی تو باپ کے ورثہ مین اُنکو اتنی جائداد ملی کہ جس کی آمدنی اٹھائیس ہزار فلورن (۲۴۰۰ پونڈ) کی تہی۔ جب یہ
امر فیصل ہوگیا کہ وہ اپنے ملک کو چھوڑ کر انگلستان مین ملکہ وکٹوریا سے شادی کرکے سکونت اختیار
کرینگے تو اُنھون نے اپنی آمدنی کچھ تو اپنے ملازمین کی پنشن مین دیدی۔ اور باقی اپنے بھائی کو عنایت کی اس
کمی وظیفہ سے ملکہ کو بہی رنج ہُوا اور شہزادہ کو مایوسی ہوئی کہ اس کمی آمدنی کے سبب سے وہ خاطر خواہ لٹریچر اور
سائنس کی ترقی مین فیاضی کے ساتھ خرچ نہین کرسکینگے۔ تیس ہزار پونڈ کی تجویز کی جنکی سر روبرٹ پیل اور
لارڈ ڈلون نے تائید کی۔ اِسکی وجہ یہ تھی کہ شہزادہ کی حالت ملکہ ایڈی لیڈ کی حالت سے مختلف تہی
ان کے درجے ورتبے کو کونسٹی ٹیوشن نے مان لیا تہا۔ وہ عورت تہین اُنکو جداگانہ بہت سی ملازمہ
عورتون کے رکھنے کی ضرورت تہی۔ شہزادہ کے کارپرداز ملازمین کی تعداد تھوڑی تہی اور اُنکی تنخواہون
مین تخفیف بہی منظور ہوچکی تہی۔ اس طرح سے شہزادہ اور ملکہ کی جیب خاص کی آمدنیون کا مجموعہ شاہ
ولیم چہارم اور ملکہ ایڈی لیڈ کی آمدنیون کی برابر تہا۔ شہزادہ نے اپنے ذاتی اغراض کو اس معاملہ مین دخل
نہین دیا اس نے سر روبرٹ پیل اور ڈیوک ولنگٹن وغیرہ وغیرہ سے جنھون نے اس وظیفہ
کو گھٹایا تہا ایساہی آیندہ اُنکے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاو برتا کہ گویا کچھ اُنھون نے کیا ہی نہ تہا ٭

صرف یہی بات نہ تھی کہ اُسنے اپنی ذاتی خودغرضی کو دخل نہین دیا۔ بلکہ اُس نے تھوڑے ہی دنون مین جان لیا کہ پارٹی وگ اور ٹوری آپس مین کسطرح مخالفت کرتے ہین اور بادشاہ کے ساتھ کیا برتاؤ رکھتے ہین اور کہان تک اسکا پاس لحاظ ادب باقاعدہ کرتے ہین اور خیرخواہی اور اطاعت کو جتلاتے ہین وہ یہ بات بھی خوب سمجھ گیا کہ بادشاہ کو ان دو مخالف فریق سے پولیٹیکل عمل کیا رکھنا چاہیئے اُس نے خوب غور و خوض کرکے اپنی عقل سلیم سے ملک کی بہتری اور دنیا کی بہبودی کیلئے یہ اصول قائم کیا کہ ان دونون کے جھگڑون سے اپنے تئین الگ رکھے اور دونون کو ایک نظر سے دیکھے اور کسیکا طرفدار نہو۔ اُس نے ملکہ معظمہ کو بھی جو ایک فریق کی طرفدار تھین رائے کو بدلوایا اور اُن کو اپنی نیک صلاح و مشورے دیکر سمجھا دیا کہ ملک کی اور ہمارے گھر کی بھلائی اسی مین ہے کہ ہم کسی فریق کے طرفدار نہون ✦

پھر ایک اور کمیٹی جو ہوئی تو اُس مین کرنیل سب تھورپ نے یہ دیکھکر کہ شہزادہ کے وظیفہ کے کم کرنے مین مجھے کامیابی ہوئی ہے یہ تجویز پیش کی کہ اگر ملکہ کے بعد شہزادہ زندہ رہے تو جو اُسکو اب وظیفہ ملتا ہے وہ ان حالتون مین اُسسے محروم کیا جائے کہ کسی رومن کیتھولک سے شادی کرے یا سال بھر مین چھ مہینے سے کم انگلستان مین رہے۔ مگر اس تحریک کیلئے کسی نے تائید نہین کی۔ سر روبرٹ پیل نے کہا کہ شہزادہ پر ایسی بے اعتمادی نہین کرنی چاہیئے ✦

شاہ بلجیم کو وظیفہ کی کمی سخت ناگوار ہوئی اُسنے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ یہ امر بیجا ہوا کہ شہزادہ کا درجہ وظیفہ پانے مین ملکہ اڈیلیڈ سے کم سمجھا گیا ✦

۱۴۔ جنوری سنہ ۱۸۴۰ع کو لارڈ ٹورنگٹن اور کرنیل گرے قصر شاہی بکنگھم سے شاہی گاڑیان لیکر گوتھا کو روانہ ہوئے۔ تاکہ شہزادہ البرٹ کو وہان سے شادی کیلئے انگلینڈ مین لائین۔ اس امر کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ ۱۰۔ فروری کو شادی ہو جائے۔ اور وہ ملکہ کیطرفسے گارٹر بھی ساتھ لیگئے کہ شہزادہ گوتھا سے چلنے سے پہلے اسکو پہنے۔ گویا یہ ایک چڑہاوا دلہن کی طرفسے دولہا کو تھا ✦

شہزادہ گوتھا سے چلا اور انگلستان میں آیا۔

۱۸۔ تاریخ یہ لوگ گوتھا مین پہنچے اور رات کو ڈیوک کے روبرو پیش ہوئے اُس نے اور نوجوان شہزادہ نے بڑے تپاک سے ان کا استقبال کیا۔ پھر دوسرے دن اُنسے شہزادے بھی ملنے آئے۔ شہزادہ البرٹ کو اس بات کے سننے کا بڑا شوق تھا کہ انگلینڈ مین اس شادی کی بابت لوگ کیا کہتے ہین۔ اُنکو اپنی شادی کی بڑی خوشی تھی مگر اسکے ساتھ اپنے عزیز و اقارب وطن کے چھوڑنے کا افسوس بھی تھا ✦

۲۴- تاریخ کو شہزادہ کے **گارٹر** پہننے کی رسم **گوتھا** کے قلعہ کے تخت گاہ مین بڑی دھوم سے ہوئی - اِس گارٹر کی رسم کو مسٹر **پرتھیس** جو شہزادہ کے استاد یونیورسٹی **بون** مین تھے اپنی یادداشت مین اس طرح لکھتے ہین - اس سال کے جاڑے کا موسم بڑا دلچسپ تھا - وہ تاریخ کا ایک باب مقرر کرتا ہے اُسمین شہزادہ کے گارٹر پہننے کی رسم ادا ہوئی - ایک سو اکیس(۱۲۱) ضرب توپ کی دھوان دھون مین ڈیوک اعظم نے اپنے بیٹے کے گھٹنے پر گارٹر باندھا یوروپ مین جو سنجیدگی و شوق سے شہزادہ نے منصب حاصل کیا اُس سے اس نوعمری مین بڑی عزت و شان و شوکت حاصل ہوئی - اور اسکی صورت کی دلربائی بڑھ گئی - ملکہ معظمہ اسکو نکوکار پائینگی - اگر زندگی باقی ہی تو شہزادہ انگریزی قوم کا بُت و صنم بنیگا ارسٹوکریسی (جماعت امرا) مین اپنا اثر چپ چاپ پیدا کرے گا - اور یوروپ کی قسمتون پر بہت ہی بڑا اثر کرے گا - شاید پرتھیس کی آخر پیشین گوئی پوری ہوئی - مگر اول پیشینگوئی پوری نہ ہوئی - شہزادہ کا کبھی انگریزی قوم کا بُت نہین بنا - شہزادہ کو میلان اسطرف تھا کہ انگریزی قوم کی ترقی ہو - مگر کوئی انگریز اسکا قائل نہ تھا کہ اس ترقی کی ضرورت ہے - شہزادہ کو انگریزون کی عادتین اور انگریزی ماندہ بود و پسند نہ تھی - وہ جانتا تھا کہ مین اپنے عالی خاندان کی رشتہ مندی کی آزادی کو اور دوستانہ آسایش کو مالوف دربار کو چھوڑتا ہون اور وہان جاتا ہون جہان اسکا کوئی ایسا مصاحب نہوگا جو اپنی برابر سمجھے گا - وہان اسکو مقید زندگانی کی پھٹکارین اٹھانی پڑینگی فقط اِن سب آفتون کا معاوضہ یہ ملیگا کہ بی بی موعود محبت کرے گی جسکا امتحان نہین ہوا اور خلقت کی نفع رسانی کی قدرت حاصل ہوگی +

جب گارٹر پہنانے کی رسم ادا ہو چکی تو ایک سو اسّی مہمانون کی دعوت کیگئی جب سارے جام صحت پیئے جاچکے تو ایک بڑی ہل چل مچی - جب **نایٹس آف دی گارٹر** کا خطاب پکارا گیا تو ایک رواج اسلیئے کھولا گیا کہ اسکی اطلاع توپخانہ کو دیجائے کہ وہ توپین چھوڑے - اِس دروازہ کے ریشمی پردے مین شمعدان سے آگ لگ گئی - اور اُسکے شعلے سب جگہ پھیل گئے - اُنہون نے اپنی روشنی سب جگہ کردی مگر خیر ہوئی کہ ریشمی پردے جلد جلکر بجھ گئے - اور عورتون کے جاڑون کے لباس کو جو مخملی اور ریشمی تھے کوئی آفت نہین پہنچی - اور پھر سب اہل محفل خوشی خوشی تھیٹر چلے گئے - اور وہان نوجوان دولہا کو بڑی مبارکبادین دی گئین - جرمن کے دستور کے موافق گیارہ بجے یہ جلسہ ختم ہوگیا - دوسرے دن شکار کھیلا گیا - اتوار کو ڈچس گوتھا سے انگریز ملنے گئے تو اُنہون نے دیکھا کہ اُسکو اپنے پیارے نواسے کے جدا ہونے کا بڑا رنج ہے بمشکل سنبھل کر بولتی

تھی اور آنکھون سے آنسو گرتے پڑتے تھے۔ شام کو شہزادہ کا قدیمی دوستون سے رخصت ہونیکا وقت آیا۔ طرفین کی جدائی کے سبب وہ بُری حالت ہوئی کہ انگریز مہمان اُسے دیکھکر متحیر ہوگئے۔ جب یہ رخصت ہوچکی تو دوسرے دن صبح کو سفر ہُوا۔ کوچہ و بازار و کوٹھے و مکانون کی چھتین آدمیون سے پٹے ہوئے تھے وہ اپنے رومالون کو ہلاتے تھے اور دعائین دیتے تھے کہ خدا برکت دے۔ اور آرزوئین برلائے ڈچس گوتھا کے دروازہ پر شہزادی کی گاڑی ٹھیری اور وہ آخر اس کہن سالہ ڈچس سے گلے ملنے گیا۔ جب وہ چلا تو اُسنے دروازہ سے ہاتھ نکالکر البرٹ البرٹ چیخنا شروع کیا۔ یہان تک کہ اُسکو غش آگیا۔ اور نوکر اُسکو اُٹھا کر لیگئے ۔

بہت سے رشتہ کے بھائی اور دوست تہوڑی دور تک ساتھ گئے۔ چھ گاڑیون مین یہ مسافر جاتے تھے جنمین تین گاڑیان انگلستان سے آئی تھین۔ باپ و بڑا بھائی دولہا کے ساتھ گئے۔ اس کا پیارا وفادار کتا اِی اوس بھی ساتھ تہا۔ ملکہ معظمہ کو کتون کا بڑا شوق تھا۔ سرحد پر ایک مصنوعی محرابی دروازہ سبز پتون کا بنایا گیا تہا۔ پھول نچھاور ہوتے تھے۔ اور سفید لباس لیڈیان مناجاتین پڑھتی تھین کہ خدا موسم کی سختی سے بچائے۔ جان بل (انگریز) جرمنی کی چھوٹی چھوٹی ریاستون کو حقارت سے دیکھتے تھے شہزادہ کے اسباب سفر کو کہتے تھے کہ خالی صندوقون سے بھرا ہوا ہے۔ اُس وقت موسم بڑا سخت تہا۔ کہر پڑتی تھی۔ برف برستی تھی۔ آٹھ گاڑیون مین یہ سفر ہوتا تہا۔ شہزادہ راہ ہی مین تہا کہ اُس نے یہ خبر سُنی کہ اُسکے پچاس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مین کمی ہوئی جو بالطبع اُسکو ناگوار گزری اور اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ انگلینڈ کے لوگ میری اس شادی کو پسند نہین کرتے۔ مگر یہ خوف تو رستہ ہی مین اس سبب سے جاتا رہا کہ جب سے انگلینڈ کی سرحد مین اُس نے قدم رکہا تو اُسکے خیر مقدم مین اہل انگلینڈ نے اپنی خوشی ظاہر کی۔ ۵۔ فروری کو یہ قافلہ برسل مین پہنچا۔ جہان شاہ بلجیم سے وہ ملا۔ ایک جگہ رستہ مین ڈیوک کی گاڑی کا بم ٹوٹ گیا جسکی مرمت کے سبب سے وہ ڈیڑہ گھنٹہ دیر کر منزل پر پہنچا۔ جب کیلاس مین آئے ہین تو ملکہ معظمہ کیطرف سے شاہی جہاز سواری کے لیے تیار تہا۔ اِسمین سب سوار ہوگئے۔ راہ مین شہزادہ کو جہاز کی سواری نے بیمار ڈالا مگر اس بیماری کی حالت مین بہی جو لوگ اُسکی خیر مقدم کیلئے جمع ہوتے تھے۔ سلام کا جواب بڑے اخلاق سے دیتا تہا۔ جب شہزادہ نے انگلستان کے کنارہ پر قدم رکہا۔ لوگون نے جو اُسکے آنیکی خوشی منائی وہ بیان نہین ہوسکتی۔ جبہی سے شہزادہ کو یقین ہوگیا کہ گو پارلیمنٹ نے میرے حق مین ووٹ اپنے ذاتی اغراض کے سبب سے کم دیئے ہون مگر رعایا کو اس شادی از حد خوشی ہے۔ یہ پہلے تجویز ہوچکی تھی کہ قصر

شاہی بکنگھم مین شہزادہ آٹھوین فروری کو پہنچے۔ اسلیئے سفر آہستہ آہستہ ہوتا تھا۔ راہ مین کینٹربری مین استقبال بڑی گرمجوشی اور دہوم سے ہُوا۔ رات کو سارے شہر مین روشنی ہوتی۔ یہان سے شہزادہ نے اپنے شاگرد پیشہ اور اپنے عزیز کُتے کو جسکا نام ای اوس تہا روانہ کیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جب مین نے شہزادہ کے ایک دن آنیسے پہلے پیارے ای اوس کو دیکھا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی شہزادہ نے اس کُتے کو جب سے پالا تھا کہ وہ پلّا تھا۔ اور اسکو بہت عزیز رکھتا تھا۔ جب وہ شادی سے ساڑھے چار برس بعد ونڈسر مین مرگیا تو اُسکی قبر پر اُسکی پیکر بھی نصب کیگئی جو اب تک موجود ہی۔ غرض یہ مسافر ساڑھے چار بجے قصر شاہی مین پہنچے اور ملکہ معظمہ اور اُنکی والدہ اور سارے گہر کے آدمیون نے انکا استقبال بڑے تپاک سے کیا۔ پانچ بجے لارڈ چانسلر نے شہزادہ سے انگلستانی ہونیکا حلف لیا۔ ملکہ معظمہ اپنی یادداشت مین لکھتی ہین کہ شہزادہ کے دوبارہ دیکھنے سے مجھے بے اندازہ مسرت حاصل ہوئی۔ ۹۔ اکتوبر کو اتوار کے دن شہزادہ نے خاندان شاہی کے اراکین سے ملاقات کی ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین بیان کرتی ہین کہ آج شہزادہ نے بیاہ کے چڑھاوے مین ایک الماس نگار مالا دی اور مین نے اسکو ستارا اور گارٹر جسمین الماس لگے ہوئے تھے دیئے پھر شام کو بڑی دعوت ہوئی۔ اس شادی و مسرت مین بھی شہزادہ اپنی نانی کو بھولا نہین۔ نانی نے اسکے باپ کو لکھا کہ کسی طرح سے البرٹ فرشتہ خصال کی جدائی کا ملال دل سے جدا نہین ہوتا۔ خدا اسکو خوش رکھے۔ گو اُسکی راہ مین خار ہین مگر خدا کرے کہ گل بہت زیادہ ہون شہزادہ نے بھی اپنی شادی کے دن کی صبح کو نانی صاحبہ کو یہ خط لکھا۔

عزیز نانی صاحبہ تین گھنٹے سے کچھ کم وقت مین اپنی عزیز دُلہن کے ساتھ گرجا مین کھڑا ہونگا اِس نازک وقت مین آپسے ایک دفعہ اور مین آپ کی دعا کا خواستگار ہون جسکا مجھے یقین ہے کہ آپ مجکو دین گی جو آیندہ میرے لیئے حرز جان اور باعثِ مسرت ہوگی۔ اب خط ختم کرتا ہون خدا مدد کرے فقط

اکیس برس کے نوجوان شہزادہ کا ایسے مضمون کا خط لکھنا اُسکی شاہانہ نیک خصلت پر دلالت کرتا ہے۔ نانی نے اپنے ایک دوست کو ۳۔ فروری ۱۸۴۰ع کو لکھا کہ البرٹ جس عالی منصب پر جاتا ہی وہ اُسکی جدائی کے ملال کو مٹاتا نہین۔ اُسکا منصب کانٹون سے خالی نہین ہوگا۔ اگرچہ ملکہ معظمہ کا اُس سے محبت کرنا بڑی تسلی بخش نعمت ہی وہ ملکہ معظمہ سے دلی محبت رکھتا ہے وہ اُسکے ساتھ ہمیشہ وفادار رہے گا اور اُس سے محبت رکھیگا۔

شادی کی ایک رسم کی بابت

آرچ بشپ کن ٹربری نے ملکہ کی خدمت مین آنکر عرض کیا کہ خطبہ نکاح مین بحلف عورت کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ مین شوہر کی اطاعت کرونگی۔ اگر یہ حضور کی طرف سے شہزادہ کی اطاعت کا حلف اُٹھانا کسر شان ہو تو یہ الفاظ بدل دیئے جائین۔ اسکے جواب مین ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ آپ خطبہ مین بدستور الفاظ رہنے دیجئے مین مثل اور عورتون کے شادی کرتی ہون۔ ملکہ ہو کر شادی نہین کرتی ؞

شادی کا حال

سینٹ جیمس کے شاہی گرجا مین ۱۰۔ فروری کو ملکہ معظمہ۔ اور شہزادہ **البرٹ** کی شادی کا جشن دوپہر کو وہ دہوم دھام سے ہوا کہ شہزادی شارلٹ کے بیاہ کے سوا پہلے کبھی نہین ہوا تھا۔ خاندان شاہی مین نکاح شام کو ہوا کرتے تھے مگر خلاف دستور یہ نئی بات ہوئی تھی کہ یہ نکاح دوپہر کو ٹھیرا۔ ایک ہفتہ سے پہلے کل دارالسلطنت مین اس تقریب کی شہرت ہوئی۔ تاریخ مذکور کو نو بجے سے پہلے ہی پارک مین لنڈن کی چارون طرف سے آدمی اُمنڈ آئے۔ اس پارک نے کیا تو اپنی عظمت شان ۱۸۱۴ء مین جب دکھائی تھی کہ اس مین بادشاہ اکٹھے ہوئے تھے یا اس شادی کی تقریب مین قصر شاہی بکنگھم سے سینٹ جیمس کے گرجا تک ساری راہین اور کوچہ بازار آدمیون سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے کہ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ سواری کی رہ گزر تک آدمیون سے گھر گئی تھی۔ آج کا دن بڑا برا تھا۔ اندھیاری چھائی ہوئی تھی۔ کبھی کبھی مینہ شدت سے برسنے لگتا تھا ہوا کے جھکڑ چلتے تھے۔ مگر تماشائی اپنے فرط شوق کے سبب سے موسم کی پروا نہین کرتے تھے۔ مینہ کی جھڑی بھیڑ مین چھیڑ نہین کرتی تھی۔ بہت سے مکانات جو بلندی پر تھے۔ اُن مین برات کی سیر دیکھنے کیلئے سیکڑون کرسیان میزین بنچین لگی ہوئی تھین۔ اور ایک آدمی کی نشستگاہ کا کرایہ ڈیڑھ شلنگ سے لیکر پانچ شلنگ تھا جن آدمیون کو اس کرایہ کے دینے کا مقدور نہ تھا وہ درختون پر چڑھکر اُنکی ٹہنیون پر بیٹھتے تھے کہ اُنپر سے برات کی سیر خوب دیکھنے مین آئیگی۔ بعض درختون پر اتنے آدمی چڑھ گئے تھے کہ اُنکے بوجھ سے ٹہنے ٹوٹتے تھے تو وہ زمین پر نہین گرتے تھے بلکہ آدمیون کے سرون اور کندھون پر۔ پھر یہ آدمی جو زندہ پھلون کیطرح درختون سے گرتے تھے ان گرے ہوئے ٹہنون پر بیٹھے رہتے تھے یا اور اونچے ٹہنون پر چڑھتے تھے تو بڑے قہقہے اڑتے تھے۔ جب توپین چھوٹین تو لوگون نے جانا کہ ملکہ معظمہ نے شادی کی۔ انگوٹھی انگلی مین پہنی تو برات دیکھنے کیلئے آدمیون کا ریلا قصر شاہی کیطرف ایسا گیا کہ آدمی پر آدمی گرنے لگا اور سواری کی رہ گزر بند ہو گئی اسوقت پولس نے اپنی بڑی گرمی اور خوش خلاقی سے اس رہگزر کو آدمیون سے خالی کیا۔ گو کچھ آدمیون کو خفیف سی تکلیف پہنچی پولس کی کارگزاری بڑی تعریف کے قابل ہے کہ باوجود اس ازدحام کے اُسنے انتظام رکھا پولس کو یہ تکلیف نہ پڑتی اگر

اگر دونون مقامات مذکورہ کے درمیان سواری کے رہگزر پر ایک مضبوط کٹہرا لگ جاتا۔

ساڑھے دس بجے قصر شاہی کے اندر ملکہ معظمہ کے ملازمین اور گھر کے آدمی آنے شروع ہوئے گیارہ بجے قریب امراے عظام جمع ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک افسر نے بعض امیرزادیون کو شاہی چار گاڑیون مین بٹھا کے قصر سینٹ جیمس کو روانہ کیا۔ ساڑھے گیارہ بجے جو شہزادہ کے ساتھ مہمان آئے تھے ان مین سے چند کو قصر مذکور کیطرف روانہ کیا۔ اور دو افسر عظیم الشان اسلیئے بھی گئے کہ جب شہزادہ وہان پہنچے تو اسکا استقبال کرین سوا بارہ بجے دولہا سے ایک افسر نے جا کر عرض کیا کہ حضور سوار ہون۔ سواری کا سب سامان تیار ہے۔ دولہا نے کچھ بناؤ سنگار زیادہ نہین کیا تھا۔ وہ برٹش **فیلڈ مارشل** کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ گارٹر کا کلر جسمین **سینٹ جارج** کا مڈل لٹکا ہوا تھا کندھون پر ڈالے ہوئے تھا۔ ستارہ جواہر نگار سینہ پر چسپان تھا۔ گارٹر الماس نگار گھٹنے پر بندھا ہوا تھا۔ شہزادہ سوار ہونیکے لیے چلا ہے تو دروازہ کے پاس لیڈیون نے بڑی گرمجوشی سے چیز دیے۔ اور ساری تعظیم و تکریم اسکی وہی ہوئی جو ملکہ کی ہوتی ہے وہ **سینٹ جیمس** کو روانہ ہوا۔ پھر دلہن سے سوار ہونیکے لیئے کہا گیا۔ تو انکی چارون طرف سے خوشی کے نعرون کا غل و شور مچا ان کی نگاہ زمین کیطرف تھی۔ کبھی کبھی کن انکھیون سے ادہر ادہر دیکھکر سلامون کا جواب گردن جھکا کر دیتی تہین۔ ملکہ معظمہ کے سر پر ہیرے تو لگے ہوئے نہ تھے۔ زنگترے کے پھولون کا سہرا گندھا ہوا پڑا تھا ایک بڑی سی لیس کی نقاب جو چہرہ کی تو حجاب نہ تھی مگر کندھون پر پڑی ہوئی تھی۔ اس لیس کو دو سو دیہاتین نے آٹھ مہینے مین بنایا تھا۔ ایک ہزار پونڈ اس مین صرف کیا تھا۔ اس سے اس زمانہ مین کہ لیس بنانیون کی جو بھوکے مرتے تھے بڑی پرورش ہوئی۔ ہیرے کے بندے کانون مین اور ہیرے کی مالا گلے مین پہنی ہوئے تھین۔ اور سوائے اس کے کوئی اور زیور وہ پہنے ہوئے نہ تھین۔

قصر بکنگھم کے آس پاس جہان کوئی جگہ عوام کے کھڑے ہونیکے لیئے تھی وہ صبح کو سویرے ہی ملکہ کی خیرخواہ رعایا سے بھر گئی جنکا دل اس شوق سے بھرا ہوا تھا۔ کہ اپنی ملکہ کو دلہن بنا ہوا ایک نگاہ سے دیکھ لین۔ باہر میدان مین باجا اور سپاہ کی دو کمپنیان تھین۔ بیچ مین ایک رستہ سواری کیلیئے کھلا ہوا تھا۔ اسمین بھی آدمی گھسے ہوئے چلے آتے تھے کہ اچھی طرح دلہن کی صورت دیکھ لین۔ پولس انکو آدمیت اور انسانیت کے ساتھ پرے ہٹاتا تھا۔ کسی پر ایسی سختی نہین کرتا تھا کہ اسکو گزند پہنچے۔ بڑی بڑی گاڑیان شان و شوکت سے امیرون کی چلی جاتی تہین۔ رعایا دلہن کی سواری کے انتظار مین بیقرار تھی ۱۲ بجے

وہ لہاکی سواری گزری مگر گاڑی کی کھڑکیان بند تھین۔ اسلیئے اسکی ثنا خوانی کا کچھ شور نہ مچا۔ سوا بارہ بجے بینڈ بجا تو لوگون نے جانا کہ ملکہ معظمہ نے سواری مین قدم رکھا۔ سواری آہستہ آہستہ چلتی تھی جہان وہ جاتی تھی بڑی گرمجوشی و دھوم دھام سے خوشی کے نعرے لگائے جاتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنی رعایا کی خیرخواہی دیکھکر بہت خوش ہوتی تھین۔ دو ایک دفعہ لوگون کی احمقانہ حرکتون پر وہ مسکرائین بھی اِس وقت اُنکا چہرہ بالکل زرد ہو رہا تھا اور متفکر معلوم ہوتا تھا۔

قصر شاہی سینٹ جیمس

جب اس قصر مین ملکہ معظمہ اُترین تو تخت گاہ کے پیچھے ایک کمرے مین تشریف لے گئین۔ یہان اِس رسم کے ادا کرنے کا سارا سامان تیار کیا گیا۔ قصر کا ہر حصہ بڑے ساز و سامان سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا۔ امیرون و لیڈیون اور دور دور کے غیر سلطنتون کے سفیرون کے بیٹھنے کیلیئے گیلریان بنائی گئی تھین اور طرح طرح سے اُنکو آراستہ کیا گیا تھا۔ اِس جشن گاہ کا مفصل بیان نہین ہو سکتا۔ کوئی رنگ نہ تھا جو یہان لباسون مین اپنی شوخی نہین دکھاتا ہو۔ لباس کی کوئی خوشنما وضع تراش ایسی نہ تھی جو یہان اپنے تئین نہ چمکا رہی ہو۔ کوئی حسن و جمال کی صورت نہ تھی جو یہان جلوہ آرا نہ تھی۔ جس وقت عالیجناب ڈیوک ولنگٹن تشریف لائے ہین تو چیرز کا بڑا غل و شور مچا وہ برسون اور عزتون کے بوجھ سے خمیدہ ہو رہے تھے۔ اطاقت جسمانی نے اُنکو جواب دیدیا تھا۔

بادشاہی کا گرجا میں برات کا جانا

گرجا کے اندر کا کمرہ مستطیل ۷۲ فیٹ کا طول مین اور ۴۰ فیٹ کا عرض مین تھا۔ آہنی ستونون پر دو گیلریان بنائی گئین اور دو اور نشستگاہین امرائے عظیم الشان کے بیٹھنے کیلیئے بنائی گئین غرض نشستگاہین امیرون و وزیرون و سفیرون و افسرون سے بھری ہوئی تھین۔ نماز کی منبر سونیکے پترون سے آراستہ کیگئی تھی اور اِس کے سامنے بڑے تکلف سے آراستہ کرکے چار کرسیان مختلف وضع و ارتفاع کی بچھائی گئی تھین جو کرسی سب سے اونچی تھی وہ ملکہ معظمہ کی نشست کیلیئے تھی اور اِس سے نیچی کرسی دائین طرف شہزادہ البرٹ کے لیئے اور باقی دو اور کرسیان ڈچس کنٹ اور بیوہ ملکہ کے لیئے۔ کرسیون کا ارتفاع کرسی نشینون کی بلند پایگی کو بتلاتا تھا۔ ساڑھے ۱۱ بجے اپنی اپنی جگہ پر کنٹربری اور یورک کے آرچ بشپس اور لندن کا بشپ آکر بیٹھ گئے تھے اور ۱۲ بجے سے چند منٹ پہلے بیوہ ملکہ آن کر اپنی کرسی پر بیٹھین۔ غرض سارے اہل محفل اپنے اپنے درجہ اور مرتبہ کے موافق کرسیون پر علی الترتیب بیٹھے ہوئے تھے۔ جب شہزادہ آن کی صفون مین پھرا ہے تو بڑی خوشی سے اُمرا نے تالیان بجائین

اور لیڈیون نے رومال ہلائے. شہزادہ کی اسوقت کی صورت کا بیان ایک اخبار نویس یہ بیان کرتا ہے کہ اسکے سارے اعضا متناسب تھے. سب خط وخال موزون تھے. بال زرد و سرخی مائل. ریشم کیطرح لچھے دار. بھوین گنجان. آنکھین نیلگون چمکدار. ناک نہایت خوشنما موزون. دہن پیارا. دانت نہایت خوبصورت موچھین چھوٹی چھوٹی. رنگ نہایت خوشنما.

حسن صورت وحسن سیرت اسکے دونون دلون کو گرویدہ کرتے تھے. جب لوگ اسکی صورت کو دیکھکر جوش مسرت سے خوشی کے نعرے مارتے تھے تو وہ ان کو دیکھکر نہایت خوش ہوتا تھا. اسنے گرجا مین جب قدم رکھا ہے تو نوبت بجائی گئی و بانگ دہل کا غل شور ہوا. خاص امراء آن کر اسکو وہان لیگئے. جہان اسکے بیٹھنے کیلئے کرسی بچھی ہوئی تھی. وہان جاکر اسنے بیوہ ملکہ کے ہاتھ پر بوسہ دیا. اور بیٹھ کر اس سے جب تک باتین کرتا رہا کہ ملکہ معظمہ تشریف لائین. چند منٹ مین ملکہ معظمہ بھی گرجا مین جانیکے لیئے چلین تو ہر شخص محبت کی نظر سے انہین دیکھتا تھا اور شاد ہوتا تھا اور خوشی کی آوازین لگاتا تھا. وہ گرجا مین آنکر آلٹر گئین اول انھون نے نماز پڑھی. دعا مانگی. پھر کرسی شاہی پر جلوہ افزا ہوئین. چند سکنڈ کے بعد وہ کھڑی ہوئین اور شہزادہ **البرٹ** کے ساتھ نماز کی میز کے پاس گئین. آرچ بشپ نے نکاح پڑھانا شروع کیا اور یہ فرمایا کہ (مراسم مذہبی کے ادا کرنے مین فقط البرٹ اور وکٹوریا نام لیا گیا اور تو مخاطبت مین کہا گیا.) اے البرٹ تو اس عورت سے نکاح کرکے اپنی زوجیت مین قبول کرتا ہے؟ احکام الٰہی کے موافق پاک حالت ازدواج مین رہے گا؟ تو اسکو عزیز رکھے گا. اسکی تسلی کرے گا. اسکی عزت کریگا. اسکی بیماری وتندرستی مین خبرگیری کریگا؟ اور سب کچھ چھوڑکر صرف اسکے ساتھ جب تک رہیگا کہ تم دونون زندہ رہو؟

عالیجناب **البرٹ** نے باآواز بلند کہا کہ مین یہ سب کام کرون گا. +

پھر آرچ بشپ نے ملکہ معظمہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ تو وکٹوریا. البرٹ سے نکاح کرکے اسکو اپنا شوہر بناتی ہے اور احکام الٰہی کے موافق پاک حالت زوجیت مین رہے گی؟ اطاعت کرے گی. اسکی خدمت کریگی اس سے محبت کرے گی. اسکی عزت کرے گی. بیماری اور تندرستی مین اسکی خبرگیری کرے گی اور سب کچھ چھوڑکر صرف اسکے ساتھ جبتک رہے گی کہ تم دونون زندہ رہو؟

ملکہ معظمہ نے اسکا جواب باآواز بلند جو سبنے سنا یہ دیا. کہ مین یہ سب کام کرون گی +

پھر آرچ بشپ نے یہ دریافت کیا کہ کون اس عورت کو اس مرد کی زوجیت مین دیتا ہے؟ تو ڈیوک سسکس

نے آگے بڑھکر ملکہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ مین اسکو دیتا ہون (اسپر ایک ظریف اخبار نویس نے یہ لطیفہ گھڑا کہ ڈیوک کی عادت ہی کہ جس چیز کے دینے مین اسکی اپنی گرہ کا خرچ کچھ نہین ہوتا اسکے دینے کے لیے وہ جلد تیار ہوجاتا ہے) آرچ بشپ نے ملکہ معظمہ کا ہاتھ لیکر شہزادہ البرٹ کے ہاتھ مین پکڑا دیا۔ اور ان الفاظ کو کہا جن کو شہزادہ نے اپنی زبان سے دُہرایا ۔

مین البرٹ تجھ وکٹوریا کو اپنی زوجیت مین لیتا ہون۔ اس دن سے آگے خواہ اچھی حالت ہو یا بُری۔ تونگری ہو یا مفلسی۔ تندرستی ہو یا بیماری سب حالتون مین بموجب پاک احکام الٰہی کے تجھے عزیز رکھون گا۔ تیری پرورش کرون گا جب تک کہ موت ہمکو جدا کرے۔ پھر اس عبارت کو ملکہ معظمہ نے دُہرایا ان مین جہان ضرورت تھی کچھ الفاظ کو بدل دیا ۔

پھر آرچ بشپ نے شہزادہ کی انگلی مین سے انگوٹھی کو اُتارا اور ملکہ معظمہ کی چوتھی انگلی مین پہنا کر اسکو پھر شہزادہ کو واپس کیا۔ اور دعا مانگی۔ بعد ازان نماز پڑھی بھجن گائے۔ باجے خوب بجے۔ غرض جو نماز کی کتاب مین نکاح کی مقرری نمازین اور دعائین ہین وہ سب پڑھی گئین ۔

اس نماز کے ختم ہونیکے بعد اُمرا نے ملکہ معظمہ کو مبارکباد دی۔ ڈیوک سسیکس نے ملکہ معظمہ سے خوب ہاتھ ملا کر نہایت محبت و پیار سے انکے رخسارہ کا بوسہ لیا۔ بیوہ ملکہ نے ان کا بوسہ لیا۔ پھر شہزادہ البرٹ ملکہ معظمہ کا ہاتھ مین ہاتھ لیکر گرجا سے باہر آیا۔ سب ارباب محفل تعظیم کیلئے سرو قد کھڑے ہوئے۔ سارا بیان اس جشن کا مجھ سے نہین ہوسکتا۔ مختصر بقدر ضرورت بیان کیا گیا ۔

ملکہ معظمہ اور شہزادہ نے تخت گاہ کے کمرہ مین جاکر شادی کی رجسٹر پر اپنے دستخط کیے۔ اور اسکے شاہی خاندان شاہی کے بعض اراکین نے۔ لوگون کو اس بات کے سننے سے تعجب ہوگا کہ آرچ بشپ نے اس قدر محنت سے گو نکاح پڑھایا۔ مگر نکاح پڑھائی کا ٹکا تک اُسکو ہاتھ نہ آیا ۔

برات جس ترتیب سے آئی تھی اُسی ترتیب سے اُلٹی جانی شروع ہوئی۔ آنے مین یہ بات نہ تھی جو جانے مین ہوئی کہ ملکہ معظمہ اپنے پسند کیے ہوئے شوہر کے ساتھ ایک سواری مین بیٹھکر سوار ہوئین وہ دونون ایک دوسرے کے ہاتھ مین ہاتھ دیئے ہوئے تھے اور شہزادہ کے ہاتھ مین بیاہ کی انگوٹھی چمکتی ہوئی سب کو دکھائی دیتی تھی جہان انکا گزر ہوتا تھا چیرز کا غل شور مچتا تھا ۔

مراجعت کیوقت بڑی شدت سے بارش شروع ہوئی مگر رعایا کے دل مین ملکہ کی خیر خواہی اور محبت کی آتش

برات کا قصر شاہی بکنگھم مین واپس آنا اور دعوت

روشن تھی۔ اسکی ایک چنگاری یہ بارش نہین بجھا سکی۔ قصر شاہی مین مہمانون نے کھانا کھایا جس مین بڑے بڑے امراء عظام شریک ہوئے۔ دولہا دولہن کا جام صحت پیا گیا۔ ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ عوام کا یہ یقین ہے کہ ملکہ معظمہ بڑی خوش نصیب موسم کے اعتبار سے ہین وہ دن جس مین اندھیری چھائی ہوئی تھی اور صبح کو مینہ برس رہا تھا اور کہر پڑ رہی تھی۔ جب گرجا سے برات پھری اور قصر شاہی مین آئی تو آسمان پر کوئی بادل نہین رہا آفتاب نے اپنے چہرۂ تابان سے نقاب اُٹھایا اور دھوپ نے اپنا بستر بچھایا۔ آج جو موسم نے اپنا رنگ دکھایا۔ لوگون نے اسکا اسم ملکہ معظمہ کا موسم رکھ لیا جو ہمیشہ یادرہیگا جہان ہم نے ملکہ کا موسم لکھا ہے اس سے ہماری مراد اسی موسم سے ہے۔

شادی کا کیک

قصر بکنگھم مین جو دعوت ہوئی تھی اسمین ایک کیک بڑی صنعتون اور کاریگریون سے بنایا گیا تھا۔ جسکے دیکھنے سے یہ نسبت اُسکے کھانیکے زیادہ مزہ آتا تھا۔ قوت باصرہ پر قوت ذائقہ رشک کھاتی تھی۔ اسکا محیط ۹ فٹ موٹائی ۱۶ انچ وزن تین سو پونڈ (ساڑھے تین من) سے کچھ زیادہ تھا اسکے مصالح کی قیمت ایک سو گنی (بارہ سو روپیہ) تھی۔ کیک کی چوٹی پر برٹانیا کی تصویر دونون دولہا دولہن کو نعمتین و برکتین دیتی ہوئی بنائی گئی تھین اور ان دولہا دلہن کی پیکر ایک فٹ قد مین بنائی گئی تھی دولہا کے قدمون کے تلے کتے کا پلا بٹھایا گیا تھا جو وفاداری کی علامت تھی۔ اور دلہن کے پاؤن تلے فاختاؤن کے جوڑے کی پتلیان بنائی گئی تھین جو موافقت کی علامت تھی۔ کیوپڈ (عشق کا دیوتا ہے جسکی تصویر ایک اندھے حسین لڑکے کی جسکے ہاتھ مین تیر و کمان ہو بنائی جاتی ہے) کی پیکر بنائی جو گھٹنون پر کتاب کو پھیلائے ہوئے تاریخ در روز شادی کو لکھ رہا ہے اور بہت سے کیوپڈ بنائے جو لڑکون کی طرح کھیل رہے ہین اور مہرین لگاتے ہوئے ہین جنپر اے اور وی (شہزادہ اور ملکہ کے نامون کے اول حرف ہین) کے تمغے بنے ہوئے تھے کیک کے اوپر بہت سے گلدستے مہمانون کو تحفۃً دینے کیلئے لگائے گئے تھے۔ اور طرح طرح کے پھولون کے ڈھالے گئے تھے۔ ملکہ نے اپنے سب ملازمین عورتون کو دھگدگیان عنایت فرمائین۔ دھگدگی کی صورت ایک پرندکی تھی جسکی آنکھ یاقوت کی ناک ہیرے کی پنجے خالص سونیکے تھے جو بڑے بڑے موتیون پر لگے ہوئے تھے یہ ملکہ کا خود ایجاد تھا۔

ملکہ معظمہ کا اپنی ملازمہ عورتون کو تحفہ دینا

جب دعوت ختم ہوچکی تو ونڈسر جانیکی تیاریان شروع ہوئین۔ چار بجے سے پاؤ گھنٹہ پہلے دولہا دلہن دونو

قصر بکنگھم سے روانہ ہوئے قصر شاہی کے گرد تمام سڑکون پر آدمیون کی صفین اسلیئے لگی ہوئی تھین کہ وہ دولہا دلہن کو ساتھ بیٹھے ہوئے ایک نظر دیکھ لین - ملکہ معظمہ خود اپنے روزنامچہ مین بیان کرتی ہین کہ میری رعایا نے میری شادی کی خوشیان دل سے اور بڑی گرمجوشی سے کین جس مین سب طرح سے راضی اور خوش ہوئی - اُن کی خوشی کی آوازون سے کان بہرے ہوئے جاتے تھے - گھوڑون کے سوارون کے پہرے ہماری سواری کے ساتھ جاتے تھے +

راہ مین **ایٹن** آتا تھا - جہان کا سکول اور کالج مشہور ہے - وہان اس خوشی کا سب سے زیادہ سامان کیا گیا - کالج کی حوالی مین ایک مصنوعی چوبی ایوان یونانیون کی طرز کا ساٹھ فیٹ اونچا اور اس ارتفاع کے مناسب چوڑا بنایا گیا - اُسپر سب جگہ طرح طرح کے لیمپ لگائے گئے اور اُسکی پیشانی پر رائل آرمس لگائے گئے - اور ایک کتابہ لگایا گیا جسمین لکھا تھا **وکٹوریا کو البرٹ مبارک ہو** - سات بڑے بڑے جھنڈے لگائے جو نہایت موزون اور خوبصورت معلوم ہوتے تھے - اس کل مکان مین پانچہزار لیمپون سے کم نہ لگے ہونگے - رات کو اُن کی روشنی بڑی بہار دکھاتی تھی - کالج کے اندر کے چوک مین بھی روشنی بنا ایک عالم نورانی دکہا رہی تھی - مشرقی طرف جو گھنٹے کا مینار تھا وہ بھی روشن کیا گیا تھا اور اُسکے سر پر تاج بنایا گیا تھا جسپر پھولون کا سہرا لٹکایا گیا تھا - اسمین پھولون کے **اے** اور **وی** بنے ہوئے تھے - نیچے تین ستارے چمکتے تھے - گھنٹہ مینار کی محراب مین لیمپون کی قطارین روشن تھین اور چوک کی مشرقی جانب مین بھی لیمپ لٹکتے تھے - چوک کا جو بڑا دروازہ تھا اُسکو بھی لیمپون سے منور کیا تھا - محراب سے تاج کے اوپر ہزارون لیمپ روشن تھے - اور محراب مین بھی پھولون کی بنا کے لیمپون سے روشن کی تھین - کالج کے اندر ماسٹر اور طلبہ پانچ سو پچاس کے قریب تھے جو شادی کے ریشمی ربن کے گچھے پہنے ہوئے تھے - وقتاً فوقتاً پٹاخون کے چھوٹنے سے خیر خواہی کی آوازین نکلتی تھین - علاوہ کالج کے **ایٹن** کی گلیون مین بھی بڑی روشنی ہوئی تھی - بڑے بڑے سوداگرون نے اپنے گھرون مین روشن ستارے لگائے تھے - غرض سارے شہر مین عجب چہل پہل اور گہما گہمی تھی - ایک بڑا ڈنر باشندون کو دیا گیا اور بہت سے گھرون مین رقص و سرود کی محفلین آراستہ ہوئین +

اس مدرسہ کے سارے طلبہ سوار یکے ساتھ خوشی کی آوازین لگاتے ہوئے اور غل شور مچاتے ہوئے جیسے لڑکے کیا کرتے ہین **ونڈسر** تک گئے - جب وہان ملکہ معظمہ شہزادے اترے مین تو انھون نے

وہ غل مچایا کہ زمین کو آسمان پر اُٹھا لیا *

صبح کو ونڈسر کا حال بدستور تھا۔ دکانیں کھلی ہوئی تھین۔ یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہان کوئی ہنگامۂ شادی گرم ہونیوالا ہے۔ مینھ بڑا موسلا دھار برساتھا۔ جسکے سبب سے شہر بے رونق معلوم ہوتا تھا۔ مگر بہ تدریج یہ افسردہ حالت شہر کی بدلتی گئی۔ دوپہر کے بعد بارش موقوف ہوتی۔ اور سب دکانین بند ہوئین۔ کل آدمی بازارون مین ریشمی ربن کے گچھے شادی کے پہنے ہوئے بن سنور کر شادی کی بہار کے سامان تیاری کرنے مین مصروف ہوئے۔ تھوڑی دیر مین شہر کی پژمردگی شگفتگی سے بدل گئی۔ سورج نکل آیا گھنٹے سوئیسے جاگ کر آوازین دینے لگے۔ جتنا دن بڑھتا گیا۔ باہر سے آدمیون کا آنا زیادہ ہوتا گیا۔ سب کو یہ شوق تھا کہ ملکہ معظمہ کو اسکے باپ داداکے محل مین اسکے شوہر کے ساتھ داخل ہوتے دیکھین۔ قسم قسم کی سواریون کا ہجوم تھا۔ بہت سے آدمی تو ملکہ معظمہ کو شہر مین داخل ہوتے ہوئے دیکھکر واپس لنڈن کو چلے گئے کہ وہان جاکر شہر کی روشنی کا تماشا دیکھین *

جب ڈھائی بجے بڑا جھنڈا قلعہ مین اُٹھا تو لوگ اپنی اپنی سمجھ کے موافق بتلانے لگے کہ کس لیئے وہ اٹھا ہے۔ مگر آخرکار اسکے معنے یہ تحقیق ہوئے کہ اسوقت اسکے اُٹھنے کا سبب یہ تھا کہ سینٹ جیمس مین ملکہ معظمہ کا نکاح پڑھا یا گیا ہے۔ غرض پچاس دفعہ شام تک لوگ اپنی عقل سے سواری آنیکی نشانیان دیکھ کر خوش ہوتے تھے کہ اب ملکہ معظمہ آئین مگر پھر مایوس ہوکر چپ ہوجاتے تھے۔ ساڑھے چھ بجے آدمیون کا ہجوم ایسا ہوا کہ شاہی سواری کے لیئے بھی رستہ نہ کھلا رہا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل بازار ایک زندہ جسم ہے۔ مکانون کی دیوارین گیس اور تیل کی روشنی سے جگمگا رہی تھین ہوا مین جو ہوائیون کے چھوٹنے کی روشنی ہوئی تھی تو لوگ جانتے تھے کہ ملکہ معظمہ ایٹن مین داخل ہوئین خوشی کے گھنٹے بجنے لگے۔ سات بجے سے بیس منٹ پہلے قلعہ ونڈسر مین ملکہ معظمہ کی سواری داخل ہوئی۔ دونون دولہا دولہن اپنی رعایا کو سر جھکا کر سلام کرتے جاتے تھے۔ بیبیان اپنے رومال ہلاتی تھین۔ اور مرد اپنی ٹوپیون کو ہلاتے تھے غرض اپنی خوشی اس طرح ظاہر کرتے تھے کہ ملکہ معظمہ اور شاہزادہ دونون خوشی کے مارے باغ باغ ہوئے جاتے تھے پھر باجے خوب بجائے گئے۔ لوگون نے گیت اُس موقع کے مناسب بنا رکھے تھے وہ گائے گئے۔ اس شادی کی خوشی کا ایک بڑا بھاری ڈنر ہوا۔ اور بہت سے لوگون نے جلسے کیئے *

بڑے بڑے آدمی تو بڑی دعوتون کے مزے اڑاتے تھے۔ مگر غریب آدمی بھی اس نعمت سے محروم نہین رہے۔ لوگون نے اپنے پاس سے چندہ کرکے جس مین تیس پونڈ چندہ کے ملکہ معظمہ نے بھی عطا کیئے۔ پانچ سو کنبون کو جن مین دو ہزار غریب آدمی شہر کے اور باہر کے ہون گے۔ عمدہ کھانا کھلایا گیا اور بہت اچھی بیر شراب پلائی گئی ۔

جو لوگ بادشاہی فرائض اور جوابدہیون کی برداشت کرتے ہین انکو آسایش و آرام کے لیئے بادشاہی کے بار ہائے گران تھوڑی فرصت دیتے ہین چنانچہ ملکہ و شہزادہ کو کدخدائی کے بعد خلوت نشینی کے لیئے اتنی فرصت بھی نہین ملی جتنی عام آدمیون کو ہفتون کے لیئے شادی کے بعد ملا کرتی ہے ونڈسر مین وہ ایک دن اکیلے رہے کہ ۱۲۔ کو ڈچس کنٹ اور ڈیوک کوبرگ اور شہزادہ آرنسٹ آگئے ۔ اور ۱۴۔ فروری یعنی چار روز بعد انکو لنڈن جانا پڑا۔ کہ سلطنت کی رسوم کو ادا اور پبلک کے کامون کو کرین۔ ونڈسر مین اول دن آتے ہی صبح ہی کو حضرت علیا نے بیرن سٹوک میر کو خط لکھا کہ دنیا مین آدمی عزیز تر اور پاکیزہ تر اور شریف تر شہزادہ سے زیادہ نہین ہے۔ ۱۴۔ فروری کو جب لنڈن مین مراجعت فرمائی ہے تو پارلیمنٹ کے دیوان و کلا رعایا اور سربرآوردہ جماعتون نے ان کے حضور مین تہنیت نامے پیش کیئے۔ دعوتون کے بہت سے جلسے بڑی دھوم دھام سے ہوئے۔ تھیٹرون مین تماشے دیکھے گئے۔ غرض ان ایام مین لنڈن مین جیسی خوشی کی چہل پہل اور گہما گہمی رہی ایسی پیرسکو نصیب نہین ہوئی ۔

۱۹۔ فروری کو حضرت علیا کی اول لوی ہوئی وہ اپنے خاوند کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر کھڑی ہوئی تہین ۲۰۔ مارچ کو خود عالیجناب شہزادہ کے حضور مین ستائیس تہنیت نامون سے کم نہین پیش ہوئے جنکے جواب انھون نے خود دیئے اور اس باب مین اپنی نانی صاحبہ کو خط لکھا کہ مین نہین بتلا سکتا کہ کتنے تہنیت نامے میرے سامنے پیش ہوئے۔ اور کتنے آدمیون سے میری شناسائی ہوئی۔ مین انکے چہرون کو اچھی طرح یاد نہین رکھ سکا۔ لوی کے دن کوئین وکٹوریا نے مجھے آرڈر اوف بیتھ کا خطاب عنایت کیا۔ ابھی شہزادہ کو گارٹر ملا تھا اور وہ برٹش سپاہ کا فیلڈ مارشل بنایا گیا تھا اسکے سوا وہ گیارہوین رجمنٹ لائٹ ڈریگون کا کرنیل بھی ہوا ۔

شہزادہ پر چودہ دن خوشی کے گزرے تھے کہ پھر یہ رنج و محن پیش آنے شروع ہوئے کہ انکے پاس سے

وفات شہزادہ البرٹ ۱۸۶۱

باپ نے وطن جانے کا ارادہ کیا بیٹے کو باپ کی جدائی کا سخت ملال ہوا حقیقت مین شہزادہ کو اپنے گھر سے نہایت ہی محبت تھی۔ حضرت علیا قدر فرماتی ہین کہ شہزادہ نے مجھ سے کہا کہ آپ تو باپ کی قدر جانتی نہین (آٹھ مہینے کی عمر مین وہ بے پدر ہوگئی تھین) آپ کیا جان سکتے ہین کہ اس وقت میرے دل پر کیا کیفیت گزر رہی ہے۔ میرا بچپنا بہت اچھی طرح بسر ہوا ہے۔ انہون نے مجھسے کہا کہ اب صرف میرا بھائی ارنسٹ وارث سلطنت انگلنڈ مین عزیز رشتہ دارون مین یہان باقی رہا ہے سو وہ بھی کچھ دنون ٹھیریگا لیکن اگر آپ مجھسے ایسی ہی محبت کرتی رہین گی جیسی کہ اب تک کی ہے تو سب نقصانون کا معاوضہ کرونگی۔ اور پھر اس بیان پر ملکہ معظمہ اور یہ اضافہ کرتی ہین کہ میرے شوہر نے میری خاطر سے باپ بھائی وطن دوست آشنا سب چھوڑے۔ اب میری سدا سے یہ دعا ہے کہ مین اپنے عزیز از جان مبارک خوش و راضی شوہر کو خوش کرونگی۔ مین حتی المقدور اُسکے خوش رکھنے مین کوشش کرون گی۔ آئندہ حالات سے معلوم ہوگا کہ ملکہ معظمہ کی یہ پوری دعا خدا نے قبول کی۔ اِسکے تھوڑے دنون بعد ملکہ معظمہ کے شوہر کے پسند کرنے مین رعایا کو وہ خوشی ہوئی کہ لارڈ **میلبورن** نے ملکہ معظمہ سے کہا کہ آپ کی شادی نے رعایا کو ایسا خوش کیا ہے کہ یہ جانتی نہین اور اس شادی کے لیئے پولیٹکل دلائل بھی تھے۔ شہزادہ کا باپ ۲۸ فروری کو چلا گیا۔

یہ میان بی بی ایک دوسرے کے عاشق تھے۔ وہ نہایت خوش و خرم رہتے تھے۔ اِن کے مذاق ایک تھے۔ اِنکی خصائل متماثل تھین وہ ایک جان دو قالب تھے۔ ایک دوسرے کا ضمیمہ یا تکملہ تھا مگر راہ مین بالکل گلون ہی کا بچھونا نہین بچھا ہوا تھا۔ اسمین کانٹے بھی تھے جو شہزادہ کے پاؤن مین چبھتے تھے۔ قبل از کہ جدائی جو ملال آمیز باتین پیش آئین انکا بیان پہلے ہو چکا ہے اور اسکے بعد جو اور مکروہات پیش آئے۔ انکا آئندہ باب مین بیان کیا جائیگا۔

باب یازدہم

سنہ ۱۸۴۰ع

سال اوّل کدخدائی

شہزادہ کا منصب

انگلنڈ مین آیرنسٹ اپنے بھائی اور بھاوج کے ساتھ ۸۔ مئی تک رہا بعد ازان چلا گیا۔ جسکے سبب سے شہزادہ کے پاس کوئی اپنے گھر کا رشتہ دار نہ رہا۔ اب انگلنڈ اُس کا گھر تھا۔ اُسکا دل محبت منزل ایسا تھا کہ اپنے باپ کے گھر کو بھلا دینا اپنے سے ناممکن تہا۔ مگر اُن کو کم از کم کام کرنا ایسا کرنا تھا کہ جس سے معلوم ہو کہ وہ گھر بھول گئے۔ اُنکا فرض یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی سب قابلیتون اور استعدادون کو اُس ملک کی بہبودی و خیراندیشی مین صرف کرین جسمین اُنھون نے بود و باش اختیار کی تھی۔ اس فرض کے ادا مین کبھی قصور کرنی نہین چاہتے تھے اِسوقت بہت کم آدمی یہ سمجھتے تھے کہ اس کام کے کرنے مین اُنکو زیان و نقصان اُٹھانے پڑینگے۔ اُنکی حالت مین یہ تغیر ہوا کہ کیا وہ جرمن کی ایک چھوٹی ریاست کے شہزادہ تھے یا اب ملکہ انگلینڈ کے خاوند ہوگئے۔ ایسی صورت مین لوگ کب مانتے ہین کہ اُنکو نقصان و زیان ہوا۔ اسمین نفع زیادہ نقصان کم تہا۔ لینا زیادہ دینا تھوڑا تھا۔ وہ سلسلہ محبت کا دل بستہ و دائرہ محبت کا حلقہ بگوش تھا۔ اُسکو کسیحالت مین گھر کا رشتۂ الفت توڑنا خواہ اُسکے آیندہ کیسا ہی منصب جاہ و جلال حاصل ہو بڑی زیان مندی تھی۔ شہزادہ کے خطوط جو ہمنے پہلے بابون مین لکھے ہین۔ اُنکے پڑہنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ شہزادہ کو اپنے لڑکین کا گھر کیسا عزیز تہا۔ اپنے کُنبے کے ساتھ کیسی وہ محبت اور ہمدردی رکھتا تھا اور اپنی نوجوانی کے دوستون پر کیسا عاشق صادق تھا۔ اور ان باتون کے جاننے سے ہم اُسکی طبیعت کی داد دے سکتے ہین ●

سب حالتون مین مدت تک اُسکے خیالات کا اول مقصد یہی ہو سکتا تھا کہ وہ یہ چاہے کہ ملین

سب سے اول جگہ وطن کی محبت کلی رکھے۔ اور ان سب چیزون سے جواب تک اسکو دل سے عزیز تھین جدا ہو کر نئے کنبے کی رشتہ مندی کو دل مین جگہ دے۔ نئے دوست بنائے۔ نئی عادات اختیار کرے۔ اس اپنی زیا نمندی کا کہ پرانے رشتہ مند و دوست چھوٹے ہی معاوضہ کر سکتا تھا کہ انگلینڈ کا مزاج دان ہو کر بغیر اپنے سود وزیان کے خیال کے اسکے آدمیون کی بھلائی مین اور اپنے گھر کے مسرت انگیز کرنے مین خدمات شائستہ بجالا کے اپنے معیار حسن عقل و اخلاص کو ظاہر کرے۔ یہ ماننا چاہئے کہ اسنے اپنے عزم درست تدبیر صائب وحسن نگاہ پیدا و ثبات قدم سے بغیر کسی خود ستائی و خود نمائی کے اپنے فرائض کے ادا کرنے مین کبھی قضا نہین کی ؛

اس ملک مین جب تک وہ زندہ رہا۔ اسپر لوگ بدگمانی اور بدظنی کرتے رہے باوجود اس کے اس نے ایک لحظہ بھی اپنی کوششون مین پہلوتہی نہین کی۔ اور ہمیشہ اس ملک کے آدمیون کی نیکخواہی ترقی مین دلسوزی و نیک اندیشی سے ساعی رہا۔ اسکے حق کامون پر لوگون نے بدخیالیان و بدفہمیان اور اسکی حق رایون پر بدگمانیان کین۔ مگر اسکو اپنی راستبازی و ایمانداری کی معاونت پر ایسا بھروسا تھا کہ وہ اُنکی پیروی کرتا رہا۔ اور کبھی اپنے طریقہ کو چھوڑا نہین۔ ان لوگون کی نسبت جو اُسکے حق مین ناانصافی کرتے رہے ایک لفظ شکوہ و شکایت کا یا کوئی جملہ بیجا زبان پر نہین لایا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ جو شخص میری طرح رتبہ عالی پر مرتفع ہوگا۔ اُسکے حق مین اس ناانصافی کا ہونا لازمی ضروری ہے۔ اسکو بھروسا تھا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب لوگ واقف ہو جائینگے۔ اور سمجھنے لگین گے کہ مین اپنے کامون کو نیک نیتی و خیر خواہی و راست کیشی و درست اندیشی سے کرتا ہون ؛

اس نے اپنے کام کرنے کا جو اصول اختیار کیا تھا۔ اُسکو وہ خود ان الفاظ مین بیان کرتا ہے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ اپنی جان کو ملکہ معظمہ کے ساتھ ایک کرون اور نہ اپنے اختیارات کا نہ اپنے لیے اختیارات حاصل کرنیکا ساعی ہون۔ نمایش خود نمائی سے بالکل پرہیز کرون پبلک کے روبرو جداگانہ کوئی ذمہ داری اپنے ذمہ نہ لون اپنے منصب کو ملکہ معظمہ کے منصب کا ایک جزو بنا دون۔ متواتر شوق سے پبلک کامون کے ہر حصہ کو غور سے دیکھون تاکہ جب ملکہ کے روبرو پولیٹکل (سیاسیہ) و سوشل (معاشرتی) و ذاتی معاملات مین مشکل سوالات پیش ہون تو ان مین مجھے صلاح و مشورہ دینے کی قابلیت ہو۔ ملکہ کے گھر کا مین حقیقی مالک افسر ہون اسکے کاروبار خانگی کا مہتمم۔ اُسکے ذاتی معاملات کا منتظم اور پولیٹکل

معاملات مین انکیا معتمد و صلاحکار۔ گورنمنٹ کے ساتھ مراسلات مین مددگار ہون کچھ مدت تک اُسکی یہ اپنی تمنائین نہین برآئین۔

اول یا دو سال تک سوا ئے شاذ و نادر صورتون کے خاص بلانیسے وہ اس وقت موجود ہوتے تھے کہ ملکہ معظمہ سے وزرا ملاقات کرتے تھے۔ اس باب مین جناب ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ یہ بات کچھ وزرا کی طرفسے نہ تھی۔ شہزادہ ہر بات سے واقفیت حاصل کرنے مین بہت تکلیف اُٹھاتا تھا اور لارڈ میلبورن کو بھی یہ فکر رہتی تھی کہ ملکہ معظمہ پبلک کے معاملات سے اپنے شوہر کو مطلع کرین۔ مگر اس وقت وہ اس قسم کے معاملات مین کوئی حصہ خود نہین لیتا تھا۔

ایسے آدمی بھی موجود تھے جو شہزادے کو معاملات سلطنت ہی سے بالکل ہمیشہ کے لئے بیگانہ نہین رکھنا چاہتے تھے بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اُنکو خانگی معاملات مین بھی دخل نہو اور وہ اختیارات بھی نہ حاصل ہون جو شوہرون کو گھرون مین مالک خانہ ہونیکے حاصل ہوتے ہین اور جنکے بغیر گھر مین خوشی و مسرت نہین حاصل ہو سکتی۔

شہزادہ خود جانتا تھا کہ مین مالک خانہ نہین ہون اُسنے مئی سنہ ۱۸۴۰ء مین اپنے دلی دوست شہزادہ ولیم لووین سٹین کو ایک خط مین یہ لکھا کہ مین اپنے گھر مین نہایت خوش و رضامند ہون مگر مجھے اپنے مناسب درجہ کے سنبھالنے مین دشواری یہ پیش آئی ہے کہ مین گھر کا مالک نہین ہون صرف شوہر ہون۔

ملک کی یہ خوش نصیبی اور اس سے زیادہ مشکوئے معلی کی نیک طالعی تھی کہ حالت مذکور دیر تک قایم نہین رہی شہزادہ اپنے گھر کے مالک بننے کیلئے جس استقلال و شرافت سے اصرار کیا وہ شکر و آفرین کے قابل ہے اور شہزادہ کی رائے صواب پر اور ملکہ کی طبع بہت رو ونیکدلی پر آفرین ہے سب سے زیادہ شہزادہ اور ملکہ کے باہمی صدق و محبت و اعتماد پر تحسین ہے کہ جس نے اُنکے درمیان اپنی اغراض و اپنے فرائض مین ایک دوسرے سے اختلاف کرنا ناممکن کر دیا۔ جو لوگ ملکہ معظمہ سے یہ التماس کرتے تھے کہ آپ بادشاہ ہین۔ آپ اپنے گھر کی اور کنبے کی ایسی ہی حکمران بنئے جیسی کہ مملکت کی فرمانروا ہین۔ شہزادہ آخر کار آپ کی رعایا مین سے ہے اُنکو فرودست رکھیئے۔ ملکہ معظمہ اُنکے جواب مین یہ ارشاد فرماتی تھین کہ ہم نے گرجا مین بحلف یہ اقرار کیا ہے کہ مین اُنکی اطاعت کرونگی۔ اس سے مجھکو کبھی

اسکی عزت کرونگی - پس مین اپنے پاک اقرارون کی پاکیزگی کو کبھی نہین ترک کرونگی - اور اُن کی حدبندی نہین کرینگی ٭

اول ہی سے لارڈ میلبورن کی صلاح سے ملکہ معظمہ نے شہزادہ کو غیر سلطنتون کے مراسلات کو دکھانا شروع کردیا تھا - شہزادہ اگست سنہ ۱۸۴۰ع مین اپنے باپ کو خط مین لکھتا ہے کہ وکٹوریا نے غیر سلطنتون کے معاملات مین مجھے بڑا حصہ دیا ہے - مین خیال کرتا ہون کہ مین نے اس باب مین کوئی اچھا کام کیا ہے - مین اپنے تمام خیالات لکھکر لارڈ میلبورن کے پاس بھیجدیتا ہون - وہ مجھے تو اسکا جواب کمتر دیتا ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ وہ میرے کہنے کے موافق عمل بالکل کرتا ہے ٭

اپریل سنہ ۱۸۴۱ع مین پھر وہ باپ کو لکھتے ہین کہ مین اپنے پولیٹیکل منصب (منصب سیاسیہ) کی نسبت کہتا ہون کہ مین آجکل کے پولیٹیکل (امورات سیاسیہ) بڑی محنت و جانفشانی سے مطالعہ کرتا ہون اور تمام فریقون سے ارادۃً جدا رہتا ہون - مین تمام قومی انسٹی ٹیوشنون اور ایسوسی ایشنون سے بڑی دلچسپی رکھتا ہون اور انمین کام کرتا ہون - مین بالکل کشادہ دلی سے وزرا سے سب مضامین پر گفتگو کرتا ہون تاکہ مجھے آگاہی حاصل ہو - اور سب فرقہ کے لوگون سے تواضع مہربانی سے ملتا جلتا ہون - مین چپ چاپ یہ چاہتا ہون کہ جہان تک مجھ سے ہوسکے مین ملکہ کے منصب کیلئے مفید اور بکار آمد ہون ٭

پس اب یہان ہم وہ انکا وہ اصول جو انہون نے اول بیان کیا تھا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنی جان اور ملکہ کی جان ایک کرون - اُسکو برملا دیکھتے ہین - اُسنے اس اُصول کے موافق اپنے منصب کو قائم کیا - ملکہ نے اسپر اعتماد کلی کرکے اپنا سہارا و تکیہ بنا لیا - تمام مشکلات سوالات مین اُسی کی رائے پر اعتماد کرتین اور سارے کام اسی کی صلاح و مشورہ سے کرتین - مگر جب دفعتہً یہ سہارا اُن سے جدا ہوگیا یعنے شوہر مرگیا تو انہون نے یہ الفاظ درد آمیز فرمائے کہ اب حقیقت مین میرے لئے ایک نئی سلطنت کا آغاز ہوا ہے ٭

اب ہم شادی کے بعد جو شہزادہ کے ملازمین خانگی کے باب مین انتظام ہوا اُسے بیان کرتے ہین - اسکا انتظام یہ ہوا تھا کہ شہزادہ کے پاس ایک کارپرداز گروم آف سٹول جس کا صرف کام یہ ہو کہ انتظام خوابگاہ کرے اور اس مین چیمبرلین کو کچھ دخل نہو - اُسپر اول لارڈ رودبرٹ

شہزادے کے ملازمین خانگی کا انتظام

گروسس و ممبر مقرر ہوئے اور دو لارڈ ان وٹینگ (ملازم) ہوئے۔ ایک لارڈ بورنگ ٹن اور
دوسرے لارڈ جارج کن نوکس۔ اور دو اکوٹری (میرآخور) میجر جنرل سر جارج سیمور اور سر
جارج این سن مقرر ہوئے۔ ایک پرائیوٹ سکرٹری مسٹر این سن مقرر ہوا۔ اس آخر تقرر
مین جھگڑا ہوا اول تو مسٹر این سن جیسے عہدہ کا کام بڑی جوابدہی اور شہزادہ کے قریب رہنے کا
تھا۔ بغیر شہزادہ سے صلاح و مشورہ لیئے مقرر ہو گئے۔ دوم وہ لارڈ میلبورن کے پرائیوٹ سکرٹری
مدتون تک پہلے رہ چکے تھے یہ بھی عالیجناب شہزادہ کے اصول کے خلاف تھا۔ جو وہ پہلے ہی ملکہ معظمہ کو
لکھ چکے تھے۔ کہ میرے سب ملازمین ایسے مقرر کیئے جائین جو پولیٹکس (سیاسیہ) سے تعلق
نہ رکھتے ہون۔ یہان وہ شخص مقرر ہوا جو وگ پارٹی سے متعلق تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے اس
تقرر مین یہ پیچ تھا کہ محل شاہی مین وگ پارٹی کا عمل دخل رہے +

جب اس تقرر پر شہزادہ نے اعتراض کیا تو اسکا جواب یہ ملا کہ اب وقت نہین رہا کہ یہ تقرر منسوخ کیا
جائے۔ مگر ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ مسٹر این سن کی طبیعت مین دست قدرت نے نیک دلی ایسی ودیعت
رکھی تھی کہ وہ کسی سازش و چالبازی مین شرکت کی قابلیت ہی نہین رکھتا تھا۔ چنانچہ سنہ ۱۸۴۱ء مین گورنمنٹ
کی اس تبدیلی مین اسبات کا خوب امتحان ہو گیا۔ وہ بالکل اپنے کام سے کام رکھتا تھا کسی جھگڑے
فساد مین نہین پڑتا تھا۔ اپنے آقا کی خدمتگزاری بڑی خیرخواہی و نیک خواہی سے اپنی موت کے آخر گھنٹے تک
کرتا رہا۔ اسکو ناگہانی موت آگئی تو شہزادہ کو نہایت ملال ہوا اور انہون نے ملکہ معظمہ سے کہا کہ وہی میرا خاص
سچا دلی دوست تھا۔ جبسے مین آیا ہون وہ اور ہم ہر بات مین ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ وہ بمنزلہ میرے
بھائی کے تھا +

شہزادہ کے اور ملازمین کے تقرر مین وہ اصول قائم کیا گیا جو ملکہ معظمہ کے ملازمین خانگی کے
تقرر مین تھا یعنے صرف وہ تقررات مستقل طور پر ان آدمیون کے لیئے ہوتے تھے جو پولیٹکس سے تعلق
نہ رکھتے تھے۔ اور جو تقررات ایسے ہوتے تھے انکو منسٹری یا کونسل ہوس کے ممبر مقرر
کرتے تو وہ منسٹری (وزارت) تغیرات کے ساتھ بدلتے رہتے تھے۔ شہزادہ کے ملازمین مین اس قاعدہ
پر عمل صرف گروم آف سٹول اور ایک لارڈ ان ویٹنگ کے تقرر مین ہوا باقی مین نہین اس
وقت جو شہزادہ کے ملازم مقرر ہوئے ان مین سے اکثر آخر تک ملازم رہے۔ پہلے شہزادہ کے خزانچی

تھے۔ مگر جب اُنکا کام بڑھتا گیا تو دو سے تین اور تین سے چار ہو گئے۔ اس پرائیوٹ سکرٹری کے مقرر ہونے مین شہزادہ کو جو رنجش پیش آئی تھی۔ وہی ایک اور صورت مین اس معاملہ مین آگے آئی کہ ملکہ معظمہ وہ خود پرائیوٹ سکرٹری مقرر ہون۔ ملکہ معظمہ کی اورنگ آرائی کے بعد اُنکے پرائیوٹ سکرٹری کے عہدہ کا سارا کام بیرنس لیہ زین کرتی تھین۔ اور اُنکو وہ اختیارات حاصل تھے کہ خواہ وہ کیسی ہی ہوشیاری سے کام مین لائے جائین۔ تو بھی ضرور تھا کہ وہ گھر کے قدرتی مالک سے بیرنس کی مٹ بھیڑ کرائین۔ بیشک یہ اس لیڈی کا حق تھا کہ ملکہ معظمہ اُسکے ساتھ سچی محبت رکھین اور اسکی ممنون احسان ہون اسلئے کہ مدتون تک اُنکی خدمت و رفاقت مین رہی تھی اور کم سنی مین نیک صلاح اور مشورے انکو دیے تھے جن کی ضرورت اس عمر مین زیادہ ہوتی ہے۔ ان ہی باتون کے گھمنڈ نے اسکی آنکھون پر پردہ ایسا ڈال دیا کہ یہ سچی بات اُنکو نہین سجھائی دیتی تھی کہ اُن کا پہلا سا اثر عمل و دخل اب شوہر کے آگے نہین چل سکتا تھا۔ خاصکر ایسے شوہر کے روبرو کہ قابل و لائق ہو۔ بی بی اُسکی عاشق زار ہو اُس وقت بیرونس کو لازم تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی اغراض مد نظر رکھکے سب سے اول یہ کہتین کہ مین خود سکرٹری کے عہدہ سے دست بردار ہوتی ہون۔ اور اسکو شہزادہ کے سپرد کرتی ہون۔ جب اُنہون نے یہ خود نہین کیا تو اسکا انتظام خود حضرت علیا نے جلد ایسا کر لیا کہ ان کا شوہر مالک خانہ ہو گیا +

"خانہ شاہی کے بندوبست پر شہزادہ کا بالکل مسلط ہو جانا آسان بات تھی۔ یہ امر تحقیق و مستند ہے کہ اس نوجوان شوہر کو اپنے منصب کی جہت سے اپنے گھر مین کوئی آزادانہ اختیار حاصل نہ تھا کہ جسکے کام مین لانے سے وہ اُن عہدہ دارونکے اختیار مین دست اندازی کرے جو اُسکی مداخلت کے خواہان نہ تھے شاہی کارخانہ عظیم الشان تھا جس مین خرابیان اور بدنظمیان پہلی سلطنتون سے چلی آتی تھین۔ ملکہ معظمہ نے اپنی نوجوانی کے سبب سے اُنکی طرف توجہ نہین کی اور کسی امر نے اُنکے دور کرنیکی پروا نہ کی شہزادہ اُنکو پسند نہین کرتا تھا مگر اسکے دور کرنے کا کوئی اختیار بھی نہین رکھتا تھا۔ اور اس سبب سے اسکو تکلیف ہوتی تھی۔ ہر خرابی و بدنظمی کا ایک خود غرض حامی پردہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا جو شخص اپنے منصب کے سبب سے ان خرابیون کو نکالنا چاہتا تھا۔ اُسکو وہ بری نظرون سے دیکھتا تھا اس وجہ سے شہزادہ کے کارسازان خانہ سے ناچاقی ہوئی۔ محل شاہی مین بدنظمی فضولی۔ تاخیر۔ تکلیف فرمانروائی کر رہی تھین جسکے عالیجناب و حضرت علیا دونون کو تکلیف اور بے آرامی ہوتی تھی۔ خانہ شاہی کا اصل مین

کوئی ماسٹر (مالک) اس سبب سے نہ تھا کہ اسکے بہت سے مالک تھے۔ محل شاہی کے کل انتظامات ان تین افسرون لارڈ سٹوورڈ۔ لارڈ چیمبرلین اور ماسٹر اوف ہوس مین منقسم تھے۔ ان تین کوئی ایک دوسرے پر کچھ اختیار اور عظمت نہین رکھتا تھا۔ ہر ایک اپنے کارخانہ مین خود مختار تھا۔ آپس مین کسی دوسرے کو دخل نہ تھا۔ یہ عہدے منسٹری (وزارت) کے ساتھ وابستہ تھے۔ اسلیئے ان مین اکثر تغیر و تبدل ہوتا رہتا تھا۔ جب کسی معاملہ مین جو بالکل پولیٹکل ہوتا تھا۔ کامنس ہوس مین ووٹ مخالف ہوتے تو اسکے سبب سے حضرت علیا اپنے ملازمون سے محروم ہوجاتین جنھون نے ابھی شاید اپنا کام سمجھنا شروع کیا تھا۔ غرض انکا تقرر فقط پارٹی (وگ و ٹوری) پر مبنی تھا۔ کام کی لیاقت پر منحصر نہ تھا ان خدمات پر تقررات کچھ ایسے بے ڈھنگے طور پر ہوتے کہ بعض کامون کی نگرانی ہی نہین معلوم ہوتی تھی کہ کس کے ذمے ہے حسب الارشاد حضرت علیا اور شہزادہ کے بیرن سٹوک میر اپنی یادداشت مین لکھتے ہین کہ لارڈ سٹوورڈ تو ایندھن جمع کرتا اور اسمین آگ رکھتا۔ اور لارڈ چیمبرلین روشنی کرتا اور تمام لیمپ سر انجام کرتا۔ لارڈ سٹوورڈ لیمپون کو صاف کراتا انکو سجاتا اُن کو روشن کرتا۔ معمولی مرمتین جن کی ہر گھر مین ضرورت ہوتی ہو انکے لیئے مختلف افسرون سے حکم لینے پڑتے جن مین شاید مہینون لگ جاتے تو مرمت کی نوبت آتی۔ محل شاہی مین نہ لارڈ چیمبرلین کا نہ ماسٹر اوف ہوس کا کوئی نائب باقاعدہ حاضر رہتا تھا۔ عورت مرد ملازمون کی دو تہائی سے زیادہ پر کوئی کارفرما افسر موجود نہوتا تھا وہ اپنی خدمت پر جب چاہتے آتے۔ جب چاہتے چلے جاتے۔ وہ اپنے کام کے دنون مین کام پر سے گھنٹون غیر حاضر رہتے تھے۔ جو کام وہ بیقاعدہ و فضول کرتے۔ اُنکی اصلاح کرنیوالا نہ اُنپر ملامت کرنیوالا اور کوئی نہ تھا۔ کل محل شاہی مین دفترخانون اور کمرون کی صفائی و ترتیب محافظت کی جوابدہی کسی کے ذمہ نہ تھی۔ بدنظمی ایسے درجہ کی تھی کہ اسمین یقینی خوف و خطر تھا۔ ۱۸۳۸ء مین ایک نوجوان چمنی صاف کرنیوالا کمرون مین چھپا ہوا پکڑا گیا۔ جسکا چرچا بہت دنون تک رہا۔ مگر اسکا ارادہ کوئی بد نہ تھا بدنظمی نہ تھی بلکہ سرے سے انتظام ہی نہ تھا۔ یہ امر نہایت مشکل تھا کہ ان خرابیون کے دور کرنیکے لیئے کوئی تغیر و تبدل کیا جائے۔ کوئی اصلاح اس سبب سے نہین ہونے پاتی تھی کہ سٹیٹ کی حکومت مین خلل انداز ہوتی تھی۔ مگر عالیجناب (آگے مین شہزادہ کی جگہ صرف عالیجناب لکھونگا) محل شاہی مین اپنی عقل و استقلال و تحمل سے بدنظمیون کو دور کرکے سارے انتظام کو بالکل اپنے ہاتھ مین لیلیا اور مالک

تھانہ ہو گئے۔ عالیجناب کے ہاتھون مین گھر کے انتظامات کا نٹے نہین چھوتے تھے بلکہ سلطنت کے کاروبار
تھا رزنی کرتے تھے۔ یہ ناممکن تھا کہ اِس وقت مین جو مہمات عظیم پیش آئین اُنسے وہ بے تعلق و بیغرض
رہین مگر کونسٹی ٹیوشن مین کوئی منصب نہین رکھتے تھے۔ اسلیئے نہایت ضرور تھا کہ وہ ملک کی پولی
ٹکس مین مداخلت سے باز رہین۔ اِن کا اپنا یہ خیال تھا کہ مین حضرت علیا کا پرائیوٹ سکرٹری اور معتمد
مشیر ہوجاؤن۔ اِس منصب کو کچھ مدت کے بعد اُنھون نے حاصل کر لیا+

غرض اب انگلینڈ خوب سمجھنے لگا کہ اِس کدخدائی سے ایک عورت کے نرم ہاتھون کو کیسا دانا
قوی مردانہ ہاتھ مدد کرنے کیلیئے ملگیا۔ کدخدائی سے پہلے حضرت علیا کو سلطنت کے کامون مین سخت محنت
اُٹھانی پڑتی تھین۔ وہ ایک جرنیل لکھتی تھین جسکے انتخابات کو اُنھون نے پبلک مین شائع کیا۔ اسمین
جو امورات عظیم اُنکے علم مین آتے۔ اُنکو تحریر فرماتین۔ پھر اپنے مشاہدات اور خیالات کے حاشیے چڑہاتین
جب سلطنت کے کسی معاملہ کی بحث عظیم ہوتی تو اسکی نسبت اخبارات کی تحریرات کو مطالعہ کرتین اور اُنمین
جو اسپیچین اچھی ہوتین اُنکا لب لباب تحریر کرتین۔ اب اُنکو شوہر بیغرض آزادہ مرد کاردان کام کرنیوالا
ملگیا کہ جن سلطنت کے کامون مین عورت سے فطرتاً کسی نہ کسی کسر کا باقی رہجانا لازمی تھا وہ اس کسر کو
نکالکر بے کھٹکا بنا دیتا تھا+

شہزادہ کی پریسیڈنسی کا فیصلہ

یہ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ پارلیمینٹ کے ایکٹ کے موافق یہ امر فیصل نہین ہوا کہ ملکہ معظمہ کے بعد
عالیجناب پریسیڈنس ہون۔ صرف ملکہ معظمہ کو جو حقوق سلطنت حاصل تھے اُسکے موافق اُنکو اختیار تھا
کہ وہ شہزادہ کو اپنے بعد جہان چاہین پریسیڈنس بنائین۔ اِس باب مین چارلس گریول کلارک
کونسل) نے ایک رسالہ لکھکر ڈیوک ولنگٹن کو دیا۔ جسپر ڈیوک نے یہ رائے اپنی ظاہر کی کہ ملکہ کو فرمان شاہی
کے موافق یہ حق حاصل ہی کہ وہ اپنے بعد اپنے شوہر کو جہان چاہین باستثنا پارلیمینٹ کے پریسیڈنٹ
بنائین۔ بعض ارکین سلطنت نے بھی اِس رائے کے ساتھ اتفاق کیا۔ ۵۔ مارچ کو فرمان شاہی جاری ہوا
کہ عالیجناب الکزنڈر ملکہ معظمہ کے بعد پریسیڈنس ہون۔ یہ منصب اُنکو ہمیشہ حاصل رہا۔ مگر اس باب مین کوئی
پارلیمینٹ کا ایکٹ نہین نافذ ہوا۔ بعض ارکان سلطنت نے چاہا کہ پارلیمینٹ کے کسی ایکٹ کیموافق
اِس امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے مگر وہ نہوا۔ عالیجناب کی پریسیڈنسی فقط فرمان شاہی کے موافق اخیر
تک رہی+

ملکہ معظمہ کا طرفداری سے باز رہنا

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ملکہ معظمہ کی کدخدائی ہوئی ہے وہ پولیٹکل معاملات مین وِگ کی بڑی طرفدار تھین۔ کدخدائی کے بہان اور نیک نتیجے تھے منجملہ انکے ایک یہ بھی تہا کہ وہ اِس طرفداری سے دستکش ہوئین۔ عالیجناب نے اپنے خانگی انتظام کی درستی مین مباحثون اور خط وکتابت سے ثابت کردیا کہ انکا ارادہ مصمم یہ ہے کہ وہ پولٹکس سے بالکل علیحدہ رہین لارڈ میلبورن نے یہ نہایت معززانہ کام کیا کہ عالیجناب پر زور ڈالا کہ وہ ملکہ معظمہ کو بھی اپنا ہم رائے بنالین۔ اب وقت یہ ہے کہ ملکہ معظمہ ٹوری فرقہ کے قصورون کو علے العموم معاف کردین۔ عالیجناب سے جو لارڈ میلبورن نے کہا تھا اسکو انھون نے ملکہ معظمہ سے بار بار کہا اور یہ بھی عرض کیا کہ میری رائے بھی یہی ہے۔ غرض شوہر کے سمجھانے کا اثر یہ تھا کہ خفگی اور غصہ جو فرقہ ٹوری پر ملکہ معظمہ کا تھا وہ جاتا رہا۔ دونون فریق کو وہ ایک نظر سے دیکھنے لگین۔

ڈنر اسپیچون اور عالیجناب کا حضرت علیا کے ہمراہ ہونا اور ڈنر دینے کا طریقہ

کدخدائی کے بعد متواتر لیویان ہوئین۔ ایڈرسین پیش ہوئین۔ ڈنر دیئے گئے۔ اول لیوی ۱۹۔ فروری کو ہوئی۔ اسمین اور آیندہ اسی قسم کے جلسون مین اور پارلیمنٹ کے کھولنے مین اور رسومات سلطنت مین حضرت علیا کے بائین ہاتھ کی طرف برابر عالیجناب کھڑے رہتے۔ ساتوین مارچ کو ایک دن مین ایڈرسین جو ستائیس ۲۷ سے کم نہ تھین خود شہزادہ کے حضور مین پیش ہوئین ملکہ معظمہ فرماتی ہین۔ ابتدا مین جب عالیجناب کے روبرو ایڈرسین پیش ہوئین تو انکے جواب دینے کے لیئے انہین دلیری کم تھی۔ مگر ایسی ڈرپوک بھی نہ تھے جیسے اکثر ایڈریس دینے والے ہوتے تھے۔ مسٹر اینسن جو اکثر انکے ہمراہ رہتے تھے۔ وہ اکثر ان ایڈریس دینے والون کی حکایتین ایسی بیان کرتے تھے کہ جن پر ہنسی آتی تھی۔

ملکہ معظمہ اکثر ڈنر دیتین اور اُسکے اندر کچھ ناچ ہوتا۔ پھر ناٹک کے سانگ ہوتے۔ عالیجناب کو شیکسپیر کا ناٹک بہت پسند تھا۔ چھ راتون مین سے تین یا دو راتون مین اُسی کے پلے (سانگ) ہوتے تھے۔

عالیجناب کو اول اول آب وہوا کا اختلاف اور سب سے زیادہ رات کو دیر تک جاگنا بڑا ناگوار معلوم ہوتا تھا۔ وہ ۲۴۔ فروری کو اپنی نانی کو لکھتے ہین۔ کہ مین اور وکٹوریا بالکل تندرست ہین۔ ہم بہت خوش و زندہ دل ہین مگر مجھے یہان کی آب وہوا کو اپنے مزاج کے موافق بالکل بنانا بڑا دشوار ہے۔ امید ہے کہ مین بہت جلد اپنے گھر آؤن مشکل سے مین یہان رات کے دیر تک جاگنے کا متحمل ہوتا ہون۔ رات کو دیر تک

جاگنے کا یہ لازمی نتیجہ تھا کہ صبح دیر کر سو نیسے اُٹھین اور دس بجے حاضری کھائین اور باہر پیدل پھرین جسکے سبب سے بیمار پڑین۔ ہنوز اُنکے باپ انگلیسنڈ سے گئے نہ تھے کہ وہ اپنے خط مین لکھتے ہین کہ مختلف شہرون اور کورپوریشن سے بہت سی ایڈریسین مجھے دیجاتی ہین کہ بجبوری مجھے انکا جواب دینا پڑتا ہی خاندان شاہی مجھپر بڑی مہربانی کرتا ہے۔ نیک نہاد ملکہ ایڈی لنیڈ جو نہایت با اخلاق اور سادہ مزاج ہین مجھپر بڑی مہربانی کرتی ہین۔ مین بھی ہر ایک سے باادب پیش آتا ہون +

افسوس ہے۔ افسوس ہے کہ پپا چار روز بعد یہان سے چلے جائینگے۔ صرف میرے عزیزون مین میرا پیارا بھائی آیرنسٹ رہجائیگا۔ مجھ سے یہ نہین کہا گیا ہے کہ ۹۔ مارچ کو کسقدر تحائف میرے لیے پیش ہونگے۔ اور کتنے آدمیون سے مین واقف ہونگا۔ مین اُنکی صورتین بھی یاد نہ رکھ سکونگا۔ مگر سب کام ٹھیک ہوجائے گا۔ آخر لیوی کے بعد ملکہ معظمہ نے اورڈر اوف دی باتھ مجھے عنایت فرمایا

حضرت علیا اور عالیجناب دونون ونڈسر مین رونق افروز ہوے کہ پہلی دفعہ ایسٹر (حضرت مسیح کے ازسر نو زندہ ہونے کا تہوار) کا تہوار یہین منائین۔ اس تیوہار ہی مین ان دونون نے ساتھ سیکرمنٹ (عشاء ربانی) سینٹ جارج کے گرجا مین لیا۔ حضرت علیا تحریر فرماتی ہین کہ عالیجناب کو اس سیکرمنٹ کے تقدس کا ایسا خیال تھا کہ وہ اسکے پانیکے دن اور اس سے ایک رات پہلے میرے پاس نہین آتے تھے۔ مین اکیلی تنہا کھانا کھاتی تھی۔ اپریل مین کلیل مین یہ غلیسل لگی کہ عالیجناب پر ایک حادثہ گزرا جس مین جان جانے کا احتمال تھا۔ مگر فقط کپڑون کے پھٹنے اور بدن پر کئی جگہ خراش آنے پر خیر گزری۔ عالیجناب خرگوش کے شکار کی سیر کو گھوڑے پر سوار جاتے تھے کہ راہ مین گھوڑا بگڑا اور اُنکے سنبھالنے سے نہ سنبھلا۔ پارک مین اُنکو لیکر بھاگا۔ جسکے اندر درخت کے ٹھنے سے ٹکر لگکے عالیجناب گرپڑے۔ مگر چوٹ نہین لگی۔ دوسرے گھوڑے پر سوار ہوے۔ اور ایک اپنے ہمراہی کو گھوڑے پر سوار کرکے حضرت علیا کو اس خبر کے سُنانے کیلئے بھیجا کہ کچھ چوٹ نہین لگی۔ وفاداربی بی اس حادثہ کے بیان کو یون تحریر کرتی ہین کہ میرے نہایت پیارے بے مثل عزیز الوجود کے لیئے یہ حادثہ مہلک ہوسکتا تھا۔ جسکے خیال سے میرے بدن پر لرزہ چڑھ آتا ہے۔ مین خدا کا شکر کرتی ہون کہ وہ بخیر گزرا۔ اس حادثے سے رنج و غم میرے لیئے ہوتا نہ عالیجناب کے لیئے +

ملکہ معظمہ نے شاہ ہنیوور سے درخواست کی کہ قصر سینٹ جیمس مین وہ کمرے ڈچس کنٹ کیلئے خالی کردے

حضرت علیا و عالیجناب کا عید ایسٹر پر سیکرمنٹ لینا

عالیجناب کا گھوڑے سے گرنا

جن مین کبھی کوئی نہین رہتا تو اس بخیل بادشاہ نے انکار کردیا جسکے سبب ملکہ معظمہ نے بیل گریو سکوئیر
انچسٹر ہوس دو ہزار پونڈ سالانہ کو کرایہ لیا۔ جب شہزادی آگسٹا کا ستمبر ۱۸۴۲ع مین انتقال ہوا تو قصر
سینٹ جیمس مین کلیرنس ہوس اور اُسکے ساتھ ونڈسر مین فرگ لور لوج ملگئے +

اس زمانہ مین حضرت علیاسے اُنکی والدہ معظمہ **بیل گریو سکوئیر** مین جدا جاکر رہین۔ اور
یہین اُنھون نے اپنا گھر الگ بنالیا۔ مگر اِن گھرون کی جدائی سے اُن کے دلون مین جدائی نہین ہوئی اُن
کی یکجا دلی مین سر مو فرق نہین آیا۔ ہمیشہ اُن مین یکسان دلی محبت اور آپس مین ملنا جانا بدستور رہا۔
اکثر موقعون پر حضرت علیا اُن سے صلاح و مشورہ لیتی تھین۔ یہ امر بالطبع ماؤن کو ناگوار ہوتا ہے کہ وہ
اپنی بیٹی کے دلمین جسمین صرف اُنکی ہی محبت تھی۔ اُسکی جگہ دوسرون کی محبت کو قائم مقام دیکھین یہ
خیال کبھی کبھی ڈچس کے دلکو بھی اُداس کرتا تھا +

کلیرمونٹ مین حضرت علیانے اپنی سالگرہ کی تقریب کی سلطنت کے کامون سے فارغ ہو کر
یہان اپنے شوہر کے ساتھ بے غل و غش عیش و نشاط کے ساتھ زندگی بسر کرنیکی فرصت نصیب ہوئی
یہ مقام نہایت پرفضا۔ دلکشا۔ روح افزا تھا۔ یہان دونون میان بی بی ساتھ ساتھ جہان چاہتے پھرتے
تھے۔ کہین شور و شغب نہین سُنتے تھے۔ ایک دفعہ ساتھ جاتے تھے کہ مینھ آگیا۔ اس سے بچنے کیلئے
ایک بڑی بی کے گھر مین چلے گئے۔ اُس نے اُنکی بڑی خاطر کی اور شہزادی شارلٹ اور شہزادہ لیوپولڈ
کے زمانہ مین جو کلیرمونٹ کا حال تھا اُسکی کہانیان سنائین مگر وہ نہین جانتی تھی کہ یہ کہانیان سُننے
والے کون ہین۔ جب مہمان اُسکے گھر سے چلے تو اُسنے اپنی چھتری عالیجناب کو دی اور تاکید کی کہ اِسکو
ایمانداری سے واپس کرنا۔ پھر آگے کا حال معلوم نہین کہ کیا ہوا +

سالگرہ حضرت علیا

عالیجناب کے علم موسیقی کے شوق کا بیان پہلے ہوچکا ہے۔ مارچ مین وہ قدیمی علم موسیقی
کی منڈلی کے ایک ڈائرکٹر مقرر ہوئے۔ یہ منڈلی ہینوور روم مین جمع ہوتی تھی۔ اور اِسکے ڈائرکٹر باری
باری سے اسکا اہتمام کرتے تھے ۱۹۔ اپریل کو عالیجناب کی باری آئی۔ یہان اُنھون نے جس مین لارڈ ڈائرکٹر
بھی مہمان بلائے گئے تھے اپنے موسیقی کے کمال کو دکھایا۔ اسوقت ملکہ معظمہ علم موسیقی کا سبق سگ نور
لیبلیچ سے لیتی تھین اور عالیجناب بھی اُنکے ساتھ سبق مین شریک ہوجاتے تھے۔ ساتھ باجے بجاتے تھے
۹۔ مئی کو انگلستان سے عالیجناب کا بھائی شہزادہ آرنسٹ روانہ ہوا جس کی جدائی کا بھائی کو

عالیجناب کا قدیمی علم موسیقی کی منڈلی کا ڈائرکٹر مقرر ہونا

کمال رنج ہوا۔ ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ دونون نہا یتون نے وہ گیت گایا جو جرمن مین طلبہ جدائی کے وقت گایا کرتے ہین۔ البرٹ پر اسکا ایسا اثر ہوا کہ وہ ایک زرد تختہ معلوم ہوتا تھا۔ اور اُسکی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسنے کہا کہ ایسی باتون کا برداشت کرنا نہایت مشکل ہے بیشک وہ ایسی ہی ہین +

عالیجناب اور حضرت علیا ۲۳ مئی کو کلیئرمونٹ مین گئے کہ وہان ۲۴ مئی کو سالگرہ کی تقریب پرائیویٹ طور پر کیجائے۔ قاعدہ یہ ہوگیا تھا کہ اصل پیدایش کے دن یہ سالگرہ ہوتی۔ اور اسکے جلسون کے لیئے کوئی اور تاریخ مقرر ہوجاتی۔ پچھلے برسون مین جبتک اوس بورن نہین خریدا گیا تہا یہ تقریب باستثنا ۱۸۴۸ء کے ۱۸۴۴ء تک کلیئرمونٹ مین ہوتی رہی۔ اس سنہ مین کلیئرمونٹ فرانس کے جلا وطن خاندان شاہی کو رہنے کے لیئے دیدیا گیا تھا۔ ملکہ معظمہ کو کلیئرمونٹ مین رہنے کا بڑا شوق تہا۔ وہ فرماتی ہین کہ یہان میرے بچپنے کی زندگی کے بہت سے خوشی کے دن بسر ہوئے ہین۔ وہ میرا بہجت افزائے خاطر و مسرت پیرائے دل ہے۔ میرا وقت بڑی خوشی سے یہان کٹتا ہے۔ یہان کی خوشنما زمینون اور نواح مین دونون میان بیوی ساتھ ساتھ روح افزا ہواخوری کرتے تھے۔ شہزادہ عالیجناب کو لنڈن کا دُھوان اور گرد و غبار اور وہان کا دیر تک رات کو جاگنا بڑا ناگوار خاطر تہا۔ اسلیئے وہ یہان آنکر بڑے خوش ہوتے اور پُرفضا میدانون مین پھرتے۔ وہ دیہات کو اور خوبصورت منظرون کو دل سے پسند کرتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنے تئین لکھتی ہین کہ مین بھی اُنکے اس مذاق مین شریک ہوگئی۔ وہ آیندہ جنوری کے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ مین نے البرٹ سے کہا کہ پہلے مین لنڈن مین جانیسے تو بڑی خوش ہوتی تھی۔ اور اُسکے چھوڑنیسے اُداس و افسردہ۔ مگر اپنی مبارک شادی کے دن سے اور خاصکر موسم بہار کے آنیسے مین بیرونجات کی سیر کرنا پسند کرتی ہون اور شہر مین رہجانیسے خوش و خرم رہتی ہون یہ اس کہنے سے وہ بہت خوش ہوئے +

بیرونجات مین اپنے پیا کے ساتھ رہنے سے خیر و عافیت و راحت سے خوشیان حاصل ہوتی ہین۔ وہ لنڈن کی تفریح اور عیش کے جلسون کی خوشیون سے زیادہ پایدار ہوتی ہین گو کبھی کبھی لنڈن کی خوشیون کو بھی پسند کرتی ہون۔ ملکہ معظمہ کو لنڈن مین رہنا اور بیرونجات مین نہ رہنا سال بسال زیادہ ناگوار و ناپسند خاطر ہوتا گیا۔ وہ لکھتی ہین کہ لنڈن مین ہوا ایسی ردّی اور غلیظ

ہوتی ہے کہ وہان رہنے سے میرے سر مین درد ہونے لگتا ہے۔ البتہ اِسوقت انگولنڈن مین رہنا پسند خاطر ہوتا تھا کہ شوہر اُنکے ساتھ ہوتا تھا۔ اور انکو فرائض سلطنت و رسوم دربار کو ادا کرنا پڑتا تھا *

شہزادہ کو بھی بیرونجات مین رہنا پسند تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اِس حال مین آزاد ہوتا ہون اور تازہ دم ہونیکی مجھے فرصت ملتی ہے اور مجھے اِس طرح رہنا نہایت پسند ہے۔ مگر اُنکو اپنے فرائض ادا کرنے کا ایسا خیال تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ جہان تک ممکن ہو ملکہ معظمہ لنڈن مین رہین تاکہ وزرا کے ساتھ مراسلت مین آسانی ہو اور ملکہ اور اُنکے اولیائے دولت کا نیک اثر دور دور تک اچھا پڑے وہ آس پاس ہی ہوکر نہ رہ جائے *

ڈچس کوبرگ کو عالیجناب لکھتے ہین کہ ہم ونڈسر مین ۱۷- اپریل کو آئے اور ایک ہفتہ یہان رہینگے۔ یہان آنا مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین بہشت مین آگیا ہون۔ یہان لنڈن کا سا دھوان نہین بلکہ صاف و شفاف ہوا ہے۔ وہان کی وزنی و غلیظ ہوا آدمی کو پیچیے دیتی ہے۔ اور شہر بھی ایسا بڑا ہے جب کوئی گھوڑے پر چڑھکر دور تک سفر کرے تو اُسنے باہر نکلے اِسکے سوا ہر جگہ سینکڑون آدمی ساتھ ہو لیتے ہین *

غلامی کی موقوفی کی ترقی کے لیئے مجلس کے میر مجلس عالیجناب مقرر ہوئے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ پہلے اِس سے کہ وہ سپیچ دینے وہان جائین۔ وہ سپیچ دینے سے بہت ڈرتے تھے۔ اور اسپیچ کو وہ بار بار اپنی اسپیچ کو پڑھتے تھے۔ ڈیوک کوبرگ کو اپنے خط مین اِس سپیچ کا حال اور اپسم کی گھڑ دوڑ مین جانیکا حال لکھا ہے *

کل یہان ہم کلیر مونٹ سے واپس آئے۔ پھر اپسم کی گھڑ دوڑون کو دیکھنے گئے جو بڑی دلچسپ تھین۔ ایک لاکھ سے دو لاکھ آدمیون کا تخمینہ ہوتا تھا کہ وہان آئے ہونگے۔ وہان ہمارا خیر مقدم بڑی دھوم دھام اور جوشدلی و تپاک سے ہوا۔ مین اِس بھیڑ مین تھوڑی دور گھوڑے پر سوار ہو کر گیا مگر آدمیون کی بھیڑ مین پسا جاتا تھا۔ اسلیئے اُلٹا چلا آیا *

پھر مین غلامی کی موقوفی کی مجلس مین گیا۔ وہان میری بڑی ثناخوانی ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مین نے کوئی نیک اثر ملک پر کیا ہے۔ سپیچ دینے سے پہلے جو خوف و ضعف تھا اُس کا صلہ مجھے ملگیا۔ مین نے اپنی سپیچ آپ ہی لکھی تھی اور اُسکا حفظ کرنا پانچ چھ ہزار شوقین سامعین کے

اول دفعہ عالیجناب کی [illegible] ۱۸۴۰

خطاب [illegible] ۱۸۴۰

سنانے کیلئے ضرور تھا +

مین نے محل شاہی کے قریب کے پارک کو بڑی زیب و زینت دی ہے۔ مین نے سب قسم کے جانور پالے ہین۔ اور نادر نادر آبی پرند جمع کیے ہین۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ جب ہم صبح ہوا کھانے جاتے ہین تو عالیجناب کی بڑی دل لگی یہ ہے کہ اِن جانورون کو کھلائین پلائین۔ پرورش کرین۔ انھون نے انکو ایسا سدھا لیا ہے کہ جب سیٹی بجاتے ہین تو یہ پرند ایک پل مین سے جو ایک چھوٹے سے جزیرہ اور باغ کے درمیان مین ہے نکل کر اُنکے آس پاس آجاتے ہین +

جب جناب عالی غلامی کی موقوفی کی مجلس مین گئے ہین تو اسکا چشم دید احوال کیرولاین فوکس نے اپنے روزنامچہ مین یہ لکھا ہے کہ جب عالیجناب نے مجلس مین قدم رکھا ہے تو خوشی کی آوازون کے مارے کان بہرے ہوے جاتے تھے۔ عالیجناب ایک وضع و انداز کے ساتھ گردن جھکا کے لوگون کے سلامون کا جواب نہایت وقار و متانت کے ساتھ دیتے تھے۔ وہ نفس الامر مین بڑے صاحب حسن و جمال ہین۔ ٹھیٹ جرمنی معلوم ہوتے ہین۔ اپنی اسپیچ مین شاعرانہ نمونہ ہین۔ اُنھون نے اسپیچ باریک آواز مین پڑھی۔ لہجہ مین جرمنی کی بو آتی تھی +

۱۰ جون کو ملکہ معظمہ اور عالیجناب دستور کے موافق دوپہر کے بعد کی ہوا خوری کی فٹن مین بیٹھے جاتے تھے اور **کونسٹی ٹیوشن ہل** پر گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی کہ **اوکسفورڈ** نے ملکہ معظمہ کے ہلاک کرنے کا قصد کیا کہ اُنپر تپنچے چلائے۔ اصل حال عالیجناب کے خط سے معلوم ہوگا جو نیچے لکھا ہے۔ اوکسفورڈ کو اپنے جرم سے انکار کرنے کی پٹی پڑھائی کہ وہ کوئی کونسل مقرر کرے مگر اُسنے کہا کہ مین اپنے جرم کا اقرار کرونگا۔ ایک عجیب عذر اُسکے جرم کیلئے پیش ہوا کہ جو کسی اور کی جان ستانی کے لیئے ہوتا تو تعجب ہوتا۔ خاصکر جب ملکہ معظمہ کی جانستانی کیلئے پیش ہو تو اور زیادہ تر تعجب خیز ہے وہ عذر یہ ہے کہ اگر وہ گولی بھر کر تپنچہ چھوڑتا تو گولی کہین نہ کہین ملتی اب وہ کہین ملتی نہین۔ تو اُس نے تپنچے مین بھری ہی نہین ہوگی۔ گولی نزدیک سے چھوڑی تھی۔ وہ دور جا کر باغ کی کسی دیوار مین چھپ گئی ہوگی۔ اب شہزادہ نے اسکا مفصل حال اپنے خط مین یہ لکھا ہے +

عزیز نانی صاحبہ مین اس واقعہ سے آپ کو جلد اسلیئے مطلع کرتا ہون کہ مجھے خوف ہے کہ اور کوئی آپ سے اسکو غلط نہ بیان کر دے۔ میں اور وکٹوریا دونون کی جانین معرض خطر مین

آئی تھین مگر خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ہم کو اپنے ہاتھ سے بچا لیا۔ ہم دوپہر کے بعد کل پھوپھی صاحبہ ڈچس کنٹ سے ملنے چھوٹی فٹن مین سوار ہوکر جاتے تھے۔ مین داہنی طرف بیٹھا تھا اور وکٹوریا بائین طرف۔ ہم محل سے سوگز کے فاصلہ پر بھی نہ گئے ہونگے کہ مین نے بٹیا پر اپنی طرف ایک چھوٹا سا پاجی صورت کا آدمی دیکھا کہ وہ کچھ ہاتھ مین ہماری طرف لیے ہوئے ہے۔ پہلے اس سے کہ مین پہچانون کہ وہ کیا ہے۔ ایک گولی اُسنے چھوڑی جسکی سن سناہٹ ایسی بھاری تھی کہ ہم دونون کے کانون کو محسوس ہوئی۔ چھ قدم کے فاصلہ پر وہ گولی چھوڑی تھی۔ وکٹوریا بائین طرف گھوڑے کو دیکھنے لگین۔ وہ نہین سمجھین کہ کانون مین یہ سن سناہٹ کس چیز کی آئی۔ وہ اُسکے ایسی پاس تھین کہ انکو اِسکا سمجھنا بھی مشکل تھا۔ گھوڑے چلکے فٹن ٹھیر گئی۔ مین نے وکٹوریا کے ہاتھ پکڑے اور پوچھا کہ کوئی صدمہ تو نہین پہنچا۔ تو وہ ہنسنے لگین۔ مین نے پھر اُس آدمی کو دیکھا جو اپنی جگہ پر اپنے ہاتھون کو ایک دوسرے پر اَڑے رکھے ہوئے کھڑا تھا اور ہر ہاتھ مین پستول تھا۔ دفعتہً پھر اُس نے نشانہ باندھکر پستول دوبارہ چلایا اس دفعہ وکٹوریا نے بھی گولی کو دیکھا۔ مین نے اپنی طرف اُنکو کھینچا تو وہ جھکین۔ گولی دیوار مین ایسی جگہ چسپان تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گولی انکے سر پر سے ہوکر گزری ہوگی۔ بہت سے آدمی جو ہمارے اور اس آدمی کے گرد کھڑے ہوئے تھے اور جو کچھ ہُوا تھا اُس سے ڈرے ہوئے تھے۔ وہ اُسپر لپکے اور پکڑ لیا پھر ہم پھوپھی کنٹ صاحبہ کے پاس پہنچے۔ یہان سے جاکر ہم پارک مین تھوڑی دیر ٹھیرے تاکہ وہ وکٹوریا کچھ ہوا کھائین اور سب کو معلوم ہوجائے کہ ہم کو اس واقعہ سے کچھ صدمہ نہین پہنچا۔ آج مین بہت تھکا ہون۔ سیکڑون آدمی میری ملاقات کو آئے اور اس واقعہ کے باب مین ہزارون سوالات کیے اسلیئے خط ختم کرنے پر مجبور ہون۔ آپکے خط کا جواب ابھی آیا ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہون۔ گو اب تک مجھے اُسکے پڑھنے کی فرصت نہین ہوئی سبھے بڑا تردد یہ تھا کہ وکٹوریا کو کہین اس سے صدمہ پہنچے۔ مگر وہ اب بالکل اچھی ہین۔ مین خدا کے حامی ہونیکا شکر ادا کرتا ہون ۔

(دالبرٹ)

یہ بات عجیب دیکھنے مین آئی کہ نیک بادشاہون کا تو دغا سے مارنیکا لوگ قصد کرتے ہین۔ مگر بد بادشاہون پر یہ وار نہین کرتے۔ بہت دنون تک رعایا نے بادشاہ کی خیرخواہی کے جوش مین اپنی شادی کے ہنگامہ کو گرم رکھا۔ قصر شاہی کے آگے لوگون کا ہجوم رہتا اور جوش دلی سے مبارکباد کا غل شور۔ جب حضرت علیا کی سواری نکلتی تو سیکڑون لیڈیان اور جنٹلمین گھوڑون پر سوار ہوکر بمنزلہ باڈی گارڈ

سواری کے ساتھ ہوجاتے۔ اور اور لوگ مبارکبادی کا غل شور مچاتے۔ پارلیمنٹ کامنس ہوس کے ممبر ایک سو نو گاڑیون مین اور ہوس آف لارڈس کے ممبر اکیاسی گاڑیون مین سوار ہوکر حضرت علیا کے حضور مین جان کی سلامتی کے ایڈریس دینے کیلئے حاضر ہوئے۔ کبھی کسی ایڈریس دینے مین ان ممبرن کا ایسا ہجوم نہین ہوا۔

جب ملکہ معظمہ اور عالیجناب دونون بعد اس واقعہ کے اوپرا مین اول دفعہ گئے ہین اور بکس پر داخل ہوئے ہین تو ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ سب ارباب مجلس تعظیم کیلئے کھڑے ہوئے۔ اور انہون نے چیرز دیئے۔ ٹوپیان و رومال کچھ دیر تک ہلائے۔ اور پھر یہ گیت گایا کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ البرٹ کو جدا اس طرح چیرز دیئے۔

۹۔ جولائی کو سنٹرل کریمی نل کورٹ (کچہری فوجداری) مین اوکسفورڈ کی روبکاری ہوئی۔ اسکے سکونت کے مکان کی تلاشی مین کچھ باروت اور ایک مخفی سوسائٹی کے قواعد برآمد ہوئے۔ اس سوسائٹی کا نام ینگ انگلنڈ تھا جو کچھ پھیلی نہ تھی۔ وہ نوجوان احمقون کی سوسائٹی تھی۔ اسکا یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی ممبر بلایا جائے تو وہ پستولون اور تلوارون سے مسلح ہوکر اور ایک پتلی سیاہ کریپ کی ٹوپی چہرہ کو ڈھکے پہن کر آئے۔ اوکسفورڈ پر بادشاہ کے قتل عمد کا جرم لگایا گیا۔ گواہ شاہد گزرے جنسے ثابت ہوا کہ وہ دیوانہ تھا۔

جب لارڈ الکس برج اسکی جیل کی کوٹھری مین ملنے گئے تو اوکسفورڈ نے انسے پوچھا کہ کیا ملکہ زندہ ہے؟ تو لارڈ نے اُس سے کہا کہ تو یہ کیون پوچھتا ہے؟ تو قیدی نے آزادانہ یہ کہا کہ مین نے پستول خوب بھرے ہوئے انپر چلائے تھے۔ اوکسفورڈ نے ہر ایک کاغذ مین یہ لکھکر اپنے دستخط کیے کہ بہت سے گواہون نے میرے خلاف گواہی دی۔ بعض نے کہا کہ مین نے بائین ہاتھ سے پستول چلایا بعض نے کہا کہ دائین ہاتھ سے۔ انہون نے فاصلہ بھی تمنچہ چلانے کا مختلف بتلایا۔ جب مین نے اول پستول چلایا تھا تو شہزادہ البرٹ کھڑا ہوگیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ گاڑی پر سے کودیگا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ اس مین کچھ اپنی بہتری سمجھتا ہوگا۔ پھر مین نے دوسرا پستول چلایا۔ اسوقت کا بیان میرا یہی ہے۔ اور اوکسفورڈ کی

گواہون نے یہ گواہی دی کہ مجرم مین پہلے ہی سے دیوانگی کے آثار دکھائی دیتے تھے دیوانگی کا مرض اسکا موروثی ہے۔ اسکا دادا پاگل خانہ ہی مین مرا تھا۔ مجرم بھی پہلے ایک دیوانون کی حرکت

کرچکا ہے۔ اِسمین شک نہین کہ اوکسفورڈ دیوانگی کے مرض مین مبتلا تھا جسمین اِسکو اپنے نامور ہونیکا خیال پیدا ہوا جسکے سبب سے یہ بدنامی کا کام کیا۔ جیوری نے اُسکو مجرم قرار دیا۔ مگر اِسکے ساتھ اُسکو دیوانہ بھی ٹھیرایا۔ اِس تمام کارروائی مین قیدی کچھ گھبرایا نہین۔ یہ تحقیق نہین ثابت ہوا کہ تپنچہ مین گولی بھری ہوئی تھی۔ دیوانگی کے عذر نے جان بچادی۔ پاگل خانہ مین جنم قیدی ہوا۔ مدتون کے بعد پاگل خانے کے کمیشن نے دیکھا کہ پاگلون مین یہ لڑکا خوب نشو و نما پا رہا ہے۔ اور اب دیوانہ ایسا ہی ہے جیسے اور سب آدمی ہوتے ہین۔ اٹھائیس برس تک ایسی حالت مین رہنے ہین جو فی الحقیقت پھانسی پانیسے کچھ سختی کم نہ تھی اسلیے وہ ۱۸۶۸ء مین رہا ہوا۔ رہائی کے بعد وہ اسٹریلیا مین جاکر رنگسازی کا کام کرنے لگا۔ جو قیدخانہ مین سیکھا تھا۔ دیکھو ایک احمق لڑکے کے ہاتھ کی گولی وہ نقصان کرتی جسکا تدارک عقلمند کی عقل نہ کرسکتی۔ ناکامی کی صورت مین اُسنے سارے ملک مین مبارک سلامت کی دھوم مچوائی۔ اور کامیابی کی حالت مین کہرام کا غل شور برپا کراتا ✦

ملکہ معظمہ نے تو اپنی یادداشت مین بہت سے دربارون اور اور طرب نشاط کے جلسون کا بیان لکھا ہے۔ جنمین وہ خود اور عالیجناب ساتھ گئے مثلاً گرین وچ کی سیر کو وایٹ ہال سے وہ گئے امیرالبحر کے بجرون مین بیٹھ کر سیر کی۔ اور امیرالبحر کے ہان لنچ نوشجان فرمایا۔ پھر اسپتال کو ملاحظہ فرمایا۔ اور یہان جو آزمودہ کار ملاحون کیلیے ڈنر تیار ہوا۔ اُسکا ملاحظہ کیا۔ اور اسمین سے ملکہ معظمہ نے روٹی کو نوش تناول فرمایا۔ اور ایک اپنے مصاحب کو روٹی دی۔ اور بیمارون کی ایسی مہربانی اور شفقت سے مزاج پرسی فرمائی کہ خوشی کے مارے انکی آدھی بیماری دور ہوگئی ہوگی۔ ایک مقام پر سب قسم کی جماعتون کے ہزار پنشنخوار جمع تھے۔ اور دوسرے مقام پر آٹھ سو لڑکے اور دائیان اور لڑکیان کھڑی تھین ان سب کو ملاحظہ کیا اور سارے انتظام کی تعریف کی۔ غرض ایسی باتین بہت سی لکھی ہین جنکے بیان کی نہ ضرورت ہے نہ گنجائش ہے اسلیے ہم انکی ماند و بود کو بیان کرتے ہین جو کدخدائی کے سال اول مین رہی۔ ان کی روزمرہ زندگی بسر کرنیکا بیان نہایت ہی دلچسپ ہے۔ اِسنے معلوم ہوگا کہ شہزادہ کو جو رات کو دیر سونا ناگوار خاطر تھا۔ اُنکی خاطر سے ملکہ معظمہ نے بھی اپنی عادت دیر تک جاگنے کی کم کردی ✦

وہ اپنے روزانہ نظم اوقات کو اِس طرح بیان کرتی ہین کہ مین اور عالیجناب نو بجے حاضری کھاتے اور بعد اسکے فوراً ہوا کھانے چلے جاتے۔ پھر معمولی کام (جو اب کی نسبت زیادہ نہوتا تھا) پیش ہوتا۔

سال اول کی روزانہ طرز اوقات

پھر اُسکے بعد نقشہ کشی اور گلاس پتھرون وغیرہ پر تیزاب کے ڈالنے سے نقاشی ہوتی۔ اور اُس سے ہم بہت اپنا دل بہلاتے۔ پترے اور پر کالے سب گھر مین موجود رہتے۔ اکثر دو بجے لنچ کھایا جاتا۔ لارڈ میلبورن جو اکثر گھر مین ٹھیرے رہتے دوپہر کے بعد ملکہ معظمہ کے پاس آتے۔ پھر پانچ اور چھ کے درمیان عالیجناب چھوٹے گھوڑون کی فیٹن مین ملکہ معظمہ کو بٹھا کے سیر کرانے لیجاتے۔ اگر عالیجناب اُن کے ساتھ سوار نہین ہوتے تو وہ ڈچس کنٹ یا اور لیڈیون کے ساتھ سوار ہوتین۔ اکثر عالیجناب اُنکے سامنے پکار پکار کے کتاب وغیرہ پڑہتے۔ آٹھ بجے رات کے ڈنر کھایا جاتا۔ اُسمین مہمان شریک ہوتے۔ شام کو اکثر عالیجناب شطرنج کھیلتے۔ اسکا اُنکو بڑا شوق تھا اور وہ بڑے اچھے شاطر تھے ❖

ابتدا مین ملکہ معظمہ نے اِس بُری رسم کا جو ملک مین مروج تھی موقوف کرنا چاہا۔ کہ ڈنر مین لیڈیون کے چلے جانے کے بعد کھانیکے کمرے مین جنٹلمین بیٹھے رہتے ہین۔ لیکن لارڈ میلبورن اور عالیجناب نے اِس رسم کے موقوف کرانیسے اُنکو باز رکھا۔ رات کو گیارہ بجے سب مہمان چلے جاتے تھے جلسہ ختم ہوجاتا تھا۔ جب کام کی کثرت ہوتی تو عالیجناب حاضری کھانیسے پہلے بہت سا کام کرلیتے بہت سے خط لکھ لیتے۔ اور بڑے بڑے کامون کی یادداشتین تیار کرلیتے۔ جو ملکہ معظمہ کے ملاحظہ کیلئے پیش کرنی ہوتین ❖

عالیجناب اسوقت مصوری مین بڑے مصروف رہتے وہ اسکے بڑے شائق تھے اس زمانہ کے بعد پھر اُنکو اسکے لیئے فرصت نہین ملی ❖

ابتدائے جولائی مین یہ ضرور ہوا کہ اِس حالت مین کہ ملکہ معظمہ خود تو انجہانی ہون اور وارث سلطنت چھوڑ جائین۔ کوئی نائب السلطنت مقرر کیا جائے۔ لارڈ میلبورن نے اِس باب مین ڈیوک ولنگٹن اور سر رابرٹ پیل اور کن سرویٹو پارٹی سے صلاح و مشورہ کیا۔ سب کی بالاتفاق یہ رائے ہوئی کہ عالیجناب کا نائب السلطنت ہونا مناسب ہے۔ وہی ایک شخص ہے جو اِس عہدہ پر مقرر ہوسکتا ہے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اول یہ تجویز تھی کہ نائب السلطنت ایک کونسل مقرر ہو۔ جب لارڈ میلبورن نے ڈیوک ولنگٹن سے یہ کہا تو اُنھون نے فورًا یہ جواب دیا کہ سوائے عالیجناب کے کوئی اور شخص نائب السلطنت نہین مقرر ہوسکتا ہے اور نہ ہونا چاہیئے۔ بس اِس باب مین بل تیار کیا گیا اور دونون ہوس مین پاس ہوگیا صرف ڈیوک سیس سیکس نے دوسری دفعہ کے پڑھے جانے مین اسکی مخالفت کی۔ اور اُنھون نے پہلے سے

نائب السلطنت مقرر ہونا

بھی لارڈ میلبورن کو مطلع کردیا تھا کہ مین اِس مسودۂ قانون کی مخالفت کرونگا۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ مخالفت سے بل اِس سبب سے محفوظ رہا کہ پہلے اس باب مین کئی سر برآوردہ ممبرون سے منظوری حاصل کرلیگئی تھی۔ عالیجناب ۲۴۔ جولائی کو باپ کو یہ خط لکھتے ہین۔ کہ ایک امر عظیم کا چندروز مین فیصلہ ہونیوالا ہے۔ جس سے میری مراد یہ ہے کہ آج نائب السلطنت ہونے کا بل ہوس آف لارڈس مین تیسری دفعہ پڑھا جائیگا۔ پھر اسکے بعد وہ کامنس ہوس مین پیش ہوگا۔ اگر سٹوک میر پہلے سے مخالفین کو راضی نہ کرلیتا تو اس معاملہ مین وہی دشواریان واقع ہوتین جو پہلے پچاس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ کے مقرر ہونے مین واقع ہوئی تھین۔ ہوس آف لارڈس مین کسی شخص نے سوا ڈیوک سیسیکس کے ایک لفظ بھی مخالف نہین کہا۔ اسی خط مین وہ لارڈ میلبورن کا ذکر یون کرتے ہین کہ وہ راست کیش و درست اندیش ہے۔ میری ہر سچی بات مین وہ تائید کرتا ہے۔

عالیجناب اس بات پر اِس سچی بات کا اضافہ نہین کرتے کہ یہ ناممکن تھا کہ وہ خود کسی ایسی بات مین اس سے خواستگار ہوتے جو سچ نہوتی۔ اِس باب مین اکثر ارباب الرائے کی رائے یہ تھی کہ اولاد کا قدرتی محافظ باپ ہوتا ہے۔ اولاد شاہی کا جب تک وہ سن بلوغ کو پہنچے باپ کا نائب السلطنت ہونا انسب ہے۔ اسپر یہ اعتراض ہوا کہ اسصورت مین برسون تک ملک مین فرمانروا وہ شخص رہیگا جو غیر ملک مین مدت تک رہا ہے۔ مگر پہلے بھی انگلستان مین کئی دفعہ ایسا ہوچکا تھا۔ اسلیئے یہ اعتراض تقرر کا مانع نہین ہوا۔

عالیجناب پھر ۲۔ اگست کو لکھتے ہین کہ نائب السلطنت کا بل پاس ہوگیا۔ اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ نہ کسی ہوس مین نہ اخبارون مین اسکی مخالفت مین کوئی آواز نکلی۔ وہ لکھتے ہین کہ ٹوری ایسے ہی میرے دوست ہین جیساکہ مین انکا دوست ہون۔ لارڈ میلبورن نے ملکہ معظمہ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس سبب سے ہوا کہ عالیجناب جب سے اِس ملک مین آئے ہین انہون نے اپنے حسن سلوک و لطف و کرم و تواضع سے دشمنون تک کے دلون مین اپنی نیکی کا سکہ جما دیا ہے۔ تین مہینے پہلے ہم انکے لیئے وہ کام نہین کرسکتے تھے جو اب کیا۔ انہونے آنکھون مین آنسو بھر کر ملکہ معظمہ سے کہا کہ یہ سب ان کے خصائل حمیدہ و شمائل پسندیدہ کے سبب سے ہے۔

لارڈ میلبورن نے جو ان کی تعریف کی وہ اِس تعریف کے مستحق تھے جب کہ وہ ملکہ معظمہ کے شوہر ہوگئے

اور اُنھون نے انگلینڈ کے محل شاہی مین قدم رکھا۔ اِنکا مقصد اول یہ تھا کہ مین اولیائے دولت کی خصلت کو قائم رکھون۔ اگر ممکن ہو تو مرتفع کرون۔ اس خیال کے سبب سے وہ جانتے تھے کہ صرف یہی کافی نہین کہ مین اپنے چال وچلن کو ایسا رکھون کہ وہ قابل ملامت نہو بلکہ یہ ممکن نہو کہ اُسپر کسی بدگمانی کا شائبہ بھی پڑ سکے وہ جانتے تھے کہ جس منصب پر مین ہون اسمین میرے ہر فعل کی چھان بین ہوگی اور ممکن نہین کہ وہ ہمیشہ دوستانہ ہو۔ لوگ اُسکے نگران رہین گے کہ مین کہان کہان آتا جاتا ہون۔ سوسائٹی مین خواہ اُسکا میلان عیب جوئی کی طرف کیسا ہی کم ہو۔ بعض آدمی ایسے ہونگے کہ وہ میرے بدی کے بیان مین مبالغہ کرینگے یا کہانیان بنا لینگے اور میرے نہایت معصوم وبیگناہ کامون مین بھی عیبون کا شاخسانہ نکالینگے اسلیئے اُنھون نے اپنی ہدایت ورہنمائی کے لیئے سخت قاعدے مقرر کیئے تھے۔ کسر نفسی فروتنی ضبط و تحمل کو اپنی اِن تحریکون مین ایکدرجہ تک اختیار کیا۔ جن مین انکو یہ خیال تھا کہ وہ سلطنت کو فائدہ پہنچائینگے اور اسی سے انکو تقویت ہوتی تھی۔ ورنہ وہ انکو بہت تکلیف دیتین وہ اپنی مرضی کے موافق شہر مین پہرتے اور ان ترقیون کے نگران حال رہتے تھے جو آگے قدم بڑھا رہی تھین۔ وہ بہت عیش وطرب مین مشغول ہوسکتے تھے مگر وہ اسمین شریک نہین ہوئے۔ خواہ وہ بگھی مین گئے یا گھوڑے پر اپنے میر آخور کو ساتھ لیگئے وہ اُن ڈسٹون (صناعون) کی صنعت گاہون مین آرٹ یا سائینس کے میوزیم مین اور ان انسٹی ٹیوشنون مین جنکا منشا انسان کے لیئے بھلائی کرنا اور فیض رسانی کرنا تھا اور جہان اُنکے جانیسے اصل بھلائی و ترقی آدمیون کی ہوتی وہین اُنکے گھوڑے اُنکے انتظار مین کھڑے رہتے تھے۔ وہ وضعدار وآرام دوست عیش گزین آدمیون کے دروازہ پر کبھی نہ کھڑے رہتے تھے۔ بدنامی اُنکے نام کے پاس جانے کی جرأت نہین کرسکتی تھی۔ وہ لنڈن کے تمام ضلع مین ان مقامات مین پہرنے کو پسند کرتے تھے جہان عمارات بنتی ہون۔ یا اور ترقیون کی پیش قدمی ہو رہی ہو۔ خصوصًا وہان جہان کاریگرون اور اہل حرفہ کی صحت وفرحت کیلیئے تیاریان ہو رہی ہون۔ بہت تہوڑے ایسے آدمی ہونگے جو ایسے کامون سے دلچسپی ایسی رکھتے ہون جیسے وہ مشرق مغرب شمال جنوب مین رکھتے تھے۔ ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ جب وہ واپس آکے لنچ کھانے آتے تو تیز تیز قدم اُٹھا کے اُنکے ڈرینگ روم کے اندر سے گزرتے ہوئے آتے اور سب وقتون سے زیادہ مسکراتے ہوئے مجھے خوشی کی نظرون سے دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ مین وہان وہان پھر آیا یہ نئی نئی عمارات دیکھین۔ کون کون سے صناعون کے کارخانے صنعت کے دیکھے۔ گھوڑے پر سوار ہو

فقط شہسواری کی خاطر سے وہ ناپسند کرتے تھے۔ جسکو کہا کرتے تھے کہ وہ مجھے دق کرتی ہی اگر وہ وضعدار
عیش دوستون و آرام طلبون کی صحبتون جلسون و چہلون مین شریک ہوتے۔ اور گھڑ دوڑون مین ناچ اور
رنگ کے جلسون مین باقاعدہ ہمیشہ جاتے اور دربار شاہی کی پہلی نسلون کی برائیون مین شریک ہوکر
آزادانہ اور رندانہ زندگی بسر کرتے تو بیشک بعض امرا انکو بہت خوشی سے پسند کرتے۔ مگر ملک تو ان خانگی
مسرتون اور خوشیون کی قدر و منزلت و ثناخوانی کرنی جانتا تھا جس کی مثال عالیجناب اور حضرت علیا
نے دکھائی۔ انہون نے اس زمانہ مین اور رنگ سلطنت کو مشین اور مستحکم کر رکھا ہی اور انگلش کورٹ
کی محبت اور ادب کو انگریزی قوم کے دلمین جما رکھا ہے۔ سوائے اِسکے اُنہون نے اپنی اولاد کیلئے اپنی
ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔ جس سے اولاد کبھی ایسا انحراف اِنکے بعد نہین کرے گی۔ کہ پبلک کی نظر سے گر
جائے اور اس پورے کام کو جو عالیجناب نے اُن کے لیئے کیا ہے درہم و برہم کر کے نقصان عظیم اُٹھائے ❊

۱۱۔ اگست کو ملکہ معظمہ نے بذات خود پارلیمنٹ کو برخاست کیا جسمین پہلے پہل عالیجناب
بھی انکے ساتھ گئے تھے۔ وہ اپنے باپ کو لکھتے ہین کہ پارلیمنٹ بخیریت برخاست ہو گئی۔ مین وکٹوریا
کے ساتھ گیا۔ اور ایزی چیر پر تخت کی برابر بیٹھا فقط۔ اِس لکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈیوک سیکس
کی طرف سے اندیشہ تھا کہ وہ انکی نشست پر بڑا جھگڑا کرے گا۔ مگر اُسنے کچھ نہین کیا۔ اسلیئے عالیجناب نے باپ
لکھا کہ پارلیمنٹ بخیریت برخاست ہوئی۔ ونڈسر مین ڈیوک ولنگٹن نے ملکہ معظمہ سے کہا تھا کہ انکو اختیار
دیا جائے کہ وہ عالیجناب کو جہان چاہین بٹھائین ❊

دوسرے دن لنڈن سے ملکہ معظمہ مع اولیائے دولت ونڈسر کو روانہ ہوئین جس سے
عالیجناب بڑے خوش ہوئے اور اُنہون نے باپ کو ۱۴۔ کو لکھا کہ اب ہم ونڈسر مین آئے مین بہت
ہم بڑے خوش و مسرور رہین گے۔ اگر آپ پھر یہان تشریف لائین تو آپکے لیئے تھوڑا سا شکار مہیا
کرونگا۔ مین نے یہان ایک چھوٹا سا اصطبل بنایا ہے۔ جس مین وہ عربی گھوڑے بند رہینگے جو ملکہ معظمہ کے
پاس تحفۃً آئے ہین ❊

نیا اصطبل اور گھوڑے پر سواری سیکھنے کا اسکول بڑے شاندار ہونگے۔ مین نے یہان طرح
طرح کی آراستگی کی ہے کہ کوئی انکو دیکھے تو اسکو معلوم ہوگا کہ مین نے اسکا کایا پلٹ کر دیا ہے اور جیسے
سے ہر چیز کو زیادہ درست اور آراستہ کر دیا ہے اور عجب عجب خوبصورت چیزین یہان بنائی ہین ❊

ونڈسر مین ملکہ معظمہ کے پاس عالیجناب کا جانا

۲۶- اگست کو عالیجناب کی سالگرہ بڑی دھوم دھام سے ہوئی - ۲۷- اگست کو عالیجناب اپنے باپ کو لکھتے ہین کہ یہ پہلی دفعہ ہے کہ مین نے سالگرہ مین آپکے مُنہ سے دعائین نہین سُنین - کل میری آنکھون مین روزین آو کی تصویر پھرتی تھی - جو میری پیدائش کی جگہ ہے اور میرے ایام طفلی و نوجوانی کا بڑا عزیز گھر ہے - کل میری بڑی تکان کا دن ہے - شہر مین ان حقوق کی آزادی کے لیئے جانا ہے جو اہل شہر کو حاصل ہوتے ہین +

۴- ستمبر کو وہ اپنی نانی صاحبہ بیوہ ڈچس گوتھا کو خط مین اپنی پہلی سالگرہ کا حال جو وطن سے باہر ہوئی یہ لکھتے ہین عزیز نانی صاحبہ آپ کا آخری خط محررہ ۲۶- مئی سے مجھے بڑی خوشی ہوئی - آپ کی بڑی محبت و شفقت ہے کہ آپ میرے باب مین ایسی دلچسپی رکھتی ہین - آپ چاہتی ہین کہ مین اپنی سالگرہ کا حال لکھون سو وہ مین عنقریب لکھتا ہون کہ صبح کو مین گانے کی آواز سے جگایا گیا - سارے کنبے نے حاضری کھائی - جس مین فی اور ڈور کے بچے کوبرگ کا دہقانی لباس پہنے ہوئے تھے اور بڑے خوبصورت معلوم ہوتے تھے - دوپہر کے بعد ہم اور وکٹوریا فٹن مین بیٹھ کے پارک مین گئے - موسم اچھا تھا - رات کو ایک بڑا ڈنر دھوم دھام کا دیا گیا - ونڈسر مین بہت سے عظیم الشان مہمان آئے - بلجیم کا بادشاہ اور ملکہ اور تین شہزادے جرمن کے جو بون یونیورسٹی مین میرے ہم جماعت تھے اور بیوہ ملکہ اڈیلیڈ مہمان تھے جنسے مجھے بڑی خوشی ہوئی +

۲۸- اگست کو شہر لنڈن مین عالیجناب اس مقصد کیلئے رونق افروز ہوئے کہ شہر لنڈن کے باشندون کے حقوق آزادی حاصل کرین - اس رسم مین چھ بڑے آدمی اس بات کے شاہد بنے کہ شہزادہ کو یہ حقوق جائز طور پر حاصل ہو سکتے ہین - ہم بحلف یہ اظہار دیتے ہین کہ شہزادہ البرٹ نیکنام و ناموری سے اس شہر کے حقوق آزادی اسلیئے نہین حاصل کرتے کہ ملکہ معظمہ کے ساتھ دغا کرین یا اس شہر کے حقوق و رسوم و بھلائی مین خلل اندازی کرین - بلکہ وہ مثل اور شہریون کے بحساب رسدی اپنا محصول ادا کرینگے ہم سب بالاتفاق اس بات کو کہتے ہین - پھر چیمبرلین نے شہزادہ سے حلف لیا - حلف نامہ مین یہ بھی فقرہ تھا کہ مین ملکہ معظمہ کے ساتھ مصالحت رکھون گا - خاوند ہمیشہ خود بخود یہ حلف نہین اٹھایا کرتے ہین کہ وہ اپنی بیبیون کے ساتھ مصالحت سے رہین گے - پھر چیمبرلین نے ایڈرس شہزادہ کو دی جسکا جواب انھون نے یہ دیا کہ مجھے اس موقع پر آپ صاحبون سے ملنے سے نہایت خوشی ہوئی ہے

شہر لنڈن کے باشندون کو جو حقوق آزادی حاصل ہین انکا عالیجناب کے حاصل ہونا

دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ شہر لنڈن کے باشندون کو جو حقوق ۔امی حاصل ہین وہ آپنے مجھے مرحمت کیئے۔ اِس وسیع شہر کو دولت وعقل نے دنیا کے بڑے شہرون مین نہایت اعلیٰ درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ اِسلیئے شہریون کے گروہ مین داخل ہونا ایک بڑے فخر کی بات ہے۔ مین ہمیشہ یہ بات فخر کے ساتھ یاد رکھونگا کہ آپکے ہم شہری ہونے کی عزت مجھے حاصل ہوئی +

عالیجناب کا قانونی مطالعہ

عالیجناب کا قیام جب سے انگلستان مین ہوا تب ہی سے انہون نے یہ قصد مصمم کر لیا تھا کہ مین اس ملک کے قوانین سے خوب واقف ہو جاؤن۔ اور ۱۸۴۰ء کے موسم بہار مین تو انہونے بالکل اِس قانونی مطالعہ مین اپنے تئین محو کردیا مسٹر سیل وائن سے جو بڑے نامور بیرسٹر اور فاضل اجل تھے قانون پڑھنا شروع کیا جس سے انکو فائدہ پہنچا۔ اِن مین ذہانت ایسی غضب کی تھی کہ جہان وہ انگلش و جرمن کے قوانین مین مماثلت دیکھتے فوراً اُسکو تبلا دیتے۔ یہ قصہ بھی بڑا مشہور ہے کہ جب عالیجناب کی صاحبزادی کی ولادت کے دو روز بعد صاحب ممدوح معمول کے موافق عالیجناب کو پڑھانے گئے تو اُنہونے کہا کہ آج مبارک سلامت دینے والون کا ایسا ہجوم ہے کہ مجھے اُن کی خاطر و تواضع سے فرصت نہین۔ آج مین قانون نہین پڑھ سکتا۔ اور صاحب ممدوح کو اپنی بچی کے دکھانیکے لیئے لیگئے۔ اور اُسکی انگلی ہاتھ مین لیکر فرمایا کہ اب آیندہ ہم سبق یہ پڑھینگے کہ شہزادیون کے حقوق و فرائض کیا ہوتے ہین +

عالیجناب کا پرائوی کونسل کا ممبر مقرر ہونا

۱۱ ستمبر کو عالی جناب پرائوی کونسل کے ممبر مقرر ہوگئے جس کی نسبت اُنہونے بیرن سٹوک میئر کو لکھا کہ دور کے ڈھول سہاونے ہوتے ہین۔ پرائوی کونسل کا ممبر ہونا دور سے دیکھو تو وہ ایک بڑی بات معلوم ہوتی ہے مگر پاس سے دیکھو تو اسمین کچھ نہین۔ اب اُسمین پہلے سے پولیٹکل مباحثات نہین ہوتے۔ جب ونڈسر سے چلے آئے ہین تو حضرت علیا فرماتی ہین کہ مین اور میرا شوہر دونون ملکر باہم کونسٹی ٹیوشنل ہسٹری انگلینڈ پڑھتے تھے۔ اور یہ بھی تحریر کرتی ہین کہ شہزادہ عالی تبار جو اول رجمنٹ کے کرنیل مقرر ہوئے تھے۔ جب وہ پارک مین ہوا کھانے جاتے ہین تو اپنے ساتھ ایک دستہ کو لائف گارڈ بناکے لیجاتے ہین تا کہ انگریزی سپاہ کے قواعد سے اور احکام کے الفاظ سے واقف ہون +

نومبر کی ابتدا مین قصر شاہی بکنگھم مین زچہ خانے کا سارا سامان تیار کیا گیا۔ ۱۳۔ نومبر کو ونڈسر سے حضرت علیا مع کارپردازان سلطنت قصر شاہی بکنگھم مین واپس تشریف لائین۔ ۲۲۔ نومبر کو

۱۱ بجے ۴۰ منٹ پر ون کو شہزادی پیدا ہوئی۔ عالیجناب نے اسی تاریخ باپ کو خط لکھا کہ حضرت علیا ایسی تندرست ہین کہ گویا کچھ ہوا نہین۔ وہ خوب سوتی ہین۔ اشتہا انکی اچھی ہے اور نہایت خوش آرام سے ہین۔ ننی جان بھی بہت تندرست اور خوش ہو۔ اگر میرے بیٹا پیدا ہوتا تو مین اور میری بی بی دونون بہت خوش ہوتے۔ مگر اس لڑکی کے پیدا ہونے پر بھی ہم راضی و خوش ہین اور خدا کا شکر ادا کرتے ہین۔ یہ مسرت و خوشی یہان علی العموم سب کو ہے۔ حضرت علیا ارشاد کرتی ہین کہ لمحہ کے لمحہ شہزادہ کو بیٹے کے نہ پیدا ہونیسے اور بیٹی کے پیدا ہونیسے مایوسی کا رنج ہوا۔ ڈچس گوتھا کو عالیجناب لکھتے ہین کہ مجھے بڑا ہی فکر حضرت علیا کی سلامتی کا تھا۔ مگر ہم سے خدا کا شکر اس کا ادا نہین ہو سکتا۔ کہ ہمارے سارے کام کامیابی کے ساتھ سرانجام ہوئے*

شہزادی کی ولادت کیوقت وہ سب ارکان دولت موجود تھے۔ جنکا وارث سلطنت کے پیدا ہونیکے وقت موجود ہونا ضروری ہے۔ دو بجے سے ۱۰ منٹ پہلے دائی بچہ کو ساتھ لیکر متصل کے کمرہ مین آئی۔ جہان تمام پرایوی کونسلر جمع تھے۔ شہزادی خوب تازہ و توانا تھی۔ ایک فلینل کے کپڑے مین لپٹی ہوئی تھی۔ ایک میز کے اوپر لٹادی گئی۔ تو اُسنے چیخین مارین۔ جسسے معلوم ہوا کہ اس حالت سے اسکو تکلیف ہوتی ہے۔ غرض اس مشاہدہ کے بعد کہ اُسکے شُشُ مضبوط ہین اور اسکے جسم مین کوئی نقص نہین ہے۔ وہ واپس بھیجدی گئی کہ وہ کپڑے پہنے جو اول بچے پہنا کرتے ہین۔ حاضرین نے عالیجناب کو مبارکباد دین۔ اور ارکان سلطنت اپنے گھرون کو گئے کہ اس مژدہ کو سارے شہر کو سناوین قلعون پرسے توپین بھی چھوٹین۔ جنھون نے اپنی آواز سے یہ مژدہ عوام کو سنایا*

حضرت علیا لکھتی ہین کہ زچگی کی حالت مین جو شوہر نے میری خدمات کی ہین وہ بیان نہین کرسکتی۔ وہ ان ایام مین کہین کھیلنے اور کسی اور کام کے لیئے نہین گئے۔ صرف وہ ڈچس کنٹ کے ساتھ جب تک کھانا کھانے جاتے رہے کہ مین انکے ساتھ کھانے مین شریک ہونیکے قابل ہوئی جو کام میرے آرام کا انکے اختیار مین تھا اسکے کرنیکے لیئے ہر وقت وہ تیار رہتے تھے۔ میرے ساتھ تاریک کمرون مین بیٹھنے سے خوش و خرم ہوتے تھے۔ وہ میرے سارے پڑھنے لکھنے کے کام کرتے تھے۔ صرف وہی مجھے بچھونے پر سے اٹھا کر سوفا پر بٹھاتے تھے۔ دوسرے کمرے مین لیجانے مین میرے بستر و سوفا کے چلانے مین مدد کرتے تھے۔ محل کے خواہ کسی حصہ مین وہ ہوتے جب مین بلاتی تو وہ دوڑے چلے آتے۔

جب وہ میرے پاس آتے تو ہنستے ومسکرتے ہوئے آتے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُنھوں نے میری خدمت ایسی ہی کی جیسی کہ ماں کرتی۔ یا وہ کوئی نرس (دائی) جو ہوشیار۔ دانا۔ مہربان تر ہوتی ✦

حضرت علیا کے جب بچہ پیدا ہُوا تو عالیجناب نے باوجودیکہ کام کی کثرت ہوتی تھی اور تکلیف بھی ہوتی تھی۔ اسیطرح خدمات کین۔ ہندوستان مین جیسے ہر بات پر گپین اڑا کرتی ہین ایسے ہی انگلستان مین یہ گپ اڑی کہ عالیجناب نے کہا کہ مجھے لڑکا پیدا ہونیکی امید تھی۔ اب لڑکی پیدا ہونیسے مجھے رنج مایوسی ہوا تو حضرت علیا نے فرمایا کہ تم اسکا کچھ فکر نہ کرو آیندہ بیٹا پیدا ہوگا۔ اور میرے ہان تو اولاد اسقدر پیدا ہوگی جسقدر میری دادی شارلٹ کے ہان پیدا ہوئی تھی ✦

ان ایام مین عالیجناب وزرا سے ملتے رہے اور حضرت علیا کے سارے کام کرتے رہے ✦

[illegible]

اُس دن کہ شہزادی پیدا ہوئی تھی ایک لڑکا جسکا نام **جونس** تھا وہ قصر شاہی مین حضرت علیا کے متصل کے کمرے مین سوفا کے نیچے پولس نے گرفتار کیا۔ جب اُس سے پوچھا کہ تو یہان کیونکر آیا تو اُسنے جواب دیا کہ جس طرح مین پہلے یہان آیا تھا۔ مین نے ایک رستہ اپنا بنالیا ہے۔ جب چاہتا ہون چلا آتا ہون۔ اور کسی چیز کی آڑ مین بیٹھکر جب میرے جی مین آتا ہے حضرت علیا اور عالیجناب کی باتین سُن لیتا ہون۔ یہ لڑکا دیوانہ تھا۔ وہ تین مہینے کیلئے اوبستان مین بھیجا گیا۔ اور بعد رہائی کے پانچ برس کیلئے آسٹریلیا کو ملاحی کے کام سیکھنے کیلئے بھیجا گیا۔ اس عرصہ مین وہ خاصہ ملاح ہوگیا ✦

جب حضرت علیا زچہ خانہ سے باہر نکلین اور چلنے پھرنے کی طاقت آگئی تو وہ کہتی ہین کہ مین ایسی خوش ہوئی جیسے کوئی قیدی جیلخانہ سے چھوٹ کر آتا ہے۔ وہ ونڈسر مین واپس آئین

بڑا دن

بڑا دن عالیجناب کو بڑا عزیز تھا۔ اُنھون نے اسکو اپنے وطن کی رسم کے موافق ایک ایسا دن بنایا کہ جس مین دوست آپس مین ایک دوسرے کو تحفے تحائف دین تاکہ آپس کا اخلاص پیار ظاہر ہو۔ ملکہ معظمہ کو بھی یہ رسم پسند آئی۔ اور اُنھون نے اُسکو ہمیشہ کیلئے اپنے ملک مین جاری کردیا۔ حضرت علیا کا اور جناب عالی کا کمرہ بڑے دن کو درختون سے روشن کیا گیا۔ یعنے اُسمین درخت لگائے اور اُنمین یا اُنکے گرد تحائف رکھے۔ یہ تحائف بعض اعزا واقارب کیلئے تھے۔ بعض شاگرد پیشون کے لیئے۔ حضرت علیا کا ارشاد تھا کہ بڑا دن وہی خوش خرم ہوتا ہے کہ جس مین جیسے ہم خوش ہین۔ ایسے ہی میرے پاس کے آدمی خوش ہون۔ شہزادی اپنی والدہ معظمہ کی گود مین خوش خوش رنگ برنگ کی شمعون کو اور درخت کی شاخون کو چھو

تحائف کے بوجھ سے جھکے ہوئے تھے۔ دیکھ رہی تھین اور جس کی ایک شاخ جھکا کر انکا ننھا سا ہاتھ بھی چھوا یا گیا۔ یہ شہزادی ایسی تیز ہوش تھی کہ متناسب ہمقرینہ چیزون کو دیکھکر بہت خوش ہوتی تھی *

باب دوازدہم

سنہ ۱۸۴۱ع

پارلیمنٹ کا کھلنا

ملکہ معظمہ زچہ خانہ سے نکلکر ایسی تازہ و توانا ہوگئی تھین کہ ۲۶- جنوری سنہ ۱۸۴۱ع کو بہ نفس نفیس انہون نے پارلیمنٹ کو کھولا۔ اور سپیچ پارلیمنٹ مین دی۔ اسمین کوئی بات ایسی نہ تھی کہ جس سے کوئی خوف پیدا ہوتا۔ اپنے ملک مین امن و امان تھا۔ غیر ملکون مین لڑائیان ٹھن رہی تھین اور انکی افواہین اڑ رہی تھین انگلینڈ اور چین کی پرخاش کی مشکلات سہل ہوتی جاتی تھین۔ اسپین و پرتگال مین ڈوورکی جہازرانی کے جھگڑے بکھیڑے ہو رہے تھے۔ لیونٹ مین نازک معاملات پیش آرہے تھے۔ روس پروشا۔ آسٹریا و ٹرکی سے انگلینڈ مصالحت کرکے یورپ مین امن و امان قائم کرنا اور لیونٹ کو سلامت رکھنا اور سلطنت عثمانیہ کو لڑائی کے فسادون سے بچانا چاہتا تھا جس سے یورپ مین امن و عافیت کی بنا مستحکم ہو اور جن ٹائین اور جینسی کی جمہوری سلطنتون سے بردہ فروشی کے باب مین مصالحت ہوگئی *

۹- فروری سنہ ۱۸۴۱ع کو مہارانی کو اپنے پیارے پیا کے پران پر ایک بپتا پڑتی ہوئی دیکھنی پڑی قصر بکنگھم کے باغون مین عالیجناب سکیٹ (برف پر چلنا) بڑی خوش اسلوبی سے کر رہے تھے اور ملکہ معظمہ انکے نزدیک برف کے کنارے پر کھڑی انکی یہ خوش خرامی ملاحظہ فرما رہی تھین۔ ایک ملازمہ ان کے ساتھ تھی کہ وہ کیا دیکھتی ہین کہ عالی جناب یکایک پانی مین غڑپ سے غرق ہوگئے جسکا حال عالی جناب خود یہ تحریر فرماتے ہین کہ مین برف پر پھسل پھسل کر چل رہا کہ دفعۃً پانی مین ڈوب گیا۔ دو یا تین منٹ تک پانی مین تیرتا رہا۔ اور پانی سے باہر آنے کا قصد کرتا رہا۔ مگر اسوقت ملکہ معظمہ نے کنارہ پر آنکر میرا ہاتھ پکڑکر پانی سے باہر نکال لیا۔ اگر انکو یہ اوسان نہ آتے تو معلوم نہین کہ میرا حال کیا ہوتا۔ انکی

ملازمہ تو دہائی دیتی رہی کہ کوئی مدد کو آؤ۔ سردی سے مین متاثر و متاذی ہوا۔ مگر مین اپنے خدا کا شکریہ کسی زبان سے ادا نہین کر سکتا۔ کہ اُسنے مجھے اِس آفت ناگہانی سے بچا لیا۔ یہان برف توڑی گئی تھی اُسکی سطح کے اوپر برف کی پپڑی جم گئی تھی۔ اور نیچے پانی تھا جو کسیکو معلوم نہین ہو سکتا تھا جیسا آدمی آب ریز کاہ سے دھوکا کھاتا ہے۔ اسیطرح شہزادہ نے اب ریز یخ سے دہوکا کھا کے ڈبکی کھائی ✦

اس شہزادی کے والدین کی کتخدائی ۱۰ فروری کو ہوئی تھی۔ اِسی تاریخ مین ۱۸۴۱ء کو قصبہ بکنگھم مین اِسکی اصطباغ کی شادی ہوئی۔ اصطباغ دینے کیلئے حوض بنایا گیا۔ جسپر چاندی کا ملمع کیا گیا اور اُسپر روائل آرمس (نشانات شاہی) بڑی صنعت کاری سے بنائے گئے۔ آیندہ خاندان شاہی کے بچون نے اِسی حوض مین اصطباغ پایا۔ اِسکے بھرنیکے لیئے دریائے جارڈین کا مقدس پانی منگایا گیا۔ ملکہ ایڈی لیڈ و ڈچس گلوسسٹر و ڈچس کینٹ و بادشاہ بلجیم و ڈیوک سیس سکیس اور ڈیوک ولنگٹن بجائے ڈیوک سیکس کوبرگ گوتھا کے شہزادی کے دہرم مان باپ بنے۔ ڈیوک ولنگٹن نے جو ملکہ معظمہ کی شادی پر کھلے کھلے اعتراض کیئے تھے اِسکے سبب سے جو عداوت کا نشان باقی تھا وہ اب شہزادی کے دہرم باپ بننے سے مٹ گیا۔ اور ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ ڈیوک سب سے بہتر ہمارا دوست ہے۔ اصطباغ کے دن اِس شہزادی کا نام ملکہ ایڈی لیڈ نے وکٹوریا اڈی لیڈ میری لوئزا رکھا۔ عالی جناب البرٹ نے بیوہ ڈچس کو یہ خط لکھا کہ آپ کی پڑپوتی نے مثل عیسائیون کے اصطباغ پایا۔ وہ کچھ روئی چلائی نہین۔ چوچال رہی۔ لوگون کی زرق برق کی وردیون کو اور روشنیون کو دیکھکر غون غان کرتی رہی۔ وہ غور سے دیکھتی رہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ اِسکے چہرہ سے زیرکی و ہوشیاری کے آثار چمک رہے تھے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات ✦

ساڑھے چھ بجے اِس رسم کے ادا کرنیسے فراغت ہوئی۔ رات کو ڈنر اور جلسہ رقص و سرود ہوا اور شہزادی کا جام صحت بڑی خوشی اور گرمجوشی سے پیا گیا ✦

مِسس اولی فنٹ تحریر فرماتی ہین کہ قومی زندگانی کی جان ملکہ معظمہ ہین جن مجالس محافل و تہیٹرون مین جاتی ہین وہ برائیون کی آلائشون سے بالکل پاک و صاف ہو جاتے ہین۔ وہ بدکاریان جو اُن مین مدتون سے پرورش پا رہی تھین اِنکے قدمون کی برکتون سے ایسی اڑ جاتی ہین جیسے کہ گدھے کے سر سے سینگ غرض جن تماشون مین ملکہ معظمہ عالیجناب جلوہ افروز ہوتے ہین اُنکو نیکیون اور خوبیون رونقون سے

مین رعایا کی طربناک مجالس مین دونون نے قدم رنجہ فرما کر اُن پر اپنے بہت سے نیک اثر ڈالے *

دو دن بعد پہلے وزرار کو استعفا دینا پڑا جن مین ملکہ معظمہ کے قدیمی وفادار۔ کاردان مصلاحکار مشیر لارڈ میلبورن بھی تھے۔ جنکی نسبت ملکہ معظمہ اپنے جرنیل مین لکھتی ہین کہ لارڈ میلبورن اپنے جانیسے پہلے مجھ سے ملنے آیا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ حضور کو ہر حال مین اپنے شوہر کا بڑا سہارا ہے۔ وہ نہایت قابل اور لائق ہے۔ حضور کی جب شادی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا تھا کہ وہ انسان کامل ہو تو مین نے اُسوقت یہ جانا تھا کہ یہ کہنا مبالغہ سے خالی نہین۔ مگر اب مین نے جو اُن کی لیاقت کا حال دیکھا تو مجھے یقین ہوگیا کہ حضور کا بیان واقعی و نفس الامری تھا۔ جب وہ مجھسے رخصت ہوا تو مجھے اُسکی جدائی کا بڑا قلق ہوا *

لارڈ میلبورن نے یہ کہا کہ مین چار برس تک ہر روز ملکہ معظمہ کی خدمت مین حاضر رہا۔ اگر مین وزارت سے جدا ہوتا تو اور حالت ہوتی۔ اب اور حالت ہی۔ اُسوقت اور اسوقت مین یہ فرق ہے کہ اب حضرت علیا کے پاس انکا بڑا عالی دماغ روشنضمیر بلند اندیش دوربین شوہر سلطنت کے کامون مین کافی صلاح دینے کیلئے موجود ہے۔ چند روز بعد شاہ بلجیم لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ مین بیان نہین کر سکتی کہ البرٹ کیسی میری جان کو راحت پہنچاتا ہے اور مجھے سہارتا اور سنبھالتا ہے۔ اپنا رویہ شیوہ ستودہ رکھتا ہے۔ نیک وضعی کے ساتھ مناسب طور پر سب کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہے۔ لارڈ میلبورن نے جو اُن کی نسبت یہ اپنی نیک رائے لکھی ہے۔ اُس کی نقل یہ ہے کہ شہزادہ البرٹ کی رائے مستقیم اور مزاج نیک ہے۔ بیدار مغز دانشور ہے۔ مجھے اِس خیال کرنیسے بڑی تسکین خاطر ہوتی ہے کہ میری جدائی حضور کی خدمت سے ایسی حالت مین ہوئی ہے کہ جناب عالیہ کے پاس ایک ایسا شوہر موجود ہے کہ جس کے صلاح و مشورہ سے نصیحت و پند سے آپ مستفید ہو سکتی ہین۔ حضور کوئی کام اِس سے بہتر نہین کر سکتین کہ ضرورت کیوقت عالی جناب البرٹ کی طرف رجوع کرین اور اُنپر اعتبار کلی رکھین اور یون اپنی مشکل سہل کرین۔ لارڈ میلبورن خوشامدی نہین اگر اُسکے دلمین عالیجناب البرٹ کی نسبت یہ خیالات نہوتے تو وہ اُن کو ہرگز زبان پر نہ لاتا اسلیئے مجھے اُسکی اِس تحریر سے بڑی خوشی ہوئی اور اسپر فخر بھی ہے *

لارڈ میلبورن کی بجائے سر رو برٹ پیل وزیر اعظم انگلینڈ مقرر ہوئے اور ۱۸۴۲ء مین عالی جناب البرٹ سے ملے تو اُنہون نے کہا کہ مین نے اب تک کوئی نوجوان اِس عجیب و غریب قابلیت و استعداد کا دیکھا نہین *

پولیٹکل ترددات

اِس اثنا مین عیش و نشاط خانگی پر پولیٹیکل ترددات کی گھٹا چھا گئی۔ ملکہ معظمہ اپنے پردیسی رشتہ دارون سے ایسی اغراض و ارتباط رکھتی تھین کہ جسکے سبب سے فورین آفس کا کام سلطنت کے اور ڈپارٹمنٹ کے کامون سے بہت بڑھ گیا۔ وہ اُنکے ساتھ ہمدردی اور دلسوزی کرتی تھین جسکے سبب سے اُنکو یہ تکلیف اُٹھانی پڑتی تھین کہ اُن کے وہ پبلک فرائض جو اُن کے ذمے پردیسی رشتہ دارون کے سبب سے تھے وہ ان فرائض سے لڑنے لگتے جو وہ اپنے ملک کیلئے رکھتی تھین۔ یہ لڑائی اُنکو اور اُنکے صلاحکارون کو فورین ڈپلومیسی مین دشواریون مین ڈالتی تھے

ملکہ معظمہ اور پردیسی معاملات اور شہزادہ اور پردیسی پولیسی

شہزادہ البرٹ کی خدمت مین فورین پولیسی کے اہم سوالات پیش کیئے جاتے۔ میلبورن نے ملکہ معظمہ کی تجویز سے یہ بات قبول کرلی تھی کہ اُنکا شوہر تمام مراسلات فورین آوفس کو مطالعہ کریا کرے۔ شہزادہ نے ان مراسلات کو دانشمندانہ اپنی ذہانت سے ایسا مطالعہ کیا کہ ملکہ معظمہ کیطرف سے یہ دعوی کیا کہ اُنکو یہ پورا استحقاق ہے کہ کوئی کام گورنمنٹ ملک سے باہر بغیر ملکہ معظمہ کی صلاح و مشورہ کے نہ کرے۔ ملکہ معظمہ اپنے شوہر کی ہدایت سے یہ خیال کرنے لگین کہ پردیسی معاملات بادشاہ کے احاطۂ اختیار مین ہین ٭

لارڈ پامرسٹون فورین آوفس مین

ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کو جو یہ دعوی تھا کہ وزارت جو فیصلہ کرے اُنہین اِن کا بھی عمل دخل ہو تو اُنکو چاہیئے تھا کہ اُسمین کونسٹی ٹیوشنل اصول عامہ مین کوئی معقول اظہار دیتے جسکے موافق گورنمنٹ کے کل سرشتون مین لارڈ پامرسٹون کل اختیار رکھتا تھا وہ ۱۸۳۰ء مین لارڈ گرے کی وزارت مین فورین سکرٹری مقرر ہوا تھا۔ اور چار مہینے کم دس برس سے وہ اِس عہدہ پر مامور تھا اور اِس عہدے کے کامون کی بجا آوری مین بڑی نامودی حاصل کرتا تھا۔ وہ بڑا اولوالعزم عالی ہمت بلند حوصلہ تھا۔ اُسکو جو کوئی صلاح و مشورہ دیتا اُس مین اپنی رائے کو مقدم و مرجح رکھتا۔ گفتگو مین بڑا بیباک تھا۔ اِس مین وہ کسی شخص کا ادب لحاظ نہین کرتا تھا اِسی لیئے پہلے دو بادشاہ ولیم چہارم و جارج چہارم اِس سے ناراض تھے۔ اب جو شہزادہ البرٹ اِسکے کامون مین ملکہ کیطرف سے مداخلت کرنی چاہتے تھے اُسکو وہ بے چینی کی نگاہ سے دیکھتا تھا ٭

پامرسٹون اور آغاز سلطنت

ملکہ معظمہ کی سلطنت کے اول سالون مین لارڈ پامرسٹون نے اُنکو اپنے اوپر مہربان بنایا جو اُس سے ۳۵ سال چھوٹی تھین۔ ۱۸۳۹ء مین اُسنے لارڈ میلبورن کی بیوہ ہمشیرہ سے شادی کی جسکو ملکہ معظمہ نے بھی پسند کیا۔ مگر بہرحال وہ اِس سے بیچین رہتا تھا کہ شہزادہ البرٹ یا ملکہ معظمہ فورین معاملات کے انتظام مین اِسکے شریک ہون۔ وہ نہین چاہتا تھا کہ پارلیمنٹ سے باہر اِسکے کامون کی کوئی مزاحمت پیدا ہو۔ پردیسی معاملات ایسے پیش ہوئے کہ لارڈ پامرسٹون اور ملکہ کے درمیان ایک بے لطفی ہوگئی ٭

سب سے اول سنہ ۱۸۴۰ء مین یوروپ کے مشرقی معاملات نے ملکہ معظمہ اور فورین منسٹر کے درمیان
پھوٹ ڈلوائی۔ فرانس اور انگلستان کی دوستانہ رشتہ مندیون کے درمیان رخنہ اندازی کرنی چاہی سلطان
ٹرکی کا نائب السلطنت خدیو مصر۔ محمد علی چاہتا تھا کہ سلطان کے غاشیۂ اطاعت کو کندھے سے دور کرے
فرانس اُسکی اس سرکشی مین اعانت کرتا تھا۔ اور انگلینڈ اور دول یوروپ سلطان کے حامی مددگار تھے
روس کی پولیسی یہ تھی کہ جب تک اپنا کام نکلے۔ سلطنت عثمانیہ صحیح سلامت رہے اور کوئی دوسری سلطنت
اُسکے کسی حصہ پر قبضہ نہ کرنے پائے۔ اور کوئی ایسی راہ نکالے کہ ٹرکی کی غنیمت سے اِسکا اپنا ہی پیٹ بھرے
روس ٹرکی کی حمایت کرتا تھا۔ اُسکا حال جہاز کا سا تھا کہ کبھی اِدھر جھکتا تھا کبھی اُدھر۔ مگر جس بندرگاہ مین اسکو
جانا ہوتا۔ اُسیطرف جاتا اور اپنی منزل مقصود کو ہاتھ سے نہین دیتا۔ ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ دل سے
نہین چاہتے تھے کہ فرانس سے لڑائی ہو۔ جسکے بادشاہ لوئی فلپ سے گھر کی رشتہ مندیان شادی بیاہون
کے سبب سے ہو چکی تھین۔ اور یہ بھی غالب معلوم ہوتا تھا کہ اگر فرانس و انگلینڈ مین لڑائی ہوئی تو ملکہ کے
ماموں بادشاہ لیوپولڈ کی مملکت بلجیم انگلینڈ کی حمایت مین ہے۔ فرانس حملہ کریگا۔ اِس سے ملکہ معظمہ بڑی دہشت
کرتی تھین۔ کیبی نٹ مین جب اختلاف آرا ہوا تو ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کو مداخلت کرنے کی ضرورت
ہوئی۔ جن پیچدار معاملات کے باب مین لارڈ پامرسٹون کے جو خیالات ہوتے ان کی لارڈ رسل وزیر اعظم
بہت کم پروا کیا کرتا۔ اس وزیر اعظم نے اپنی یہ آواز نکالی کہ وہ صلح کو قائم رکھے گا خواہ اِس مین کیسی ہی جوکھون
ہو۔ پامرسٹون نے بڑی شد و مد سے یہ فیصلہ کیا کہ فرانسیسیون کے غلبہ پانے سے جو مضرتین
پیدا ہونگی۔ اُنکے دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ انگریزی سپاہ فوراً محمد علی کا کچلا نکالدے۔ ملکہ معظمہ نے
بڑی ہمت کے ساتھ میلبورن کی طرف رجوع کی۔ اُنھون نے اس سے عرض کی کہ وہ اپنے مصاحبون کے
اختلاف کو دور کرے۔ اور پامرسٹون کے برخلاف اپنے رعب و داب و باغت کو کام مین لائے۔ اور
فرانس کے ساتھ ایسا فیصلہ کرے کہ لڑائی نہو۔ اِسنے سرسری طور پر احکام جاری کردیئے۔ کہ برٹش
فلیٹ (بیڑے) محمد علی پر اپنا زور ایسا ڈالین کہ وہ مجبور ہو کر سلطان روم سے مصالحت کا خواہان ہو۔
(نومبر سنہ ۱۸۴۰ء) بظاہر شاہ فرانس محمد علی پاشا کی امداد کا بڑا سامان کر رہا تھا۔ انگلینڈ اور فرانس کے درمیان
معلوم ہوتا تھا کہ لڑائی ضرور ہوگی۔

پامرسٹون ہی کے ہاتھ مین فتح رہی۔ اس وزیر کو بیشک اس سے بھی زیادہ جلدی فتحمندی ہو گئی جو

اِسنے پہلے سے سوچی بھی نہ تھی - لوئیس فلپ نے اپنے دوست کی طرف سے مصر مین حملہ آوری کے اندر وہ پامردی دکھائی کہ جسپر سب کو حیرت ہوئی - شاہ فرانس اور دول یوروپ کے ساتھ متفق ہوگیا جنہون نے جولائی سنہ ۱۸۴۱ء مین آپس مین معاہدہ کیا کہ وہ ٹرکی اور مصر کو جس حالت مین وہ ہون، قائم رکھین گے - باوجودیکہ پامرسٹون نے یوروپ مین امن و صلح قائم رکھا تھا - مگر لوئی فلپ اور اُسکے وزرا، اور شاہ لیوپولڈ کے دلون مین اُسکی طرف سے بل پڑگیا - جس کی گونج ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کے کانون تک پہنچ گئی *

اسوقت مین ملکہ معظمہ کو صرف پردیسی نازک معاملات ہی کے سبب سے پولیٹیکل تکلیف نہین ہوئی بلکہ گھر مین بھی فکر و تردد پیش ہوئے - گورنمنٹ کے بس مین سے کامنس ہوس نکل گئے تھے اور وزارت کے مستعفی ہونے مین جسکا خوف - ملکہ معظمہ کے دل پر طاری تھا - اب چند ہفتے باقی تھے - ملکہ معظمہ کو اپنے وزیر کے جدا ہونیکا بڑا رنج تھا جسکا وہ امتحان کر چکی تھین - مگر شہزادہ البرٹ کے اشارہ سے فرقہ ٹوری کے سرغناؤن کو اشارۃً بتلادیا گیا تھا کہ اگر پارلیمنٹ کا بدلنا ناگزیر ہوگا تو ملکہ معظمہ کی طرف سے گورنمنٹ کے مرتب ہونے مین اور اُنکے گھر کے ملازمین کے بدلنے مین کوئی مزاحمت نہین ہوگی - مئی مین آخر کار وزارت پر صدمہ آیا - ملک مین آزادی تجارت کے لیئے برانگیختگی ہو رہی تھی - اسمین بڑی سعی بلیغ کرنے والا کوبڈن تھا - وگ وزرا نے ایک بجٹ داخل کیا - جس مین عام رعایا کی رعایت بڑی کی گئی تھی - مالی نظام کی اصلی تبدیلیون کے لیئے پارلیمنٹ اچھی طرح آمادہ نہ ہوئی تھی - اور اسکو شکر کے محصول کم کرنے مین شکست ہو چکی تھی - ۳۶ ووٹ کی کثرت اِسکے خلاف تھی - اسپر سر رابرٹ پیل نے اسکے برخلاف ایک ووٹ زیادہ حاصل کیا - میل بورن پر صاف عیان ہوا کہ اب استعفا دینا چاہیئے اور ملکہ کو صلاح دینی چاہیئے کہ وہ سر رابرٹ پیل کی صلاح سے نئی گورنمنٹ مرتب کرے - مگر ملکہ معظمہ کے دل کو اِس سے بڑا حزن و ملال ہوتا تھا اسلیئے میل بورن نے بجائے استعفا دینے کے ملکہ سے التماس کی کہ وہ ملک کی طرف رجوع کرین - ۲۹ - جون سنہ ۱۸۴۱ء کو پارلیمنٹ شکست ہوگئی *

ملکہ معظمہ نے اپنی امید کے برخلاف یہ امید کی کہ اِس امتحان کے وقت مین قدیمی وزارت کے حق مین ملک مہربانی کریگا مگر اسکے شگون نیک نہ تھے - جون کے مہینے مین عین پولیٹیکل تحریکات مین سنہ ۱۸۴۱ء مین آرچ بشپ ہارکورٹ سے ملاقات کرنے ملکہ معظمہ تشریف لیگئین اور یہان سے وہ اور شہزادہ البرٹ اوکسفورڈ مین بزرگون کے عرس مین گئے - یونیورسٹی کے چینسلر ڈیوک ولنگٹن تھے

پامرسٹون کی فتح فرانس کے مقابلہ میں

میلبورن کی وزارت کا ضعف

میلبورن کی شکست مئی سنہ ۱۸۴۱ء

ملکہ معظمہ کا آکسفورڈ میں جانا

اُنھون نے شہزادۂ البرٹ کو خود پریسیڈنٹ بنکر ایک معزز ڈگری دی۔ ملکہ معظمہ کو بڑا اضطراب اِس سے پیدا ہوا کہ وہان جو وگ ممبر موجود تھے اُنپر ہنش پُش ہوتی تھی۔ مگر اِس فرقہ پر عوام کی نظر التفات جتنی کم ہوتی تھی اُتنی ہی ملکہ معظمہ انکے ساتھ اپنی محبت کو ثابت کرتی تھین۔ وہ وگ اُمرا کی ملاقات کو گئین چٹیس ورتھ مین ایک دو روز ڈیوک ڈیون شئر کے ہان مہمان رہین۔ دوسرے مہینے مین دوبرن ایبی مین ڈیوک بیڈفورڈ نے اور پین شیئر مین میلبورن کے بھانجے لارڈ کوپر نے اولیائے دولت کی دعوت کی اور پھر یہان سے ملکہ معظمہ بروکٹ پارک مین خود میلبورن کے گھر مین رونق افروز ہوئین۔

اِسوقت پارلیمنٹ کے ممبرون کا عام انتخاب ہورہا تھا وگ فرقہ نے بہت فائدہ اس سے اُٹھانا چاہا کہ ملکہ معظمہ انکی معاون اور فرقہ ٹوری کی مخالف ہین۔ لیکن ملکہ کے خوف نے کچھ کام نہ کیا۔ اور ٹوری کے ممبرون کی تعداد زیادہ ہوگئی ملکہ معظمہ سمجھ گئین کہ اب تک مین جس فرقہ کو ناپسند کرتی تھی اور اُسپر اعتبار نہین کرتی تھی اب اُن ہی کے ساتھ مجھے روبرو ہوکر کام کرنا پڑے گا۔

باب سیزدہم ۱۳

سر روبرٹ پیل کا انتظام
ملکہ معظمہ کے رنج

۱۹۔ اگست ۱۸۴۱ع کو نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ نئے انتخاب مین جو ملکہ معظمہ کو مایوسی ہوئی اُسکو اُنھون نے مخفی نہین رکھا۔ اُنکی سلطنت مین یہ پہلی دفعہ تھی کہ وہ پارلیمنٹ کے کھولنے کیلئے خود تشریف نہین لائین اور ان کا اسپیچ لارڈ چانسلر نے پڑھا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کامنس ہوس کے بننے کو وہ پسند نہین کرتی تھین۔ میلبورن کی وزارت اپنے اخیر وقت تک حتی الامکان کام کرتی رہی اگست کو وزارت کیلئے پارلیمنٹ کے دونون ہوس نے ایک ووٹ اعتباری دینے سے انکار کیا۔

میلبورن کے مشورہ کے موافق ملکہ معظمہ نے خود سر روبرٹ پیل کو طلب فرمایا اور اس سے کہا کہ وہ گورنمنٹ

پیل کا وزارت قبول کرنا

مرتب کرے۔ سنہ ۱۸۳۹ء مین جو انھون نے سبق پڑھا تھا اُسکا یہ نتیجہ اچھا تھا کہ پیل کی کل درخواستون مین
سے کسیکو نامنظور نہین کیا۔ اگرچہ اُنھون نے اپنے قدیمی وزراء کی جدائی کا رنج دلال آزادانہ بیان کیا مگر سردست
جو کام پیش تھے انکو ایسے درست طور پر متانت سے کیئے کہ پیل بھی تعریف کرنے لگا۔ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۴۱ء کو پیل
نے لکھا کہ مین ملکہ معظمہ سے بڑی نیک دلی سے ملا۔ ڈچس سدرلینڈ جو مسٹرس اوف روب تھین انکی جگہ
ڈچس بک کلوچ کو مقرر کیا۔ اور ڈچس بیدفورڈ اور لیڈی نورمنڈ بی نے اپنی خوشی سے لیڈیز ان وٹینگ
کے عہدون کو اور لیڈیون کے لیئے خالی کردیا۔ ستمبر مین نئی گورنمنٹ مین مرتب ہوگئی ملکہ معظمہ ان وزراء
کی دانشمندانہ بڑی خاطر و تواضع کرتی تھین +

ملکہ معظمہ اور پیل کے درمیان پولیٹیکل باتین

لوگ جن برائیون کی پیشینگوئیان کررہے تھے وہ سب غلط ہوئین۔ ملکہ معظمہ کو جو کدورت ٹوری
فرقہ سے تھی۔ اُسکو شہزادہ البرٹ اور پیل نے دور کردیا۔ ملکہ معظمہ مین جن پولیٹیکل باتون کی نشانی بھی نہ
تھی وہ اُنکے شوہر نے بڑی دانائی و فرزانگی سے اُن مین پیدا کردین۔ پیل نے اپنے عہدہ کے کام کرنے
مین تعریف کے قابل منصوبے باندھے۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملکہ معظمہ اور پیل باہم پکے دوست ہوگئے
پیل نے میلبورن کے اشارے کو قبول کرکے ملکہ معظمہ سے معاملات کی جزئیات کی مختصر توجیہ کردی جب سے
اُسنے عنان وزارت اپنے ہاتھ مین لی۔ ملکہ معظمہ کی ہر درخواست کی اطاعت کی۔ اور پارلیمنٹ کے دونون ہوسون
مین جو کام ہوتے اُنکی رپورٹین ملکہ معظمہ کیخدمت مین باقاعدہ بھیجین۔ ملکہ معظمہ پیل پر وہی اعتماد اور بھروسا
کرنے لگین جو میلبورن پر کرتی تھین۔ گو میل بورن اُنکے گھر مین مہمان کے طور پر رہتا تھا۔ مگر وہ اپنا پولیٹیکل
رہنما فقط پیل ہی کو سمجھتی تھین +

ٹوری کے ساتھ ملکہ معظمہ کے برتاؤ کا بدلنا

فرقۂ ٹوری اور ٹوری کے اصول سے ملکہ معظمہ کو جو ناراضی تھی وہ پیل کے مصاحبون کی واقفیت کے
سبب سے بالکل جاتی رہی۔ پیل کی کیبنٹ مین ڈیوک ولنگٹن بغیر عہدہ دار ہونیکے شریک تھے۔ اب ملکہ
معظمہ کے تپاک و اخلاق کے تعلقات۔ ڈیوک کے ساتھ اس سے بھی زیادہ ہوگئے جو اُنکے عہدہ دار ہونیکی حالت
مین تھے۔ لارڈ لنڈہرسٹ جو لارڈ چینسلر تھے اور لارڈ ایبرڈین جو فورین سکریٹری تھے۔ اور مسٹر جیمس
گریہم جو ہوم سکریٹری تھے۔ ان سب سے ملکہ معظمہ کی اکثر ملاقاتین ہوتین۔ اور یہ سب ایسی تعظیم و تکریم و حسن
اخلاق سے مودبانہ و آزادانہ ملکہ معظمہ سے ملتے تھے کہ وہ انکا پاس و لحاظ کرتی تھین۔ لارڈ سٹینلی
(جو پیچھے لارڈ ڈربی ہوئے) جنگ اور کولونی کے سکریٹری تھے۔ اور بعد ازان تین دفعہ وزیر اعظم مقرر ہوئے

ملکہ معظمہ بڑی مہربانی کرتی تھین۔ ملکہ معظمہ کے گھر مین نئے عہدہ دار مقرر ہوئے تھے۔ اپر وہ بہت مہربانی کرتی تھین اور اپنے قدیمی دوست لارڈ لورپول کے آنے پر اپنے تئین مبارکباد دیتی تھین۔ وہ لارڈ سٹورڈ کے عہدہ پر مقرر تھے ؂

موسم خزان مین جو پارلیمنٹ کا اجلاس تھوڑے دنون کے لیئے تھا وہ ۷۔ اکتوبر کو ختم ہوا۔ پارلیمنٹ کے بند کرنے کیلیئے ملکہ معظمہ تشریف نہین لائین۔ مگر اس غیر حاضری کا سبب اُنکے اپنے ذاتی کام کے سبب سے تھا یہ سبب نہ تھا کہ وہ اپنے نئے صلاحکارون کی بے اعتمادی کے سبب سے نہ آئی ہون ؂

۹۔ نومبر ۱۸۴۱ء کو قصبہ بکنگھم مین حضرت علیا دردزہ سے بیتاب ہوئین صبح کے سات بجے آرچ بشپ کنٹربری اور وزیر اعظم اور اراکین سلطنت بلائے گئے۔ ڈچس کنٹ ۹ بجے تشریف لائین دو گھنٹہ پہلے بھی یہ درد اُٹھ چکا تھا۔ عالیجناب متفکر و متردد ڈاکٹرون کو ساتھ لیئے ہوئے تھے گیارہ بجے سے بارہ منٹ پہلے شہزادہ پیدا ہُوا۔ زچہ خانہ کے پاس کے کمرے مین پرایوی کونسل کے ممبر بیٹھے تھے۔ اُن کے پاس دایہ شہزادے کو لائی۔ اُنھون نے دیکھ کر وارث سلطنت کے پیدا ہونیکے اشتہار پر دستخط کیئے۔ ملکہ معظمہ کے حکم سے ایک غیر معمولی گزٹ مین اس ولادت کا اشتہار مشتہر کیا گیا اور تمام خاندان شاہی کو اس کی اطلاع دی گئی۔ توپون کی آوازون نے بھی گھر گھر یہ مژدہ سُنا دیا کارپرداز محل اس مسرت سے ایسے مست ہوگئے کہ آپس مین مدارج و مراتب کا لحاظ و پاس اُٹھا دیا۔ اور اپنے کامون کی حد سے باہر قدم رکھنے لگے۔ ہر گھر مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شادی دھوم دھام سے ہو رہی ہے۔ دو منٹ مین تین آدمی ملکہ ایڈی لیڈ کے پاس یہ خوشخبری سنانے گئے۔ جنمین سے ہر ایک کو یہ شوق تھا کہ مین اول یہ مژدہ جاکر سناؤن۔ مگر اس شادی کے ساتھ یہ غم لگا ہوا تھا کہ اسوقت ملکہ ایڈی لیڈ سخت علیل تھین۔ وہ کچھ دنون کے بعد تندرست ہوگئین۔ ملکہ معظمہ نے اپنی مرحمت خسروانہ اور مکرمت شاہانہ سے ہوم سکرٹری کے پاس یہ حکم بھیجا کہ نیک چلن قیدیون کی میعاد مین تخفیف کیجائے۔ اور جہازون پر جو قیدی ہین وہ رہا کیئے جائین۔ ۱۱۔ کو قصبہ بکنگھم مین لارڈ ملبرن اور انکی بی بی اور شہر فس آئے جن کی ضیافت گرم ہریرے پلانے کی اول ہوئی۔ پھر وہ عالیجناب البرٹ کے کمرے مین مبارکباد دینے گئے۔ اس کمرے مین شہزادہ کو لاکر ہر معزز مہمان کے روبرو پیش کیا۔ آرچ بشپ کنٹربری نے ملکہ معظمہ اور شہزادہ کے لیئے ایک دعا تصنیف کی اور حکم دیا کہ وہ چرچون اور چیپلون

ولادت شہزادہ ولیعہد ۹ نومبر ۱۸۴۱ء

مین پڑھی جائے۔ بڑی بڑی دولتمند امیرزادیون سے اس شہزادہ کی انّا بننے کی درخواستین بھیجین مگر ملکہ معظمہ نے اس خدمت کیلئے اپنی ایک قدیم ملازمہ مسیس ہیرو کو منتخب کیا۔ پہلے شہزادی کے پیدا ہونے پر دائی کو پانچ پونڈ انعام ملے تھے۔ اب شہزادہ کے پیدا ہونے پر اسکو دو چند انعام دس پونڈ عطا ہوا۔ زچہ خانے مین ملکہ معظمہ چند ہفتے رہین۔ گو انہون نے پبلک مین آنیکے اندر تامل کیا۔ مگر وہ یہ سب کام کرتی رہین۔ نوٹ کئے۔ اپنے نام کے دستخط کئے اور آخر لحظہ تک خوش رہین کہ گویا کچھ ہونیوالا نہین ولادت کی شب کو سر روبرٹ پیل کو ڈکھانیکے لئے بلایا تھا۔

بڑے دن کے دن حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتی ہین کہ آج مین جب یہ خیال کرتی ہون کہ میرے دو بچے ہین تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مین خواب دیکھ رہی ہون۔ عالیجناب البرٹ اپنے باپ کو خط لکھتے ہین۔ کہ آج بڑے دن کی شام ہے یہ دن ہمیشہ سے مجھے عزیز ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ اس دن شام کو ایک کمرے مین آپکے قدمون کے آنے کی آواز کے سننے کیلئے ہم بے صبر ہوتے تھے۔ اسکے سنتے ہی آپکے پیچھے ہو لیتے تھے۔ آپ ہمکو عیدیان اور چیزین دیتے تھے۔ آج میرے خود دو بچے ہین جنکو مین چیزین اور عیدیان دے رہا ہون۔ جسکا وہ سبب نہین جانتے۔ بڑے دن کے جرمنی کے درخت اور شمعون کی روشنیون کو وہ تعجب و حیرت سے خوش خوش دیکھ رہے ہین۔

ملکہ معظمہ اپنے گھر کی شادمانی کی ایک اور یہ حکایت سناتی ہین کہ البرٹ نے چھوٹے پوسی (اس لفظ کے معنی منو بلائی کے ہین۔ مگر پیار سے شہزادی وکٹوریا کا نام مان باپون نے پوسی رکھ لیا تھا) کو لاکر میرے بچھونے پر بٹھا دیا۔ اور آپ خود بھی اُسکے برابر ہو بیٹھے۔ یہ میرے پیارے بچے نانی کا دیا ہوا ایک خوشنما جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اِسکا مان باپون کے درمیان یون بیٹھنا مجھے ایسا بھلا معلوم ہوا کہ خوشی کے مارے مین پھولی نہ سمائی۔ مین احسان الٰہی کی شکرگزاری مین سر تا پا محو ہو گئی۔

چند ہفتے کے بعد شاہ لیو پولڈ کو یہ لکھا کہ مین اس کشمکش و پیچ مین ہون کہ میرا یہ بیٹا کس کا مماثل اور مشابہ ہوگا۔ آپ جانتے ہین کہ مین کیسی گڑگڑا کے اپنے خدا سے دعائین مانگتی ہون کہ وہ سیرت و صورت مین ظاہر باطن مین اپنے باپ کا مماثل اور مشابہ ہو مجھے یقین ہے کہ سب کی یہ آرزو ہوگی۔ ملکہ معظمہ کی یہ دعا آدھی مقبول ہوئی کہ صورت مین یہ شہزادہ باپ کا مماثل نہین ہوا بلکہ اسکے چہرہ کے اور خاندان برنزک کے خط و خال زیادہ آپس مین ملتے جلتے تھے۔ اسے میرے عزیز ماموں آپ ہی کے طفیل سے

مجھے کامل شوہر ملگیا ہے۔ جسپر مجھے فخر و ناز ہے۔ اور اس سے مجھے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس بات کے جاننے سے آپکو بھی کمال مسرت ہوتی ہوگی ⁂

۱۴۔ دسمبر کو خط مین وہ پھر ماموں صاحب کو لکھتی ہین کہ ہم مین سے ہر شخص کے پیچھے دکھ درد رنج لگے ہوئے ہین مگر وہ سب گھر کے میان بی بی کے نیک سلوک کی خوشی کے سامنے ہیچ ہین مین ماموں صاحب آپکو یقین دلاتی ہون کہ یہ خوشی جیسی مجھے نصیب ہوئی ہے ایسی کسیکو نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ مجھے خزان کے موسم مین اپنے عزیز جلیل القدر دوست وزیر اعظم کے جدا ہونیسے بڑا قلق ہوا تھا جو ابتک کبھی کبھی میرے دلمین کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے مگر میرے گھر مین جو سکھ چین ہے کہ مین شوہر سے محبت کرتی ہون شوہر مجھسے پیار و اخلاص رکھتا ہے۔ مجھے مصلحت بتاتا ہے۔ ہر بات مین سہارا دیتا ہے وہ میرا مصاحب راحت آرا اور انیس مسرت افزا رہتا ہے تو اس خوشی سے مین ساری رنجون کو بھول جاتی ہون ⁂

شہزادہ کو خطابات ملنا

شہزادہ کی ولادت کے تھوڑے دنون کے بعد ملکہ معظمہ کا یہ فرمان جاری ہوا کہ ہم اپنے نہایت پیارے بیٹے کو شہزادہ یونائیٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن و آیرلینڈ کو دستور کے موافق ویلز کی حکمرانی اور ارل ڈم تفویض کرتے ہین۔ اسکی کمر مین تلوار باندھتے ہین اسکے سر پر تاج رکھتے ہین۔ اس کی انگلی مین انگوٹھی پہناتے ہین۔ اسکے ہاتھ مین سونے کا عصا دیتے ہین۔ تاکہ وہ اس قلمرو مین حکمرانی کرے۔ اُسکی حفاظت و ہدایت مین مصروف ہو۔ وہ اس سبب سے کہ وارث سلطنت ہے بغیر کسی سامان شاہی کے ان خطابون کا مستحق ہے۔ ڈیوک سیکسن اپنے باپ کے استحقاق کے سبب سے ڈیوک کورن وال۔ ڈیوک روتھسی۔ ارل یورک۔ بیرن فریو۔ لارڈ اوف روائل۔ گریٹ سٹورڈ اوف انگلینڈ ان کے استحقاق کے سبب سے ⁂

: •

شہزادہ کا اصطباغ

یہ دستور چلا آتا تھا کہ بادشاہی خاندان کے بچے محل شاہی مین اصطباغ پایا کرتے تھے مگر ملکہ معظمہ نے یہ ایک نئی تجویز کی کہ یہ وارث تخت و تاج کسی متبرک مقدس مقام مین اصطباغ پائے اسلیے ونڈسر مین شاہی چیپل جو ایک نئی جارج کے نام سے موسوم تھا اصطباغ پانیکے لیے تجویز ہوا اس سے بہتر کوئی اور مقدس مقام نہین مقرر ہو سکتا تھا۔ اس تقریب مین شاہ پروشا فریڈرک ولیم مدعو ہوئے۔ گو وہ شہزادہ کے والدین سے ایسا رشتہ نہین رکھتے تھے کہ اُس کا خون اُن سے پیدا ہو

مگر وہ کل یوروپ مین سب سے زیادہ زبردست پروٹسٹنٹ قلمرو کے فرمانروا تھے۔ انکو بھی مدت سے انگلینڈ کی سیر کا شوق تھا۔ اُنھون نے اِس دعوت کو قبول کرلیا۔ اور ونڈسر مین آگئے۔ ۲۵ جنوری ۱۸۴۲ع کو صبح کے دس بجے چیپل مذکور مین شہزادہ کو اصطباغ دیا گیا۔ اور شاہ پروشا اور پرنس ایلبرٹ اور ڈچس وڈیوک شہزادہ کے دہرم کے مان باپ بنے۔ نماز کی میز کے دائین بائین طرف ملکہ معظمہ اور عالیجناب البرٹ اور امرائے والا تبار بیٹھے۔ اور ملکہ معظمہ کے پیچھے ڈیوک ولنگٹن شمشیر سلطنت ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوئے۔ آرچ بشپ کنٹربری نے باوجود ضعف دماغ کے نماز بہت اچھی طرح پڑھائی۔ اس اصطباغ کی کیفیت ایک شخص چشم دید یہ لکھتا ہے کہ چھوٹا سا شہزادہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ اسکی بڑی بڑی آنکھین ستارون کیطرح چمکتی تھین۔ وہ دو مہینے کی عمر مین آٹھ مہینے کا بچہ معلوم ہوتا تھا۔ صورت سے شگفتگی و زیرکی برستی تھی۔ جب وہ دایہ کی گود سے آرچ بشپ کے ہاتھون مین دیا گیا۔ تو اُن کے ہاتھون سے وہ نکلا جاتا تھا اُنھون نے بمشکل تھام کر اُسکو اصطباغ دیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ یہ رسم اس خوش اسلوبی سے ادا ہوگئی کہ مین بیان نہین کرسکتی۔ اِس شہزادہ کا نام **ایڈورڈ البرٹ** باپ و نانا کے نامون پر رکھا گیا۔ چونسٹھ برس بعد بادشاہ **ایڈورڈ ہفتم** کے لقب سے انگلینڈ کا تاجدار ہوا ✦

بعد اصطباغ کے ملکہ معظمہ نے پادشاہ پروشا کو نائٹ کمپینین کا خطاب عنایت کیا۔ اور اسکے گھٹنے پر گارٹر اپنے ہاتھ سے باندھا۔ بعد اسکے لنچ تناول ہُوا۔ شام کو دعوت بڑی دھوم دھام سے ہوئی ایک سونے کے حوض مین تیس درجن بوتل شراب کلیرمونٹ بھری گئی۔ وہ بڑی دریا دلی سے لوگون کو پلائی گئی کہ شہزادہ کا جام سلامتی بڑی گرمجوشی سے پیا جاے۔ اس تقریب مین دو لاکھ پونڈ صرف ہوئے ملکہ معظمہ نے اپنی ساری عمر مین کوئی اور شادی ایسی بڑی دہوم دھام سے نہین کی جیسی کہ یہ ✦

روس آسٹریا فرانس کے اراکین سلطنت کو ناگوار تھا کہ شاہ پروشا ملکہ معظمہ سے ملنے جاے اُنھون نے اسکے انسداد مین کوشش کی مگر ناکامیاب ہوے وہ یہ سمجھتے تھے کہ اس ملاقات مین کوئی پولیٹکل ایچ پیچ ہے۔ جس کی کچھ اصل نہ تھی ✦

اہل پروشا خود خائف تھے کہ شاہ کو پروٹسٹنٹ مذہب عزیز و دل پسند ہے وہ انگلینڈ مین جاکر وہان کی کلیسائی باتین سیکھ کر پروشا مین رواج نہ دے۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب البرٹ نے بڑی گرمجوشی سے بادشاہ کا استقبال کیا۔ ملکہ معظمہ خود بادشاہ سے ملنے گئین اور اُسکے دونون رخسارون کا بوسہ لیا۔ اور

شاہ پروشا کا انگلینڈ مین ۱۸۴۲ع مین آنا

دو دفعہ قد کو خم اور سر کو جھکا کر اُسکو سلام کیا۔ شاہ ملکہ معظمہ کے ساتھ ناچنے پر بھی راضی ہوگیا۔ گو نہ اِسکا جسم فربہ نہ اِسکی عمر متوسط ناچنے کیلئے موزون تھی۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتی ہین کہ بادشاہ میرے پاس سیچ کا لباس پہنے ہوئے آیا جسکی اُسنے میرے سامنے معذرت کی۔ وہ بہت شکیل و وجیہ و ظریف ہے باتین ایسی مزے کی کرتا ہے جن کے سُننے سے دل شاد شاد ہوتا ہے اِسکو بڑے دلچسپ قصص یاد ہین۔

شاہ پروشا اِس ملک مین چودہ روز ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۴۲ء سے ۴۔ فروری سنہ ۱۸۴۲ء تک رہا۔ اُسکو لنڈن کی قابل دید چیزون کے دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ اُنکے دیکھنے سے نہ اُسکا دل بھرتا تھا نہ جسم تھکتا تھا۔ اپنے جانیسے ایک دن پہلے ۳۔ فروری سنہ ۱۸۴۲ء کو وہ پارلیمنٹ کے کُھلنے کے جلسہ مین شریک ہوا۔ جسکو ملکہ معظمہ نے خود بہ نفس نفیس کھولا تھا۔ اِس جلسہ کا حال بیرونس بنسن نے جو لکھا ہے اُسکا ماحصل بیان کیا جاتا ہے کہ جب جمعرات کو پارلیمنٹ کھولی گئی تھی تو سارے کوچہ و بازار و در و دیوار اور سب جگہین جہان قدم رکھنے کی جگہ تھی آدمیون سے بھری ہوئی تھین۔ فوجین مختلف قسم کی اپنی شوکت اور عظمت کو دکھا رہی تھین۔ صاحب جمال لیڈیون کا خوش لباس پہنکر بیٹھنا اور ملکہ معظمہ کا مع اپنے جلوس کے آنا ایک عجیب عالم دکھاتا تھا۔ ملکہ معظمہ نے اپنا سپیچ مختصر الفاظ مین دیا جس مین دنیا کی تاریخ کے پر روز صفحے بھرے ہوئے تھے۔ اِن مین صلح و جنگ کا ہزارون آدمیون کی قسمتون کا۔ ملکون کے باہمی تعلقات کا روئے زمین پر جسکو متون کے اثرون کا۔ اناج کے قوانین کے تغیر و تبدل کا آیندہ ہونیوالے بادشاہ کی ولادت کا حاکم الحاکمین قادر مطلق کے سنجیدہ شکر کے ساتھ بیان کیا۔ سبنے اُنکی اس سپیچ کو سُن کر خدا تعالی سے دعائین مانگین کہ ملکہ کو اسکی خاطر کے لیئے اور سب کی خاطر کے لیئے برکت دے اور ہدایت کرے۔ ۴ فروری کو شاہ پروشا نہایت خوش و خرم گیا۔ اُمرا نے اِسکی دعوتین بڑی شاندار کین۔ غربا نے اِسکا خیر مقدم بڑی گرمجوشی سے کیا۔ بادشاہ نے بھی بڑی کشادہ دلی سے شاہی شاگرد پیشون کو بیش بہا تحائف قیمتی ۳ ہزار گنی کے انعام مین دیئے۔

ملک کی آمدنی مین ٹوٹا تھا۔ سر روبرٹ پیل وزیر اعظم نے انکم ٹیکس لگانے کی تجویز پیش کی تاکہ قومی تھیلی کو پُر کرکے خرچ کا پورا ڈالین۔ پہلے کبھی لڑائیون کے خرچون کی ضرورتون کے سوا انکم ٹیکس لگایا نہین گیا تھا۔ اسکے لیئے اسکے لگنے پر رعایا نے بڑا غل شور مچایا اور واویلا کی اور دُہائی دی تو ملکہ معظمہ نے یہ فرماکر اسکو فرو کیا کہ اِس مصیبت کے وقت مین جو اورون پر انکم ٹیکس لگایا گیا ہے وہ مجھپر بھی لگا دیا جائے مین بھی

۱۸۴۲ء انکم ٹیکس کا اجرا

ایک انگریزن ہون۔ بادشاہ وہ عالیشان رکھتا ہے کہ اسپر ٹیکس نہین لگ سکتا۔ وہ سب ٹیکسون سے معاف ہے۔ مگر ملکہ معظمہ نے بادشاہ ہوکر اپنے اوپر ٹیکس لگانے کی فرمایش کی وہ ان کا کام بڑی فیاضی اور دانائی کا تھا۔ اِنکے اِس ارشاد سے ہی وہ رعایا انکم ٹیکس دینے پر راضی ہوگئی جس کی نسل موجودہ نے کبھی ٹیکس نہین دیا تھا۔ ملکہ معظمہ نے یہ وہ آزادانہ قدم اُٹھایا جو کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ یعنے وہ بادشاہ جو اپنی رعایا کی مرضی کے موافق سلطنت کرتا ہے اٹھا سکتا ہے۔

اِسوقت ملک کی بڑی نازک حالت تھی صنعت وحرفت کے ضلاع مین کاریگرون اور مزدورون کے لیئے کام کا کال تھا۔ لوہے اور کوئلہ کے کارخانہ کے آدمی تنگ وفساد کر رہے تھے تجارت مردہ ہو رہی تھی جسکے سبب سے ہزارون آدمی بیکار ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھے تھے۔ پس اِس تجارت کی کل چلانیکے لیئے مجالس عیش وطرب کے پیہے لگائے گئے ڈنرون و بالون اور اور جلسون کا تار باندھ دیا۔ ڈچس گوتھا کو ایک جلسہ کا حال عالیجناب البرٹ لکھتے ہین کہ لنڈن کی تجارت کی نہایت تنزل کی حالت مین اسکی ترقی کیلیئے ہمنے یہ تدبیر نکالی ہے کہ ایک جلسہ کیا جس مین مین اڈورڈ سوم بنا اور سب اولیائے دولت نے وہ لباس پہنے جو اس بادشاہ کے عہد مین پہنے جاتے تھے۔ اور ڈچس کیمبرج اپنے جلوس مین ایک سو بیس آدمیون کو ساتھ لیکر فرانس اور اٹلی اور سپین کے بادشاہون کے قائم مقام ہنین۔ ملکہ معظمہ نے بالکل سپٹیال فیلڈس کے جلاہون کے ہاتھ کا بُنا ہُوا لباس پہنا جس کی لاگت مین کئی سو پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ اِسکے کمخواب مین سونا چاندی بہت لگا تھا۔ سینہ بند پر ہزارون روپے کے جواہر ٹنکے ہوئے تھے۔ سر کے گندھے ہوئے بالون پر سونے کا تاج رکھا ہوا تھا جس کی اوپر کیطرف ایک الماس ستارہ کیطرح چمک رہا تھا جس کی قیمت دس ہزار پونڈ تھی۔ تاج کیا تھا ایک خزانہ تھا۔ بڑی دھوم دھام کی دعوت ہوئی جسمین بڑے بیش بہا ظروف زرین وسیمین جواہر نگار تھے ٹیپو سلطان کا خیمہ استادہ تھا اُسی مین خورونوش کا سامان رکھا گیا تھا۔ پھر پچھلے موسم ایسے شان وشوکت کی دعوت ہوتی۔ اسمین جارج سوم کے زمانہ کا لباس پہنا۔ ٹیپو سلطان کے خیمہ مین لنچ تناول ہوا۔ ملکہ معظمہ کے روبرو ظروف کا ایک مینار بنایا گیا۔ جس کی چوٹی پر شیر کا سر رکھا گیا۔ جو سری رنگ پٹن مین لیگیا گیا تھا۔ اور ایک ہما لگایا گیا جو سرتاپا جواہر سے مرصع تھا۔ لارڈ ولزلی نے جب ہندوستان مین گورنر جنرل تھے تو اُسکو انگلستنڈ کی خدمت مین تحفۃً بھیجا تھا۔ ادھر سونے چاندی کے ظروف کی چمک اور پھر اسپر

شمعون کی روشنیون کی دمک ایک عجیب عالم نور دکھاتی تھی۔ تصویرین جو آویزان تھین وہ مرقع مانی و ارژنگ کا تماشا دکھاتی تھین۔ آدھی رات کو اس دعوت کا جلسہ ختم ہوا۔ ان جلسون پر بعض آدمی بڑی نفرین کرکے یہ کہتے تھے۔ ایک طرف دعوتون مین یہ فضول خرچیان ہورہی ہین اور دوسری طرف آدمی بھوکے مر رہے ہین۔ مگر وہ یہ نہین سمجھتے تھے کہ ان دعوتون کی بدولت عوام کو فائدہ پہنچ رہا تھا اور اُنکی جیبون مین روپیہ اپنا دورہ کر رہا تھا +

جب ملکہ معظمہ اور اُنکے ساتھ کی لیڈیون نے اہل حرفہ کا لباس پہنکر جلسہ کیا تو عوام کی تسکین خاطر ہوئی کہ ان جلسون کا مقصود ہماری نفع رسانی ہے۔ وہ ہماری تجارت اور پیشون مین جان ڈالتے ہین تخت شاہی اور گھر مین ایک ہی قدم کا فرق ہوتا ہے۔ مارچ مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب البرٹ کے پاس خوشخبری آئی کہ عنقریب بیڈن مین شہزادہ ارنسٹ کی شادی الکسندرینا سے ہونیوالی ہے اِس خبر کو سنکر ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ جبسے مین نے اس شادی کی خبر سُنی ہے مین خوشی کے مارے پھولی نہین سماتی۔ مجھے اپنی پیاری منگنی کی ساری باتین یاد آتی ہین کہ ارنسٹ اُس وقت ہمارے پاس تھا اور وہ ہمارے بیاہ کے دیکھنے کا بڑا ارمان رکھتا تھا۔ مین نے اُسکو لکھا ہے کہ وہ شادی کے بعد بھی ہمارے پاس آنکر ایک مہینہ رہے۔ آپ بھی اُسکو تاکیدًا لکھئے کہ وہ شادی کے بعد مہینہ بھر تک یہین آنکر رہے تاکہ جیسی اُسنے ہمارے بیاہ کی خوشیان دیکھین۔ ایسے ہم بھی اُسکی شادی کی خوشیان دیکھین +

عالیجناب البرٹ کو اسکے بھائی کے بیاہ مین جانا ضرور تھا۔ مگر اسوقت انگلینڈ اور سکوٹلینڈ کے متعدد اضلاع مین لوگ فتنہ پردازی کے لئے آمادہ تھے۔ قوانین غلہ نے لوگون کو پریشان خاطر و پراگندہ دل کر رکھا تھا۔ چارٹسٹ فساد اُٹھانے پر تلے بیٹھے تھے۔ غیر ملکون سے بھی رنجشین اور آویزشین ہورہی تھین۔ ان وجوہ سے ملکہ معظمہ متشوش اور متفکر ہورہی تھین۔ اس سبب سے عالیجناب نے ملکہ معظمہ سے۔ اور آفت زدہ رعایا سے جنکے رفاہ اور فلاح مین ہمیشہ وہ ملکہ معظمہ کے شریک رہتے تھے علٰحدہ ہونا مناسب نہ جانا۔ بھائی کے بیاہ مین جانے کا ارادہ فسخ کیا +

شہزادہ ویلز کے اصطباغ مین جو اہل جرمن مہمان زیادہ آئے تو عوام الناس نے اسکی شرح لغو کی اُسکے خلاف شروع کی۔ چھوٹے شہزادہ کو جو لقب ڈیوک آف کیسن کا دیا گیا۔ اور اُسکی سپر پر جو اُسکے

شہزادہ ارنسٹ اور الکسندرینا کی شادی کی خوشی

عالیجناب البرٹ کا اپنے بھائی کے بیاہ مین نہ جانا

باپ کے موروثی آرمس اور انگلینڈ کے آرمس کے ہم پہلو بنائے گئے تو اسکے خلاف نکتہ چینی ہونے لگی ان
کامون کے سبب سے یہ افسوس ہونے لگا کہ ملکہ معظمہ نے آپنے شوہر کے جرمنی میلان خاطر کو مان لیا۔ مگر یہ
سب باتین قانون کے موافق ہوئی تھین۔ ۳۔ فروری ۱۸۴۲ء کو پارلیمنٹ کھولنے پر پروشیا کے بادشاہ
کے ساتھ ملکہ معظمہ گئین تو کوچہ و بازار مین رعایا نے وہ خیر خواہی کا جوش نہین ظاہر کیا جو ہمیشہ کیا کرتی
تھی۔ ملکہ معظمہ نے تخت شاہی پر جو اپنا سپیچ ہوس آف لارڈس مین دیا تو لوگون کے دلون پر منقش
کر دیا کہ بیٹے کے پیدا ہونے سے میرے گھر کی خوشی کمال کو پہنچی۔ ایک ہفتہ کے بعد وہ اپنے بچون سمیت
پیولین مین برائی ٹن مین ایک مہینے بھر کیلئے گئین۔ مگر یہان کے لوگون کو اُنکے ساتھ خیر خواہی ظاہر
کرنے پر تکلیف ہوتی تھی۔ وہ سمندر کی طرف سیر کرنے چلی گئین ٭

ریلون کا داخل ہونا

۱۸۲۵ء مین اول ریلوے سٹوکٹن اور ڈارلنگٹن کے درمیان بنکر کھلی تھی اور ۱۸۳۰ء
مین مین چیسٹر اور لیورپول مین ریل بنی شروع ہوئی تھی۔ ولیم چہارم کے عہد مین ایک نیا نظام سفر کرنیکا
شروع ہوا تھا۔ اور ملک کے سب حصون مین بڑھتا جاتا تھا۔ لیکن اسکے مخالف و موافق برانگیختہ ہوتے
جاتے تھے۔ جب ملکہ کی تخت نشینی ہوئی تو کھینچنے کے کامون مین ہورس پور (گھوڑے کی طاقت)
پر سٹیم پور (دخانی قوت) کو عظمت حاصل ہوگئی۔ اور اُسکی حمایت مین لوگ بلند آوازی کرنے لگے
ملکہ معظمہ کی تخت نشینی کو ایک سال ہی گزرا تھا کہ لنڈن مین ریل داخل ہوئی نورتھ ویسٹرن کمپنی نے
برمنگھم سے لنڈن تک ریل بنائی۔ بعد ازان پھر تو لنڈن سے بہت سی ریلون کی لینین بہت جلد
تیار ہونے لگین۔ ملکہ معظمہ کی سلطنت مین سال کے اندر ریلوے کی یہ لڑائیان ختم ہوئین۔ کہ ایک فریق
اُنکے اجرا کو چاہتا تھا دوسرا اسکی مخالفت کرتا تھا۔ اُسوقت گھوڑے گاڑیان چھوٹی سڑکون پر چلتی تھین

ملکہ معظمہ کا ریل میں اول سفر کرنا

ملکہ معظمہ نے اول سفر ریل مین ونڈسر سے پیڈنگٹن تک گریٹ ویسٹرن لین پر کیا۔ اب
اس سواری کا نہ کوچوان تھا نہ داروغہ اصطبل تھا کہ ملکہ معظمہ کا ہر سفر مین رہنا ہوتا جو پرانے طریقے
سفر کے بادشاہون کیلئے مقرر کیے۔ وہ اس ریل کے سفر مین کام نہین آسکتے تھے۔ اب سفر کے
واسطے خاطر خواہ نیا انتظام کیا گیا۔ اور اس نئی سواری سے ملکہ معظمہ نہایت محظوظ و مسرور ہوئین
پھر کل سلطنت مین ان ریلون کو پوری وسعت دی گئی اُنسے غریب مسافرون کو بڑی راحت ملنے
لگی۔ یہ محرک کلین جنھونے دنیا کی معاشرت کی طرز مین تغیر پیدا کر دیا۔ ملکہ معظمہ کے سفر کرنے نے او

اُسکے ساتھ دلچسپی ظاہر فرمانے نے اِس ایجاد ملکیتکہ کو بڑی تقویت دی +

۲۹- مئی ۱۸۴۲ء کو جان فرین سس نے ملکہ معظمہ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور پھر دوسرے دن بھی ارادہ کیا۔ اِس واقعہ کا صحیح صحیح بیان سر آرتھر کرنیل فوڈ۔ یون کرتا ہے کہ ملکہ معظمہ ۲۹- مئی اتوار کے دن گرجا سے واپس آنکر دوپہر کے دو بجے پر اپنی گاڑی سے قصبہ بکنگھم مین اترین اور عالیجناب البرٹ سے کچھ باتین کین۔ جب عالیجناب اپنے کمرون مین آئے تو اُنھون نے مجھے بلاکر یہ کہا کہ ہماری گاڑی کیطرف بھیڑ مین ایک شخص نے پستول چلایا۔ جس کی آواز مین نے ایسی سُنی جیسی کہ چاقو کے بند کرتے وقت نکلتی ہے۔ آپ ابھی اِس بات کو مخفی رکھیئے اور فوراً ہیڈ پولس کے انسپکٹر سے صلاح لیجئے۔ شام کو سر جیمس گریہم آئے۔ وہ اور مین اور سر روبرٹ پیل نیچے کمرون مین گئے۔ اور سر روبرٹ پیل نیچے کمرون مین گئے اور سر روبرٹ پیل نے عالیجناب کی شہادت قلمبند کی۔ اور انہون نے اِس بات کے مخفی رکھنے مین عالیجناب کی رائے کے ساتھ اتفاق کیا۔ ملکہ معظمہ پیر کو دوپہر کے بعد پھر سواری مین بیٹھکر گئین۔ اگرچہ یہ جانا بڑا بہادرانہ تھا۔ مگر ناعاقبت اندیشی سے بھی خالی نہ تھا۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب دونون جانتے تھے کہ کل جو واقعہ پیش آیا ہے آج بھی پیش آئے گا۔ مگر ملکہ معظمہ خوش و خورم چلی جاتی تھین۔ گو جانتی تھین کہ غالباً کسی درخت کی آڑ مین سے گولی مجھپر آنے والی ہے انکو یہ پورا یقین تھا کہ وہی آدمی جو پہلے ناکام رہا ہے اور جانتا ہے کہ مجھے کسی نے نہین دیکھا۔ پھر وہی پہلی حرکت کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب ملکہ معظمہ اپنے گھر کو واپس آتی تھین تو اُسی شخص نے ملکہ معظمہ کو تاک کر تپنچہ چھوڑا۔ مگر جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے۔ اُس نے نشانہ بہت نیچے لگایا۔ ملکہ معظمہ نے تپنچہ کی آواز سُنی۔ اور بمقتضائے طبع بشری اُس سے متاثر ہوئین۔ مگر مضطرب اور مضطر نہین ہوئین۔ مناظر قدرت جو سامنے تھے انکو دیکھنے لگین۔ عالیجناب نے للکار کر کہا کہ یہ وہی آدمی ہے +

عالیجناب نے اپنے والد کو اِس واقعہ کا حال تحریر کیا کہ پستول چلانے والے نے اپنا ہاتھ ایسا نیچا کر لیا تھا کہ گولی گاڑی کے نیچے گئی۔ ہمارے دلون پر جو یہ بوجھ تھا کہ گولی ہمپر چلے گی۔ وہ اُتر گیا۔ ہم نے اپنے پروردگار کا شکر ادا کیا کہ اُس نے دوبارہ ایک خطر عظیم سے بچا دیا۔ اِس پستول چلانیوالے کا نام جان فرنسس ہے۔ ایک پولیس کا آدمی اسکے قریب کھڑا تھا اُسنے اسکو پکڑ لیا۔ مگر وہ اسکو گولی چلانے سے نہین روک سکا۔ یہ وہی جگہ تھی جہان دو برس پہلے

اوکسفورڈ نے ہمپر تپنچہ چلایا تھا۔ عالی جناب کے سکرٹری مسٹر ابن سن اپنی اسی دن کی یادداشت مین لکھتے ہین کہ اس واقعہ سے ملکہ معظمہ کے حال مین کوئی تغیر و تبدل نہین ہوا وہ مجھسے فرماتی تھین کہ مجھے یقین تھا کہ یہ مخفی حملہ مجھپر ضرور ہوگا۔ اور میری تمنا تھی کہ کہین وہ جلد ہو جاوے کہ اسکے انتظار کے جنجال سے چھوٹ جاؤن۔ جو کچھ ہونا ہو وہ ایکدفعہ ہو جائے اُسکے ہوجانیسے میرا دل بخنت ہو گیا۔ رعایا نے جو میرے ساتھ ہمدردی کی اُس سے میرا دل بڑا خوش ہوا ✦

جسدن یہ واقعہ ہونے والا تھا۔ ملکہ معظمہ نے اپنی عادت کے برخلاف ملازمہ لیڈیون کو ساتھ لیجانے کیواسطے نہین بُلایا۔ اور گھر مین واپس آکر اپنی مصاحبہ سے یہ فرمایا کہ آج جو ہم نے تمکو دوپہر کے بعد کی سواری مین ساتھ لیجانیکے لیئے یاد نہین فرمایا تو اسپر تمکو حیرت ہوئی ہوگی۔ اس کی حقیقت حال یہ ہے کہ کل جب ہم چرچ سے واپس آتے تھے تو ایک شخص نے ہماری گاڑی کے دروازہ پر پستول چھوڑا جو اُسکی پشت پر لگا۔ ہم کو ایسی حیرت ہوئی کہ پستول مارنیوالے کو بھاگ جانے کی فرصت ملی۔ مین جانتی تھی کہ میرے سر پر آج کیا آفت آنیوالی ہے۔ اس لیئے مین نے یہ مصمم ارادہ کر لیا کہ سوائے اپنی جان کے کسی اور کی جان معرض خطر مین نہ ڈالون۔ اس واقعہ کے بعد محل شاہی مین ڈچس کنٹ آنکر بیٹی سے گلے ملکر خوب روئین۔ ملکہ معظمہ نے اُنکو ایسی خوشی کی باتین سنائین اور اُنکے بوسے لیئے کہ اُن کا رونا تھم گیا۔ دوسرے دن محل شاہی کے گرد آدمیوں کا ہجوم اسلیئے ہوا کہ وہ اپنی ملکہ کو دستور کے موافق سوار ہوتے ہوئے دیکھین۔ جب اُنہوں نے سواری مین اُنکو دیکھا تو بڑے زور و شور سے چیرز دیئے ✦

رعایا ملکہ معظمہ کے صرف اوسان بجا رہنے کی خوشی نہین مناتی تھی بلکہ اُنکی بہادری اور دلیری کی تعریف کرتی تھی کہ اُنھون نے خوف کا مقابلہ بڑی دلیری سے کیا۔ ملکہ معظمہ نے بادشاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ مین اس واقعہ مین بالکل ڈری نہین۔ میرے عزیز خالو مونس ڈروف نے مجھے کہا کہ تم بڑی بہادر ہو۔ مین ان الفاظ کو یاد کرکے بڑی خوش ہوا کرونگی۔ اور فخر کیا کرونگی کہ وہ ایسے بزرگ کے مُنہ سے نکلے ہین جو بڑا ممتاز افسر ہے ✦

رات کو عالی جناب کے ساتھ ملکہ معظمہ اٹالین اوپیرا مین گئین تو وہان کے مجمع نے قومی گیت گایا کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ ہر صف نے بڑے جوش سے مبارکباد دی۔ پھر آئندہ روز مین

پارلیمنٹ نے تہنیت نامے پیش کیئے اور بعد ازان ساری قلمرو کیطرف سے تہنیت نامے آئے ۰

۱۷- جون ۱۸۴۲ء کو نیوگیٹ کی فوجداری کی کچہری مین فرنسس کی روبکاری ہوئی بادشاہ کے قتل کرنے کا جرم اُسپر لگایا گیا۔ اور پھانسی لٹکنے کا حکم دیا گیا۔ مگر ملکہ معظمہ کو اس حکم کا ہونا گوارائے خاطر عالی نہ تھا اسلیئے گورنمنٹ نے ججون سے مشورہ لیکر قتل کے حکم کو بدلکر دائم الحبس جلاوطنی کا حکم دیا۔ اس رحمدلی کے حکم کے بعد دوسرے ہی دن یہ گل کھلا کہ ملکہ معظمہ کی جانستانی کے لیے اور حملہ ہوا۔ گاڑی مین ملکہ معظمہ اور شاہ بلجیم بیٹھے ہوئے تھے اور سینٹ جیمس کے گرجا کو جاتے تھے کہ ایک کریہہ منظر کوزہ پشت نوجوان نے جسکا نام بین تھا ملکہ معظمہ کو اپنے پستول کا نشانہ بنایا۔ مگر پستول چلا نہین۔ ایک سولہ برس کے لڑکے نے جسکا نام ڈیس سیٹ تھا۔ کُبڑے کے ہاتھ سے پستول چھین لیا۔ اور اُسکی گردن پکڑ کر آدمیون سے کہا کہ اس قاتل کو پکڑو۔ لوگ اسکو لڑکے کی ہنسی سمجھے اور اُس سے کہنے لگے کہ اب ہنسی ہو چکی کُبڑے کو چھوڑدو اور اُسکا پستول واپس کردو۔ مگر لڑکا اور اُسکا بھائی دونون کبڑے کو پکڑے ہوئے پولیس کے آدمیون کے پاس لیگئے۔ اُنہون نے بھی یہ جانا کہ لڑکے کا مسخراپن ہے۔ دھکے دیکر پرے ہٹا دیا۔ بیچارے ڈیس سیٹ پر لوگ پل پڑنے۔ اور اُسکے ہاتھ سے کبڑے کو چھڑانے لگے۔ مگر یہ لڑکا کبڑے کو گھسیٹ گھساٹ کر ایک پولس کے افسر کے پاس لیگیا جس نے اُسیکو مجرم جانا۔ اور اُسے پکڑنے لگا۔ غرض پولیس کی غلطیون کا ایک سلسلہ جبتک ختم نہین ہوا کہ ڈیس سیٹ کے بیان کی تصدیق شہادت سے نہین ہوئی۔ پستول دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اسمین بارود اور کاغذ اور مٹی کے پائپ کا ایک ٹکڑا بھرا ہوا ہے۔ پھر بین گرفتار ہوا۔ ملکہ معظمہ کو اس حال پر جب تک خبر نہین ہوئی کہ وہ قصر بکنگھم مین واپس آئین۔ جب اُن سے یہ سارا واقعہ بیان کیا گیا تو اُنہون نے فرمایا کہ جب تک یہ قانون نافذ ہے کہ ایسی کوششین قتل سلطان کا جرم سمجھی جائینگی تو اسیطرح کے واقعات مجھپر گزرتے رہین گے ۰

سر رابرٹ پیل اس واقعہ کا حال سُنکر عالیجناب البرٹ سے ان جرائم کے انسداد کے لیئے مشورہ کرنے لگا کہ دفعتہً ملکہ معظمہ مشورہ کے کمرے مین آگئین۔ وزیر اعظم باوجود ضابط ہونیکے اُنکی صورت کو دیکھکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا کہ یہ انگریزون کے لیئے بڑی شرم کی بات ہے کہ لنڈن کے پُرامن کوچون مین اس ملک کے دو نامرد اس بیگناہ حسین نوجوان ملکہ کے قتل کرنے کا قصد کرین جسنے

رعایا کے ساتھ بھلائی کے سوا کوئی اور کام نہ کیا ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ دن پہلے اس کبڑے نے اپنے باپ کو لکھ بھیجا تھا کہ آپ آیندہ دوبارہ مجھے نہین دیکھین گے۔ میرا ایک کام کرنیکا ارادہ ہے۔ جو تھا بازی کا تو نہین ہے مگر بیباکی کا ہے۔ جس سے عالیجناب نے اپنی راے صائب سے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ فرنسس مجرم کی تخفیف سزا کے سبب سے بین نے اس جرم پر جرأت نہین کی۔ ملکہ معظمہ کے ارشاد کے بعد قانون کے بدلنے مین کچھ دیر نہین ہوئی۔ یہ قانون پاس ہوا کہ جو شخص بادشاہ کے قتل کا قصد کرے تو اُس کا جرم ایسا سمجھا جائے کہ جسکی سزا سات سال کی قید مع جلاوطنی کے ہو۔ یا تین برس کی قید سخت یا محض۔ اور بموجب تجویز عدالت اعلان یا اخفا کے ساتھ مجرم کو سزائے بدنی یعنی بید لگائے جائین جو تین دفعہ سے زائد نہون۔ ۲۵۔ اگست سنہ ۱۸۴۲ء کو اس قانون کے موافق بین کو اٹھارہ مہینے کی قید ہوئی۔ سزا کی سختی جرمون کی تعداد کو ایسا کم نہین کرتی جیسا کہ سزا کا یقینی ملنا جب تک انسان کے دلون مین حسد اور بدی رہے گی۔ ایسے قانون وقتاً فوقتاً جاری رہین گے۔ اس قانون کا اثر اچھا ہوا +

مینڈلس سہن جرمن کا بڑا صاحب کمال علم موسیقی کا ماہر ۵۔ جولائی سنہ ۱۸۴۲ء کو قصر بکنگھم مین آیا۔ وہ کیا آیا کہ رنج و غم کی جگہ عیش و عشرت کا قدم آیا۔ اُس نے اپنی مان کو ۱۹۔ جولائی کو خط لکھا کہ ملکہ معظمہ کا محل عجب طربگاہ و عشرتکدہ ہے۔ اس خط کا خلاصہ یہ ہے کہ عالی جناب البرٹ نے ہفتہ کے دن ڈیڑھ بجے مجھے بلایا۔ کہ انگلستان سے جانیسے پہلے مین اُنکے موسیقی کے سازون کو دیکھ لون۔ جب مین گیا تو وہ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن سے مین باتین کرتا تھا کہ ملکہ معظمہ صبح کا لباس پہنے ہوئے تنہا آئین۔ اور اُنھون نے فرمایا کہ مین ایک گھنٹہ کے بعد کلیرمونٹ جانے کو ہون۔ اورگن کے پیڈل جو رستے مین رکھے ہوئے تھے بڑے خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ اُنپر ایک غیر مجلد کتاب موسیقی کی رکھی ہوئی تھی۔ ٹھیر کر وہ چلائین کہ ہوانے تمام کمرہ کو کیا پراگندہ و تتر بتر کر رکھا ہے۔ ایک بڑی غیر مجلد کتاب موسیقی کے اوراق پراگندہ ہوئے ہین وہ گھٹنے ٹیک کر سمیٹنے لگین۔ اس مین عالیجناب بھی شریک ہوئے مین بھی کاہل نہین بیٹھا رہا۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ مین اپنے کام کو اکیلا کرلونگی۔ آپ اپنے شغل مین مصروف ہوجیے۔ پھر عالی جناب نے اپنے سازون کو ملایا۔ مین نے اُن سے عرض کیا کہ میرے سامنے حضور کچھ گائین بجائین کہ مین جرمن مین جاکر یہ فخر کرون کہ مین شہزادہ کا گانا اور باجہ

مینڈلس سہن کا محل شاہی مین آنا

بجانا سن آیا ہون۔ انھون نے اِس خوبی وصفائی سے بغیر کسی بھول چوک کے باجہ بجایا کہ اگر کوئی ساز نواز بجاتا تو اس پر فخر و ناز کرتا۔ ملکہ معظمہ بھی اپنا کام نبیڑ کر ہماری ہمنشین ہوئین۔ اور بڑی خوش معلوم ہوتی تھین۔ پھر مین نے ایک گیت گایا۔ دونون میان بی بی بھی اُسکے گانے مین شریک ہوئے پھر عالیجناب نے سازون کو محض اپنے حافظہ سے ملایا۔ جس کی صحت اور درستی کو دیکھکر مین بہت خوش ہُوا۔ شہزادہ گوتھا (شہزادہ البرٹ کا بھائی ایرنسٹ) بھی آگیا۔ پھر ہم آپس مین باتین کرنے لگے ملکہ معظمہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے نئے نغمے تصنیف کئے ہین جو پہلے نغمے آپکے شائع ہوچکے ہین مجھکو اُنکے گانے کا بڑا شوق ہے۔ ملکہ معظمہ سے عرض کیا گیا کہ کچھ گائیے بجائیے۔ تو انھون نے کہا کہ میرا ایک باجہ ہے اُسے بجاتی ہون اور باقی میرے موسیقی کے ساز کلیر مونٹ کے بھیجنے کیلئے باندھے گئے ہین۔ شہزادہ البرٹ انکو دیکھنے کیلئے گیا تو وہ سب بندھے ہوئے تھے۔ تو مین نے کہا کہ جو بندھ سکتے ہین وہ کھل بھی سکتے ہین۔ آپ کسی لیڈی کو بھیجئے۔ کوئی ملازمہ اُسوقت موجود نہ تھی۔ انھون نے ملازمہ بلانے کیلئے گھنٹی بجائی۔ جب وہ نہ آئی تو آپ خود گئین۔ اُن کی غیر حاضری مین عالی جناب نے ایک ڈبیا مین نہایت خوبصورت انگوٹھی رکھکر مجھے اُنکی طرف سے تحفۃً دی۔ جسپر ذی۔ آر سنہ ۱۸۴۲ء کندہ تھے۔ ملکہ معظمہ نے واپس آنکر کہا کہ میرے سارے ساز اسباب کے ساتھ روانہ ہوگئے ہین خیال کرتی ہون کہ یہ امر نہایت نامناسب تھا۔ اُنکے اِس ارشاد سے میرا دل بڑا شاد ہُوا۔ اب مین نے کہا مجھے یقین ہے کہ میری اِس کمبختی سے زیادہ تکلیف نہ دینگے۔ کوئی گیت سنائینگے۔ اِس اثنا مین شہزادہ گوتھا اور ڈچس کنٹ ہمارے پاس آگئے۔ ہم پانچون ملکہ معظمہ کے بیٹھنے کے کمرہ مین گئے جہان پائی آنو کے قریب ایک بڑا گھوڑا کاٹ کا کھڑا تھا۔ اور پرندون کے دو پنجرے رکھے ہوئے تھے اور دیوارون پر تصویرین آویزان تھین۔ اور میز پر نہایت عمدہ مجلد کتابین رکھی ہوئی تھین اور پائی آنو کے اوپر موسیقی کے اوراق رکھے ہوئے تھے۔ مین نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ ان اوراق مین سے کوئی گیت گائیے۔ انھون نے ایک گیت گایا۔ جس پر میرا دل فریفتہ ہوگیا۔ پھر میری فرمائش سے انھون نے دوسرا گیت گایا۔ جس مین وہ کہین بے سُری نہین ہوئین۔ مین نے اُن کی بہت تعریف کرنی پسند نہین کی۔ مگر شکریہ بہت ادا کیا تو انھون نے کہا کہ اگر اِسوقت مجھے اپنے جانے کا تردد نہوتا تو مین اور بھی گاتی۔ مین نے اپنے سچے دل سے اُنکی سچی تعریف کی اور اُسکے بعد عالیجناب نے

مینڈلس سہن کی رخصت

ایک گیت گائے ـ جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک کاٹنے والا ہے جسکا نام موت ہے ـ پھر اُنہون نے باجہ بجایا ـ مین اُن دونون میان بی بی کے گانے بجانیسے نہایت مسرور و محظوظ ہوا ـ جب مین اُنسے رخصت ہُوا تو اُنھون نے مجھسے کہا کہ آپ انگلستان مین دوبارہ تشریف لائیے ـ مین نے نیچے آنکر دیکھا تو ایک نہایت خوبصورت گاڑی تیار کھڑی ہے ـ گھوڑون پر کوچبان سرخ وردیان پہنے ہوئے سوار ہین ـ پاؤ گھنٹہ کے بعد قلعہ کے جھنڈے نیچے ہوئے ـ جس سے معلوم ہوا کہ ملکہ معظمہ تین بجے ۲۰ منٹ پر روانہ ہوگئین ـ خط مین یہ اور اضافہ کرتا ہون کہ مین نے ملکہ معظمہ سے اجازت حاصل کی ـ کہ مین اپنے علم موسیقی کی کتاب اُن کے نام نامی سے معنون کرون ـ جب وہ اپنا گانا شروع کرنے کو تھین تو اُنھون نے کہا کہ پنجرون مین جو طوطے ہین وہ مجھ سے زیادہ چلائین گے ـ اسپر عالیجناب البرٹ نے نوکرون کے بلانے کیلئے گھنٹی بجائی ـ نوکر آئے ـ وہ پنجرون کے اُٹھانیکے لیئے نوکرون سے کہتے ہی ہے کہ مین جھٹ اُنکو اُٹھاکر باہر رکھ آیا ـ نوکر دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے ❊

مینڈلس سہن پر ملکہ معظمہ کی مہربانی کی نظر ہمیشہ رہی ـ ونڈسر مین اِسکا بسٹ سنگ مرمر کا بنولکے رکھوایا ـ یہ بیانات اسلیئے کیئے جاتے ہین کہ معلوم ہو کہ ملکہ معظمہ کا مشکوئے معلّے کیسا عشرت کدہ مسرت پیرا و بہجت آرا تھا ـ اور بادشاہ کی ذات مین فضائل انسانی کیا ہوتے ہین ـ اُن مین وہی باتین ہوتی ہین جو ہم مین ہوتی ہین ـ ادنیٰ اور اعلےٰ مین انسانیت کی رشتہ مندی ایک ہی ہوتی ہے ❊

ملکہ معظمہ کا سنہ ۱۸۴۱ع مین سالون مین سیر کرنا

ملکہ معظمہ نے اپنی سلطنت کے ابتدائی سالون مین جیسی سیر و سیاحت کی ویسی آیندہ سالون مین نہین کی ـ اُنکی زندگی کا سب سے زیادہ دلچسپ حصہ وہی ہے جو اُنہون نے اپنے ملک کے مختلف اضلاع مین اپنی رعایا سے ملاقات کرنے مین بسر کیا ـ لنڈن مین جو اُنہون نے سیرین کین اُن مین شاذ و نادر ہی کوئی بات ایسی ہوگی کہ جس کا بیان لوگون کو پسند خاطر ہو ـ کتخدائی کے سال اول سنہ ۱۸۴۱ع کے موسم بہار مین جن مقامات مین سیر فرمائی ـ اُنکا حال ہمنے پہلے بیان کردیا ـ وہ جہان تشریف فرما ہوتین وہان کی رعایا خوشی کے مارے پھولی نہ سماتی تھی سہ ـ بہر گامے کہ برداری زتو پائے زمین چشمے ـ کا حال تھا ـ وہ چیرز کا غل شور مچاتے تھے ـ کسان و زمیندار وغیرہ بڑے شوق سے سواری کے جلو مین چلتے اور بعض اوقات ایسی گرد اُڑاتے تھے کہ حضرت علیا بھی گرد آلود ہو جاتین ـ وہ لکھتی ہین کہ ڈنس ٹیبل مین دہاتی و زمیندار گھوڑون پر سوار ہو کر ہماری سواری کے ساتھ چلے کہ اُنکی گرد اُڑنیسے میرا دم گھٹنے لگا جب

جب میری سواری ڈوبرن ایبی مین سے نکلی تو میرا نہایت نیک خواہ و وفادار گروہ کچھ دور تک میری سواری کے ہمراہ آپس مین ایک دوسرے کو دباتا اور دھکا پیل کرتا چلا گویا کہ ہم شکار کھیلنے جاتے تھے۔عالی جناب نے لکھا کہ ہم بروکٹ مین لارڈ میلبورن سے ملنے جاتے تھے۔ ایچ (معلوم نہین کہ کون شخص تھا) نے گاڑی مین اپنی ٹوپی کھوئی۔سٹرا بیری کی ٹوکری مین ہو بیٹھا۔ ڈنر مین برف کو روٹی سمجھا۔اُس مین اپنی انگلی ڈبوئی اور علی ہذا القیاس ایسی اَور باتین کین +

۱۸۴۲ء کے موسم خزان مین ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کا یہ ارادہ تھا کہ بلجیم مین جائین مگر یہ ارادہ یون فسخ ہوا کہ ۱۳- جولائی ۱۸۴۲ء کو اورلینس کا ڈیوک فرزند شہنشاہ فرانس اور رشتہ کا بھنوئی ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کا۔گاڑی سے گر کر ناگہان دنیا سے سفر کر گیا۔اس عزیز کے انتقال کا دونون میان بی بی کو کمال ملال ہُوا۔ملکہ معظمہ نے فرانس کے خاندان شاہی کو تعزیت نامہ لکھا کہ ہمارے اور آپکے گھرانون مین بہت سی رشتہ مندیان ہین دونون خاندانون مین شادی بیاہ کے تین رشتہ ہو چکے ہین مجھے اپنی عزیز پیاری لوئیزہ (زوجہ شاہ لیوپولڈ اور دختر شاہ فرانس) کے غم کے خیال سے میرا جگر پھٹا جاتا ہے۔مین جانتی ہون کہ وہ اپنے عزیز بھائی ڈیوک پر دل و جان سے فدا تھی۔ ڈیوک نیک دل اور پاک نفس ہی ایسا تھا کہ اُسے جسقدر محبت ہو تھوڑی تھی۔مین بیوہ ڈچس کے حال سننے کیلئے بیتاب ہو رہی ہون۔کہ وہ کیونکر اپنی بیوگی کے رنج کی متحمل ہوئی ہوگی۔وہ تو اپنے شوہر کی عاشق زار تھی۔ غرض اس حادثہ نے بلجیم مین جانے کے ارادہ کو فسخ کر دیا۔وہان جانا اسلیئے تھا کہ شہنشاہ فرانس سے اور رشتہ دارون سے ملنے جلنے کے لُطف و مزے اُٹھائے جائین۔جب یہ نہو تو پھر جانے کی کیا ضرورت تھی۔اب سکوٹ لینڈ جانے کا ارادہ ہوا +

۱۲- اگست ۱۸۴۲ء کو ملکہ معظمہ نے بذات خود پارلیمنٹ کو بند کیا۔اور ایک مختصری سپیچ فرمائی جسکا ماحصل یہ تھا۔کہ دریائے سندھ کے مغرب مین سپاہ پر روز سیاہ آرہا ہے۔جلال آباد کی محافظت کس طرح کی گئی ہے۔انگلستان مین طرح طرح کے خوفناک جھگڑے کھڑے ہو رہے ہین خاصکر مینچسٹر مین تو فساد کی صورت ہولناک ہے صنعت و حرفت و دستکاری محنت پروازی کے بہت سی شاخون مین میری رعایا کے بڑے بڑے گروہ مصیبت زدہ مفلس ہو گئے ہین۔اور اسی سبب سے مجھے بڑا فکر اور تردد رہتا ہے۔مجھے اعتماد کلی ہے کہ جب آپ سب صاحب اپنے مختلف علاقون مین جائینگے۔تو رفاہ عام

۱۸۴۲ء موسم خزان مین بلجیم جانیکا ارادہ

۱۸۴۲ء پارلیمنٹ کا بند کرنا اور سپیچ

آسودگی انام کے لیئے وہی شائستہ اور مہذب تحریکین آپکے دلون مین پیدا ہونگی۔ جو اب تک آپنے
پارلیمنٹی فرائض کے ادا کرنیمین ظاہر کی ہین۔ آپ کی جہانتک قدرت ہے اپنی مثالون اور مستعد جدید
کوششون سے انتظام کی قوت کو اور قانون کی اطاعت کو تقویت دینگے۔ اسی بات پر جمہور کی خوش
حالی مبنی ہے۔ اسکے بغیر بہ عافیت محنت کے ثمرات سے عوام متمتع و مستفید نہین ہو سکتے۔ اور اُن کی
ترقی کا دور نہین بندہ سکتا۔

سکوٹ لینڈ کی سیر کو ملکہ معظمہ کا تشریف لیجانا

اِسوقت سکوٹ لینڈ مین اہل حرفہ اور کاریگرون کی جماعتین شورش و فساد مچا رہی تہین مگر
ملکہ معظمہ کے یہان آنیسے سارے فاسد خیالات دور ہو گئے۔ اور رعایا نے انکا خیر مقدم خوشدلی و
جوشدلی سے کیا۔ ۲۹۔ اگست کو ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر وول وچ سے جہاز پر سوار ہوئے۔ ایڈنبرا
کے سول حکام کو معلوم نہ تہا کہ ملکہ معظمہ بہت سویرے جہاز سے اُتر آئین گی۔ اسلیئے وہ نہ اُن کے
استقبال کو آئے اور نہ استقبال کی کچھ تیاریان کین۔ مگر اس خفیف غلطی سے کچھ تکلیف ہوئی۔ مگر وہ
بہت جلد رفع ہوگئی۔ ایڈنبرا کی آئین بندی اور رات کی روشنی ایسی ہوئی کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ ملک کی
چارون طرف کے دور دور اضلاع کے آدمی دخانی جہازون مین۔ ریلون مین۔ گاڑیون مین سوار ہوکر۔ اور
پیدل چلکر آئے۔ ملکہ معظمہ کو سمندر کی ناہمواری نے بحری سفر مین بہت ستایا تھا۔ مگر وہ ۲ ستمبر کو
بالکل تندرست ہو گئین۔ اہل شہر نے ان سے درخواست کی کہ شاہانہ جلوس کے ساتھ اس شہر مین حضور
کی سواری نکلے۔ اُنہون نے رعایا کی دلداری اور خاطر سے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ اور ۳ ستمبر ۱۸۴۲ء
کو شہر مین شاہانہ جلوس سے اُنکی سواری نکلی۔ اہل شہر جیسے پہلے بغیر شاہانہ جلوس کے شہر مین داخل
ہونیسے مایوس ہوئے تہے۔ ایسے ہی اپنے خاطر خواہ اُنکی سواری کے آنیسے خوش ہوئے۔ اور اُنکے شاہانہ
خیر مقدم کی بڑی تیاریان کین۔ اور ساڑھے دس بجے شاہانہ کر و فر کے ساتھ سواری نکلی۔ حسب معمول
افسرون نے شہر کی کنجیان انکی نذر مین پیش کین۔ اُنہون نے ایک شاہانہ انداز سے کنجیان واپس کین
اور فرمایا کہ مین اعتماد کلی رکھتی ہون کہ انکو محافظت سے رکھوگے۔ قلعہ مین پیدل پھر کر سیر کی۔ وہان ایک
بڑی پرانی توپ مونس مونگ دیکھکر متحیر ہوئین۔ جن چیزون مین تاریخانہ دلچسپی تھی اُنکو ملاحظہ کیا
سکوٹ لینڈ کے شاہانہ جلوس کی گمشدہ چیزین مدتون کے بعد تلاش کرکے ۱۸۱۸ء مین جمع
ہوئی تھین اُنکو دیکھا بھالا پھر وہ اپنی گاڑی مین سوار ہوکر واپس جاتی تھین کہ خلقت کا وہی ہجوم

اور چیز کا غل شور ہوا۔ ایک گیلری اُنکی سواری کی سیر دیکھنے کیلئے بنائی گئی تھی۔ اسپر آدمی اتنے بیٹھے کہ وہ ٹوٹ گئی۔ اور پچاس آدمیون کے ضرب آئی۔ اور دو آدمی قریب المرگ ہوئے۔ دیدار مبارک کے دیکھنے کا لوگون کو ایسا شوق تھا کہ خواہ اُنکو کچھ ہی تکلیف ہو وہ بھیڑ بھاڑ کو چیر پھاڑ کر دیکھ ہی لیتے تھے ایک بڑھیا سپاہیون کے اندر گھس گھسا کر ملکہ معظمہ کے مصاحبون مین جا کھڑی ہوئی سپاہی اُسے نکال رہے تھے۔ مگر وہ نہ نکلتی تھی۔ اپنے ہاتھون کو ہلا کر چلائی یہ ملکہ ہے یہ ملکہ ہے۔ یہ پست قد لیڈی ہے۔ غرض بڑھیا نے ملکہ کو خود بھی دیکھا۔ اور اپنے تئین بھی ملکہ کو دکھایا۔ ایک شریف آدمی نے اپنے نوکر سے پوچھا کہ تو نے ملکہ معظمہ کو بھی دیکھا ہے۔ اُسنے کہا کہ ہان دیکھا ہے۔ تو آقا نے پھر اُس سے پوچھا کہ ملکہ معظمہ کی نسبت تیرا کیا خیال ہے۔ نوکر نے بیان کیا کہ اول تو مین بہت ڈرا۔ خوف کے مارے کلیجہ منہ سے نکلنے لگا۔ مگر جب ملکہ میرے سامنے آئین۔ تو خوف جاتا رہا۔ اُنھون نے مجھے دیکھا مین نے انکو دیکھا۔ اُنھون نے مجھے سلام کیا۔ مین نے اُنہین سلام کیا۔ درحقیقت وہ بڑی حسین لیڈی ہین۔ مین ہمیشہ اُنکے دیکھنے کا فخر کیا کرونگا۔ ۵۔ ستمبر کو لیوی مین سکوٹ لینڈ کے امراے کبار آئے۔ سکوٹ لینڈ چرچ کے ڈیپوٹیشن نے ایڈریس دیا جسکے جواب مین اُنھونے فرمایا کہ آپنے آدمیون کو بادشاہ کے ساتھ وفادار بنانے مین اور اُن مین مذہبی نیک خصائل پیدا کرنے مین بڑی امداد کی ہے۔ سکوٹ لینڈ کے بہت سے قلعون کی سیر فرمائی۔ رعایا نے ہر مقام پر خیر مقدم بڑے جوش وخروش سے کیا۔ بعض جگہ آتشبازی چھوڑی۔ عالیجناب البرٹ نے ۸۔ ستمبر کو ایک سو پچاس آدمیون کو ہمراہ لیجا کر ہرنون اور بارہ سنگون کا شکار کھیلا۔ ملکہ معظمہ نے قلعہ کے باغون اور ڈائری (گھوسی خانہ) کا ملاحظہ فرمایا اور وہان کی عورتون کے دل خوش کرنیکے لیئے کچھ دودھ اور روٹی اُن کا تناول فرمایا۔ ہر روز ایک نئی سیر اور تماشا دیکھا ٭

۱۴۔ ستمبر کو ملکہ وعالیجناب قلعہ ڈرمنڈ سے روانہ ہوئے۔ اُنکی گزرگاہ مین ایک مصنوعی محراب پر یہ لکھا ہوا تھا۔ بسد ہارو حسین دختر سیر آتھرن۔ اس کتابہ مین کنایہ یہ تھا کہ اس مقام کے اہل اُن کے والد ماجد تھے۔ الڈر پرووسٹ نے حضرت علیا سے عرض کیا کہ بندہ ڈیوک کنٹ کی بہت خدمت مین ۴۴ سال تک رہا ہے۔ اسکا جواب نہایت خوش ہوکر اُنھونے یہ دیا کہ میرے معزز باپ کی خدمت مین آپ رہے ہین مجھے آپسے ملکر بڑی خوشی ہوئی۔ یہان کے کل سفر مین ۵۷۰ گھوڑے اُن کے

سواری مین کام آئے۔ اوقات کی پابندی کا ایسا پاس تھا کہ صرف ایک جگہ دس منٹ کا فرق ہوا باقی سب جگہ ٹھیک وقت پر سواری پہنچی +

عالیجناب البرٹ کو شہر اڈنبرا کے حقوق آزادی حاصل ہوئے۔ یہان کی یونیورسٹی نے اِن کو ایل ایل ڈی کا خطاب دیا۔ حضرت علیا کے دل پر یہان کی رعایا کی خیرخواہی و محبت دلی کا ایسا اثر ہوا کہ ارشاد کے موافق لارڈ ایڈوو کیٹ نے لارڈ ابرڈین کو یہ مضمون تحریر کیا کہ ملکہ معظمہ کو دلی افسوس ہے کہ وہ سکوٹ لینڈ مین زیادہ دنون تک نہین ٹھیر سکتین۔ افسوس کے ساتھ اسکو چھوڑتی ہین۔ اُنکے دل پر اپنے سکوچ رعایا کے ہر درجے اور ہر فرقے کے آدمیون کی خیرخواہی اور محبت و عقیدت مندی کا نقش ایسا جما ہے کہ وہ کبھی مٹنے کا نہین۔ عالیجناب نے ونڈسر مین واپس جاکر گوتھا کی ڈچس کو یہ خط لکھا کہ ہم دونو کے دلون پر سکوٹ لینڈ نے اپنی خوبیون کا سکہ جما دیا۔ سارا ملک حسانت و متانت و نیک طبیعت سے بھرا ہوا ہے یہان سب طرح کا شکار ملتا ہے۔ یہان کی ہوا بہ نسبت اور مقامات (ونڈسر وغیرہ) کے لطیف و سبک اور روح پرور ہے۔ آدمی یہان کے سادہ مزاج بغیر کسی تصنع کے اپنی حالت طبعی مین رہتے ہین وہ راستباز اور انسان کے ہمدرد ہین۔ اُن مین یہ دونون خصوصیتین اور صفتین ایسی ہین جیسے کہ کوہستانی آدمیون مین اس سبب سے ہوا کرتی ہین کہ وہ شہر سے دور الگ تھلگ رہتے ہین۔ اس ملک مین تاریخی واقعات کی روایات سچی سچی امانت رکھی گئی ہین۔ ہر مقام مین جو واقعہ کوئی دلچسپ واقع ہوا ہے۔ اس کے حال سے ہم سر والٹر سکوٹ کی تحریرات سے صحیح صحیح واقف ہوتے ہین کوئی دوسرا ملک اس بات مین سکوٹ لینڈ کی برابری نہین کر سکتا +

ملکہ معظمہ شمالی سکوٹ لینڈ مین چھ ہفتے رہکر وول وچ مین آئین جہاز مین سوار ہوئین۔ ۱۰ نومبر کو ملکہ معظمہ و عالیجناب مع بچون کے قلعہ وامر مین گئے۔ یہان ڈیوک و لنگٹن قلعہ کے دروازے پر انکے استقبال کیلئے آئے۔ اور اِنکے بازو مین بازو ڈال کر زینہ کے اوپر لیگئے۔ ملکہ معظمہ اسوقت نہایت تندرست اور تنومند تھین۔ انہون نے قلعہ کی فصیل پر سے قلعہ کے آگے کے مناظر قدرت کو ملاحظہ فرمایا۔ وہ یہان دو تین مہینے تک رہین۔ ایک واقعہ وہ ہے کہ کتون کو ساتھ لیجا کر بڑی دور تک ہوا کھاتے چلی گئین۔ راہ مین ایک بوڑھے مچھیرے کو بلا کر اس سے خوب باتین کین۔ ۲۲۔ نومبر کو بڑی تند اور تیز ہوا چلی جس سے چار ملاح ڈوب گئے۔ جب ملکہ معظمہ کو اس آفت ناگہانی کی خبر ہوئی تو مصیبت زدون کی دستگیری کیلئے ۲۰ پونڈ کا ایک چک

بھیجدیا۔ وہ وامر مین مقیم تھین کہ اُن کے پاس یہ خبر آئی کہ کابل و غزنی فتح ہو گئے۔ افغانستان مین جو انگریز قید تھے وہ رہا ہو گئے اور چین سے ایسی شرائط پر صلح ہو گئی کہ جسکے سبب سے انگلینڈ کے پیشہ ور اضلاع مین تجارت کی پھر گرم بازاری ہو جائے گی۔ اور جن اضلاع مین کام کی کمی ہو گئی تھی وہ کمی نہ رہیگی +

ملکہ معظمہ کا ارادہ ہوا کہ چین و افغانستان مین جو سپاہ مین لڑائیان لڑی ہین اُنکے سپاہیون کو تمغہ عنایت فرمائین مگر ہندوستان مین لارڈ ایلنبرا گورنر جنرل ہند نے اپنے اختیار سے بغیر منظوری حضرت علیا کے سپاہ مین تمغے تقسیم کردیئے +

ملکہ معظمہ ۱۳ ستمبر کو ڈیوک ولنگٹن سے رخصت ہو کر ونڈسر کو روانہ ہوئین اور سارا سفر سڑکون پر گاڑیون مین ہوا +

ہرسال عالیجناب البرٹ کے جسقدر تعلقات انگلش پولیٹکس (سیاسیہ) مین بڑھتے جاتے تھے اُسیقدر ملکہ معظمہ کاروبار سلطنت مین اُنکی رائے کو ترجیح دیتی جاتی تھین۔ عالیجناب خود دخل درمعقولات نہین دیتے تھے۔ مگر اُنکی صلاح و مشورہ کا اثر اُنکی بی بی پر کم و بیش غالب ہوتا جاتا تھا اور ملک کی بھلائی کرتا تھا۔ سنہ ۱۸۴۲ء مین پہلے ہی سے یہ رائین ظاہر ہونے لگین کہ ڈیوک ولنگٹن کے واقعہ ناگزیر کے بعد اُنکی جگہ عالیجناب البرٹ کمانڈر انچیف سپاہ مقرر ہون۔ ملکہ معظمہ و عالیجناب گورنمنٹ کا یہ دستور تھا کہ وہ اس قسم کے معاملات مین اپنے قدیمی مشیر بیرن سٹوک میر سے صلاح پوچھا کرتے تھے چنانچہ سپہ سالاری کے باب مین اُنسے صلاح پوچھی تو انہون نے یہ صلاح دی کہ یہ عہدہ ہرگز نہین قبول کرنا چاہیئے۔ انگریزی قوم ایسے بزرگ عہدے پر کسی غیر ملک کے آدمی کے مقرر ہونیکی متحمل نہین ہوگی۔ عالیجناب نے اس بزرگ کی رائے کو تعمق کی نظر سے دیکھا۔ وہ ہمیشہ اس بات پر خیال کیا کرتے تھے کہ انگریزی قوم مجکو کس نگاہ سے دیکھتی ہے وہ از روئے تاریخ جانتے تھے کہ ولیم سوم بیگانہ اصل نسل کا تھا۔ اُسپر ہمیشہ انگریزون نے اپنی نامہربانی کو زندہ رکھا۔ انگریزون کے نزدیک تو اجنبی الاصل ہونا ایک گناہ ہے۔ اس بارے مین عالیجناب سے اُن کے سکریٹری مسٹر اینسن نے کہا کہ یہ انگریزی قوم مین نیک صفت ہے کہ وہ اجنبی قومون سے رشک و حسد رکھتے ہین۔ مگر عالی جناب کی نسبت ایسا خیال ہرگز نہین رکھتے۔ وہ آپ سے محبت اور یگانگت رکھتے ہین۔ عالیجناب نے اس رائے کو بالکل مان لیا اور فرمایا کہ انگلینڈ مین لوگ میرے ساتھ بڑی محبت رکھتے ہین +

عالیجناب البرٹ کا امورات سلطنت مین رغبت [illegible]

اسوقت عالیجناب پر وزرا بڑا اعتبار کرتے تھے - لارڈ ایبرڈین نے سٹوک میر سے کہا کہ یہ بڑے اطمینان کی بات ہو کہ ملکہ معظمہ عالیجناب کی رائے پر اپنے سارے کامون کا مدار رکھتی ہین اور عالیجناب بھی اپنی حکومت کو ملائمت اور شرافت کے ساتھ کام مین لاتے ہین کسی معاملہ و مقدمہ مین کبھی اپنی قطعی رائے نہین دیتے - جب تک کہ پہلے سے اسمین جناب ملکہ معظمہ سے مشورہ نہین کر لیتے ⁂

سٹوک میر خود بیان کرتے ہین کہ عالیجناب کی ذہانت اور عقل سلیم ایسی معاملہ فہم اور معاملہ رس ہے کہ وہ فوراً ہر معاملہ کی تہ پر پہنچ جاتے ہین - جیسے کہ گد اپنے شکار مین پنجے گڑو کر فوراً اُسکو اپنے گھونسلے مین لیجاتی ہے ایسے ہی عالیجناب ہر معاملہ مین اپنی عقل رسا سے تہ پر پہنچکر کام کرتے ہین ⁂

عالیجناب کے ذمے بہت سی خدمات سلطنت تھین - جنکے سبب سے وہ ہر وقت کام مین مصروف رہتے تھے - اور اُنکو بہت آدمیون سے بمجبوری ملنا پڑتا تھا - اس سال کے موسم خزان سے ملکہ معظمہ کی وہ مدات خرچ جن کا انتظام اب تک بیرونس لیہ زین کرتی تھین - اُنکے سپرد ہوگئی تھین - اُنھون نے گھر کے ملازمین اور کارپردازون کے ازسرنو درست کرنے مین توجہ کی - بڑے کامون کے تقاضے اس کثرت سے اُن پر رہتے تھے کہ اتنی فرصت نہ ملتی تھی کہ گھوڑے پر سوار ہو کر جلد پھر آوین - اسی سال کے آخر مین ملکہ معظمہ نے بیرن سٹوک میر کو لکھا کہ ایسی تدبیرین کرنی چاہئین کہ عالیجناب لنڈن مین بہت سے غیرضروری آدمیون کے ہجوم مین گھر کے اندر گھرے نہ رہین - دنیا مین میرے لیئے اور ساری دنیا کے واسطے کوئی نعمت اِن کی صحت سے زیادہ نہین ہے - ہم سب پر واجب ہو کہ ایسا اہتمام کرین کہ آدمیون کے ہجوم کے بار کے نیچے وہ پس نہ جائین ⁂

عالیجناب سلطنت کے کارپرداز ایسے تھے جیسے کہ حقیقت مین کارپرداز ہوتے ہین - اُنکی زندگی تو متواتر محنتون مین صرف ہوتی تھی اور اُنکی خوشیان جو اس محنت کی چارہ سازی کر کے تخفیف کرتی تھی وہ ایسی تھین جیسی کہ کسی معقول محقق کی ہوتی ہین کہ وہ ادنی چیز کی دریافت سے خواہ وہ کیسی ہی ذلیل و رذیل ہو خوش ہو جاتا ہے ⁂

ملکہ معظمہ کی شدت و رضا مین مصاحب مجلس و قبض و بسط مین ہم زبان بے بدل اُن کا شوہر دانائے رموز دان - نیک اندیش - اخلاص نہاد تھا - جنکے صلاح و مشورہ بے ریا کا نتیجہ یہ تھا کہ ملکہ معظمہ

روز بروز ہر دلعزیز ہوتی جاتی تھین - جب وہ تخت نشین ہوئی ہین تو مشہور تھا کہ وہ وگ پارٹی کی طرفدار ہین جس کے سبب سے لوگون کے دلون مین کشیدگی انکی طرف سے تھی - اور پولیٹیکل نتائج خوفناک پیدا ہوتے جاتے تھے - مگر ۱۸۴۲ء مین یہ سب باتین عالیجناب کے سبب سے جاتی رہین - اور ملکہ معظمہ محبوب القلوب ہو گئین +

ملکہ معظمہ اور پیل

ملکہ معظمہ اور سر روبرٹ پیل کے درمیان برابر بہت اچھی طرح تعلقات رہے - پیل نے چھ مہینے کی وزارت کے بعد ۶ - اپریل ۱۸۴۲ء کو اپنے منصب کا حال یہ لکھا ہی کہ میرے تعلقات ملکہ معظمہ کے ساتھ نہایت قابل اطمینان ہین - ملکہ معظمہ نے میری کمال خیرخواہی کی - اور عزت افزائی ہی نہین کی (اسکی توقع تو پہلے سے ہر شخص کو تھی جو انکی خصلت سے واقف تھا) بلکہ مجھپر بڑی مہربانی اور دلی توجہ کی - تمام سرکاری کامون کے بھیجنے مین اور اُنکے سرانجام ہونے مین بڑی آسانی ہی - ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہی اور کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ اور اُسکے صلاحکارون کے درمیانی تعلق مین جو نیک فہمی خوش گمانی ہونی چاہیئے وہ ہے +

سکاٹش چرچ میں اختلاف (۱۸۴۳ء)

ملکہ معظمہ اپنے وزیرون کے ساتھ خانگی پولیسی مین بالکل متحد ہو گئین ۱۸۴۲ء کے موسم خزان مین سکاٹش چرچ مین اِس سوال کے پیش ہونیسے رخنہ پڑا کہ مقامی پریسبائی ٹیرین پادریون نے اپنے اِس حق کا دعوے کیا کہ جب کوئی دنیادار مربی خطاؤن کے معاف کرنیکے لیئے پادری مقرر کرے تو خاص صورتون مین اُسکو اختیار ہی کہ وہ اِس تقرر کو مسترد کر دے - ملکہ معظمہ نے اپنی چٹھی مین پیل کو لکھا کہ جنرل اسمبلی کے جو ممبر دنیادار کے مربی ہونے کو محدود کرنا چاہتے ہین کہ اسکو دخل نہ ہون اُن کی درخواستون اور اظہارات کے جواب مین مین اِس اشتہار کی پوری تائید کرتی ہون کہ قدیمی مربی ہونے کے جو حقوق ہین اور اب تک انکی مزاحمت نہین ہوئی ہے - ان مین مداخلت نہین کیجائے گی - جنوری ۱۸۴۳ء مین

ڈرمنڈ کا قتل ۱۸۴۳ء

پیل کے سکرٹری ڈرمنڈ کو ایک شخص نے پیل کے شبہ مین قتل کر ڈالا تو ملکہ معظمہ نے اِس معاملہ مین بڑی توجہ کی - اور قاتل میکناٹن پر جیوری نے جو پاگل ہونے کا حکم لگایا اسپر انہون نے اعتراض کیا اور دانشمندانہ تحریر اپنی پیل کو ۵ - جنوری ۱۸۴۳ء کو یہ بھیجی کہ میکناٹن کی دیوانگی کے ثبوت کو ملکہ معظمہ بڑا خفیف سمجھتی ہین اور بیشک دیوانگی کی اِن دو حالتون مین فرق کرنا چاہیئے کہ ایک دیوانہ حالت دیوانگی مین یہ سمجھتا ہی نہین کہ مین کیا کرتا ہون - دوسرا دیوانہ اپنی دیوانگی مین قصداً پستول قتل کرنے کے لیئے خریدتا ہے اور قصد کرتا ہے کہ ایک شخص کو دیکھ بھال کر مار ڈالون +

ملکہ معظمہ اور لارڈ ایبرڈین

پیل کے بعد لارڈ ایبرڈین فورین سکرٹری کی ملکہ معظمہ اور شہزادۂ البرٹ کے ساتھ مصاحبت و مجالست تھی۔ وہ اُنکے ساتھ ذاتی تعلق رکھتے تھے وہ اکثر اِنکے ساتھ زیادہ تر اتفاق رائے رکھتے تھے ملکہ معظمہ کی وضع مین فورین معاملات مین دشواری گھات لگائے بیٹھی رہتی تھی۔ ملکہ معظمہ نے کبھی اسکو لارڈ ایبرڈین سے مخفی نہین رکھا کہ انکی یہ خواہش ہے کہ فورین آفس تاج شاہی کے مستعد رعب داب مین رہے۔ اُنھون نے لارڈ ایبرڈین کو حکم دیا کہ وہ ہمیشہ اِس قاعدہ کو ملحوظ خاطر رکھے کہ تمام مسودات فقط معمولی ہی معاملات کے نہین میرے روبرو پیش ہون پہلے اس سے کہ وہ مراسلات بن کر اوفس سے باہر جائین۔ لارڈ ایبرڈین نے بتدریج اسکا جواب یہ دیا کہ سب صورتون مین اِسی قاعدہ کے موافق کام کیا جائیگا۔ بشرطیکہ کوئی ضرورت دوسری طرح کام کرنیکی نہوگی۔ اِس طرح کام کے ہونے مین ملکہ معظمہ کو کوئی دشواری نہین واقع ہوئی۔ لارڈ ایبرڈین نے کوئی پولیسی ایسی بروے کار ظاہر نہین کی کہ جس کا ملکہ معظمہ اور شہزادہ نے انکار کیا ہو۔ غرض انکے درمیان مراسلت و مکاتبت مین کوئی خلل نہین عائد ہوا۔

عالیجناب البرٹ

عالیجناب البرٹ کے مشیر کار معدن درستی و راستی و راست معاملگی بیرن سٹوک میر تھے تو انگریزون کو اُنپر رشک تھا کہ وہ اجنبی ہوکر ہماری ملک داری و معاشرت مین دخیل ہوکر اپنا اثر پیدا کرین مگر وہ اُنکے ممنون منت بھی تھے کہ اُنکی تدابیر شایستہ و تجاویز بایستہ سے ملک کی مرفہ حالی و آسودگی بڑھتی جاتی تھی۔ اوّل اوّل عالیجناب البرٹ سے انگریزون نے بیگانہ وار نا آشنا برتاؤ برتا اور اُنکی خوبیون کو جانا نہین کہ کیا کیا ہین۔ یہ اُن کا نا آشنا رہنا کچھ بیجا بھی نہ تھا۔ اسلیئے کہ عالیجناب خود امرائے انگلینڈ کے ساتھ ملنے جلنے مین اپنی خودداری کے سبب سے مضائقہ کرتے تھے۔ وہ محاسن اخلاق کے ایسے پابند تھے جن کو امرا کی دوستی و یارانے کے ان دلکش تماشون سے بدلنا نہین چاہتے تھے جن کے اندر ضرور نہ تھا کہ بڑی اچھیان ہون ۔

ملکہ معظمہ کی اورنگ آرائی کے اول سالون مین شعرا نے بھی انکی ثناخوانی مین زبان بند رکھی مگر سنہ ۱۸۴۳ء مین شاعرون نے اِنکی مدح سرائی مین بڑی دلچسپ نظمین لکھین مگر افسوس ہے کہ وہ ہمارے شاعرانہ مذاق سے ایسی اجنبی ہین کہ اُنکا ترجمہ ہذیان معلوم ہوگا۔ اِسلیئے ہم نے اُنکو چھوڑ دیا ۔

پارلیمنٹ کا کھولنا

۲- فروری سنہ ۱۸۴۴ء کو علالت طبع کی وجہ سے ملکہ معظمہ بذات خود پارلیمنٹ نہ کھول سکین اور موسم بہار مین لیویان نہ دے سکین۔ جب لیویون کے لینے مین عالیجناب اُنکے قائم مقام بنے تو بعض امرا کو

شاق گزرا۔ وہ اِس امر کو ناجائز جانتے تھے کہ جب ملکہ معظمہ رسوم شاہی کو خود نہ ادا کر سکین تو اُن کے قائم مقام عالیجناب بن کر انکو ادا کرین۔ یہ امر گو خواص کو ناپسند تھا مگر عوام کو پسند تھا۔ تھوڑے دنون مین حضرت علیا نے ولادت دختر سے فراغت پائی اور تمام رسوم شاہی کو خود ادا کرنے لگین۔ یون عالی جناب اُنکے کامون سے فرصت ملی اور اپنے خاص کامون کے سرانجام دینے کیلئے وقت ملا۔

ولادت دختر و اصطباغ

رات کے ۴ بجے ۲۵-اپریل ۱۸۴۳ء کو تیسرا بچہ اور دوسری بیٹی ملکہ معظمہ کے ہان پیدا ہوئی چار روز پہلے ملکہ معظمہ کے چچا ڈیوک سیس سکس ۲۱-اپریل ۱۸۴۳ء کو مرچکے تھے اُنہون نے اس اپنی دختر کے اصطباغ مین اپنے نامہربان چچا ارنسٹ شاہ ہینوور کو بھی بلایا تھا۔ اب جارج سوم کے دو بیٹے زندہ تھے ایک یہ دوسرے ڈیوک کیمبرج۔ اُنہون نے شاہ سے اپنی دوسری بیٹی ایلڈس کے دھرم باپ بننے کی درخواست کی۔ اور دھرم مائی باپ انکی سوتیلی بہن کونٹس فی او ڈور اور شہزادہ البرٹ کا بھائی اور شہزادی سوفیا تھین شاہ نے دعوت کو قبول کیا۔ مگر اپنے اکھڑپنے کی عادت کے موافق اصطباغ کی تاریخ ۵ جون کے بعد آیا۔ اور بہت دنون تک انگلینڈ مین رہا۔ وہ اب تک اپنی بھتیجی کو یہی سمجھتا تھا کہ اسی نے اسکو باپ کا تخت نشین نہین ہونے دیا۔ شاہی کنبے کے بہت آدمی اس لیئے جمع ہوئے کہ خاندان شاہی مین ایک اور شادی ڈیوک کیمبرج کی بیٹی کی قصر بکنگھم مین جولائی کے مہینے مین موروثی گرینڈ ڈیوک **میک لن برگ** سے ہونیوالی تھی۔ ۲-جون کو پہلے بھائی بہن کیطرح دھوم دھام سے شہزادی کے اصطباغ کی رسم ادا ہوئی شہزادی کا نام ایلڈس ماڈ میری رکھا گیا۔ اس ولادت ہی کے دن ایک جہاز جس کا نام وکٹوریا البرٹ رکھا گیا تھا اور اب تک کوئی جہاز اس کے برابر خوبصورت نہین بنا تھا۔ پانی مین تیرایا گیا۔ یہ جہاز عمر بھر ملکہ معظمہ کو بڑا عزیز رہا۔ آیندہ اسکا بار بار ذکر آئے گا۔

کیمبرج کے ڈیوک کی بیٹی کی شادی

۲۸-جون ۱۸۴۳ء کو کیمبرج کے ڈیوک کی بیٹی اگسٹا کیرولائن کی شادی ہوئی۔ ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ مین پیغام بھیجا کہ شہزادی اگسٹا کو ۳ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دیا جائے۔ جوزف ہیوم نے اسکی مخالفت کی مگر اسکو شکست ہوئی۔ ۲۲۳ ووٹ موافق اور ۷۵ مخالف تھے۔ اس شادی کے بیان مین ڈاکٹر رکیس نے اپنے روزنامچہ مین یہ بات لکھی ہے۔ کہ آج صبح کو حاضری کیوقت ڈیوک ولنگٹن نے مجھسے کہا کہ تم نے سُنا شادی مین کیا ایک واقعہ پیش آیا۔ مین نے عرض کیا کہ مین نے تو کچھ سُنا نہین تو اُنہون نے یہ فرمایا کہ جب ہم شادی کے رجسٹر مین دستخط کرنے لگے تو شاہ ہینوور اس فکر مین ہوا کہ میرے

دستخط رجسٹر مین عالیجناب سے اوپر ہون۔ اس خیال سے وہ ملکہ معظمہ کے پاس جو میز کے آگے کھڑی تھین جا کھڑا ہوا کہ جب وہ دستخط کر چکین تو مین اُنکے ہاتھ سے قلم لیکر اُنکے نام کے نیچے اپنے دستخط کر دون۔ ملکہ معظمہ اُسکی اِس بات کو تاڑ گئین۔ جب آرچ بشپ اُنکے ہاتھ مین قلم دینے لگا تو وہ میز کے گرد پھر کر اپنے شوہر کے پاس جا کھڑی ہوئین اور جلدی سے آرچ بشپ کے ہاتھ سے قلم لیلیا اور اپنے دستخط کر کے شوہر کو قلم دیدیا۔ جنھون نے اِنکے نام کے نیچے اپنے دستخط پہلے اِس سے کہ کوئی اُنکو روکے کر دئیے۔ غرض اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک انگلینڈ مین ملکہ معظمہ کے شوہر سے لوگون کا رشک وحسد بالکل معدوم نہین ہوا تھا ؎

مسٹر ریکس یہ بھی لکھتے ہین کہ ملکہ معظمہ کو یہ فکر بھی تھا کہ کورٹ مین بادشاہ ہینوور سے شاہ بلجیم اوپر بیٹھے۔ اُنھون نے ڈیوک ولنگٹن سے اِس باب مین صلاح پوچھی کہ اِس مقدم نشینی کے لئے کیا انتظام کیا جائے تو ڈیوک نے صلاح دی کہ کونگریس وِینا کی مثال پر عمل کرنا چاہیئے کہ جس مین ممبر جن ملکون سے آئے تھے اُنکے نامون کے حروف تہجی کی ترتیب سے بٹھائے گئے تھے۔ بلجیم کی بی ہینوور کے ایچ سے مقدم ہے اسلئے شاہ بلجیم شاہ ہینوور سے مقدم بیٹھے گا۔ ملکہ معظمہ کو یہ تجویز بڑی پسند آئی۔ اور اسی کے موافق عمل کیا۔

سنہ ۱۸۴۳ع کے موسم گرما مین ویسٹ منسٹر ہال مین بعض کارٹونون کی نمایش ہوئی۔ کارٹون اُس تصویر کو کہتے ہین کہ جسکا چربہ کاغذ پر کھینچا جائے اور وہ دیوار کے تازہ پلاسٹر یعنے استرکاری پر چسپان کیا جائے۔ اور پھر اُسمین رنگ بھرا جائے اِس ترکیب کو فریسکو کہتے ہین۔ یہ کارٹون انگلستان کی تاریخی و شاعری کے مضامین کی توضیح کرتے ہین۔ اِس نمایش مین ملکہ معظمہ مع اپنے شوہر کے تشریف فرما ہوئین۔ اور اِس مین بہت لوگ جمع ہوئے۔ دونون کو اِس قسم کی مصوری کا بڑا شوق تھا اور اِس مین بہت دل لگاتے تھے۔ اُنھون نے قصر بکنگھم کے احاطہ مین اپنے لئے ایلاق یعنے موسم گرما مین رہنے کے لئے مکان بنوایا تھا۔ اُسمین اِس قسم کی تصاویر کو بڑے بڑے صناع کاریگرون سے بنوا کر لگوایا تھا۔ اِس مین ایک نقاش یوونس تھا جس نے اِسوقت مین یہ خط لکھا ہے کہ علم تاریخ و علوم ادبیہ و سائنس و آرٹ نے اپنے خزانے عالی جناب البرٹ کے دل و دماغ بنانے کے واسطے مستعار دیدئیے ہین حقیقت مین ایک عجوبہ کامل ہین۔ اُنکی عقل و خیال مین وہ درستی و راستی ہے کہ اگر اُنکو اُنکے لہو و لعب و خوش طبعی سے جدا کرین تو بجائے بائیس تئیس برس کے جو اُن ہی کے ایک بڑے تجربہ کار آزمودہ کار معلوم ہوتے ہین۔

[illegible]

ملکہ معظمہ بھی عقل کی پتلی ہین۔ اُنکے مشاہدات تیز بینی کے ساتھ ہوتے ہین اور اُنکی رائین پختہ ہوتی ہین وہ عمر مین جوان عقل مین پیر ہین۔ وہ دن مین دو دفعہ ہمارے پاس آتی ہین۔ اُنکے آنے کی نہ کوئی خبر پہلے سے دیجاتی ہے اور نہ کوئی ملازم اُنکے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ تمام تکلفات و مراسم شاہی کو بالائے طاق رکھکر تشریف لاتی ہین۔ وہ ہم سے ہمکلام ہوتی ہین اور ہم سے اپنی اطاعت کی ایسی خواستگار نہین ہوتین جیسی کہ معقول باتون کی۔ اُنھون نے ہمکو اپنا ثناخوان اور محب دلی بنالیا وہ زمانہ کیلئے نیک کامون کے واسطے ایک نمونہ ہین۔ وہ حاضری کھاکے گرجا مین اپنے شاگرد پیشہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے جاتی ہین۔ پھر ساڑھے نو بجے پارس سے کچھ پہلے محل سے فاصلہ پر موسم گرما کے ایتاق مین ہم سے باتین کرنے آتی ہین۔ جب دن کے سارے کاروبار سے دونون میان بی بی فارغ ہوجاتے ہین تو اُسکے بعد اور ڈنر سے پہلے پھر دوبارہ تشریف لاتے ہین۔ اور ہمارے پیشون سے جنین کچھ شور و غل نہین ہوتا دیکھکر محظوظ ہوتے ہین۔ اور باغون مین تنہا گلگشت فرماتی ہین۔ اُنکے بچون کو بھی دائیان لیکر آجاتی ہین۔ تو پھر یہان سارے گھر کا نقشہ جم جاتا ہے اور اُس مین گھر کی ساری خوشیان موجود ہوتی ہین +

کارٹونون کی نمایش کے بعد حضرت علیا ونڈسر مین تشریف لے آئین۔ اُنھون نے ۲۶ اگست ۱۸۴۳ء کو اپنے شوہر کی چوبیسوین سالگرہ کی دعوت بڑی شان و شوکت کے ساتھ دو دن کے بعد کی۔ اور عالیجناب نے سوتھمپٹن کا سفر کیا۔ وہان انکو نیا جہاز شاہی وکٹوریا البرٹ ملا۔ اِس جہاز مین دونون میان بی بی نے بیٹھکر سنہ ۱۸۴۳ء مین مقامات مفصلۂ ذیل کی دلچسپ سیر فرمائی۔ وائٹ آئل۔ ڈارٹ متھ پلائی متھ۔ فال متھ۔ وغیرہ +

پلائی متھ مین جب جہاز آیا ہے تو اُسمین مسٹر گریول بھی بیٹھا تھا وہ لکھتا ہے کہ جہاز خوب آراستہ و پیراستہ تھا۔ کورٹ کے آرام و آسایش کی ساری چیزون کی قربانی ہوتی تھی۔ جہاز کی کل کپتنی جس مین افسر بھی داخل تھے۔ بڑی تنگی کے ساتھ کتے خانون مین ٹھونس دیئے گئے تھے۔ اِسکا الزام امیر البحر ملکہ معظمہ پر نہین۔ اُسمقام پر جہان گزر ہوتا وہان کے پھول حضرت علیا جمع کرتین۔ اور انکو سکھا کر یادگار کے طور پر رکھتین۔ فال متھ مین جب جہاز آیا تو میئر کو اُلڈر ایک عیسائی فرقہ ہے جو کسی آدمی کی تعظیم کے لیئے سر سے ٹوپی نہین اُتارتا) کو ملکہ معظمہ نے ٹوپی پہنے ہوئے آنیکی اجازت دی +

لیڈی ہوم فیلڈ اِس سفر کا ایک واقعہ عجیب اپنے روزنامچہ مین یہ لکھتی ہین کہ ملکہ معظمہ نے مجھے کاغذ مین

جزائر ساحل انگلستان کی سیر

چُننٹین ڈالنی سکھائین جنسے زنانی ٹوپیان بنتی ہین اُنکو خود بھی اس چنت کاری کا بڑا شوق تھا اور اس کام کی بڑی مشاق تھین۔ مین ایک آرام کی جگہ بیٹھی ہوئی تھی کہ اُنھون نے اپنے کیمپ کی چوکی میرے پاس بچھوا دی اور میرے پاس آن بیٹھین اور کاغذ مین چننٹین چڑوانے لگین ہمنے دفعتہ دیکھا کہ ملاحون مین کچھ ہل چل ہو رہی تھی۔ تھوڑے سے ملاح ایک جگہ کھڑے ہوئے چپکے چپکے کھسر پھسر کر رہے ہین ایک افسر اُنکے پاس آیا اور متحیر ہوکر چلا گیا۔ پھر دوسرا افسر آیا وہ بھی پہلے افسر کیطرح چلا گیا۔ آخر کو امیر البحر آیا۔ ملکہ معظمہ خود شش و پنج مین تھین کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اُنھون نے امیر البحر سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ جہاز پر کوئی ہنگامہ بغاوت برپا ہونے والا ہے۔ امیر البحر نے ہنسکر کہا کہ مین درحقیقت نہین جانتا کہ اگر آپ اپنی کرسی نہ ہٹائین گی تو کیا گل کھلیگا۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ آپ آن کر میری چوکی ہٹائین۔ مین خود کیون ہٹاؤن۔ مین نے یہان کیا قصور کیا ہے۔ لارڈ نے عرض کی کہ جناب عالیہ نادانستہ ایسے مقام پر آن بیٹھی ہین کہ اس کمرے کا دروازہ نہین کھل سکتا جس مین ملاحون کے پینے کی شراب آب آمیختہ کے پیپے رکھے ہین۔ اسلیئے ملاحون کو شراب پینے کے لیئے نہین ملتی ہے تو ملکہ معظمہ نے فرمایا۔ اپنی چوکی اس شرط سے پرے ہٹاتی ہون کہ اس شراب مین سے مجھے بھی ایک آدھ گلاس دیا جائے۔ اُنھون نے اپنی چوکی ہٹائی۔ شراب اُنکو دی گئی۔ اُنھون نے اُسکو چکھکر فرمایا کہ وہ پھیکی ہے۔ مین نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ زیادہ تیز ہوتی تو اچھی ہوتی۔ اب بھی مین یہی کہتی ہون۔ یہ سنکر ملاح بڑے خوش ہوئے۔ اور جہاز پر یہ لطیفہ سبھی بڑے لطف کی تھی ✦

ملکہ معظمہ کا سفر فرانس مین

پہلے زمانہ مین اکثر بادشاہ شطرنج کے بادشاہون کی طرح ایک چھوٹے سے دائرے مین دورہ کیا کرتے تھے۔ اُنکو لاؤ لشکر کے ساتھ سفر کرنے مین بہت خرچ اُٹھانا پڑتا تھا۔ رعایا کو اُنکی خاطر داری اور تعظیم و تکریم مین نہایت تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی۔ بادشاہون کی دعوتون مین رؤسا و اُمرا کا دوالہ نکلتا تھا۔ بادشاہون کا آپس مین ملاقات کرنا ایک عجیب بات سمجھی جاتی تھی مگر اس زمانہ مین ملکہ معظمہ نے اپنے سفرون سے رعایا کو کسی قسم کی تکلیف نہین دی اور کسی قسم کے خرچ کا اُنکو زیر بار نہین کیا۔ بلکہ اُنکو خوش کیا۔ اور خود خوش ہوئین۔ جب اُنکی سواری کے ساتھ دہاتیون کا ہجوم ہوتا۔ اور زمیندار اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر ایسی گرد اڑاتے کہ اُنکو بھی گرد آلود کرتے تو وہ بہت مسرور ہوتین ۔۱۸۴۲ء مین سکوٹ لینڈ کے سفر مین یہ حال ہوا تھا یا اب ۱۸۴۳ء مین

فرانس کے سفر مین یہ حال ہُوا۔

جب ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ نے انگلش چینل سے پار جانے کا قصد مصمم کیا تو یہ واقعہ تاریخ پولیٹکل سے۔ کونسٹی ٹیوشنل سے ایک دلچسپ تعلق رکھتا تھا۔ اوّل یہ کہ یہ پہلا موقع تھا کہ ملکہ معظمہ نے پردیسی زمین مین قدم رکھنے کا قصد کیا۔ دوّم یہ پہلا موقع تھا کہ ہنری ہشتم کے بعد ۱۵۲۰ء سے انگلش بادشاہ نے فرانسیسی بادشاہ سے ملاقات کرنیکا ارادہ کیا ہو۔ سوّم تقریبًا ایک صدی مین یہ پہلی دفعہ تھی کہ انگلش بادشاہ نے اپنی مملکت سے باہر جانیکا قصد کیا ہو اور قدیمی ضابطہ جو یہ تھا کہ بادشاہ کی غیر حاضری مین ایجنٹ یا لورڈس جسٹس مقرر ہون۔ منسوخ ہوا۔

مشیرون نے اِس باب مین اپنا بہت دماغ خرچ کیا کہ ملکہ معظمہ کی غیر حاضری مین ایجنسی کیونکر مقرر کیجائے۔ جارج سوم اور ولیم چہارم نے توکبھی اپنی مملکت سے باہر قدم رکھا ہی نہ تھا۔ جارج اول اور دوم اپنی ریاست ہینوور مین جاتے اور جارج چہارم صرف ایک دفعہ وہان گیا جارجون کے زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جب تک بادشاہ غیر حاضر رہے تو اسکے سارے اختیارات اُسکے ڈپیوٹی جو مقرر ہون کام مین لائین اب اِس عمل پر پھر توجہ کیگئی۔ ڈیوک ولنگٹن نے بڑے زور سے اپنی اِس رائے کو ظاہر کیا کہ ملکہ معظمہ اپنے ملک سے باہر بغیر ایجنسی مقرر ہوئے نہین جا سکتین۔ اور اِس دلیل کا جواب کہ ہنری ہشتم کیلاس مین بغیر ایجنسی مقرر کیئے گیا تھا یہ دیا کہ کیلاس مین اُسوقت شاہ انگلینڈ حکومت کرتا تھا۔ وہان جانا ایسا ہی تھا جیسا کہ انگلینڈ کے کسی قصبے و گانون مین۔ اخیر کو یہ سوال بادشاہی مقننون کے سپرد ہوا اُنہون نے وہی رائے دی کہ بادشاہ بغیر ایجنسی مقرر کئے بغیر کسی اندیشہ کے جا سکتا ہے۔ وزرانے انکی رائے اختیار کی۔ اِس طرح بادشاہ ملکی ذاتی قید سے آزاد ہوا۔ اور آیندہ سالون مین ملکہ معظمہ نے اِس قید کی رہائی سے بہت فائدہ اُٹھایا۔ وہ اکثر یوروپ کی سیر کو گئین۔ اِس باب مین اِنکا طریقہ پہلے بادشاہون سے مختلف تھا۔

بادشاہ لیوپولڈ کی دوسری بی بی لوئزہ شاہ فرانس لوئی فلپ کی بیٹی تھی۔ جسکو باپ بہت چاہتا تھا۔ اور ملکہ معظمہ بھی اپنی اِس نیک طبیعت و پسندیدہ سیرت ممانی سے بہت محبت و الفت رکھتی تھین۔ وہ لکھتی ہین کہ لوئزہ انسان کامل ہے۔ وہ سراسر نیکی اور خیر سے بھری ہوئی ہے۔ اور سوائے البرٹ کے کوئی شخص انکی برابری بے غرضی ہونے مین نہین کر سکتا۔

سوال تقرر ایجنسی

فرانس جانا [illegible]

لوئی فلپ شہنشاہ فرانس جلا وطن ہوکر انگلستان مین جابسا تھا۔ تو ڈیوک کنٹ سے اسکی بڑی دوستی ہوگئی تھی۔ اور اُسکی بہو ڈچس اولینس شہزادہ البرٹ کی سگی خالہ کی بیٹی تھی غرض کہ شاہ فرانس سے یہ تعلقات تھے۔ ملکہ معظمہ کی بڑی خوشی تھی کہ شہنشاہ فرانس سے فرانس مین جاکر ملین۔ جسکا خاندان آپکے خاندان کا ہمسر اور برطانیہ عظم کی شایستگی و تہذیب کی ترقی مین۔ اُن کی قوم کا ہمقدم تھا۔ جو تعلقات شہنشاہ فرانس اور ملکہ معظمہ کے درمیان تھے وہ اوپر بیان ہوچکے ہین اُنکے سبب سے اِن دونون کی ملاقات بڑی مسرتناک تھی۔ اسوقت حضرت علیا تو انگلش چینل مین سفر کررہی تھین۔ اور شہنشاہ فرانس **شارٹوڈی یومن ٹرپورٹ** مین آیا ہوا تھا۔ دونون قریب قریب تھے۔ ملاقات کا اچھا موقع ہاتھ لگا تھا۔ انگلش چینل مین شہنشاہ فرانس اپنی کشتی مین بیٹھکر ملکہ معظمہ کی پیشوائی کے لیئے آیا۔ اکثر خاندان شاہی کے ممبر اور مسٹر گیزو وزیر دولت خارجیہ اور لارڈ کولی سفیر انگلینڈ متعینہ فرانس اور اور افسر شہنشاہ کے ہمراہ تھے۔ ملکہ معظمہ اس استقبال اور خیر مقدم سے بڑی خوش ہوئین ؀

فرانس مین ملکہ معظمہ کا قیام پانچ دن سے زیادہ نہین رہا۔ وہ ۷ ستمبر ۱۸۴۳ء کو ختم ہوگیا اگرچہ بااخلاق لکھنے والون نے لکھا ہے کہ اس ملاقات سے ملکہ معظمہ اور عالیجناب کا مقصد یہ تھا کہ شاہ فرانس اور اسکے کنبے سے پوری ملاقات ہوجاے جنسے ہمیشہ نصف ملاقات بذریعہ خط وکتابت ہوتی تھی۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ اِن دو بادشاہون اور اُنکے وزراے کے درمیان ایک پولیٹیکل (سیاسیہ معاملہ) مین گفتگو ہوئی تھی۔ لوئی فلپ کا ڈپلومیٹک خواب شیرین یہ تھا کہ ملکہ معظمہ سپین **ازیبیلا** سے یا سپین کی کسی اور شہزادی سے اپنے کسی بیٹے کی شادی کرے۔ جسکے سبب سے اِن دونون ملکون کی قدیمی رشتہ داری ازسرنو تازہ ہوجاے۔ مگر انگلینڈ اس ناتے رشتے کو پسند نہین کرتا تھا جسکے سبب سے ایسے رشتے کے ہونے مین کچھ کھچاؤ ہوگیا تھا۔ فرانس مین جو ملاقات ہوئی۔ اسمین ملکہ معظمہ اور عالیجناب و ارل ابرڈین وزیر دولت خارجیہ انگلستان ایک طرف تھے اور شہنشاہ فرانس اور مسٹر گیزو وزیر دولت خارجیہ دوسری طرف۔ اس رشتہ کے معاملہ مین طرفین سے گفتگوئین ہوئین۔ جن کا حال عالیجناب کے اس خط سے معلوم ہوگا جو اُنھون نے انگلستان مین آکر بیرن سٹوک میر کو لکھا ہے کہ اس ملاقات مین کوئی پولیٹکل معاملہ سواے اسکے نہین پیش آیا کہ شہنشاہ لوئی فلپ نے ابرڈین پر یہ ظاہر کیا

اگر ملکہ سپین خود بھی اُسکے کسی بیٹے سے شادی کرنے کی خواستگار ہوگی تو وہ شادی نہین کریگا۔
جسکے جواب مین لارڈ ایبرڈین نے یہ کہا کہ آپکے بیٹون کے سوا ملکہ سپین جس شخص کو اپنا شوہر بنانا پسند
کرے گی اُسکو انگلستان منظور کرے گا۔ عالیجناب نے اپنے ایک دوست کو جرمن مین یہ لکھا کہ ہمارے آنے
کی خوشی کے مارے فرانس پھولا نہین سماتا۔ اخبار نویسون کے چھ رپورٹر یو مین مین موجود ہین جو
یہان کی ذرا ذرا سی باتون کو اخبارون مین چھپواتے ہین ✤

لارڈ بروہم نے کل مجکو لکھا ہے کہ فرانس کے سفر نے قابل تعریف اثر پیدا کیے ہین۔ اور اس
دانشمندانہ تدبیر کا میلان یہ ہے کہ دونون قومون کے دلون مین وہ بہتر اثر پیدا کرے ✤

ملکہ معظمہ اپنے سفرنامہ مین ایک دردناک واقعہ یہ بیان کرتی ہین کہ مجھ نوجوان مان نے
ملکہ فرانس کو دیکھا جسکا جوان بیٹا ڈیوک اورلینس ابھی لہلہا تا مرا ہے۔ مین نے اپنے بچون کی تصویرین
اُسکو دکھائین تو اُسنے مجھ سے کہا کہ خدا اُنپر اپنا فضل و کرم رکھے اور اُن کا داغ تمکو نہ دے۔ مین نے کہا
کہ میری آرزو ہے کہ میرے بچے آپکے بچون کے مثل ہون تو اُسنے کہا کہ مین یہ چاہتی ہون کہ آپکے
بچے میرے بچون کی مانند مان سے محبت کرنے مین ہون مگر وہ مان کو اپنا داغ دینے مین اُنکے مانند نہ
ہون۔ یہ کہکر وہ سرنگون ہوکر رونے لگین۔ اور کہنے لگین کہ سب کا مآل یہ ہے کہ جو خدا کی مرضی ہوتی
ہے وہی ہوتا ہے ✤

سپین کی شہزادیون کے باب مین ملکہ معظمہ کو بہت سی تکلیفین اٹھانی پڑین۔ اس باب مین
جو اُنھون نے خط و کتابت کی تھی اُسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نوجوان ملکہ نے اپنی معقول
وجہ سے شہنشاہ فرانس جیسے گرگ باران دیدہ کے دلائل کو باطل ثابت کردیا۔ وہ بڑا دفتر طول طویل
ہے اُسکا مختصر بیان آگے کیا جائے گا ✤

سپین کی ملکہ ازبیلا اور اُسکی ہمشیرہ الفینٹا کی عمرین ایسی تھین کہ اگر خاندان شاہی مین نہ ہوتین
تو اسکول ہی مین پڑھتین۔ مگر اس سبب سے کہ وہ خاندان شاہی مین سے تھین جسمین اکثر اس عمر مین
لڑکیون کے لیے شوہر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو یورپ کو ضرور تھا کہ اُنکے واسطے کوئی مناسب شوہر
تلاش کرتا۔ یہ لڑکیان بڑی عالی جاہ اور بلند مرتبہ تھین کہ اُنکے ساتھ شادی کرنیکے بہت سے خواستگار
تھے۔ جن مین سے ایک شاہ فرانس کا چھوٹا بیٹا موٹ پین سیر کا ڈیوک تھا جو چھوٹی شہزادی سے

شادی کرنی چاہتا تھا۔ اگرچہ بادشاہ نے اپنے اِس وعدے کا اظہار اچھی طرح کیا کہ مین اِس رشتہ کی اجازت جبتک نہین دون گا۔ کہ ملکہ سپین کی شادی نہ ہوجائے اور اُسکی اولاد وارث تخت وتاج نہ پیدا ہو مگر اِس وعدے کو ایفا نہ کیا جیسے کہ انگلستان کو یہ ناپسند تھا کہ فرانس کے بادشاہ کا کوئی ایسا رشتہ ملکہ سپین سے ہو۔ ایسے ہی شہنشاہ فرانس کو یہ ناگوار تھا کہ گوتھا کے کسی شہزادے کا کوئی ایسا رشتہ ہو جس سے انگلستان کی تمنا برآئے۔ گو فرانس وانگلینڈ کے وزراء خارجیہ نے ثالث بنکر یہ فیصلہ کردیا تھا کہ دونون سلطنتین اسپر راضی ہین کہ ملکہ سپین اپنے خاندان مین جس شہزادہ سے چاہے شادی کرلے اِس طرح شادی ہونے مین جزیرہ نمائے یوروپ مین کسی سلطنت کا تسلط وغلبہ زیادہ نہین ہوتا تھا لوئی فلپ نے عالیجناب سے کہا کہ میرے کنبے کو کل یوروپ نے خاندان سے خارج کرکے ملعون ومردود بنا رکھا ہو اور جیسے کہ کوڑھیون سے پرہیز کرتے ہین اُنسے ایسے بچتے ہین +

شاہ فرانس نے اِدھر اپنے مہمانون کو ایسے حسن اخلاق کی لوریان دیکر ایسا سلایا کہ اُس کو نہ دکھائی دیا کہ کیا اندر ہی اندر ہورہا ہے۔ اُدھر اپنی چال بازیان شروع کین کہ ملکہ لوئی کو جو سب جگہ نیک نام تھین۔ اور بلجیم کی ملکہ کو جو اپنے شوہر کے ساتھ ملکہ کے پاس آتی جاتی رہتی تھین۔ اپنی مطلب برآری کے لیئے سازش مین شریک کیا۔ تو اُنکے سبب سے ملکہ معظمہ پر اصل حال کھلا جسکی بابت شہنشاہ فرانس سے اُن کی خط وکتابت شروع ہوئی۔ جسکا ذکر آگے آئیگا شہنشاہ فرانس کے چھوٹے بیٹے کی شادی انفنٹا سے ہوگئی۔ عالیجناب البرٹ کی شہادت سے ثابت ہوتا ہو کہ **ارل ایبرڈین** نے فرانس کی ہر بات کو اسلیئے مان لیا کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ اہل فرانس کی پسند خاطر مین ہوجاؤن۔ کوئی شخص نہین جانتا تھا کہ انگلینڈ و مہ کرمین آگیا۔ عالیجناب خود جانتے تھے کہ اِس ملاقات کے نیک ثمرات ظہور مین آئینگے اِس دانشمندانہ تدبیر سے دونون کے دلون مین یگانگی وموانست پیدا ہوگی۔ اور منافرت دور ہوگی مگر اِس کا اصل حال دو سال بعد کھلا کہ اِس بات مین سارے خیالات غلط تھے۔ دونون ملکون مین لڑنے کے لیئے سامان جنگ تیار ہونے لگے +

ٹری پورٹ سے [illegible] معظمہ وعالیجناب دونون چلکر برائی ٹن مین جاکر چار دن ٹھیرے اور [illegible] چہارم کے پیولین کو آخر دفعہ دیکھا۔ یہان پردیس کا سفر اُن کا ختم نہین ہُوا۔ برائی ٹن سے وہ جہاز مین سوار ہوکر آوسٹن مین گئین۔ اپنے ماموں شاہ بلجیم سے برسل مین ملین اُنسے ملنے کا وعدہ بہت مدت سے

تھا جب اُنسے جدا ہوئی ہین تو اُنھون نے لکھا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ مین پھر ایسے شخص کی چھت کے تلے آئی جو بجائے میرے باپ کے تھا۔ قصہ طراز شارلٹ برونٹی جو برسل مین مقیم تھا ملاقات ہوئی اُسنے اُنکو خوشنا خندان وگویا دیکھا۔

۱۲ دسمبر کو جہاز مین بیٹھ کر بلجیم روانہ ہوئے اور وہان کے بڑے بڑے شہرون کی سیر کی اور اُنکی آئین بندی سے اور وہان کی قدیم عمارات دیکھنے سے دونون بہت مسرور و محظوظ ہوئے۔ اکتوبر ۵ کو پھر کیمبرج مین تشریف لائے۔ جہان مراسم آداب و تعظیم سے ملکہ معظمہ خود لکھتی ہین۔ کہ مین بہت خوش ہوئی۔ یونیورسٹی کیطرف سے عالیجناب کو ڈاکٹر اوف سول لا کی ڈگری ملی۔

ملکہ معظمہ اور عالیجناب نے یہان کے ڈوارڈین میوزیم (عجائب خانہ) کی سیر کی جسکا نہایت دلچسپ حال پروفیسر جیولوجی (علم طبقات الارض) سیجوگ یہ لکھتا ہے کہ میرے ماسٹر نے مجھے ایک خطرناک اطلاعنامہ بھیجا کہ جب عالیجناب یونیورسٹی کی ڈگری پا چکین گے تو وہ اور ملکہ ڈوارڈین کے عجائب خانہ مین وحشی جانورون کا ملاحظہ فرمائین گے۔ تم اُن کی آمد کے لئے رستہ صاف کرادو۔ اِس اطلاع سے میرے ہوش و حواس کے پلڑے اوپر تلے ہونے لگے۔ رستہ مین بہت کوڑا کرکٹ ٹوٹا پھوٹا اسباب پڑا ہوا تھا۔ آدھ آدھ اینچ گرد آلتی پالتی مارے ہوئے بیٹھی تھی۔ غرض مجھسے جس طرح ہوسکا راستہ کو صاف کرایا۔ بدبو کو خوشبودار چیزون کی بوتلون کو انڈیل کر دور کردیا۔ عجائب خانہ مین سب چیزون کو علی الترتیب رکھا۔ دروازہ پر جس سے ملکہ معظمہ تشریف لانے کو تھین۔ ایک تصویر اُن چوپاؤن کی لٹکی ہوئی تھی جو اب عنقا ہین۔ جن کا عرض پانچ فیٹ سے اور دھڑ کا طول ۱۲ فیٹ سے اور بلندی ۸ فیٹ سے زائد تھی۔ اِن کے پیر ایک ایک گز لمبے اور نیچے بڑے دراز اور اُنکی دم ایسی بڑی لمبی اور موٹی تھی جسکے برابر کسی مردہ اور زندہ چوپائے کی دُم لمبی نہین ہے مین اپنے اوپر کے کپڑون کی گرد جھاڑ جھاڑ کر سینٹ ہوس مین گیا۔ جہان عالی جناب کو ڈگری ملی تھی مین اُسکی مبارکبادی مین شریک ہوا اور پھر اُلٹا دوڑ کر تصویر مذکور کے قدمون کے تلے آیا چند سنٹ مین حضرت علیا اور اُنکا زمرہ شاہی آیا۔ وائس چینسلر سیوویل [illegible] ایک میلی جگہ دکھلائی جہان ڈھائی سو برس گزرے کہ ملکہ بیس نے پریسیڈنٹ بن کر ایک مذہبی قانون پاس کیا تھا۔ مین بھی ملکہ معظمہ کی تعظیم کے لیئے اتنا جھکا جس قدر [illegible] بدن کی تشریح نے اجازت دی

اور انکو تصویر مذکور کے قدمون تلے لایا۔ ملکہ معظمہ نہایت خوش و خورم معلوم ہوتی تھین ۔
ایک بڑے بارہ سنگھے اور پلے سی او سارس کو دیکھکر متحیر ہوئین ۔ اب پلے سی اوسارس
دنیا مین کہین نہین ملتا ۔ اسکا سر چھپکلی کا سا نہایت بڑا اور مگر مچھ کے سے دانت بڑے بڑے اور
سانپ کی سی گردن بہت بڑی لمبی اور ایک متوسط چوپایئے کا دھڑ اور دُم متناسب ۔ غرض ہر عضو حیرت
انگیز تھا ۔ حضرت علیا کے ملاحظہ کیلئے یہ چیزین جدید تھین ۔ ان کا شوہر پرانی دنیا کا عالم ہمراہ تھا ۔
وہ سوالات پوچھتا تھا ۔ اُنکے جوابات اخلاق سے سنتا تھا ۔ دو ایک چیزون مین اسنے میری یاد
کی امداد کی ۔ خاص کر فوسلون مین (فوسل اُن نباتات و حیوانات کو کہتے ہین جو طبقات ارض سے کھود کر
نکالے جاتے ہین اور وہ متحجر یعنے پتھر کی صورت مین ہوتے ہین) یہ میری خوش نصیبی تھی کہ مین
نے انگلستان مین جرمن کے فوسل اچھی طرح اُنکو ملاحظہ کرائے ۔ جب مضامین جدیدہ مین عالی
جناب اپنی استعداد علمی دکھاتے تھے ۔ تو ملکہ معظمہ اُسکو دیکھکر شاد شاد ہوتی تھین ۔ جب کوئی چیز
اُنکے دلپر اپنا نقشہ جماتی تھی ۔ تو وہ اپنے خاوند کو بلا کر پوچھتی تھین ۔ ایک مہیب لکھی خار وار اور پلیسی
او سارس کی گردن اور سر کو لمبا دیکھکر وہ متحیر ہوئین ۔ ملکہ معظمہ نے مجھسے پوچھا کہ پلے سی او سارس
کہان سے آیا ہے ۔ مین نے عرض کیا کہ مین ٹھیک نہین جانتا کہ کہان سے آیا ہے ۔ مگر مجھے یقین ہے
کہ نشیبی دنیا کے ڈیوپکل حیوانون نے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے کہ یونیورسٹی مین حضور جب قدم
رنجہ فرمائین تو انکی قدمبوسی کرے ۔ غرض سب طرح سے وہ یہان سے خوش و خورم روانہ ہو کر میری
نظرون سے غائب ہو گئین ۔ کیمبرج کی صرف تین روز اُنہون نے سیر کی ۔ اور پھر ونڈسر مین واپس
تشریف لائین ۔

نومبر ۱۸۴۳ء کے آخر مین (۲۸ ۔ نومبر سے یکم دسمبر تک) ملکہ معظمہ و عالیجناب دونون سر
رابرٹ پیل سے اُسکے وطن خاص ڈریٹن میسلو مین ملنے گئے ۔ جس سے پبلک مین اُنکی بڑی عزت
افزائی ہوئی ۔ یہان دونون کا قیام تھا کہ عالیجناب برمنگھم مین اس سبب سے گئے کہ فرقہ چارٹسٹ
کے سب منڈ اور سرغنہ یہین جمع تھے ۔ اور دنگا اور فساد مچا رہے تھے ۔ ایسی شورش گاہ مین عالی
جناب کا جانا حزم اور احتیاط سے بعید تھا ۔ مگر وہ جانتے تھے کہ عوام مین میرا دشمن کوئی نہین ہے
گو خواص مین بہت سے عہدہ دار و افسر میرے اعداء ہون ۔ مین وہان جاؤنگا تو عوام میری خاطرداری

کرینگے۔ غرض وہ بے دھڑک وہان چلے گئے۔ اُنکے جانے نے یہ سحر کا اثر پیدا کیا کہ جو لوگ برسرِ فساد
تھے اور دشمنی کے سبب سے کٹے مرتے تھے۔ سب برسرِ صلح ہو کر آپس مین متحد اور متفق ہو گئے۔ اور
ملکہ معظمہ کی قلمرو مین کوئی فرقہ ان سے زیادہ خیرخواہ نیک اندیش نہ تھا۔

ڈربے مین نئے سیر سے وہ پھر چاٹس ورتھ مین آئین۔ یہان اُنکو ایسی بڑی خوشی ہوئی۔ کہ ڈیوک
ولنگٹن اور میلبورن انکے ہم مہمان تھے لارڈ اور لیڈی پامرسٹون بھی موجود تھے۔ اگرچہ لیڈی
پامرسٹون سگی بہن میلبورن کی تھین۔ مگر اُنکی طرف ملکہ معظمہ کی نظر التفات نہ تھی۔ ایک رات کو بڑا بال
ہوا جسمین لارڈ مورپتھ (جو پیچھے ارل کارلائل ہوئے) اور لارڈ میڈیسن (جو پیچھے ارل گرینول ہوئے)
بعد ازان بڑے معتمد ملکہ کے وزیر ہوئے شریک ہوئے۔

ملکہ معظمہ نے یہان سب تکلفات شاہی کو برطرف رکھا۔ اور لیڈیون سے بے تکلف ملین اور انکے
ساتھ گائین بجائین۔ ڈنر مین کوئی لیڈی انسے زیادہ خوش لباس حسین نہین معلوم ہوتی تھی۔ دوسرے
دن صبح کو پیدل پھر کر فارم گھوڑسی خانہ و باورچی خانہ۔ باغ اور اور حصے شہر کے دیکھے۔ یہان ایک ہال
مین ملکہ معظمہ نے لارڈ لیوسن کے ساتھ ناچین۔ ایک میدان مین سرخ و سبز روشنی ہوئی جس نے
اپنا عکس وان فوارون پر ڈالکر ایک طلسم کا عالم دکھا دیا۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب اس روشنی کی سیر کو آئی
گریویل صاحب لکھتے ہین کہ لوگ صبح کو اُٹھے انھون نے دیکھا کہ کہین اس روشنی کا سامان موجود
نہ تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ رات کو روشنی ہی نہین ہوئی۔ راتون رات دو سو آدمی سارا روشنی کا سامان
اُٹھانیکے واسطے لگے۔ اور کل باغ اور مکان کو صاف کر گئے۔ یہ سارا کام ڈیوک کے باغبان جوزف
سے ہوا تھا۔ جو پیچھے سر پیکسٹن ہوا۔

ملکہ معظمہ سکاٹ لینڈ کے دارالاقامت بلوائر کیسل مین تشریف لائین۔ عالیجناب نے
شکار کرنے مین اپنا نام پیدا کیا۔ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ علم دوست خلوت پسند ہین انکو شکار
کی جوکھون کے اُٹھانے کا حوصلہ نہین ہے۔ اسلیئے ان لوگون کی نگاہ مین انکی وقعت نہ تھی کہ جو
انسان کی نیکیون کا بڑا حصہ یہی جانتے ہین کہ آدمی گھوڑے پر چڑھنا خوب جانتا ہو اور پیچ نالی
بندوق کو بے دھڑک خالی کرتا ہو۔ گو عالیجناب کو شکار کھیلنے کی طرف زیادہ تر میلان نہ تھا۔ مگر اب
اُنھون نے شکار کھیل کر لوگون کے دلون مین اپنی قدر و منزلت پیدا کر دی۔ سنٹوک مئیر لکھتے ہین

کہ اس قدر و منزلت کا پیدا کرنا خالی از منفعت نہ تھا اسلیئے کہ انگریزی قوم کا ایک پیشہ و ہنر لومڑیون کا شکار کرنا بھی ہے گھوڑے کی شہسواری عالیجناب کو ایسی آتی تھی کہ جس حال مین سوار گر پڑتے ہین وہ گھوڑے پر اپنی پٹڑی جمائے بیٹھے رہتے ہین*

ونڈسر مین فارم کا نمونہ

عالی جناب البرٹ کو فنون زراعت کے مطالعہ سے دلی محبت تھی۔ اُنھون نے دیکھا کہ انگلینڈ مین یہ فنون بڑے تنزل کی حالت مین ہین لیسلئے وہ انکی ترقی کے درپے ہوئے۔ ونڈسر مین بطور نمونہ کے ایک فارم قایم کیا جس سے اُنھون نے ثابت کیا کہ اگر عقل کے ساتھ وہ اُصول کام مین لائے جائین جو زمانہ حال کے سائنس نے اولوالعزم لوگون کے لیئے قائم کیئے ہین تو ملک کی پیداوار مین کسقدر ترقی ہوسکتی ہے۔ زراعت کی نمائشون مین عالیجناب جو پیداوار دکھاتے تھے وہ اور سب لوگون کی پیداوار سے سبقت لیجاتے تھے۔ اُنکی کوئی خوشی اس سے زیادہ نہ تھی کہ وہ زراعت مین انسان کے لیئے کوئی عجیب ایجاد کرکے دکھائین۔ سنہ ۱۸۴۸ء مین ونڈسر مین یہ فارم قائم کیا تھا۔ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ء مین وہ بیرن سٹوک میر کو لکھتے ہین کہ اس فارم کے سبب سے مویشی کی قیمت بہت بڑھ گئی تھی۔ اور پارک مین جن زراعتی چیزون کا مین نے نیلام کیا تو مجھے بہت نقد روپیہ نفع کا ہاتھ لگا۔ لیڈی بلوم فیلڈ اپنے روزنامچے مین لکھتی ہین کہ مین حضرت علیا اور عالیجناب کے ساتھ اس فارم کے پرندخانے کی سیر دیکھنے گئے تو وہان کبوتر ایسے ہلے ہوئے دیکھے کہ وہ عالی جناب کی ٹوپی پر اور ملکہ معظمہ کے کندھے پر بیٹھ جاتے تھے۔ یہ فارم بھی دونون میان بی بی کے لیئے عجب دل بہلانے کا مقام تھا۔ عالیجناب کے مرنیکے بعد بھی یہ فارم حضرت علیا کی توجہ عالی سے زندہ رہا۔ ان کے بیٹے نے اسکے حال پر باپ سے کم توجہ نہین کی۔ اب تک یہ فارم بتلاتا ہے کہ ملک کی پیداوار مین بڑھنے کی کہان تک قوت ہے*

ملکہ معظمہ کی گھریلو خوشیان اور انکے بچون کی ذہانت کی باتین اور شوخیان۔

انسان کی بڑی خوشی یہ ہے کہ اُسکے سب گھروالے خوش ہون ایسے ہی گھر کے دائرہ مین بچون کی ہنسی خوشی کی آوازین سرود و نغمہ سے زیادہ روح کو خوش کرتی ہین۔ یہ گھر حضرت علیا ہی کا ہے کہ جس مین معلوم ہوتا ہے کہ خود خوشی نے اپنا گھر بنالیا ہے۔ اُنکے سب بچے تندرست تازہ و توانا خوش و خورم تھے۔ عجب عجب طرح کی پیاری باتین و شوخیان کرتے تھے۔ سب ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات معلوم ہوتے تھے۔ انکی پلوٹھی کی صاحبزادی کی بچپنے کی باتین غضب ذہانت کی قابل یاد ہین۔ ایک دن ڈیوک ولنگٹن کے روبرو انکو لائے تو اُنھون نے ڈیوک کو خوب گھورا۔ اور اپنا ہاتھ ڈیوک کیطرف

اِس طرح پھیلایا۔ جیسے کہ اُنکی مان بچپنے مین اُنکی طرف پھیلایا کرتی تھین۔ اِس کمن سال بزرگ منش
نے جھک کر اُنکو پیار کیا اور بوسہ لیا اور کہا کہ مجھے یاد رکھنا۔ ایک دفعہ ایک میجر نے کھلونے کا بکس
تحفۃً اُنکے دینے کیلیئے دیا وہ اُسکے شکریہ ادا کرنیکے لیئے بھیجی گئین۔ وہان سے آنکر اپنی مان سے کہنے
لگین کہ مین اپنا سپیچ دے آئی۔ ڈھائی برس کی عمر مین یہ کہنا کہ سپیچ دے آئی۔ تعجب دلاتا ہی۔ اِس
شہزادی کو مناسب موقعون پر اپنا حفظ مراتب کا خیال ابتدائے عمر سے رہتا تھا۔ ایک دفعہ سواری
مین ملکہ معظمہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی جا رہی تھین کہ حضرت علیا نے اُنکو پیار سے مسی کہکر پکارا تو اول
دفعہ کے پکارنے سے وہ خبر نہین ہوئین کہ مجھے کس نے پکارا ہے۔ جب مان نے دوبارہ مسی کہکر
اُنہین پکارا تو وہ غصہ کا مونہہ بناکے کہنے لگین کہ مین مسی نہین۔ مین پرنسس روائل (ایسی شہزادی جو
بادشاہ کے ہان پلوٹھی کی پیدا ہو) ہون۔ تین برس کی عمر مین فرانسیسی زبان فرفر بولتی تھین۔ ایک
دن ایک کتاب کے پڑھنے مین ایک ملازمہ حاج ہوئی تو اُسکو ہاتھ سے پرے ہٹاکر صاف فرانسیسی زبان
مین کہا کہ میرے پڑھنے مین مخل نہ ہو۔

ملکہ معظمہ نے شاہ بلجیم کو لکھا کہ میری مسی نے ایک مشکل فرانسیسی شعر یاد کر لیا ہے جس کا
مضمون یہ ہے کہ میرے پاؤن کے نیچے تصویر خود بخود اپنے تئین کھول رہی ہے۔ ایک دن وہ
اپنے چھوٹے سے ٹٹو پر سوار چلی جا رہی تھین اور اُنکے سامنے سے ہو کر گائین بھیڑین گزرتی تھین تو
اِس محل پر اُنہون نے وہ فرانسیسی شعر پڑھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا بلا کی وہ مضمون فہم تھین
لیڈی بلوم فیلڈ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین اور وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ سواری مین جاتے تھے
کہ ہمنے اُنسے باتین کرنے مین بے اعتنائی کی۔ اور وہ اُنسے باتین کرنے لگے تو اُنہون نے کہا کہ یہان
درختون مین بلی ہے۔ ہم سب اُنکی طرف متوجہ ہوتے تو جلدی سے کہا کہ حضرت علیا کی زیارت کے
لیئے بلی چلی آئی ہے۔ اِس نوعمری مین اُنکی قوت متخیلہ کی قدرت کو دیکھیے کہ اپنی طرف متوجہ کرنیکے
لیئے کیا دور کی سوجھی ہے۔ گاڑی مین چلتے چلتے اِدھر اُدھر دیکھ کر لیڈی ڈن مورم سے کہا کہ مجھے
پھولون سمیت جھاڑی لادو۔ لیڈی نے کہا کہ سواری ایسی تیز رو ہے کہ مین وہ نہین لا سکتی۔ تو
اُنھون نے کہا کہ اُنکے پاس کی بیٹھی ہوئی لڑکیون سے منگادو۔

اِس شوخیِ طبع کو دیکھیے کہ ملکہ معظمہ کا قیام ونڈسر مین تھا محل مین ایک نہایت معزز ڈاکٹر برون

آتے تھے۔ بے تکلفی کیوجہ سے عالیجناب انکو برون کہکر مخاطب ہوتے۔ شہزادونے بھی باپ کی طرح ان کا نام برون لیکر باتین کرنی شروع کین۔ ملکہ معظمہ نے یہ سُن کر اُنکو منع کیا کہ ڈاکٹر صاحب سے اِس طرح نہ مخاطب ہوا کرو۔ اگر پھر ایسا کروگے تو بچھونے مین خواب گاہ مین بھیجدیے جاؤگے جب دوسرے دن صبحکو ملکہ معظمہ کے روبرو ڈاکٹر صاحب آئے تو شہزادی نے انکو برون کہکر گڈمونگ کہا۔ اِس پر ملکہ معظمہ نے اپنی آنکھین دکھائین تو وہ کھڑی ہوئین اور کہا کہ برون گڈ نائٹ مین سونے جاتی ہون اور خوابگاہ مین خود چلی گئین تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ وہ سزایاب ہوئی ہین ؞

ونڈسر مین سال کے آخر مین ملکہ معظمہ سے آٹھ انڈین چھپ لی واتوم ملنے آئے جن مین پانچ سردار اور دو عورتین اور ایک چھوٹی لڑکی تھی۔ اور ایک وحشی اور ساتھ تھا۔ مسٹر کالٹن انکے ساتھ ترجمان تھے۔ ان مین سے ایک سردار نے سپیچ دی کہ مہا آتما نے ہم کو ایک بڑے تال (بحر اطلانطک) سے بخیر و عافیت پار اُتارا کہ ہمنے اپنی مادر کلان (ملکہ معظمہ) دیکھین جسکے دیکھنے کی مدتون سے ہمکو لو لگی ہوئی تھی۔ ہم نے انگلستان مین ہر چیز کو اپنی امید سے بہت بڑا دیکھا۔ ونگ وام (ونڈسر) کے دیکھنے سے ہم بہت خوش ہوئے وہ بہت ہی عظیم الشان رفیع المکان ہے۔ ہم اپنے وطن کو بڑے خوش خوش جائینگے۔ ہم اپنے مہا آتما کا شکر ادا کرتے ہین کہ ہمارے پاس کھانے پینے کو خاطر خواہ ہے۔ فقط

عالیجناب نے اِن سب مہمانون سے ہاتھ ملائے۔ وہ انگریزون کیطرف سے لڑے تھے۔ کہتے ہین کہ وہ بڑے سنجیدہ اور باوقار معلوم ہوتے تھے۔ اُن کے سرون پر کھالین بطور پرون کے لگی ہوئی تھین اور ایک سردار کے پاس چھوٹا سا ادرین بھی تھا۔ یہ سردار دو دفعہ جنگی ناچ ناچے جنکو ملکہ معظمہ دیکھکر متحیر و مسرور ہوئین ؞

عجیب وحشیوں کی ملکہ معظمہ سے ملاقات

۵- جنوری ۱۸۶۳ء کو حضرت علیا گاڑی مین سوار جاتی تھین کہ کوچبان غلطی سے گاڑی کو ایسی جگہ لے گیا کہ اُسکا پہیہ خندق مین چلا گیا جس سے گاڑی اُلٹ گئی۔ کوچبان نیچے گرا کر نیل آرتھ نوٹ نے حضرت علیا کو بال بال بچا لیا۔ ملکہ معظمہ نے اِن آدمیون کو انعام دیا جنھون نے گاڑی کا پہیہ خندق سے نکالا ؞

۱۸۶۳ء ایک حادثہ خطرناک سے ملکہ معظمہ کا بچنا

۲۹- جنوری ۱۸۶۳ء کو عالیجناب کے والد ڈیوک ارنسٹ سیکس کوبرگ کے پاس ساٹھ برس کی عمر مین دفعتہً

پیغامِ اجل آیا۔ انکے دونون بیٹے اُن سے بڑی محبت رکھتے تھے۔ اُن کا مرنا دونون بھائیون کے لیئے ایک صدمۂ جانکاہ تھا۔ خاصکر عالیجناب کے لیئے اسواسطے کہ انگلینڈ مین لوگ اسنے ناآشنا رہتے تھے کہ کوئی انکا اس رنج مین غم بٹانے والا نہ تھا۔ ہان ملکہ معظمہ کو انکی برابر غم پدر مجازی کے مرنے کا تھا۔ ۴۔ فروری کو عالیجناب نے سٹوک میر کو خط لکھا۔ کہ خدا ہمکو ایسی طاقت دے کہ ہم اس اندوہ والم کے متحمل ہوسکین۔ مجھے بڑا سخت رنج یہ ہے کہ باپ کی صورت مرتے ہوئے نہین دیکھی۔ نہ مین نے انکی آنکھین اُسوقت بند کین۔ نہ مین اُسوقت موجود تھا۔ کہ پس ماندون کو مین تشفی دیتا۔ اور وہ مجھے تشفی دیتے۔ یہان ہم دونون میان بی بی بیٹھے اُنکے لیئے روتے ہین۔ اور بہت آدمی ہمارے گرد ہمکو غمزدہ دیکھتے ہین۔ مگر انکا دل ہماری غمخواری کیلئے پتھر ہے۔ اگر اسوقت کوئی سچا ہمدرد دلسوز دوست پاس ہو تو دلکو بڑی تسکین ہو۔ اگر آپ اس مصیبت کے وقت مین آسکین تو تشریف لائیے مین آپکے اس یقین مین شریک ہون کہ میرے باپ کا بڑھاپا ناخوش وغمزدہ ہوتا۔ میرا ایمان بھی ایسا مضبوط نہین تہا کہ مین یہ یقین کرتا کہ خدائے تعالی ہمارے سب کام ہمارے فائدون کے لیئے کرتا ہے معلوم نہین کہ انکے زیادہ جینے سے کیا ہوتا۔ اس سے کچھ تسکین ہوتی ہے۔ طوفان نے اصل ڈالے کو توڑ ڈالا۔ اُسکی ڈالیان دنیا مین پھیلی ہوئی پراگندہ ہین وہ جدا جدا اپنی جڑین جما سکتی ہین۔ میری محبت الفت ان سب کو اکٹھا رکھیگی۔ ہمارے لیئے درحقیقت دنیا مین سچی خوشی نہین۔ افسوس ہے ہر روز کا تجربہ بالجبر دکھاتا ہے کہ آدمی کیسے شریر ہین۔ وہ سارے بہتان وافترا جو خیال مین آسکتے ہین ہمارے لیئے خاصکر میرے لیئے جمع کرتے ہین۔ اگرچہ میری پاک نیت وبزرگ مقاصد کی آگہی ان حملون کی زد سے مجھے اونچا اٹھائے رکھتی ہے۔ مگر پھر بھی ان کی غلط بیانیون سے میری دل آزاری ہوتی ہے میری عزیز جان بی بی۔ تنہائی اور میرا رنج اُسکی دلخراشی کررہا ہے۔ آپ آئیے۔ اسوقت آنسوؤن نے مجھے اندھا کررکھا ہے۔ اسلیئے عریضہ نیاز کی بدخطی کا قصور معاف ہو۔ حضرت علیا کہتی ہین کہ مین انکے لیئے ہمہ چیز ہون۔ اگر مین ایسا ہوسکون تو مجھے بڑی خوشی ہے۔ لیکن مین اپنے حال مین ایسا بدحال ہورہا ہون کہ کسی کام کا نہین رہا۔ عالیجناب اس اپنے رنج والم مین حضرت علیا سے بڑی تسکین پاتے تھے۔ وہ ایک اپنے عزیز کو لکھتے ہین کہ حضرت علیا نے میرے رنج والم کو بہت بٹایا۔ وہ میرے لیئے تسکین کا فرشتہ ہین۔ وہی میری حیات کا سرچشمہ ومدار ہین۔ مجھ مین اور ان مین وہ یگانگت ہے کہ

کسی چیز کی آرزو باقی نہین رہی۔ میری اور اُنکی روحین ایک ہوگئی ہین +

باپ کے مرنیکے بعد عالیجناب کو اپنے وطن کوبرگ جانیکی ضرورت اس سبب سے تھی کہ اپنے بھائی کو جسکے ہاتھ مین ابھی عنان حکومت آئی تھی۔ ہدایتین کرین۔ شادی کے بعد ملکہ معظمہ سے عالی جناب ایک دن کو جدا نہین ہوئے تھے۔ اسلیئے اُنکی جدائی اُنکو پہاڑ معلوم ہوتی تھی۔ مگر اُنہون نے اسوقت یہ رنج گوارا کیا۔ اور شوہر پر اپنے وطن جانیکا تقاضا کیا۔ ۲۸۔ مارچ ۱۸۴۴ء کو وہ انگلینڈ سے روانہ ہوئے دوسرے دن لیڈی لٹل ٹن قصر بکنگھم سے لکھتی ہین کہ ملکہ معظمہ ایسا نمونہ ہین کہ ساری بیبیان اُن کی نقل اُتارا کرین۔ وہ اپنے شوہر کے سفر سے ایسی متاثر ہوئین کہ اُنکی صورت مصیبت زدون کی سی معلوم ہونے لگی۔ وہ خود غرض نہین۔ اُنہون نے خود خاوند کے جانیکے لیئے ہمت بندھوائی رخصت کے وقت وہ بڑے پیار سے ملین۔ اب وہ اُنکے انتظار مین گھڑیان گن رہی ہین۔ اس مہاجرت مین میان بی بی کے درمیان خط وکتابت بڑے شوق ومحبت کی ہوئی ہے۔ عالیجناب ہی صرف اس بات کو جانتے تھے کہ میرے فراق کے سبب سے میری عاشق زار بی بی کا دل بتاشے کی طرح گھلا جاتا ہی مین اسکو کسیطرح خوش نہین کرسکتا۔ جدائی کا پہلا ہی دن تھا کہ اُنہون نے ڈوور سے یہ خط لکھا +

بیچاری بچی۔ مین جسوقت یہ خط آپ کو لکھہ رہا ہون اسوقت آپ لنچ کھانے بیٹھی ہونگی اور جس جگہ مین کل بیٹھا تھا وہ خالی دیکھہ رہی ہونگی۔ مگر مجھے امید ہے کہ آپکے دل مین میری جگہ خالی نہوگی۔ جہاز مین مجھہ مین اور آپ مین ظاہری ہجر ہے مگر دلون مین وصل ہو۔ مین آپسے بمنت عرض کرتا ہون کہ آپ صبر سے اپنے دلکو سنبھالے رکھین اور جہان تک ہوسکے اُسکو اور کامون مین مشغول رکھین +

اس خط کی تحریر کے وقت جدائی کے دنون مین سے آدھا دن گزر گیا اور آپکے پاس خط کی رسید کے وقت تک ایک پورا دن گزر جائے گا۔ جب تیرہ دن اور گزر جائینگے تو آپسے آنکر پھر گلے ملونگا +

قصر بکنگھم مین عالی جناب کے جانیسے دو روز پہلے ملکہ بلجیم آگئی تھین کہ ملکہ معظمہ کا دل تنہائی مین بہلائین۔ ۱۱۔ اپریل کو گوتھا مین عالیجناب پہنچے۔ بھائی۔ سوتیلی مان۔ سوتیلی نانی اور اور رشتہ دارون سے ملکر خوش ہوئے۔ اُسوقت اُنکے بھائی نے اپنی تحریر کے اندر اُنکے حال کی تصویر بنائی ہے جو نیچے لکھی جاتی ہے +

جب اِس زمانہ کے آدمی مرجاینگے تو شہزادہ البرٹ کو کون جانیگا کہ وہ کیا تھا؟ اِن کے خطوں اور سپیچوں اور تحریروں سے جو شخص اُنکا حال اخذ کرکے لکھیگا۔ وہ اُنکے خاص وضع کے بزرگ کاموں کا ذکر کریگا۔ اور اُسوقت قطعی شہادت سے بھی استنباط کرکے کوئی شخص صحت کے ساتھ یہ نہیں خیال کرسکتا کہ اُسکی طبیعت میں کونسی متضاد صفات ہم پہلو ہوتی تھیں۔ اور اُسکے دل میں کونسے متناقض خیالات آپس میں جنگ کیا کرتے تھے۔ اُسکی پسندیدہ ملائمت کے ساتھ درشت نکتہ چینی اِس طرح توام تھی کہ علم روحانی کا ایک معما مرتب ہوتا تھا۔ اسکی وہ محبت جسپر وہ دل و جان سے قربان ہوتا تھا موذی سرد مہری سے بدلجاتی تھی جلیل القدر عالی مرتبت آدمیوں کے پیچھے جو طوفان غیب و تحریص انسان کے ذلیل و حقیر سمجھنے کی لگی ہوئی ہیں۔ اسکی سرحدوں پر وہ آجاتا تھا۔ لیکن میں نے اپنی زندگی میں کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اُسکی برابر انسان کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہو۔ اُسکی روح میں اہل جہان کی وہ دوستی کام کرتی تھی جو بالکل مستحسن و شریف ہے۔ اُسکو ہمیشہ آدمیوں کے راحت و آرام پہنچانے کا خیال رہتا تھا۔ مگر وہ خاص آدمیوں کے ساتھ بیدردی بھی کرتا تھا۔ اِسمیں ذکاوت و منطقی فہم کے جوہر تھے۔ وہ اور بڑے بڑے آدمیوں کی رایوں اور کاموں کی اپنے بیدرد و درشت دلائل سے دھجیاں اُڑا دیتا تھا۔ اسکا دل ارغنون باجہ تھا جس میں سارے سُر عقل اور دانش سے بھرے ہوئے تھے۔ سب کی نَے ایک تھی۔ اگرچہ وہ پولیٹکس (سیاسیہ) وآرٹس و سائنس میں نکتہ چینی و عیب جوئی بے رحمی سے کرتا تھا۔ لیکن پھر بھی اُسکا کوئی دوست جو اِس کو اچھی طرح جانتا ہوگا ایسا نہوگا کہ وہ نہ سمجھتا ہو کہ وہ نہایت ذہانت و ذکاوت سے خوب غور و فکر کرکے اپنی رائے قائم کرتا تھا۔ دروغ آمیز باتوں سے نفرت کرنا اور جھوٹ کی حقارت کرنا اسکی جبلی خصلت تھی۔ وہ رواجی باتوں کی تقلید کا پابند نہ تھا۔ اِسکی رائے کے آگے اور آدمیوں کی رائے اور افعال کا ضعف بہت جلد ظاہر ہوجاتا تھا۔ ہمیشہ اُسکی انسان کی زندگانی کے معاملات سے جنگ و جدل رہتی تھی۔ وہ اسکے نتائج نکالنے میں خود رائے اور شدید لڑائے تھا۔ وہ ذہنی اور عقلی مسائل میں مستغرق رہتا تھا۔ اسلیئے اسکے دوامی مقاصد میں خوش باشی و عیش بازی کم ہوگئی تھی۔ میں اِس رائے سے خائف ہوں کہ میرے بھائی کی طبیعت کی قدرتی شرافت انگریزوں کی طرح رہنے کے خیال کے قالب میں ڈھلکر پژمردہ ہوگئی تھی۔ مگر بادشاہ لیوپولڈ کے خط میں یہ ایک فقرہ موجود ہے کہ انگلش میں (انگریز) نہیں جانتا کہ خوش طبعی کے معنے کیا ہیں۔ جب ایک ہنستا ہے تو دوسرا اُس کا

ہم شہر جل کر خاک ہو جاتا ہے - تہوار و عید و خوشی کے دن بھی اسکو تکلیف ہوتی ہے - اگر تکلیف مین
تخفیف ہوتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ تیوہار اچھی طرح ہو گیا - گویا تیوہار بھی کوئی مشکل کام تھا جو سرانجام ہو گیا
امریکہ مین انگریزون کا حال انگلستان سے بدتر ہے کہ شاذ و نادر ہی کوئی خوش طبع آدمی ہوتا ہوگا -
انسان کی زندگی کے ایک حصہ کا یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ وہ اس نعمتِ الٰہی سے محروم ہو کر بے ضرورت
ناخوشی مین زندگی نہ بسر کرے ٭

اس مضمون کا کاتب ایک اجنبی ملک کا رہنے والا انگریزون کے خصائل سے ناواقف تھا
اس سبب سے اُسنے مضمون کے بعض حصے اپنی نافہمی کے باعث سے غلط لکھے ہین - مدت گزری کہ
پہلے ایک حکیم لکھ گیا ہے کہ انگریز اپنی زندگی کو غمزدگی کے ساتھ بسر کرتے ہین - مگر انگریز تو ایسے خوشی
پسند ہین کہ اُنہون نے اپنے ملک ہی کا نام خوش باش انگلینڈ رکھا ہے ٭

عالیجناب جرمن مین زیادہ دنون ٹھیرے نہین - ۱۱ - اپریل ۱۸۴۴ء کو واپس تشریف لائے
وہ خود اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ مین اس تاریخ ۶ بجے واپس آیا - اور سب اپنے اہل و عیال کو خوش
پایا - جناب ملکہ معظمہ نے بھی اپنے روزنامچہ مین یہی حال لکھا ہے ٭

خانہ داری کی اصلاحین

حضرت علیا نے اپنے گھر مین یہ اصلاح خیر کے لیئے کی کہ مختلف کارخانون مین جو بہت سی
روٹیان کھانیسے بچ رہتی تھین - اور اناپ سناپ بکتی تھین اُنکی فروخت کو بند کر دیا - اور حکم دیدیا کہ لندن
کے خیرات خانون مین وہ بھیجدی جایا کرین - ملکہ معظمہ کے باورچی خانہ کا خرچ شاہانہ فیاضی کے ساتھ
رہتا تھا - اُسکے چولھون مین کبھی آگ نہ بجھتی تھی - بخت نصر بادشاہ کی بھٹیون کی طرح وہ ہمیشہ روشن
رہتے تھے - تیس بڑے بڑے پارچے گوشت کے بھونے جاتے تھے - مری صاحب کہتے ہین کہ آخر
سال ہین ڈنرون مین ایک لاکھ مہمانون نے کھانا کھایا - اسمین تو مبالغہ معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک
نہین کہ بالون اور سپرون کے سوائے دسترخوان شاہی پر کھانیکے لیئے جتنے منہ چلتے تھے اُن کی صحیح
فہرست روزمرہ کے لیئے بنا کرتی تھی ٭

سالگرہ کیلئے تصویرین

عالی جناب کے انگلینڈ سے جانیکے بعد ہی عنقریب حضرت علیا کی سالگرہ ہونیوالی تھی - اسمین
نذر دینے کیلیئے عالیجناب نے دو تصویرین بنوائین - ایک تصویر فرشتون کی - دوسری اپنی - کلیر مونٹ
مین سالگرہ کے دن یہ تصویرین دونون نذر مین دی گئین - ایک تصویر عالی جناب کے پورے قد کی تھی

انگلستان مین ملکہ معظمہ کی ملاقات کیلئے شاہ سیکسن و شہنشاہ روس کا آنا

جس مین زرہ بکتر لگا ہوا تھا - ایسی تصویر بننے کی خواستگار ملکہ معظمہ بہت مدت سے تھین اس کو دیکھکر اُنہون نے بہت خوش ہوکر یہ فرمایا کہ وہ میرے شوہر کی اصلی صورت سے ایسی اشبہ ہے کہ کوئی اور تصویر نہین - فرشتون کی تصویر کی طرز قدیم زمانہ کی تھی - اس مین فرشتے خیر و برکت اور صحت کو تقسیم کر رہے تھے ؂

اِسوقت قصر بکنگھم مین شاہ سیکسن کے آنے کی امید تھی - سو وہ یکم جون ۱۸۴۴ء کو آگیا اور صرف دو روز پہلے ملکہ معظمہ اور عالی جناب نے جب یہ خبر سُنی کہ شہنشاہ روس اُنکی ملاقات کے لیئے چلا آتا ہے - تو اُنکو حیرت ہوئی - اور وہ اُسکے انتظار مین ہروقت چشم براہ رہنے لگے - وہ پہلی جون کی رات کو آگیا - اور اپنے سفیر کے مکان مین فروکش ہُوا - دوسری جون کو عالیجناب البرٹ سفیر روس کے مکان پر گئے - زینہ کے اوپر یہ دونون جلیل القدر و الاشان آپس مین ملکر بڑے خوش ہوئے - زار روس نے اپنے دونون ہاتھ شہزادہ البرٹ کے گلے مین ڈالکر بڑے پیار و اخلاص سے گلے لگایا - شہزادہ بھی بڑی تعظیم سے تسلیم و کورنش بجالایا - شہنشاہ نے اپنے آنے کی اطلاع بہت ہی کم دنون پہلے سے دی تھی اسلیئے اُسکے استقبال کا سامان یہان کچھ نہین کیا گیا تھا - جب وہ آگیا تو ملکہ معظمہ نے بڑی آرزو کے ساتھ اُس سے یہ درخواست کی کہ وہ قصر بکنگھم مین قیام فرما ہو - وہ عالیجناب کے ساتھ قصر مین آیا مگر رات کو پھر اپنے سفیر کے مکان پر چلا گیا - اور اُن کمرون مین جو قصر مین اسکے لیئے آراستہ کیئے گئے تھے نہ رہا - مگر تیسری جون کو شہزادہ البرٹ اسکو ونڈسر مین جہان ملکہ معظمہ تشریف رکھتی تھین لے آیا - مدت ہوئی کہ جب زار روس گرینڈ ڈیوک تھا تو انگلستان مین سیر کرنے آیا تھا - اِسوقت یہان آنیسے اسکا مطلب یہ تھا کہ ٹرکی کے باب مین انگلستان کی نیت کو دریافت کرے کہ کیا ہے - جب سے کہ روس کی سلطنت صاحب صولت و شوکت ہوئی تھی - اُسکا ترکی پر دانت تھا کہ اسکو کھاکر ہضم کرنے یہ اُسکی اُولوالعزمی اور مصلحت ملکی تھی کہ بحر میڈیٹرینین کے اعظم بندرگاہون پر قبضہ کرے اور اُس کے ساتھ یہ مذہبی خیال بھی تھا کہ قسطنطنیہ سے مسلمانون کو خارج کرکے عیسائیون کو تقویت دے اسمین ذرا بھی شبہ نہین کہ نکولاس زار روس یہ تحقیق کرنا چاہتا تھا - کہ اگر وہ سلطنت عثمانیہ پر حملہ کرے تو اُس صورت مین انگلستان غالباً کسطرف ہوگا - بعض مورخ لکھتے ہین کہ اُسنے یہ کہا کہ مین یہ نہین چاہتا کہ ترکون کی زمین کا ایک چپہ کے برابر بھی قبضہ مین لاؤن مگر مجھے یہ بھی گوارا نہین کہ کوئی دوسری سلطنت

بھی اسکی ایک انچ پر قبضہ کرے۔ اسمین دوسری سلطنت کا اشارہ فرانس کیطرف تھا جو محمد علی خدیو مصر کی حمایت کر رہا تھا۔ اس کہنے سے غرض یہ تھی کہ انگلستان سمجھ جائے کہ مصرمین فرانس دست اندازی کر کے یہ چاہتا ہے کہ ہندوستان جانیکا راستہ انگریزون کا بند ہو جائے۔ اس کا بڑا مطلب یہ تھا کہ سلطنت عثمانیہ کے تباہ کرنے مین انگلستان کو اپنا حامی بنالے۔ مگر انگلستان پر وہ ایسا اعتماد نہین کرتا تھا کہ وہ اس اپنے سارے منصوبے کو صاف صاف بیان کرتا۔ اسکے سوالون کے جواب عالیجناب وسر رو برٹ پیل۔ اور لارڈ ایبرڈین نے بڑے سوچ بچار کر کے حزم و احتیاط سے دیئے زار روس عالیجناب کی حاضر جوابی سے ایسا متحیر ہوا کہ اُس نے لارڈ ایبرڈین سے کہا کہ کاش یہ شہزادہ میرا بیٹا ہوتا۔ اُس نے عالیجناب سے کہا کہ امید ہے ہم اور تم دونون میدان جنگ مین ایک ہی طرف ہون گے۔ اسکا یہ جواب کہ سرے سے میدان جنگ ہی نہونگے۔ اُنکے مُنہ سے نکلتے نکلتے اس سبب سے رہ گیا کہ اس کہنے مین زار روس کی ساری پولیسی کی حقارت ہوتی ❊

شہنشاہ روس کی عجیب عادت سیدھی سادی اور اپنے اوپر سختی اُٹھانے کی تھین۔ زمین پر عمر بھر وہ سویا۔ ایک چمڑے کا تھیلا اصطبل کی گھانس پھونس سے بھرا جاتا تھا۔ اور وہ کیمپ کے بچھونے پر بچھایا جاتا۔ اُسپر وہ سوتا۔ کبھی اس طرح کے سونیکو ترک نہین کیا۔ ہر منزل مین یہ تھیلا ساتھ چلتا جب وہ غیر سلطنتون کے بادشاہون سے ملنے جاتا تو بھی وہ اسیطرح سوتا۔ اُسنے شاہ سیکسن اور پرنس البرٹ سے یہ کہا کہ جب لوگ میرے سامنے کیئے جاتے ہین تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اور شام کے لباس پہننے سے تو مین اپنے تئین بہنگم جاننے لگتا ہون۔ لباس پہننے کی عادت مجھے ایسی ہوگئی ہے کہ اُسکے بغیر مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے میری کھال اُتار لی ہے۔ وہ کورٹ مین بھی سپاہیانہ لباس پہنے آتا۔ اور اُسکے پہننے کی معذرت بڑے اخلاق سے کرتا ❊

ملکہ معظمہ کے دل پر اس مہمان کی صورت و سیرت کا جو نقشہ جما اُسکو وہ اپنے ماموں شاہ لیوپولڈ کو ۱۱ جون کے خط مین یہ لکھتی ہین کہ زار روس کے باب مین میری اور البرٹ کی رائین ایک ہین مین اس ملاقات کے برخلاف تھی۔ مجھے اندیشہ تھا کہ اس سے کوئی تہلکہ نہ پڑجائے ابتدا مین شہنشاہ کے پسند کرنے کا خیال میرے دلمین نہ تھا۔ مگر ایک گھر مین رہنے سہنے اور خلا ملا ہونے سے مین نے زار روس کو جانا کہ وہ کیا ہے اور زار روس نے مجھے پہچانا کہ مین کیا ہون۔ مجھے البرٹ کا کہنا سچ معلوم ہوا

کہ ایسی ملاقاتون کا فائدہ یہ ہے کہ مین عالیشان آدمیون کی فقط صورت ہی نہ دیکھون گی بلکہ ان کی سیرت بھی پہچانونگی۔ زار روس مین بہت سی صفات ایسی ہین کہ مین اُنکے پسند کرنے مین اپنے تئین روک نہین سکتی۔ اسکی نیک صفات کو غور کرکے سمجھنا چاہیئے۔ وہ یقینی ایک عجیب آدمی ہے اُسکی صورت کا جوبن اب تک چلا جاتا ہے۔ اُسکی نیم رخ تصویر بڑی خوبصورت ہے۔ اسکے اوضاع و اطوار مین شان و شوکت معلوم ہوتی ہے۔ وہ ایسا با اخلاق ہے کہ لوگون سے ایسی خوش اخلاقی سے ملتا ہے کہ اُسے دیکھکر ششدر ہوجاتے ہین۔ اُسکی آنکھون مین درشتی اپنی روشنی دکھاتی ہے۔ مین نے اُسکی آنکھین کبھی نہین دیکھین۔ اُسکی صورت دیکھنے سے میرے اور البرٹ کے دلمین یہ خیال ہوتا ہی کہ وہ خوش نہین رہتا۔ اِسپر اپنی قوت اور علو مرتبت کا بار ایسا بھاری ہے کہ وہ اسکو گران معلوم ہوتا ہی اور تکلیف دیتا ہے۔ وہ بہت ہی کم مسکراتا ہے اور جب مسکراتا ہے تو خوش نہین معلوم ہوتا۔ اُسکے ساتھ آگے قدم بڑھانا نہایت آسان ہے۔ وہ اپنے فرائض کے اصول کا سخت پابند ہے۔ دنیا ادھر کی اُدھر ہوجائے مگر وہ اپنے اصول سے نہین ہٹتا۔ وہ ملکی اور جنگی معاملات سے تعلق خاطر رکھتا ہی اور آرٹس کے کامون کی پروا نہین کرتا۔ وہ بے ریا ہے اور اپنے مطلق العنان کامون مین بھی بے ریا اور سچا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ فرمانروائی کا طریقہ صرف مطلق العنانی ہے۔ وہ ہم دونون پر نہایت مہربان تھا۔ سر روبرٹ پیل سے اُسنے البرٹ کی بڑی ثناخوانی کی۔ اور کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ جرمنی کے ہر شہزادہ مین البرٹ کی سی عقل و لیاقت ہو +

لیڈی لٹل ٹن اپنے خط مین لکھتی ہین کہ زار کے چہرے مین کوئی عیب سوائے اسکے نہین کہ اُسکی پلکین زرد ہین اور اُسکی پھٹی پھٹی چمکدار آنکھون مین ڈیلون کے اوپر سفیدی ہے اُسکے دیکھنے سے ڈر لگتا ہے +

زار روس اور شاہ سیکسنی ونڈسر کو دیکھکر بہت محظوظ ہوئے۔ زار روس نے کہا کہ مین نے اب تک کوئی کورٹ شاہی ونڈسر کی انگلش کورٹ سے بہتر نہین دیکھا۔ اسمین ہر چیز اپنے مقام پر بے تکلف ایسے قرینہ سے رکھی ہوئی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی سے اِسکے لیئے موزون بنگئی ہے اِس مطلق العنان شہنشاہ نے اپنی بہادرانہ اسپیچون مین ملکہ معظمہ کی بڑی ثناخوانی کی اور شہزادہ البرٹ کی بہت خوشدلی کے ساتھ تعریف کی۔ ۴ ۔ جون کو پارک مین تین یا چار ہزار سپاہ کا معائنہ کیا

گو قواعد کے انتظام مین بعض بدعنوانیان ہوئین - مگر شہنشاہ نے پھر بھی اسکی ستایش کی موسم
اچھا تھا سپاہ بھی ہوئی بہت خوشنما نظر آتی تھی - ملکہ معظمہ شاہانہ جلوس کے ساتھ موجود تھین -
ڈیوک ولنگٹن اپنی پلٹن کے افسر بنکر ملکہ معظمہ اور شہنشاہ کی سلامی اُتارنے گئے - تو اس سپہ سالار
کہن سال کے لیئے چیرز کی صدائین ہوا مین گونجنے لگین - شہنشاہ اُنسے ہاتھ ملانے گیا - جب ڈیوک نے
دیکھا کہ میرے لیئے سب سے زیادہ چیرز دیئے جلتے ہین تو ٹوپی اُتارکر کہا کہ یہ چیرز میرے لیئے نہین زار کے
لیئے دیئے جائین تو لوگون نے اُنکے فرمانے سے زار کو بڑی گرمجوشی سے چیرز دیئے - ملکہ معظمہ توپون کی آواز
کی متحمل نہین ہوسکتی تھین اسلیئے ڈیوک نے حکم دیا کہ جبتک ملکہ یہان تشریف فرما ہین توپین نہ چھوڑی
جائین مگر حکم اُلٹا سمجھا گیا - ملکہ کے قریب توپون کے خوب فیر ہوئے تو ڈیوک کو بڑا غصہ آیا - مگر ملکہ اور زار
روس نے جہان تک ہوسکا اُنکے غصہ کو فرو کرنا چاہا - مگر وہ ایسے غصہ مین بھرے ہوئے تھے کہ اُنہون
نے توپچیون کو سپاہ سے پیچھے چلے جانیکا حکم دیدیا - زار روس کے رخصت ہونیکا حال ملکہ معظمہ نے
یہ لکھا ہے کہ مین دسوین جون کو پانچ بجے سے پہلے مع اپنے بچون کے ایک چھوٹے سے ڈرائنگ
روم مین زار روس سے ملنے گئی - کچھ دیر نہ لگی کہ زار روس آیا اور بچون سے باتین کرنے لگا - اسوقت
اُسکے دلپر رخصت ہونیکا ایسا اثر تھا کہ چہرہ پر سے ساری درشتی اُتر گئی تھی - ٹھنڈے سانس بھر کر اُسنے
کہا کہ اے میڈم (بیگم) مین آپسے رخصت ہوتا ہون کہ میرا دل آپ کی محبت سے بھرا ہوا ہے - آپ یقین کیجیے
کہ مین سب وقت آپ کا خیرخواہ تابع ملازم ہون - خدا آپ کو برکت دے - پھر اُسنے میرے ہاتھ پر بوسہ
دیا اور اُسکو دبایا - مین نے اُسکا بوسہ لیا - میرے بچون کو بڑی محبت سے پیار کیا - اور اُنکی بیتیان لین
اور یہ دعا دی کہ خدا بچون کو برکت دے اور ماں کو انکے درمیان خوش رکھے - جب وہ چلا تو مین اُسکے
ساتھ چلنے لگی تو اُسنے کہا کہ آپ زیادہ چلنے کی تکلیف نہ فرمائین - مجھے آپ اپنے کمرے مین لیچلیئے
تو وہان مین آپکے آگے سجدہ کرونگا - مگر مین نے اُسکی یہ درخواست منظور نہین کی - مین چند سیڑھیون
سے اتری تھی کہ وہ مجھسے نہایت محبت کے ساتھ رخصت ہُوا - اُسکی آواز کہے دیتی تھی کہ اس جدائی کا رنج
اُسکے دلمین ہے - اُسنے میرا ہاتھ چوما - اور ہم گلے ملے - جب مین سیڑھیون پر سے اُسے دیکھنے لگی تو اُسنے
اپنی گاڑی مین سے منع کیا کہ آپ یہان نہ کھڑی رہین - مگر مین اُسکو جبتک کھڑکی مین سے دیکھا کی
کہ وہ البرٹ کے ساتھ وول وچ کو روانہ ہوا

آیرلینڈ ۱۸۳۵ع سے ۱۸۴۰ع تک

آیرلینڈ کی حالت مین طامس ڈرمنڈ انڈر سکرٹری کی حسن لیاقت اور مستقل مزاجی کے سبب سے میلبورن کی گورمنٹ کے زمانہ مین بہت ترقی ہوگئی تھی - اب تک شمال مین وہان اورنج مین مجسٹریٹ تھے جو کیتھولک مذہب کے فرقہ پر ظلم کرتے اور اُنکے حق مین ناانصافی کو انصاف سمجھتے - ڈرمنڈ نے بڑی کوشش کی کہ آیرلینڈ کے کل حصون مین صرف کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے درمیان ہی نہین بلکہ زمینداروں اور کاشتکارون کے درمیان بھی قانونی مساوات ہوجائے یعنی قانون کے لحاظ سے برابر ہوجائین ۰

ایک اور بات اُسنے یہ کی کہ آیرلینڈ کے کیتھولک کو اپنا خیر خواہ بنالیا کہ اوکونیل نے کچھ تھوڑے عرصہ کیلئے غل مچانا چھوڑدیا کہ آیرلینڈ کے کیتھولک اور انگلینڈ کی پارلیمنٹ ایک ہوجائے لارڈ گرے کی وزارت میں ہوگئی تھی - اہل آیرلینڈ کی ایک ناراضامندی بے چینی ایسی تھی کہ جسکا بالکل مٹانا ہر گورمنٹ کی قدرت سے باہر تھا - آیرلینڈ مین آبادی اسقدر جلد جلد زیادہ ہوتی جاتی تھی کہ اُسکے ساتھ بہت افلاس بڑھتا جاتا تھا - بعض زمیندارون نے یہ دیکھکر کہ انکو لگان نہین وصول ہوتا - اپنی اِس مشکل کو یون سہل کیا کہ اُن کاشتکارون کو اُنکی اراضی سے بیدخل کرنا شروع کیا جو لگان ادا نہین کرسکتے تھے یا ادا کرنا نہین چاہتے تھے - آیرلینڈ مین غربا کی پرورش کا قانون نہ تھا کہ کاشتکار اپنی اراضی سے بیدخل ہوکر اُس قانون سے مستفید ہوتے - اسلیئے وہ بھوکے مرنے لگے - مثل مشہور ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا - اُنہون نے اپنا عوض یون لیا کہ لوٹ مار دنگہ فساد مچانا اور زمیندارون کو قتل کرنا شروع کیا - ڈریم منڈ نے مجسٹریٹون کو ایک خط مین ہدایت کی کہ جیسے مالکان زمین کو لگان لینے کا حق ہے - ایسا ہی یہ فرض ہو کہ کاشتکارون کی پرورش اور غور پرداخت کرین - زمیندار جو کاشتکارون کے ساتھ سختی کرتے ہین - اِسی سے ساری بلائین آیرلینڈ پر نازل ہوتی ہین - اِس سبب سے مجسٹریٹ ایسے غصے مین آئے کہ اُنہون نے اِس خط کو مدت تک دبائے رکھا - ۱۸۳۸ع مین پرورش غربا کا قانون پاس ہوا جسکے سبب سے بھوکے کنگالون کو روٹی ملنے کا آسرا ہوا - پھر ایک اور قانون دہکی کا جاری ہوا - کہ زمیندارون سے دہکی لیجائے اور کاشتکارون سے نہ لی جائے - اسلیئے آیرلینڈ کے مصائب مین کمی ہوگئی ۰

اِسوقت مین ملکہ معظمہ کو بہ نسبت غیر ملکون کے معاملات ایسا تشویش نہین کرتے تھے جیسے آیرلینڈ کے - اِس ملک مین ایک ناراضی پھیل رہی تھی - اہل آیرلینڈ یہ چاہتے تھے کہ انگلینڈ اور آیرلینڈ

کی پارلیمنٹ جو ایک ہوگئی ہی جسکو یونین کہتے تھے وہ منسوخ ہوجائے۔ ملکہ معظمہ نے وہ مسالمت اور تحمل ان سب باتون مین اختیار کر رکھے تھے جو مذہب اور قانون (اراضی آئرلینڈ پر مؤثر تھے۔ وہ بدنظمی اور جبر کی زبردستی کو دبانے مین بڑا اصرار رکھتی تھین۔ یونین کی منسوخی کے لیئے جو واویلا ہورہی تھی اُسکو وہ انصاف نہین جانتی تھین اس معاملہ مین انکی بلند نامی بہ نسبت دانائی کے زیادہ نمایان ہوتی تھی۔ آئرلینڈ کے لارڈ چینسلر سر ایڈورڈ سگڈین نے اپنی چٹھی چھاپ دی جسکا مضمون یہ تھا کہ ملکہ معظمہ نے بذات خود یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ یونین کو منسوخ نہونے دین (مئی ۱۸۴۳ء) منسوخی کے پیشوا او کونیل نے جو ملکہ معظمہ کی ثناخوانی مین بڑے جری اور دلیر تھے اوپر کے بیان کو رد کیا پیل نے بہ نرمی سگڈین کو ڈانٹا۔ لیکن پیچ نے اسپر زور ڈالکر یہ کہا کہ ملکہ معظمہ جہان تک اُنکا بس چلتا ہی یونین کو قائم رکھین گی۔ وہ دونون ملکون کے درمیان رشتہ مندی کی ایک بندش ہے۔ تادم مرگ انکی یہی تمنا ہی ✤

ملکہ معظمہ کو اس سے بھی تردد پیدا ہوا کہ آئرلینڈ کی نسبت پارلیمنٹ مین اوپوزیشن (مقابلہ) کی پولیسی مزاحم ہوتی تھی۔ اُنہون نے ۱۵۔ اگست کو پیل کو غصہ مین آنکر لکھا کہ کام کی ترتیب و نظم مین ممبرون کی قلت بڑی مزاحمتین کرتی ہی مجھے امید ہے کہ آپ سب طرح سے کوششین کرینگے جو نا ملائم طریقہ چل رہا ہے اُسکو بالکل ختم کردین گے۔ اور جو اشراف اس طریقہ پر چل رہے ہین اُن کی یہ امداد نہین کرینگی کہ وہ اپنے رویہ پر چلے جائین ✤

جس مہینے مین زار روس آیا تھا اُس مین ۱۳۔ جون کو شکر کے محصول بڑھانے مین گورنمنٹ کو شکست ہوچکی تھی۔ اور آزادی تجارت کی بنیاد پڑتی جاتی تھی۔ گو یہ اُفتاد بظاہر کامنس ہوس مین نہ تھی پیل کا یہ چاہنا کہ درآمد برآمد مال پر محصول موقوف ہوچلتا ہوا نظر نہین آتا تھا اسنے پہلے سے سوچ لیا کہ اگر اس باب مین اپنی راے بدلون گا تو بہت میرے ساتھی مجھسے منحرف ہوجائین گے۔ اسلیئے اُسنے اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جسکو سنکر ملکہ معظمہ بھی ششدر و حیران ہوگئین معلوم نہین ہوتا تھا کہ اس دفعہ استعفا دینے کا نتیجہ کیا پیدا ہوگا۔ مگر بڑی خوشی کی بات یہ تھی کہ چار روز کے بعد پیل کے لیئے ایک ووٹ کو نفڈنس (اعتماد) حاصل ہوگیا۔ اسلیئے یہ بُرا وقت سر پر آیا ہوا ٹل گیا۔ ۱۸۔ جون کو ملکہ معظمہ نے اپنی تسکین و تشفی کو تحریر کیا۔ انہون نے لکھا کہ شب گزشتہ ہر شخص کو یہ خیال تھا کہ گورنمنٹ پٹ جائیگی۔ اسلیئے یہ جیت غیر متوقع اور خوش کرنیوالی تھی ✤

یونین کی منسوخی کے معاملات مین آئرلینڈ کی یونین اور ملکہ معظمہ

ملکہ معظمہ اور پارلیمنٹ کی مزاحمتین

پیل کا استعفا دینے کی دھمکی دینا

فورین وغیر ملکون کے معاملات

بادشاہ جو ملاقات کو آئے اور اُنکی بڑی مہمان نوازی کیگئی۔ باوجود اسکے کہ غیر ملکون کے معاملات ملکہ معظمہ کے مطمئن قلب مین خلل انداز ہوئے۔ انگلش اور فرنچ کے درمیان جو محاسدت ہے وہ رک سکتی ہے۔ مگر وہ اس سبب سے نہین معدوم ہوسکتی کہ دونون سلطنتون کے کورٹون مین معاندت ہے۔ سنہ ۱۸۴۴ع کے موسم خزان مین فرنچ کے اہلکارون نے انگلش کونسل جارج پری چارڈ کی جزیرہ ٹہیٹی مین جو ابھی فرانسیسیون کے قبضہ مین آیا تھا۔ بہت بُری طرح مدارات کی جسکے سبب سے انگلینڈ مین عوام کو فرانس پر بڑا غصہ آیا۔ ملکہ معظمہ اور اُنکی گورنمنٹ کو ایک دفعہ یہ تردد پیدا ہوا کہ اب دونون مین لڑائی ہوتی ہے۔ اس برافروختگی مین ملکہ معظمہ کے بیٹا پیدا ہوا۔

شہزادہ الفرڈ کا پیدا ہونا

۶۔ اگست سنہ ۱۸۴۴ع کو ونڈسر کیسل مین ملکہ معظمہ کے بیٹا پیدا ہوا۔ ایسے جلد پیدا ہونیکی توقع نہ تھی۔ ولادت سے تین گھنٹے پہلے ملکہ معظمہ نے مختلف بلون کے پاس ہونیکے کمیشن پر شاہی منظوری کے دستخط کیئے تھے۔ ولادت پر چالیس منٹ گزرے تھے کہ اسکی خبر اخبار ٹائمس مین مشتہر ہوگئی۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ ملک مین تاربرقی کے لگ جانیکے سبب سے اس ولادت کی خبر کل ملک مین ایسی پہنچ گئی جسپر تعجب ہوتا تھا۔ ۶۔ ستمبر کو شہزادہ کو اصطباغ دیا گیا۔ الفرڈ آیرنسٹ البرٹ نام رکھا گیا۔ بعد اسکے اسکا نام ڈیوک ایڈنبرگ رکھا گیا۔ یہی نام زیادہ تر مشہور ہوا اسکے دھرم ماں باپون مین شاہ پروشیا دشہنشاہ جرمن بھی تھا جو ملکہ معظمہ سے ملنے یہان آیا تھا۔ لیڈی بلوم فیلڈ لکھتی ہین کہ یہ لڑکا بڑا پیارا موٹا تازہ توانا تندرست تھا۔ اسکی آنکھین بڑی بڑی تھین۔ بال سیاہی مائل تھے۔

یہ گپ تھی کہ شہزادہ کا نام رجسٹر ولادت مین چھ ہفتہ تک نہین لکھا گیا۔ اس پر ملکہ معظمہ نے صاحب رجسٹرار پر ساڑھے سات شلنگ جرمانہ کیا۔

پرنس البرٹ کے کتے کا مرنا

کتون کی تعریف مین تو شعرا نے نظم آرائی کی ہے اسلیئے شہزادہ کے کتے کے مرنے کا حال لکھنا کچھ معیوب نہین۔ ایسے **نوس** شہزادے کے ایک کتے کا نام تھا۔ جسے وہ بہت پیار کرتے تھے۔ اُنکی چودہ برس کی عمر سے وہ ساتھ رہتا تھا۔ اسکی رفاقت پر گیارہ برس گذر چکے تھے۔ اُن کے ساتھ بڑی وفاداری اور محبت کرتا تھا۔ بیماری کے آثار بھی کچھ اُسپر ظاہر نہین ہوتے تھے کہ وہ کتا دفعتہ مر گیا اُسکی لاش دفن کیگئی۔ اور اُسکی قبر پر برنجی مورت اُسکی لگائی گئی۔

سنہ ۱۸۴۵ع کے موسم گرما مین ملکہ معظمہ کا ارادہ آئرلینڈ جانے کا تھا۔ مگر وہان بدنظمی نے ایسے پاؤن پھیلا

سکاٹ لینڈ مین ملکہ معظمہ کا دورہ ہوا۔

رکھے تھے کہ یہ ارادہ فسخ ہوا اور بجاے اسکے سکوٹ لینڈ کی سیر کا عزم ہوا۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب نے بڑی شہزادی کو ساتھ لیا۔ اصباقی تین بچون کو سمندر کے کنارے کی طرف بھیجدیا۔ ۹۔ ستمبر کو ونڈسر سے سوار ہوکر رول وچ مین وہ جہاز پر سوار ہوئے۔ اور بلیر کیسل مین آکر اترے۔ عالیجناب کو یہان شکار کھیلنے کا موقع خوب ہاتھ آیا۔ جب وہ شکار کھیلنے جاتے تو ملکہ معظمہ اُنکے ساتھ جاتین۔ یہان وہ اپنا تحمل دکھاتین کہ جسپر تعجب ہوتا ہی۔ لیڈی بلوم فیلڈ سے اُنھون نے کہا کہ مین ایکدن ۹ گھنٹہ تک پہاڑون اور جنگلون مین چھپی ہوئی بیٹھی رہی۔ اور منہ سے آواز اسلیئے نہین نکالی کہ کہین ہرن اُسکو سُن کر بھاگ نہ جائین۔ اُنھون نے اپنے روزنامچہ مین ایک دفعہ شکار کی یہ کیفیت لکھی ہی کہ مین اور لیڈی کیننگ زمین پر بیٹھے ہوے نقشہ کھینچ رہے تھے۔ اور گھاس پر لیٹ کر دوربینوں سے دیکھ رہے تھے کہ ہمکو معلوم ہوا کہ برلب کوہ ہرنون کا گلہ آیا۔ اور نیچے بھی اُتر آیا مگر دو آدمی جنکو شکار سے کچھ تعلق نہ تھا ایسے آگئے کہ ہرن اُلٹے بھاگ گئے۔ بیچارہ البرٹ پھر ابہت۔ مگر گولی ایک بھی اس خیال سے نہین چلائی کہ کہین سارا کام نہ بگڑ جائے *

بلیر کیسل مین گو ملکہ معظمہ تھوڑی دیر ٹھیرین مگر یہان ڈیوک تھولو سے سترہ برس کے بعد ملاقات کے ہونیسے اُن کا دل بڑا خوش ہوا۔ انکو یہان کی ساری پرانی چیزین اور باتین یاد آئین جن کا بیان اپنے روزنامچہ مین خوب لکھا ہی۔ یہان کے مناظر قدرت۔ آبشار۔ پہاڑ۔ سبزہ زار۔ جانور وغیرہ اپنے شوہر کے ساتھ پیدل چلکر خوب دیکھے *

کھیتون مین عورتون کو کھیت کاٹتے ہوئے دیکھکر وہ بہت خوش ہوئین۔ رعایا کے حالات دریافت کرنے مین بڑا دل لگاتین۔ یہان شہد۔ وسکی دودھ ملاکر ایک شربت بناتے ہین اُسکو بڑے مزے سے لیکر پیتے ہین۔ یہان کی کل سیر مین دو حادثے واقع ہوئے۔ ایک یہ کہ انکی مصاحبین کی گاڑی کے گھوڑے بگڑے مگر اس سے کسی کو تکلیف نہین ہوئی۔ جب ملکہ معظمہ نے پوچھا کہ کون سے گھوڑے بگڑے تو انکو جواب دیا گیا۔ وسپ گھوڑا بگڑا تو اُنھون نے فرمایا کہ اسکا نام ہی ایسا تھا (وسپ انگریزی مین بھڑ کو کہتے ہین جسکا ڈنک مارنا ہی کام ہے) دوسرا حادثہ ایسا نہ تھا بلکہ مذہبی تھا کہ ملکہ معظمہ سکوٹ لینڈ کے چرچ مین نماز پڑھنے جاتین جو عیسائیون کے دوسرے فرقہ کو ناگوار گزرتا اسپر ایک متعصبانہ مذہبی مباحثہ جاری رہا۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب دونون سویرے کے نکلتے ہی اُٹھتے۔ اور

صبح کی ہوا کھانے جاتے اور چھوٹی وکٹوریا کو چھوٹے سے ٹٹو پر سوار کر کے لیجاتے اور کبھی عالیجناب اسکو گودی مین لیکر چار اون کو دکھلاتے اور بتاتے کہ وہ کیا ہین وہانکے حال پر بہت توجہ فرماتے اور انکے حق مین نیک کام کرتے صبح کو ڈیوڑھی جنگی باجہ بجتا تھا۔ اور ایک چشمہ کا ٹھنڈا پانی اور جنگلی پھولون کا ایک گلدستہ آتا تھا۔ ایک دن صبح کے سات بجے ایک عورت سادے کپڑے پہنے ہوئے قلعہ سے باہر گئی۔ پہرہ والے نے اسپر کچھ خیال نہین کیا۔ جب وہ فاصلہ پر چلی گئی تو ایک سپاہی نے پہچانا کہ وہ ملکہ معظمہ ہین تو انکے بوڈی گارڈ کے سپاہی دوڑے مگر انہون نے سب کو واپس کر دیا۔ انکا ارادہ تھا کہ اب شار بروٹر کو جا کر دیکھین۔ وہ گلین لائی اون کے لارڈ اور لیڈی کے مکان پر جو انہون نے ٹھیرنیکے لیئے عارضی بنالیا تھا پہنچین کہ انکو ساتھ لیکر جائین مگر وہ ابھی سوتے تھے۔ تو وہ اکیلی چلی گئین۔ آبشار کو دیکھ کر واپس آئین تو گھر کا راستہ بھول گئین۔ کھیت کاٹنے والی عورتون سے قلعہ کی راہ پوچھتین کہ کوئی انکو قریب کا راستہ بتادے کوئی انکو پہچانتا نہ تھا۔ ایک عورت نے انکو راستہ ایسا بتادیا کہ اسکے بیچ مین پارک کا کٹھرا آتا تھا۔ وہ اس راستہ آئین اور کٹھرہ پر چڑھکر اترین اور قلعہ مین واپس آئین ۔

ملکہ معظمہ ایسی شہسوار تھین کہ پہاڑی ٹٹوؤن پر سوار ہو کر سکوٹ لینڈ کے پہاڑون کی ان بلند چوٹیون پر بے خوف چڑھ جاتین جن پر چڑھتے ہوئے اس ملک کے آدمی جھجکتے تھے ایک دفعہ وہ اپنے روزنامچے مین لکھتی ہین کہ مین ایک مرتبہ پہاڑ کی ایسی چوٹی پر چڑھ گئی جہان بالکل سنسان تھا۔ نہ کوئی مکان پاس تھا خوبصورت پہاڑون اور روسیاہ کالے سینگون کے بھیڑون کے سوائے کوئی اور مخلوق نہ تھی۔ اس سیر وسواری مین جو لطف مین نے اٹھایا ہے وہ عمر بھر کبھی میسر نہین ہوا ۔

۲۲ ستمبر کو پرنس البرٹ نے کوبرگ کی بیوہ ڈچس کو لکھا کہ ہم یہان پہاڑیون کیطرح اپنی زندگی وحشیانہ بسر کر رہے ہین۔ مگر وہ ہمارے دل ودماغ کے لیئے مقوی معجون ہے اور مجھ جیسے عاشق کے دل کیلئے سرمایہ انبساط ونشاط ہے۔ میدانون مین شکار اور قدرت الٰہی کی بہار موجود ہے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مناظر قدرت کی کیفیات سے قطع نظر کرکے یہان سکھ چین آسائش آرام۔ عزلت۔ فراغت۔ ویرانی اور آزادی ایسی ہے کہ ہم لوگون کے دلون کو فریفتہ کرتی ہے وہ یہان سے یکم اکتوبر کو روانہ ہوکر ۱۳ اکتوبر کو ونڈسر مین پہنچین۔ جب دونون میان بی بی انگلینڈ جانیکے

لیئے سفر کیا ہے تو ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا کہ اے میرے پیارے پہاڑو! مین تم کو اپنے پیچھے چھوڑے
جاتی ہون جس سے مجھے بڑا رنج ہے۔

سنہ ۱۸۴۴ء مین ملکہ معظمہ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ فرانس کے تعلقات کی
گہری ڈراونی گھٹا ہمارے سرون پر چھائی رہتی ہے جو دلون کو دہلاتی ہے اور سخت اذیت و تکلیف
پہنچاتی ہے اور ہماری خوشی کو تلخ کرتی ہے۔ ساری قوم کو آزردہ و خفا کرتی ہے۔ مگر اب یہ گھٹا یون
اُتری جاتی ہے کہ شہنشاہ فرانس آتا ہے۔ ۱۸۔ اکتوبر کو لوئی فلپ شہنشاہ فرانس پورٹس متھ مین
جہاز سے اُترا۔ فرانس کے بہت سے اخبار اسکے یہان آنیکے مخالف اس سبب سے تھے کہ ایک معاملہ
مین فرانس کا نقصان انگلستان کی دست اندازی سے ہو چکا تھا۔ مگر لوئی فلپ اور مسٹر گیزو وزیر دولت
خارجیہ نے یہان آنے کا ارادہ اسلیئے مصمم کیا کہ انکی رائے مین ملاقات ہی کا طریقہ ایسا تھا کہ دونون
ملکون مین باہم نیک سلوکی پیدا کر سکتا تھا۔ جب شہنشاہ جہاز سے اترا ہے تو میئر اور کورپوریشن نے
اسکے روبرو اپنا ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب شہنشاہ نے یہ دیا کہ مین آپ کی ان مہربانیون اور
شفقتون کو بھولا نہین جو آپنے مدت ہوئی کہ انگلستان مین میرے قیام کی حالت مین مجھپر کی
تھین۔ اس زمانہ مین ان دونون ملکون مین پھوٹ پڑنیسے مجھے رنج ہوتا ہے۔ اے شریفو! مین
تم کو یقین دلاتا ہون کہ مین ہر وقت ایسی کوشش کرونگا کہ ان دونون ملکون مین کبھی آپس مین پھوٹ نہ پڑے
مین اپنے سچے دل سے یقین کرتا ہون کہ ہر قوم کی خوشحالی و بہبودی ان قومون کے امن و عافیت پر
موقوف ہوتی ہے جو اسکے گرد رہتی ہین۔ انکی راحت و عافیت گویا اپنی ہی راحت و عافیت ہوتی ہے

فرانس کا یہ پہلا ہی شہنشاہ سوا رجان کے تھا جو انگلستان کے بادشاہ سے دوستانہ
ملاقات کرنے آیا۔ اسکو انگلستان کے ساتھ خاص اتحاد تھا۔ وہ یہان اپنی جلاوطنی کی حالت مین
رہ گیا تھا۔ اسلیئے عوام کو اسکے دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ پرنس البرٹ اور ڈیوک ولنگٹن اسکے استقبال کو
آئے۔ شہنشاہ اور پرنس دونون بڑی محبت سے آپسمین ہم آغوش ہوئے۔ اور آپس مین ایکنے دوسرے
کے بوسے لیئے۔ پھر دونون ہمراہ ونڈسر کو چلے۔ راہ مین گوس پورٹ کے سٹیشن پر تماشہ ہوا کہ ایک
نوجوان افسر گارڈس اوف اونر نے اپنے کنبے کو مہمان شہنشاہ کے دکھانیکے لیئے پلیٹ فارم پر بلوا
لیا تھا۔ ان مین سے ایک خیر خواہ بڑھیا بھی تھی۔ ٹرین کے چلنے مین تھوڑی دیر تھی۔ یہ کنبہ بادشاہ

شہنشاہ فرانس کا انگلستان میں آنا

کی گاڑی سے لگا ہوا اٹھا تھا۔ بادشاہ ہنس ہنس کر لوگون کے سلام کے جواب مین گردن جھکا رہا تھا
اُس بڑھیا کو یہ خیال تو رہا نہین کہ جو کچھہ مین کہونگی وہ گاڑی کے اندر لوگ سن لین گے۔ اُس نے پکار کر
کہا کہ مین شاہ فرانس کو دیکھنا نہین چاہتی۔ مین تو اپنے پیارے شہزادہ البرٹ کے بھتیجے کو دیکھنا
چاہتی ہون۔ بشرطیکہ دیکھ سکون۔ شہنشاہ نے ہنسکر خوش مزاجی سے شہزادہ البرٹ سے کہا کہ
کہ آپکے دیدار کی شائق ایک بڑھیا کھڑی ہے۔ شہزادہ اپنی جگہ سے اُٹھکر باہر آیا اور لیڈی کو سلام
کیا۔ اور ہنسکر اپنے دُرِ دندان کی چمک دکھائی۔ بڑھیا اُنکی صورت دیکھکر نہال ہو گئی۔ عمر بھر اِس کا ذکر
فخریہ کرتی رہی۔ شہزادہ کو اپنی تکلیف کا یہ معاوضہ ملگیا۔ شہنشاہ لنڈن مین اسلیئے نہین گیا کہ حضرت
علیا جب فرانس مین گئی تھین تو وہ پیرس مین تشریف نہین لیگئی تھین۔ ونڈسر مین شہنشاہ آیا۔
جب شہنشاہ کی سواری محل کے چوک مین آئی تو ملکہ معظمہ اسکے استقبال کے لیئے دوڑین شہنشاہ
ملکہ معظمہ کے ملنے سے ایسا متاثر ہوا کہ اُسکے ہاتھ تھر تھر کانپنے لگے۔ سر پر سے ٹوپی بھی الگ ہو گئی
سفید بال بھی نظر آنے لگے۔ اُس نے ملکہ معظمہ کو بڑی محبت سے گلے لگایا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین
اپنے اِس مہمان کا حال یہ لکھتی ہین کہ مین نے ابتک کوئی آدمی تصویرون و پیکرون کو دیکھکر خوش ہونیوالا
شہنشاہ کے برابر نہین دیکھا۔ وہ اُن لوگون کے فضائل کو جانتا تھا جن کی وہ تصویرین اور پیکرین
تھین۔ قاعدہ ہے جو شخص چیزون کو دیکھکر خوش ہوتا ہے اُسیکو چیزین دکھانیکو آدمی کا دل چاہتا
ہے۔ اُسکا حافظہ بلا کا تھا۔ اُسکی جودت طبع غضب کی تھی۔ وہ ونڈسر کو دیکھکر اُس پر فریفتہ ہو گیا
بار بار یہ کہتا تھا کہ مجھے اپنی اور نگ آرائی کے بعد یہ خوف تھا کہ جس چیز کے دیکھنے کی آرزو دلی ہے
وہ مجھے دیکھنی نصیب نہو۔ مگر اب مین اُسکے دیکھنے سے خوش ہو رہا ہون۔ یا اللہ کیا مجھے خوشی ہوئی
ہے کہ مین نے اپنا بازو آپکے بازو مین ڈالا۔ ملکہ معظمہ نے اُسکو یہان کی خوب سیر کرائی۔ اُس نے تاریخی
تصویرون کی فہرست اپنی بیاض مین لکھی کہ اُن کی نقلین بنوا کے ورسلیز مین لگائے۔

ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ۸ تاریخ کی دعوت مین اُس نے مجھہ سے اپنے اسوقت کا حال بیان
کیا کہ گری سنیسن کے مدرسہ مین وہ بیس پنس روز پر معلمی کرتا تھا اور اپنے بوٹون پر آپ برش پھیرتا
تھا۔ چابوٹ اِسکا نام تھا۔ اِسکی زندگی بھی کیا پر انقلاب ہے۔

۹۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ نے اِسکو آرڈر آف گارٹر عنایت کیا۔ جس کا حال ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ

جب شہنشاہ ہمارے پاس آیا۔ ہم سب کھڑے ہوئے اور مین نے اُس سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ نائٹ اوف موسٹ نوبل اورڈر آف گارٹر کیلئے منتخب ہوے ہین۔ پرنس نے اُس کے گھٹنے پر گارٹر رکھا اور مین نے اسکو باندھا۔ اور نصیحت نامہ پڑھا گیا۔ شہنشاہ نے یہ کہکر کہ مین آپکے ہاتھ چومنے چاہتا ہون۔ میرے ہاتھ چوم لیئے۔ مین نے اسکو گلے لگا لیا۔ مین نے اُسکے کندھے پر جو ڑبند رکھا تو اس مین ڈیوک کیمبرج نے میری مدد کی۔ پھر شہنشاہ نے میز کے گرد پھر کر اُن نائٹون سے ہاتھ ملایا جو اس رسم مین بلائے گئے تھے۔ اور ہم اس کے ساتھ کمرون مین پھرے اور اُس نے ہماری مہربانی کا بار بار شکریہ ادا کیا۔

۱۴۔ اکتوبر کو لنڈن کے لارڈ میئر اور کورپوریشن نے ونڈسر مین آن کر بادشاہ کے روبرو ایڈریس پیش کیا۔ جس کا جواب اُس نے یہ دیا کہ فرانس کی وہ یگانگی انگلستان کے ساتھ بڑی وقعت اور قدر رکھتی ہے جو ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنیکے لیئے نہ ہو۔ امن و عافیت رکھنا ہمارے مدنظر ہونا چاہیئے۔ ہمپر واجب ہی کہ ہر ملک کو جو خدا نے اپنی مرضی سے برکتین اور نعمتین عطا کی ہین وہ اس کے پاس رہنے دین۔ انگلستان سے فرانس اور فرانس سے انگلستان سوائے دوستانہ یگانگت کے اور کچھ نہین مانگتا۔

۱۴۔ اکتوبر کو شہنشاہ انگلستان سے چلا گیا۔ جیسا وہ سوتھمپٹن کی راہ سے آیا تھا۔ ایسا ہی اس راہ سے واپس جانا چاہتا تھا مگر جب اس بندرگاہ مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کے ساتھ آیا تو موسم ایسا خراب تھا کہ وہ ڈوور کی راہ سے کیلاس چلا گیا۔ اس سبب سے فرانسیسی امیر البحر اور اُس کے افسر جو شہنشاہ کو لائے تھے۔ اور اس توقع مین بیٹھے تھے کہ شہنشاہ کو اپنے جہاز مین لیجائینگے مایوس ہوئے۔ ملکہ معظمہ نے اُنکی اس مایوسی کے رنج کا علاج یہ کیا کہ اُنکی دعوت کی۔ فرانسیسی مہمانون کو انگریزی افسرون نے ڈنر اور بال دیئے۔ آپس مین ایک نے دوسرے کیلئے جام تندرستی پیا۔ سپیچین دی گئین۔ اور بہت سی تضرع آمیز مکاریون کے آپس مین مبادلے ہوئے۔ اس قسم کی آؤ بھگت اور تواضع و تکریم گو ایک حد تک سچ رہتی ہے۔ مگر اسمین خرابی یہ ہوتی ہے کہ ان کا میلان اس طرف ہوتا ہے کہ وہ اپنا عمل معکوس کرین۔ غرض طرفین کی خوش اخلاقیان راستی کی سرحد سے گزر کر مکاری مین داخل ہو گئین۔

ملکہ معظمہ کو عالی جناب البرٹ کی نسبت شہنشاہ نے یہ رائے دی کہ وہ عجیب عجیب کام
کرے گا۔ وہ بڑا دانشمند ہے۔ وہ جلد باز نہین۔ وہ اپنی معلومات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ
ہمیشہ نیک صلاح دے گا۔ آپ یہ نہ خیال کرین کہ مین یہ بات خوشامد سے کہتا ہون نہین نہین
مین سچے دل سے کہتا ہون کہ وہ اپنے چچا کے مثل عاقل و نیک دل ہوگا۔ اگرچہ انقلاب کے زمانہ
کے آنے کی امید نہین ہے۔ نہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ نہ آئے گا۔ لیکن اگر وہ آئے تو وہ اس گردش
روزگار مین آپ کی حمایت کرے گا۔

ملکہ معظمہ کی جناب البرٹ کی نسبت شہنشاہ فرانس کی رائے

چاردانگ عالم مین سب سے زیادہ زبردست شہنشاہ روس اور شہنشاہ فرانس ہین معلوم
نہین کہ انگلستان مین انکی مہمانداری مین کیا کچھ خرچ ہوا ہوگا۔ اسکی نسبت مسٹر رابرٹ پیل وزیر
اعظم پارلیمنٹ کے روبرو بیچ بہن یہ فرماتے ہین کہ انکی مہمانداریون نے اپنے خرچ کا ذرا سا بھی
بوجھ ملک پر نہین ڈالا۔ ان عظیم الشان خرچون کے ہونیکا کسیکو علم نہ تھا کہ وہ ہوئے۔ انکے لیے ملکہ معظمہ نے
ایک شلنگ بھی مانگنے کا تقاضا مجھپر نہین کیا۔ مین خیال کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ کا یہ حسن انتظام ہے
جو وہ اس بات پر جمی ہوئی ہین کہ وہ ان کے منصب عالی کے سبب سے جو نمایش کی شان و شوکت مین
خرچ ہوگا اُسکے لیئے ملک پر کوئی قرض نہین ہوگا۔ سچ یہ ہے کہ نمایش کی شان و شکوہ اصل مخزن
کفایت شعاری کا حُسن انتظام ہے۔ اس کفایت شعاری کے حسن انتظام مین پرنس البرٹ کے دل و دماغ
اور بیرن سٹوک میر کے ہاتھون نے ہی کام و اہتمام کیئے تھے۔ انکم ٹکس کے لگنے سے بہت سے محصولات
مین کمی یا موقوفی ہوگئی تھی۔ بحری و بری سپاہیون کی افزایش ہوگئی تھی۔ یہ امید تھی کہ تین سال مین
اس افزائش کی ضرورت نہ رہے گی۔ ملک اسوقت خوش حال تھا۔ پرنس البرٹ نے ایک اپنے
دوست کو لکھا ہے کہ اس ملک مین تجارت اور آمدنی کے مخازن مین بڑی لچک اور مضبوطی ہے۔

انگلستان میں عظیم الشان نمائش کا حسن انتظام

ملکہ معظمہ کو جب شہنشاہ فرانس کی مہمانداری سے فراغت ہوئی تو انہون نے بحری سفر
کا عزم کیا۔ اوسبورن مین جاکر مکان کا ملاحظہ کیا آخرکار اُسکو مول لیلیا۔ یہ مقام اُنکو دل سے
پسند تھا۔ وہ لنڈن سے اگرچہ دور نہ تھا۔ مگر اسمین سارے فائدے جو کسی ہوس ہو سکتے تو وہ مکان
جو آبادی سے دور رہنے کے لیئے بنایا جاسکے ہم مین پہنچتے ہین۔ اسمین موجود تھے۔ ۱۲۔ اکتوبر کو جنگ
شہر سے ندگاری کی یادگار کا دن تھا۔ حضرت علیا و عالی جناب دونون ٹلبین کے جہاز پر جبکا نام وکٹوریا تھا

ملکہ معظمہ کا بحری سفر

گئے وہ اُسوقت پورٹس متھ مین تھا۔ ملکہ معظمہ اُسکے ڈک (عرشہ) پر گئین۔ یہان ایک برنجی پترے پر یہ لکھا ہوا تھا کہ نیلسن یہان گرا تھا +

ملکہ معظمہ اِس کتابہ کو خاموش دیکھتی رہین اور روتی رہین۔ پس اِس جہاز کے پاس کے حصہ مین یہ لکھا ہوا دیکھا کہ انگلستان ہر ایک آدمی سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا فرض ادا کرے۔ اُنھون نے وہ مقام بھی دیکھا جہان نیلسن نے دم واپسین لیا تھا۔ یہان وہ تھوڑی دیر سوچ بچار کرتی رہین۔ اور اِس واقعہ ناگزیر کو یاد کرکے دم بخود ہوگئین۔ جب جہاز سے الگ ہوئین تو اُنھون نے حکم دیا کہ توپون کی سلامی نہ اُتاری جائے۔ توپون کو روک دیا مگر ملاحون کے چیئرز کے غل کو جو توپون سے بھی زیادہ تھا۔ نہ روک سکین +

۲۸۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ اِس عمارت کے کھولنے کو گئین اور ریڈنگ روم مین تخت پر زینت افزا ہوئین۔ حکام شہر نے اپنا ایڈریس سُنایا۔ اُسمین لکھا تھا کہ اِس عمارت کو اول ملکہ الزبتھ نے کھولا تھا۔ اب آپ اِس نئی عمارت کو کھولتی ہین جو آپ کی سلطنت کی یادگار مدتون تک رہے گی۔ اِس مین تجارت کو عظمت و ثروت اور پرامن فتح وظفر حاصل ہوئی ہین۔ اِس ایڈریس کے پڑہے جانیکے بعد ملکہ معظمہ نے میئر کو بیرونٹ کا خطاب دیا۔ چند گھنٹے پہلے لارڈ میئر اپنے بوٹون کے پہننے اور اُتارنے مین سٹ پٹائے تھے۔ مگر معلوم نہین کہ حضرت علیا کو اسپر علم ہوا یا نہین +

یہ عمارت پہلے دو دفعہ جل چکی تھی۔ ۱۸۳۸ء مین جو جلی تھی تو اُس کے ایک گھنٹہ کے بعد جلنے مین یہ آواز نکلی تھی کہ عنقریب اِس مکان کی قسمت کُھلنے والی ہے۔ سو کھلی کہ تیسری دفعہ اِس عمارت کو حضرت علیا نے کھولا۔ اُنھون نے فرمایا کہ میری خوشی ہے کہ اِس عمارت کا نام روائل ایکسچنج رکھا جائے۔ اِس عمارت کے کُھلنے کی بڑی دھوم دھام سے دعوتین ہوئین۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ روائل ایکسچنج کے کھلنے کی رسم مین جیسی کہ میرے شاہانہ جلوس کے ساتھ سواری نکلی اور اُسمین کروفر کے ساتھ کام ہوئے اُس سے بہتر پہلے نہین ہوئے۔ اتنے آدمی خیرخواہ و نیک اندیش خوش و خرم جمع ہوئے تھے کہ تاجپوشی کے دن بھی نہین جمع ہوئے تھے۔ میرا دل اُنکے دیکھنے سے شاد ہوتا تھا۔ اخبارون مین چھپا کہ کسی رعایا نے کسی بادشاہ کی اطاعت ایسی نہین کی جیسی کہ میری۔ مین دلیرانہ کہتی ہون کہ یہ بات مجکو صرف اپنے گھر کی نیک مثال ہونے سے حاصل ہوئی شہزادہ

روائل ایکسچینج کی عمارت کا کھولنا

البرٹ کا بھی خیر مقدم بڑی دہوم دھام سے ہوا تھا۔ اُنہون نے بھی یہ حال دیکھکر بیرن سٹوک میر کو لکھا ہے کہ یہان چار سال بعد مین نے دیکھا کہ میرا منصب جو اول سے تھا اسکو لوگون نے اب سمجھا اور جانا ہے۔ آپ ہمیشہ ارشاد کیا کرتے تھے کہ مونارکی (بادشاہی) جب ہر دلعزیز ہو سکتی ہے کہ بادشاہ اپنی زندگی کا طریقہ ایسا اختیار کرے کہ وہ ہر پارٹی سے اپنی تئین الگ رکھے میلبورن ہمیشہ اسبات کو مہمل بتایا کرتا تھا۔ مگر اب وکٹوریا نے اس طریقہ کو اختیار کیا۔ جسکی تعریف لارڈ سپنسر نے کی کہ ملکہ نے اپنے کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ ہونیسے فرقہ ٹوری کی جسکی وہ مخالف سمجھی جاتی تھین اعانت کی ۰

۱۷۔ نومبر کو ملکہ معظمہ و عالیجناب برگھلی ہوس مین مارکوئیس اکزیر سے ملنے گئے اُس کی لڑکی کے اصطباغ دینے مین شریک ہوئے۔ لڑکی کا نام وکٹوریا سیسل رکھا گیا۔ عالیجناب اُس کے دھرم باپ بنے۔ اور اُسکو ایک سونے کا پیالہ دیا۔ جسپر یہ کندہ ہوا کہ لیڈی وکٹوریا سیسل کو دھرم باپ البرٹ کی طرف سے ۰

وگ اور ٹوری فرقون کے آپسمین روز مباحثے و مناقشے رد و بدل حجج و قدح رہتے تھے اور معاملات ملکی کی وہ کثرت رہتی تھی کہ عالیجناب و ملکہ معظمہ کو دم لینے کی فرصت نہ ملتی تھی۔ آخر وہ بھی انسان تھے۔ اپنی آسایش و آرام کیلئے فرصت چاہتے تھے اس لیئے اول اُنہون نے سکوٹ لینڈ کو اپنی آرامگاہ بنانا چاہا مگر وہ لنڈن سے دور تھا۔ برآئی ٹن کے سیرگاہ بنانے مین یہ خرابی تھی کہ وہان آدمیون کا بڑا ہجوم رہتا تھا۔ سنہ ۱۸۴۴ء کے موسم خزان مین شاہ فرانس کو ملکہ معظمہ و عالیجناب رخصت کرنے گئے تو وایٹ آیل مین سر روبرٹ پیل نے ایک جائداد اوس بورن کی بتلائی جو آنکی آسائش و آرام کیلئے نہایت مناسب تھی۔ وہ لنڈن سے بہت دور بھی نہین تھی۔ وہان آنا جانا بھی آسان تھا۔ سمندر کے کنارے پر تھی۔ وہ بکتی بھی تھی۔ غرض مارچ سنہ ۱۸۴۵ء مین ملکہ معظمہ نے اُسے خرید لیا۔ اُسوقت مین تین سو ایکڑ زمین تھی۔ مگر اور زمینین خرید کرکے اُسکا رقبہ دو ہزار ایکڑ کا بنا لیا۔ سب سے اول اس خریداری کا حال ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا جس مین ذرا بناوٹ و تصنع نہین کہ یہ مقام آرام و خلوت کیلئے بڑا مسرت پیرا ہے۔ وہان اور کارخانے دلفریب ایسے نہین جو انسان کی حیات کے لیئے وبا کا حکم رکھتے ہین اس سے زیادہ کسی خوبصورت جگہ کا ہونا ناممکن ہے۔ وہان درخت اور وادی

خوشنما اور سبحان اللہ وہ مناظر قدرت ہین جو عموماً ہر جگہ خوبصورت معلوم ہوتے ہین۔ اور خصوصاً جب اُنکے ساتھ سمندر بھی ہو جو درختون کو نشو و نما دیتا ہے۔ سمندر کا کنارہ بھی ایسا ہے کہ آدمیون کے غل غپاڑے سے خالی ہے۔ غرض ہر چیز خاطر خواہ موجود ہے +

وقتاً فوقتاً اُسکی نیبایش مین مختلف افزایشین ہوتی رہین۔ نئے نئے درخت اور عمدہ عمدہ باغ لگائے گئے۔ ان سب کا اہتمام پرنس البرٹ نے کیا جنکو ایسے کامون کی استعداد خداداد بھی اُنھون نے اس مقام کو ایسا دلکشا و روح افزا بنا دیا کہ سمندر کے کنارے پر وہ ایک فردوس برین معلوم ہونے لگا۔ اور حضرت علیا کی ساری مملکت مین کوئی مقام صحت مین اُسکی ہمسری کا دم نہین بھر سکتا تھا۔ سمندر کے فراخ مناظر نظر آتے تھے۔ بڑے بڑے جہاز کھڑے دکھائی دیتے تھے جن پر ملاحون کا پھرتی کے ساتھ کام کرنے کا تماشا نظر آتا تھا۔ سمندر کا کنارہ درختون سے محفوظ تھا وہان بچے بھی نہا سکتے تھے۔ درختون پر بلبلان ہزار داستان آشیان بناتی تھین جن کا چہچہانا عالی جناب کو ورسے زیادہ مرغوب طبع تہا۔ وہ خود بلبل بن کر اُسکی بولی بولتے تھے۔ اور بلبلون سے اسکا جواب سُن کر محظوظ ہوتے تھے۔ حضرت علیا یہ نغمہ سرائی سنکر شاد شاد ہوتی تھین۔ یہان کی قدیم عمارتین بادشاہی کارخانون کے لیئے کافی نہ تھین۔ وہ ڈھائی گئین اور اُنکی جگہ نئی عمارتین پرنس البرٹ کی تجویز سے بنائی گئین۔ یہان بھی ونڈسر کیطرح اُنھون نے ایک فارم بنایا۔ اور اس کا انتظام ایسی خوش اسلوبی سے کیا کہ وہ اپنا خرچ آپ اُٹھانے لگا۔ عالیجناب نے بیرن سٹوک میر کو لکھا کہ ہمارے املاک روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اب ہماری سکونت ایسی جگہ ہے کہ تجربات بحری کرنے کا موقع ملتا ہے۔ لڑائی کے بڑے انگلستان کے کنارہ پر جسقدر جہازات جمع ہین ایسے کبھی نہین جمع ہوئے جو بحری تحقیقاتین اور ایجادین ہوتی ہین اسکے امتحان کرنے کا موقع ہمکو ملتا ہے۔ غرض دونون زن و شوہر نے ونڈسر کے تکلفات کو چھوڑ کر اپنی خاطر خواہ دولت سرائے بنائی جو باپ دادا سے میراث مین نہین ملی تھی۔ بلکہ اپنی ذاتی ملکیت تھی جس سے اُن کا دل بڑا خوش ہوتا تھا +

پارلیمنٹ کے کھولنے سے پہلے ملکہ معظمہ اور عالی جناب اپنے امرائے عظام سے ملاقاتین کرکے نہایت مسرور و محظوظ ہوئے۔ وسط جنوری مین ڈیوک بکنگہم سے سٹو مین ملنے گئے۔ جہان اُنکا استقبال غیر معمولی شان و شوکت سے ہوا۔ عالیجناب کے لیئے شٹ (؟) ڈرا ایک احاطہ مین جانورون کو گھیر کر شکار کرنا

کا سامان تیار کیا گیا۔ پچاس آدمیون نے خرگوشون کو گھیر گھار کر ایک احاطہ مین گھیرا۔ پھر احاطہ مین
ایک قاعدہ کے ساتھ آگ لگائی گئی۔ جس نے سب خرگوشون کو بھون کر کباب بنا دیا۔ عالیجناب
ساٹھ گز کے فاصلہ پر بیٹھے رہے اور بندوق بھی کندھے پر نہین رکھی کہ شکارون کے کباب تیار ہوگئے
اور طرح شکار کرنے مین تو خرگوشون کو لنگڑے ہونیکی ذلت دی جاتی ہے مگر اس مین حضرت انسان اُن پر
یہ رحم فرماتے ہین کہ انکی جان لیکر زیادہ دیر تک لنگڑے ہونے کی تکلیف نہیں اٹھانے دیتے۔ عالیجناب
کو اس طرح شکار کھیلنا پسند نہین آیا۔ اُنھون نے ۴۴ خرگوش اور ۲۹ جنگلی مرغ اور ایک اور پرند
بندوق سے شکار کیے۔ مسٹو مین جنوری سنہ ۱۸۴۹ء کو اول دفعہ ملکہ معظمہ سے ڈزریلی کی خانگی
ملاقات ہوئی۔ پیل انکی لیاقتون و قابلیتون سے بے پروائی کرکے اُسکے دلمین کانٹے چبھوتا
تھا۔ مگر کچھ مدت نہ گزری کہ ڈزریلی نے اپنا عوض لیا کہ پیل کے دلمین کانٹے چبھوئے۔ ملکہ معظمہ
کے روبرو جو ڈیوک بکنگھم کی بیتر پر مہمان جمع ہوئے۔ اُن مین مصالحت ریاکاری اور نفاق کے ساتھ
تھی۔ چند روز بعد دسمبر مین ملکہ معظمہ نے گلیڈسٹن کی بھی دعوت کی اور اُنکی گفتگو سے انکی قابلیتون اور
لیاقتون سے واقفیت حاصل کی چند روز بعد یہ دونون عالی تبار زن شو ڈیوک ولنگٹن کی منزل عالی مین انکی
دارالریاست سٹرتھ فیلڈ سائے کے اندر گئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ کے دل مین
انکی کسقدر محبت اور اُنکے کارہائے نمایان کی کیسی قدر و منزلت تھی۔ عوام الناس اس شوق مین دیوانے
ہو رہے تھے کہ کسیطرح یہ معلوم ہو کہ ملاقات مین کیا کیا باتین ہوئین۔ ڈیوک کے منزل عالی کے گرد
سیر کرنے والون کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے رہتے تھے۔ اور ان مین بعض جرأت کرکے حویلی کے اندر
چلے جاتے تھے۔ اور دروازون مین سے جھانکتے تھے۔ اس عوام کی دیوانگی دور کرنیکے لئے اخبار نویسون
نے اور اُنکے رپورٹرون نے ڈیوک کی حویلی کے گرد ڈیرے ڈال دیئے۔ انکو ملاقات کی باتین دریافت
کرنے کا ایسا شوق تھا کہ وہ ڈیوک کے آدمیون کا راستہ روک کے کھڑے ہوجاتے۔ اور منت سماجت
کرکے استفسار حال کرتے۔ جب وہ انکی نہ سنتے تو آنکھون مین آنسو بھر کر اور ہاتھ مین رشوت لیکر
اُنسے حال پوچھتے مگر وہ نہ بتاتے۔ اخبار کے ایک نوجوان اڈیٹر نے ڈیوک کے پاس پیغام بھیجا
کہ مین جناب کی ملاقات سے مشرف ہونا چاہتا ہون۔ جس کا روکھا سوکھا جواب ڈیوک نے یہ دیا کہ
فیلڈ مارشل آپ کو سلام دیتا ہے اور التماس کرتا ہے کہ میرے گھر کو پبلک پریس سے کچھ کام نہین

اپنی حویلی پر ڈیوک نے اشتہار لگادیا تھا کہ جو آدمی اُسکو دیکھنا چاہین وہ کمرہ کے دروازہ تک آئین اور گھنٹی بجائین۔ اور جہان کٹہری کے نشان لگے ہوئے ہین اُنکے اندر نہ جائین۔ اور دروازون مین سے جھانک تانک کرین۔ ڈیوک نے اِس ملاقات مین بھی اپنے قواعد سپاہ کو برتا۔ عالیجناب کا سکرٹری مسٹر این سن لکھتا ہے کہ ڈنر مین ملکہ معظمہ کو ڈیوک ولنگٹن لے جاتے اور اُنکے ساتھ بیٹھتے طعام تناول فرمانے کے بعد ملکہ معظمہ کا اور اُنکے شوہر کا جام تندرستی پیا جاتا۔ پھر اہل مجلس کتب خانہ اور بلیرڈ ٹیبل کے کمرے مین چلے جاتے۔ اور رات کے ۵ بجے تک ڈیوک اور ملکہ معظمہ ایک سیٹ پر بیٹھتے اور ایک مقام مین ڈیوک کے گرانڈیر سپاہیون کی رجمنٹ کا باجا بجتا رہتا ✦

باب چہاردھم

ملکہ معظمہ اور آزادی تجار

پہلے اس سے کہ جنوری ۱۸۴۵ء ختم ہو ملکہ معظمہ ضروری پبلک معاملات مین بالکل مستغرق تھین پارلیمنٹ کا اجلاس ایک بڑا طوفان خیز ہونے والا تھا۔ مگر ملکہ معظمہ کو یہ اطمینان خاطر تھا کہ اُنکے وزرا کی رائے مین فورین پولٹکس کے دائرہ کے اندر صلح و امن کے بڑھانے مین اُنکا عاقلانہ اثر بڑا ممد و معاون ہے۔ ۴۔ فروری ۱۸۴۵ء کو پارلیمنٹ کے کھلنے کے اجلاس پر بڑے زور سے اُنہون اپنا سپیچ پڑھا۔ اور اسمین اپنے کورٹ مین زار نکولاس اور شاہ فرانس کے ملاقاتون کے لیئے آنے پر اپنا بڑا اطمینان ظاہر کیا جسکے سبب سے پیل کو اول یہ موقع بیان کا ہاتھ لگا کہ ملکہ معظمہ نے اِن ملاقاتون کے شاہانہ خرچون کے واسطے شاہی خزانہ سے کچھ نہین مانگا۔ اور سارا خرچ اپنی گرہ سے کیا۔ ملکہ معظمہ نے یہ بھی فرمایا کہ آئرلینڈ مین جو فساد برپا ہو رہے تھے وہ اب فرو ہوگئے ہین۔ وہان کے آدمیون نے اپنا جتنا سرمایہ مفید کامون مین لگایا ہے اور آپس مین مل جل کر کام کیا ہے ایسا کبھی نہین کیا کہ جس کے سبب سے ملک مین مرفہ الحالی پیدا ہوئی ہے ✦

پارلیمنٹ کے اجلاس مین آئرلینڈ کے باب مین بڑی گفت گوئین اور مباحثے رہے یونین کی منسوخی کا جوش خروش کم ہوگیا تھا۔ گورنمنٹ لوگون کے راضی کرنے کیلیے ایک بڑی تدبیر سوچ رہی تھی یہ تجویز پیش ہوئی کہ می نوتھ مین جو کالج کیتھولک پادریون کی تعلیم کا ہے اسکو کوئی عطیہ عطا کیا جائے گلیڈسٹون اسکو برخلاف اُن اصول کے سمجھتا تھا جو اُس نے اختیار کیے تھے اور انکو پبلک پر ظاہر بھی کردیا تھا۔ وہ گورنمنٹ سے علیحدہ ہوگیا تھا۔ ملکہ معظمہ کو افسوس ہوا کہ وزیر اعظم کا جو نہایت پشت پناہ جدا ہوگیا مگر اُنہون نے پیل کی ہمت بندھوائی کہ وہ یہ قوی تدبیر اختیار کرے کہ آئرلینڈ مین جو مذہب غالب ہے اُسکو دانشمندانہ تعصب سے خالی عطیہ دیا جاوے۔ ملک مین اس تدبیر نے پروٹسٹنٹ کے تعصب کو جگایا جس سے ملکہ معظمہ نے اپنی نفرت ظاہر کی۔ ۱۵۔ اپریل ۱۸۴۵ء کو اُنہون نے پیل کو لکھا کہ پروٹسٹنٹ مذہب کی عزت کی بات نہین ہے کہ اُنہون نے اسوقت مین اپنے بد اور سخت متعصب جذبات کو ظاہر کیا۔

پارلیمنٹ کے اجلاس کے زمانہ مین کورٹ مین بڑی لہر بہر ہورہی تھی۔ قصر بکنگھم مین ایک جلسہ ہوا جس مین جارج دوم کی سلطنت کو تماشہ کے طور پر دکھایا۔ ۲۱۔ جون کو ملکہ معظمہ نے بیڑے کا معائنہ کیا جو سپٹ ہیڈ مین جمع ہوا تھا۔ ایسی شان وشوکت اور طاقت کا بیڑا کبھی پہلے نہین جمع ہوا تھا دوسرے مہینہ مین اُنہون نے اپنی دوستی ومحبت کا یوروپ کے فرمانرواون کے ساتھ یہ ثبوت دیا کہ ندرلینڈ کے بادشاہ کی اوس بورن مین ملاقات کی۔

اس زمانہ مین یہ افواہین زبان زد خلائق ہوئین کہ حضرت علیا جو ہر بات مین اپنے شوہر کو اپنے سے بہتر جانتی تھین۔ اسلیئے وہ اُنکو کنگ کونسورٹ (بادشاہ جو اپنی بی بی ملکہ کے ساتھ کاروبار سلطنت مین شریک ہو) کے خطاب کا مستحق جانتی تھین اور شوہر کے اس خطاب کے ملنے کی وہ تمنائے دلی رکھتی تھین۔ تاکہ اُن کا اور اُن کے شوہر کا درجہ برابر ہوجائے۔ عالیجناب کو اس کا علم بھی نہین ہوا کہ ملکہ معظمہ نے بیرن سٹوک میر سے اس باب مین صلاح پوچھی ہے۔ بیرن نے سر رابرٹ پیل اور لارڈ ایبرڈین سے اس معاملہ مین مشورہ لیا۔ ان تینون نے بالاتفاق اس امر کو خلاف مصلحت قرار دیا اور اسکو غیر ضروری جانا۔ یون اس خطاب کا خیال بالکل دور ہوگیا۔ مگر اخبار نویسون کو ایک بہانہ اخبار رنگنے کے لیے ملگیا۔ ایک اخبار نویس نے یہ لکھ مارا کہ یہ خطاب کی تقریب پرنس کے اضافہ مشاہرہ کی

تمہید ہے۔ یہ سوال کامنس ہوس مین سر روبرٹ پیل سے کیا گیا تو اُس نے بیان کیا کہ یہ رپورٹ بالکل بے اصل ہے ؎

پرنس البرٹ نے بھی اپنے معتمد سٹوک میر کو لکھا کہ کنگ کون سورٹ کے باب مین جو مباحثہ پیش ہوا وہ مجھے ذرا خوش نہین آیا۔ یہ معاملہ اس مخالفت کے منصوبون کا ایک حصہ تھا۔ جو پیل کو پبلک اور وکٹوریا کے درمیان ضیق مین رکھتا تھا۔ پیل بھی ہوشیار ہُوا۔ اسکو خوف ہوا کہ کہین کورٹ کے ہاتھ سے حکومت نہ نکل جائے۔ مجھے یہ خوب موقع ملا کہ مین نے اِس خطاب کے اور کمانڈر انچیف ہونے کے باب مین دل کھولکر بڑا مباحثہ کیا۔ خطاب کی نسبت یہ گزارش ہے کہ یہان کے پبلک خطابون پر ہنستے ہین۔ اور کچھ اِس کی قدر و منزلت نہین کرتے ہین۔ خطاب مذکور کی نظائر نہین موجود ہین اِس مین کونسٹی ٹیوشنل دشواریان بہت ہین۔ کمانڈر انچیف (سپہ سالار) ہونیکی کیفیت یہ ہے کہ اِس عہدہ پر میرے مقرر ہونیسے سپاہ بڑی خوش ہوگی۔ اور پولیٹیکل لحاظ سے بھی وہ عمدہ انتظام ہوگا۔ مگر مجھے اِس تقرر کا پورا فائدہ جب حاصل ہوگا کہ اِس کا سارا کام خود کرون اور یہ گوارا نہ کرون کہ کسی شخص کو اپنا قائم مقام کرکے اِس سے اپنا کام لون پیل صاحب خیال کرتے ہین کہ بالفعل میرا منصب بالکل مناسب اور بہتر ہے گو قوم کے دلمین ڈیموکریسی (سلطنت جمہوری) مداخلت کرتی چلی جاتی ہے کچھ بادشاہ کے عورت ہونیکے سبب سے کچھ اسکے کنبے کے خصائل کی وجہ سے۔ مگر مونارکی (بادشاہی) جیسی مستحکم بنا پر اب قائم ہے۔ ایسی پہلے کبھی بھی نہین قائم ہوئی ؎

یہ ایک بڑی عجیب بات ہے کہ علی العموم لوگون کو یقین تھا کہ ڈیوک پیرانہ سالی سلیئے اپنے عہدہ کمانڈر انچیف سے مستعفی نہین ہوتا کہ اس اعلےٰ عہدہ پر کسی اجنبی شخص کا مقرر ہونا قوم انگریزی کو ناگوار تھا۔ پرنس نے سپاہ کے لیئے ایسی ٹوپی ایجاد کی کہ اسکے آگے اور پیچھے چھجا تھا جسکے سبب سے گردن نیچے سے بچتی تھی۔ مگر وہ بدصورت بہت تھی۔ اسلیئے لوگ اسپر ہنستے تھے ؎

ملکہ معظمہ نے اب دوسرا سفر غیر ملک مین کیا اور اب کی دفعہ ریجنسی مقرر ہونیکا ذکر بھی نہین ہوا وہ ایک مہینے غیر حاضر رہین۔ وزیر دولِ خارجیہ اُنکے ہمراہ تھا۔ اس سفر کا اصلی مقصد یہ تھا کہ وہ کوبرگ کی سیر کرین جو انکی ماں اور اُنکے شوہر کی نوجوانی کا وطن تھا۔ ۹۔ اگست کو پارلیمنٹ کا اجلاس برخاست ہُوا۔ اِسی دن شام کو حضرت علیا اور عالیجناب وولوچ سے شاہی جہاز مین بیٹھکر انٹ وریپ کیطرف

جرمنی مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کا تشریف لیجانا

روانہ ہوئے۔ ۱۰ کو ۹ بجے اسٹیشن وارد ہوئے۔ گو مینہ کی جھڑی لگی ہوئی تھی مگر یورپ کے قدیمی قاعدون
کے موافق سارے شہر مین روشنی ہوئی۔ دوسرے دن بھی موسم ناخوش رہا۔ زمرۂ شاہی خشکی پر اُترکر
ریل پر سوار ہُوا۔ راہ مین میلاقی نیس مین بلجیم کے بادشاہ و ملکہ سے ملاقات ہوئی۔ ریل کے ہر سٹیشن
پر سلامی اُتاری جاتی تھی۔ ہر ٹنل (زمین دوز رستہ) لیمپون اور ہانڈیون سے روشن کیا جاتا تھا۔ آخر
کو ایس لاشیپل مین شاہ پروشا اور ارکین شاہی سے ملاقات ہوئی۔ یہان سے کولون مین گزر کر محل
شاہی بیروہل کو سفر کیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کر سٹیشن کے کمرے مین اعلے
عہدہ دار اور کیتھولک اور لوتھری پادری اور بہت سی نوجوان لیڈیان سفید لباس پہنے ہوئے جمع تھین اُن
مین سے ایک نے ہمارے یہان آنے کی مبارکباد مین نظم پڑھی۔ ہمنے یہان کے گرجا اور عمارات کو جو
یادگار ہین دیکھا۔ شام کو سفر کیا۔ کولون مین آئے۔ یہان استقبال بڑی دھوم دھام سے ہُوا پھر ہم قصر
شاہی مین آئے۔ جہان شہ نشین مین بیٹھکر سپاہیون کا باجہ بجانا سنا۔ کمرہ روشنی سے ایک عالم نور
دکھا رہا تھا۔ پھر بون مین جاکر ایک جلسہ مین شریک ہوئے۔ ساٹھ جنگی بینڈون کا باجہ سُنا۔ بون کی یونیورسٹی
مین عالیجناب نے تعلیم پائی تھی۔ یونیورسٹی کے اُن پروفیسرون سے جو اُنکے استاد تھے ملکر بڑے خوش
ہوئے۔ جس مکان مین عالی جناب رہتے تھے۔ اُسے دیکھکر وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ "مینے اسکو
بالکل دیکھا۔ وہ کچھ بدلا نہین اس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی" چار بجے قصر شاہی مین شاہ پروشا نے
دعوت بڑی دھوم دھام سے کی اور یہ سپیچ دیا کہ اے اشرافو! اپنے گلاسون کو شراب سے پُر کرو۔ اہل
انگلینڈ اور اہل جرمن کے دلون مین ایک بڑا میٹھا لفظ ہے۔ جس کی مٹھاس کا بیان نہین ہو سکتا۔ تیس
برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ واٹرلو کی لڑائی کی بلندیون مین سخت جنگ و پیکار کے بعد وہ گونجا تھا تاکہ وہ
انگلش اور جرمن کی والاشان فتوح مین اخوت کو بیان کیا کرے۔ اب ہی لفظ ہمارے پیارے دریائے
رائن کے کنارے پر اس صلح کی برکتون مین جو اس جنگ عظیم کے مبارک ثمر تھین صدا دیتا ہے وہ
لفظ کیا ہے وکٹوریا۔ یہ کہکر بادشاہ نے ملکہ معظمہ اور عالیجناب کا جام تندرستی نوش کیا۔ اس سپیچ
سے ملکہ معظمہ ایسی متاثر ہوئین کہ وہ بادشاہ کے پاس اُٹھکے گئین اور اُسکے دونون رخسارون کے
بوسے لیئے۔

جب دعوت سے فراغت ہوئی تو ریل پر سوار ہو کر لوگون کو رخصت کیا اور دخانی کشتی مین سوار ہو کر دریائے

رائن کے کنارے پر روشنی کی سیر دیکھی۔ روشنی کا عکس دریا پر نورٌ علی نور تھا۔ جب اندھیرا ہُوا تو تاریک اور متعفن شہر نے روشنی کے شگوفے کھلائے ایک مکان سے دوسرے مکان پر روشنی کی شعاعیں ایسی چمکتی ہوئی جاتی تھیں کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سونے چاندی کا دریا لہرین مار رہا ہے۔ افق پر آتشبازی کی ہوائیاں اُڑکر ہوا مین جاتی تھیں تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہاب ثاقب کا مینہ برستا ہے۔ جہان سواری کی کشتی جاتی تھی۔ وہان آتشبازی اور بندوقون کی باڑین چھوٹتی تھیں۔ ہر مقام پر گرجاؤن مین وہ روشنی ہوئی تھی کہ وہ آتشین انگارے معلوم ہوتے تھے۔ ساری عمارت روشنی کی ہی بنی ہوئی معلوم ہوتی تھی عجیب تماشا تھا کہ جس کے دیکھنے مین خلقت ایسی سرگرمی سے محو تھی کہ اسکو یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے سر کی چندیا پر آہستہ آہستہ مینہ دھپیڑے مار کر سرد کر رہا ہے۔ شاہ پروشا مع اپنے مصاحبین کے برل کو چلا آیا۔ ۱۳۔ کو کوبلنز مین ہم پھر آئے۔ جب ہم برون مین واپس آگئے تو بلجیم کے بادشاہ اور ملکہ بھی یہان آگئے۔ ایک یا دو روز بعد مین مع مصاحبین کے دخانی جہاز مین دریائے رائن کی سیر کیلئے سوار ہوئے۔ اسوقت یہ عجیب مجمع تھا کہ تین ملکائین دو بادشاہ۔ عالیجناب البرٹ اور ایک آرچ ڈیوک ایک شہزادہ اور ایک شہزادی السی جو ۱۸۷۱ء مین جرمن کے شہنشاہ کی شہنشاہ بیگم ہوئی۔ اور ایک ناموعاقل یگانہ روزگار بیرن دون ہمبولٹ موجود تھے۔ عالی جناب نے جب ہمبولٹ کی ستائش کی تو اُسکو ناگوار خاطر اس سبب سے گزری کہ وہ اُسکو غلط جانتا تھا۔ اور پرنس یہ جانتا تھا کہ وہ میری تعریف کو غلط سمجھ رہا ہے بیو بریا۔ کوبرگ۔ گوتھا مین اور جرمنی کے ہر حصہ مین ملکہ معظمہ کا استقبال بڑی گرمجوشی سے ہوا۔ اس سیر مین ملکہ معظمہ کی سواری مین بیس ہزار سپاہیون کی بندوقون کی باڑین چھوٹین جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہنگامہ کارزار گرم ہو رہا ہے ملکہ معظمہ سے شاہ و ملکہ پروشا اب رخصت ہوئے۔ ۱۸۔ اگست کو حضرت علیا نے کوبرگ کے قریب اپنے شوہر کے وطن کو اور اپنی مان کے گھر کو دیکھا تو اُن کے دلمین وفور سرور سے عجب جوش پیدا ہُوا۔ ڈیوک گاتھا نے یہان آنکر ملکہ معظمہ کو آنے کی مبارکباد دی۔

۱۹۔ اگست کو وہ شہر مین آئین۔ ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ راہ مین ایک مصنوعی دروازہ بنایا گیا تھا جب ہمارا گزر اُس مین ہوا تو ہمکو ایک اڈریس پیش ہُوا جسکو سنکر مین وجد مین آگئی بمشکل سے مین نے اپنے تئین ضبط کیا۔ آنسو نکلے ہی پڑتے تھے۔ ایک طرف لڑکیان سفید کپڑے پہنے ہوئے

ہاتھون مین رومال اور سبز ہار لیئے ہوئے کھڑی تھین۔ اُنھون نے ہمکو گلدستے نذر دیئے اور اشعار پڑھے۔ مین بیان نہین کرسکتی کہ اُس پُرانے پیارے شہر مین آنیسے میرے دل پر کیا کیفیت طاری ہوئی۔ مین مشکل سے اپنے تئین ضبط کرتی تھی۔ شہر بڑی زیب و زینت سے آراستہ ہُوا تھا۔ پھولون اور سہرون سے گلزار بن رہا تھا۔ نیک اندیش خیر خواہ آدمیون کا اجتماع اور اِسمقام کے پُرانے آدمیون کی یاد دل پر اثر کرتی تھی۔ ایک جگہ کلرجی جمع تھے۔ جن مین سپرنٹنڈنٹ جنرل بھی موجود تھے۔ اُنسے ملاقات ہوئی۔ اِس نوجوان پادری نے میری مان کا نکاح پڑھایا۔ اور میرے شوہر کو اصطباغ دیا تھا۔ اُس نے مہربانی سے ایک ایڈریس پڑھا۔ جب مین قصر شاہی مین آئی تو اِس قدر رشتہ دارون نے استقبال کیا کہ سارا زینہ رشتہ کی بہنون ہی سے بھرا ہوا تھا۔ مگر اِس خوشی کے ساتھ یہ غم لگا ہوا تھا کہ البرٹ کا باپ ابھی مرا تھا۔ جسکی یاد دلمین ایک کانٹا چبھو دیتی تھی خوشی مین رنج پیدا کردیتی تھی۔ جب ہم روزناؤ مین آئے تو یہ غم اور زیادہ ہوگیا۔ ڈیوک مرحوم یہین رہتا تھا۔ البرٹ یہین پیدا ہُوا تھا۔ وہی قصر شاہی روزناؤ مین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی اقامت کیلئے آراستہ کیا گیا۔ جس مین عالیجناب پیدا ہوئے تھے۔ یہان ہر ایک آواز پر ہر منظر پر ہر قدم پر ڈیوک مغفور کا خیال دلمین پیدا ہوتا تھا۔ اور اُسکے ملنے کی وہ آرزو سے دل پیدا ہوتی تھی جس کا بر آنا محال تھا

جب مین سوتے سے اُٹھتی تھی تو اِس خیال سے نہ پوچھو کہ کیسی مین خورسند و شادان ہوتی تھی کہ مین شوہر کی جنم بھوم مین آئی ہون جو اِسکو نہایت عزیز ہے۔ پرنس بھی یہان میرے ساتھ ہونیسے بڑا خوش تہا۔ یہ بھی ایک لطیف خواب تھا۔ حاضری کھانیسے پہلے ہم اُس کمرے مین گئے جس مین میرا پیارا پیا اور اُسکا بھائی آیز لنسٹ رہتے تھے۔ اُس کے ہر طرف ننا سا بستر لگا ہُوا تھا جسپر دونون بھائی اپنے استاد فلورس چٹز کے ساتھ سوتے تھے۔ اُنکے پٹہ بازی کے چرکون کے سوراخ دیوارون کے کاغذ کے اندر پڑے ہوئے موجود تھے۔ ایک میز بچھی ہوئی تھی جسپر اُنکے بچپنے کے کپڑے رکھے جاتے تھے۔ یہان کا منظر خوشنما تھا۔

مجھے یہان کے آدمیون کی سادہ وضعی پر تعجب ہوتا تھا۔ اِن سے مین دوستانہ باتین کرتی تھی۔ سادگی کے ساتھ نیک طینتی و محبت دلی بھی اُنکی مین دیکھتی تھی ایک کھلے میدان کا نقشہ مین کھینچ رہی تھی کہ دو ایک گھسیارن میرے پاس آکر بے تکلف گڈ مورننگ (صاحب سلامت

کی۔ مین نے اُنکے سلامون کا جواب دیا۔ موسم کا حال اُنکے سامنے بیان کیا۔ یہ سنکر ایک عورت نے مجھ سے باتین کر کے ہاتھ ملایا۔ مین نے ایک نفیس گھروالی عورت کی مع اُسکے لباس کے اور ۳ نوعمر لڑکیون کی تصویر بنائی۔ یہ لڑکیان بڑی غریب مفلس تھین۔ مگر اُن کا لباس صاف اور ستھرا تھا۔ وہ کسان کی لڑکیان تھین اُنکے لیئے اِس سے زیادہ خوش لباسی چاہیئے بھی نہین۔ کاش میرے آدمی اِن کسانون کے کپڑے پہنتے اور ریشمی لباس و کلاہ و شالون کے پہننے کا خیال نہ کرتے *

پانچ چھ روز بڑی خوشی سے بسر ہوئے۔ دونون میان بی بی ساتھ پھرتے تھے۔ شہر کے اوپر جو قلعہ تھا اُسکی سیر کی۔ جہان لوتھر کی کرسی اور بچھونے کا ایک حصہ رکھا ہُوا تھا۔ ۲۲۔ کو ہم سینٹ گریگوری کی عید مین موجود تھے۔ یہ ایک خاص عید ہوتی ہے۔ جس مین اہل شہر و دہاتی اور اُنکی بیبیان اور بچے جمع ہوتے ہین اور عیش و طرب مین جسمین کوئی رکاوٹ نہین ہوتا مصروف ہوتے ہین۔ اِس عید مین بچون سے مین نے اُنکی زبان مین باتین کین تو بچون کو بڑا تعجب ہوا۔ بچے ناچتے ناچتے تھک گئے اُنکو کچھ اپنے ذیشان مہمانون کا خیال نہ تھا۔ غل شور مچانے لگے۔ اور ایسی بک بک کرنے لگے کہ میری سوئی مین تاگا پرودو۔ ہمنے اُنکے تئین میٹھی روٹیان اور کیک اور پھول دیئے۔ یہ سفر خالی از رنج نہ تھا پرشیا کی دعوت مین آرچ ڈیوک فریڈرک چچا شہنشاہ آسٹریا کا آیا تھا۔ اُسنے قصر شاہی مین دعوت کے جلسہ مین شہزادہ البرٹ سے مقدم نشینی چاہی۔ اور وہ اُسنے اول بیٹھا اسکا رنج و ملال ملکہ معظمہ کو ایسا ہوا کہ پھر اُنھون نے شاہ پروشا کے مہمان ہونے مین مضائقہ کیا۔ غرض انگلینڈ مین شہزادہ کی پریسیڈنسی منظور ہوگئی تھی مگر غیر ملکون مین اُنکا یہ درجہ نہین مانا گیا کہ وہ ملکہ معظمہ کے بعد بیٹھا کرین *

۲۶۔ اگست کو پرنس البرٹ کی سالگرہ کا دن تھا۔ اسکا حال ملکہ نے خود لکھا ہے کہ پندرہوین سالگرہ کے بعد آج یہ سالگرہ پرنس البرٹ کی روزناؤ مین ہوئی ہے۔ سالگرہ دھوم دھام سے ہوئی میرے لیئے تو وہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی۔ جس کا مین شکریہ ادا کرتی ہون کہ میرے شوہر کی سالگرہ اُسکے جنم بھوم مین یعنے پیدا ہونیکے مکان مین ہوئی۔ اُسروز دہاقین اپنے تیوہار کی پوشاک پہنکر بن سنور کر آئے۔ اُنکی ٹوپیون پر بن اور پھول و عورتون کے سرون پر پھولون کے طرے لگے ہوئے تھے۔ انھون نے پرنس کو ایک ہار اور مجھکو ایک گلدستہ نذر کیا۔ اور کہا کہ آپکے شوہر کی سالگرہ کی مبارکباد دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ بہت برسون تک تم جیو اور یہان جلد پھر آؤ۔ ۲۷۔ اگست کو مسافرون نے روزناؤ سے

سفر کیا۔ جس سے ہمارا دل بہت کڑھا۔ پھر ہم ڈیوک کوبرگ کی شکارگاہ مین گئے۔ دوسرے روز گوتھا مین پرنس کی سوتیلی نانی سے ہم ملنے گئے۔ جسکی عمر اِسوقت ۷۴ برس کی ہے۔ اِس بوڑھی نانی نے اپنی حاضری کھانیسے پہلے اپنے بچون سے ملنے کیلئے ۸ میل سفر کیا۔ جس سے تعجب ہوا۔ اُسکی ملاقات کا حال ملکہ معظمہ یہ لکھتی ہین" کہ ہین اُنسے جاکر ملی کہ اُنکے پاس البرٹ اور آیرنسٹ موجود تھے۔ اِس بڑھاپے مین بھی اُنکی صورت پر حُسن کا نور تھا۔ قد چھوٹا ہے مگر اب تک سیدھا ہے۔ وہ بڑی چست وچالاک ہین۔ مگر بدنصیبی یہ ہے کہ وہ کانون سے بالکل بہری ہین۔ وہ مجکو دیکھکر ایسی خوش ہوئین کہ باربار بیبتان لیتی ہین۔ اُنکو دنیا مین کوئی چیز البرٹ سے زیادہ عزیز نہین۔ اِس اپنے نونہال کو دیکھکر وہ نہال نہال ہوتی تھین۔ دوپہر کے بعد ہم مسافر گوتھا کو چلے۔ جہان ہر چیز ڈیوک مذکور کی یاد دلاتی تھی جس کی لاش اب تک یہان آنکر قبرستان مین دفن نہین ہوئی تھی۔ دوسرے دن جنگل مین گھیرے کا شکار ہوا۔ جسمین ۵۵ جاندار گھیرے گئے۔ اِنمین ۳۱ بارہ سنگے تھے۔ انپر گولیان چلائی گئین۔ مین جانتی ہون کہ اسطرحسے جاندارون کا بلاخانہ عدم مین بھیجنا کسی اشراف کو پسند نہین ہے۔

اتوار کا دن چپ چاپ بسر ہوا۔ بعد اسکے یہان سے الوداع کا دن آیا۔ جسکو ملکہ معظمہ لکھتی ہین" کہ مین جدائی کے خیال کی مشکل سے متحمل ہوسکتی ہون"۔ پھر وہ اِس قبرستان مین گئین۔ جہان پُرانے ڈیوکون کی ہڈیان گڑی تھی۔ وہان صرف ڈچس ڈیوک کا سرہانہ پھولون سے ڈھکا ہوا تھا۔ اُس کے مرنیکے بعد گوتھا کا کُل گھر دوسرے عالم مین آباد ہونے لگا۔ ۳۔ کو گوتھا سے ملکہ معظمہ روانہ ہوئین اور راہ مین ایری ماش مین مقیم ہوئین۔ جہان کا ڈیوک اُنکو قلعہ وارٹ برگ کی سیر کرانے لیگیا۔ جہان لوتھر بہت مہینون تک خلوت مین وحشت زدہ بیٹھا تھا۔ لوتھر کے لکھنے کی میز اور شادی کی انگوٹھی موجود تھی۔ دیوار پر اُس دوات کی سیاہی کے نشان موجود تھے جو اُسنے جن کو دیکھکر ماری تھی اور دیوار پر لگی تھی۔ ملکہ معظمہ نے انگلینڈ مین آنیسے پہلے شہنشاہ فرانس سے دوبارہ ملاقات شانودی بون مین کی۔

ملکہ معظمہ کا سفر جرمنی ختم ہوا۔ ۶۔ ستمبر کو انٹ ورپ مین وہ آئین۔ مگر وہ سیدھی انگلینڈ کو نہین آئین۔ اوس بورن کیطرف آنے مین وہ ٹریپورٹ مین گئین کہ ازسرنو لوئی فلپ شاہ فرانس سے ملاقات ہو۔ سمندر مین ایسی طغیانی اور تلاطم تھا کہ وہ جہاز سے زمین پر نہین اُترین تو شاہ فرانس نے اِس سادگی

سے کہا کہ وہ پنانے کی کلون مین بیٹھکر جہاز سے اُتر آئین۔ اسپر انگریز بہت ہنسے جب ملکہ معظمہ شاٹو
مین آئین تو اُنھون نے کمرون کو دیکھا کہ وہ تصویرون سے نگارستان بنے ہوئے ہین۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب
کی پوری تصویرین آویزان ہین پیرس کی ہو پرا کمپنی بلائی ہوئی موجود ہے جس نے رات کو خوب
تماشا دکھایا۔ یہ ملاقات بڑی مختصر تھی۔

دوسرے دن ۹ ستمبر کو اوس بورن پھر آنکر ٹھیرین۔ ۱۴ ستمبر کو اُنھون نے اپنی چچی ڈچس
گلاسیسٹر کو یہ خط لکھا کہ "جرمنی نے مجھپر اثر اپنا سحر کا کیا۔ خاص میرے پیارے کوبرگ اور گوتھا نے تو اپنے
اوپر مجھے فریفتہ کر لیا۔ مجھے وہان سے آنیکا بڑا ہی افسوس ہوا۔ وہان جانیکی تمنا میری برسون سے تھی اس سے
جو خوشی مجھے حاصل ہوئی وہ ہمیشہ میرے دلکو خوش کیا کریگی۔ اسی مضمون کا خط اپنے ماموں لیوپولڈ
کو بھی لکھا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین درج کیا ہے "کہ جرمنی کی سیر مین جو میرا خوشی سے وقت
بسر ہوا۔ اس سے زیادہ خوش کل زندگی مین بسر نہین ہوا۔"

۱۸۴۹ء کی ابتدا مین خاندان شاہی کے لیئے ایک چھوٹا سا جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوا جس مین ملکہ معظمہ
کو خفیف سی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ اور گپون کے اُڑانے والون کو بہت سا مصالح گپ شپ کیلئے ہاتھ
لگ گیا۔ یہ واقعہ خاندان شاہی کو متنبہ کرتا ہے کہ آزاد ملکون مین جو شخص سب سے زیادہ اعلیٰ مرتبہ رکھتا
ہے وہ بھی لوگون کے طعن و تشنیع و آوازہ توازہ کے ظلم سے نہین بچ سکتا۔ اس واقعہ کی مختصر سی
تاریخ یہ ہے کہ ونڈسر کے پیرش کے افسرون نے پرنس البرٹ کے فلش فارم پر محصول لگا کے اُن سے طلب کیا
ان افسرون نے یہ خیال کیا کہ ہم محصول غربا کی پرورش کیلئے لیتے ہین۔ اس محصول کے لینے سے آمدنی
کی افزائش ہوگی۔ جس سے غربا کی زیادہ پرورش ہوگی۔ اور پرنس بھی اُسکے دینے مین پہلوتہی کر کے
اپنی ہر دلعزیز ہونے مین کمی کا باعث نہوگا۔ مگر عالیجناب نے ملکہ معظمہ کے حسب درخواست اس محصول
کے دینے مین اس بنا پر عذر کیا کہ یہ فارم ملکیت شاہی ہے اور وہ بادشاہی قبضہ مین ہے اس لیئے
وہ سب محصولون سے معاف ہے اور اٹرنی جنرل سولسٹر شاہی سے اس مقدمہ مین قانونی رائے طلب
کیگئی تو اُسنے یہ رائے دی کہ یہ محصول کسیطرح جائز نہین ہوسکتا۔ اور اس محصول کے لگنے سے بادشاہی
حقوق پر ایک خطرناک نظیر پیدا ہوتی ہے۔ اب ونڈسر کی جماعت منتظمہ نے اس محصول کی بابت دو
رزولیوشن پاس کیئے۔ ۱۵۔ دسمبر ۱۸۴۸ء کو یہ ایک رزولیوشن پاس کیا کہ پرنس البرٹ پر یہ محصول نہین

لگ سکتا۔ دوسرا رزولیوشن یہ پاس کیا کہ غربا کی پرورش کا بوجھ پیرش ونڈسر کی جماعت منتظمہ کے سر پر بہت آن پڑا ہے۔ اِسلیئے پرنس کی خدمت عالی مین یہ عرضداشت بھیجی جاتی ہے کہ وہ اِس حالت زار پر رحم وکرم فرماکر امداد کرین۔ پرنس نے اِن دونون رزولیوشنون سے یہ نتیجہ نکالا کہ ونڈسر کی جماعت منتظمہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ فلیمش فارم کی بابت اُنپر محصول نہین لگا سکتی اور محصول کے دینے سے ملکہ معظمہ کے حقوق مین فرق آتا ہے اِسلیئے محصول کے دینے سے اِنکار ہی مگر وہ خیرات کے طور پر امداد چاہتی ہے تو وہ اسقدر خیرات جو اِس محصول کی برابر ہو کہ اُنپر لگایا جاتا بخوشی دینے کو تیار ہین۔ اُنھون نے کہدیا کہ سنہ ۱۸۴۱ء سے وہ محصول کا حساب کرکے اِسکے برابر خیرات لیلیے خاندان شاہی کے ستانے کیلیئے ونڈسر کی پیرش کے افسرون نے یہ ناحق کا جھگڑا کھڑا کیا تھا کہ جس سے جاننا چاہیئے کہ پرنس البرٹ کو ایک غلط منصب دے رکھا ہی۔ مگر پرنس نے اِس معاملہ کو دانشمندانہ اِس خوبی کے ساتھ فیصلہ کیا کہ متوسط درجے کے آدمیون مین زیادہ ہر دلعزیز ہونے مین کامیاب ہوئے۔

ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ ملکہ معظمہ نے اوسبورن مین اپنا شیامحل اسلیئے تیار کیا تھا کہ وگ اور ٹوری فرقون کی فسادون سے بچکر اسمین آرام کیا کرین۔ اسکا حال ملکہ معظمہ نے اپنے ایک خط مین لکھا ہے کہ "لنڈن مین لوگ فساد اور عناد کی تلخ آمیز باتین کرتے ہین اُن سے بچکا آرام ہے۔ یہان حضرت علیا بڑے سادہ طور پر نہایت آرام سے خوش و خورم رہتی ہین لگانے کیلیئے قطعات زمین تقسیم و تجویز کرتی تھین۔ وہ اِس عافیت گاہ سے پھر لنڈن کی آشوبگاہ مین آئین۔ جہان پولیٹکل فسادات برپا تھے۔ یہ وقت اُن کے لیئے بڑا نازک تھا۔ ۲۵۔ مئی کو اُن کے ہان دختر پیدا ہوئی۔ جس کی خوشخبری توپون کی شلک نے سارے شہر کو سنائی۔ اسوقت مصر کا خدیو ابراہیم انگلستان مین رونق افروز تھا۔ اُسکی فرانس مین مہمانداری بڑے تجمل و شان سے ہوئی تھی حضرت علیا تو اپنی حالت سے مجبور تھین کہ بنفس نفیس بادشاہ کی خاطر و تواضع نہین کر سکتی تھین۔ مگر پرنس البرٹ نے اپنے حتی المقدور خدیو کی مہمانداری خاطرداری کا حق ادا کیا۔ ۱۸ جون سنہ ۱۸۴۶ء کو حضرت علیا بھی اِس قابل ہو گئین کہ دن کو وہ خود خدیو مصر سے ملین اور رات کو اسکی دعوت کی غرض یہان کی مہمانداری اور خاطرداری سے مہمان بہت خوش و خورم ہو کر اپنے ملک کو گیا۔

پیل اور قوانین غلہ

سنہ ۱۸۴۵ء کے ختم ہونے سے پہلے وزارت پر نازک وقت آنے سے ملکہ معظمہ خائف ہوئین۔ یہ خوف ہمیشہ
اُنکے سر پر کھڑا رہتا تھا۔ آیرلینڈ مین آلو کی فصل بالکل بگڑ گئی۔ اور انگلینڈ اور اسکوٹلینڈ مین بھی فصل
نہایت خراب ہوئی۔ کل یونائیٹڈ کنگڈم مین جاڑے کے موسم مین بڑی مصیبت کا پڑنا یقینی تھا۔ اِس
سبب سے پیل کے دل مین یہ بات آئی کہ ملک کی حالت کا مقتضا یہ ہے کہ غلہ کے تمام قوانین منسوخ کرنے چاہئین
اگرچہ یہ معاملہ وہ تھا کہ جسکا سالہا سال سے اندیشہ تھا اور اسکے ہمراہیون نے عہد کیا تھا کہ ہم اسکا مقابلہ کرینگے لیکن اب اِس نے
اپنا میلان نہایت صاف اس طرف ظاہر کیا کہ آزادی تجارت کے اصول انتظام کو شش پیار کرے۔ اسکی اس رائے
کے پڑنے سے زیادہ تر اسکے ہمراہی چونک پڑے۔ اور اس سے برسر مقابلہ آنے کو تیار ہوئے لیکن
آخر کو سب سوائے لارڈ اسٹینلی کے اسکے ہمراہ ہوگئے

پیل کو ملکہ معظمہ کا سہارا دینا

پیل کے ساتھ پارٹی نے اپنی تپاک کی بہت تھوڑی نشانیان دکھائین۔ انگلینڈ کی نوجوان
پارٹی نے جسکے سرغنہ ڈزریلی تھے پیل کی حکومت کی ماتحتی مین اپنی ہٹ اور ضد کے آثار دکھائے اور
سنہ ۱۸۴۵ء کے اجلاس پارلیمنٹ مین ڈزریلی نے اپنی تقریر مین پیل کی نسبت بڑی درشت زبانی اور سخت
کلامی کا ایک سلسلہ باندھ دیا اور کہا کہ ملک کے اہل زراعت کی نفع رسانی سے وہ بالکل بے پرواہی اور کن
زرویٹو گورنمنٹ ایک منتظمہ ریاکاری ہوگئی ہے۔ اس سے ملکہ معظمہ بڑی سراسیمہ ہوئین۔ اب اُنھون نے اپنے
تمام رعب داب کا وزن پیل کے ترازو مین چڑھا دیا۔ ۵۔ نومبر سنہ ۱۸۴۵ء کو اُنھون نے پیل کو لکھا کہ آپنے
جو رپورٹ بھیجی کہ کیبی نٹ مین آپس مین اسوقت ناموافقت اور اختلاف آرا ہے اس سے مجھے بڑا تردد
دامنگیر ہوا۔ اسوقت مین کہ قحط سالی اپنی آنکھین دکھا رہی ہے۔ سب کو آپس مین متفق ہوکر اور مل جلکر
ایک دل ہوکر کام کرنا چاہیے تھا۔ ۲۰۔ نومبر سنہ ۱۸۴۵ء کو ملکہ معظمہ نے اوس بورن سے سر رابرٹ پیل کو
پھر لکھا کہ مین اس بات کے سننے سے بڑی متردد ہون کہ سر رابرٹ کو خوف ہے کہ کیبی نٹ مین
تردید اختلافات ہونگے اب اسوقت مین کہ بلا سر پر کھڑی ہے سب وقتون مین زیادہ ضرور تھا کہ گورنمنٹ
اتحاد سے متفق ہو۔ مین خیال کرتی ہون کہ یہ وقت ایسا آگیا ہے کہ باہر سے ملک کے اندر خوراک کے آنے
کی کل رکاوٹون کے دور کرنے کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہین ہوسکتا۔ یہ رائے سر رابرٹ کی اپنی خود
ہونی چاہیے۔ مجھے بڑی امید ہے کہ اسکے ہمراہیون مین سے اسکے حق کام کرنے کا کوئی مانع و مزاحم نہوگا۔
اگرچہ ملکہ نے پیل کو بہت سہارا دیا اور اسکے دل کو قوی کرنا چاہا۔ مگر اُسنے اپنے دونون معاونین اور مخالفین کے

لیئے یہ انصاف جاناکہ مقابل کی پارٹی جسنے اصلاح پیش کی ہو وہ اپنا اجرائے کار کرے۔ اِسلیئے اُس نے ۶۔ دسمبر ۱۸۴۵ع کو اپنا استعفا دیدیا۔ ملکہ معظمہ کو اسکے مستعفی ہونیکا صدمہ دلپر ایسا ہی ہوا جیساکہ لارڈ میلبورن کے استعفا دینے کا ہوا تھا۔ اسکے استعفا دینے سے پہلے ایک دن انہون نے پیل کو لکھا کہ رایون کی مخالفتون کا سبب کچھہ ہی ہو مگر مجھے یقین ہے کہ سر روبرٹ پیل ایسے کڑے اور مشکل وقت مین مجھے نہین چھوڑے گا" لیکن پیل اپنے ارادہ مین پکا تھا ✦

جب ملکہ معظمہ نے جاناکہ پیل نے استعفا دینے کا ارادہ مستحکم کرلیا ہے تو اسکا انکو افسوس ہوا مگر پھر وہ اپنی عادت مستمرہ کے موافق اپنی نئی گورنمنٹ کے بنانے پر مستعد اور آمادہ ہوئین پیل کی درخواست کے موافق انہون نے لارڈ جان رسل کو طلب کیا۔ وہ اُسوقت ایڈنبرا مین تھے۔ ونڈسر مین ۱۱ دسمبر سے پہلے نہ پہنچ سکے۔ اِس اثنا مین ملکہ معظمہ نے میلبورن کو صلاح و مشورے کیلیے بلایا۔ مگر کچھ وہ اپنی بیماری کی وجہ سے کچھ اپنی دانائی وحزم کی وجہ سے یہان نہ آئے ✦

وگ کے بی نٹ کے ہونے مین ملکہ معظمہ کو یہ خوف تھاکہ وہ لارڈ پامرسٹون کی فورین منسٹر بنائے گی جسپر نہ انکو نہ انکے شوہر کو اعتبار تھا۔ جہانتک اُنسے ہوسکا وہ اسکی مانع ہوئین کہ وہ اپنے قدیمی عہدہ پر مقرر ہو۔ جب انکی لارڈ جان سے اول ملاقات ہوئی تو انہون نے اِس سے باصرار یہ کہا کہ پامرسٹون کو کوئی عہدہ کولونی مین دیدیا جائے۔ اِسپر لارڈ جان بڑبڑائے۔ اور اِس معاملہ کے آگے چلنے کےلیئے مہلت چاہی ✦

یہ خوف انکو اِس حد پر تھاکہ اُنہون نے ایسی حد سے زیادہ پیچدار ڈپلومیٹک گفتگوئین اِس معاملہ مین کین کہ کبھی اب تک نہین کی تھین۔ اُنہونے لارڈ ایبرڈین سے جو پیل کی کے بی نٹ مین فورین منسٹر تھا بمنت کہاکہ پولیٹیکل حالت مین جو پامرسٹون پر مین اعتراضات کرون۔ اُن مین وہ میرا معاون ہو لیکن پولیٹیکل دائرہ مین یہ بات مشہور تھی کہ پامرسٹون کوئی عہدہ سوائے فورین منسٹر کے نہین قبول کریگا اسلیئے ایبرڈین نے ملکہ معظمہ کی تھوڑی سی تسکین کی۔ اور اُسنے ملکہ معظمہ کو وہ صلاح دی کہ جو امور ناگزیر ہین انکو وہ بہتر طور سے کرین۔ حضور کی خواہش کے موافق مین پامرسٹون کو یہ مشورہ دونگا کہ وہ فرانس کے ساتھ مصالحت رکھے اور ہمیشہ فورین پالیسی مین باقاعدہ صلاح و مشورہ کیا کرے۔ مگر یہ ناممکن ہے کہ وہ اِس اپنے قدیمی عہدہ سے جدا کیا جائے۔ جس کی خدمات کی بجا آوری کے سبب سے وہ اِسکا مستحق ہے

پیل کا استعفا دینا ۱۸۴۵ع

لارڈ جان رسل کا بلایا جانا

لارڈ جان رسل کا خوف ملکہ معظمہ

اِس مشورہ بڑی سنجیدہ ناراضی کے ساتھ منظور کر لیا*

۱۳۔ دسمبر ۱۸۴۵ع کو ملکہ معظمہ کی لارڈ جان سے ونڈسر مین دوسری ملاقات ہوئی اسکے ساتھ بڑے پرانے وگ کے سرگروہ لارڈ لینسڈون ساتھ تھے۔ شہزادہ البرٹ ملکہ معظمہ کی برابر بیٹھے۔ اُنہون نے اپنے ان ملاقاتیون سے کہا کہ مین البرٹ کی طرف سے وہی باتین کرون گی جو اپنی طرف سے کرون گی لارڈ جان رسل نے بڑی بیباکی کے ساتھ اُنسے مخاطب ہوکر اُنسے درخواست کی کہ وہ پیل سے اس بات کو خوب تحقیق کر لین کہ اُنکی کے بی نٹ کے مخالف ممبر یہ منصب نہین رکھتے کہ وہ نئی گورنمنٹ بنا لین اگر اُسنے قوانین غلہ کو منسوخ کر دیا تو وہ حق پر ہے اور جان رسل نے یہ اور کہا کہ ملکہ معظمہ کو چاہیے کہ پیل کو اور اُنکے ہمراہیون کو اپنی پشت پناہ بنا لین۔ ملکہ معظمہ نے پیل سے مشورہ لیا تو اُس نے ایک فضول بچاؤ کا جواب دیا۔ لارڈ جان کو اِس سے اطمینان نہین ہوا اور اُسنے ملکہ معظمہ سے بیباکانہ التماس کیا کہ وہ خاص اسی سے ساتھ کام کرنے کا وعدہ لین۔ ملکہ معظمہ اِس درخواست کو نامعقول جانتی تھین۔ مگر اپنے تپاک و اخلاق کے سبب سے ازسرنو پیل کیطرف رجوع کی مگر اسکا نتیجہ کچھ نہین ہوا بس اب وہ علیحدہ ہوکر دیکھنے لگین کہ کیا وقوع مین آتا ہے*

لارڈ جان کی ہٹیلی اور ضد مین

آخر کو ۱۸۔ دسمبر کو لارڈ جان نے ملکہ معظمہ کا حکم نئی گورنمنٹ مرتب کرنیکا مان لیا۔ اب اسکی پارٹی (فریق) کے بعض ممبر ایسے تھے کہ وہ پامرسٹون کو ایسا غیر معتبر جانتے تھے جیسے کہ ملکہ معظمہ اگر پامرسٹون کو فورین اوفس ملے تو لارڈ گرے نے گورنمنٹ مین شریک ہونے سے انکار کر دیا اور اسکے ساتھ اُنھون نے یہ درخواست بھی کی کہ کے بی نٹ مین کوپ ڈین کو بھی کوئی عہدہ ملے وہ آزادی تجارت کیلئے لوگون کے اُبھارنیکا سرمنشا ہے۔ لارڈ گرے کی ان دونون درخواستون کو لارڈ جان منظور نہین کر سکتا تھا وہ نہین چاہتا تھا کہ انتظام ملکی مین وہ اِس سے آگے قدم بڑھائے۔ اِسنے ۲۹ دسمبر کو دفعتہً ملکہ معظمہ کو اطلاع دی کہ مین اب حضور کی خدمت نہین کر سکتا۔ جس سے ملکہ معظمہ متحیر ہوگئین*

لارڈ جان کی مشکلات

کچھ دیر کیلئے یہ معلوم ہونے لگا کہ ملکہ معظمہ کوئی گورنمنٹ نہین رکھتین۔ پھر اُنھون نے پیل کیطرف رجوع کی اور اُس سے التجا کی کہ وہ پھر اپنے عہدہ کو قبول کرے۔ اُسنے انکی درخواست کو منظور کر لیا۔ ملکہ معظمہ نے اپنی پیچدار گفتگو مین اِس نتیجہ کو ملحوظ خاطر رکھا تھا جسمین وہ کامیاب ہوئین اور اُنکی خاطر خواہ اسکا نتیجہ ہوا۔ ۲۰ دسمبر کو اُنھون نے پیل کو لکھا کہ وہ اپنے عہدہ پر بحال ہوا مین کافی طور پر بیان نہین

پیل کا دوبارہ صاحب منصب وزیر ہونا

کر سکتی کہ آپنے جو خیرخواہی اور عالی ہمتی اور بلند دماغی سے طریقہ اختیار کیا ہے اُس سے میرا اعتماد آپ پر کس قدر زیادہ ہوگیا ہے"۔ وزارت کی بحالی مین چند تبدیلیان ہوئین گلیڈسٹن جن کی ملکہ معظمہ بڑی احسانمند اس سبب سے ہوئین کہ انھون نے پیل کو استقلال کے ساتھ پُرتاثیر سہارا دیا اور اسمین وہ کامیاب ہوئے اور وہ لارڈ سٹینلی سے بھی جو کولونی کے مدارالمہام اور وار سکرٹری تھے بڑی مطمئن اور خوش ہوئین +

اب سے ملکہ معظمہ پیل کے ساتھ قانون غلہ کی منسوخی کی پولیسی مین متحد ہوگئین۔ ونڈسر مین میلبورن ملکہ معظمہ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے کہ انھون نے کہا کہ پیل کا بے دیانت رویہ قابل لعنت ملامت ہے تو ملکہ معظمہ نے اس مضمون پر مباحثہ کرنا پسند نہین کیا۔ اور اُنسے کہا کہ آپ چپ لگائیے پیل کے مستقل رکھنے مین ملکہ معظمہ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ ۱۲۔ جنوری ۱۸۴۶ء کو اُنھون نے لکھا کہ مجھے اس بات کے جاننے سے بڑا اطمینان حاصل ہوا ہے کہ پیل نے اپنی زبردست زود اثر تدابیر کین ہین کہ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے عدل و عقل کے موافق ہونیکے سبب سے ضرور کامیاب ہونگی۔ ۲۷۔ جنوری ۱۸۴۶ء کو پرنس البرٹ کامنس ہوس مین گئے کہ وہ پیل کی اس تدبیر کو سنین کہ جس مین وہ تین سال کے عرصہ مین تمام قوانین غلہ کی منسوخی کا بیان کریگا۔ جو قانون غلہ کی منسوخی کا نع تھی وہ پرنس البرٹ کے آنیسے بڑے خفا ہوئے اور انھون نے کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوانین غلہ کی منسوخی مین شاہی سازش و آتیسٹش بھی ہے۔ اس اظہار رائے پر اگرچہ ملکہ معظمہ کو ہنسی آئی مگر وہ ناراض بھی ہوئین اور پرنس البرٹ تو ایسا خفا ہُوا کہ پھر اس لوئر ہوس (کامنس ہوس) مین نہین گیا۔ ۴۔ فروری ۱۸۴۶ء کو ملکہ معظمہ نے پیل سے کہا کہ آپکے گروہ مین سے جو بعض نے آپ کو بُرا کہا ہے اسکا معاوضہ ملک کے احسانمند ہونیسے آپ کو ملجائے گا۔ اُنھون نے ۱۸۔ فروری کو پیل کو صرف اس اسپیچ کی مبارکباد کا ہی خط نہین بھیجا جو اُنسے بل کے پیش کرنیکے وقت دی تھی۔ بلکہ بیوہ ملکہ ایڈیلیڈ کا بھی رقعہ اُس نے خط کے ساتھ بھیجا جس مین انھون نے اُنکی نسبت اپنی نیک رائے ظاہر کی تھی +

اگرچہ گلیڈسٹن اور لارڈ ولنگٹن نے پیل کی پولیسی کو پسند کیا مگر وہ کامنس ہوس سے اجلاس کھلنے پر اس سبب سے جدا ہوگئے کہ اُسنے پارلیمنٹ کی ممبری کے لیئے ڈیوک نیوکیسل کو نامزد کیا۔ جو سخت مانع مزاحم قوانین غلہ کی منسوخی کا تھا اور اُسکے برخلاف رائے مغرزانہ یہ دونون نہین دیسکتے تھے۔ اس لیے وہ علیحدہ ہوگئے پیل جو ایسے دو بڑے دوستون کی حمایت سے محروم ہوگیا تو ملکہ معظمہ کو اُسپر بڑا افسوس ہوا

ملکہ معظمہ کا پیل کا طرفدار ہونا

ملکہ معظمہ کا پیل کی علیحدگی سے افسوس

اُنھون نے کہا کہ انکے لیئے اور سیٹ حاصل کرو تو ہم - مارچ کو ملکہ معظمہ نے گھبراکر لکھا کہ مسٹر گلیڈسٹن اور لارڈ ولنگٹن کے لیئے کوئی سیٹ کہان ہے ؟ غلہ کی منسوخی کے باب مین جو اسپیچ دیجاتی انسے ملکہ معظمہ بڑے غور سے مطالعہ کرتین - اور اختلاف رائے کی فہرست کو ملاحظہ کرتین انھون نے لکھا ہے کہ شب کو جو کارروائی ہوتی ہے وہ اُنکو بڑی دلچسپ معلوم ہوتی ہے ٭

۲۵ مئی کو شہزادی ہلینا پیدا ہوئین - مگر اس سبب سے اُنکی توجہ اس بل کی طرف سے کچھ ہٹی نہین وہ بل کے ہر فقرہ کو جو پارلیمنٹ کے دونون ہوس مین پڑھا جاتا بڑی خوشی سے دیکھتین - لیکن اسکے ساتھ ایک ضمیمہ ایسا پیش ہوا کہ جسکے سبب سے وہ بیدل ہوگئین - ۲۶ - مئی کی رات کو قانونِ غلہ کا تیسری دفعہ لارڈس ہوس مین پڑھا گیا - پر ٹکشنیسٹ (آزادی تجارت کے خلاف) وگس نے ملک آئرلینڈ کے کوئرشن بل (دنگہ و فساد دبانے کا) کے دوبارہ پڑھے جانے پر گورنمنٹ کے برخلاف ووٹ دیئے - اور پیل کو ۷۳ ووٹون کی کمی کے سبب سے شکست ہوئی - اب ضرور ہوا کہ پیل اپنا استعفا اسیوقت دین وہ جس مین ملکہ معظمہ کو اُسکی خدمات نہایت گران بہا معلوم دیتی تھین - وہ اُنسے محروم ہوگئین - اور یہ محرومی ہمیشہ کے لیئے ہوئی - جب پیل جدا ہُوا تو اُنھون نے لکھا کہ مجھے اس سے بڑا تعلق تھا اور اُنھون نے یہ نتیجہ نکالا کہ پیل کا منصب خواہ کچھ ہی ہو - ہم ہمیشہ اُسکو اپنا رفیق اور سچا دوست جانین گے" - اُنکو لارڈ ایبرڈین کے بھی مستعفی ہونے کا اس سے کچھ کم رنج نہ تھا - اُنھون نے اپنے ماموں صاحب لیوپولڈ کو لکھا کہ ہم ان دونون آدمیون کے سبب سے بڑے ایمن تھے" - لیوپولڈ نے لکھا کہ اپنے ہمعصر مدبران ملکی مین پیل پر یہ اعتماد کیا جاتا ہے کہ اسکے سبب سے موناکی مین جو انکی قوت اور طاقت باقی ہے - اس مین سے ذرا بھی کم نہ ہوگی ٭

پیل کی شکست

ملکہ معظمہ کو جو کونسٹی ٹیوشنل اختیارات حاصل تھے اُنکے زیادہ استعمال کرنے کی تکلیف اگرچہ پیل نے اُنکو نہین دی مگر اُسنے پولیٹکل معاملات مین اکثر خط و کتابت کر کے اثر کو بڑھا دیا - اُس نے طرفین یعنی بادشاہ اور وزیر کے درمیان اعتماد بڑھا دیا جسنے ملکہ معظمہ کو اُبھارا کہ وہ اپنی رعایا کے معاملات سے دلچسپی رکھین - اور اُن مین اصلی گرمجوشی اصلاح رعایا کے لیئے پیدا کر دی - چنانچہ اُنھون نے یہ گرمجوشی اپنی قوانین غلہ کی منسوخی مین ظاہر کی - وزیر اعظم نے اُنکو یقین دلادیا کہ اس منسوخی سے رعایا کی مصائب مین کمی اور اُنکی آسودگی مین افزایش ہوگی - پیل کے منصب مین تو بڑی مشکل اُسوقت پیش آئی کہ اُسنے

ملکہ معظمہ کی آزادی تجارت سے دلچسپی اور گرمجوشی

پارلیمنٹ کا بدلنا، شہزادی کا اصطباغ اور البرٹ کا سفر

یہ چاہا کہ آزادی تجارت کے اصول کے عملی اثر کو پیدا کرے۔ اگر ملکہ معظمہ اِس کام مین بالکل متحد نہوجاتین تو پھر وہ اُصول قابل برداشت نہوتا +

پارلیمنٹ بدل گئی۔ ۶۔ جولائی ۱۸۴۶ء کو وزیر اعظم سر روبرٹ نے استعفا دیا۔ ۷۔ جولائی کو ملکہ معظمہ نے لیوپولڈ شاہ بلجیم کو یہ خط لکھا کہ کل کا دن مجھپر نہایت سخت گزرا ہے کہ سر روبرٹ پیل اور لارڈ ایبرڈین دونون نے استعفا دیدیا اور مجھ سے جدا ہوگئے۔ جس سے مجھے اور میرے ملک کو جو نقصان پہنچا ہے اُس کا علاج کچھ نہین ہوسکتا۔ وہ دونون ایسی مغموم حالت مین مجھسے ملے کہ انکو دیکھکر مین بیخود ہوگئی۔ وہ ہمارے بڑے نیک خواہ وفادار دوست تھے۔ وہ پانچ برس تک میرے پاس رہے اِس عرصہ مین نہ تو کسی ایسے آدمی کی سفارش کی اور نہ کوئی بات ایسی پیش کی کہ وہ ملک کے حق مین بہتر نہو۔ مین بیان نہین کرسکتی کہ ایبرڈین کے جدا ہونے نے مجھے کیسا غمزدہ بنایا ہے۔ آپ خیال نہین کرسکتے کہ وہ میرا کیسا دلنواز مصاحب تھا۔ ایسے دوستون سے انقطاع آمد و رفت ہونا بڑا ملال انگیز ہے +

امتحان کے کڑے واڑے وقتون مین البرٹ مجھے اور میرے ملک کو اپنے استقلال اور دانشوری سے ایسے فائدے پہنچاتا ہے کہ جن فائدون پر کوئی یقین نہین لاسکتا" +

ملکہ کے پاس وزرا سے زیادہ اُن کا عزیز و معتمد شوہر موجود تھا۔ جب جان رسل وزیر اعظم مقرر ہوئے تو پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب شروع ہوا۔ ملکہ معظمہ سمندر کے کنارے ائیل وائیٹ مین چلی گئین۔ جہان کی روح افزا ہوا نے اور مطمئن زندگانی نے اِس اضمحلال کو رفع کردیا جو وزرا کی جدائی سے سے پیدا ہوا تھا۔ وہ اب شگفتہ خاطر و زندہ دل ہوگئین اور اُسپر یہ خوشی اور ہوئی کہ اُن کی صاحبزادی کے اصطباغ کی تقریب مین شاہ و ملکہ بلجیم آنیوالے تھے۔ گو وہ اِس تقریب مین تو شریک نہوسکے مگر دو چار روز بعد آگئے۔ قصر بکنگھم مین ۲۵۔ جولائی کو شہزادی کو اصطباغ دیا گیا۔ اور ہلینا آگسٹا وکٹوریا نام رکھا گیا

اِس مہینہ کے آخر مین لورپول البرٹ ڈوک کے کھولنے کے لیئے پرنس البرٹ کو جانا پڑا گو اُن کی سپیچون کی شان و عظمت اور اُنکے استقبال کی تجمل و شوکت کو حضرت علیا سُن سُن کر شاد شاد ہوتی تھین۔ مگر اُنکی جدائی کا رنج اُنکی جان کے لیئے بڑا عذاب الیم تھا۔ اِس مہینہ کی آخر تاریخ مین ملکہ معظمہ کو پرنس نے خوش طبعی سے رموز و کنایات مین یہ خط لکھا ہے کہ آپ ابھی اپنا بناؤ سنگار کرتی ہون گی اور ڈنر مین اپنے وقت پر نہ گئی ہونگی +

ملکہ معظمہ نے سٹوک میئر کو یہ رنج آمیز خط لکھا۔ کہ میرا پیارا ماسٹر (آقا۔ مالک) گھر سے باہر گیا ہوا ہے اسلیئے میرا دل جدائی کے رنج سے بیقرار و بیتاب ہو رہا ہے۔ مین جانتی ہون کہ اور دوسری بیبیون کے شوہر بھی اکثر جدا ہوتے رہتے ہین مگر مجھے کبھی ایسی جدائی کی عادت نہین ہوگی۔ میرے لیئے بڑا رنجناک رنج یہی ہے کہ مجھ مین اور اُس مین دو روز کے لیئے بھی جدائی ہو۔ میرے دل کی کیفیت یہ ہے کہ البرٹ کے بغیر مجھے کوئی چیز بھلی نہین معلوم ہوتی۔ اسلیئے خدا سے میری یہ التجا ہے کہ اس کے بعد مجھے زندہ نہ رکھے۔ مین اُسکے دیکھنے ہی کو اور اُس سے محبت کرنے ہی کو اپنی شان و شوکت جانتی ہون"۔

خدا جو آیندہ کا حال انسان سے مخفی رکھتا ہے اِس مین انسان کی بھلائی کے لیئے بڑی حکمت الٰہی ہے۔ اِس محبت والی بی بی کو آیندہ یہ خبر نہ تھی کہ اِسکو مدتون تک شوہر سے جُدا ہو کر جینا پڑے گا۔ اِس لاعلمی سے کیسی اِسکو مسرت تھی۔

۱۸۴۷ع کے دو بحری سفر

سنہ ۱۸۴۷ع مین ماہ اگست و ستمبر مین ملکہ معظمہ نے دو بحری سفر بڑے مسرت انگیز کیئے جن کا حال اُنھون نے اپنے ہائی لینڈ کے سفرنامہ مین چھاپا ہے۔ اِن سفرون مین اُن کے بچے ہمراہ تھے۔ اول بحری سفر مین بڑے بڑے مقامات وارٹ متھ۔ پلائی متھ۔ گیورن سی کی سیر اور دوسرے میں جرسی اور ساحل کورنش کی سیاحت کی۔ کسی دلچسپ اور خوبصورت چیز کے دیکھنے کیلیئے ملکہ معظمہ موسم کی سختی و خرابی کا ذرا بھی خیال نہین کرتی تھین۔ اور سیر کی خاطر اپنے تئین معرض خوف و خطر مین ڈال دیتین۔ اُسکی ایک مثال یہ ہے کہ جسوقت وارٹ متھ مین جہاز داخل ہوا ہے تو مینھ موسلا دھار برس رہا تھا اور جہاز کا ڈیک (عرشہ) پانی مین تیر رہا تھا۔ مگر حضرت علیا عرشہ پر بیٹھی ہوئین۔ درخت۔ زارون اور چرچ و قلعہ کی عمارتون کو دیکھکر تعریف کرتی رہین اور نیچے نہین اُترین۔ مناظر قدرت کے مشاہدات سے اُنکی طرح محبت رکھنا بالکل ایک عجیب بات ہے وہ خود تو شگفتہ رو رہین۔ مگر پرنس البرٹ زرد رو ہوگئے۔ جب موسم اچھا ہوا تو ۱۰۔ اگست کو سفر آگے ہوا دائین بائین طرف عجب عجب مناظر قدرت اُن کو نظر آئے۔ کہین پہاڑون پر درختون کے جھنڈ خوبصورت نظر آتے تھے۔ کہین دریا ایسے پیچ در پیچ کھاتے ہوئے دکھائی دیتے تھے کہ تالاب معلوم ہوتے تھے۔ کشتی سے اُترکر ایک پُرانا شہر دیکھا کہ وہ ایسا مضبوط بنا ہوا ہے کہ زمانہ نے اُسے فرسودہ نہین کیا اُسکی قدیمی حسانت قائم ہے۔ ملکہ معظمہ کو جب کوئی منظر خوش نظر آتا تھا تو اُسکا

نقشہ کھینچتین اور جہان پرانے نقش ونگار دکھائی دیتے اُنکی تصویر اتارتین۔ جہان سواری جاتی ساحل پر آدمیون کی بھیڑ لگ جاتی۔ اور لیڈیان سفید لباس پہنے ہوئے موجود ہوتین شہرون کی آئین بندی خوب ہوتی۔ مصنوعی محرابین سڑکون پر بنائی جاتین۔ بادشاہی جہاز کے گرد مچھیرے کشتیان لاتے اور وہان اُنکے لنگر ڈالتے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین "کہ وہ انگریزی ایسی بُری بولتے کہ ہماری سمجھ مین نہین آتی مین اپنے شوہر کے ساتھ ایک قلعہ مین پہاڑ پر گئی۔ اور اُسکی چوٹی پر سینٹ میکائیل کی کرسی رکھی ہوئی دیکھی۔ اُسکی نسبت یہ کہانی مشہور ہے کہ میان بی بی مین سے جو اول اُسپر بیٹھ جاتا ہے وہی اپنے گھر کا خداوند اور مالک خانہ ہوجاتا ہے۔ ایک بڈھے مکاندار نے مجھ سے کہا کہ بہت سے میان بیبیون کے درمیان اس امر کا تجربہ ہوچکا ہو اُسکے جواب مین یہ کہا گیا کہ یہ جگہ ایسی کڈھب ہے کہ یہان آدمیون کی رسائی مشکل ہے۔ ایک مچھیرا اس امید پر اپنا جال لگائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک قسم کی مچھلی پکڑکر مجھے دکھائے مگر اسکے جال مین وہ مچھلی نہین آئی۔ اب ڈچی کورنوال مین لوہے کی کانون کا ملکہ معظمہ نے ملاحظہ فرمایا۔

لوہے کی کانون کا ملاحظہ

ملکہ معظمہ نے یہ ہمت اور جرأت کی کہ لوہے کی کانون مین اندر جاکر ان کا معائنہ فرمایا ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین۔ "کہ مین اور پرنس دونون ایک ٹھیل مین بیٹھکر کان کے اندر گئے۔ ٹھیل کو کان کن آگے سے کھینچتے اور پیچھے سے ڈھکیلتے تھے۔ اور مسٹر ٹیلر جو اس کان کے منصرم تھے پیچھے چلتے تھے کان کنون کا لباس اونی تھا۔ اُنکی ٹوپی چوڑے کنارے کی تاجدار تھی۔ ٹوپی کے آگے اکثر لال ٹین لگے ہوئے تھے کان کی دونون طرف لالٹینین روشن تھین۔ جو لوگ ٹھیل کو نہین چلاتے تھے وہ روشنی لیکر ساتھ چلتے تھے۔ البرٹ اور شرفا نے کان کنون کی ٹوپیان پہن لی تھین۔ وہان اتنی جگہ نہ تھی کہ ہمارے ٹھیل اور روک (چٹان) کے درمیان آدمی چل سکین۔ لیکن اتنی جگہ تھی کہ آدمی اپنا سر اونچا رکھ سکین مگر وہ بھی سب جگہ نہین اس روشن گھپا سے ہم باہر نکلکر کچھ ٹھیرے کہ نقش آمیز لوہے کے ڈلون کو دیکھین۔ پرنس نے ان مین سے چند کو کھٹ کھٹایا۔ مگر وہ ایسے سخت تھے کہ باروت اُنکو پارہ پارہ کرتی تھی۔ غرض یہ دونون بحری سفر ۱۹ ستمبر کو ختم ہوئے۔ اور اوس بورن مین جماعت شاہی آگئی۔

ملکہ معظمہ نے ان سفرون مین اُن مقامات کی سیر کی جہان شاہان انگلستان مین سے سوائے جان کے کسی نے قدم نہ رکھا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے چھوٹے سے بیٹے پرنس آف ویلز کو اُسکی ڈچی کورنوال کی سیر دکھاتی تھین۔ اسکو لباس ملاحی پہنایا تھا کہ جسکو اُنکے علاقے کے آدمی دیکھکر بڑے خوش ہوتے تھے

اور دعائین دیتے تھے کہ خدا اُسکو پھولا پھلا کرے - جناب علیا نے خاص انگلستان کا یہ طریقہ اختیار
کیا تھا کہ مائین اپنے بچون کو پڑھاتی ہین - وہ جہاز پر اپنے پلوٹھی کی لڑکی کو پڑھاتی تھین - جب اُن پر کار و بار
سلطنت کا بار ایسا آن پڑتا تھا کہ سر اُٹھانے کی فرصت نہین ملتی تھی اور اولاد کی تعلیم کیلئے ذرا سا وقت نہین
بچتا تھا تو وہ اپنی جگہ دوسرے آدمی کو معلم مقرر کرتی تھین او اُسکی تعلیم کی نگران حال رہتی تھین ٭

جیسی کہ ہندوستان مین رسم ہے کہ جب کوئی شخص مکان بنوا کے اُس مین جاکر رہتا ہے تو اُس
کی شادی و دعوت کرتا ہے - ایسی ہی انگلستان مین مکان کی شادی کی ہوتی ہے اُسکو ہوس وارمنگ
کہتے ہین ٭

اوس بورن مین نئے محل بنجانے کی شادی

اوس بورن مین حضرت علیا کا محل عالیشان بالکل تیار ہوگیا تھا - اُنھون نے ۱۴ ستمبر کو اُسکی
شادی کی جسکا حال لیڈی لٹ ٹن اپنے ایک خط مین اس طرح لکھتی ہین کہ پہلی رات اِس گھر مین
ہماری بسر ہوئی - مکان مین سے ساری برائیان دور ہوگئین تھین - کسی رنگت لی بو نہین
آتی تھی جس سے نزلہ ہوتا - دیر کے بعد ہمنے ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی صحت و سلامتی کا جام پیا پھر عالی
جناب نے ایک مناجات پڑھوائی جسکا مطلب یہ تھا کہ اس مکان کے آنے جانے مین خدا ہمکو برکت
دے - حضرت علیا کی ملازمہ لیڈی نے یہ اصرار کیا کہ دہلیز مین جب ملکہ معظمہ پہلے پہل قدم رکھین تو اُن پر
ایک پرانی جوتی پھینکی جائے اور گلا ہوا سیسہ اور بعض چیزین منگا کر مکان مین رکھی جائین کہ گھر جن
بھوت پریت کی آفتون سے محفوظ رہے اور لچھمی گھر مین ٹکے - یہ سکوچ مذہبی توہمات تھے ٭

ملکہ معظمہ اور عالیجناب کی نسبت بیرن سٹوک میئر کی رائے

بحری سفرون مین دونون ملکہ معظمہ و عالیجناب کے بیرن سٹوک میئر مصاحب تھے اسلیئے اس عالی
دماغ نکتہ رس کو خوب موقع ملا کہ وہ اس بات کو خوب جانچے اور پڑتالے کہ زمانہ نے اِن دونون
میان* بی بی کے خصائل مین کیا تبدل پیدا کیا ہے وہ اپنی یادداشت مین لکھتے ہین کہ "پچھلے زمانہ مین
پرنس نے ترقی کے میدان مین بڑی لمبی ڈگین بھری ہین اور خوب جولانیان کی ہین - اپنی خود اعتمادی
کو خوب بڑھایا ہے - اپنی جبلی جودت طبع سے نتائج پر جلد پہنچ جانے کی عادت ڈالی ہے - وہ بعض موقع
پر بڑی سرعت سے کام کرتا ہے وہ اس خوف سے کہ مبادا کوئی بڑی غلطی اس سے نہو جائے بڑی
دور اندیشی کرتا ہے" ملکہ معظمہ کی نسبت اُنھون نے یہ لکھا ہے کہ ملکہ نے بہت ترقی کی ہے اور تجربات و
مشاہدات مین پیش قدمی کی ہے - وہ نیک طینتی و حق پرستی و ثابت قدمی کے سبب سے ہر امر مین انصاف

اور غور وخوض کرتی ہین جو حقیقت مین بڑی مسرت بخش ہے وہ خود شناسی مین بڑی ذہانت کام مین لاتی ہین اور جو حال اپنا ذکر کرتی ہین وہ نہایت دلچسپ ہوتا ہے *

باب سیزدہم

سپین کی شادیان

سر روبرٹ پیل کو پارلیمنٹ مین ایسی شکست فاش ہوئی کہ ملکہ معظمہ کو سوا ے اسکے چارہ نہ تھا کہ متقابلہ کے سرگروہ کو وزارت کے لیئے بلانا پڑا۔ ملکہ معظمہ کی درخواست سے لارڈ جان رسل نے نئی گورنمنٹ مرتب کی۔ اُسنے اسپر اصرار کیا کہ لارڈ پامرسٹون اپنے فورین اوفس پر واپس آئے۔ وھوکہ مین آکر ملکہ معظمہ نے اسکو قبول کرلیا یہ سمجھا جاتا تھا کہ سال آئندہ مین ایک عام انتخاب ہوگا۔ اسمین نئی وزارت کی عمر کی درازی کا فیصلہ ہوگا۔ واقعہ مین یہ وزارت پانچ برس تک قائم رہی۔ اگرچہ نومبر ۱۸۴۷ء پولس (رجسٹر جس مین اُن آدمیون کا نام داخل ہوتا ہے جنکو سول افسرون اور پارلیمنٹ کے ممبرون کے انتخاب کرنے کا اختیار ہوتا ہے) کی آواز اُسکے حق مین بلند نہ تھی۔ نئے کامنس ہوس مین لبرائل ممبر ۳۲۵ تھے۔ اور کونسرویٹو ۱۰۵ ممبر پیل کے مقلد اور ۲۲۶ کونسرویٹو پروٹکشنیٹ (مخالفین آزادی تجارت) تھے جنکے سرگروہ پیل کے رقیب ڈزرئیلی تھے۔ یہ تعداد مین گورنمنٹ کو مستحکم بنا پر قائم نہین کرتی تھین۔ ملکہ معظمہ نے اسکی بہبودی سے بے پرداہی کی کہ وہ نئی پارلیمنٹ کے کھولنے کیلئے تشریف بھی نہین لیگئین *

ملکہ معظمہ کا تیسرا وزیر اعظم لارڈ جان اگرچہ الکھڑ تھا اور نامطبوع اوضاع واطوار رکھتا تھا اور ملکہ معظمہ کے کونسٹی ٹیوشنل اختیارات کی نسبت تنگ خیال تھا مگر اُسنے شاہانہ لطف وکرم حاصل کرنے مین اپنے تئین ایسی مثال بنایا کہ اسپر اسکے متقدمین کو بھی رشک تھا۔ ملکہ معظمہ اپنی ابتدائے سلطنت مین اکثر اُسنے ملتی رہتی تھین۔ وہ میل بورن کی وزارت مین ہوم سکرٹری اور کامنس ہوس کا پیشوا تھا اور وہ ان سب باتون کو خوب جانتا تھا جو ملکہ معظمہ اور میلبورن کے درمیان ہوتی تھین اس

واقفیت قریبہ کے سبب سے اسکا ارتباط ملکہ معظمہ کے ساتھ زیادہ ہوگیا۔ اور ملکہ معظمہ نے اُنکو اپنے حُسن اخلاق کے سبب سے تا حیات رچمنڈ پارک مین پیمبروک لوج عنایت کیا جو ارل آف ارولڈ کے مرنیسے خالی ہوا تھا جو ولیم چہارم کی بیٹی کا شوہر تھا اور یہ بیٹی غیر منکوحہ بی بی سے پیدا ہوئی تھی +

لارڈ جان کے شریک اور مصاحبین

لارڈ جان کے بعض شریک اور مصاحب ملکہ معظمہ کو بڑے عزیز تھے۔ لارڈ کلرینڈن جو میلبورن کی وزارت مین لارڈ پرائیوی سیل تھے۔ وہ لارڈ جان کے عہد مین اول بورڈ او ٹریڈ کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے اور پھر آئرلینڈ کے لورڈ لفٹننٹ مقرر ہوئے وہ پامرسٹون کی زوروآور فورین پولیسی کے ساتھی نہ تھے وہ مثل اپنے بھائی چارلس ولیم ویلیئر کے بڑے گرم جوش تاجر تھا۔ وہ ملکہ اور شہزادہ البرٹ کے ساتھ اپنے ملک اور غیر ملکون کے باب مین ہم خیال تھا۔ وہ پبلک لائف مین بالکل بے پروا اور خانگی معاملات مین سوچنے والا اور خلیق تھا۔ ملکہ معظمہ اسپر بالکل اعتماد رکھتی تھین اور اپنا دلی دوست سمجھتی تھین ایسے ہی نیک خصال سر جارج گرے تھے جنھون نے اول مرتبہ ہوم سکرٹری کا عہدہ لیا اور متصل بیس برس تک اُس عہدہ پر مامور رہے اُن کے ساتھ ملکہ معظمہ کے تعلقات بڑے تپاک کے ساتھ تھے۔ لارڈ سر جان کی وزارت مین لارڈ مکالے پے ماسٹر جنرل مقرر ہوئے تھے۔ ملکہ معظمہ انکے ملنے جُلنے سے بڑی خوش ہوتی تھین۔ وہ اپنی خوش تقریریون سے ملکہ معظمہ کا دل بہلاتے تھے اور ملکہ کی دانشمندی اور فرزانگی اور ہردلعزیزی کے بڑے قائل تھے۔ ۱۹ مارچ ۱۸۵۰ء کو جب اُنھون نے قصر بکنگھم مین ملکہ معظمہ کے ساتھ کھانا کھایا تو اُنھون نے اپنی مصنفہ تاریخ انگلستان کا ذکر آزادانہ بیان کیا تو ملکہ معظمہ نے اُنسے ارشاد کیا کہ میرے بیچارے بزرگ باپ دادا جیمز کا حال کچھ تاریخ مین نہین لکھا تو مکولی نے یہ جواب دیا کہ وہ آپ کا باپ دادا نہ تھا بلکہ آپ سے پہلے بادشاہ تھا۔ یہ جواب بڑا مودبانہ تھا اُسکو وہ سنکر بہت خوش ہوئین۔ ۱۴ جنوری ۱۸۵۱ء کو جب مکولے ونڈسر مین اُن کے ساتھ ٹھیرا تو اُنکو اپنی باتون سے اُسنے بہت ہنسایا کہ آپ بعض اوقات نہایت خوش آئندہ اخلاق کی باتین کرتی ہین جرمن کے معاملات مین جو باتین آپ فرماتی ہین اُنسے زیادہ معقول باتین نہین ہوسکتین۔ گو ملکہ معظمہ بہت سے ممبرون کا ادب و عزت کرتی تھین مگر اُنکے تعلقات جیسے اول کے دو وزیرون کے ساتھ دوستانہ تھے ایسے تیسرے وزیر کے ساتھ نہ تھے اور اسکا سبب فقط پامرسٹون کی خودپسندی و خودرائی اور مغلوب الغضبی تھی ہمیشہ اسکا جھگڑا فساد و عناد غیر سلطنتون کے معاملات کے سبب سے بادشاہ کے ساتھ تھا کانسٹی ٹیوشنل مین کوئی ایسا قانون نہین ہے کہ وہ بادشاہ کا دباؤ یا تسلط یا قاعدہ کسی شاہی سرشتہ پر رکھتا ہو وزیر کو اختیار

لارڈ پامرسٹون سے ملکہ معظمہ کے تعلقات کا بیان

تھا کہ وہ بادشاہ سے بالکل بے تعلق ہو کر اپنا کام کرے اور یہ عملاً اُسکو ختیار تھا کہ وہ بادشاہ کے اِس دعوے کو چاہے قبول کرے چاہے انکار کرے جو وہ کارروائی ہین یا پولیسی کی چھوٹی باتون مین اپنی رایون کے ظاہر کرنے کا رکھتا تھا ۔

سپین کی شادیان

اگرچہ ابتدا مین ملکہ اور وزیر مین بالکل موافقت تھی ۔ پامرسٹون پہلے سے جانتا تھا کہ انگلینڈ اور فرانس کے درمیان دقتون کے واقع ہونیسے ضرور ہے کہ وزیر کی ملکہ معظمہ اور پرنس البرٹ سے ناچاقی ہو ۔ سپین کی شادیون کے باب مین چندسال سے انگلینڈ اور فرانس کے درمیان اختلاف ہو رہا تھا ۔ سپین کے تخت پر ایک کم عمر ملکہ آئزبیلا شانزدہ سالہ جلوہ آرا تھی ۔ اسکا حال ایسا ہی تھا جیسے کہ ملکہ معظمہ کا تخت نشینی کے وقت انگلینڈ مین تھا کہ آیندہ کے لیئے اُس سے انگلش کورٹ اپنی اغراض رکھتا تھا ۔ یہ مشہور بات تھی کہ لوئی فلپ شاہ فرانس یا اُسکے وزرا بلند نظری کہتے ہین کہ سپین کی سلطنت کو فرانس کا محکوم بنائین ۔ سب پارٹیون کے اعلیٰ درجہ کے مدبران سلطنت اسپر متفق الرائے تھے کہ سپین کے جزیرہ نما پر فرانس کا رعب داب وسیع نہین ہونا چاہیئے ۔ اِس رائے کی قوت سے لوئی فلپ خوب آگاہ تھا وہ بڑی دانش وعقل کی چالین چلا ۔ یہ افواہین تھین کہ وہ بڑے ارادے رکھتا ہے کہ سپین کی خردسال ملکہ سے وہ اپنے پسر چہارم ڈک ڈی اومیل کا بیاہ کرنا چاہتا ہے ۔ اِس معاملہ مین جہانتک اُس سے ہو سکتا تھا وہ برانگیختگی کو کم کرنا چاہتا تھا ۔ اُس نے ۱۸۴۲ء مین اطلاع دی کہ وہ سپین کی ملکہ کی شادی بیاہ سے کوئی تعلق نہین رکھتا ۔ مگر اُسنے یہ قبول کیا کہ وہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے ڈک ڈی مونٹ پن سیر کا بیاہ ملکہ کی چھوٹی بہن سے جو ایک ہی ہے کرنا چاہتا ہے ۔

تنازعات کے عہدوپیمان

ملکہ معظمہ نے اِس خبر کو سُنا اور طبیعت کے استقلال کو قائم رکھا ۔ لارڈ ایبرڈین اس وقت فورین منسٹر تھے اُنھون نے کہا کہ اِس بیاہ پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا ۔ بشرطیکہ سپین کی ملکہ کی شادی اول ہو اُسکے اولاد پیدا ہو جائے ۔ جس سے یہ بات صاف سمجھہ مین آجائے کہ فرانسیسی بوربون خاندان کا کوئی شخص سپین کا کون سورٹ یعنی شوہر جو ملکہ کے ساتھ کاروبار سلطنت کیے نہین ہوگا ۔ جب شاتو ڈی یو مین ملکہ معظمہ اور شاہ فرانس کی ملاقات ہوئی تھی تو اُسنے اِن شرائط کو مان لیا تھا جسکا مفصل حال اوپر بیان کیا گیا ہے ۔

ملکہ سپین سے شادی کرنیکے خواستگار بہت سے تھے مگر وہ اِن مین سے کسی کے پسند کرنے مین تامل کرتی

تھی۔ اسلیئے اِس خواستگاری کا بازار کھلا ہوا تھا۔ فرانس اور انگلینڈ کے اخلاص اور ارتباط کے پیچھے یہ بلا لگی ہوئی تھی کہ شہزادۂ البرٹ انگلینڈ مین منصب عالی اور جرمنی سے رشتہ مندی رکھتا تھا جس کی وجہ ملکہ سپین کو شوہر کے انتخاب کرنے مین دقت اور دشواری پیش آئی۔ ملکہ کی والدہ نائب السلطنت کرسٹینا شاہ فرانس کی آرزو کا آسانی سے پورا ہونا پسند نہین کرتی تھی وہ یہ چاہتی تھی کہ جیسے ملکہ معظمہ انگلینڈ اور ملکہ پرتگال کی شادی سیکس کوبرگ کے خاندان مین ہوئی ہے ایسی ہی میری بیٹی کی شادی ہو جائے شاہ فرانس کی آرزو پوری نہو۔ سنہ ۱۸۴۱ء مین جب یہ خیال اول ہوا ہے تو شہزادۂ البرٹ کا بڑا بھائی آیرنسٹ جس کی شادی اب تک نہین ہوئی تھی وہ ملکہ سپین کے لیئے مناسب شوہر تجویز ہوا مگر اِس شہزادہ کی شادی دوسری جگہ سنہ ۱۸۴۲ء مین ہوگئی تو ملکہ کرس ٹینا نے سیکس کوبرگ کے شہزادہ لیوپولڈ کو جو سب سے بڑا چچازاد بھائی آیرنسٹ اور البرٹ کا اور فرڈی نینڈ پرتگال کی ملکہ کے شوہر کا بھائی تھا اپنی دامادی کے لیئے تجویز کیا۔ شہزادۂ البرٹ سے جسنے اِس نوجوان کی دعوت ونڈسر مین کی تھی صلاح و مشورہ پوچھا گیا۔ پرنس نے سوچا کہ اِسکے بھائی کو یہ موقع تخت سلطنت حاصل کرنے کا ملا ہے ایسا نہو کہ سہل انگاری سے ہاتھ سے جاتا رہے۔ مگر اسکے ساتھ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ انگلش مدبران ملکی کو اسپر آمادہ کرنا کہ وہ سیکس کوبرگ کی اغراض کے نکلنے مین معاون ہون ایک بڑی ٹیڑھی کھیر ہے اسلیئے وہ اور ملکہ معظمہ اِس معاملہ سے علیحدہ ہو کر یہ انتظار دیکھنے لگے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ؀

اِس تدبیر کی فرانس نے بڑے جوش و خروش سے مزاحمت کی۔ لوئی فلپ کے وزیر اعظم گیزو نے اچڑپنے سے ظاہر کیا کہ وہ سب طرح سے جو کچھ ممکن تھا کہ سپین کو بچا لیگا کہ اِس مین کوبرگ کے فرمانروا کی شادی انگلینڈ اور پرتگال کیطرح نہونے پائے۔ صلح اور امن کے قائم رکھنے کی خاطر سے یہ شادی انگلینڈ اور سپین دونون نے موقوف کردی۔ لیکن سنہ ۱۸۴۶ء مین پوشیدہ پوشیدہ پھر ملکہ کرسٹینا نے اِسکو دوبارہ زندہ کرنا چاہا۔ اِس لیڈی نے سیکس کوبرگ کے ڈیوک آیرنسٹ کو جو اپنے رشتہ دارون سے پرتگال مین ملنے آیا تھا لکھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی ذات خاص سے امداد کی درخواست کرے کہ جس سبب سے ملکہ وکٹوریا کے ماموں زاد بھائی شہزادہ لیوپولڈ سے اِسکی بیٹی کی شادی ہو جائے۔ یورپ کے کورٹس انگلش کے کونسٹی ٹیوشنل رسم و رواج سے جاہل ہین۔ ملکہ کرس ٹینا نے یہ چاہا کہ اسکا خط خاص ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین دیا جائے اور کسی اور کو نہ دیا جائے۔ ڈیوک آیرنسٹ نے یہ خط بادشاہ لیوپولڈ کے

ملکہ کرس ٹینا کی مداخلت

پاس بہیجا جسنے اُسکو اپنی بھانجی کے پاس پہنچا دیا +

اگست ۱۸۴۶ء مین دونون ڈیوک آیرنسٹ اور شاہ لیوپولڈ انگلینڈ مین آئے اور اُنہون نے اِس شادی کے باب مین ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ سے اِس باب مین مباحثہ کیا۔ اور اِس معاملہ کی خوب چھان بین از سرِ نو کی۔ اور اِس جلسہ شاہی نے باستکراہ سیکس کوبرگ کے شہزادہ کے بخلاف اِس بنا پر فیصلہ کیا کہ انگلش اور فرنچ وزیر پہلے اسکا انکار کر چکے (اسکا مفصل حال پہلے لکھا گیا ہے) مین ڈیوک آیرنسٹ نے فوراً ملکہ کی والدہ کرسٹینا کو لکھا کہ وہ نوجوان ملکہ کا بیاہ سپین کے کسی امیر سے کر دے +

خاندان شاہی کا مخفی جلسہ ہونا

تقریباً اِس زمانہ مین کہ خاندان شاہی نے یہ فیصلہ کیا تھا پامرسٹون اپنے عہدہ فورین افس مین آگیا اور اُسنے کچھ جلدی کے سبب سے اور کچھ شاہی مخفی جلسے کے فیصلہ کی لاعلمی کے سبب سپین گورنمنٹ کو ایک مراسلہ بہیجدیا کہ ملکہ سپین فوراً تین آدمیون مین سے جو اِس بیاہ کرنیکے خواستگار مین ایک کو پسند کر کے شادی کر لے۔ اِن تین مین سیکس کوبرگ کے شہزادہ لیوپولڈ کا بھی نام تھا۔ یہ مراسلہ فرنچ وزرا کے پاس بہیجا گیا کہ پامرسٹون نے شہزادہ سیکس کوبرگ کی شادی کے مردہ معاملہ کو پھر از سرِ نو زندہ کر دیا ہے۔ وہ خاص اِس معاہدہ کا توڑنا ہے جو کیا گیا تھا +

پامرسٹون کا سپین سے مراسلہ

فرانسیسیون نے اِس معاملہ مین زیادہ پیغام سلام نہین کیا۔ اور وہ عوض لینے کے درپے ہو گئے فرانسیسی وزرا نے میڈرڈ مین یہ انتظام کیا کہ نوجوان ملکہ فوراً کاڈز کے ڈیوک سے شادی کرے۔ اور اُسی دن مونٹ پنسیر ملکہ کی چھوٹی بہن سے جو ایک ہی ہے شادی کرے۔ طرفین عہد شکنی کے الزامات کثرت سے ایک دوسرے پر لگاتے تھے۔ اِن الزامون کی بوچھاڑ وزرا ہی پر نہین ہوتی تھی بلکہ دونون ملکون پر۔ انگلینڈ مین یہ بڑی افواہ اُٹھی کہ وزرا فرانس جانتے تھے کہ ڈیوک کاڈز مین شوہر ہونے کی قابلیت نہین ہے۔ انہون نے ملکہ سپین کا شوہر اسکو اسلیئے بنایا ہے کہ اسکی اولاد نہین ہونے کی تو مونٹ پنسیر کی اولاد تخت نشین ہوگی مگر یہ اُمید تو انکی پوری نہین ہوئی۔ اگرچہ ملکہ آیزبیلا کی یہ شادی نامبارک تھی مگر اِس عقد نکاح سے وہ پانچ بچون کی مان ہوئی۔ ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کو اِس بات پر بڑا غصہ آیا کہ فرنچ وزرا نے اور فرنچ پرنس نے سیکس کوبرگ کے کنبے کو ناحق بڑا ذلیل کیا جو کبھی اپنی تعلی و ترفع سے سیر نہین ہوتا تھا۔ لوئی فلپ اور اسکے کنبے کی کوششین خانگی معاملات مین کچھ دیر کیلئے بیفائدہ ہین +

فرانسیسیون کا عوض لینا اور عہد شکنی

پامرسٹون اپنی عادت کے موافق اپنے اوفس کے پیغامات مین ملکہ معظمہ اور شہزادہ البرٹ کی صلاح و مشورہ لینے مین کوشش نہین کرتا۔ اسنے ایک مراسلہ مین سرہنری بلور کو جو انگلش منسٹر میڈرڈ مین تھا۔ وہ فقرہ مندرج کردیا جسکو شہزادہ البرٹ نے مسودہ مین کاٹ دیا تھا وہ فقرہ ڈک ڈی مونٹ پین سیر کی اولاد کی تخت نشینی کے باب مین تھا اسنے باستلال ڈک کے وارث حقوق شاہی کو مسترد کردیا۔ شاہ لیوپولڈ تمام اس سازش کی جواب دہی کو پامرسٹون کے ذمے جانتا تھا لیکن ملکہ معظمہ کی پبلک اور خانگی رائین اس معاملہ مین وہی تھین جو پامرسٹون اور پبلک کی رائین تھین۔ اگر کوئی ان مین اصلی اختلاف ہوگا تو وزیر کی خود مختاری اور آزادی حاصل کرنیکے سبب سے ملکہ معظمہ نے بادل ناخواستہ اُسکو منظور کرلیا ہوگا۔

انگلش گورنمنٹ نے ان دونون شادیون کے برخلاف اپنی رائے کو ظاہر کیا مگر وہ ۱۰ اکتوبر کی ہوگئین۔ انگریزون نے اُنپر لعنت و ملامت کا بڑا غل مچایا۔ ملکہ معظمہ نے ۱۳ اکتوبر کو شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ مجھے افسوس ہے کہ مین ایک لفظ بھی لوئی فلپ کی حمایت مین نہین لکھ سکتی جس کا مین بڑا ادب اور احترام کرتی تھی۔ آپ خیال کرسکتے ہین کہ اس معاملہ مین مجھے کیسا رنج ہوا۔ آپ فرانس کی ملکہ اور اُسکے بادشاہ کے روبرو میرے غصہ کے زور کو اور میرے رنج کو جو اس واقعہ کے وقوع ہونیسے ہوا ہے بیان نہین کرسکتی۔ غل و شور جو دھمکیان دیتا تھا وہ اب بتاریخ موقوف ہوگیا ہے۔ انگلش کے جاہ و جلال اور شان پر اس واقعہ کا اثر بہت تھوڑا ہے۔ لیکن لوئی فلپ کو جو اخلاقی سہارا انگلینڈ کا تھا۔ جاتا رہا۔ اور اسکا منزل تخت انقلاب کا شکار آسانی سے ہوگیا ہے۔ نیچے اور دلچسپ خطوط شہزادہ البرٹ اور ملکہ معظمہ کے لکھے جاتے ہین۔

۱۰ ستمبر پرنس البرٹ نے اپنے بھائی کو یہ خط لکھا۔ کہ تم اس خبر کو سُن کر متحیر ہوگے کہ دفعتہً سپین کے معاملات مین ایک عجیب شگوفہ کھلا کہ فرانس نے اپنے معاہدہ کو توڑ ڈالا۔ فرانس کی پولیسی سے زیادہ کوئی بے ایمانی کی بات نہین ہوسکتی کہ اسنے ہم کو تاریکی مین لیجاکے ہم پر فتح حاصل کی لیکن ایسی فتح بڑی ذلیل ہوتی ہے کہ ایک دوست کو فریب دیکر حاصل کیجائے پھر دوست بھی ایسا ہو کہ اسکے سوائے کوئی دوسرا دوست اسکا نہو اور یہ دغا دوست کو ایسے وقت مین دیجائے کہ وہ اسکی دوستی کے سبب سے نقصان اُٹھا رہا ہو۔ بیچاری ملکائین تو آخر وقت تک لیوپولڈ سے رشتہ مندی

معاملات پامرسٹن

پبلک کی رائین

پرنس البرٹ کا خط اپنے بھائی کے نام

کی خواستگار ہین۔ انھون نے اس کی چاہ اس وقت چھوڑی کہ بلور صاحب نے اُن کو یقین دلایا کہ ہم اس کو منظور نہین کر سکتے اور ہم اپنے وعدے کے پابند ہین ٭

شہنشاہ لوئی فلپ نے واثق وعدہ کیا تھا کہ مین یہان اپنے بیٹے کی شادی کا خیال جب تک نہین کرون گا کہ ملکہ سپین کی شادی نہو جائے گی۔ اور اسکی اولاد وارث تخت و تاج نہ پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اب اُس نے یہ حجت نکالی کہ مجھے ایفائے وعدہ سے یون نجات حاصل ہو گئی کہ لیوپولڈ کی شادی کا پیغام ملکہ سپین سے دیا گیا جسکے باب مین لارڈ ایبرڈین نے مجھے یقین دلا دیا تھا کہ ایسا نہین ہو گا کیا ایمانداری کے پامال کرنے کا یہ اچھا ایجاد ہے کہ آپ بُرا کام کرین اور اسکو دوسرے کے ذمے لگائین ٭

ہمارا خفا ہونا حق ہے اور سپین مین بھی اسپر غل مچ رہا ہے۔ یہ ضرب المثل سچ ہے کہ دیانتمندی عمدہ تدبیر ہے ٭

یقینی ملکہ معظمہ اور عالیجناب کو اس زشت کاری سے دلی رنج ہونا چاہیئے جو پولیٹیکل اتحاد اور دوستی کے برخلاف ظہور مین آئی۔ جب اُنکے ایک دوست نے جس کی وہ قدر و منزلت کرتے تھے۔ عہد شکنی کی اور اُسکا اُلٹا الزام اُنکے ذمے لگایا تو اس سبب سے کہ وہ خود معزز راست باز تھے رنج ہوا۔ نوجوان ملکہ جب ایسے شوہر کے حوالہ کیگئی جس کو وہ پسند نہین کرتی تھین تو ملکہ معظمہ کو نہایت رنج و غم کچھ اس سبب سے ہوا کہ وہ خود عورت تھین۔ اور زیادہ تر اس سبب سے کہ وہ ملکہ سے محبت مادرانہ رکھتین تھین۔ اس بات کو خواہ کسی پہلو سے دیکھو وہ ایک صدمہ کی بات ہے۔ شہنشاہ فرانس اپنی ملکہ میری امیلی کو ہدایت کرکے ملکہ معظمہ کے نام اس مضمون کا خط لکھوایا کہ مشتہرہ شادی ایسی صاف ہے کہ کوئی اعتراض اُسپر نہین ہو سکتا۔ اس نے سعنی خط نے اس صدمہ مین کچھ تخفیف نہین کی۔ ملکہ معظمہ نے اس خط کا جواب سنجیدہ رنجیدگی کیساتھ اوس بورن سے ۱۰ ستمبر کو یہ لکھا کہ شاید آپکو وہ عہد و پیمان جو میرے اور شہنشاہ فرانس کے درمیان ہوا یاد ہو گا مجھے اسوقت آپ معاف کیجیے گا کہ مین آپسے پولیٹیکل باتین کرتی ہون مجھے اسوقت اس بات کے کہنے سے بڑی خوشی ہوئی کہ مین ہمیشہ آپکے ساتھ بے رنگ و ریا یک رنگ دوست رہی ہون اس مین شک نہین کہ آپ کو یہ اطلاع ہوئی ہے کہ مین نے اپنے ماموںزاد بھائی لیوپولڈ اور ملکہ سپین کے درمیان شادی ہونے کو منع کر دیا۔ دونون ملکائین (ملکہ سپین اور اُنکی مان) بڑے شوق سے اس کے ساتھ شادی کرنی چاہتی تھین۔ گو ہمارے نزدیک یہ بات اولیٰ و انسب تھی۔ مگر ہم نے اس سبب سے پسند

شادیوں پر ملکہ معظمہ کی ناراضی

نہین کیا کہ وہ شہنشاہ کو پسند نہین تھی۔ اب آپ آسانی سے سمجھ سکتی ہیں کہ دونوں شادیان دفعتہً مشتہر ہوئین اُنسے ہم کو حیرت ہوئی اور اُنپر افسوس ہوا ؟ ✤

لارڈ پامرسٹون کو لارڈ نورمنبی نے لکھا کہ ملکہ معظمہ نے شہنشاہ فرانس کو متلون اور غیر مستقل مزاج لکھا ہے۔ اِس لفظ کے لکھنے کا شہنشاہ کو ایسا رنج ہوا کہ وہ تین رات تک صبح کے چار بجے تک جاگتا رہا اور اپنے برسر انصاف ہونیکے لیئے اپنی بیٹی ملکہ لوئزہ بلجیم کو خط لکھا کہ اسکو لیکر انگلستان جاے تاکہ اُسپر تہمت دغا کی انگلش فورین اوفس نے لگائی ہے وہ دور ہُوا اور اِس خط مین ملکہ معظمہ کو یہ بھی لکھا کہ وہ لارڈ پامرسٹون کی آنکھوں سے دیکھتی ہین۔ ملکہ معظمہ نے اس پرزور خط کا جواب نہایت حزم و احتیاط سے لکھکر ملکہ لوئزہ کی معرفت شہنشاہ کے پاس بھیجا جس مین لارڈ پامرسٹون کی پولیسی مین تعجیل ہونے کی حمایت کی اور پھر سب باتون کو بیان کرکے یہ لکھا کہ مین نے کل معاملہ مین خود غور کی ہے۔ مین اپنی آنکھون سے دیکھتی ہون دوسرے کی آنکھون سے نہین دیکھتی۔ شہنشاہ کا وعدہ خلافی سے کسیطرح پیچھا نہین چھوٹ سکتا۔ گو خط کے آخر مین دستخط مین فقط ملکہ معظمہ کے نام کے دو حرف وی اور آر لکھے ہوئے تھے۔ ملکہ معظمہ نے خط کے ایک ایک لفظ پر اپنے شوہر سے مباحثہ کیا تھا اسلیئے یہ خط دونون میان بی بی کا لکھا ہوا سمجھنا چاہیئے ✤

اُمید یہ تھی کہ اس خط وکتابت کے سبب سے لوئی فلپ اس شادی کو ملتوی کردے گا۔ انفنٹا کی عمر اُس وقت نو برس کی تھی مگر وہ اس نے اپنی بات پر اصرار کیا اور سپین کے کورٹ پر اسکا رعب و داب ایسا تھا کہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۴۶ع کو دونون شادیان ایک ہی وقت مین ہوگئین۔ پیچھے اسکی حقیقت کھلی کہ یہ شادیان نہ انگلستان کے نہ سپین کے لیئے ایسی مضر ہوئین جیسی کہ خود شہنشاہ فرانس کے حق مین اسلیئے زہر ہوئین کہ اُسکی اس حرکت سے اسکی قوم کو جو اس سے پہلے بدظن ہورہی تھی یہ شبہہ پیدا ہوا کہ وہ بے ایمانی کے ساتھ اپنے کنبے کے تعلی اور ترفع کی اولوالعزمی رکھتا ہے۔ ابتدا مین ملکہ معظمہ کو ان شادیون کے باب مین بہت رنج ہوا۔ مگر جب وہ ہوگئین اور کسیطرح منسوخ نہین ہوسکتی تھین تو انہون نے شہنشاہ کے اِس قصور کو معاف کردیا اور اُسپر رحم کھایا ✤

ملکہ معظمہ سے زیادہ تر اس معاملہ مین عالیجناب ناراض ہوئے اور اُنہون نے سٹوک میر کو لکھا کہ ہر روز مجھ مین کوشش کے ساتھ حق جوئی و عقل پرستی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور اس کل معاملہ کو

مین جاننا ہون کہ وہ ناحق ہوا ہے۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے یہ بہانہ بنانا مناسب جانا کہ اس معاہدے مین انگلینڈ نے فریب اور دغابازی کی ہو۔ یہ بدترین طعن قوم پر ہوا ہے۔ اسوقت بڑی برداشت و بردباری اختیار کی گئی کہ جنگ پر آمادگی نہین کی گئی۔ ایک عالم کا قول ہے کہ بڑے ملکون کے ساتھ کوئی دغابازی کرکے سزایابی سے نہین بچ سکتا۔ یہ قول پورا ہوا کہ فرانس کو اس دغابازی کی پوری سزائین ہوئین جن کا بیان آگے آئیگا۔

ستمبر مین ملکہ معظمہ ونڈسر مین آئین۔ اکتوبر مین اسکے آس پاس پھرتی رہین ۱۹۔ اکتوبر کو ونڈسر سے چلکر ملکہ ایڈی لیڈ کے ہان تین دن بے تکلف مہمان رہین۔ پھر وہ ہٹ فیلڈ ہوس مین لارڈ سالسبری سے ملنے گئین۔ موسم نہایت خراب تھا۔ اسلیئے یہان شہر کی آئین بندی کا سامان نہو سکا۔ مگر یہان لارڈ سالسبری اور ڈیوک ولنگٹن اور امرا کے لحاظ سے ایک مجمع احباب خوب ہوگیا۔ لارڈ جان رسل اور لارڈ میلبورن استقبال کے لیئے آئے۔ لارڈ جان رسل تو اب تک ملک کی حالت پر خوب غور و خوض کرتے تھے۔ مگر لارڈ میلبورن تو ایسے بے پروا تھے کہ وہ جانتے ہی نہ تھے کہ ملک مین کیا مصیبتون کا طوفان اٹھ رہا ہے۔ یہان ملکہ معظمہ کتب خانہ سے مستفید ہوتی تھین اور سیسل کے کاغذات بہت غور سے مطالعہ کرتی تھین۔ باغون کی سیر کرتی تھین۔ انہون نے اس اوک کے درخت کو دیکھا جسکے نیچے ملکہ الزبتھ نے اپنی تخت نشینی کی خوشخبری کو سُنا تھا۔ ملکہ معظمہ کے آنے کی خوشی مین یہان پانچ سو مزدورون کی دعوت ہوئی۔ اور ایک موٹا تازہ بیل بھون کر اُنکو کھلایا گیا۔ اُنکے لیئے شراب کے خم کے خم خالی کیئے گئے جس کی وجہ سے ملکہ معظمہ کی تشریف آوری مدتون تک یادگار رہی۔ پہلی دسمبر کو ملکہ معظمہ اور عالی جناب نے ارنڈل کیسل مین نورفوک کے ڈیوک سے ملاقات کی جو موروثی ارل مارشل تھے۔ انہون نے ملکہ معظمہ کی مہمانداری کا بڑا ساز و سامان کیا۔ قلعہ مین اور سارے شہر مین روشنی ایسی کی کہ وہ بقعہ نور معلوم ہونے لگے۔ شہر کے ہر غریب کو عمدہ بیش بہا کھانا کھلایا۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر نے چھوٹے پارک مین اپنے یہان آنے کی یادگار مین اوک کے پودے لگائے۔ عالی جناب شکار کو گئے۔ ملکہ معظمہ آس پاس کی چیزون کی تحقیقات کرتی رہین۔ لوگون سے تپاک و اخلاق سے ملکر اپنا گرویدہ بناتی رہین۔ یہان ایک بال مین وہ خود ناچین۔

باب چہاردہم

انقلاب کا سال ۱۸۴۸ عیسوی

پارلیمنٹ کا کھلنا

برطانیہ اعظم کیلئے ۱۸۴۸ء کا سال ایک بڑا وبال تھا۔ پولیٹیکل افق پر سب طرف گھٹائین ہوئی تھین
اس سال مین ساری بلائین آنکر جمع ہوگئین۔ تجارت کی کساد بازاری آئرلینڈ مین آلوون کی فصل نہونے
سے وہ قحط سالی کہ معاذ اللہ۔ پھر اسپر وبا اور بیماری کا اضافہ اور آئرلینڈ کی آپس کی لڑائی فساد کا اندیشہ
انگلینڈ مین وہ گندم کی گرانی کہ ملکہ معظمہ نے اپنے گھر مین روٹیون کی رسد مین کمی کی۔ ۱۹ جنوری ۱۸۴۸ء
کو ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ کو بہ نفس نفیس کھولا اور سپیچ کیا دیا ایک نوحہ غم والم پڑھا۔ جب وہ اپنی رعایا
کی مصائب بیان کرتین تو آپ کی زبان لڑکھڑاتی دل بھر آتا۔ کلیجہ دھڑ دھڑ کرتا وہ اپنے لارڈس سے
فرماتی تھین کہ آپ وہ صبر وتحمل وتوکل اختیار کرین جو آپ کی جبلت مین داخل ہے۔ ان مصائب مین بھی
لنڈن عیش وطرب سے خالی نہ تھا۔ تھیئٹرون مین اور اوپیرا مین تماشے ہوتے تھے۔ اور ان فنون کے بڑے
بڑے صاحب کمال باہر سے آگئے تھے۔ فینی کیمبل نے آنکر اپنے کمال سے تھیئٹرون مین لوگون
کا دل بہلایا۔ لیڈی جونا نے جو اوپیرا مین اپنا جواب نہین رکھتی تھین وہ ایکٹ کیئے کہ ملکہ معظمہ نے انکی
تعریف کی کہ ان کے ایکٹ جاکر دیکھنے کے قابل ہین۔ لیپ، میچ صاحب نے انکے گانے کی تعریف یہ کی کہ
مین نے اب تک انکے گانے کے برابر گانا نہین سُنا۔ اُنہون نے اپنے ماموں شاہ لیوپولڈ کو یہ خط
لکھا کہ لیڈی جونا تو بالکل عجیب وغریب منظر قدرت ہے۔ اسوقت انگلینڈ مین پردیسی مہمان بڑے جلیل القدر
آئے ہوئے ہین۔ شہنشاہ روس کا چھوٹا بیٹا ڈیوک قسطنطین اور سویڈن کا شہزادہ اوسکاٹ جو پیچھے
سویڈن کا بادشاہ ہوا اور جرمنی کے کئی شہزادے"۔ ۱۵ جون کو ملکہ معظمہ شاہانہ جلوس کے ساتھ تھیئٹر
مین جلوہ افروز ہوئین وہ تماشا گاہ کے افق پر ایک مسعود ستارہ تھین جو سب کو بھلی معلوم ہوتی تھین۔

پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۸۴۷ء

لارڈ کیمبل نے ماہ فروری مین ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین سوا دیا کہ وہ ایک شریف آدمی پر نشان گود دین۔ اُنہون نے وہ نشان گود دیا پھر وہ اور لوگون کے ساتھ باتین کرنے مین مشغول ہوئین لارڈ نشان کی سند پر جو چمڑے کے کاغذ پر لکھی جاتی ہے دستخط کرانے بھول گیا حضرت علیا کی خدمت مین دوبارہ دستخط کرانیکے لیئے وہ آیا اور اپنے سہو کا عذر پیش کیا۔ حضرت علیا سند پر دستخط کر رہی تھین کہ عالی جناب نے لارڈ موصوف سے پوچھا کہ اِس گودنے کی رسم کب سے جاری ہوئی ہی تو اُس نے عرض کیا کہ جب سے کہ شاہان انگلینڈ لکھنا پڑھنا نہین جانتے تھے۔ حضرت علیا نے سند پر اپنے دستخط کر کے فرمایا کہ ہم مدرسہ مین پڑھ آئے ہین ❊

ایک دن حضرت علیا نے حکم دیا کہ ڈنر آٹھ بجے دس منٹ پر تیار ہو۔ اِس پر لارڈ کیمبل نے کہا کہ حضرت علیا بیس پچیس منٹ بعد مین آئین گی۔ وہ جانتی ہین کہ مین دس منٹ مین کپڑے پہن لیتی ہون مگر اِسمین وہ چند منٹ اور زیادہ لگاتی ہین چنانچہ وہ آٹھ بجے پچیس منٹ پر تشریف لائین ❊

۱۸۴۷ء مین حضرت علیا کی ذات خاص سے متعلق دو واقعات عظیم وقوع مین آئے ایک کیمبرج مین جانا۔ دوسرا اسکوٹ لینڈ کی سیر کرنا۔ اول واقعہ کی سرگزشت یہ ہے کہ پرنس البرٹ کی قابلیتون کے چپ چاپ دیکھنے والے سٹوک میر صاحب ہی نہ تھے بلکہ انگلستان کے فضلائے اجل اور امرائے جلیل القدر بھی تھے۔ وہ شہزادہ کی فضیلت علمی اور روشن دماغی کے قائل ہو گئے۔ ۱۲ فروری ۱۸۴۷ء کو ڈاکٹر ہیوویل ماسٹر ٹری نی ٹی کالج یونیورسٹی کیمبرج نے پرنس کو اِس مضمون کی چٹھی بھیجی کہ یونیورسٹی کے چنسلر کا عہدہ خالی ہی۔ آپ ہم کو اجازت دیدین کہ اِس عہدہ پر آپ کو نامزد کرین اِسکے سوائے لارڈ لینسڈون نے بھی پرنس سے یہ درخواست کی اور لنڈن کے بشپ نے بھی پرنس کو لکھا کہ یونیورسٹی کے بڑے بڑے ممبرون کی یہ تمنا ہی کہ آپ اِس عہدہ چنسلری کو قبول فرمائین جس سے یونیورسٹی کو بھی شرف و فائدہ حاصل ہو۔ ملکہ معظمہ کو ایسی درخواستون کے پیش ہونے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی جنسے اُنکو معلوم ہوا کہ اُنکے شوہر سے انگلستان کے فضلا و امرا محبت رکھتے ہین۔ اور اُسکی لیاقت و قابلیت کی قدر شناسی کرتے ہین اگر حضرت علیا کی نشاط و انبساط مین کوئی داغ تھا تو یہی تھا کہ اُنکو یہ شبہہ تھا کہ میرے شوہر کی جو میرے ملک کی بہبودی کے لیئے اپنی جان کھپاتا ہی کما حقہ قدر و منزلت نہین ہوتی۔ اب آخر کو یہ شبہہ دور ہوا اِس عہدہ کے پیش ہونے کے سبب سے

انکو معلوم ہوا کہ میرے شوہر کی اعلی لیاقتون کا معاملہ الف ! اُٹھا ملتا ہے وہ اِس چانسلر کے عہدہ کے ملنے کو سمجھتی تھین کہ اسمین کچھ میرا اثر نہین ہے اور نہ وہ میرے سبب سے ملتا ہے بلکہ وہ پرنس کی خود اپنی جوہر لیاقت اور قابلیت کی کمائی ہے ۔

حضرت علیا کے دلمین یہ خیال جم گیا کہ ۱۸۱۰ ڈیوک کو قصر بکنگھم مین ایک اڈریس آئی جسپر یونیورسٹی کے کل ممتاز رسیڈنٹ ممبرون کے دستخط تھے۔ اسمین پرنس سے بہ التجا یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس عہدہ پر نامزد ہونے کو قبول فرمائین ۔

سب جگہ بڑی بڑی تحریکون مین لطافت و نفاست کو رشک و حسد چرا لیتا ہے۔ کیمبرج کے ٹرینٹی کالج سے سینٹ جان کالج کو رقابت رکھتا تھا۔ اُسنے چاہا کہ اپنی پسند کے چانسلر لارڈ پووس کو نامزد کرے۔ پرنس اِن کالجون کی رقابت کا صحیح صحیح تخمینہ نہین کر سکتا تھا وہ اس طرح انکے آپسمین مقابلہ مین آنے سے جھجکا اور حکم دیدیا کہ میرا نام اس عہدہ پر نامزد ہونیسے الگ کر دیا جاوے مگر ڈاکٹر ہیوویل اور اُن کے مددگارون نے پرنس کی اس درخواست پر کچھ خیال نہین کیا۔ اور اُسکی خواہش کے برخلاف پول (انتخاب کرنے والون کی فہرست بنائی) کیا جس مین کچھ نقصان نظر آتا تھا۔ یہ جھگڑا بڑا تھا۔ مگر آخر کو اس مین پرنس فتحیاب ہوا۔ اور اُن کا رقیب شکست یاب ہوا۔ شہزادہ کے حق مین ۹۵۳ ووٹ اور اُنکے مخالف کے حق مین ۸۳۷ ووٹ ہوے اور پرنس کے حق مین پریسیڈنٹ ممبرون کے ووٹ بہ نسبت اُن کے رقیب کے سہ چند ہوے ۳۷ ذگلرون مین ۱۹ نے اور ۴۳ پروفیسرون مین سے ۱۶ نے اُنکے حق مین ووٹ دیئے مگر باوجود ان ووٹون کی کثرت کے پرنس کو اس عہدہ کے قبول کرنے مین تامل و تردد تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب مین باتفاق رائے چانسلر مقرر نہین ہوا کثرت رائے سے جو کچھ تھوڑی سی میری طرف زیادہ ہے مقرر ہوا ہون اسلیئے میرے مقرر ہونیسے یونیورسٹی مین مخالفت پیدا ہوگی مگر اسکے دوستون نے اس عہدہ کے قبول کر لینے کیلیئے زیادہ زور ڈالا کہ آپ اِس عہدہ کو ضرور قبول کیجیئے ملکہ معظمہ ہماری بڑی قوی دوست ہین۔ اس وقت سر رابرٹ پیل نے کہا کہ آپکے انکار کرنے مین یہ قباحت ہے کہ اس سے معلوم ہوگا کہ آپکا مخالف لارڈ پووس یہ جانیگا کہ میرے طرفدار فرقے کو فتح حاصل ہوئی۔ وہ یہ نہین جانے گا کہ آپنے خود اسکو یہ عطیہ عطا کیا ہے جسکا وہ ممنون ہوا اور پھر وہ اُن آدمیون کو جنھون نے آپکے حق مین ووٹ دیئے ہین۔ بہت ستائے گا اور انکو مایوس کریگا جب اس عہدہ کے لیئے پرنس خود اپنی خواستگاری نہین ظاہر کرے گا تو اُسکے طرفدارون کی کثرت رائے

سہارا نہین دیکھی۔ مدعی سلطنت گو اوچھت۔ پرنس سے طرفدارون کی کثرت مین جو کمی ہوئی اُس کا سبب یہ تھا کہ مسٹر پی ٹی۔ ہاش نے مشتہر کردیا تھا کہ پرنس نے اس عہدہ کے خواستگار نہ ہونے کا اعلان کردیا ہے حقیقت مین انتخاب کرنے والے اِس شخص کو اِس عہدہ کے لیئے انتخاب کرتے تھے جسکا اِس عہدہ کا قبول کرنا باوجود منتخب ہونیکے مشتبہ تھا اب پرنس اپنی مرضی کے برخلاف اپنے طرفدارون کی کارروائی کو روک نہین سکتا تھا۔ سوائے اِس صورت کے کہ وہ عام اعلان کرتا کہ مین کسی حالت مین اِس عہدہ کو قبول نہین کرونگا۔ اِس اعلان مین یونیورسٹی کی حقارت ہوتی۔ آخر کار چار و ناچار اِس عہدے کو قبول کرنا پڑا۔ ۲۵۔ مارچ کو اِس عہدے کے قبول کرنیکی رسم ادا ہوئی۔ اور ڈاکٹر فیپو نے اِس عہدے کی سند اُنکو دیدی۔ ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں جان کو خط لکھا کہ "آپ نے دیکھا کہ ایلبرٹ جو ہمیشہ اپنے تئین فساد کی باتون سے بچائے رکھتا تھا۔ کیمبرج یونیورسٹی کے چنسلر عہدے پر مقرر ہونیکے لیئے منتخب کیا گیا اُسکو اِس عہدے کے منظور کر لینے کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا۔ مجھے اِس سے بڑی خوشی ہوئی کہ اسقدر ممتاز نامور آدمیون نے تعظیم و تکریم کے ساتھ اِسپر مہربانی کی"۔ اِس عہدہ کے ملنے کی رسم مین ایک نظم بھی پڑھی جاتی ہے۔ سو اسکی درخواست ملک الشعرا ورڈس ورتھ سے کیگئی۔ اُنہون نے عذر کیا کہ گو پیرانہ سالی اور مصائب زندگانی نے میرے سرچشمہ شاعری کو خشک کردیا ہے مگر مین یہ نظم لکھونگا۔ چنانچہ انہون نے ایسی نظم لکھی جو مبالغہ سے خالی تھی۔ اور اُس مین جو اُنکے دل مین تھا وہی زبان پر آیا۔ ماہ جولائی مین ملکہ معظمہ عالیجناب کے بڑے خورسندی اور شادمانی کے دن تھے۔ ۵۔ کو خوشی خوشی اپنے رفقا کو ساتھ لیکر اس عہدے کے ملنے کی رسم ادا کرنیکے لیئے چلے۔ رستہ مین ہر سٹیشن پھولون سے آراستہ تھا اور وہان اُن آدمیون کا ہجوم تھا جن کا دل اِس شوق سے بھرا ہوا تھا کہ ہم ملکہ معظمہ کے دیکھنے سے اپنی آنکھون کو ٹھنڈا کرین اور سب سٹیشنون سے زیادہ کیمبرج کا سٹیشن آراستہ تھا اور وہان شوقین تماشائیون کا ہجوم بھی زیادہ تھا۔ پھر اِس سٹیشن سے ٹرے نی ٹی کالج تک رستون مین جتنے آگے جاؤ آرائش و زیبائش کا کام بڑھتا جاتا تھا۔ اور ہنگامۂ نشاط زیادہ گرم ہوتا جاتا تھا لڑکون کا ہجوم ایسا تھا کہ کمتر ہوتا ہے۔ اِس خیال سے حیرت ہوتی ہے کہ کسی ایک عورت کی پسلیان کیسی اِس اہتزاز کی متحمل ہوتی ہین جو اِس علم سے پیدا ہوتا ہے کہ وہی اِن سب آدمیون کی آنکھون کی توجہ کا مرکز ہو رہا ہے۔ اور وہی اِن سب کے دلون کو مسرت آگین کر رہی ہے جب وہ ٹرے نی ٹی کالج مین پہنچین تو وہان ایک عالمون کا گروہ

خوش لباس خوشی کے نعرے جوش سے ایسے ہی لگا تا تھا جیسے کہ اورگروہ لگا رہے تھے۔ ایک بڑے کمرے
مین ملکہ معظمہ ایک آرام چوکی پرجو بہ شکل تخت بنا دی گئی تھی آرام سے بیٹھین۔ سامنے سے پرنس البرٹ
یونیورسٹی کا سیاہ زرین لباس پہنے ہوے آیا اور ملکہ کے آگے گردن جھکائی اور ایڈریس پڑھی بشپ آف ورسٹر ہین
نے اس جلسہ کی کیفیت چشم دید یہ لکھی ہے کہ کیمبرج کا اس وقت سمان بھی عجیب دل آویز و دلکش تھا
اسمین ملکہ معظمہ اور عالیجناب کے ساتھ لوگون کا نیک اندیش اور خیرخواہ ہونا نمایان تھا وہ دونون اسکو دیکھ
رہے تھے۔ چنسلر یہ خیال کرتا تھا کہ مجھے لوگ سرد نظری سے دیکھ رہے ہین۔ یہ بالکل صاف ظاہر تھا کہ
یہ دونون دل مین جانتے تھے کہ ہم ایک نئی چیز انگلش آونر (انگریزی اعزاز) کی دیکھ رہے ہین جسکو پرنس
نے اپنی لیاقت کے زور سے حاصل کیا ہے۔ ملکہ کیطرف سے اسکو یہ اعزاز نہین حاصل ہُوا۔ پرنس اور ملکہ دونون
بڑے خوش و خورم تھے۔ وہان کچھ ٹھیر ٹھیر کر خوشی کے سانگ بھرے جاتے تھے کہ عالیجناب نے ملکہ معظمہ
کے روبرو ایڈریس سنائی تو اُنھون نے ایسی مہربانی کی چتون سے اُنکو دیکھا کہ پرنس کا چہرہ بشاش ہوگیا
اور نیم لبی تبسم اس ادا سے فرمایا کہ اُنکے چہرے کی حیا نے نقاب مین چھپا لیا۔ اور صفائی سے اُنہون نے
اپنی سُریلی آواز سے فرمایا کہ یونیورسٹی نے جو اپنا چنسلر انتخاب کیا ہے اُسکو مین پسند کرتی ہون ملکہ
معظمہ کو کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا تھا کہ اُنکے دماغ کی رگون پر ایسا اثر ہوا ہو کہ آواز مین لرزش آئی ہو مگر یہ
موقع شوہر کی خوشی کا ایسا تھا کہ اُن کا دل بھر آیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین بیان
نہین کرسکتی کہ البرٹ کے ایڈریس پڑھ کر سنانے نے مجھے اور میرے سننے نے مجھکو کیسا حیران و پریشان
کیا ہے۔ وہ یونیورسٹی کا افسر بنا پھرتا تھا وہ چنسلر کے لباس مین بڑا خوبصورت معلوم ہوتا تھا اس کے
لباس کو کرنیل فلپس اور کرنیل سیمور تھامے ہوے تھے۔ سب باتون مین البرٹ کی طرز و روش قابل
تعریف تھی۔ لیکن ہمارے لیئے بظاہر نامعقول تھی۔ وہ وقت بڑی خوشی کا تھا کہ البرٹ کی وہ عزت
و قدر و منزلت ہوئی جس کا وہ مستحق تھا اسکے دیکھنے سے مجھے بڑا اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ ۶۔ جولائی
کی رات کو ٹرنیٹی کالج مین لیوی ہوئی اور دوسرے دن صبح کو پبلک بریک فسٹ اور سیڈنیول کورٹ
مین افٹر نون پارٹی ہوئی۔ ساڑھے چار بجے قصر بکنگھم مین داخل ہوئی اور اپنے سب بال بچون کو تندرست
پایا۔ مین تھک گئی تھی۔ کچھ پیدل پھری۔ تنہا کھانا کھایا۔ اور رات خوب آرام سے ہوئی ٭
جب انگلینڈ مین پولٹیکل ہلچل کم ہوگئی تو ملکہ معظمہ نے سکوٹ لینڈ کی سیر کا قصد کیا جس کا سبب کچھ تو یہ تھا

کہ جب وہ پہلے یہاں آئی تھین تو یہان کی سیر سے بڑی مسرور و محظوظ ہوئی تھین اور اُنکی صحت طبیعت پر اچھا اثر ہوا تھا۔ اور کچھ وجہ یہ تھی کہ پرنس البرٹ کا شوق شکار کا پورا ہوتا تھا کہ وہ یہان اپنے وطن کی طرح بارہ سنگون اور ہرنون کا شکار کرکے خوش ہوتے تھے۔ اوس بورن سے ۱۱ اگست کو جہاز پر سوار ہوئے اور ۱۷ اگست تک خشکی مین قدم نہین رکھا۔ پرنس البرٹ لکھتے ہین کہ جماعت شاہی جو جہاز پر سوار ہوئی۔ اُس مین اور میری بی بی اور میرے دو بڑے بچے اور ملکہ معظمہ کا سوتیلا بھائی چارلس اور بعض اور امرا سوار تھے۔ ۱۲ اگست کو کُہر بہت پڑتا تھا۔ سمندر مین جہاز کے اندر بہت سے آدمیون کو سمندری بیماری ہو گئی تھی۔ مجکو تو چارلس نیپر کا یہ نسخہ جو اس مرض کیلئے اکسیر ہے یاد تھا کہ ایسی بیماری مین آدمی پورٹ کا ایک گلاس پی لے۔ اس نسخہ سے مین نے اپنے تئین بیماری سے بچا لیا۔ مگر بعض اور آدمیون کو اس بیماری نے ایسی تکلیف دی کہ وہ جہاز پر سے اُتر پڑے۔ ۱۳ کو جزائر سلی مین کنتون کی سیر کی۔ جو دہشت سے خالی نہ تھی۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ آپ اس سیر کو دل بھر کے دیکھ لیجئے۔ دوبارہ تو اسکے دیکھنے کو آپ کا جی چاہے گا نہین۔ ملکہ معظمہ جہاز سے اُتر کر گاڑی مین بیٹھین۔ سینٹ مری کے جزیرے مین گئین۔ اور یہان کے قلعہ کی فصیل دیکھی جو کسی اڈورڈ کے زمانہ کی بنی ہوئی ہے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ یہان پیدل پھرنا دل کو بڑا خوش کرتا ہے طرح طرح کے درخت لگے ہوئے ہین۔ پہاڑ کھڑے ہوئے ہین۔ جزیرے موجود ہین۔ یہ سب عجیب اپنی بہار دکھاتے ہین مل فورڈ مین ہیون مین کشتیون مین عورتین لمبی ٹوپیان تاجدار پہنے ہوئے بیٹھی تھین۔ ایک عورت دودھ بیچنے والی جہاز پر میرے دیکھنے کیلئے آئے۔ رات کو شہر مین اور کنارہ پر روشنی کیگئی ❖

۱۵ کو آبنائے مینی مین جہاز داخل ہوا۔ یہان سنوڈون کے پہاڑ دیکھے جو اپنے سفید چونڈے سر سے نکالے ہوئے ہین اور اُنکے گرد سبزی کی سنجاف لگی ہوئی تھی۔ ۱۶ کو جزیرہ مین آئے پرنس البرٹ سٹوک میر کو لکھتے ہین کہ یہان کے آدمی بڑے نیک نہاد ہین۔ مین نے شہزادہ ویلز نائب السلطنت کی اُنگلی پکڑ کے اُنکو دکھایا تو اُنھون نے خوش طبعی سے کہا کہ اکثر جگہ تو لڑکون کیلئے نائب السلطنت مقرر ہوتے ہین۔ مگر تمہارے ہان یہ قاعدہ الٹا ہے کہ لڑکا تمہارا نائب السلطنت بنا ہے۔ ۱۷ اگست صبح کے آٹھ بجے اپلساگریک کے قریب پہنچے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اس کی

ساخت عجیب وغریب ہے۔ یہان آسمان اور جہاز کے درمیان پرندون اور قازون کے دل بادل پھرتے تھے۔ پرنس البرٹ لکھتے ہین کہ ان پرندون نے اپنے اُڑنے مین وہ تربیت ریاضیہ رکھی ہے کہ ہمنے ان پر بندوقین چلائین۔ مگر ان مین سے کوئی ایک بھی نہین گرا۔ پھر ملکہ معظمہ بہت سے جزیرون کے پاس سے ہوتی ہوئی کلایڈ بردم برٹن کے قلعہ مین اُترین۔ اور اس تاریخی عمارت کو دیکھکر اپنے روزنامچہ مین لکھا کہ اُس کا مقام بہت اچھا ہے۔ سمندر سے پہاڑ سیدھے اُٹھتے ہین۔ چارون طرف پہاڑ ہین۔ اُنکے پیچھے شہر زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ والیس یہان کا زمیندار تھا۔ یہی قلعہ تہا جو آخر مین ملکہ مری سکوٹس کے پاس رہ گیا تھا۔ پھر جہاز مین سوار ہوکر مارکوان ویریری کیسل مین پہنچے جو ڈیوک آرگائیل کی دارالریاست تھی۔ یہان ملکہ معظمہ نے ایک پہاڑ دیکھا جسکو کیبلر (موچی) کہتے ہین۔ اُس کی شکل ہی ایسی ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک موچی جوتیان گانٹھ رہا ہے مسافران شاہی ان ویریری کے قلعہ مین جہاز سے اُترے۔ یہان ہائیلینڈرز کی رسم کے موافق ڈیوک اور ڈچس آرگائیل ورا اور امرار قدیم نے خیر مقدم کی رسم ادا کی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ہماری سواری کے آگے نفیریان بجتی جاتی تھین۔ اور ہائیلینڈرز سواری کے دونون طرف تھے۔ اس طرح ہماری سواری مکان تک گئی۔ باہر مارکوئیس لارن کھڑا تھا اُسکی عمر ٹھیک دو برس کی تھی۔ وہ پیارا گورا موٹا خوبصورت بچہ تھا۔ اُسکے بال سُرخ تھے۔ اُسکے خط و خال ماں باپون کے سے نازک تھے۔ وہ خوش مزاج آزاد بچہ تھا۔ ملکہ معظمہ کو اسوقت اس بچہ کی نسبت یہ خیال بھی نہ تھا کہ ایک دن وہ آئیگا کہ انکے ساتھ انکی ایک بیٹی کا عقد نکاح بندھے گا قلعہ مین لنچ کھاکے مسافران شاہی جہاز پر سوار ہوئے۔ نہر کرینن مین نہایت آراستہ مزین کشتی جسکو سہ گھوڑون پر آدمی سوار ہوکر کھینچتے تھے ملکہ معظمہ کے لیئے تیار تھی اُس مین وہ سوار ہوئین۔ نہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کشتی کو گھوڑے کھینچ کر لیگئے۔ ملکہ معظمہ کو یہ سیر عجیب معلوم ہوئی۔ مگر اسمین اُنکو تکان زیادہ ہوا۔ دوسرے دن دلچسپ مقامات کا ملاحظہ فرمایا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین تین بجے دن کے سٹاف فا مین کشتی مین لنگر ڈالا۔ اور ہم جنگل کیو مین گئے جو دور دور مشہور ہے ایک بڑا مسقف برج ہے۔ اسکے ستون سیاہ پتھر کے ہین جس سے سمندر ٹکر کھاکے دہاتون کی آواز نکالتا ہے یہ اول ہی دفعہ ہے کہ برطانیہ اعظم کی ملکہ اور اسکا شوہر اور اُسکے دو بچے برٹش جھنڈے کے ساتھ جنگل کیو مین داخل ہوئے ہین۔ پرنس البرٹ لکھتے ہین کہ مجھے تو اس مین داخل ہونے سے مسرت

ہوئی اور اوروں کو دہشت لگی ٭

بہت دنوں تک صبح شام سردی پڑی اور بارش ہوتی رہی۔ دوپہر سے پہلے اور پیچھے چند گھنٹوں کیلئے دن صاف ہوجاتا تھا۔ اسمین ملکہ معظمہ اور عالی جناب قدرتی منظروں کا ملاحظہ کرتے تھے۔ فورٹ ولیم مین بحری سفر ختم ہُوا۔ یہان جماعت خشکی مین اُتری اور خشکی کی راہ سے اڈویرکی مین گئی۔ یہان لارڈ ابرکورن کی دارالریاست ہی۔ یہ جماعت ڈیوک کی مہمان ایک ہفتہ تک رہی بارش ایسی متواتر ہوئی کہ ملکہ معظمہ نے لکھا ہے کہ یہان کے قیام کا حال کچھ لکھنے کیلئے نہین ہے ملک بہت اچھا اور موسم بہت بُرا ہے بارش کے سببسے باہر تو سیر نہین ہوسکتی۔ مگر گھر مین مطالعہ کی سیر کی اور خطوط نویسی سے آپس مین باتین کرنیکی بڑی فرصت ملتی ہے ٭

خلاصہ یہ ہے کہ اس ملک مین ملکہ معظمہ گھوڑے کی شہسواری و مصوری و مچھلیونکے شکار سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئین۔ کبھی تری مین سفر کرکے پہاڑون اور جزیرون کی سیر سے دل شگفتہ کیا۔ کبھی خشکی مین گشت لگاکے عجیب و غریب مقامات کے دیکھنے سے لطف اُٹھایا۔ عالیجناب نے بندوق اور بنسی سے شکار کے مزے اڑائے پیدل چل پھر کر جنگل کے مناظر کے مشاہدون سے لطف اٹھائے۔ شہزادے و شہزادیون نے ٹٹوون پر سوار ہوکر باہر کے خوب تماشے دیکھے اِدہر اُدہر سیر گشت کرکے دل بہلائے۔ غرض چار مہینے تک نہایت فراغت سے عزلت مین بسر ہوئے ملکہ معظمہ کو ہائی لینڈس مین رہنے سے بدرجہ غایت مسرت حاصل ہوتی تھی۔ کیمبل صاحب لکھتے ہین اگرچہ موسم خراب تہا مگر ملکہ معظمہ کو اسکی پروانہ تھی۔ مینھ موسلادھار برس رہا ہے۔ وہ بارانی اوڑھ کر اور سر پر ہُڈ لگاکر سارا چہرہ مہرہ سوائے آنکھونکے ڈھانک لیتین اور بے تکلف پیدل پھرتین عالیجناب ملکہ معظمہ کے دل خوش کرنیکے لیئے بارہ سنگون اور جنگلی مرغون کا شکار کھیل کر اور خوب پھر پھرا کر ۲ بجے آتے۔ اِسوقت انکو نہایت شدت کی بھوک لگی ہوئی ہوتی۔ وہ اہل جرمن کے دستور کے موافق ڈنر کھاتے ٭

قافلہ شاہی ۱۷ستمبر کو آرڈویرکی سے جہاز مین بیٹھ کے جنوب کی طرف چلا اور فلسٹ ووڈ کی بندرگاہ مین اُترا۔ باقی سفر ریل مین کیا۔ ۲۱ کو قصر بکنگھم مین پہنچگیا ملکہ معظمہ کا جیسا زمانہ ہائی لینڈ مین فراغت و سُکھ چین سے بسر ہوا تھا۔ ایسا ہی آیندہ زمانہ اُنکو فکر و تردد کا پیش آیا۔ اِس سفر مین

بہت دنون تک لارڈ پامرسٹون ہمراہ تہا جسکے ساتھ سواری اور پیدل ٹہلنے مین پولٹیکل گفتگوئین شہزادہ البرٹ سے بہت ہوئین مگر دونون مین رایون کا اختلاف وہی رہا جو پہلے تھا۔

آیندہ مہینون مین ملک سے باہر ایسے معاملات پیش ہوئے کہ جنسے ملکہ معظمہ کا دل وہل گیا۔ ۱۸۴۸ء مین یوروپ کیلئے بڑے انقلاب کا پرآشوب سال تھا جو دنیا مین مونارکی (بادشاہی) کو دھمکارہا تھا۔ مگر اس زمانہ مین انگلینڈ پر کوئی آفت نہین آئی۔ لیکن غیر ملکون مین جو سرکشیان ہوئین اُنسے ملکہ معظمہ کے دلمین اضطرار واضطراب پیدا ہوا۔ فروری سنہ ۱۸۴۸ء مین تخت شاہی سے لوئی فلپ کے معزول ہونے نے ملکہ معظمہ کے دلپر بڑا صدمہ پہنچایا۔ اب تک اسکی برابر کوئی صدمہ اُنہون نے نہین اُٹھایا تھا۔ اس سے اُنکے نرم دلپر ایک زخم لگا۔ اور اُنکی ہمدردی اور دلسوزی کا جوش اُٹھا۔ شاہ فرانس سے جو اُنکے پولٹیکل اختلافات تھے اُنکو وہ بھول گئین وہ صرف ان ارتباطون کو یاد رکھتی تھین جو اس بادشاہ کے ساتھ تھے۔ اُسکی مصائب سے وہ متاثر ہوتی تھین۔ بادشاہ کے بیٹے اور بیٹیان مضطربانہ سراسیمہ ہوکر انگلینڈ مین آئے یہ معلوم نہ تہا کہ لوئی اور اسکی ملکہ کی قسمت مین کیا لکھا ہے۔ ۲۔ مارچ کو یہ دونون بھیس بدلکر نیوہیون مین آئے اور لوئی نے فوراً ملکہ معظمہ کو لکھا کہ مین اپنے تئین آپکے حوالہ کرتا ہون آپ مجھے پناہ دیجئے۔ ملکہ معظمہ نے اسکو آسایش وآرام کا سارا سامان جو وہ کرسکتی تھین کیا۔ انہون نے اپنے ماموں لیوپولڈ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی سکونت کے محل کلیرمونٹ کو بادشاہ کے رہنے کے لیئے دیدین۔ اس محل مین ان جلاوطنون نے تاحیات آسایش اور آرام پایا۔ جس وقت وہ آئے فوراً شہزادہ البرٹ اُنسے ملنے گیا۔ اور ۶۔ مارچ کو ونڈسر مین شاہ معزول لوئی ملکہ معظمہ کا شکر گزار ہونیکے لیئے آیا کہ آپنے اپنی حمایت سے مجھے بچا دیا۔ ملکہ معظمہ جب اسکی پہلی حالت اور موجودہ حالت کا مقابلہ کرتی تھین تو اُنکی چھاتی پر سانپ لوٹ جاتا تھا۔ کچھ دنون کے بعد کلیرمونٹ مین ایک ڈیرہ کے اندر اپنے ایک مہمان سے شاہ معزول نے کہا کہ اگر انگلینڈ کی ملکہ اپنی فیاضی اور دریادلی نہ کرتین تو نہ میرے پاس یہ مکان ہوتا جسکے تلے مین بیٹھا ہون اور نہ کوئی پلیٹ یا کوئی اور چیز ہوتی جو میز پر لگی ہوئی ہے۔

ملکہ معظمہ نے صرف شاہ معزول فرانس اور اُسکی ملکہ ہی کی خاطرداری نہین کی بلکہ فرانس کے تمام خاندان شاہی کی تواضع وتکریم کی برابر توجہ کی۔ ڈک ڈی نیمورس کو ایک اور محل بوشی مین سکونت

لوئی فلپ شاہ فرانس کا تخت سے معزول ہونا اور ملکہ معظمہ کا اسکی حالت سے متاثر ہونا

شاہ معزول کے ساتھ ملکہ معظمہ کا سلوک بہ اعزاز (؟)

شاہ معزول کے بیٹون کی خاطر مدارات

کے لیئے دیا۔ اور اکثر اُسکی لاسع اُسکے بھائیون ڈوک ڈی ایومیل و لوئیسٹ ڈی پیرس اور شہزادہ جوائن ویلی کی دعوتین کین۔ وہ اِس معزز خاندان کا ادب ایسا ہی کرتی تھین جیساکہ فرمانروا خاندان کا ہوتا ہے ✤

جرمنی مین انقلاب

ملک کے شاہی واقف کارون اور رشتہ دارون کے حلقہ مین فقط فرانس ہی کا طوفان تشدد نہین کر رہا تھا بلکہ اسکا سوتیلا بھائی لی نن جی جو ایک سال پہلے اِس سے سکوٹ لینڈ مین ملنے آیا تھا اور اُسکی سوتیلی بہن شہزادی ہوہین لوھ۔ لین جس بروک اور شہزادہ البرٹ کا بھائی سیکس کوبرگ ڈیوک اور اُنکے دوست شاہ پرشا پر سخت صدمات جرمنی کے انقلاب کی تحریکون سے پہنچے تھے گو اُنکی سلطنت کے تخت باقی رہے مگر اُنکو سخت مصائب اُٹھانے پڑے۔ اٹلی اور آسٹریا مین بھی بادشاہون اور شہزادون کی سلامتی اور عافیت وحشیانہ طور پر دھکائی گئی تھین ✤

ملکۂ معظمہ پر انقلابات کا اثر ۱۸۴۸ء

۱۸۴۸ء مین یوروپ کی سلطنتون کی انقلابات کے سبب سے حضرت علیا اور عالیجناب کو تردوات و تفکرات لاحق ہوئے۔ اُنکو اِس زمانہ کے شاہی دربار کے وقائع نگار نہین بیان کر سکتے حضرت علیا کے خطوط کے بعض فقرون سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ فرانسیسی دوستون اور جرمنی کے رشتہ دارون کی بداقبالی و کم بختی سے اُنکے دل کو سخت رنج و قلق پہنچا اور غیر ملکون کے ہولناک فسادون اور دہشت زدہ ہنگامون سے اُنکے سر پر کاروبار کا ایسا بار آنکر پڑا کہ محنت کے مارے جان عذاب مین آگئی۔ ۱۸۴۸ء مین فورین آفس مین اٹھائیس ہزار مراسلات آئے گئے جن مین بہت سے ایسے تھے کہ اُنکا حضرت علیا و عالیجناب کو اول سے آخر تک غور سے مطالعہ کرنا پڑتا تھا۔ اور اُنپر نوٹ لکھنے پڑتے تھے اور اُن مین صلاح و مشورہ دینا ہوتا تھا۔ فورین سکرٹری لارڈ پامرسٹن کی طبیعت مین ایسا طفلانہ تلون اور اضطراب تھا کہ اُسکی بعض حرکتون کا مضحکہ غیر سلطنتون مین اُڑتا تھا اور اُسکو معلوم نہوتا تھا۔ وہ حضرت علیا کے سامنے ایسے معاملات پیش کرتا تھا کہ اُنکو فکر و تردد کا بخار چڑھ آتا تھا ✤

انگلستان کے حالات

حضرت علیا اور عالیجناب دونون کو یہ خیال تھا کہ خلقت کی معاشرت مین جو تنزل و ہل چل پڑی ہوئی ہے اگر ہم اُسکے فرو کرنے مین اپنے رعب داب کے اثر کو دانشمندانہ کام مین لائینگے تو ملک کے مصائب اور تکالیف کی شدت جاتی رہے گی ✤

سٹوک میئر کو جو عالی جناب نے خط لکھے ہین اُن مین چارٹسٹ کی قوت کا تخمینہ زیادہ کیا ہے اور تجارت

اور محنت پردازی کی خرابیون سے جو خلقت مین ناخوشی و نارضامندی پھیل رہی ہے اُس کے اثرون کی نحوست و شامت کا تخمینہ کم کیا ہے. مگر اس نازک وقت مین یہ تخمینہ صحیح کیا ہے کہ عالیجناب ملکہ معظمہ اپنے رعب و داب و اثر سے کیا کر سکتے ہین ایسے وقت مین کہ امرا و غربا کی معاشرت مین جنگ برپا ہو کسی خاص فریق کے ساتھ شریک ہونا مصلحت سے بعید تھا. پرنس کے ذہن رسا نے یہ مناسب جانا کہ حضرت علیا کو یہ بتلایا کہ وہ اپنی ہمدردی و غمخواری و دلسوزی کو اُس فرقہ کے ساتھ ذرّے کے برابر بھی کم نہ کرین جو مشقت شاقہ بہت اٹھاتا ہے. اور لذائذ زندگانی کے حظ بہت کم اُٹھاتا ہو.

سنہ ۱۸۴۸ء مین اہل حرفہ و پیشہ ورون کی حالت بہتر بنانے کی سوسائٹی کے پریسیڈنٹ پرنس البرٹ مقرر ہوئے تھے اُنکو ایسے نازک وقت مین اپنی پریسیڈنٹی کے سبب غربا کے ساتھ بھلائی کرنیکا بڑا موقع ملا. اس سوسائٹی کی پبلک میٹنگ مین پریسیڈنٹ بننے کے لیئے وہ بلائے گئے. اس پر لوگون نے سخت اعتراض کیئے اور ملکہ کی نسبت سخت و ناملائم الفاظ کہنے پر مستعد ہوئے. وزرا کو یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا اُنکے جانیسے ہنگامہ فساد برپا ہو. لارڈ جان رسل نے تو ایک کتاب لکھکر بھیجدی جس مین ملکہ پر نامناسب اعتراض کئے تھے. ملکہ معظمہ اور عالیجناب اُن بھپکیون سے ڈرے نہین بلکہ اُنھون نے کہا کہ یہی وقت ہے کہ ہمکو محنت پردازی کے اغراض و مقاصد پر متوجہ ہونا چاہیئے بادشاہ کا یہ کام نہین ہے کہ وہ اپنی رعایا کی کمائی سے اپنی تن پروری کرے اور رعایا کے مصائب مین ہمدردی نہ کرے اور اسکی بہبودی کے کام کرنے مین پہلو تہی کرے. پرنس البرٹ نے ثابت کردیا کہ ملکہ اور اُسکے کنبے کی عین تمنا ہے کہ وہ کسی تدبیر و تجویز سے مفلس محتاج رعایا کے مصائب کے بار کو ہلکا کرینا اور اُنکی حالت کو بہتر بنائین. ۱۸ مئی کو جو اس سوسائٹی مین پریسیڈنٹ بنکر سپیچ دی اُس مین بتایا کہ ان دو مقاصد عظم کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے. اول یہ کہ سوسائٹی بذریعہ کسی خاص آدمی کی یا جماعت کی کوشش کے بتلائے کہ سکونت کے مکانات کے نمونے سے اور سکونت کی حالت کی ترقی سے اور اُن فنڈون سے ٹبائیون سے اور اسی قسم کی اور چیزون سے غریب مفلسون کی حالت بہتر کرنے مین کیا کر سکتی ہے. دوم غریب مفلس آدمیون کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اُنکی حالت کے بہتر کرنیکے سارے کام سوسائٹی نہین کر سکتی. اُن کو خود اپنے یہ کام کرنے چاہیئین کہ اپنے گھر مین کفایت شعاری و خورسی کی نیکیان پیدا کرین اور راستبازی و دیانت مندی اور کوشش و سعی و

محنت کرنا و نفس کشی یا پتا مارنا اختیار کرین جس حالت مین کسی خاص آدمی کا یا کسی جماعت کا
اُنکی اعانت مین کوشش کرنا ممکن ہو اُس مین وہ آپ بھی اسکی مدد کرین۔ اُنہون نے ملک سے التجا کی
کہ وہ جماعتون کے اغراض کی یگانگت پر بہ نسبت اُن کی رقابت کے زیادہ خیال کرین۔ اُنہون نے
اسپر بڑا اصرار کیا کہ گو سوسائٹی کی حالت پیچ در پیچ ہو مگر دولتمند کا یہ فرض واجب الاوا ہے کہ وہ اپنے
احاطۂ اقتدار مین یہ دکھلائے کہ آدمی کی مدد آدمی کیونکر کر سکتا ہے۔ پرنس نے یہ خیال کیا کہ خاص آدمی
کی خود اعتمادی اور خاص جماعت کے درمیان ہم اعتمادی وہ اخلاقی قوا ہین۔ جن کی تحریک کرنا نیک
شہری آدمیون پر لازم ہے۔" اسپر لوگون نے اشارے کیے کہ صرف خالی کہنے کیلیے یہ باتین گھڑی
جاتی ہین۔ ڈیوڈ ہیوم نے لکھا ہے کہ حکما جن باتون کو منکشف و ایجاد کرکے ایک زمانہ مین بڑا
صلہ پاتے ہین۔ وہ انکے پوتے پڑپوتون کے زمانے مین روزمرہ کی معمولی اور سرسری باتین ہو
جاتی ہین۔ ۱۸۴۸ء مین مسئلہ معاشرت میں اگر ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر اور مدبران و منتظمان ملکی کے خیالات
خالی باتین ہی ہوتین تو یوروپ مین یہ انقلاب واقع ہوتا۔ اور بادشاہ و شہزادے اس طرح مارے
مارے نہ پڑے پھرتے۔ جس طرح بقول کارلائل کے جعلی سکہ بنانیوالون کے گروہ مین پولیس کے
آجانیسے اُسکے آدمی تتر بتر ہوکر بھاگتے پھرتے ہین۔ پرنس البرٹ نے اپنی اسپیچ مین مختینی ہمدردی کی
وہ لے لی ہے کہ انسانیت کے تلخ و شیرین راگون مین ہمیشہ وہ لیجائے گی۔ اس اسپیچ کی عام پسندی
سے ملکہ معظمہ کو نہایت مسرت ہوئی اور انہون نے سٹوک میر کو لکھا کہ پرنس نے جمعرات کو ایسا
اسپیچ دیا کہ سب جماعتون و فریقون نے اسکی ثناخوانی کی مجھے یاد نہین کہ پہلے پرنس کے کسی اسپیچ
کی ایسی تعریف ہوئی ہو۔ جیسی اس اسپیچ کی۔ دنیا کے انگریزی بولنے والون پر جو اُس کی
اسپیچ نے اثر کیا ہے اُسکا صحیح صحیح جانچنا ناممکن ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ملکہ معظمہ کی سلطنت
کے اس سال مین یوروپ کی ساری سلطنتون مین انقلابات عظیم ہوئے۔ مگر برٹش مونارکی (بادشاہی)
کے ثبات و استحکام مین کوئی خلل نہین پیدا ہوا۔ جسکو حضرت علیا اپنی تحریرات مین بڑے فخر کے
ساتھ بیان کرتی ہین کہ "میرے عہد سلطنت مین مفلس غریب آدمیون کی حالت بہتر کرنے مین اور
اُن کے مصائب گھٹانے مین کوئی کوشش اُٹھا کے نہین رکھی گئی۔ غرض یوروپ کی سلطنتون
کے انقلابات نے انگلستان کے اوپر کچھ اثر نہین کیا جس پر اُسکو بڑا فخر ہے۔

ولادت دختر

ان انقلابات کے زمانہ مین کہ سارا یوروپ تہ وبالا ہو رہا تھا۔ ۱۸ مارچ ۱۸۴۸ء کو حضرت علیا کی چوتھی بیٹی پیدا ہوئی۔ قصر بکنگھم کے گرجا مین ۱۳ مئی کو اسکو اصطباغ دیا گیا۔ اور لوئیس کیرلائن البرٹا نام رکھا گیا۔ نام کا اول جزو شہزادی کی دادی کا نام تھا۔ اور آخر جزو باپ کے نام کی تانیث تھی۔ اس موقع پر پرنس البرٹ نے اپنی طبع موزون سے گانے کیلئے یہ اشعار تصنیف کئے جن کا ترجمہ کچھ بے لطف سا یہ ہے کہ "پہلے اس سے کہ اللڑ نوجوانی کی بیوقوفی و بدکاری زندگی کی خوشنما صبح کو اپنا غلام بنائے خالق کا بزرگ و مقدس نام اس ننھے سے دل پر کندہ ہو تاکہ اُسکے عنفوان جوانی کی دھوپ پر غم کی گھٹا نہ چھائے اور اُسکے سب اہون کے گرد بے انتہا خوشی اور راحت محیط ہو"۔

بشپ ولبرفورس بیان کرتے ہین کہ اس شاہی اصطباغ پر وہ حسن تھا جس سے سمجھ مین آتا تھا کہ حسانت کے اصلی معنی یہ ہین۔ ملکہ معظمہ کے گرد اُنکے پانچ بچے تھے جن مین سے بڑی بیٹی اور بڑا بیٹا ہاتھ مین ہاتھ دیئے ہوئے تھے اور سب بچے عجز و انکسار سے نماز مین سجدے کرتے تھے۔ چھوٹی شہزادی ہلینا کھڑی ہوئی معصومانہ نظرون سے دیکھ رہی تھی۔ لیڈی لٹل ٹن کہتی ہین کہ مین اس شہزادی کو دیکھکر باغ باغ ہوتی ہون۔ وہ حیات کی تصویر ہے (اس سے مراد بچپنا ہے) اُسکا چہرہ و تازے رخسارے کھلے شگفتہ ہین اور ناک غنچہ ہے۔ پیدایش و وفات دونون مین تھوڑا ہی سا فاصلہ ہوتا ہے۔ شہزادی کی ولادت کے تھوڑے دنون بعد جارج سوم اور ملکہ شارلٹ کی سب سے چھوٹی بیٹی سوفا جو بارہوین اپنے بہن بھائیون مین تھی اکھتر برس کی عمر مین دنیا سے سفر کر گئی۔ پکی بال درخت سے گر گئی۔

امن وعافیت کی بحالی

لنڈن مین لڑکی کے اصطباغ دینے کے بعد ہنوز امن و امان بحال نہوا تھا کہ پارٹی پولٹکس مین ایک نئی دقت کے مقابلہ مین ملکہ معظمہ کو آنا پڑا۔ جون ۱۸۴۸ء مین کامنس ہوس مین شکر کے محصولون کے گھٹانے کے باب مین لارڈ جان کو شکست ہوئی۔ اس تجویز پر پہلے بھی دو گورنمنٹون کو شکست ہو چکی تھی۔ اور اب یہ تیسری دفعہ تھی جس مین گورنمنٹ کو شکست ہوتی ہوئی سب کو معلوم ہوتی تھی۔ فورین اوفس مین پامرسٹون کا رویہ ایسا نا ملائم تھا جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کا اعتماد وزارت پر رُک گیا تھا۔ اُنھون نے ظاہر کیا کہ کسی تبدیلی کی ضرورت نہین ہے۔ وہ لارڈ جان کے جانشین تلاش کرنے پر رضامند نہ تھین۔

شہزادی کے اصطباغ پانے کے بعد فکر و ترددات کا زور کم ہو گیا۔ لیکن یہ زور بھی کم ہوا تھا کہ ایک نئی دقت و دشواری پارٹی پولٹکس کے احاطہ مین ملکہ معظمہ کے سامنے آئی۔ جون ۱۸۴۸ء مین لارڈ جان کو خوف ہوا کہ اُن کو

شکر کے محصولون کے زیادہ گھٹانے مین کامنس ہوس مین شکست ہوگی۔ یہ معاملہ محصول گھٹانے کا دو دفعہ پہلے گورنمنٹون کو شکست دیچکا ہے اور علی العموم یہ گمان کیا جاتا تھا کہ اب تیسری دفعہ بھی گورنمنٹ کو شکست ہوگی۔ اگرچہ پامرسٹون فورین سکرٹری کے طریقہ ورویہ سے ملکہ معظمہ کا اعتماد وزارت پر جھرجھرا ہوگیا تھا بلکہ اُنھون نے ظاہر کیا کہ جب تک کہ معاشرت کی ہوا مین انقلاب کی دھمکیان موجود ہین وہ کسی تبدیلی کو نہین چاہتین۔ اسواسطے وہ ناخوشی سے لارڈ جان کے قائم مقام کے انتخاب کرنیکے نزدیک جاتی تھین۔ لارڈ جان اپنے بیانات لارڈ سٹینلی کی نسبت بڑبڑایا کرتے جو لارڈس مین پرٹیکشنسٹ (آزادی تجارت کے خلاف) لیڈر تھا۔ اور پیل کے گروہ سے خارج تھا وہ اُن کو اپنے میل کا نہین معلوم ہوتا تھا۔ آخر کار اُنھون نے اس باب مین میلبورن سے مشورہ لیا اُنھون نے یہ مشورہ دیا کہ پیل کو بلاؤ۔ اس سے زیادہ کوئی اور بات ملکہ معظمہ کو پسند نہ تھی۔ مگر لارڈ جان کو جو چیز چونکانے والی تھی وہ ایک دھوکا ہی تھا۔ گورنمنٹ اس سے زیادہ مستحکم و استوار تھی جیسے پہلے خیال کیگئی کامنس ہوس مین چھوٹی سی جماعت کثرت رائے مین اسکی جانب زیادہ تھی وہ تین برس تک اور وزارت پر قائم رہا +

ملکہ معظمہ نے لڑکی کے پیدا ہونیکے بعد ١۴ اپریل کو شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا کہ کل واقعات جو وقوع مین آئے اُنکا حال اول سے آخر تک مین نے سُنا۔ میرے سارے خیالات انگلنڈ مین پولیٹیکل تھین۔ مین نہ کبھی زیادہ تر خاموش رہی نہ آرام طلب بنی نہ ضعیف الدماغ ہوئی۔ واقعات عظیم تو میرے دل کو مضطرب نہین کرتے مگر اونے واقعات میری دماغ خراشی کرتے ہین۔ بظاہر ماہ مئی اولیائے دولت کا خوشی سے گزرا۔ مگر حضرت علیا اور اُنکی سوتیلی بہن کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے اُسکے پڑہنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گو ملکہ معظمہ خوشی و شادی کی رسوم و تقریبات مین شریک ہوتی تھین مگر اس زمانہ کے آمکار سے اُن کے دل مین دھکڑ پکڑ و اُدھیڑبُن رہتی تھی +

پرنس البرٹ اپنے گھر سے چلکر یورک کی زراعت کی نمایش گاہ مین رونق افروز ہوئے اور وہان ایسی تقریر دلپذیر فرمائی کہ سب زمیندارون اور زراعت پیشون کو پسند آئی۔ اُن کی تقریر کی طرز بیان ایسی تھی کہ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی تھی کہ وہ اُن ہی باتون کے خواہان ہین جنکے زراعت پیشہ

خواہان ہین۔ دونون کے اغراض و مقاصد مین یگانگت ہے۔ اُنہون نے کلون کے موجدون و صناعون
کی وہ قدرشناسی فرمائی ہے جس سے وہ خوش ہوگئے۔ اُن ہی کی کوشش سے اہل انگلستان
فارم بنانے مین دنیا کے اور فارم بنانے والون کے ساتھ مساوات کا دم بھرنے لگے
نے سٹوک میر اور شاہ بلجیم دونون کو لکھا کہ یورک مین البرٹ نے جو سپیچ دی اس سے معلوم
کہ خدا نے اُسکو اور یڈری (فصیح بیانی) کی جو قابلیتین عطا کی ہین وہ اب بڑے کار ظاہر ہوتی
ہین اس بات سے میرا دل خوش ہوتا ہے۔

باقی موسم گرما ملکہ معظمہ نے اوس بورن مین بسر کیا۔ شہزادہ الفرڈ کی طبیعت اچھی طرح سے
نہین رہتی تھی۔ اسلیئے اُن کو کچھ فکر رہتا تھا۔ اُن کے ڈاکٹر مسٹر جیمز کلارک نے اُنسے عرض کیا کہ
حضرت شاہزادہ کو لیکر ہائی لنڈس مین چلی جائین۔ جہان پہاڑ کی تیز ہوا شہزادہ کی طبیعت کی بالکل
اصلاح کر دے گی۔ ۵۔ ستمبر کو حضرت علیا لنڈن مین تشریف لائین کہ پارلیمنٹ کو بند کرین حضرت
علیا کے عہد مین پارلیمنٹ کے پہلے مکانات جل بھنکر خاک سیاہ ہوگئے تھے۔ اب از سر نو انکے
کے اہتمام سے تعمیر ہوئے تھے جن مین بڑی بڑی صنعتیں خرچ ہوئی تھین۔ اسمین مصوری ملمع سازی
نقاشی نے اپنے سارے رنگ دکھائے تھے۔ رفعت و شوکت اُنپر پڑی برستی تھی۔ اُنکے دیکھنے کیلیئے
اور حضرت علیا کی سپیچ سننے کے اشتیاق مین ایک خلقت دوانی پڑی پھرتی۔ وہ یہ سمجھتی تھی کہ اس فیع الشان
عمارت مین پہلی دفعہ ملکہ وہ سپیچ دیگی جسنے اس انقلاب کے زمانہ مین اپنا لاجواب ہونا ثابت کیا ہے۔ جب وہ
یہان تشریف لائین تو ایک خلقت کا ہجوم دیکھکر اور چیرز کا غل و شور سُنکر نہایت خوش ہوئین پارلیمنٹ
مین سپیچ فرمایا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ میرے دلکو کیا سُکھ چین ہے کہ مین نے اس پُر آشوب زمانے مین اپنی
قلمرو مین امن و عافیت کو اور اپنے گھر مین آسایش و راحت کو برقرار رکھا۔ جس سے اس پُر انقلاب وقت
مین ہمارے قوانین و آئین کا بے عیب و بے نقص ہونا ثابت ہوگیا۔ ہمیشہ میری نظر یہی امر رہتا ہے کہ
جو رعیت میری ودیعت مین ہے وہ معتدل آزادی سے بہرہ یاب ہوکر خوشی و خرمی حاصل کرے رعیت
بھی اس نعمت کی بڑی قدرشناسی صحیح صحیح کرتی ہے وہ خود خوب جانتی ہے کہ امن و عافیت سے کیا
فائدے حاصل ہوتے ہین۔ وہ اُن لوگون کو جو تباہی و بربادی کرنے والے ہین ایسا سر ہی نہین اُٹھانے
دیتی کہ وہ اپنی شرارت آمیز و فساد انگیز ارادون مین کامیابی حاصل کر سکین ملکہ معظمہ کی سپیچ سے ثابت

پارلیمنٹ کا بند ہونا

ہوتا ہے کہ اُنکو یہ پورا اعتماد ہے کہ رعیت اُن کے ساتھ سچی محبت نیک جہتی و یکتا دلی رکھتی ہے *

باب پانزدہم

ملکہ معظمہ کے امور خانگی اور تفریحات و متفرقات

بال مورل مین ملکہ معظمہ کا جانا

پارلیمنٹ کے بند کرنیکے بعد حضرت علیا مع اپنے کنبے کے ہائی لینڈس مین ایبرڈین مین تشریف فرما ہوئین۔ اُن سب کے ڈاکٹر سر جیمس کلارک کی رائے مین خاندان شاہی کی صحت و تندرستی کیلیے پہاڑ کی خشک تیز ہوا ضرور تھی اور ڈی سائڈ مین سب سے زیادہ خشک مقام بال مورل تھا۔ اُنہونے سفارش کرکے پرنس البرٹ کو بال مورل کا تعلقہ کرایہ دلا دیا۔ یہان کی ماندو بود کا حال خود ملکہ معظمہ نے جیسا لکھا ہے۔ ایسا کسی دوسرے شخص نے نہین۔ وہ تحریر فرماتی ہین کہ "ہمارے مکان کے دروازے کے آگے پہاڑ تھا جسپر درختون کے جھنڈ کے جھنڈ کھڑے تھے۔ ہم پہاڑ کی چوٹی پر چڑھکر پیدل پھرتے پتھرون کے ڈھیرون اور ایچ پیچ کی راہون کو دیکھتے چارون طرف نظارہ کرکے لطف اُٹھاتے۔ جب اوپر سے نیچے اپنے مکان کیطرف نظر ڈالتے تو بیچ مین دلفریب خوش نما منظر نظر آتا۔ پہاڑ کی لطیف ہوا سے روح کو تازہ اور جسم کو توانا کرتے۔ یہان فراغت و عافیت و آرام و راحت ہے جو یہان آتا ہے وہ دنیا کے تفکرات و ترددات کو بھول جاتا ہے۔ یہان کا سنسان و ویران ہونا بھیانک و ڈراونا نہین ہے۔ زمین کی یبوست بھی دل و دماغ کو تروتازہ کرتی ہے۔ مکان کے پاس ایک ندی ڈنڈی بڑی تیز رو ہے۔ اِسکے کنارے پر ہم پھرتے ہین۔ البرٹ نے ایک بڑا بارہ سنگا شکار کیا۔ ہائی لینڈرس سعد و نحس کا بڑا خیال رکھتے ہین۔ اس بارہ سنگے کے شکار پر وہ میرے آنے کو بڑا مبارک سمجھتے ہین *

پہلے بال مورل ایک خوبصورت ویرانہ و شکارگاہ تھا۔ اول دفعہ اسکو ملکہ معظمہ نے کرایہ لیا تھا اسمین جہالت کے زمانے کا ایک چھوٹا سا سفیدی کیا ہوا قلعہ بنا ہوا تھا۔ مگر پرنس البرٹ نے اُسے

خرید کر کے ایسا آراستہ کیا کہ اُسکی صورت بالکل بدل گئی یہ معلوم ہونے لگا کہ فردوس آسمان پر سے
یہان کی زمین پر اُتر آیا ہے ؎ اگر فردوس برروی زمین است ؛ ہمین است وہمین است وہمین است
یہان کے جھونپڑون کے رہنے والون اور کسانون کیلئے اسکی راہین دلفریب معشوق بن گئین پرنس
البرٹ کو جب معاملات ملکی تھکا دیتے تو وہ یہان اپنے تکان اُتارنے کیلئے آتے سیر شکار سے دل
بہلاتے۔ یہان کے پہاڑون نے پرنس البرٹ کو جیولوجی (علم طبقات الارض) کی طرف متوجہ کیا
یہ علم اُنھون نے ایام طفلی مین بڑے شوق سے سیکھا تھا۔ زمانہ حال مین اِس علم کے عالم متبحر
مسٹر چارلس لائل شہزادہ کے ہان مہمان آئے اور اِس علم کے بادی ہوئے۔ وہ لکھتے ہین کہ بال مورل
مین ایک دن مین مسٹر برلچ کے ساتھ ہوا کھانے گیا۔ اُنکے ساتھ اُنکا شاگرد چھوٹا سا البرٹ پرنس ویلز
ساتھ تھا۔ اُسکی صورت بڑی پیاری پیاری تھی۔ اُسنے میرے سامنے یہ دو بھان متی کے تماشے اپنے
دیکھے ہوئے بیان کیئے کہ بھان متی نے میرے مما (ماں) کا رومال لیا۔ اور اُسکو پھاڑ کر چتّی چتّی کر دیا۔
پھر اُسکو رفو کر کے اِستری کی تو رومال جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ پھر بھان متی نے پستول چھوڑا
جس سے مین پانچ یا چھ گھڑیان نکل کر اُسکے نوکر جبکے سر کے اندر چلی گئین۔ اور اُسکے اندر سے باہر کرسی
کی ایک طرف لٹک گئین۔ یہ حال تو پپا (باپ) جانتے ہونگے کہ یہ کام کس طرح سے کیئے گئے۔ مین یہ جانتا ہون
کہ اگر گھڑیان جبکے سر کے اندر جاتین تو اُسکی صورت یہ نہ رہتی جو اَب نظر آتی ہے۔ بگڑ بگڑا کے کچھ اور
ہو جاتی۔ بعض اوقات اِس لڑکے کے ساتھ مین اکیلا پیدل پھرا۔ راہ مین درختون کے نام وہ پوچھتا
جاتا تھا۔ اور چھپکلیون کو کلان بین شیشہ سے اجازت لیکر دیکھتا تھا۔ وہ پرنس البرٹ کی نسبت لکھتے
ہین کہ مجھے اِس سے باتین کرنیسے معلوم ہوا کہ اسکی عقل بڑی تیز ہے اِسکے دماغ مین بڑے سنجیدہ
مضامین بھرے ہوئے ہین وہ میدان مین جا کر شکار کرنیسے اپنے جسم کو توانا کرتا ہے ؛

یہان ملکہ معظمہ تھوڑے دنون مقیم رہین وہ لوچ ناگر پر گئین جسپر جانا جسم کو تھکاتا تھا مگر دل کو
خوش کرتا تھا۔ پرنس نے راہ مین جنگلی مرغ شکار کیئے جب وہ چوٹی پر چڑھے تو کہر ایسا پڑ رہا تھا کہ بالکل اندھیرا
گھُپ تھا۔ وہ گھر کو مایوس ہو کر آئے۔ کوبرگ کی بیوہ ڈچس کو برگ کو پرنس نے لکھا کہ یہان پہاڑ مین کچھ تھوڑے
دنون کے لیئے بالکل تنہا رہنے کیواسطے ہم آئے ہین۔ یہان مشکل سے کسی آدمی کی صورت نظر آتی ہے
پہاڑ کی چوٹیان برف سے ڈھکی ہوئی ہین۔ اور ہمارے گھر کے گرد ہرن بارہ سنگے چھپے چھپے آتے ہین

بھی بڑا شریر ہون کہ ان بے آزار جانورون کے پیچھے پیچھے جاتا ہون۔ آج مین نے دو سرخ ہرن مارے ہین۔ ایک یا دو دن ہوئے کہ مین نے ایک بڑا بارہ سنگا شکار کیا تھا جس کی بڑی تعریف یہان کے رکھوالے کرتے ہین"۔ پرنس نشانہ پر گولی مارتا تھا اور ہرنون اور بارہ سنگون کے شکار کا بڑا ہی شوقین تھا مگر یہ شوق اعتدال کے ساتھ تھا وہ اپنا زیادہ وقت ملکہ معظمہ کے ساتھ رہنے مین اور بچون کی تعلیم مین صرف کرتا تھا*

۲۸- ستمبر کو حضرت علیا بال مورل سے اوس بورن کو روانہ ہوئین اور اوس بورن سے ۹- اکتوبر کو لنڈن کو تشریف فرما ہوئین وہ سولنٹ کو عبور کرتی تھین کہ اُنھون نے ایک کشتی عورتون سے بھری ہوئی دیکھی۔ وہ پورٹس متھ کو آتی تھین کہ ہوا کے جھکڑ سے وہ اُلٹ گئی۔ پرنس نے ملکہ کو اسکی اطلاع دی وہ لکھتی ہین کہ مین یہ سنکر جہاز مین راوٹی سے باہر نکل آئی۔ مین نے ایک آدمی کشتی کی پیندی پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ پرنس نے ایک بھیانک آواز سے کہا کہ میری پیاری اسکے سوا یہان کوئی اور بھی ہے۔ جس کے سُننے سے مین سراسیمہ ہوگئی۔ مین نے اپنے جہاز کو فوراً ٹھیرایا اور اس سے ایک کشتی کو اُتار کر مصیبت زدون کے بچانیکے لیئے بھیجا۔ اور اُسنے تین عورتون کو بچایا۔ جن مین ایک عورت زندہ تھی مگر سمندر مین ایسا تلاطم تھا کہ میرے جہاز کے افسر نے جہاز کے ٹھیرانے سے انکار کردیا۔ مین اُسکے کہنے سے انکار نہ کرسکی اور کشتی کے آنے کا انتظار نہ کھینچ سکی۔ وہ لکھتی ہین" کہ یہ حادثہ ایسا ہولناک تھا کہ مین اُسکو بیان نہین کرسکتی۔ اسکی دہشت ہمیشہ میرے دلکو دھڑکائے گی"*

پرنس نے کیمبرج کی یونیورسٹی کے چنسلر ہوتے ہی اُسکی خواندگی کو بدل دیا۔ اسمین قدیمی زبانون اور علوم ریاضیہ کی خواندگی نے تقریباً اور علوم کو خارج کرکے فوقیت حاصل کی تھی۔ مگر پرنس نے اِس صورت کو برقرار نہین رکھا۔ علما اور سائنٹیفک پروفیسرون کو مقرر کرکے خواندگی کی ایک نئی صورت بنادی۔ لکچرون کے کورس کا ایک سلسلہ مقرر کیا۔ جن مین طلبہ کی حاضری کو یونیورسٹی کی ڈگری پانے کے لیئے ایک شرط قرار دی۔ یہ کام کرکے اُنھون نے پروفیسرون کو متنبہ کردیا کہ مین یونیورسٹی کا چنسلر برائے نام نہین ہون بلکہ برائے کام ہون*

۲۴- نومبر کو لارڈ میلبورن نے وفات پائی۔ جس کا رنج والم ملکہ معظمہ کو بہت ہوا وہ اُنکا امور سلطنت مین پہلا نیک صلاحکار وزیر تھا۔ اُسکی محبت کبھی حضرت علیا کے دل سے کم نہین ہوئی و

اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ "مین بے غرض مہربان دوست کیلئے اپنے سچے دل سے رنج و الم کرتی ہون۔ میری سلطنت [illegible] بڑھائی برسون مین میرے مہربان صادق مین کیا تو وہ تھا۔ یا سٹاک میر او لیڈی [illegible] تھا" لیڈی پامرسٹون اسکی بہن تھین وہ بیان کرتی ہین کہ ملکہ معظمہ نے اس اپنے وزیر دیرینہ سال کو جو آخر خط شفقت آمیز لکھا تھا اُسنے وہ غم و الم کا ابر ہٹا دیا جو اسکی غمزدہ روح پر چھایا ہوا تھا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین [illegible] اس بات کے سُننے سے کہ میرے ہی اس آخری خط نے وزیر کے غم کو [illegible] بڑی خوشی ہوئی [illegible] کو لارڈ جان ہننگ نے اس دنیا سے رحلت کی۔

متفرقات مین ہم ایسی باتون کا ذکر کرتے ہین جنکے جاننے سے حضرت علیا کی سوانح عمری بخوبی سمجھ مین آجائے گی۔

جب ملکہ معظمہ اورنگ آرا ہوئین تو اُنکے وزیر اعظم لارڈ میلبورن تھے جن کی طبیعت آرام طلب تھی وہ پولیٹیکل معاملات مین اپنے مخالفین کے ساتھ راست معاملہ اور کشادہ خاطر تھا اور اپنے دوستون کا دل خوش کرتا تھا۔ اسکی خود طبیعت مین قوت ایجاد نہ تھی۔ بقول شخصے اسکو خود تو بونا کچھ نہین آتا تھا مگر جو اورون کا پہلے سے بویا ہوا ہو اسکو نشو و نما دینا خوب آتا تھا طبیعت مین سہل انگاری بڑی تھی۔ اُسکی بی بی خود بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر مین اورون کے اخلاق کی نگہبانی کرنے کی لیاقت نہ تھی۔ اُسکی تقریر مین ایسی طاقت نہ تھی کہ اگر وہ اپنے مخالف کی پرزور تقریر کے مقابلہ مین کھڑا ہوتا تو اُس سے عہدہ برآ ہوسکتا۔ وہ کوئی بڑا مدبر ملکی نہ تھا۔ مگر امن و عافیت کے زمانہ مین حکمرانی کرنے کی اور کسی تدبیر مین غلطی نہ کرنے کی لیاقت خوب رکھتا تھا۔ وہ ایک نوجوان ملکہ کا وزیر تھا۔ یہ اسکی خوش نصیبی کہ یہ ملکہ سمجھ بوجھ ایسی رکھتی تھی کہ اُس سے خود کام لیتی تھی اور اُسکے ہاتھ مین کٹ پتلی نہین بنتی تھی اُسکے [illegible] کا انحصار وزیر ہی کے صلاح و مشورے پر نہ تھا۔ اُسپر لوگون کو بڑا رشک و حسد تھا کہ ملکہ معظمہ اسکو عزیز رکھتی ہین وہ اُن کے ساتھ ہر وقت رہتا ہے اس وجہ سے اُسمین عیب طرح طرح کے نکالتے تھے کوئی کہتا تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کے مزاج مین ایسی بے اعتنائی و سہل انگاری پیدا کرنی چاہتا ہے جیسی کہ خود اُسکے مزاج مین ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ اپنے اختیار و اقتدار کی امداد کے لیئے ایسی تدابیر کرتا ہے کہ اپنے سارے رشتہ دارون اور دوستون کو ملکہ معظمہ کے گرد جمع کرتا ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ یہ چاہتا ہے

متفرقات

[illegible]

کہ ملکہ معظمہ اسکو یہ سمجھنے لگین کہ اسکے بغیر سلطنت کا کام نہین چلنےکا۔ ڈیوک ولنگٹن یہ فرماتے تھے کہ مجھے یہ امید نہین کہ اس شخص ان ملکہ کے عہد مین فرقہ ٹوری کو کامیابی حاصل ہو وہ یہ نہین جانتے تھے کہ یہ عورت مرد کے برابر کونسٹیٹیوشنل کی صحیح پولیسی کام مین لائے گی۔ اور گورمنٹ کے کامون مین کبھی اپنے ذاتی خیالات کو کارفرما نہ ہونے دیگی۔ یہ وزیر ملکہ کو خود صلاح دیتا کہ فرقہ ٹوری مین وہ اپنا اعتبار پیدا کرین۔ سچ بات یہ ہے کہ یہ وزیر خوش مزاج نیک طبع تھا وہ دل سے یہ چاہتا تھا کہ ملکہ کی زندگی خوشی و خرمی سے بسر ہو۔ اور انکی سلطنت کا جاہ وجلال بڑھے۔ ان ہی وہ باتون مین وہ جانفشانی کرتا تھا وہ اپنے اختیار و اقتدار کا بھوکا نہ تھا۔ وہ انکے حاصل کرنے مین یا انکے برقرار رکھنے مین ناجائز وسائل کو کام مین نہین لاتا تھا۔ ملکہ معظمہ اسکے احسانون کو مانتی تھین اور اُس سے محبت و الفت کرتی تھین۔ لارڈس ہوس مین اس وزیر کے دو بڑے زبردست مخالف لارڈ بروہم اور لارڈ لنڈ ہرسٹ تھے جن کا بیان آگے کیا جاتا ہے ؎

انگلستان کے زمانۂ حال کی تاریخ مین لارڈ بروہم کے برابر کوئی دوسرا شخص عجیب و غریب آدمی نہین بیان کیا جاتا۔ وہ طرح طرح کی لیاقتون اور قابلیتون و ذہانتون کا جامع تھا سخت محنت کرنیکی لیاقت ایسی تھی کہ وہ قدرت بشری کی حد سے بڑھی ہوئی تھی جتنی جفاکشی کرتا اُتنا ہی خوش ہوتا فقط اس مین محنت کرنے کی لیاقت ہی نہ تھی۔ بلکہ اسکے ساتھ کام کرنے کا شوق بھی حد سے زیادہ تھا۔ ہر قسم فتحیابی کے نئے میدانون کی جستجو مین اسکی مستعدی و چستی و چالاکی چین نہین لیتی تھی جس مطالعہ مین کہ لوگ اپنا سارا وقت صرف کرکے فرسودہ ہو جاتے ہین وہ اسکو اپنی تفریح طبع جانتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے اندر کوئی جن یا دیو کام کرنیکے لیے بیٹھا رہتا ہے۔ کبھی اسکی جسمانی قوت تھکنا جانتی ہی نہ تھی۔ کبھی اولوالعزمی و بلند ہمتی اسکے ذات سے منفک ہونا جانتی ہی نہ تھی۔ اسمین خود اعتمادی بے درجہ کی تھی۔ وہ اپنے تئین ہمہ دان جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ مین ہر کام کو اورون سے بہتر کرسکتا ہون اور ان کامون کو جن کا کرنا خاص آدمیون کے ساتھ مخصوص ہے ان سے اچھی طرح مین انکو کرسکتا ہون یہ مغرورانہ لاف زنی کبھی اسکی ہنسی اُڑواتی کبھی اسکی ذہانت کی تعریف کراتی۔ اسمین شک نہین کہ وہ پارلیمنٹ کا اچھا اوریٹر تھا (انگریزی زبان مین اوریٹر اُس مقرر کو کہتے ہین جو اپنی تقریر مین اپنے دلائل کو اپنے جوش و جذبۂ دلی کے ساتھ بیان کرے۔ اور ڈبیٹر اُس مقرر کو کہتے ہین جو مدلل مباحثہ و مناظرہ کرے۔ سپیکر اُس مقرر

کو کہتے ہین کہ وہ خوش تقریر (یہ تین لفظ یاد رکھنے چاہئین) مگر وہ ایسا اعلیٰ درجہ کا اور ہیٹر نہ تھا کہ زمانہ آئندہ مین اسکی سپیچین کسوٹی پر پوری اُترتین۔ اس کی زبان ایسی فصیح و بلیغ نہ تھی کہ وہ زمانہ آئندہ کی خوبیون کو دکھا کر پائدار رہتین۔ مگر اسمین شبہہ نہین کہ جس وقت اور جب جب گھڑی اُس نے تقریرین کین اُنہون نے سامعین کے دلون پر اپنا پورا اثر کیا۔ جب کبھی پولی ٹکس مین لٹریچر (علم ادب) مین سائنس مین آرٹ مین تجارت مین صنعت و محنت پردازی مین کوئی پیچ پڑا۔ اُس نے معلم کا کام کیا۔ جب وہ لارڈ چانسلر یعنی ایسا وزیر مقرر ہو گیا کہ جسکے پاس سلطنت کی بڑی مُہر رہنے لگی، اور بادشاہ و وزرا کو قانونی مشورہ دینے لگا تو اسکی نسبت بڑے بڑے دانشمندون نے یہ کہا کہ وہ ہر چیز کو تھوڑا تھوڑا جانتا ہے۔ قانون بھی تھوڑا سا جانتا ہے۔ اِس عہدہ کے پانیسے ملکی پولیسیون اور تدابیر پر اعتراض کرنے مین وہ اپنی ساری تدابیر و لیاقتین کام مین لانے لگا۔ اِس خودنمائی کی گھٹا اسپر ایسی چھائی کہ اسکے سر پر سے کبھی نہ ٹلی۔ گو وہ بڑا خودپسند خودبین خودرائے خوداعتماد تھا مگر اُسنے اپنے زمانہ مین ملکی و تمدنی معاملات کی اصلاح کر کے اُنکو اپنے عروج پر پہنچایا۔ بنی آدم کی آزادی اور عام تعلیم مین جانفشانی ایسی کی کہ نہایت قدرشناسی کے قابل ہے۔ وہ کولونیون (وہ نوآبادیان جو انگلستان سے آدمیون نے نقل مکان کر کے ویران زمینون مین بسائین ہ) مین غلامی کا نام باقی رکھنا نہین چاہتا تھا وہ سب اہل مذاہب کے مساوات و عام تعلیم کا خواستگار تھا۔ اور اسمین اپنے اہتمام سے کامیاب ہوتا تھا۔ یہ جوان مرد عاقل وزیر اعظم لارڈ میلبورن کے کامون مین بڑی عیب بینی و نکتہ چینی کرتا تھا۔

لارڈ اسٹینلی ڈربی

یہ لارڈ وزیر اعظم کا دوسرا زبردست مخالف تھا۔ یہ لارڈ پارلیمنٹ مین اُسوقت مباحثہ اور تقریر خوب کرتا تھا جوقت کہ بڑے بڑے زبردست تقریر و مباحثہ کرنے والے پیل پامرسٹن گلیڈسٹون۔ ڈزریلے۔ برائٹ۔ کوب ڈین موجود ہوتے۔ اسکی زبان مین نفاست۔ لطافت۔ سلاست طلاقت تھی۔ پاکیزہ خیالات و اصلی مطالب و متین دلائل کو سلیس الفاظ مین بیان کر دیتا۔ جب کام موجود ہوتا تو اُسکے انجام دینے مین وہ تھکتا نہ تھا۔ مگر اُسکی طبیعت کا اقتضائے آرام طلبی کیطرف ایسا تھا جیسا کہ لارڈ بروہم کا کام طلبی کی طرف۔ وہ فرقہ ٹوری کی حمایت کرتا اور اُسکے مخالفین سے مباحثہ مین جرح و تشریح ایسی کرتا کہ اُن کو قائل ہی بنا کے چھوڑتا۔ ایسے ہموار پیچ دیتا کہ اسمین انکی عقل کی پستی معلوم نہ ہوتی۔ مباحثہ کے ابتدا ہی مین وہ ایسی بلندی پر پہنچ جاتا کہ پھر اُس سے کبھی نیچے

نہین اُترتا۔ مگر وہ اور بہتر ایجانہ تھا۔ اور بہتیرے ہین تو سارے اعلیٰ درجہ کی لیاقتون کو اپنی مرضی کے موافق حاضر کرلینا ایسا ہی بس بن ہوتا ہے جیساکہ شاعری مین۔ یہ بات اسمین نہ تھی لارڈ میلبورن کے یہ دو حریف بے نظیر مباحثہ کرنے والے ایسے تھے کہ اسکے فریق مین اول درجے کا کیا دوسرے درجے کا بھی کوئی بحث کرنے والا ان کے مقابل کا نہ تھا۔ اسوقت پارلیمنٹ کا حال شکستہ جہاز کے تختے کا سا تھا جو پانی مین بہا جاتا ہو اور اُسپر چارون طرف سے دشمنون کی گولیون کی بوچھاڑین پڑ رہی ہون ؛

نئی پارلیمنٹ اور نامور ممبرون کے نام

ملکہ معظمہ کی اورنگ آرائی کے سبب سے ضرور ہوا کہ ایک نئی پارلیمنٹ مرتب ہو۔ اسمین دونون پارٹی (فریق) وگ و ٹوری مین آپس مین پھوٹ پڑ رہی تھی۔ ایک دوسرے پر رشک و حسد کرتے تھے ایک دوسرے پر گھاتین لگاتے تھے۔ اور داؤن پیچ کھیلتے تھے۔ جب ایک مطلوب پر دو طالب لڑتے اور ٹکراتے ہین تو شرارت کے شرارے نمودار ہوتے ہین۔ پس دونون فریق سے شرارتین ظاہر ہوتی تھین۔ نتیجہ یہ تھا کہ دونون فریق کی حالتون مین تبدل و تغیر نہین ہوتا تھا۔ ٹوری کو خفیف سا یہ فائدہ حاصل ہوگیا کہ اُسکا نام بدلکر کنسرویٹو ہوگیا۔ اِس دفعہ پارلیمنٹ مین ایسے ارباب کمال جمع ہوے کہ پہلے کبھی نہین ہوئے تھے۔ اُن کے نام نامی یہ ہین جو ہمیشہ یاد رکھنے چاہئین ؛

مسٹر گروٹ تاریخ یونان کے مصنف جولنڈن کی طرف سے منتخب ہوئے ؛

لارڈ ولٹن جو اِس زمانہ کے سب سے زیادہ سرفراز ریڈیکل تھے (یہ فرقہ دونون فرقہ وگ و ٹوری سے مخالف ہے)

مسٹر ڈزریلی جو بڑے اولوالعزم جلیل القدر تیز فہم تھے اگر جلد مر نہ جاتے تو بڑے بڑے کام اُنسے انجام پاتے ؛

سر ولیم مولزورتھ یہ اس مدرسہ کے عمدہ نمونہ تھے جس کا نام پچھلے زمانہ مین فلسفیانہ ریڈیکل ہوا

مسٹر روبوک اِسی مدرسہ کے ممتاز ممبر تھے مگر وہ پارلیمنٹ کی ممبری سے خارج ہوگئے ؛

مسٹر گلیڈسٹن ۵ برس سے پارلیمنٹ کے ممبر تھے جن کی لیاقت و قابلیت کا پیچھے ایک عالم مین شہرہ ہُوا ؛

لارڈ کارسل ایک نوجوان صلح طلب عالم و ذی فن تھے تفریح طبع کیلئے کچھ پولیٹک بھی سیکھ لیا ؛

لارڈ جان رسل وہ پچھلے زمانہ مین کامنس کے پیشوا ہوئے تھے۔

لارڈ پامرسٹون فورین سکرٹری تھے - ان مین جو لیاقت تھی اس کا [illegible]
نہین ہوا تھا - وہ بہت برس سے ملازم تھے - مگر ان کی لیاقت کی شہرت مشہور نہین ہوئی تھی مگر بعد
ازان انکی لیاقتون اور قابلیتون کی وہ شہرتین و عزتین ہوئین کہ [illegible]
پہلے واقف تھے ان مین ایک دربار پارلیمنٹ پر حکومت کی [illegible] لیاقت [illegible] ہوا۔

سر روبرٹ پیل - کنسرویٹیو فریق کے بادی تھا اور پارلیمنٹ کا زبردست ادیب تھا۔

اوکونیل شیل - یہ دونون آیرش فریق کے نائب تھے۔

یہ اتفاق کی بات ہے کہ ۱۸۳۷ء کی پارلیمنٹ مین مسٹر مکالی اور لارڈ [illegible] پارلیمنٹ کے ممبر نہ تھے کہنا
صحیح ہے کہ چالیس برس کے عرصہ مین کوبڈن اور برائیٹ کے سوائے جو بڑے سپیکر تھے کسی
ممبر نے پارلیمنٹ کی تحریرات کی فصاحت کو نہین بڑھایا - چار برس بعد کوبڈن پارلیمنٹ کا ممبر
مقرر ہوا تھا۔

گو وزارت کے کامنس ہوس اور لارڈس ہوس مین بڑے بڑے زبردست عالی دماغ بیرو خضیم
ممبر تھے - مگر ان مین پیوستگی کی بندش ایسی ڈھیلی و سست تھی کہ وہ وزارت مین زور و قوت نہین پیدا
دیتی - کنسرویٹو فریق کی جان سر روبرٹ پیل تھے - وہ پارلیمنٹ مین مباحثہ کرنے مین بادشاہ تھے
انکو مباحثہ کی ہوا ایسی موافق تھی جیسی کہ اہل لین کو شراب - کہ اسکے زور و اثر سے وہ اس طلسم کو توڑ
ڈالتے جس مین عقل محبوس ہوتی - اور پھر عقل کو اس قید سے چھڑا کے خوب جولانیون پر لاتے انکی
انشا پردازی مین متانت و فصاحت و بلاغت کوٹ کوٹ کر بھری تھی - وہ پارلیمنٹ کے مقاصد ولی
کو صاف صاف پاکیزہ زبان مین بیان کر دیتے - دلائل متین سے صحیح نتیجہ نکالتے - اگر کہین اس مین
مغالطہ کا شائبہ ہوتا تو انکو ظرافت مین ڈالکر ٹال دیتے - انکی سپیچین سامعین کے دلنشین و خاطر نشان
ہوجاتین - وہ ناآشنا مزاج تھے - ان کے دل مین محبت کی حرارت کم تھی اور جو تھی وہ انکے دل ہی
مین رہتی دوسرے تک نہ پہنچتی - اجنبی آدمی تو انسے اچٹ کر ایسے الٹے آتے جیسے کہ پتھر سے گیند
وہ دل کے برے نہ تھے گو ناآشنا مزاج تھے - کامنس ہوس مین انکی ذہانت و لیاقت کے جوہر
کھلتے تھے مخالفین کہتے تھے کہ پیل مین ایجاد کرنے کا مادہ نہین ہے وہ اورون کی تقلید کرتے ہین

نئی اصولون پر چلتے ہین وہ سرے ہی سے غلط ہین۔ اُنکا حال بچون کا سا ہے جو کسی بات کو ایجاد کرنا
نہین جانتے جو اُنکے اپنے دماغ سے نہ نکلی ہو۔ لارڈ سٹینلی بھی ایسے مستعد و جید سپیکر تھے کہ پارلیمنٹ
کا کوئی دوسرا ممبر ذرا سی دیر تک بھی اُنکی برابری نہین کر سکتا وہ زمانہ حال کے سائنسون سے آگاہ نہ
تھے جس کی نسبت اُنہون نے ظرافتاً یہ کہا کہ مین اِس زمانہ کا پیدائشی یافتہ ہون کہ سائنس کا وجود
ہوا۔ اگرچہ وہ تاریخی زبانون سے خوب ماہر تھے اور یورپ کے معاملات ملکی کے جاننے مین اُنکو کمال تھا
پارلیمنٹری سائنس کے جاننے مین وہ بڑا ملکہ رکھتے تھے۔ یہ لیاقت اُنکو خداداد ملی تھی۔ لارڈ جان رسل
کو اُنکے دوست نڈر جانباز جانتے تھے۔ اور اُنکے دشمن اُنکو خودبین خودنما مغرور سے سمجھتے تھے جسوقت
صاحب موصوف نے معاملات ملکی سے دست کشی کا ارادہ کیا تو خاص مور شاعر نے جو اُنکا دوست
تھا یہ نظم تصنیف کی کہ تیری ذہانت وجودت تیری نوجوانی تیری ناموری شہادت دیتی ہین کہ مدبر و منتظم
ملکی ہونا تیری جبلت مین ایسا ہی داخل ہے جیساکہ ہما کا سورج کے سامنے آنکھون کو کرکے ہوا مین
اُڑنا۔ مین تجھسے عاجزی سے عرض کرتا ہون کہ تو اپنے ملک کو جسکے اُفق پر تاریکی چھائی ہوئی ہے
ایک لمحہ کیلئے بھی اپنی روشنی سے محروم نہ کر۔ پھر شاعر یہ کہتا ہے کہ تیری فصاحت کا کمال اُن نالون
کی طرح نہین ہی جو ایک بلندی سے اُترتے ہین اور چمکتے ہین۔ اور جھاگ اُٹھاتے ہین اور بخار بنکر اڑجاتے
ہین۔ بلکہ اُسکا حال اُس سیل کا سا ہے کہ جو روشنی مین خیالات اور علم چھپانے والون کو نون مین اپنا راستہ
بناتی ہے۔ گو یہ بیان ایک دوست کا شاعرانہ مبالغہ سے خالی نہین مگر اِس مین شک نہین کہ اِسکے
دلائل کی پتلی دھار آہستہ آہستہ اُن چٹانون مین اپنا راستہ نکال لیتی ہے جو دیکھنے والون کو ابتدائے
نظر مین یہ معلوم ہوتی ہے کہ اِنکے اندر وہ دخل نہین پا سکے گی۔ مخالف کی ضعیف دلیلون مین اسکے دلائل
تیزاب کی طرح گھسکر اُنکو تحلیل کر دیتے ہین۔ لارڈ رسل کی شمشیر بازی سلطان صلاح الدین کی طرح اپنی
وضع کا بڑا اثر دکھاتی تھی۔ انگریزی گورنمنٹ کے نظام کا حال یہ تھا کہ اُس مین مخالف و موافق سردار جدا
جدا برسون تک آپس مین مقابلہ کے لیئے کھڑے رہتے اور لڑائیون کے سلسلے کو جاری رکھتے جب
ایک کو فتح ہوتی تو وہ اپنی جگہ بدلتا۔ فاتح صاحب خدمت ہوجاتا مفتوح اُسکے مقابلہ مین جگہ پاتا
اگر یہ دونون سردار عقل و فہم و تقریر و مباحثہ مین آپس مین برابر کی جوڑ ہوتے اور اُنکے زور تلے
ہوئے ہوتے تو پھر دو چھتے پیدا ہوتے۔ ایک ایک سردار کا اور دوسرا دوسرے سردار کا طرفدار ہوتا

اور ایک دوسرے کی عیب بینی و نکتہ چینی کرنے لگتا۔ پولٹکس مین مثل آرٹس کے ایجاد اُن کے خیالات پر مبنی ہوتا ہے۔ جو آدمی خود پیدا کرتا ہے یا اورون سے پاتا ہے۔ کہتے ہین کہ ایجاد کرنے مین دونون سر روبرٹ پیل اور لارڈ رسل کا حال ایک ہی سا تھا۔

اِس زمانہ مین معاملات ملکی و انتظامات سلطنت کے اکھاڑے مین بڑے بڑے پہلوان اُترے اور آپس مین خوب خم ٹھوک کشتیان لڑے۔ کبھی پچھڑے کبھی پچھاڑا۔ اُن پہلوانون کے نام یہ ہین۔ پیل۔ رسل شیل۔ اونوکل۔ گروٹ۔ چارلس بلور۔ ڈرزیلی۔ گلیڈسٹن۔ سٹین لی۔ سمتھ اوبرون ٹوم ڈن کوب۔

اِن ہی عقل و دانش کے پہلوانون نے انگلستان سے اِس جہالت کو جو حضرت علیا کی ابتدائے سلطنت مین پھیلی ہوئی تھی باہر نکال دیا۔ جس کا آگے بیان ہوتا ہے۔

ملکہ معظمہ کا سالِ اول سلطنت جیسا کہ سائنس کے ایجادات کے لیئے مبارک و میمون تھا۔ ایسا معاملات ملکی و معاشرت و تمدن کیلئے ہمایون نہ تھا۔ جہان گل تھا وہان خار بھی تھا۔ ع فکر معقول بفرما گُل بے خار کجاست۔ ملکہ معظمہ کی تخت نشینی کے وقت عموماً اُن کی رعایا کے زن و مرد اُن سے محبت و الفت رکھتے تھے۔ خصوصاً عورتین اپنی مجانست کے سبب سے بہت زیادہ اُن سے موانست کرتی تھین۔ سلطنت کی ذمہ داری کا بار اُنکے سر پر ایسا رکھا گیا تھا جس کا اُٹھانا اُنکو مشکل تھا جو سلطنت کے کام اُنکے لیئے نئے تھے وہ سر انجام دینے پڑتے تھے۔ سنہ ۱۸۳۷ء و سنہ ۱۸۳۸ء مین ایسا سخت جاڑا پڑا کہ غریبون کا ناک مین دم آگیا۔ اہل حرفہ و پیشہ و مزدور سخت بلاؤن مین مبتلا ہوئے۔ اُنکے دلمین یہ یقین ہوگیا کہ ملکہ معظمہ کو اُنکے سبک حرکت و خودغرض وزیر نے عیش و آرام و تفریح و طرب کیطرف ایسا مصروف کردیا ہے کہ وہ اپنی رعایا کی تکالیف سے خبر نہین ہوتین۔ مگر اُنکا یہ یقین بالکل غلط و بے اصل تھا غریبون کی تمنائین تو جب برآتین کہ ملکہ معظمہ کو ایسے معجزے و کرامتین کرنی آتین کہ وہ اُن کے مصائب و تکالیف کو دفعتہً چھو منتر کرکے دور کردیتین۔ مگر وہ ایسی صاحب کرامت و معجزہ نہین تھین اسلیئے غربا اِن توقعات مین مایوس ہوئے جو وہ ملکہ معظمہ کی ذات سے رکھتے تھے وہ اپنی جہالت سے اپنی اصلی مصائب کے سبب کو ملکہ معظمہ کے ساتھ منسوب کرکے اُنکی نسبت بدگمانی کرنے لگے جس کے سبب سے انہون نے اپنی تکالیف کو اور زیادہ تلخ کرلیا۔ اگر جہالت اُنکے گلے کا ہار نہ ہوتی تو ہرگز اُنکو یہ خیال

جہالت کے سبب سے ملکہ معظمہ سے اُن کی بدظنی

نہ پیدا ہوتا۔ ملکہ معظمہ عیش و طرب کی طرف راغب ہونیکے سبب سے رعایا کی تکالیف کی طرف متوجہ
نہین ہوتین۔ ملک مین ایسی جہالت کیونکر پھیلی ہوئی تھی۔ گورمنٹ کو عام تعلیم کیطرف خیال نہ تھا
اور اگر کچھ تھا تو بالکل نہ ہونیکے برابر تھا۔ پولٹیکل اکونومی کا علم چند آدمیون کے سینہ کا علم و دفینہ تھا
عملاً اُس کا ظہور نہ تہا۔ بعض محققین اس زمانہ کی جہالت ثابت کرنے کی شہادت کیلئے یہ واقعہ پیش
کرتے ہین ؀

ٹوم ایک شخص شکستہ حال پوزہ گر تھا۔ اور حقیقت مین وہ دیوانہ تھا۔ پاگلون کا لباس پہن کر
کچھ دنون کے لیئے کنٹربری مین چلا جاتا۔ اور اپنے تئین سر ولیم کورٹنی بتلاتا۔ وہ اپنے تئین
کہتا تھا کہ مین معاملات ملکی کی اصلاح کے لیئے پیدا کیا گیا ہون اسکے اس کہنے پر بہت لوگون کو
مدتون تک اعتقاد و یقین رہا۔ کچھ دنون تک وہ پاگل خانہ مین مقید رہا تھا۔ مگر ایک سال کا عرصہ گزرا
تھا کہ اُسکو لارڈ جان رسل سکرٹری شاہی نے رہا کردیا تھا۔ پاگل خانہ سے نکلکر اُسنے یہ دعویٰ کیا کہ
کہ مین مسیحائے ثانی ہون۔ بھولے بھالے سادہ لوحون کو اپنے ہاتھون اور پسلیون پر صلیب کے
نشان دکھائے جو حضرت مسیح کے بدن پر مصلوب ہونیکے وقت پڑے تھے۔ اب اِسکے گھر جاکر
وہ آدمی جو اسکے پہلے مریدون سے زیادہ مفلس و غریب تھے مرید و معتقد ہوگئے۔ کنٹ کے آدمیون پر
اسکا اثر اس سبب سے زیادہ ہُوا کہ وہ غربا کی پرورش کیلئے قانون پر لعنت و تبرا بھیجتا تھا۔ اس قانون
سے نفرت کرنیکا جنون عام رعایا کے سر پر چڑھا ہوا تھا۔ ٹوم یہ کہتا تھا کہ مین دنیا مین اسلیے مبعوث
ہوا ہون کہ دنیا کو دوبارہ جنم دون اور قانون مذکور سے اپنے چیلون کو نجات دلاؤن۔ اس دوسری
بات سے اُسکی پہلی بات مین جان پڑگئی۔ اُسنے اپنے معتقدین کا ایک گروہ جمع کیا اور انکو ساتھ
لیکر کنٹربری پر حملہ کرنے چلا۔ جب پولیس کے ایک سپاہی نے اُس سے اس حرکت کی مزاحمت کی
تو اُسے اُسنے اپنے ہاتھ سے گولی مار کر مار ڈالا۔ ان مفسدون کے کام تمام کرنیکے لیئے کنٹربری سے
سپاہ کی دو کمپنیان بلائی گئین۔ ان کا اعلےٰ افسر آتے ہی گولی سے مارا گیا اور ٹوم کے چیلے چانٹون
نے اس سپاہ پر ایسا حملہ کیا کہ کچھ دیر کے لیئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی ایک کمپنی کے پاؤن میدان
جنگ سے اُکھڑ جائین گے۔ مگر دوسری کمپنی نے ایسی گولیان چلائین کہ ٹوم کے گولی لگی اور وہ
زمین پر گرا اور اُسکے بہت سے مرید میدانِ جنگ مین کھیت رہے۔ اِس طرح ٹوم کے فساد کا خاتمہ ہوا

بہت سے مرید اُسکے گرفتار ہوئے اور اُنکو پھانسی کا حکم ہُوا مگر اُنکی جہالت دیکھکر اور یہ سمجھ کر کہ وہ اپنی حماقت کے سبب سے دہوکہ مین آگئے۔ پھانسی پانیسے بچ گئے۔ ٹوم کے بہت سے مرید ایسے احمق تھے کہ با وجودیکہ سادہ لوح ان کا یہ ولی مارا گیا مگر اُنکو یہ امید باقی رہی کہ وہ قبر مین سے اُٹھکر پھر آئیگا اور جو اُسنے اقرار کیا تھا اُسکو پورا کریگا۔ ہم نے پہلے لکھا ہے کہ سرجان رسل نے اُسکو پاگل خانہ سے رہا کیا تھا۔ اسلیئے لوگون نے اُن کو آڑے ہاتھون لیا کہ نہ وہ چھوڑتے اور نہ یہ فساد برپا ہوتا۔ مگر اس معاملہ مین کوئی الزام اُنکے ذمہ نہین عائد ہوا؛

اہل ہند ٹوم کا حال پڑھکر بڑے خوش ہونگے کہ انگلستان مین بھی ہمارے ملک جیسے امام مہدی اور مسیح موعود پیدا ہوتے ہین اور لوگ اُنکے معتقد ہوتے ہین مگر اُنکو یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی ملک اور کوئی زمانہ ایسے دیوانون سے خالی نہین ہوتا۔ ملک جرمن مین باوجود اس تربیت و تعلیم کے اس زمانہ مین ایسے سادہ لوح موجود ہین جنکو یہ یقین ہے کہ اُنکا معبود مُردون مین سے زندہ ہوکر اُنکی ہدایت کے لیئے آئیگا؛

(انگریزی الفاظ مین چارٹسٹ و چارٹزم اور چارٹر اور ایجی ٹیشن ہم اکثر لکھینگے اور اُنکے معنی مفصل ہم آیندہ بیان کرینگے) ملکہ معظمہ کی آغاز سلطنت مین اس دیوانے ٹوم نے مذہبی لباس پہنکر اپنی دہوکہ بازیون سے ایسا شور و شر نہین مچایا جیساکہ اہل حرفہ و مزدوری پیشہ لوگون نے اپنی جہالت و حماقت سے دہوکے اور فریب دیکر معاملات ملکی و معاشرت تمدنی مین ہل چل ڈالی اور انگلستان کو رووولیوشن کے کنارے پر لا ڈالا۔ رووولیوشن اُس اصول کو کہتے ہین کہ جو بادشاہ کے قدیمی اختیارات مطلق العنانی مین الٹ پلٹ کرے۔ اسکا ترجمہ اکثر انقلاب کیا جاتا ہے اس وقت مین ہزارہا بلکہ لاکھا آدمیون کا بھوکا مرنا یہ پٹی پڑھا رہا تھا کہ ہنگامہ پردازی و فتنہ انگیزی پر تیار ہو۔ مثل مشہور ہے کہ مرتا کیا نکرتا۔ ملکہ معظمہ کی تاجپوشی کی رسم پر چند ہفتے گزرے تھے کہ مسٹر ایٹ وڈ ممبر برمنگہم نے چارٹسٹ کی عرضی کامنس ہوس مین پیش کی جسپر پانچ سو چپاسی مجالس عامہ منعقد کرکے بارہ لاکھ اسی ہزار آدمیون کے دستخط کرائے گئے تھے۔ صاحب موصوف نے ۱۲ جولائی ۱۸۳۹ء کو یہ عرضی پیش کرکے تحریک کی کہ اُسکے واسطے ایک سلیکٹ کمیٹی مقرر ہو۔ مگر کامنس ہوس مین اُنکے موافق ۴۶ ووٹ اور مخالف ۲۳۵ ووٹ ہوئے۔ ۱۴ جولائی ۱۸۳۹ء

چارٹسٹ کے حالات

کو چارٹسٹ نے برمنگھم مین بلوہ کیا جسنے چند پولیس کے سپاہی جو لنڈن سے آئے تھے شدید زخمی کیئے ناچار سپاہ بلائی گئی۔ اُسکے آتے ہی یہ ہنگامہ فرو ہوگیا۔ مگر ۱۵ جولائی وہ دنگہ وفساد ہوا کہ سارے شہر مین تہلکہ پڑگیا۔ مفسدون نے دکانون کو لوٹ لیا۔ اکثر مقامات کے اندر گھرون مین آگ لگادی جو لوگ آگ بجھانے آئے اُنکو روک دیا اور سمجھا دیا کہ اگر آگ بجھاؤگے تو تمہارا مُنہ جھلس دیا جائیگا۔ اس آتشزدگی سے پچاس ہزار پونڈ کا مال خاک مین ملا۔ ڈیوک ولنگٹن نے فرمایا کہ اگر اس شہر کو کوئی دشمن فتح کرتا تو اُسپر ایسی آفت نہ آتی جیسی اس بلوہ سے آئی۔ اسوقت معاملات ملکی مین ایک ہلچل مچ رہی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا سارے اہل حرفہ مزدور پیشہ ور وغربا یہ چاہتے ہین کہ ملک کے کل قوانین معاشرت وتمدنی کو زیروزبر کرڈالین۔ اگر اسوقت کسی غیر ملک سے انگلستان مشکل مہمات مین اُلجھا ہوا ہوتا تو اس کی بڑی شامت آتی۔ کل مزدورون وپیشہ ورون نے اپنی اصلی گرمجوشی اور جذبات دلی وعقل کو شامل کرکے نہایت استحکام سے اپنی طبیعتون کے مقتضا کے موافق اپنی ناراضامندی اور ناخوشی کو دکھلایا۔ یہ موقع خودغرض دغاباز واولوالعزم ملکی معاملہ فہمون کو اچھا ہاتھ آیا کہ وہ آسانی سے صاحب عزوشان ہوگئے۔ اس ہنگامہ کے بھڑکتے ہوئے شعلے آخرکار تعلیم معاملات ملکی کی اصلاحون کے اثر کی صاف وتیز ومستقل روشنی کے اندر آگئے۔ اس نے یہ خوب سبق پڑھایا کہ پولیٹیکل ایجیٹیشن مین جان اور دہشت فقط اس سبب سے آسکتی ہے کہ اسکی درخواستین معقول دلائل کے ساتھ ہون۔ سارے ملک مین ہزارون مفلوک الحال جاہل چارٹسٹ ایجیٹیشن مین شامل ہوئے جو پولیٹیکل دعوون کی اصل حقیقت سے کچھ خبر نہین رکھتے تھے وہ بہت مفلس تھے اُن سے محنت زیادہ کرائی جاتی تھی اور مزدوری کم دی جاتی تھی۔ ہر طرح سے غرض انکی زندگی تلخی سے گزرتی تھی۔ نہ قوت آتی تھی نہ رزق ملتا تھا۔ اُنکے دماغون مین یہ خبط سمایا ہوا تھا کہ اگر ہمکو چارٹر شاہی (فرمان شاہی) حاصل ہوجائیگا تو ہمکو خوراک خوب ملنے لگے گی ہماری مزدوری بڑھ جائیگی اور محنت گھٹ جائیگی اسلیئے امرا وافسران شاہی ہمکو فرمان شاہی نہین ملنے دیتے۔ گورمنٹ جانتی تھی کہ یہ آدمی پولیٹیکل اختیارات ملنے سے راضی نہین ہونگے۔ اگر ۱۸۳۸ء مین انکو چارٹر (فرمان) ملجاتا تو بھی وہ ۱۸۳۹ء مین ایسے ناراض رہتے جیسے کہ ہمیشہ سے ناخوش تھے۔ اگر ان غریب آدمیون کی درخواستین سچے اور معقول دلائل نہ رکھتی ہوتین تو وہ گورنمنٹ کے لیے کم خطرناک ہوتین۔ غیر معین ناراضامندی خواہ کیسی ہی

فطری دیجیوری ہو وہ پولیٹکس مین صرف اس صورت مین گورنمنٹ کیلئے خطرناک ہوتی ہے کہ وہ ان
آدمیون کے گروہون اور ایجیٹیٹرون کی تعداد اور قوت کو بڑھاتی ہو جو بعض اصلاحین ایسی چاہتی ہون جو
ہو سکتی ہین مگر گورنمنٹ وہ نہ کرتی ہو۔ گورنمنٹ کی مشہور مخالفہ پارٹیون مین سے ایک یہ ہے کہ جب اسکے
پاس صلاحون کی معقول درخواستین آتی ہین تو وہ انکو یہ وجہ ظاہر کرکے منظور نہین کرتی کہ بہت سے ناسمجھ
ایجی ٹیٹر ایسے موجود ہوتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کی منظوری سے رضامند نہین ہوتے مگر گورنمنٹ کو چاہیے
کہ عقلا کو اپنا طرفدار بنائے پھر نامعقول آدمیون سے اسکو خوف کرنیکی ضرورت نہین رہنے کی یہ سبق
چارٹسٹ ایجی ٹیشن نے انکو سکھایا ہے۔ سر چارلس کیمبیل نے جو اسوقت مین اٹارنی جنرل تھے اور پھر لارڈ
چیف جسٹس ہو گئے تھے۔ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۳۹ء کو ایڈنبرا کے پبلک ڈنر مین چارٹسٹ کے ہنگامہ فساد کی
فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ مفسدہ پردازون کو ایسی سزا دی گئی ہے کہ اب ان کی مان مرے جو سر اٹھائین مگر
انکی اس گفتگو کے دس روز بعد چارٹسٹ نے وہ فساد برپا کیا جو اب تک نہین کیا تھا۔ انہون نے
انگلستان کو دس برس تک وہ ناچ نچایا کہ ایک دن چین آرام نہ لینے دیا۔ اگرچہ سر چارلس کیمبیل قانون
دان تھے مگر ملکی معاملات مین معاملہ فہم اچھے نہ تھے۔ انکو یہ بات اچھی طرح نہین آتی تھی کہ تھیٹر کے
ایکٹر کی طرح وہ تھوڑی دیر کے لیئے دوسرے آدمی کی حالت و وضع مین اپنے تئین بدل لیتے جو ان
کی اپنی حالت و وضع سے بالکل غیر ہوتی۔ اس طرح سے حالت کا بدلنا ہی مدبران ملکی کا کمال سمجھا جاتا
ہے اسوقت سر چارلس کو چاہیئے تھا کہ وہ اپنے تئین غربا کی جماعت کی حالت و وضع بالکل بنا کر دیکھتے
کہ چارٹسٹ جو ایک غیر معین ناراضی رکھتے ہین اس مین کیا کیا تکالیف اور خرابیان ہین ؛

چارٹزم کی اصل

اس چارٹزم کی اصل یہ ہے کہ ۱۸۳۲ء مین ایک رفورم بل نافذ ہوا تھا۔ اس نے انگلینڈ
کی کونسٹی ٹیوشنل نظام مین بڑا کام کیا تھا۔ اگر یہ قانون نافذ نہوتا تو معلوم نہین کہ انگلستان مین
کیا انقلاب عظیم پیدا ہوتا۔ اسکا نافذ ہونا ایک ضروری امر تھا۔ کونسٹی ٹیوشن کا اصول یہ ہے کہ بادشاہ
اس جماعت کو جسکو وہ کام کرنیکے لائق سمجھتا ہے خواہ وہ جماعت کوئی ہو پارلیمنٹ مین قومی معاملات مین
مشورہ دینے کیلئے اسکو بالذات بلاتا ہے۔ پس اس قانون کے نفاذ سے اول اصلاح یہ ہوئی کہ
۵۶ بوروسے جہان پارلیمنٹ کے لیئے وکلا کے منتخب کرنے والون کی تعداد بہت کم تھی یا جہان
منتخب کرنے والے وہان کے متوطن نہین تھے انکو پارلیمنٹ مین اپنے وکیل بھیجنے کا بالکل استحقاق

نہین رہا۔ غرض اس طرح ۵۶ بورد کو کل وکیلون کے بھیجنے کا اور ۳۰ بورد کو آدھے وکیلون کے بھیجنے کا استحقاق نہین رہا اور اُنکی جگہ اس طرح بھری گئی کہ ۶۵ کونٹی اور ۳۹۔ اچھے شہرون کو وکیل بھیجنے کا استحقاق دیا گیا۔ لارڈ جان رسل نے جو اس بل کے پاس ہونیکے وقت سپیچ دیا تو فرمایا کہ پہلے ایک ویران ٹیلے کو دو وکیلون کے اور ایک سنگین دیوار کے تین طاقون کو دو وکیلون کے اور ایک پارک کو جس مین کوئی گھر آباد نہ تھا۔ دو وکیلون کے پارلیمنٹ مین بھیجنے کا استحقاق تھا۔ اب یہ سب باتین موقوف ہوگئین۔ متوسط درجہ کے آدمیون کو وکلاء کے انتخاب کرنیکے لیئے رائے دینے کا استحقاق زیادہ حاصل ہُوا۔ شہرون مین ان لوگون کو اپنے وکلاء کے منتخب کرنیکے لیئے رائے دینے کا اختیار حاصل ہُوا جو دس پونڈ سالانہ کرایہ کے مکان مالک تھے۔ ضلاع مین یہ استحقاق اُن زمیندارون اور کسانون کو ملا جن کی آمدنی دس پونڈ سالانہ تھی۔ اور اِن کسانون کو یہ استحقاق ملا جو پچاس پونڈ سالانہ لگان دیتے تھے مگر تقریبًا سب مزدور پیشہ وردن کو وکلاء کے منتخب کرنے مین رائے دینے سے محروم کردیا۔ یون اختیارات ہی سے اُنکو باز نہین رکھا بلکہ جن مقدمات مین ایسی صورت تھی کہ وہ ووٹر ہوسکتے تھے اُس سے بھی ساقط الاختیار کردیا +

اعلیٰ جماعتین تو پہلے ہی سے گورنمنٹ کے اختیارات کو اپنے ہاتھ مین لیئے ہوئے بیٹھی تھین۔ اور متوسط جماعتون کو ریفورم بل کے پاس ہونیسے اختیارات حاصل ہوگئے۔ پس ادنے جماعتین ایسے اختیارات سے محروم رہین تو اُنکے دلمین رشک و حسد کے شعلے اُٹھے کہ ہم کیون ایسے محروم الاختیارات ہین اور پارلیمنٹ کے اِس کہدینے سے کہ ہم کوئی اور اصلاح نہین کرینگے اُن کو اور زیادہ اشتعال ہُوا۔ اُنہون نے اپنی کونفرس بنائی جسکے بعض پارلیمنٹ کے ممبر ریڈیکل (مائل سلطنت جمہوری) اور بعض اُن مزدور پیشہ وردن مین سے خود تھے۔ اُس کونفرنس کے ممبرون نے متفق ہوکر ایک چارٹر (فرمان) بنایا۔ اس کا نام پیپلس چارٹر رکھا تاکہ لوگ اس نام ہی سے اُن کے مقصود کو سمجھ جائین۔ اُس مین فقط یہ چھ باتین لکھی تھین +

اول یہ کہ پارلیمنٹ کے لیئے ممبرون کے انتخاب کرنے مین ہر فرد کو رائے دینے کا استحقاق حاصل ہو +

دوم ہر سال پارلیمنٹ بدلی جائے +

سوم راے دینے والے اپنی رائے کسی امیدوار کے انتخاب کرنیکے لیئے لکھکر صندوق مین ڈال دیا کرین۔ تاکہ امیدوار پر یہ نہ کھلے کہ کس نے ہمارے مخالف یا موافق رائے دی ہے۔ اِس کو بالٹ کا طریقہ انگریزی زبان مین کہتے ہین۔

چہارم۔ پارلیمنٹ کے ممبر ہونیکے لیئے کسی ملکیت کے مالک ہونے کی شرط نہ رہے۔

پنجم۔ پارلیمنٹ کے ممبر تنخواہ پایا کرین۔

ششم۔ ملک ایسے حصون مین تقسیم کیا جائے کہ ہر حصہ مین پارلیمنٹ کے ممبرون کے منتخب کرنے والون کی تعداد برابر ہو۔

یہ چھون باتین بڑی معقول تھین انمین سے آدھی تو اب کونسٹی ٹیوشنل نظام مین داخل ہوگئی ہین۔ سرسری طور پر چارٹسٹ کی تقسیم ان تین فرقون مین ہوسکتی ہے۔ اول باقاعدہ پولیٹیکل چارٹسٹ تھے جن کی یہ خواہش تھی کہ عوام کی طرف سے وکلا کا انتخاب زیادہ تر ہوا کرے۔

دوم سوشل چارٹسٹ جو یہ چاہتے تھے کہ روٹی پر جو محصول لگایا گیا ہے وہ موقوف کیا جائے یہ دونون فریق اپنی درخواستین صاف دلی سے بیان کرتے تھے۔

سوم رنجیدہ و مصیبت زدہ فرقہ جو بہو کا مرتا تھا۔ اور اپنے دل کی بھڑاس قانون بنانیوالون پر نکالتا تھا اور انکو بُرا کہتا تھا۔ وہ شور و فساد مچانے والون پر آمادہ رہتا۔ چارٹسٹ ایک حصہ اپنا اخلاقی زور اور دوسرا حصہ جسمانی زور دکھاتا تھا۔ یہ کہنا نا انصافی ہے کہ ان فرقون کے پیشوا اکھڑ جھگڑالو مفسد تھے جو اپنی خود نمائی اور خود مطلبی کے لیئے یہ سارے کام کرتے تھے۔ نہین ان مین بعض صاحب لیاقت خوش تقریر فصیح بیان بھی تھے۔ اِن سب مین سربرآوردہ پیشوا افرگس اوکونر تھا۔ کومنس ہوس مین ایک شخص بھی ایسا نہ تھا کہ اُسکی انوکھی شوخ شرارتون کو سمجھے جنکو لوگ دیکھکر ششدر و متحیر ہو جاتے تھے۔ آخر کو اس کو اپنی کوششون مین ایسی مایوسی ہوئی کہ وہ دیوانہ پاگل ہو گیا۔ یہ تحقیق نہین ہوا کہ معاملات ملکی کی حماقتون اور لغوئیون نے اس کے دماغ مین خلل پیدا کیا تھا یا پہلے ہی سے دیوانگی کا آغاز ہو گیا تھا۔ وہ بڑا بلند قد و زبردست تنومند تھا۔ اُسنے تعلیم اچھی پائی تھی۔ نیک صحبتون مین بیٹھا تھا۔ آئرلینڈ کے بادشاہون کی نسل مین سے تہا۔ وہ نیم جاہل آدمیون کے سامنے ایسی تقریر کرتا تھا کہ جس طرف چاہتا اُنکو پھیر لیتا۔ اگر کسی ٹوری ممبر کے انتخاب کرنیکے برخلاف

کوئی بڑا گروہ کھڑا ہوتا تو یہ ایک اکیلا اِس سے لڑنے کو کھڑا ہو جاتا۔ غرض چارٹسٹ کے محد و معاون و حامی بڑے بڑے عالی دماغ روشنضمیر و فراخ حوصلہ تھے جیسے کہ طامس ہور معزز شاعر۔ ہنری ونسنٹ مُقرر خوش بیان۔ آئرنسٹ وجونس راستباز اور اُنکے سوا اور اشراف تعلیم یافتہ اور فاضل بھی تھے بعض معزز اخبار انکی حمایت مین اپنے صفحے سیاہ کرتے تھے۔ کسی طرح سے اپنے چارٹر سے سب دست بردار ہونا نہین چاہتے تھے۔ اُن مین سے اکثر کو یہ امید تھی کہ ہم زبردستی اپنا چارٹر حاصل کرکے اُسکی تعمیل کرائین گے۔ گورنمنٹ نے اُن کے پیشواؤن اور سرغنون اور مقررون کو گرفتار کرکے اور انکو مجرم بنا کے سزائین دین اور سختیان کین۔ جب ہنری ونسنٹ کو نیوپورٹ مین قید کیا تو چارٹسٹ نے اُسکو قید سے زبردستی سے چھڑا لینے کا قصد کیا جس سے مسلح بغاوت کی ایک صورت پیدا ہوگئی۔ نیوپورٹ کے گرد بڑے تنومند و زبردست کانون کے کھودنے والے زیادہ آباد تھے۔ اُنھون نے آپس مین صلاح و مشورہ کرکے یہ بات قرار دی کہ ہم تین ڈویژن (حصے) ہوکر ایک مقام معین پر جمع ہون اور نیوپورٹ مین آدھی رات کو داخل ہوکر جیل پر حملہ آور ہون اور ونسنٹ اور اور اپنے قیدیون کو چھڑا لائین۔ اسکا افسر ہانے فروسٹ تھا جو نیوپورٹ کا سوداگر تھا اور یہان مجسٹریٹ بھی رہ چکا تھا۔ اور اِس خدمت سے معزول اِس سبب سے ہوا تھا کہ وہ سخت پولیٹیکل ایجی ٹیشن کیلیے سپیچین بہت دیتا تھا۔ اسوقت وہ نیک نام اشراف سمجھا جاتا تھا۔ ایسی ہڑبنگ مین ہمیشہ غلط فہمیان ہُوا کرتی ہین۔ تینون ڈویژن وقت معین پر یکجا نہین جمع ہوئے۔ ۴۔ نومبر ۱۸۳۹ء کو پورٹ مین فروسٹ ایک ڈویژن لیکر داخل ہُوا۔ دوسرا ڈویژن کچھ دیر کے بعد آیا۔ تیسرے ڈویژن کا پتا نہ تھا۔ فروسٹ نے دیکھا کہ حاکم مع اپنی سپاہ کے لڑنے کو تیار کمر کسے کھڑا ہے۔ لڑائی ہوئی۔

یہان کے کمشنر مسٹر فلپ نے بڑی بہادری سے فتنہ پردازون کو مار کر پراگندہ کردیا۔ اُن کے خود دو زخم کاری آئے۔ دوسرے روز فروسٹ مع اپنے ہمراہیون کے گرفتار ہُوا۔ ۲۔ جون ۱۸۴۰ء کو عدالت مین اُسپر یہ جرم ثابت ہُوا کہ اسکا مقصد صرف یہی نہ تھا کہ ونسنٹ کو قیدخانہ سے چھڑا لے بلکہ وہ اپنے ساتھیون مین ایسی طاقت سمجھتا تھا کہ بغاوت جشید کرے اُسکے ساتھ دس بیس ہزار چارٹسٹ تھے جن کے پاس ہتھیار۔ بندوقین۔ نیزے۔ تلوارین۔ تیر۔ سونٹے تھے۔ اگر منصوبے کے موافق مقام معینہ پر یہ سب جمع ہو جاتے تو ایک ایسا ہنگامہ کارزار گرم ہوتا کہ دشمنون کو مشکل

آنکربڑ تی۔ فروسٹ اور اُسکے دو ہمراہیون جونس اور ولیمس پر بغاوت کا جرم ثابت ہُوا اور جان سے مارے جانے کا حکم ہوا۔ انگر اُن سزا مین تخفیف ہوکر دائم الحبس اور جلاوطنی کا حکم دیا گیا۔ مگر پہر اس سزا مین کمی ہوئی۔ وہ اتنے دنون قید رہے کہ جب رہا ہوکر آئے تو اُنہون نے نئے نئے کارفرما اور سارے کارخانے نئے دیکھے +

ان مجرمون کی تخفیف سزا نے چارٹسٹ کی فتنہ پردازی کو اور بھڑکا دیا۔ سارے ملک مین گورمنٹ نے پکڑ پکڑ کر چارٹسٹ کو بڑی بڑی سزائین دین اور اُن پر تشدد کیا۔ مگر اس سے گورمنٹ کا مقصد کچھہ نہین حاصل ہوا بلکہ چارٹسٹ کی شہرت ہوگئی جو چارٹسٹ جیل خانہ سے چھٹ کر آتا۔ اُسکی سب اور چارٹسٹ ایسی عزت کرتے کہ وہ کوئی عزت کا تمغہ پہنکر آیا ہے۔ غرض سزا پانا باعث فخر و عزت ہوگیا فرقہ وگ کے دشمن مزدور و پیشہ در ہوگئے۔ اور اُنکو کہنے لگے کہ وہ آزادی فقط اپنے مقاصد حاصل کرنیکے لیئے چاہتے ہین۔ وہ ٹوری سے بھی لبرائیل کم ہین ۱۸۴۱ء مین جب پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب ہُوا تو چارٹسٹ فرقہ ٹوری کے طرفدار تھے اور پیل بورن کی وزارت کے برخلاف سارے ملک اور شہرون مین چارٹسٹ نے مزدور پیشہ ورون کا مرتبہ بلند کردیا۔ سب پیشہ ورون کی مزدوری گھٹی ہوئی تھی۔ کام کم ملتا تہا۔ زراعتی اضلاع مین پورلا یعنے غریبون کی پرورش کے قانون کے سبب سے بہت شکایتین ہورہی تھین۔ اِس قانون کے برخلاف اودھم مچ رہی تھے۔ ایک چارٹسٹ نے صاف صاف بیان کیا کہ اگر ہم کو ووٹ دینے کا اختیار نہ حاصل ہو تو ہم سچ مچ کے غلام ہین چارٹسٹون کو یقین تہا کہ ہمکو ہمارے قدرتی رہنماؤن نے چھوڑ دیا۔ بعض دفعہ ملحدانہ کلمے اُنکی زبان سے نکلتے تھے جس کا ایک چھوٹا سا قصہ ایک شاعر بیان کرتا ہے کہ ایک خدا پرست چارلسٹ نے کہا کہ ہمکو کچھ دیر کے لیئے صبر کرنا چاہیئے۔ ہمارا خدا قادر مطلق ہماری مدد کرے گا تو اس کہنے پر ایک دوسرا آدمی جھلا کر بولا کہ تو ہمارے سامنے اپنے قادر مطلق کا نام نہ لے وہ کہین نہین ہے اگر ہوتا تو ہمپر ایسی مصیبتین کیون پڑتین +

چارٹسٹون نے اپنے نئے نئے رنگ دکھائے۔ کہین کارخانہ مین مزدورون نے کام کرنیسے انکار کردیا جسکے سبب سے کارخانے بند ہوگئے۔ کہین سوشل ایلسٹ کی مجالس کو جمع کیا۔ اُن کے نیک اشراف مصلحت اندیش پیشواؤن نے شراب پینے سے یہ سمجھہ کر توبہ کرلی کہ اگر مزدور پیشہ شراب نوشی

نہین چھوڑین گے تو ہمکو چارٹر کے حاصل کرنے مین کامیابی نہین حاصل ہوگی۔ وہ جب شراب چھوڑ دینگے تو اُنکے ہوش و حواس درست ہونگے۔ اور عطیہ آزادی کے سزاوار ہون گے۔ غرض اس فرقہ چارٹسٹ کے سبب سے سب جگہ ہل چل رہتی۔ اور ہنگامہ فساد برپا ہوتا۔ گورنمنٹ انکو گرفتار کرکے قیدخانون مین ڈال کر اُن پر سختیان کرتی۔ کوپر شاعر نے اپنی قید کا حال لکھا ہو کہ اس بات کا سمجھنا آسان نہین ہے کہ گورنمنٹ نے اس دنیا کی کیا خوبی دیکھی تھی کہ وہ اپنے جیل خانون کو اُن آدمیون کے لیئے کام مین لائی تھی جو اپنے افعال مین متدین اور راستباز تھے۔ خواہ وہ کیسی ہی غلطیان کرتے ہون۔

یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ مین کل اہل حرفہ اور مزدور پیشہ ورون کے مجموعہ کی جو صاحب ہمت وکالت کرتے تھے اُنکو یقین تہا کہ انگلینڈ مین ان امیرون اور لکھ پتی دولتمندون کے لیئے فرمانروائی ہورہی ہے جو غربا کی مصائب و دکھ درد کی ذرا پروا نہین کرتے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حکمران جماعتین فی الحقیقت یقین کرتی تھین کہ اہل حرفہ اور پیشہ ورون کی جماعتین جو چارٹسٹ کے ساتھ شریک تہی ہین ایسی نسل کی ہین کہ اگر انکو لمحہ بہر کے لیئے بہی اپنی راہ پر چلنے کی فرصت ملجائے تو وہ تخت سلطنت کو تہ و بالا کردین اور مذہب پر وہ آفت لائین کہ معاذاللہ سوسائٹی کی ساری عافیت کو خاک مین ملائین غرض طرفین پر ایک جاہلانہ خوف چھایا ہوا تھا۔ مسٹر ڈزریلی فرماتے ہین کہ انگلینڈ کے شہرون مین دو قومین آباد ہین۔ ایک دولتمندون کی دوسری غریبون کی۔ ان دونون مین منافرت و معاندت ہی ایک دوسرے سے دہشت رکھتی ہی۔ یہ منافرت و معاندت ایسی بن سوچے سمجھے تھی جیسے کہ اُن دو دشمنون مین ہوتی ہے کہ جنپر تہذیب کے پورے اثر ہوئے ہون۔

آئرلینڈ کا قحط

آئرلینڈ مین آلوؤن کی فصل بگڑنے سے بڑا کال پڑا۔ ۱۸۴۵ع مین پیل وزیر اعظم نے قحط زدون کی پرورش مین ایک کروڑ روپیہ صرف کیا۔ ۱۸۴۶ع مین لارڈ رسل وزیر اعظم مقرر ہوئے تو اُنہون نے ان قحط زدون کی پرورش کیلیئے یہ تدبیر نکالی کہ انگلینڈ اور سکوٹ لینڈ کے ہر شہر سے اور یورپ کے ہر ملک سے یہان تک کہ ترکی سے بھی چندہ خیرات مانگ کے جمع کیا۔ ان سب نے اس مصیبت کے وقت مین کال کے مارے ہوئے لوگون کو چندہ دیا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس سے تو برادری کا رشتہ تھا اُنہون نے اپنی برادری کی جان بچانیکے لیئے جہازون مین غلّے کے انبار لاد کر بھیجدیئے۔ مگر باوجود اُن تدابیر کے یہ بلا سر پر سے نہ ٹلی۔ قحط کے قدمون کے تلے سے سرکشی نے سر اُٹھایا کشتون

نے زمینداروں کے سر اتنے اڑائے کہ جن کی تعداد سے خوف لگتا ہے۔ مخفی سوسائٹیاں جلدی جلدی ہونے لگیں۔ ہر قصبہ و گانوں میں آدھی رات ہتھیار بندی ہونے لگی۔ جن کسانوں کے افلاس پر مہذب قومیں ترس کھا رہی تھیں۔ اور دل کڑھا رہی تھیں۔ اُنہوں نے ہتھیاروں اور گولی باروت وسامان جنگ کے خریدنے میں اپنا مستعدد دکھایا۔ چند روز میں ایک اسلحہ بنانے کے کارخانہ میں ۱۱۴۳ اسلحہ آتشیں مع اُنکے لوازم کے فروخت ہوئے۔ ٹائمس میں ایک چھٹی چھپی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسانوں نے ہتھیار باندھ لیئے۔ ہر شخص ہتھیار بند ہونا چاہتا ہے۔ ہتھیاروں کے انبار بہ نسبت غلہ کے انباروں کے جلد فروخت ہوجاتے ہیں۔ اتنی ہتھیاروں کی مانگ ہوتی ہے کہ برمنگھم میں بندوقوں کی تجارت دوبارہ زندہ ہوگئی۔ چھوٹے ہتھیار تو وہاں ڈھونڈے دوا کو نہیں ملتے تھے۔ عموماً یہ سب جگہ بلائے عظیم پھیل رہی تھی۔ اور خصوصاً سب جگہوں سے زیادہ جنوب مغرب میں اس آفت کا زور شور تھا قحط سے اور قحط کے بخار سے ہزاروں آدمی مر گئے تھے ۱۸۴۵ء میں آیرلینڈ کی آبادی ۸۰ لاکھ آدمیوں کی تھی ۱۸۴۸ء میں چھ لاکھ آدمیوں کی آبادی رہگئی۔ آبادی میں یہ فرق صرف موت ہی کے سبب سے نہیں ہوا تھا بلکہ آدمیوں کی تارک الوطنی سے بھی بہت سے ہوکے دیس سے پردیس میں بحر اطلانٹک سے پار چلے گئے تھے جہاں اُنکو کھانے پینے کو خاطر خواہ ملا۔ جو لوگ دیس میں رہے۔ اُنہوں نے سرکشی پر کمر کسی۔ باغیوں کے بڑے بڑے فریق کھڑے ہوئے۔ اور اُنکے سرغنہ او کونز اور ولیم سمتھ اوبرین بنے۔ نئے نئے اخبار نکلنے شروع ہوئے۔ جنہوں نے بغاوت انگیز مضامین چھاپنے شروع کیئے جان مچل قوم کو سرکشی کے لیئے بھڑکانے میں سب پر سبقت لیگیا۔ بھلا یہ کب ممکن تھا کہ گورنمنٹ اُن مضامین کی اشاعت کو جائز رکھتی جو اصلی مصیبت پر خیالی غلط آفتوں کو بڑھا کر کسانوں کو ہتھیار بند بناتے اسلیئے گورنمنٹ نے ایک قانون جاری کیا کہ جو شخص ایسے فساد انگیز مضامین کی اشاعت کرے گا کہ جنسے کسانوں کو بغاوت پر اشتعال ہو وہ جلاوطنی وغیرہ کی سزا پائیگا۔ مچل تو دفعتہً قید ہوگیا۔ سمتھ اوبرین آیرلینڈ کے مختلف حصوں میں مسلح آدمیوں کو بغاوت کے لیئے جمع کرتا رہا جس سے انگلینڈ خوف کرنے لگا۔ سرکشی علانیہ ہونے لگی۔ سمتھ اوبرین نے بذات خود سپاہ کو ہمراہ لیکر پچاس ساٹھ پولیس کے سپاہیوں پر حملہ کیا۔ اُنہوں نے ایک بیوہ کارنیگ کے گھر میں پناہ لی۔ خوب گولی چلی۔ مگر اس سبب سے کہ باغیوں کے پاس چلتے ہوئے ہتھیار نہ تھے اور پولیس نے بھی برداشت

اختیار کی۔ اسلیئے اوبرین کی جان بچگئی جو بیپاکانہ مخالفون کے سامنے آتا تھا۔جس کا مارڈالنا کوئی بڑی بات ہی نہ تھی۔ مگر لڑائی مین یہ نقصان عظیم ہوا کہ اسکے سبب سے ایک بیوہ کا باغ پامال ہوگیا پولیس کی چند گولیون کے چلنے سے فیصلہ جلد ہوگیا۔ اوبرین ریل پر ٹکٹ لیتا ہوا گرفتار ہوا۔ اتنے باغی گرفتار ہوئے کہ انکے مقدمات کے انفصال کے لیئے معمولی عدالتین کافی نہ تھین مے جون کا کمیشن مقرر ہوا +

باب شانزدہم

آیرلینڈ و ۱۸۴۸ء کے انقلابات و دوستون کی وفات

اس سال کے شروع مین سلطنتون کے انقلابات کے زلزلون نے یوروپ کو تہ وبالا کر دیا۔ فرانس کے انقلاب نے سارے یوروپ مین آگ لگادی۔ فرانس کا شہنشاہ لوئی فلپ تخت سے اُتار گیا۔ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ سپین کی شادیون مین جو شہنشاہ فرانس نے طریقہ اختیار کیا تھا۔ اس سے آخر زمانہ مین ملکہ معظمہ کا دل اُس کی محبت مین سرد ہوگیا تھا۔ مگر ان مین رحم دلی جبلی ایسی تھی کہ وہ مدت سے شہنشاہ و ملکہ فرانس سے مصالحت کی خواہان تھین۔ جب یہ شہنشاہ و ملکہ فرانس سے مفرور ہو کر ان کے پاس آئے تو اُنکے ساتھ نہایت مشفقانہ سلوک کیا۔ بیرن سٹوک میر کو وہ تحریر فرماتی ہین کہ آپ جانتے ہین کہ مجھے اس خاندان سے کیسی محبت ہی۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہین کہ جب اُنمین اور مجھہ مین رنجش ہوگئی تو میری یہ تمنا تھی کہ اس سے پھر محبت از سر نو تازہ ہو جائے۔ جب آپنے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ یہ کام حسب مراد ہو جائے گا۔ یہ بات میرے خواب خیال مین نہ تھی کہ ہم آپس مین اس طرح دوستانہ ملین گے کہ انفنٹا سپین کی شہزادی اور شہنشاہ فرانس کی بہو جس کے لیئے ہم آخر ڈیڑھ سال سے لڑ رہے تھے۔ وہ بھاگ کر یہان ایسے بُرے حال سے آئے گی۔ کہ اسکے پاس میلے کپڑے اُتار کر اُجلے کپڑے پہننے تک نہ ہون گے۔ جب مین نے اسکے پاس اپنے کپڑون کا جوڑا بھیجا ہے تو وہ پہنکر

اِس بیش بہا عنایت کی شکرگزاری کے لیئے میرے پاس آئی - کیا قسمت نے پلٹا کھایا ہے کہ وہ قصہ طرازون کے ذہن مین بھی نہین آتا - یہ واقعہ ہمیشہ کے واسطے اخلاق کو درست کرے گا +

اگرچہ ملکہ معظمہ اپنے بدنصیب مہمانون پر سب طرح سے فیاضانہ مہربانی اور شفقت کرتی تھین اور اُن کے آسایش وآرام کا سامان مہیا کرتی تھین مگر وہ غیر سلطنت کے انتظام مین مداخلت نہین کرسکتی تھین - یہ فرانس کا شہنشاہ رعایا نے خود انتخاب کیا تھا - اسکا کوئی حق تخت سلطنت پر بیٹھنے کا نہ تھا اب آپ رعایا ہی نے اسکو اپنی مرضی سے تخت سلطنت سے اُتار کر معزول کردیا - غرض ملکہ معظمہ اس معاملہ مین مداخلت نہین کرسکتی تھین - مگر وہ معزول شہنشاہ کے ساتھ اپنی دوستی کا حق ادا کرتی تھین - اُنھون نے ونڈسر مین لوئی فلپ شہنشاہ فرانس سے ملاقات کی اور اسکی سکونت کیواسطے کلیرمونٹ حوالہ کیا - اس سے زیادہ وہ کچھ اور اُسکے لیئے نہین کرسکتی تھین - شہنشاہ فرانس کے حال پر تمام خاندان شاہی انگلستان کو دلی افسوس تھا حضرت علیا نے اپنی نیک دلی سے کام فرمایا کہ ہسپین کی شادیون کی بابت جو شاہ فرانس سے رنجشین ہوئی تھین - سب کو فراموش خاطر کیا - مسٹر گریول لکھتے ہین کہ ملکہ معظمہ کی محبت کا شہنشاہ فرانس کے ساتھ برقرار رکھنا محض پرنس کی عجب نیک عقل کا بے انتہا اثر تھا جو ملکہ معظمہ پر تھا - اور اسکے سوا کسی اور چیز نے یہ کام نہین کیا +

چارٹسٹ کا ذکر پہلے ہوچکا ہے - اب انگلستان مین ۱۰ - اپریل ۱۸۴۸ء کو کیننگٹن کامن مین مجمع چارٹسٹ کا جمع ہوا - اور اس مجمع مین کوئی کام توسوچ بچار کر ہوا نہین مگر آپس مین اختلاف ہوا اور دو فریق ہوگئے - ایک فریق قانون کے موافق چارٹر حاصل کرنا چاہتا تھا دوسرا فریق اُسکو بہ زور حاصل کرنا چاہتا تھا - اور گاؤ زوری کرتا تھا - گورنمنٹ نے لنڈن کی محافظت کی تیاری سب طرح سے کی کہ غارتگر اسپر دست درازی نکرین - سپاہین کمربستہ رہتی تھین - پولیس کی سپاہ بڑی جمع کی گئی - تقریبًا دو لاکھ کنسٹیبلون سے حلف لیا گیا - اسمین شہزادہ لوئی نپولین بھی تھا جو فرانس کا شہنشاہ ہوا - بنک اور سرکاری مکانات پر پہرے چوکی بٹھائے گئے - اوکونر اور اورون کی بلند آواز مواعظ سننے کے لیئے بیس ہزار چارٹسٹ جمع ہوئے - اوکونر نے سر جارج گرے سے جاکر کہا کہ اس مجمع مین کوئی بدنظمی نہین ہوئی تو گرے نے اوکونر سے پوچھا کہ کیا تم پھر اس مجمع مین جاؤ گے تو اُس نے کہا کہ نہین اس مین میرے پاؤن کی انگلیان ایسی کچلی گئی ہین کہ مین لنگڑا ہوگیا ہون - میری جیب مین کوڑی باقی نہین

چارٹسٹ کی سرگرمی کا دوبارہ زندہ ہونا

رہی۔ اب مین اسکے لیئے کچھ نہین کر سکتا۔ اِس دوا لہ نکلنے ہی نے چارٹسٹ کی خوفناک سازش کا مضحکہ اُڑوا دیا اور اُسکے پُرزے اُڑا دیئے اُنکی ایک درخواست جو شیطان کی آنت تھی پارلیمنٹ کے رُوبرو پیش ہوئی جسپر دستخط کرانیکے لیئے کئی مہینے لگے تھے۔ اِس درخواست کے ساتھ فرگس اوکونر نے یہ کہا کہ اِس درخواست پر ستاون لاکھ آدمیون نے دستخط کیئے ہین۔ اِس درخواست کی تحقیق کے لیئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی کہ اسپر دستخط اصلی ہین یا جعلی۔ کمیٹی نے اِس امر کی جانچ کے لیے اپنے کلرک مقرر کیئے اُنکی تحقیقات کا نتیجہ یہ تہا کہ اِس درخواست پر بیس لاکھ اصلی دستخط ہین۔ باقی دستے کے دستے ایسے ہین کہ اُنپر ایک ہی شخص نے اپنی قلم سے دستخط کر دیئے ہین۔ اسمین مشاہیر و وزرائے سلطنت کے نام بار بار لکھے ہین۔ اور مسخرون اور ڈوموں و پاجیون اور رذیل رذیلون کے نام لکھے ہوئے ہین غرض اِس درخواست کی قلعی کھل گئی۔ اور پھر اسکی نسبت بہت سی ہنسی اُڑنے لگی۔ مدبّران ملکی نے جو چارلسٹ کی شکایتون کا علاج کیا وہ اوپر بیان ہُوا۔ اس علاج کرنے مین اُن کی نظر چارلسٹ کی فریادون پر نہ تھی۔ بلکہ ملک کی فلاح و بہبود پر۔ ڈیوک ولنگٹن کمانڈر انچیف نے حکم دیدیا کہ فساد کی صورت مین سپاہ تیار رہے اور حکم کی منتظر رہے۔ اور یہ بھی کہدیا کہ یہ مناسب نہین ہے کہ پولیس کے کام کے لیئے سپاہ بلائی جائے مگر جب پولیس مغلوب ہو جائے تو سپاہ کی بندوق توپ سے کام لیا جائے جنگی سپاہ کو پولیس کے ساتھ مخلوط کرنا نہین چاہیئے۔ غرض ڈیوک ولنگٹن نے امن و عافیت کو قائم رکھنے مین وہ تعریف کے قابل کام کیا کہ باغیون کو اپنے کام مین کامیابی نہین ہوئی ایک گولی بھی نہین چھوٹی کہ سارا فساد مٹ گیا ملکہ معظمہ نے اوس بورن سے ڈیوک ولنگٹن کو یہ خط لکھا۔

اوس بورن۔ ۱۱۔ اپریل ۱۸۴۸ء

فیلڈ مارشل ڈیوک ولنگٹن کو مین ایک سطر لکھتی ہون۔ تاکہ معلوم ہو کہ مین اپنی ذات سے اُن کے حسن خدمت کی کیسی قدر و منزلت کرتی ہون جو اُنہون نے اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کی اِس مفسدہ پردازی مین کی ہے جو تدابیر اُنہون نے کین وہ کامل تہین اور اُنپر اہل لنڈن کو پورا بھروسا تھا۔ مجھے اِس بات کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ جس طرف جاتے تھے آپکے لیئے جَیجَے کا غل و شور مچتا تھا۔

جب کسی طرح کا خوف باقی نہین رہا۔ تو ملکہ معظمہ نے بادشاہ لیوپولڈ کو

بالکل ناکام رہا۔ رعایا نے اپنی عجب انگیز نیک اندیشی اور وفاداری دکھائی۔ اور جن گستاخ و نالائق آدمیوں نے امن و عافیت میں خلل ڈالنے کا قصد کیا تھا اُن کو اپنی بڑی غضب کی نگاہ سے دیکھا۔ اس زمانہ میں آیرلینڈ کی مفسدہ پردازی سے بڑی تکلیف ہوئی اور اُنکے تین بڑے سرغنے گرفتار ہوئے مچل کو چودہ برس کی قید ہوئی اور وہ جلاوطن کیا گیا۔ باقی دو پر ثبوت جرم نہین ہوا۔

۱۹۔ مئی کو حضرت علیا کھلی گاڑی مین اپنے تین بچون کو ساتھ لیئے ہوئے بیٹھی ہوئی اپنے محل کو واپس تشریف لاتی تھین کہ راہ مین ایک شخص نے اُنپر تپنچہ چلایا پرنس البرٹ گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے۔ اُنکو بھی کچھ خبر نہ ہوئی کہ کیا ہوا۔ جب وہ گھوڑے پر سے اُترے مین تو اُنکو ملکہ معظمہ کی زبانی یہ حال معلوم ہوا۔ اس ہولناک واقعہ سے ملکہ معظمہ کے اوسان ایک لمحہ کیلئے بھی خطا نہین ہوئے اُنہون نے کوچبان کو سواری کے آگے بڑھانے کا حکم دیا اور بچون کو باتون مین ایسا بہلایا کہ اُنکو خبر بھی نہین ہوئی کہ کیا گزرا۔ بھیڑ جو تپنچہ چلنے کے وقت جمع تھی اُسنے اُس آدمی کا مار مار کر کچلا نکال دیا ہوتا۔ مگر پولیس نے مداخلت کرکے اسکو بچا لیا۔ اس آدمی کا نام ولیم ہملٹن تھا۔ اور وہ آیرلینڈ کا باشندہ تہا۔ اس کا اِس کام کرنے سے یہ مقصد بھی نہ تھا کہ شہرت حاصل کیجیے۔ پستول مین صرف خالی باروت بھری ہوئی تھی۔ بموجب قانون ۱۸۴۲ء اس جرم کی تحقیقات ہوئی۔ اُس نے جرم کا اقرار کیا اور سات برس کیواسطے جلاوطن کیا گیا۔

جب پرنس ویلز کی عمر ماشاءاللہ استاد کے پاس بیٹھنے کے قابل ہوئی تو اُنکے والدین کو یہ فکر ہوئی کہ کون شخص اُن کا اُستاد مقرر ہو اور کس طریقہ سے اُنکی تعلیم ہو۔ مئی ۱۸۴۹ء مین مسٹر ہنری برچ پرنس ویلز کے استاد مقرر ہوئے۔ جن کا حال پرنس البرٹ نے ۲۔ اگست ۱۸۴۹ء کو لارڈ سٹاکمار کو یہ لکھتے ہین کہ جب مسٹر برچ سے میری اول ملاقات ہوئی تو وہ مجھے بڑے اچھے آدمی معلوم ہوئے مین خیال کرتا ہون کہ اُن سے بچے باآسانی مانوس ہوجائینگے۔ اب وہ پرنس ویلز کی استادی کی خدمت پر مقرر ہونے کو ہین۔ اور اسی باب مین عالی جناب نے اپنی سوتیلی مان کو یہ خط لکھا کہ ہمارے بچے خوب تازہ و توانا و تندرست ہین اور برٹی (پرنس ویلز) چند ہفتے کے اندر استاد کے پاس پڑھنے کے لیئے بیٹھے گا۔ اسکے واسطے مسٹر برچ کو استاد مقرر کیا ہے وہ خوبصورت نیک سیرت شریف ہین۔ ایٹن کالج مین معلم تھے کیمبرج یونیورسٹی مین سیرے پاون [illegible]

حیات ۱۸۴۹ء کے حالات جلاوطنی۔ ملکہ معظمہ پر تپنچہ کا چلنا

فرزندان شاہی کی تعلیم

اعلی درجہ کی اونرین پائی ہین۔ اسکے شاگرد بھی لیاقت مین مشہور ہین +
یہ اول مرحلہ کہ بچون کے لیئے اچھا استاد مقرر کیا جایے۔ بڑا مہتم بالشان ہی خدا اپنے فضل
و کرم سے اس مین برکت دے۔ ان دونون عموماً شہزادون کی تعلیم پر اور خصوصاً ان شہزادون پر
جو بادشاہی کے لیئے مقرر ہوئے ہین۔ دنیا کی صلاح و فلاح زیادہ تر موقوف ہی فقط ونڈسر کیسل ۱۰۔
اپریل ۱۸۴۸ء +

حضرت علیا اور عالیجناب کے اولین افکار مین یہ بھی ایک فکر تہا کہ کن اصول کے موافق
بچون کی تعلیم دلائین۔ سٹوک میئر جرمن کے ارباب کمال مین سے تھے اور انگریزی عملی عقل کے
پتلے تھے۔ اور دونون میان بی بی کے بڑے نیک صلاحکار تھے۔ ان سے اس باب مین صلاح و
مشورہ پوچھا ان کا یہ مقولہ لوگون کو خوب یاد تہا کہ بچہ کی روز ولادت سے تعلیم شروع ہوتی ہے
جیسے محل شاہی مین اس تعلیم کی ضرورت ہی ایسی کہین اور نہین۔ تعلیم کے باب مین ۶۔ مارچ ۱۸۴۲ء
کو انہون نے ایک یادداشت لکھی ہے جس مین وہ بیان کرتے ہین کہ اچھی تعلیم بہت جلد نہین
شروع ہوسکتی۔ انگلینڈ کا ایک نامور حکیم لوک لکھتا ہے کہ بچون مین خوشی رنج محبت عداوت و
غصہ وغیرہ یعنے اخلاقی باتون کا ظہور بہت پہلے ہونے لگتا ہے بہ نسبت قوائے عقلیہ کے کہ جن
سے استدلال کرنیکے نتائج نکال سکے۔ پس اسلیئے چاہیئے کہ تعلیم کی ابتدا بچے کے فطری شعور و
فہم کو باقاعدہ بنا کے راہ مستقیم پر لائے اور اسکے دل کو پاک اور مقدس اسطرح بنائے کہ انکے پاس صرف
پاک طینت اور نیک سیرت ہی آدمی آئین جائین اور صرف انکو پند و نصائح ہی نہ کی جائین بلکہ انکو
نیک کردار و افعال دکھا کے تعلیم کیجائے۔ بچون کا مقتضائے طبیعت یہ ہوتا ہے کہ اپنے آس
پاس کے آدمیون کے کامون کو بہت غور سے دیکھتے ہین اور انکی باتون کو کان لگا کے سنتے ہین اور
انہین کی وہ تقلید کرتے ہین۔ ملکہ معظمہ اور عالیجناب کو یہ خوب سمجھنا چاہیئے کہ بہ نسبت اور والدین کے
ان کا کام اولاد کی تعلیم مین اسلیئے زیادہ تر مشکل ہے کہ اولاد شاہی کے لیئے صرف یہی امر ضروری
نہین ہے کہ انکے اخلاقی خصائل تعلیم سے درست ہوجائین بلکہ ان مین تعلیم سے یہ لیاقت بھی
پیدا ہونی چاہیئے کہ جب وہ بادشاہ ہوجائین تو فرمانروائی کے دشوار فرائض کو کامیابی کے ساتھ
ادا کرین۔ پس بادشاہون کو اپنی اولاد کی تعلیم کی جوابدہی ایک امر عظیم ہے۔ بادشاہون کا اطمینان

خاطر اور ان کے کنبے کی خوشی و خرمی اس پر موقوف ہے کہ وہ اپنی اولاد کی کماحقہ تعلیم کرائین۔ قوم
اور ملک کا خوشحال ہونا اُسکے بادشاہ کے ذاتی خصائل پر منحصر تھا۔ انگلینڈ کے بادشاہ کی نیک تعلیم
پر انگلینڈ کی بھی بھلائی موقوف ہی۔ اب تک جارج سوم کا نام اسکے ذاتی نیک صفات کے سبب سے
تعظیم کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ تاریخ آزادانہ انصاف کے ساتھ اُسکی شاہانہ لیاقتون کی اور اُس کے
ذاتی اوصاف کی تعریف کرتی ہے۔ لیکن جارج سوم کیا تو جانتا ہی نہ تھا کہ اولاد کی تعلیم کے لئے مربیانہ
فرائض کیا ہوتے ہین۔ یا جانتا تھا تو دیدہ و دانستہ اُن سے غفلت کرتا تھا۔ اِس کا نتیجہ یہ تھا کہ ایام
طفلی مین اسکی اولاد کے دلون کے اندر حسن اخلاق کے اصول بیٹھے ہی نہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر بادشاہ
کی اولاد کی تعلیم نیک نہو تو وہ بہت بداخلاق ہوتی ہی۔ اگر بادشاہ اُستادون کی اعانت وحمایت
نہ کرین کہ جس کے سبب سے اُستاد اُن کی اولاد کی تعلیم دل نہاد ہو کر نہ کرین تو تعلیم بگڑ جاتی ہی مگر
سٹاک میر نے اِسپر نہین خیال کیا کہ بعض دفعہ مربی اور اُستاد دونون تعلیم کے فرائض ادا کرتے
ہین لیکن اُنکے مقابلہ مین اور زور ایسا اثر کرتے ہین کہ وہ تعلیم کے کامون کو چلنے نہین دیتے (اسکی
مثالین ہندوستانی حکمرانون مین بہت ہین) اُن کی تمام پند ونصائح اُن بیجون کی طرح ضائع ہو جاتی
ہین جو انجیل کی تمثیل مین بیان کیگئی ہے کہ بیج پھینکے گئے اور زمین مین پتھرون پر پڑے جہان کانٹے
اُگے اور اُنھون نے اُنکو دبا دیا۔ سٹاک میر نے ہورس کے اِس مقولہ پر نہین خیال کیا کہ کسی سچی بات کا
جانتا اور پسند کرنا خطا کرنیسے روک نہین سکتا۔ شکسپیر شاعر کہتا ہے کہ اگر نیکی کرنا ایسا ہی آسان
ہوتا جیسا کہ اُسکا جاننا تو چیپل (چھوٹے گرجا) بڑے چرچ (بڑے گرجا) ہوتے اور غریب آدمیون کے
جھونپڑے بادشاہی محل ہوتے۔ غرض دانستنی اور چیز ہے اور کردنی اور شئے ہے +

بیرن سٹاک میر نے جارج سوم کی اولاد کی تعلیم سے نتیجہ نکالکر ملکہ معظمہ اور عالیجناب کو یہ سبق
پڑھایا کہ وہ اپنے بچون کی تعلیم اول ہی سے سچی اخلاقی اور انگلشی کرین۔ اور ایسی تعلیم کرانے کی ترکیب
یہ بتائی کہ بادشاہون کے بچے اول ہی سے ایسے معلمون کے سپرد کیئے جائین کہ نیک نہاد عاقل تجربہ کار
دنیا سے خبردار ہون ایسے ہی لائق اُستاد جان سکتے ہین کہ عقلی اور اخلاقی تعلیم کے لیئے کن باتون
کی ضرورت ہوتی ہے اور اُنکی تعمیل کیونکر ہو سکتی ہے۔ جب ایک دفعہ ایسے معلم منتخب ہو جائین تو پھر
اِس امر کی ضرورت ہی کہ مربی بادشاہ اُن اُستادون کی ضروری حمایت اور استعانت بخوبی کرین

تاکہ صرف اسیوجہ سے معلم دل نہاد ہو کر اپنے دشوار فرائض منصبی کو کامل طور پر ادا کرے مربیون کو معلمون پر بیشک و ریب اعتماد کرنا چاہیئے۔ بغیر اسکے شاگرد استاد کی تعظیم و اطاعت نہین کرین گے۔ ۔۔۔ نہ معلم اپنے حیطۂ اختیار مین شاگردون کی ضروری تادیب و تربیت لا سکیگا جبتک معلم کی تقویت بہایت مستقل و پائدار نہین کیجائے گی تو دربارشاہی کے لوگ جن مین کم و بیش جاہل و مفتری اور سازش کرنے والے ہوتے ہین معلم پر تہمتین تھوپین گے اور اسپر بہتان اُٹھائینگے اس سے بغض و حسد و بدخواہی کرینگے اور ایسی کوشش کرینگے کہ مربیون کو اُستاد پر اعتماد نہ رہے۔ وہ یہ خوب جانتے ہین کہ معلم کی ہر تدبیر کے ناکام رکھنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ استادون پر جو مربیون کا اعتماد ہے اُسے دور کرین۔ مین اس بات کو بار بار کہتا ہون کہ اگر مربیون کو معلم پر اعتبار نہین ہوگا تو تعلیم کی جان نکل جائے گی۔ تعلیم کی ہر تدبیر جو اعتماد کی کمانی پر چلتی ہے اسکی ناکامی یقینی پہلے سے معلوم ہوجاتی ہے۔ سٹوک میئر نے جو تعلیم کے صحیح اصول عامہ اپنی یادداشت مین بتلائے وہ آیندہ سالون مین عالیجناب کے دستور العمل بنے۔ سٹوک میئر نے نرسری (بچون کی پرورش) کے باب مین جو تحریرات مین اپنا کمال دکھلایا ہے اسکے باب مین حضرت علیا نے لارڈ میلبورن کو لکھا ہے ۔

ونڈسر کیسل۔ ۲۴۔ مارچ ۱۸۴۲ء

ہم اس فکر مین بہت لگے رہتے ہین کہ اپنی نرسری کا انتظام کیونکر کرین۔ اسمین بالطبع بڑی مشکلات پیش آتی ہین۔ آپ میرے بڑے شفیق مہربان دوست ہین آپسے مین اس باب مین صلاح پوچھتی ہون فی الحال جو نرسری کا بندوبست ہے اُس سے یہ کام اچھی طرح نہین چلتا۔ اس کا بدلاجانا ضروری ہے اب یہ امر کہ وہ کیونکر تبدیل ہو وقت طلب ہے۔ سٹوک میئر کہتا ہے اور سچ کہتا ہے کہ ہم اور ماں باپون کی طرح اپنے بچون کی تعلیم و تربیت اس سبب سے نہین کرسکتے کہ ہمارے کاروبار سلطنت اس کے مانع و مزاحم ہین۔ اسلیئے ضرور ہے کہ اس کام کے واسطے کسی ایسے شخص کو تلاش کرین کہ جسپر اعتماد کلی کرسکین۔ وہ کہتا ہے کہ کسی والا خطاب عالی جاہ لیڈی کو اور اُسکے ساتھ ایک سب گورنس کو مقرر کرنا اولی اور انسب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی والا خطاب عالی جاہ عورت کہان سے دستیاب ہو جو اس خدمت کے لائق اور مناسب ہو۔ اگر وہ مل بھی جائے تو اس مین کلام ہے کہ وہ

اس خدمت کو قبول کرلے اگر وہ قبول بھی کرے تو مجھے خوف ہے کہ وہ لیڈی یہ خیال کرے گی
کہ مین اپنی خدمت مین باجواب دہ قوم و پبلک اور ملک کی بہ نسبت مربیون کے زیادہ ہون اور مین
یہ چاہتی ہون کہ وہ اپنے تئین تو ہمارا جواب دہ جانے اور ہم ملک و قوم کے جواب دہ ہون مین
خیال کرتی ہون کہ ادنے درجہ کی لیڈی خیال مذکور نہین کریگی۔ مگر اُس سے خدمتگزاری و اطاعت کی
وہ توقع نہین ہوسکتی جو ایک ذیجاہ خاتون سے۔ اب آپ اس باب مین اپنی رائے سے مطلع
کیجئے۔ لارڈ میلبورن نے اِس سوال کا جواب حضرت علیا کے پاس فوراً بھیجا کہ جس سوال پر حضرت
علیا توجہ فرما رہی ہین۔ اسمین حضور کی مسرت و راحت اور جناب کے بچون کی بھلائی اور ان دونون بانون
کے ضمن مین پبلک کی بہبودی ہے۔ مین سٹوک میر کی رائے کے ساتھ بالکل اتفاق کرتا ہون کہ
نرسری کے کارخانہ کی مدار المہام کوئی ذی جاہ لیڈی مقرر ہونی چاہیئے۔ نیک کردار اور ذی تحصال
عورت ہی اس اپنی خدمت کا اور اپنے فرائض کا اپنی جواب دہی کا خوب اچھی طرح پورا پورا حق
ادا کرے گی فقط۔

لیڈی لٹلٹن ملازمہ حضرت علیا مین وہ اوصاف موجود تھے جو اس خدمت کیلئے درکار
تھے۔ وہ اپریل ۱۸۴۲ء مین شاہی بچون کے لیئے گورنس مقرر ہوئین۔ اور آٹھ برس تک اِس اپنی
خدمت کو عبادت سمجھ کر بجا لاتی رہین۔ جب اُنکی عمر بڑی ہوئی اور اُنھون نے اپنی باقی زندگی
آرام سے بسر کرنی چاہی تو ۱۸۵۰ء کے آخر مین مستعفی ہوئین۔ جب وہ اپنے شاگردون سے رخصت
ہوئین تو وہ غمزدہ ہوکر خوب روئے۔ ملکہ معظمہ سے رخصت کیوقت وہ خود بھی خوب روئین۔ اور اُن
دونون کے درمیان ایک طرف سے بڑی محبت و عنایت و لطف و کرم عیان ہوتا تھا اور دوسری
طرف سے احسانمندی و ممنونی و شکرگزاری نمایان ہوتی تھی۔ حضرت علیا نے ہمیشہ اپنی بچون
کے معلمون اور استادون کے ساتھ ایسے نیک سلوک کئے ہین کہ وہ اور ذی جاہ اور عالی مرتبت
مستورات کے لیئے نمونے ہین جسے دیکھ کر وہ اسکی نقل اتارا کرین۔ اگرچہ ملکہ معظمہ وقتاً فوقتاً
اپنے شوہر سے اپنے بچون کی تعلیم کے باب مین ہدایتین پوچھتی رہتی تھین اور اُن کو اپنا
دستور العمل بناتی تھین۔ مگر خود بھی عجیب و غریب مضامین تعلیم کے باب مین اپنی قلم سے لکھتی
رہتی تھین۔ اپنی یادداشتون مین دماغ کی تعلیم کے لیئے عقل کے روشن کرنیکے لیئے بھیجکر

لکھا ہے مگر دل کی تعلیم کو یعنے نیک اخلاق کی تعلیم کو دماغ کی تعلیم پر بمقدم بتلایا ہے ہم مارچ سنہ ۱۸۴۴ع کی یادداشت مین تحریر کیا ہے کہ "سب سے زیادہ عمدہ مقولہ یہ ہے کہ جہان تک ممکن ہے بچون کی تعلیم بالکل سادی اور خانگی ہونی چاہیئے۔ حتی الامکان بچے اپنے مان باپون کے ساتھ رہین اور اپنے والدین کی ہر بات پر اعتماد کرنا سیکھین۔ مگر اس پاس رہنے مین اُن کے سبقون مین کوئی ہرج نہ واقع ہو" مذہبی تعلیم کے باب مین وہ بار بار اپنے دلی شوق سے لکھتی ہین کہ بچون کے واسطے یہ بہتر ہے کہ ہر روز مان کے گھٹنون پر مذہبی تعلیم اُنکو دیجائے۔ یہ بات اُنکے معتقدات مین داخل تھی سنہ ۱۸۴۴ع مین بادشاہی کاروبار سلطنت کا بار اُنکے سر پر ایسا آن کر پڑا تھا کہ اپنی بڑی بیٹی کی مذہبی تعلیم کا بالکل اپنے ہاتھ مین رکھنا اُنکے لیئے ناممکن ہوگیا تو وہ ۱۳۔ نومبر سنہ ۱۸۴۴ع کی یادداشت مین لکھتی ہین "کہ میری بڑی لڑکی جب نمازین پڑہتی ہے تو میرے کامون کی کثرت اسکے پاس جانے کی مانع و مزاحم ہوتی ہے" لیکن وہ اور عالیجناب دونون ہمیشہ یہ نگرانی کرتے رہتے تھے کہ ان کے بچون کے دلون پر انگلش کین چرچ کے مسائل مروجہ کا نقش نہ جم جائے۔ اُنہون نے اسی یادداشت مین اپنے بچون کی تعلیم مذہبی کے باب مین اُنکے معلمون کے لیئے یہ صاف اُصول لکھا ہے جو اُن کی اولاد کے بچپنے کی تعلیم مین کبھی فروگزاشت نہین ہوا کہ "میری لڑکی کو اول خدا کا اور مذہب کا ادب کرنا سکھانا چاہیئے۔ اُسکے دل مین عبادت کا اثر پیدا کرنا چاہیئے اور اُسمین وہ خالص محبت ہونی چاہیئے جو ہمارے آسمانی باپ نے اپنے زمینی بچون کو اپنے ساتھ کرنیکے لیئے دی ہے اُس کے سامنے مرنیکے اور مرنیکے بعد جینے کے ڈرادنے اور دل دہلانے والے خیالات نہین بیان ہونے چاہئین۔ اُسکو یہ تبلانا چاہیئے کہ ابھی تک معتقدات مذہبی مین اختلاف نہین ہے۔ اُسکے خیال مین یہ بات نہ آنے دینی چاہیئے کہ وہ جو سجدے کر کے عبادت الٰہی کرتی ہے اور جو لوگ عبادت الٰہی کے لیئے سجدے نہین کرتے وہ اپنی عبادت مین اس سے کم ہین اور وہ خدا کی عبادت سے شغل نہین رکھتے"۔

شروع سنہ ۱۸۴۶ع مین محل شاہی سے باہر پرنس ویلز کی تعلیم کے باب مین مباحثہ شروع ہوا کہ اسکی تعلیم کون شخص کرے۔ اس عنوان کا ایک رسالہ بڑی لیاقت سے لکھا گیا اور وہ شایع ہوا۔ پرنس البرٹ کو اسپر علم ہوا وہ تو اس سوال کے حل کرنے مین سرتاپا محو تھے۔ اُنہون نے سٹوک میئر

کے ساتھ ملکہ اسکی خوب چھان بین کی۔ سٹوک میر کا یہ خیال بالکل درست تھا کہ شہزادے کی عمر ایسی
چھوٹی ہے کہ ابھی ایسا وقت نہین آیا کہ اسکی تعلیم کی تفصیل ایسی کیجاے کہ جس مین کامیابی ہو ان
اصول کا فیصلہ جس کے موافق اسکی تعلیم ہو جلد نہین ہوسکتا۔ اُنھون نے ۲۸۔ جولائی ۱۸۴۶ء کو
ایک یادداشت لکھ کر اپنے خیالات حضرت علیا اور پرنس البرٹ پر ظاہر کیے۔ اس مین سے وہ مضامین
انتخاب کرکے لکھے جاتے ہین جو سب پڑھنے والون کو دلچسپ معلوم ہون۔ وہ لکھتے ہین کہ پرنس
ویلز کی تعلیم کے لیئے ان اُصول کا انتخاب کرنا چاہیئے کہ جن مین پرنس مین ایسی لیاقت پیدا ہو جائے
کہ جب انگلینڈ کا بادشاہ ہو جائے تو اپنی رعایا کی مروجہ رایون کے موافق حکمرانی کرے یا اُنسے
مخالف ہوکر فرمانروائی کرے یہ امر تعلیم کے اصول کے انتخاب کرنے مین نہایت ضروری مہتم بالشان
ہے یوروپ کی رائے تغیر کیحالت مین ہے۔ اِس زمانہ مین گورنمنٹ کے جن مسائل کا اور سوسایٹی
کے جن قواعد و قوانین کا عروج ہورہا ہے۔ وہ اِس زمانہ مین کہ پرنس بادشاہ ہوگا کیا تو بالکل
موقوف ہو جائین گے یا متغیر ہو جائین گے۔ پھر وہ بہ تفصیل بیان کرتے ہین کہ تہذیب کی ایک خاص
حالت مین ہمارے پولٹیکل (سیاسیہ) اور سوشیل (معاشرت تمدنی) مین بہت سی باتین بیقاعدہ
اور بے اصول اِس نظر سے اختیار کیجاتی ہین کہ اس زمانہ مین اُنسے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور سوسایٹی
جو بدل رہی ہو اُسکے برقرار رکھنے اور تھامنے کیلئے وہ بڑی ضروری ہوتی ہین۔ مگر وہ بیقاعدہ باتین
عقل کے نزدیک مہمان چندروزہ ہوتی ہین بعض تو اُن مین سے غائب ہوگئی ہین اور بعض اِس سبب سے
قائم ہین کہ اُنکے بدلنے کا وقت ابھی پورا نہین آیا۔ پھر وہ کہتے ہین کہ اگر آنے والی واردات پہلے سے
اپنا سایہ ڈالا کرتی ہین تو ہم یقینی کہہ سکتے ہین کہ برطانیہ اعظم کی سوشل حالتون مین تغیرات عظیم اپنی
نمایان سایہ افگنی کر رہے ہین۔ اور خود بالذات اُن تغیرات کے آنے مین تھوڑاہی سا عرصہ باقی ہے
اب بڑا سوال یہ ہے کہ پرنس کو اُن واردات کے لیئے تعلیم کرنا چاہیئے۔ جن کے صادر ہونے کا
زمانہ عنقریب ہے۔ اس کے کومل دل مین نوعمری کے اندر تمام موجودہ انسٹی ٹیوشنون کے تقدس کا
نقش جما دیا جائے اور یہ سکھایا جائے کہ کسی تغیر کے مقابلہ کرنے کو وہ عبادت اور اپنے ملک کا
فرض جانے۔

عقل و دانش کا حکم یہی ہے کہ تعلیم کے لیئے اول طریقہ مذکور کا اختیار کرنا اولی ہے اس سے بڑھے

فائدے حاصل ہوتے ہین - شہزادہ کی تعلیم کسطرح ایسی نہین ہونی چاہیئے کہ وہ اسکو ایک پرجوش مستحکم ہادی بنائے - بلکہ اس کو تعلیم خاموش گھمبیر و ہر بات کا سمجھنے والا اور باتون کی تہہ پر پہنچنے والا بنائے - اور اسکو یہ یقین واثق ہو کہ بادشاہ اور رعایا کی بہبودی و فلاح کیواسطے علی اخلاق کی ایک ناگزیر ضرورت ہی +

اس ملک مین بادشاہون کا فرض یہ ہے کہ وہ کسی تبدیلی کے تحکمانہ پیشوا نہین بلکہ جب معاشرت تمدنی کے جسم مین حرکتین پیدا ہون تو اُنکے لیئے آلہ موازنت و معادلت بن جائین یعنے کل قوم یا اُسکا بڑا حصہ آگے حرکت کرے تو بادشاہ کو ساکن کھڑا رہنا نہین چاہیئے - بلکہ جب حرکت زیادہ بطی یا بہت سریع یا بے قاعدہ ہو تو ایسی صورتون مین شاہانہ قوت کو کام مین لاکر فائدہ کے ساتھ موازنت و معادلت پیدا کرنی چاہیئے - سب سے بہتر تعلیم یہ ہے کہ شہزادہ کو یہ سکھایا جائے کہ خیالات کی آزادی اور پولیٹکل (سیاسیہ) و اخلاق و مذہب کے اصول صحیحہ کی بالذات قدرت توانائی سے مستفید ہو اور جب ان باتون کے بروئے کار ظاہر ہونے کا میدان ہاتھ آئے تو وہ اپنی نیک کرداری دکھائے - مذہب کی بابت یہ بیان کیا ہے کہ قانوناً یہ حکم ہے کہ خاندان شاہی کے ممبرون کے معتقدات مذہبی انگلینڈ کے کلیسا کے موافق ہونے چاہئین - پس شہزادہ کو یہ معتقدات مذہبی بے چون و چرا سکھانے چاہئین - اب آگے بیرن مذکور لکھتے ہین کہ ایک بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہی کہ عوام کے دلون مین معتقداتِ مذہبی کے باب مین جو تبدیلیان پیدا ہو رہی ہین اور آیندہ زمانہ مین جو تعلیم یافتہ آدمیون کے دلون پر سائنس کے مکاشفات اپنا اثر دکھانیوالے ہین ان دونون باتون کے داخل ہونیکے واسطے ٹھیک وقت پر شہزادہ کا دل کشادہ رکھنا چاہیئے یا نہین ؟ سوسائٹی مین مذہبی خیال رکھنے والے دو گروہون مین منقسم ہین - ایک گروہ یہ سمجھتا ہے کہ عیسائی مذہب کا جو وسیع پاک اخلاق ہے وہی بنا مستحکم ہے جسپر مذہب کی فوق الفطرت عمارت قائم ہوتی ہی یہ گروہ کثیر ہے گو وہ بظاہر ظاہر بینون کی نگاہ مین قلیل معلوم ہوتا ہے - دوسرا گروہ یہ جانتا ہے کہ عیسائی مذہب کا بیش بہا عنصر مذہب کا فوق الفطرت حصہ ہے وہ پبلک کے دلون مین اس عنصر کے پھیلانے اور جمانے مین بڑی کوشش کرتا ہے - اس مین بہت زیادہ لائق آگاہ دل روشن دماغ بزرگ منش لوگ داخل ہین اول گروہ کو بڑا بھروسہ و امید ہے کہ نیچر کے علم کے انکشاف سے اور ہماری ہستی کے قوانین فطری کی

اطاعت سے سوسائٹی کی ترقی ہوتی جائے گی۔ اِس کے ذہن مین یہ بات بیٹھی ہوئی ہو کہ اِس عالم پر درحقیقت خدائے تعالیٰ فرمانروائی کرتا ہے۔ اِس اپنی فرمان روائی مین اُس نے خود ایک علت و معلول کا نظام باہم توام ہونے کا بنایا ہے جو ساری زمین پر ہر جگہ جاری ہے۔ یہ نظام بالکل سب سے زیادہ پاک اخلاق اور صحیح ہدایت کے احکام کے مطابق ہے اور اِس نظام کے موافق خدائے تعالیٰ نے آدمی کی سرشت بنائی ہے اور اسکو اختیار دیا ہے کہ اپنی ہستی کے ہر مرحلہ مین اپنی عقل کے استعمال سے اور اپنے ارادہ کی ترتیب سے اپنی خوشی و رنج کے کام کیا کرے۔ اسی مضمون کو اور الفاظ مین بیان کرتے ہین کہ خالق نے آدمی کے ہر فعل کے ساتھ نیکی یا بدی لگادی ہی جو افعال کہ عقل و اخلاق و مذہب کے موافق سرزد ہوتے ہین اُنکے ساتھ بھلائی وابستہ ہے اور جو افعال کہ جذبات نفسانی و ناانصافی و خطا کے سبب سے سرزد ہوتے ہین اُنکا ہر صورت مین نتیجہ برا ہوتا ہی۔ یہ گروہ مانتا ہے کہ انسان کی ہدایت و تعلیم کے لیے سائنس کے مکاشفات مرضی آلہی کے الہامات ہین۔ وہ یہ خوب جانتا ہے کہ عوام کے دلون مین مذہب کے خرق عادات کے تحکمات کا بسا ہونا اصلی الہامات کی قدر شناسی کا اور عملاً اُنکے اختیار کرنے کا مانع و مزاحم ہے۔ ہمیشہ اسکی ایک جنگ علانیہ دوسرے گروہ سے جاری رہتی ہے لیکن عموماً یہ گروہ مخفی توپ خانون سے مروجہ جمہوری مذہبی رایون پر گولہ برساتا ہی۔ ہر زمانہ مین مذہب مروجہ سے انکار کرنے والے ہوئے ہین جن کو علی العموم لوگ یہ یقین کرتے ہین کہ اُن مین بہت سے آدمی مذہب سے انکار اِس سبب سے کرتے ہین کہ قیود مذہبی کا پابند ہونا اُنکو پسند نہین ہوتا جسکی وجہ سے وہ اپنی خواہشہائے نفسانی کے موافق کام نہ کرسکین۔ مگر مین نے جس جماعت کا ذکر کیا ہے اُس کے عناصر اور ہی ہین۔ اُن مین وہ آدمی داخل ہین جن کا چال وچلن نہایت نیک ہے وہ اپنی سوسائٹی اور گورنمنٹ کے انتظام کے ساتھ نہایت راست بازی کے ساتھ محبت رکھنے والے ہین اور نہایت سوچ بچار کرکے اور دقیق و عمیق تاریخانہ تحقیقات کرکے عیسائی مذہب کے خرق عادات کے مسائل سے انکار کرتے ہین۔ بالفعل برطانیہ اعظم مین پبلک طور پر اِس جماعت کا ظہور کمتر ہوا ہے لیکن مین اپنے مشاہدہ سے کہتا ہون کہ یہ جماعت کثیر التعداد ہے اور روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہی اور اِس مین فقط زمرۂ علما و فضلا و حکما کے بہت سے ممبر ہی داخل نہین ہین بلکہ معزز خوشحال کارگر جماعتون کے اشخاص بھی بہت سے داخل ہین۔ سائنس کے ہر مکاشفہ کا ہونا اور اُسکا اشاعت پانا اُسکی قوت کو

بڑھاتا جاتا ہے اور اسکا نہایت افسوس رنج دلاتا ہے کہ معاشرت تمدنی مین سائینس کے استعمال کی
ترقی بہت ہی آہستہ ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہو کہ بہت سے اچھے نیک دل ایسے ہین کہ وہ خرق عادات
کے تحکمات سے بھرے ہوئے ہین۔ اب مین زمانہ آیندہ پر خیال کرکے یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ ہر شخص
سلطنت مین اس گروہ کی رایون اور مذہبی تعلیمون مین بڑی بڑی تبدیلیون اور ترمیمون کی تخم ریزی
ہوگئی ہو۔ دوسرا گروہ جو خرق عادات کا معتقد ہے وہ اس گروہ سے بڑا اختلاف یہ رکھتا ہو کہ وہ
انسان کی سرشت پر اور اسکی قابلیتون اور استعدادون پر اعتبار و اعتماد نہین رکھتا جو عیسائی
مذہب کے اصلی ماننے والے کہلاتے ہین وہ خرق عادات ہی کو خلاق کی گورنمنٹ کی۔ قوانین کی۔ انکے
ماتحت باتون کی۔ بنیاد دین سمجھتے ہین۔ اسی لیے وہ بڑی کوشش کرتے ہین کہ وہ اپنی مقدس معتقدات
و پاک مسائل کے نقشون کو جمہور کے دلون پر جمائین اور وہ اپنے منبرون پر وعظ فرماکر جو کچھ سکھاتے
ہین۔ اس مین نظام عالم کا اس کی ترتیب و انتظام کی موافقت و مطابقت و موزونیت کا بہت ہی
کم خیال رکھتے ہین۔ اور اس کا بہت زور و شور سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ ایسی نمایش گاہ نہین ہے
کہ جس مین عیسائی مذہب کی نیکیان اپنی جلوہ نمائی کرین *

اب سٹوک پیر صاحب یہ سوال پوچھتے ہین کہ کیا اس بات کے سکھلانے مین سلامتی
ہو کہ شہزادے کو ان مخالف اعتقادون اور رایون کے زور اور وجود سے اس طرح مطلع کیا جائے کہ جس
سے مسلمہ عیسائی مذہب کو اور تخت سلطنت کو صدمہ پہنچے ؟ یا اس بات کے سکھلانے مین سلامتی
ہو کہ کل مضمون اسکے سامنے کھولکر اس طرح رکھا جائے کہ وہ ہر گروہ کے معتقدات کو دیکھے کہ وہ
کس بنا پر مبنی ہین ؟ پھر وہ آگے خود ہی اس سوال کو یون حل کرتے ہین کہ شہزادے کو اول یہ سکھلانا
چاہیے کہ انسان کے محاسن اخلاق اور قوانین عقلیہ وہ مستحکم بنیاد دین ہین کہ جنپر نظام سلطنت و
معاشرت تمدنی مبنی ہوتے ہین۔ بس عام کوشش یہ کرنی چاہیے کہ رعایا مین یہ قوا نشو و نما پائین
اور ان قوا کی ہدایات و ارشادات شہزادے کے اپنے اخلاق کے مرشد و ہادی ہنین جس سے
اس کی اپنی سلطنت کو تقویت اور اسکی اپنی رعایا کی صلاح و فلاح ہو مختصر یہ ہے کہ شہزادے کو
یہ سکھلایا جائے کہ خدا تعالی نے آدمیون کی افراد و اقوام کے لیئے قوانین اخلاق بناکر ان کی
طبائع پر لکھدیئے ہین۔ جنسے کہ انسان کی بہبودی برقرار رہ سکتی ہے۔ پس مقننین و سلاطین کا

سب سے اعلےٰ غرض یہ ہے کہ قانون الٰہی کو منکشف کر کے اُن کے ضوابط کی تعمیل کرین ۞

حضرت علیا نے اِس باب مین اوکسفورڈ کے بشپ ڈاکٹر ولبر فورس اور اپنے طبیب حاذق جیمز کلارک سے جو اپنے زمانہ کے بڑے نامور عالم و فاضل متبحر تھے استفسار کیا تو اُنہون نے اپنی رایون کو اس باب مین بڑی فصاحت سے بیان کیا اُنکی رائین اکثر سٹوک میر کی رایون سے ملتی جلتی تھین۔ ان رایون کے مجموعہ کی چھان بین سے پرنس ویلز کی تعلیم کیلئے ایک دستور العمل اور ہدایت نامہ مرتب ہوا جسکے موافق شہزادے کی تعلیم شروع ہوئی جس کے نتائج ایک نیک ظہور مین آئے ہین۔ اور اُنسے زیادہ نیک نتائج آیندہ ظہور مین آوین گے ۞

یوروپ مین سلطنت جمہوری کی طرف رعایا کی رغبت زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ اسلیئے بادشاہون کو سلطنت کرنے مین زیادہ دشواریان پیش آتی جاتی تھین مگر ملکہ معظمہ اور عالیجناب نے اپنے بچون کی تعلیم کا طریقہ وہ دانشمندانہ اختیار کیا تھا کہ سلطنت مین خواہ کیسی ہی دشواریان پیش آئین اُنکا سہل کرنا اُنکو مشکل نہوگا۔ مسٹر برچ نے ایسی تعلیم کا بیڑا اُٹھایا اور شہزادے کو لٹریچر اور سائنس سکھانا شروع کیا ۞

حضرت علیا کا آیرلینڈ مین قدوم رنجہ فرمانا

مدت سے حضرت علیا کا ارادہ تھا کہ آیرلینڈ مین رونق افروز ہون مگر وہان فصلون کے بگڑ جانیسے ایسی آفتون پر آفتین آتی رہتی تھین کہ اُنکا یہ ارادہ پورا نہ ہوتا تھا۔ دو سال سے قحط و وبا نے ملک کو پامال کر رکھا تھا مگر اب یہ مصائب دور ہوتی جاتی تھین اور بتدریج آسودگی پھیلتی جاتی تھی اسلیئے اب ملکہ معظمہ نے وہان جانے کا قصد مصمم کیا۔ اور اسکے ساتھ ہی ان باتون پر بھی خیال تھا کہ انکے شاہانہ ٹھاٹھ سے جانے مین خزانۂ شاہی کی تھیلیون کا پیٹ خالی ہوگا اور آیرلینڈ جو بھوکا ہو رہا ہے خرچ سے زیربار ہوگا اس لیئے عالیجناب نے لارڈ رسل کو لکھا کہ آیرلینڈ مین جانا فقط ایک بحری سفر ہوگا وہان کے آدمی اس امید مین بیٹھے ہین کہ وہان حضرت علیا شاہانہ جلوس کے ساتھ جلوہ افروز ہونگی مگر ملک متواتر صدمات اُٹھا چکا ہے اسلیئے وہان شاہانہ سفر کرنا مناسب نہین بلکہ اس مین ایسا سفر کرنا جسکے مراسم کے ادا کرنے مین کم خرچ پڑے اہل ملک کے ساتھ نیک سلوک کرنا ہے گو آیرلینڈ مین عام بلاؤن مین مبتلا ہونا شاہانہ سفر کا مانع تھا مگر حضرت علیا یہ بھی نہین چاہتی تھین کہ ایک سال گزر جائے اور وہ اپنے قلمرو کے اس حصہ کو نہ دیکھین جسکے دیکھنے کا شوق اُنکو مدت سے ہے لارڈ

جان رسل وزیر اعظم نے اسطرح سفر کرنے کو پسند کیا اور لارڈ کلارین ڈن وائیسرائے آیرلینڈ نے بھی ۷- جون کو لارڈ رسل کو لکھا کہ جب سے حضرت علیا اورنگ آرا ہوئی ہین۔ پولیٹکل لحاظ سے کوئی زمانہ اِس حال کے زمانہ سے زیادہ اُنکی تشریف آوری کے لیئے مسعود نہین آیا۔ اب سارے دنگے فساد مٹ گئے ہین۔ بدخواہانہ مجالس کا منعقد ہونا موقوف ہو گیا ہے۔ پیشوایان دین بھی خوف زدہ ہو رہے ہین۔ رعایا امن وامان سے بیٹھی ہے۔ یہان سارا سامان ایسا تیار ہے کہ حضرت علیا کے خیر مقدم کی رسم بڑے جوش دلی وخوشی سے ادا کیجائے گی۔ اور مصیبت زدہ گروہون کو حضرت علیا کی تشریف آوری سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ وہ اُنکے مصائب وتکالیف کو بچشم خود دیکھ کر اپنی عادت کے موافق اُن پر لطف وکرم فرمائین گے۔ صرف اِس بات کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے پرائیوٹ آنے کی اور شاہانہ جلوس کے ساتھ نہ آنیکے وجوہ کا اعلان عوام مین کردین۔

پہلی اگست ۱۸۴۹ء کو پارلیمنٹ برخاست کی گئی اور شام ہی کو آیرلینڈ مین پہلی دفعہ جانے کا سفر حضرت علیا کا شروع ہوا اُن کے بڑے بچے سفر مین ہمراہ ہوئے اور چھوٹے بچے لیڈی لٹل ٹن کے پاس رہے۔ جب ملکہ معظمہ اوس بورن سے جہاز مین سوار ہوئین تو اُسکو لیڈی لٹل ٹن نے دیکھ کر کہا کہ انگلینڈ کی قسمت پانی پر تیر رہی ہے۔ ملکہ معظمہ اُنکو روتا ہوا چھوڑ گئین کورک مین شام کو جہاز پہنچ گیا۔ یہان شاہی جہاز کے اشتیاق مین بہت سے شائقین چشم براہ بیٹھے تھے۔ جھٹ پٹے کے وقت جہاز آیا ہوا مین ہوائیان چھوڑی گئین۔ بلند مقامون پر روشنی کیگئی کسان اپنے پاس ملکہ معظمہ کے آنے سے خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے۔ لکڑی گھاس پیپون کے اونچے اونچے ڈھیر لگائے اور اُنپر چڑھ کے دلی شوق سے مبارکباد کے غل شور مچائے۔

اس پہلی منزل مین جو ملکہ معظمہ کے آنے کی خوشی ودھوم دھام ہوئی۔ وہ اُنکے سفر مین ہر منزل پر اس شعر کا مضمون رعایا کی زبان پر تھا ؎ دو چشم فرش آن منزل کہ سازی جلوہ گر آنجا بہر جا پانہی خواہم کہ باشم فرش راہ آنجا۔

حضرت علیا اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین کہ "۳- اگست کو آسمان گھٹا سے گھرا ہوا تھا ہوا بھاری تھی۔ جب مین نے کنارے پر قدم رکھا تو گھٹا مین سے سورج نکل آیا تو رعایا نے اُس پرانے شہر کا نام کوئینس ٹون (ملکہ کا شہر) رکھنا چاہا۔ جسکو رعایا کی خاطرداری کیلیئے مین نے منظور کر لیا

وہ اس طرح میرے یہان آنے کی یادگار ہمیشہ کیلئے بنا۔ یہان کے آدمیون کو یہ امید نہ تھی کہ جہاز شاہی ایسا جلدی سے آجائیگا مگر خوشخبری تو پر لگا کر اڑا کرتی ہے۔ جب کو وکے دریا میں قافلہ شاہی کشتی پر سوار ہوا تو کنارے پر ہر جگہ آدمیون کا ازدحام تھا اور غلغلہ شادی کا شور تھا۔ توپین و بندوقین چھوٹتی تھین۔ گھنٹے بجتے تھے خوشی کا عجب سمان تھا۔ وہی شہر جس مین چند روز ہوئے کہ بیوفائی و بدخواہی کا ہنگامہ گرم تھا۔ آج اس مین خیر خواہی کا جوش خروش تھا اسکے سارے کوچہ و بازار و کوٹھے وچھتین خلقت سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھین۔ اور وہ بڑی خوشی سے چیر دیتے تھے۔ قہقہے مارتے تھے غل شور مچاتے تھے۔ حضرت علیا یہان کی عورتون کی حسانت کی تعریف کرتی ہین کہ اُنکے بالون اور آنکھون کا رنگ سیاہ تھا۔ دانت چمکتے تھے تقریباً ہر تین عورتون مین ایک عورت وجیہ تھی۔ اور بعض عورتین نہایت حسین وشکیل وجمیل تھین۔ دوسرے دن جہاز شاہی دس بجے چل کر **واٹرفورڈ** کے بندرگاہ مین چار بجے پہنچا۔ اور شہر سے دس میل پر لنگر انداز ہوا پرنس البرٹ اپنے دو بچون کو ساتھ لیکر کشتی پر سوار ہوئے اور شہر کی سیر کو گئے مگر کشتی سے اُترے نہین۔ اسی شاہی بیڑے مین سے ایک جہاز **واٹرفورڈ** کی بندرگاہ مین پہلے زمانہ مین اس لئے آیا تھا کہ آتش فساد کو بجھائے آج وہی جہاز اُسی بندرگاہ مین اسلئے آیا ہے کہ خیر خواہون کے مجمع سے مبارکباد مین سُنے ۵ اگست کی شام کو شاہی بیڑا کنگس ٹون کی بندرگاہ مین آیا۔ سارا بندرگاہ بادی وخانی جہازون اور کشتیون سے بھرا ہوا تھا۔ اور ان سب مین ملکہ معظمہ کے دیدار کے شائقین بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علیا اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین کہ "یہان آدمیون کے ازدحام کا بڑا نظارہ تھا سورج ڈھلتا تھا۔ اسکی روشنی مین شہر وعمارات وکل مقامات اپنی بہار دکھاتے تھے"۔ دوسرے دن صبح کو دس بجے حضرت علیا اور عالیجناب خشکی مین اُترے۔ کل جنگی جہازون نے سلامی اُتاری۔ ٹائیمس اخبار لکھتا ہے کہ یہان کا اس وقت کا سمان کبھی بھولے گا نہین۔ عورتین تو معمول کے موافق اپنے جیبی رومال ہلاتی تھین۔ اور مرد لکڑیان وچھڑیان ہلاتے تھے۔ گرمی کا موسم تھا لوگ کوٹ اور ٹوپیان اتار اتار کر ہلاتے تھے۔ اور خوشی کے نعرون سے ہوا کا کلیجہ پھاڑے ڈالتے تھے یہی حرکتین وہ کرتے رہے۔ جب تک کہ ملکہ اُنکی نگاہ سے غائب ہوئین بادشاہی بچون کو سب جگہ دعائین دی جاتی تھین اور اُنکی تحسین وآفرین ہوتی تھی۔ ایک بڑھیا نے کہا کہ ملکہ پیاری ہے اگر

اسکا بیٹا پیٹرک (یہ ایک بشپ تہا جس نے آیرلینڈ کو عیسائی بنایا تہا) بنے تو سارا آیرلینڈ اسپر اپنی جان قربان کرے۔ قافلہ شاہی پاؤ گھنٹے ہوے ریل پر سوار ہوکر ڈبلن مین پہنچا اور پھر اسٹیشن سے اُترا اور بگھی گاڑی مین بیٹھکر فینکس پارک کے محل مین پہنچا۔ آفتاب خوب چمک رہا تھا۔ ہر مقدم جہان سے سواری نظر اسکتی تھی۔ آدمیون سے بہرا ہوا تھا۔ چیرز کے نعرے بڑی خوش دلی سے لگائے جاتے تھے۔ سواد شہر مین جھنڈے کھڑے تھے کوئی غریب سے غریب گھر بھی ایسا نہ تہا جو سبز پتیون سے آراستہ نہ کیا گیا ہو۔ کیا خدا کی قدرت ہو کہ کل کی بات ہو کہ اس ملک کا دارالخلافہ ڈبلن برملا سرکشی کر رہا تھا۔ اور مارشل لا اُسمین جاری تہا۔ یا آج وہ سب طرح سے نیک اندیشی و خیر خواہی و وفاداری کا دم بھر رہا ہے۔ حضرت علیا اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین "کہ ایک عجیب و غریب نظارہ تہا کہ آدمیون کی ایسی بڑی بھیڑ لگی ہوا اور وہ میرے آنیکی خوشی دل سے منا رہی ہو اور کامل انتظام ہو اور خاص فاصلہ پر سپاہ مین ایستادہ ہون۔ بینڈ بج رہے ہون۔ ٹوپیان اور رومال ہاتھون مین چکر کھا رہے ہون۔ خیر مقدم کے وہ غل شور مچ رہے ہون جس سے ہوا پھٹی جاتی ہو یہ سمان بھی کبھی بھولے گا نہین"

ڈبلن مین حضرت علیا کا چار روز مقام ہُوا۔ ہر روز جوبلی کا دن معلوم ہوتا تہا یعنے دن عید رات شب برات تھی۔ حضرت علیا رعایا سے سادہ طور پر ملتی تھین اور اُن مین بے تکلف پہرتی چلتی تھین اور ایسی چند باتین کرتی تھین جس کے سبب سے رعایا دل و جان سے اُنپر فدا ہوتی تھی۔ ملکہ معظمہ اور عالی جناب کی ملاقات رومن کیتھولک کے آرچ بشپ ڈاکٹر مری سے ہوئی جن کی عمر بیاسیؔ برس کی تھی اور اُنکے چہرہ مہر آمیز کے خط و خال مین انکی قابلیت تحریر تھی۔ اُنکے سفید بال کندھے پر پڑے ہوے اُن کا زیادہ احترام کراتے تھے۔ پرنس البرٹ کو معلوم تہا کہ نیشنل موڈل اسکولون کے قائم کرنے مین اور اُنکے حسن انتظام مین اُنھون نے بڑا اہتمام کیا ہے۔ اُن کی قوم خود ان اسکولون کی بڑی مزاحم تھی۔ یہ ان ہی کی پامردی اور عالی ہمتی تھی کہ اسکول قائم اور برقرار رہے ورنہ وہ برباد ہوجاتے۔ حضرت علیا ان اسکولون کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لے گئین وہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ "مجھے ان اسکولون کے حسن انتظام سے بڑا اطمینان ہوا۔ البرٹ کے گرد جو لوگ جمع تھے اُس نے اُن سے اپنی خوشی کا اظہار کئی دفعہ کیا۔ وہ تعلیم سے بڑی دلچسپی رکھتا ہے" آیرلینڈ

کے بڑے فصیح زبان چیرڈ لا مور شیل نے کامنس ہوس مین بیان کیا کہ آئرلینڈ مین ملکہ معظمہ کی تشریف آوری کے واقعات مین سب سے زیادہ واقعۂ عظیم نیشنل موڈل اسکولون کا ملاحظہ فرمانا تھا۔ یہ اتفاق کی بات ہی کہ ان اسکولون کو دو کالجون سے بھی پہلے اُنہون نے معائنہ کیا۔ یہ بڑا عمدہ نظارہ تھا کہ حضور پرنس البرٹ کے گرد مختلف المذاہب عیسائی اسقف و اسقف اعظم جمع تھے اور وہ ان سے ہم کلام ہوتے تھے۔ یہ اسقف گو مذہبی اعتقادات مین مختلف تھے مگر اپنے بادشاہ کی تعظیم کرنیکے فرض عظیم سمجھنے مین متحد تھے اور اسمین عیسائی مذہب کے حکم اخوت کو دکھارہے تھے اس بات کے دیکھنے مین عجب لطف آتا تھا کہ ایک سلطنت اعظم کی ملکہ معظمہ کو گرو ہا گروہ چھوٹے چھوٹے بچے ایک حیرت کے ساتھ محبت کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے اور وہ انکو مادرانہ شفقت کی نگاہ سے دیکھ رہی تہین۔ اور ان کا دل اس آرزو مین پھڑک رہا تھا کہ ان بچون کی لیاقتون کے پورے طور پر ظاہر ہونے تک مین زندہ رہون ✣

دوسرے دن بدھ کو چار ہزار آدمیون کی لیوی ہوئی۔ جمعرات کی صبح کو فی نکس پارک مین ۲ ہزار سپاہ کا ملاحظہ ہوا۔ بعد اس ملاحظہ کے پرنس ایلبرٹ نے روائل آئرش اکوڈمی اور روائل کالج اور اُسکے میوزیم کا ملاحظہ کیا اور پھر روائل ڈبلن سوسائٹی مین تشریف لیگئے جس کے وائس پیٹرن تھے۔ اسکے مویشی کی نمایش مین اپنے مویشیون کے دکھلانیوالے بھی وہ تھے سوسائٹی نے انکو ایڈریس دیا۔ جس کے سبب سے اُنکو موقع ہاتھ آیا کہ وہ ملک کی پیداوار کے بڑھانے اور اُسکی دولت کی افزائش کے لیئے اور محنتیون کے دولت کمانے اور محنت پردازی کی عادت پر ہمت بندھوانے کے لیئے اپنے دلی شوق کی باتون کا اظہار خاطر خواہ کرین۔ جب اُنہون نے آخر مین یہ فقرہ کہا تو لوگون کے دلون پر بڑا ہی اثر ہُوا کہ یہ ناممکن ہے کہ اس خوبصورت جزیرہ کے باشندون نے اپنی بڑی گرمجوشی کے ساتھ اپنی محبت و خیرخواہی کا اظہار میرے اور ملکہ کے لیئے کیا ہے اسکا اثر ہمارے دلون پر نہو۔ مجھے سچی امید ہی کہ کھیتون مین جو فصل کھڑی ہے وہ پہلے سے بتلارہی ہے کہ اب ان مصائب کا خاتمہ ہے جنھون نے رعایا کو دق کر رکھا تھا۔ اُن مصائب کو جس صبر و تحمل کے ساتھ رعایا نے جھیلا ہے وہ اورون کے لیئے ایک مثال اور نمونہ ہے ✣

بعد اسکے پرنس البرٹ مویشی کی نمایش مین مویشیون اور آلات زراعت کو دیکھتے رہے اور اُنکو

بڑی خوشی ہوئی کہ لوگون کو جن مویشیون پر انعام ملا تھا اُنکی پرورش آیرلینڈ مین ہوئی تھی۔ پھر اُنھون نے بڑی شدومد سے لوگون کو یہ سمجھایا کہ آیرلینڈ کی آب و ہوا مویشیون کے لیے بہت اچھی ہے۔ اُنکی پرورش مین بڑی ترقی کرنی چاہیئے۔ اہل آیرلینڈ نے اُنکی اِس اصلاح و مشورے کی قدرشناسی کی جنسے وہ نہال ہوگئے +

آیرلینڈ مین صرف ایک ہی ڈیوک لین کیسٹر تھے جو کارٹون مین رہتے تھے اُنسے ملاقات کرنیکے لیئے حضرت علیا تشریف لے گئین وہ اپنے سفرنامہ مین لکھتی ہین کہ ”یہ ڈیوک نہایت شفیق نیک نہاد ہے۔ اِس نے اِس چھوٹے سے سفر کا ایسی اچھی طرح انتظام کردیا کہ جسکے سبب سے ملک کی ساری صورت میری آنکھون کے سامنے سے گزر گئی“ +

شام کو قافلہ شاہی کنگس ٹون سے پھر دوبارہ جہاز پر سوار ہوا۔ اُسوقت بھی آدمیون کا ایسا ہی ازدحام تھا جیسا پہلے جہاز سے خشکی کے اُترنے کے وقت تھا۔ وہی احترام تھا اور چیزز کی دہوم دھام تھی۔ حضرت علیا نے خود اپنا رومال ہلایا۔ اور جہاز کے آہستہ چلانے کا حکم دیا اور جہاز کے علم کو تین دفعہ جھکوایا کہ رعایا کو معلوم ہو کہ اُنھون نے جو یہان کے چند روزہ قیام مین اپنی محبت و ہواخواہی و خیرخواہی مین گرمجوشی کا اظہار کیا ہے اِسکو وہ بھی تسلیم کرتی ہین +

دوسرے دن قافلہ شاہی بیل فاسٹ مین پہنچا۔ اِس شمالی دارالسلطنت مین ملکہ معظمہ ۴ گھنٹے تک ٹھیرین اور اُنھون نے دیکھ لیا کہ یہان کے باشندون نے اپنی محنت پردازی اور خوش سلیقگی سے اپنے شہر کو خوبصورت بنالیا ہے اور صنعت و تجارت مین ترقی کی ہے +

آیرلینڈ مین آنیکے وقت سے جانیکے وقت تک رعایا مبارکباد دیتی ہوئی اور شکرگزاری کرتی ہوئی دوڑی دوڑی چلی آتی تھی۔ یہان آنیکے دو بڑے اچھے اثر ہوئے۔ اوّل یہ اثر ہوا کہ تمام مملکت مین لوگون کو یہ امر واقعی معلوم ہوگیا کہ اہل آیرلینڈ بادشاہی کی خیرخواہی مین ایسے ہی پکے ہین جیسے کہ ہونے چاہئین۔ اگر اِن کے دلمین بغاوت ہو تو وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ نہین ہے بلکہ ڈبلن کے قلعہ کے وایسرائے کے عملے کے ساتھ ہے جسنے اُنکے خون کو جلا رکھا ہے۔ دوسرا اثر یہ ہوا کہ اہل آیرلینڈ کا وہ وسوسہ و شبہہ دور ہوا جو اُن کو رہتا تھا کہ ہمارے اغراض و مقاصد سے بے پروائی کیجاتی ہے اور ہماری خیرخواہی و محبت پر اعتبار نہین کیا جاتا۔ اب اُنکو یقین ہوگیا

کہ حضرت علیا اور عالی جناب کو ہمارے ملک سے اور ہمارے اغراض سے بے اعتنائی نہین ہے ۳۰۔ اگست کو ہوم سکرٹری مرجارج گرے کو ڈبلن کا وایسرائے لارڈ کلیرنڈن لکھتا ہے "کہ ہنوز اہل آیرلینڈ کی خیرخواہی وگرمجوشی مین کمی نہین آئی۔ ڈبلن مین ایک آدمی بھی ایسا نہین ہے کہ وہ اپنے تئین اس بات کی مبارکباد نہ دیتا ہو کہ حضرت علیا نے اپنے فرط عاطفت سے حکم دیا کہ جہاز پر علم شاہی تین دفعہ جھکایا جائے۔ حضرت علیا کی تشریف آوری سے پہلے جو ایک فرقہ لوگون کے سرون کے اور دروازون کے توڑنے پر آمادہ رہتا تھا۔ وہ اب رعایا مین سب سے زیادہ خیرخواہ ہوگیا ہے"۔ خلاصہ یہ ہے حضرت علیا نے اپنے عاطفت اور مکرمت کے وہ انداز اور ادا دکھلائے کہ رعایا اُنپر فریفتہ ہوگئی اور اُنکی گرویدہ ہی نہین ہوئی بلکہ وہ اپنی خوش چلنی ونیک روئگی سے خوش ہوئی جس سے وہ سمجھتی ہے کہ اُس نے اِس سدراہ کو اُٹھا دیا جو بادشاہ اور اُنکے درمیان حائل تھا جس سے اُنکا مرتبہ لوگون کی نظر مین بلند ہوگیا۔ اس سے تین دن بعد لارڈ کلیرنڈن لکھتے ہین "کہ آیرلینڈ مین حضرت علیا کے آنے سے گو معاشرت تمدنی مین اصلاح نہین ہوئی اور نہ اُس سے کوئی بُرائی جو مدتون سے یہان پھیل رہی تھی دور ہوئی مگر اُنکے آنے سے جس قدر بھلائیان یہان پیدا ہوئین اِسقدر ساری مملکت مین کہین اور کسی مقام مین نہین پیدا ہوئین"۔

آیرلینڈ مین حضرت علیا کی تشریف آوری سے روپیہ کی آمدنی بھی بڑھ گئی اس لیئے کہ جب ملکہ معظمہ نے خیروعافیت سے مراجعت کی تو اور اُمرا کے دلون سے وہ خوف وخطر اُٹھ گیا جس کا یہان آنے مین اپنے لیئے اُنکو یقین تھا تو پھر اُمرا کی آمدورفت یہان زیادہ ہونے لگی جس سے یہان کے باشندون کی آمدنی زیادہ ہوگئی۔

بیل فاسٹ مین جانیکے ایک دن بعد پرنس البرٹ نے سٹوک میر کو لکھا کہ "مین آپکو بیل فاسٹ سے خط لکھتا ہون جہان ہوا کے طوفان کے سبب قیام ہوا ہے آج دوپہر کو یہان سے جانیکے لیئے کوشش کرینگے۔ آیرلینڈ کا سفر ہمارا ایسا خیروخوبی کے ساتھ ہوا جسکی امید ہمکو نہ تھی سب مقامات مین ہماری خیرمقدم کی رسم ایسی خوشدلی سے ادا ہوئی کہ وہ تصور مین بھی نہین آسکتی۔ بلاشبہہ اس سفر نے ملک کے ساتھ بھلائی کی کہ اسکے سبب سے سب فرقے یکجا جمع ہوئے مختلف المذاہب اسقف پادری ہمارے پاس ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہماری لیوی مین چار ہزار آدمی آئے

اور ڈرائینگ روم مین اٹھارہ سولیٹیان آئین۔ لارڈ کلیرڈون نے ہر چیز کا انتظام بڑی خوبی کے ساتھ کیا تھا۔ امید ہے کہ آپ کی صحت کا مژدہ ہم جلد سنین گے"۔ بیل فاسٹ سے کلائیڈ تک بیڑے کے پیئے موسم خراب رہا۔ ۱۴۔ اگست کو قافلہ شاہی گلاسگو مین آیا۔ یہان دیمون نے استقبال اِس شان وشکوہ سے کیا کہ سفر کی ساری کثافت و کلفت کا معاوضہ ہوگیا۔ یہان تھوڑا سا قیام ہوا اور ۱۵۔ اگست کو بال مورل مین داخلہ ہوا۔

ملکہ معظمہ یہان آنکر لکھتی ہین "کہ سفر کی حرکتون سے یہان اپنے عزیز ہائی لینڈس کے گھر مین آجانا۔ ایک خواب سا معلوم ہوتا ہے"۔ وہ یہان کچھ دنون آرام کرنیکے لیے چلی آتی تھین۔ سلطنت کے کاروبار کا کرنا تو اُنکی زندگی کے بڑے حصہ کا کام تھا۔ وہ اِس سے حیران و پریشان نہین ہوتی تھین۔ اُنکی کام سے تعطیل یہ ہوتی تھی کہ وہ یہان آجاتی تھین۔ یہان کی تنہائی اور خوشگوار خشک ہوا اُنکی روح وروان کے لیے مقوی معجون تھی۔ یہان آنیکے چند روز بعد پرنس البرٹ اپنی سوتیلی مان کو لکھتے ہین "کہ ہم پہاڑون مین آرام وآسایش کے ساتھ عزلت نشین ہوئے ہین آئرلینڈ کا سفر بڑے کروفر کا ہمارے دلکو ایسا خوش نہین کرتا تھا جیسا کہ یہان پہاڑون کی تنہا نشینی اور آسایش و آرام۔ یہان کی ہر چیز دلکو شاد شاد کرنیوالی ہے"۔ پھر اسی خط مین وہ یہ ذکر بھی کرتے ہین "کہ مجھے آپ پر اِس سبب سے رشک آتا ہے کہ ۱۷۔ اگست کو آپ میرے باپ کی یادگار قائم کرنے مین شریک ہون اور مین اپنی حرمان نصیبی کے سبب سے شریک نہ ہوسکون"۔

پرنس البرٹ کا دل ایسا محبت منزل تھا کہ ایسی تقریبات مین اِس سے محبت ٹپکی پڑتی تھی۔ اُسکی الفت و محبت و شفقت مستقل تھی۔ پھر وہ اپنی سوتیلی مان کو لکھتے ہین کہ آج ۲۶۔ اگست کو میری سالگرہ کا دن ہے۔ دادی صاحبہ کے ساتھ یہ خوشی کا دن بسر ہوتا تھا۔ اب وہ قبر مین سوتی ہین اور آپ اُنکی قبر کے پاس رہتی ہین۔ آپ قبر پر جو مجھے عزیز ہے۔ میری طرف سے پھول چڑھا دیجیے گا۔

پہلی دفعہ جب ملکہ معظمہ عالیجناب بال مورل مین تشریف لائے تھے تو اُنکا سلطنت بہت سے اُنکے دامنگیر تھے۔ مگر اب کی دفعہ یہان آنے مین وہ بالکل فارغ البال تھے۔ یہان کے پہاڑون کی سیر سے اُنکی بڑی تفریح و مسرت حاصل ہوتی تھی۔ جب عالی جناب کی سالگرہ کے

دن آئے تو اُنکو اپنا ولی دوست یاد آیا جو ہمیشہ اُنکو ضرورت کے وقت نیک صلاح و مشورہ دیا کرتا تھا۔ اُسکو یہ خط لکھا۔

میرے پیارے سٹوک میر۔ آج مین آپ کو اپنی انیسوین سالگرہ کے دن خط لکھتا ہون یہی ایام زندگی بہار کے ہوتے ہین۔ آپنے مجھے جو نیک سبق پڑہائے ہین اور عملی پند و نصائح سمجھائے ہین اُنکو مین نہایت احسانمندی کے ساتھ یاد رکھتا ہون اب مین آپسے کہتا ہون کہ ہر طرح سے مین اپنی حالت مین خوش ہون اور اپنے حسب حال بڑی مستعدی اور استقلال سے اچھا کام کرتا ہون مجھے اپنی زندگی کے اچھے کام نہ کرنیکے گناہ کثرت سے معلوم ہوتے ہین لیکن مین جب یہ سوچتا ہون کہ اعمال حسنہ نے اعمال سیئہ سے بچانیکے لیئے اسقدر قیدین لگادی ہین کہ نیک کامون کا سہواً چھوٹ جانا بالکل مقتضائے طبیعت بشری معلوم ہوتا ہے۔ وکٹوریا خوش و خرم۔ بچے تندرست جلد جلد بڑہتے جاتے ہین۔ اِس ملک مین رعایا کا ہمسے محبت کرنا اور ہماری تعظیم و تکریم کرنا عجب طرح سے ثابت ہوتا ہے۔ ہائی لینڈس اپنی بڑی شان و شکوہ رکھتا ہے۔ یہان شکار بہت ملتا ہے
بال موریل ۲۶۔ اگست ۱۸۴۹ء

جبسے کہ آئرلینڈ مین حضرت علیا اور عالیجناب تشریف فرما ہوئے ہین۔ دونون کو یہ سوچ بچار رہتا تھا کہ ایسے کام کیجئے کہ اہل ملک کے حق مین مفید ہون اور اُنسے وہ جانین کہ ہمارے وہان جانیسے اُنکو فائدے پہنچے۔ سر روبرٹ پیل نے آئرلینڈ مین ایسے تین کالج ایک بیل فاسٹ مین دوسرا کورک مین۔ تیسرا گال وے مین کہولے تھے۔ جن مین بالکل دنیاوی تعلیم ہوتی تھی۔ اور مختلف فرقون نے اپنی طرفسے ڈین مقرر کردیئے تھے کہ وہ اُن کالجون مین روحانی تعلیم کیا کرین۔ حضرت علیا اور اُنکے شوہر نے آئرلینڈ کے ہر فریق کے پیشوایان دین اور علمائے روشن دماغ سے اُن کالجون کے انتظام کے لیئے گفتگوئین کین۔ پرنس البرٹ کو تعلیم کے باب مین بڑا تجربہ عملی تھا اُسنے ان کالجون کے عیبون کو بتلایا۔ یہ سوالات پیش ہوئے کہ طلبار کو کون ڈگریان دیا کرے؟ کیا یہ ڈگریان کالج دیا کرے؟ ان کالجون کے واسطے کیا تدبیرین کیجائین کہ جنسے اُنکی ترقی ہو؟

آئرلینڈ مین جب حضرت علیا اور عالیجناب رونق افروز تھے تو یہ سمجھتے تھے کہ اگر یہ کالج کسی یونیورسٹی سے متعلق نہون گے تو جلدی سے اُن کا تنزل ہو جائیگا۔ اور وہ مختلف فرقون کے

آئرلینڈ مین کالجون کا یونیورسٹی سے متعلق ہونا

سکول ہو جائین گے۔ یہ سمجھکر اُنھون نے سر روبرٹ پیل سے استصواب کیا تو اُنھون نے پرنس البرٹ کی رائے سے اتفاق کیا اور لارڈ کلیرڈون جو پہلے اِس باب مین مذبذب تھے وہ بھی اُن دونون کے ساتھ متفق الرائے ہوگئے اور آخر کو یہ فیصلہ ہوا کہ یہ کالج سب مل کر کوئین یونیورسٹی کہلائے اور اسکے اول چانسلر پرنس البرٹ مقرر ہون۔ مگر پرنس نے اِس عہدہ کے قبول کرنے مین یہ عذر کیا کہ مین اِس کام کو اپنے ذمہ اسلیئے نہین لیتا کہ اس کام کے بڑھانے سے میرے اِن کامون مین حرج واقع ہوگا۔ جو مین ملکہ معظمہ کے لیئے کرتا ہون۔ یونیورسٹی مین ایک نہ ایک دن پولیٹکل پارٹیون کے جھگڑے ضرور کھڑے ہونگے تو مجھے اِن مین کام کرنا پڑے گا۔ جس سے میرا وقت ضائع جائے گا اور یہ میری یاد سے بعید ہے کہ مین اپنے اِس کام کو اورون کے سپرد کرکے خود جواب ہی سے الگ ہو جاؤن اسلیئے اِس عہدے کو قبول نہین کرتا۔ اور یہ کہدیا کہ مین یونیورسٹی اور گورنمنٹ کو صلاح ومشورہ دینے کو موجود ہون تو لارڈ کلیرڈون یونیورسٹی کے اول چانسلر مقرر ہوگئے +

بال مورل کیسل کی عمارت ایسی تھی کہ کوئی متوسط درجے کا آدمی اُس مین رہے سے وہ بادشاہون کے رہنے کے قابل نہ تہا۔ مسٹر گریول ہیضہ کی دعا تجویز کرنے کی کونسل مین بلائے گئے تھے۔ ۵۔ ستمبر کو وہ اِس کونسل مین شریک ہوئے۔ اُنھون نے اپنے روزنامچہ مین اِس کیسل کا حال یہ لکھا ہے کہ مجھے اِس سفر مین بڑی خوشی یہ ہوئی کہ مین نے ہائی لینڈس مین حضرت علیا اور عالیجناب کو رہتے ہوئے دیکھا۔ اُنکو یہان کی سکونت سے بہت فائدے حاصل ہوتے ہین مقام خاصہ ہے مگر بہت چھوٹا ہے۔ یہ دونون زن وشو بغیر کسی شاہانہ جلوس کے چھوٹے سے اشراف آدمی کی طرح رہتے ہین۔ چھوٹا سا مکان ہے اسمین چھوٹے چھوٹے کمرے ہین۔ تھوڑا سا شاگرد پیشہ ہے سپاہ یہان نہین ہے۔ شاہی محافظت کے لیئے ایک پولیس کا سپاہی احاطہ مین پڑا پھرتا ہے کہ کسی گستاخ اور شریر آدمی کو اندر نہ آنے دے۔ ملازمین بہت تھوڑے ہین وہ نہایت سادگی اور اشرافت سے رہتے ہین **شعر** اے ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر + آرام سے وہ ہین جو تکلف نہین کرتے + ہر صبح کو پرنس شکار کھیلتا ہے۔ شکار سے آنکر لنچ کھاتا ہے۔ لنچ کے بعد پیدل پھرتا ہے یا سوار ہوتا ہے۔ حضرت علیا سارے دن گھر سے باہر اور اندر آتی جاتی رہتی ہین۔ اکثر تنہا چلی جاتی ہین۔ غریب آدمیون کے جھونپڑون مین جاکر بیٹھتی ہین اور بڑھیون سے بات چیت کرتی ہین۔

مجھے کبھی پہلے پرنس البرٹ سے باتین کرنے کا اتفاق نہین ہوا تھا۔ آج پون گھنٹے تک اُس سے باتین ہوئین تو مجھے اِس کی ذہانت ذکاوت پر حیرت ہوئی۔ وہ ہر مضمون کو جس پہلو سے چاہے سوچ سکتا ہے۔ وہ اعلے درجہ کا تعلیم یافتہ ہی اُسکا دماغ روشن ہی۔ مزاج مین بناوٹ و تصنع اور نمائش شان و شوکت نہین ہی +

سولھوین صدی مین فرینک فورٹ مین نمائشین ہوتی تھین۔ نمائش کا بازار ساری دنیا کے بازارون کا خلاصہ معلوم ہوتا تھا اور یوروپ کی سب طرف کی چیزین ہر قسم کی ہان آتی تھین اور کلین جو ایک آدمی کے ہاتھون سے بہت زیادہ اور سیکڑون ہاتھون کا کام کرتی تھین اور آدمی کے ہاتھ سے زیادہ اچھا کام کرتی تھین وہ نمائش مین اپنا تماشا دکھاتی تھین۔ یہان ہر قسم کی ذہانت کی قدرشناسی ہوتی تھی جیسے دریا اپنے سرچشمون سے فیضیاب ہوتے ہین۔ ایسے ہی دنیا کے بازار اِسکے بازار سے فیض یاب ہوتے تھے۔ اہل فرانس نے سب سے اول تمام صنعت اور محنت کے کامون کو یکجا جمع کر کے اپنی ترقی کرنیکے لیئے نمائشون مین دکھلایا۔ آرٹ سوسائٹی اِسی قسم کی چھوٹی چھوٹی نمائشین کرتی تھی جس سے صنعت کاری اور دستکاری و کاریگری کو منفعت ہوتی تھی۔ بس پرنس البرٹ کے دلمین اِن نمائشون کے دیکھنے سے یہ خیال پیدا ہوا کہ اب وقت ایسا آگیا ہے کہ ایک نمائش ایسی بڑی کیجائے جس مین ہر ملک کا خام پیداوار اور اُسکی صنعتکاری و کاریگری و دستکاری کی ہر چیز دکھلائی جائے۔ اگر اِس نمائش مین کامیابی ہوجائے تو اِس سے طرح طرح کے مستقل فائدے حاصل ہونگے۔ ہر قوم پر ظاہر ہوجائیگا کہ ہماری صنعت و حرفت و زراعت اور قومونکی نگاہ مین کیا وقعت رکھتی ہی۔ اِن مین جو قوم اپنی تئین ہیٹا دیکھے گی تو وہ اور قومون کے ساتھ مساوات پیدا کرنیکے لیئے کوشش کریگی +

انھون نے ۳۰۔ جولائی سنہ ۱۸۴۹ء کو قصر بکنگھم مین ایک مجلس منعقد کی اور اِسمین آرٹس سوسائٹی کے چار رکن اعظم مسٹر طامس کیوبٹ۔ اور مسٹر ہنری کول۔ مسٹر فرین سس فلر۔ مسٹر جان رسل کے روبرو نمائش کے باب مین اپنے خیالات ظاہر کیئے پرنس نے جو اول سے دلمین اِس نمائش کے مقاصد کے سوچے کیئے تھے۔ اُن مین بال برابر بھی کبھی تغیر نہین کیا۔ پرنس نے اول گورنمنٹ سے اِس باب مین مشورہ لیا کہ یہ نمائش گاہ کس مقام پر بنے تو گورنمنٹ نے اِسکے لیئے مقام سمرسٹ ہوس تجویز کیا۔ مگر یہ مکان نمائش کے لیئے بہت چھوٹا تھا۔ اور اور مقام اسکے لیئے تبلائے

گئے۔ مگر پرنس نے ہائیڈ پارک کو اور سب مقامات پر ترجیح دیکر نمایش ہونے کے لیے تجویز کیا۔ اور اسکے ملنے کی درخواست حسب ضابطہ گورنمنٹ مین پیش کی۔ گورنمنٹ نے اُسے منظور کیا۔

اس نمایش کی ابتدا اس طرح کیگئی کہ کل مملکت مین یہ امر تحقیق کیا گیا کہ وہ اس نمایش کو پسند کرتا ہے یا نہین؟ سو تحقیقات سے معلوم ہوا کہ سب جگہ لوگون کو بھی بالاتفاق یہ نمایش پسند ہے اور اسکی خواہش ہے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ ہم نمایش مین اپنی اعلےٰ درجہ کی صنعت کے کامون اور نہایت عمدہ کلون کے بھیجنے اور دکھلانے مین کسیطرح کا بخل اور دریغ نہین کرینگے۔ جسکے سبب سے یہ نمایش بڑی پر رونق ہوجائیگی۔ ہندوستان کی ایسٹ انڈیا کمپنی اور کولونیز سے اس باب مین خط وکتابت ہوئی تو اُنھون نے بھی وعدہ کیا کہ ہم اپنے ملک کی بہترین اشیا بھیجکر نمایش کے ممد اور معاون ہونگے۔ فرانس کی ریپبلک کے پرنس پریسیڈنٹ نے بڑی مہربانی سے نمایش کی امداد کو قبول کیا اور علےٰ ہذا القیاس اور ملکون نے بھی امداد دینے کا وعدہ کیا۔

پرنس کو اپنی شہرت دینی پسند نہ تھی۔ وہ یہ نہین چاہتے تھے کہ اس نمایش مین میرا نام لیا جائے اور لوگ یہ کہین کہ نمایش کو پرنس پسند کرتا ہے اسلیئے ہم پسند کرتے ہین۔ وہ شہرت پسند نہ تھے بلکہ اس سے بھی وہ گریز کرتے تھے کہ اُنکے جاہ ومنصب کا اثر کسی ایسی رائے پر ہو کہ اگر وہ بطور خود چھوڑ دیجاے تو وہ اُنکی رائے کے مخالف ہو۔ اسیواسطے جب ڈبلن کی ایک میٹنگ مین ستمبر مین یہ بیان کیا گیا کہ پرنس اس نمایش کے بڑے متحرک ہین تو وہ کچھ ناراض ہوے اگرچہ اس مجلس مین سوائے سچ کے کچھ اور نہین کہا گیا مگر پرنس کو یہ امر پسند تھا کہ نمایش پر بحث اُس کی اپنی خوبیون کے سبب سے کیجائے اور وہ اپنے اوصاف کے بل پر چلے۔ اس میٹنگ مین نمایش کے مقاصد کے ظاہر کرنے مین مسٹر کول نے یہ بیان کیا کہ تمام مختلف فریقون مین جنکی رائین آپس مین مخالفت رکھتی تھین۔ پرنس نے اپنی لیاقت وقابلیت سے مباحثے کیئے جو اس بنا پر مبنی تھے کہ یونائیٹڈ کنگڈم ہی مین آئرلینڈ وسکوٹ لینڈ وانگلینڈ کے صنائع وکاریگریون کا آپس مین مقابلہ کرنا یا اُن کا کل دنیا کی صنعتون سے مقابلہ کرنا مفید ہوگا یا مضر۔

پرنس کو کسی آدمی یا گروہ نے ان تحقیقاتون کے لیئے تحریک نہین کی بلکہ یہ اُنکا اپنے ذہن وقادہی کا ایجاد تھا وہ اس بات کو ترجیح دیتے تھے کہ نمایش پر خود فی نفسہ اسکی خوبیون

کے سبب سے بحث کیجائے +

اس میٹنگ مین مسٹر فلر نے بھی مسٹر کول کی تقلید کرکے کہا کہ ہم دونون انگلینڈ اور سکوٹ لینڈ کی صنعتون کے بڑے بڑے شہرون مین پھرے اور اُن مین کامل صناعون اور تجارون کی رائین سُنین مگر ہماری تحقیقات کے نکات پر سب سے بہترین رائے جس شخص کی تھی وہ پرنس تھا +

جب پرنس کو کرنیل فپس نے اس میٹنگ کی رپورٹ بھیجی ہے تو اُسمین بڑے زور سے یہ بیان کیا ہے کہ مین ایسی میٹنگ مین پرنس کی تعریفین خواہ وہ کیسی ہی سچی ہون سُننی پسند نہین کرتا - ان تعریفون سے اس نیک نیت مجلس کو شریر آدمی اس طرح ضرر پہنچا سکتے ہین کہ وہ کہین گے کہ ہم پرنس کے حکم سے اس نمایش مین شریک ہو سکتے ہین جس سے آپ کبیدۂ خاطر ہونگے - لنڈن مین پبلک میٹنگ ہونے سے کرنیل فپس نے اپنی ناراضی ظاہر کی کہ وہ قبل از وقت ہے - بڑے بڑے صناعون اور تجربہ کار و آزمودہ کار آدمیون کی اپنی خاص میٹنگ کرنا اس پبلک میٹنگ سے ایک جداگانہ چیز ہے - اس رپورٹ کے جواب مین پرنس نے کرنیل فپس کو لکھا کہ پبلک میٹنگس کے باب مین آپ کی رائے صائب اور عین صواب پر ہے - مین نے مسٹر کول کو تاکید و تنبیہہ کردی ہے کہ وہ کسی میٹنگ مین میری تعریف کرکے مجھے یہ مشتہر نہ کرین کہ مین نمایش کا کرنے والا ہون - بلکہ لوگون کو بطور خود نمایش کے باب مین مباحثے اور گفتگوئین کرنے دین - خلاصہ یہ ہے کہ پرنس و کوئین یہ چاہتے تھے کہ مجلسون مین نمایشون کے باب مین ہماری ثناخوانی اور مداحی نہ کیجائے وہ اپنی تعریف سے ناراض ہوتے تھے +

پرنس البرٹ کی بڑی توجہ اس طرف تھی کہ ایسی تدابیر کیجائین کہ جنسے غریب بیچارے اہل حرفہ و پیشہ ورون و کاریگرون کو آسایش اور آرام حاصل ہو - اُنکی غربا پروری مین ایسی شہرت ہوگئی تھی کہ جو سوسائٹی غربا نوازی کے لیئے قائم ہوتی - اُس کے پریسیڈنٹ وہی مقرر ہوتے - پرنس کی رائے یہ تھی کہ غریبون کی چار طرح سے بہتری ہوسکتی ہے +

اوّل غریبون کے بچون کو تعلیم دیجائے اور اُنکے ساتھ پیشہ و ہنر سکھایا جائے +

دوم غریبون کے رہنے کے مکانات اچھے بنائے جائین +

غریب اہل حرفہ و پیشہ ورون کی آسایش و آرام کی طرف پرنس البرٹ کا متوجہ ہونا -

سوم - اُن کے مکانات کیواسطے زمین کے قطعات کی تقسیم کیجائے ✦

چہارم - سیونگس بنک اور بیمہ فرینڈ لی سوسائٹی (نفع رسان سوسائٹی) غریبون کے لیئے مقرر ہون جن کا انتظام کفایت شعاری کے صحیح اصول کے موافق ہو۔ غربا کا خود ایسے کامون کا کرنا بہتر ہوگا ✦

پرنس نے ان چارون تدابیر کے اہتمام مین اپنی سعی و کوشش مین کمی نہین کی سب سے اول ایسے مکانون کی درستی و اصلاح پر توجہ کی جن مین رہنے سے غربا کو آسایش اور آرام حاصل ہو اور اُنکی صحت تندرستی مین ترقی ہو اُن مین وہ پرہیزگاری کے ساتھ رہین۔ اُنکے گھر مین آپس مین سلوک ہو اُنکی اِس توجہ کے سبب سے مکانات کے نمونے تیار ہوئے اور ہر مکان کی قیمت ۵ اپونڈ قرار پائی۔ اُنکے بنانیکے لیئے چندہ کا فنڈ کھلا۔ تعمیر کے لیئے خشت پزون اور چونے والون اور مصالح تیار کرنے والون کی سوسائٹیان مقرر ہوئین ✦

مسٹر اینسن کی وفات

۲۷ - ستمبر ۱۸۴۹ء کو ملکہ معظمہ و عالیجناب بال مورل سے اوسبورن کو روانہ ہوئے۔ راستہ مین ایک دن گرے صاحب سے ملنے کیلیئے ٹھیرے۔ چندروز بعد اُنکو مسٹر اینسن صاحب کے مرنیسے بڑا صدمہ پہنچا۔ صاحب ممدوح پرنس البرٹ کے اول پرائیویٹ سکرٹری تھے۔ پھر جیب خاص کے سکرٹری مقرر ہوئے۔ لیڈی للٹن ٹن لکھتی ہین کہ ۹ - نومبر کو وہ شخص مرگیا۔ جو تین برس پہلے تندرستی و جوانی وغیرہ جسمانی و قوائے دماغی کی تصویر تھا۔ کل اسکو نزلہ ہوا۔ ایک بجے آنکھون مین درد ہونے کی شکایت ہوئی۔ پھر ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ ہوش نہ آیا۔ تین بجے دنیا سے چل بسا۔ حضرت علیا شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ مسٹر اینسن کی وفات کی وقت اُنکی بی بی اُنکے پاس تھی اسکو جو صدمہ پہنچا اُس سے زیادہ صدمہ انسان کو نہین پہنچ سکتا۔ ایسے تنومند جوان خیرخواہ دس برس کے رفیق و ملازم کے مرنیسے ہمکو بڑا رنج و قلق ہوا۔ لیڈی للٹن ٹن لکھتی ہین کہ اس مرنیکی خبر سنکر ملکہ معظمہ اور عالیجناب دونون نے اپنی آنکھون سے آنسوؤن کا دریا بہادیا۔ اور اپنے کمرہ کو بند کرلیا اور کسی سے ملے نہین۔ اُنکے پاس سے وہ چیز گئی جسکا بدل نہین ملسکتا۔ (یہ لکھنا غلط تھا اِسکا نعم البدل ملگیا) اب تک پرنس کا چہرہ ایسا غمزدہ زرد اور اُداس ہی کہ وہ مجھے یاد رہے گا۔ پرنس نے سٹوک میر کو یہ ماتم نامہ لکھا ہو "کہ میرے پاس اینسن کے مرنے کی خبر ابھی آئی ہے۔ اول اُسکو کچھ نزلہ ہوا پھر دفعۃً بیہوشی ہوئی۔ دو ہی گھنٹے مین کرسی پر دم نکل گیا۔ اُسکے مرنیسے بی بی کو جو رنج ہوا۔ اُس کی

تسکین کسیطرح سے نہین ہو سکتی۔ اور میرا اسوطرح سے اُسکے مرنیسے نقصان ہوا اور مجھے بھاری صدمہ پہنچا ہے"

حضرت علیا نے لنڈن کے باشندون سے وعدہ کیا تھا کہ ۳۰۔ اکتوبر کو شہر مین آن کر اس عمارت کی رسم افتتاح کو ادا کرون گی۔ مگر اتفاق سے انکو کھسرا اسپیلا نکل آئی جس کے سبب سے وہ خود تشریف فرما نہ ہو سکین جس سے اہل شہر کو بڑی مایوسی ہوئی مگر اس مایوسی کا علاج اُنھون نے یہ کر دیا کہ اپنے شوہر اور دو بچون کو اس پبلک کام کے لیے بہیجدیا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ بچون نے پبلک کام مین قدم رنجہ فرمایا۔ اس عمارت مین جانے کا رستہ دریائے ٹیمس پر سے تہا۔ شاہی جہاز کا سامان بڑا زرق برق تھا۔ اور ستائیس ملاح اُسکے چلانیوالے بڑی بھڑک کی پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ غرض ایسا بحری تماشا سو برس سے دیکھنے مین نہین آیا تہا جو اسوقت تھا جب لنڈن برج سے جہاز برآمد ہوا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جہازون کے مستولون کا ایک جنگل لگا ہوا ہے۔ اور جب پرنس جہاز سے اُتر کر کول اکسچینج کے مکان تک گئے ہین تو کوئی جگہ ایسی نہ تھی کہ جہان آدمی قدم رکھ سکے وہان آدمی نہ کھڑا ہو اور شہزادہ ویلز کو چیرز نہ دیتا ہو آدمی پکار پکار کر کہتے تھے کہ خدا ہمکو وہ دن دکھائے کہ ہم اس اپنے شہزادہ کو اپنا بادشاہ بنا ہوا دیکھین۔ سب لوگ شہزادہ کو دیکھکر باغ باغ ہوئے جاتے تھے۔ رسم کے ادا ہونیکے بعد دعوت ہوئی جس مین ان دونون بچون کا جام تندرستی بڑی خوش دلی سے پیا گیا۔ اُسکو بچون نے بڑے غور سے دیکھا۔ پھر پرنس البرٹ اور اُنکے بچے جہاز پر سوار ہوئے تو اُنھون نے اپنے دونون بچون سے کہا کہ تم لارڈ میئر کی اس نوازش اور احسان کو بھولنا نہین کہ اُسنے آج کا دن تمہاری زندگی کی خوشی کے دنون مین سب سے زیادہ خوشی کا بنایا ہے۔

انسان کی زندگی بھی عجب متضاد حالتون مین رہتی ہے۔ ابھی وہ خوشی سے ہنس رہا ہے کہ اُسکے بعد ہی غم مین رو رہا ہے۔ سب جگھون سے زیادہ محل شاہی مین خوشی کی روشنی اور غم کی تاریکی آتی جاتی رہتی ہین۔ جن کے گھر مین یار دوست یا رشتہ دار آپس مین ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوتے ہین۔ ان مین ادھر نغمہ شادی کی آوازین آئین اُدھر نوحۂ غم کی سرد آہین نکلین جب ان آدمیون کی تعداد زیادہ ہوتی ہے جنسے کہ اغراض متعلق ہوتے ہین اور جہان پبلک افکار

اور فرائض بڑے وسیع اور طرح طرح کے ہوتے ہین جیسے کہ محل شاہی مین تو وہان خوشی و رنج کے حادثات و تغیرات بہت جلد ایک دوسرے کے بعد اوپر تلے بڑے زور شور سے ہجوم کرتے رہتے ہین دیکھو کہ ابھی ہمنے خاندان شاہی مین ایک مسرت ناک واقعہ سنایا تھا کہ اُسکے ساتھ ہی یہ غمناک واقعہ سناتے ہین۔ کہ ملکہ ایڈی لیڈ کا انتقال ہوا جس سے ملکہ معظمہ اور عالی جناب کو کمال ملال ہُوا۔ اُنکے مرنیسے چند روز پہلے اُن سے ملاقات کرنے حضرت علیا تشریف لے گئین تھین۔ وہ ۲۷۔ نومبر کو شاہ لیوپولڈ کو یہ تحریر فرماتی ہین "کہ مین جمعرات کو اپنی عزیز چچی سے ملنے گئی تھی جسکو مین کبھی نہین بھولون گی۔ اُن کے پیارے چہرے پر موت اپنی تصویر دکھا رہی تھی۔ وہ خود بیکسی و ناتوانی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ مین نے اُنکے پیارے دُبلے ہاتھون کو دو دفعہ چوما تو مجھ سے ضبط نہ ہو سکا۔ مین بے اختیار روئی مجھے اُن سے کمال محبت تھی۔ اُنھون نے میرے ساتھ ہمیشہ مادرانہ محبت کی ہے اُنھون نے جو تکالیف یہان اُٹھائی ہین۔ اُن کے عوض مین وہان راحت کا صلہ ہے"۔ ۲۔ دسمبر کو اُنکا انتقال ہُوا۔ غیر معمولی گزٹ مین اُن کی وفات کا اشتہار دیا گیا۔ اور اُنکے صفات ذاتی کا بیان کیا گیا۔ جسکے سببسے ہزارون آدمیون کے دلمین اُنکی قدر و منزلت پیدا ہو گئی +

ملکہ ایڈی لیڈ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کے ساتھ شاہانہ دہوم دھام کی رسمین ادا نہ کی جائین۔ ملکہ میرا تابوت ملاح اٹھائین جو اس بات کو یاد دلائے کہ مین اس بادشاہ کی بی بی ہون جس کا لقب سیلر (ملاح) تھا۔ اِس وصیت کے موافق اُن کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ یہی ملکہ تھی جس نے اول شاہانہ ماتم کے مراسم کی اس طرح اصلاح کی +

۴۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب کو خط لکھا ہے "کہ گو ہر روز موت کے آنے کی توقع تھی مگر جب وہ آئی تو ایسی دفعۃً آئی کہ یہ معلوم ہوا کہ وہ کبھی بیمار ہی نہین ہوئی تھین مجھے اب تک یہ یقین نہین کہ وہ مر گئین آپ جانتے ہین کہ وہ مجھپر ہمیشہ مہربانی اور شفقت کرتی تھین اور جب سے اُن کا خاوند بادشاہ مرا تو اُنھون نے اپنا چال چلن کیسا نیک تعریف کے قابل رکھا۔ فی الحقیقت وہ ہماری اور ہمارے بچون کی مادر مہربان تھین۔ وہ ہمین دیکھکر باغ باغ ہوتی تھین۔ ہم دونون کو اُن کے مرنیسے بڑا نقصان ہُوا۔ لاکھون آدمیون کو اُنکے مرنے کا رنج و الم ہوا۔ اُنکا کچھ معاوضہ نہین۔ اُنکے مرنیسے میری بیچاری مان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتے ہین (ان دونون مین

آپس مین بڑی محبت تھی۔ دونون بیوگی مین ہمدرد تھین) چند روز بعد ملکہ معظمہ کو اُنکی سوتیلی بہن نے یہ تعزیت نامہ لکھا "یہ بات سچ ہے کہ ملکہ ایڈی لیڈ مرگئین۔ لیکن اُنکی محبت و تعظیم و تکریم اُنکے احسانات زندہ ہین۔ وہ آرام جاوید کے مقام مین چلی گئین۔ وہان اُنکو وہ راحت و آرام ملیگا جسکو وہ یہان جانتی بھی نہ تھین۔ ہم کو خیال کرنا چاہیئے کہ اُنھون نے جو اپنی مصیبت ناک زندگی ہزارون آدمیون کے ساتھ بھلائی کرنے مین صرف کی ہے اُسکے عوض مین اُنکو کیا کیا برکتین ملین گی۔ اور لوگ اُنکو بہ نیکی یاد کرینگے۔ اُنکی زندگی ہمارے لیئے ایک مثال ہو۔ اِس نیک نہاد خاتون کو جو لوگ جانتے تھے وہ اُس سے محبت رکھتے تھے۔ وہ اپنی زندگی مین ہر روز اپنا حسن خلق دکھاتی تھین جو لوگون کے اثر پذیر دلون پر اور چشم بینا پر اپنا نقش جماتا تھا"

سنہ ۱۸۵۰ع پرنس البرٹ کی علالت طبیعت

یوروپ کے معاملات ملکی کے الٹ پلٹ کے سبب سے پرنس البرٹ کو ایسی سخت محنت کرنی پڑی کہ اُنکی صحت مین خلل آگیا اُنکی طبیعت علیل ہوگئی۔ بیرن سٹوک میر نومبر سنہ ۱۸۴۹ع مین انگلینڈ مین آگئے تھے۔ اُنکو ۲۔ جنوری سنہ ۱۸۵۰ع کو ونڈسر سے ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ "پرنس کو رات کو نیند نہین آتی شام ہی سے وہ بیمار معلوم ہونے لگتے ہین۔ اُن کی صحت کی اصلاح کے لیئے ڈاکٹر یہ تجویز کرتے ہین کہ وہ تبدیل آب و ہوا کرین اور اب جتنا کام کرتے ہین اتنا نہ کرین۔ مین خیال کرتی ہون کہ اگر وہ برسل مین جاکر چند روز آرام کرین تو وہ بالکل صحیح و تندرست ہوجائین گے۔ گو اُن کا جانا میرے لیئے جدائی کا غم جانگزا ہوگا مگر مین اُنکی صحت کیلئے اُسکو گوارا کرونگی۔ وہ ہمارے لنڈن جانیسے پہلے تندرست ہوجائین ورنہ خدا معلوم وہان جانیسے اُنکی طبیعت کی علالت کی کیا کیفیت ہو"

نمائش عظیم کی بنا پڑنا

۳۱۔ جنوری سنہ ۱۸۵۰ع کو پارلیمنٹ کھلی۔ حضرت علیا کی طبیعت اِس وقت علیل تھی پرنس البرٹ کے روبرو اُسوقت کامون کی وہ کثرت تھی کہ جنپر توجہ کرنیکے سبب سے تعطیل کا ذرا بھی وہ خیال نہ کرسکتے تھے۔ سنہ ۱۸۵۱ع مین عظیم الشان نمائش کھولنے کا قصد تھا۔ اُسکے افکار و ترددات دم بھر کی فرصت نہین لینے دیتے تھے۔ نمائش کے لیئے ایگزیکٹو کمیٹی مقرر ہوئی۔ اُسنے مہذب دنیا کے سب حصون سے یہ درخواست کی کہ نمائش مین وہ وقت پر ہماری امداد کرین۔ اب تک اِس امر کا فیصلہ نہین ہوا تھا کہ عمارت کتنی وسیع بنے اور اور ملکون کے اسباب کے لیئے اُسکے حصون کی تقسیم کیونکر ہو۔ اسکے واسطے چندہ کا جمع کرنا روز بروز زیادہ دشوار ہوتا جاتا تھا پبلک کی توجہ اِسکی

طرف ولائی جاتی تھی - اور اس سے امداد لیجاتی تھی مجالس مقرر ہوتی تھین - اُن مین بڑے بڑے ممتاز و سرافراز آدمیون پر یہ دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ وہ پیچھے نہ دین - غلط افواہون کو اُڑنے نہ دین لوگون کو مدد کرنے پر آمادہ کرین - جو لوگ اِس کام مین مشغول ہوتے تھے - وہ پرنس البرٹ کیطرف ہدایت و ارشاد کے لیئے رجوع کرتے تھے - ۸ - مارچ ۱۸۵۰ء کو لارڈ گرین ویل پرنس کے سکرٹری کو لکھتے ہین کہ مجھے یہ خوف لگا رہتا ہے کہ پرنس کے وقت اور توجہ پر بڑا بھاری ٹیکس لگتا ہے وہی بظاہر ایک ایسے شخص نظر آتے ہین کہ نمایش کی کل کلیات اور جزئیات سے ماہر ہین اگر اُنکے بغیر یہ کام بطور خود چھوڑ دیا جائے تو وہ خاک مین ملجائے *

ایسے بزرگ کام کے لیئے مزاحمتون و دقتون کا پیش آنا ضروری تھا - مگر اُنکے دور کرنے کیلیئے پرنس کو ایسے معاون و مددگار ملگئے تھے کہ جن کی رایون پر وہ پورا بھروسہ کرتے تھے - جن مین اُنکے ایک پرانے دوست و استاد مسٹر کوئیٹ لیٹ تھے جنھون نے برسل سے ماہ جنوری مین لکھا کہ "مین انگلینڈ مین یقینی آؤنگا اور غالبًا نمایش مین موجود ہونگا - جو آپنے دنیا کی حرفت اور صنعت دکھانے کے لیئے کھولی ہے اس زمانہ مین جو ہم اپنے ہنر کی نمایش کرتے ہین وہ قدیمی شاعری سے کچھ کم نہین ہے وہ ایک عالیشان و عظمت و شوکت و جلال رکھتی ہے - آپ سوسائٹی کے جون بدلنے کو خوب سمجھتے ہین وہ ترقی کیحالت مین ہے آپ جو ترقی کی تحریک مین سرشار بنے ہین اس سے آپ کی فراست و فرزانگی نمایان ہوتی ہین *

۲۱ - فروری ۱۸۵۰ء کو وولس روڈ مین بڑی شان و شکوہ کے ساتھ ایک پبلک میٹنگ ہوئی اسمین بڑے بڑے مدبران ملکی اپنے اپنے ملک کے قائم مقام بن کر آئے اور اُنھون نے بڑی دلپذیر تقریرین کین - لارڈ مورپتھ صدر انجمن تھے - اُنھون نے اپنی بے نظیر تقریر مین پوپ شاعر کے اشعار پڑھے اور فرمایا کہ گویا یہ شاعر کوئی پیغمبر تھا - مگر اس کا یہ کلام پیغمبرانہ تھا جو آیندہ کا حال بتلاتا تھا " کہ ایک وقت آئیگا کہ دریائے ٹیمس مثل ہوا اور سمندر کے انسانون کے واسطے آزادانہ غیر محدود ہوگا - سارے بحر و دریائے رواں جو ضلاع کو جدا کررہے ہین اس مین ہم لنگر ملینگے اور انمین جہازون کے اندر قومین سوار ہوکر یہان داخل ہونگی - اقصائے دنیا ہماری شان و شوکت کو دیکھین گے اور پرانی دنیا کی تفتیش کے لیئے نئی دنیا جہازون مین بیٹھے گی

ڈچس سدرلینڈ نے اِس اسپیچ کی داد دی اور لکھا کہ موسیو تھیر نے اس تقریر سے بہتر کبھی تقریر نہین کی - اور حضرت علیانے اِس ڈچس کی نسبت یہ تحریر فرمایا کہ "مین ہمیشہ اسکو پسند کرونگی - وہ ہر موقع پر سچے دل سے پرنس کی ثنا خوانی کرتی ہے - پرنس کوئی کام نہین کرتا اور کلام نہین کہتا جس کی تعریف وہ دل لگا کے نہین ہوتی - اسکو خود نیک کام کرنے کا فکر رہتا ہے - اسکا دل بڑا فیاض ہے وہ تعصب پر غالب رہتی ہے - سیکھنے کا بڑا شوق رکھتی ہے - اپنی اور اورون کی ترقی کی خواہان رہتی ہے" +

اس میٹنگ کے بعد مین شن ہوس مین بڑی دہوم دہام کی دعوت ہوئی جس مین رؤسا و امرائے عظام اور غیر ملکون کے سفیران عالیمقام اور نمایش کے کمشنران شاہی اور دوسو شہرون کے مجسٹریٹان اعظم مدعو ہوئے - اہمین شاہی کمیشن مقرر ہوا تو اُسکے روبرو یہ تین امر فیصلہ طلب پیش ہوئے - اوّل نمایش کا مقام کہان ہو - دوّم اُسکی وسعت کتنی ہو - سوّم اُسکے لیے روپیہ کا انتظام کس طرح ہو - روپیہ کے جمع ہونیکے لیئے ملکہ معظمہ کو بڑا فکر رہتا تھا - وہ یہ چاہتی تھین کہ پبلک کو خود اس نمایش کی تائید کرنے کی طرف رغبت ہو - اور ایسی مجالس منعقد ہون کہ وہ عوام کو نمایش کے فوائد پر مطلع کرین - یہ سارے مطالب پرنس کی اِس تقریر سحر پرداز و اثر انداز سے حاصل ہوگئے جو اس دعوت مین اُنھون نے فرمائی +

اسے صاحبو! مین خیال کرتا ہون کہ ہر تعلیم یافتہ آدمی پر یہ فرض ہے کہ وہ اس زمانہ کو جس مین وہ رہتا ہے منظر غور سے دیکھے اور اپنے بساط کے موافق اپنی عاجزانہ ایسی کوشش کرے کہ جس مین اس انتظام علی الترتیب کی تکمیل کی افزایش ہو جو خداوند تعالی نے اپنی مخلوق کے لیئے بنایا ہے کوئی شخص جس نے اِس زمانہ پر ذرا بھی توجہ کی ہے وہ ایک لحہ کیلئے بھی اِس مین شبہ نہین کرے گا کہ یہ زمانہ عجب تغیر کی حالت کا ہے جس کا میلان اس طرف ہے کہ کل بنی نوع انسان مین اتحاد و یگانگی پیدا ہو - اِس اتحاد و یگانگی سے مراد یہ نہین ہے کہ روئے زمین کی اقوام مختلفہ و متنوعہ کی مخصوص خصائل کے حدود شکستہ ہو جائین اور سب مساوی ہو جائین بلکہ اِس سے مراد یہ ہے کہ قومون کی بوقلمونی اور اسکی مخالفت کا جو نتیجہ و مولود ہے وہ ایک ہو جائے +

کرہ زمین کے حصے اور قومین فاصلون بعدون کے حائل ہونیسے آپس مین جُدا جُدا مین مگر زمانہ حال کے ایجادات و اختراعات ان فاصلون بعدون کو مٹاتے جاتے ہین اور بآسانی اُن کو طے

پرنس البرٹ کی تقریر

کرتے ہین. کل قومون کی زبانین معلوم ہوگئی ہین۔ اُنکی تحصیل کے اسباب ہرشخص کو بہ آسانی میسر ہوسکتے ہین۔ خیالات کی تیز روی برقی قوت کرا رہی ہو۔ سوائے اسکے یہ بات اور ہو کہ سائنس واِنڈسٹری ومحنت پروازی وآرٹ کی سب فروع مین تقسیم محنت کا اُصول اعظم وسعت پارہا ہو اور وہ نہی سویلیزیشن (شائستگی وتہذیب) کا محرک اعظم ہے ؛

پہلے زمانہ مین ذہین وطباع وعالم اپنی ذہانت وفطانت کو خرچ کرکے کوئی علمی بات نکالتے تھے ۔ اسکی اشاعت واعلان مین ایسا بخل کرتے تھے کہ وہ ایجاد چند ہی آدمیون کے سینہ مین دفینہ رہتا تھا ۔ اور اسکی نکات پر خاص ہی آدمی بحث کرسکتے تھے ۔ غرض پہلے زمانہ مین ایجادات واختراعات کے مخفی رکھنے مین بڑا اہتمام کیا جاتا تھا ۔ اب اُسکے برخلاف زمانہ حال مین اِدہر ایک ایجاد وانکشاف ہُوا اِسکے ساتھ ہی اُدہر اِس کا اعلان ہُوا ۔ اور لوگ اِسکے ترقی دینے کی طرف متوجہ ہوئے ۔ قومون مین باہم وہ رقابت ہوتی ہے کہ ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ مین ہی اِس ایجاد کے ترقی دینے مین اور قومون پر سبقت لیجاؤن اور فوقیت حاصل کرون ۔ اِس آپس کے مقابلہ اور رقابت سے اِس ایجاد کی ترقی ہوجاتی ہو ۔ زمین کے کل اقطاع کا پیداوار ہمارے سامنے موجود ہو ۔ ہم کو صرف یہ فیصلہ کرنا ہو کہ اِن پیداوارون مین کونسا بہتر ہے اور ہماری مطلب برآری کے لیئے ارزان ہو اور اپنے سرمایہ سے اور اورون کے مقابلہ ورقابت سے اِس پیداوار کے قوائے کو کیونکر بڑھا سکتے ہین ؛

دنیا مین انسان جس قدر مقدس ومعظم بلاغ کے لیئے پیدا ہوا ہو اب اسکو کامل طور پر پُورا کرتا جاتا ہے ۔ عقل آلہی کی تصویر عقل انسانی اسلیئے بنائی گئی ہے کہ وہ اُن قوانین آلہی کا انکشاف کرے جنکے موافق خدائے تعالی اپنی مخلوق پر حکمرانی کررہا ہے اور اُن قوانین ہی کو اپنے عمل کا علَم بناکے نیچر کو اپنے مقاصد ومطالب کے لیئے فتح کرے اور اپنے تئین ایک آلہٗ آلہی بنادے ؛

قوت ۔ حرکت ۔ تغیر کے قوانین کو سائنس منکشف کرتا ہو اور صناعی اُن قوانین کو اُس مادے پر استعمال کرتی ہے جو زمین ہمکو با فراط دیتی ہو ۔ پھر اِس صناعی مین آرٹ ہمکو حسانت وہمقرینگی کے عرفانی قوانین سکھاتا ہو اور اُنکے موافق ہماری پیداوار کی صورتین بناتا ہے ؛

جنرل مین ۔ ۱۸۵۱ء کی یہ نمایش ایک سچا معیار اور زندہ تصویر اِس استعداد وقابلیت انسانی کی ہم کو دیگی جو اِس مشکل کار عظیم مین بروئے کار باہر ظاہر ہوگی وہ ایک ایجاد ایسا ہوگا کہ جس سے

کل قومین اپنی سعی و کوشش کے لیئے ہدایت پائین گی ✦

مجھے پوری امید ہے کہ جب اس نمایش مین مجموعہ اشیا ناظرین دیکھینگے تو انکے دلون مین اول خدا تعالیٰ کے شکر بجا لانے کا خیال پیدا ہوگا۔ جس نے یہ عمدہ عمدہ نعمتین انکو عنایت کی ہین پھر یہ خیال پیدا ہوگا کہ ان نعمتون کا حاصل ہونا ہماری اپنی ایک دوسرے کی معاونت پر موقوف ہے خاص اشخاص کی نہین بلکہ روئے زمین کی کل قومون کی مصالحت و محنت و مستعدی کے سبب یہ نعمتین حاصل ہوتی ہین ✦

سامعین نے اس اسپیچ کی ایسی واہ واکی کہ پرنس کی ہمت کو ایسی تقویت ہوئی کہ وہ نمایش کی بے انتہا مشکلات کے سہل کرنے مین ہمہ تن مصروف ہوگیا۔ اور اپنی اسپیچ کے آخر مین یہ فرمایا کہ مین اس نمایش کو ایسی وسعت دونگا جس کا اندازہ بالفعل مین نہین کر سکتا ✦

سامعین جن مین قلمرو کے تمام میونسپیلٹیون کے قائم مقام موجود تھے۔ وہ اس ارادے کو اپنے ساتھ لیگئے کہ نمایش کے لیئے اہتمام مین گرم جوشی کرینگے۔ سر روبرٹ پیل نے اپنی اسپیچ مین کہا کہ اے سامعین آپ اس یقین کو اپنے ساتھ لیجاوگے کہ یہ عمدہ کام جسکے حوالے انگلستان کی عزت و خصلت کیگئی ہے ناکام نہین ہوگا۔ اُسکے سامنے جو مشکل و مزاحمت پیش آئے گی۔ اُس کو انگریزی کی مستعدی و بلند مردی پرے ہٹائے گی ✦

پرنس پر مبارک باد کی بوچھاڑ پڑنے لگی۔ اُنکو اپنی اس تعریف و فصاحت و بلاغت سے ایسی خوشی نہین حاصل ہوئی جیسے کہ اس بات سے ہوئی کہ لوگون نے اُن کی نمایش کی تدبیر کو اپنے دلمین جگہ دی۔ اخبارون مین پرنس کی بڑی تعریفین لکھی گیئن۔ ۳۰۔ مارچ کو شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ نے فخریہ یہ خط لکھا کہ جیسا میرا دل چاہتا تھا کہ لوگون کے دلون مین پرنس کی الفت و محبت پیدا ہو وہ آپ پیدا ہوگئی ہے۔ پرنس کے دل و دماغ مین وہ قابلیتین ہین کہ کسی شخص مین شاذ و نادر ہی ہوتی ہین جتنا لوگون کو اُنپر علم ہوتا گیا۔ اتنی ہی اُنکی قدر و منزلت بڑھتی گئی۔ لوگون کو اُنکی خوبیون کو دیکھ دیکھ کر جرأت ہوتی تھی کہ کیسی اُن مین قوت و جودت اور اُنکی طبیعت مین انکسار ہے کیسی ہمیشہ وہ اورون کی بہتر بھلائی کرنیکے درپے ہوتے ہین۔ ایسی ہی زندگی سب زندگیون سے زیادہ خوش حال ہے۔ وہ شخص اُمید ہوتا ہے جو اُس چیز کے لیئے کڑھتا ہے جو اسکو حاصل نہین ہوسکتی اور سب سے زیادہ خوش

کرنے والی چیز کی تلاش مین لگا ہوا کرتا ہے۔

۲۷۔ اپریل کو ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب کو یہ خط لکھا کہ حقیقت مین پرنس اورون کی بھلائی کے لیئے عجیب و غریب کام کرتا ہے مجھے اُن کے زیادہ کام کرنیسے ہمیشہ اُن کے بیمار ہوجانے کا اندیشہ لگا رہتا ہی۔ وہ موسم سرما و خزان مین علیل رہے خدا کا شکر ہی کہ اب وہ بالکل تندرست ہین۔

دماغی محنت سے جو جسمانی علالت ہوتی ہے وہ علالت پرنس کو تھی۔ ایسی علالت کا بڑا علاج یہ ہی کہ کام مین کامیابی کی خوشی ہو۔ سو پرنس کو نمایش کے خاص و عام پسند ہونیسے حاصل ہوئی جس کی مسرت نے اُنکی علالت کو دور کر دیا۔

پارلیمنٹ کے شکست ہو جانیسے ملکہ معظمہ و اعلحضرت پرنس کو کچھ تعطیل ملی۔ اُنہون نے ونڈسر مین آنکر آرام لیا۔ لنڈن مین تو پرنس کو ایک گھنٹہ کی بھی فرصت نہ ملتی تھی۔ اِس قصبہ مین آنیسے اور اُسکے کام کرنیسے اُنکی روح و روان تازہ و توانا ہو جاتی تھی۔ یہ امر حضرت علیا کے اِس فقرے سے جو اُنہون نے سٹوک میر کو لکھا ہی۔ ظاہر ہوتا ہے کہ مین اپنی خیر و عافیت لکھنے سے خوش ہوتی ہون کہ خدا کا شکر ہی میرا پیارا شوہر اب اپنے تئین آرام دیتا ہے اور اُسکو خود اپنے اوپر حیرت ہوتی ہی کہ اسکا دل کام کرنیکی طرف کیون نہین رغبت کرتا۔ اِس بات سے میرا ڈاکٹر کلارک بڑا خوش ہی۔ دماغ کو آرام ملنا قطعاً ضرور ہے تاکہ پھر کام کرنیکے لیئے تازگی و توانائی آجائے اِس خیال سے کہ مبادا پرنس کے قوائے دماغی مضمحل ہو جائین جس سے میری جان بے چین ہو جاتی ہے۔ مین باہر بہت پھرا کرتی ہون۔

حضرت علیا یہان اسلیئے تشریف لائی تھین کہ اُنکے شوہر کو کثرت سے کام کرنے سے فرصت ملے اور وہ آرام کرین سو لنڈن کی نسبت یہان پرنس نے کچھ آرام لیا۔ مگر ان کا دماغ کب معطل بیٹھ سکتا تھا۔ یہان اُنہون نے اپنے لیئے یہ کام نکال لیا کہ یہان کی موریون اور بدررؤن کا ایسا بندوبست کرین کہ جس سے خلائق کو فائدہ پہنچے۔ پرنس نے سٹوک میر کو لکھا کہ مین نے یہ بڑی تحقیقات کی ہے کہ موریونکی غلاظت کیونکر زراعت کی کھات بن سکتی ہے اور شہرون سے پانی کا نکاس کیونکر ہونا چاہیئے انگلستان مین یہ کام مہتم بالشان ہو گیا ہے۔ اسکے لیئے جتنی پہلے تدبیرین سوچی گئی ہین ان مین لاکھون روپیون کا خرچ ہے مگر مین نے جو تدبیر نکالی ہی اُسمین کوڑی کا خرچ نہین۔ میری تدبیر یہ ہی کہ خاص

توسط و آلات سے موریون کا پانی فلٹر یعنے چھن کر نیچے سے اوپر جاوے اور تلچھٹ نیچے رہجائے۔ اور اس نتھرے ہوئے پانی سے کھیتون مین آبپاشی کیجائے۔ جہان زمین ڈھلوان زیادہ ہی جیسے کہ اوسبورن مین وہان اس حکمت سے آبپاشی بہت ارزان ہوسکتی ہی۔ اور اُسکا ماحصل زیادہ ہوسکتا ہی اس کارروائی کے لیئے ایک ضروری شرط زمین کا ڈھلوان ہونا تھا جو اکثر قصبات مین نہین ہوتا۔ اسلیئے پرنس اپنی اس تدبیر مین کامیاب نہین ہُوا +

ڈیوک ولنگٹن کمانڈر انچیف سپاہ تھے۔ اُنھون نے فرمایا کہ جب تک مین زندہ دل اور قوی تھا۔ اس عہدہ کے کامون کو سرانجام دیتا تھا۔ اب یہ بہتر معلوم دیتا ہے کہ کوئی میرا قایم مقام مقرر کیا جائے۔ میری ذات کے لیئے یہ ایک خاص مستثنٰے صورت تھی کہ باوجودیکہ مین رعیت مین سے تھا مجھے یہ عہدہ مل گیا۔ ورنہ یہ عہدہ بادشاہ کو یا اُس شخص کو جو تخت سے قریب ہو ملنا چاہیئے۔ انگریزون کو کچھ حسد تھا کہ یہ منصب عالی رعیت مین سے کسی شخص کو ملجائے۔ لیکن بادشاہ تو عورت تھی اس لیئے ناممکن تہا کہ یہ عہدہ اُسکے حوالہ کیا جائے۔ بس ڈیوک نے وفعتہً یہ تجویز پیش کی کہ پرنس البرٹ کے لیئے اس عہدہ کے پانیکے واسطے انتظام کیا جائے۔ حضرت علیا کو اس بات کا کچھ خیال نہ تھا وہ یکایک اس بات کو سنکر متحیر ہوگئین۔ باوجودیکہ ایسے عہدۂ جلیل القدر کا ملنا جو انون کی عین تمنا ہوتی ہے مگر پرنس نے اس عہدے کے قبول کرنے کیلیئے یہ عذر پیش کیا کہ مین سپاہ کے کام سے ناواقف ہون۔ اِسمین مجھے کچھ تجربہ نہین ہی۔ اس عذر کے جواب مین ڈیوک نے فرمایا کہ مین آپکے ماتحت ایک چیف اوف سٹاف مقرر کرون گا۔ جو بڑا آزمودہ کار جرنیل ہوگا۔ اس بات کو ملکہ معظمہ نے ناپسند کیا۔ جسکا غالبًا یہ سبب تھا کہ وہ اپنے خاوند کی خصلت وعادت سے بہ نسبت ڈیوک کے زیادہ واقف تھین۔ وہ یہ خوب جانتی تھین کہ پرنس جب اس عہدہ کو منظور فرمائین گے تو اسکے سارے کامون کے کرنے کو اپنے اوپر فرض سمجھین گے اور خود اُنکو کرینگے۔ برائے نام عہدہ کو عزت کے لیئے نہین قبول کرینگے۔ اور اپنا کام کسی اور سے کرانا پسند نہین کرینگے اور جیسے کہ اُنھون نے کیمبرج یونیورسٹی مین چنسلر مقرر ہوکر اسمین ایک تبدل اور تغیر عظیم پیدا کیا۔ وہ سپاہ مین بھی کمانڈر انچیف مقرر ہوکر تغیر پیدا کرینگے۔ اسمین ناتجربہ کاری کا عذر قابل التفات اس سبب سے نہین ہُوا کہ اُنکی دماغی قوت ایسی عجیب وغریب تھی کہ وہ اس عہدے کے کام کو کسی دوسرے تجربہ کار اور آزمودہ کار سے کم نہین کرتے

ڈیوک ولنگٹن کا پرنس البرٹ کے لیئے عہدہ کمانڈر انچیف کا پیش کرنا

مگر اس عہدے کے اختیار کرنیسے اُنکو اپنے سارے کام چھوڑنے پڑتے - سوریون کے پانی پر کیمیاوی اعمال سے ایسی ایک بات کا منکشف کرنا چھوڑنا پڑے گا جس سے فائدہ عام اور رفاہ انام اور اُن کو حیات دوام حاصل ہو - ملکہ معظمہ کی سکرٹری کے کام جو وہ کرتے ہین اُنکو ترک کرنے پڑین گے - یہ نا ممکن ہی کہ کوئی دوسرا سکرٹری کاروبار سلطنت مین ملکہ معظمہ کی معاونت کرنے والا اُنکے برابر ملے مگر کمانڈر انچیف ہونے کیلیئے ایسے لایق آدمی ملسکتے ہین کہ وہ ان سے بہتر تو نہین مگر برابر کام کرسکین - دو دن بعد ڈیوک نے پرنس کو یہ خط لکھا - میرے پیارے ڈیوک - آپنے جو میرے کمانڈر انچیف ہونیکی تجویز فرمائی ہے اُسپر ملکہ معظمہ نے اور مین نے سب طرح کی غور و خوض کی کہ ان دو باتون مین سے کون سی بات میرے حق مین مصلحت و مفید ہوگی کہ سپاہ کی حکمرانی کو قبول کرون یا اس سے انکار کرون - تو آخر کو مین نے یہ نتیجہ نکالا کہ مین اس امر کا فیصلہ محض اس خیال پر نظر کرکے کرون کہ میرا منصب جو ملکہ کے شوہر ہونے کا ہے - اس کے اداے فرایض مین اس عہدہ کے قبول کرنیسے کوئی حرج واقعہ ہوگا یا کوئی اعانت ہوگی +

میرا خاص منصب نہایت نازک ہی - جب کوئی عورت بادشاہ ہوتی ہی تو اسکی ذات خاص کے لیئے بہ نسبت مرد بادشاہ کے بہت سے نقص و خسارے ہوتے ہین لیکن اگر اسکی شادی ایسے شوہر سے ہوجائے جو اپنے فرایض کو سمجھتا ہو اور اُنکو ادا کرتا ہو تو عورت بادشاہ کے نقصانون اور خسارون کا معاوضہ ایسے بہت سے فائدون سے ہوجاتا ہی کہ وہ عورت بادشاہ مرد بادشاہون سے بھی زیادہ قوی ہوجاتی ہے - لیکن اس بات کے لیئے یہ ضرور ہے کہ شوہر اپنی ذات کو بی بی کی ذات مین مستغرق کردے **شعر** من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی کا معاملہ ہو شوہر اپنی ذات کے لیئے کسی اقتدار اور اختیار کا مدعی نہو - ساری مفسدہ انگیز باتون سے درکنار رہے - پبلک کے روبرو کوئی جداگانہ جواب وہی اپنے ذمے پر نہ لے اور اپنے منصب کے سارے کامون کو بی بی کے منصب کے کامون کا ایک حصہ بنادے - عورت ہونیکے سبب سے جو بالطبع بادشاہی کامون مین کسر رہتی ہو اُسکو پورا کرے - بعض اوقات جو مشکل معاملات قومون کے باہمی تعلقات کے اور پولٹیکل یا سوشیل مقدمات خاص اپنی ذات کے دشوار اور مشکل پیش آجائین اور اُنکے حق ادا کرنے مین دشواریان پیش ہون تو اُنکے اندر وہ ہر وقت علی الاتصال اعانت و امداد کرے - ملکہ کا

شوہر بالطبع کنبہ کا سرپرست اور گھر کا منتظم اور ذاتی معاملات کا مہتمم اور پولیٹیکل باتون مین اس کا مشیر ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کے افسرون کے ساتھ مراسلت کا مددگار رہتا ہے۔ علم ہی بی کا پرائیویٹ سکرٹری اور مستقل منسٹر (وزیر) ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ میرے ان کامون کے ساتھ کہان تک یہ مناسب و موزون ہے کہ اس عہدہ جلیل القدر کی جواب دہیون کو اپنے ذمے پر مین لون اور اسکا مدبر اور منتظم بنون۔ اور ملکہ کا اگزیکٹو افسر بنکر انکے احکام کی تعمیل کرون۔ مین اپنے دل مین یقین واثق رکھتا ہون کہ جب مین اس عہدے کی جواب دہی اپنے ذمے لونگا تو اسکا کام اورون کے حوالے نہین کرونگا بلکہ اپنا عین فرض یہ جانون گا کہ اسکے سارے کامون کی خود نگرانی کرون۔ اگر مین اپنے فرایض خدمت کو اس نہج سے بھی ادا کرونگا تو بھی مین جانتا ہون کہ مین اس عہدے کے کام مین ناتجربہ کار ہون ایک لایق جنرل افسر اس عہدہ کے کامون کو مجھ سے بہتر کرے گا۔ اور مین ان فرایض کے ادا کرنے سے محروم ہوجاون گا۔ جو ملکہ کی بہبودی کے لیئے کرتا ہون اور انکو میرے سوا کوئی اور شخص نہین ادا کرسکتا۔ پس ان وجوہ سے اس عہدہ جلیل کے قبول کرنیسے معذور ہون گا گو وہ میرے لیئے ترغیب عظیم ہے *

ایک اور بات ہے جو میرے دل پر ایسا زبردست اثر کرتی ہے کہ کسی اور شخص پر نہین کرتی کہ برٹش کونسٹی ٹیوشن کا منشا یہ ہے کہ سپاہ پر بادشاہ حکمرانی کرتا ہے۔ اور اب تک اسی طرح عمل ہوا ہے مگر اب بادشاہ ایک لیڈی ہے وہ سپاہ پر اپنے حکمتون کو اس طرح نہین چلا سکتی جس طرح بادشاہ کو چلانا چاہیئے۔ اور کمانڈر انچیف کی وہ امداد نہین کرسکتی جس کی ضرورت سپہ سالار کو معمولی حالتون مین ہوتی ہے۔ بس اسوجہ سے مجھے ہی ملکہ کیطرف سے حکمرانی کے کامون کا کرنا میرا زائد اور خاص فرض ہوگا اور سپاہ کے معاملات پر خاص توجہ کرنی اور انکی بڑی احتیاط سے خبرداری کرنی پڑیگی جب تک جناب کمانڈر انچیف مین بادشاہ کی طرف سے آپکو اعانت کی ضرورت نہین ہے بلکہ جناب کی طرف سے بادشاہ کو اعانت کی ضرورت اس سبب سے ہوتی ہے کہ عوام کی رائے پر جو جناب کا منصب طاقت رکھتا ہے وہ کسی اور کا منصب نہین رکھ سکتا اگر مین آپکے قدمون پر چل کر سپاہ کے معاملات پر غلبہ و قدرت رکھنا چاہون تو وہ ایک تکبر مضحکہ کے قابل ہوگا *

ڈیوک نے پرنس کے دلائل کو خوب جانچا اور اس باب مین لارڈ رسل سے بھی خط و کتابت کی اور آخر

یہ امر طے ہُوا کہ پرنس کا منصب ایسا ہے کہ اِس عہدہ کا نا منظور کرنا بہتر ہے *

یکم مئی ۱۸۵۰ء کو حضرت علیا کا تیسرا بیٹا اور ساتوان بچہ پیدا ہُوا۔ اِس دن ڈیوک ولنگٹن کی سالگرہ تھی۔ اِسلیئے اِس مولود مسعود کا نام ڈیوک کے نام پر آرتھر رکھا گیا۔ جس سے ہمیشہ یہ بات یادگار رہے کہ حضرت علیا و عالیجناب کو ڈیوک سے دلی محبت و مودت تھی اور اُنکے دلمین ڈیوک کی قدر و منزلت ہی۔ حضرت علیا نے سٹوک میر کو لکھا کہ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ میرے ہان بیٹا جسکی بڑی تمنا تھی اُسدن پیدا ہوا ہے کہ ڈیوک ولنگٹن کی اکیاسیوین سالگرہ تھی اِس لیئے اِسکا نام ڈیوک کے نام پر آرتھر رکھا گیا اور باپ کا نام اِسپر اور اضافہ کیا گیا *

۲۲۔ جون کو اِس شہزادے کو اصطباغ دیا گیا۔ اور اِس کا نام آرتھر ولیم پیٹرک البرٹ رکھا گیا *

پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو خط لکھا کہ مین آپ کو پوتے کے پیدا ہونیکی مبارکباد دیتا ہون وہ میرا ساتوان بچہ ہی۔ رات کو مان بے چین رہی۔ سوا آٹھ بجے دن کی روشنی مین بچہ نے اپنی آنکھین کھولین۔ بہن بھائیون نے بھائی کے پیدا ہونے کی بڑی خوشی منائی۔ اور وہ آپس مین کہنے لگے کہ اب ہم ہفتہ کے دنون کی تعداد کے برابر سات ہوگئے۔ اب ہم اپنے مین سے اتوار کس کو کہین۔ آپس کی محبت و الفت کے سبب سے سب سے چھوٹے بھائی کو اتوار قرار دیا *

حضرت علیا پر اب تک نو حملے کیئے۔ پاجی۔ رذیل آدمیون نے کیئے تھے مگر اب کی دفعہ لفٹنٹ پیٹ نے حملہ کیا۔ جس کا خاندان شریف تھا اور پانچ برس تک وہ سپاہ مین افسر رہ چکا تھا حضرت علیا کے چچا ڈیوک کیمبرج سخت علیل تھے۔ اُنکے گھر پر عیادت کے لیئے حضرت علیا تشریف لیگئی تھین وہان سے واپس آتی تھین کہ لفٹنٹ پیٹ نے اُنکے چہرے پر ایک چھڑی زور سے ماری جسکو کلاہ نے روکا مگر پیشانی زخمی ہوئی۔ یہ زخم ایسا خفیف تھا کہ وہ رات کو اوپیرا مین ملکہ معظمہ کے جانے کا مزاحم نہ ہُوا۔ جسوقت وہ اوپیرا مین تشریف لائین تو بڑی گرمجوشی سے چیئرز دیئے گئے۔ اور ملکہ کو خدا سلامت رکھے کا گیت گایا گیا۔ اِس صدمہ کا حال سٹوک میر کو عالیجناب یہ لکھتے ہین کہ پیارے سٹوک میر۔ مجھے ایک منٹ کی فرصت ملی ہے جس مین آپ کو یہ خط لکھتا ہون۔ خدا کا شکر ہی کہ وکٹوریا اچھی ہین۔ اگرچہ اُنکی پیشانی پر کل سخت چوٹ لگی۔ جسکے سبب سے اُنکو ضعف ہی۔ مجرم وہ بانکا ترچھا آدمی ہے جو پارک مین اکثر

پرنس آرتھر کی پیدائش

لفٹنٹ پیٹ کا حملہ

اپنی خوش لباسی کو دکھایا کرتا تھا اُسکو آپنے بھی دیکھا ہوگا - وہ اپنی اِس حرکت بیجا کے سبب بتلائے
مین خاموش ہو- مگر اپنے اِس کام سے غمزدہ ہو - ایسے کام کے کرنیسے کوئی آدمی خوش نہین ہوا کرتا ہو
عدالت مین مجرم کے لیئے معمولی عذر دیوانگی پیش ہوا - مگر جیوری نے اُسکو مانا نہین - اُس کو
۷ برس کی قید اور جلا وطنی کی سزا ہوئی ؁

اوسبورن کی دلکشا ہوا نے پرنس البرٹ کو تازہ و توانا کردیا - یہان وہ اپنے کامون کو ترقی
دیتے رہے - ارضی کی درستی کرتے رہے - موریون کے آلہ کا تجربہ کرتے رہے - فارم کے مکان تیار
کرتے رہے - ۲۳ - مئی کو اپنی سوتیلی مان کو اُنہون نے یہ خط لکھا کہ جزیرے مین اپنے گھر کے اندر ہم
موسم گرما کی گرمی سے مسرور ہوتے ہین - بچے تیتریان پکڑتے ہین - بچون کی مان درختون کے نیچے
بیٹھتی ہین - مین خوشگوار پانی پیتا ہون - پھوپھی صاحبہ ڈچس کنٹ اور شہزادہ چارلس یہان آئے
ہوئے ہین - دو ہفتے ہمارے ساتھ ٹھیرینگے - پھر ہم لنڈن جائینگے - جہان اِس موسم کی مسرت و انبساط
کی کسر نکلے گی - خدا ہم گنہگارون پر اپنا رحم کرے ؁

حضرت علیا لنڈن مین تشریف لائین تو علاوہ یہان کے موسم کی بے لطفی کے اور افکار
نے بھی اُنکو آنکر گھیر لیا ؁

حضرت علیا اور پرنس البرٹ کو جہان اور افکار ستاتے تھے - اُن مین سب سے زیادہ یہ مشکل
دلخراش کرتی تھی کہ اخبارون اور بعض رئیسون نے نمایش کے باب مین یہ رخنہ ڈالا کہ پارلیمنٹ کو دبایا
کہ وہ نمایش گاہ بننے کے لیئے ہائیڈ پارک مین جگہ نہ دے - اِس معاملہ کی صورت ایسی خوفناک ہوگئی تھی
کہ نمایش کے کمشنرون کو سوائے اسکے کوئی چارہ ہی نہ تھا کہ وہ نمایش سے بالکل ہاتھ اُٹھائین - پرنس
البرٹ کو ملکہ کے زخمی ہونے کا غم تھا کہ اُسپر ایک اور رنج کا یہ اضافہ ہوا کہ سر روبرٹ پیل نے اِس
جہان فانی سے عالم جاودانی مین کوچ کیا - پیل اور پرنس البرٹ دونون آرٹ - لٹریچر - اخلاق اور
پولیٹکل مین بالطبع ہم مذاق - ہم خیال - ہم رائے تھے - پرنس البرٹ نے بیرن سٹوک میر کو ۳ - جولائی
کو یہ اندوہناک خط قصبہ بکنگھم سے لکھا ہے ؁

پیارے سٹوک میر - آپ ہمارے دوست پیل کے مرنیکے رنج و ماتم مین شریک اعظم ہونگے آپ خوب
جانتے ہین کہ مجھہ مین اور پیل مین کیسی یگانگت اور محبت و مودت تھی - آخر رات کو ساڑھے گیارہ بجے

حضرت علیا کا لنڈن مین رونق افروز ہونا

سر روبرٹ پیل اور پرنس البرٹ

موت کی نیند مین اُسکی آنکھین بند ہوگئین۔ آپنے سنا ہوگا کہ ہفتہ کے دن ساڑھے گیارہ بجے ہمارے مکان کے باغ کے محاذی دیوار کے پیچھے وہ گھوڑے پر سے گرا۔ ہنس اور شانے کی ہڈیان ٹوٹین بہت اذیت اُٹھائی۔ بخار چڑھ آیا بدن کا بند بند ہل گیا۔ اس صدمے سے چند گھنٹے پہلے وہ نمایش کی کمیشن مین ہم سے باتین کرتا تھا۔ ہائیڈ پارک کی زمین کے ملنے مین جو مشکلات پیش آرہی تھین اُن کے سہل کرنے کی صلاح ومشورت بتا رہا تھا۔ اس نمایش کے باب مین وہ میرا قوت بازو تھا اسکے مرنیکے سبب سے میرا دل یہ چاہتا ہے کہ نمایش کے لیئے اگر ہائیڈ پارک مین زمین نہ ملے تو اپنے اس ارادے کا اعلان کردون کہ مین نمایش سوائے ہائیڈ پارک کی زمین کے کہین اور نہین کرنی چاہتا۔ افسوس ہے کہ وہ ہمارا دوست کہ ہماری مشکلون کا عقدہ کشا تھا دنیا سے چل بسا۔

۴ جولائی ۱۸۵۰ء کو قصر بکنگھم سے اپنی سوتیلی مان کو پرنس یہ خط لکھتے ہین کہ آپ جب سے ہمارے پاس سے تشریف لے گئی ہین۔ ہم پر صدمے پر صدمے واقع ہورہے ہین۔ ہم سے پیل کو موت چھین کرلے گئی۔ وہ سب سے زیادہ نیک مرد۔ دوست صادق۔ سلطنت کا استوار رکن اپنے زمانہ کا مدبر اعظم تھا۔ آپ خوب جانتی ہین کہ اسکے مرنیسے ہم پر کیا بُری بیتی ہوگی۔ ڈیوک کیمبرج بھی ایسے سخت بیمار ہین کہ اُنکے تندرست ہونیکی امید نہین اُن مین طاقت باقی نہین رہی۔ اس سے زیادہ اور تکلیف یہ ہے کہ اخبار ٹائمس کی ہدایت سے کل پبلک نے میری اور میری نمایش گاہ کے بنانے کی مخالفت پر کمر باندھی ہے کہ ہائیڈ پارک مین نمایش گاہ نہ بننے دین۔ کامنس ہوس مین اس باب مین اختلاف ہے۔ ہمارے بڑے حمایتی پیل تو رہے نہین کہ اُنکا رعب داب ہمارا حامی ہوتا۔ اب ہمارا کوئی مددگار ایسا نہین ہے کہ جس کے رعب داب سے ہماری دادرسی ہو اور معقول دلائل کی شنوائی ہو۔ اگر ہم کو شکست ہوگئی تو مین نمایش کے منصوبے کو ترک کردونگا۔

کوئین اور پرنس دونون اس تجربہ عامہ کا حصہ لے رہے تھے کہ جب آلام آتے ہین تو خاموش جاسوسون کی طرح تنہا نہین آتے ہین بلکہ اپنی پلٹنین ساتھ لاتے ہین۔

خبرین آئین کہ ملکہ بلجیم (پرنس کی سگی چچی اور ملکہ کی سگی ممانی) سخت علیل ہین۔ چند روز کے بعد ڈیوک کیمبرج کا جو ملکہ کے سگے چچا تھے انتقال ہُوا۔ اس حادثہ غمناک کا حال پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو یہ لکھا ہے۔ ہمپر روز روز نئے نئے رنج وغم آتے رہتے ہین۔ کل شام کو ڈیوک کیمبرج کا چراغ حیات

گل ہوا۔ جس کے سبب ہمارا کنبہ رنج و الم مین ڈوب گیا۔ ڈیوک کے بیٹے پانچ گھنٹے کے بجائے مرنیسے آئے۔ باپ کو آنکر سرد دیکھا آج ہم اُن بیٹون کے ساتھ میت کی زیارت کو گئے۔ اِس بڑی کہن سال کی قوت جسمانی تین ہفتے کے بخار نے بالکل زائل کردی۔ آسانی سے اُن کا دم نکل گیا آج سر روبرٹ پیل دفن ہوئے۔ جو اُنکے مرنیکا رنج و قلق سارے ملک کو ہے۔ وہ بیان نہین ہو سکتا ہمارا دوست صادق و مشیر مؤتمن قوت بازوئے سلطنت بہادر محافظ مملکت۔ ملک کے لیئے فیاض و بینظیر وزیر اعظم دنیا سے اُٹھ گیا۔

۹- جولائی قصر بکنگھم۔

اُسی دن حضرت علیانے بادشاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ آج پیل دفن ہوا۔ اُسکی موت کا رنج دلخراش ہے سارا ملک اُسکے لیئے ایسا ماتم کر رہا ہے جیسے کہ کوئی اپنے باپکے مرنے کا ماتم کرتا ہے۔ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کیا مرا۔ میرا ایک ذاتی دوست مرگیا۔ جسوقت سے اُسکی زیست کی حالت خطرناک ہوئی تو اُسکے دروازون پر ایک خلق کا ہجوم رہتا تھا۔ جسکے روبرو ایک پولیس کا آدمی وہ حال سُنا دیتا تھا جو ڈاکٹر مرض کا حال لکھتا۔ جب اُس کے دوست اُسکے گھر سے واپس آتے تھے تو اُن کے چہرے فق و غمزدہ ہوتے تھے جو لوگون کے دلون پر صدمہ پہنچ رہا تھا۔ وہ انکا اپنا ہی دل خوب جانتا تھا سب جماعتون کے دلون پر ایک غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ تاریخ کی طرح بائی اور گریفی مین بھی تکریر ہوتی ہی جو ٹی سے طس بنے ایگری کو لائی نسبت لکھا ہو وہی لفظ بہ لفظ زمانہ حال کے اِس مدبر کے مرنے پر صادق آتا تھا کہ اُسکی زندگانی کا ختم ہونا اُسکے کنبے کے لیئے بڑا عمیق قلق ہے۔ اُسکے دوستون اور یگانون کے واسطے ایک رنج گرانبار ہے۔ بیگانون کے چہرے کا اُداس کرنے والا ہے۔ جن لوگون نے اُسکی صورت بھی کبھی نہین دیکھی وہ بھی غمزدہ ہین۔ جب وہ بستر بیماری پر پڑا تھا تو عوام الناس اور وہ لوگ جو پبلک واقعات سے کچھ سروکار نہین رکھتے اُسکے گھر کے گرد بھیڑ لگائے رہتے تھے کوئی کرچہ و بازار ایسا نہ تھا کہ اُسکی موت کا حال سُن کر خوش ہو یا وہ سُن کر اپنے راستہ پر چلا جائے اور اُسکا خیال نہ کرے۔

۸- جولائی کو پرنس البرٹ نے اپنے بھائی کو یہ خط لکھا ہے کہ ہم پیل کے غم کے مارے مرے جاتے ہین۔ اُسکی موت کا صدمہ جانکاہ ہمپر ایسا ہوا ہے کہ ہمارا دم گُھٹا جاتا ہے۔ سانس مشکل سے

باہر آتا ہے۔ اُسکا مرنا عموماً سارے یوروپ پر صدمۂ عظیم ہے اور خصوصاً انگلینڈ کے لیئے وہ بڑا ہولناک ہی۔ تاج شاہی اور ہماری ذات کے لیئے یہ ایسا حادثہ ہے جسکے نقصانون کا حساب نہین ہوسکتا ہو جسطرح اسکی جان گئی ہو وہ اور بھی ہماری جانگزائی کرتی ہے وہ دنیا مین کیا نہین رہا ہمارا پارلیمنٹ مین سہارا نہین رہا۔ اُس رائے کا اثر نہین رہا جو سلطنت کو سہارتا تھا۔ اب ہماری نمایش بھی لنڈن سے رخصت ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہو۔ کون سرویٹو پارٹی کا ایک گروہ جو قانون غلہ کی منسوخی کا مخالف تھا وہ پہلے ہی سے نمایش کے ہونے کا بھی مخالف تھا اور ریڈیکل بھی پہلے ہی بادشاہی مال (پارک) پر اپنا اختیار جماتے تھے۔ ٹائمس کے ایک سولسٹر (وکیل کا نائب) نے پارک کے قریب ایک مکان خرید لیا تھا وہ بھی نمایش پر طعن تشنیع کررہا تھا۔ آج پارلیمنٹ مین اس باب مین بحث ہوگی۔ پیل جو ہمارا حامی و مددگار تھا وہ زندہ نہین رہا۔ غالبًا ہم کو شکست ہوگی۔ اور ہمکو کل نمایش کا منصوبہ ترک کرنا پڑے گا۔ آپ دیکھتے ہین کہ ہم پھولون کی سیج پر نہین سوتے ہین خدا ہماری پشت پناہ ہو*

محل شاہی مین پیل کی موت کا ماتم اور سب جگہ سے زیادہ تھا ڈیوک ولنگٹن بھی اس موت پر زار زار روئے اس سے زیادہ اور کیا ماتم ہوسکتا ہے*

سر روبرٹ پیل کی موت نے پرنس البرٹ کی ہمت کو نمایش اعظم کے باب مین توڑ دیا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے ایک خط مین بیرن سٹوک میر کو لکھتی ہین کہ جس رات سے کہ ہمارا دوست پیل مرا ہی۔ میرے پیارے پرنس کو نیند اچھی طرح نہین آتی۔ بہت سویرے سے وہ جاگ اُٹھتا ہے یہ میرے لیئے ایک بڑی مصیبت ہے میرا طبیب ڈاکٹر کلارک کہتا ہو کہ یہ مرض دل کا ہو۔ غذا سے کچھ فائدہ اسکو نہ ہوگا۔ نمایش نے انکی جان پر وبا کا سا اثر کر رکھا ہی۔ پرنس اس کام کو ملک کی عزت کیلیئے کرنا چاہتا ہے۔ اگر خود غرض آدمیون کی چھوٹی سی بس کی گانٹھ کامیاب ہو گئی اور اُنسے نمایش کے لیئے وہ جگہ نہ ملنے دی جو تجویز ہوچکی ہے تو ملک کی عزت و شان مین بڑا بٹہ لگیگا۔ اُن آدمیون ہی کے باب مین سوچ بچار کرنیسے رات اُن کی نیند اُچاٹ ہوجاتی ہے۔ اُنکو بدخوابی کا مرض ہوگیا ہے۔ وہ سویرے سے جاگ جاتے ہین۔ ملکہ معظمہ کے ذاتی غمون پر ایک یہ غم اور بڑھ گیا تھا کہ پرنس اور نمایش کے کمشنرون پر پریس عجیب عجیب اعتراض کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ پارک مین نمایش گاہ کا بنانا لوگون کی نزہت گاہ اور سیرگاہ کا خاک مین ملانا ہے۔ اس سبب سے

نمایش اعظم

لوگون کو مخالفت پر آمادگی اور جرأت ہوتی تھی۔ اصل حال یہ تھا کہ ہائیڈ پارک کے ہمسایہ مین بہت سے متمول خاندان خود مطلبی آباد تھے۔ وہ یہ جانتے تھے کہ جب نمایش گاہ یہان بنے گی تو تماشائیون کا انبوہ کشیر ہماری ہوا اور ہمارے درمیان آئے گا جس سے ہمکو تکلیف ہوگی۔ اسلیئے وہ چاہتے تھے کہ نمایش گاہ جزیرہ ڈوگس مین بنے جہان غریب غربا آباد ہین یہ گروہ غرض پرست رعایا کا قایم مقام مکیو اعتراض کرنے لگا اور اپنی مخالفت کی نوبت یہان تک پہنچائی کہ پارلیمنٹ مین یہ معاملہ فیصلہ کے لیئے پیش ہوا جسکا فیصلہ اوپر بیان ہوچکا ہے کہ اُسنے پارک مین نمایش گاہ بنانے کو منظور کرلیا۔ نمایش کے لیئے ایک لاکھ پونڈ چندہ جو اُسکی لاگت کے لیئے کم از کم تجویز کیا تھا جمع نہوا۔ صرف دس ہزار پونڈ پر اسکا خاتمہ معلوم ہوتا تھا تو اخبارون کو اسکا مضحکہ اڑانے کیلئے بڑے بڑے مضامین سوجھے ایک پنچ کے کارٹونون (تصاویر) مین پرنس کو ایک دھکا چھوکرا بنایا اور اُسکے ہاتھ مین ٹوپی دی۔ اور ٹوپی کے اندر یہ عبارت لکھی کہ نمایش کو یاد کرو۔ اور اُسکے آگے اس مضمون کا شعر لکھا کہ بیچارے غریب شہزادے کی مشقت و محنت قابل رحم ہے وہ اپنی گرانبہا تدبیر کے لیئے تمہارے دروازے پر دریوزہ گری کر رہا ہی وہ اپنی بات پر جما ہوا ہی اُسکی کوشش مین کمی نہین کرتا تم اُسکی مدد کرو تمہارے سرمایہ کو تجارت بڑہا دیگی *

پرنس اس ٹھٹے بازیون سے بڑا خوش ہوتا تھا اس نے اس قسم کے تمام کارٹونون کو جمع کرکے نمایش مین دکھایا اور اپنی یادداشت مین انکو لگایا تاکہ وہ اس زمانہ اور اہل زمانہ کی خصائل و سیرت کو بتلائین۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی جدید منصوبہ تجویز ہوتا ہے تو اُسکی مخالفت مین بڑی سریلی آوازین اٹھتی ہین۔ ہائیڈ پارک مین نمایش گاہ کے بننے کی مخالفت سے انگریزون کے اس تعصب کے نشان پائے جاتے ہین جو وہ اجنبیون اور غیرون کے ساتھ رکھتے ہین مگر یہ تعصب جیسا کہ ۱۸۵۰ء مین بڑھا ہوا تھا ایسا اب اس زمانہ مین نہین ہے۔ کامنس ہوس مین کرنیل سب تھورپ کی زبان سے یہ کلمات نکلے کہ سلطنت کی پوری بربادی مین آزادی تجارت نے کوئی کسر باقی نہین رکھی تھی۔ جس سے ہماری تجارت کو اجنبی چرا کرلے گئے۔ اب اس نمایش عظیم کا خیال شیطان نے پیدا کیا ہی جس سے اجنبی ہماری عزت کو چرا کر لیجائینگے *

اب چندے کے مشکل کام کو یون آسان کیا کہ دو لاکھ پونڈ کا گارنٹی فنڈ اسلیئے کھولا کہ اگر نمایش مین کچھ نقصان ہو تو اُسکے بھردینے کا وہ ذمہ دار ہو۔ اُسکی ابتدا مین پٹو اور اُسکے شرکا نے ۵۰ ہزار پونڈ

اس فنڈس مین جمع کردیئے۔ اِسکے بعد تھوڑے دنون مین خاطرخواہ چندہ ہوگیا۔ جب نمایش کا حساب کتاب آخرکو ختم ہوا تو ڈھائی لاکھ پونڈ بعد منہائی خرچ کمشنرون کے پاس فاضل بچ رہے۔ اس سے وہ لوگ جو پرنس کے منصوبے پر خندہ زنی کرتے تھے۔ اپنے دلمین بڑے ذلیل ہوئے ✚

باب ہفتدہم

بادشاہ اور فورین منسٹر کے تعلقات و نمایش اعظم

ایک فورین اوفس ہوتاہی۔ جسکا افسر فورین منسٹر یا فورین سکرٹری کہلاتاہی جس کی معرفت غیر سلطنتون کے ساتھ کل معاملات ملکی طے پاتے ہین اور اُنکو مراسلات بھیجے جاتے ہین ان مراسلات پر جو غیر ملکون کو بھیجے جاتے تھے بہ نسبت اور معاملات ملکی کے حضرت علیا اور عالیجناب کی زیادہ توجہ رہتی تھی۔ فورین سکرٹری دول خارجیہ کو مراسلات بھیجا کرتا تھا اُسپر لازم تھا کہ وہ غیر ملکون کے ساتھ کسی پولیسی کے اختیار کرنےمین ملکہ معظمہ اور وزیر اعظم سے صلاح و مشورہ لے۔ وہ خود بغیر اس صلاح و مشورہ لینے کے کسی پولیسی کے اختیار کرنے کا مجاز نہ تھا۔ ہر پولیسی کی جواب دہی اول ملکہ معظمہ اور وزیر اعظم کے ذمے پر ہوتی ہے۔ اُن کے پاس اِن تمام مراسلات کی نقلین بھیجی جاتی ہین جو فورین اوفس مین آتے جاتے ہین۔ اِن دونون کے صلاح و مشورے سے ایک اُصول قرار پاتا تھا جسمین پھر کبھی کوئی تغیر نہین ہوتا۔ سوائے اسکے کہ وہ دونون خود ہی اِس مین کچھ تغیر نہ کرین ✚

بادشاہ سے زیادہ کوئی اور شخص اپنے ملک کی عزت و شان و شوکت و حشمت و عظمت و دولت امن و عافیت کا خواہان نہین ہوتا۔ بادشاہ اور اُسکا ملک فی ذات واحد ہوتے ہین جو ایک کی عزت ہی وہی دوسرے کی عزت ہی۔ وزیر خواہ کیسا ہی ملک کا خیرخواہ اور خیر اندیش ہو مگر وہ بادشاہ کے برابر ملک کی مستقل بہبودی کا پاس و لحاظ نہ کرے گا اور نہ بڑے عظیم واقعات کو بادشاہ کے برابر غور و نظر سے دیکھے گا۔ فرمانروا خاندانون کی پسند و ناپسند اور ڈپلومیٹک فتوح کے لیئے بلند ہمتی اور ڈپلومیٹک

شکستون سے تکلیف اُٹھائی اور پیارے پولیٹیکل مسائل یہ سب باتین کسی کونسٹی ٹیوشنل سلطنت یا بادشاہ کے دلمین اس قدر نہین ہوتین جیسی کہ انگلینڈ کے بادشاہ کے دلمین۔ اس کا مقدم خیال یہ ہی کہ سلطنت کو سلامت رکھے۔ اپنی سلطنت کی عزت وادب وعظمت کو بڑھائے اور بادشاہون اور اُنکی گورنمنٹون کے ساتھ حسن اخلاق اور نیک ارادت کرے اسوجہ سے بادشاہ کی خدمت بزرگ یہ ہوتی ہی کہ غیر ملکون کے ساتھ جو اس کے اپنے تعلقات ہوتے ہین اُنکو متواتر وہ بڑے غور اور خوض سے دیکھتا رہے اور اُسکے اپنے ملک کی جو پولیسی ہو اُسکے جزئیات کے کامون مین بھی گورنمنٹ کے صلاح ومشورہ پر چلتا رہے ✤

اسوقت مین یورپ مین ساری اور سلطنتین آفت زدہ ہوکر ڈگمگا رہی تہین۔ انگلینڈ نے اپنی نمایان پولیسی یہ اختیار کر رکھی تھی کہ کسی ملک کے معاملات مین مداخلت نہ کرے رسب سے الگ تھلگ دور بیٹھا رہے جب کوئی سلطنت صلاح ومشورہ کی اس سے استدعا کرے یا اسکے توسل وتوسط سے مصالحت کا خواستگار ہو تو اپنے رعب وداب واثر کے کام مین لانیکے لیئے تیار رہے کوئی ایسی بات نہ کرے کہ جس سے فساد کھڑا ہو یا اُسکی بے اعتباری ہو یا ایسی جھوٹی اُمیدین دلائے کہ جس مین اُسکو ناگزیر مایوس کرنا پڑے۔ اس بات کا چھپانا عبث ہی کہ گورنمنٹ کی اس پولیسی کی تعمیل لارڈ پامرسٹن ہمیشہ اس طرح سے اپنے کامون مین نہین کیا کرتے تھے کہ وہ اُنکے شرکار اور ملکہ معظمہ کے پسند خاطر ہون اُنکی کارروائی ناہموار وخشونت آمیز ہوتی تھی۔ اُنکے مراسلات کی زبان اتنی مصلحت خیز نہین ہوتی تھی جیسی کہ ملالت انگیز ونفرت آمیز۔ غیر گورنمنٹون سے ان کا برتاو ایسا تھا کہ جس سے وہ چونک پڑتی تھین۔ لارڈ پامرسٹون کے لایق فایق اور ملک کے نیک خواہ اور عالی ہمت اور روشن دماغ ہونے مین کسیکو کلام نہین مگر ان اوصاف کے ساتھ وہ اپنے عہدہ کے کامون کے انصرام مین خود پسند۔ خر دماغ۔ مغلوب الغضب تھے۔ اُنکے بہت سے مراسلات جب بادشاہون اور مدبران ملکی کی نظر گذرتے تھے تو اُنکے دلون مین بُرے اثر پیدا ہوتے تھے۔ وہ یہ نہین چاہتے تھے کہ اُنکے کام مین اُن کے شرکار مداخلت کرین لیو رہ امر فراموش کرتے تھے کہ اُن کی درشت بیانی اور غلط کاری کا خمیازہ اُن لوگون کو بھگتنا پڑتا تھا جن کی طرف وہ رجوع نہین کرتے تھے اور نہ اُنسے صلاح ومشورہ لینے کی پروا کرتے تھے۔ سنہ ۱۸۴۹ء کے آغاز مین حضرت علیا کو ضرور ہوا کہ وہ کونسٹی ٹیوشنل حکمے اس

قاعدے سے لارڈ پامرسٹون کو مطلع کرین کہ انکا عہدہ وزیر اعظم کے ماتحت ہی جو مراسلات میری منظوری کے لیئے پیش کیئے جائین اُن کا وزیر اعظم لارڈ جان رسل کے ہاتھون مین گزرنا ضروری اگر پامرسٹون اِن مراسلات مین کوئی بڑی تبدیلی کرنی چاہین تو اُس تبدیلی کو مع وجوہ بیان کرکے مجھ سے عرض کرین۔ لارڈ جان رسل نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ تمام مراسلات پر چاہیئے کہ خوب غور و خوض کیجائے لیکن جناب عالیہ کو کارروائی کی تسہیل کے لیئے چاہیئے کہ جب مراسلات کے مسودات پہنچین تو اُنکو جسقدر جلد ممکن ہووے واپس فرمائین ٭

لارڈ جان رسل کے خط کا جواب ملکہ معظمہ نے یہ لکھا کہ مین یہ چاہتی ہون کہ بعض اوقات جواب تک مجھپر یہ دباؤ ڈالا گیا ہے کہ مین چند منٹ مین جواب لکھدون وہ آیندہ مجھپر نہ ڈالا جائے لارڈ پامرسٹون کو ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ میرے لیئے بارہ یا چوبیس گھنٹہ کا وقت دیا جائے کہ جس مین مین آپ کی طرف رجوع کرسکون اور مراسلات کو بھی غور سے مطالعہ کرسکون۔ ایسی بہت تھوڑی مثالین ہونگی جس مین ایسے تھوڑے توقف سے حرج کار ہو ٭

لارڈ جان رسل نے اپنے خط مورخہ ۲۱۔ مارچ ۱۸۴۹ء کے ذریعہ سے لارڈ پامرسٹون کو ملکہ معظمہ کی تجویز مذکورہ بالا سے مطلع کیا۔ اُنہون نے اِسکو منظور کرلیا۔ اور حضرت علیا کی رائے سے اتفاق کیا کہ غیر سلطنتون کے وزرا کو جو ہدایات کیجائین وہ نظر غائر سے دیکھی جائین۔ غیر قومون سے ملکہ معظمہ اور گورنمنٹ کے درمیان گفتگو کرنے کا صرف یہی طریقہ ہی اور سوائے اسکے کوئی اور طریقہ نہین ہے ٭

حضرت علیا کو وقتاً فوقتاً یہ شکایت رہی کہ اُنہون نے جو اپنی تجویز اوپر بتلائی تھی۔ اُسکی تعمیل پوری پوری نہین ہوئی تھی۔ ملکہ معظمہ کو وہ بڑی بڑی تجویزین جو اختیار کی گئین اور ہدائتین جو باہر بھیجی گئین نہین بتلائی گئین۔ اُنکو وہ جب معلوم ہوئین کہ اُنکے نتائج سے وہ سخت دشواریان پیش آئین۔ جنکے سبب سے وہ اُن سے اور زیادہ مدت کے لیئے مخفی نہین رہ سکتی تہین۔ مراسلات مین ملکہ معظمہ کی منظوری کے بعد ایسی تبدیلیان کی گئین کہ جلسے مراسلات کا مطلب ہی کچھ اور ہوگیا یا جن تبدیلیون کیلیئے حضرت علیا نے حکم فرمایا تھا اور ہدایت کی تھی وہ مراسلات مین مندرج ہی نہین کی گئین۔ لارڈ پامرسٹون کی کارروائی کے طریقہ نے ایک دفعہ سے زیادہ انگریزون پر یہ الزام لگوایا

کہ انمین ایمانداری اور راستی اور انصاف نہین ہی۔ اس الزام کا ہٹانا ہمیشہ آسان نہ تھا۔ بھلا ملکہ معظمہ ایسی کارروائی کو بغیر رنجیدہ ہونیکے کب دیکھ سکتی تھین کہ غیر ملکون کے ساتھ معاملات کا نظم و نسق ایسا ہو رہا ہے۔ یہ وقت بڑا نازک تھا اسکے ہر لمحہ مین انگلستان کو چاہیئے تھا کہ وہ دنیا کے اندر عزت مین سب سے زیادہ والا مقام ہوتا اور ساری سلطنتین اسپر اعتماد کرتین اسکے برخلاف علی العموم اور سلطنتین اسکو بے اعتماد سمجھنے اور اس سے نفرت کرنے لگین اور چھوٹی چھوٹی سلطنتین اُسکے ساتھ غصہ سے پیش آنے لگین۔

حضرت علیا اس حالت مذکور پر خواہ کیسا ہی افسوس کرتین اور جس پولیسی سے یہ حالت پیدا ہوئی تھی۔ اُسپر تبرا بھیجتین۔ مگر اس حالت کا نہ پیدا ہونے دینا اُنکے اختیار سے باہر تھا۔ وہ اپنے فرایض کا حق یون ادا کرتی تھین کہ اکثر صورتون مین جس پولیسی سے کہ غالباً مضرتین پیدا ہوتین اُنکو بتلا دیتین کہ اس سے دفعۃً فتنہ پردازی کے سوا کوئی اور پھل نہین پیدا ہوگا۔ یہ بتانا ناممکن ہی کہ لارڈ پامرسٹون نے اپنے عہدہ کے وہ فرایض ادا کیئے جو اُن کو اپنے بادشاہ کے لیئے ادا کرنے چاہئین تھے۔ ۲۔ اپریل ۱۸۵۰ء کو پرنس البرٹ نے ملکہ معظمہ کی جانب سے لارڈ جان رسل کو لکھا کہ "جن پولیسیون کے لیئے بادشاہ کی منظوری ضرور ہے اور اُنکے مطالب و مطالبون سے بادشاہ کو مطلع کرنا فورین سکرٹری پر فرض ہی اور جس پولیسی کو بادشاہ منظور کر لے۔ اسمین فورین سکرٹری مجاز نہین ہی کہ اپنی خود مختاری سے اصلی مطالب مین کوئی تغیر کر دے اور جو مہتم بالشان تجاویز ہون اُن مین سے کوئی ایک بھی فورین سکرٹری مخفی نہین رکھ سکتا۔ اور بادشاہ کا نام بغیر اسکے حکم کے کام مین نہین لا سکتا۔ یہ ساری باتین حقوق شاہی مین داخل ہین اور بادشاہ فورین سکرٹری سے ان باتون کے مطالبہ کا حق رکھتا ہی۔ لارڈ پامرسٹون نے بادشاہ کی حق تلفی کیلیئے سینہ زوری سے یہ گستاخانہ حرکت کی کہ جمہور مین اسباب کے اعلان کرنے مین ذرا پس و پیش نہین کیا۔ کہ جب ملکہ معظمہ کے پاس کاغذات بھیجے جاتے ہین وہ انپر توجہ کرنے مین ایسی غفلت کرتی ہین کہ جسکے سبب سے کامون مین التوا اور الجھیڑے پیدا ہوتے ہین"۔

ملکہ معظمہ نے مارچ ۱۸۵۰ء مین اس باب مین یادداشت لکھی اور اگست مین اُسکو لارڈ جان رسل وزیر اعظم کے پاس بھیجا۔

لارڈ پامرسٹون سے ملکہ کا بسبب اختلافات رائے ناخوش ہونا

لارڈ پامرسٹون نے لارڈ لینسڈون کو ایک چٹھی مین لکھا کہ ملکہ معظمہ نے اگست ۱۸۵۰ء مین بڑی غضبناک یادداشت لکھی ہے۔ یہ تحریر ایک لیڈی کی ہے جو ملکہ ہے اور اُسنے خفگی کیحالت مین تحریر کی ہے۔ لارڈ ممدوح کے بعض دوستون نے اس تحریر کو اُنکی شان کی تحقیر جانا جس کی برداشت اُن کو نہین کرنی چاہیئے تھی۔ مگر یہ تحریر حضرت ممدوحہ نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور و تحمل کے بعد لکھی تھی۔ اور اپنی مہربانی سے بہت دنون تک اُسے بھیجا نہین۔ جب لارڈ موصوف کی نافرمانی اور سوء تدابیر روز بروز افزون ہوتی گئین تو مجبوراً اپنی مارچ کی تحریر کو اگست مین وزیر اعظم کے پاس بھیجا ہے پہلے دن جو لارڈ جان رسل سے ملکہ معظمہ کی لارڈ پامرسٹون کے باب مین گفتگو ہوئی تھی اِس مین بیان کیا گیا تھا کہ لارڈ پامرسٹون کہتا ہو کہ ملکہ معظمہ میری مختلف غفلتون کی مدت سے شکایتین کرتی ہین اُنمین مین نے کبھی کسی گستاخی اور نافرمانی کا ارادہ نہین کیا۔ اسلیئے ملکہ معظمہ اپنا حق سمجھتی ہین کہ آیندہ اُسکی غلطی کرنیکے انسداد کے لیئے صاف صاف بیان کرین کہ فورین سکرٹری سے کن باتون کی توقع کرنی چاہیئے ٭

یادداشت ملکہ معظمہ ۱۲ اگست ۱۸۵۰ء

وہ یہ چاہتی ہین

اول۔ فورین سکرٹری کسی مقدمہ معلوم مین صاف صاف بیان کرے کہ وہ کیا تجویز پیش کرنی چاہتا ہے جس سے ملکہ معظمہ کو معلوم ہو جائے کہ اُنہون نے اپنا حکم شاہانہ کیا دیا تھا ٭

دوم۔ جب ملکہ معظمہ نے کسی بات کا حکم صادر کیا ہو تو فورین سکرٹری کو اختیار نہین ہے کہ وہ اپنی خود مختاری سے اُسمین کوئی ترمیم و اصلاح کرے اگر وہ ایسی مداخلت کریگا تو ملکہ معظمہ اُسکو یہ سمجھین گی کہ اُسنے اُن کے ساتھ دغا کی اور ملکہ معظمہ قانوناً ازروئے انصاف حق رکھتی ہین کہ اُسکو موقوف کردین ٭

سوم۔ جب تک کہ ملکہ معظمہ کو پوری اطلاع نہ دیجائے وہ غیر سلطنتون کے وزرائے دول خارجیہ کے ساتھ کسی مقدمہ و معاملہ کا فیصلہ نہ کرے ٭

چہارم۔ دول خارجیہ کو جو مراسلات بھیجے جاتے ہین اُنکے کل مسودات ٹھیک وقت پر ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجے جائین اور اُنکو کافی وقت دیا جائے جس مین وہ اچھی طرح مطالعہ کرکے اُن کو واپس کردین ٭

ملکہ معظمہ کو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ پامرسٹون کو یہ یادداشت دکھائی جائے۔
۱۴۔ اگست کو لارڈ جان رسل نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ حضرت عالیہ کی یادداشت لارڈ پامرسٹون کے پاس بھیجدی مجھے جو اُس نے خط لکھا ہے وہ مین حضور عالیہ کی خدمت مین بھیجتا ہون ۔

میرے پیارے لارڈ رسل۔ مین نے ملکہ معظمہ کی تحریر کی نقل اپنے پاس رکھ لی ہے۔ اُن مین جو ہدایتین مندرج ہین اُنکی تعمیل مین سرِمو تفاوت نہین ہوگا۔ بعض اوقات ملکہ معظمہ کے پاس مراسلات بھیجنے مین توقف اسلیئے ہوجاتا ہے کہ میرے سر پر کامون کی کثرت کا ایک بارگران رہتا ہے اور بہت سے آدمی ملاقات کرنے آجاتے ہین اور ایسی ایسی باتین اور ہین جنکے سبب سے مراسلات کے پڑھنے اور اوفس مین واپس بھیجنے مین اسقدر مین جلدی نہین کرسکتا جسقدر جلدی کرنی مین چاہتا ہون۔ لیکن اب مین احکام جاری کرونگا کہ پھر پُرانا قاعدہ جاری کیا جائے کہ جب ضروری مراسلات آئین تو فوراً اُنکی نقل کیجائے تاکہ ملکہ معظمہ کی خدمت مین اُنکے بھیجنے مین التوا نہو۔ اس قاعدے سے پہلے اس لیئے پہلوتہی کی گئی تھی کہ اوفس مین کام کی بڑی کثرت تھی۔ کام کے سرانجام دینے کے لیئے ایک یا دو کلارک کی ضرورت میری امداد کے لیئے ہے۔ اُنکے مقرر کرنے کی آپ اپنی فیاضی سے اجازت دین۔ آپکا سچا دوست پامرسٹون ۔

دوسرے روز لارڈ پامرسٹون نے پرنس کو خط لکھا کہ مین آپسے ملاقات کرنی چاہتا ہون اس درخواست کو پرنس نے فوراً منظور کیا اور اِس ملاقات کی سرگزشت اپنی یادداشت مین یہ لکھی

جب ۱۴۔ اگست ۱۸۵۰ء کے پارلیمنٹ اجلاس کے ملتوی کرنے کیلیئے بادشاہ کیطرف سے سپیچ دیا جاچکا تو اُسکے بعد لارڈ پامرسٹون سے اُنکی درخواست کے موافق میری ملاقات ہوئی مین نے اُسکو نہایت حیران و پریشان خاطر سہما ہوا چشم پُرآب دیکھا۔ یہ حالت دیکھکر میرا دل بھی سہم گیا مین نے پہلے اُسکو کبھی اِس صورت سے نہین دیکھا تھا بلکہ اِسکے برعکس اُسکو کشادہ پیشانی و خندہ رو دیکھا تھا۔ اُسنے کہا کہ لارڈ جان رسل سے جو مراسلت ہوئی اُسے دیکھکر مین نے یہ ضرور جانا کہ مین اپنا حال آپسے خود عرض کرون کہ میری پولیسی سے اختلاف کرنا اور اُسکو ملعون ٹھیرانا میری رائے مین بُرا کرنا ہے مگر یہ بات رائے کی ہے جس مین اختلافات کا ہونا قدرتی اور توقع کے موافق ہے لیکن یہ تہمت لگائی کہ مین ملکہ معظمہ کا ادب نہین کرتا جسکا ادب کرنا ہر طرح سے اپنا بادشاہ سمجھکر

پرنس کی پامرسٹن سے ملاقات

واجب ہے۔ میری شرافت اور عزت پر داغ لگاتا ہے۔ مین ملکہ کو عورت جانتا ہون اور اُسکی نہایت ثنا خوانی کرتا ہون۔ اُسکو پادشاہ سمجھکر اُسکی اطاعت کرنے کو اپنا فرض جانتا ہون اور اُس کا احسان مانتا ہون۔ اگر مین ان باتون کے کرنے مین خطا کرون تو پھر مجھے سوسائٹی مین منہ دکھانے کو جگہ نہ رہے ÷

پرنس نے لارڈ پامرسٹون کی یہ ساری باتین سنکر ان شکایتون کو اُسے یاد دلایا جو ملکہ معظمہ اُسکی کرتی تھین۔ اور بیان کیا کہ ملکہ معظمہ یہ چاہتی ہین کہ پہلے اس سے کہ کوئی پولیسی اختیار کیجائے اُسکے تمام واقعات پر انکو مطلع کرنا چاہیئے اور جب اُنکی کیبنٹ ایک تدبیر کی ضرورت کا یقین دلادے تو پھر وہ اُسکو چلنے دینگی۔ انکو اس اپنے دعوے کے کرنے کا حق ہے کہ جس بنا پر کوئی تدبیر و تجویز مبنی ہو اُسپر اُنکو پوری اطلاع ہو ÷

ان دونون مین ایک گھنٹہ تک آپس مین قیل و قال رہی مگر اس فورین منسٹر سے کوئی قطعی جواب نہین حاصل ہوا گو وہ حیران و پریشان تھا۔ لیکن اُس نے استعفا اپنی خدمت سے نہین دیا دوسرے ہی مہینے مین ایک مراسلہ بغیر ملکہ کی اصلاح کے بھیجدیا جس کا بیان جنرل ہیناڈ کے معاملات مین ہوگا ÷

اوسبورن کا سفر

۲۱۔ اگست ۱۸۵۰ء کو ملکہ معظمہ و عالیجناب نے اوسبورن سے چھوٹا سا بحری سفر کیا اور اس سفر مین اوسٹینڈ مین شاہ بلجیم سے وہ ملاقات کرکے کمال مسرور ہوئے۔ ملکہ معظمہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۵۰ء کو اپنے ماموں صاحب کو تحریر فرماتی ہین۔ کہ اُس ملاقات کا دن ایک مسرتناک خوش خواب تھا جس کا مین بڑا شکر ادا کرتی ہون لیکن ممانی صاحبہ ملکہ لوئی کے نہونیسے اس خوشی مین رنج پیدا ہوا بیماری کی وجہ سے اُنکی حالت ردی ہورہی ہے ÷

پرنس نے بیرن سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ "میرے پیارے سٹوک میر۔ آپ کو اخبارات سے یہ معلوم ہوا ہوگا کہ ہم اوسٹینڈ سے مراجعت کرکے پھر اوسبورن مین آگئے۔ ہم نے اپنے چچا کو تندرست اور خوشحال دیکھا۔ وہ ہماری ملاقات سے بہت خوش ہوئے۔ ہماری چچی صاحبہ مین اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ سفر کرکے اوسٹینڈ مین ہم سے ملنے آتین۔ ہم نے اپنے ڈاکٹر کلارک کو اُنکے پاس لیکن مین بھیجا۔ اُسکی رائے مین مریضہ کا حال نہایت سقیم ہے۔ اُس نے تاکیداً کہا کہ وہ لیکن سے آرڈینس

مین تبدیل آب و ہوا کرنے چلی جائین چھوٹے بچے کھانسی کے سبب سے ہمارے ساتھ نہین آئے لیکن چار بڑے بچے ہمارے ساتھ ہین وہ اجنبی ملکون اور غیر آدمیون کو دیکھ دیکھ کر بڑے خوش ہوتے ہین *

ہم نے پہلے لکھا ہے کہ شہنشاہ لوئی فلپ جلا وطنی کیحالت مین انگلستان مین کلیرمونٹ مین رہتا تھا۔ مدتون سے وہ ایسا بیمار رہتا تھا کہ قریب المرگ معلوم ہوتا تھا۔ پرنس کی اکتیسوین سالگرہ کا دن تھا اسکی خوشیان ہو رہی تھین کہ اسمین یہ اندوہناک خبر آئی کہ شہنشاہ نے اس دنیا سے رحلت کی۔ پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو یہ خط لکھا کہ ۲۶۔ اگست ۱۸۵۰ء کو اپنی سالگرہ کے دن اپنے وطن مالوف اور اپنے گھر کو یاد کر کے شادی غم انگیز کر رہا تھا۔ اور اپنے بچون کے ساتھ چپ چاپ اس رسم کو ادا کر رہا تھا کہ ڈنر کے ٹھیک وقت سے پہلے بیچارے لوئی فلپ کی وفات کی خبر آئی صبح کو ۹ بجے چلکر ہم اُس کے گھر گئے اور اُسکی تعزیت کی۔ اُسکا سارا کنبہ غمزدہ ہو رہا ہے مگر اُسکی بی بی بڑا صبر کر رہی ہے *

دوسرے دن ملکہ معظمہ عالیجناب ریل مین سوار ہو کر ایڈنبرا گئے۔ ریلوے کے دو بڑے پل ابھی بالکل بنکر تیار ہوئے تھے۔ ایک نیوکیسل مین ٹاین پر اور دوسرا بروک مین ٹومڈ پر۔ دونون پلون کے کھولنے کی رسم کو حسب ضابطہ ملکہ معظمہ نے ریل پر سے اُتر کر ادا کیا *

اس سفر کی بابت ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ "آرتھر سینٹ کے نیچے جو نئی سڑک بنی ہوئی تھی۔ اُسپر نہایت خوش اسلوبی سے سوار اور پیدل کھڑے تھے اور ہزارہا آدمی جمع تھے چینوٹیون کے پہاڑ کی طرح سیسر کریگس بالکل آدمیون سے کالا ہو رہا تھا۔ آفتاب خوب درخشان تھا۔ عجب نظارہ تھا۔ سکوٹ لینڈ کی نیک خواہ رعایا بڑی گرمجوشی کر رہی تھی محل ہولی رڈ کے صحن مین لارڈ منورٹن اور اور اُمرا نے ہمارا استقبال کیا۔ اس محل مین دن کی تکان کے بعد مین نے آرام کیا۔ بعد اسکے ہم دونون لڑکون کو ساتھ لیکر باہر پھرے۔ اور اپنے محل کے قریب ایبی کی پرانی عمارات کو دیکھا جو ہمارے دالانون مین سے دکھائی دیتی تھی۔ محل کے اندر ہم نے ملکہ میری کے سونے اور لباس پہننے کے کمرے دیکھے وہ میرے بزرگون مین سے تھین یہان ہر جگہ کے لیئے ایک تاریخی واقعہ بیان کرنیکے واسطے موجود ہے *

شہنشاہ فرانس لوئی فلپ کا انتقال

دوسرے دن دس بجے دن کے ملکہ معظمہ اور عالیجناب اپنے چارون بچون کو ساتھ لیکر سوار ہوئے اور آرتھر سینٹ کے گرد اُنھون نے چکر لگایا۔ جس کا حال ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ہم تھوڑی دور سواری مین جا کر اُترے اور پیدل ہو کر اُسکی چوٹی پر چڑھے۔ انگلینڈ مین برس روز سے بلندی پر چڑھنے کا اتفاق نہین ہوا تھا۔ اِسلیئے اوپر چڑھنے کی عادت نہین رہی تھی۔ اوپر چڑھنا مشکل ہُوا۔ مگر ہائیلینڈس کے پہاڑ ایسے ہموار ہین کہ اُنپر چلنا ناگوار نہین ہوتا۔ یہان کی ہوا بڑی راحت افزا تھی سب طرف سیر نظر آتی تھی۔ ایک بجے سے پہلے پرنس **نیشنل گیلری** کی بنیاد کا پتھر رکھنے گیا۔ یہ عمارتین شہر کو بڑی زیب و زینت دیتی ہین۔ اِس موقع پر پرنس نے خوب اسپیچ دی۔ یہان سب کام بڑی خوبی و خوش اسلوبی سے ہوئے۔ ہزارون آدمی موجود تھے۔ ستر ہزار ٹکٹ فروخت ہوئے تھے۔ دو بجے پرنس واپس آیا باقی دن ہمارا اور سیرون مین بسر ہُوا۔ پھر ہم اپنے محل مین آئے جس مین ہمارے رہنے سے سب آدمیون کو بڑی خوشی تھی *

ساڑھے آٹھ بجے قافلہ شاہی ہولی روڈ سے بال مویل کو روانہ ہُوا اور دوپہر کے بعد پہنچا پرنس کو اس بات کے دیکھنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ سالگزشتہ مین اُنھون نے کسانون کے لیئے جو مکانات جدید بننے کی تجویز کی تھی۔ اُسمین بڑی ترقی ہو گئی تھی۔ پھر اُنھون نے خاطر خواہ زراعت کی ترقی کا نیا نظام قایم کیا۔ اُنکی زمینین جو مدت سے بے تردد پڑی تھین۔ اُنکی کاشت کا پورا بندوبست کیا۔ وہ اِن تبدیلیون کے کرنے مین اِن کسانون کی طبیعت و خصلت کو نہایت ملحوظ خاطر رکھتے تھے جنسے اُنکو معاملہ پڑتا تھا۔ اُنھون نے اپنا جدید بندوبست دفعةً نہین داخل کیا۔ بلکہ اوّل اِس بندوبست کی قدر و منزلت کو مثال و عمل سے کسانون کے دلون مین جاگزین کیا۔ کسی نیک کسان کو اپنی جگہ سے نہین ہلایا۔ جس شخص نے اپنی دیانت امانت سے ترقی کرنے مین کوشش کی۔ اِس کی قدرشناسی فرمائی۔ ملکہ معظمہ اور پرنس سے زیادہ کوئی شخص حقیت زمین کے فرایض کو نہین سمجھتا تھا۔ اُنکو اول خیال یہ تھا کہ جو کسان اور مزدور اُن کی اسٹیٹ مین کام کرین۔ اُنکی ایسی خبرگیری کرنی چاہیئے کہ جس سے اُنکے دلین زمین سے اور مالکان زمین سے ایک وابستگی اور الفت پیدا ہو۔ اِس کام مین پرنس اپنے اغراض و فوائد کا حساب نہین کرتے تھے۔ بلکہ وہ رعیت سے محبت اور اُسپر عاطفت کرتے تھے وہ اُنکی طبیعت و خصلت کی تعریف کرتے تھے۔ اُنکے تعصبات کا جو قدیم سے اُن مین چلے آتے

بال مویل

تھے۔ ادب و پاس کرتے تھے۔ اُنکی جہالت کا سبب یہ جانتے تھے کہ اُنکی تعلیم کا سامان ناقص تھا جس کی تکمیل وہ اِس طرح کرتے تھے کہ اُنکے بچون کی تعلیم کے لیئے مدرسونکے مکانات تعمیر کراتے تھے اُن مین معلم مقرر کرتے تھے۔ اُنکی آگاہی کی افزایش کے لیئے کتب خانے بناتے تھے۔ اُن کی کاہلی یا غفلت شعاری کی وجہ لو یہ جانتے تھے۔ اُنکو محنت و کوشش کرنے کا طریقہ نہین سکھایا گیا اُنکی بدسلیقگی اور پھوڑپنے کی عادتون کا سبب یہ جانتے تھے کہ وہ مفلس ہین اور ایسے مٹی کی جھونپڑون مین رہتے ہین کہ جن مین کسیطرح کا آرام نہین۔ پرنس تادمِ مرگ اِس کام مین مصروف رہا کہ غریبون کی تکالیف اور اُنکے عیبون کو دور کرے*

پیارے سٹوک میئر! کل میرے پاس آپکا متبرک خط مورخہ ۱۸۔ ستمبر کو آیا۔ اگر آپ یہ خیال کرتے ہین تو بڑی غلطی کرتے ہین کہ آپ جیسے بوڑھے بیمار کی تیمارداری ہم اپنے گھر مین خوشی سے نہین کرینگے ہم آپ کی تیمارداری بہ طیب خاطر کرینگے۔ آپ اکتوبر مین جب ہم انگلینڈ مین واپس آئین گے ضرور ہمارے پاس تشریف لایئے۔ یہان کا جاڑے کا موسم بہ نسبت آپکے وطن کے صحت کے لیئے زیادہ مفید ہوگا۔ مجھے تو بڑا غم یہ لگ رہا ہے کہ نیک نہاد و قابل تعریف میری چچی لوئی صاحبہ ایسی علیل ہین کہ مجھے اندیشہ ہے کہ پھر وہ اچھی اور تندرست نہین ہونگین۔ اُنکے امعا مین پھوڑے ہوگئے ہین وہ اپنی بہن کے مرنیکے رنج مین گھلی جاتی ہین یہ چچی صاحبہ کے مرنے کا رنج کیسا ایک صدمہ عظیم ہمارے چچا صاحب پر ہوگا*

کل بیچارہ شہنشاہ لوئی فلپ بغیر کسی شان و نمود کے دفن ہوا۔ اخبار نویس اسپر بڑی تاتاڑ کر رہے ہین*

پہاڑون کی پاک صاف ہوا میرے جسم و اعصاب کو قوت دے رہی ہے۔ مین پہاڑون مین پھرتا ہون کچھ اور کام نہین کرتا*

ماہ ستمبر کے شروع مین انگلینڈ کی سیر کو آسٹریا کا جنرل ہیناؤ آیا یہان اِس کے آنے سے پہلے اِسکی بدنامی آچکی تھی۔ اُسنے ہنگری اور اور مقامات کے فسادون کے فرو کرنے مین بڑا تشدد اور ظلم کیا تھا۔ سب سے بڑا الزام اُسکے ذمے یہ تھا کہ اُسنے ہنگری کے باغیون کی عورتون کو کوڑون سے پٹوایا تھا جسکے سبب سے اسکا دوسرا نام ظالم مشہور ہوگیا تھا۔ یہ الزام خواہ سچا ہو یا جھوٹا ہو مگر

پرنس کا خط بیرن سٹوک میئر کے نام

اُسکا یقین اہل انگلینڈ کو تھا اسلیئے وہ نظر التفات سے اُسکو نہین دیکھ سکتے تھے۔ ۵۔ ستمبر کو وہ اپنے
دو دوستون کو ساتھ لیکر بارکلے کے بیرخانے (شراب خانہ) مین گیا۔ وہ بڑا لمبا تڑنگا آدمی تھا۔ اسکی
موچھین بڑی لمبی لمبی تھین۔ اس کارخانہ مین ایک آدمی ملازم تھا جسکا کوئی رشتہ دار جنرل کے ہاتھ
سے ستم رسیدہ ہوا تھا۔ اب اسکو انتقام لینے کا موقع ہاتھ لگا۔ اُسنے کارخانہ کے سب آدمیون
کو اُکسایا کہ جنرل کو ٹھیک بناؤ۔ جب کارخانہ کے اندر اُسکے آنے کی خبر ہوئی تو کارخانہ کے آدمی جو
اوزار اور ہتھیار اُنکے ہاتھ لگے اُنکو وہ لیکر جنرل پر چلے۔ اور اُسکو گالیان دینے لگے کہ وہ آسٹریا کا بوچر
ہے۔ اُسکے سر پر کوڑے کا ٹوکرا پھینک دیا۔ غرض بہزار خرابی وہ لڑتا بھڑتا مع اپنے دوستون کے
کارخانہ سے باہر آیا تو باہر کے آدمیون نے اِسکا [illegible] لیا۔ اور اُسکی موچھین پکڑ کر سڑک پر خوب اُسکی
گھس پٹی کی۔ اور مار مار کر اُلو کر دیا۔ پولیس آگیا اور اُسکو زندہ چھٹا کر لے گیا۔ ہوم آفس کی تحریک سے فوراً
تحقیقات شروع ہوئی کہ اِس بدمعاشانہ حملے کے سرغنہ کون لوگ تھے۔ مگر جنرل اِس تحقیقات کا
مانع ہوا۔ اور اُسنے کسی مجرم کی شناخت نہین کی۔ اسلیئے اِس جرم کی کسی شخص کو سزا نہین دی گئی
جب بیرن کولیر سفیر آسٹریا نے جو لنڈن مین رہتا تھا۔ اُسکا جواب طلب کیا تو لارڈ پامرسٹون فارین
منسٹر نے گورنمنٹ کیطرف سے اپنا افسوس جواب مین لکھ بھیجا مگر اُسکے ساتھ یہ بھی ضرور تھا کہ وہ حسب
ضابطہ کوئی نوشتہ گورنمنٹ آسٹریا کی خدمت مین لکھکر بھیجتا۔ سو یہ نوشتہ اُسکا بڑا چالاکی کا
نمونہ تھا۔ اول اُسنے اسمین انگریزی قوم پر ناحق یہ الزام لگایا کہ اُسنے مان لیا کہ انگریز ایسی مدارکرنی
اور اپنے تئین آپے مین رکھنا نہین جانتے کہ انگلینڈ مین وہ اجنبی آدمی اُن کے ہاتھ سے سلامت
رہین کہ جنسے عوام کو نفرت ہو۔ دوم اُس نے یہ لکھا کہ ہیناؤ کی دانائی سے بعید تھا کہ وہ انگلینڈ
مین آیا۔ جب یہ نوشتہ لارڈ رسل کے پاس آیا تو اُنھون نے اُسپر یہ اپنی رائے لکھی کہ اِس
نوشتہ کی اول تحریر سے انگلینڈ کی عزت کی حقارت ہوتی ہے۔ دوسری بات کی تحریر سے آسٹریا
کی گورنمنٹ ناراض ہوتی ہے۔ یہ رائے لکھ کر پامرسٹون کے نوشتہ کو ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجدیا
اُنھون نے اِس رائے کے ساتھ اتفاق کیا۔ لیکن اِس اعتراض کرنیسے معلوم ہوا کہ نوشتہ مذکور
پہلے اِس سے کہ اُسکا مسودہ اُنکی منظوری کے لیئے آتا سفیر آسٹریا کے پاس بھیجدیا گیا ہے اسلیئے
اب اسمین تغیر و تبدیل ناممکن تھا۔ ملکہ معظمہ اور وزیر اعظم دونون نے اصرار کیا کہ یہ نوشتہ واپس لیا جاوے

تو لارڈ پامرسٹون نے وزیر اعظم کو گھُرکی اور اپنے استعفا دینے کی دھمکی دی اور کہا کہ اس نوشتہ کے واپس لینے کا کام کوئی اور فورین سکرٹری کرے گا۔ لیکن جب لارڈ جان رسل نے ۱۲۔ اکتوبر کو لکھا کہ تمہارا یہ دھمکانا لغو اور پوچ ہی تو پھر اُسنے حکم مان کر پہلا نوشتہ واپس لیا۔ اور اُسکی جگہ دوسرا نوشتہ ملکہ معظمہ کی رائے کے مطابق لکھا۔ اس واقعہ سے فورین سکرٹری کو رنج نہین ہوا بلکہ ملکہ معظمہ اور وزیر اعظم دونون کو اپنے سب سے زیادہ زبردست فرض کے ادا کرنے مین رنج اُٹھانا پڑا۔ لارڈ پامرسٹون نے اُس یادداشت پر جو اُنکی ہدایت کے لیئے ملکہ معظمہ نے لکھی تھی کچھ خیال نہین کیا جس سے اُن کے حکم کی تحقیر ہوئی اور بادشاہ آسٹریا بھی ناراض رہا۔ اور اس رنجش کے سبب سے وہ نمایش اعظم مین بھی شریک نہین ہوا۔

پرنس کا خط سوتیلی ماں کے نام

ہائی لینڈس کے آدمی بالکل اپنی ابتدائی حالت مین رہتے ہین۔ وہ ایسے نیک دل ہین کہ کوئی اُن مین مکر و فریب نہین ہے۔ کل سے ایک دن پہلے بریمار مین ہائی لینڈس کے اجتماع کا ایک میلہ تھا جس مین بہت سے قومون کے آدمی اکٹھے ہوئے تھے۔ کل دریائے ڈی سے پار جاکر ایک جماعت نے ملکہ معظمہ کا جام تندرستی پیا۔ اُنکے پاس وسکی شراب تھی۔ اُسکے پینے کے لیئے کوئی پیالہ نہ تھا تو کپتان سورلین نے جوتی کو اُتار کر اسمین شراب نکالکر ۵۰۔ آدمیون کو شراب پلائی۔ ۱۵۔ ستمبر سنہ ۱۸۵۰ء۔ بال مورل۔

پرنس کا خط بیرن اسٹوکمر کے نام

چند روز بعد ۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۸۵۰ء کو ہم ہائی لینڈس سے اوسبورن کو مراجعت کرین گے ہم اچھی طرح ہین۔ اگر آپ اچھے نہون گے تو ہم کو تعجب ہوگا۔ پہلی نومبر کو ہم ونڈسر مین جائینگے اور وہان راحت کے لیئے جب تک رہینگے کہ فروری سنہ ۱۸۵۱ء مین پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ ہم کو امید ہی کہ جیسے ہم وہان آئینگے ایسے آپ بھی وہان آئینگے۔

برسل مین ایک بڑا غمناک حادثہ اپنے دانت دکھا رہا ہی کہ ہماری چچی صاحبہ قریب المرگ ہین۔ مجھے اُنکے دوبارہ تندرست ہونیکی اُمید نہین۔ آپ کو حد سے زیادہ رنج ہوگا کہ میرے چچا صاحب کے دل کو اپنی آخر عمر مین یہ داغ لگے گا جس سے اُنکی بالکل شگفتگی اور زندہ دلی جاتی رہے گی زندہ مردے سے بدتر ہو جائین گے۔ کل ملکہ فرانس اوسٹینڈ کو جاتی ہین۔ ان سخت مصائب و غم اندوہ کے اندر بھی وہ ایسی خداپرستی و توکل و تسلیم و رضا کو اختیار کیئے ہوئے ہین کہ سچی تعریف کے مستحق ہین۔

یہ ایک عجیب بات ہی کہ جب سے ہم بال مورل مین آئے ہین ایسے قریب کے عزیزون کی وفات ہوئی ہے۔ اِپن سن۔ ملکہ آیڈی لیڈ۔ ڈیوک کیمبرج۔ لوئی فلپ۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۵۰ء

سکوٹ لینڈ سے او سبورن مین اولیائے دولت آنکے بیٹھے ہی تھے کہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۵۰ء کو ملکہ بلجیم کی وفات کی خبر آئی۔ اُنسے حضرت علیا و عالیجناب کو ایسی ولی محبت تھی کہ اُنکے مرنے کا اُنکو بڑا رنج و غم ہوا۔ اِس کا حال پرنس کے خط سے معلوم ہوتا ہی جو سٹوک میر کو لکھا ہی۔

جس مصیبت جان گزا اور حادثہ غم افزا کا اندیشہ مجھے رہتا تھا وہ وقوع مین آیا۔ مین نے اِس اندیشہ کا حال آپ کو بال موریل سے بھی لکھا تھا۔ ہمارے بیچارے چچا اپنی زندگی مین دوبارہ اکیلے رہ گئے۔ ہماری چچی نے اپنے دم واپسین تک اپنے صفات جمیلہ اور اوصاف حمیدہ کا جلوہ دکھایا۔ سارا بلجیم اُنکا ماتم کر رہا ہے۔ وہ حضرت علیا کی بڑی معتمد دوست تھین یہ دونون ہم جنس ہم عمر ہم تربیت۔ ہم درجہ ایسی تھین کہ بمقتضائے طبع بشری اُن مین محبت و الفت لازمی تھی۔ اُنکی دوستی پر ملکہ معظمہ کو فخر و ناز تھا۔ اب اُنکے مرنے کا بہت رنج و ملال ہے۔ اگر آپ اسوقت چچا صاحب کے پاس تشریف لیجائین تو اُنکا رنج و الم کم ہوجائے گا۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۵۰ء

۱۸۵۰ء کے آخر مین پوپ پائس نہم نے کارڈنل ڈوائیز مین کو ویسٹ منسٹر کا اسقف اعظم مقرر کر کے برطانیہ عظمیٰ مین بھیجا کہ اُسکی حکومت کا نقشہ یہان جمے۔ مگر رعایا نے اُسکی سخت مخالفت کی اور ملکہ معظمہ کو عرضیون پر عرضیان دینی شروع کین کہ وہ اِس بلا کو اپنے ملک سے نکالین۔ اور اپنی حکومت بزرگ کو پوپ کی حکومت کی مداخلت سے ذلیل نہ کرین۔ اوکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیون اور لنڈن کی کورپوریشن نے صدہا آدمیون کو اپنا قایم مقام بنا کے ملکہ معظمہ کے حضور مین بھیجا۔ ۱۰۔ دسمبر کو وہ حضرت علیا کے حضور مین پیش ہوئے۔ اوکسفورڈ کی ایڈریس کو اُسکے چنسلر ڈیوک ولنگٹن نے ایک خاص طرز سے بڑی شد و مد سے پڑھا کیمبرج کی ایڈریس کو اُسکے چانسلر پرنس البرٹ نے بہت صفائی سے پڑھا۔ ہر ایک ایڈریس کا جواب حضرت علیا نے نہایت عمدہ لہجے اور تلفظ سے دیا۔ یہ ایڈریس اور اُنکے جواب بڑے اعتدال کے ساتھ تحریر مین آئے تھے جنکی تقلید بعض وزرا نے کی۔

اِس باب مین حضرت علیا نے اپنی چچی ڈچس گلوسسٹر کو لکھا ہے کہ مین نے کسی ایسی بات کو نہین

ملکہ بلجیم کی وفات

انگلستان مین پوپ کی حکومت کا رواج

کہنے دیا کہ جس مین غیر مسالمت پائی جاتی ہو۔ مین ایک راستباز پروٹسٹنٹ ہون اور ہمیشہ ایسی ہی رہونگی۔ مین اِن لوگون سے خفا ہون جو اپنے تئین پروٹسٹنٹ کہتے ہین اور حقیقت مین وہ پروٹسٹنٹ نہین ہین۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ مجالس عامہ مین بہتیرے آدمیون نے ایسی باتین کہین کہ نہ جن مین مسالمت تھی اور نہ عیسائیت۔ مین یہ نہین چاہتی ہون کہ رومن کیتھولک کو لوگ بڑی گالیان دین۔ یہ گالیان دینی بہت سے سچے نیک معصوم رومن کیتھولک پر ظلم و جفا ہے۔ ہمکو امید رکھنی چاہیئے کہ یہ تحریک موقوف ہو جائیگی۔ اور اُسکا اثر ہمارے چرچ پر اچھا ہوگا۔

غرض رعایا نے پوپ کی حکومت کی ایسی مخالفت کی کہ جس سے ظاہر ہو گیا کہ انگلستان مین عوام الناس کے دلون مین روما کے کلیسا کی کچھ وقعت باقی نہین رہی۔ جب ۴ فروری سنہ ۱۸۵۱ء کو جب پارلیمنٹ کھُلی تو اُس مین رومن کیتھولک کے لسٹ کے باب مین ایک بل پاس ہُوا کہ انگلینڈ مین پوپ کو کچھ اختیار نہین کہ وہ خطابات مذہبی عطا کرے۔ ملکہ معظمہ اس بات کو پسند نہین کرتی تھین مگر خاموش تھین۔

مدت تک حضرت عُلیا کے روبرو منسٹری (وزارت) کے بدلنے کے ایسے معاملات پیش ہوتے رہے کہ جن کے کامون کی کثرت سے وہ تھک گئین اور ۸ مارچ کو چند روزہ آرام کرنے کے لیئے اوسبورن مین رونق افروز ہوئین۔ پرنس نے اوسبورن مین بہت تبدیلیان کین۔ یہ مقام سمندر کی طرف ڈھلان رکھتا تھا۔ پرنس نے اِس ڈھلان کے ایک قطعہ زمین کو درست کر دیا۔ اور اُس مین ایک بڑا باغ دلکشا و خوشنما لگایا۔ جس کو وہ لکھتی ہین کہ میری خاطر خواہ تھا۔ نمایش جو ہونیوالی تھی اُسکے سبب سے بڑی خط و کتابت کرنی پڑتی تھی اور بہت محنت اُٹھائی تھی۔ اُس کے عوض مین یہان یہ راحت مل گئی کہ عمدہ عمدہ سرسبز و شاداب درخت اور پودے لگائے اور قطعات زمین کے نقشون مین نئے نئے رنگ بھرے اور اُنکی شگفتگی سے دلکو شگفتہ کیا۔

سنہ ۱۸۵۱ء ملکہ معظمہ کا اوسبورن مین رونق افروز ہونا

بقول ڈزریلی سنہ ۱۸۵۱ء پولیٹکس (امور سیاسیہ) کے لیئے نہین تھا بلکہ وہ دنیا کے ایک میلہ کے لیئے تھا۔ یہ سنہ ہمیشہ کے لیئے یادگار روزگار رہیگا کہ اُس مین مئی کے مہینے کی پہلی تاریخ کو ہائیڈ پارک مین نمایش کھولی گئی۔

اِس نمایش کی راہ مین جو قدم آگے رکھنے کے لیئے سنگ راہ پیش آئے۔ اُس مین سے کچھ ہم نے

نمایش عظیم سنہ ۱۸۵۱ء اور اسکی تجویز

اوپر بیان کر دیئے ہین اور کچھ اب بیان کرتے ہین - اس نمایش پر بہت سے آدمی ناک بھون چڑھا کر کہتے تھے کہ اس سے کچھ فائدہ نہین حاصل ہوگا - ایسے آدمی بھی تھوڑے سے نہ تھے جو پرنس البرٹ کو پردیسی جان کر خود نما سمجھتے تھے اور اس بات کے یقین کرنے مین تامل کرتے تھے کہ اُسکی تحریک و سعی سے کوئی عملی فائدہ درحقیقت حاصل ہوگا ۔

کرنیل سب تھورپ

یہ کرنیل بڑا بہادر و جری قوی ہیکل تھا - صورت شکل نرالی رکھتا تھا - اُسکی گفتگو کا انداز بھی جداگانہ تھا - اُسکی طبیعت مین کجروی تھی - باوجود بہادر ہونیکے اس بات مین نامرد تھا کہ وہ تمام پردیسیون کو بداخلاق اور پوپ کا طرفدار جانتا تھا - اُن پر اعتماد نہین کرتا تھا اور نظر حقارت سے نہین دیکھتا تھا - وہ نمایش مین پردیسیون کے جمع ہونے کو اپنے ملک پر قہر الٰہی جانتا تھا - اور اُسکے نتائج سے ملک کو متنبہ کرتا تھا کہ اُن پردیسیون کا آنا انگریزون کو بداخلاق بنائیگا - ہوس کامنس مین چلا کر کہدیا کہ اے لوگو تم اپنی بیبیون اور بیٹیون کی چوکسی کرو اور اپنے مال کی خیر مناؤ - یہ بھی اُسنے برملا کہا کہ مین خدا سے دعا مانگتا ہون کہ آسمان ایسی ژالہ باری کرے - یا بجلی گرائے کہ جو عمارت اس نامبارک نمایش گاہ کے لیئے بنی ہے وہ مسمار ہو کر خاک کی برابر ہو جائے - تجارت کی آزادی نے قوم کی بربادی مین کوئی بات اُٹھا نہین رکھی تھی - اب اسپر یہ اور طرہ چڑھا کہ انسان کے دشمن (شیطان) نے اس نمایش عظیم کے وسوسہ کو القا کیا کہ پردیسیون نے جیسا کہ پہلے ہماری تجارت کو چرایا تھا اب وہ ہماری عزت کو چرانے کے قابل ہو جائین ۔

[illegible]

اس زمانہ مین تو نمایش کی مزاحمت کرنی بیہودہ حرکت معلوم ہوتی ہے مگر اسوقت بہت سے سنجیدہ دانشمندون کی یہ راے تھی کہ نمایش کے سبب سے بہت سی بھیڑون کا جمع ہونا اس سبب سے نامناسب ہے کہ اس سے بعض فساد و بگاڑ اُٹھنے کا اندیشہ ہے گو وہ خطرناک نہون - کرنیل سب تھورپ نے پردیسیون کے اجتماع سے ڈرایا کہ وہ گو بے شر بھلے مانس ہون مگر ان مین یورپ کی ساری قومون سے ان آدمیون کا بھی آنا ضروری ہے کہ جو سلطنت جمہوری کے قائم کرنیکے لیئے اپنا خون بہانے کو موجود ہین - انگلستان مین پوپ کی حکومت جمانے پر لوگ بگڑے ہوئے بیٹھے تھے چارٹر حاصل کرنیوالے بھی ناراض ہو رہے تھے - اُن سب باتون کے جمع ہونے سے لندن کی امن و عافیت مین رخنہ پڑنیکا اندیشہ تھا - ان واقعات سے پرنس اور اُنکے معاونون کو جو رنج و الم ہوا تھا

اُسکا حال اِس خط سے معلوم ہوتا ہی جو اُنھون نے اپنی سوتیلی مان کو لکھا ہی۔ کہ کامون کی کثرت سے جتنا مین مردہ ہو رہا ہون اتنا زندہ نہین رہا ہون۔ کل بڑھیاؤن کے دلون کو نمایش کے مخالفین دھلا رہے ہین۔ اور مجھے دیوانہ بنا کے خارج کر رہے ہین۔ وہ برملا کہہ رہے ہین کہ پردیسیون کے یہان آنیسے یقینی ایک انقلاب کلی پیدا ہوگا۔ مین اور وکٹوریا مارے جائین گے اور انگلینڈ مین سلطنت جمہوری کا اشتہار دیا جائے گا۔ جس کے قائم کرنے کیلئے لوگ اپنا خون بہانے کو موجود ہین۔ جب آدمیون کا ہجوم بے شمار ہوگا تو وبا پھیلے گی۔ اور اُن لوگون کی جانین تلف کریگی جو ابتک ہر جنس کی گرانی سے تلف نہین ہوئی تھین۔ اِن سب باتون کی جواب دہی میرے ذمے ہی۔ اُن کے لیئے مین موثر تدابیر کر رہا ہون۔ اِس نمایش کو یوروپ کے بہت سے بادشاہ التفات کی نظر سے نہین دیکھتے تھے۔ اُنکو یہ خوف تھا کہ جب نمایش کی کشش انگلینڈ مین لوگون کو لیجائے گی تو وہ انگلینڈ کی کونسٹی ٹیوشنل قوانین آئین سے آگاہ ہو جائین گے۔ اور پھر اُنکا شخصی سلطنت کا مذاق بگڑ جائیگا۔ معلوم نہین کہ وہ پھر اُنکر کیا کیا خرابیان اور فساد پھیلائین۔ اور شاہ پروشا تو سمجھا جاتا تھا کہ نمایش مین ایسے آدمی جمع ہون گے جو سلطنت جمہوری کے قائم کرنیکے لیئے اپنی جان قربان کرتے ہین۔ اِس خوف سے اُسنے اپنے بھتیجے شہزادہ پروشا کو جو اب شہنشاہ جرمن ہی نمایش کی افتتاح مین جانے کے لیئے منع کیا۔ مگر جب اِس شہزادہ نے وہان جانیکے لیئے اصرار کیا تو اُسکو اجازت دیدی۔ مگر اُسکے دلمین وسوسہ ہی رہا۔ کہ ہائیڈ پارک مین جو شہزادہ نمایش کے افتتاح کے دن جائیگا اُسکی جان کی سلامتی معرض خطر مین ہوگی۔ ڈیوک کیمبرج سے اِس باب مین رائے پوچھی تو اُنھون نے نمایش کو خطرناک بتلایا مگر بتدریج جمہور کی رائین بدلتی گئین ٭

یوروپ کی بڑی بڑی سلطنتین اِس نمایش کے ساتھ کج ادائی کرتی تھین مگر شہزادہ نے اپنے حسن اخلاق سے یہ تجویز پیش کی کہ نمایش کے افتتاح کے دن غیر سلطنتون کے سفیرون کا گروہ اپنا ایڈریس ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کرے۔ اور اُسکی دلائل لکھ کر لارڈ جان رسل کے پاس بھیدین کہ اِس نمایش کو صرف انگلش ہی نہین کھولتے ہین نہ کوئی خاص انگلش غرض ہی اِس سے متعلق ہے بلکہ نمایش تو تمام قومون کی طرف سے کھولی جاتی ہے۔ سب نے اِسمین بڑا عملی حصہ لیا ہے نصف نمایش پردیسیون کے زیر حکومت ہی غیر ملکون سے نصف اسباب سے زیادہ اُسکے لیئے آیا ہے

سلطنتون کی بے تعلقی اس نمایش سے اور شہزادہ کی تجویز
ایڈریس پیش کرنے کی بابت

اجنبی گورنمنٹون کی طرفسے نصف جیوریان مقرر ہوئی ہین - انہون نے اس نمایش کے حصہ کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے جو پردیسیون سے متعلق ہی - اگر مین اجنبی قومون کے سفیرون اور قائم مقامون کو یہ موقع نہ دون کہ وہ اس نمایش کے افتتاح مین بڑا حصہ عملی نہ لین تو میری رائے کی یہ خطا ہی لارڈ گرین ویل نے ایڈریس پیش کرنے کی تجویز سفیرون کے سرگروہ کے روبرو پیش کی اُس نے اس باب مین سب سفیرون کے گھر جاکر صلاح و مشورہ لیا تو انہون نے اسکو پسند کیا - مگر ایک سفیر گھر پر نہین ملا - اُس سے رائے لینی باقی رہی - اس کام کے لیئے سب سفیرون کا متفق الرائے ہونا ضرور تھا - اس سفیر نے جو گھر پر نہ ملا تھا - اختلاف رائے کرکے کام مین رخنہ اندازی کی اور سب کو یہ سمجھایا کہ اس ایڈریس کے پیش کرنیسے ہماری گورنمنٹین ہمسے ناراض ہوجائین گی - اسلیئے اس ایڈریس کا پیش کرنا موقوف رہا سفیرون کو اس اپنی حرکت پر پیچھے افسوس رہا کہ ہائے ہمنے یہ کیا کیا - وہ نمایش کے افتتاح کے دن مچھلیون کیطرح بالکل خاموش ملکہ معظمہ کے روبرو آئے اور سر جھکاکر پلیٹ فارم پر چلے گئے جہان وہ ایسے ہی معلوم ہوتے تھے جیسے پانی مین مچھلیان معلوم ہوتی ہین ؀

جب ہائیڈ پارک مین نمایشگاہ کے بننے کے لیئے زمین تجویز ہوگئی تو شہزادے کو منجملہ اور مشکلات کے یہ مشکل بھی پیش آئی کہ نمایشگاہ کی عمارت کیسی بنائی جائے - اسکی وسعت کتنی رکھی جائے - کیسا اُسکا نقشہ بنے - نمایش کے کمشنرون کے پاس ساری دنیا کے معمارون نے ۲۴۵ نقشے بھیجے اُن مین ایک فرانسیسی نقشہ منظور ہونیکو تھا کہ مسٹر جوزف ٹیکسٹن نے اپنے ذہن و قاد سے ایک نقشہ ایجاد کیا - وہ سب نقشون پر فوقیت لیگیا - اسمین اینٹ پتھر کی جگہ شیشے اور لوہے کے لگانیکی تجویز کی - یہ اسی استاد کا کام تھا کہ اُسنے شیشے اور آہن کو پیوستہ کرکے جوڑا - اُسنے اس نمایش گاہ کا ۱۸۴۸ فیٹ طول ۴۰۸ فیٹ عرض اور ۶۶ فیٹ ارتفاع رکھا - وہ ایسا رفیع الشان بنایا گیا کہ پارک کے اونچے درخت اُس کے اندر آگئے - ۲۶ - جولائی ۱۸۵۰ء تک اُسکے بننے کا فیصلہ نہین ہوا تھا کچھ مصالح اُسکے لیئے نہین جمع ہوا تھا - لیکن فوکس و ہنڈرسن ٹھیکہ دارون نے وہ ہاتھون ہاتھ سرسون جمائی کہ ۳۱ - دسمبر ۱۸۵۰ء کو اُس نے عمارت کو رنگنے کے لیئے دیدیا - زمین ۳۰ - جولائی ۱۸۵۰ء کو ملی تھی - ۲۶ - دسمبر کو پہلا ستون کھڑا کیا گیا - نو مہینے کے اندر یہ عمارت سب طرح سے تیار ہوگئی اس کا نام کرسٹل پیلیس (قصر بلورین) رکھا گیا - یہ عمارت ہی ایسی عجیب غریب تھی کہ صرف اسکے

کرسٹل پیلیس (قصر بلورین)

دیکھنے ہی کے لیئے ہزارون آدمی آئے - لارڈ پامرسٹون نے ایک دوست کو خط مین لکھا ہو کہ
اِس عمارت کے اندر کوئی اور چیز خود اِس عمارت سے زیادہ عجیب غریب نہین ہو - یہ سچ ہو کہ اِس
عمارت مین جو صناعی اپنے نقش و نگار اور بہار دکھاتی تھی وہ کوئی اور چیز نہین دکھاتی تھی - اِس
نمایش کی کامیابی کا بڑا سبب یہ عمارت ہی تھی ✤

ملکہ معظمہ کا نمائش گاہ مین تشریف لانا

۲۹ - اپریل سنہ ۱۸۵۱ء کو نمایش کی ساری چیزین ایسی تیار ہو گئی تھین کہ ملکہ معظمہ خود اُسکے
دیکھنے کے لیئے تشریف لائین - حضرت علیا اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین اِس نمایش گاہ مین
ڈھائی گھنٹہ تک سیر کرتی رہی - واپس آکر تھک کر چکنا چور ہو گئی - لاکھون عجیب غریب خوبصورت
چیزون کو دیکھا - اُنکو دیکھتے دیکھتے میرا دماغ پریشان ہو گیا - اور آنکھین چندھیا نے لگین سبحان اللہ
کیا کوششین ہوئی ہین کیا صنعتکاریان دکھائی گئی ہین کیسے کیسے اُنکے مذاق ظاہر ہوئے ہین نمایش
کی یہ ساری رونق میرے نہایت عزیز البرٹ کی بدولت ہو - مین نے گیلری مین جاکر خوب نظارہ کیئے
سارے کورٹ (چوک) صناعی و ہنرمندی کی چیزون سے بھرے ہوئے تھے - وہ سب تعجب خیز و
حیرت انگیز تھے - غل شور سے کان پھٹے جاتے تھے - ساری قسم کی چیزون کے علی الترتیب رکھنے
مین بارہ ہزار آدمیون سے لیکر ۲۰ ہزار آدمیون تک لگے ہوئے ہین ✤

پرنس نے اپنے روزنامچہ مین فقط یہ مختصر عبارت تحریر کی " کہ نمایش کے افتتاح کے
انتظامات کا کرنا ایک ہولناک محنت ہو - دوسرے دن ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین
کہ کل کے بڑے دن کی تیاری مین ہر ایک آدمی مصروف ہو - بیچارہ البرٹ ہولناک خدمت گزاری
کر رہا ہو - وہ دن بھر اپنی نیک نہادی و بردباری سے کچھ نہ کچھ مشکلات اور الجھیڑون کو حل کرتا
رہتا ہو - اُسکو بڑی فتح حاصل ہوئی ہو - اُس کے نام نے بڑی بزرگی اور عظمت پائی ہو - مگر باوجود اِس
کارہائے عظیم کے سرانجام دینے کے وہ ایک لفظ اپنی ذات کے لیئے زبان پر نہین لاتا - محنت
انتہا درجہ کی کرتا ہو - ملک کی عزت سے اِسکا دل باغ باغ ہوتا ہو - نہایت مشکلون و مزاحمتون کے
ضد مین وہ بالاستقلال تگ و دو کرتا ہے ✤

پروشا کا شہزادہ اور شہزادی مع اپنے بیٹے اور بیٹی کے ایک دن پہلے قصر بکنگھم مین آگئے
تھے ملکہ معظمہ اُنکو ہمراہ لیکر دوسرے دن نمایش مین رونق افروز ہوئین - وہ لکھتی ہین کہ یہ سب میرے مہمان

نمائش کو دیکھکر تحیر و ششدر ہو گئے۔ کل سے زیادہ آج شور و غل ہو رہا تھا۔ تماشائیوں کے لیے نشستگاہین درست ہو رہی تھین۔ ابھی تک اُن مین بہت کام کرنا باقی ہی۔ ہم گیلریون کے گرد پھرے اُن کے نیچے فوارے چھوٹ رہے تھے۔ جن مین بعض بہت ہی خوبصورت تھے۔ بہت سے تاڑ کے درخت اور دلفریب پھول رکھے ہوئے تھے۔

ملکہ معظمہ کا روزنامچہ آگے بیان کرتا ہی کہ میرے پاس نیک نہاد سٹوک میر آئے۔ مین نے اُن سے آکر نمایش اور مہمانون کا ذکر کیا۔ پروشا کا شہزادہ جو اَب جرمن کا شہنشاہ ہی بڑا ہی اپنے کونسٹی ٹیوشنل خیالات مین مستقل ہی۔ وہ برلن کے واقعات سے نہایت غصے مین آرہا ہی نوعمر شہزادہ بڑا ہی بھلا و پیارا ہی۔ لنچ کے بعد کیمبرج کے ڈیوک جارج میرے پاس آئے اور وہ کل کے اندیشہ کا ذکر مجھسے کرنے لگے کہ سب جگہ بہت سے آدمیون کو یہ خوف لگ رہا ہی کہ پارک مین جب آدمیون کا اسقدر ہجوم ہوگا تو ضرور کوئی نہ کوئی جھگڑا فساد لوگ کھڑا کرینگے۔ مگر مین اپنی رعایا کی وفاداری اور خیر خواہی اور اطاعت کو خوب جانتی تھی کہ ہرگز کوئی دنگہ فساد نہین مچائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا کہ دوسرے دن نمایش کے کھلنے پر سب جگہ خوشی اور گرمجوشی کی گرم بازاری تھی۔ ایک ممتاز اخبار قابل اعتبار بیان کرتا ہی کہ ملکہ معظمہ کی تاج پوشی کی رسم کے سوا مین نے کبھی نہین دیکھا کہ ایسا ازدحام کثیر خوشیان منا رہا ہو۔

جب سر جوزف ٹیکسٹن کے قصر بلورین مین لوگون نے قدم رکھا ہے تو انکو ایک حیرتناک مسرت ہوئی تھی جس سے اُنکے دلون مین اہتزاز پیدا ہوتا تھا۔ ہر چیز اُن کی نگاہ مین نئی اور عجیب دکھائی دیتی تھی۔ عمارت کی وسعت اور رفعت کا اندازہ اِس پر قیاس کریجیے کہ اُسکے اندر پارک کے دو اونچے اونچے درخت موجود تھے جو ہوا مین اپنے سبز پتون سمیت ایسے بلند تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُنکے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہین۔ فوارون کے پانیون کی چھپ چھپ کی آوازین سنائی دیتی تھین۔ منطقہ حارہ کی سبزیان آنکھون مین طراوت دیتی تھین۔ دنیا کے منتخب پھولون کی رنگینی جلوہ دکھا رہی تھی۔ دور دور کی کارگاہون کے فرش اور قالین اپنے گل بوٹون سے گلزار کی بہار دکھاتے تھے۔ اِن سب چیزون کے دیکھنے سے آنکھون کو نزہت اور دلکو فرحت ایسی حاصل ہوتی تھی کہ کبھی بھولنے کے نہین۔ انسان کی ذہانت نے جن فنون اور صنائع کو ایجاد کرکے

مرتب کیا ہے اُن سب کی کاریگری یہان جمع تھی۔ ہزارون آدمیون نے جو مختلف ملکون مین بیٹھ کے کام کیئے تھے اُن سب کو یہان لاکر متفق کردیا تھا۔ اور ایک بے انتہا بوقلمونی کا جلوہ دکھا دیا تھا جس عمارت مین یہ چیزین جمع کیگئی تہین اُسکی خود گلکاری اور اُسکی درخشانی عجب طرح کا جلوہ دکھاتی تھی۔ یہ عمارت مٹی کے ڈھیلون مین سے اوچھل کر نکلی تھی جس مین کل دنیا کی پیداوار اضی جمع تھی۔ کوہ نور بھی (ہمارے ملک کا مشہور الماس ہے) اپنی نور افشانی کر رہا تھا۔ فوارے اُچھل اُچھل کر بلندی پر جا رہے تھے۔ شیشے کی چھت کے نیچے تاڑ کے درخت لگے ہوئے تھے۔ غش آلود اور صاف دھاتون کے بڑے ڈلے کوئلون کے موٹے موٹے ڈھیمے۔ لیس کے کام۔ کارگاہون کی دستکاریان مشرقی اسباب۔ ہر ایک معمولی آدمی کے دلمین ایک نئی عجیب خوشی پیدا کرتا تھا جو حافظہ رکھتا ہو وہ اُسے پھر یاد کرکے دل خوش کرسکتا ہے۔ جب مختلف صورت کی خوشنما تصویرین نظر پڑتی تہین تو دلمین پرنس البرٹ کے احسان کا خیال پیدا ہوتا تھا۔ جو خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا کہ دو سال پہلے جو میرے خیال نے پیش بینی کی تھی وہ آج پوری ہوگئی۔ گو اس قصر بلورین کے بیان مین ناظرین نمائش نے اپنی فصاحت و بلاغت کو خرچ کیا ہے۔ مگر ہم اسکا بیان ملکہ معظمہ کے روزنامچہ سے نقل کرتے ہین اور اسی بیان کو اور سب بیانون سے بہتر جانتے ہین ✣

نمائش عظیم کے افتتاح کا بیان جو جناب ملکہ معظمہ نے خود لکھا ہے

نمائش عظیم نے اپنا جلوہ دکھایا۔ اسمین بڑی کامیابی ہوئی۔ یہان میرے پیارے البرٹ اور میرے عزیز ملک نے وہ اپنا حسن منظر دکھایا ہے جس پر مجھکو ہمیشہ فخر و ناز رہے گا۔ یہان تمام ہمارے بچے اور مہمان اور وکٹر (میرا بھانجا) اور مما موجود ہین۔ ہمارے بچون کو شہزادہ پروشا نے ایک کھلونا دیا ہے جو کہ برونز (ٹین و تانبا ملا ہوا) کی ایک جنگ آرا عورت بنی ہوئی ہے۔ وہ سب کھلونون کو جو ہم نے اپنے بچون کو دیئے ہین رونق دے رہی ہے اور شہزادی پروشا نے کاغذ تراش اور مما نے ایک چھوٹا سا گھنٹہ بچون کو دیا ہے جنسے اُنکے کھلونون کی زیب و زینت زیادہ ہوگئی ہے

پارک ایک عجیب حیرت افزا نظارہ گاہ تھی ایک خلقت کا ہجوم اسمین موجین مار رہا تھا سواریون اور سپاہیون کی آمد کا وہی حال تھا جو میری تاجپوشی کے دن تھا۔ مجھے اس دن کا فکر تھا اور اس سے بہت زیادہ پیارے البرٹ کا فکر تھا۔ دن بہت روشن تھا۔ غل غپاڑے اور جوش و خروش کی کچھ انتہا نہ تھی۔ ساڑھے گیارہ بجے ہماری سواری شاہانہ جلوس کے ساتھ چلی

گرین پارک اور ہائیڈ پارک مین دونون نیک مزاج اور پرجوش خلقت سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھین تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ ہائیڈ پارک کی صورت جہان تک میری نظر کے روبرو آئی تھی وہ ایسی تھی جو مین نے پہلے کبھی دیکھی تھی۔ جب ہم چلے ہین تو تھوڑی بارش بھی ہوئی تھی لیکن جب ہم کرسٹل پیلیس کے قریب آئے تو سورج نکل آیا۔ اور اس عالیشان عمارت پر خوب درخشان ہوا جسپر ساری قومون کے پھریرے پھرا رہے تھے۔ ہماری سواری نمایشگاہ مین داخل ہوئی نہین دروازون مین عمارت کے آڑے آڑے بازون کا جھلملانا اور اُسکے اندر تاڑ کے درختون کا جھومنا پھولون اور بتون و مورتون کا جلوہ دکھانا۔ گیلریون پر اور اُسکے گرد کی نشستگاہون پر لاکھون آدمیون کا بن سنور کر بیٹھنا ہمارے داخل ہونے پر شہنائیون اور نفیریون کا بجنا یہ ساری چیزین میرے دلمین وہ اہتزاز پیدا کرتی تھین کہ جنکو مین ساری عمر نہ بھولون گی۔ ایک جانب مین ایک چھوٹے سے کمرے مین تھوڑی دیر کے لیئے ہم گئے۔ ہم نے اپنی شالین اتارین مین وہان مما اور میری (جواب شہزادی ٹیک ہے) سے ملی۔ مین اور شہزادے باہر کھڑے ہوئے تھے۔ چند سکنڈ کے بعد البرٹ اپنے ساتھ مجھے لیکر چلا۔ وکی (بڑی صاحبزادی) اُن کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھی۔ اور برٹی (شہزادہ ویلز) میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ جب ہم بیچون بیچ مین آئے تو ایک بہت وسیع رفیع الشان دلفریب سحرگاہ نظر آئی جسمین سیڑھیان اور کرسیان لگی ہوئی تھین۔ اُنپر ہم بیٹھے۔ اُن کے سامنے ایک فوارہ خوشنما جوش زنان تھا۔ مین نے کبھی عبادت مین بھی آدمیون کو ایسا محو نہین دیکھا۔ جیسے کہ اس نمایش کی پرستش مین مصروف پایا۔ چیرز کے غل و شور کی انتہا نہ تھی۔ ہر شخص کا چہرہ بشاش بشاش تھا۔ عمارت کی وسعت بے انتہا۔ تاڑون۔ پھولون۔ درختون۔ پیکرون۔ مورتون۔ فوارون کا یکجا جمع ہونا۔ ارغنون کے ساتھ دو سو مزامیر کا بجنا جن مین سے چھ سو راگ نکلین۔ اور میرے نہایت عزیز شوہر کا ساتھ ہونا جو مصالحت کی دعوت کا داعی تھا۔ اور جسنے روئے زمین کی کل سلطنتون کو یکجا جمع کو رکھا تھا یہ ساری چیزین میرے دلمین اہتزاز پیدا کرتی تھین۔ یہ دن حیات جاودانی رکھے گا۔ میرے نہایت عزیز البرٹ کو اور میرے نہایت عزیز ملک کو خدا برکت دے۔ جنہون نے آج یہ اپنی بڑی شان و عظمت دکھائی ہے۔ خدائیتعالی سب چیزون کو پھیلانیوالا اور سب کو برکت دینے والا ہے۔ اُسکا احسان البرٹ دل مین مانتا ہی مجھے اپنی تاجپوشی کی رسم یاد دلاتی ہے کہ یہ نمایش اُس سے ہزار درجے بہتر ہے۔ اگر اُس سے کچھ مشابہت

رکھتی ہو تو نہایت خفیف سی۔ اسمین وہ خصوصیات اور حسانتین اور اشیائے بوقلمون تھین کہ کوئی شئے اُسکی برابری اور ہمسری نہین کر سکتی۔ سنجیدگی مین چرچ سے وہ کچھ مشابہت رکھتی ہے مگر چرچ مین یہ ہنگامہ شادی دگرمجوشی زیادہ اثر کرنے والی کہان وہان تو خاموشی ہوتی ہے۔

جب ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے گا یا گیا تو البرٹ میرے پہلو سے جدا ہوا اور نمایش کے کمشنرون کا افسر بنا۔ یہ کمشنر میرے ممتاز سرافراز پولٹیکل امیرون کا عجیب غریب گروہ تھا انہون نے میرے سامنے نمایش کی رپورٹ پڑھی جو طول طویل تھی مین نے اسکا مختصر سا جواب دیا بعد اسکے کنٹربری کے آرچ بشپ نے ایک مختصر سی نماز پڑھی شکر الٰہی کا گیت گایا۔ اسمین ایک چینی امیر شریک ہوا۔ اُن باتون کے ختم ہونے کے بعد رسم افتتاح کیلئے جلوس شاہی علی الترتیب نہایت خوش اسلوبی سے اس ترتیب سے مرتب ہوا جو اسکو پہلے سے بتلائی گئی تھی۔ اسکا طول بہت بڑا تھا اُس سے ناف نمایشگاہ بالکل بھر گئی گویہ ارادہ نہ تھا کہ وہ ایسی پر ہوجائے مگر اس سے کوئی دقت نہین پیش آئی۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ناف نمایش گاہ مین جلوس کے لیئے جو جگہ بنائی گئی تھی اُس مین ہم گئے۔ ہمارے چارون طرف چیرز کا وہ غل وشور تھا کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے اور رومال ہلائے جاتے تھے۔ اور ہر شخص کے رخ خندان پر رنگ مسرت وانبساط تابان تھا۔ بہت آدمیون کی آنکھون مین گریۂ شادی بھی نمایان تھا۔ ارغنون کے سننے پر لوگون کو ایسی توجہ نہ تھی جیسے کہ ایک جنگی بینڈ کے بجنے پر ہمارا وسط مین گزرنا دلون پر اثر انداز تھا۔ کسی نے جو بروتز کا ایک دروازہ زرین جنگ آراء بنائی تھی۔ وہ بڑی شاندار معلوم ہوتی تھی۔ ڈیوک کہن سال ولنگٹن اور لارڈ انگلسی ہاتھ مین دیئے ہوئے جاتے تھے بڑے بھلے معلوم ہوتے تھے مین نے اور بھی بہت سے اپنے ملاقاتی وہان دیکھے۔

پھر ہم اپنی جگہ پر آن بیٹھے۔ البرٹ نے لارڈ بریڈ البین سے کہا کہ آپ خبر دیجیے کہ نمایش گاہ کھولی گئی تو اُنھون نے زور کی آواز سے کہا کہ ملکہ معظمہ مجھے حکم دیتی ہین کہ مین کہون کہ نمایش گاہ کھولی گئی۔ یہ کہنا تھا کہ نفیریون شہنائیون کے بجنے نے اور چیرز کی آوازون نے ایک غل مچادیا وہ کل کمشنر اور اگزیکیوٹو کمیٹی کے ممبر باغ باغ ہوئے جاتے تھے جنھون نے اس نمایش کے لیئے مشقت شاقہ اُٹھائی تھی وہ حد سے زیادہ تعریف کے مستحق تھے اُن سب مین پیکسٹن کی خوشی کی تو کچھ

نمایش گاہ کا کھلنا

انتہا ہی نہ تھی وہ ایک باغبان کا بیٹا تھا۔ آج وہ اس عز و شان کے عروج پر پہنچا تھا۔ اب سارا جہان فخر و ناز کرے بجا تھا۔ ہر شخص کو ایک حیرت کے ساتھ مسرت ہو رہی تھی۔ سر جارج گرے ہوم سکرٹری کی آنکھوں مین خوشی کے مارے آنسو نکلے پڑتے تھے۔ پھر نمایش گاہ سے مراجعت بھی اسی دھوم دھام سے ہوئی۔ جیسے کہ اسکی آمد کی ہوئی تھی۔ بندوبست خوب تھا۔ ایک بجے ہم سنٹ جیمز اپنے محل مین اگر بارجہ پر آئے تو بڑے زور شور سے چیرز دیئے گئے۔ پروشا کے شہزادے اور شہزادی بہت خوش ہوئے۔ ہم بھی خوش ہوئے۔ ان کا شکریہ ادا کیا۔ مجھے اس کہنے کی ضرورت نہین ہی کہ جو کچھ میرے پیارے شوہر کو اور میری نیک رعایا کو کامیابی ہوئی۔ اسپر مجھکو فخر و ناز ہے۔ اس نمایش کا نقش جو میرے دلپر جما وہ مین بیان نہین کر سکتی۔ اس نمایش کو نہ مین کبھی بھولونگی نہ کوئی اور شخص بھولیگا۔ جس نے اسکو دیکھا ہے۔ اس سے البرٹ کے نام کو حیات دوام حاصل ہوگئی۔ شریرون اور مفسدون نے ہر طرح کا خوف دلایا تھا اور بدین بیہودہ اور لغو خبرین اڑائی تھین مگر سب غلط ہوئین سارے کام بخوبی قابل اطمینان انجام پائے۔ دنگہ و فساد ذرا بھی نہوا۔ پہلے سال کے آخر مین البرٹ نے بڑے زور سے کہا تھا۔ وہ پورا ہوا کہ ہر شخص کے دل مین قادر مطلق کی بڑی گہری شکر گزاری ان نعمتون کے لیئے ہوگی۔ جو اس نے اب ہمین دنیا مین دے رکھی ہین۔ سوا جون کو قصر بکنگھم مین چارلس دوم کی سلطنت کے نقل اتارنے کا جلسہ ہوا۔

شہزادہ آرتھر کی سالگرہ

مین ایک نہایت دلچسپ بات کہتی ہون کہ نیک دل پیرکہن سال ڈیوک ولنگٹن جن کی آج اکتالیسوین سالگرہ تھی۔ وہ اپنے دہرم بیٹے آرتھر کی سالگرہ مین ۵ بجے آئے۔ اور میرے بیٹے کو ایک سونے کا پیالہ اور کچھ کھلونے اپنے پسند کے دیئے۔ آرتھر نے ان کو ایک گلدستہ نذر دیا۔ ہم نے اپنے کنبے کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور کونٹ گارڈن کے اوپیرا مین جاکر تماشا دیکھا۔ مین کچھ تھک گئی تھی۔ لیکن ہم دونون میان بی بی اپنے خدا کے شکر گزار تھے جو بیشک ہمارا مہربان اور رحیم باپ ہے*

بار مبارکباد

سپاہ سالاران سپاہ آرا و افسران صف پیرا نے تسلیم مبارکبادی و مبارکی کی تقدیم کی اور طوائف و اعاظیم و اعالی موالی مراسم تہنیت و تعظیم بجا لائے۔ ملکہ معظمہ کو سب سے اول مبارکباد یا لارڈ جان رسل اور لارڈ پامرسٹون نے دین۔ لارڈ پامرسٹون نے ایک سرشتہ کی چٹھی کے آخر مین یہ فقرہ لکھا کہ آجکا دن ایسا ہی کہ جیسی حضرت علیا کو خوشی حاصل ہوئی ہے۔ ایسی ہی قوم کو عزت

حاصل ہوئی ہے قوم کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ آپ اسکی ملکہ ہین۔ لارڈ جان رسل نے یہ مبارکباد دی
کہ نمایش مین یہ کام ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے ہوا کہ اُسکی خصوصیات بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے
اگر وہاں گروہ آدمی جمع ہوئے اُنھون نے جو اپنی خیرخواہی اور عام رضامندی ظاہر کی وہ ایک پولیٹیکل
آدمی کے لیئے بڑی خوشی کا شاہدہ ہے۔ ذہانت اور آرٹ اور فنون و محنت پردازی کے جو عجایبات
دکھائے گئے ہین اُنکی بڑی شہرت حکما اور اہل سائنس اور صناعون کاریگرون مین ہو گی۔ نمایش کی عمارت
مین پچیس ہزار آدمی تھے۔ اور یہ حساب کیا گیا ہے کہ اس عمارت اور قصر بکنگھم کے درمیان سات لاکھ
آدمی جمع تھے۔ جارج گرے نے حضرت علیا کو اطلاع دی کہ اس اجتماع اور ازدحام کے سبب سے کوئی واردات
ایسی نہین واقع ہوئی کہ اُس مین پولس دست اندازی کرتا۔

لیڈی لٹل ٹن صاحبہ نے جو حضرت علیا کی خدمت اور رفاقت سے ابھی جنوری ۱۸۵۱ء مین
جدا ہوئی تھین یہ تہنیت نامہ لکھا کہ مین اقرار کرتی ہون کہ مین اندیشہ اور خطرہ سے خالی نہ تھی۔ بہت
خوفون خطرون و شبہون و سوسون کو ساتھ لیکر نمایش گاہ مین گئی تھی۔ مگر الحمدللہ انجام ایسا بخیر
ہوا کہ میرے سارے خطرون کو دور کردیا اور میری ساری توقعات پر سبقت لیگیا۔ حضور کی خوش زندگانی
کا سب سے زیادہ خوش دن یہ تھا کہ جس مین حضرت نے اپنے شوہر کے ایڈریس سُنی جس سے آپکو معلوم ہوا
کہ ایسی فیاضانہ اور دلیرانہ عمدہ تدبیر مین کامیابی حاصل ہوتی یہ کام پرنس البرٹ کا ایسا ہے کہ جس کے
سبب سے ساری قومین اُن کے بزرگ نام کو بڑی خوشی سے ستایش و احسان کے ساتھ لین گی۔ اور
ہمیشہ اس نام کی یاد و تعظیم ساتھ ہوا کرے گی۔

حضرت علیا نے اس تہنیت نامے کا جواب یہ لکھا کہ مین تم سے یہ سُننا چاہتی تھی کہ پہلی مئی کی
بزرگ تاریخ مین میری نسبت آپ کیا خیال کرتی تھین۔ آپنے سچ کہا کہ یہ دن میری خوش زندگانی کا سب
سے زیادہ ترمسرت ناک تھا۔ میرا عزیز خاوند ہمیشہ اورون کی بھلائی کے لیئے محنت کرتا ہے۔ وہ اُن
مشکلون اور مزاحمتون پر جو اسکے روکنے کیلیئے خیال مین آسکتی تھین۔ اور اُن کوششون پر جو حسد اور
کینے کے سبب سے اسکی ناکامی کے لیئے کیجاتی تھین بڑی دھوم دھام سے کامیاب و فتحیاب ہوا جس سے
ہم دونون کو بے انتہا خوشی حاصل ہوئی۔ مجھے البرٹ کا نام اور اپنے ملک کا نام دونون عزیز ہین اُن
دونون نامون کے عظیم الشان اور والا شکوہ ہونے مین مدد ہونا میرے لیئے فخر و مسرت و شکرگزاری کا

ایک ایسا مضمون ہے جسکو کوئی شخص سوائے تحریر کے نہین سمجھ سکتا *

نمایش کی افتتاح کی رسم مین لیوپولڈ شاہ بلجیم نہین شریک ہوا مگر کئی ہفتے کے بعد اُسے دیکھنے آیا۔ ۴ مئی کو ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا "نمایش جو بڑی شان و شکوہ سے کھلی۔ مین دل سے چاہتا ہون کہ آپ اسکی ہر چیز سے خوش ہون مین آپ کی اس نشاط و انبساط کو خوب جانتا ہون جو ہمارے پیارے البرٹ کی کامیابی سے آپ کو حاصل ہوئی ہوگی۔ یہ کام بڑا مہتم بالشان اور بڑی لیاقت کا تھا۔ ایسے کامون کے خلاف شرارت انگیز و مضرت آمیز تدابیر کا کرنا انسان کا کچھ مقتضائے طبیعت سے کہ وہ اپنے بنی نوع اور ہمسایہ کے کامون کی ناکامیابی سے خوش ہوا کرتا ہے۔ مجھے اس سے بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ ساری قومون نے دیکھ لیا کہ انگلستان جیسا آزاد ملک ہی ایسا ہی اپنے فرمانروا بادشاہ کی اصلی تعظیم و تکریم کرتا ہے *

ڈیوک کوبرگ اس نمایش کا حال یہ لکھتا ہے کہ "بہت سی نمایشین خواہ ملکون مین الگ الگ ہوئی ہون یا ساری دنیا کے لیے ایک ہوئی ہون اُن مین سے کسی نمایش کو لندن کی اس نمائش سے نسبت نہین۔ یہان ہر شئے جو دیکھنے مین آتی تھی ایک نئی آن بان و شان رکھتی تھی۔ اسی لیے وہ ناظرین کو دل پسند ہوتی تھی "کل جدید لذیذ" انگلستان کے امرا اپنی عزت و شان کی نمایش ایسی دکھاتے تھے کہ وہ بھی اس نمایش کے ایک جزو معلوم ہوتے تھے۔ نمایش کے کھلنے کے دن بڑی پُرتکلف بنی سنوری چار ہزار گاڑیان آئی تھین۔ نمایشگاہ کے ہر کارخانہ مین اُمرا آپس مین ملتے تھے۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کی نیک نامی تو اپنے معراج پر پہنچ گئی تھی۔ اُن دونون سے لندن مین ۶ مہینے کے اندر لاکھون آدمی ملنے آئے۔ اولیائے دولت نے بڑی کشادہ دلی اور خوش اخلاقی سے مہمان نوازی کی۔ پرنس البرٹ چیزون کا ظاہری مہتم ہی نہ تھا بلکہ وہ نمایش کی ہر چیز کی جان تھا اب تو ان کے سخت دشمنون نے بھی ان کے منصوبے کی تکمیل کو مان لیا۔ یہ دنیا کا میلہ پولیٹکل اثرون سے خالی نہ تھا۔ لندن مین جو بے شمار شہزادے جمع ہوئے تھے۔ وہ بہت سے پولیٹکل سبق یہان سے سیکھ کر اپنے گھر گیے *

ٹینی سن جو ۱۸۵۰ء مین ملک الشعرا ورڈس ورتھ کی جگہ ملک الشعرا مقرر ہوا تھا۔ اُسنے اس نمایش کے باب مین نظم لکھی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نمائش نے بڑا کام انجام دیا ہے کہ یوروپ اور

وحشت ناک دنیا کے پراگندہ دشمنون کو شیشے کے کمرون مین دوستون اور بھائیون کی طرح لاکر بٹھادیا

* سنہ ۱۸۴۰ عیسوی کو روائل اکیڈمی کے ڈنر مین اُسکے نئے پریسیڈنٹ ایسٹ لیک نے پرنس البرٹ کا جام تندرستی نوش کیا۔ اور لوگون نے اُنکے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اب پرنس کے کامون اور نمایش کے انتظامون کا انگلینڈ بڑا ممنون منت ہوا ہی۔ پرنس نے اپنی اسپیچ مین پریسیڈنٹ کی یہ تعریف کی کہ پریسیڈنٹ مین علاوہ لیاقتون کے وہ خوبیان اور نیکیان ہین جو پریسیڈنٹ مین ہونی چاہئین۔ اُسکو مختلف قسمون کے صناعون سے کام پڑتا ہے جن سے وہ بالمقابلہ کام کراتا ہی۔ اور اُنکے کامون کے عیب و صواب بتلاتا ہے۔ اُنکو باکار یا بیکار کرتا ہے ایسی حالت مین مشکل ہے کہ خوش اخلاقی کا برتاؤ کیا جائے مگر مین نو برس سے جانتا ہون کہ وہ اُن نیکیون کا برتاؤ کرتا ہے جن کو تم نہین جانتے*

پرنس نے اپنی اسپیچ مین یہ اور سچی سچی باتین کہین کہ اے اہل مجلس آرٹ یا شاعری کے اندر خیال ہین یا عمل مین تمام کامون کے پیدا کرنیکے لیئے صرف عقل و ہنر و صبر ہی درکار نہین ہونگے بلکہ اُسکے لیئے نیک دلی کی سرگرمی اور خیال کی آزادروی کی بھی ضرورت پڑتی ہی۔ صناعون کے کام کی نرم پود کا نشو و نما نیک دلی اور مہربانی کی ہوا سے ہوتا ہے۔ اگر اُنپر ایک نا ملائم نکتہ چینی کا جھوکا چل جاتا ہے تو اُنکی جڑین ڈھیلی ہوجاتی ہین اور اُنکی نمی خشک ہوجاتی ہی۔ جسکے سبب سے وہ بہت کم پھول پھل لاتے ہین مگر آرٹ کے لیئے نکتہ چینی کی بھی ضرورت ہی جس کے سبب سے اِس کی ترقی کے برگ و بار ظاہر ہوتی ہے۔ اگر کسی ذلیل وادنے کام کی تعریف بے شعوری سے کیجائے تو وہ ایک اعلیٰ درجہ کی ذہانت پر طعن و تشنیع ہوتی ہے۔ اِس زمانہ مین ایک طرف صناعون کی بڑی بڑی جماعتین ہر درجے کی ذہانت اور لیاقت کی بڑے شوق و ذوق سے باہم مقابلہ مین کام کررہی ہین۔ دوسری طرف اُن کامون کے جانچنے پرکھنے والے پبلک ہین۔ جن مین بہت سے آرٹ سے بالکل جاہل ہین۔ وہ ان کامون کی جو بڑے علم و ہنر سے پیدا کئے گئے ہین بے رحمی اور سنگدلی سے عیب جوئی کرتے ہین۔ جسکے سبب سے اُن چیزون کی تجارت مین کھنڈت پڑتی ہی*

پرنس کو اُن عیبون پر علم تھا۔ اُسنے اُنکے دور کرنیکے لیئے یہ تدبیر کی کہ تعلیم کے پیمانے و اندازے کو بڑھا دیا۔ جس کے سبب سے ذہانت و صنعت کی قدر و منزلت ہونے لگی اور صاحب لیاقت ہونے کیلئے ایک

رائل اکیڈمی [illegible] پرنس کی اسپیچ

تحریک ہوئی۔

۷ اجون کو اشاعت انجیل کی سوسائٹی کی تیسری جوبلی تھی وہ ایک سو پچاس سال سے قائم تھی۔ کنٹربری کے آرچ بشپ نے پرنس سے اُسکے پریسیڈنٹ ہونیکی درخواست اس سبب سے کی کہ وہ اس سوسائٹی کے دلی بہی خواہ تھے۔ اُنھوں نے وزیر اعظم سے صلاح لیکر اس درخواست کو منظور کر لیا۔ اِسوقت نمایش کے سبب سے اور ملکون کے سارے عیسائی فرقون کے آدمی بھی جمع تھے اسلیئے پرنس کو اپنے ایڈریس نہایت احتیاط و حزم سے تیار کرنی پڑی کہ کسی فریق مذہب کی طرفداری اِس مین نہ پائی جائے اور کوئی بات اِس مین ایسی نہ بیان کیجائے کہ کسی فریق کو وہ ناگوار خاطر گزرے اُس اسپیچ مین سے ہم چند فقرات کا ترجمہ کرتے ہین۔

پرنس نے فرمایا کہ یہ سوسائٹی ایک سو پچاس برس سے قایم ہے۔ اِسکی دو جوبلی پہلے ہو چکی ہین۔ اب یہ تیسری جوبلی ہے۔ پہلی دو جوبلی مین ملک کی حالت اور کیفیت اور تھی مگر اب اَور ہے کہ تیسری جوبلی مین ہماری بڑی خوشحالی کا زمانہ ہے جو پہلے نہ تھا۔ یوروپ کے سب ملکون مین امن و امان ہے۔ مذہبی گرمجوشی ہے۔ انسان کی تہذیب و شائستگی کا بازار گرم ہے اور ساری دنیا مین بھلائی پھیلانیکے لیئے مشن جاری ہین۔ تہذیب کی بنا عیسائی مذہب پر ہے وہ اس مذہب کے سہارے پر چلتی ہے۔ یہ سوسائٹی انجیل کی برکتون کو پھیلا رہی ہے۔ جب ہم اپنے تئین دنیاوی ثروت و امارت کی مبارکباد دیتے ہین کہ گھر کے اندر و باہر امن و عافیت و مصالحت ہی تو اسکے ساتھ ہی چرچ کا ہم اقرار کرتے ہین کہ وہ عیسائی مذہب کی اشاعت اور تہذیب کی ترقی مین کوشش کر رہا ہے۔ مگر اسکے ساتھ ہی ہم افسوس کرتے ہین کہ وہ آپس مین بیٹھے جھگڑے و فساد برپا کرتا ہے۔ اُن اندرونی فساد و ن کے سوا اسپر بیرونی حملے بھی ہوتے ہین جن سے اِس کی سلامتی مین خلل پڑنے کا اندیشہ نہین ہے۔ بلکہ چرچ مین اِن مخالفتون کا ہونا ایک لازمی امر اسلیئے ہی کہ انسان کے اجتماع کے یہ دو اصول ہین۔ ایک شخصی آزادی۔ دوم اپنے گروہ اور جتھے کی بقا کے لیئے اُسکی مرضی کی اطاعت۔ پس یہ دو اُصول آزادی اور اطاعت متضاد ہین جنسے پیاسے جھگڑے اور فساد و کھڑے ہونے لازمی اور ضروری ہین۔

پرنس البرٹ کی اِس اسپیچ کی تعریف مین لارڈ جان رسل نے حضرت علیا کو یہ چھٹی لکھی ہے کہ کل

۱۸۵۱ء انجیل کی سوسائٹی کی جوبلی مین پرنس البرٹ کا پریسیڈنٹ ہونا

اس باب مین لارڈ جان رسل کی ملکہ معظمہ سے خط و کتابت

پرنس کی سپیچ نے لوگون کے دلون پر اپنا اثر ڈالا اور اُنکو خوش کیا۔ اگرچہ ہر طرف سے اندیشہ
لگا ہوا تھا مگر اُس کا ہر لفظ تعریف کے قابل تھا۔ جو بات کہنی چاہیئے تھی وہ چھوڑی نہین اور جو بات
کہنی نہین چاہیئے تھی وہ کہی نہین۔ ملکہ معظمہ نے اِس چٹھی کا جواب یہ دیا کہ آپنے جو پرنس کی سپیچ
کی نسبت تحریر کیا۔ اِس سے ہم دونون کو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ یہ مضمون ایسا دشوار تھا کہ
جسکے لیئے کوئی شخص پہلے سے نہین سوچ سکتا تھا کہ مین یقینی کیا کہون گا۔ مگر مجھے یقین تھا کہ
پرنس جو کچھ کہے گا وہ سچ ہی ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو یقین ہو گیا ہو گا کہ پرنس کے دل و دماغ
مین عجیب قوت ہے۔ مین اِسکی زوجہ ہونے کو اپنا شرف و افتخار سمجھتی ہون اور اُسکے خصائل حمیدہ
کی باجگزار ہونیسے اپنے تئین باز نہین رکھ سکتی *

حضرت علیا کو جو اپنے شوہر سے محبت تھی اُس نے اِس چٹھی کے آخر فقرہ مین جادہ اعتدال
سے باہر قدم رکھوایا۔ ۱۸ - جون ۱۸۵۱ء کو ملکہ معظمہ کی اِس چٹھی کا جواب لارڈ جان رسل نے یہ لکھا
"کہ مین اپنا یہ فرض عاجزانہ ادا کرتا ہون کہ مین مدت سے اِس کا قائل ہون کہ پرنس البرٹ مین عجیب
غریب لیاقتین اور قابلیتین ہین۔ وہ بڑے بلند رائے ہین۔ انسان کی خوشی مین ہمدمی اور رنج مین
ہمدردی کرتے ہین۔ اِس زمانہ مین جو ریگ کی طرح ایک قرار پر نہین رہتا۔ اُن کا اِس صفات مین بلند
مرتبہ ہونا قوم کے لیئے ایک گرانبہا نعمت و برکت ہے۔ اُنکی تحقیقات حقایق کے اولے اور اقرب
فایدے حضرت علیا کو حاصل ہوتے ہین اور پھر یہ فائدے خاندان شاہی سے رعایا مین پھیلتے ہین
اور پھر رعایا سے کرہ زمین کے ہر قطعہ مین منتقل ہوتے ہین" *

گو اِسوقت مین نمائشگاہ کے صدہا کام پرنس کو ایسے رہتے تھے کہ جنکے سبب سے اُنکو بہت ہی
کم فرصت ملتی تھی مگر وہ اِس کم فرصتی مین بھی اپنے اوپر مشقت شاقہ اُٹھا کے وہان ضرور جاتے
جہان کسی بھلے کام کی ترقی کے سامان کی تیاری ہوتی یا سائنس اور کلون کے ایجادات کی یا صنعت
اور کاریگری کی نمایش ہوتی *

برٹش ایسوسی ایشن مین پرنس البرٹ کا جانا

۲ - جولائی کو اِپس وچ کی برٹش ایسوسی ایشن مین وہ تشریف لیگئے جہان ساڑھے پانچ
بجے شام کے پہنچتے ہی ملکہ معظمہ کو خط مین لکھا کہ مین ابھی یہان پہنچا ہون مجھے اِس خبر کے سُننے سے
اندیشہ ہوا کہ اگر قاصد ابھی سیدھا نہ روانہ ہوگا تو ریل اُسکو نہین ملے گی۔ اِسلیئے مین دو سطری خط

محبت کے سبب سے لکھتا ہون۔ اور اس مین ایک کاغذ ملفوف کرتا ہون کہ جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مجھے یہان کس کثرت سے کام کرنے پڑینگے۔ آپ ہان ڈھائی لاکھ آدمیون مین مین تنہا ہین۔ مین یہ سمجھتا ہون کہ اگر آپ یہان فقط تنہا میرے پاس ہون تو مجکو یہان دنیا زندہ معلوم ہووے ؂

۴۔ جولائی کو ساڑھے دس بجے ملکہ معظمہ کو یہ ایک اور خط لکھا کہ مین رات کو خوب سویا آپ اپنی فرمایئے کہ نیند کیسی آئی؟ یہان کے پارک اور باغ بہت پاک و صاف اور ستھرے ہین ایک بڑا ڈنر ہوا۔ میرے میزبان کے گلون کے لیئے موسم سرد و خشک ہے۔ مین آدھے گھنٹے مین ایس وچ مین اپنے کام مین مصروف ہونگا۔ پھر میوزیم کی سیر کرونگا۔ پھر ملکہ ایلزبتھ کے سکول کی نبیاد کا پتھر رکھونگا۔ اور چار بجے گھر روانہ ہونگا۔ آپکے الطاف نامہ کا مین دل شکریہ اور بچون کے خط کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ برٹی سے کہدیجئے گا کہ اُسکا خط اچھا لکھا ہوا تھا۔ اب خدا حافظ ؂

دوسرے دن نمایش گاہ کے کمشنرون کی میٹنگ (مجلس) مین پرنس آیا۔ نمایش کا حساب کتاب بڑی بڑی رقمون مین پیش ہُوا جس نے اُن سب خیالات کو غلط اور باطل ثابت کردیا جو نمایش کے خرچون کی دقتون کے باب مین تھے۔ آجکے دن تک نمایش کو کُھلے ہوئے نو ہفتے تین دن ہوئے تھے۔ اُسکی ایک ہفتہ کی کم از کم آمدنی ۱۰۲۹۸ پونڈ ہوئی۔ دو متواتر ہفتون مین ۱۲ ہزار پونڈ سے بہت زیادہ آمدنی ہوئی۔ اور ایک ہفتے مین ۲۲ ہزار ایک سو نواسی پونڈ تک آمدنی کی افزایش ہوئی آیندہ اِس سے ابھی زیادہ روپیہ اور محصل حاصل ہوئے کو ہین۔ اب یہ امر واقعی ظاہر ہوگیا کہ جو روپیہ نمایش مین خرچ ہوا ہے اِس سے بہت زیادہ روپیہ فاضل بچ رہے گا۔ اب پرنس کی توجہ کے لیئے سوال یہ پیش ہے کہ یہ فاضلات کا روپیہ کن کامون مین خرچ کیا جائے ؂

۹۔ جولائی ۱۸۵۱ء کی شب کو لنڈن کی کارپوریشن نے اِس نمایش عظیم کی کامیابی کی بال کا جلسہ گلڈ ہال مین ہُوا اور اُسمین ملکہ معظمہ تشریف فرما ہوئین۔ ہر جگہ اُنکا استقبال بڑے تپاک سے ہُوا۔ چند روز کے لیئے وہ لنڈن سے اوسبورن مین گیئن اور اُنہون نے اِسکا تاریخ لکھا کہ ایسی نمایش کا زمانہ جو ہمیشہ یادگار روزگار رہے گا گزر گیا۔ لنڈن مین جو متواتر اُنکی اطاعت کا اظہار ہوا۔ اِسکی نسبت ملکہ معظمہ نے سٹوک میئر کو لکھا کہ مین اور میری رعیت دو پوست یک مغز ہوگئے ہین۔ اِس نمایش نے

رعیت کی خیر خواہی اور فرمانبرداری کو بڑھا دیا ہے اور اُسکا حال پرنس نے سٹوک میر کو یہ لکھا کہ بال کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہُوا۔ رات کے ۳ بجے تک کوچون و بازارون مین دس لاکھ آدمی ہم دونون کی محبت و ہوا خواہی کے جوشون سے بھرے ہوئے موجود تھے۔ کل کے بعد دوسرے روز انگریزی کاشت کی سوسائیٹی (انجمن زراعت) مین مین آیا مویشی کی نمایش کو دیکھا۔ بالفعل ہمارا ارادہ لنڈن مین جانیکا ہے۔ ۱۸ کو اوسبورن مین آرام لینے کے لیئے جائین گے ✦

انجمن زراعت مین پرنس نے اپنی سپیچ مین فرمایا کہ ہزارون آدمی قصر بلورین مین انگریزی آلات زراعت کے دیکھ رہے ہین۔ وہ بالاتفاق اُن کی یہ تعریف کرتے ہین کہ اُن آلات زراعت کے مثل کہین اور آلات نہین ہین وہ انگریزی زراعت کو ادب کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ ہمارے مویشی اس بات کی شہادت دے رہے ہین کہ امن اور عافیت کے زمانہ مین فنون نے خوب نشو و نما پایا ہے ✦

۱۸۔ جولائی کو کئی ہفتون کے بعد حضرت علیا نمایش گاہ مین زینت افزا ہوئین۔ دوسرے دن اس اپنے آنے کا حال بیرن سٹوک میر کو اپنے خط مین یہ رقم فرماتی ہین ✦

قصر بکنگہم۔ ۱۹۔ جولائی سنہ ۱۸۵۱ء ✦

ہم لنڈن سے باہر کل جائین کے۔ گو ہم کو باہر جانیسے راحت ملیگی مگر اس کا افسوس ہے کہ یہ نامی گرامی وقت جو ہمیشہ یادگار روزگار رہے گا جلد گزر جائے گا۔ لنڈن مین عجب رونق ہو رہی ہے اُسکے کوچون اور بازارون اور پارکون مین بڑی چہل پہل گہما گہمی رہتی ہے۔ پردیس سے بیشمار آدمی یہان آئے ہوئے مگر کہین کوئی دنگا اور فساد و بدنظمی نہین ہے۔ افسوس ہے کہ بعض شہزادے یہان آئے ہوئے ہین جو اپنے آدمیون سے مفارقت رکھتے ہین۔ ۱۵۔ جولائی کو نمایش گاہ مین اکسٹھ ہزار آدمی جمع تھے۔ ونڈسر مین مویشی کی نمایش بہت خوبی کے ساتھ ہوئی۔ پرنس نے اسمین دلپذیر تقریر کی۔ وہان ڈنر مین دو تین ہزار کے درمیان مہمان آئے۔ پرنس کو وہ رفعت شان حاصل ہے کہ سب آدمی اپنے دل مین جانتے ہین کہ وہ ہماری بھلائی کا چاہنے والا ہے اور ہمارا خیال رکھتا ہے ہم پر بھروسا کرتا ہے۔ بہت سے صنعت کار و کاریگر خوش و خرم ہو کر یہان سے چلے گئے۔ ہزارون کرسٹل پیلیس مین موجود ہین وہ سب خیر خواہ و خوش ہین۔ اُن مین بہت سے ایسے ہین کہ جنہون نے

ہم کو کبھی نہین دیکھا۔ سب باتون کے بیان کرنیسے کچھ فائدہ نہین ہوگا۔ ہماری رعایا اور ہم دونون اتحاد آپس مین رکھتے ہین اور رعایا کے دلون مین ہماری محبت اور خیر خواہی اور فرمانبرداری بڑھتی جاتی ہے ✤

پرنس نے اوسبورن مین جاکر بیرن سٹوک میئر کو یہ خط لکھا کہ ہم کل یہان مع اپنے اسباب کے آگئے۔ آخر دنون مین اسباب کے باندھنے اور رکھنے مین بڑی تکلیف اور محنت اُٹھانی پڑی۔ پھر اسپر طرہ یہ ہوا کہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۵۱ع کو زراعت کی سوسائٹی مین مجھے جانا پڑا جہان ڈنر مین ساڑھے چار گھنٹے لگے اُسمین تین ہزار مہمان موجود تھے میرا اسپیچ لوگون کو پسند آیا وہ اچھا تھا ✤

نمایش مین آدمیون کے آنے کی افزایش ہوتی جاتی تھی۔ کل سے ایکدن پہلے آنے والے آدمیون کی تعداد چوہتر ہزار تھی۔ ہفتہ آیندہ مین جیوریان اپنی کام ختم کردینگی اہل پیرس کا ارادہ ہے کہ تین دن تک ہماری نشاط افزا دعوتین کرین اور اُن مین مجھے بلائین مگر مین جانے کے لیئے معذرت کرونگا

فرانس کی ری پبلک (سلطنت جمہوری) کا پریسیڈنٹ ابتدا سے اس نمایش کا بڑا حامی و مددگار تھا۔ وہ دل سے چاہتا تھا کہ انگلستان اور فرانس کے درمیان پولٹیکل اور تجارتی تعلقات دوستانہ پیدا ہون۔ جسکے لیئے یہ تقریب خوب ہاتھ آئی کہ اُسنے فرانس کے بڑے بڑے صناعون کو فہمایش کی کہ انگلستان کی نمایش کو وہ رونق دین۔ صناعون نے بھی اُسکی فہمایش پر عمل کیا۔ اگرچہ فرانس کی دولت اور صنائع اس نمایش کو کامیابی کا سبب نہین ہوئین مگر وہ نمایش کی دلچسپی و دلکشی کا سبب ضرور ہوئین۔ گو فرانس کے بعض اعلےٰ درجہ کے آدمیون کے دلمین تہذیب اور شائستگی کے پیشوا ہونے کا اور اقوام کی نمایش کے موجد ہونے کا خیال دلمین تھا مگر علی العموم فرانسیسیون نے اس کام کی رقابت کی حسد کو سر در رکھا انگلستان نے بہتسے کارخانون مین فرانس کے صنعت کارون کی عظمت کو مان کر اُن کا احسان مانا۔ اور اُنکو اپنا اُستاد بنایا۔ فرانسیسیون نے بھی بعض انگریزی کاریگری اور ایجادون کی داد دی اور اُنکو اپنی کاریگری پر فوقیت دی۔ غرض اس نمایش کے سببسے طرفین کو تجارت مین منفعت حاصل ہوئی۔ اُن دونون ملکون مین اس طرح آمد و رفت بڑھنے سے ملاپ جلاپ پیدا ہوا اور آپس مین مصالحت پیدا ہوئی جس سے دونون ملکون کی بہبودی ہوئی اور ایک ملک نے دوسرے ملک کو اپنے سے بہتر جانا۔ اور پرانے محاسدت کو فرو کیا ✤

فرانسیسیون اور انگریزون کے ملاپ کا باعث نمایش ہونا

نمایش مین اہل انگلیسنڈ نے اہل فرانس کی خاطرداری اور مدارات ایسی خاطرخواہ کی تھی کہ اُس کے عوض مین اُنھون نے اپنے دارالسلطنت پیرس مین نمایش کے کمشنرون پرنس کی دعوت نشاط کی۔ پرنس کے پاس معاملات ملکی کے نوشتون کا ایسا انبار لگا ہوا تھا کہ اُن کے ترتیب دینے سے اور مطالعہ کرنیسے ایک لمحہ کی بھی فرصت نہ تھی سوائے اِسکے طبیعت بھی ناساز تھی۔ غرض دعوت مین نہ جانیکے لیئے اِس حسن اخلاق کے ساتھ عذر کیئے کہ اہل فرانس نے اُنکو قبول کرلیا۔ دعوت مین نمایش کے کمشنر اور لارڈ گرین ویل گئے۔ جن کی دعوتین بڑی شان وعظمت وکروفر سے ہوئین اُن مین نشاط وانبساط کی بساط گستری ہوئین۔ لارڈ گرین ویل نے فرانسیسی زبان مین سحرآمیز تقریرین کین +

نمایش کے زر فاضلات سے خرچ کرنیکی تجویز

لنڈن مین ۷۔ اگست کو ملکہ معظمہ پارلیمنٹ بند کرنیکے لیئے رونق افروز ہوئین اور دوسرے دن پارلیمنٹ کو بند کردیا۔ آجکے اور آجکے بعد دوسرے دن نمایش گاہ کا معائنہ فرمایا اور پھر اوسبورن کو تشریف فرما ہوئین اِسوقت تک نمایش کے سارے خرچون کے بعد زرفاضلات ایک لاکھ ستر ہزار پونڈ کے قریب بچا تھا۔ اُس روپیہ کے خرچ کرنے کی فکر مین پرنس رہتا تھا۔ عام خواہش یہ تھی کہ یہ عمارت بدستور قائم رہے اور ونٹر گارڈن (موسم سرما کا باغ) بنایا جائے۔ وہی لوگ جو اِس عمارت کی تعمیر کو اپنے سر پر بلا سمجھ کر اُسکے بننے کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ وہ اب اُسکو سڈنہم مین پر جگہ دینے کے لیئے منت سماجت کرتے تھے۔ یہ تجویز پیش ہوئی کہ زرفاضلات کے ایک حصہ سے یہ عمارت خرید کیجائے مگر یہ امر اِس فرمان شاہی کے خلاف تھا جو نمایش کے کمشنرون کو ملا تھا اور پرنس بھی یہ نہین چاہتا تھا کہ اِس فنڈ کا روپیہ ایسے کام مین صرف ہو جو فقط تفریح اور سیر وتماشے کیلئے ہو وہ تو اِس روپے کو ایسے کام مین صرف کرنا چاہتا تھا جو ایک خیر جاری مستقل ومفید وبکارآمد ہو۔ ملکہ معظمہ نے پرنس کی جودت طبع وو ست خیالات کی نسبت بیرن سٹوک میر کو جن کو وہ جانتی تھین کہ میرے الفاظ اُنکے دلمین گونجین گے۔ یہ خط لکھا کہ میرا عزیز البرٹ مشاغل مین بالکل ایسا مصروف ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ رہتا تھا۔ اب نمایش کے خرچون کے بعد جو زرفاضلات بچا ہے اُسکے خرچ کرنیکے لیئے تجویزین سوچ رہا ہے۔ مین آپ کو یقین دلاتی ہون کہ مجھے اِسپر ہمیشہ حیرت ہوتی ہے کہ اِسکا دماغ کیسا عجیب وغریب ہے کہ وہ ہر چیز کی نسبت وسیع خیالات رکھتا ہے جن کے موافق وہ کیسی عقل قوی

رائے متین سے کام سرانجام دیتا ہے۔ وہ اپنے جاہ و جلال و بزرگی شان و بلندی مرتبت کے ساتھ منکسر المزاج و بلند ہمت ہے کہ کسی کام مین وہ اپنی نمایش و نمود نہین چاہتا۔ یہ نیک نہاد و مہر دل محب انسان ہے۔ اُسکی دلی آرزو یہ ہے کہ مین ان کامون مین اپنی نمود و نمایش نہ کرون (مگر آفتاب کیا چھپائے سے چھپ سکتا ہے) اُسکی ذات کب نمایان ہونیسے بچ سکتی ہے۔ وہ جو لفظ مُنہ سے نکالتا ہے اُس کے سننے مین لوگ گوش جان لگا دیتے ہین +

بیرن سٹوک میر نے پرنس کو لکھا کہ آپ مدت سے کامون مین متواتر محنت کر رہے ہین۔ اب کسی نئے کام کو ہاتھ نہ لگائے۔ کہین ایسا نہو کہ کام کی کثرت سے آپکے جسم و دماغ کو گزند پہنچے۔ اِس خط کے جواب مین پرنس نے لکھا کہ بیشک مین نے آپسے وعدہ کیا تھا کہ نمایش کے بند ہونے کے بعد مین کسی نئے کام کے سرانجام دینے کو اپنے ذمے نہین لونگا۔ اور یہ مین نے ارادہ کر لیا تھا کہ جہان تک ممکن ہے مین جلد اپنے آشیانہ مین آرام کرونگا۔ مگر اس کام سے اپنا پیچھا نہین چھٹا کہ نمایش کے زر فاضلات کے لیئے کوئی تجویز کرون۔ مین نے زر فاضلات خرچ کرنے کی جو تجویز سوچی ہے اُسکے اول مسودے کی نقل آپکے پاس بھیجتا ہون۔ اِس باب مین مین نے بہت سے اہل الرائے سے مشورہ و رائے لی۔ ہر ایک نے اپنی جدا ہی ایک خاص تجویز پیش کی۔ یہ انسان کی طبیعت کا مقتضا ہے کہ وہ اپنی خیر مناتا ہے۔ ہر شخص نے اپنے ہی کارخانے مین اِس روپے کے خرچ کرنیکی تجویز پیش کی ہے اہل سائنس یہ چاہتے ہین اِس روپے سے ایک صنعت کا اسکول پیدا بنایا جائے۔ جیسا کہ پیرس مین موجود ہے اور اس مین پروفیسر مقرر کیئے جائین۔ مین اس تجویز کی ترمیم کرکے اسکول کمشنرون کے پاس بھیجونگا۔ اوسبورن ۱۸۔ اگست ۱۸۵۱ء +

پرنس کی نیت مین یہ تھا کہ یہ سارا روپیہ خیر جاری مین صرف ہو جس سے کہ رفاہ عام و فلاح انام ہو +

۲۷۔ اگست کو اولیائے دولت اوسبورن سے سکوٹ لینڈ کو منزل پیما ہوئے۔ اور ۲۹۔ کو بال مورل مین آگئے۔ یہان دوسرے روز یہ خبر آئی کہ پرنس کے باپ کے چھوٹے سگے بھائی کوبرگ کے شہزادے فرڈینینڈ کا انتقال ہوگیا جس سے پرنس کو بڑا ملال ہوا۔ اُسکا حال اِس خط سے معلوم ہوتا ہے جو انہون نے بیرن سٹوک میر کو لکھا ہے +

مین نے جو آپ کو خط بہیجا تھا اُسکے بعد میرے خاندان کی شاخون مین ایک شاخ سر بریدہ ہوگئی کہ میرا سگا نیک چچا مرگیا۔ جس کا رنج آپ کو بھی ہوگا۔ وہ اپنے رشتہ مندون سے بہت محبت کرتا تھا۔ اور مجھپر پدرانہ شفقت رکھتا تھا۔ مین نے ان دنون مین وہ پولیٹکس کی کتاب پڑہی ہے جو کزن نے تصنیف کی ہو۔ اِس مین فرانس کے شہنشاہ فلپ لوئی کے عہد سلطنت کا حال لکھا ہو اور کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کے فوائد کو بیان کیا ہو کہ اُسمین مطلق مونارکی (سلطنت شخصی) سے بلکہ ری پبلک (سلطنت جمہوری) سے بھی زیادہ فائدے ہین۔ اِس مضمون کو پڑھکر مین بڑا مسرور ہوا مگر کزن نے کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ کے عقلی صفات کی قدر تہوڑی کی ہو۔ آدمی کے دل و دماغ مین بڑی ہی قدرت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو مغلوب و منکسر بنائے۔ یہ صفتین کونسٹی ٹیوشنل بادشاہ مین بہ نسبت مطلق العنان بادشاہ کے زیادہ ضرور ہین۔ کزن کے تاریخانہ و فلسفیانہ قواعد غلط ہین تاریخانہ جھوٹ تو یہ ہے کہ وہ آزادی اور کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ ہی کو فرانس کے انقلاب عظیم کا سبب بتلاتا ہے ✦

اور یہ اُسنے مان لیا ہے کہ اِس اعتبار سے فرانس ہی نے دنیا کو مہذب بنایا ہو۔ انگلینڈ کا کچھ ذکر نہین کرتا۔ حالانکہ سچ یہ ہے کہ فرانس نے کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کو انگلینڈ سے مستعار لیا ہو۔ اور آج تک اسکو سمجھا نہین ✦

فلسفیانہ یہ غلطی ہے کہ کزن نے جو نتائج نکالے ہین وہ عملاً معاشرت تمدنی کے ارتباط کے حق مین نہایت مضر ہین۔ وہ یہ مانتا ہے کہ آزادی کی کوئی حد نہین ہے اور وہ ہستی انسان کے لیئے ایک لازمی شرط ہو۔ صرف اُن آدمیون کے قبول کرلینے سے آزادی محدود ہوتی ہے جنکو شاہانہ اختیارات حاصل ہون۔ حالانکہ امر واقعی بالکل اِسکے برعکس ہے۔ آزادی ایک خیال ہے جو اِسطرح حاصل ہوسکتا ہے کہ سٹیٹ (سلطنت) ایسے قانون نافذ کرے جو اخلاق آلہی کے قوانین کے نمونہ پر موضوع ہوئے ہون بجائے اِسکے کہ وہ سلطنت کی خود مختاری کی ہوس پر مبنی ہون اور اُنکے قیام و اجرا کے لیئے جسمانی زور کی ضرورت ہو۔ بس یہی طریقہ ہے کہ جس مین آزادی غیر محدود حالت مین رہ سکتی ہے اور کوئی اُسکو محدود نہین بنا سکتا۔ سوائے اِسکے کہ خود وہ اپنے تئین آپ محدود بنالیتی ہے۔ کل توضیع قوانین و مدبری و عام تعلیم کا غایت مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ آزادی کو ایسی وسعت دین

کہ جس مین اُسکی خود ہستی کو گزند پہنچے۔ آدمیون کی وحشیانہ حالت جتنی زیادہ ہو اتنی آزادی کی حد بندی مستحکم و تنگ ہونی چاہیئے۔ اور جتنی مہذب و شایستہ حالت ہو اُتنی ہی آزادی کی حدود کو وسعت دینی چاہیئے۔ تاریخ مین اُس کا سُراغ لگ سکتا ہے کہ آزادی مین خود اپنے آپ مصلح ہونے کی قدرت ہے۔ پس پولیٹیشن (مدبر ملکی) کو بڑی احتیاط کرنی یہ چاہیئے کہ آزادی کی یہ قدرت بے مزاحمت چلی جائے اور جہان تک ممکن ہو اُسکو اڑنے نہ دے ۰ فقط۔ بال موریل ۵۔ ستمبر ۱۸۵۱ء۔

۷۔ اکتوبر ۱۸۵۱ء تک بال موریل حضرت علیا کا قیام رہا۔ پرنس نے یہان آرام لیا۔ جوانان کے واسطے ضرور تھا۔ تقریبًا یہان اپنے شوق سے ہرنون و بارہ سنگون کا شکار کھیلا۔ اُنکی تاب و توانائی کی تعریف ہائی لینڈرس بھی کرتے تھے کہ پہاڑون پر وہ اس طرح چڑھ جاتے تھے کہ اُنکے برابر کوئی توانا ہائی لینڈر بھی نہین چڑھ سکتا تھا۔ ہیلم مورخ اور بیرن لیبک موسم خزان مین بال موریل مین آئے۔ پرنس اور کوئین نے اُن دونون ارباب کمال پر بہت عنایت کی۔ انتظام ایسا کیا گیا تھا کہ حضرت علیا اور پرنس جب ونڈسر کو مراجعت کرین تو لورپول اور مین چسٹر کی بھی سیر کرین۔ اُنھون نے رات کو ایڈنبرا مین آرام کیا۔ ۸۔ کی صبح کو ریل مین سوار ہو کر لین کیسٹر مین ایک بجے پہنچے اور ریل سے اُتر کر کیسل مین تشریف لے گئے۔ دروازہ پر حضرت علیا کے روبرو شہر کی کنجیان پیش کی گئین وہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین۔ کہ یہان دو ایڈریسین پیش ہوئین۔ جنکے الفاظ اچھے تھے۔ اور ان مین پرنس کا ذکر بڑی تعظیم و تکریم سے کیا گیا تھا۔ جس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ کیسل کے گرداگرد دیکھنے سے مجھے مسرت ہوئی۔ قافلہ شاہی جب ریل کی طرف چلا تو میری سواری کے گرد خیرخواہ رعایا نے ہجوم کیا۔ سب کی چھاتی پر گلاب کا سُرخ پھول اصلی یا مصنوعی لگا ہوا تھا جو لین کیسٹر کے خاندان کا نشان تھا۔

پھر پرنس اور ملکہ معظمہ دونون پریس کوٹ مین اُترے۔ ارل سٹیفنن نے استقبال کیا جسکے وہ رات کو مہمان رہے۔ پھر ملکہ معظمہ مرسی کے کنارے پر تشریف لائین جسکا حال وہ اپنے روزنامچہ مین یہ لکھتی ہین ۰

جمعرات ۹۔ اکتوبر۔ صبح ایسی نم آلود تھی کہ ہم بند گاڑیون مین سوار ہوئے۔ دکی دیرٹی ہماری گاڑی مین اور بچے برابر کی گاڑی مین سوار تھے۔ مینہ ایسا برستا تھا کہ سڑکون پر کیچڑ ... مینہ برستا تھا۔ باوجود

اس آفت کے سارے رستہ مین آدمیون کی برابر صفین لگی ہوئی تھین۔ اور سب آدمی تر بتر شور بور
ہو رہے تھے۔ کرہ ہوائی مین ایسی اندھیری چھائی ہوئی تھی کہ ہم کو کچھ تھوڑی) دور کی چیزین دکھائی
دیتی تھین۔ شہر کی آئین بندی بڑی خوبصورتی سے کی گئی تھی۔ خیر مقدم کی رسم بڑی گرمجوشی سے
ادا ہو رہی تھی۔ کراسس تھ سے لورپول تین میل تھا۔ کل سڑک پر مکانات بنے ہوئے تھے مین عمارات
و رستہ کا حال نہین بیان کرتی۔ اگرچہ موسم بڑا ہولناک تھا۔ مگر کوچہ و بازار مین آدمیون کی بھیڑ لگی
ہوتی تھی۔ ہر چیز کا انتظام سلیقہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اور اُسکی بڑی آراستگی کیگئی تھی۔ مگر آدمی
بھیگے ہوئے میلے کچیلے تھے۔ ہم کو بمجبوری مینہ اور کیچڑ سے بچنے کے لیئے البرٹ کا بڑا کلوک اپنے
اوپر ڈالنا پڑا۔ یہان سے ہم سوار ہو کر وہان پہنچے جہان سے کشتی مین سوار ہوتے ہین۔ ہمارا سارا
گروہ کشتی مین سوار ہو کر روانہ ہوا اور دہانہ مورسی کے گرد گئے۔ بمشکل سے کسی کی شکل دکھائی دیتی
تھی۔ مگر چیرز کی آوازین سنائی دیتی تھین۔ کشتی مین ہم سب ایک شامیانہ کے نیچے بیٹھے تھے
پھر ہم کشتی مین سے اُتر کر ٹون ہال مین گئے۔ ۵ سال ہوئے تھے کہ اِس عمارت کی بنیاد پرنس نے رکھی
تھی۔ یہ عمارت بڑی خوبصورت ہے۔ اور اِسکی آراستگی بھی بڑی خوش اسلوبی سے کی گئی تھی۔ مین کونسل
روم مین جاکر تخت پر بیٹھی۔ میئر اور کورپوریشن نے ایڈریس پیش کیا جس کا مین نے جواب دیا۔ میئر
اور مسٹر بنٹ کو جو بڑا نیک نہاد ہے۔ نائٹ کا خطاب دیا۔ ٹونس ہال مین نصف گھنٹہ ٹھیر کر چار
بجے سے کچھ پہلے گاڑی مین دوبارہ سوار ہوئے۔ اور سینٹ جارج ہال مین گئے۔ یہ عمارت بڑی عمدہ
ہے اندر جاکر جو دیکھا تو وہ ناتمام پڑی تھی۔ اُسکے مرکز مین ایک بڑا رفیع الشان ہال ہے۔ لاکورٹ بھی ہے
البرٹ ہمیشہ سادگی و بزرگی تعریف کرنیکے لیئے تیار رہتا ہے وہ اُسکو دیکھکر بڑا خوش ہوا۔ لورپول نے
شاہی گروہ ریلوے سے پری کروفٹ مین پہنچا۔ یہان وہ اُترا۔ ڈیوک ولنگٹن اور امرا نے میرا استقبال
کیا۔ ہم ایک ڈھکے ہوئے چھتے کے اندر گزرے۔ وہ بہت زیب و زینت کے ساتھ آراستہ کیا گیا
تھا۔ پھر ہم کشتی مین بیٹھے جو نہر پر ہمارا انتظار کر رہی تھی کشتی بڑی نفیس تھی۔ اِس مین ایک رسہ لگا
ہوا تھا جسکو چار گھوڑے کھینچ کر کشتی کو چلاتے تھے۔ ہمارے بچے اور امرا ساتھ تھے۔ کشتی بے آواز
چلتی تھی۔ نہر کے کنارے پر آدمی صف بستہ چیرز دیتے تھے۔ آدھ گھنٹہ مین ڈورسلی پارک مین کشتی
سے اُترے۔ لارڈ ایلس میئر توجع مفاصل کے سبب سے لنگڑے ہو رہے تھے۔ لکڑی کے سہارے

چلتے تھے۔ انھون نے اور لارڈ بریک نے جو بڑے نازک تھے پانچ منٹ بعد ہمارا استقبال کیا
شام ایسی نم آلود تھی اور آسمان غلیظ تھا کہ کوئی آدمی اپنے دروازہ سے باہر نہین دیکھ سکتا تھا۔

شام کو مسٹر نیس تیھ موجد سٹیم ہیمر (دخانی ہتوڑا) حاضر ہُوا۔ اُس نے چاند کے کرہ ہوائی کی تحقیقات کے جو تجربے کیئے تھے بیان کیئے اور اُن کے نقشے دکھائے اُس کا بیان ملکہ معظمہ نے بہت کچھ لکھا ہے۔

اِس رات کو خبر آئی کہ ڈووراور کیلاس کے درمیان سمندر کے اندر ٹیلیگراف لگایا گیا ہی۔ رات کو ضعف معدہ کے سبب سے پرنس کی طبیعت بے مزہ ہوئی جسکا حال ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے۔

جمعہ ۱۰۔ اکتوبر۔ ایک بجے رات سے پرنس البرٹ بہت بے چین اور تکلیف مین نہایت بیمار ہو گیا اور مجھے خوف تھا کہ مین منچسٹر تک سیر نہ کر سکونگی۔ خدا کا شکر ہے صبح کے آٹھ بجے وہ اچھا ہو گیا اور اُٹھ بیٹھا۔ دس بجے ہم منچسٹر کی سیر کی۔ اول ہم پنڈلٹن مین آئے۔ یہان سب جگہ فیکٹریان (صنعت کے کارخانے) بہت تھین۔ مدرسون کے بچے بہت سے جمع تھے۔ پھر سالفورڈ مین آئے یہان بھیڑ بڑی لگ گئی۔ سپاہ یہان موجود تھی۔ کلون پر کام کرنے والے اور کاریگر اور اہل حرفہ اپنے اچھے کپڑے پہنے ہوئے بنے سنورے کھڑے تھے۔ سیلفورڈ اور مین چسٹر مین آدمی ذہین تھے مگر دونون مردون اور عورتون کے چہرے بیمارون کے سے تھے۔ پھر ہم پیل پارک مین گئے دروازے مین میئر نے ہمارا استقبال کیا۔ یہان یہ ایک عجیب تماشہ تھا کہ مدرسوں کے ۸۲ ہزار طلبا مختلف فرقون کے جمع تھے اُن کے گلون مین ایک چھوٹی سی صلیب لٹکتی تھی۔ بیپ ٹسٹ جن کے چہرے سے اُن کی نسل معلوم ہوتی تھی اپنے معلمون کے ساتھ تھے۔ پارک کے بیچون بیچ مین ایک شامیانہ تنا ہوا کھڑا تھا۔ وہان ہم گئے اور ہمارے سامنے ایڈریس پڑھا گیا۔ سب بچون نے ملکہ کو خدا سلامت رکھے بہت اچھی طرح گایا۔ اُن کا ڈائرکٹر ایسی بلندی پر بیٹھا ہوا تھا کہ وہان سے سارے پارک پر اپنے احکام چلاتا تھا جس دروازے سے ہم اندر گئے تھے اُسی دروازہ سے باہر آئے۔ اور بڑے بڑے بازارون کی سیر کی جو آدمیون سے بھرے ہوئے تھے۔ جا بجا ہم کو ایڈریسین پیش ہوئین۔ جن کا جواب مین نے دیا۔ چیرز کی آوازون کا آنا ہم کو خوش کرتا تھا۔ انتظام خوب تھا۔ پھر پیچ اسکے ڈورسلی مین دو بجے آئے۔

ہفتہ ۱۱۔ اکتوبر۔ آج سوگ و ماتم کا دن ہے۔ میری عزیز ممانی لوئی ملکہ بلجیم آج ہی کے دن مری تھین۔ مجکو اس ملکہ ملکی صفات سے ایسی محبت تھی کہ اُسکی یاد مجھے ہمیشہ غمناک بنائے گی ہم یہانسے چلکر گیارہ بجے کشتی مین بیٹھے۔ مین نے آخریات کو کہا کہ مین یہ خیال کرتا ہون کہ مینچسٹر اور سال فورڈ کے درمیان ہم نے دس لاکھ آدمی دیکھے ہونگے۔ مینچسٹر مین ۴ لاکھ آدمی بستے ہین اور ہر ایک شخص یہ کہتا ہے کہ مینچسٹر مین جیسے بھلے آدمی رہتے ہین ایسے کہین اور نہین رہتے۔ انکو صرف اس بات کے کہنے کی ضرورت ہے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ پھر وہ اس کہنے کی تعمیل یقینی کرینگے ؞

مینچسٹر کی سیر سے ہمارا دل بڑا خوش ہوا۔ کاریگری اور صنعت کاری کے کارخانون کی تعداد تعجب خیز ہے۔ مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے ساڑھے سات بجے ونڈسر مین آئے۔ یہان دروازے مین ہمارے تین بچے کھڑے ہماری راہ تک رہے تھے۔ ہم نے انکو تازہ اور توانا پایا ؞

ونڈسر مین تین دن آنیکے بعد پرنس نے سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ لین کیسٹر۔ مینچسٹر۔ لورپول سالفورڈ۔ بالٹن وغیرہ مین بڑی گرمجوشی سے ہمارا خیر مقدم ہوا۔ یہان ہم ۱۱۔ اکتوبر کو آگئے۔ میرے لیئے یہان کام اسقدر جمع ہوگیا ہے کہ وہ میرے ہاتھون مین سمانے کا نہین۔ یہان کل مین نے دوپہر کو ونڈسر کے محنتیون کے فرینڈ ایسوسی ایشن مین انعام تقسیم کیا۔ آج لنڈن مین اسلیئے جاتا ہون کہ نمایش گاہ کی آخری سیر وکٹوریا فرمائین گی۔ کل جیوری کی رپورٹ پیش ہوگی۔ اور میری طرف سے ایک ایڈریس نمایش گاہ اہل جیوری وکمشنرون کو خواہ دیسی ہون یا پردیسی اور اور مہتممون کو پیش ہوگا۔ نمایش کی آمدنی سب طرح سے ۵ لاکھ پونڈ ہوئی۔ اور باسٹھ لاکھ آدمی اسکی سیر دیکھنے کے لیئے آئے کوئی واردات نہین ہوئی۔ ہم کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ ایسی کامیابی ہوئی۔ ونڈسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۵۱ء

آج ہی کے دن ملکہ معظمہ نے نمایش گاہ کی آخری سیر کی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ نمایش گاہ ایسا خوبصورت معلوم ہوتا تھا کہ مجھے یہ یقین نہین ہوتا تھا کہ مین آخر دفعہ اسکو دیکھنے آئی ہون۔ ارغنون اور باجون کے ساتھ ایسے بجتے تھے کہ مین وجد مین آگئی۔ کن ویس میلے اور پردہ فرسودہ ہوگئے تھے اور بہت سی اور چیزین بھی میلی کچیلی ہوگئی تھین۔ مگر اس پر بھی ان کا اثر دل کو شگفتہ کرتا تھا اور وہ اپنا نیا جوبن دکھاتی تھین بیشیشہ کا فوارہ اپنی جگہ سے سرکایا گیا ہے۔ تاکہ پلیٹ فارم کے لیئے جگہ خالی ہو جسپر نمایش کے ختم ہونیکی رسم ادا ہو۔ یہ بائی نیر دسفر مینا ؟ ایسے ہی وہان بھرے ہوئے ہین

جیسے کہ ابتدا مین بھرے ہوئے تھے۔ نمایش کے بند ہونیسے میرا دل کڑھتا ہی۔ ایک بڑی بڑھیا کورنش (میری کرلائی بنک اکی سو میلون سے چلکر اس نمایش کے دیکھنے کے لیے آئی تھی وہ دراز مین میرے دیکھنے لیے کھڑی تھی۔ وہ بڑی تازہ و توانا تھی۔ جب مین نے اُسے دیکھا تو محبت کے مارے اُسکی آنکھون مین آنسو بھر آئے ۔

دوسرے دن کے روزنامچہ مین ملکہ معظمہ نے لکھا ہی کہ آج کا دن نمایش گاہ کے بند ہونے کے سبب سے بڑا غمناک ہی۔ دس بجے البرٹ بغیر کسی جلوس شاہانہ کے نمایش گاہ بند ہونیکی رسم کے ادا کرنیکے لیئے روانہ ہوا۔ اسکی اس رائے کو مین نے صواب جانا کہ میرے لیئے یہ مشکل تھا کہ مین نمایش کے بند ہونے کو دیکھ سکتی۔ اسلیئے مین نے اسکے بند ہونے کو دیکھکر اپنے تئین غمزدہ نہین بنایا۔ البرٹ دو بجے واپس آیا۔ نمائشگاہ کے سارے کام بخوبی انجام ہوئے۔ وہان چالیس پچاس ہزار آدمیون بھیڑ کھچ پچ لگی رہتی تھی۔ اور ہر آدمی خوش معلوم ہوتا تھا۔ کیا یہ غمناک عجیب خیال ہے کہ وقت اعظم اپنی تمام فتحیابیون اور کامیابیون کے ساتھ خواب کی طرح گزر گیا۔ اسکے لیئے جو دو سال تک بڑی محنت اور مشقت کی گئی تھی۔ وہ اب گزشتہ باتون کے ساتھ یاد کی جائیگی اب ہم اس نمایش کے ذکر کو خط و کتابت مفصلہ ذیل پر ختم کرتے ہین۔

ڈوننگ سٹریٹ ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۵۱ع

لارڈ جان رسل اپنا فرض حضور کیخدمت مین عاجزانہ عرض کرتا ہی کہ مجھے حکمرانی کا اختیار سوائے اِسکے نہین ہے کہ ۲۳۔ تاریخ کو ونڈسر مین ایک مجلس مین جمع کرون۔ اور اُس مین یہ پیش کرون کہ مسٹر کیوبٹ و مسٹر ٹیکسٹن و مسٹر لوئیس کو نمایش کی رسم ختم ہونیکے وقت نائٹ کا خطاب مرحمت ہو تاکہ یہ رسم بلند نام ہو۔ نمایش کے بند کرنے کی سنجیدہ افسوسناک رسم حتی الامکان کامیابی کے ساتھ ادا ہوئی۔ مجھے حضور اس کہنے کی اجازت فرمائین کہ حضور کا دل اس نتیجہ نمایش سے نہایت شادان و خورم ہوگا کہ پرنس البرٹ کی بلند خیالی۔ گرم کوشی۔ ایجاد۔ ذہانت جدت ذکاوت جو اس کام کے باترتیب منتظم رکھنے مین اول سے آخر تک نمایان ہوئین۔ اس سے اُن کی نیک نامی کو بقائے دوام حاصل ہوئی۔ اور جن لوگون نے اِس کام مین حصہ لیا تھا۔ اُنکی بھی بہت مدح سرائی ہوئی ساری دنیا اسکی قائل ہے کہ پرنس نے اپنی جودت طبع و والاخردی و فکر دقیق سے اس نمایش کو ایجاد کیا

اور اسکو عملاً نہایت خوش اسلوبی سے دکھا دیا۔ اسکے بعد خواہ کچھ ہی ہو مگر پرنس کی شان عظیم باقی رہیگی کہ اُنہون نے اِس مفید کام منصوبہ باندھا۔ اور اُسکو عمل مین لاکر دکھا دیا۔ اِس نمایش سے جو فائدے حاصل ہون گے اُن مین بادشاہی بھی شریک ہونے مین ناکام نہین رہے گی۔ جدید و قدیم رعی پبلک نے کبھی ایسا شاندار اور فائدہ مند کام نہین کیا ۔

۵ شہر ۶ ۔ اکتوبر ۱۸۵۱ء

آپ کا خط میرے پاس پہنچا۔ آپنے جو نمایش عظیم کی کامیابی کے متعلق تحریر کیا ہے اُسے پڑھکر ہم دونون بہت خوش ہوئے۔ آپ کا لکھنا یہ صحیح ہے کہ مجھے اِس بات کے دیکھنے سے خاص خوشی حاصل ہوئی ہے کہ میرے شوہر کے نام کو بقائے دوام اِس سبب سے حاصل ہوئی ہے کہ اُسکی جودت دستعدی و استقلال امن و عافیت کا اجرا مستقل ہوا ہے۔ دنیا مین امن و عافیت کی کامیابی کے تصور کے ساتھ میرے شوہر کا نام ہمیشہ شامل ہوگا۔ میری بے انتہا خوشی کا یہ مخزن ہے کہ مین دیکھتی ہون کہ علی العموم ملک میرے شوہر کے ساتھ گرویدہ ہے اور اُسکی ذات کو اپنے فخر و عزت و مباہات کا موجب جانتا ہے۔ اور اُسکے محاسن خدمات کو مانتا ہے مین خدائے تعالی کا یہ احسان مانتی ہون کہ ایسے عمدہ شریف بزرگ منش والادانش شہزادے کے ساتھ میرا عقد پیوند بندھا ہے اور مین اپنی زندگی مین اِس سال کو اپنے نہایت مسرت و افتخار کا شمار کرتی ہون۔ یہ ایک عجیب اتفاق کی بات ہے کہ نمایش کے بند ہونے کو مین جاکر خود نہین دیکھ سکی ۔

یہ نمایش بھی اِس زمانہ کا ایک شاعرانہ واقعہ ہے اور وہ اِسکا مستحق ہے کہ دنیا کی تاریخ مین ہمیشہ جگہ پائے ۔

مدتون سے لارڈ پامرسٹون قبلۂ اطاعت سے روگردانی کررہے تھے اور خودرائی اور خودپسندی کے مسلک پر چل رہے تھے اور کسی اپنے ہمسر کی رائے کو اپنی رائے کے آگے کچھ سمجھتے نہ تھے۔ اب تازہ گل اُنہون نے یہ کھلایا کہ اہل ہنگری کا بڑا خیرخواہ کوس سوتھ شہنشاہ آسٹریا کی قید سے رہا ہوکر امریکہ کو جاتا تھا وہ انگلینڈ مین آیا۔ وہ بڑا بہادر اور راست باز تھا۔ لارڈ پامرسٹون نے اپنے گھر مین اُسکو مہمان بنانا چاہا۔ انکو یہ حق حاصل تھا کہ جس شخص کو چاہین اپنے گھر مین مہمان رکھین۔ مگر پہلے آسٹریا کا جنرل ہیناؤ انگلینڈ مین آن کر پٹ چکا تھا جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہے اِس

سبب سے انگلینڈ کی طرف سے شہنشاہ کے دلمین ایسا غبار تھا کہ اگر اُسکے مخالف کوس سوتھ کی مہمانداری
اس طرح کیجاتی جس طرح لارڈ پامرسٹون چاہتے تھے تو وہ خفا ہوکر انگلینڈ سے اپنا سفیر بلا لیتا
لارڈ پامرسٹون نے اِسکو اپنا مہمان تو بنایا نہین۔ مگر فورین اوفس مین اُسکو ایڈریسون کا دینا قبول
کیا۔ جن مین اُنکی اپنی ذات بری کی گئی اور اُسے نامور جلاوطن کی خاطر خوب کی گئی۔ اور شہنشاہ آسٹریا
پر یہ تبرا بہیجا گیا کہ وہ قابل نفرت وحقارت قاتل۔ خود مختار۔ ظالم۔ بیرحم ہے۔ لارڈ پامرسٹون کی اس
حرکت سے ملکہ معظمہ نہایت ناراض ہوئین اور اُنہون نے فرمایا کہ سوال یہ نہین ہے کہ وہ شہنشاہ
آسٹریا کو خوش کرتی ہین یا ناخوش۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ وہ اُسکے شاکی ہونے کے سبب
پیدا کرتی ہین یا نہین؟ اگر وہ ایسا کرتی ہین تو وہ کبھی یقین نہین کر سکتین کہ اُس سے
اُنکی اپنی رعیت اُنکو زیادہ پسند کرنے لگے گی۔ کیبنٹ نے لارڈ موصوف کی اس حرکت کو بیجا و نامناسب
جانا کہ اپنے ایسے شہنشاہ کے بدخواہ سرکشون کے ساتھ ہمدردی کی کہ جس کے ساتھ انگلینڈ مصالحت
اور دوستی رکھتا ہے۔ اسکے بعد یہ خبر آئی کہ ۲۔ دسمبر کو پیرس مین پرنس پریسیڈنٹ لوئی نپولین نے
سلطنت جمہوری کو الٹ پلٹ کرکے اپنی شہنشاہی قائم کی۔ ۴ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے اپنے سفیر فرانس
لارڈ نورمنبی کو ہدایت کی کہ وہ بالکل خاموش رہے اور وہان کے کسی معاملہ مین اپنی رائے کا اظہار نہ کرے
اگر وہ ایک لفظ بھی بولیگا تو اُسکے معنے غلط لگائے جائین گے۔ مگر لارڈ پامرسٹون نے سفیر فرانس
کونٹ ڈے لیوسکی کو یقین دلایا کہ اِس انقلاب کو انگلینڈ کی گورنمنٹ پسند کرتی ہی۔ انگلینڈ کا قول
تھا کہ غیر سلطنتون کے اندرونی فسادون و معاملات مین گورنمنٹ انگلینڈ کچھ دخل نہ دے اگر گورنمنٹ
کوئی دخل دے تو اور گورنمنٹون کا یہ حق ہے کہ اُسکی مداخلت کو روک دین۔ لارڈ پامرسٹون نے اِس
قول کے برخلاف کام کیا جس سے لارڈ جان رسل نہایت ناراض ہوئے۔ اور اُنکو سوائے اِسکے کچھ چارہ
نہ تھا کہ اُنہون لارڈ پامرسٹون کو لکھا کہ اب غیر سلطنتون کے معاملات آپکے ہاتھون مین نہین
رکھے جاسکتے جس سے ملک کو کچھ فائدہ ہو۔ بجائے اِسکے کہ آپ اپنے عہدہ سے مستعفی ہون آپ
آئرلینڈ کے لارڈ لفٹننٹ کا عہدہ قبول کیجیے۔ اِس کے جواب مین لارڈ پامرسٹون نے لکھا کہ آپ
میری جگہ کسی شخص کو مقرر کیجیے مین اُسکو کنجیان حوالے کرنے کو تیار بیٹھا ہون۔ ۲۷۔ دسمبر کو ان
کی جگہ لارڈ گرین ویل مقرر ہوئے اور وہ اپنے عہدہ سے علیحدہ ہوگئے+

بادشاہ ہینوور کی وفات

نومبر مین ہینوور کا بادشاہ مرگیا۔ وہ جارج سوم کا پانچوان بیٹا تھا۔ اور کیمبرلینڈ کا ڈیوک اور ملکہ معظمہ کا سگا چچا ✦

دنیا کا امن و صلح و صورت مصالحت

شروع ۱۸۵۲ء مین یوروپ کی حالت ایسی تھی کہ خیال باف اخبار نویسون نے اخبارون مین غل و شور مچا دیا کہ ۱۸۵۱ء کی نمایش عظیم کی تحریک سے مصالحت و عافیت کا زمانہ آگیا۔ مگر یہ صرف اُن کا خواب و خیال تھا۔ پرنس نے اِس خیال کی طرف کبھی رُخ بھی نہین کیا۔ وہ یہ جانتے تھے کہ اگرچہ نمایش گاہ کے اکھاڑے مین آدمیون کا ایسی رقابت پر مصالحت کے ساتھ جمع ہونا بہت سے آدمیون کو ایک دوسرے کے ساتھ موانست و محبت سے پیش آنا سکھا سکتا ہے مگر اِس سے وہ زمانہ نہین پیدا ہوسکتا کہ جنگ و رزم سے خالی اور آرزم سے پُر ہو۔ ابھی ایسے وقت کا آنا بڑی دور ہے۔ (ہنوز دہلی دور است) ✦

گبن صاحب جو رومیون کے تنزل سلطنت کے مورخ بے نظیر ہین لکھتے ہین کہ ایک مدت دراز گزری کہ لوگون کا اجتماع بحری قزاقی مین یا تیر تھ جاترا ؤن مین ہوتا تھا۔ اگرچہ تھوڑے عرصہ کے غارتگری نے تجارت کے روپ مین مساوی مبادلہ بالاجناس اور مبادلہ کے بہروپ مین داد و ستد کی مگر مذہبی حرارت و جوش نے دیر نہین لگائی کہ غارت گری کو امن و عافیت کی انجیل کی منادی کے لیئے جہادیون کی پوشاک و زرہ پہنائی اور تلوار ہاتھ مین دی۔ خود غرضی و خود مطلبی کے جذبات مہمات کے حوصلون پر فرمان روائی کیا کرتے ہین اور اولوالعزمیان اور حسد مین قومون کے دلون مین آتش جنگ و پیکار کو بھڑکایا کرتی ہین۔ غالباً زمانہ دراز تک آیندہ مثل زمانہ گزشتہ جنگ و رزم کا زنجیر سبب چلا جائیگا۔" نمایش یہ تحریک کرسکتی ہے کہ قومین باہم انسانیت کے ساتھ آپس مین آمد و رفت کرین اور وہ یہ سمجھین اور جانین کہ باہمی مصالحت و موانست سے انسان کی بھلائی کے لیئے بڑے بڑے کام ہوسکتے ہین۔ اور ادنے قومین جو پستی کی حالت مین پڑی ہوئی ہین وہ اعلے قومون کی ذہانت و صنعت و تعلیم و تربیت و نفاست سے بہت مستفید و مستفیض ہوسکتی ہین۔ مگر نمایش اِن اغراض و جذبات و جوشون پر جو جنگ و پیکار پیدا کرتے ہین۔ ذرا سا بھی اثر نہین کرسکتی اور نہ لڑائیون کی ضرارت کو کم کرسکتی ہے۔ چنانچہ یہ آیندہ سالون کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہو کہ تیس سال تک مہذب قومون نے مثل وحشی قومون کے پیکار و کارزار کا ہنگامہ گرم رکھا اور بے شمار جانون کو خونریزی

سے تلف کیا - اِس نمایش کا نام دنیا کا میلہ تو صحیح رکھا گیا تھا - گر دعوت مصالحت اِسکو کہنا غلط تھا جسکے معنی یہ بیان کیئے گیٔ تھے کہ اب امن امان رہیگا جنگ نہوگی ؞

اِسوقت چھوٹی سی لڑائیوں مین ایک لڑائی سر دست کیپ مین موجود تھی جسمین تکالیف بہت مگر عزو شان تھوڑی تھین - اٹھارہ مہینے تک ہنگامہ جنگ گرم رہا - اُس مین بہت سا روپیہ خرچ ہوا ہے اور آیندہ اور خرچ ہوگا - اِس مین بڑے بڑے بہادرون کی جانین ضائع ہوئین انگلستان سے اُسوقت سپاہ کو جانا پڑا جس مین اُسکا یہان رہنا ضروری تھا - اور یہان سے جانا مضر ایک برس سے زیادہ مین جنگ کا خاتمہ ختم ہوئی - مگر گھر کے قریب ایک بڑی آفت برپا ہو رہی تھی - پیرس مین جو واقعات وقوع مین آئے تھے کہ قوم کے ووٹون سے فرانس کا نپولین مطلق العنان بادشاہ ہوگیا تھا - اِس سے یہ خوف لگتا تھا کہ وہ اپنے بزرگون کے کٹ کھنون پر چلے گا اور انگلستان سے برسر پرخاش ہوگا اور انگلستان سے مجادلت پر آمادہ ہوگا - اور ۱۸۱۵ء مین فرانس کو انگلستان سے ہزیمت پانے مین جو ذلت ہوئی ہے اسکا انتقام لیگا - قاعدہ ہی کہ جیسے ایک شخص اپنی بے عزتی کے انتقام لینے مین کوشش کرتا ہی ایسے ہی ایک قوم اپنی بیعزتی کے انتقام لینے مین ساعی ہوتی ہی - فرانس کے دماغ مین یہ خبط سمایا ہوا تھا کہ وہ انگریزون کو دوکانداروںکی قوم سمجھتا تھا - اِسلیئے فرانس کی حملہ آوری کے پرانے خیالات پھر زندہ ہوگئے تھے اِسوقت جنگ کے روکنے مین پلوسی بڑی مستعدی سے کام کر رہی تھی - پرنس کو پہلے جیسی کہ پولیٹیکس سے نفرت تھی اب اُسکی مکافات دو چند رغبت سے ہو رہی تھی - رات دن وہ پولیٹیکس سے ہی شغل رکھتا تھا - ۳ - فروری ۱۸۵۲ء کو حضرت علیا اپنے مامون شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ البرٹ کو پولیٹکس سے اور امور متنازعہ فیہ کے فیصلون کا شوق روز بروز بڑھتا جاتا تھا اور مین ان دونون کامون سے روز بروز بیزار ہوتی جاتی تھی - ہم عورتون کا کام فرمانروائی نہین ہی اگر ہم عورتین نیک ہون تو ہم کو چاہیئے کہ ان مردانہ مشاغل کو ناپسند کرین - مگر یہ زمانہ وہ آگیا ہی کہ ہم کو بمجبوری اُن سے اپنی اغراض رکھنی پڑتی ہین اور مجھے بھی اُنکی طرف بڑا خیال رہتا ہی پرنس پولیٹیکس سے عجب مناسبت رکھتا تھا اُس مین اُس نے اپنی لیاقت وجودت کے جوہر بہت وضاحت کے ساتھ دکھا دیئے ؞

پرنس ایسے وقت مین بھی کہ ملک کی محافظت کے کامون سے فرصت نہین ملتی تھی - نمایش عظیم کے معاملات

طے کرنے مین مصروف رہتا تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ نمایش ہے کے زر فاضل سے کن سنگٹن کے
جنوب مین زمین خرید کرکے ایسی انسٹی ٹیوشن (تعلیم گاہین) بنا مین کہ جسمین سائنس اور آرٹ کی
ترقی ہو۔ اس جائداد کے جسکو وہ خریدنا چاہتے تھے بہت سے مالک تھے۔ اور اُسکی قیمت بہت زیادہ
مانگتے تھے۔ نمایش کے کمشنرون نے تقریباً بحساب ۳۰۰۰ پونڈ فی ایکڑ ۹۰ ایکڑ زمین ۲۴۲۵۰۰
پونڈ کو خریدی۔ نمایش کی بچت ۱۷۵۰۰۰ پونڈ تھی۔ گورنمنٹ نے اس بچت کی رقم کو اپنے عطیہ سے
دو چند کردیا۔ جس سے زمین خریدی گئی۔ لنڈن مین نیشنل گیلری مین شہر کے دھوئین اور گرد و خاک
سے تصویرین خراب ہوتی تھین۔ وہ یہان خریدشدہ زمین مین آگئین اور خراب ہونے سے بچ
گئین۔ گورنمنٹ کو یہ بھی فائدہ حاصل ہوا۔

فرانس کی حملہ آوری کا خوف اور سپاہ محافظ کا اضافہ اور محافظت کا بار

اس زمانہ مین نپولین سوم فرانس کا شہنشاہ ہوگیا جس سے انگلینڈ کو یہ اندیشہ پیدا
ہوگیا کہ نپولین اول کے خیالات کا حشر پھر برپا نہ ہو۔ ظاہر آثار ایسے معلوم ہوتے تھے کہ نپولین
اول یہ پولیسی اختیار کرے کہ انگلینڈ کو نیچا دکھا کے واٹرلو کی لڑائی کا عوض نکالے۔ نپولین
نے گو یہ بات اپنی سپیچ مین صراحتاً نہین کہی مگر کنایتہً ایسے فقرات کہے کہ جنکے معانی سے
اوپر کی بات مترشح ہوتی تھی۔ اسلیئے انگلینڈ کو ڈر لگا اُس نے قانونی تدابیر و تجاویز کا انتظار نہین کیا
ملیشیا (سپاہ محافظہ) کے اضافہ کی بنا کو مستحکم کیا۔ جس کے سبب سے انگلینڈ مین یہ ولنٹیر سپاہ
کی صورت نظر آتی ہے۔ سنہ ۱۸۵۲ء مین برطانیہ اعظم مین کل سپاہ محافظہ چوبیس ہزار سیدل تھی اور
اُسکی امداد کے لیئے کوئی ریزرو سپاہ نہ تھی کے بی نے نے یہ تجویز کی کہ ایک لوکل ملیشیا (مقامی
سپاہ محافظ) رکھی جائے جو سال بھر مین چودہ روز ڈرل (قواعد) کے لیئے طلب کیجائے اور وہ
فقط اپنے قصبات و دیہات کی محافظت مین خدمتگزاری کیا کرے۔ اس تجویز مین پرنس البرٹ
نے بہت نقص بتائے۔ ڈیوک ولنگٹن کو بھی یہ تجویز پرنس البرٹ سے زیادہ پسند تھی باوجود
اسکے لارڈ جان رسل نے اس باب مین ایک بل پیش کیا جس کی مخالفت لارڈ پامرسٹون نے
کرکے اُنکو شکست ۲۰ فروری کو دی۔ دوسرے روز حضرت علیا کے دست مبارک مین وزرا کا
استعفا آیا۔ لارڈ ڈربی نے نئی وزارت کو مرتب کیا۔

ملکہ معظمہ اوسبورن مین اپنی سالگرہ کرنے آئین۔ وہ یہان سے ۲۵ مئی کو اپنے ماموں جان کے

اپنے خط مین لکھتی ہین کہ کل کا دن ہمارا بڑی نشاط و انبساط سے گزرا مین جانتی ہون کہ پرنس جو میرے ساتھ محبت اور میری اطاعت اور میری خوشی کرتا ہے اُسکے اُن احسانون کا مین آدھا شکریہ نہین ادا کر سکتی۔ البرٹ سے جن عطیات کو مین چاہتی ہون وہ اُنکا مجھپر مینہ برسا دیتا ہے۔ ہمارا امان بھی مجھپر نہایت مہربانی کرتی ہین اور ہمارے تونہال خاصکر وکی ایسے تماشے کرتے ہین جنسے ہمارا دل باغ باغ ہوتا ہے۔ یہین سے پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو خط لکھا کہ اس زمانہ مین جرمن مین آفتین پر آفتین آ رہی ہین اور انگلینڈ مین وہ اسی عافیت و چین و آرام ہے جو مین نے پہلے کبھی وہان نہین دیکھا۔ آدمی سب خوشحال ہین تجارت و صنعتکاری کی بڑی گرم بازاری ہے۔

سب بچے خوب تندرست ہین وہ جلد جلد بڑھتے ہین۔ اپنی نئی نئی نیکیان اور شوخیان دکھلاتے ہین ہم یہ چاہتے ہین کہ نیکیان اُنکے اندر رہین اور شوخیان اُنسے باہر نکل جائین۔ ۲۲ مئی ۱۸۵۲ء او سیون

نومبر ۱۸۵۲ء تک بیرن سٹوک میر محل شاہی مین رہتا تھا۔ مگر خط مذکور کے لکھنے سے چند روز پہلے وہ انگلینڈ سے کوبرگ کو چلا گیا تھا۔ اُس نے معاملات ملکی مین جو ہدایتین پرنس کو کی تھین اُنسے جیسا فائدہ اس زمانہ مین اُٹھایا ایسا پہلے کبھی نہین اُٹھایا تھا۔ چنانچہ اُس نے اُس کا اعتراف اپنے خط مورخہ ۲۲ مئی مین کیا۔ اور یہ بھی لکھا کہ اب مین پڑھتا بہت ہون۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ باوجودیکہ پرنس کے لیئے کثرت سے مشاغل تھے۔ اُسنے پھر بھی اپنے باقاعدہ پڑھنے کے لیئے بڑا وقت نکال لیا تھا۔ اور اساتذۂ کامل کی تصنیفات زیر مطالعہ رکھتا تھا۔

تجارت دوبارہ زندہ ہوگئی تھی۔ ملک مین عام تونگری و دولتمندی پھیل رہی تھی۔ انگلینڈ مین مین برس رہا تھا۔ آسٹریلیا مین بہت سی سونے کی کانین نئی نکل آئی تھین۔ اُن کا سونا بہت سا انگلستان مین آ گیا تھا۔ غرض اس سبب سے لنڈنی موسم مئی جون جولائی مین بڑی لہر بہر رہتی تھی عیش و طرب کے بڑے جلسے رہتے تھے۔ اس سبب سے شاہ لیوپولڈ کو یہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر ملکہ معظمہ اور پرنس عیش و نشاط کے جلسون مین شریک ہوتے ہونگے تو تھک جاتے ہون گے۔ پہلے ہی سے اُنکی جان کے لیئے کامون کی کثرت تھکانے والی موجود تھی۔ پھر اس تکان پر عیش و طرب کے جلسون کے شریک ہونے کا تکان اور زیادہ ہونا بڑا خطرناک ہے۔ اس باب مین اُنہون نے ایک خط ملکہ معظمہ کو لکھا جس کا جواب ملکہ معظمہ نے اُنکو یہ لکھا کہ آپ مجھے لنڈنی موسم کے باب مین صرف ایک لفظ لکھنے کی اجازت دین کہ

ملکہ معظمہ اور شاہ لیوپولڈ کی خط و کتابت

اِس لنڈنی موسم مین ہم صرف دو شاہی بالون کے جلسون مین شریک ہوئے ہین ۔ بارہ بجے کے بعد شاید ہی ہم کبھی جاگتے رہے ہون ۔ ہفتہ مین تین یا چار بار اوپیرا مین تماشا دیکھنے جاتے ہین جسے دیکھکر ہم دونون بڑے خوش ہوتے ہین ۔ اکثر آدمی راتون کو بالون اور پارٹیون مین باہر پھرتے ہین اور حاضریان کھاتے ہین اور سارا دن اپنا بناؤ سنگار کرتے رہتے ہین ۔ اگر مین بھی ایسا کرون تو میرا بُرا حال ہو ۔ پس میرے پیارے ماموں جان ہمارے لیئے لنڈنی موسم کا عدم وجود برابر ہے مگر وہ شخص کہ اپنے تئین اِس لنڈنی موسم کے معاملات متنازعہ فیہ کے فیصلون کیطرف دیتے اور لوگون کے ملنے جلنے سے تھکاتا ہے وہ البرٹ ہی جس کی طرف سے مجکو فکر و تردد رہتا ہے +

جون کے آخر مین پارلیمنٹ کے سارے کام ختم ہو گئے اور جولائی مین اُسکو ملکہ معظمہ نے بنفس نفیس بند کیا دو دن کے بعد وہ اپنے ماموں صاحب کو تحریر کرتی ہین کہ مین آخر دنون مین بہت تھک گئی تھی ۔ اب مین اپنے پیارے گھر اوسبورن مین جاکر آرام کرکے خوش و خورم ہونگی ۔ اِس خط مین وہ نہایت رنج و افسوس سے لکھتی ہین کہ مین نے ابھی سنا ہی کہ کونٹ مینس ڈورف نے اِس جہان سے رحلت کی وہ میرا خانو اور پرنس کا پھپھا تھا ۔ وہ مجھے دل و جان سے عزیز تھا کوئی شخص اُنکا آشنا ایسا نہ تھا کہ اُنکو عزیز نہ رکھتا ہو ۔ پرنس تو اپنے لڑکپن سے اُس کے حالات سے خوب واقف تھا ۔ اور اُس سے بڑی محبت رکھتا تھا ۔ اُسی دن پرنس نے اپنی سوتیلی ماں کو یہ خط لکھا کہ میرا ارادہ تھا کہ مین آپکے عنایت نامہ مورخہ ۵ ۔ کے جواب مین مسرت نامہ لکھون ۔ مگر اب مجھے اُسکی بجائے یہ ماتم نامہ لکھنا پڑا ۔ مین جانتا ہون کہ آپ کونٹ مینس ڈورف سے بڑی محبت رکھتی تھین اُسکے لیئے بہت روئی ہونگی ۔ سوائے اِس رونے کے آپ اور کیا کرسکتی ہین ۔ مین اُسکے بچون کو کبھی اپنے دل سے نہین بھولونگا ۔ اُنکو اپنی تنہائی اور ویرانی کا کیسا رنج ہوگا ۔ دنیا ایسے پاپون و برائیون و خرابیون و کمینگی و رذالت سے بھری ہوئی ہے کہ اگر ان ہمارے پھپھا جیسے آدمی بہادر نہ پیدا ہون تو پھر دنیا کا سنبھلا رہنا مشکل ہی ۔ اب ہم اوسبورن کو جاتے ہین ۔ پارلیمنٹ بند ہوگئی ہی اور وہ شکستہ بھی ہوگئی ہے +

ملکہ معظمہ کے خط سے کونٹ کا مرنا اور پارلیمنٹ کا بند ہونا

ایک دن ہمنے بڑی دلچسپ رسم ادا کی کہ ہندوستانی راجہ کورگ کی گیارہ برس کی بیٹی گورامّا کو اصطباغ دیا اور ملکہ معظمہ اُسکی دہرم مان بنین ۔ وہی اُسکی تعلیم کی خبرگیری کرنیگین باپ تو

اسکا ہندوستان چلاگیا۔ پارلیمنٹ کے ممبرون کا انتخاب ہوگا۔ اور ہم چین سے اوسبورن مین آرام کرینگے۔ اور میری سالگرہ کے بعد تبدیلی آب و ہوا کے لیئے ہم سکوٹ لینڈ چلے جائینگے۔ وہان بالمورل پہلے ہمارے پاس کرایہ پر تھا۔ اب ہم اسکے بالکل مالک ہوگئے ہین۔ ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن فیوڈرا مع اپنے بچون کے مان کے پاس آئیگی۔ چند روز بعد وہ اپنی سوتیلی مان کو لکھتی ہین کہ گوتھا کے نیبو اون اور نرگس دگل کی کلیان اپنے تئین یاد دلاکر میرے دل کو دکھاتی ہین۔ وہان ہم اپنی دادی کی سالگرہ مین بڑی خوشیان مناتے تھے۔ (شہزادے یہ دردناک فقرہ اسلیئے لکھا ہی کہ حواس خمسہ مین سے قوت شامہ بہ نسبت اور قوا کے زیادہ یاد دلانے کی قوت رکھتی ہی ان کلیون کی بو زیادہ وطن کی یاد دلاتی ہوگی) وہ وقت اب ہم سے بہت دور چلاگیا ہے۔ اور اُسکی جدائی پر بہت سے برس گزر گئے ہین۔ ہمارے چھوٹے بچے خوش ہین۔ ان مین سے چار کو ہم سمندر کی طرف لیگئے تھے۔ ہم نے ایک چھوٹا سا بحری سفر جنوب مغرب کی طرف کیا تھا۔ فیوڈرا اپنے بیٹے و بیٹی کو ساتھ لیکر کل آئیگی۔ ہم اُسکو دیکھ کر بہت خوش ہونگے۔ مگر وہ اپنی بڑی بیٹی کے مرنے سے ناخوش اور غمزدہ ہوگی ✦

بلجیم کا سفر

اوسبورن کے قیام مین چند بحری سفرون سے بھی حضرت علیا مسرور ہوئین اور اُنکا ارادہ بلجیم جانے کا ہُوا۔ ۲۹۔ جولائی ۱۸۵۲ء کو شاہ لیوپولڈ کو اُنہون نے تحریر فرمایا کہ مین آپ سے ملنے آتی ہون۔ مگر آپ میرے لیئے وہ تکلفات نفرمائین جو سلاطین و امراء کے لیئے کیئے جاتے ہین" مگر باد و باران کا وہ طوفان آیا کہ اس تاریخ کو جانا نہ ہُوا۔ ۱۰۔ اگست کو جہاز روانہ ہوا پھر طوفان آیا۔ کچھ توقف ہوا لیکن شاہ لیوپولڈ ان کا منتظر تھا۔ وہان اس سے ملکہ معظمہ نے ملاقات کی۔ ۱۴۔ اگست تک وہان قیام رہا۔ پھر وہ جہاز مین انگلستان مین مراجعت کے لیئے سوار ہوئین ۱۸۔ اگست کو اپنے ماموں صاحب کو یہ خط لکھا کہ آپنے جو ہم سب پر اور بچون پر عنایتین و شفقتین فرمائین مین اُنکا شکریہ اپنی محبت اور صداقت سے ادا کرتی ہون۔ وہ کیا مبارک وقت تھا کہ ہم سب آپکے پاس گئے تھے۔ ہم اُسکو ہمیشہ یاد رکھینگے اور آپ کا احسان مانینگے ایک بات جو آپنے رنج و قلق کی بیان کی وہ دل مین کانٹے کی طرح چبھتی ہے۔ مین یہ نہین پسند کرتی کہ اُسکا ذکر کرکے آپکے رنج کو اور بڑھاؤن کہ ہائے میری ممانی لوئی اس دنیا سے سدھارین جنکا پھر دکھائی

دینا ناممکن ہو۔ وہ پھر کر نہین آسکتین۔ میری ساری خوشیون مین یہی ایک رنج ہے۔ سب اونچے
اعلیٰ مجھپر مہربان ہین۔ اور ہم سب خوش و خورم ہین ؏

آپ ملکہ معظمہ اپنے سفر کے حالات لکھتی ہین "کہ ہم فلوشنگ سے آٹھ میل فاصلہ
پرسٹیلڈ مین ٹھیرے۔ ہم نے تو یہ جانا تھا کہ وہان ٹھیرنا بہتر ہوگا مگر وہ بدتر نکلا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ
فرالس کے کنارے کنارے کل ۸ بجے روانہ ہوون۔ مگر موسم کی خرابی نے سوار ہونے دیا۔ بارہ بجے
فلوشنگ کو روانہ ہوئے۔ لیکن ۳ گھنٹہ تک لنگر انداز رہے۔ ہمارا ارادہ تہا کہ خشکی مین اُتر کر مڈلبرگ
کی سیر کرین۔ لیکن ہوا ایسی تند اور تیز چلتی تھی کہ نہ اُتر سکتے تھے نہ اُتر کر لَوٹ آسکتے تھے ۵ بجے اُترے
ابتدائی زمانہ کی (حضرت آدم کے زمانہ کی) گاڑی مین بیٹھے۔ جس مین کمانیان نہ تھین۔ آدمیون کی
پوشاک اور ہر چیز اسے دو سو برس پہلے زمانہ کی تھی جو ہمکو بڑی دلچسپ معلوم ہوتی تھی۔ ہم نے
اِس چھوٹے سے شہر کی اور اُسکے فارم ہوس کی سیر کی۔ بڑی مہربانی سے لوگون نے ہمارا یہان
استقبال کیا۔ یہان کی صفائی پر کہین اور کی صفائی سبقت نہین لیجاسکتی۔ اگرچہ یہ شہر چھوٹا سا
بڑا تنگ ہے۔ مگر نہایت پاکیزہ و خوشنما ہی۔ اِسکے مکانات یہ معلوم ہوتے ہین کہ ابھی دہوئے گئے
ہین۔ عورتون کا لباس قدیمی وضع کا پاک و صاف ہو اُنکے رومالون و جاکٹون کے رنگ بڑے چمکتے
دمکتے ہین۔ اُنکے نئے کوٹون مین موٹی اون بھری ہوئی ہے۔ اُنکی چھوٹی چھوٹی سفید ٹوپیون پر
سنہری پیلین لگی ہوئی اور پیشانیون پر بالون کی زلفین پڑی ہوئی بھلی معلوم ہوتی ہین۔ سب چھوٹے
بڑے بوڑھے بچے جیمس یا چارلس اول کے زمانہ کا لباس پہنے ہوئے ہین ؏

ہم سوار ہو کر ایک فارم مین گئے جو ہمارے قریب سب سے زیادہ متمول تھا اُسکے مالکون کے
پاس میرا آدمی میرے دیکھنے کی اجازت حاصل کرنیکے لیئے گیا۔ اسکے پوچھتے ہی فوراً آدمی باہر آئے
اور ہمارا خیر مقدم نہایت تپاک سے کیا وہ دھقین کے عمدہ نمونے تھے۔ ایک نوجوان پیٹر فیر ہم
کو اپنے گھر مین لے گیا۔ اُسکا گھر نہایت نفیس تھا۔ اور بڑی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔ وہان
چینی کے برتن اور مہاگنی کے اسباب تھے اور ایک مرقع تھا جس مین سارے خاندان کی تصویرین
اور انکا شجرہ بنا ہوا تھا۔ اُنہون نے ہمارے بیٹھنے اور دودھ پینے پر اصرار کیا۔ ہم بیٹھ گئے ایک لڑکیا
دودھ سے بھرے ہوئے گلاس لائی۔ جب ہم نے اُنکا سارا دودھ نہ پیا تو وہ سٹوپچ کی طرح ناخوش ہوئے

ٹرپچ فارم کا بیان جو ملکہ معظمہ نے خود تحریر کیا ہے۔

پھر اُنھون نے ہمکو غلے خانے دکھلائے جن مین وہ موسم گرما مین اناج بھرا کرتے ہین اور اپنا چھوٹا باغ دکھایا۔ نوجوان پسیطر بڑا وجیہہ اور آزادمنش تھا۔ اُسکی سالی اپنے وضع کا لباس پہنے ہوئی آئی اور ہمارے ساتھ ہولی۔ اُسکے چھوٹے بچے بھی اُسکے ساتھ تھے۔ یہان کے آدمی ایسے مؤدب اور متین تھے کہ جنکو دیکھکر تعجب ہوتا تھا۔ اُن کی صفائی اور نفاست سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ انکا مذہب پروٹسٹنٹ ہی۔ جب مین نے جرمنی مین سفر کیا تھا تو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے دہات کے آدمیون کی صورتون مین صفائی کا فرق دیکھا تھا۔ اگرچہ یہ دوسو برس پہلے کا تماشا دیکھنا دلچسپ تھا مگر جہاز تک آنا بڑا دل آزار تھا۔ موسم نم آلود بڑا سخت تھا۔ گوبا دوباران کا بڑا زور و شور رہا مگر ملاحون نے جہاز کو خوب چلایا اور اُنھون نے کہا کہ کل موسم اسلیئے اچھا ہوجائے گا کہ ہوا شمالی چلتی ہی ✤

پیر کی صبح اچھی تھی ہوا جنوبی ہوگئی تھی۔ ہم فرانس کے کنارے کنارے کیلاس کے قریب چلے۔ جسکے سبب سے مین نے کیلاس کی بھی سیر دیکھ لی۔ پھر ہم ڈوور کو گئے۔ چار بجے ایسے کہر اور پانی نے ہمکو گھیرا کہ ہم آگے نہ چل سکے۔ رات کو لنگر انداز رہے۔ یہ ہماری خوش نصیبی تھی کہ کل کی صبح کا مطلع صاف تہا۔ ایک بجے منزل مقصود پر پہنچے ✤

چندروز بعد پرنس البرٹ کی سالگرہ کے دن حضرت علیا نے یہ انشا پردازی فرمائی

۱۸۔ اگست ۱۸۵۳ع۔ آپکے دو خط مورخہ ۲۵ و ۲۶۔ اگست پہنچے۔ اُسکے اندر میرے پیا کی سالگرہ کے لیئے جو تحفہ ملفوف تھا اُسکا کافی شکریہ مین نہین ادا کرسکتی۔ میرے عزیز ماموں جان مین خوب جانتی ہون کہ مین اور میری قوم آپ کی نہایت ہی ممنون منت ہین۔ خدا جانتا ہے کہ مین کس قدر اپنے شوہر سے خوش ہون۔ جسکے سبب سے مین ایسی خوش نصیب ہوگئی ہون کہ جسکی مین مستحق نہ تھی۔ پرنس برتر از توقع ہے وہ ہزارون مین ایک ہی۔ اس مین معدلت۔ شرافت۔ نفاست۔ لطافت حد سے زیادہ ہے۔ اسمین خود غرضی کا شایبہ نہین۔ اسکے دماغ مین قوت ایجاد ایسی قوی ہی کہ وہ اڑے اور گرے وقتون مین بہت کام کرتی ہے۔ قوم اُسکی قدر شناسی کرتی ہی۔ اُسنے جو کام کیئے ہین اور جو وہ ہر روز اور ہر ساعت کرتا ہے۔ اُنکو قوم پوری طرح تسلیم کرتی ہی۔ آپ میری اس تحریر کو معاف کرین کہ وہ آپ ہی کا بڑا پیارا لاڈلا بچہ ہے۔ جس کی کامیابی سے آپ بڑی دلچسپی رکھتے ہین سالگرہ کا دن بڑی خوشی و خورمی سے بسر ہوا۔ مین نے جو پرنس کے خوش و سعزہ کرنے مین کوشش کی ہی

بنام شاہ بلجیم مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۵۳ع

اُس سے وہ بہت خوش ہے۔ بچون نے بھی اپنے عزیز باپ کے خوش کرنے مین بڑی کوشش کی ہے*

۳۰۔ اگست کو اولیائے دولت اوسبورن سے بال موریل کو روانہ ہوئے۔ ایڈنبرا مین پڑا۔ یہان اٹلی کے شہزادے پس سی لو سے پرنس البرٹ کی ملاقات ہوئی جس مین بڑی دل لگیان رہین۔ پرنس نے اپنے روزنامچہ مین جو اس ملاقات کا مختصر حال لکھا ہو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہٗ اٹلی اس اُمید مین آیا تھا کہ انگلینڈ کی کوئین اور پرنس البرٹ کو ہدایت کر کے رومن کیتھولک مذہب مین لے آئے۔ ایک کتاب مین پرنس البرٹ کی اس ملاقات کا حال یہ لکھا ہے کہ پرنس پس سی لو نے زور سے کہا کہ ملکہ بظاہر رومن کیتھولک مذہب کی طرف میلان خاطر رکھتی ہین وہ اُس ظلم وستم کے برخلاف ہین جو رومن کیتھولک پر ہوا تھا اور ہو رہا ہے۔ اُسنے اجازت لیکر ایک چھوٹی سی کتاب پیش کی جس مین اُن تمام اعتراضات کا کامل رد لکھا تھا جو رومن کیتھولک مذہب پر ہوتے ہین۔ پرنس البرٹ نے اسکے بیانات کو پورا سُنا۔ اور پھر اُنھون نے اس مذہب کی نسبت اپنی عام رائے اور ملکہ معظمہ کی رائے بیان کر کے اُسکو سمجھایا اور آخر کو یہ نتیجہ نکالا کہ شہزادہ اُس ایک ظلم کا نام تو لے جو رومن کیتھولک پر انگلینڈ مین ہوا ہو۔ اس سوال کے جواب مین شہزادہٗ اٹلی کے ہونٹون پر مہر لگی ہوئی تھی*

پرنس یکم ستمبر کو بال موریل مین آیا۔ اور سب سے پہلے یہان کے غربا کے مکانات سکونت کی ترقی کی طرف توجہ کی۔ وہ ۲۔ ستمبر کو اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین "کہ غربا کے لیئے سارے نئے مکانات بنکر تیار ہوگئے ہین۔ اس امر کا فیصلہ ہوگیا کہ یہان ہم اپنی جائداد مین ایک نیا محل بنا ئین اسکے لیئے جگہ بھی جلدی سے مقرر ہوگئی۔ اسکا نقشہ بھی مرتب ہوگیا۔ اسکی تعمیر کا آغاز ہونا آیندہ موسم بہار مین ٹھیر گیا۔ ۳۔ ستمبر کو وہ اپنی سوتیلی مان کو یہ خط فرحت نمط لکھتے ہین۔ کہ بال موریل شوکت وعظمت سے مالامال ہو اور رعایا کو بڑی خوشی یہ ہے کہ اب ہم اس کے بالکل مالک ہین یہان کے ہرن ایسے ملنسار ہوگئے ہین کہ ہمارے گھر کے پاس آتے ہین۔ اُنکی تعداد مقدس تین تھی۔ معلوم نہین کہ وہ ہمارے پاس اسلیئے آئے کہ ہمارے دل مین تثلیث کی تعظیم تھی ہم نشانہ بازی مین بے انتہا ناقص تھے۔ ہم تین آدمیون نے اُنپر گولیان چلائین۔ دو کے نشانے

بال موریل

دو دفعہ خطا ہوئے اور مین اُن مین بڑا نشانہ باز تھا۔ میرے چار نشانے خطا ہوئے۔ اب مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ گنواری گیتون کو زیادہ نہ بیان کرون ✦

مسٹر نیلڈ کا اپنی وصیت مین سارا مال ملکہ کو دینا

ان دنون مین حضرت علیا نے یہ مژدہ سُنا کہ مسٹر جان کینڈل نیلڈ نے اپنے وصیت نامہ مین لکھدیا ہے کہ اس کے مرنیکے بعد اسکے کل مال و متاع کی وارث اور مالک حضرت علیا ہون۔ ستمبر کو ملکہ معظمہ بادشاہ لیوپولڈ کو تحریر فرماتی ہین کہ یہ نہایت سسر تناک امر بڑے تعجب کا ہی کہ رعایا کو ہم پر اعتبار ایسا ہو گیا ہے کہ وہ ہمیشہ رہیگا کبھی زائل نہین ہوگا۔ مجھے اِسبات کے سُننے سے بڑا تعجب ہوا کہ ایک بوڑھے شریف نے اپنے وصیت نامہ مین لکھدیا کہ بعد میری وفات کے میرے سارے مال و اسباب کی مالک ملکہ معظمہ ہون چندروز کے بعد اس امر کی تصدیق یون ہو گئی کہ ڈاکٹر ٹاٹ اُسکی وصیت پر عمل کرنے والا مقرر ہوا تھا۔ وہ بال مورل مین آیا۔ اور اُسنے وصیت نامہ کے خصوصیات پر مجھے مطلع کیا کہ مسٹر نیلڈ ایک بڑا ذی علم خوش تقریر بیرسٹر تھا اُسکے مزاج مین خست بہت تھی باپ سے ورثہ مین بہت سی دولت ہاتھ لگی تھی جس مین سے اُس نے پھُوٹا بادام نہین خرچ کیا۔ بلکہ اپنی کمائی سے اُسکو اور بہت بڑھایا اور نہ اپنے رشتہ دارون کو پہچانتا تھا اور نہ رشتہ دار اُسکو پہچانتے تھے۔ اُس نے اپنے روپیہ کے صرف کرنے کا سب سے بہتر مناسب و واجب طریقہ یہی جانا کہ حضرت علیا کو دے دیا ہے اور چند اور چھوٹی چھوٹی وصیتین بھی کر گیا ✦

ڈیوک ولنگٹن کی وفات

۱۶ ستمبر کو کرنیل فپس کا خط مورخہ ۶۔ ستمبر پرنس البرٹ کے پاس آیا کہ نیک نہاد سفید سر جسکو سب جانتے ہین وہ پھر نہین دکھائی دیگا۔ پرنس نے اسکے جواب مین لکھا کہ میرے پیارے کرنیل فپس۔ آپنے جو خط کل شام کو لکھا تھا وہ آج مجھے صبح کو اسوقت ملا کہ مین سوتے سے جاگا تھا۔ آپنے جو خبر لکھی ہے وہ بظاہر سب طرح سے سچ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہمکو اسپر یقین نہین آتا کہ اس واقعہ جانکاہ کی تصدیق مین آپ کا دوسرا خط و ہو موج مین میرے پاس آیا۔ اُسکے دیکھتے ہی ہم جلدی سے اپنے گھر کو روانہ ہوئے۔ کل بال مورل مین پنچ کھائینگے۔ مین بھی آپ کی طرح تین سال سے اس امر غمناک کا متوقع تھا مگر اب تک وہ نہین واقع ہوا تھا۔ بزرگ سال ڈیوک کا مرنا اُن سچے واقعات مین سے ہی مگر جس کو مدتون کے بعد لوگ یقین کرینگے۔ اُن کے مرنے سے جو ملک کا نقصان اور ہمارا زیان ہوا اُسکا تخمینہ کرنا تقریبًا محال ہی۔ اُن کا مرنا ایسا ہے جیسے کسی بناوٹ مین سے وہ تاگا دفعۃً نکال لیا جائے جو

سارے تانے بانے کو جوڑتا ہو۔ وہی شخص تھا جو ہم سے پہلی صدی کا اس صدی کے ساتھ پیوند لگاتا تھا۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو خط لکھا کہ ہمکو اور ہماری ساری قوم کو بزرگ عزیز ڈیوک کے مرنیسے جو نقصان عظیم ہوا اُسکے لیئے آپ ہمارے ساتھ بہت رنج وغم کرینگے۔ مین ایک چھوٹے سے مقام مین بُدہ کو دو روز رہنے کیلیئے گئی تھی۔ اور ایک نہایت خشک مقام ڈھوموچ کی ایک طرف کی سیر سے دل خوش کر رہی تھی کہ لارڈ ڈربی کا خط ایک ہائی لینڈر میرے پاس لایا جسنے اُس خبر کی تصدیق کی جو پہلے سے سُنی جا رہی تھی۔ مگر یقین نہین کیجاتی تھی۔ لارڈ ڈربی نے لارڈ ڈزریلی کا خط بھی بھیجا تھا جس مین لکھا تھا کہ میرا عزیز باپ چند گھنٹے بیمار رہا۔ اور بغیر کسی تکلیف کے اُسکا دم نکل گیا۔ یہ نیک نہاد جو ملک کی عقل مجسم تہا۔ بادشاہ کا نہایت ہوا خواہ اور فرمانبردار تھا اور کوئی اسکی برابر بادشاہی کا حامی نہین ہوا وہ ہمارا سچا دوست تھا اور جلیل القدر و نہایت عالی مرتبت مشیر و صلاحکار تہا۔ اب ہم غمزدہ اکیلے رہ گئے فقط ایبرڈین اس قسم کا دوست باقی رہا ہی۔ باقی سب میلبورن۔ پیل۔ لورپول پہلے چل بسے تھے اب ڈیوک چل بسا۔ پرنس البرٹ کو بڑا غم ہے۔ ڈیوک اسپر بڑی مہربانی اور اعتبار کرتا تھا۔

بال مورل مین لارڈ ڈربی جو کہ بی نٹ کے منسٹر تھے حضرت علیا کی خدمت عالی مین حاضر ہوئے جس کے سبب سے یہ امور جلد طے ہوگئے کہ ڈیوک کی جگہ لارڈ ہارڈنگ کمانڈر انچیف مقرر ہوئے اور انکو پیر کا خطاب مل گیا۔ گو اخبارون مین اس عہدہ کے لیئے پرنس البرٹ مستحق قرار پائے مگر حضرت علیا نے لارڈ ممدوح کو اس عہدہ پر مقرر کردیا۔ اور اُنکی جگہ لارڈ فٹسرائے سومرسٹ کو ماسٹر جنرل آف اورڈی نینس مقرر کیا۔

ملکہ معظمہ کے حکم سے ۲۴۔ ستمبر ۱۸۵۲ع کو لارڈ ڈربی نے سپاہ مین جو جنرل آرڈر جاری کیا اُسکی تحریر مین پرنس البرٹ کے قلم نے بھی سیاہی کے ڈوبے لیئے۔ خاصکر اس فقرے مین کہ سپاہ کی حقیقت کی اصل بنا ڈسپلین (ترتیب) ہی۔ پس ڈیوک جس ڈسپلین کو سپاہیون مین پیدا کرنی چاہتا تھا اُسکو وہ خود بہت سختی و درشتی کے ساتھ اختیار کیا کرتا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنی سپاہ کے دل پر یہ نقش منقش کرنا چاہتی ہین کہ انگلینڈ نے جو اپنا بڑا بزرگ کمانڈر دیکھا ہی وہ ایک اپنی مثال چھوڑ گیا ہی کہ جنکی تقلید اور پیروی کرنی ہر سپاہی پر لازم و واجب ہے۔ اور اپنی زندگی کے ہر تعلق مین اس اصول کو اپنا رہنمو بنانا چاہیئے کہ اپنے فرض ادا کرنے مین بے تامل مستعدی کے ساتھ اطاعت کرنی چاہیئے۔

سپاہ مین سے عہدون پر افسرون کا مقرر ہونا

ڈیوک آف ولنگٹن کے فضائل

بیرن سٹوک میر نے ایک خط ڈیوک کے خصائل کے باب مین پرنس البرٹ کو لکھا تھا جسکا جواب پرنس نے ۲۔ اکتوبر کو یہ لکھا کہ بزرگ ڈیوک کے خصائل کی نسبت جو آپنے اپنے خیالات ظاہر کیئے ہین وہ اسپر مبنی ہین کہ آپ انکی خصلت و سیرت سے خوب واقف تھے اُن سے میرے دل پر بڑا اثر ہوتا ہے ؀

سٹوک میر کے خط کا جواب جو پرنس البرٹ نے لکھا

سٹوک میر نے ایک خط پرنس البرٹ کو لکھا تھا جو ملتا نہین مگر اُسکے جواب مین پرنس نے بڑی سنجیدگی سے سخن پیرائی کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات کے لیئے حب جاہ کا خیال نہین رکھتا تھا۔ اور سراسر اِس باب مین وہ کوشش کرتا تھا کہ بادشاہی کو تقویت ہو اور انگلینڈ کو شان و عظمت حاصل ہو خواہ اُنکی کوششون کو لوگ نہ جانین یا اُنکے سمجھنے مین غلط فہمیان کرین اُنہون نے لکھا کہ اگر مین ڈیوک کے عہدہ کو قبول کر لیتا تو مجھے اپنے فرائض کے پورے ادا کرنے مین تازی گرمجوشی کرنے کی تحریک ہوتی۔ یہ میرا منصب کہ مین ملکہ کا شوہر ہون بالطبع جمہور کی نظر مین حقیر کرتا ہے۔ اب مجھے اِس حقارت کے دور کرنیکے لیئے کاروبار عظیم کرنے چاہئین۔ میرے کامون کے خاموش اثر بعینہ وہی ہین جو بڑے نیک کامون کے ہونے چاہئین۔ ایک مدت درکار ہی کہ ان اثرون کی وہ لوگ قدر کرین جو اُنکے جاننے کے خواہان ہین۔ عوام الناس تو کبھی اُنکو سمجھنے کے بھی نہین مین تو فقط اِس نفس الامر بات پر قانع و راضی ہون کہ کونسٹی ٹیوشنل مونارکی (بادشاہی) خوب چل رہی ہے۔ اسپر کوئی حملہ نہین ہوتا اور ملک روز بروز مرفہ الحال ہو رہا ہے اور ترقی کر رہا ہے ؀ ونڈسر کیسل ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۵۲ء

ڈیوک ولنگٹن کی تجہیز و تکفین

جب ملکہ معظمہ نے ڈیوک اعظم کے مرنے کی خبر سُنی تو اول اُنکو یہ فکر و تردد ہوا کہ اُن کی تجہیز و تکفین کس شان و شوکت سے ہو۔ مگر اُسکے لیئے نلسن کی پہلی نظیر نکل آئی جس سے یہ تشویش دور ہوئی نلسن ایسا بحری ویری سپہ سالار تھا کہ جس کے نام سے انگلینڈ کی تاریخ درخشان و تابان ہوتی ہے بس ملکہ معظمہ نے احکام جاری کر دیئے کہ نلسن کی تجہیز و تکفین کی طرح ڈیوک کی بھی تجہیز و تکفین ہو۔ مگر اُسکے ساتھ وہ یہ بھی چاہتی تھین کہ میری کل قوم میرے ساتھ اِس پُرشان و شکوہ تجہیز و تکفین مین شریک ہو۔ اور اُسکے قائم مقام ووٹ دین کہ احترام کے ساتھ ڈیوک دفن کیا جائے۔ پارلیمنٹ کا جلاس نومبر تک ہو نہین سکتا تھا۔ اسلیئے ڈیوک کا جنازہ گارڈ آوف آونر کے سپرد کیا گیا۔ نومبر کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہُوا اور اسمین یہ امر قرار پایا کہ تجہیز و تکفین کا خرچ خزانہ شاہی سے کیا جائے اور سینٹ پال کے

گرجا مین نلسن کی بغل مین اسکا بھی مدفن بنے۔ ڈیوک ایسا رفیع الشان تھا کہ کوئی انگلشمین ایسا نہ تھا کہ اسکا ماتم نہ کرتا ہو اور اُسکے نام لینے پر اپنا فخر نہ کرتا ہو۔ ۱۰۔ نومبر سے اُنکے دفن کرنے کی تیاریان شروع ہوئین اور جنازہ چل سی اسپتال مین شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ داخل کیا گیا۔ ڈیوک چیمبرلین نے جنازہ کا استقبال کیا۔ ۱۱۔ نومبر کو ملکہ معظمہ اور پرنس البرٹ بغیر کسی شاہانہ جلوس کے اسپتال مین آئے کہ اپنے بے جان دوست سے آخری ملاقات کرلین۔ اُنکی تشریف بری کے بعد چلسی کے پنشنر اور لائف گارڈس گرانڈیر اور ڈیوک یورک کے اسکولون کے طلبا اسپتال مین جنازے کی زیارت کیلئے آئے۔ ۱۲۔ نومبر کو ڈیوک چیمبرلین سے ٹکٹ لیکر امرائے اعظم و رؤساے اور شرفائے معظم جنازے کو دیکھنے آئے۔ بعد اسکے جنازے کے دیکھنے کے لیئے ایک ہڑبھم مچگیا۔ دن کو ۹ بجے سے لیکر ۳ بجے تک اٹھارہ ہزار آدمی اپنے محسن کا آخری دیدار دیکھنے آئے۔ شام تک ہزارون آدمی مینہ مین بھیگتے انتظار مین کھڑے رہے۔ مایوس ہو کر شام کو گھر گئے۔ اسوقت مینہ موسلا دہار برس رہا تھا۔ موسم بڑا ہولناک تھا دوسرے دن ہفتہ کو اسپتال کے گرد آدمیون کا وہ ہجوم ہوا کہ اُسکا انتظام کرنا پولیس کے بس مین بھی نہ تہا۔ آدمیون مین بڑی دھکا پیل ہوئی۔ تماشائیون مین آپسمین لڑائیان ہوئین۔ جنسے جانین بھی معرض خطر مین آئین۔ آہ و فغان کی آوازون سے تو ہوا کا کلیجہ پھٹا جاتا تھا۔ عورت مرد ایک دوسرے پر آپس مین گرتے تھے اور بیدم ہوئے جاتے تھے پاؤن سے بچے بچہڑ کر دُہائی مچاتے تھے۔ ازدحام کثیر کے دہنون سے جو دُہوؤن کے بقے نکلتے تھے اُنسے بادل پر بادل بنے جاتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جو پولیس کی امداد کو سپاہ آئی تو پھر اس بھیڑ بھاڑ کا انتظام اچھا ہوگیا۔ پیر کو پچاس ہزار آدمی اور منگل کو ساٹھ ہزار آدمی اور بدھ کو پینسٹھ ہزار آدمی جنازے کی زیارت بآسانی کر گئے۔ جمعرات کو تین آدمی اور منگل کو ۲۔ آدمی پس مین پس کر مرگئے۔

سب کو خوب معلوم ہوگیا کہ ۱۸۔ تاریخ کو جنازے کے مذہبی مراسم ادا ہونگی اور لنڈن مین اس تاریخ کوئی کام نہین ہوگا۔ اور سارے بنک بند رہین گے۔ اور یہ حکم جاری کیا گیا کہ جن بلون کا روپیہ ۱۸۔ تاریخ کو واجب الادا ہو وہ ۱۷۔ تاریخ کو ادا کردیا جائے۔ اور جن بلون کا روپیہ ۱۹ تاریخ کو دو بجے سے پہلے وصول کیا جائے گا اُنپر ۱۸۔ تاریخ کا سود نہین لگایا جائے گا۔

۱۸ - نومبر ۱۸۵۲ء کی صبح کو جنازہ بڑی شان و شکوہ و کروفر سے مدفن کی طرف چلا - اُس کی ساری گزرگاہ نے سیاہ ماتمی لباس پہن رکھا تھا - سب آدمی جنازے کے گرد سیاہ پوش تھے - غرض چاروں طرف سیاہی کا دریا بہ رہا تھا - بارش کی شدت ہوا کی تندی بدن کو کاٹے کھاتی تھی - مگر میت کی معیت سے آدمیوں کو روک نہیں سکتی تھی - جہاں ذرا سی بھی جگہ آدمیوں کو جنازہ کے دیکھنے کے لیئے مل سکتی تھی - وہاں پر وہ اپنا قدم جمائے ہوئے کھڑے تھے - پندرہ لاکھ آدمی جنازے کے ساتھ ہمراہ تھے - اور سب کے سب ایک سناٹے کے عالم میں تھے - کہیں آواز کا نام نہیں تھا - یہ خاموشی بھی ایسی عجیب تھی کہ کبھی فراموش نہوگی - جہاں سے جنازہ گزرتا تھا وہاں ایک خلقت کے ازدحام کے دلوں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا تھا - موت اور وقت کے عجیب عجیب خیالات دلوں میں پیدا ہوتے تھے کہ آج وہ شخص جسنے یوروپ کے مالک (نپولین) کو مغلوب کیا تھا - اسکو موت کے زبردست پنجہ نے ایسا مروڑا ہے کہ جسکو زبردست سے زبردست ہاتھ چھٹا نہیں سکتا - جنازہ کے آگے آگے ڈیوک کا گھوڑا چلتا تھا جو اُنکو نہایت عزیز تھا - جسکو دیکھکر لوگوں کا کلیجہ چار چار اُچھلتا تھا - سینٹ پال کے گرجا میں بارہ بجے جنازہ پہنچا - مراسم مذہبی ادا ہوئیں جسوقت قبر میں تابوت اُتارا گیا اور وہ نظروں سے غائب ہوا اُسوقت کے رنج والم و ماتم کا بیان نہیں ہوسکتا - دفن ہونے کے بعد بشپ نے دعا مانگی - غرض آجتک کسی ہیرو (شجاع) کی تدفین اس عظمت و شوکت سے نہیں ہوئی جیسی کہ ڈیوک کی - دنیا کے کسی شہر میں اتنے آدمی جمع نہیں ہوسکتے جتنے کہ لنڈن میں ڈیوک کے مرنے کے دن جمع ہوئے - ملکہ معظمہ نے اول قصر بکنگھم سے اور پھر قصر سینٹ جیمس میں جاکر وہاں سے جنازہ دیکھا اور اس اٹھارہویں نومبر کے واقعہ جانکاہ کا بیان اپنے ماموں صاحب شاہ لیوپولڈ کو لکھا - اس جنازہ کو شاہ کے بچوں نے بھی دیکھا تھا - وہ یہاں آئے ہوئے تھے ؎

ونڈسر ۲۳ - نومبر ۱۸۵۲ء

آپنے اپنے بچوں کی اور چارلس کی زبانی سُن لیا ہوگا کہ اٹھارہویں کو دروازوں کے اندر اور باہر جنازہ کس کروفر شان و شوکت سے اُٹھا ہے اُس کے ساتھ لاکھوں آدمی تھے ایسے مجمع کا ہونا قابل ستایش ہے - مجھے اسبات کا یقین نہیں تھا کہ اجنبی ملکوں کے آدمی ان کے جنازہ کے ہمراہ ہوں گے - اور ایسا مؤدبانہ رنج و الم اپنا ظاہر کریں گے کہ غم کے مارے سکتے کے عالم میں ہونگے

کہ ایک آواز مُنہ سے نہین نکالین گے۔ یہ نظارہ بھی عجیب حیرت انگیز تھا۔ گرجا مین اُس کے دیکھنے سے دل پر اور بھی زیادہ اثر ہوتا تھا۔ پیارے بزرگ سال ڈیوک کا مرنا ایسا ہے کہ کوئی اسکا معاوضہ نہین ہوسکتا مجھے اِس پر غصہ بھی آتا ہو اور حیرت بھی ہوتی ہے کہ آسٹریا کو یہ موقع ملا کہ اُسنے اپنے جنرل ہیناؤ کا عوض لینے کیلئے انگلینڈ کا استخفاف کیا۔ غرض ڈیوک کا خاتمہ بالخیر بھی اس شان عظمت سے ہُوا جو کسی اور کا نہین ہُوا تھا۔ ساری قوم نے اُسکا ماتم کیا۔ انگلینڈ ہی نے اپنے سردار کا ماتم نہین کیا بلکہ یورپ کی کل اول درجے کی سلطنتون نے اپنے قائم مقام مقرر کرکے اُنکی تجہیز و تکفین مین شریک ہونے کیلئے بھیجے۔ فرانس نے اپنا قایم مقام فاتح و نیا (نپولین) اپر فتح پانے والے کے دفن مین شریک ہونے کے لیے بھیجا۔ لارڈ ڈربی نے ہوس آف لارڈس مین کہا کہ یہ قوم کی عزت ہو کہ اپنے مرحوم نامور کی تعظیم و تکریم کی اور یہ عزت دوستانہ اجنبی آنے والون کی ہو۔ خاصکر فرانس کی جس نے اپنے قایم مقام ماتم کے لیے بھیجے۔ اہل فرانس ڈیوک کو اپنے برابر کا مرد میدان جانتے تھے۔ ڈیوک کا مطلب کبھی جنگ و پیکار سے یہ نہین ہُوا کہ وہ اپنے لیے شہرت اور ناموری حاصل کرین۔ بلکہ مقصد اعظم اُنکا یہ ہوتا تھا کہ وہ ایسا امن و امان قایم کرین کہ جسکو استمرار و استحکام ہو۔ اب ہم نے اُس بزرگ ہیرو کو دفن کیا جو جنگ مین سب سے زیادہ خوف دلانے والا تھا۔

حضرت علیا کی سفر سے مراجعت

۱۲۔ اکتوبر کو بال موریل سے حضرت علیا روانہ ہوئین۔ راہ مین ایک دن ایڈنبرا مین رہین اور ۱۴۔ کو ونڈسر کیسل مین داخل ہوئین۔ ابھی ہولی ہیڈ کے ریلوے کا پل بڑا شاندار تیار ہوا تھا اُس کے ملاحظہ فرمانے کو گئین۔ جنوبی ویلز کے مناظر کو دیکھکر محظوظ ہوئین۔ مطلع صاف تھا۔ اِسلیئے سیر کا بڑا لطف آیا۔ ڈیوک ونگٹن کے مرنیسے ٹرے نٹی ہوس ماسٹر کا عہدہ خالی ہوا تھا۔ اسپر پرنس البرٹ مقرر ہوئے وہ برائے نام زیب و زینت کے لیے اس عہدہ پر نہین مقرر ہوئے۔ بلکہ اُنھون نے اِس کے فرائض کو بھی کما حقہ ادا کیا۔ اب پرنس کو اسقدر جلیل القدر عہدے مل گئے تھے جن کے بیان کی تفصیل کیلئے چند اوراق کے سیاہ کرنے کی ضرورت ہو۔

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن موسم خزان مین انگلینڈ مین کئی مہینے تک رہی تھین۔ وہ بڑی دانشمند ذی لیاقت خوش مزاج مہرپرور تھین۔ پرنس بھی اپنے دلی دوستون کے دائرے مین آزاد محبت کرنیوالا خوش مزاج۔ کشادہ پیشانی۔ فراخ دل تھا۔ اِسلیئے اِس شہزادی کو پرنس سے بہت اُنس ہوگیا تھا جب وہ

یہان سے اپنے وطن چلی گئین تو انہون نے اپنی بہن کو خط بھیجا جس مین شہزادے کے خصائل کو بیان کیا

لی ننگین بورگ۔ ۲۰- دسمبر ۱۸۵۲ء

انگلینڈ مین دوبارہ رہنے سے اور بہت باتین سُننے اور دیکھنے سے میری قوت متفکرہ کو غذائین ملین سب سے بڑی بات یہ ہی کہ آپکے ساتھ اور اپنے عزیز البرٹ کے ساتھ مین رہی اور بہت سے مضامین پر اُنکی رائین سنین۔ جس نے میری سمجھ کو ایسا پختہ کر دیا کہ مجھ مین جن معاملات کے فیصلہ کرنے کی اور تحقیق کرنے کی لیاقت وقابلیت بالکل نہ تھی اب وہ مجھ مین پیدا ہو گئی ہین۔ مین اُن کے افکار کی صفائی اور اُنکے بیان کی خوش ادائی کی شکرگزار ہون۔ وہ ایک برکت اپنے لیئے اور اورون کے لیئے ہین۔ تھوڑی مدت ہوئی کہ مسٹر کلپ نے مجھے کچھ لکھا تھا جو بالکل سچ تھا اُسکی نقل آپکے پاس بھیجتی ہون کہ پرنس البرٹ ان چند شہزادون مین سے ہی کہ اگر کسی نیک اور عمدہ اصول سے واقف ہو جاتے ہین تو اُسکے لیئے ان تمام خیالات کو ذبح کرتے ہین جنسے اور لوگ اپنی تنگ دلی یا اپنے درجہ کے تعصب کے سبب سے بالکل مائل ہو کر پیچیدہ و پیوستہ ہوتے ہین۔ پرنس البرٹ جانتا ہے کہ شہزادون کو اورون کے فائدے کیلئے کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور رعایا کو یہ نہین سمجھنا چاہیئے کہ وہ شہزادے کا موروثی مال ہے۔ یہ اُسکی بڑی خوش اقبالی ہی کہ اُسکا یقین ہے ؛

پرنس البرٹ کی صفت و عادت

اس مین ذرا بھی شبہہ نہین کہ پرنس اُن ایمان دار و نیک شعار و مقدس اور پاک نفس آدمیون مین تھا کہ شاذ و نادر آدمی پیدا ہوتے ہین۔ اُسکے لیئے یہ خطاب نیک البرٹ کا نہایت موزون و زیبا ہے اُسکا وہ مستحق ہی کہ گھر سے اندر اور گھر کے باہر وہ دونون کا محبوب ہی وہ کامل صداقت رکھتا ہی۔ وہ اپنی ذات کے لیئے یا قوم کے لیئے جو کام کرتا ہے وہ اعلیٰ درجہ کے اُصول پر مبنی ہوتا ہی یہ ایک قدیم سے مسئلہ چلا آتا ہی کہ انسان کو اپنی زندگی بسر کرنے مین جس راستی و دیانت کی ضرورت ہے معاملات سلطنت مین اِسکی ضرورت نہین۔ اُس نے اِس مسئلہ پر ظاہرا و باطنا ایسا تبرا بھیجا ہے کہ کسی اور شخص نے نہین بھیجا۔ علاوہ اِس کے ساری جماعتون کی ترقی کے لیئے اِس قدر فیاضی اور آرزومندی مین نقص کبھی نہین آتا۔ اُس نے اپنی جاگیر مین محنتی مزدورون کے اغراض پر توجہ کی اور بہت سی تعلیم گاہون کے لیئے کتب خانے مہیا کیئے۔ اُن کتب خانون کے لیئے کتابون کو آپ منتخب کیا ؛

اپنے کام کے پورے سرانجام کرنے مین کبھی پہلوتہی کی اور نہ وقت کو بچایا نہایت محنت سے اُسکو

انجام کو پہنچایا۔ اُسکا نظم اوقات اس طرح تہا کہ وہ سات بجے سوتے سے اُٹھکر خطون کو پڑھتا۔ اُن کا جواب لکھتا۔ یادداشتین تحریر کرتا ملکہ معظمہ یا کونسل کے لیئے مسودات تحریر کرتا۔ ابتدا سے اُسکو اول گھنٹون مین کام کرنے کی عادت تھی۔ نو بجے حاضری کھاتا۔ پھر بڑے بڑے ضروری کامون پر توجہ کرتا اور معتبر اخبارون سے ملکہ معظمہ کے لیئے مضامین انتخاب کرتا۔ اگر کہین شکار کو نہ جاتا تو ملکہ معظمہ کے ساتھ تھوڑی دیر پیدل پھرتا۔ شکار مین کبھی دو گھنٹہ سے زیادہ دیر نہین لگاتا۔ اگر دیر لگ جاتی تو وہ بہت تہوڑی ہوتی تھی۔ وہ پیدل بہت جلد چلتا تہا اور اُسکو اپنے دن کا کام نہین جانتا تھا کیبنٹ کی کونسلون مین یا اور اہم کامون مین جانیسے صبح کے کامون مین اختلاف ہوجاتا۔ لیکن ہمیشہ بشرط امکان اپنا وقت لنچ سے پہلے ملکہ معظمہ کے ساتھ بسر کرتا اور جو کچھ وہ سُنتا ملکہ معظمہ کو سنا دیتا۔ اور خطوط اُنکو دکھا دیتا۔ لنچ کے بعد اکثر وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ باہر جاتا۔ اور پھر ڈنر کے وقت تک سب قسم کے آدمیون سے ملاقات کرتا۔ ڈنر مین اپنے مہمانون کا دل خوش کرتا۔ شام کو اگر تھیٹر مین جاتا تو صبح کے کامون کے گھنٹون کے خیال سے سویرے وہان سے چلا آتا۔ بیرونجات مین وہ دن بھر کامون مین مصروف رہتا۔ رفاہ عام کے کامون کو وہ کبھی بالائے طاق نہین رکھتا۔ فارم کے نمونے بناتا اور عمارتون کو تعمیر کراتا۔ باغون کے لیئے نقشے بنانا تو اُسکی تفریح طبع مین داخل تھے۔ بال مورل کو ایک کیسل بنادیا جس کے گرد باغون کو لگا دیا۔ اوسبورن مین قطعات زمین درختون کے لگانے کے لیئے درست کرائی اور اسپر ایک فارم کا اضافہ کیا۔ اسکو بازیچہ گاہ نہین بنایا۔ بلکہ اُس کا انتظام ایسا کیا کہ سارے ہمسایہ کے آدمیون کو اس سے فائدہ پہنچایا۔ وہ ترقیان کین کہ مزدورون کو ضرورت کے وقت کام ملجاتا۔ فصل کٹنے کے وقت زائد آدمیون کو مزدوری دے کر دور کردیا تاکہ وہ جاکر اورون کا کام کرین ان نزہت گاہون مین وہ اپنے بچون کے ساتھ بڑی خوشی سے زندگی بسر کرتا۔ درختون کے دیکھنے سے وہ نہال نہال ہوتا تھا۔ اور خوشنوا پرندون کی نغمہ سرائی سے اپنی روح کو تازہ کرتا تھا۔ اور بلبلون کو صفیر دیکر اپنا ہمصفیر بناتا۔

اس نیک سال بے مثل سپہ سالار کے اوصاف پر بڑے بڑے روشن دماغ مدبرون نے رائے زنی کی ہے گو اُن رایون مین اختلاف ہی مگر جن اوصاف مین سب رایون مین اتفاق ہی اُن کو ہم لکھتے ہین کہ ڈیوک ایسا ذہن سلیم اور طبع مستقیم رکھتا تھا کہ کسی آدمی کے یا کسی چیز کے سمجھنے مین بہت ہی

ڈیوک ولنگٹن کی سیرت کی نسبت بڑے بڑے مدبران ملکی کی رائین

کم غلطی کرتا تھا۔ اپنی ہر خصلت مین بڑا مستقل اور قائم مزاج تھا۔ اُسکی عقل و فہم مین کبھی تذبذب کو دخل نہ ہوتا۔ اُسمین ایسی یک روی و یک جہتی تھی کہ کبھی دو روئی اس کے پاس ہوکر نہین گزرتی تھی۔ اُس مین عملی صداقت عدالت رافت دیانت تہین مزاج مین اعتدال تھا۔ اور اپنی طبیعت اور نفس پر غالب رہتا تھا۔ جس زمانہ مین وہ تھا اسمین کارہائے عظیم اُسکے سامنے سرانجام دینے کے لیئے پیش ہوئے۔ جن کو اُس نے بغیر کسی اپنے ذاتی خیال کے حب الوطنی سے انجام پہنچا ئے۔ کبھی اُن کے انصرام دینے مین لغزش نہین کھائی۔ اُس نے اپنی قابلیت اور لیاقت بہادری و شجاعت سے فتوحات عظیمہ حاصل کین۔ وہ ایسا سپہ سالار تھا جس نے بہ نسبت اور سپہ سالارون کے بہت ہی کم غلطیان کین وہ ایسا سپاہی تھا جو خوب جانتا تھا کہ جنگ مین کن کن چیزون کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنی سپاہ کے سب کیل کانٹون پرزون سے ماہر تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ سپاہی کو کس طرح اپنا تھیلا اور تسمہ رکھنا چاہیئے۔ وہ جنگ ہائے عظیم کے نقشے کھینچنے خوب جانتا تھا۔ نپولین تو اپنے سارے کامون کو اپنے ماتحتون پر سپرد کر دیتا تھا کہ سارا کام اُسکے اختیار مین ہو جاتا تھا۔ خواہ وہ بگڑے یا سنورے ولنگٹن اپنے سب ماتحتون کا کام اپنی مٹھی مین رکھتا تھا۔ جہان کسی ماتحت نے غلطی کی فوراً اُسکی درستی اور اصلاح کی۔ وہ میدان جنگ مین اپنے ماتحتون سے غلطی ہونے ہی نہین دیتا تھا خواہ وہ جرنیل ہو یا سپاہی۔ میدان جنگ مین تو اُس کے تحکم کا یہ حال تھا۔ مگر معاملات سیاسیہ مین وہ ضعیف تھا اُس کی تدابیر و تجاویز چلتی نہ تھین۔ کبھی اُس نے اپنے تئین یہ نہین خیال کیا کہ مین قوم کا خدمت گزار ہون بلکہ ہمیشہ اپنے تئین بادشاہ کا خدمتگزار جانا۔ اُس کے کامون کی رہنمائی کیلئے بادشاہ کا حامی اور طرفدار ہونا قطبی تارا تھا۔ وہ جنگ مین صرف یہی نہین سمجھتا تھا کہ مین کیا کر سکتا ہون بلکہ اُس کے ساتھ یہ بھی جانتا تھا کہ مین کیا نہین کر سکتا۔ نپولین اور ولنگٹن کی لیاقتون مین بہی بڑا فرق تھا کہ نپولین جنگ کے بہت سے بیہودہ منصوبے کیا کرتا تھا۔ جن کو وہ عمل مین نہین لا سکتا تھا۔ اور جن پر ولنگٹن ہنسا کرتا تھا۔ کسی نے نیک نامی و اعزاز و احترام کا جام ایسا زیادہ نہین پیا جیسا کہ ولنگٹن نے۔ مگر وہ کبھی بدمست نہین ہوا۔ یہ اسکی عالی ظرفی تھی کہ جنگ و پیکار مین اپنے فتوحات عظیمہ متواترہ کے بعد وہ ۳۷ سینتیس برس تک صلح و امن و عافیت کی حالت مین شان و شوکت و عظمت کے ساتھ جیتا تھا۔ ملک مین اُسکے درجے اعلیٰ اور مقام والا تک بادشاہ بھی نارسا تھا۔ اہل ملک بادشاہ

سے زیادہ احترام اِس کا کرتے تھے۔ اُس نے یوروپ کے شہنشاہون اور بادشاہون کو آفتون سے نجات دلائی تھی۔ جیسا وہ محمود الحیات تہا ایسا ہی محمود الوفات ہُوا۔ سب سے بڑی عزت اُسکی یہ تھی کہ اُس نے اپنے لیئے کچھ نہین کیا۔ اور ملک کے لیئے سب کچھ کیا۔

جب ایلبا مین نپولین سے لارڈ جان ملے ہین تو نپولین نے اُنسے پوچھا کہ آپ یہ خیال کرتے ہین کہ ڈیوک ولنگٹن لڑائیون کی تحریک کیئے بغیر نچلا بیٹھے گا۔ غالبًا نپولین کا یہ خیال تھا کہ ڈیوک کو جنگ سے ایسی محبت ہی کہ وہ انگلش سپاہ کو غیر ملکون کے ساتھ لڑائی مین ہمیشہ اُلجہا ہی رکھیگا نپولین کے سوال کا جواب جان رسل نے یہ دیا کہ ڈیوک ولنگٹن اور شہریون کی طرح رہیگا۔ کبھی جنگ کا خواہان نہین ہوگا۔ نپولین نے یہ جواب سُن کر افسوس سے کہا کہ جنگ تو بڑا عظیم الشان شغل رہے اب سوال یہ ہی کہ ان دونون مین افضل کون تہا۔ اِس سوال کے حل کرنے مین یہ دیکھنا چاہیئے کہ فضیلت کا معیار ذہانت و ذکاوت ہی۔ یا ادائے فرائیض؟ نپولین ذہانت و ذکاوت مین ولنگٹن سے افضل ہی۔ اور ولنگٹن ادائے فرائض مین نپولین سے افضل ہی۔ ڈیوک ولنگٹن کے نام کے ساتھ ایک قوم کی عداوت دوسری قوم کے ساتھ یاد نہین آتی۔ اور نپولین کے نام کے ساتھ یوروپ کی ہل چل یاد آجاتی ہے۔ ولنگٹن نے اپنے ملک کی خدمت سپاہیانہ کی اور دنیا کے فتح کرنیوالے پر فتح پائی۔ مگر فرانس پر حملہ نہین کیا۔

نومبر مین نئی پارلیمنٹ کی طلب ہوئی۔ اِس نے انگلینڈ مین اُن مُدبّرون کی پبلک لائف کو نمایان کیا جنھون کارہائے سترگ اور مہمات بزرگ انجام دین۔ نئی پارلیمنٹ کے باب مین بہت سی دقتین پیش آئین۔ مگر سب آخر دسمبر مین آسان ہوگئین۔ ۲۸۔ دسمبر کو نئی پارلیمنٹ کے ممبرون نے ملکہ معظمہ کی دست بوسی کی اور لارڈ ایبرڈین وزیر اعظم مقرر ہوئے جو نہایت عاقل آزمودہ کار و دانشمند و روشن دماغ معاملہ فہم تھے اور اُن کے ممد و معاون و شریک کار بھی عالی دماغ و برگزیدہ روزگار تھے جیسے کہ نیوکیسل کے ڈیوک جان رسل۔ لارڈ پامرسٹون۔ مسٹر گلیڈسٹن۔ لارڈ گرین ویل۔ سر جیمس گریہم سر چارلس ووڈ۔ مسٹر سڈنی ہربرٹ۔ ۲۰۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا کہ ہمارے عالیجاہ عمدۃ الملک ایبرڈین کو اپنے مشکل کام مین کامیابی حاصل ہوئی۔ ہماری اور ہمارے اہل ملک کی تمنائے دلی برآئی۔ میرا کے بی نٹ بڑا ذیشان و پرشکوہ و مستحکم مقرر ہُوا ہے

سلطنت

جس سے آپ بہت خوش ہون گے۔ اِس ہفتہ مین ہم کو بڑے تفکر و تردد رہے اور بڑے دن کی شام تک بے آرام رہے؛

سنہ ۱۸۵۳ع

اِس سال کے شروع مین پرنس البرٹ نے وہ پیکر نگاری کا کام شروع کیا جس کا دلی شوق اُنکو تھا اور اُنکی ساری زندگی مین وہ رہا۔ وہ اپنی زندگی کے آسایش و آرام کے دنون مین اس شوق سے فرحت حاصل کرتے تھے۔ اور جب اُنکو غیر ملکون کے معاملات سیاسیہ کے افکار سے فراغت ملتی تھی تو وہ اپنے اِس شوق سے راحت حاصل کرتے تھے۔ کتب خانہ شاہی کو مسٹر گلوور نے بتدریج کتابون سے بھر دیا تھا۔ پرنس اور کوئین دونون اِن علمون کے مخازن ہی کیطرف متوجہ نہ تھے۔ بلکہ جارج سوم نے جو اساتذۂ کامل کے ہاتھون کے بنے ہوئے بہت سارے نقشے و مرقعے و کُھدی ہوئی تصویرون کے انبار چھوڑے تھے۔ اُنکو دیکھ بھال کے بالترتیب رکھتے تھے اور مختلف شاہی محلون مین جو تصاویر تھین۔ اُنکو جمع کرتے تھے۔ جب شام کو فرصت ملتی تھی تو وہ کتب خانے مین جاتے تو اِن بیش بہا تصاویر کے ترتیب دینے مین گھنٹون مصروف رہتے۔ پرنس کو اس ترتیب دینے مین یہ خیال آیا کہ رفیل مصور جو فن مصوری مین یگانہ روزگار گزرا ہے اُس کے کامون اور سوانح عمری کی توضیح و تصریح کیجے۔ اور اُسنے جو ڈزاین ایجاد کیئے ہین اور بنائے ہین اُسکو سلسلہ وار تقسیم کر کے مرتب کیجیے۔ اور اسکی ہر قسم کی بنائی ہوئی پیکرون کے فوٹو اُتروا کر ایک کامل مجموعہ اُسکی دستکاری کا بنائے اِس کام کے سرانجام دینے کے لیئے بڑی محنت اور فرصت اور مدت کی ضرورت تھی۔ پرنس نے اِس کام کا بڑا حصہ اپنی زندگی مین تمام کیا اور بعد اُنکی وفات کے جو حصہ اُسکا ناتمام رہا تھا اُسکے پورے کرنے کا اہتمام ملکہ معظمہ نے کیا۔ پرنس کی یہ یادگار استوار اُنکی قوت ترتیب و انتظام کو بتاتی ہے اور آرٹ کے ہر طالب العلم کو فائدہ پہنچاتی ہو؛

۱۹۔ مارچ سنہ ۱۸۵۳ع کو اولیائے دولت ایسٹر کی تعطیل مین ونڈسر کیسل مین آئے اُس دن رات کو ساڑھے دس بجے کیسل کے شمالی مغربی برج مین کھانا کھانیکے کمرے مین آگ لگی۔ ملکہ معظمہ اِس آتشزدگی کا حال شاہ لیوپولڈ کو یون تحریر فرماتی ہین کہ مین آگ لگنے سے ڈرتی نہین مگر مین یہ جانتی تھی کہ آگ بدبلا ہو۔ وہ اپنے ساتھ بڑی آفتین لاتی ہے۔ ہر شخص اِس سے متاثر

ونڈسر کیسل مین آگ لگنا

ہوتا ہے۔ اِس آگ نے تھوڑی دیر بڑی اپنی چمک دمک دکھائی کوئی نہین کہہ سکتا تھا کہ آیا وہ بجھے گی یا زیادہ جلائے گی۔ خدا کا شکر ہو کہ (رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گزشت) کسی کی جان تلف نہین ہوئی دو دن بعد پرنس نے اپنی سوتیلی ماں کو اس آتشزدگی کا حال یہ لکھا ہو کہ ۔

مین آپ کے خط مورخہ ۲۵ کے جواب کا قرضدار ہون۔ اِن چند سطرون کے لکھنے سے اِس قرض کو ادا کرتا ہون۔ یہان کی آتشزدگی کی مبالغہ آمیز خبرون کے سننے سے غالباً آپ پریشان خاطر ہوئی ہونگی اسلیئے مین آپ کو اطمینان دلاتا ہون کہ اس خوفناک واقعہ کا اثر ہم پر ذرا سا بھی نہین ہوا۔ وکٹوریا بالکل خیر و عافیت سے ہین۔ رات کے دس بجے سے چار بجے تک آگ کے شعلون سے ہم لڑتے رہے اور آخر کو اُن کو بجھا کر چھوڑا۔ مگر پھر بھی وہ کیسل کے ایک برج کو بڑا نقصان پہنچا گئے۔ چار منزل تک وہ اونچے ہوئے اگر اس برج سے آگے وہ اپنا قدم بڑھاتے تو پھر ناممکن تھا کہ سارا کیسل جلکر خاک سیاہ نہ ہوجاتا کھانے کے کمرے کو بڑا نقصان پہنچا۔ لیڈیان بڑی مضطر رات بھر ڈرائنگ روم مین چپ چاپ بیٹھی رہین ۔

اِس آتشزدگی مین نقصان عظیم یہ ہوا کہ اسلحہ مرصع کار اور سلطان ٹیپو کا بیش بہا طاؤس جواہر نگار جلکر خاکستر ہوگئے۔ اور بہت سی صنعت کاری کی چیزین جو ایک مکان مین پرنس نے جمع کی تہین تلف ہوگئین ۔

اسوقت انگلینڈ مین دو جلائے وطن میزنی اور کوسیوتھ پناہ گزین تھے اور آسٹریا کی نسبت جو اُن کا ارادہ تھا اُسکو وہ چھپاتے بھی نہ تھے میلان مین فساد عظیم برپا تہا ۔ ۱۸۔ فروری کو دیُنا کی فصیل پر شہنشاہ آسٹریا کے کٹار مارنیکے لیئے کوشش کی گئی تھی۔ نئی نئی سازشین ہوتی تہین روس اور فرانس آسٹریا کی حمایت کر رہے تھے۔ اور انگلستان پر زور ڈال رہے تھے کہ وہ اِن پناہ گزینون کو اپنے ملک سے نکالدین۔ اسلیئے کہ یہ مفسد بڑی مفسدہ پردازی کر رہے ہین۔ پروشاہی انگلینڈ سے یہی درخواست کر رہا تھا۔ خط جو اوپر آتشزدگی کے باب مین لکھا ہے۔ اُس کے آخر مین پرنس نے یہ فقرہ لکھا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اِن پناہ گزینون کے بخار کے حرارت نے آپ کو بھی گزند پہنچائی ہے ۔

یہان اِس واقعی واقعہ سے دقت واقع ہو رہی ہے کہ انگریزی رعایا آزاد ہے۔ گورنمنٹ نہ اُن کو

انگلینڈ مین جلاوطن پناہ گزینون سے بعض تکلیفات

سزا دیسکتی ہے نہ انکو کسی کام سے روک سکتی ہے۔ جب تک کہ وہ کام قانون کے خلاف نہ کرین
ابتک کوئی جرم خلاف قانون کام کرنے کا اُنپر ثابت نہین ہوا۔ انگلینڈ مین جب کوئی اجنبی آدمی
قدم رکھتا ہے تو اُسکو وہ حقوق حاصل ہو جاتے ہین جو انگلستان کی رعایا کو حاصل ہین۔ یہ انگلینڈ کی
بات کوئی بُری نہین بلکہ ایسی اچھی ہے کہ اسکی تقلید کرنیسے یوروپ کو فائدہ بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اب
سوال یہ پوچھا جاتا ہے جسکا جواب دینا مشکل ہے کہ ان پناہ گزینون نے میلان مین فساد انگیزی مین
کوشش کی یا نہین۔ اور وہ اُما ین شہنشاہ کے قتل کرنیکی کوشش مین اُنکی شرکت تھی یا نہین؟
سزا ملنے سے پہلے ان جرمون کا ثابت ہونا چاہیئے اور اگر یہ جرم ثابت ہو جائین تو پھر مجرمون کو
انگلینڈ کے موافق سزا ملنی چاہیئے۔ ہماری یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ ہم قوانین کے پابند ہین خود
مختار نہین ÷

فرزند چہارم کی ولادت

پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو دوسرے خط مین یہ نوید مسرت آلود لکھی کہ قصر بکنگھم مین ۷ا
اپریل کو فرزند چہارم پیدا ہوا۔ ملکہ معظمہ کو زچہ خانے سے جلد فراغت ہوگئی۔ چند روز مین اوسبورن
مین چلے جانیکے قابل ہوگئین ÷

ملکہ معظمہ ماموں صاحب کو خط مین یہ لکھتی ہین کہ مین ہمیشہ ولادت کی تقریب مین اپنی نانی صاحبہ
کی مخاطبت مین خط لکھا کرتی تھی مگر افسوس ہے کہ اب وہ زندہ نہین۔ اس لیئے یہ میرا خط اول خط ہے جو اس
تقریب مین آپ کی مخاطبت مین لکھا گیا ہے۔ اب مین ایسی تازہ و توانا اور تنومند ہون کہ پہلے کبھی
نہین ہوئی تھی۔ سٹوک میر نے آپسے کہا ہوگا کہ ہمارے ہان ایک چوتھا نیا جنٹل مین پیدا ہوا ہے
مین اس کا نام لیوپولڈ رکھون گی۔ اس نام کا رکھنا آپ کو ناپسند نہوگا۔ وہ آپ کی محبت و الفت
کی نشانی ہوگی۔ یہ لیوپولڈ کا نام مجھے البرٹ کے نام کے بعد سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اس نام سے مجھے
اپنے اُس بچپنے کی خوشیان یاد آئین گی کہ مجھے آپکے پاس رہنے سے ہوتی تھین۔ جب اپنے اِس
بچے کا نام شہزادہ لیوپولڈ سنون گی تو مجھے اپنے بچپنے کے دن یاد آئین گے۔ اِس نام کے ساتھ
اور نام جارج۔ ڈنکن۔ البرٹ رکھے جائین گے ÷

۲۴۔ اپریل کو ملکہ معظمہ زچہ خانے سے بالکل فارغ ہو کر اوسبورن مین آگئین۔ ۲۰۔ جون کو
قصر بکنگھم مین اِس شہزادے کو اصطباغ دیا گیا۔ اس شہزادے کا خطاب ڈیوک البنی تھا ÷

۲۷۔ مئی تک اوسبورن مین آرام و آسایش سے ملکہ معظمہ اور پرنس رہے۔ ہوائے جانفزا کا بڑا لطف اُٹھایا۔ پھر وہ لنڈن مین آگئے۔ یوروپ پر جنگ و پیکار کی گھٹائین جھوم جھوم کر آرہی تھین اسلیئے ضرور تھا کہ لشکر سپہ گری کی ورزش کر کے تجربہ و مشق حاصل کرے۔ اسلیئے اُسوقت مین بحری و بری سپاہیون کی طرف اراکین سلطنت کی توجہ تھی۔ شروع ۱۸۵۳ء مین کامن کیمپ کیلیئے چوبہم منتخب کیا گیا کہ سپاہ کے انتظام کا امتحان کیا جائے۔ گورنمنٹ کو یہ خیال تھا کہ سپاہ کی تعلیم و قواعد کے لیئے ایک مستقل کیمپ مقرر کیا جائے۔ اِسکے واسطے ایک قطعہ زمین انتخاب کیا گیا۔ اور وہان ایک جنگی سٹیشن ایلڈرشوٹ بنایا گیا۔ چوبہم کی زمین ہموار کیگئی اور سیپر و مائی نرنے کنوے کھودے اور اُنکے استعمال کیلیئے سامان تیار کیا گیا۔ نہایت ٹھیک وقت پر بہت چستی و درستی کے ساتھ بر گیڈس آنکے مقیم ہوئے۔ جن کے خیمون کی لین دو میل لمبی نہایت خوشنما تعریف کے قابل تھی یہان ہر قسم کے سپاہی دس ہزار جنگ کرنے والے جمع ہوئے۔ یہ عجیب و غریب تماشا نسل موجودہ نے چالیس برس سے کبھی نہین دیکھا تھا کہ سپاہ کا اجتماع ایسا ہوا ہو۔ اول پرنس سادہ لباس پہنکر ڈیوک کیمبرج کے ساتھ کیمپ مین گیا۔ اور وہان بندوبست مفصل دیکھا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ ملکہ معظمہ کے سامنے جنگ مصنوعی کا کیمپ بندھا تھا۔ صبح کے وقت کوئین اور پرنس کیمپ مین گئے۔ ملکہ معظمہ کی عادت تھی کہ وہ گھوڑے پر سپاہیانہ سوار ہوتی تھین۔ وہ اپنے سیاہ رنگ کے اسپ خوش رفتار پر سوار ہوئین اور پرنس بھی اُنکے ساتھ گھوڑے پر سوار چلے۔ سپاہ کی پلٹنون کی دونون نے سیر کی۔ ایک لاکھ آدمی اس مسرتناک سیر مین اُنکے ساتھ شریک تھے۔ سپاہ کا حرکتین کرنا۔ بندوقون و توپون کے چھٹنے کی آوازون کا نکلنا عجب تماشا دکھا رہا تھا۔ میدان جنگ بہادری کے شعلون سے چمک رہا تھا۔ اس مصنوعی جنگ مین خونریزی کے سوا سپاہ اپنے سارے کرشمے اور کرتب۔ دانؤن گھات اور خدمات دکھارہی تھی۔ پرنس اسوقت کو ان کامون مین شریک نہین ہُوا مگر اسکا سارا دل اس کام مین لگا ہوا تھا کہ اس کیمپ کا اثر کیا ہوتا ہے۔ وہ ۴ء کو چوبہم مین کیمپ مین آتے اور انہون نے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا۔ کہ اسیوقت آپ کا عنایت نامہ مجھے ملا ہے۔ کل شام کو مطلع صاف تھا اور گرمی تھی۔ لیکن رات کو طوفان باران آیا جس کے سبب سے خیمے یہ معلوم ہوتے تھے کہ سمندر مین جہاز کے دوسے ہین۔ پانچ بجے سے بارش برابر

چوبہم مین کیمپ جس مین مصنوعی جنگ ہوا۔

ہورہی ہے بشبہہ ہے کہ وہ بند ہو۔ مگر اسوقت یہ نیک شگون ہے کہ ایک چنڈول گارہاہے۔ نوبجے
کے قریب مین واپس آؤنگا۔ اور اپنے برگیڈس گارڈس سے ملونگا۔ سٹاف نے میرے ساتھ کل
کھانا کھایا۔ اور جارج ڈیوک کیمبرج کے ساتھ مین پیدل ساڑھے دس بجے تک پہرتارہا۔ خیمون مین
آرام ملتا ہے مگر رات کو وہ مرطوب گرم ہوتے ہین۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہے کہ آپکا دن اچھی
طرح بسر ہوا ہوگا۔ فقط

پرنس نے جو موسم کھلجانے کا یہ شگون بتلایا تھا کہ ایک چنڈول گارہاہے وہ بالکل سچ نکلا
سپاہ نے چار پانچ گھنٹے اپنے کرتب اور داؤن گھات دکھلائے۔ پرنس برگیڈس گارڈس کا افسر تھا
وہ زکام کے مرض مین مبتلا ہوا۔ اسلیئے رات ہی کو شہر مین چلا آیا۔ پہر اُسکو کھسرا ماتا شدت سے نکل
آئی۔ اور وہ سارے کنبے مین سوائے دو چھوٹے بچون کے متعدی ہوئی۔ اور اس سبب سے کیمپ مین
۴۔ اگست تک نہ کوئین نہ پرنس جاسکے۔ ۴۔ اگست کو وہ کیمپ مین مع اپنے دو بڑے بچون کے آئے
۱۴۔ جولائی کو پہلا لشکر چلا گیا تھا اور اُسکی جگہ دوسرا لشکر آگیا تھا۔ اس لشکر نے بڑے بڑے مشکل
کام کیئے۔ توپ خانہ نے دریائے ٹیمس کو وہان سے عبور کیا جہان وہ بڑا گہرا تیز رو تھا۔ گھوڑے چوکڑی
بہولے اور توپون اور آدمیون کو لیکر پانی مین جا پڑے۔ چار گھوڑے مرگئے۔ گو اُنہون نے پانی سے
اپنی آنکھین اور نتھنے نکالے۔ مگر توپنے پہر اُنکو نیچے کھینچا اور اُنکا دم فنا کیا ۲۰۔ اگست کو یہ کیمپ ٹوٹ
گیا۔ اور اس مصنوعی جنگ مین پوری کامیابی ہوئی۔ وہ اصلی جنگ مین بہت کام آئی۔ اس کیمپ کا
حال شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ نے خود اوسبرن سے ۳۰۔ اگست کو تحریر کیا ہے کہ مین اس کیمپ کا
نام پیار رکھتی ہون۔ مین اس مین دو دفعہ گئی۔ اور دو دن بہت خوش خوش وہان بسر کیئے۔ اس
کیمپ مین خوب کامیابی ہوئی اور سب وقت سپاہ نے بہت اچھی طرح کام کیئے۔ مین خیال کرتی ہون
کہ بیشک یہ کیمپ اور تمام ہمارے بڑے کام البرٹ کی جانفشانی اور جفاکشی کے نتیجے ہین جسکے
بغیر مین یقین کرتی ہون کہ کچھ تہوڑا ہی کام ہوا ہوتا۔ مگر اُسکی طبیعت مین حیا ایسی ہے کہ وہ اپنی تعریف
مین ایک لفظ کہنے کو پسند نہین کرتا۔ وہ رفاہ عام اور فلاح انام کے کام کرتا ہے اور جب وہ سرانجام
پاجاتے ہین تو اُسکو کافی صلہ ملجاتا ہے

سٹوک میر انگلینڈ مین سرما و بہار کے موسمون مین رہکر کوبرگ کو چلا گیا تھا۔ ۱۰۔ اگست کو پرنس نے

اُسے خط لکھا ہے کہ ہم کل شام کو یہان مراجعت کرکے آگئے ہین۔ میرا اول کام یہ ہی کہ آپکو یہان
کے واقعی حال پر واقف کرون۔ اِس ہفتہ مین یہان بڑی گہماگہمی رہی چوب ہم کے کیمپ مین ہم دونون
رہے۔ وہان دوسرا ڈویژن اچھا تھا مگر وہ پہلے ڈویژن سے اچھا نہ تھا۔ دو ڈویژنون کی جنگ
مصنوعی کے دیکھنے مین بڑی بہیڑ بہاڑ رہی۔ موسم بھی بڑا چمکنے کا تھا۔ ڈیوک ولنگٹن کی یادگار
بنانے کی کمیٹی جمع ہوئی کہ سپاہ کے افسرون کے یتیم بچون کے لیئے ایک اسکول قایم کرے۔ اِس
کمیٹی کا مین پریسیڈنٹ تھا۔ نمایش عظیم کی کمیشن کی کمیٹی کا بھی مین پریسیڈنٹ تھا جس مین یہ
تجویز پیش تھی کہ پارلیمنٹ سے ایکٹ پاس کرایا جائے کہ مین نے جو اِس نمایش کی بچت کے روپیے
کے خرچ کی تجویز کی ہی وہ عمل مین لائی جائے۔ مین نے آدمیون کا ایک لشکر دیکھا جو مجھ سے کچھ
کہنا چاہتا تھا۔ اُن ملاقاتیون کے لشکر کے سرتاج شہنشاہ روس کی دو صاحبزادیان تھین جو انگلینڈ
کی سیر کو آئی تھین۔ معلوم ہوتا ہی کہ وہ انگلستان کی سیر دیکھکر بڑی متاثر ہوئین اور یہان روس کی
مخالفت پر آمادگی کو دیکھکر نہایت متحیر ہوئین۔ یہان چند ہفتے سے روس کے ساتھ لڑائی کا خیال ایسا
بڑھ گیا تھا کہ لارڈ ایبرڈین نے مجھ سے کہا کہ اگر شہنشاہ روس عہدنامہ کے منظور کر لینے سے معاملات
کا فیصلہ نہ کر لیتا تو مین خیال کرتا ہون کہ اگر مجھے صلح رکھنے کی اجازت بھی ہو جاتی تو مین اِسکو قائم
نہین رکھ سکتا تھا۔ اور اِن شہزادیون کو اور بھی اِس سے حیرت ہوئی کہ اُنکے باپ کی ایک بات پر اعتبار
نہین کیا جاتا تھا۔ اِن باتون کے جو کل نقش اُن کے دل پر ہوئے وہ اپنا اچھا رنگ دکھائین گے ۔۔

جزیرہ کے باہر کل ہم جہازون کے بیڑون کا معائنہ کرین گے۔ انگلستان مین جو ابتک
جہازون کے بیڑے تیار کیئے گئے۔ اُن سب مین شاید یہ بیڑا بہتر ہوگا۔ سب قسم کے جنگی جہاز چالیس جمع
ہون گے۔ اور سب سوائے تین کے سٹیم کی قوت سے چلین گے اور سپٹ ہیڈ مین جمع ہون گے
تنو دخانی کشتیان ہون گی جنمین تماشائی بھرے ہوئے ہونگے۔ ہم وکٹوریا البرٹ جہاز پر سوار ہوکر
اُن کا معائنہ کرینگے۔ اور زار روس کی دونون صاحبزادیان یہان موجود ہونگین۔ پروشا کا پرنس بھی
آج تین بجے کے قریب آجائیگا۔ اگر موسم کا حال ایسا ہی اچھا رہا جیسا کہ آج ہے تو کل جہازون کی
سیر بڑی پر رونق ہوگی ۔۔

کہتے ہین کہ زار روس کی جو دو بیٹیان آئی تھین وہ اپنے باپ کا سفارشی خط ملکہ معظمہ کے نام بھی لائی

پرنس کا خط اسٹاکمار کو ۱۲ اگست

تھین کہ وہ انکی محافظت خاطر خواہ کرین - ۱۱ اگست کو سپٹ ہیڈ مین انگلستان کی بحری قوت
کے دکھانیکے لئے مدعو ہوئین کہ وہ اسبات کو دیکھ لین کہ انگلینڈ کی یہ شہرت صحیح ہے کہ وہ بحری قوت
مین اور سلطنتون سے فائق ہے - اس مصنوعی بحری جنگ کے لیئے بڑا سامان کیا گیا تھا - جہاز جس
دخانی قوت سے چل رہے تھے وہ ۹۰۰۰۰ گھوڑون کی قوت کے برابر تھی بلکہ اس کے دوچند سے
بھی زائد - انگلینڈ کی سپاہ مین سوارون کے پاس اتنے گھوڑے نہ تھے جتنے گھوڑون کی قوت سے سٹیم
جہازون کو چلا رہا تھا - نیلسن کے جہاز فدوگار کی جنگ مین جو بڑی سے بڑی توپ چڑھائی گئی تھی وہ اس
بیڑے کی چھوٹی سی چھوٹی توپ سے چھوٹی تھی - بڑی توپ ۴ ۱۰ پونڈ کا گولہ چھوڑتی تھی - اس مصنوعی جنگ
کے ہنگامے نے انگلینڈ کے تکبر و غرور کے بحر مین ایک تلاطم پیدا کردیا - یہ پہلی دفعہ تھی کہ بادشاہ
اور کامنس کی آنکھون کے سامنے جہازون کی مصنوعی جنگ نے اصلی جنگ کی نقل ایسی اتاری کہ نقل
کو اصل کرکے دکھا دیا صبح کے دس بجے کے قریب کوئین اور ان کا شوہر اور ان کا کنبہ اور اس کے
روسی و جرمنی مہمان ڈیوک ولنگٹن کے جہاز مین آئے اور پھر وکٹوریا البرٹ جہاز مین سوار ہوئے یہ
عظیم الشان بیڑا دو ڈویژن مین تقسیم ہوا - ان مین دشمنون کی طرح تین میل کے اندر جنگ شروع ہوئی
حملہ آوری کے اور حملون سے بچنے کی نقلین اتاری گئین - جنگ کے ختم ہونیکے بعد جہازون مین دوڑ ہوئی
منصفانہ افتخار کے ساتھ بیرن سٹوک میر کو آج کی کیفیت پرنس نے لکھی ہے *

مین آپ کی خبر سننے کی تمنا رکھتا تھا مگر وہ پوری نہین ہوئی - اب مین آپ کو اپنی خوشخبریان سناتا
ہون کہ بحری سپاہ کا ہنگامہ ختم ہوا - اسمین جو باتین پہلے سوچی گئی تھین کہ یہ ہوگا ان سے زیادہ
خوش اسلوبی سے ہوئین - جنگی جہاز ولنگٹن پر ۱۳۱ توپین چڑھی ہوئی تھین جو پہلے کبھی کسی ایک
جہاز پر نہین چڑھائی گئین - جہاز بادبانون کے ذریعہ سے نہین چلائے جاتے تھے بلکہ محض پیچون کے
ذریعہ سے - وہ پانی کے چڑھاؤ کے برعکس گیارہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلائے جاتے تھے - بحری
لڑائیون مین جہازون مین سب طرح کی بڑی گردشین جو اب تک معلوم ہوئی ہین دی گئین - انکے سامنے
بادی اور دخانی جہاز دونون بیکار سمجھکر الگ کردیئے جائینگے اور انکی جگہ وہی جہاز کام مین آئینگے جو پیچون
کے ذریعہ سے چلتے ہین اس تبدیلی کا ظہور جب ہوگا کہ بہت سا روپیہ خرچ ہوگا اور پھر بہت سے جہازی
بیڑے ایسے تھے جیسا کہ روس کا ہے بیکار ہوجائینگے - اب تک سمندر مین ویسے جہاز سولہ مین اور فرانس مین

ایسے جہاز دو سے زیادہ نہین ۔ اور اور سلطنتون کے پاس تو ایک بھی نہین ۔منگل کو تین سو جہاز اور ایک لاکھ آدمی ایک جا جمع تھے ۔ جہازون پر گیارہ سو توپین چڑھی ہوئی نہین اور اُن مین دس ہزار سپاہی سوار تھے ۔ موسم خوب تہا ۔ سیر بڑی دلپذیر تھی ۔ وجع مفاصل کے سبب سے میرے داہنے ہاتھ مین ایسا درد ہے کہ مین بمشکل لکھ سکتا ہون +

بیرن سٹوک میر کا خط بنام پرنس البرٹ

دو روز بعد پرنس البرٹ کے خط کا جواب سٹوک میر نے یہ لکھا کہ مین اول آپ کے دو الطاف نامون کی عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہون اور خدا کا شکر بھیجتا ہون اور خوش ہوتا ہون کہ آپ سب کو خسرہ استیلا کی بلا سے نجات ہوئی ۔ جیسی آسانی سے یہ بلا آپکے سر پر سے ٹلی ایسی وہ کمتر دور ہوا کرتی ہے ۔ آدمی اپنے تمام واقعات زندگی سے تعلیم پایا کرتے ہین ۔ بس ہم اس واقعہ سے جو ابھی واقع ہوا ہے اول یہ سیکھتے ہین کہ امراض متعدی مختلف طرح سے کیسے عبرت انگیز نازک اثر پیدا کرتے ہین ۔ دوم صحت کی حفظ ما تقدم کی تدابیر کیسی مشکل و مہمل ہوتی ہین +

وہ آدمی جو فلسفیانہ مطالعہ کرنے کا عادی نہین ہے ۔ اُسکی طبیعت کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے تئین آزاد اُس سے زیادہ سمجھتا ہے جیسا کہ وہ در اصل ہے جن بندشون اور جکڑ بندیون مین بندھا جکڑا ہے اُسکے دیکھنے کے لیئے آنکھین کھولتا ہی نہین ۔ بعینہ یہی حال شہنشاہ نکولاس کا ترکی کے معاملہ مین ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ مین یوروپ کی سوسائٹی مین ممبر اعظم صاحب سطوت و صولت بنون مگر یہ نہین دیکھتا کہ اس سبب سے وہ کیسا جکڑ بند ہو رہا ہے ۔ اگر وہ منصب اپنا رکھنا چاہتا ہے تو اُسکو چاہیئے کہ ترکی کے باب مین اپنی ساری وحشیانہ حرکت ترک کرے ۔ یہ بات اُسکو بتدریج معلوم ہوگی اور رفتہ رفتہ وہ معتدل طریقہ اختیار کرے گا ۔ مین نہایت خوش ہوا کہ روسی لیڈیون نے بیڑون کی بحری لڑائیون کو دیکھا جن چیزون کو آنکھین دیکھتی ہین اُنکو دل یقین کرتا ہے ۔ جن باتون سے مُنہ بھرا ہوتا ہے وہ نکل کر خطون مین سینٹ پٹیرسبرگ جائین گی ۔ مین اس سے بھی زیادہ خوش ہوا کہ پروشا کا پرنس انگلینڈ مین آئے گا اور وہ اپنے لیئے انگلینڈ کی طبیعت کو جانچے گا اور سمجھے گا کہ خاص حالتون مین وہ اسکے لیئے بڑی بکار آمد ہو سکتی ہے اور وہ آنکھین کھولکر دیکھیگا کہ روس کیا کر سکتا ہے ایک سلطنتین وہ ہین جو اپنے اعضا مین اصلی جان اور توانائی رکھتی ہین ۔ دوم وہ سلطنتین اپنی خود مختار طمع کے سبب سے سانس لے رہی ہین ۔ ان دونون مین وہ تمیز کریگا ۔ ۲۰ اگست سنہ

اس سال مین ملکہ معظمہ کا ارادہ آیرلینڈ مین جانیکا اس غرض سے تہا کہ آرٹ اور انڈسٹری (محنت پردازی) کی نمایش کو کھولین۔ وہ ۱۸۵۱ء کی نمایش عظیم کے نمونہ پر یہان کے لوگون نے بنائی تھی۔ اسلیئے کوئین اور پرنس دونون اس سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ ماہ جولائی مین تو وہ علالت کے سبب سے جا نہ سکے مگر یہ ارادہ مصمم ہوا کہ ماہ اگست مین جب بال موریل جائین تو راہ مین ڈبلن کی بھی سیر کرین۔ ۲۷۔ اگست کو وہ ریل مین سوار ہو کر ہولی ہیڈ مین اور صبح کے آٹھ بجے ۲۹۔ اگست کو بندرگاہ کنگس ٹون مین آئے۔ اور یہان سے وائس ریگل لوج کیطرف ایڈنبرا کے بازارون مین چلے تو رعایا نے ایسی گرمجوشی اور محبت سے خیرمقدم کی رسم ادا کی کہ چار برس پہلے کے خیرمقدم پر سبقت لے گئی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ صبحکو مطلع صاف اور روشن تھا۔ زندہ دلی و خوش دلی کا نظارہ سامنے تہا۔ دوسرے دن ایڈنبرا کی نمایش ملاحظہ ہوئی۔ یہان کے حسن انتظام نے یہ یاد دلا دیا کہ یہ نمایش ۱۸۵۱ء کی نمایش کا چربا اُتارا گیا ہے۔ سب کام خوش اسلوبی سے ہو رہے تھے۔ آدمی ہمارے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔ مسٹر ڈارگون نے اپنے گرہ سے روپیہ خرچ کرکے یہ نمایش گاہ بنائی تھی۔ اس سے ہم ملنے گئے۔ اگرچہ مینھ بڑی شدت سے برس رہا تھا۔ اسکے اوضاع واطوار ووضع وطور وانداز سیدھے سادے اعتدال کے ساتھ دلپر اثر پیدا کرنیوالے تھے۔ مین نے چاہا کہ اسکو بیرنٹ کا خطاب دون مگر اسکو یہ خطاب لینا منظور نہ تہا۔

ہر روز صبح کو اس نمایش کی سیر ہوتی تھی اور ہر سیر مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نمایشگاہ مین افزایش ہو گئی ہے۔ آیرلینڈ کا پیداوار بڑا دلکش ہے۔ خاصکر اسکے اونی وریشمی کپڑے برلن لیس۔ یہان مین نے پہلی دفعہ سیلمن مچھلی کے انڈون سے بچون کے نکالنے کی ترکیب دیکھی۔ البرٹ کو ہر ایجاد اور تحقیق جدید کا شوق تہا اسلیئے اُس نے اس ایجاد کے دیکھنے مین بڑا دل لگایا۔ یہان آدمیون کو محنت پردازی کے کامون مین مصروف ہونے کا شوق بہت بڑھ گیا ہے۔ اسلیئے یہ نمایش بہت مفید ہوگی۔ اس سے لوگون کے دلون مین کامیاب ہونے کی اُمید پیدا ہو گئی ہے۔ فقط۔

اس خراب موسم مین ہفتہ بھر تک یہان کی سیر کرنیسے شاہی مہمانون کو ایسی خوشی ہوئی کہ اس کے ختم ہونے پر انہون نے افسوس کیا۔ ۳۔ ستمبر کو سفر ہوا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ صبح بڑی خوشنما تھی۔ افسوس ہے کہ آج ہم یہان سے جاتے ہین۔ آیرلینڈ مین ہمارا وقت بڑی نشاط وانبساط

کے ساتھ بسر ہوا۔ ہم کنگس ٹئون جانیکے لیئے ساڑھے پانچ بجے سوار ہوئے۔ ڈبلن میں آہستہ آہستہ
ہماری سواری چلی۔ گو وہ پیدل کی سی چال نہین چلی۔ آدمیون کی بڑی بھیڑ بھاڑ تھی اور سٹیشن پر
پراور زیادہ اژدحام تھا۔ چند منٹون مین کنگس ٹئون مین پہنچے تو وہان بھیڑ کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ آدمی
ہماری محبت مین بڑے گرمجوش تھے۔ شام خوشنما تھی اور نظارہ بڑا دلربا تھا۔ سارے جہاز و کشتیان
آراستہ سجے ہوئے تھے۔ سلامی مین توپون کی ثلک ہو رہی تھی۔ ہزارہا آدمی چیرز دے رہے تھے
جب رات ہوئی تو آتشبازی خوب چھوٹی۔ ۶ ستمبر کو اولیاے دولت کا نزول اجلال بالمورل مین ہوا
یہان کی فرحت افزا ہوا سے پرنس کو بڑا فائدہ ہوا۔ ۱۲ ستمبر کو پرنس نے سٹوک میئر کو یہ خط لکھا کہ آپ
کو ہائی لینڈس سے میرے خط آنیکے پہلے سنکر خوشی ہوگی۔ مین اپنی ٹوپی مین صنوبر کی ٹہنی لگاکر کہتا ہون
(جرمن شکاری جب بارہ سنگھے کے شکار مین کامیاب ہوتے ہین اس کامیابی کی نشانی کے لیئے ٹوپی مین
شاخ صنوبر لگاتے ہین) نئے مکان کی ایک منزل بڑی خوشنما و نیک منظر تیار ہوگئی ہی۔ دور دور
سے مزدور بلائے جاتے ہین۔ وہ لکڑیون کے بارکون مین یہان آن کر رہتے ہین آج کے اکونومسٹ
(رسالہ) سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سال مین جو جولائی کو ختم ہوتا ہی دو کروڑ پونڈ کے مال کی نکاسی ہوئی
ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی کالی فورنیا اور آسٹریلیا سے بہت سونا آگیا ہے۔ آجکل بنکون مین نقدی کے
اندر ایک کروڑ دس لاکھ پونڈ کی کمی ہوئی ہی۔ سود ۳ فیصدی سے ۴ فی صدی تک ہوگیا ہی۔ اناج کوئلہ
اور اور مایحتاج زندگی مہنگے ہوگئے ہین اسکے ساتھ اُجرت بھی گران ہوگئی ہی۔

ملکہ معظمہ اور زار روس کے درمیان خط و کتابت ہوئی جس مین زار روس نے التجا کی کہ
ملکہ معظمہ اپنی دانش و فرزانگی سے روس اور انگلستان کے درمیان تصفیہ کرین۔ زار روس کو پرنس نے
ملکہ معظمہ کی طرف سے یہ جواب لکھا کہ وکٹوریا نے جو اپنی محبت ظاہر کی ہی اسکو انکا برادر بادشاہ خلاف
سمجھتا ہے۔ ۳۰ نومبر ۱۸۵۳ء کو ترکون کے جہازون کے بیڑے کو جو باطوم کو جاتا تھا۔ روسیون
کے جہاز کے بیڑے نے وحشیانہ حملے کرکے بالکل غارت و تباہ کردیا۔ اور اس تباہ کرنیکے لیئے بہانہ
یہ بنایا کہ ترکون کا بیڑا سرکیشیا مین فتنہ انگیزی کے لیئے جاتا تھا۔ اس حادثہ سے اہل انگلینڈ کے
غیظ و غضب کی آتش روس ہی پر مشتعل نہین ہوئی بلکہ وزیر اعظم لارڈ ایبرڈین پر بھی جس کو وہ
جانتے تھے کہ روسیون نے اسکو خرید لیا ہے۔ اور پرنس البرٹ پر بھی یہ بدگمانی کرتے تھے کہ وہ

روسیون سے سازو باز رکہتا ہی اور یہان گورنمنٹ کو مفلوج بناتا ہی۔ واقعی امر یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر ترکون کے بحر مین انگریزی بیڑا بہیجا جاتا تو روسیون کو پہر یہ حوصلہ نہ ہوتا کہ وہ ترکون کے بیڑے کو اس طرح غارت کر دیتے۔ انگریزون نے جو بیڑا نہین بہیجا اُسکی وجہ یہ تھی کہ وہ لڑائی سے بچنا چاہتے تھے اس حیرانی و پریشانی مین لارڈ پامرسٹون نے استعفا دیدیا۔ جسپر پرنس نے لکھا ہی کہ پولٹکس بالکل دیوانگی کی حالت مین ہی۔ کوئی شخص نہین سمجہتا کہ اُسکے مستعفی ہونیکی اصل یہ تھی کہ وہ لارڈ جان رسل کی تدابیر کو ناپسند کرتا تھا۔ سب جگہ دغا و فریب کی دہائی و پکار مچ رہی تھی ۔۔

بیشک دغا و فریب کی تہمتین آزادانہ لگائی جاتی تہین۔ سرگوشیون مین کہا جاتا تھا کہ لارڈ پامرسٹون نے اسلیئے استعفا دیا ہے کہ پرنس البرٹ یہان کے اسرار غیر سلطنتون کو بتلا دیتا ہی۔ وہ روس کا جاسوس ہی۔ پرنس نے خوب لکھا ہی کہ عوام مین حماقت سے حد سے زیادہ بکواس ایسی ہو رہی ہی کہ اُسکے خس و خاشاک اس قابل بہی نہین کہ سؤرون کو بچون کے جہول نکالنے کیلئے دیئے جائین۔ یہ کوبرگ کا محاورہ نہایت حقارت کے لیئے ہی ۔۔

ایک آفت کم ہوگئی تہی کہ لارڈ پامرسٹون نے جو ہوم سکرٹری کے عہدے سے استعفا دیا تھا اُسکو واپس لیلیا۔ لیکن جمہور کو اپنی اس بات پر اصرار رہا کہ پرنس البرٹ کی دغابازی کے سبب سے اس نے استعفا دیا۔ اخبارون نے جاہلانہ زہر آلود حملون کی بوچھاڑ پرنس پر مارنی شروع کی۔ یہان تک کہ جھوٹ موٹ اُسکو جرم بغاوت کے سبب سے ٹور مین قید بہی کر دیا جس سے پرنس البرٹ کو بہت رنج ہوا اور اُسکی صحت پر بُرا اثر پڑا۔ اُسکی بے اعتباری کی نوبت یہان تک آئی کہ جب لارڈ میئر نے یہ تجویز پیش کرائی کہ پارک مین نمایش اعظم کی یادگار کے لیئے اُن کا اسٹیچو قائم کیا جائے تو لوگون نے یہ خیال کیا کہ پرنس نے اپنے لیئے یہ تجویز خود پیش کرائی ہی حالانکہ لارڈ گرین ویل کو پرنس نے یہ لکھا کہ میرا یہ کہنا بالکل خودنمائی سے خالی نہین ہے کہ مین یہ نہین پسند کرتا کہ ایسی یادگار میرے خط و خال کی نمایش و نمود کرے۔ اس سے اول میرے روٹن رو مین آزادانہ جانے مین میری صورت کی بازدید خلل ڈالیگی۔ دوئم غالبًا ایسا ہوگا کہ صناع میری نرالی شکل بنائیگا جیسا کہ اکثر یادگارون مین ہوتا ہی۔ میرے پیکر کو دیکھکر لوگ ہمیشہ اُسکا مضحکہ اُڑایا کرینگے ۔۔

پیل کا پرنس بڑا دوست تھا۔ اس سبب سے ہائی ٹوری پارٹی اس سے نفرت رکھتی تھی۔ دوئم ایڈجیوٹنٹ جنرل

برون نے استعفا دیدیا تھا۔ اسکی اور لارڈ ہارڈنگ کی سپاہ کے تھیلون کے باب مین مخالفت ہوئی
تھی لارڈ ہارڈنگ کمانڈر انچیف کا بڑا دوست پرنس تھا۔ اس سبب سے سپاہ بھی اس سے ناراض ہوگئی۔
عوام الناس اسبات کو سمجھتے نہ تھے کہ پرنس کا منصب شوہر ہونے کا ایسا ہی تھا کہ وہ بالطبع
ملکہ کا مشیر کار ہوگا۔ جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ وہ چودہ برس سے درپردہ ہم پر حکمرانی کرنے مین ملکہ کا
شریک ہو تو انکو ایسا صدمہ پہنچا جیسے کہ بجلی کی کل سے پہنچا کرتا ہی۔

سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

پرنس پر تہمتون اور بہتانون کے حملے اور پرنس کا خط و کتابت

سنہ ۱۸۵۳ع کے موسم سرما مین اور اس سال کے شروع مین ملکہ معظمہ کو بہت سی تکلیفات اٹھانی پڑین اخبارون نے پرنس البرٹ پر تہمتون اور بہتانون کی بوچھاڑ لگادی۔ اُن کا حال اُس خط و کتابت سے جو نیچے لکھی ہی بخوبی معلوم ہوگا کہ پرنس نے کس طرح اِن تہمتون کی برداشت کی اور اُنکی حقارت کی اور کس طرح اُن سے رنجیدہ ہوا۔ بیرن سٹوک میر کو ۷ جنوری سنہ ۱۸۵۴ع کو پرنس نے یہ لکھا کہ:-
میرے پیارے سٹوک میر۔ جسمانی صحت تو ہمکو خوب حاصل ہی۔ خفیف سا نزلہ ہی۔ مگر اس نئے سال مین بھی پرانے سال کی طرح روحانی اذیتون کے ہجوم نے ہمکو گھیر رکھا ہی۔ اخبارون مین مجھپر تہمتون کے حملے برابر جاری ہین۔ ریڈیکل پریس نے تو مجھپر تہمت بازی کرنے کو چھوڑدیا ہے مگر باقی اخبارون کا حال بدستور پہلا ہی سا چلا جاتا ہی۔ اِن مین جھوٹ کا کچھ ٹھکانا نہین۔ بغاوت کا الزام کسی قسم کا ایسا نہین ہے جو میرے ذمہ اُنہون نے نہ لگایا ہو۔ ۳۱ جنوری تک اِن سب باتون کی برداشت کرنی پڑے گی۔ اِس تاریخ کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ اسمین لارڈ ایبرڈین اور لارڈ جان رسل سعی کرین گے کہ یہ تہمتین مجھپر سے دور ہوجائین۔ ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۵۴ع کو وہ پھر بیرن سٹوک میر کو لکھتے ہین کہ پریس نے جو مجھپر تہمتین تھوپی ہین جن کے جھوٹ کا ٹھکانا نہین۔ مین اُن کی کچھ شکایت نہین کرتا ہون اُنکے برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہون مجھے اپنی نیک کانشنس پر تکیہ ہی مین صرف آپ کو مطلع کرتا ہون کہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۸۵۴ع کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا جب تک تو کوئی اسکی خبر لیتا نہین کہ کیا کہا جا رہا ہے۔ مگر ہان تاریخ مذکور کو جو لوگ تاریکی مین کٹار مار رہے ہین وہ جنگ کے کھلے میدان مین لڑنے سے خوف نہین کرینگے۔ میری صحت خاصی ہی۔ بعض اوقات وجع مفاصل کے سبب سے مجھے کچھ تکلیف

ہوتی ہے*

بھلا یہ کب ممکن تھا کہ ملکہ معظمہ کے شوہر پر یہ شرارت آمیز بہتان رکھے جائین اور بدانجام تہمتین تھوپی جائین اور وہ انکو یہ نہ سمجھین کہ میرے شوہر پر ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ اُنھون نے ۴۔جنوری ۱۸۵۴ء کو لارڈ ایبرڈین کو تحریر فرمایا کہ مین اور پرنس دونون شخص واحد ہین جو تہمتین پرنس پر لگائی جاتی ہین وہ مجھپر لگائی جاتی ہین۔ اور مجھپر تہمت لگانا تخت سلطنت پر تہمت لگانا ہے۔ مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ کبھی مجھے ذرا سی بھی یہ توقع نہین تھی کہ میری رعایا کا کوئی حصہ پرنس کو اُسکی علی الاتصال محنت کشی اور جانفشانی کا جو انگلینڈ کی بہبودی و فلاح کے لیئے کرتا ہے یہ معاوضہ دیا جائیگا*

اس خط کا جواب لارڈ ایبرڈین نے یہ لکھا کہ پارلیمنٹ کی بڑی آرزو یہ ہے کہ مناسب طور سے اس باب مین ایسی گفتگو کیجائے کہ جس سے پرنس پر حملہ آوری بالکل موقوف ہو جائے۔ اس امر سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ پرنس کا منصب کسی کونسٹی ٹیوشنل (قانون) کے موافق نہین مقرر کیا گیا ہے لیکن نیچر (فطرت) کی رشتہ مندیان اور عقل کے احکام کونسٹی ٹیوشنل قانون سے زیادہ مستحکم ہوتے ہین۔ مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ میرے خیال مین اس قابل لائق و گرم کوش بے غرض مشیر کا حضرت علیا کے پاس رہنا ایسی برکت عظیم ہے کہ جسکا تخمینہ نہین ہو سکتا۔ اب پرنس مدت سے کل ملک کی نظرون کے تلے رہا ہے۔ وہ ہمیشہ رفاہ عام کے کامون مین مصروف و سرگرم رہتا ہے اور اُسکے دامن پر کوئی دھبہ نہین۔ اُسکا چال چلن بالکل قابل اعتراض نہین۔ مجھے اسمین ذرا سا بھی اندیشہ نہین ہے کہ ان نفرت زدہ حاسدانہ و دشمنانہ تہمتون سے کوئی مضر نتیجہ پیدا ہو۔" یہ امر مقتضائے طبیعت بشری تہا کہ اسوقت مین ملکہ معظمہ مثل پرنس کے اپنی نوجوانی کے دوست صلاحکار بیرن سٹوک میر کو یاد فرمائین۔ بیرن اسوقت علیل ایسا تہا کہ انگلینڈ مین اُسکا آنا ناممکن تھا۔ ملکہ معظمہ نے ۱۹۔جنوری ۱۸۵۴ء کو اُنھین یہ تحریر کیا کہ آپ تو یہان تشریف نہین رکھتے۔ اور ہمکو نہایت کمینگی اور پاجی پنے سے لوگ ستا رہے ہین۔ چار ہفتے سے دونون پارٹیان پرنس کے پہلو مین کانٹے چبھو رہی ہین۔ پرنس نے ان باتون کو خواہ کیسا ہی ذلیل و حقیر جانے۔ مگر اسکو اپنی عزت کا بڑا پاس و لحاظ و ادب ہے۔ جب کوئی اسکی عزت پر حملہ آوری ہوتی ہے تو اس سے وہ مجروح ہوتا ہے اذیت پاتا ہے اور غصہ مین بھر آتا ہے۔ اُسکا چہرہ بیمارون کا سا ہو جاتا ہے۔ گو اس کی عالی ہمتی اور والا نہمتی مین خلل

نہین آتا۔ ملک لڑائی کے سر پر پہنچا ہی جس کے سبب سے نہایت پولیٹکل فکر و تردد ہو رہے ہین جب
کوئی بات تیاری جنگ کے سوا پیش آتی ہی تو وہ ہمکو مشوش و متفکر کرتی ہی۔ ہم پر ایبرڈین اور اور وزراء
سب طرح سے مہربان ہین مجھہ سے کہا گیا ہی کہ ان حملون کے مقابلہ مین ایسا زور نہین ہی جیسی کہ اُن کی
مدافعت مین طاقت ہی جس سے وہ سب حملے ہٹا دیئے جائینگے۔ ہمارا سارا ملک خیرخواہ ہی مگر اسکو تھوڑا
مالیخولیا ہوگیا ہے۔ گورنمنٹ کہتی ہی کہ پارلیمنٹ کے اجلاس مین یہ سارے حملے فرو کردیئے جائینگے اور
اس طرح سے اُنکے مردود بنانے کی توجیہ کیجائے گی کہ جس سے عام طمینان اور خیرخواہی کی گرمجوشی کا اعلان
ہوجائے گا۔ مگر جب تک یہ باتین وقوع مین نہ آئین اُنپہ یقین نہین ہوسکتا"۔

ایک اور خط مین پرنس نے بیرن سٹوک میر کو لکھا ہی کہ جمہوری سادہ لوحی سے احمقانہ باتون
کے یقین کرنے کی نوبت یہان تک آگئی ہی کہ جس کا یقین کرنا بھی آپکو مشکل ہوگا کہ سارے ملک مین
اس بات کا یقین ہوگیا ہی کہ مین ٹور مین حوالات مین بھیجا گیا۔ اور ملکہ بھی گرفتار ہوگئین۔ ٹور کے گرد
ہزارون آدمی اس قید کا تماشا دیکھنے کے لیئے جمع ہوئے۔ اس کے برخلاف مین چسٹر کی خبر مین نے
یہ سُنی کہ وہان سالانہ میٹنگ مین برائٹ۔ کوبڈن۔ جبسن۔ ولسن وغیرہ نے ان تہمتون کا استخفاف
کیا اور کہا کہ ہمکو اُنپر ہنسی آتی ہے۔ مجھے اسسے بڑی حیرانی و پریشانی ہوتی ہی کہ معاملات مین ایسے مکر و
فریب کی آمیزش ہوتی ہی کہ وہ اس قابل نہین رہتے کہ اُنپر سنجیدگی سے خیال کیا جائے۔ ان باتون
پر مجھے ہنسی آتی ہی کہ اتنے سارے آدمی مجھے دغاباز و شریر جانتے ہین جب تک پارلیمنٹ مین اس
معاملہ پر مباحثہ نہ ختم ہو مجھے چین نہین آئیگا۔ یہ کافی نہین کہ اسوقت یہ افواہین دب جائین
بلکہ چاہیئے کہ اُنکا سر کچلا جائے تاکہ اُن کا بالکل ازالہ ہوجائے۔ ایسا ہونا آیندہ کے لیئے بڑا
ضروری و بکار آمد ہوگا۔ میری بی بی کو ان باتون سے دلی رنج ہی اور اُنکو ان حملون پر بڑا غصہ آرہا ہی
اس سے ہماری ہمت و مسرت پر تو آفت نہین آئی مگر ہمارے معدون اور ہاضمہ مین خلل آیا جو اکثر
دلی رنجون مین آجایا کرتا ہی۔ کل سے میری طبیعت علیل ہی۔ آج مین سارا دن گھر ہی مین پڑا رہا یہی
سبب ہے کہ مین نے آج آپکو یہ لمبا چوڑا خط لکھا ہے۔

پارلیمنٹ مین پرنس کی تہمتون کا غلط ہونا ثابت ہونا

۳۱۔ جنوری ۱۸۵۴ء کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ جس مین لارڈ جان رسل اور لارڈ ایبرڈین
کو اول موقع ہاتھ آیا کہ اُنہون نے ان تہمتون اور بہتانون کو جن کا چند ہفتے سے جمہور کو یقین ہو رہا تھا

جہوٹ ثابت کرکے اُنکو دفع کیا۔ اُنہون نے پرنس کا خیرخواہ سلطنت ہونا ایسا ثابت کیا کہ جس سے وہ سب تہمتین رفع ہوئین اور لارڈ ڈربی نے ہوس آف لارڈس مین اور مسٹر وال پول نے کامنس ہوس مین بیان کیا کہ پرنس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کل معاملات سلطنت مین ملکہ کو صلاح و مشورہ دے اِسکو سب ارباب ہوس نے منظور کیا۔ اِس لیئے تاریخ مین پارلیمنٹ کا یہ اجلاس مہتم بالشان سمجہا جاتا ہی کہ پرنس کے منصب کے اختیارات کا تقرر ہوگیا کہ اسکو کیا کیا حاصل ہین ✦

ملکہ معظمہ و پرنس کے خطوط بیرن سٹوک میر کے نام

دوسرے دن یکم فروری ۱۸۵۴ء کو ونڈسر سے ملکہ معظمہ نے سٹوک میر کو لکھا کہ "مین بڑی خوشی سے آپکو یہ نوید سناتی ہون کہ پارلیمنٹ کے دونون ہوس مین آخر ات کو یہ فتحیابی حاصل ہوئی کہ تمام تہمتین اور بہتان رد کیے گئے اور میرے پیارے لارڈ و ماسٹر (حاکم و مالک مراد شوہر سے ہی) کے منصب کی ہمیشہ کے لیئے تعریف بیان کی گئی کہ اسکو کیا کیا حقوق حاصل ہین اور سب نے اُسکی لیاقت ما وجب کو تسلیم کرلیا۔ جب ہوس آف لارڈس کو ہم گئے ہین تو آدمیون کا بڑا ہجوم تھا اور سب دوستانہ اور مودبانہ پیش آتے تھے۔ مین ایک اخبار بہیجتی ہون جسے پڑھکر آپ بہت خوش ہونگے لارڈ جان رسل نے قابل تحسین کام کیا۔ اور لارڈ ایبرڈین نے جو خوف زدہ ہورہا تھا بخوبی کام انجام دیا آپکے عنایت نامہ مورخہ ۲۲۔ کو پڑھکر مین بہت خوش ہوئی۔ ہم دونون تندرست ہین اور مجھے یقین ہے کہ بالفعل جو مشکلات و امتحانات ہمارے سامنے پیش آئینگے ہم کو اُن سے مقابلہ کرنیکی ضروری قوت حاصل ہوجائیگی ✦

اِسی ڈاک مین پرنس نے اپنے علیل دوست کو کوبرگ یہ خط بہیجا کہ "میرے اوپر جو تہمتین لگائی گئی تہین۔ اُنپر پارلیمنٹ مین مباحثہ ہُوا۔ اُسکو لکھکر میری بی بی نے آپکے پاس بہیجا ہی مجھے یقین ہے کہ آپ اُس مباحثہ کے مناسب و موزون حالات کو پڑھکر بڑے خوش ہوئے ہونگے اُسمین وہ سب خیالات موجود ہین جو آپنے پہلے ہی سے ظاہر کردیئے تھے۔ لارڈ ایبرڈین و جان رسل نے خوب کونسٹی ٹیوشنل توجیہ کی اور میرا پولیٹیکل سٹیٹس (درجہ و پایہ) جو اب تک مخفی تھا وہ پارلیمنٹ مین ظاہر کیا اور سبنے اسکو مان لیا اور کسی آدمی نے مخالفت مین آواز نہین نکالی ✦

ملکہ معظمہ کی کدخدائی کی چودہوین سالگرہ

۱۰۔ فروری ۱۸۵۴ء کو ملکہ معظمہ کی کدخدائی کی چودہوین سالگرہ کا دن آیا۔ اُنکے اور پرنس کے سارے رنج والم دور ہوگئے۔ مسرت و انبساط کا دور آیا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے دانشمند سٹوک میر کو

لکھا کہ آج مبارک دن بالکل بہجت آرائی اور انبساط سے بھرا ہوا ہے۔ میری کدخدائی پر نہایت خوشی وخرمی سے چودہ سال گزر گئے۔ مجھے توقع ہے کہ ایسے ہی اور بہت سے بسر ہونگے۔ یہانتک کہ ہم دونون بوڑھے ہو جائینگے۔ ہم دونون یک جان دو قالب و یک مغز دو پوست ہونگے۔ ہم اپنی زندگی خوشی سے بسر کرینگے۔ ہمارے امتحان ہوتے ہین گے۔ مگر جب ہم دونون یکدل ہین تو امتحان کی ہم کیا حقیقت سمجھینگے (دو دل یک شود بشکند کوہ را) ۔

پرنس کی نسبت جمہور کے خیالات کا بدلنا اور مشکلات کا آسان ہونا

پرنس کی مذمت کرنیوالے جو انکی اہانت کرتے تھے اسکو پارلیمنٹ نے مٹا دیا تو جمہور کے دلون مین انکی نسبت نیک خیالات پیدا ہونے شروع ہوئے جس سے پرنس کو اطمینان قلب بھی حاصل ہوا۔ اور انکی بڑی نیکنامی بھی ہوئی۔ اور ایک امر حق کی جودت سے چلا آتا تھا ایک تازہ توضیح ہوئی کوئی بدنامی اس مدت تک خوفناک رہتی ہے کہ راہ مین سانپ کی طرح لہراتی رہتی ہے اور بیہودہ کتابون مین بیان ہوتی رہتی ہے۔ جن لوگون نے پرنس پر افترا پردازی کی تھی خواہ خیانت سے یا غفلت سے یا پولیٹیکل عداوت سے انکی چھاتی پر یہ دیکھکر سانپ لوٹتا تھا کہ جن باتون سے ہم پرنس کو مضر اور ایذا پہنچانی چاہتے تھے انہین سے انکو فائدے پہنچے۔ **مصرع** (عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد) ملکہ معظمہ کے جانی دوست پرنس نے جو ملک کی خدمات پہلے کی تھین وہ صاف ظاہر ہو گئین آیندہ کے لئے کسی کو ان کے اس حق مین دست اندازی کی جگہ نہین رہی کہ وہ اپنے تجربے و خیالات و دانائی سے ملکہ اور انکے مشیر کارون کی اعانت کرین۔ یہ پرنس کی خوش نصیبی تھی کہ ۳۔ فروری ۱۸۵۴ع کو لارڈ ایبرڈین نے پرنس کو لکھا کہ وہ جو ایک جھوٹی غلط نما عمارت بنائی گئی تھی مسمار ہو کر ملیا میٹ ہو گئی۔ اور اب ہمکو یقین ہے کہ جو نا انصافی سے افترا پردازی کی تدابیر کی گئی تہین انکی مذمت نہایت زور سے عمل مین آئی اور صرف عوام الناس کے دہوکے اور فریب مین آنے کی ایک کہانی باقی رہے گی۔ اگرچہ ہم اپنے تئین بڑا مہذب خیال کرتے ہین مگر آخر کے چند ہفتون مین ایسی حماقت و سادہ لوحی کے معاملات ذلت آمیز کا ظہور ہوا ہے جس سے زیادہ بڑھی ہوئی نادانی کی کوئی مثال نہین نہین جانتا ۔

جس عمل سے پرنس نے اپنے اوپر ان جھوٹی تہمتون کے لگنے کی برداشت کی ایسا کوئی اور آدمی ان کا تحمل نہین ہو سکتا۔ وہ یہ جانتے تھے کہ ایسی تہمتون کا لگنا میرے منصب کے لئے لازمی ہے۔ پرنس کی

طبیعت مین عدالت و صداقت و دیعت تھی مگر وہ اپنی نسبت رائے رکھنے مین درشتی کا برتاو کرتا تھا وہ کہتے تھے کہ میرے برخلاف کوئی بات ایسی نہین پیش ہوئی کہ وہ قطعی سراسر دروغ نہو۔ باوجود اسکے یہ تہمتین ایسی سوچ بچار اور اصرار کے ساتھ پیش ہوتی تھین کہ پرنس کو رنج ہوتا تھا اور اس سے زیادہ ملکہ معظمہ کو۔ قوم پرنس کے ساتھ خیر خواہ ہونے کا اظہار جتنا کم کرتی تھی اتنا ہی ملکہ معظمہ کو زیادہ رنج ہوتا تھا۔ وہ اپنے ایک خط مین لکھتی ہین کہ مجھے ہرگز یہ توقع نہین کہ میری رعایا کا کوئی حصہ پرنس کی علی الاتصال محنتون کا جو وہ انگلینڈ کی تمول ور تعزز کے لیئے کرتا ہے ایسا معاوضہ دیگی ہم مین بہت ہی تہوڑے آدمی ایسے ہون گے کہ جن کو یہ بات رنج نہ دیتی ہو کہ جن لوگون کو وہ چاہین کہ اچھا جانین وہ انکو اپنی غلطی سے برا جانین۔ اس سے صرف اخلاقی صدمہ ہی نہین پہنچتا ہے بلکہ غصہ کا نشتر محبت کو زخمی کرتا ہے۔ کالبرج کا یہ مقولہ دانشمندانہ و فلسفیانہ ہے کہ جن لوگون سے ہمکو محبت ہوتی ہے جب اُنپر غصہ آتا ہے تو وہ دماغ مین جنون کی طرح کام کرتا ہے"۔ جب خاص اشخاص کی صورت مین یہ حالت ہو تو دیکھنا چاہیئے کہ ملکہ معظمہ کے دماغ کا حال کیا ہوتا ہوگا۔ ملکہ معظمہ اپنی رعیت سے محبت اور اُنپر تکیہ و بھروسا رکھتی تھین جب اُسکی غلط فہمی سے اسپر اُنکو غصہ آئے تو ان کے دماغ کا حال کیا ہوتا ہوگا۔ مگر وہ اس غصہ کو اپنے منصب شاہانہ کے سبب سے ضبط کرتی تھین۔ اور دل ہی دل مین گھٹتی تھین۔ پرنس جن تیرون کی آماجگاہ تہا انہین کی وہ آماجگاہ تہین۔ کوئی شخص پرنس کو جان نہین سکتا تھا کہ وہ صداقت و خرد و ذہانت کی جان ہین وہ اس سلطنت کی پرستاری کرتا ہی جسپر وہ حکومت کرتی ہین۔ وہ اسکی دانشمندانہ و محبانہ اعانت سے تقویت پاتی تہین پس جب رعایا پرنس کے سمجھنے مین غلطی کرتی تھی تو انکو اسپر غصہ آتا تھا جو اُنکی ذاتی مضرت کو پی لیتا تہا۔ مگر دیکھو کیا تعجب کی بات ہی کہ نشاط و انبساط سے یہ غصہ رنج بدل گیا کہ چند ہفتے کے بعد پرنس کے منصب کو لوگ سمجھنے لگے۔ اور اُسکی فرزانگی و دانائی کے قائل ہوگئے۔ ۱۵۔ اپریل کو ملکہ معظمہ سٹوک میر کو لکھتی ہین کہ "تاریک وقت جس مین خباثت آمیز تہمتون نے ہماری رعایا کو اندہا بنا کر دہوکے و فریب دیئے تھے اسوقت سے غائب ہوگیا کہ پارلیمنٹ نے ان تہمتون کا ذکر کیا۔ بس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنی اوپر اُٹھی تہین اور اُنکی جڑ کتنی نیچے تھی"

اگر یہ معاملہ کسی دوسری طرح فیصل ہوتا تو ملکہ معظمہ اور پرنس کو ایسی مشکلات پیش آتین کہ ان کا متحمل ہونا

مشکل ہوتا۔ وہ دیکھتے تھے کہ ایک جنگ عظیم خواہ وہ کتنی دیر تک قائم رہے انکھون کے پاس ہے جو تھی جس مین ملک کے سارے مخازن اور اہل ملک کی ساری جودت و ہمت و قدرت کام آئیگی۔ اسی فکر و تردد مین دونون شوہر اور زوجہ کے رات دن بسر ہوتے تھے۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ یوروپ کی سلطنتون مین سے ایک سلطنت سے لڑائی کرنی پڑی۔ اگر ایسے وقت مین پرنس کی نسبت رعایا کے دل مین ذری سی بھی بے اعتمادی کا شبہہ رہجاتا تو پھر بڑی آفت آتی۔ اب دونون رعایا و پرنس کے درمیان صفائی ہوجانیسے ملکہ اور رعایا مین یک جہتی و یکدلی ہوگئی اور ایک دوسرے کے حال سے پہلے کی نسبت اچھی طرح واقف ہوگئے۔ اور اس واقفیت کے سبب سے جنگ کی مشکلات کے مقابلہ کے لیئے خوب تیار ہوگئے ٭

ملکہ معظمہ و پرنس نے اعلیٰ درجہ کی تقویت اس محبت سے پائی تھی جو اس فانی زندگی کی دردول اور درماندگی کی صحت بخش دوا ہی۔ ملکہ معظمہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر ہم دونون ایک جان دو قالب مین تو جو امتحانات ہمارے سامنے آئین گے ہم انکو بے حقیقت سمجھین گے۔ یہ الفاظ وہ ہین جو انکی شادی کی چودھوین سالگرہ کے دن دل سے نکلکر زبان پر آئے تھے وہ بڑے سلیس و فصیح ہین۔ انکے بچون نے بھی مان باپ کو خوش کرنیکے لیئے وہ حیرت افزا تماشا دکھایا کہ وہ ہمیشہ کے لیئے موقت ہوگیا۔ ونڈسر مین ملکہ معظمہ کے ہان بیرن و بیرونس بنسن مہمان تھے۔ بیرونس مذکور ٹیبلو ویونٹ (تماشا حجابی یا نقابی) کا حال اس طرح بیان کرتی ہین کہ ہم ملکہ معظمہ اور پرنس البرٹ کے پیچھے پیچھے ایک بڑے کمرے مین گئے اور وہان ایسی جگہ پہنچے کہ ایک سرخ پردہ لٹک رہا تھا وہ فورًا اُٹھایا گیا۔ ملکہ معظمہ کے بچون نے چارون موسمون کا ایک ایسا سانگ بنایا تھا کہ جسپر ملکہ معظمہ کو تعجب آئے۔ اول شہزادی الائیس موسم بہار کا روپ بھرے ہوئے جلوہ نما ہوئین وہ گل فشانی کرتی تھین اور طامس سینرن کے اشعار پڑھتی تھین (طامس سینرن ایک نظم کی کتاب طامس شاعر کی تصنیف سے ہی جس مین موسمون کا بیان ہی) وہ ایک عجیب ادا اور انداز کے ساتھ خرام کرتی تھین اور ایسے صاف اور خوشنما طور پر شیرین و سُریلی آواز مین بولتی تھین کہ ملکہ معظمہ کی آواز کی طرح وہ دل مین کھبتی تھی۔ پھر پردہ اُٹھایا گیا اور سین تبدیل کیا گیا اور سب سے بڑی شہزادی موسم گرما کا بھروپ [illegible] انکے ساتھ تھا وہ گرمی اور کھیت کاٹنے کی تکان سے

ملکہ معظمہ کے بچوں کا عجیب تماشا دکھانا

پولیون پر لپٹا ہوا تھا۔ پھر یہ تماشا نظر آیا کہ شہزادہ ایلفرڈ موسم خزان کا روپ بنائے ہوئے نمایان ہوئے
ان کے سر پر انگور کے پتون اور چیتے کی کھال کا تاج رکھا ہوا تھا۔ وہ بڑے خوبصورت معلوم ہوتے تھے
بعد ازان پرنس ویلز موسم سرما کا بہروپ بنائے ہوئے آئے وہ ایک جبہ اوڑھے ہوئے تھے جسپر برف
پڑی ہوئی تھی اور ایک چھوٹی سی پھولی ہوئی خوبصورت شہزادی لوئیس آگ روشن کرتی تھی اور شہزادہ
طامسن کے اشعار پڑھتا تھا۔ اب سب سے پچھلا تماشا یہ دکھایا گیا کہ چارون موسم یکجا جمع ہوگئے۔ بہت
پیچھے ایک بلندی پر شہزادی ہلینا نمودار ہوئین۔ دونون طرف ایک لمبی نقاب پاؤن تک ڈالے ہوئے
اور ہاتھ مین ایک لمبی صلیب پکڑے ہوئے تھین اور پرنس کو دعائین دیتی تھین۔ اس تقریب کے حسب حال
اشعار موزون کر لیے گئے وہ پڑھے جاتے تھے۔ جن کا مطلب یہ تہا کہ "سینٹ ہلینا کو یاد تھا کہ مین یہان
انگلینڈ کے فرمان دہون کو آشیرباد دینے کو آئی ہون۔ کونسٹنٹین کی مان ہلینا تھی۔ اس نے اس
صلیب کے اجزا کو تحقیق کر کے نکالا تھا جسپر حضرت مسیح مصلوب ہوئے تھے۔ وہ برطانیہ کے رہنے والی تھی
اسکی پیکر ایک بڑی صلیب پر لپٹی ہوئی بنائی جاتی تھی۔ تماشا ختم ہوگیا تھا کہ ملکہ معظمہ کے حکم سے پردہ
اٹھایا گیا اور ہمنے کل خاندان شاہی کو یکجا دیکھا۔ ان مین ہر ایک جدا جدا اپنے پلیٹ فارم سے اٹھ کر
آیا۔ شہزادہ لیوپولڈ بھی اپنی دایہ کی گود مین تھا اور اپنی بڑی بڑی آنکھون سے دایہ کو دیکھتا تھا اور
اپنے ہاتھ پھیلاتا تھا کہ باپ نے گودی مین لیلیا +

روس اور ٹرکی مین لڑائی ٹھن گئی۔ اور ٹرکی کی کمک کے لیئے انگلینڈ اور فرانس آمادہ ہوگئے
انگلینڈ سے سپاہ جو جنگ مشرقی کے لیئے تجویز ہوئی تھی۔ جہازون مین روانہ ہونے لگی۔ ان دنون
مین لنڈن مین جن سپاہون کا گزر ہوتا تھا وہ ایسی عمدہ نفیس وردیان پہنے ہوئے ہوتین کہ پہلے
کبھی وہ رجمنٹون کو نصیب نہین ہوئین۔ یہ سپاہ بلند حوصلہ تھی اور بڑی بڑی امیدین رکھتی تھی وہ
جوانمردی و مردانگی مین لشکر کی سرتاج تھی۔ اسکو انبوہ عام کثیر بڑی گرمجوشی سے چیئرز دیتا تھا مگر نہین
جانتا تھا کہ یہ سپاہ کن مصائب اور شدائد کو اٹھانے جاتی ہے ملکہ معظمہ نے ۲۸۔ فروری ۱۸۵۴ء کو اس
سپاہ کی روانگی کے باب مین شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا ہے۔ اس سے حال معلوم ہوگا کہ سب سے آخر پلٹن
دسکوٹس فیوزیلیرا آج جہاز مین سوار ہوگی۔ وہ سات بجے صبح کے ہمارے چوک کے میدان مین سے
گزری ہمنے اپنے برآمدہ مین سے اسکا ملاحظہ کیا۔ صبح کو مطلع صاف تھا ویسٹ منسٹر کے برجون پر

آفتاب چمک رہا تھا۔ایک ازدحام کثیر ان جوانمردون کے دیکھنے کے لیے جمع تھا اور انکو چیرز دے رہا تھا۔بھیڑ بھاڑ ایسی تھی کہ مشکل سے پلٹن کو رستہ ملتا تھا پلٹن نے اپنے ہتھیار ہمارے سامنے نذر مین پیش کیے اور بڑی خوش دلی سے ہمکو چیرز دیے۔اور خوشی خوشی آگے بڑھے۔یہ نظارہ بڑا خوشنما اور دلاویز تھا۔بہت سے غمزدہ دوست وہان موجود تھے۔ہرایک سپاہی بہت سے آدمیون سے ہاتھ ملاتا تھا۔میری دعائین دور تک اُن کے ساتھ جائین گی*

چند روز بعد کوئین اور پرنس لنڈن سے اوسبورن مین گئے تاکہ وہ اپنے خاص ان جہازون کے بیڑے کا ملاحظہ کرین۔یہ بیڑا اسپیٹ ہیڈ مین جمع ہوا تھا۔سر چارلس نیپر اس کا کمانڈر تھا جب بیڑا شمال کو روانہ ہوا ہے تو ملکہ معظمہ نے لارڈ ایبرڈین کو یہ لکھا کہ۔

ہم اس وقت بیڑے کے دیکھنے کیلئے سوار ہورہے ہین جو فوراً ایک عظیم الشان مقام مین جانیکے لیے روانہ ہوگا یہ رخصت کا وقت بھی بڑا الم ناک ہوگا۔بہت سے دل غم سے بھرے ہوے ہون گے اور بیڑے کی سلامتی اور شان وعظمت کیلئے دعائین مانگتے ہونگے جن مین ہماری دعائین بھی شامل ہونگی*

ملکہ معظمہ کا جنگی جہازون کے بیڑے کی روانگی کا ملاحظہ فرمانا

اس شہرت نے کہ سپیٹ ہیڈ مین شاہی جہازون کا بیڑا جمع ہوا ملک کے ہر حصہ سے ہزارون آدمیون کو پورٹس متھ مین کھینچ بلایا۔اس بیڑے سے بڑے بڑے کامون کی امیدین ہوتی ہین۔اس مین ۴۰ جہاز تھے۔یہ سب اسٹیم سے چلتے تھے اور خوب مسلح تھے۔اُن مین ایک جہاز کا نام ڈیوک آف ولنگٹن تھا۔جسپر ۱۳۱ توپین اور دوسرے جہاز کا نام روائل جارج تھا جسپر ۱۲۰ توپین چڑھی ہوئی تھین اور اور جہازون پر بھی توپ خانے سجے ہوئے تھے اور اُن کے وزن بڑے ہیبت ناک تھے جس موسم مین لنڈن سے یہان ملکہ معظمہ کے آنیکی توقع تھی وہ بہت ہی خراب تھا اُسنے اس بیڑے کو اوسبورن کی راہ مین اچھی طرح دیکھنے نہین دیا اور حضرت علیا کے اس ارادے کو کہ مین امیر البحر کا جہاز دیکھونگی پورا نہ ہونے دیا۔گو موسم نے یہ خرابی ڈالی۔مگر وہ ملکہ معظمہ کی حاضری کو روک نہ سکا۔انکی حاضری سے سپاہ کی ہمت بڑھی اور اسکو تقویت ہوئی۔۱۱۔مارچ کو کوئین اور پرنس دونون کشتی مین بیٹھ کر سپیٹ ہیڈ مین بیڑے کی اول ڈویژن کی روانگی کے دیکھنے کو گئے۔وہ بحر بالٹک کو روانہ ہوتا تھا۔اول سے آخر تک اُنہون نے اس بیڑے کا ملاحظہ فرمایا۔پھر وہ ایک جہاز مین بیٹھ کر جبتک رومال ہلاتی تھین کہ سارا بیڑا انکو دیکھتا ہوا اُنکی نظرون سے غائب ہُوا۔بیرن سٹوک میر کو اس ملاحظہ کی کیفیت ملکہ معظمہ

لکھتی ہین کہ مین اپنے بحری و بری سپاہ کی محبت مین بڑے گرمجوش ہون مین یہ چاہتی تھی کہ ابھی ان جہازون مین میرے دو بیٹے ہوتے - مین جب سنون گی کہ اس سپاہ کو مضرت پہنچی تو میرے دل پر سخت صدمہ پہنچے گا ۔ فقط

۱۵- اکتوبر کو بیڑے کا دوسرا ڈویژن روانہ ہوا تو کوئین اور پرنس دونون اُسکو رخصت کرنے کے لیے آئے - ۱۱- مارچ کو پرنس نے بیرن سٹوک میر کو لکھا کہ آج مین خط آپ کو اوسبورن سے لکھتا ہون جہان ہم کل اسلیئے آئے ہین کہ سمندر مین اس بیڑے کو دیکھین کہ سپیٹ ہیڈ مین جمع ہوا ہی اور بحر بالٹک مین جاتا ہی اور اسکا امیر البحر سر چارلس نیپیر ہے - یہ بیڑا عجیب و غریب ہے - اسمین تقریباً تمام جہاز پیچون کے ہین دو ہزار توپین اُنپر چڑہی ہوئی اور اکیس ہزار سپاہی اُن مین بیٹھے ہین - ابھی تک فرانسیسیون نے ایک جہاز بھی جانیکے لیئے نہین تیار کیا مگر وہ بڑے بڑے وعدے کرتے ہین ۔

۱۰- مئی ۱۸۶۰ء مین مرچنٹ ٹیلر ہال مین پرنس نے واعظین دین و پادریون کے لیے یہ سپیچ فرمایا کہ ہمارے باپ دادا نے عیسائی مذہب کو ناپاک آلائشون سے پاک صاف کیا اور مرشدان و واعظان دین کی حکومت کے جوئے کو اپنے کندھے سے اُتار دیا - اُنکو معلوم ہوا کہ زمانۂ متوسط کی تاریکی و جہالت مین ایک عجیب مذہبی عمارت کا بنیادی پتھر تجرد تھا - اُنھون نے اپنی زیرکی و دانائی سے یہ پیش بینی کی کہ برخلاف اس تجرد کے صلاح یافتہ اعتقاد مذہبی اور جدید مذہبی آزادی پادریون کے ہاتھون مین جب مامون و ایمن رہ سکتی ہے کہ وہ آدمیون کے ساتھ قومی ذاتی خانگی ہمدردی رکھین رہنے تاہل اختیار کرین) ۔

اے شرفا! اس قوم کو تین سو برس سے اس چرچ اسٹے بلش منٹ (کلیسا کا سر رشتہ) کی برکتین حاصل ہو رہی ہین جو بنا مذکور پر قائم ہوا ہے - اور اس امر سے ذاتی فائدے حاصل ہوئے ہین کہ عیسائی واعظین صرف عیسائی مذہب کے مواعظ ہی نہین بیان کرتے بلکہ وہ خاوند ہو کر باپ ہو کر اور کنبون کے مالک اور آقا ہو کر عیسائی مذہب کا فرض بیان کرتے ہین - اور انسان کی فیلنگس اور خواہشات اور مشکلات کے گہرے عمق کی تہ پر پہنچ جاتے ہین - پس لوگون کو چاہیئے کہ اُن کے اس احسان کا معاوضہ دین ۔

پرنس ایسا ہر دلعزیز تھا کہ اس کے اس اسپیچ کی وجہ سے پادریون کے لیئے ساڑھے بارہ ہزار پونڈ

واعظین دین کے لیے پرنس کی اسپیچ

کا چندہ ہو گیا۔

جہاز رانی کے لیئے جہاز تیار ہوئے تھے اُن سب مین ایک جہاز بڑا تھا اور زیادہ عمدہ۔ اُسکا نام ملکہ معظمہ نے ۱۳ مئی کو بڑی خوشی سے اپنے شوہر کے نام پر روائل البرٹ رکھا۔ شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ہم ہفتہ کی صبح کو وول وچ مین گئے جہان ہم نے دیکھا کہ روائل البرٹ پر ہزارون آدمی لنچ کھا رہے ہین۔ یہ جہاز ڈیوک ولنگٹن جہاز کا بھائی ہے۔ ۱۲۰ توپین اسپر چڑھتی ہین اور دو سو بہتر فیٹ لمبا ہے۔

ایک جہاز کا نام روائل البرٹ رکھا جانا

پرنس کی طبیعت مین جودت ایسی تھی کہ وہ بہت کامون کو ترت پھرت کر لیتا تھا۔ اِس کے روزنامچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک دن مین کتنے کتنے کام اُسنے کیئے ہین۔ ابھی وہ لارڈ ہارڈنگ کے ساتھ ٹرین مین گلڈ مورڈ مین گیا اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر ایلڈر شوٹ کامن مین آیا اور وہان تین گھنٹے تک سوار رہا۔ اور آخر اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ زمین مستقل کیمپ بنانے کے لیئے نہایت عمدہ ہی۔ چند روز بعد وہ ۱۹ مئی کو لارڈ ڈربی کے ساتھ گیا اور چند گھنٹے تک ایپسم کے قریب ولنگٹن کالج کے لیئے زمین تلاش کرتا رہا اور آخر کو معلوم ہوا کہ یہان کی زمین سے بہتر زمین سینڈہرسٹ کے قریب کالج کیلئے لیجائیگی۔ وہان اکتوبر مین اس کالج کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ پھر شام کو فائن آرٹ کی کمیشن کی کمیٹی مین اس نے پریسیڈنٹ ہونے کا کام کیا۔ پھر شام کو کولون کی سیرگاہ مین گیا۔ جسکی اُسنے تعریف کی۔ باوجود کاروبار کی کثرت کے پرنس اپنی سیر و تفریح کے لیئے بھی فرصت نکال لیتا تھا۔

پرنس کے اشغال کثیرہ

لڑائی کے سبب سے بہت کام اُنکے ذمہ ہو گیا تھا۔ بحری و بری سپاہ کے جزئی و کلّی حالات سے وہ واقف تھے کہ ہر ایک سپاہی مین کتنی قوت ہی۔ سپاہ کہان کہان ہی کیسے اسلحہ و اسباب جنگ اسکے پاس موجود ہین اور وہ کون سے کام کر سکتی ہی۔ معمول سے زیادہ مراسلات کا کام ایسا بھاری ہو گیا تھا کہ پہلے کبھی نہین ہوا تھا۔ اُس کی تفصیل کے لیئے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔

یکم مئی ۱۸۵۴ع کو شہزادہ آرتھر کی سالگرہ تھی۔ اُسمین قصر بکنگھم مین دو سو بچے بلائے گئے تھے اور اُن کے دل خوش کرنے کا سامان کیا گیا۔ لارڈ ایبرڈین کے سر پر اپنے عہدون کی جوابدہیون کا بڑا بار گران تھا۔ اِسلیئے وہ اِس سالگرہ کی تقریب مین تھوڑی دیر کے لیئے شریک ہو کر مسرور ہو سکتا تھا۔

شہزادہ آرتھر کی سالگرہ

ملکہ معظمہ نے عجب حُسن اخلاق سے اُنکو مدعو کر کے شریک کیا۔ اُن کو لکھا کہ اگرچہ مین لارڈ ابرڈین کو بچون کے بال کی دعوت کا کارڈ نہین بھیج سکتی مگر شاید آپ اِس بات کو ناپسند نہین کرینگے کہ تھوڑی دیر کے لیئے آپ آنکر یہ دیکھین کہ کم عمر بچے کیسی خوشیان منا رہے ہین اور اُن مین آپکے پوتے بھی شریک ہین ✥

سفیر فرانس کی دعوت

۱۴ مئی ۱۸۵۴ء کو اِس سبب سے کہ انگلینڈ اور فرانس کے اتحاد کی قدرشناسی ہو سفیر فرانس کونٹ دے لیوسکی کی دعوت کا جلسہ ہُوا۔ سفیر نے اِسکا شکریہ ادا کیا۔ پرنس نے لکھا ہے کہ یہ بال بڑا با شان و شکوہ تھا۔ اِس مین اٹھارہ سو مہمان مدعو ہوئے۔ سب مہمان بڑے خوش لباس تھے

اوسبورن مین ۲۵ مئی کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ کا دن بڑی مسرت و نشاط کے ساتھ بسر ہوا۔ اور اُنکے بچون کا یہ دن قابل یاد اِس لیئے ہوا کہ انکو سوس کاٹج حوالہ کیا گیا جو اِسلیئے بنایا گیا تھا کہ اسمین بچے کچھ تفریح طبع کیا کرین اور کچھ کاروبار اور انتظام خانگی کے فرائض کی تعلیم پایا کرین اور اُسکے ساتھ نیچرل ہسٹری کا میوزیم یعنے جانورون کا عجائب خانہ بھی شامل کیا گیا تھا اور باغون کے لیئے چھوٹے چھوٹے قطعات زمین مرتب کیئے گئے تھے جن مین سے ایک ایک ہر بچے کو دیا گیا تھا کہ اسمین وہ باغبانی کے اصول عملی واقفیت پیدا کرنے ✥

نوعمری مین اِن شہزادون شہزادیون کو لڑائیون اور اُنکی افواہون کی کچھ پروا نہ تھی وہ اِن کی خوشیان منانے کی مانع نہین ہو سکتی تھین وہ خوش و خرم اپنی زندگی بسر کرتے تھے اِن مین سے ہر ایک کے پاس پھولون اور ترکاریون کا ایک باغ تھا جس مین نرم پودون کو جاڑے کی آفت سے بچانے کیلیئے ایک مکان تھا اور چھوٹے پودون کے رکھنے کے لیئے دوسرا مکان تھا ایسے فرم بھی تھے جن مین گرمی پہنچانیسے درخت نشو و نما پاتے تھے۔ اوزار خانے اور نجاری کے سارے اوزار بھی تھے۔ سب بچے آپسمین مل جل کر باغبانی کرتے تھے۔ ایک باورچی خانہ تھا جس مین گودام گھر کوٹھریان۔ دودھ خانہ گوشت خانہ غرض بہت سے خانے تھے۔ جن مین شہزادیان باورچنون کی طرح کام کرتی تھین۔ سارے کھانے پکاتی تھین اور ملکہ معظمہ نے اپنے سفرون مین عجیب عجیب چیزین منتخب کر کے یہان کے میوزیم مین رکھی تھین جنسے کہ حیوانات و نباتات و پرندون کی تشریح اُنکے بچے سیکھتے تھے ✥

۱۲-جون ۱۸۵۴ء کو پرنس اس ڈنر مین پریسیڈنٹ تھا۔ ایک ہی موقع پر تیئیس ۲۳ اسپیچین دی گئین جن مین سے آٹھ سے کچھ کم خود پرنس کی شان مین تھین۔ وہ سب اچھی تھین۔ خاصکر وہ اسپیچ جو سپاہ بحری و بری کے جام صحت کے ساتھ دی گئی۔ کوئی شخص بحری و بری سپاہ کی ان مشکلات کے تخمینہ کرنے کی لیاقت نہین رکھتا تھا جن مین وہ گرفتار تھین۔ پرنس نے اپنی اسپیچ مین بتایا کہ اسوقت ایک خاص شوق دلی کے ساتھ بحری و بری سپاہیون کا جام صحت نوش کیا جائے اُنکی کارگزاری کی طرف تمہاری آنکھین لگی ہوئی ہین تمہارا دل ان کے لئے پھڑک رہا ہی اُنکی فتحیابی کے ساتھ ملک کی بہبودی و عزت وابستہ ہی وہ اپنے فرض کو اس طرح ادا کرین گی جیسے کہ اب تک وہ اسکو ادا کرتے چلے آئے ہین۔ خدا اُن کی سعی و محنت مین برکت دے جس کٹھن کام کے سرانجام دینے کی اُنسے درخواست کی گئی ہے وہ سخت مشکل اور دشوار ہے اُنکے لئے فقط یہی دشواری نہین ہے کہ وہ ایسے ملک مین لڑنے گئے ہین۔ جس کی سرشت و آب و ہوا صعب اور موذی ہی۔ بلکہ اُنکو ایسے دشمن سے لڑنا پڑا ہے جو جنگ بازی کے ساتھ مخصوص ہی۔ یہ ممکن ہی کہ اس سپاہ کو اپنے سے دس گنے دشمن سے لڑنا پڑے اور یہ ناممکن ہی کہ اس بیڑے کے سامنے ایک سپاہ بھی آئے جس پر وہ حملہ کرے مگر ان تمام مشکلات کے مقابلہ کرنے کا نعم البدل یہ ہی کہ جنگ کا سبب نیک ہی کہ ہم یوروپ کے عام قانون کی حمایت کرنے کیلئے جنگ آرا ہوئے ہین۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دوست فرانس کی وہ سپاہ ہماری طرف ہی جسکو ہم سخت اور طویل جنگون مین دیکھ چکے ہین اگر ہم مین آتش جنگ مشتعل ہو تو وہ عداوت کے سبب سے نہین ہوگی بلکہ رشک کے سبب سے ؛

پرنس نے عین وقت پر یہ خوب بیان کر دیا کہ ہم روس سے ٹرکی کیلحاظ سے نہین لڑ سکتے ہین۔ بلکہ یوروپ کے عام قانون کی حمایت اور حفظ کے لیئے لڑتے ہین جس کی بالفعل ایسی ضرورت نہ تھی جیسی کہ وہ پیچھے ہوگئی ؛

جب روسیون سے انگلینڈ اور فرانس نے متحد ہو کر جنگ کا آغاز کیا تو شہنشاہ فرانس نے انگلینڈ کے اولیائے دولت سے اتحاد اور وداد بڑھانا چاہا جب فرانس نے یہ قرار دیا کہ موسم گرما مین **بولون** اور سینٹ عمر کے درمیان ایک لاکھ سپاہ کا کیمپ باندھا جائے تو ابتدائے جون مین اپنے ایک دوست لارڈ کولی سے پوچھا کہ اگر مین پرنس البرٹ کو اس کیمپ کے دیکھنے کے لیئے بلاؤن تو

وہ یہاں آنا پسند کرے گا یا نہیں۔ لارڈ کولی نے اس استفسار کا ذکر لارڈ کلیرنڈن سے کیا اور کہا کہ میرے نزدیک شہنشاہ کا مطلب اس بلانے سے یہ ہو کہ انگلینڈ کو جو اسکی نسبت ایک تعصب ہے وہ دور ہو جائے اور شہنشاہ کی اس آرزو کے بر لانیسے پولیٹکل فوائد کا ہونا بھی ظاہر ہے کیمپ مین پرنس کے جانیسے شہنشاہ کا اعزاز اس کی رعایا کے اندر زیادہ ہو جائے گا۔ ہمارے دوست کے ہاتھون کی قوت زیادہ ہو جائے گی اور پرنس کی راست فہمی کا اثر شہنشاہ پر ایسا ہوگا کہ اُسکے نیک نتیجے پیدا ہونگے۔

شہنشاہ فرانس نے جب بلانے کا خط پرنس کو لکھا تو پرنس نے بے تامل اُس کے جواب مین لکھا کہ مین آؤن گا۔

۱۸ جولائی کو ملکہ معظمہ نے بیرن سٹوک میر کو لکھا کہ مین آپ پر ایک راز افشا کرتی ہون یعنے یہ کہتی ہون کہ ستمبر کے شروع مین پرنس البرٹ دو تین روز کے لیئے سینٹ عمر کے کیمپ مین جائیگا شہنشاہ کو اُسکے آنے کی اور پرنس کو وہان جانے کی بڑی تمنا ہے۔ اور اُن کا وہان جانا بمقتضائے عدالت اور طبیعت اس خیال سے ہے کہ ہم دونون کی سپاہ مین متفق ہو کر لڑ رہی ہین"۔ ۲۴ جولائی کو بیرن سٹوک میر نے پرنس کو لکھا کہ مین اِس بات کو بہت ہی پسند کرتا ہون کہ آپنے ستمبر کے شروع مین سینٹ عمر کے کیمپ مین جانے کا قصد کیا ہے۔ میرے تصور مین یہ خیال ہے کہ یہ عام ساقاعدہ ہو گیا ہے کہ یوروپ مین انگلش پولیٹیشن چیزون کی حالتون کو کافی طور پر اپنی آنکھون سے نہین دیکھتے ہین ہر ایک چیز کا بذاتِ خود دیکھنا کہ آدمیون کو ذی اختیار منصب جاہ حاصل کرنے کی ترغیب دے میرے نزدیک بھلائی کرنا ہے۔ جب ایک دفعہ لڑائی شروع ہو گئی تو انگلینڈ اور فرانس کے عاقلانہ و شریفانہ مستقل اتحاد پر ان دونون ملکون کی بلکہ سارے یوروپ کی خوش اقبالی اور بد اقبالی موقوف ہے سلطنت ہائے متحدہ فتحیابی و کامیابی کے ساتھ عزت و عدالت کے اصول کی حمایت کرتی ہین اور انکو کوئی خیال یہ ترغیب نہین دیتا کہ وہ ایسی مصالحت پر جنگ کا خاتمہ کرین جسکا اثر یہ ہو کہ آشتی سے مدت دراز کے لیئے روسیون کا غلبہ مستحکم ہو جائے۔ جس کی وجہ سے تہذیب پر وحشی پن غالب ہو جائے۔

جب پرنس نے اپنی طبیعت کی علالت کا حال بیرن سٹوک میر کو لکھا تو اُسنے بیتاب ہو کر یہ جواب تحریر کیا کہ مین آپکے سرفرازنامے مورخہ ۲۹ جولائی کا شکر گزار ہون۔ آپ میرے دل کے

ساتھ توام رہتے ہین۔ جب سے مجھے آپ کی علالت کا حال معلوم ہوا ہی اِس آرزو نے مجھے بیصبر و بیتاب کر رکھا ہے کہ آپکے پاس کس طرح پر لگا کر پہنچ جاؤن اور آپ کو اپنی آنکھون سے دیکھون اور آپ کی باتین اپنے کانون سے سنون اور آپ کی تسکین کرون۔ بعض آدمی میری تسکین خاطر کے لیئے لکھتے ہین کہ آپ کو ایسا ہی خفیف سا زکام ہی جیسا کہ پہلے بھی ہو چکا ہے مگر مجھے اِس سے تسکین نہین ہوتی ہے۔ مین تو اُس بیان کو صحیح جانتا ہون جو مریض اپنا حال خود بیان کرے۔ مین اورون کی باتون کو آپکے مرض کے باب مین باور نہین کرتا۔ میری یہ تمنا ہی کہ جب میری صحت اجازت دے تو اول برسل کو جاؤن اور وہان سے انگلینڈ آؤن جسکا مقصد اعظم یہ ہے کہ آپ کو پھر اپنی زندگی مین ایک دفعہ دیکھ لون۔ معلوم نہین کہ مین اِس سفر کے قابل ہون گا یا نہین ؟ یہ امر تحقیق نہین۔ اِن آخر سالون مین مین بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہون۔ اِن آخر دو ہفتون کی تشویشون اور رنجون نے مجھے قوی اور جوان نہین بنایا۔ مین بڑی منت سے آپسے التجا یہ کرتا ہون کہ آپ اپنی صحت کے لیئے نہایت احتیاط کرین۔ زیادہ سردی گرمی تری سے بچین اور کہانے مین پرہیز کرین فقط ۲۴۔ اگست ۱۸۵۴ء

پرنس کے فرانس جانے کا زمانہ عنقریب آ گیا تھا۔ ۲۹۔ اگست کو ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ ہمکو اِس سے بڑی خوشی ہوئی کہ ۲۲۔ جولائی کو سٹوک میر نے لکھا ہے کہ اُنکا ارادہ تھوڑے دنون مین انگلینڈ آنیکا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ جب البرٹ جدا ہوتا ہے تو مجھے اُسکی جدائی کے دنون مین بڑا رنج و قلق رہتا ہے۔ اِن دنون مین سٹوک میر کے آجانیسے مجھے بڑی تسکین و خوشی ہوگی پرنس ۴۔ ستمبر پیر کی شام کو یہان سے جائیگا اور مجھے امید ہے کہ ۹۔ ستمبر کو ہفتہ کو واپس آئیگا فقط ۰

ملکہ معظمہ کی اُمید سٹوک میر کے آنیکی پوری نہین ہوئی۔ وہ چند ہفتے تک انگلینڈ مین نہ آسکا ۳۔ ستمبر کو پرنس اوسبورن سے کشتی مین سوار ہو کر روانہ ہوا۔ اور اُن کے ساتھ ملکہ معظمہ سپیٹ ہیڈ تک گئین۔ اِس سفر مین جو بی بی اور خاوند کے درمیان خط و کتابت ہوئی وہ نیچے لکھی جاتی ہے ۰

وکٹوریا البرٹ ۴۔ ستمبر ۱۸۵۴ء بولون سے ۱۰ میل پر ۹ بجے۔

جب آپ بچون کے ساتھ حاضری کھانے بیٹھی ہونگی اور بچون سے جنسے کہ آرتھر بہت ڈرتا ہی دق ہو رہی ہونگی اور چہرہ بناتی ہونگی۔ مین میز پر جہاز کے دفتر مین بیٹھا ہون آپ کی جگہ خالی ہی اور مین کاغذ پر

گڈ مورننگ لکھتا ہون۔ رات بڑی سُہانی ہے۔ ساڑھے گیارہ بجے تک چاندنی مین سفر کیا ۱۲ بجے ڈبوسہ مین جاکر سویا جس کی بڑی ہیبانک صورت تھی صبح کے ۷ بجے سونے سے اُٹھا ۔

ڈیڑھ بجے بولون سے یہ خط لکھا کہ آپ کو ٹیلیگراف سے یہ معلوم ہوا ہوگا کہ ہم بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ شہنشاہ مجھسے گھاٹ پر ملا اور مجھے اپنی گاڑی مین بٹھاکر ہوٹل مین لے گیا جو میرے لیئے اُس نے کرایہ پر لی تھی۔ اگر ہم اِن لوگون کے کہنے کا یقین کرین جو اُسکو بہت اچھی طرح جانتے ہین تو اُنکے کہنے کے موافق شہنشاہ کو قوی اور زبردست جاننا چاہیئے۔ وہ بڑا خلیق و مؤدب ہی وہ بُڈھا یا زرد رو ایسا نہین جیسا کہ وہ تصویرون مین معلوم ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ وجیہ ہے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہی۔ میری ملاقات سے وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نوین ستمبر تک یہان ٹھیر سکین گے؟ یہ اول تاریخ ہے جس مین کیمپ کا ملاحظہ ہوگا مین نے اس سے کہا کہ آٹھوین تاریخ کی شام کو جہاز پر سوار ہو جاؤن گا۔ اِس سے زیادہ نہین ٹھیر سکتا۔ آپ کو معلوم ہو کہ تھوڑے دنون تک ملاقات کا رہنا غلطی سے خالی نہین ۔

بڑے بڑے افسر یہان موجود ہین۔ جنگ کے باب مین دو دفعہ بڑی گفتگوئین ہوئین جناب عمو صاحب لیوپولڈ یہان آنکر دو دن رہے۔ اور میرے لیئے ایک خط لکھ گئے اور صلح کا وعظ فرما گئے یہان شاہ پرتگال سے ملاقات ہوئی۔ وہ اوسبورن مین آپسے ملنے آئیگا اگر آپ اُسکو میرے آنے تک جانے نہ دین تو مین بڑا خوش ہون گا۔ اگر اُس سے میری ملاقات نہوئی اور وہ پرتگال چلا گیا تو مجھے بڑا رنج ہوگا۔ سینٹ عمر یہان سے ۲۳ میل ہے۔ کل ہم ۷ بجے جائین گے اور سارے دن سپاہ کا ملاحظہ کرین گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اُس دن مجھے آپ کو خط لکھنے کی فرصت نہ ہوگی۔ یہان گرمی اندیشناک ہی ۔

ساڑھے سات بجے شام کے دوسرا خط۔

اب ہم کیمپ سے مراجعت کرتے ہین۔ گھوڑے کی سواری سے مین تھک گیا ہون۔ یہان کے پہاڑ ڈھلوان ہین، اور اُنپر سڑکین قابل نفرت۔ ہم نے کیمپ کے دو ڈویژن دیکھے۔ ہر ایک ڈویژن مین آٹھ ہزار سپاہی تھے۔ مجھے ڈنر کے کپڑے پہننے کے لیئے جلدی ہے اور قاصد جانے کیلئے کھڑا ہی اِس لیئے اب مین خط کو ختم کرتا ہون ۔

بولون ۶- دسمبر وقت ۱۰ بجے رات۔

پہلے اس سے کہ مین سونے جاؤن کاغذ پر گڈنائیٹ لکھتا ہون - یہ کاغذ ڈنر کیوقت آپکے مبارک ہاتھ مین آئیگا مین کل صبح ۷ بجے کیمپ جاؤن گا۔ وہان خط لکھنے کے لیئے فرصت کم ملیگی۔ آج شام کو شہنشاہ سے بیٹھنے کے کمرے مین آدھ گھنٹے تک بیٹھا۔ سب سے زیادہ محبت کی بات شہنشاہ نے یہ کہی کہ اُسنے ملکہ وکٹوریا کو پارلیمنٹ کھولتے ہوئے ایکدفعہ دیکھا ہے۔ آج سلیمان بادشاہ سے بھی ملاقات ہوئی

۶- ستمبر ساڑھے ۶ بجے صبح کے۔ گڈ مورننگ۔ اگرچہ میرا بستر بہت چھوٹا تھا گر پلنگ پوش بڑا بھاری تھا۔ تکیے پرون سے بھرے ہوئے تھے۔ گرمی وحشتناک تھی۔ مین اچھی طرح سویا۔ اب بوٹ پہن رہا ہون اور اسمین مہمیزین لگا رہا ہون۔ کل کھانے کے کمرے مین غضب کی گرمی تھی آج موسم اچھا ہے۔ لیکن ہوا تیز چل رہی ہے۔ اب مین جاؤن گا۔ قاصد کے جانیسے پہلے یہان شام کو آجاؤنگا سوا ۸ بجے رات کے۔ مین ڈنر سے پہلے وقت سے یہ فائدہ حاصل کرتا ہون کہ آپسے کہتا ہون کہ مجھے آدھ گھنٹے واپس آئے ہوئے ہوا ہے۔ مجھے آپکے خطوط مورخہ ۴ وہ یہان انتظار کرتے ہوئے ملے ہین ان کا گرما گرم شکریہ ادا کرتا ہون۔ وکی اور پیچن کے خطون کا شکریہ میری طرفسے آپ اُنکو ادا کردیجیگا ہم نے ڈاک مین تین گھنٹے سفر کیا اور راستہ مین حاضری کھائی اور سینٹ عمر کی بلندیون پر گھوڑون پر سوار ہو کر چڑھے۔ جہان ۲۰ ہزار سپاہ جنرل کاربوٹ کے ماتحت مقیم تھی۔ دو پیادون کے ڈویژن تھے اور ایک سوارون کا ڈویژن تھا۔ سپاہ بڑی باشان وشکوہ تھی۔ مین اب لباس پہننے جاتا ہون ساڑھے ۹ بجے رات کے۔ قاصد لوٹ کر آنے کو ہے۔ شہنشاہ اپنی سواری مین اکیلا بیٹھا تھا۔ مین اسکے ساتھ ۶ گھنٹے تک سواری مین بیٹھا تین گھنٹے آنے مین اور تین گھنٹے جانے مین لگے شہنشاہ سے اس سواری مین گھر اور باہر کی پولیسی کی خوب باتین آزادانہ ہوئین۔ جو کچھ مین نے سُنا اس مین سوائے بھلائی کے اور کچھ نہین کہہ سکتا۔

پولیٹکل اکونومی ٹیکسون۔ خزانون کی اصلاحون قیدخانون نقل مکانی۔ کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ آزادی و مساوات کے باب مین مباحثے ہوئے۔ وہ زمانۂ حال کی تاریخ سے سوائے نپولین کی تاریخ کے ناواقف ہے۔ اُسکے پاس مصالح اگاہی ایسا نہین ہے کہ جسپر وہ صحیح ججمنٹ اپنی قائم کرسکے۔ اُسنے فنون سپہگری کا خوب مطالعہ کیا ہے اور اُن مین بڑی مہارت رکھتا ہے۔ مین دو فرانسیسی سکے سونیکے

بھیجتا ہون جو شہنشاہ نے مجھے ایک آپ کے دینے کے لیئے اور ایک بچون کے عجائب خانہ مین رکھنے کے لیئے دیئے ہین ؛

بولون - ۷ - ستمبر ۱۸۵۴ء

ٹھیک دس بجے ہین - مین شہنشاہ کے اصطبلون کے دیکھنے کے لیئے گیا تھا - وہان اسکے گھوڑے اور میرے گھوڑے آپس مین ملا دیئے گئے تاکہ وہ باہمی اتحاد کی نشانی ہون - آج جہاز شاہی مین شہنشاہ گیا ہے - دوپہر کے بعد ہم اور وہ سپاہ دیکھنے جائینگے - پانچ بجے وہ لشکر شہر مین گزرا جس کا کل ملاحظہ ہوگا - اسوقت دو بجے آپ کا کل کا خط ملا - مین اُس کے محبت آمیز الفاظ کا شکریہ ادا کرتا ہون - ٹیلیگراف سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ پرتگیز آپ کے پاس مقیم ہے - مین نے اُس کا جواب بھیجدیا ہے - کل کیلاس سے زیادہ فاصلہ پر سپاہ کا معائنہ ہوگا - گرمی و گرد سے بہت تکلیف ہوئی مگر مین تندرست ہون - عموماً لیوپولڈ صاحب سے شہنشاہ سے ملکر بہت خوش ہوا ؛

۱۰ بجے رات کے مین چاہتا تھا کہ آپ کو زیادہ خبرین لکھون لیکن اب ایسی فرصت نہین ہے کیمپ سے واپس آنیسے پہلے آٹھ بج چکے ہین - ابھی ڈنر کھا کے اُٹھا ہون - قاصد جانے کو ہے - مین نے شہنشاہ سے صاف لفظون مین بیان کردیا کہ ملکہ کی یہ تمنا ہے کہ آپ انگلینڈ مین آئین اور شہنشاہ بیگم بھی آپکے ساتھ جائین تاکہ انکی بھی ملاقات ملکہ سے ہو جائے - اُس نے میری بات کا جواب نہین دیا بلکہ اُلٹی یہ درخواست کی کہ دوسرے سال لوور مین نمایش گاہ تیار ہوجائیگی اُس کے ملاحظہ کے لیئے ملکہ تشریف لائین - مین قطع کلام کرتا - اگر وہ یہ نہ کہتا کہ مین انگلینڈ مین آؤن گا ملکہ مجھسے کب ملاقات کرینگی ؟ مین نے کہا کہ مین اسکی کوئی تاریخ مقرر نہین کرسکتا - شاید کل اسکا فیصلہ ہو مین نے سُنا کہ پرتگیز نے میرے ملنے کے لیئے بارہ گھنٹے کا انتظار کرنا گوارا نہ کیا - اس سے مجھے افسوس ہوا - کل شام کو ہم یہان سے چلینگے قاصد پہلے پہنچیگا - یہ آخر خط ہے جو آپکے پاس پہنچیگا - اسی دن کے روزنامچہ مین پرنس نے لکھا ہے کہ مین سب طرح سے شہنشاہ سے خوش رہا - جب پرنس اوسبورن مین آگیا تو شہنشاہ کو شکریہ کا خط بولون بھیجا کہ وہ دن جو انکے پاس میرے بسر ہوئے اور وہ احترام جو آپنے میرا کیا اُنکو مین نہ بھولونگا - مین نے اپنی بی بی بچون کو یہان اچھا تندرست دیکھا - ملکہ ہزارون پیغام آپ کی مہربانی کے باب مین آپکے پاس بھیجتی ہین +

پرنس کی یادداشت جو اُس نے اپنی اور شہنشاہ فرانس کی ملاقات سے لکھی تھی

جب بولون سے پرنس واپس آیا ہے تو دو روز بعد یہ یادداشت تحریر کیکے جنرل گرے کو بھیجی ہے یہ ایک مستند تاریخی نوشتہ ہے اور اُس سے پرنس اور شہنشاہ کے خصائل معلوم ہوتے ہین*

بولون مین میرے جانے کی یادداشت

مین بولون مین چار روز مقیم رہا۔ اور شہنشاہ سے میری ملاقاتین ہوئین اور ملاقاتون مین بناوٹ اور تصنع بغیر جو مطالب ادا ہوئے اُن سے جو میرے دل مین تصورات نقش پذیر ہوئے اُنپر مطلع کرنا مین خیال کرتا ہون دلچسپی اور سودمندی سے خالی نہین۔ مین اِن دنون بسا اوقات شہنشاہ کے ہمراہ رہا۔ کیمپون کے ملاحظہ کے لیئے ہم دونون ساتھ ایک سواری مین گئے۔ کیمپون کو ہم نے خوب دیکھا بھالا۔ جانچا۔ آج کل کی مہمات عظیمہ کے باب مین مین سنے اور اُسنے اپنی اپنی رائین بغیر کسی لاؤ لپیٹ اور ایچ پیچ کے صاف صاف بیان کین۔ شہنشاہ کی طبیعت مین آرام طلبی اور کاہلی ہے اُسکے اندر کسی تحریک کا پیدا کرنا آسان نہین ہے۔ عیش و طرب کی حالت مین وہ خوش مزاج و ظریف ہوجاتا ہے۔ اُسکی فرانسیسی زبان کے بولنے مین جرمنی لہجہ کی کچھ بو آتی ہے۔ وہ انگریزی سے جرمنی زبان اچھی بولتا ہے*

شہنشاہ کے دربار اور گھر بار مین بندوبست اچھا ہے۔ اُسمین وضع و آئین انگلشی بہ نسبت فرانسیسی کے زیادہ ہے۔ اِسکے شاگرد پیشہ مین جو شرفا ملازم ہین وہ نسب و اوضاع و اطوار و تعلیم مین ممتاز اور سرافراز نہین ہین۔ شہنشاہ اُن کے ساتھ بے تکلف برتاؤ رکھتا ہے مگر وہ اُس سے خائف ہی رہتے ہین۔ وہ سگار بہت پیتا ہی اور یہ نہین سمجھتا کہ مین اُسکے ساتھ سگار پینے مین کیون نہین شریک ہوتا؟ اُسکو سر درد سے بہت تکلیف ہوتی ہی۔ وہ درد مفاصل کا شاکی رہتا ہی۔ سویرے سو رہتا ہی۔ علم موسیقی کا مذاق نہین رکھتا نہ اُس سے مسرور ہوتا ہی۔ اپنی شہسواری کا بڑا گھمنڈ رکھتا ہی مگر مین نے اُس مین کوئی عیب کی بات نہین دیکھی*

شہنشاہ کی عام تعلیم ناقص معلوم ہوتی ہی۔ زمانۂ حال کی پولیٹکل اکونومی اور پولیٹیکل سائنس مین جس کا جاننا اُسکو ضروری ہے وہ کم علم ہے اور اِس اپنے نقصون کا وہ بڑی راستی سے اقرار کرتا ہے سو وہ ایسا صاف اور سچا ہی کہ جن باتون کو وہ نہین جانتا اُن کے جاننے کا وہ ادعا نہین کرتا

نپولین کی تاریخ اُسکی اُنگلیون کے ناخنون مین موجود ہے۔ اُس نے پولیٹکس پر بہت غور کی ہے مگر فقط جاننے کے لیئے نہ فائدہ اُٹھانے کے واسطے۔ وہ اِس کے صحیح و غلط خیالات کو خلط ملط کر دیتا ہے۔ وہ انگلش کونسٹی ٹیوشن کی تعریف کرتا ہو اور فرانس کی ارسٹوکریسی (سلطنت نوعی) کے نہ ہونے پر افسوس کرتا ہے۔ مگر وہ اپنے ملک مین ایسی ارسٹوکریسی نہین چاہتا کہ وہ اسکی خودمختاری پر مستولی ہو۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ارسٹوکریسی خالص ڈیموکریسی کے دبانے کیلئے مفید بکار آمد ہو۔

شہنشاہ نے مجھسے پوچھا کہ انگلش گورنمنٹ کی اندرونی کارروائی کیونکر ہوتی ہو آیا ملکہ کی کوئی کونسل ہو کہ مراسلات اُسکے ملاحظہ سے گزرتے ہین وغیرہ وغیرہ۔ مین نے جواب مین کہا کہ ملکہ کی ایک پرایوی کونسل ہو جس کی وہ پریسیڈنٹ ہین جس مین معاملات کو بغیر کسی مباحثہ کے پاس کرتی ہین۔ جس کا انتظام و فیصلہ پہلے سے کے بی نٹ مین مباحثہ ہو ہوا کر ہو جاتا ہے اور پرائم منسٹر (وزیر اعظم) ملکہ کو اطلاع دیدیتا ہے کہ کے بی نٹ کے جمع ہونے کا مقصد کیا ہے اور اُنکے غور و خوض کا نتیجہ کیا ہوا۔ شہنشاہ نے کہا کہ مین اس امر کو جائز نہین رکھتا کہ وزرا آپس مین ملکر بیٹھین اور کسی معاملہ کی بابت مباحثہ کرین۔ میرے ساتھ ہر ایک وزیر جُدا جُدا اکیلا بیٹھکر معاملات کا فیصلہ کرتا ہے اور مین شاذ و نادر ہی ایک وزیر کے معاملہ کو دوسرے وزیر سے کہتا ہون گا جب شہنشاہ نے یہ سُنا کہ ملکہ کے ہاتھ مین ہر ایک مراسلہ آتا ہے اور اُسکو وہ پڑھتی ہین تو اسکو بڑی حیرت ہوئی اس لیئے کہ اُسکے سامنے مراسلات کے انتخاب پیش ہوتے ہین اور بیشک اسکو اُن کے پڑھنے کی فرصت کم ملتی ہے اور عموماً اُن کے پڑھنے کی طرف اُسکی طبیعت کا میلان بھی نہ تھا۔ مین نے اُسکو بتلایا کہ ملکہ جب کل ڈپلومیٹک (سفارت) کے معاملات کو خود مطالعہ کرلیتی ہین تو اُنکی خاطر جمع ہوتی ہو تو اُسنے کہا کہ مین بجائے خود پڑھنے کے یہ کرتا ہون کہ عہدہ ہائے جلیلہ پر اپنے معتمد مقرر کر دیتا ہون جو براہ راست مجھے ڈپلومیٹک معاملات سے اطلاع دیتے ہین۔ مین نے کہا کہ مین اِس انتظام کو ایسا خوفناک سمجھتا ہون کہ انگلینڈ مین کوئی مدبر ملکی اسکو قبول نہین کرے۔ اسمین فورین منسٹر (وزیر دول خارجیہ) کو اگر وہ فریب دینے کا ارادہ کرے یہ اختیار ہوگا کہ وہ دولتہائے خارجیہ کے سامنے یہ عذر پیش کرے کہ مین نہین جانتا کہ کیا کام کیا گیا ہے اور جب کوئی مشکل پیش آئے گی تو اِس کا کل الزام ان مخفی ہدایات پر لگائیگا جنسے کہ وہ لاعلم ہے۔ شہنشاہ نے میری اِس بات کو مان لیا

مگر اُسکے ساتھ یہ بھی کہا کہ ضرورت یہ کام کراتی ہے *

شہنشاہ نے اپنے وزیر دول خارجیہ کی تعریف کی مگر اُسکے یہ شکایت کی کہ وہ جلدباز ہے چنانچہ ابھی اُسنے وانا کو وقت کیا کہ اس کو میری باتین جلدی مین لکھ بھیجین جو مین نے زبانی فقط اُسکی ہدایت کے لیئے کہی تھین - مین نے یہ سُنکر کہا کہ انگلینڈ مین ہرگز ایسا نہین ہوتا - وہان کوئی مسودہ غیر سلطنت کو نہین بھیجا جاتا جس کے لیئے بادشاہ کا حکم نہین ہوتا *

شہنشاہ نے پوچھا کہ لارڈ پامرسٹون پر ملکہ کیا اعتراض کرتی ہین؟ مین نے اُسکی ساری کہانی اُسکو سُنا دی - شہنشاہ نے کونٹ دے لیوسکی سفیر فرانس متعینہ انگلستان کی نسبت پوچھا کہ اسکو اہل انگلینڈ کیا پسند کرتے ہین؟ مین نے کہا کہ اسکو خوب پسند کرتے ہین - شہنشاہ نے کہا کہ وہ منصوبہ بندی بالکل نہین جانتا - مین نے کہا کہ لارڈ کلیرن ڈون نے مجھ سے کہا کہ اُس نے اپنے کل زمانہ سفارت مین ایک بات بھی جھوٹ نہین کہی - میری رائے مین پبلک لائف کے لیئے یہ نیکی ایسی ہے کہ وہ اور عیبون کی پردہ پوشی کرتی ہے *

میری اور شہنشاہ کی گفتگو اس باب مین ہوئی کہ سرکاری ملازمون کی دیانت کا حال روپے کے باب مین کیا ہوتا ہے اور خزانہ کے بندوبست کی کیا کیفیت ہے - شہنشاہ کی یہ رائے تھی کہ گورنمنٹ کے ممبر دیانتمند ہوتے ہین مین بھی اُنکے امین و متدین ہونے پر شہادت دیتا ہون مگر ان کے ماسوائے اور ملازمین کی دیانت کی نسبت مین شہادت نہین دیتا - ملازمین کا بے دیانت ہونا مشکلات عظیمہ مین سے ایک ہے - ابھی ایک قرضہ کے لون مین اہل کارون نے بڑا غبن کیا ہے پھر خزانہ کے بندوبست و تجارت کی پولیسی کے باب مین ایک مباحثہ ہوا - شہنشاہ بواسطہ ٹیکس کی طرف میلان رکھتا ہے - مین ان بواسطہ ٹیکس کے اصول پر تبرا بھیجتا ہون - مگر اس بات کو مانتا ہون کہ یہ ضعف بشری ہے کہ انسان اپنی طبیعت کے مقتضا کے موافق یہ نہین پسند کرتا کہ اُس کی جیب سے روپیہ بلاواسطہ براہ راست خزانہ شاہی مین جائے - مین اس خاص تدبیر کو جو فرانس کی گورنمنٹ متواتر کرتی ہے پسند نہین کرتا کہ وہ روٹی کی قیمت مقرر کرتی ہے - یہ سُنکر شہنشاہ نے کہا کہ اس تدبیر کا کرنا ناگزیر ہے - جب روٹی گران ہوتی ہے تو رعایا پر فرمانروائی نہین ہو سکتی وہ گورنمنٹ کے احکام سے سرتابی کرتی ہے - آخر سال مین روٹی مہنگی ہو گئی تھی جس سے پیرس مین ایک گروہ ساتھ

فرنیک کا نقصان ہُوا جس کی مجھے اُمید ہے کہ سال آیندہ مین فصل کے اچھے ہوجانیسے بالکل وصول ہوجائیگا۔ مین نے اُسپر یہ کہا کہ مجھے تو اسبات مین بہت شبہے ہین کہ اس نقصان مین سے عملاً ایک شلنگ بھی وصول ہو۔ گورنمنٹ کے استقلال و استقرار کے لیئے کوئی بات اس سے زیادہ مجھے خوفناک نہین معلوم ہوتی کہ روٹی کی قیمت کے باب مین گورنمنٹ کوئی خاص اپنا تعلق ایسا رکھے کہ اسکی قیمت مقرر کیا کرے۔ شہنشاہ نے اس بات کو مان لیا مگر مکرر یہ کہا کہ مین اُسکو مسدود نہین کرسکتا گورنمنٹ کے اُصول عامہ کے باب مین ہم نے مباحثہ کیا۔ مین نے کہا کہ اس زمانہ کے حکما قومون کے مقدرون پر جو قدرت رکھتے ہین۔ اس سے کم عساکر و حکام اُن پر قدرت رکھتے ہین۔ مین نے فرانس کی کل مشکل کو اس مہمل مقولہ پر محمول کیا کہ آزادی کے ساتھ کل آدمیون مین مساوات و آزادی مین منافات ہوتی ہے۔ روسیو کا جو یہ مقولہ ہے کہ انسان دراصل آزاد ہے کہ اُس نے اپنی آزادی کا ایک حصہ گورنمنٹ کو اس غرض سے دیا ہے کہ اسکے معاوضہ مین وہ فوائد حاصل کرے۔ بس اسنے اس مقولہ کو ایک علم حساب کا مضمون بنا لیا کہ فائدے نقصانون کے برابر ہوتے ہین اور کسی قسم کے مصائب یا مشکلات کی حالت مین ہر شخص اسطرف مائل ہوسکتا ہے کہ اپنے تئین گورنمنٹ سے آزاد خیال کرے۔ حالانکہ اصل مین انسان خلقۃً نہایت مکروہ قیدون کی حالت مین پیدا ہوتا ہے اور کوئی آزادی اُسکو جب ہی حاصل ہوسکتی ہے کہ گورنمنٹ یا قوانین و تہذیب موجود ہو پس جبتک حالت بہتر نہین ہوگی کہ کوئی حکیم نہ پیدا ہو اور وہ فلسفۂ صحیحہ کو عام پسند نہ بنائے۔ شہنشاہ یہ سُن کر متحیر ہوا۔ میرے بیان کی صداقت کو قبول کیا مگر اعتراض یہ کیا کہ کوئی مصنف فلسفی مدتہائے دراز مین بھی ایسا پیدا نہین ہوگا کہ وہ اہل فرانس کا رہنمون ہو۔

پھر سپاہ اور جنگ زمانہ حال اور غیر ملکون کے باب مین گفتگو رہی۔ ان تمام مضامین پر مباحثون کے بعد پرنس نے سب کا ماحصل یہ بیان کیا کہ بولونکے آنے جانے مین میرے ولیعہد شہنشاہ کی جن باتون کا نقش جما وہ یہ ہین کہ شہنشاہ نہ اپنے ملک کے نہ غیر ملکون کے امور سیاسیہ مین تیز گامی کرے گا مگر وہ گورنمنٹ کے وسائل حاصل کرنے مین تکلیفین اُٹھاتا ہے۔ اور مجبور ہے کہ بعض بعض اُنکی توقع کرتا ہے۔ اُس نے رعایا کو گورنمنٹ مین ہر ایک طرح کی شرکت عملی سے محروم کردیا ہے اور اُن کی حالت کو ایسا بدل دیا ہے کہ وہ محض خاموش تماشائی رہ گئے ہین۔ اب اسپر واجب ہے کہ

تماشا دکھاتا رہے۔ یہ حال ایسا ہے جیسا کہ آتشبازی کے چھوٹنے مین ہوتا ہے کہ جب دو
آتشبازیون کے چھوٹنے مین وقفہ ہوتا ہے تو جمہور انتظار مین بیتاب ہوجاتے ہین اور بھول
جاتے ہین کہ کس انار و پھلجھڑی کی تعریف ہورہی تھی اور نئی آتشبازی کی تیاریون مین دیر لگی
ہی۔ مگر باوجود ان سب باتون کے صرف یہی ایک شخص ہے جو فرانس کو اپنے قبضہ و بس مین
رکھتا ہی اور جانتا ہے کہ اہل فرانس کا ایمان فقط میرا نام نپولین ہی۔ یہ امر طے شدہ ہے کہ وہ فیاض
ہے اور اپنی رعایا کی بہبودی کا شایق۔ مگر وہ فرمانروایان سابق کی طرح رعایا کی پولیٹیکل لیاقت
کی نسبت بڑی رائے رکھتا ہے وہ جو اس باب مین کوشش کرتا ہے کہ مین ہی تن تنہا فرمانروائی
کرون اس سبب سے اسکو وہ دقتین اور تکلیفین پیش آئین گی جو اکثر ایک مطلق العنان بادشاہ کو
آیا کرتی ہین کہ وہ جزئیات کے کامون کو بوجھ کے تلے دبکر پس جاتا ہی اور اپنے وزرا کی صلاح
رہنمونی سے محروم ہوجاتا ہے کہ جن کے ذمے کوئی جوابدہی نہین رہتی ؛

اب یہ سنو کہ پرنس نے اپنے خصائل کا نقش کیسا شہنشاہ کے دل پر منقش کیا وہ اس خط
سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس نے پرنس کو دیا تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کو دیدے کہ حضور عالیہ کے شوہر
عالی تبار و جلیل القدر کیمپ مین شریک ہونا نہایت پولیٹکل وقعت رکھتا ہے۔ اسلیئے کہ اس آنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ دونون ملکون مین یکدلی و یکجہتی ہے۔ مین اسوقت اس ملاقات کے
پولیٹیکل نتایج کی تشریح نہین کرتا بلکہ مین آپسے اپنے سچے دل سے کہتا ہون کہ پرنس بڑا صاحب
کمال شخص ہی۔ اسکی لیاقتین اور قابلیتین بڑی دل کی لبھانے والی ہین اور انکے ساتھ اسکا علم
بڑا عمیق ہے۔ اسکے دل مین یقین ہے کہ مین اسکی بڑی قدر کرتا ہون اور اس سے محبت رکھتا
ہون۔ حضور عالیہ نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی کہ میری خاطر سے چندروز کے لیئے اسکی جدائی کو گوارا
کیا اسکا اثر میرے دل پر اتنا ہی زیادہ ہوتا گیا جتنا مین پرنس کا قدرشناس ہوتا گیا ؛

شہنشاہ نے کونٹ دے لیوسکی سے کہا کہ مین نے تھوڑے وقت مین جتنی باتین کثرت
سے پرنس سے سیکھین کبھی اتنی پہلے نہین سیکھین مین اسکا نہایت ممنون منت ہون شہنشاہ
نے ڈیوک کوبرگ سے یہی کہا کہ پرنس کو اس زمانہ کی اعلی عقل ہے ؛

۱۵ ستمبر ۱۸۵۵ع کو بال مورل مین [illegible] رونق افزائے دولت آئے۔ نیا محل مسقف ہوگیا تھا۔ پرنس اس

الما کی لڑائی میں انگریزی فوج کی تعریف آئی

حضرت علیا کے خطوط سپاہ کی ہمدردی کے باب میں

عمارت کو دیکھہ کر بہت خوش ہُوا۔ اسی دن یہ خبر آئی کہ ۴ کو لشکرون کی روانگی کریمیا کو ہوئی ہم کریمیا کے لیئے جیسا رفیع الشان بیڑا دریا مین جمع ہُوا تھا ایسا کوئی بیڑا سمندر مین ۱۵۸۸ء کے بعد جس مین اسپین کا عظیم الشان بیڑا روانہ ہوا تھا نہین جمع ہوا۔ اسمین چیدہ چیدہ انگریزی اور فرانسیسی سپاہین تہین ۔ ۲۱۔ کو برقی تار آیا کہ پچیس ہزار سپاہ انگریزی اور پچیس ہزار لشکر فرانسیسی اور آٹھ ہزار عسکر ترکی یوپاتوریا مین خشکی مین اُترا اور اس کا مقابلہ کسی دشمن نے نہین کیا۔ اب یہ لشکر سیبس ٹوپل کی طرف روانہ ہوتے ہین۔ اس جنگ کے باب مین یہان ان چند خطون کے سوا کچھ نہین لکھین گے جو ملکہ معظمہ نے سپاہ کی ہمدردی مین بھیجے ✤

گو اس جنگ کا فکر اندیشہ سارے ملک کو تھا مگر کوئین و پرنس کو سب سے زیادہ تھا وہ اپنی سپاہ کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتے تھے۔ اُن کے خطون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت اسی فکر و تردد مین رہتے تھے ۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۵۴ء کو اولیائے دولت ونڈسر مین پہنچ گئے تھے۔ ۱۴ کو ہل اور اڈنبرا مین ایک روز کے لیئے اس واسطے ٹھیرے کہ گرنس بائی کے ڈوک دیکھین۔ جس کی بنیاد کا پتھر اپریل ۱۸۵۴ء مین پرنس نے رکھا تھا۔ اکتوبر مین حضرت علیا کے پاس خبر آئی کہ لائٹ برگیڈ نے بالا کلاوا پر ایسا حملہ کیا کہ یادگار روزگار رہے گا وہ حملہ خطرناک متہورانہ تھا یہ اتفاق کی بات ہی کہ اس مین فتحیابی ہو گئی۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۵۴ء کو شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ خط مین لکھتی ہین کہ ہم اور ہمارا سارا ملک صرف جنگ کے خیال مین متفکر و متردد رہتے ہین ہمارے پاس فتح الما کی مفصل خبر دلچسپ مسرت پیرا آئی۔ افسوس ہی کہ اس مین بڑی خونریزی ہوئی۔ ہماری طرف بہت نقصان ہوا بہت سپاہی مقتول و مجروح ہوئے۔ مگر سپاہ نے اپنی شجاعت و جوانمردی کے جوہر قابل تعریف دکھائے روسیون کو امید تھی کہ وہ تین ہفتہ تک اپنی جگہ پر جمے رہین گے مگر وہ اپنی جگہ پر نہ ٹھیر سکے اور بہت نقصان اٹھا کر پرے ہٹے۔ سیبس ٹوپل کے حصار نشین سپاہ کو باہر آنا پڑا۔ اسکے بعد ایک عجیب سفر بالا کلاوا کی طرف کیا اور سیبس ٹوپل کی گولہ باری شروع ہوئی لارڈ ریگ من نے اسوقت ڈیوک ولنگٹن کا سا کام کیا کہ ایسی آتشباری مین ٹھنڈی دل سے کام کیا مجھے اپنے شجاع و دلاور لشکر پر فخر و مباہات ہی کہ باوجودیکہ مہلک بیماری ان کو شکار کر رہی تھی اور بے سر و سامانی سر پر سوار تھی۔ مگر اسپر بھی وہ بہادرانہ کام کیا کہ جس سے ملک کو عزت حاصل ہوئی ✤

۷- نومبر ۱۸۵۴ع کو ونڈسر کیسل سے شاہ لیوپولڈ کو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ آپ مجھے معاف فرمائین کہ مین آپ کو ایسا مختصر خط لکھتی ہون - مین رات دن اُنہین خبرون کو پڑھتی رہتی ہون جو سیبس ٹوپل سے میرے پاس آتی رہتی ہین - جس کے سبب سے مجھے خط لکھنے کے لیئے ایک لحظہ کی بھی فرصت نہین ملتی - صرف ایک یہی خیال مجکو اور کل قوم کو رہتا ہے کہ سیبس ٹوپل مین کیا کیا ہوا مین نہین جانتی تھی کہ میرے لیئے ایسے فکرون اور اندیشون کا زمانہ کبھی آئیگا - روس کو اور اُس کے شہنشاہ کو خدا کے روبرو یہ جواب دہی کرنی پڑے گی کہ ہزارون بندگان خدا کی جانین اُنہون نے ضائع کرائین - ہر میل مین یہ خبر آتی ہے کہ محصورین ایسا سخت مقابلہ کرتے ہین کہ محاصرین کی جانین تلف ہوتی ہین جسکے سبب سے روس اور شہنشاہ روس کی مخالفت دل مین زیادہ مستحکم ہوتی جاتی ہے ہنوز صلح اُتنی دور ہے جیسے کہ ہمیشہ سے تھی - مجھے خوف ہے کہ جنگ زیادہ طول پکڑے گی - اور آخر کو وہ ایک عام جنگ ہوجائے گی +

۱۸- نومبر ۱۸۵۴ع کو ملکہ معظمہ لارڈ ریگ لین کو لکھتی ہین کہ ۵ - تاریخ کو جو تار مین فتح کی خبر آئی ہے اسپر مجکو فخر و ناز ہے مگر اس فتح مین خونریزی بڑی ہوئی - اور ہمین بڑے بڑے جرنیل مارے گئے خاصکر سر جارج کیتھ کارٹ جو بڑا ممتاز و سرافراز افسر تھا - اس کا مجھے بڑا رنج و قلق ہے خدا کا شکر ہے کہ آپ کی بے بہا جان بچ گئی - مین یقین کرتی ہون کہ آپ اپنی جان کو بغیر اشد ضرورت کے معرض خطر مین نہین ڈالین گے - جیسے کہ آپنے سپاہ کی اور ملک کی خدمات کی ہین اور کر رہے ہین اُنکی وقعت جو میرے دلمین ہے اُنکو کافی طور پر الفاظ مین بیان نہین کر سکتی - آپنے اس خوش اسلوبی سے بہادر اور دلاور لشکرون کو لڑایا ہے کہ وہ پہلے کبھی اس طرح پر نہین لڑے مجھے اسپر فخر ہے کہ مین اُنکو اپنی سپاہ کہتی ہون - مین آپکے محاسن خدمت کو پسند کرتی ہون - اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ آپکو بیٹن آف فیلڈ مارشل بناتی ہون - اس سے سچی دلی خوشی ہوتی ہے کہ مین یہ خطاب ایسے شخص کو دیتی ہون کہ جس نے سپاہ مین اعلے سے اعلیٰ درجہ پایا ہے - آپنے غیر فانی ہیرو (ڈیوک ولنگٹن) کے ماتحت مدت تک کارہائے نمایان کیئے ہین مجھے اسپر رونا آتا ہے کہ وہ ڈیوک اب نہین دیکھ سکتا کہ اُن کا دوست فتحیاب ہو رہا ہے جسکا وہ قدر شناس تھا - مین اور پرنس دونون بڑے شوق سے آپ کی خدمت مین سپاہ کے بہادرانہ رویہ کی بے حد تعریف کا اظہار کرتے ہین اور جن مصائب

شدائد و بے سروسامانیون کی اُنھون نے برداشت کی ہے اس کی تعزیت و ہمدردی کرتے ہین
۵۔ نوسبر کی جنگ مین کسی جرنیل کے مارے جانے کا ایسا رنج والم و ماتم نہ تھا جیسا کہ جنرل کیتھ کارٹ کا۔ ملکہ معظمہ اور پرنس کو انکی وفات کا بڑا رنج تھا۔ ملکہ معظمہ نے اُسکی بی بی کو تعزیت نامہ نہایت دلسوزی کے ساتھ لکھا۔ ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلینڈ مین جنگ کی جو خبرین آتی تھین وہ انگلستان کے غیظ و غضب کی آگ کو زیادہ بھڑکاتی تھین ۔

ونڈسر کیسل ۲۰۔ نومبر ۱۸۵۴ع - مین جب آپ کو خط لکھکر بھیج چکی ہون تو انکرمین کی لڑائی کا مفصل حال مجھے معلوم ہوا کہ آٹھ ہزار انگریزی اور چھ ہزار فرانسیسی لشکرون نے ساٹھ ہزار روسیون کی سپاہ کو شکست دیدی۔ روسیونکی پندرہ ہزار سپاہ قتل ہوئی۔ اُنھون نے حد سے زیادہ وحشیانہ حرکتین کین۔ ہمارے بہت سے افسرون کو جن کے خفیف سے زخم آئے تھے نہایت بیرحمی سے ذبح کیا بعض ان وحشیانہ حرکتون کے بیان کرنیوالے زندہ ہین۔ جب سر جی کیتھ کارٹ میدان جنگ مین گرا ہے تو اُس کا وفادار جان نثار ملٹری سکرٹری کرنیل چارلس سیمور جو اُس کے ساتھ کیمپ مین تھا اپنے گھوڑے سے کودا اور مرنیوالے افسر کو سہارا دیا کہ تین وحشی روسیونے دونون کو سنگینون سے مار ڈالا ۔

ایک اور خط مین ملکہ معظمہ شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ زخمیون پر جو روسیونے بیرحمیان کین اُنکی نقلین کرنیسے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ ان ظلمون کو خوب تحقیق کرکے مین نے پرنس مینشی کوف کو لکھا تو اُس نے اُس الزام سے انکار کیا اور لکھا کہ عمدًا ایسے الزام سچ نہین ہوتے۔ مگر اُسنے یہ اقرار کیا کہ جس وقت ہنگامہ جنگ گرم ہوتا ہی تو بعض خاص صورتون مین ایسی وحشیانہ حرکتین وقوع مین آتی ہین اور پھر وہ یہ مذہبی بات لے بیٹھا کہ فرانسیسیون نے ایک گرجا کو جسکو مقدس سمجھتے تھے لوٹا اور منہدم کیا پس سپاہ روس نے خدا پرستی کے جوش مین ایسی حرکتین کین۔ کچھ وحشی پنے سے نہین کین۔ اگرچہ اس جواب مین ذہانت اور جودت طبع پائی جاتی ہی مگر یہ ایک نمونہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم مقدس سے روسیون نے وہ سیکھا جو اسلام کے قاعدہ پر بھی سبقت لیگیا ۔

انگلستان میں اپنے ہموطنوں کی ہمدردی اور اُنکے واسطے چندہ کا جمع ہونا جو جنگ کریمیا میں لڑ رہے تھے اور عورتوں کا تیمارداری کرنا

اکتوبر کے مہینے مین جب سپاہ مین آدمی زیادہ زخمی ہوئے اور بیماری اور ہیضہ کی زیادتی ہوئی اور ایک طوفان سے جہاز تباہ ہوئے تو کل ملک مین سپاہ کی اعانت کا جوش اُٹھا۔ اخبار ٹائمس نے اُن کی اعانت کے لیئے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ سال کے آخر مین پانچ لاکھ پونڈ چندہ جمع ہوگیا اور پھر اسپر ایسی افزایش ہوئی کہ ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ پر نوبت آئی۔ جنگ مین جو شفاخانے بھیجے گئے تھے وہ کافی نہ تھے۔ اُن کے زیادہ بھیجنے کے لیئے بھی چندہ فراہم ہوا۔ انگلش لیڈیون مین وہ ہمدردی کا جوش اُٹھا کہ جسنے زنانہ نرسون (تیمارداروں) کے اسپتال کی بنا قائم کردی ایک پاک نفس بی بی مس فلورنس نائٹ انگیل نے اِس کارِ خیر کا اہتمام اپنے ذمہ لیا۔

۵۔ نومبر کو وہ سکوٹرامین پہنچین اور اُنھون نے وہان کی اسپتال کا نہایت عمدہ انتظام کیا۔ یہ نرم مزاج۔ رحیم کریم عورتون کی فیاضی تھی کہ زخمیون کے بسترون کے پاس بیٹھکر اُنکی تیمارداری کرتی تھین۔ بہت سے آدمی ایسے ہوتے ہین جن کو کوئی نئی بات بھلی نہین معلوم ہوتی وہ اسپتالون مین اِن عورتون کی خدمت گزاری کو پسند نہین کرتے تھے۔ مگر اِس جنگ کی تاریخ مین ایک صفحہ اُن مستورات کی خدمات نے ایسا روشن کیا ہے کہ جسپر انگریز ہمیشہ فخر کیا کرینگے۔ ملکہ معظمہ نے خود اور اُن کی بڑی صاحبزادیون نے اور اُنکی ملازمہ لیڈیون نے اونی کم فرٹر اور کپڑے بناکر بھیجے جو سردی سے سپاہیون کو بچائین۔ انگلینڈ مین ہزارون اشراف عورتین بے تکان گھنٹون یہی کام کرتی تھین کہ سپاہیون کے آرام وآسایش کے لیئے پوشاک تیار کرین۔ پرنس نے اپنے برگیڈ کے افسرون کے لیئے بڑے بڑے کوٹ بھیجے اور سپاہیون کے لیئے تمباکو بھیجا۔ جسوقت یہ خبرین ملکہ معظمہ اور پرنس کی طرف سے سپاہیون کے پاس بھیجی جاتی تھین تو اُن کی خوشی کا حال نہ پوچھو کہ وہ بالکل تازہ و توانا ہوجاتے تھے۔

سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

انگلینڈ مین جاڑا ایسی شدت سے پڑا کہ کبھی نہین پڑا کرتا تھا۔ اِس شدت سرما کی تکالیف کو کریمیا کی جنگ کی خبرون نے اور بڑھا دیا دیک نشد دو شدم مسٹر برائٹ کو یہ جنگ پسند نہ تھی اُنھون نے ۲۳۔ فروری ۱۸۵۵ع کو کامنس ہوس مین کہا کہ ہزارون کیا بلکہ لاکھون آدمیون کو جو سونے

اور آرام کرتے تھے مگر جاڑے کے موسم مین سپاہ کریمیا کی رنج و محن اُن کو بے چین کرتے ہین۔ وہ خواب مین بھی اُن رنجون کے تصورون مین لگے رہتے ہین۔ بڑے دن کے دن بمقتضائے طبع بشری لوگون کے خیالات اپنے آتشدانون کی گرمی کو چھوڑ کر اُن ناہموار ڈھلانون کی طرف سفر کیا۔ جہان اُنکے ہموطن سردی سے اکڑ رہے تھے اور اپنی جان لڑا رہے تھے۔ سب سے زیادہ محل شاہی مین اُن سختیون و مصائب کی یاد ہو رہی تھی۔ جب ملکہ معظمہ نے نوروز ۱۸۵۵ء کی مبارکباد سپاہ کو لارڈ رگلین کی معرفت بھیجی تو اُن کو اس بیان کا موقع ہاتھ آیا کہ سپاہی کی مصیبت اُن کی خاص ذات کے لیئے کیسی جانگداز اور دلخراش ہے۔ وہ یہ لکھتی ہین کہ سپاہ کی حسرتناک بے سروسامانی تنگی عسرت اور دائمی بیماری و موسم کی خرابی نے مجھے اور پرنس کو سخت افکار و ترددات مین ڈال رکھا ہے۔ میری سپاہ جس قدر بہادر اور دلاور اور تکالیف و شدائد کی متحمل ہے اسیقدر اسپر آفات کے پڑنے سے میری جان خراشی و دلفگاری ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ لارڈ رگلین نہایت خوش اسلوبی اور درستی سے یہ بندوبست کرین گے کہ جن افسرون کا یہ فرض ہے کہ وہ سپاہ کے لیئے سب طرح سامان و رسد رسانی کرین اور سپاہ کی ضرورتون اور حوائج کو دیکھتے رہین وہ ناحق کسیطرح بے سامانی کا سامان نکرین۔ مین نے سنا ہے کہ سپاہ کو قہوہ بریان کی جگہ خام قہوہ دیا جاتا ہے اور بعض اور باتین اسی قسم کی سُنتی ہون جس سے میری جان پر صدمہ ہوتا ہے اور بیتابانہ یہ چاہتی ہون کہ سپاہ کو اتنا آرام ملے جتنا بمقتضائے حالات مل سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بالاکلاوا مین گرم لباس پہنچکے تقسیم بھی سپاہ مین ہو گئے ہونگے اور لارڈ رگلین سپاہ کے لیئے مکانات بنانے مین کامیاب ہوا ہوگا۔ لارڈ موصوف کے تو خیال مین بھی یہ بات نہین آسکتی کہ سپاہ کے سبب سے ہم کیسے بے چین اور بے آرام ہو رہے ہین اور ہماری یہ تمنا کیسی ہے کہ سپاہ کے مصائب مین کمی ہو۔ اب مین اپنے خط کو اس بات پر ختم کرتی ہون کہ لارڈ رگلین سپاہ کو خوش اور شاندار نوروز کی مبارکباد دے ٭

۱۲۔ دسمبر ۱۸۵۴ء کو ملکہ معظمہ نے خود پارلیمنٹ کو کھولا تھا۔ اِسکے اجلاس مین وزارت پر وہ اعتراضون کی بوچھاڑ ہوئی کہ ۲۳۔ جنوری ۱۸۵۵ء تک اُس کا اجلاس ملتوی کیا گیا اور اس تاریخ کو پارلیمنٹ دوبارہ جمع ہوئی۔ وزارت پر ایسے سخت اعتراض ہوئے کہ لارڈ ایبرڈین اور

اُن کے ساتھیون کو مجبوری وزارت ترک کرنی پڑی الما اور انگریزین کی فتوح نے کوئی
نتیجہ نہین پیدا کیا ہے - سیبس ٹوپل مین برابر لڑائی جاری رہی - دشمنون نے سخت مقابلہ کیا
اِس مقابلہ سے اور موسم سرما کی شدت سے لشکر گھٹتا رہا۔

وزارت مین ایسے پیچ در پیچ آنکر پڑے کہ ۲۳ - جنوری سے ۲۴ - فروری تک ملک بغیر
کسی گورنمنٹ کے رہا جس کا اثر ملک سے باہر بہت بُرا پڑا - لارڈ کولی نے پیرس سے لارڈ کلیرنڈن
کو لکھا کہ مین خدا سے چاہتا ہون کہ ملک مین کسی نہ کسی قسم کی گورنمنٹ مقرر ہو - مین یہ بات
مبالغہ سے نہین کہتا کہ آجکل جو ہماری گورنمنٹ کی حالت ہو رہی ہے وہ ہماری قوم کی نیک
نامی کو بٹہ لگاتی ہے اور کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ کو بدنام کرتی ہے - اِن دشواریون کے دور کرنے
مین ملکہ معظمہ نے ایک لمحہ بھی رائیگان نہین کھویا - اُنہون نے لارڈ پامرسٹون کو لکھا کہ آپ
وزارت کو سنبھالیئے اُنہون نے اِس وزارت کو قبول کر کے ملکہ معظمہ کی دست بوسی کی ۔

ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ اور پرنس البرٹ

۱۰ - فروری ۱۸۵۵ء کو ملکہ معظمہ کی پندرہوین سالگرہ کا دن آیا - آخر ہفتون مین ملکہ معظمہ
کی پریشانی خاطر مین تخفیف ہوگئی تھی - اُن کے بچے بڑے پیارے پیارے تماشے کر کے اُن
کے دل کو خوش کرتے تھے - پرنس اپنے روزنامچہ مین اِن تماشون کی تعریف لکھتے ہین کرنیل
فیپس جو ملکہ معظمہ کے جیب خاص کے خرچون کے خزانچی تھے - وہ اِس سالگرہ کی شادی کے
تہنیت نامے مین لکھتے ہین کہ مجھے اِس لکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ مین جناب عالیہ کو بصدق
دلی مبارکباد دیتا ہون - وہ تو مین اِس لیئے دونگا ہی کہ حضرت عالیہ نے اپنے خاندان الامین
مجھے ایک معتمد منصب پر سرافراز کر رکھا ہے - مگر مین انگلشمین (انگریز) ہون - اِس وجہ سے مجھے یہ
حق حاصل ہے کہ مین نہایت خوشی سے آجکے دن حضور عالیہ کو یہ مبارکباد دون کہ پرنس کو جو منصب
حاصل ہے اُس سے ملک کو اتنی برکتین حاصل ہو رہی ہین کہ جن کا تخمینہ نہین ہو سکتا - مین اپنے
تجربہ سے کہتا ہون کہ حضور کے شوہر سے جو ملک کو نعمتین اور برکتین حاصل ہو رہی ہین اُنکا
تخمینہ و اندازہ کرنا ناممکن ہے - کل ملک کو ممنون منت ہونا چاہیئے کہ حضور کا خانہ معلے رعایا
کے لیئے ایک نمونہ ہے جس کی وہ تقلید و اتباع کیا کرے - جو لوگ کہ عالی جناب پرنس سے ملے
ہین اُنکو اُنکی قابلیت - عالی دماغی - روشن ضمیری سے واقفیت پوری ہے جن سے کہ حضرت

عالیہ ایسے موقعون پر جیسے کہ آج کل پیش ہین امداد و اعانت پاتی ہین۔ فقط

اگرچہ پرنس کو معاملات ملکی مین بہت سے تردوات و مخمصے رہتے تھے۔ مگر باوجود اسکے وہ آرٹ کی ترقی کے فکرون سے خالی نہ رہتے تھے۔ ۲۸۔ مارچ ۱۸۵۵ء کو اپنے روزنامچہ مین وہ لکھتے ہین کہ مین نمایش کی کمیشن کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا اور مین نے یہ تجویز پیش کی کہ ہرنیل صاحب نے جو اشیائے عجیبہ جمع کی ہین اُن کا ایک حصہ خرید لیا جائے۔ اُسکے خریدنے سے کن سنگٹن کے جنوب مین آرٹ اور صنعت کا ایسا ایک عجائب خانہ بن گیا جو یوروپ مین عظیم الشان اور عجیب سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ مارچ ۱۸۵۵ء کو سینٹ پیٹرسبرگ مین شہنشاہ نکولاس کا انتقال ہوا۔ اور شہنشاہ الگزنڈر دوم اس کا جانشین ہوا۔ بعض آدمیون کو اس وفات سے یہ امید تھی کہ عنقریب صلح ہوجائیگی مگر تاریخ اور سرشت انسانی کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لڑائیاں قومون کی نخوت اور پولیسی کے سبب سے شروع ہوتی ہین اُنکی صلح یا جنگ پر کسی خاص شخص کے مرنے سے بہت ہی کم اثر ہوتا ہے۔ ۲۔ مارچ کو باپ کا تاج بیٹے نے سر پر رکھتے ہی کہہ دیا کہ مین اپنے باپ کی پولیسی پر چلونگا اور اسمین سر مو تفاوت نہین کرونگا گویا کہ تاج شاہی اور یہ پولیسی دونون ساتھ ہی اُسکو اپنے باپ کے ورثہ مین ملی تھین۔

میدان جنگ مین بہت سے سپاہی زخمی اور بیمار ہوکر اپنے گھر چلے آئے تھے۔ پرنس اور ملکہ معظمہ نے اُنکی حالت زار کو دیکھ کر اول ہی اُنکے دوا و درمان کی طرف توجہ کی۔ ۳۔ مارچ کو وہ اپنے دو بڑے صاحبزادون کو ساتھ لیکر چیتھم کے جنگی اسپتال کو دیکھنے گئے اور دیکھنے کے بعد ملکہ معظمہ نے لارڈ پان مورطیری سکرٹری یا منسٹر کو یہ چٹھی لکھی۔

قصر بکنگھم ۵۔ مارچ ۱۸۵۵ء مین نے کل رات کو آپ سے ذکر کیا تھا کہ زخمیون اور بیمارون کے لیئے اسپتالون کا بننا بڑا ضروری ہے۔ اب پھر اُسی مضمون کا اعادہ بڑے شوق سے کرتی ہون کہ یہ بڑا ضروری کام ہے۔ اب وقت ہے کہ اسپتال تعمیر کیئے جائین۔ اسوقت جمہور کے دلون مین سپاہ کے ساتھ ہمدردی کا جوش بڑے زور سے اُٹھ رہا ہے کہ وہ سب طرح سے سپاہ کی بہتر حالت بنانے کے لیئے تیار و آمادہ ہین۔ اس کام کے لیئے اُتنے روپے کا وصول ہونا نہایت آسان ہے وہ

دل سے چاہتے ہین کہ ہم سپاہ کے لیئے آسایش و آرام کا سامان تیار کرین۔ چیتھم کی اور زیادہ فورٹ پٹ اور بروملن کی بارکون مین بیچارے مریضون کے حال پر ایسی توجہ ہورہی ہے کہ جسپر افزایش کی گنجایش نہین۔ وہ اُن کے آسایش اور آرام کے لیئے کافی ہین مگر اُنکی عمارتین خراب ہین اُسکے وارڈس ایسے نہین ہین۔ جیسے کہ اسپتالون کے ہونے چاہئین بلکہ وہ جیلخانون کی کوٹھریون کی مانند ہین۔ اُن مین کھڑکیان ایسی اونچی ہین کہ اُن مین سے جھانک کر کوئی باہر نہین دیکھ سکتا۔ بہت سے وارڈس چھوٹے ہین۔ اُن مین بسترون کے درمیان چلنے کے لیئے مشکل سے جگہ ملتی ہے۔ کوئی کھانے کا کمرہ یا ہال نہین ہی۔ بیچارے بیمار اُسی کمرے مین کھاتے ہین جس مین سوتے ہین۔ ایک ہی مکان مین ایک ہی وقت مین بعض مرتے ہوتے ہین۔ بعض سخت امراض مین مبتلا ہوتے ہین بعض کھانا کھاتے ہوتے ہین۔ اِس تجویز کو کہ بیمارون کے لیئے جہازون کی سی کوٹھریان بنائی جائین مین پسند نہین کرتی۔ وہ بڑی کلفت اندوہ ہوتی ہین۔ بیمارون کے لیئے مکانات ایسے بنانے چاہئین کہ جن مین اُنکو روحانی خوشیان حاصل ہون اور جسمانی کلفتین دور ہون۔ اِس کام کی طرف میری خاص توجہ ہے۔ مین سچ کہتی ہون کہ مین سب وقت اِس کام کے دھیان و دُہن مین لگی رہتی ہون۔ یہ کام میرے پیارے سپاہیون سے تعلق رکھتا ہے جو اپنی جان بہادرانہ لڑائی مین لڑا رہے ہین۔ مصیبتون کو جھیل رہے ہین۔ بے سروسامانی کی مصیبت کو اپنے سر پر اُٹھا رہے ہین۔ مین پورٹس متھ کے اسپتالون کو جاکر دیکھون گی کہ اُن کا کیا حال ہے۔ اُسیدن لارڈ پان مورہ نے جواب دیا کہ مین حضور کے سارے خیالات کے ساتھ متفق ہون کہ سپاہ کے لیئے ایک بڑی اسپتالون کا ہونا ضروری ہی اور مین نے حکم دیدیا ہی کہ اسپتالون کے لیئے ایسی زمینون کی پیمایش کیجائے جن مین بیمارون کی صحت سب طرح محفوظ رہے اور اُن مین ضعیف بیمار آسانی سے داخل ہوسکین۔ حضور کا یہ خیال خالی نہین جائے گا اور اُسکے موافق نیٹلی کی جنگی اسپتال کلان کا انتظام کیا جائیگا۔

لندن مین کریمیا کے سپاہیون کی بیواؤن اور بچون کی امداد کے لیئے یہ ایک اور صیغہ نکالا کہ اِسی مہینے مین آبی رنگ کی تصویرون کا نیلام کیا گیا کہ اُن کی قیمت سے کریمیا کے میدان جنگ مین جو افسر مارے گئے ہین اُن کی بیواؤن اور یتیمون کی امداد کیجائے ملکہ معظمہ بڑی صاحبزادی

انگلستان مین شہنشاہ نپولین کا آنا

کے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر معلوم ہوتی تھی کہ ابھی بول اُٹھیگی بہت قیمت کو فروخت ہوئی اور اِسکی قیمت اِس نیک کام مین نیگ لگی ❊

تمکو یاد ہوگا کہ جب بولون مین شہنشاہ فرانس سے پرنس کی ملاقات ہوئی تھی تو پرنس نے شہنشاہ سے کہا تھا کہ ملکہ کی عین تمنا یہ ہے کہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم دونون انگلینڈ مین تشریف لائین۔ سو اس درخواست پر شہنشاہ نے انگلینڈ مین اپنے آنے کی تاریخ ۱۶-اپریل ۱۸۵۵ء مقرر کی تو یہان ونڈسر کیسل مین مہانداری کی شاہانہ سامان تیار ہونے شروع ہوے۔ شہنشاہ کی خوابگاہ کے لیئے وہی کمرہ آراستہ کیا گیا جو اسی سلطنت کے زمانہ مین شہنشاہ روس نکولاس اور بادشاہ فرانس فلپ لوئی کے سونیکے لیئے آراستہ ہوا تھا۔ ۱۳- اپریل کو ملکہ معظمہ سے ملکہ میری آیمیلی ملاقات کو آئی تھین۔ یہ دونون ملکہ غمزدہ ہوئین ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین نے ملکہ ممدوحہ کو دیکھا کہ وہ ایک سادہ کوچ مین سوار تھین۔ جس مین ڈاک کے گھوڑے جُتے ہوئے تھے اسوقت یہ خیال مجھے عبرت دلا رہا تھا کہ چھ برس گزرے کہ اِس فرانس کی ملکہ کا شوہر وہی شان و شوکت رکھتا تھا۔ جو اَب اسکا جانشین شہنشاہ تین روز بعد آنے والا رکھتا ہے۔ اِن دونون کے مقابلہ کرنیسے دل رنج ہوتا ہے (فاعتبروا یا اولی الابصار) ❊

یہ امید تھی کہ ڈوور مین ۱۶- مارچ کی صبح کو شاہی مہمان آجائینگے اسلیئے شام ہی سے پرنس اُن کے استقبال کو گیا مگر کُہر ایسی شدت سے پڑی کہ دو فرانسیسی دخانی جہاز زمین پر آ گئے۔ ڈوور کے قریب وہ شاہی جہاز اس آفت مین آنے سے بچگیا جس مین شہنشاہ سوار تھا۔ سب طرح کا سامان کیا گیا تھا کہ شہنشاہ کا استقبال نہایت شان و شوکت و کروفر سے ہو۔ جنگی دخانی جہازون کا بیڑا بندرگاہ سے پرے شہنشاہ کی سلامی اُتارنیکے لیئے فراہم ہوا تھا۔ شہنشاہ کے بیڑے کے خیر مقدم کے لیئے جو شاہی جہازون اور کشتیون کا ایک لشکر بندرگاہ سے روانہ ہوا تھا وہ کُہر کے اندر غائب ہوگیا اس کُہر سے یہ خوف تھا کہ مبادا اِس ہجوم مین کوئی حادثہ نہ واقع ہو گو اِس کُہر نے استقبال کی گرما گرمی کو سرد کیا۔ مگر اسکا معاوضہ ملاقات مین گرم مہری سے ہوگیا۔ جب لندن مین شہنشاہ آیا تو انگریزون نے اپنی محبت سے اپنے قومی دوست کی خیر مقدم کی رسم ادا کی۔ اگرچہ عوام کو معلوم نہ تھا کہ کس راستہ سے شہنشاہ کی سواری جائیگی کہ اُس راستہ کو آراستہ و پیراستہ کرتے۔ مگر سواری جس راہ سے

گزری وہان آدمیون نے بڑے جوش وخروش اور محبت سے چیرز دیئے۔ شہنشاہ کے ساتھ غریب مفلسون نے بہ نسبت دولتمندون کے زیادہ دلی محبت کا اظہار کیا۔ سواری کے گرد بڑا ہجوم کثیر وجم غفیر تھا۔ کوئی جگہ ایسی نہ تھی کہ جہان سے یہ سواری نظر آتی ہو اور وہان آدمیون کے ٹھٹ کے ٹھٹ نہ لگے ہوئے ہون۔ شہنشاہ اپنے آشناؤن کی صورت پہچانتا تھا جب وہ کنگ سٹریٹ مین آیا تو شہنشاہ بیگم کو وہ مکان بتلایا جس مین وہ یہان اپنی جلائے وطنی کی حالت مین رہ گیا تھا۔ کیا خدا کی قدرت ہی کہ کیا وہ درماندگی اور بیچارگی وعسرت کی حالت تھی یا آج یہ شان وشوکت کی حالت ہی۔ جتنی سواری آگے بڑہتی گئی۔ اتنی ہی تعظیم وتکریم بڑہتی گئی۔ ونڈسر خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ مصنوعی دروازے محراب دار بنائے گئے تھے اور اوپر جھنڈیان وبیرقین لگائی گئی تہین شہنشاہ کی اِس آمد کا حال ملکہ معظمہ کے روزنامچے کے ان چند فقرون کی نقل سے خوب معلوم ہوگا خبر آئی کہ ۵ بجے ۱۰ منٹ پر لنڈن مین شہنشاہ داخل ہوگیا۔ مین نے بھی جلد اپنے جانے کیلئے تیاری کی اور کیسل کی دوسری طرف چلی گئی اور ایک کمرہ کے پاس انتظار دیکھنے لگی۔ انتظار مین تھوڑی دیر بھی بہت معلوم ہوئی۔ آخر سوا سات بجے سنا کہ ہیڈنگٹن سے ریل روانہ ہوئی۔ انتظار نے سخت پریشان کیا۔ شام کو مطلع صاف وروشن تھا۔ سڑک پر تماشائیون کی صفون مین جنبش ہوئی اور ایک سائیس آیا اور توپ کی آواز آئی۔ ہم نے زینہ کی طرف حرکت کی پھر دوسرا سائیس آیا پھر جلو کے سپاہی آئے۔ آدمیون کے چیرز کا غل شور مچا۔ سوار نمودار ہوئے۔ دروازے کھولے گئے مین آگے چلی۔ پیچھے میرے بہت قریب میرے بچے اور شہزادے چلے۔ بینڈ بجا۔ نفیریان بجین کھلی ہوئی گاڑی مین شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم صدر مین بیٹھے ہوئے تھے۔ اور پرنس اُنکے آگے بیٹھا ہوا تھا۔ یہ سب سواری سے اُترے۔ مین اُسوقت بیان نہین کرسکتی کہ میرا دل کیسا دھک دھک کررہا تھا۔ مجھے یہ سارا جلوہ ایک خواب معلوم ہوتا تھا۔ بادشاہون کی یہ ملاقات عظیم الشان جو بہت دنون مین بہت سی باتون کی تحریکین پیدا کرتی تہین ہمیشہ دلون کو گدگدایا کرے گی۔ مین آگے بڑھکر شہنشاہ کی بغلگیر ہوئی اور مین نے اسکے ہر رخسارے کے دو دو بوسے لیئے۔ اُسنے میرے ہاتھون کو چوما۔ پھر مین نے شہنشاہ بیگم سے معانقہ کیا وہ بڑی حسین وجیہ قومی تہین۔ پھر مین نے اپنے اور عزیزون اور بچون کو پیش کرکے ملایا۔ شہنشاہ نے بڑی کو گلے لگایا۔ پھر ہم سب زینے پر

چڑھے۔ البرٹ شہنشاہ بیگم کو بازو بباز و ساتھ لیکر چلا جنھون نے آگے چلنے مین عذر کیا مگر آخر کو
اُنھون نے پیش قدمی کو قبول کیا۔ اُن کے پیچھے شہنشاہ مجھے ساتھ لیکر بازو بباز و چلا۔ شہنشاہ
نے اپنے یہان آنیسے بڑی خوشی ظاہر کی اور ونڈسر کی بڑی تعریف کی۔ اُنکو تخت گاہ پر لے جاکے اُور
مراسم ادا کین اور پھر اُنکو اپنے اپنے کمرون مین پہنچا دیا ٭

اُسی شام کو ڈنر ہوا جس کا حال ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ شہنشاہ کو بہت باتین
کرنے کی عادت نہین ہے۔ اُسکی آواز نرم اور دھیمی ہے۔ شہنشاہ نے مجھہ سے کہا کہ اٹھارہ برس
ہوئے کہ مین نے آپ کو اول دفعہ دیکھا تھا کہ آپ پہلے ہی پہل پارلیمنٹ کو کھولنے گئی تھین جس سے
میرے دل پر بڑا اثر ہوا تھا اور اُسنے یہ بھی کہا کہ ۱۰۔ اپریل ۱۸۴۸ء کو مین یہان کونسٹبل بنا تھا اگر یہ
حال آپ کو معلوم ہوا ہو تو تعجب ہے۔ ابھی جو لڑائی کی خبر اسکے پاس آئی تھی اُسکو بیان کیا کہ چار سو توپین
چل رہی ہین۔ محاصرہ کے باب مین وہ متردد تھا۔ اُسنے وہان اپنے جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مین نے
کہا کہ وہان آپ کا جانا خطرناک ہے۔ فاصلہ بڑا دور دراز ہے۔ اُس نے کہا کہ سب جگہ خوف و خطر موجود
ہے۔ ہان فاصلہ دور دراز ہے۔ دوسرے دن میرے دل پر یہ نقش ہوا کہ شہنشاہ بہت خاموش اور
مرغوب القلوب ہے اور اُسکے اوضاع اطوار و طرز و انداز ایسے ہین کہ جس سے اور زیادہ خجستہ و پسندیدہ
نہین ہو سکتے۔ اُسکے ذہن مین منصوبے بھرے ہوئے ہین۔ حاضری کے بعد مین اور وہ دونون پیدل
ساتھ چلے جس مین جنگ کے اور آسٹریا کے متعلقات کے باب مین گفتگوئین ہوئین اور اُسکے نتائج
نکالنے کے خوب موقعے ملے۔ شہنشاہ اور البرٹ کے درمیان جو اس باب مین باتین ہوتی تھین
اُنکے سننے مین میرا دل بڑا لگتا تھا۔ جیسا شہنشاہ کو رزم گاہ مین جانے کا شوق ہی ایسا ہی ہے اُنکی
بی بی کو شوق تھا کہ شوہر وہان جائے شہنشاہ بیگم جنگ سے بڑی دلچسپی رکھتی تھین۔ وہ شہنشاہ کا
رزم گاہ مین جانا اس سبب سے چاہتی تھین کہ بہ نسبت اور مقامات کے وہان شہنشاہ کو خوف و خطر کم
تھا۔ وہ کہتی ہین کہ پیرس مین بھی ایسا ہی خطر شہنشاہ کے لیئے ہی جیسا کہ رزم گاہ مین جب صبح کو پیرس
مین شہنشاہ تن تنہا جاتا ہے تو مجھے اُس کے جانے سے جیسا ڈر لگتا ہے ایسا کبھی اور بات سے ڈر
نہین لگتا۔ شہنشاہ بیگم بڑی صاحب صلہ جری ہین اور معصوم صفت ہین۔ بڑی دلفریب و دلآویز
باتین کرتی ہین۔ ان اوصاف حمیدہ کے سوا اُن کی وضع و طرز و انداز و طور خجستہ و پسندیدہ ہین

اُنہوں نے سپین کا ذکر بہت کیا۔ اور اُس ملک کی بداقبالی پر اپنا رنج و افسوس ظاہر کیا لنچ کہانے مین شہنشاہ نے مجھ سے پوچھا کہ ملکہ ازابیلی کہان ہین۔ مین نے جواب دیا کہ وہ انگلینڈ مین ہین تو شہنشاہ نے کہا کہ مین نے آخر سال مین لیوپولڈ کو لکہا کہ اگر سپین سے مراجعت کرنیکا سفر اُنکے لیئے دور دراز ہو تو مجھے امید ہے کہ وہ فرانس مین ہو کر جائین۔

ونڈسر پارک مین ۴ بجے ہم نے سپاہ کا معائنہ کیا وہ نہایت دلچسپ اور خوش منظر تہا۔ اول گاڑی مین مین اور شہنشاہ بیگم جن کو ہمیشہ پیدل چلنے مین اور سوار ہونے مین مین یہ چاہتی ہون کہ وہ آگے چلین اور برٹی وکی اور چھوٹا پیارا آرتھر بیٹھے اور البرٹ اور شہنشاہ اور ڈیوک کیمبرج جارج اور اور افسران و سپاہی گھوڑون پر سوار تھے۔ سوار اور پیدل تماشائی ہم کو چارون طرف گھیرے ہوئے تھے۔ اُنکے چیرز دینے کا بیان نہین ہوسکتا کہ وہ کس خوشی اور گرمجوشی سے دیتے تھے اُنہون نے شہنشاہ کے گرد وہ جمگھٹ لگایا کہ وہ بھچ گیا۔ شہنشاہ گھوڑے پر بیٹھا بڑا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ وہ بڑا شہسوار ہے۔ غرض سپاہ کا معائنہ بہت اچھی طرح ہُوا۔ شام کو واٹرلو رُم مین بال کا جلسہ ہُوا۔ اسمین شہنشاہ کے ساتھ مین ناچی۔ شہنشاہ بڑی آن بان وشان کے ساتھ ناچتا تھا۔ یہ خیال کیسا تعجب خیز و حیرت آمیز ہے کہ مین جارج سوم کی پڑپوتی ہون اور شہنشاہ اُس شخص کا پوتا ہے جو انگلینڈ کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ آج ہم دونون ساتھ ناچتے ہین۔ اور وہ واٹرلو رُم مین میرا اولی اور سب سے زیادہ قریب کا دوست ہے۔ چھ برس کا عرصہ گزرا کہ یہی میرا دوست اِس ملک مین جلاوطنی مین نہایت افلاس کی حالت مین رہتا تھا۔ کوئی اسکو خیال مین بھی نہین لاتا تھا کہ وہ کون ہے۔

شہنشاہ اپنے کمرے مین اپنے گرداگرد اُن مدبران ملکی اور سپاہیون کی تصویرین دیکھتا تھا جنہون نے اپنے کارہائے نمایان سے اُسکے نامور دادا کو روک دیا تھا۔ تو وہ سب سے زیادہ اُن متضاد حالتون کو دیکھکر متحیر ہوتا تھا ہم سپر کھانے گئے۔ شہنشاہ مجھے اور البرٹ شہنشاہ بیگم کو بانہہ مین بانہہ ڈالکر لیچلے۔ مین نے جیسے کہ شہنشاہ کے اوضاع و اطوار و طرز و انداز کامل اشرافانہ خوشنما مہر آلود دیکھے ایسے پہلے کسی اور شخص کے نہین دیکھے۔ اسکے محاسن اخلاق بڑے دل آویز ہین اور اُسکے مزاج مین اعتدال ہے۔ فقط

دوسرے دن شہنشاہ کے پاس اسکے ایک وزیر کے مرجانیکا تار آیا۔ تو اُسنے کہا کہ کیا تعجب کی بات ہے کہ مین اپنے وزیر کا قائم مقام ونڈسر سے مقرر کرتا ہون گیارہ بجے شہنشاہ کے کمرون مین جنگ کی کونسل کا اجلاس ہوا۔ اِس مین انگستان کی سلطنت کے ارکین عظام جمع ہوئے اِس کونسل کے انتظام کا کل اہتمام پرنس البرٹ کے ذمہ تہا۔ سبنے بالاتفاق یہ رائے دی کہ کریمیا کے میدان جنگ مین شہنشاہ کو نہین جانا چاہیئے۔ مگر شہنشاہ نے اسکو منظور نہین کیا۔ چند گہنٹون کے بعد کونسل کا اجلاس ختم ہوا اور اُسمین کوئی امر طے نہین ہُوا۔ ملکہ معظمہ اس کونسل کا حال اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ اسکا اجلاس ۱۸ تاریخ کو ہوا۔ دو بجے لنچ کا وقت آیا۔ پھر بہی کونسل جمی رہی۔ اسکو اطلاع تھی کہ مین اور شہنشاہ بیگم دونون اُسکی منتظر بیٹھی ہین۔ تہوڑی انتظار کرکے شہنشاہ بیگم خود گئین اور مسٹر کول سے کہا کہ بہت دیر ہوگئی ہے چار بجے اورڈر آف گارٹر کا چیپٹر ہونے والا ہے۔ مگر اسپر بہی کونسل مین سے نہ ہلا تو تہوڑی دیر کے بعد شہنشاہ بیگم نے مجھے خود جانے کو کہا سو مین شہنشاہ کے کمرے سے ہوکر کونسل کے کمرے مین گئی جو اُسکے سونے کے کمرے کے متصل تہا۔ دروازہ کہٹکہٹایا اور آخر اندر گئی اور پوچھا کہ ہمکو کیا کرنا چاہیئے۔ شہنشاہ اور البرٹ اُٹھے اور کہا کہ ہم آتے ہین مگر وہ آئے نہین کچھ دیر انتظار کرکے ملکہ معظمہ اور شہنشاہ بیگم نے اور لیڈیون کے ساتھ بغیر اُنکے لنچ نوشجان فرمایا۔

چار بجے تخت گاہ کے کمرے مین شہنشاہ کو اورڈر اوف دی گارٹر دینے کی رسم ادا ہوئی ڈنر مین اور بڑی بڑی باتون مین اُن فرانسیسی مفرورون کا بہی ذکر آیا جو لنڈن مین پناہ گزین تھے شہنشاہ نے کہا کہ جہان قاتلون کی برملا حمایت کیجائے وہان مہمان نوازی سے کیا مسرت حاصل ہوسکتی ہے۔ جبکہ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ کئی دفعہ میری جان ستانی کے لیئے حملے ہوچکے ہین اُسکو شہنشاہ نے نہایت مذموم اس وجہ سے بتلایا کہ وہ عورت پر حملہ تہا۔ اِس باب مین اُسنے کہا کہ میری رائے وہی ہے جو میرے چچا کی تھی کہ جہان کوئی سازش ہو اور وہ معلوم ہوجائے تو حفظ ماتقدم کرنے سے اسکا کچھ خوف نہین رہتا۔ مگر جہان کوئی دیوانہ ہم پر حملہ آور ہو اور اپنی جان جانے کی پروا نکرے تو اُس کا انسداد کیا بالکل نہین ہوسکتا یا ہوسکتا ہے تو بہت تہوڑا۔

۱۹۔ اپریل کو لنڈن کی کورپوریشن نے ونڈسر کیسل مین شہنشاہ کے آنے کے ایک دن بعد ایڈریس دیا

جس کا جواب شہنشاہ نے فرانسیسی زبان مین دیا۔ جس کا ترجمہ انگریزی مین ہوا اور اب اُس انگریزی ترجمہ کا خلاصہ اُردو مین لکھا جاتا ہی ؎

آپنے جو تعریفین کی ہین وہ خوشامد کی باتین ہین۔ مین اُنکو اسلیئے قبول کرتا ہون کہ وہ زیادہ تر فرانس کی تعریفین بہ نسبت میری تعریفون کے ہین وہ اِس قوم کی مخاطبت مین ہین۔ جن کے اغراض اعظم وہی ہین جو آپ کی قوم کے خود ہین وہ بحری و برّی سپاہون کی تعریفین ہین جو سپاہ کے ساتھ بہادرانہ خوف وعزت مین مشارکت رکھتی ہین۔ وہ اِن دو گورنمنٹون کی مخاطبت مین ہین جن کی پولیسی راستی وعقل پر مبنی ہے۔ میرا اپنا حال یہ ہے کہ مین اِسوقت تخت سلطنت پر بیٹھکر وہی رائے انگلستان کی نسبت رکھتا ہون جو یہان مین جلا وطنی کی حالت مین رکھتا تھا۔ اُس حال مین بھی ملکہ معظمہ میرے ساتھ مہمان نوازی کرتی تہین۔ اگر مین نے اپنے یقینیات کے موافق کام کیا ہی وہ یہ ہے کہ قوم نے مجھے اپنی شہنشاہی کے لیئے بمقتضائے تہذیب عامہ انتخاب کیا ہی مین نے اُن کے اغراض کے پورا کرنے کو اپنا فرض بنایا ہے۔ بیشک انگلینڈ و فرانس بالطبع تمام پولٹکس و ترقی کے مسائل مین جو دنیا کو متحرک کرتے ہین متحد ہین۔ شہنشاہ کا یہ سپیچ سارے ملک کو پسند آیا ؎

گیارہ بجے کوئین و پرنس اپنے شاہی مہمانون کو ہمراہ لیکر لنڈن مین آئے یہان سے جدا ہوتے ہوئے مہمان و میزبان دونون اُداس تھے۔ قصر بکنگہم سے شہنشاہ و شہنشاہ بیگم تہا شاہانہ جلوس کے ساتھ گلڈھال کو روانہ ہوئے۔ لنڈن مین اُنکے خیر مقدم کی رسم اس خوبی سے ادا ہوئی کہ اس سے شہنشاہ کے دل پر یقین ہو گیا کہ اہل انگلینڈ اُنسے دلی محبت رکھتے ہین۔ وہ دونون سیدھے قصر مین واپس آگئے۔ شام کو وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ تھیٹر کی سیر کو شاہانہ ٹھاٹھ سے گئے۔ اُن کی سواری یہ معلوم ہوتی تھی کہ آدمیون کے سمندر مین چل رہی ہے۔ جب ملکہ معظمہ نے اپنے مہمانون کو شاہی بوکس پر تھیٹر مین بٹھایا تو چیرز بڑے زور شور سے دیئے گئے۔ ۲۰۔ اپریل کو شاہی مہمانون نے سنڈنی ہم مین کرسٹل پیلیس (قصر بلورین) کی سیر کی۔ اُسکی ساخت کی ایجاد کو دیکھکر متحیر ہوئے۔ شہنشاہ خود پیرس مین انٹرنیشنل نمایش کرنے کو تھا اسلیئے اِس عمارت کے دیکھنے مین اُسکی خود بھی ایک خاص غرض تھی۔ یہان یہ کار نمایان تو خود رعایا نے کیا تھا۔ جب پیرس مین وہ کام بادشاہ کرے تو اُسکی شان شکوہ زیادہ ہونی چاہیئے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ آج شہنشاہ کی سینٹ لیسپین سالگرہ کا

دن تھا۔ ہم اُسکو مبارکباد دینے گئے تو اول لمحہ مین اُسنے جانا نہین کہ ہم اسکو کس بات کی مبارکباد دینے آئے ہین۔ لیکن پھر اسکو اپنی سالگرہ کا خیال آیا تو وہ مسکرایا اور میرے ہاتھون پر بوسہ دیا اور میرا شکریہ ادا کیا۔ مین نے اُسکو ایک پنسل کیس دیا۔ شہنشاہ کو اِس سے بڑی خوشی ہوئی کہ آتھر نے اُسکو دو پھول بونا پارٹی نذر دیئے۔

یہ دن بھی کیسا ذی شان تھا۔ سڑکون پر بے شمار آدمیون کی بھیڑ بن لگی ہوئی تھین ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ بار بار یہ آواز طرح طرح کے بھون مین آرہی تھی کہ شہنشاہ مدت تک زندہ سلامت رہی۔ جن آدمیون کے اندر سے ہو کر شہنشاہ گزرتا تھا اُنکو سلام کرتا تھا۔ قصر بلورین مین کسی غیر شخص کو جب تک نہین آنے دیا کہ زمرۂ شاہی نے اُسکو تمام وکمال نہین دیکھ لیا۔ پھر یہان سے باہر آکر باغون کے دیکھنے کے لیئے بالاخانہ پر چڑھا۔ یہان اُسنے فوارون کی قطارون کو چھوٹتے ہوئے دیکھا جن کا اوپر کا حصّہ ابھی تیار ہوا تھا۔ یہ فوارے پہلے ہی دفعہ چھوٹے تھے۔ اُس نے ۲۰ میل تک صاف ہوا مین اپنے چشم انداز مین دیکھا کہ انگلش کھیت۔ درخت و دہات۔ چرچون کے منارے عجب بہار دکھاتے ہین۔ یہ دیکھ دیکھ کر اسکے چہرے بشاش ہوئے جاتے تھے۔ حیرت زدہ ہو کر تعریف کرتے تھے۔ لنچ کھانیکے بعد قصر شاہی کی طرف مراجعت ہوئی تو مہمانون نے دیکھا کہ سب جگہ آدمیون کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین۔ اور چیرز کے آوازے بڑی گرمجوشی سے لگ رہے ہین۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اگرچہ سب کام اچھی طرح ہو رہے تھے کہ اس سے زیادہ بہتر نہین ہو سکتے تھے مگر بھیڑ بھاڑ ایسی تھی کہ مجھے خوف تھا کہ وہ شہنشاہ کو بھینچ نہ لے۔ مین شہنشاہ کے پاس بغل مین چلتی تھی کہ آدمی اُس سے بھڑ نہ جائین تمام میرے خیالات اپنے دماغ کی رگون پر اثر ہو نیکے جاتے رہے تھے۔ مجھی تو صرف ایک خیال بس شہنشاہ کا تھا۔ بقول البرٹ کہ جب آدمی اپنی تئین بھول جاتا ہے تو اُسکو اپنے دماغ کی رگون کی خبر نہین رہتی۔ فقط

شام کو ۲ بجے جنگ کریمیا کے فیصلہ کے لیئے کونسل بیٹھی جسمین ملکہ معظمہ اور شہنشاہ و امرائے عظام رونق افروز تھے۔ ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ مین نے اس سے بہتر کوئی اور مجلس نہین دیکھی۔

۲۱۔ تاریخ کو یوم الفراق تھا۔ دیر تک جو دوستانہ ملاقاتین رہین اور میزبانون اور مہمانون مین خلا ملا

ہوئی تو ایسی محبت پیدا ہو گئی کہ جدائی کے وقت اُنکو ایسا ہی اندوہ و ملال تہا جیسا کہ جدائی کیوقت دوستون کو ہوتا ہے۔ شہنشاہ کا کام سب سے آخر یہ تہا کہ اُسنے کوئین وکٹوریا کی البم مین اپنا نام لکھا اور جب وہ اُنکو واپس دی تو اُسنے کہا کہ مین نے اپنے دل کی یہ بات لکھدی کہ مین آپ کو ملکہ اور اپنی ہمشیرہ سمجھتا ہون اور میرے دل مین آپ کی مودبانہ اطاعت و محبت و شفقت ہے +

الوداع کے وقت طرفین کی آنکھون مین آنسو بھر آتے تھے اور زبان سے محبت کے گرم الفاظ نکلتے تھے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ مہمان سوار ہو کر گئے۔ بینڈ بج رہا تھا۔ ہم اُسی شہ نشین مین جہان تہوڑی دیر پہلے ہم سب جمع ہوئے تھے اُنکی زرق برق کی سواری جبتک دیکھتے رہے کہ وہ نظر سے غائب ہوئی۔ پھر ہم اپنے کمرون مین چلے آئے۔ یہ عظیم الشان ملاقات اور اُس کے واقعات دنیا کی ہر چیز کی طرح گزر گئے۔ یہ ملاقات بڑی پرتاب و کامیاب خوش کرنیوالا ایک خواب تہا جس کی یاد میرے دل مین بیٹھ گئی ہے۔ وہ ہم سب کی دل خوش کرنیوالی اور دل مین اپنا نقش جمانی والی تھی۔ اِس مین سب طرح خیر و عافیت رہی کوئی الجھیڑا نہین پڑا۔ موسم اچھا تھا۔ ہر چیز پر رونق تھی۔ قوم محبت مین گرمجوش تھی۔ اِن دو ملکون کی مودت و مستحکم اتحاد سے خوشی و خرمی تہی جنکی معاندت زہر قاتل ہوتی۔ بیشک لڑائی ہو رہی ہے۔ لیکن یہ لڑائی وہ نہین ہے کہ ہمارے سواحل کو ہمارے گھرون کو ہماری اندرونی خوشحالی کو معرض خطر مین لائے۔ یہی لڑائی اگر فرانس سے ٹھنی ہوئی ہوتی تو یہ ساری خرابیان برپا ہوتین۔ مین اِس شہنشاہ سے واقف ہو کر نہایت خوش ہوئی کوئی شخص اُسکے ساتھ رہنے کے بعد ممکن نہین کہ اسکو دل سے پسند نہ کرے اور اُسکا مدح سرا نہ ہو مین یقین کرتی ہون کہ وہ اس قابل ہے کہ اُس سے محبت الفت مودت کی سپاس گزاری کیجائے آئندہ کے لحاظ سے میرے دل مین اُسکی طرف سے بڑا اعتماد ہے۔ مین خیال کرتی ہون کہ وہ آزاد ہے اور اُسکی نیت ہماری طرف اچھی ہے۔ سٹوک میر سے جب مین نے پیچھے ذکر کیا تو اُسنے کہا کہ ہمنے اِس بات کو یقین کے درجہ پر پہنچا لیا ہے کہ شہنشاہ تادم مرگ ہمارے ساتھ سچی دوستی اور وفاداری رکھیگا۔ اِس ہماری ملاقات سے اور اس برتاؤ سے جو ہمنے اُس سے کیا۔ سٹوک میر بڑا خوش ہوا +

البرٹ پانچ بجے آیا۔ اُسکے دلپر بھی وہی اثر ہے جو میرے دلپر ہے وہ ہر ایک بات سے نہایت

خوش ہوا شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کو پسند کرتا ہے خاصکر شہنشاہ بیگم کے ساتھ بڑی دلچسپی رکھتا ہے*

شہنشاہ نے برٹی (پرنس و یلز) کی کتاب مین جو اُسکی اپنی ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی چند جرمنی اشعار لکھے جو اُسنے اپنے لیئے لکھے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"نوجوان پاک نفس بے عیب معصوم طباع ذہین خود سوچتا سمجھتا جانچتا ہے۔ یہ بات دلنشین کرلو کہ دنیا جو تمھاری تعریف کرے اسکو اپنے معاملات مین دخل انداز نکرو گو ایک انبوہ تمھاری ستایش کرکے مرحبا کہے۔ گو وہ تمھاری مذمت کرکے ملامت کرے مگر تم ڈگمگا کے کجرو نہ ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ وزرا کی تعریفین نوجوان کو دہوکہ و فریب دیتی ہین" مین یہ جانتی ہون کہ یہ اشعار اُسکے دل کی باتین ہین اور وہ یقین کرتا ہے کہ مین نے ایسا ہی کیا ہے اور وہ ایسا ہی کر رہا ہے* فقط

ہم نے دوستانہ اخلاق سے جو اُسکا استقبال کیا تو فوراً اس کا اثر یہ ہُوا کہ وہ فوراً اپنے ملک مین بڑا ہر دلعزیز ہوگیا۔ اور اُسکا ثبوت یہ ہے کہ جب وہ انگلستنڈ سے بولون اور پیرس کو واپس گیا ہے تو لوگ بڑی سرگرمی اور خوشی سے اُسکی کورنش بجالائے۔ شہنشاہ نے ۲۵- اپریل کو ملکہ معظمہ کو جو خط لکھا ہے اس مین اُسکے چند فقرون کا ترجمہ لکھتے ہین۔ اگرچہ مجھے پیرس مین تین دن آئے ہوچکے ہین مگر میرا خیال آپ ہی مین لگا ہوا ہے۔ مین اپنے دل مین اپنا اول فرض یہ جانتا ہون کہ پھر دوبارہ آپ کو یقین دلاؤن کہ آپنے جو محبت و شفقت و تواضع و تکریم میری مہمانداری مین فرمائی ہے اُسکا نقش میرے دل پر منقش ہے۔ پولٹیکل اغراض جنھون نے ہمارا اور آپ کا ملاپ کرایا مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین بذات خود آپ کو معلوم کراؤن کہ مین حضور کے ساتھ اب بھی اور آیندہ بھی زندہ مودت ہمدرد و دوست رہون گا۔ فی الحقیقت یہ ناممکن ہے کہ چند روزہ دوستانہ یکدلی کے ساتھ آپکے گھر مین رہنا بغیر اِسکے ہوسکے کہ آپکے یکدل متحد کنبے کو دیکھ کر اُسکی دل آویز راحت و عظمت پر کوئی فریفتہ نہو جائے۔ آپنے شہنشاہ بیگم پر جو عنایتین اور شفقتین فرمائی ہین اُنکا اثر بھی میرے دل پر منقش ہے مجھے اِس سے زیادہ کوئی بات بھلی نہین معلوم ہوتی کہ ایک آدمی محبت کے سبب سے دوسرے آدمی کے خوش کرنے والی باتین کرے*

اِسی خط مین شہنشاہ نے بڑے زور سے پرنس کی اُن آزاد دوستانہ عنایتون کی بھی شکر گزاری کی

جو اُسکے ساتھ کی گئی تھین اور بیان کیا کہ مین اُسکی فہم عمیق اور رائے روشن سے بہت مستفید ہوا۔

تھوڑے دنون بعد ۲۔ مئی کو ملکہ معظمہ نے اپنی ایک یادداشت مین اپنی اِس ملاقات کے نتائج کو تحریر فرمایا ہے اُس مین سے چند فقرے نقل کئے جاتے ہین کہ شہنشاہ کی حال کی ملاقات سے انگلینڈ اور فرانس کو یہ نفع عظیم حاصل ہوا ہے کہ دونون ملکون کے درمیان اتحاد و وداد مستحکم و مستقل ہوگیا ہے جو دونون کے حق مین مفید اور بکار آمد ہے۔ شہنشاہ کی ذاتی خصلت و خیالات کو مین جانتی ہون کہ ہمنے جو اپنے گھر مین اُسکے آنے کی تواضع و تکریم و مدارات بذات خود دلی و سچی محبت سے بغیر کسی تکلف و تصنع کے کی ہے اُسکا پائدار نقش اُسکے دل پر جما ہوگا اور ہماری دوستی پر وہ اعتبار کرے گا اور یہ یقین کرے گا کہ ہم اُسکے ساتھ اور اُسکے ملک کے ساتھ معاملات راستی و راستبازی سے جب تک کرینگے کہ وہ ہمارا وفادار یار رہے گا وہ بالطبع آزاد ہے وہ اِس فائدہ کو ملحوظ رکھے گا جو اِس اتحاد کے جاری رکھنے سے حاصل ہوگا۔ اگر وہ فرانس کے سابق کے خاندان شاہی کی تباہی پر غور کرے گا تو اُسکو معلوم ہوگا کہ اُسکی تباہی کا سبب غالباً یہ تھا کہ اُسنے انگلینڈ اور انگلینڈ کے بادشاہ کے ساتھ ایفائے عہد نہین کیا۔ اور اُسکے ساتھ اپنی دوستی کا برتاو مشتبہ رکھا۔ اگر مین شہنشاہ کی سیرت کے باب مین غلطی نہ کرتی ہون تو وہ یقینی پہلے خاندان شاہی کے طریقہ سے اجتناب کریگا۔ اِس بات سے چشم پوشی نہین کرنی چاہیے کہ ہم اور انگلینڈ جدا جدا نہین ہین۔ پس اُسکے دل مین جو ہماری طرف محبت آمیز خیالات پیدا ہوگئے وہی انگلینڈ کیطرف یہ خیالات چاہیے کہ روز افزون ہوتے رہین۔ یہ یاد رہے کہ صرف ہم ہی ایسے ہین کہ جنسے کہ وہ اپنے منصب شاہی کی حالت مین شرائط اخلاص و محبت کو بجا لا سکتا ہے اور ہم ہی سے وہ صاف صاف اخلاص کی باتین کر سکتا ہے۔ اِسلیئے بمقتضائے طبع بشری یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے اُن لوگون سے جدائی نہین اختیار کرے گا۔ جو مثل ہمارے اُسکو اصلی واقفیتون پر آگاہ کرین اور جن کے رویہ و روش کی رہنمون عدالت و صداقت ہو مین اب آگے اور بڑھکر لکھتی ہون کہ یہ امر ہمارے اختیار مین ہے کہ ہم اُسکو راہ مستقیم پر چلائین۔ اِس موقع کو کبھی ہم کو ہاتھ سے نہین دینا چاہیئے۔ جب کبھی اُسکے عہدہ دار یا وزرا ہمارے ساتھ چالبازی اور دروغ سازی مین کوشش کرین تو اُنکو ابتدا ہی سے روکدینا چاہیئے اور اُسکو واقعات اصلی پر آزادانہ مطلع کرنا چاہیئے

اور اُسکی اعانت کرنی چاہیے۔ جن باتون کی اُسکو شکایت ہو وہ آزادانہ طور پر ہم سے بیان کردے
ابتک ہم نے اِسی طریقہ و رویہ و شیوہ کی پیروی کی ہے۔ اُسکی خود ذات ہی فرانس ہے۔ اسلیئے نہایت ضرور
ہے کہ ہر وسیلہ سے جو ہمارے اختیار مین ہو یہ بات مرعی رہے کہ ہمارے اور اُسکے درمیان کشادہ
دلی کے ساتھ وہی رسم و راہ اخلاصمندی کی جاری رہین جو ڈیڑھ سال سے لارڈ کولی اور اُسکے درمیان
اور اُسکی اور ہماری ذاتی ملاقات کے اندر جاری رہی ہین ❊

سر فلپ فرین سس نے برک کو ایک خط مین لکھا تھا کہ جب کسی عام پسند لڑائی مین ایک جان
بھی تلف ہوتی ہے تو اُسکے لیئے ایک خاص ہمدردی و رحم دلی کا جوش اٹھتا ہے۔ قومون کیواسطے
آنسو نہین بہائے جاتے۔ یہ بات بڑی دردانگیز ہے جب ایک شخص کی جاہ طلبی و اولوالعزمی کے سبب
سے بڑے بڑے بہادر نہایت بیرحمی سے ذبح کیئے گئے تو ساری مملکت مین بہت دنون مین ایک ہمدردی
کا جوش اُٹھا اور سب کے دل اِس درد مین شریک ہوئے کہ جنگ مین جو ہموطن بے رحمی سے قتل ہوئے
ہین اُن کے ساتھ اخلاق کے موافق کام کیا جائے۔ چیدہ سپاہ کے سپاہی جن کے اعضا لڑائی
مین اُڑ گئے تھے جن کا جسمانی ڈھانچ بگڑ گیا تھا اور ضعیف و ناتوان ہو کر جنگ و پیکار کے کام کے
نہین رہے تھے وہ میدان جنگ سے وطن کو برابر چلے آتے تھے اور ملکہ معظمہ اُنکے ملاحظہ کو تشریف
لے جاتی تھین۔ یہ خبرین ہر ہفتے مین سنتے تھے۔ مگر سب سے زیادہ دردناک اور عبرت خیز یہ سمان تھا کہ
۱۸ امئی کو حضرت علیا نے کریمیا کے تمغے افسرون اور سپاہیون کو تقسیم کیئے جنہون نے الما و بالاکلاوا
و انکرمین کی لڑائیون مین اپنے جوہر دکھائے تھے۔ اِس تقسیم کی رسم ادا کرنیکے لیئے وقت مقرر ہوا تھا اُس
سے بہت پہلے ہوس گارڈس و سینٹ جمیس کے پریڈ پر ہر جگہ پر جہان سے یہ سیر دکھائی دیتی آدمیون
کا جگھٹ لگا ہوا تھا ❊

دس بجتے ہی پریڈ پر کوئین اور پرنس آئے اُنکے لیئے ایک بلندی پر چبوترہ بنایا گیا تھا اُس پر
وہ آنکر بیٹھے۔ اِس چبوترہ کے روبرو مربع کے تین ضلعون مین سپاہ نے صفین باندھکر کھڑی ہوئین
اور ڈپٹی ایڈجیوٹنٹ جنرل نے اُن افسرون کے نام پکارے جنکو تمغے ملنے والے تھے اُن مین سے ہر
ایک سامنے آتا گیا اور اُسکو تمغہ ملتا گیا۔ پھر ہر ایک سپاہی اِسیطرح آیا۔ اُسکے پاس ایک کارڈ ہوتا
تھا جسپر اُسکا حال لکھا ہوتا تھا وہ پیش کرتا اُسکا تمغہ لارڈ پان میور ملٹری سکرٹری ملکہ معظمہ کے دست مبارک

ہین دیتے اور وہ سپاہی کو عنایت فرماتین سپاہی سلام کرکے پیچھے اس طرح ہٹتا کہ لوگ دیکھ لین کہ اسکو تمغہ علاوہ اپنی تعریف کرنے والے گروہون کو خواہ وہ اپنے ہون یا پرائے فخر و تکبر کے ساتھ اپنے تمغہ کو دکھاتا۔ بہت دنون پہلے ۲۲۔ مارچ کو ملکہ معظمہ نے لارڈ کلیرین ڈون سے فرمایا تھا کہ مین اپنے ہاتھ سے تمغون کو تقسیم کرون گی جس کے سبب سے فقط تمغون ہی کی قدر و منزلت نہین بڑھ جائے گی بلکہ اُن بہادرون کے دل خوشی کے مارے بڑھ جائین گے جنھون نے ایک بڑے بہادر زبردست قوم کے مقابلہ مین اپنے ملک کی عزت کو برقرار رکھا ہے۔ یہ عین عدالت ہے کہ رعیت دیکھے کہ بادشاہ اُن لوگون کی قدر شناسی کرتا ہے جو بہت اچھی طرح لڑے اور جنھون نے مصائب کی صبر سے برداشت کی ملکہ معظمہ نے شاہ بلجیم کو یہ خط لکھا ہے +

قصر بکنگھم ۲۲۔ مئی ۱۸۵۵ع۔ آنریبل سٹ نے آپ سے کہا ہوگا کہ تمغون کے تقسیم کرنیکی رسم کیسی اثرانداز تھی۔ شاہی خاندان کے اعلیٰ شریف سے لیکر ادنیٰ سپاہی تک نے جنھون نے سخت لڑائیون مین جو تم اُٹھا کر بہادرانہ کام دکھائے تھے اور سختیان جھیلی تھین سب کا اعزاز و احترام کیا گیا یہ پہلی دفعہ تھی کہ وفادار جان نثار سپاہیون کے سخت ہاتھ اپنے بادشاہ ملکہ کے ہاتھون مس کرین سبحان اللہ کیا یہ شریف سپاہی ہین انکو مین اپنے دل مین اپنے بچے سمجھتی ہون اُنکے لیے میرا دل ایسا ہی بیتاب ہوتا ہے جیسا کہ اپنے عزیز سے عزیز اقربا کے لیے۔ اس طرح تمغون کے پانے سے اُن کے دل پر اثر ہوا اور ایسے خوش ہوئے کہ مین نے سنا کہ بہت سے سپاہی چلا کر رونے جب اُن سے کہا جاتا تھا کہ اپنے تمغے نام کھدوانے کیلئے دو تو وہ سنتے نہ تھے۔ اسلیئے کہ انکو یہ خوف تھا کہ وہ تمغے اُن کے ہاتھ پھر نہ آئین۔ جو مین نے انکو اپنے ہاتھ سے دیئے تھے وہ بدلے جائین۔ بہت سے آدمی جن کے اعضا لڑائی مین اُڑ گئے تھے ایسی حالت مین آئے تھے جن کے دیکھنے سے دل کٹا جاتا تھا۔ اُن مین کوئی شخص جوان طامس ڈروپچ کے برابر بہادر نہین آیا جس کی ایک ٹانگ اور دوسری ٹانگ کا پاؤن گولے کے لگنے سے اُڑ گئے تھے مگر وہ جبتک لڑائی ختم ہوئی اپنے توپخانہ پر حکم چلائے گیا۔ اور میدان جنگ کے باہر جانے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ میرے زخمی اعضا کو الٹ کر اونچا کردو تاکہ ان کے نیچے لٹکنے سے میرے بدن مین سے زیادہ خون نہ نکل جائے۔ اسکو میرے سامنے کرسی پر بٹھا کے لائے جب مین نے اُس کو تمغہ دیا تو مین نے اُس سے کہا کہ مین نے تم کو تمہاری شجاعت اور جوانمردی کے سبب سے اپنا ایڈیکانگ

بنایا تو اُس نے جواب دیا کہ مین نے اپنی ہر خدمت کا معاوضہ بہت زیادہ پایا ہی۔ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ایسے سپاہیون کے ساتھ محبت والفت اور اُن کا احترام کرے ۰

ہمیشہ دستور کے موافق اولیائے دولت سالگرہ کرنے کیلئے اوسبوّن مین آگئے تھے جاڑا ایسا سخت کڑاکے کا پڑا تہا کہ پرنس کے درخت و پودے سردی سے جل گئے تھے۔ پرنس کی تعطیل کے معنے یہ تھے کہ وہ ایک قسم کے کامون کی محنت سے چھٹکارا پاکر دوسرے قسم کے کامون کی محنت مین مشغول ہوجائے۔ مراسلات کے پڑھنے اور بہیجنے کی محنت مین تخفیف اس سبب سے ہوئی کہ پورٹس متھ مین سفر کرنا پڑا کہ وہان سے کریمیا کی جنگ کے لیئے سامان بہیجا جائے۔ پرنس کی تیسری مئی کو اپنی سوتیلی مان کو خط مین لکھتا ہے کہ ہم یہان دس روز کے لیئے وکٹوریا کی سالگرہ کرنے کیواسطے آئے تھے افسوس کہ ہماری تعطیل کے دن کل پورے ہوجائینگے۔ لنڈن مین ہمارے دل ودماغ وجسم کیلئے ہر قسم کی محنتین ومشقتین پھر منتظر بیٹھی ہین ۰

قصر بکنگھم ۳۰- جون ۱۸۵۵ء عزیزہ مس لیڈی ریگ لین آپکے شجاع دلاور بہادر شوہر کے مرنیسے مجھ اور آپ کو اور ساری قوم کو جو دلی صدمہ پہنچا ہے وہ الفاظ مین نہین بیان ہوسکتا۔ اسکی وفاداری اور پرستاری بادشاہ اور ملک کے ساتھ بیحد ونہایت تھی۔ یہ صدمہ ناگہانی جانفرسا جو واقع ہوا ہے اُس کا ہم دونون کے دلون مین نہایت رنج وقلق واندوہ والم ہی آپ کا شوہر بڑا طاقتور تھا وہ تندرست ایسا تھا کہ جس نے خراب آب وہوا اور بہت محنت وافکار وترددات اُس روز سے یہ سب برداشت کیئے کہ انگلستان سے روانہ ہوا۔ اگرچہ اُس کی علالت کی خبر سُننے سے ہمارا دل دہل گیا تھا۔ مگر ہم کو امید قوی تھی کہ وہ جلد تندرست ہوجائے گا۔ مگر رضی الٰہی سے کوئی چارہ نہین ہم کو سخت رنج یہ ہے کہ وہ اس وقت ہمسے چھین لیا گیا کہ اسکی محنت ومصیبت کشی وتشویشات ختم ہوکر اُسکو کامیابی حاصل کرلنے کو تھین۔ ہم کو اپنے بہادر سپاہ کی طرف سے بہی یہ دلی رنج ہے کہ اُسکا وہ شجاع دلاور افسر مرگیا۔ جس نے اکثر اسکو بڑی شان وشوکت کے ساتھ مظفر ومنصور کرایا تھا۔ اب ہم سب یکسان ماتم والم کرتے ہین ہمدردی سے کچھ تسلی وتشفی ہوتی ہے اور غم بٹتا ہے۔ ہائے افسوس ہی کہ میرا وفادار جان نثار ملازم مرگیا جسپر مجھے بڑا تکیہ وبھروسہ تھا۔ ہم بڑے شوق سے یہ تمنا کرتے ہین کہ اس حادثہ جانفرسا سے آپ کی اور آپکی بیٹیون کی

پرنس کا تعطیل کی سالگرہ

ملکہ معظمہ کا خط لیڈی رگلین کو تعزیت نامہ

صحت پر صدمہ نہ پہنچے گا۔ میری عزیز لیڈی ریگ لین۔ تم ہمیشہ مجھے یہ یقین کرو کہ مین تمہاری سچی دوست ہون ✤

۱۴۔ اگست کو پارلیمنٹ بند ہوئی۔ اسمین ملکہ معظمہ نے اپنے سپیچ مین فرانس کے اتحاد کو بڑے زور شور سے بیان کیا کہ مجھے یقین ہے کہ یوروپ کی اغراض مشترکہ پر اس اتحاد کی بنا رکھی گئی اور اس نے نیک ایمانداری کے ساتھ استحکام پایا ہے وہ جن واقعات سے پیدا ہوا ہے اُس سے زیادہ دیرپا رہے گا۔ وہ اُن عظیم الشان قومونکی بہبودی اور کامیابی کی امداد کرے گا جن کو اُنے معزز دوستی سے رشتہ مند کیا ہے ✤

اگرچہ پرنس کامون کی کثرت کے سبب سے قلیل الفرصت تہا مگر سٹوک میر کو خط لکھنے کے واسطے وقت نکال لیتا تھا مگر اسوقت مین کامون کا وہ ہجوم تہا کہ اسکو بھی ایک مہینہ سے خط نہین لکھا تہا وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے جو اسکو اتنی مدت نہ معاملات ملکی سے نہ اپنے چارون بچون کی صحت سے جو سُرخ بخار مین مبتلا تھے اطلاع دی ہے تو اِس سبب سے یہ بزرگ دیرینہ سال نہایت فکرمند ہوگا۔ ۴۔ اگست کو پرنس نے اُسکو خط لکھا کہ شہزادی الائیس جسکو بخار اپنی بہن سے لگا تہا۔ ہنوز اپنے کمرے سے باہر نہین نکل سکتی اور شہزادی لوئس اور شہزادہ آرتہر ولیم پولڈ کمزور وضعیف ہورہے ہین باقی دو بچے مرض متعدی سے بچے ہوئے ہین وہ ۱۸۔ اگست کو ہمارے ساتھ پیرس جائین گے ✤

۱۸۔ اگست ۱۸۵۵ء کو ملکہ معظمہ شہنشاہ فرانس کی بازدید کے لیئے پیرس کو تشریف لے گئین اور ایک ہفتہ سے کچھ زیادہ وہان رہین ملکہ و پرنس کا استقبال ایسی شان و شکوہ اور کر و فر سے ہوا جیسا کہ اول درجہ کے سلاطین کا ہوتا ہے۔ رات ہوئی تو دار السلطنت مین روشنی ہوئی جھنڈے و بیرقین و جھنڈیان مصنوعی محرابین اور دروازے و کتابے و پہلوار یہ سب ہر جگہ نظر کے روبرو آتے تھے۔ سب فراخ بازارون مین بہیڑ کے ٹہٹ کے ٹہٹ لگے ہوئے تھے سٹیشن سے لیکر سینٹ کلوڈ کے محل تک سپاہ صف بستہ کھڑی تھی۔ ملکہ کی سواری جہان گزرتی تھی وہان لاکھون آدمیون کی زبان سے یہ دعا نکلتی تھی کہ برطانیہ پر ملکہ کی سلطنت قائم رہے ✤

ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ مشعلون و لیمپون کی روشنیون مین توپون کی دُھوان دھون مین نقارون

ملکہ معظمہ کی سپیچ فرانس کے اتحاد کی بابت

پرنس کا خط سٹوک میر کو ۴ اگست ۱۸۵۵ء

ملکہ معظمہ کا پیرس مین جانا

کی دون دون مین اور بینڈون کی نغمہ سرائی مین چیرز کی آوازون مین ہم گزرتے ہوئے محل شاہی مین پہنچے۔ شہنشاہ تو راہ مین استقبال کے لیئے بولون مین آکر اپنے مہمانون کے ساتھ ہمراہ ہوا تھا۔ شہنشاہ بیگم اور شہزادیون اور لیڈیون نے دروازے مین استقبال کیا اور وہ ہمکو نہایت خوبصورت و خوشنما زینے پر لیگئے یہان نہایت چیدہ سپاہ صف بستہ کھڑی تھی ہم فوراً اپنے کمرون مین گئے جن کی آراستگی روح افزا تھی۔ ہر چیز ایسی خوبصورت تھی کہ اسکو دیکھکر مین ششدر ہی نہین ہوئی بلکہ مجھپر اس کا سحر کا اثر ہوا۔ (اب یہ محل جلکر ایسا خاکستر ہو گیا ہے کہ پھر اسکے دوبارہ تعمیر ہونے کی امید نہین) ایک افسر نے مجھ سے کہا کہ جیسے آج ہمنے حضور کے آنے کی گرمجوشی سے خوشی دیکھی اسکو پیرس مین فتوحات نپولین کے زمانہ مین بھی کوئی نہین ؛ تھا تھا۔ ایک جنرل نے کہا کہ اگر وقت ملتا تو تمام فرانس یہان ہوتا۔ سب لوگ اپنا افسوس ظاہر کرتے تھے کہ ہم دیر کر وہان آئے ؁

۱۹۔ کو دوسرا دن اتوار کا تھا۔ صبح کی نماز محل کے کمرون مین انگریزی زبان مین ہمارے قائم مقام سفیر کے چیپلن نے پڑھائی۔ دوپہر کو ہم شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کے ساتھ سوار ہوکر لوئیس دی بولون کو گئے۔ پھر یہان سے ملکہ معظمہ کی درخواست کے موافق نیولی کی نواح مین گئے اس مقام مین ان جماعتون کے گھر ہین جو پیرس مین آکر پیشے و حرفے کیا کرتے ہین۔ دوسرے دن بڑے ذوق شوق سے قابل دید نمایش گاہ اور ایک مشہور مقام ہوٹل دی ولی کا ملاحظہ ہوا سہ پہر کو شہنشاہ انکو اور مشہور مقامات دکھانے گیا رستہ مین شہنشاہ نے ایک مکان دکھایا جس مین وہ مقید ہوا تھا جسپر ملکہ نے فرمایا کہ حالتین کیسی منقلب ہو گئین کہ وہی قیدی آج شہنشاہ ہوکر اُن ہی گلیون مین فتحمندی کے ساتھ ہمارے ہمراہ سواری مین پھر رہا ہے۔ اس ہفتہ مین جن مقامات کی حضرت علیانے سیر فرمائی اور وہان اُن کا استقبال جس کروفر سے کیا گیا۔ اور جو مراسم خیر مقدم کی باعز و شان ادا ہوئین اُن سب کا بیان کرنا مشکل ہے۔ ۲۱۔ اگست کو ملکہ معظمہ تھیٹر مین تشریف فرما ہوئین۔ جہان اُنکے آنے کی خوشی کا اظہار ایسی گرمجوشی سے ... کیا اور ملکہ معظمہ کو خدا سلامت رکھے اس ذوق شوق سے گایا ... ایسا ہوا تھا۔ ہوٹل دی ویلی مین بال مین ملکہ معظمہ ... حضرت علیانے فرمایا کہ مین بال مین بڑی

خوشی سے آؤنگی۔ فرانس مین جیسا میرا استقبال واحترام ہوتا ہی۔ اس سے مجھے بڑا اہتزاز حاصل ہوتا ہے اور مین اسکو کبھی فراموش نہین کرون گی۔ وہ اپنے روزنامہ مین لکھتی ہین کہ پرینسی فیٹ نے مجھ سے پوچھا کہ اب یہ اجازت دیتی ہین کہ ایک نیا بازار جو ہوٹل دنی ویلی کو جاتا ہے حضور کے نام نامی سے مشرف کیا جائے جس کے جواب مین مین نے کہا کہ اگر اب ایسا کرین گے تو مین خوش ہونگی۔ پھر اسنے شہنشاہ کی طرف اپنا مُنہ کیا۔ اُسنے نہایت اخلاق سے درخواست کو منظور کیا۔ جمعہ کو چیمس دی مارس (چاند ماری) اور ایک جنگی مدرسہ کا معائنہ ہوا۔ پھر یہان سے سیدھے ہوٹل ڈیس ان ویلاس کو گئے جسکے برج کے نیچے نپولین اعظم سوتا ہی۔ یہان اور مقامات کی طرح کی دھوم دھام نہین ہوئی۔ مگر اس ہفتہ مین یہان آنا بڑا حیرتناک واقعہ ہے۔ ملکہ معظمہ تحریر کرتی ہین کہ ہم یہان سات بجے پہنچے۔ یہان کے گورنر کو پہلے سے خبر نہ تھی اسلیئے وہ بڑا سٹپٹایا مگر پھر بھی اُسنے اہتمام اچھا کیا۔ چار مشعلین روشن ہوئین جنہونے یہان کی عبرت انگیزی کو زیادہ روشن کردیا۔ یہان کی ہر چیز دلکو تعجب ہوتا تہا۔ چرچ نہایت نفیس و مرتفع تھا۔ بُرج کھلا ہوا تھا ہمنے چاہا کہ اوپر جاکر نیچے کی سیر کرین مگر شہنشاہ نے اسکو منع کیا اور کہا کہ وہان سے یہ برج بڑا پاس معلوم ہوگا۔ اور دیکھنے والا اول اپنے سے یہ پوچھے گا کہ شہنشاہ کی قبر کے اندر کیا ہے اُسکو یہ اُمید ہوگی کہ اُسکے اندر پانی بہرا ہوا ہوگا۔ ملکہ کو شہنشاہ چھوٹے سے گرجا سینٹ جیرم مین لیگیا۔ جس مین نپولین کی لاش امانت رکھی تھی۔ ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ میرا ہاتھ نپولین کی بغل مین تہا اور اُس شخص کے تابوت کے سامنے کھڑی تھی جو انگلستان کا سب سے زیادہ سخت جانی دشمن تہا۔ مین اس بادشاہ کی پڑپوتی تھی جو اس شہنشاہ سے نہایت نفرت قلبی رکھتا تھا۔ جس نے اسکا سخت مقابلہ کیا تہا۔ اب اُس کا پوتا جو اُسی کا ہم نام ہے میرا نہایت اقرب اور عزیز دوست ہی۔ چرچ مین ارغنون کے اندر خدا ملکہ کو سلامت رکھے بج رہا تھا۔ یہ عبرتناک سیر مشعلون کی روشنی اور بجلی کی کڑک کے درمیان ہوئی۔ وہ بیشک عجیب و غریب تھی۔ مین نے جو اس دشمن مہجور کی قبر کی زیارت کی۔ اُس نے تمام پُرانی عداوتون اور رقابتون کو مٹادیا اور اس اتحاد نامہ پر آسمانی مُہر لگ گئی جو دو بڑی طاقتور و عظیم الشان قومون مین خوشی سے لکھا گیا۔ خدا اسکو برکت دے اور کامیاب کرے۔

شہنشاہ کے تابوت پر سیاہ مخمل کی زرین پوشش تھی اور اُسکی ٹوپی اور تلوار اُسکے قدمون کے پاس رکھی تھی ہفتہ کو مہان شاہی سینٹ جری اسکے سفر مین گئے۔ جہان جیمز دوم انگلستان کا رہتا تھا۔ اور جلاء وطنی کیحالت مین مرا تھا۔ شام کو ورسیلیس مین شہنشاہ نے بال کا جلسہ کیا اس بال کا حال ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ ہمنے ایسی نفاست اور عظمت دیکھی جو مین نے پہلے کبھی نہین دیکھی لوئی شانزدہم کے زمانہ سے کوئی بال ایسی نہین ہوئی وہ لوئی پانزدہم کی بال کی بعینہ نقل تھی۔ ۲۶ اگست اتوار کو پرنس کی سالگرہ کا دن تہا۔ یہ دن مجھے بڑا عزیز تھا مین یہ چاہتی تھی کہ وہ دستور کے موافق میرے اپنے گھر مین ہو مگر وہ وہان نہوا۔ میرا عزیز البرٹ اس سے خوش ہوا کہ ان لوگون مین وہ دن ہوا جو فی الحقیقت اسکی قدرشناسی کرتے تھے۔ خدا تعالی اُسکو سالہا سال تک سلامت رکھے اور برکت دے اور ہم دونون بوڑھے ہوجائین ✣

۲۷ تاریخ پیر کو گھر کی طرف سفر شروع ہوا۔ دوپہر کے بولون مین آئے۔ تھوڑی دیر ٹھیرے ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ پھر ہم سوار ہوکر ریتی کی طرف گئے۔ جہان کیمپ کی ساری سپاہ چھتیس ہزار پیدل جمع تھی۔ اسکے سوائے سوارلین سرزوڑ ریگون اور گرانڈیر موجود تھے۔ ہم سوار ہوکر اُن کی صفون مین گئے جو بہت پاس پاس تہین۔ اُنکی سنگینین جو بالکل ایک نیستان معلوم ہوتا تھا اُنکے پیچھے نیلا سمندر خموش تہا۔ سورج غروب ہورہا تھا۔ اپنی قرمزی روشنی سب پر ڈال رہا تھا چھہ بجے یہ ایک عجیب جلوہ گاہ منظر آرہی تھی۔ جب اس سپاہ کا آخر مارچ ہوا تو ہمارے بیڑے نے سلامی اتاری بیشک یہ واقعہ ان بہت سے واقعات عجیب مین سے تہا جو اس ملاقات مین واقع ہوئے تھے۔ کیا وہ زمانہ تھا کہ اسی ریتی مین نپولین اول نے اس سپاہ کی قواعد لی تھی جو انگلستان پر حملہ آوری کے لیئے تیار ہوئی تھی۔ نپولین سوم کی سپاہ نے صف بندی کرکے ملکہ انگلینڈ کی سلامی اتاری۔ جہان نپولین کی سپاہ کے سدراہ ہونیکے لیئے نیلسن کا بیڑا کھڑا تھا وہین ہمارا بیڑا مقیم تہا جس نے نپولین سوم کی سلامی اُتاری۔ بہت سے بینڈون نے بجایا کہ ملکہ برطانیہ پر فرمانروائی کرے۔ کیا اُن دو زمانون مین زمین آسمان کا فرق ہے ✣

غرض ملکہ معظمہ جو مہان سب طرح سے مسرور و محظوظ ہوئی تھین۔ اس وقت اپنے میزبانون سے افسوس کرتی ہوئی رخصت ہوئین۔ اسوقت رات کے ۱۲ بجے تھے جسوقت وہ شہنشاہ سے

اسپنے جہاز پر رخصت ہوئین ۔شہنشاہ نے کہا کہ آپ پھر یہان دوبارہ تشریف لائین تو ملکہ معظمہ نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ آپ انگلینڈ مین دوبارہ رونق افروز ہونگے ۔ ملکہ معظمہ کہتی ہین کہ مین شہنشاہ سے دو دفعہ بغلگیر ہوئی۔ اور اسنے البرٹ و بچون سے بڑی گرم مہری سے مصافحہ کیا۔ ہم اسکے ساتھ زینے پر چڑھے اور پھر مین نے اُسکا ہاتھ دبا کر رخصت کے الفاظ کہے جس کے جواب مین اُسنے بھی الوداع کہا۔

دوسرے صبح کو ساڑھے آٹھ بجے جہاز شاہی اوسبورن مین لنگر انداز ہوا۔ کنارہ پر شہزادہ الفرڈ اور اُن کے چھوٹے بھائی انتظار کر رہے تھے اور گھر کے پاس اندر بین چین اور لوئیس اور گھر کے اندر بیچاری ایلاس انتظار مین بیتاب ہو رہے تھے۔ غرض دس روز کے بعد نہایت فرحت افزا سیر و تماشے کے بعد اپنے گھر مین آکر خوش خُرّم ہوئے۔ اور اس اپنی سیاحت دہ روزہ کا خلاصہ ملکہ معظمہ نے جو لکھا ہے اُسمین سے کچھ فقرے ہم نیچے نقل کرتے ہین۔

ملکہ معظمہ کی واپسی اوسبورن میں

انتظام الٰہی کے بھی عجیب و غریب کارخانے ہین بھلا اس کا کسکو سان گمان تھا کہ وہ شخص جسپر ۱۸۵۱ء سے ہم نظر التفات نہین کرتے تھے اُسکی حالت ایسی بدل جائے گی کہ وہ شہنشاہ ہوگا۔ اور خارجی حالتین اور اسکی اپنی بے ریائی و راستبازی ہمارے ملک کے ساتھ اور اُسکی عدالت و زیرکی ایسی ہونگین کہ وہ صرف انگلینڈ ہی کا پکا دوست و رفیق نہین ہوگا بلکہ وہ خاص ذات کا دلی دوست ہوگا۔

نپولین سوم کے خصائل

ملاقات کے بعد شہنشاہ کا ذکر بارہا مین نے البرٹ سے کیا ہے البرٹ بالطبع بہت چُپ چاپ آدمی ہے۔ مین تو کسی کے کہنے سُننے مین کبھی آجاؤن مگر وہ اور آدمیون کے کہنے سننے مین نہین آتا۔ اور کسی اور شخص کا اثر اسپر نہین ہوتا۔ وہ بھی بالکل اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ جب کوئی شخص شہنشاہ کے ساتھ بے تکلف دوستانہ رہتا ہے جیسے کہ ہم اُسکے ساتھ ہر روز آٹھ دس ۔ بارہ گھنٹے اور ایکدن چودہ گھنٹے تک رہے تو وہ اسکا گرویدہ اور دلدادہ ہو جاتا ہے شہنشاہ چپ چاپ سادہ مزاج ہے جن چیزون کو وہ نہین جانتا ۔ اُن کا حال سُنکر بہت خوش ہوتا ہے۔ وہ صاحب تدبیر ۔ ذیشان عادل و شریف ہے ۔ ہمارا احترام اور ادب اور اعزاز کرتا ہے ۔ کبھی کوئی ایک لفظ نہین کہتا جو ہمکو ناگوار ہو نہ کوئی کام ایسا کرتا ہے جو ہم کو ناراض اور دق کرے ۔ بہت ہی کم آدمیون کو

مین جانتی ہون کہ جنپر بیے اختیار اعتبار کرنے کا میلان رکھتی ہون اور اُنسے اپنی دل کی بات صاف صاف کہہ دیتی ہون۔ مجھے اُس سے کسی بات کے کہنے مین خوف نہین معلوم ہوتا۔ مین جانتی ہون کہ جو بات اُس سے کہونگی وہ محفوظ رہیگی۔ اُسکی مصاحبت خاصکر پسندیدہ اور خوش کرنے والی ہے آمیز ہے کوئی بات دل کے بہانے والی اور اپنی طرف جذب کرنے والی غم آمیز ایسی ہے کہ وہ اُس کی گفتگو سے روکتی ہے۔ اِس دلربائی مین اُسکی حُسن صورت کو کچھ دخل نہین ہے۔ اگرچہ مین اُسکی صورت کو بھی پسند کرتی ہون۔ بے شک اِس مین اپنے ساتھ آدمیون کے گرویدہ کرنے کی عجیب قوت مقتضاے طبیعی ہے۔ بچے اِسکے شائق ہین۔ وہ اُنپر بڑی شفقت کرتا ہے مگر دانشمندی کی ساتھ وہ البرٹ کا شائق رہتا ہے اُسکی پوری قدر شناسی کرتا ہے اور اُسکا پورا اعتبار کرتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مین اپنے زمانے کے واقعات مین اِس فرانس کی سیر کو یہی سمجھون گی کہ مین بڑے شان دار چھرون کے دیکھنے سے مسرور و محظوظ ہوتی۔ بلکہ شہنشاہ کی معیت مین جو وقت گزرا وہ میری زندگی کے زمانون مین سب سے زیادہ دلچسپ خوش و خرم تھا۔ شہنشاہ بیگم بھی بڑی سحر آفرین ہے اور ہم سب اُسکے بڑے شائق ہین ٭

غرض اِس روز کی ملاقات کی تازگی و گرما گرمی نے ملکہ معظمہ و پرنس کے دل پر بڑا اثر کیا پرنس نے شہنشاہ فرانس کو لکھا ہے کہ ہم شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کے احسانات کے بڑے ممنون ہین۔ آپنے جس حسن اخلاق سے ہمارا استقبال کیا ہے۔ اُس سے آیندہ ہم کو اُمید ہے کہ انگلینڈ اور فرانس مین اتحاد دلی ہوگا۔ شہنشاہ نے اِس خط کا جواب لکھا کہ اِس کہنے کی کچھ ضرورت نہین ہے کہ مین آپ کو جس قدر زیادہ جانتا ہون اُسی قدر مین آپکے خصائل حمیدہ کی قدر و منزلت کرتا ہون اور آپ کی ذات کے ساتھ مجھے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اِس بات کا آپ یقین کرین کہ جو لوگ ہم سے محبت کرتے ہین اُنکے جاننے کی قوت ہم مین بغیر کسی دلیل و حجت کے ہے۔ مجھے اِس کا نہایت افسوس ہے کہ آپ کی اقامت یہان تھوڑی مدت تک رہی اسلئے کہ جہان نیک کام کرنے کی آرزو ہوتی ہے وہان آدمی جتنے دنون زیادہ ساتھ رہتے ہین۔ زیادہ اچھا ایک دوسرے کو جانتے ہین ٭

۵۔ ستمبر ۱۸۵۵ء کو ملکہ معظمہ بال مورل کو روانہ ہوئین ایک دن ایڈنبرا مین ٹھیرین۔ کو بال مورل مین داخل ہوئین۔ کوئین و پرنس نے دیکھا کہ جدید محل کا بڑا حصہ اُنکے رہنے کیواسطے

بالکل تیار ہو گیا ہے۔ پرنس نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ وہ نہایت آسایش و آرام کا مکان ہے۔ اسکا بڑا برج نصف بلند ہوا ہے اور اُسکے بازؤن پر جو کیسل سے ملتے ہین چھت پٹ گئی ہے بڑے بڑے مکانات بن گئے۔ فقط مکان کے سامنے جو گڑھے ہین۔ اُن مین مٹی بھرنی باقی ہے پرنس کو یہان قلم کی محنت کے کام سے جو فرصت ملتی تھی وہ ایسے کامون مین صرف ہوتی تھی۔ ملکہ معظمہ نے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ یہ نیا محل بہت ہی خوبصورت اور خوش منظر ہے جب ہم اس کے ہال مین گئے تو نیک شگون کے لیئے پرانی جوتی ہمپر پھینکی گئی۔ مکان نہایت ہی دلفریب و دلکشا ہے اُسکے کمرے مسرت افزا ہین وہ بالکل آراستہ و پیراستہ ہے۔ پرانے مکان مین یہ بات نہ تھی کہ اپنے کمرون سے اور کتب خانہ کے اور ڈرائنگ روم کے دروازون مین سے وادی ڈی کو اور اُسکے پیچھے پہاڑون کو دیکھتے۔ یہ جلوہ گاہ قدرت نہایت حسانت رکھتا ہے۔ اِس نئے مکان مین جنگ گاہ سے متواتر یہ خوش خبریان آئین کہ بندرگاہ مین روسیون کے جہاز ڈوب گئے۔ اور فرانسیسیون نے مالاکوف کو لے لیا اور آخر کو یہ کہ سی بس ٹوپل ہمارے دوستون کے ہاتھ آگیا۔ اِس خوشخبری کے آنے پر ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ الحمدللہ ہم کو بڑی خوش خبری ملی مگر ہم اس خوشخبری کو مشکل سے یقین کرتے ہین نہایت شوق سے اُسکی آرزو مین بیٹھے ہین۔ اور اصلی واقعات معلوم نہین ہوئین۔ پرنس البرٹ نے لکھا کہ جب آخر سال مین یہ خبر جھوٹی آئی تھی تو روشنی کا سامان تیار کیا گیا تھا۔ مگر وہ سامان روشنی صحیح خبر آنے کے انتظار مین یون کا یون ہی رکھا ہوا تھا۔ ۵ ۔ نومبر کو جو جنگ انکرمین کی فتح کا دن تھا ہوا ایسی تیز و تند چلی کہ اُسنے روشنی کو نہ ہونے دیا۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ سامان روشنی یہ انتظار کر رہا تھا کہ ہم دوبارہ یہان آنکر اس کو کام مین لائین۔ بے شک یہ نیا مکان بڑا مبارک تھا کہ جس لمحہ سے ہم اُسمین آئے ہین۔ خوشخبریان آنی شروع ہوئین +

جنگ مین فتحیابی کی خوش خبری کے سوا کوئین و پرنس کو گھر مین بھی یہ بڑی خوشی ہوئی کہ اُنکی پلوٹھی کی صاحب زادی کی نسبت قرابت کی تقریب ہوئی۔ ۱۴۔ ستمبر کو پرنس نے سٹوکمار کو یہ خط لکھا کہ شہزادہ فریڈرک ولیم فریڈرک کل صبح کو آئے گا۔ اُن الفاظ کے پڑھنے سے آپکے دل مین اہتزاز ہوگا کہ آپ کو تو یہ آس مدت سے ہو رہی تھی کہ اِس نوجوان شہزادے اور بڑی صاحبزادی مین عقد نکاح بندھ جائے۔ اسکے سبب سے انگلینڈ اور پروشنٹ سٹیٹس کے درمیان التیام و استحکام ہو جائے

شہزادی وکٹوریا کی نسبت شہزادہ پرشیا سے

یہ دونون نوجوان مدت سے ایک دوسرے کو جانتے ہین۔ شہزادہ فریڈرک اپنے مربیون سے اور
شاہ پروشا سے اجازت لیکر شہزادی سے نسبت کرنیکے لیئے آیا ہے جسپر مدت سے اسکا دل آیا
ہوا ہے۔ بیرن سٹوک میئر اس خط مین یہ فقرہ پڑھکر بڑا ہی خوش ہوا کہ آج صبح کو حاضری کہانے
کے بعد امر معلوم اپنی انتہا کو پہنچ گیا کہ نوجوان نے اپنے مان باپون اور شاہ پروشا سے اجازت
لیکر یہ اپنی درخواست پیش کی۔ اور ہم نے اُسکو منظور کر لیا۔ اور اُس سے کہا کہ طرف ثانی کی کون فرمیشن
تک وہ درخواست اپنی ملتوی کرے۔ موسم بہار مین یہ نوجوان اپنی درخواست خود شہزادی سے کرنی
چاہتا ہے اور وہ اپنے مربیون اور بہن کو ساتھ لیکر آئے گا تو شادی ہونیسے پہلے سترہوین سال لگ
ہو جائے گی اسلیئے آیندہ موسم بہار سے پہلے شادی نہین ہوگی۔ شہزادہ کے مربیون اور شاہ
پروشا کو بھی اطلاع ہوگئی ہے کہ ہم مین اور نوجوان شہزادے مین یہ معاہدہ ہوگیا ہے اور نوجوان
شہزادی سے اس کا استفسار بعد اسکے بلوغ کے ہوگا*

۲۸ تاریخ کو نوجوان شہزادے نے ہمارے پاس سے جانے کا ارادہ کیا ہے اور اُسکو
ہماری مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ مین نے اس سے کہدیا ہے کہ چودہ روز تک ملاقات کا رہنا کچھ تھوڑا
ہے نہ بہت ہے۔ مین اس سے ملکر بہت خوش ہوا۔ وہ بڑا مستقیم الطبع اور آزاد اور راستباز ہے وہ
تعصبات سے خالی معلوم ہوتا ہے۔ اور حد سے زیادہ نیک ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ لڑکی نے میرا دل
لے لیا ہے*

دوسرے دن پرنس البرٹ پر وجع مفاصل کا دورہ بائین بازو مین ہوا۔ جس کے سبب سے
کچھ دنون بہت تکلیف ہوئی۔ وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ ۲۲ و ۲۳ تاریخون کو بڑا خوفناک
درد رہا۔ ۲۵ تک یہ ہولناک درد جاری رہا۔ انہون نے بیرن سٹوک میئر کو لکھا کہ مین نے ایک ہفتہ
سے آپ کو خط نہین لکھا۔ اسکا سبب یہ تہا کہ وجع مفاصل کے سبب سے مین قلم ہاتھ مین نہین پکڑ سکتا
تہا۔ اب بھی قلم کو ٹھیک ہاتھ مین نہین تہام سکتا۔ پھر بائین شانہ مین درد اور دل و بازو مین تشنج ایسا
ہوا کہ ہلنا جلنا میرے لیئے ناممکن ہوگیا۔ اور سب سے زیادہ تکلیف یہ تہی کہ رات کو نیند نہین آتی تہی
اور درد رہتا تہا۔ اب مین پہلے کی نسبت سے اچھا ہون مگر کچھ اپاہج ہون*

شہزادی وکٹوریا کو اس نسبت سے بڑا اہتزاز ہوا۔ شہزادہ کو حقیقت مین اس سے محبت ہے اور اس

چھوٹی لڑکی نے جہان تک ہو سکا اُسکو خوش کیا۔ کل سے ایک دن بعد نوجوان شہزادہ چلا جائیگا شہزادہ کے بزرگون کو بھی اس قرابت کے ہونے کی خوشی ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہین کہ نسبت قرابت شہزادی کی سترہوین سالگرہ کے بعد ہو۔ لارڈ پامرسٹون نے اس نسبت قرابت کی بابت کہا کہ مجھے یقین ہے کہ یہ رشتہ مندی جب ہوگی تو جو لوگ اس سے خاص تعلق رکھتے ہین اُنکو خوشی ہوگی اور حضرت علیا اور خاندان شاہی کو راحت ہوگی اور بے شک اس سے دونون ملکون کی بلکہ علی العموم کل یوروپ کے اغراض نکلین گے ✤

شہزادی وکٹوریا کی [illegible] نسبت کی باتین

نوجوان شہزادی سے اس امر کے مخفی رکھنے کی تجویز ہوئی تھی مگر یہ امر نا ممکن تھا ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین - ۱۹ استمبر ۱۸۵۵ء - آج ہماری پیاری وکٹوریا کی پروشیا کے شہزادے ولیم سے منگنی ہوگی - شہزادہ ہمارے پاس ۱۴ ستمبر سے آیا ہوا تھا۔ اُسنے ۲۰ ستمبر کو ہم سے اپنی آرزو بیان کی - مگر ہم شہزادی کی کم عمری کے سبب سے نہین کہہ سکتے تھے کہ وہ خود اُس سے یہ بات کہے یا وہ انتظار کرے اور دوبارہ آئے مگر ہمکو یہ بہتر معلوم ہوا کہ وہ دوبارہ آئے - ہم کریگنائن کو سوار جاتے تھے کہ اُسنے سفید ہتھیر (ایک پھول کا درخت جس کی جھاڑو بنتی ہے) کا شاخ توڑ کر اور چُن کر شہزادی کو دیا - (یہ ایک شگون کی علامت ہے) اور اُسنے کنایۃً اپنے آرزو کا اعلان شہزادی پر کر دیا اور جب کہ نوک سوار ہو کر گئے تو پھر نسبت کی قرارداد ہو گئی ✤

۱۷ اکتوبر ۱۸۵۵ء کو ملکہ کوئین اور پرنس ونڈسر مین آئے - راہ مین رات کو ایڈنبرا مین رہے - پرنس پر وجع مفاصل کے عارضہ نے جو حملہ کیا تھا اُسکو شمالی ہوا نے اور جنگل مین چند روزہ ہرنون کے شکار کھیلنے نے رفع دفع کیا - یہان واپس آنا تھا کہ پھر وہی کامون کا متواتر ہجوم تھا - رات دن کی محنت کا آغاز ہوا - چند روز بعد ملکہ معظمہ کے پاس خبر آئی کہ اُن کا سوتیلا بھائی شہزادہ لیین صرع کے مرض مین مبتلا ہوا - جسے سُن کر دونون میان بی بی کا دل بیتاب ہوا وہ اس مرض کو ایسے جید و مستعد دل و دماغ سے کام کرنے والے کی موت کا پیغام سمجھتے تھے ✤

ملکہ معظمہ کا ونڈسر مین آنا اور انکے سوتیلے بھائی کی علالت

پبلک کامون کے سوا پرنس نے برمنگھم و مڈلینڈ انسٹی ٹیوشن کے بنیاد کے پتھر رکھنے کی تقریب کے لیئے ایک ایڈریس تیار کیا - ۲۲ نومبر کو اس رسم کو ادا کیا اور اُسکے بعد ٹون ہال مین دعوت مین ایک ایڈریس پڑھا - اس انسٹی ٹیوشن کا مطلب یہ تھا کہ سائنس و آرٹ کو تعلیم مین

داخل کیجے جو دولت زا محنت پردازی کو باقاعدہ بنائے۔ سائنس کے معنے یہ ہین کہ قوانین نیچر کو تحقیق کرکے اُنکے استعمال کو بتلائے۔ وہ مزدورون کو ہدایت کرتا ہی کہ کس طرح اُنکی تکلیف کم ہوسکتی ہی۔ وہ اُن زورون کو باقاعدہ بناتا ہے جو کام مین آتے ہین۔ وہ سمجھاتا ہے کہ کامون کا مقصود کیا ہوتا ہے۔ صناع کو اپنی عقل پر فخر ہوتا ہے کہ مین نے اپنے ہُنر سے یہ چیز دولت زا بنائی ہی پرنس کو ایسی چیزون سے دلی شوق تھا جو اُنکے دل مین تھا وہی اپنے ایڈریس مین زبان سے فرمایا اُنھون نے بیان کیا کہ انسان کے لیئے سائنس نے کیا کیا فائدہ مند کام کیئے ہین اور آیندہ اِس سے بیش بہا علم کے حاصل ہونے کی اُمیدین ہین اور اپنے ایڈریس کا اس مضمون پر خاتمہ کیا ہمپر عین فرض ہے کہ جن قوانین کے موافق خدائے تعالی عالم پر فرمانروائی کرتا ہے۔ اُنکا مطالعہ کرین۔ اُن قوانین کے دو احاطے ہمارے بڑے بڑے مدارس اور دار العلومون مین خودمختاری سے درس مین اختیار کئے ہین۔ وہی تعلیم کے اصلی اجزا سمجھے جاتے ہین۔ جن مین سے ایک احاطہ مین قوانین مقادیر و نسبتون کے مدون ہوتے ہین اسکو میتھی میٹکس (ریاضیات) کہتے ہین دوسرے احاطہ مین ہمارے خیالات کا اظہار بذریعۂ زبان ہوتا ہے اِس مین صاف پاک قدیمی زبان لیٹن و گریک کا علم صرف و نحو و علم ادب داخل ہے۔

یہ قوانین علم کے فروع اعظم ہین۔ اُسکے مطالعہ سے دل و دماغ مجلا ہوتے ہین۔ فہم و ذہن مین استقامت رفعت پیدا ہوتی ہے۔ مگر فقط یہی قوانین نہین ہین بلکہ اور بھی ہین جو فروگذاشت نہونے چاہئین جنکے بغیر ہم کچھ کام کی باتین نہین کرسکتے۔ مثلاً وہ قوانین ہین جو انسان کے عقلی اور روحانی تعلقات پر فرمانروائی کرتے ہین یہ منطق و الٰہیات کہلاتے ہین۔ پھر اور قوانین ہین جو ہماری جسمانی طبیعت پر سلطنت کرتے ہین اور بتاتے ہین کہ جسم و روح مین کیا تعلقات ہین وہ فزیولوجی اور سائیکولوجی کہلاتے ہین۔ ایک وہ قوانین ہین جو انسان کی سوسائٹی پر حکمرانی کرتے ہین اور ایک آدمی کا تعلق جو دوسرے آدمی سے ہی اُسے بتلاتے ہین وہ پولیٹیکس جیورس پروڈنس و پولیٹیکل اکونومی کہلاتے ہین اور بہت سے اور ہین۔

یہ قوانین مذکورہ بالا مختلف انسٹی ٹیوشنون مین اصلی تعلیم کہلاتے ہین اور وہ اس کے مستحق بھی ہین۔ مگر تمہارے انسٹی ٹیوشن کے مطالب و مقاصد اقصی یہ ہین کہ مادہ اور اُسکی صورت

کے قوانین پر عمل ہو۔ جس سے ہم انڈسٹری (محنت پروازی یا سلیقہ) کو تقسیم کر سکین اور یہی ایک خاص بڑی بات ہمارے زمانہ کی ہے۔ پس ہم کو چاہیئے کہ اپنی ساری ہمت کو بغیر اسکے کہ ہم اُسکو دوسری طرف بٹائین۔ سائینسون اور مکینکس فزکس و کیمسٹری فائن آرٹس دیعنے مصوری نجاری، و تعمیر عمارت) کی طرف صرف کرین ✦

ہم نے اپنے ملک کے لیئے ایک نعمت عظمیٰ کا سامان تیار کیا ہے۔ تھوڑے دنون مین دیکھوگے کہ کیا کیا اسکے فائدہ مند نتائج حاصل ہوتے ہین۔ اور پیداوار کے لیئے قومی قوتین کیسی بڑھ جاتی ہین۔ مجھے یقین ہے کہ اِسکام مین اور ملکون کے حصے بھی تقلید و اتباع کرین اور مجھے امید ہے کہ یہ کل انسٹی ٹیوشن ایک مرکز پر متحد ہو جائینگے اور اس طرح سے اپنی قوم کو نہال کرینگے ✦

۳۰۔ نومبر ۱۸۵۵ء کو انگلینڈ مین ملکہ معظمہ کی ملاقات کے لیئے شاہ سارڈینیا آیا۔ پرنس اسکو لینے کے لیئے ریلوے سٹیشن پر گیا۔ وہان سے دونون گاڑی مین بیٹھکر لنڈن مین آئے اہل شہر نے بڑی گرمجوشی و خوشی سے خیر مقدم کی رسم ادا کی۔ اس کا یہان آنا تھوڑے دنون کے لیئے تھا۔ مگر یہان اُسنے بہت کچھ دیکھا بھالا جسکے سبب سے کوئین اور پرنس دونون تھک گئے ✦

دوسرے دن یہان آنکر بادشاہ وول وچ مین سلحہ خانے کو دیکھنے گیا۔ پھر اسپتال مین جاکر مہربانی کی باتین کین۔ پھر توپ خانہ کی قواعد دیکھی جس سے انگلستان کی برتری توپ زنی مین اسپر ثابت ہوئی۔ اتوار کو وہ لنڈن مین رہا۔ پیر کی صبح کو ملکہ معظمہ کے ساتھ پورٹس متھ مین ڈوک یارڈس اور فیکٹری کا ملاحظہ کیا۔ سپٹ ہیڈ مین بیڑے کا ملاحظہ کیا۔ ۴۔ کو بادشاہ لنڈن مین آیا قصر بکنگھم سے شاہانہ جلوس کے ساتھ شہر مین گیا۔ جہان دوہزار مہمان گلڈہال مین اسلیئے جمع ہوئے تھے کہ کورپوریشن کے ایڈریس دینے کی رسم کو دیکھین۔ جب بادشاہ شہر مین آیا تو باوجودیکہ دن بہت سرد و تاریک اور نم آلود تھا۔ بہت سے آدمی اس کے مبارکباد دینے مین سرگرم تھے۔ جس وقت وہ ہال مین داخل ہوا تو بڑی بہار تھی۔ تمام آدمیون نے جو جمع ہوئے تھے سروقد تعظیم دی اور بڑے سلیے چوڑے چیرز دیئے۔ جن کا اثر بادشاہ کے دل پر ہوتا تھا۔ دونون ایڈریس اور انکے جواب اسوقت کے لیئے نہایت ہی مناسب حال تھے۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ نے بادشاہ کو اورڈر آف گارٹر

شاہ سارڈینیا کا انگلستان میں آنا

دیا۔ شام کو دعوت بڑی دھوم دہام سے ہوئی جسپر اُسکی ملاقات کا خاتمہ ہُوا۔ وہ ونڈسر کیسل سے پانچ بجے ملکہ معظمہ سے رخصت ہُوا ✤

سنہ ۱۸۵۶ عیسوی

لارڈ کلیرین ڈون کی ماں کی تعزیت کا خط

لارڈ کلیرین ڈون کی ماں کی تعزیت مین ملکہ معظمہ نے جو خط لکھا ہی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اراکین سلطنت سے صرف شاہانہ تعلق ہی نہین رکھتی تھین بلکہ دوستانہ و محبانہ رشتہ مندی بھی رکھتی تھین ✤

۱۳۔ جنوری سنہ ۱۸۵۶ع۔ میرے پاس آپ کا خط آیا۔ ہم کو دلی رنج ہُوا کہ آپ کی والدہ عزیزہ نے اس جہان سے رحلت کی جسکے سبب سے اُنکی دردناک علالت ختم ہوئی۔ اُس سے آپکا وہ نقصان ہوا جسکا بدل ناممکن ہے۔ اور اس سے وہ رشتہ تعلق جو اس دنیا مین تھا ٹوٹ گیا مگر دنیا سے بہتر عقبے سے جو رشتہ تعلق ہے وہ ہنوز سلامت ہی۔ آپ کو اس اندوہ والم مین یہ تسکین ہونی چاہیئے کہ کئی ہفتے تک آپ کی والدہ اپنے گھر کی چھت کے نیچے شاد و خرم رہین۔ اُن کے سارے بچے اُسوقت مین اُن کے پاس گرداگرد موجود تھے۔ وہ اپنے اس شرف و فخر سے خوش ہوتی تھین کہ اُن کا ایک بیٹا ہے جس نے اپنے ملک کی اپنے بادشاہ کی بے بہا بزرگ خدمات کی ہین ✤ فقط

ملکہ معظمہ کا پارلیمنٹ کا کھولنا

۳۱۔ جنوری سنہ ۱۸۵۶ع کو بذات خود ملکہ معظمہ نے دستور کے موافق پارلیمنٹ کو کھولا تخت پر رونق افروز ہو کر اسپیچ مین اپنے دوستون کی فتوحات عجیبہ اور عظیمہ بیان کین اور فرمایا کہ سال گزشتہ مین یہ امر لابدی تھا کہ مین بری و بحری سپاہیون کی تیاری مین اپنی ساری توجہ صرف کرون۔ مگر مین نے جنگ موجودہ کے کامون کی تقویت دینے کے اندر اپنی سعی و کوشش مین سے کسی بات کو اُٹھا نہین رکھا۔ مین نے اپنا یہ فرض جانا کہ مصالحت امن و عافیت کی کسی معقول تجویز سے انکار نہ کرون عنقریب پیرس مین مصالحت کے باب مین عہد و پیمان کا آغاز ہونے کو ہے ✤

جناب ملکہ معظمہ کی سواری پارلیمنٹ ہوس کو گئی اور آئی تو اُس کے ساتھ بھیڑ بھاڑ اور محبت اور خیر خواہی کی گرمجوشی کا اظہار پہلا ہی سا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ یا

صلح مین قوم جو اُنکی ذات مبارک کے ساتھ اپنے اغراض رکھتی ہے اُن مین کمی نہین آئی ۔

شہنشاہ فرانس کے بیٹا پیدا ہونا ۔

شہنشاہ بیگم فرانس کے ہنوز بچہ نہین پیدا ہوا تھا کہ اُنکی سخت علالت کی خبرین ملکہ معظمہ کے پاس آئی تھین جسکے سبب سے اُنکو اور پرنس کو بہت تشویش ہوتی تھی اور وہ متردد ہو کر خطوں سے ان کا حال پوچھتے تھے۔ مگر جب شہنشاہ بیگم کے بیٹا بخیر و عافیت پیدا ہوا تو شہنشاہ نے پرنس کے خط مورخہ ۲۰۔ مارچ ۱۸۵۶ع کا یہ جواب لکھا۔ کہ آپنے جو مجھے مبارکبادین اور تہنیتین بھیجی ہین اُن کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین ملکہ معظمہ کو ایک خط لکھکر بھیج چکا تھا کہ اُس سے ایک گھنٹہ کے بعد اُن کا الطاف نامہ میرے پاس آیا۔ مین اُس خط کا جواب لکھکر اپنے خطون کے پڑھنے سے اُنکو تھکانا نہین چاہتا تھا۔ اسلئے آپ ہی کے خط مین مین اُن کے عنایت نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ آپکے سارے کُنبے نے جو میرے ہان بیٹے کے ہونے کی خوشی منائی اُس کا اثر میرے دلپر ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ میرا بیٹا چھوٹے پیارے شہزادے آرتھر کے مشابہ ہوگا اور اُسکے خصائل مثل آپکے بچون کے نادر ہون گی۔ انگریزون نے جو میرے ساتھ اپنی الفت و محبت کا اظہار کیا ہے۔ اُسسے انگلینڈ اور فرانس مین باہم ایک دلبستگی پیدا ہوگئی ہے مجھے اُمید ہے کہ میرے دل مین خاندان شاہی کے ساتھ محبت و موانست ہے اور انگریزی قوم کی قدر و منزلت ہے وہ میرے بیٹے مین متوارث ہوگی ۔

شہزادی کے کرسچن ہونے کی رسم (عیسائی بنانا یعنی بپتسمہ)

۲۔ مارچ ۱۸۵۶ع کو شہزادی وکٹوریا کے عیسائی بنانے کی رسم ونڈسر کے خانگی گرجا مین ادا ہوئی۔ شہزادی کو اُن کا باپ اور دھرم باپ شاہ بلجیم اور ملکہ معظمہ گرجا مین ساتھ لے گئے۔ اُن کے بہن بھائی اور امرائے عظام اور وزرائے اعظم بھی اِس تقریب مین موجود تھے شہزادی سے جو بشپون نے سوال کیئے ان کے جواب حسب دلخواہ دیئے ۔

صلح نامہ کی خبر کا آنا

۳۰۔ مارچ ۱۸۵۶ع کو دس بجے رات کے یہ خبر آئی کہ صلح کے عہدنامہ پر دستخط ہو گئے جس کے سبب سے سینٹ جیمس پارک کی توپون کی شاہی سلامی نے دار السلطنت کو جگا دیا۔ دوسرے دن اِسکا اعلان ہوا جس سے قوم کی خوشی اور تسکین ہوئی۔ ۲۹۔ مئی کو قومی مسرت انبساط کا اظہار عام طور پر اس طرح ہوا کہ ہائیڈ پارک وکٹوریا پارک. گرین پارک۔ پرائم روز ہل پر آتشبازیان چھوٹین۔ اور سارے لنڈن مین روشنی ہوئی ۔

ہم نے پہلے بھی لکھا ہے کہ لڑائی مین جو آدمی زخمی ہوتے تھے اُن کے حال پر ملکہ معظمہ و پرنس کو کمال درجہ توجہ رہتی تھی سپاہیون کے زخم اُنکے دلون پر بھی چرکہ لگاتے تھے۔ وہ وقتاً فوقتاً چیتہم کے اسپتالون کے انتظام کی نگرانی و سرپرستی کرتے رہتے تھے ۱۶- اپریل کو ملکہ معظمہ نے دوبارہ بروٹن کے اسپتالون مین زخمی سپاہیون کا ملاحظہ فرمایا اسمین چار سو بیمار جو بتدریج تندرست ہوتے جاتے تھے۔ پارک کے چوک مین صف آرا ہوئے اور جو زخمی اپنے بچھونون سے الگ ہو سکتے تھے وہ یکجا جمع ہوئے۔ اُنھون نے ملکہ معظمہ کی خدمات بہادرانہ کی تھین اُن سے ملکہ معظمہ نے ملاقات کی اور ایسی محبت و شفقت کی باتین کین کہ جن سے اُن کے دکھ درد مین ایسی تخفیف ہوئی کہ کسی قیمتی عطیہ کے دینے سے بھی نہ ہوتی۔ بہت سے آدمیون کے زخم بڑے گہرے و خوفناک ایسے تھے وہ دیکھے نہ جاتے تھے۔ بعض کے اعضا ایسے اُڑ گئے تھے کہ اُنکی صورت مسخ ہوگئی تھی۔ اُن کے دیکھنے سے لڑائی کی تصویر آنکھون مین کھنچ جاتی تھی۔ جو مجروح زیادہ تھے اُن سے ملکہ معظمہ زیادہ ہمکلام ہوئین۔ غرض ان بیمارون کے لیئے جو وہ حسن انتظام فرماتین اور اُنکے حال پر شفقت و مرحمت کرتین۔ اُن سے اُن بیمارون کو بڑی تقویت ہوتی ٭

ایلڈرشوٹ مین کیمپ کے انتظامات پورے ہوگئے تھے اُن کے ملاحظہ کے لیئے ملکہ معظمہ و پرنس تشریف فرما ہوئے۔ وہ فارن بورن کے اسٹیشن پر اُترے۔ جنرل نولیس نے اُن کا استقبال کیا۔ جب وہ کیمپ مین پہنچین تو اُنہون نے اپنی سواری کو بدلا اور ایک سمند گھوڑے پر سوار ہوئین اور سپاہ کو دیکھنے گئین۔ یہان چودہ ہزار سپاہ موجود تھی اور دو لینون مین کھڑی تھی۔ جسکا فرنٹ یعنے سامنے کا رخ ڈیڑھ میل طول مین تہا۔ ملاحظہ کے وقت سپاہ نے اسلحہ پیش کیئے۔ باجے بجائے۔ نشست کے لیئے ایک بلندی پر پائیگاہ بنایا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ وہ اپنے اہل و عیال سمیت یہان شب باش ہوئین۔ دوسرے دن صبح کو گھوڑے پر سوار ہوئین۔ فیلڈ مارشل کی وردی اور گارٹر کے رینڈ و سٹار و سیاہی مائل و نیلی سنجاف لگی ہوئی سرخ کرتی زیب تن تھی۔ اُنہون نے اٹھارہ ہزار سپاہ کی قواعد کو ذرا ذرا دیکھا بھالا۔ اس کے بعد اولیائے دولت نے قصر بکنگھم کو مراجعت کی ٭

سپٹ ہیڈ مین بیڑے کا ملاحظہ

چند روز بعد ۲۳- اپریل کو سپٹ ہیڈ مین ایسے عظیم الشان بیڑے کا ملاحظہ ہوا جیکے برابر اب تک کوئی بڑا بیڑا نہین جمع ہوا تھا. اسکی سیر کے لیئے سارے ملک کے آدمی آئے تھے ؛

مطلع صاف تھا اسلیئے کنارے پر سے تماشائیون کو سمندر کے اندر خوب سیر دکھائی دیتی تھی- پورٹس متھ کے بندرگاہ سے شاہی جہاز دوپہر کو چلا اور اُسکے پیچھے اور بہت سے دخانی جہاز تھے جو جھنڈیون اور بیرقون سے آراستہ تھے اور تماشائیون سے بھرے ہوئے تھے وہ جنگی جہازون کے درمیان گزرا توپون کی دُھون دُھون اور آدمیون کے غل شور نے ایک قیامت برپا کردی- پرنس نے اس بحری قواعد کا حال اپنے خط مین بیرن سٹوک میر کو یہ لکھا ہی کہ مین آج آپ کو ایلائس کی سترھوین سالگرہ کے دن خط لکھتا ہون. آپ کی حالت کے سنبھل جانیسے اور آپ کی صاحبزادی کی تندرستی کی تازہ امیدون کے ہونیسے مجھے دلی خوشی حاصل ہوئی کل سے ایک دن پہلے سپٹ ہیڈ مین بحری سپاہ عظیم کا ہمنے ملاحظہ کیا. دو سو چالیس جنگی جہاز بہت قسمون کے تھے- ہمارے جلوس کے بینل جہازون نے اور اضافہ کیا تھا ؛

پورٹس متھ مین ایک لاکھ تماشائی تھے. دن بڑا صاف تھا اور ذرا سا بھی کوئی حادثہ وقوع مین نہین آیا ؛

اس بیڑے مین جہازون پر ۳۰۰۲ توپین چڑھی ہوئی تھین اور انجنون سے ۳۰۰۶۷ گھوڑون کی قوت سے کام کر رہی تھین- ملکہ معظمہ کا جہاز بیڑے کے درمیان پھرتا تھا. اور ہر جہاز سے سلامی اترتی تھی- جب رات ہوئی تو کل بیڑے مین روشنی ہوئی- مستولون اور ڈنڈیون پر لیمپ لگے ہوئے تھے بندرگاہون مین نیلی روشنی تھی ؛

نٹلی کی اسپتال کی بنیاد کا پتھر رکھنا

۸- مئی کو قصر بکنگھم مین دونون ہووسون نے ملکہ معظمہ کو ایڈریسین صلح کریمیا کے باب مین دین- دو دن بعد اولیائے دولت اوسبورن مین آئے- پرنس نے ۱۲- مئی کو بیرن سٹوک میر کو خط لکھا کہ ہم کچھ دنون کے لیئے اپنے آرام گاہ مین آگئے ہین- موسم بہار یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے آخر ہونا شروع کر دیا ہی- ہم کو امید ہے کہ یہان ہم اپنے رگ پٹھون کو جو ہمیشہ کی پریشانی اور سخت سردی کے سبب بہت خراب ہوگئے ہین- پھر درست و مضبوط کرین گے ؛

۱۹- مئی ۱۸۵۶ء کو ملکہ معظمہ اوسبورن سے عبور کر کے نٹلی کی اسپتال کے بنیاد کے پتھر رکھنے

کے لیئے تشریف لے گئین۔ دوسرے دن وہ اپنے ماموں صاحب کو لکھتی ہین۔ آخر ہفتے مین خاصکر اتوار کو بڑی خوفناک ہوائین چلتی تھین۔ اگر وہ اعتدال پر نہ آتین تو ہم نٹ لی کی اسپتال کی بنیاد کے رکھنے کی دلچسپ رسم کو نہ ادا کرسکتے۔ یہ اسپتال اس ملک مین نئی قسم کا ہی اور وہ میرے نام سے موسوم ہوگا اور یوروپ کے اچھے اسپتالون مین سے ایک شمار کیا جائے گا۔ مین اپنی بہادر سپاہ کو دل سے چاہتی ہون۔ مین نے بہت سے بیچارے بیمار اور زخمی سپاہی دیکھے ہین مین مادرانہ شفقت سے اس کام کی نگرانی و انتظام کرتی ہون۔

بیرن سٹوک میر کی بیٹی کا مرنا

دوسرے دن خبر آئی کہ بیرن سٹوک میر کی بیٹی کا انتقال ہوا۔ اُس کی تعزیت مین پرنس نے یہ خط لکھا۔

آپ کے صاحبزادے نے آپکی صاحبزادی کی وفات کی اندوہناک خبر بھیجی جس کے سبب سے ہم کو بڑا افسوس ہوا۔ مدت سے وہ امراض کے سبب سے بڑی جانکاہی مین تھی۔ موت کے سبب سے اس مصیبت سے چھوٹ گئی۔ مگر باپ کو اس خیال سے کب تسکین ہوتی ہے: مجھے خوف ہی کہ مبادا اس جان فرسا واقعہ سے آپ کی صحت مین فرق نہ آجائے۔ کل پروشا کا شہزادہ فرٹز پھر آیا ہے وہ اپنی دُلہن کو پسند کرتا ہی۔ ۲۶ تاریخ کو ہم لنڈن مین پھر چلے جائینگے۔

شہزادی کی آستین کا آگ مین جلنا

قصر بکنگھم سے پرنس اپنے ایک دوست کو جو کوبرگ مین تھا ایک خط مین لکھتے ہین جس سے اس واقعہ کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہی۔

مین آج آپ کو ایک خط لکھتا ہون جس مین ایک حادثہ کی خبر سناتا ہون جس سے معلوم نہین کہ کیا آفت آتی۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت۔ مین نہین چاہتا کہ آپ کو اخبارات سے یہ خبر اوّل پہنچے۔ وکی ایک خط پر اپنی میز پر لاکھ سے مہر لگاتی تھی کہ اس کی آستین مین شمع سے آگ لگ گئی۔ اتفاق سے مس ہل ڈائی رو۔ اُسی میز پر بیٹھی ہوئی تھی اور مس انڈرسین کے کمرے مین ایلائس کو موسیقی کا سبق دے رہی تھی وہ فوراً اُس آگ کے بجھانے کے لیئے دوڑین اور شعلون کو اُنھون نے آتش دان کے سنگین ڈھکنے سے بجھا دیا۔ باوجود اس کے بھی اسکا دایان بازو کہنی کے نیچے سے شانے تک بہت جل گیا۔ سر جیمز کلارک کے بعد سرجن بروڈی نے زخم کو خوردبین سے بڑے غور سے دیکھا اور خاطر جمع کی کہ اندرونی جلد بالکل محفوظ ہی۔ اسمین فقط

بازو کے اوپر کے حصے مین خفیف سا ضرر پہنچا ہے۔ اس لیئے یہ خوف نہین کہ ہمیشہ کے لیئے یہ بازو بیکار ہو جائے گا۔ اس بیچاری بچی نے بڑا صبر کیا اور اُف نہین کی۔ اسکے اوسان نہین خطا ہوئے تکلیف کی بہادرانہ برداشت کی۔ اب وہ بالکل خوش ہی۔ اسکی اشتہا اچھی ہی چہرہ تندرستون کا معلوم ہوتا ہی۔ ماں باپون کی تو طبیعت کا مقتضا یہ تہا کہ اس حادثہ سے اُن کے دل پر صدمہ عظیم پہنچا۔ مگر اس خبر کے سننے سے اُس کے دولہا کا دل نہایت بیتاب و مضطرب ہوا۔ ہم کونسل مین مصروف تھے کہ یہ واقعہ دن کے چار بجے واقع ہوا۔ اگر امداد ایسی جلد نہ قریب ہوتی اور سب کے اوسان بجا نہ رہتے تو ململ مین آگ کا لگنا جسکے جلد جلنے کا تصور بھی ذہن مین نہین آتا معلوم نہین کہ کیا جانگزا حادثہ دکھاتا۔ اگرچہ مشکل سے مدت مین صحت ہوگی مگر یہ یقین ہے کہ جلنے کا کوئی داغ باقی نہین رہے گا۔ ڈاکٹر کلارک آپ کو مریض کی صحت سے اطلاع دیتا رہیگا۔ کل سے ایک دن بعد دولہا چلا جائیگا۔ اس کے عمو ن لیوپولڈ شارلٹ اور فلپ ساتھ ایک دن کے لیئے آئینگے اور ۹۔ کو چلے جائینگے ۔ ۲۵۔ جون ۱۸۵۶ء قصر بکنگھم۔

جولائی ۱۸۵۶ء کی ابتدا مین کریمیا سے سپاہ کا بڑا حصہ واپس آگیا تہا۔ اس مہینہ مین ملکہ معظمہ اور پرنس نے ایلڈر شوٹ۔ دول وچ۔ اور لنڈن مین کئی دفعہ سپاہیون کا ملاحظہ فرمایا ایلڈر شوٹ کے کیمپ مین جو سپاہ تھی اُس کے ملاحظہ کی تاریخ ۸۔ جولائی ۱۸۵۶ء قرار پائی تھی مگر موسم کی خرابی نے ایسا اندھیر مچایا کہ دن کو رات بنا دیا۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے ہمراہی شاہ بلجیم اور سوئیڈن کا شہزادہ اوس کار کیمپ مین رات کو اس پائیگاہ مین رہے۔ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین۔ زمین تربتر تھی اور آسمان پر بادل گھرے ہوئے تھے۔ مینہ کے کھلنے کی کوئی امید نہ تھی مگر باوجود اسکے سپاہ اپنا کام چستی چالاکی اور پھرتی سے کر رہی تھی اور کریمیا کی آفتون کی طوفان کی برداشت کو دکھا رہی تھے۔ بند گاڑی مین ملکہ معظمہ قواعد کے میدان مین تشریف لے گئین اور اُن کے ہمراہی گھوڑون پر سوار اپنی وردی پہنے ہوئے گئے۔ تھوڑی دیر مین موسم اچھا ہو گیا تو یہ دلچسپ جلوہ نظر آیا کہ شاہی سواری کے گرد ایک مربع کے تین ضلعون مین کریمیا کی رجمنٹین ہوگئے بڑھکر کھڑی ہوئین۔ ہر افسر جنکے سر پر کریمیا کی آتش جنگ برسی تھی۔ ہر کمپنی مین سے چار سپاہیون کو لیکر آگے آیا۔ تو ملکہ معظمہ کی گاڑی کشادہ ہوئی اور وہ کھڑی ہوئین۔ آپنے سپاہ کی مخاطبت

ملکہ معظمہ کا سپاہ کو ایلڈر شوٹ مین [ملاحظہ]

مین یہ گوہر افشانی کی "اے افسرو اور سپاہیو! مین تم سے اپنی ذات خاص سے معرف ہونا چاہتی ہون۔ آج کے دن جو سپاہ یہان جمع ہی اسکو میری طرفسے یہ مبارکباد دو کہ وہ انگلینڈ مین خاطر خواہ کارگزاری کے بعد صحت و عافیت کے ساتھ واپس آئی اور اُسے کہو کہ مین اُن مصائب و مشکلات و سختیون کو جن کی برداشت اُنہون نے نہایت عمدہ طرح سے کی بڑی فکر و تشویش کے ساتھ دیکھتی تھی۔ جن بہادرون نے اپنے ملک کی خاطر سے جانین دین ان کا مجھے حد سے زیادہ سوگ اور ماتم ہی۔ مگر اُنکی اُس شجاعت پر مجھے فخر و ناز ہے جو انہون نے میرے بہادر دوستون کی سعیت مین ہر میدان جنگ مین نمایان کی ٭

مین خدا کا شکر ادا کرتی ہون کہ اب تمہارا خوف توفنا ہوا مگر تمہارے کارہائی نمایان کی شان و شکوہ باقی رہی اور مین جانتی ہون کہ تمہاری خدمات کی پھر ضرورت پڑیگی۔ اور تم پھر اُسی اطاعت و جان نثاری کے ساتھ وہ زندہ دلی اختیار کروگے جسنے تم کو کریمیا مین ایسا ثابت قدم و استوار رکھا کہ تم کو کوئی مغلوب نہین کر سکتا تھا" ٭

جسوقت زبان گوہر افشان سے یہ درافشانی ہوچکی تو ہر ایک کے منہ سے بے اختیار یہ آواز نکلی کہ خدا ملکہ کو زندہ و سلامت رکھے۔ خوشی کے مارے سپاہی اپنی خودون کو اُچھالتے تھے اور تلوارون کو ہلاتے تھے اور خیر خواہی کے آوازے لگاتے تھے جو ایک صف سے دوسری صف مین برابر چلے جاتے تھے اور پہاڑون مین جاکر گونجتے تھے۔ غرض ایک عجیب مردی و دلیری و بہادری کا تماشا اثر انداز تھا ٭

دوسرے دن گارڈس کو جو کریمیا سے واپس آتے تھے سارا لنڈن مبارکباد دینے پر آمادہ ہوا۔ یہ سپاہی سفر کرکے سینٹ جیمس پارک مین ہوکر قصر بکنگھم کے پاس سے گزرے۔ اور ملکہ معظمہ نے اُنکو دیکھا۔ وہ جلدی سے پارک مین آئین۔ پرنس اپنے ماتحت پلٹنین لیکر گارڈس کے استقبال کو آیا۔ آج نہ مینہ تھا کہ وہ اپنے پانی کو پھیلاتا۔ اور نہ بادل تھے کہ وہ روز روشن کو تاریک کرتے سب بالطبع سپاہی اور تماشائی گرمجوشی سے خوشی کر رہے تھے۔ یہ لڑائی کے ختم ہونے کا ایک جلوہ بڑا اثر انداز تھا۔ پرنس نے اسکا حال اپنے خط مین سٹوک میر کو یہ لکھا ہی کہ کل عمو صاحب لیوپولڈ مع اپنے بچون کے یہان سے روانہ ہوگئے۔ کریمیا لشکرون مین سے سات اپس شدہ

پلٹنون کا یہان ملاحظہ ہوا یہ ایک بڑا ذیشان جلوہ گاہ تھا اور اُس نے ہم سب پر بڑا اثر کیا۔ پہلے ایلڈر شوٹ مین جو کریمیا کی واپس شدہ پلٹنون کا ملاحظہ ہوا تھا۔ اِس مین مینہہ نے بڑی کھنڈت ڈالی تھی ❊

پروشا کا بادشاہ اور ملکہ جو اب جرمن کے شہنشاہ و شہنشاہ بیگم ہین ۱۰۔ اگست سے ۲۸۔ اگست تک یہان مقیم رہے تاکہ انگریزی شاہی خاندان سے ناتے رشتے قریب کے ہو جائین سو یہ مطلب شہزادی وکٹوریا اور اُنکے بیٹے کے درمیان بنسبت قرابت ہونیسے حاصل ہو گیا یہ دونون مہمان ایلڈر شوٹ مین سپاہون کا ملاحظہ فرماکر ۲۸ کو اوسبورن مین آئے اور ۲۹ کو وہ رخصت ہوئے اُسی تاریخ پارلیمینٹ کا اجلاس ملتوی ہوا ❊

اولیائے دولت ۷۔ ۲۰۔ اگست تک اوسبورن مین مقیم رہے کبھی کبھی سمندر مین سفر بھی سیر کے طور پر کیا ایک دفعہ مغربی ساحل پر ڈیون پورٹ تک گئے۔ وہان متواتر ایسے طوفان آنے شروع ہوئے کہ سمندر کی راہ سے مراجعت نہو سکی تو ریل مین سوار ہوکر پورٹس متھ مین گئے۔ ۲۷ کو اوسبورن سے روانہ ہوگئے۔ راہ مین دو دن ایڈنبرا مین رہے۔ ۳۰ کو بال مورل مین پہنچے شام کے سات بجے پہنچکر ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین "کہ نیا مکان بالکل تیار ہو گیا اور سارا پُرانا مکان بیچارہ رخصت ہُوا کُل جدید لذیذ۔ محل پرنس کی تجویز سے تیار ہوا ہے"۔ اب کی دفعہ یہان بارش کی وہ شدت تھی کہ ملکہ معظمہ اور اُنکے مہمانون کو پہاڑون مین سیر کرنے کا لطف و مزا نہ حاصل ہوا پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ برف بارش طوفان اور طغیانی آب میرے ہرنون کے شکار کے مانع نہو سکے مین اُن مین بھی شکار کھیلتا رہا۔ اور میری رفل نے بہت سے بارہ سنگے شکار کئے ❊

بال مورل مین مس فلورنس نائٹ انگیل تشریف لائین ۲۱ دسمبر کو اُنکی ملکہ معظمہ سے ملاقات ہوئی پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ اُسنے ہمارے سامنے جنگی اسپتالون مین جو برائیان تھین بیان کین اور اُنکے ضروری علاج و صلاحین بتلائین۔ ہم اُس سے ملکر بڑے خوش ہوئے اُسکی طبیعت مین بڑی حیا ہے۔ دو ہفتے کے بعد مس موصوف ملکہ معظمہ کی مہمان ہوئی۔ اُسکی ملاقات کا ٹھیک وہی وقت مقرر کیا گیا کہ لارڈ پان مور ملٹری منسٹر بھی موجود ہون تاکہ اُس کی زبان سے وہ ساری باتین سن لین جو اُس نے خود دیکھی تھین اور ان نتائج سے مطلع ہو جائین جو اُس نے

پروشا کے بادشاہ کا انگلستان مین آنا

بال مورل مین اولیائے دولت کا جانا اور مس فلورنس نائٹ انگیل کا آنا

مشرق مین اپنے تجربون سے حاصل کیے ہین *

۱۵- اکتوبر کو اولیائے دولت بال مورل سے روانہ ہوئے دوسرے دن ونڈسر کیسل مین آئے - ۱۹- کو سٹوک میئر کو پرنس لکھتے ہین کہ ہم یہان بخیر و عافیت پہنچگئے - ہائی لینڈس چھوڑنے کا افسوس ہی مگر یہان آنکر بیٹی اور اور چھوٹے چھوٹے بچّون کے دیکھنے سے بہت خوش ہوئے برٹی نے جو سفر خود کیا تھا اُس سے اُسکو فائدہ ہوا - پھر برٹی نے یہ خبر سُنکر کہ اُسکا یہ دوست (سٹوک میئر) انگلینڈ کو آتا ہی خوش ہوکر علم ہیئت کے تلازمہ مین یہ خط اُسکو لکھا ہی *

مین سنتا ہون کہ ایک دُمدار ستارہ نے اپنی دُم درکھیم مین اوبرہم کے نزدیک دکھائی ہی برسٹل کے ہیئت دانون نے حساب کیا ہی اور اُن کو توقع ہی کہ اب کا ستارہ جلد اپنے گردن مین داخل ہوگا - ہم خیال کرتے ہین کہ ہمارا نظام شمسی اسکو اپنے زور کشش کے اندر لائیگا - ہم یہ پیشین گوئی کرنے مین ضعیف ہین کہ یہ کشش اسکو لنڈن اور ونڈسر کے اوپر لائیگی *

۱۷- نومبر کو سٹوک میئر ونڈسر کیسل مین آگیا - انگلینڈ مین یہ اسکا آنا آخری تھا اُس نے یہان اپنے شاہی دوستون کو بڑے ماتم و سوگ مین دیکھا *

۱۳- نومبر کو حضرت علیا کے سوتیلے بھائی شہزادے چارلس نے وفات پائی پہلی نومبر کو شہزادے پر دوبارہ صرع کا حملہ ہوا - اتنا سنبھالا لیا کہ اُسکی سگی بہن بہت جلد اُسکے پاس آگئی اور اُسنے اُسکے مرنیکے آخری دن دیکھے - ۱۴- نومبر کو ملکہ معظمہ کو ایک خط لکھا جس کو اُنہون نے چھپوا کر اپنے عزیزون اور دوستون کے پاس بھجوایا - وہ لکھتی ہین کہ میرے بھائی نے ایک یادداشت نہایت خوب اپنی عالی دماغی سے لکھی - اس نے اپنی علالت سے چند روز پہلے مجھے لکھا کہ تم میرے پاس تھوڑی دیر کے لیئے ہو جاؤ - مین اسکے مرنے کو دیکھنے آئی - آہ میری پیاری وکٹوریا یہ دیکھنا بڑا غضب ہولناک ہی کہ ایک بیش قیمت جان کا ایک ایک قطرہ گرتا جاتا ہے اُسپر زوال آتا جاتا ہی اور موت ایک ایسے اچھے آدمی کو فنا کرتی ہی آخر دنون مین اُس کا چہرہ بہت خاصہ اچھا تھا پھر چند روز کے بعد یہ شہزادی لکھتی ہی - میری عزیز بہن مین نے اکثر یہ چاہا کہ جہان مین تھی وہین تم میری تسلی کے لیئے ہوتین اور دیکھتین کہ بھائی کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہے اور اسکا دم نکلتا ہی یہ مصیبت ایسی دل شکن تھی کہ مین اُس سے بول نہین سکتی تھی - ہم کو اُس سے بات کرنے مین

اِس سبب سے خوف تھا کہ وہ بولنے کا قصد بعض دفعہ کرتا تھا مگر ایک لفظ اُسکے مُنہ سے باہر نہین نکل سکتا تھا اندر ہی رہ جاتا تھا۔ جب وہ سوجاتا تھا تو ہم خوش ہوجاتے تھے۔ میری پیاری وکٹوریا یہ دن میرے لیئے اور تمہارے لیئے گو تم دور فاصلے پر بیٹھی ہو بڑا الم ناک اور جان فرسا تھا۔

ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب شاہ لیوپولڈ کو لکھا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ انھوں نے اس موت کا رنج سگی بہن کے برابر کیا۔ ۱۹۔ نومبر کو وہ لکھتی ہین کہ آپنے سٹوک میر کے جو عمدہ الفاظ لکھے ہین مین اُس کا بہت سا شکریہ ادا کرتی ہون۔ میرے پیارے ماموں یہ صدمہ بڑا جانکاہ ہی۔ میرا رنج بڑا کڑوا ہے۔ میرا ایک ہی بھائی تھا مین اُس سے بہت محبت کرتی تھی۔ آپ کو بھی اُس سے محبت تھی آپ جانتے ہین کہ وہ کیسا مصاحب خوش کرنے والا تھا۔ مما (ماں) پر تو مصیبت کا آسمان ٹوٹ پڑا وہ رنج کے مارے دم بخود ہین۔ خدا پر اُنکا توکل ہی وہ خیال کرتی ہین کہ ہمارے پیارے چارلس کو خدا نے اپنی محبت و رحم کے سبب سے اپنے پاس بلالیا ہے اور اسکو تکلیفون سے بچالیا ہی۔ دو ہفتہ کے بعد پھر اُنکو ایک خط مین لکھتی ہین مجھے اس موت سے رہ رہ کر بڑا رنج ہوتا ہی۔ جب مین نہایت خوش و خرم ہوتی ہون تو یہ رنج میری دلخراشی کرتا ہے۔ ہم تینون بہن بھائی آپس مین بڑا اخلاص پیار رکھتے تھے اور کبھی ہم کو یہ خیال نہین آتا تھا کہ ہم ایک ہی والدین کی اولاد نہین ہین۔ جب مین بڑی ہوگئی تو ہماری عمرون مین جو بڑا فرق تھا اُسکا خیال بالکل مٹ گیا۔ خدا کی جو مرضی ہوتی ہے وہ ہوتا ہے ✤

اوسبورن کی اقامت مین ایک واقعہ ایسی خوشی کا پیش آیا کہ اُسنے اِس مہینہ کی ساری گلفتون کو دور کردیا۔ ایک جہاز مسی رزولیوٹ قطب شمالی کی تلاش مین گیا تھا وہان وہ برف مین دھنس کر رہ گیا تھا۔ سولہ مہینے کے بعد امریکہ کے سیاح اسکو نکالکر امریکہ مین لائے اور امریکہ کی کونگریس نے قومی صرف سے اُسکی مرمت کرکے تحفۃً ملکہ معظمہ کی خدمت مین اُسکو بھیجا۔ جسوقت حضرت علیا کو کروس ہاربر مین اُسکے آنے کی خبر ہوئی تو انھون نے اُسکو خود بالذات جاکر نذر مین قبول کرنے کی تیاری کی۔ اور ۱۶۔ کو اُنھون نے اِس تحفہ کو ایسے حسن اخلاق سے قبول کیا کہ اہل امریکہ اُسکے نہایت ممنون ہوئے ✤

اسوقت منجملہ اور امور کے سپاہ کے افسرون کی تعلیم کی طرف پرنس کی توجہ تھی۔ نومبر و دسمبر کے

[illegible]

پرنس کی توجہ سپاہ کے افسرونکی تعلیم کی طرف

مہینون مین ملکہ معظمہ نے اور انہون نے ڈیوک کیمبرج اور لارڈ پان مور سے اس باب مین خط و کتابت کی۔ اس تعلیم کے باب مین پرنس کے جو مقاصد اعظم تھے وہ نہایت شستہ اور برجستہ زبان مین اپنی عادت کے موافق ڈیوک ممدوح کو اسطرح لکھے۔ پبلک سکولون سے شرفا کو اشرافانہ تعلیم پانی چاہیئے۔ اُنکی لیاقتون کا امتحان دو مہینے تک پسند کرنیکے لیئے چاہیئے۔ پھر انکو خاص رجمنٹون مین کمیشن دینا چاہیئے۔ جب وہ افسر مقرر کیئے جائین تو اُنسے درخواست کرنی چاہیئے کہ کسی ملٹری کالج مین دو برس تک ملٹری تعلیم پاکر اپنے تئین قابل بنائین۔ جب تک وہ امتحان مین یہ ثابت نہ کردین کہ اُنکو جو کچھ سیکھنا چاہیئے تھا وہ سیکھ لیا۔ اُنکی ترقی نہین ہونی چاہیئے فقط۔
یہ چند فقرے تعلیم کے معیار کی اصل ہین۔ پرنس کو تعلیم سپاہ کا دلی خیال ہمیشہ لگا رہتا تھا۔

سنہ ۱۸۵۷ عیسوی

پرنس البرٹ کا نیک خواہ انسان ہونا

ملٹن ایک بڑا شاعر کہتا ہے کہ ہمارے اقوال یا افعال ایسے ہونے چاہیئین کہ وہ یاد کے یا تقلید کے قابل ہون اور صرف محبت آلہی اور موانست انسانی ہمکو جلد کام کرنے کی طرف راغب کرے۔ اس مقولہ کے موافق پرنس البرٹ اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ میرا منصب و جاہ ایسا ہے کہ بہ نسبت معمولی آدمیون کے میرے بھلے یا بُرے کامون کا اثر اورون پر بالضرور زیادہ ہوتا ہے کل انسانون کے ساتھ بھلائی کرنے کو اپنا قاعدہ و دستور بنانا میرا فرض ہے۔
دسمبر ۱۸۴۷ع مین وہ ایک خط مین لکھتے ہین کہ بعض کامون مین میرے افعال کو لوگ غلط سمجھتے ہین۔ مگر میری نیت بخیر ہوتی ہے اور میرے دل مین سب انسانون کے ساتھ سوائے بھلائی اور نیکی کرنے کے کچھ اور نہین ہوتا۔ اور راستی اور عقل کی پرستاری کی ہمواری میرے دل مین روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس سے میرے دل کو بڑی تسکین و تسلی ہوتی ہے۔
اسکا یہ لکھنا خالی خیالی نہ تھا بلکہ عملی تھا کہ وہ آدمیون کے ساتھ اُنکی زندگانی کی پیچیدگیون اور دشواریون مین اور معاشرت کی ضرورتون مین اور وقت کی مہمات اہم مین بھلائی کرتا تھا۔ اُسکے دلپر راستبازی کا اصول ایسا منقش تھا کہ اُس کا کوئی فعل اور قول اس سے خالی نہوتا تھا۔ جب کسی کی نیک افعالی کو خواہ وہ کسی بچے کی ہو یا بوڑھے کی سُنتا تھا تو اُسکے چہرے پر مسرت کے آثار نمودار ہوتے تھے بنی آدم

کی بہبودی و مرفہ الحالی کی کوئی بات چھوٹی یا بڑی ہو اس سے وہ بے اعتنائی نہین کرتا تھا۔
یہ اُسکی زندگی کا اصول تھا۔ اُنکی راستی و راستبازی ضرب المثل تھی۔ اسکے کسی کام مین ریا اور دغل
نہ تھا۔ وہ ملکہ معظمہ کی رعیت کے ہر حصہ کی حالت بہتر کرنے مین اور اسکی برائی دور کرنے مین مستعد
رہتا تھا وہ جس مضمون پر توجہ کرتا تھا اُسکی تہ پر پہنچ جاتا تھا۔ کسی گروہ کا آدمی جو اس سے اپنے پیشہ
کی باتین کرتا تھا وہ اس سے ایسی مہربانی سے گفتگو کرتا تھا کہ اسکو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ میرا ہی
ہم پیشہ ہے۔ بعض آدمی یہ سمجھتے تھے کہ وہ انگریز نہین اسلیئے اسکے انگریزی خیالات نہین۔ مگر یہ سمجھنا
اُنکی غلطی تھی۔ جب کوئی امر اہم اصلاح کے لیئے پیش ہوتا تو وہ اُسمین انگریزون کے رویہ روش و تعصبات
کا پاس و لحاظ بہت کرتا تھا۔ اُسمین پیش بینی و عافیت اندیشی کی لیاقت و ذہانت خداداد ایسی تھی کہ
جب کسی امر اہم مین کوئی سخت مشکل آن کر پڑتی تھی تو وہی اسکو سہل کر دیتا تھا۔ بغیر اُسکے وہ حل نہ ہوتی
تھی۔ جابجا پرنس کے بہت سے کام ایسے موجود تھے کہ جو یاد رکھنے اور تقلید کرنیکے قابل تھے۔ اور
اُسنے خیر جاری کا ورثہ اُن لوگون کو دیا ہے جن کی زندگانی مین راحت بہت کم اور رنج بہت زیادہ تھا۔
اُسکی بہت سی مثالون مین سے ایک مثال لنڈن کے بندرگاہ کے باربردارون کی لکھی جاتی ہے
اُن باربردارون نے ایک عرضداشت ۱۸۶۳ء مین ملکہ معظمہ کے حضور مین پیش کی جس مین اُنھون نے
لکھا کہ ہم مدتون سے ایک مصیبت ناک حالت مین گرفتار تھے جس سے رہائی ہم کو نہوتی تھی۔ مگر پرنس نے
اس بلا سے ہمکو نجات دلائی۔ اب آٹھ برس سے ہم اپنی سخت مشقت مین خوش و راضی رہتے ہین *

پہلے اس سے کہ پرنس ہمکو اس آفت سے خلاص کرائے دریا کی طرف ایک سرگروہ کی معرفت ہم کو
کام ملتا تھا جو پہلے اس سے کہ ہم کو کچھ کام دے کے شراب پلاتا تھا اور کام کرنیکے اندر بھی ہمکو شراب
پلاتا رہتا تھا جب ہم کام کر چکتے تو مزدوری دینے اور شراب پلانے کیلیئے وہ ہمکو انتظار مین بٹھاتا تھا۔
بس اسطرح سے آدھی مزدوری ہماری شراب مین اُڑ جاتی تھی اور آدھی مزدوری ہم اپنے بال بچون مین لیجاتے
تھے۔ مزدوری کے عوض مین شراب ملنے کا جو قاعدہ تھا وہ ہمکو ہمارے جسم و جان و خاندان کو تباہ کرتا
تھا اور قابل رحم بناتا تھا۔ ہم نے بہت سر مارا اور سب قسم کے آدمیون اور جماعتون سے التجا کی کہ ہم کو
اس ملعون انتظام کی بلا سے نکالین اور خود بھی اس بلا کے ٹالنے کے لیئے ایک اوفس بنایا مگر کہین
سے اصلی امداد نہ حاصل ہوئی۔ مگر ۱۸۱۵ء مین ایک سوسائٹی ترقی تجارت و جہازرانی کے لیئے مقرر ہوئی

تھی .سوسائٹی تجارت و جہاز رانی کی ایک کارپوریشن (جماعت) ہے جس مین ایک ماسٹر اور چار وارڈن اور آٹھ اُنکے اسسٹنٹ اور اکتیس ایلڈر برادر ہوتے ہین - وہی ان دونون کامون کا سارا انتظام کرتے ہین - اِسکے لیئے حضور کے شوہر کو ماسٹر شپ کے لیئے انتخاب کیا - اُنھون نے ہمارے حال کی فورًا شنوائی کی - اُنکو اپنے عزیز بی بی بچون سے محبت تھی - اسلیئے اُنھون نے ہماری بی بی بچون کی خبرگیری کی - وہ تخت سے اُترکر ہمارے مصیبت ناک گھرون مین آئے اور خوب تحقیقات کی کہ مزدوری کے عوض مین شراب ملنے سے ایسی برائیان پیدا ہوتی ہین کہ ہماری بی بی بچے مصیبتون کی دلدل مین پھنسے جاتے ہین اور ہم پیسے و ڈوبے جاتے ہین - وہ بورڈ آوف ٹریڈ کے پریسیڈنٹ سے اسلیئے ملے کہ ہم کو ان برائیون کی جکڑبندی سے چھڑائین - اُنھون نے اس سے مشورہ لیکر ہمکو ٹرے نی ٹی ہوس کی کارپوریشن کے ماتحت کیا جس سے فورًا ہماری ساری خرابیون کی اصلاح ہوگئی اور وہ انتظام جس نے ہم کو تباہ کر رکھا تھا بالکل اُڑگیا - اس نیک پرنس نے اور برادرین نے ہمارے کام لگانے کے قواعد بنادیئے جنکے سبب سے ہم کو ہماری مشقت شاقہ کی مزدوری خاطرخواہ ملتی ہے اور اُسکو بغیر کسی کٹوتی کے اپنے بال بچون مین لے جاتے ہین - پرنس نے ہمارے لیئے ایک مکان بنوادیا کہ اس مین ہم اپنے کام لگنے کے انتظار مین بیٹھا کرین - اِسمین اخبار اور کتابین ہماری دل لگی کے لیئے رکھ دین - اور ہمکو ہمت دلائی کہ سِک کے بی نٹ سوسائٹی (بیمارون کے فائدے کے لیئے سوسائٹی) بنائین غرض سب طرح سے ہماری بہبودی و خوشحالی کی ترقی کے لیئے کوشش کی - حضور عالیہ اچھی طرح خیال کرسکتی ہین کہ ہماری حالت مین کیا تبدیلی ہوئی ہے کہ کیا تو ہم کو پالا اُن لوگون سے پڑتا تھا کہ ہماری جانکاہی سے روپیہ کماتے تھے یا اب ہمکو نیک نہاد پرنس اور برادرین سے سروکار ہے جو صرف ہماری بھلائی اور خیر چاہتے ہین - اُنھون نے ہم کو مستانہ نوشی کی زندگی سے اور بدمستون کی بدانجامی سے نجات دلاکر جفاکش کاریگر بنادیا ✦

ان عرضداشت کرنے والون نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ حضور کی سالگرہ کے دن ایک سالانہ جلسہ ہم کیا کرتے ہین تاکہ ہم کو اپنے مصائب سے نجات پانے کی یاد رہے اور اپنے خلاصی دلانے والے کی احسان کرنے کا اظہار ہو - جس کمرے مین یہ جلسہ ہوتا ہے - اُسمین ہم اپنے اوپر فیاضی کرنیوالے پرنس کی تصویر لگانے کی حضور سے اجازت مانگتے ہین تاکہ ہمیشہ وہ ہمکو یہ سبق پڑھاتی رہے کہ ہم اپنی

غریبی کی حالت مین خاوند اور باپ وغیرہ بننے مین اُسکے مقلد بنین۔ ملکہ معظمہ نے اُنکی یہ درخواست فوراً منظور فرمائی اور اُسکے ساتھ یہ کلمات طیبات فرماکر اُنکو اور زیادہ سرافراز کیا کہ میرے سخت محنت کرنے والے کاریگرون نے جو ہمدردی و ماتم پرسی بغیر کسی بناوٹ کے کی ہے اُس سے زیادہ ایک کوئی اور ماتم پرسی اور ہمدردی نہین ہوئی ⁛

چونکہ پرنس خود بڑے جفاکش آدمیون مین سے تھے اسلیئے ہمیشہ اُن کے خیالات اُن آدمیون کی حالتون کی طرف لگے رہتے تھے جو بہت سے سخت وناگوار دنیاوی حرفے و پیشے ایسی حالتون مین کرتے تھے جو اُنکی بہتری اور بہبودی مین بہت ہی کم اعانت کرتی تھین۔ اُنہون نے اول اس بات پر غور کی کہ ہمارے بڑے شہرون کے زیادہ نشو ونما پانیسے اور ان مین مزدورون کی جماعتون کے لیئے آسایش وآرام اور راحت کے گھرون کے نہ ہونیسے بُرائیون و بیماریون و ناراضیون کو ایسا بہت جلد پھیلایا ہے کہ ایک تہلکہ پڑگیا ہے۔ یہ بات ایسی تھی کہ اگر اسکا کارگر علاج نہ کیا جاتا تو آخر کو وہ آدمیون کی عادات اور اُنکے قوائے جسمانی کے بروئے کار ظاہر کرنیکے لیئے زہر قاتل ہوتی اور پھر وہ سٹیٹ کے لیئے بھی خرابی لاتی ⁛

پرنس اول موجد تھا جسنے یہ بتلایا کہ اگر اہل سرمایہ اپنے پیشے کے مزدورون کے لیئے آرام آسایش کے مکانات بنانے مین اپنے سرمایہ کو صرف کرینگے اور معقول شرائط پر اُن کو کرایہ دین گے تو اُن کو فقط اپنے سرمایہ کا سود ہی نہین حاصل ہوگا بلکہ مزدور بھی اُنکو اچھے ملینگے اور اُنکا کام بھی اچھا ہوگا پرنس کی اس تجویز کے مطابق رحم دل و صحیح العقل اہل سرمایہ نے لنڈن مین اور بڑے بڑے شہرون مین ایسے مکانات بنوادیئے جس سے مزدور بدتر حالت سے نکلکر بہتر حالت مین آگئے ⁛

دوسرا مطلب جسپر پرنس نے بڑی توجہ کی یہ تھا کہ غریب جماعتون کے لیئے ہر روزہ تفریح کا سامان کس طرح تیار کیا جاے۔ اس ملک مین آدمیون کی تفریح کے مقامات شراب خانے ہین جہان جاکر اُنکو روشنی و گرمی و آدمیون کی صحبت فوراً میسر ہوتی ہے اور اُنکے سوائے کوئی اور جگہ نہین کہ وہان اپنا دل بہلائین۔ اب تک یہ سوال حل نہین ہوا کہ غریب آدمیون کی تفریح کے لیئے کیا سامان تیار کیا جائے کہ جس سے وہ اپنے اوقات فرصت مین معقول طور پر خوش ہوا کرین مکینک انسٹی ٹیوشن ریڈنگ روم (پڑہنے کے کمرے) پبلک لائبریری (عام کتب خانے) مین وہ کم اپنی دل لگی اور تفریح

کر سکتے ہین اور ایسے سامان وہان ہو سکتے ہین جہان بڑی بڑی آبادیان ہین - پرنس نے یہ سوچا کہ کوئی نہایت سیدھی سادی قسم کی جگہ ایسی ایجاد کرنی چاہیئے کہ جس مین شرابخانہ کی بُرائیان تو نہ ہون مگر اسمین وہ خوشیان اُنکو حاصل ہون جو شراب خانہ مین جانے سے حاصل ہوتی ہین - اب پرنس کے اس خیال کا ظہور بروئے کار آیا ہے کہ کاریگرون مزدورون کے کلب قہوے خانے بہت سے مقامات مین بنائے گئے ہین اور اُن کا اثر بہت اچھا ہوا ہے - اس خیال کا آغاز ۱۸۵۵ء سے ہوا تھا رسالون کا ایک سلسلہ اِس غرض سے جاری ہوا کہ دولتمندون اور غریبون مین ہمدردی زیادہ ہو جن مین سے یہ ایک مضمون کہ مزدورون کے لیئے نشاط خانے بنائے جائین - پرنس نے پڑھا - اُنھون نے اِس کے مصنف مسٹر کلایون کو بلا کر مباحثہ کرنا چاہا - یہ ملاقات ۲۲ - نومبر ۱۸۵۵ء کو ونڈسر کیسل مین جنرل گرے سکرٹری پرنس کے مکان پر ہوئی - اِس ملاقات کا حال جو مسٹر کلایون نے لکھا ہے اسمین سے چند فقرے لکھے جاتے ہین - ملاقات مین مین نے عالیجناب پرنس سے عرض کیا کہ مکینکس انسٹی ٹیوشن مین (یہ درسگاہین بڑے بڑے شہرون اور آٹھ دس ہزار آدمیون کی آبادی کے قصبہ مین کاریگرون کی جماعتون کی تعلیم کے لیئے تھین - اِسمین کیمسٹری - علوم طبیعہ - علم نباتات - پولیٹیکل کونومی (ریاست مدن) پر چھوٹے چھوٹے لکچر دیئے جاتے تھے مگر لوگ اُنپر توجہ کم کرتے تھے - بعض صورتون مین انگریزی گریمر (صرف و نحو) اور حساب و فرانسیسی زبان وغیرہ بھی سکھائی جاتی تھین - ہر درسگاہ کے ساتھ ایک کمرہ پڑھنے کے لیئے اور کتب خانہ بھی تھا جس مین لوگ بڑے شوق سے آتے تھے - اُنکا خرچ ممبرون اور اور آدمیون کے چندہ سے چلتا تھا -) مین نے اچھے اچھے کام کیئے مگر اُن مین متوسط درجہ کی جماعتون کے لیئے دو غلطیان ہوئین کہ غریب لڑکون کی تعلیم کا خیال اُنکی تفریح کی نسبت زیادہ کیا گیا - ہم کو چاہیئے تھا کہ پہلے اُنکی تفریح سے کام شروع کرتے اور اِس طرح سے اُنکو ترغیب دے کر بتدریج تعلیم و لکچرون کی طرف اُنکو متوجہ کرتے - دوم ہمنے اِس باب مین غریب آدمیون سے کچھ مشورہ نہین لیا - اُنکو دور ہی رکھا - پرنس نے کہا کہ مین نے آپکا پمفلٹ بڑا دل لگا کے پڑھا - مین خیال کرتا ہون کہ پولیٹیکل کونومی (نظام مدن) کے قواعد مرعی رکھے جائین - جہان اُنسے گریز ہوگی وہین ناکامی ہوگی - اُن قواعد کا مقتضا یہ ہے - کہ اصول تجارت کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ ہر ایک درسگاہ اپنا خرچ آپ اُٹھائے - اور نیک خصلت آدمیون کو ترغیب دیجائے کہ وہ ایک گھر

ایسا بنائین جیسا مین آگے بیان کرتا ہون اور اسکے بنانے کی اجازت مجسٹریٹون سے جن سے وہ علاقہ رکھتے تھے لےلین اور اُنکو اس طرح چلائین کہ وہ نفع بخش ہون۔ وہ اصلاح یافتہ پبلک ہوس ہون گے اُن مین تمباکو پینے کی اجازت ہو گی۔ الگ کمرے مین جاکر پینے کی ضرورت نہو گی۔ یہ بڑی ضروری اور بکار آمد بات ہے کہ غریب آدمیون کے ساتھ اُن کے بی بی بچے بھی وہان جائین۔ انگلستان کی عورتین عمدہ بیویان اور مائین ہین وہ حتی الوسع اپنے خاوندون کو شراب خانون مین جانیسے باز رکھتی ہین مگر ایسے پبلک ہوس سے جیسا مین نے تجویز کیا۔ بجائے مانع ہونیکے معاون ہونگی اور اُنکے ساتھ خود جائینگی مجھے اسمین شبہہ ہے کہ ایک جماعت کے آدمی دوسری جماعت کے آدمیون سے وہان آنکر ملین ہمیشہ ادنے جماعتون کے آدمی اعلےٰ جماعتون کے ساتھ ملنے سے رُکتے ہین۔ اتوار کو بھی یہ مکان کُھلے رہین۔ وہان کچھ اعتقادات کی تفریق نہ کیجائے۔ ہر شخص آزادنہ آئے غریب محنتیون کے مکانات سکونت کی اصلاح ہو گئی ہے۔ اسکے ساتھ ان پبلک ہوسون کی بھی اصلاح ہوجائے گی وہ اُن مکانون کے وسط مین بننے چاہئین جس مین مزدورون کو دور نہ جانا پڑے۔ ان مین ناچ بھی ہوا کرے۔ مگر غریب مزدور شوق سے ناچ مین مشغول نہین ہوتے جب تک اُنکو شراب کے نشہ کا سرور نہو سکوٹ لینڈ مین جب تک وہ وسکی نہ پئین شوق سے ناچتے نہین۔ مین اپنی سالگرہ کے دن سب مین سارے غریب مزدورون کو مع اُنکے کنبون کے دعوت کیا کرتا تھا۔ اس سال اُنکو بیر پلائی تو نہ وہ خوش ہوئے اور نہ خوشی سے ناچے۔ مگر ان مین وہ شرابین نہ داخل کیجائین جن مین سپرٹ ہو اور قسم کی شرابون کا مضائقہ نہین ٭

پرنس کی یہ عادت تھی کہ یا وہ کسی بات کو چھوتا نہ تھا یا اُسکو بالکل غور سے مطالعہ کرتا تھا ایک واقفیت یا اصول کو ذہن نشین کرکے اپنے دماغ مین امانت رکھتا تھا۔ اور جب چاہتا تھا اُسکو آسانی سے کام مین لاتا تھا۔ ذہن کی اس عادت کے سبب سے وہ بہت سے مضامین کی طرف متوجہ ہو کر اُن سے ایسا ماہر ہوگیا تھا کہ اُن مضامین کے ماہرین سے ہدایت آمیز اور مسرت انگیز گفتگو مین کرکے اپنی باتون کا نقش اُنکے دل پر جما دیتا تھا۔ سر چارلس فیس کہتے ہین کہ پرنس جب کسی مصور یا حجار یا معمار یا اہل سائنس یا معمولی سوداگر سے باتین کیا کرتا تھا تو اُن مین سے ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ پرنس کا سارا ذہن میرے ہی پیشے کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ایک دفعہ محل مین جھاڑ بنانے کے لیئے ایک

پرنس کی علم و واقفیت

شیشہ گر آیا تو پرنس اُس سے آدھے گھنٹہ تک باتین کرکے باہر چلا آیا تو اُس شیشہ گر نے کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی کہ پرنس کو شیشہ کے باب مین مجھ سے زیادہ واقفیت ہی۔ پرنس مین بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ فقط جزئیات ہی پر علم نہین رکھتا تھا بلکہ کلیات سے بھی ماہر تھا۔ دونون جزئیات اور کلیات سے ماہر ہونا آسان بات نہین ❊

پرنس کی طرز زندگانی اور اخلاق

پرنس کی سیرت طبعی یہ تھی کہ وہ عزیزون کی رایون کو بہت صبر و تحمل کے ساتھ سُنتا۔ اپنی رائے کے مخالفین سے وہ مباحثہ بڑے آزادانہ اور خوشی سے کرتا اور اپنے مخالفین کی آزادانہ و منصفانہ رایون سے بڑا مسرور ہوتا۔ پولیٹیکس (سیاسیہ) سائنس۔ لٹریچر۔ آرٹ کے مسائل مین مناظرہ کرنے مین وہ ایک مثال تھے جس کی تقلید و اتباع اور لوگ کرین۔ وہ خود خوشی سے سیکھتا اور خوشی سے اورون کو سکھاتا۔ وہ اپنے دوستون و اخلاصمندون سے صلاح و مشورہ لیتا۔ اور اور اُنکی نکتہ چینی خوشی سے سُنتا اور اُسمین کوئی عظیم ہوتا تو اُسمین اپنے دل سے مشورہ لیتا اور کسی بات کو جو اُسکی رائے کے خلاف ہوتی فروگزاشت نکرتا ❊

پرنس کا منصب و جاہ ایسا تہا کہ جسکے فرائض کے ادا کرنیکے لیئے اُسکی ذہن و عقل مین اوصاف مذکور ہونے چاہیئے تھے۔ وہ ایک عالیشان گھر کا سرپرست تہا اُسکے لیئے ملکہ کو ہر امر عظیم مین صلاح و مشورہ دیتا تہا۔ وہ گورنمنٹ کی تدابیر پر بعض پیچیدہ معاملات پر بعض مراسلات و تحریرات پر جن مین مہمات عظیمہ کی خبرین ہوتین خوب غور کرکے یادداشتین عاقلانہ اور مدبرانہ لکھتا وہ اپنے گھر کے ملازمین کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتا۔ جب کوئی نوکر کسی کام کے لیئے اُن کے پاس آتا تو اُسکی صورت اول دیکھکر مسکراتا اور اپنی میٹھی میٹھی باتون سے اُن کا دل خوش کرکے اپنے کام پر رخصت کرتا ❊

رعایا کی تعلیم پر پرنس کے خیالات

پرنس کی روشن دماغی اور نیک دلی دونون رعایا کی تعلیم اور بہبودی کی طرف اُنکی کوششین کی رہنما ہوتین مثلاً اُسنے آرٹ کو وسائل تعلیم بنانے کی طرف رعایا کو متوجہ کیا اُسنے بڑی کوشش یہ کی کہ آرٹ مین لوگ دل لگائین مگر نہ فقط تفریح طبع کے لیئے بلکہ وہ یہ دیکھکر کہ جن زبانون اور قومون مین آرٹ کی خوب توضیحات ہوئی ہین اور قومون کو ترقی و سربلندی مین دستکاری اور صنعتکاری کام مین آئی ہین اُنکی تاریخ اور آرٹ مین کیا تعلقات ہین۔ پرنس کے عزیز مقصودات یہ تھے کہ

مضمون آرٹ پر پرنس کے خیالات

کاریگر ایسے کام بنانے لگے کہ جن پر انکو فخر و ناز ہے اور ہاتھون سے جو کام کرنے مین محنت و وقت اٹھانی پڑتی ہے اس سے اسکو نجات ہو۔ جو کام ایسا تھا کہ کسی خاص ہنر یا مذاق کے استعمال سے محروم تھا اسمین پرنس ہر کاریگر کو چاہتا تھا کہ وہ اصول کو سمجھے اور کلون کی نازک دستکاری کی قدر جانے نہ کہ اسکو معلوم ہو کہ کلون کے ٹھنڈی دہاتون کی حرکتون اور انکے لوہے کے پیتون مین سوائے متواتر کھڑکھڑ اور دھڑدھڑ کے ایک بیجان اور بے درد زور ہے جس کا وہ غلام بنا ہے جب عقل ایک سمت مین جلد دوڑتی ہے تو اسپر اعتماد ہوتا ہے کہ وہ کہین اور علم کی تلاش کرے۔ بس پرنس کو اس کام کرنیکے لیئے آسانی سے رسائی ہو گئی اور نہایت کارگر اور مؤثر کام کیا کہ سائنس اور آرٹ کے میوزیمون کی تدابیر و تجاویز اس خیال سے کین کہ کاریگرون کے لیئے ایسی جگہین بنادے کہ وہ یہ دیکھ لین کہ سائنس اور آرٹ نے کیا کیا کام کیئے ہین۔ اور کن قدمون سے حالت موجودہ پر وہ پہنچے ہین۔ انکی تمام کوششون کی اصل ڈاکٹر جانسن کا یہ مقولہ تہا۔ جو کچھ ہم کو اپنے قوائے حواس سے پرے لیجاتا ہے اور جو کچھ ماضی و استقبال اور بعد کو حال پر غالب کرتا ہے وہ ہم کو انسانیت کے درجہ مین بڑھاتا ہے ◆

جیسا کہ میوزیم آرٹ کا ایسا ہی میوزیم سائنس کا انتظام ایسے وسائل پیدا کرتا ہے کہ جسکے سبب سے ان کا مطالعہ علی الترتیب و انتظام کے ساتھ ہو سکتا ہے اور اسی پر پرنس نے بڑا زور دیا۔ اس نے اس اصول کے موافق قومی آرٹ کی اشیاء کو جمع کیا جس کے نتائج وہ پیدا ہوئے کہ آرٹ کے طالب علم ان کو ان کا ممنون ہونا چاہیئے اس نے تصاویر کی گیلری کو ایسا مرتب کرایا کہ وہ مصورون کی تعلیم کے لیئے نہایت عمدہ معلم ہو گئی ◆

یہ سچ ہے کہ ہم آہستہ آہستہ سیکھتے ہین۔ پرنس نے اپنا یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ وہ لوگ جو پرنس کا سا جاہ و منصب رکھتے ہین وہ بڑے ممتاز و سرفراز آرٹسٹ نہین ہو سکتے۔ ان کو اپنی زندگی کے فرائض اور مشاغل ایسے ہوتے ہین کہ وہ آرٹ کی کسی ایک فرع مین مشغول ہو کر کمال نہین پیدا کر سکتے۔ مگر ہان وہ اس مین ایسی لیاقت پیدا کر سکتے ہین کہ اورون کے کامون کو سمجھ کر ان کی قدر شناسی کرین۔ بس اس اصول پر عمل کر کے پرنس نے آرٹ کے مبادی سیکھنے مین کوشش کی مثلاً اس نے اوائل مین پینٹنگ (روغنی مصوری) واٹر کلر (رنگین مصوری) ایچنگ (کھود کر تصویر بنانا

لیتھوگریف وغیرہ علم موسیقی مین ناچنا گانا بجانا اس نظر سے نہین سیکہا کہ اس فنون مین ماہر کامل ہوجائے بلکہ اس خیال سے کہ اور لوگ جو ان کامون کو کرین انکی اچھی طرح سمجھے ؞

۳۰ فروری ۱۸۵۷ء کو پارلیمنٹ کھلی اور اسمین حضرت ملکہ معظمہ نے زبان مبارک سے یہ اسپیچ فرمایا کہ باوجودیکہ جنگ مین بہت سے نقصانات ہوئے لیکن ملک کے تجارت مین کچھ نقصان نہین ہوا محنت پروانی جو اپنی ترقی کو ہر وقت کا ظاہر کررہی تھی ... یورپ مین امن و امان تھا فقط ایران اور چین سے لڑائی ہو رہی تھی ؞

پارلیمنٹ نے سپاہ مین بڑی تخفیف کردی تھی کہ ہندوستان کی بغاوت کی خبر اول یہ آئی کہ ۲۵ فروری کو برھام پور مین بغاوت سپاہ کے آثار نمودار ہوئے مگر اسکا خوف انگلستان مین کچھ نہین ہوا۔ ۲۹ فروری ۱۸۵۶ء کو لارڈ ڈلہوزی نے اپنے عہدہ سے جدا ہوتے وقت ملکہ معظمہ کو لکھا تھا کہ کسی دانشمند فرزانہ کو یہ جرأت نہین ہوسکتی کہ وہ پہلے سے یہ پیشین گوئی کرے کہ ہندوستان مین ہمیشہ امن وامان رہے گا۔ مگر مین بغیر کسی بات کو چھپائے ظاہر کرتا ہون کہ میرے نزدیک ہندوستان مین کوئی جگہ ایسی نہین ہے کہ جہان فتنہ پردازی کا امکان غالب ہو۔ اس رائے کی تصدیق لارڈ کیننگ نے بھی کی۔ پس اسلیئے انگلستان مین جو تخفیف سپاہ ہو رہی تھی اسمین بجٹ کے اندر اس سپاہ کے خرچ کا خیال نہین کیا گیا جس کی ضرورت ہندوستان کیلیئے ہونے کو تھی۔ وزارت نے جو سپاہ کی تخفیف اور اسکے خرچ کا انتظام کیا اسکی بابت ملکہ معظمہ ۲۱ فروری ۱۸۵۷ء کو شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ ہم خیال کرتے ہین کہ انکو تخفیف سے ہم نقصان دینگے۔ تو بھی کافی سپاہ بحری و بری کا انتظام اچھا رہے گا جو تعداد سپاہ سے زیادہ ضرورتی ... ؞

۱۴ اپریل کو ملکہ معظمہ کے ہان دختر پیدا ہوئی جس کی بابت پرنس ... ۱۵ اپریل کو اپنی سوتیلی مان کو یہ خط لکھا کہ آپنے جو پوتی کے ہونے کی مبارکبادی ہے اسکا مین دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ لڑکی خوب تازہ و توانا ہے اور بچون کی نسبت خوبصورت بھی زیادہ ہے۔ وکٹوریا ابھی زچہ خانے مین ہین۔ مگر بہت تندرست ہین اور میرے ساتھ وہ بھی آپکا شکریہ ادا کرتی ہین پھوپھی صاحبہ اور وکی اور اسکا دولہا اس چھوٹے سے بچے کے دھرم مان باپ ہے۔ اسکا نام بیٹرائس مری۔ وکٹوریا تھیوڈورا رکھا گیا ہے۔" اس خوشی کے تہنیت نامون مین سب سے زیادہ دلچسپ ...

مبارکباد شہنشاہ فرانس کی تھی*

ڈچس گلوسسٹر کی وفات

اِس بچے کے پیدا ہونے کی خوشیان ہو رہی تہین کہ کلیل مین یہ غلیل لگی کہ گلوسسٹر کی ڈچس دفعتہً بیمار ہوئین اور دو روز بیمار رہکر ۸۱ سال کی عمر مین ۳۰ - اپریل کو اِس جہان سے رخصت ہوئین - یہ پسندیدہ خصائل لیڈی جارج سوم کی اولاد مین زندہ باقی تھی لارڈ کلیرین ڈو بنے اِس کی وفات کے دن پرنس کو یہ خط لکھا کہ کوئی آدمی ایسا زندہ نہین کہ جس کے دوستان صادق ڈچس گلوسسٹر سے زیادہ ہون - اِسکی موت کا غم بہت سچا کیا جائے گا - اِن الفاظ کی ملکہ معظمہ نے بھی قدر کی اور چند روز کے بعد شاہ لیو پولڈ کو خط لکھا - اِس مین اِسی عبارت کو لکھکر اِس مین یہ اضافہ کیا کہ گزشتہ اور حال کی نسلون کے درمیان ڈچس کی عمر ایک واسطہ تھی - اُنکی شفقت اور مہربانیون نے انکی شرافت نے اُنکے بے غرض ہونے نے انکو ہردلعزیز بنا دیا تہا - ہم اُنکو اپنی دادی سمجھکر بڑا احترام کرتے تھے اُنسے دلی محبت رکھتے تھے - اُن کا خاتمہ بالخیر آسانی سے ہوگیا *

مانچسٹر مین فائن آرٹ ٹریژرز یعنی منتخب نفیس مصنوعات کی نمایش

۵ - مئی کو پرنس نے مینچسٹر مین صنعتون کی نمایش کو کھولا یہ اندیشہ تھا کہ ڈچس گلوسسٹر کی وفات کے سبب سے نمایش کے کھولنے کے ارادہ کو وہ فسخ کردے اور نہ آئے - مگر اس نے اپنے سوگ و ماتم کے سبب سے اِس عام فرض کے ادا کرنیکے عزم کو ترک نہین کیا - نمایش کی جنرل کونسل نے جو ایڈریس دیا - اُسکے جواب مین ایک اور سبب بھی اپنے ارادہ کے نہ ترک کرنے کا بیان کیا کہ اگرچہ ہنوز ڈچس کا جسم فانی اپنے آخر آرامگاہ مین نہین گیا ہے - مگر ڈچس کی رائین اور تمنائین ایسی تہین کہ وہ اپنے فرض کے ادا کرنے اور مرتبانہ کامون کے کرنے مین سرافراز اور ممتاز مشہور تہین جسکا اثر مجھپر یہ ہوا کہ مین یہان آنے کو اپنا فرض سمجھا اور اپنے دلی رنج والم کے سبب سے اِس انتظام مین خلل نہ ڈالا جو عام خیر کے لیئے کیا گیا ہے - اس نمایش پر پرنس نے ایسی مہربانی سے توجہ کی کہ اُسمین خاطرخواہ کامیابی ہوئی اور آخر کو اِس سے منفعت زرکی بھی صورت نکل آئی*
سنہ ۱۸۵۶ع مین پرنس سے مدبران و منتظمان نمایش نے درخواست کی کہ وہ اُنکی ایسی تائید کرے کہ تصاویر اور آرٹ کی اور صنعت کی چیزین وہان سے ہمکو ملجائین - بادشاہ کی طرف سے وہ جمع کی گئی ہین - پرنس نے اور ملکہ معظمہ نے نہایت مہربانی سے اِس درخواست کو منظور فرمایا جب اِس نمایش کے انتظام مین زیادہ افزایش ہوئی تو ۲ - جولائی سنہ ۱۸۵۶ع کو جنرل کمیٹی نے اپنا

ڈیپوٹیشن قصر بکنگھم مین پرنس کی خدمت مین بھیجکر عرض کی کہ ہم کس کس قسم کی اور صفات کی چیزون کو جمع کرنا چاہتے ہین۔ اُنکو بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ نادر اشیاء کے مالکون نے اپنی چیزون کو دینے مین دریغ کیا۔ وہ تھوڑے دنون کے لیئے بھی ان چیزون کو اپنے سے جدا کرنا نہین چاہتے تھے اُنکے سلامت نہ رہنے کا انکو اندیشہ تھا اور اورون کے پاس اُنکے جانے کا رشک تھا دوسرے ان نمایش کے جنرل کمیٹی کے صدر انجمن کو پرنس نے ایک خط لکھا جس مین ایسی تدبیر تبلائی جسنے انکی مشکل کو حل کردیا۔

پرنس نے اُنکو خط لکھا کہ وہ جمہور کو یہ تبلائین کہ اس نمایش سے فقط یہی مقصود نہین ہے کہ ایک خاص مقام کی آبادی کی عقلی ضیافت کیجائے اور عجیب چیزین دکھا کر اُن کا دل خوش کیا جائے بلکہ اُسکا مقصود عظیم اس سے بہت بڑا ہے اگر ایک شخص کسی اور طرح سے تصویر دینے پر راضی نہین ہوگا۔ تو جب اسکو یہ بات معلوم ہوگی کہ اسکے ندینے سے ایک قومی مقصد اعظم تلف ہوا جاتا ہے تو وہ دینے سے انکار کرنے مین جھجکیگا۔ کوئی ملک ایسا نہین ہے کہ انگلستان کی برابر آرٹ کی سب قسم کی صنعت کی چیزون مین سرمایہ خرچ کرتا ہو۔ مگر اور ملکون کی نسبت اسمین آرٹ کی تعلیم مین کمتر کوشش کیگئی ہے۔ تم لوگون کے سامنے یہ امر پیش کرو کہ اشیاء کے جمع کرنیسے ہمارا مقصود یہ ہے کہ آرٹ کی تاریخ بقید ازمنہ مرتب ہو اور اُسکے نظم ترتیب کی توضیح ہوجائے۔ وہ جاہلون کو پکار پکار کے سکھائینگے کہ سائنس کی تحقیقات نے مجردات کی یہ صورتین کس کس زمانہ مین بنائین اور کیونکر وہ تعلیم یافتہ آدمیون کی آنکھون کو اس قابل بنائینگے کہ وہ عملی استفادہ اُنسے حاصل کرین۔ دنیا مین پہلی دفعہ ایسی گیلری (تصویر خانہ) دکھائی کہ کسی اور ملک نے اسکو نہ دکھایا ہو۔ مین خیال کرتا ہون کہ ایسی گیلری کا سامان کرنا بہت سا یہان کے لوگون کے ہاتھ مین ہے۔ مین اپنی تالیف کی ہوئی فہرست تصاویر بھیجتا ہون۔ اُس سے فن مصوری کے اساتذہ کامل کا حال معلوم ہوگا۔

پرنس کی تدابیر کے موافق عمل کیا گیا۔ اُسکا یہ خط منطبع ہوکر شائع کیا گیا تو پھر تصویرون کے مالکون نے اُنکے مستعار دینے مین مضائقہ نہین کیا۔ اور کمیٹی کے پاس ساری اپنی تصویرین بھیجدین پھر آرٹ کی ہر قسم کی چیزین خاصکر تصویرین ایسی جمع ہوئین کہ کبھی پہلے نہین جمع ہوئی تھین۔ اس نمایش نے یہ ثابت کردیا کہ آرٹ کی اعلےٰ قسم کی چیزین کل ملک مین لوگون کے گھرون مین

جمع ہین۔ پرنس نے اس نمایش کو کھولا اور اُس دن اسقدر کام کیا کہ بالکل تھک کر چکنا چور ہوگیا نمایش کی طرف سے جو ایڈریس پیش ہوا اُسکے جواب ہین جو کچھہ اُسنے کہا اُسکا خلاصہ ہم لکھتے ہین کہ نمایش مین آرٹ ہر زمانہ وہر قوم کی عقلی ومذہبی نشوونما اور عام تہذیب کا چربہ اُتارتا ہو جس سے ایک نگاہ مین یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ زمانہ مختلفہ وممالک متفرقہ مین صنعت کے کام آرٹ نے کیا کیا اور کیسے کیسے کئے ہین اور اسوقت ہم پردہ کیا کیا اثر کر رہے ہین۔ اگرچہ اس زمانہ مین ہم کو اسکا بڑا گھمنڈ ہے کہ ہمارا علم اور ہماری قوت بار آور بہت زیادہ ہوگئی ہے مگر قدیم زمانہ بھی اپنے علم وخیالات کی بہار ایسی دکھارہا ہے کہ اُسنے ہمارے غرور کا سر نیچا کر رکھا ہے ÷

سال فورڈ مین ملکۂ معظمہ کے سٹیچو کا کھولنا

۹۔ کو سال فورڈ مین پرنس نے ملکۂ معظمہ کے سٹیچو سے پردہ اٹھایا اور زبان مبارک سے یہ کلمات فرمائے کہ سال فورڈ کے آیندہ باشندے اس سٹیچو پر غور کرنیسے دریافت کرینگے کہ یہ امر یقینی ہے کہ جہان رعایا بادشاہ کی خیرخواہ ہے اور اُس سے محبت رکھتی ہے اور بادشاہ ملک کے قوانین کا کارکن گماشتہ ہو اور خود اعتمادی اور خود افزائی پر ترقی محبت ملک کی بنا رکھتا ہو وہ ملک ضرور پھولے پھلے گا ÷

پارلیمنٹ جدید کا اجلاس

۷۔ مئی کو اولیائے دولت اوسبورن کو گئے۔ جہان سے پرنس و پرنسس ونڈسر مین آیا کہ ڈچس گلوسسٹر کو سینٹ جارج کے گرجا مین دفن کرے۔ ۷۔ مئی کو پارلیمنٹ جدید مین لارڈ چنسلر نے ملکۂ معظمہ کے سپیچ کو پڑھا۔ اسمین کوئی دلچسپ بات سوائے اسکے نہ تھی کہ ایران سے صلح ہوگئی ہے اور چین مین وکلا کل مختار فیصلہ کے لیئے بھیجے گئے ہین ÷

شہزادی وکٹوریا کی شادی کا اعلان

چند روز کے بعد یہ مشتہر کیا گیا کہ شہزادی وکٹوریا کی پروشا کے پرنس فریڈرک ولیم سے شادی کی جائیگی۔ ۱۶۔ مئی کو پروشا کے گزٹ مین بھی اس کا اعلان ہوا اور ۱۹۔ مئی کو پارلیمنٹ مین یہ پیغام آیا کہ ملکۂ معظمہ پارلیمنٹ کی اس امداد پر یقین رکھتی ہین کہ وہ ان کی بڑی لڑکی کی شادی کے لیئے ایسا سامان مہیا کردینگے کہ جس سے اس ملک کی اور اسکے تاج کی عزت کے موافق شادی ہوجائیگی کونسل ہوس مین کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ شہزادی کے جہیز کے لیئے ۴۰ ہزار پونڈ اور سالانہ وظیفہ کے واسطے ۴ ہزار پونڈ دیئے جائین۔ یہ امر فقط ملکۂ معظمہ کے ادب اور تعظیم وتکریم کے سبب سے ہوا ÷

۳- جون کو اولیائے دولت نے لنڈن مین مراجعت کی اور ۹- تاریخ تک یہین اقامت کی پھر چند روز کے لیئے ونڈسر مین قدم رنجہ فرمایا- دوسرے دن پرنس نے بیرن سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ کل ہم یہان ایسن کورٹ کی گھوڑدوڑ کے لیئے آئے- چند روز لنڈن مین رہے- اس عرصہ مین تھوڑے دنون مین مختلف طرح کے کامون کے سوالات اتنے جمع ہوئے کہ مین انکے جوابون کے دینے اور احمقانہ تفصیل سے مردہ ہوگیا- ان کامون کی تفصیل یہ ہے- تو یان- ڈ- نیک روم اصطباغ کے بال اور جلسے کرسٹل پیلس (قصر بلورین) کی دعوتین- مین چسٹر مین شاہانہ شان سے جانا- فرٹز اور آرچ ڈیوک مہانون کا ۱۲ تاریخ کو- اور چچا لیوپولڈ اور اُن کے بچون کا آخر مہینے مین آنا- اور دوسرے مہینہ کے شروع مین برٹی (پرنس ویلز) کا یوروپ کی سیر کو جانا- علاوہ ان کامون کے ۲۲ کو مجھے ایجوکیشنل کونفرنس مین پریسیڈنٹ بن کے جانا ہے- یہ کام مہتم بالشان ہین اُس مین نہایت نازک اور دشوار پولیٹکل اور مذہبی مخالفتین اور مناقشے پیش ہونگے- میری ایڈریس بڑی لمبی ہوگی- اُسمین بڑی دماغ سوزی ہوگی"- پرنس نے اِس امر متنازعہ فیہ کا اپنے ایڈریس مین خوب فیصلہ کردیا جسمین آراے کا بڑا اختلاف تھا کہ مدارس شاہی ہون یا رعایا کے خود اپنی طرف سے ہون- اُن مین خالص دنیاوی تعلیم ہو یا اُن مین مذہبی ہدایات پر تعلیم کی بنا رکھی جائے ان باتون کو پرنس نے بخوبی انصافاً بیان کیا- لیکن اُنہے یہ اور بڑھایا کہ آج اگر ان مخالف باتون پر مباحثہ ہو تو مین صدرنشین ہونیکے کے لیئے آپکے بلانے کو منظور نہین کرتا- میرے منصب سے اور میرے فرض سے جو ملکہ اور ملک کیلیئے مین رکھتا ہون- یہ مباحث غیر مناسب ہین مین اپنے سامنے اِن لوگون کو دیکھتا ہون کہ وہ ان عظیم الشان مباحثون مین بڑا حصہ لیتے ہین اور مین اُن کی ملاقات سے اُس حالت مین خوش ہون کہ کسی طرف کا پاس دار نہ ہون مین یہ دریافت کرکے خوش ہوا کہ یہان ناطرفداری کی ہی بنیاد ہے جسپر مختلف ذہانتین اور لیاقتین جمع ایک مشترک مضمون پر متفق ہوگئین- مین اُن کا احسان مند ہون کہ اُنہون نے مجھے اپنا صدر نشین اِس غرض سے بنایا ہے کہ مین اور وہ ملکر مشترک زرستان مین کام کرین*

پھر اُنہون نے اپنے سامعین کو مبارکبادی دی کہ یہ رقیبانہ کوششون کا نتیجہ ہے کہ اِس صدی کے شروع سے آبادی بڑھ کر دوچند ہوگئی ہے اور شاہی اور غیر شاہی اسکولون کی

تعداد زیادہ ہوکر چوگنی ہوگئی ہے۔ مگر اس مسترت ناک صورت کے خلاف ایک افسوسناک حالت
بھی ہے کہ انگلینڈ مین اور ویلز مین ۴۹۰۸۶۹۶ بچے تین اور پندرہ برس کی عمرون کے درمیان
ہین اور تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اُن مین سے ۲۸۶۱۸۴۸ تعلیم پاتے ہین اور تقریباً پندرہ
لاکھ بچے مدرسون مین صرف دو برس تعلیم پاتے ہین۔ پرنس نے کہا کہ اگر یہ بُرائی جو مسئلہ تعلیم
کی اصل ہی دور نہ کی جائے گی تو تعلیم کے وسائل کی وسعت سے کچھ فائدہ نہین حاصل ہوگا۔ بس
جمہور کے دل پر اس نقش کا جمانا ہماری کونفرنس کا عین مقصود ہے۔ ان دنون مین پبلک
اپینین (جمہور کی راے) بڑی طاقتور لیور (بیرم) ہے جو آدمیون کی بھلائیون اور برائیون کو
اٹھاتی ہی۔ بس ہمکو پبلک اوپی نین کی طرف رجوع کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہم مستقل اور مفید نتائج
حاصل کرسکین۔ اس امر کے لیئے پبلک اوپی نین کا تعلیم کرنا آسان کام نہین ہے۔ یہان غالباً
مرض کا تشخیص کرلینا آسان ہی۔ مگر اُسکے لیئے دوا تجویز کرنی بڑی مشکل ہے۔ غالباً اس بیماری کے
سببون کو مغلوب کرنا آسان نہین ہے۔ اس مضمون مین ماں باپون کی غفلت و بے پروائی کا
الزام بہت کچھ لگایا جاتا ہے مگر کفایت شعاری کے انتظامات کی پیچیدگیون اور دقتون پر بہت
خیال کرنا واجب ہی۔ اگر استقلال کے ساتھ ماں باپون کے سامنے پہلے برائی بیان کیجائے تو وہ
مغلوب ہوسکتی ہے مگر دوسری برائی کی جڑ کاٹنے کے لیئے کیا تدابیر کیجائین کہ وہ اثر پذیر ہون ایک
مشکل سوال ہے اسکے انتظام کرنے مین بڑی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ مزدور کاریگر کی
جان کے حصے کو کاٹتی ہین۔ اس کے بچے اسکی اولاد ہی نہین ہین کہ وہ آیندہ استغنا کی حالت
مین پرورش پائین بلکہ وہ اسکے پیدا کرنے کی قوت کے حصے ہوتے ہین جو اُس کے ساتھ کام
کرتے ہین کہ قوت لایموت حاصل کرین خاص کر لڑکیان گھر کی خدمت گزار ہوتی ہین اپنی ماؤن
کی مددگار ہوتی ہین۔ چھوٹے بچون کی پرورش اور بڑھیون کی خدمت اور بیمارون کی
تیمارداری کرتی ہین بس محنتی مزدورون کے کنبے کو اُن کی مدد سے محروم کرنا اُنکے گھر کے لیئے عذاب
جان ہی۔ ایک اور بات یہ ہی کہ معتبر نقشون سے معلوم ہوا ہی کہ چھ لاکھ بچون مین سے جن کی
عمرین تین اور پندرہ برس کے درمیان ہین اور وہ مدرسہ سے غیر حاضر ہین کام کرتے ہین۔
۲۲۰۰۰۰ بچے مدرسون مین نہین ہین جن کی غیر حاضری کا سبب ان کا کسی کام کا کرنا ہے اور

کوئی جائز وجہ نہین معلوم - پھر پرنس نے اِس بات پر زور ڈالا کہ مان باپون کو تنبیہ کرنی چاہیے کہ وہ اپنے بچون کا دین دنیا کا نقصان اُنکے نہ تعلیم دینے سے کر رہے ہین تعلیم دینا فقط اُنکا پاک فرض ہی نہین ہے بلکہ اُن کا اعلیٰ درجہ کا فائدہ اُنکی تعلیم دلانیسے ہی - پھر اپنے ایڈریس کا خاتمہ فصاحت و بلاغت کے ساتھ اِس فقرے پر کیا کہ انسان کو بہ نسبت اور مخلوق کے عمدہ تر لیاقتین اور قابلیتین دیگئی ہین - انسان مین خدا کی شبیہہ منعکس ہوتی ہے جس کی مرضی یہ ہے کہ اُسکو جانے اور اُسکی عبادت کرے - اُسکو عقل اور خود مختاری کی قوت دی گئی ہے کہ وہ اُنکی ہدایت کے موافق کام کرے - انسان اپنی قابلیتون کو بروئے کار ظاہر کرکے اخلاق الٰہی پیدا کرے اور وہ شیان حاصل کرے جو زمین پر اُسکے لیئے پیدا کی گئی ہین جن کی تکمیل بعد ازان خدا کے ساتھ ملنے سے عیسیٰ مسیح کے فضل و کرم سے ہوگی - مگر یہ بھی اُسکے اختیار مین ہے کہ وہ اپنی قابلیتون کو کام مین نہ لائے اور زمین پر اپنے آنے کو لاطائل اور عبث کردے - اِس طرح پھر وہ ادنے حیوانون کے برابر ہوجاتا ہے اپنی خوشی کو کھو بیٹھتا ہے اور اپنے خدا سے جُدا ہوجاتا ہے جس کو وہ جانتا تھا کہ کس طرح وہ مل سکتا ہی - اے شُرفا مین کہتا ہُون کہ آدمی کا حق نہین ہی کہ وہ اِس کام کو اپنے سے پرے پھینک دے جو اُسکی خوشی کے لیئے اُسکے ذمہ کیا گیا ہے - یہ اسکا فرض ہے کہ اُسکام کو حتی المقدور کرے جسکے لیئے دنیا مین وہ آیا ہے - یہ ہمارا فرض ہی اور اُن کا فرض ہی جنکو مشیت ایزدی نے خوفناک فسادات سے پرے رکھا ہے اور ہولناک دہشتون سے جدا رکھا ہے کہ مردانہ وار اعلیٰ الاتصال بے تکان پند و نصیحت و مثال سے خلقت کے اُس بڑے حصہ کی امداد کرین جو بغیر ایسی امداد کے اپنے مشکل کام کے کرنیسے مرے جاتے ہین وہ اُنکی دستگیری سے پہلوتہی نہ کرین - خدا تعالیٰ اُن کی محنت مین جو کی جاتی ہے برکت دیگا ¶

اِس مہینہ کی ۲۵ - تاریخ کو فرمان شاہی کے موافق پرنس کو کون سورٹ کا خطاب ملا - اسکی وجہ ملکہ معظمہ خود اپنے خط مورخہ ۲۳ - جون کو شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ مین آپ کو ایک امر سے اطلاع دیتی ہون جس مین آپ میرے ہمرائے ہونگے - آپ جانتے ہین کہ البرٹ کو لوگ پرنس کون سورٹ کہتے ہین مگر اُسکو یہ خطاب کبھی حسب ضابطہ نہین ملا - اسلیئے مین اب اُسکو فرمان شاہی جاری کرکے یہ خطاب اِس طرح دیتی ہون جیسے کہ سنہ ۱۸۵۶ع مین پریسیڈنٹ ہونے کا

مین نے دیا تھا۔ آپ جانتے ہین کہ جرمنی مین اُسکا منصب کیسا غیر مناسب تہا۔ پرنس کوبرگ
صرف اسکا جرمنی خطاب تہا۔ سوائے اِسکے کوئی خطاب اُسکا نہ تھا۔ مین اِسکو ایک غلطی سمجھتی تہی
کہ میرے شوہر کا خطاب کوئی انگلشی نہ ہو۔ مین نے اِس امر کو ترجیح دی کہ پارلیمنٹ کے ایکٹ کے
مطابق اُسکو پرنس کون سورٹ کا خطاب ملجائے۔ یہ امر آیندہ زمانہ مین ہی ہو سکتا تہا مگر مین نے
ابھی یہ مناسب جانا کہ سادہ طور پر اُسکو یہ خطاب ملجائے۔ پرنس نے اپنی سوتیلی ماں کو اِس خطاب
کی نسبت یہ خط لکھا کہ مین نے ابتک آپ کو اپنے خطاب کی نسبت کچھہ نہین لکھا۔ اب لکھتا ہون
کہ مجھے پرنس کون سورٹ کا خطاب ملا ہے۔ اِس خطاب کا ملنا اِس سبب سے ضروری تہا کہ اب میرے
بیٹے بڑے ہوگئے تھے۔ میرے اور اُنکے نامون مین خلط ملط اِس سبب سے ہوتا تھا کہ اُن کا نام بہی
مثل میرے نام کے اُسے سے شروع ہوتا تھا۔ مین تو اِس سرزمین مین بیگانہ شہزادہ کوبرگ تھا
اور وہ اِس سرزمین کے انگلشی شہزادے ہین۔ اب مجھے بہی قانوناً انگلشی مراتب مین بڑا مرتبہ حاصل
ہو گیا ہے۔ ملکہ کی اِسمین کچھہ سُبکی ہوتی تہی کہ وہ اپنی رعایا کے روبرو جرمنی شوہر کے ساتھہ نمودار
ہوتی تھین۔

وکٹوریا کروس کے تقسیم کرنے کی رسم بہی بڑی دلچسپ تھی۔ وہ ہائیڈ پارک مین اِس مہینہ
کی ۲۶ تاریخ کو ادا کی گئی۔ میدان جنگ مین بری و بحری افواج کے دلاور شجاع اپنے جوہر شجاعت
دکھاتے ہین اُنکے واسطے یہ ضرورت معلوم ہوتی تہی کہ کوئی نشان اُنکو ایسا دیا جائے جو اُن کے
جوہر شجاعت تبلائے۔ اب کریمیا کی لڑائی مین مختلف درجہ کے افسرون نے اپنی جوانمردی و
دلیری و بہادری کی مستثنے مثالین دکھلائین۔ اب یہ وقت تہا کہ معمولی سپاہی یا ملاح دیکھے کہ تمغون
کے جو سب کو یکسان ملتے ہین ایک اور اعلےٰ درجہ کا بہی تمغہ ہے جو اُسکو اپنے ہمراہیون
پر سرافراز کرتا ہے اسلیئے ملکہ معظمہ نے ۱۸۵۶ء مین اِس اعزاز کے نشان کے لیئے اپنا فرمان
جاری کرکے اپنی بحری و بری سپاہ کے واسطے ایک نیا تمغہ ایجاد کیا اور اُس کا نام وکٹوریا کروس
رکھا اور اسپر الفاظ بہادری کے واسطے لکھائے۔ وہ صرف اُن آدمیون کے دینے کے لیئے تجویز
کیا گیا۔ جنہون نے دشمنون کے مقابلہ مین کوئی کام بہادری کا یا جان نثاری کا اپنے ملک کے
لیئے کیا ہو کچھہ عرصہ مین ایسے بہادرون کی فہرست مرتب ہوگئی۔ اور ملکہ معظمہ نے یہ ارادہ کیا کہ مین خود

اپنے ہاتھ سے بہادرون کو اس اعزازی نشان سے سرفراز کرون ایسی سیر دیکھنے کے لئے تماشائیون کی کیا کمی تھی۔ پارک مین ایک لاکھ آدمی جمع ہوگئے۔ ایک بڑا نصف دائرہ کرسیان لگا کر بنایا گیا جسپر بارہ سو معزز آدمی بیٹھین۔ میدان مین چار ہزار سپاہ تھی۔ دن خاطرخواہ اچھا تھا۔ آدمیون مین اظہار محبت کا بڑا جوش تھا۔ باسٹھ بہادر اس اعزاز کے لیئے منتخب ہوئے تھے وہ سپاہ اور شاہی خیمہ گاہ کے درمیان کھڑے ہوئے سب کی نگاہین انکی طرف لگی ہوئی تھین۔ پارک مین دس بجے دن کے ملکہ معظمہ ایک گھوڑے پر سوار پرنس اور پروشا کا شہزادہ فریڈرک ولیم اور اور بڑے چمک دمک کے ہمراہیون کیساتھ تشریف لائے۔ اپنے گھوڑے پر سوار وہ ایک جگہ کھڑی ہوئین اور ہر ایک افسر سامنے آتا گیا۔ اور اُسکی چھاتی پر خود وکٹوریا کروس پن سے لگاتی گئین۔ جب وہ آگے سے پرے جاتا تو پرنس بڑے ادب سے اُسکو سلام کرتا۔ تماشائی بڑے زور شور سے اُسکو چیرز دیتے اور تالیان بجاتے۔ یہ کروس (صلیب کی شکل) اُس توپ کے بنائے گئے تھے جو سے بس ٹوپل مین دشمنون سے چھینی تھی نیلے رِبنڈ اُسکے بحری اور سُرخ رِبنڈ برّی سپاہ کے لیئے تھے۔ صلیب کے مرکز مین تاج کی تصویر تھی اور اُسکے اوپر شیر بنا ہُوا تھا اور صلیب پر وہ شاخین لال کی بنی ہوئی تھین پرنس نے اس رسم کا نہایت مختصر حال یہ لکھا کہ وہ ایک شاندار نظارہ تھا یہ بیان اُن کا بالکل سچ تھا۔

جبوقت یہ نمایش پرنس کون سورٹ نے کھولی ہے اُسوقت ملکہ معظمہ کی طبیعت ناساز تھی اسلیئے وہ پرنس کے ساتھ نہ جا سکین۔ اب ۲۹ جون کو وہ اپنے بچون اور شہزادہ فریڈرک ولیم کو ساتھ لیکر اس نمایش کے دیکھنے کے لیئے لنڈن سے روانہ ہوئین۔ دوسرے دن ۹ بجے نمایش دیکھنے کو آئین۔ اسوقت مینہ ایسا برستا تھا کہ گاڑیون کو بند کرنا پڑا۔ تمام منچسٹر مین اور اُسکے آس پاس آدمیون کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ اُن کے درمیان سواری پیدل کی چال چلی۔ لاکھ آدمیون سے زیادہ شمار مین آئے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جیسی آدمیون کی بھیڑ آج مین نے دیکھی ایسی پہلے کبھی نہین دیکھی تھی اور وہ اپنی محبت مین ایسے گرمجوش تھے جس کا یقین نہین آسکتا سب کے چہرون سے محبت ٹپکی پڑتی تھی۔ بازارون مین آئین بندی فرانسیسی طور پر بڑی خوبصورتی سے ہوئی تھی اور جھنڈیون اور پھولون اور بڑے بڑے جھنڈون و کپڑون کی فرانسیسی طرز کی بڑی خوش اسلوبی سے ہوئی تھی۔ بازار جھنڈیون

وبیرقون اور پھولون اور بڑے بڑے قصیدون اور کپڑون سے آراستہ کیئے گئے تھے۔ اُن مین
بہت سی پروشا کی جھنڈیان تھین اور بیشمار اور خاص قسمون کے کتابے لگائے گئے تھے اور مصنوعی
محرابین بنائی گئی تھین۔ میرے پیارے البرٹ اور فرٹز اور وکی کی محبت کی نشانیان بنائی تھین۔ ایک
کتابہ مین یہ لکھا تھا کہ البرٹ آرٹ کا مربی امن اور صلح کا ترقی دینے والا۔ یہان میرا پیارا البرٹ
ہر دلعزیز ہے۔ فقط *

گیارہ بجے کے بعد نمایش گاہ مین ملکہ معظمہ تشریف لائین وہان آدمیون کا ایک ہجوم
تھا جن کے لباس بڑے زرق برق کے چمک رہے تھے *

ڈیس (تخت گاہ) پر جو اس موقع پر بنایا گیا تھا۔ ملکہ معظمہ رونق افروز ہوئین۔ اگزی کیوٹو
کمیٹی اور مین چسٹر اور سالفورڈ کی کورپوریشنون نے ایڈریسین پیش کین اور ملکہ معظمہ نے اُن کے
جواب دیئے اور منچسٹر کے میئر کو نایٹ کا خطاب دیا۔ اور سر ایچ سمتھ کو جو کریمیا کی چارون جنگ
عام مین موجود تھے تلوار عنایت کی بعد اسکے تصاویر کے مرقعات کا ملاحظہ فرمایا جن کو وہ دیکھکر
بڑی مسرور ہوئین۔ بڑے بڑے قدیمی وحال کے کامل مصورون کی تصویرین بنائی ہوئی وہان
موجود تھین۔ دوسرے دن صبح دو بجے تک ملکہ اور پرنس اور اُن کے ہمراہیون نے نمایش گاہ کا وہ
حصہ ملاحظہ فرمایا کہ اب تک بند تہا اور اسکو عوام الناس نے اب تک نہ دیکھا تھا۔ پھر یہان سے
روانہ ہوکر پیل پارک مین اپنے سٹیچو کو دیکھنے گئین۔ پرنس کون سورٹ مع پروشا کے شہزادے کے
منچسٹر ہال مین گئے۔ وہان کی کورپوریشن نے شہزادے کو ایڈریس دیا۔ شہزادے نے اسکا جواب
دیا۔ پھر مسٹر سکیسن ٹوش کے انڈیا ربر کے کارخانہ کا ملاحظہ ہُوا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین
لکھتی ہین کہ سب کام بخیر وخوبی ہوئے فرٹز نے جواب ایڈریس کا خوب اچھی طرح پڑھا جسکی بہت
مدح خوانی ہوئی۔ البرٹ بہت تھک گیا اور وہ تندرست نہین۔ پھر دوسری صبح کو ملکہ معظمہ لندن
مین قصر بکنگھم مین آگئین *

جس وقت ۲۶ جون کو وکٹوریا کروس ملکہ معظمہ تقسیم فرما رہی تھین تو اُنکے دل مین
صرف یہی خیال نہین تھا کہ ان بہادر سپاہیون نے ایسی دلیرانہ کارہائے نمایان کیئے ہین جس کے سبب سے
یہ ذیشان جلسہ ہوا ہے بلکہ اسکے ساتھ ان کو یہ بھی خیال لگا ہوا تھا کہ اُن بہادرون کو مع اپنے

اور ہم راہیون کے اپنے ملک کے لیئے ایسے ہی کام پہر جلدی کرنے پڑینگے۔ اس لیئے کہ کچھہ دنون سے ہندوستان سے خبرین آرہی تہین کہ ہندوستانی سپاہ کے دلین بغاوت کرنے کا جوش اُٹھ رہا ہے اور اسباب کے یقین کرنے کی دلائل بہتین موجود تہین کہ سپاہ اپنی فرمانبرداری اور اطاعت کی بیخ کنی کرنیکے لیئے ایک منتظم تجویز کر رہی ہو اور کئی رجمنٹین موقوف ہوچکی ہین بغاوت کا عزم سپاہ مین ایسا پہیل رہا ہو کہ وہ ضرور ایک تہلکہ ڈالے گا۔ چنانچہ آخر جون مین یہ تہلکہ انگلستان مین اس خبر کے آنیسے پڑگیا کہ ۱۰ مئی کو میرٹھ مین ہندوستانی رجمنٹون نے بغاوت اختیار کی اور متعدد انگریزی افسرون اور عورتون اور بچون کو مار ڈالا اور باغی سپاہ دہلی چلی آئی اور اُس نے دہلی کی سپاہ کو بہی اپنے ساتھ بغاوت مین شریک کرلیا جس سے انگلستان مین خیال پیدا ہوا کہ اب ایسا وقت آگیا ہے کہ یہان سے فوراً ہندوستان کو سپاہ امداد اور کمک کے لیئے بہیجی جائے ✚

۲۸ جون کو ملکہ معظمہ کو لارڈ پامرسٹن نے لکہا کہ کے بی نٹ نے نہایت غور و خوض کرنیکے بعد کمانڈر انچیف کو ہدایتین کی ہین کہ علاوہ ان رجمنٹون کے جو ہندوستان کیواسطے روانگی کے لیئے زیر حکم ہین اور چار رجمنٹین جہاز پر سوار ہونیکے لیئے ہندوستان بہیجے واسطے تیار رکہی جائین۔ انہونے یہ بہی اطلاع دی کہ سیلون سے ایک رجمنٹ لارڈ کیننگ نے بلائی ہے وہان ایک اور زائد رجمنٹ کے قیام کے لیئے حکم ہوچکا ہے جو چین کی سپاہ کے لیئے ایک زرہ سپاہ جو ضرورت کے وقت کام کرنیکے لیئے رکہی جائے تہا ہوگی۔ اسلیئے جزیرہ سپاہ سے خالی نہین ہوگا چین کو جو رجمنٹین بہیجی گئی ہین انکو بہی حکم دیدیا گیا ہے کہ اپنے کام کے فتح کرنے کے بعد ہندوستان مین جاکر کام کرین بس اسطرح سے ہندوستان مین ایسی بارہ رجمنٹون کا اضافہ ہوجائے گا جن مین سے ہر ایک مین ہزار سپاہی ہونگے۔ اور وہان جو بالفعل سپاہ ہو اسمین ساڑہے چار ہزار ریکروٹ (سپاہ نئے بہرتی کیئے ہوئے) اور بڑہائے جائینگے ✚

اور انہون نے یہ بہی لکہا کہ کورٹ اوف ڈائرکٹرز نے حکم جاری کردیا ہو کہ جو افسر رخصت پر ہین وہ فوراً اپنی پلٹنون مین ہندوستان مین جائین اور کمانڈر انچیف نے بہی یہی حکم حضور کی سپاہ کے افسرون کے لیئے جاری کیا ہو۔ انہونے اپنے بیان مین اور اضافہ کیا کہ یہ بڑا کثرا

وقت نہایت فکر و تردد کا ہے اور اِس خیال سے اور بھی رنج زیادہ ہوتا ہے کہ جب بغاوت دب دیا جائیگی تو نہایت سخت چشم نمایان کرنی پڑین گی۔ لارڈ پان مور کو یقین ہے کہ یہ موقع ایسا ہاتھ آئیگا کہ ہندوستان مین جتنی ملکہ کی فوج اب تک رہتی تھی۔ اُسکی بعد بڑھنے سے فائدہ حاصل ہوگا اور یہ کام آسانی سے بغیر اسکے ہوجائے گا کہ کمپنی کا خزانہ زیر بار ہو۔

۲۹ جون کو ملکہ معظمہ مینچسٹر جانے کو تھین کہ اُنکے پاس یہ خط پہنچا اور اُنھون نے اِس کا جواب لنڈن سے اپنی روانگی سے پہلے یہ بھیجا لارڈ پان مور نے جو کل خط لکھا تھا وہ میرے پاس پہنچا بہت دنون پہلے سے میری رائے یہ تھی کہ ہندوستان کی سپاہ کی تقویت کے لیئے جو سپاہ مین انتظار کر رہی ہین اُنکی روانگی مین توقف نہ کیا جائے۔ یہ وقت بڑا نازک ہے۔ وہان زیادہ سپاہ بھیجنے کے لیئے بڑی ضرورت ہے تاکہ وہان کی سپاہ کی قوت بڑھے۔ میری رائے لارڈ پان مور کی رائے سے متفق ہے کہ یہ بڑی اچھی پولیسی ہے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی مجبور کیجائے کہ اب تک جو شاہی سپاہ ہندوستان مین رہتی ہے۔ اُس سے بہت زیادہ سپاہ ہمیشہ کے لیئے وہ مستقل طور پر رکھے۔

آخر بیس سال مین سلطنت تقریباً دوچند ہوگئی ہے اور سپاہ اُتنی ہی جتنی پہلے تھی۔ میری سپاہ کا گروہ ایسا ہے کہ جسپر سلطنت کا قایم رہنا زیادہ تر موقوف ہے۔ کمپنی کو نہین چاہیئے کہ وہ اُن فوائد عظیم سے اپنے تئین محروم کرے جو سپاہ کی پرورش کی محبت سے حاصل ہوتے ہین مین امید کرتی ہون کہ نئی کمک سپاہ کی برگیڈ کے انتظام کے طور پر بھیجے جائینگے۔ جدا جدا رجمنٹین نہین روانہ ہونگی اچھے حکمران افسر اپنی سپاہ کے حال سے خوب واقف ہوتے ہین۔ جب وہ اپنی سپاہ کے پاس ہونگے تو نہایت عظیم الشان کام کرینگے۔ اب مین یہ چاہتی ہون کہ کمپنی کے پاس بہت سی رجمنٹون کے منتقل ہوجانیسے انگلینڈ مین سپاہ کم رہجائے تو معاً سپاہ کے صیغہ کی افزایش موافق اُس تعداد کے کرنی چاہیئے جس کو پارلیمنٹ منظور کر چکی ہے اور اُسکا تخمینہ ہو چکا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو گھر مین سپاہ اسقدر کم رہجائے گی کہ پھر ہمکو اپنے امن و عافیت مین خلل پڑنے کا خوف ہوگا اگر دفعتہً سپاہ کی ضرورت آن پڑیگی جس کی مثال بالفعل یہی موجود ہے تو ہم مین اِسکے بہم پہنچانے کی قابلیت نہوگی۔ اگر اِس موسم بہار مین ہمنے جلدی سے اپنی سپاہ کی تخفیف نہ کی ہوتی تو اُسوقت ہمکو جسقدر سپاہ کی ضرورت ہوتی وہ ہمارے پاس موجود ہوتی۔

ملکہ معظمہ کا خط لارڈ پان مور کے نام

مین یہ چاہتی کہ میرا یہ خط لارڈ پامرسٹون کے پاس بہیجدیا جاے۔ آجکے اخبارون مین ہندوستان کا حال اوربھی بدتر لکھا ہے ✤

لارڈ ایلنبرا تین ہفتے پہلے ہندوستان کی سپاہ کی خرابیون کو ہوس آف لارڈس مین بیان کرچکے تھے۔ اُنھون نے آج ہی کی رات کو گورنمنٹ پر یہ زور ڈالا کہ ضرورت اسکی ہے کہ ہندوستان کو ایک بڑا لشکر کمک کے لیئے بہیجا جائے اور اُسکے ساتھ ہی ملیشیا (وہ پیشہ ور لوگ جو لڑائی کے وقت سپاہ کا کام دین) کو تقویت دیجائے اور یومنری (شریف وہ تاتین) طلب کیئے جائین کہ انگلینڈ مین حفظ و امان رہے ✤

اِسی رات ہوس آف کامنس مین منسٹری پر مسٹر ڈزرئیلی نے زور ڈالا کہ اسوقت ہندوستان کی سلطنت جوکھون مین آرہی ہے۔ ایسی تدابیر کرنی چاہئین کہ ہندوستان ہمارے ہاتھ سے نہ نکلنے پائے۔ لارڈ گرین ویل نے ایک ہوس مین اور مسٹر ورنن سمتھہ سکرٹری بورڈ کنٹرول نے دوسرے ہوس مین بیان کیا کہ جولائی کے وسط مین دس ہزار سپاہ ہندوستان کو روانہ ہوجائیگی جن مین سات ہزار ملکہ کی سپاہ اور ڈھائی ہزار ریکروٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کے نئے سپاہ کے بھرتی ہونگے۔ اور چار اور ملکہ کی رجمنٹین ابھی روانہ ہونے کو ہین۔ اِس طرح چودہ ہزار سپاہ کمک کے لیئے ہندوستان مین بڑھ جائیگی ✤

۴۔ جولائی کو تاربرقی نے بغاوت کی خبرون کو چمکادیا۔ گورنمنٹ کو یہ معلوم ہوا کہ بنگال مین عام بغاوت پھیل گئی۔ اور پہلے جو مراسلہ بہیجا گیا تھا اسکے بعد چار ہفتے کے اندر شمالی ہند مین سپاہ مین سے تیس ۳۰ ہزار آدمی غائب ہوگئے۔ ہنوز دہلی باغیون کے قبضے مین تھی۔ اگرچہ وہ شہر مین بہت نقصان اُٹھاکر محصور ہوئی تھی۔ مگر پہر بہی وہ سخت مقابلہ کرنے کو تیار تھی۔ ٹیلیگرام مین خبر آئی۔ کہ شہر پر عنقریب حملہ ہونے کو تھا۔ مگر اسکی فصیلین سات میل محیط مین ہین اور تین مربع میل رقبے کو گھیرے ہوتے ہین۔ اسلیئے اہل انگلینڈ کو اس بات کا یقین کرنا مشکل تھا کہ اِسقدر تھوڑی سی سپاہ ایسے مضبوط مقام کو حملہ کرکے باغیون سے چھین لے۔ حقیقت مین شہر ۲۰۔ ستمبر سے پہلے تسخیر نہین ہوا۔ محاصرین نے اسکے فتح کرنے مین اپنی بڑی بہادری دکھائی اور بہاری نقصان اُٹھایا

اِسی تاربرقی مین یہ خبر آئی کہ ہندوستان کا کمانڈر انچیف جنرل اینسن ۲۷۔ مئی کو ہیضہ سے

بغاوت ہند کا پھیلنا

کرنال مین مرگیا +

اب گورمنٹ بالکل بیدار ہوئی اور ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سب آدمیون کے دلون کا ایک ساحال تہا کہ کوئی کوشش عظیم ایسی نہین معلوم ہے کہ اس نازک وقت کا مقابلہ کرے جس مین بہت سے انگریزون اور انگریزنون کی جانین معرض خطر مین تہین اور دنیا کی نگاہ مین انگلستان کی پائیگاہ بلند جو کہون مین دکھائی دیتی تہی۔ اب انگلستان جانتا جاتا تہا کہ کیا ہولناک وحشتین انگریزون کے قتل عام ہونے کی اور شکنجہ عذاب مین پہنسنے کی اور اعضائے جسم کی قطع و برید کی ہوتی ہین جس سے چند روزہ کی کامیابی سے باغیون کی پیشانی پر دوامی بدنامی و نمک حرامی کا داغ لگ رہا تہا انگلستان مین متوسط درجے کے خاندان تہوڑے سے تہے جو ہندوستان سے اپنے تعلقات نہین رکہتے تہے وہ اور اور انگریز جو ہندوستان کو اچہی طرح جانتے تہے۔ اس خیال سے ڈرتے تہے کہ اگر تہوڑی سی گورون کی سپاہ پر باغیون کو غلبہ ہوگیا تو پہر کیا قیامت برپا ہوگی + فقط

۱۱- جولائی کو لارڈ پامرسٹون نے ملکہ معظمہ کو لکہا کہ صبح کو ایسی بُری خبرین آئی ہین۔ کہ کے بی نٹ نے کمانڈر انچیف سے امداد کی درخواست کی۔ حضور کے روبرو اول یہ تجویز پیش کیجاتی ہے کہ سر کولن کیمبل فوراً ہندوستان کو بہیجا جائے کہ ہندوستان کے خالی عہدہ کمانڈر انچیف پر مامور ہو۔ سر کولن نے کہا تہا کہ مین دوسرے دن شام کو روانہ ہونیکے لیئے تیار ہون۔ لارڈ پامرسٹون یہ بہی بیان کرتے ہین کہ وہ کہتا ہے کہ مین کلکتہ مین کل اسباب جو مجہے اپنے سفر کے لیئے ضرور ہوگا حاصل کرلونگا۔ یہ تجویز ہوئی کہ جنرل سینس فیلڈ جو وارسا مین ہے اور جسکو سر کولن چاہتا ہے کہ وہ اسکے سٹاف کا چیف ہو۔ وہ انگلستان مین بلالیا جائے اور ہند کو روانہ کیا جائے۔ وسکونٹ پامرسٹون کی یہ رائے ہے کہ ملک کی چودہ ہزار سپاہ کا جسکو روانگی کا حکم ہوچکا ہے جسقدر جلد ممکن ہو بہیجدی جائے تاکہ وہ اُن خوفون کا انسداد کرے جو بنگال احاطہ کی تیس ہزار سپاہ بہاگ جانے سے ہوا ہے اور غالباً اسکے بعد اور سپاہ کی بغاوت اور فرار ہونے سے یہ خوف بڑہتا جائے گا +

پرنس کو چند روز اور کامون مین مصروف رہنا پڑا۔ ۱۳- جولائی کو اسٹیٹ برٹن سوسائٹی کے ایش فورڈ اسکولون کو جو قابل تعریف تہے اُنہون نے کہولا۔ اسی دن شہزادہ فریڈرک ولیم کو

سر کولن کیمبل کا کمانڈر انچیف ہند مقرر ہونا اور ہندوستان مین انگلستان سے سپاہ کا بہیجا جانا

فریڈم آف سٹی، آزادی شہر کی بڑی شان سے ہوس مین حاصل ہوئی۔ پرنس لکھتا ہو کہ میرے داماد کا استقبال خاطر خواہ ہوا اور اُسکے اسپیچ کی بڑی تعریف ہوئی۔ دوسرے دن نوجوان شہزادے نے جرمنی کو مراجعت کی پھر آیندہ سات دن پرنس کونسورٹ کے اِن مراسم مین صرف ہوے کہ ٹرے نٹی ہوس کے ماسٹر ہونے کا حلف اُٹھایا اور شاہ بلجیم اور اُسکے کنبے کو رخصت کیا۔ ہولینڈ کی کوئین سے ملاقات کی ایلڈرشوٹ مین قواعد کا ملاحظہ فرمایا۔ یہان ملکہ معظمہ نے ۱۷ تاریخ کل اور ۱۸ تاریخ کا ایک حصہ گھوڑے پر سوار ہوکر اور سپاہیانہ لباس پہنکر سپاہ کی قواعد دیکھنے مین صرف کیا۔ ۱۹ تاریخ کو دوپہر کے بعد ملکہ اور پرنس اوسبورن مین رونق افروز ہوئے +

اِس اثنا مین کوئین اور پرنس کے خیالات اِس مشکل عظیم کے حل کرنے مین لگے ہوئے تھے کہ کس طرح سرکشی ہند کا سر کچلا جاے۔ اب یہ ظاہر ہونے لگا تھا کہ یہ بغاوت ہندوستان کی سلطنت کو دہمکا رہی ہے۔ ۱۱ جولائی کے بعد اور زیادہ تر آفتناک وحشت آمیز خبرین آرہی تھین۔ ملکہ معظمہ اور کمانڈر انچیف یہ جانتے تھے کہ منسٹری خوف کا تخمینہ کم کرتی ہے ضرورت کے موافق سپاہ بھیجنے کی تیاریان نہین کرتی۔ اسلیئے ملکہ معظمہ نے ۱۷ تاریخ کو ایک مختصر خط مین اپنے خیالات اور رایون کو لارڈ پامرسٹون پر ظاہر کیا۔ جس کا جواب لارڈ موصوف نے یہ لکھا۔

پائی کے ڈلی کی ۔ ۱۹ جولائی ۱۸۵۷ء   مین عالی جناب ملکہ معظمہ کیخدمت مین

عاجزانہ اپنا فرض ادا کرتا ہون کہ مین کل آپکے سرافراز نامہ سے سرافراز ہوا۔ اور مینے ہوس آف کامنس مین حضور کے ارشادات کو بیان کر دیا۔ مین اجازت چاہتا ہون کہ مجھے اس کہنے کیلئے آزادی دیجاے کہ اُن لوگون کی جو حضور کی راے سے مخالفت رکھتے ہین یہ خوش نصیبی ہے کہ کامنس ہوس مین حضور تشریف نہین رکھتین اسلیئے وہ دلائل بیان کرتین بڑے بیباک مخالف ہین۔ اگر اسکے برعکس حضور کی راے کے پسند کرنیوالے بھی مباحثہ مین حضور کے ایک دوست سے امداد پاتے ہین۔ معاملات ہند کے متعلق جو انتظامات ہو رہے ہین اُن کی نسبت مین حضور کو یقین دلاتا ہون کہ گورنمنٹ ضرورت کے موافق کسی تدبیر کے کرنے مین دریغ نکریگی لیکن بعض اوقات وہی تدابیر کامیاب ہوتی ہین جو ہولے ہولے رفتہ رفتہ چلتی ہین +

ملکہ معظمہ ایسی حالت مین کہ ایک فتنۂ عظیم بہت وسعت کے ساتھ بہت جلد برپا ہوگیا ہے پہلے ہولے

انگلستان سے ہندستان کیلئے سپاہ کی روانگی

رفتہ برفتہ کی پولیسی کو پسند نہین کرتی تھین۔ اسلیئے اُنھون نے اپنا یہ فرض عظیم سمجھا کہ وہ پورے طور سے اپنے خیالات کو اس بات مین گورنمنٹ پر ظاہر کرین اُنھون نے اوسبورن مین جا کے ہی اول گھنٹہ مین پامرسٹون کو یہ خط لکھکر بھیجا *

اوسبورن ۱۹۔ جولائی ۱۸۵۷ع۔ مین نہایت متردد و متفکر ہو کر گورنمنٹ پر بالتجا یہ نقش جمانا چاہتی ہون کہ ایسے نازک وقت مین بجائے اُسکے کہ بغیر تدبیر کے قدم اُٹھایا جائے اور ازدست تا دہان ملا جائے اور متفرق چھوٹی چھوٹی تدبیرین کیجائین جو آپس مین جوڑ پیوند نہ رکھتی ہون گورنمنٹ کو بالضرور سپاہ کی حالت موجودہ پر خیال کر کے ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئین کہ وہ سب باتون پر حاوی محیط ہون۔ میری اُمیدون اور خواہشون کے برخلاف آخر جنگ کے بعد سپاہ مین تخفیف کر دی گئی۔ اور گورنمنٹ اور پارلیمنٹ نے اس کا خرچ صلح کے زمانہ کے خرچ سے بھی گھٹا دیا۔ پارلیمنٹ کو اپنی کفایت شعاری کے حسن انتظام پر نظر ہوئی۔ اُسکے برخلاف اس بات کا خیال نہین ہوا کہ آخر جنگ نے ہمکو کیا خوفناک سبق سکھائے ہین اور اُسکے ساتھ دو اور لڑائیون نے جو ایران اور چین کے ساتھ بالفعل درپیش ہین۔ کیا بتلایا ہے۔ یہ نہایت نصیبون کی شامت ہے کہ سپاہ کا صیغہ صلح کے زمانہ کے صیغہ سے بھی کم کر دیا گیا ہے۔ ہم کو چین کے ساتھ رزم آرائی کے سوائے ہندوستان کے ایسے کڑے وقت مین سپاہ کے بھیجنے کی ضرورت ہے گورنمنٹ نے وہی کام کیا جو ہمیشہ ایسے موقعون پر کیا کرتی ہے کہ اسبات پر راضی ہو گئی کہ سپاہ بھیجدیجائے۔ اور گھر مین چند رجمنٹین رکھ لیجائین۔ اور وہ دن دور پھینک دیا جائے جس مین سپاہ کا انتظام جدید ہو *

جب رجمنٹین باہر بھیجدی جائینگی تو ایک سو پانچ پلٹنون مین سے اٹھارہ پلٹنین باقی کل سپاہ مین رہجائینگی کہ وہ انگلینڈ مین اپنا فرض بجا لائین اور ہمارے سواحل کی نگہبانی کرین اور جو باہر سپاہ بھیجی گئی ہین اُنکے لیئے رزرو ریلیف نہین اور جو آفات ناگہانی پیش آئین اُن کا مقابلہ کرین۔ ہندوستان مین جو رجمنٹین ہین اُنکے واسطے کے بی نٹ نے آخر یہ فیصلہ کیا کہ ایک کمپنی بڑھائی جائے۔ جس مین سو سپاہی اُنکے لیئے ڈپو رسٹ کے طور پر رہین جب یہ صورت حال ہو تو اس صورت حال پر سنجیدہ خیال کرنیسے ہر شخص یہ چاہے گا کہ فی الحال گورنمنٹ نے

جو یہ تدبیر اختیار کی ہو کہ خاص پلٹنون کو نئی بھرتی سے تقویت دی جاتے اور جو سپاہی
تخفیف کے سبب سے سپاہ سے برطرف ہوئے ہین۔ اُن مین سے بعض پھر بلا لیئے جائین اور اپنی تدابیر
کی وسعت کا تخمینہ ری گروٹون کی تعداد سے کیا ہے جو ایک خاص وقت مین جمع ہو سکتے ہین اور
اسکے ساتھ ہی پارلیمنٹ پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ ملیشیا طلب کیجائے جسسے غالباً قوت مطلوبہ جو
بالفعل درکار ہے حاصل ہو جاے۔ ان سب باتون کی جگہ گورنمنٹ پر واجب ہو کہ عاقلانہ تدابیر
ایسی اختیار کرے کہ وہ کلیات پر حاوی و محیط ہون اور اُنکے اصول کے بی نٹ خود مقرر کرے
اور اُنکے فروع بغیر کسی جنگ کے ملیٹری کے اختیار مین تعمیل کے لیئے دیدیئے جائین +

اِس وقت کمانڈر انچیف نے گورنمنٹ کے روبرو جو تجویز پیش کی اُسکو ملکہ معتدل اور بے
خرچ خیال کرتی ہین +

ملکہ کے خیال مین جو اصول اختیار کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ سپاہ جو ہندوستان
کو بھیجی گئی ہے جسکے سبب سے یہان سپاہ مین کمی واقع ہوئی ہے اُسکے لیئے یہ تدبیر نہ کیجائے
کہ جو رجمنٹین باقی ہین ان مین تھوڑے سے نئی بھرتی کے سپاہی بڑھا لیئے جائین بلکہ یہان
سپاہ اتنی رکھنی چاہیئے جتنی پہلے تھی اور وہ اس قسم کی ہو جس قسم کی پہلے تھی۔ اِسمین گورنمنٹ
کا کچھ خرچ زاید نہین ہوگا۔ اِس واسطے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی اُن پلٹنون کا خرچ جو یہان سے وہان
بھیجی گئی ہین آپ اُٹھائے گی اور جو روپیہ اُن کے خرچ کے لیئے پارلیمنٹ نے منظور کیا ہے وہ
نئی پلٹنون مین خرچ کر دیا جائے جس سے بڑی بچت ہوگی۔ تمام افسر جو لڑائی کے بعد تخفیف مین آئے
ہین اور نصف تنخواہ پاتے ہین وہ نئی سپاہ مین مقرر ہونگے تو اُن کی نصف تنخواہ بچت مین
آئے گی اور اُن کا بوجھ خزانہ شاہی پر نہین پڑے گا۔ یہ جو نئی سپاہ بھرتی کیجائے گی۔ بالضرور اسکے
خرچ کا صیغہ اول ہین ادنے ہوگا۔ ڈپوس اور رزرو مین سپاہیون کی افزایش کیجائے اور ہر
ڈپو مین کم از کم دو کمپنیان بڑھائی جائین جن مین سے ہر ایک مین سو آدمی ہون +

اِس تجویز پر سوائے دو اعتراضون کے اور کسی اعتراض کا ہونا ممکن نہین اول یہ کہ نئی پلٹنیون
کے لیئے سپاہی ہم کو ہاتھ نہین آئین گے۔ یہ ایک فرضی خیال ہو کوئی دلیل نہین ہے۔ امتحان کرنے
سے اس کا حال معلوم ہوگا اگر اِس تدبیر مین کامیابی نہ ہوئی اور اس کا کرنا ضروری ہوا تو اُس کے

کامیابی کے لیئے اور وسائل تلاش کرکے اختیار کریئے جائینگے یہ اور بات ہے کہ تم خود ہی مشکلات ڈالنے کی قسم کھالو تو پھر کامیابی نہین ہوگی۔

دوئم ایسٹ انڈیا کمپنی ملکہ کی سپاہ کو اسقدر زیادہ ہندوستان مین رکھکر اُنکے خرچ کے لیئے بڑبڑائے گی۔ اس اعتراض کے دور کرنیکے لیئے کمپنی کو اختیار دیا جائے کہ ملکہ کی جسقدر سپاہ کی اُسکو ضرورت نہو اُسکے رکھنے سے وہ انکار کردے اور اُسکو بے ضرورت نہ رکھے واپس کردے کمپنی نے اب سپاہ کو اُسوقت مانگا ہے کہ جس مین سپاہ کے بھیجنے سے ہوم گورنمنٹ کو نہایت ہی تکلیف ہوئی۔ اور ایک معمولی پیش بینی سے معلوم ہوگا کہ کم ازکم تین سال تک تو وہ اس سپاہ کو جُدا نہین کرسکے گی۔ لیکن ایک وقت ایسا آئیگا کہ گورنمنٹ اُن پلٹنون کی تخفیف کردے جو اب زائد بھیجی گئی ہین اور افسر اپنی نصف تنخواہ پر جو وہ پہلے پاتے تھے واپس چلے آئینگے۔ اس عرصہ مین ملک کو انکی نصف تنخواہ کی کمی سے بچت ہوگی۔ مگر ملکہ معظمہ اسکو قریب ناممکن کے جانتی ہین کہ گورون کی سپاہ کی کمی ہندوستان مین کیجائے۔ اس خوفناک تجربے کے بعد کمپنی صرف ملکہ کی رجمنٹون کو واپس بھیجے گی تاکہ اُنکی جگہ اپنی پلٹنین گورون کی بھرتی کرے۔ یہ بغیر ملکہ کے حکم کے نہین ہوسکیگا اور مین اس بھرتی کرنیکے برخلاف حکم دیدونگی۔ یہ امر قانون کے خلاف خوفناک ہے کہ برٹش سلطنت کے کسی حصے مین لوگ ایک ایسی سپاہ یہان کے آدمیون کی تیار کرین جو ملکہ کی سپاہ سے زائد ہو۔ ملکہ کی سپاہ سے جو انگلینڈ سے ہمیشہ تازہ بتازہ ہوتی رہتی ہے کمپنی کی سپاہ گھٹیا ہوگی۔ اور وہ انگلستان کے اس سلسلہ سپاہ مین نہین ہوگی جو تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے اور جس کا سب سے زیادہ بڑا حصہ ہندوستان مین ہمیشہ رہیگا۔ انگلستان مین جو سپاہ کمپنی بھرتی کریگی اُس سے ملکہ کی سپاہ کیلیئے ریکروٹس (نئی بھرتی کے سپاہی) مین بڑا خلل پڑیگا۔ اب بھی اُنکے بہم پہنچانے مین بڑی دشواری واقع ہوتی ہے۔ کمپنی کبھی اسکی شکایت نہ کریگی کہ ہوم گورنمنٹ نے ملکہ کی اسقدر زائد رجمنٹون کے ہندوستان مین رکھنے سے اُسکو زیربار کیا ہے۔ یہ چاہنا کچھ دیوانگی نہین ہے کہ بنگال احاطہ کی پرانی ہندوستانی سپاہ کی اصلاح اسطرح کیجائے کہ اب جو ہندوستانی سپاہ مین سے دو پلٹنین برطرف کی گئین اُنکی جگہ ملکہ کی ایک رجمنٹ رکھی جائے۔ اس سے چالیس ہزار پونڈ کی بچت اس طرح ہوگی کہ ہندوستانی سپاہ کی رجمنٹ کا

خرچ ۲۷۰۰ پونڈ سالانہ ہے ملکہ کی رجمنٹ کا خرچ ۵۰۰۰ پونڈ سالانہ ہے۔ جب کبھی پنس برطرف شدہ رجمنٹون کی جگہ دس گورون کی رجمنٹین رکھی جائینگی تو ۴۰۰۰ پونڈ کی بچت ہوگی اور کچھ خرچ نہین ہوگا۔ بلکہ اصل مین کمپنی کو بچت اس سے بھی زائد ہوگی۔ کیونکہ نصف تنخواہ کا اور عمر کے زیادہ ہونیسے پنشن پانے کا کل خرچ انگلستان پر پڑے گا۔ یہی سبب ہوگا کہ کمپنی اپنی قوت بڑھانے اور ملک کی پرورش کیلئے اپنے ملک کے اغراض و فوائد کا نقصان نہین کرے گی۔ ایلڈرشوٹ کے کیمپ مین ملکہ معظمہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ملکہ کی سپاہ کی حالت موجودہ قابل رحم ہے کہ اٹھارہ برس تک غیر ملک کی سخت ناموافق آب و ہوا کی برداشت کرکے اور وہان بڑی بڑی خدمتین بجالا کے انگلینڈ مین واپس آئی تھی کہ سات مہینہ کے بعد وہ کریمیا کو بھیجی گئی۔ اس جانستان جنگ سے فارغ ہوکر ایک برس بھی اپنے وطن مین رہنے نہ پائی کہ اب ہندوستان کو جاتی ہے جہان سے شاید اسکو بیس برس تک واپس آنا نصیب ہو۔ یہ کیسی جور و جفا ان بہادرون پر ہے جو اپنے ملک کے لیئے جان نثاری کرتے ہین گورنمنٹ کا یہ فرض ہے اور اسکی یہ انسانیت ہے کہ سپاہ کی تکالیف مین تخفیف کردے۔ ملکہ چاہتی ہین کہ انکی یہ یادداشت کے بینٹ مین پیش کیجائے۔ ایسے ہی خیالات پرنس کے تھے۔

کلکتہ سے لارڈ کیننگ نے ۴۔ جولائی کو ملکہ معظمہ کو خط لکھا جو اس وقت انگلستان کی راہ ہی مین تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کے معاملات کو ملکہ معظمہ اور پرنس کیسے صحیح اور درست سمجھتے تھے اور کیسی راست تدبیر بتلاتے تھے کہ ہندوستان کو گورون کی سپاہ زیادہ بھیجی جائے تاکہ وہ جن اضلاع مین بغاوت کی آگ لگ رہی ہے اسکو بجھادے اور بہت سے مقامات مین جو انگریزی صولت و سطوت کا یقین جاتا رہا ہے اسکو بحال کردے لارڈ کیننگ نے اول یہ لکھا کہ دہلی کے فتح ہونے مین کیون التوا ہوا اور بعد اسکے یہ بیان کیا کہ یہ وقت جتنا گزرا ہے۔ اسمین انگلینڈ اور ہندوستان کا نقصان عظیم ہوا ہے بڑی بیش قیمت جانین تلف ہوئین اور بہت ہی دلخراش و جانگزا مصیبتین جھیلنی پڑین جن کا کوئی معاوضہ نہین ہوسکتا۔ انگلینڈ کی صولت و قوت و سطوت کی شہرت کو ایک وحشیانہ صدمہ پہنچا ہے انگلستان کی قوت بحال کرنے کی اور مدت دراز تک ہندوستانیون مین قوت

و دبدبہ کے اعتبار پیدا کرنے کی تدبیر سوائے اِسکے کوئی اور نہین ہے کہ انگلستان سے ہندوستان مین گورون کی سپاہ اتنی آجائے کہ دشمنون کے دلون مین اسکے مقابلہ کرنے کی اُمیدین بھی مردہ ہو جائین *

لارڈ کیننگ کو یہ اندیشہ ہی کہ ہندوستان کے ایسے حصے ہین کہ ان مین جب تک گورون کی سپاہ کا انتظام نہین ہوگا وہان امن و امان و بندوبست نہین ہوگا۔ جس وسعت عظیم پر لارڈ کیننگ کا اختیار ہی اسکو گورون کی سپاہ کی قوت سے کچھ نسبت نہین ہی۔ مگر جہان کہین گورون کی بہت تھوڑی بھی جمعیت ہے وہان اسکا رعب و داب فوراً اپنا اثر کر رہا ہی سوائے دہلی کے کہین اور گورونکی سپاہ کا مقابلہ شاذ و نادر ہی ہوا ہے اور تھوڑی سی گورونکی سپاہ کے بھیجنے سے سڑکون کے دائین بائین طرف انتظام و بندوبست ہو رہا ہے۔ بڑے شہرون مثلاً بنارس پٹنے اور اور شہرون مین بھی حال ہو رہا ہے۔ ان سب باتون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورون کی سپاہ کے موجود ہونیسے یقینی امن و امان بندوبست ہو سکتا ہے۔ اسکے برخلاف جہان لوگون کو یہ معلوم ہوا ہے کہ گورون کی سپاہ نہین آسکتی۔ وہین بدنظمی نے پاؤن پھیلائے اور غارت و لوٹ مار کا بازار گرم ہوا ہے۔ جہان بدنظمی ایک دفعہ ہوگئی تو وہ روکے سے نہین رُک سکتی وہ پھیلتی چلی گئی ہے۔ جن ضلعون مین بدنظمی ہوگئی ہے وہان جب تک گورون کی سپاہ کی افزایش نہین ہوگی بدنظمی مین کمی نہین ہوگی۔ بلکہ اور زیادہ بڑھے گی۔ اِسی خط مین لارڈ کیننگ نے لکھا ہے کہ چین کو جو ایک رجمنٹ بھیجی گئی تھی، وہ آج ہگلی مین آگئی ہی۔ اُسکو میری درخواست پر لارڈ ایلجن نے چین سے اِس طرف بھیجدیا ہے یہ گورون کی سپاہ کی آمد پہلی دفعہ ہے لارڈ کیننگ نے جو اوپر بیان کیا ہی اِس سے حضور آسانی سے سمجھ سکتی ہین کہ کلکتہ مین گورون کی ہر نئی سپاہ کے آجانیسے میری کیسی خاطر جمع ہوگی *

ملکہ معظمہ نے جو اپنے خط مورخہ ۱۹- جولائی مین لارڈ پامرسٹون کو دلائل لکھ بھیجی تھین وہ کسی کے روکرنیسے رد نہین ہوسکتی تھین۔ انکی نسبت پرنس نے ۲۲- جولائی کے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ کیبی نٹ نے آخر کار ہماری افزایش سپاہ کی درخواست کو مان لیا۔ ۲۰- جولائی کو پرنس نے خط بیرن سٹوک میر کو لکھا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے جو کیبی نٹ مین فیصلہ ہوا

تہا اب تک اُسمین البتہ اچہا جاتا ہے ✤

ہندوستان کو سپاہ چلی جاتی ہے۔ اب ہم بغیر سپاہ کے یہان رہجاینگے۔ یہ بات بہت اچھی ہوئی کہ ہندوستان مین جو بغاوت وبلوہ برپا ہوا اُسنے وہ ناسور دکھادیے جن کو کمپنی ہمیشہ لیپا اور چھپایا کرتی تہی۔ ٹائمز اور پریس ہندوستانی سپاہ کی تعریف اور بادشاہی سپاہ کی ہجو کیا کرتے تھے۔ اب بُلبلہ پہٹ گیا۔ ابھی تک ہماری منسٹری نے نشانہ ٹھیک نہین لگایا جیسے کہ آخر لڑائی مین تیاری مین کمی کی تہی ایسی اب بھی کررہی ہے۔ پہلے تجربہ کے بعد وہ اور بھی قابل الزام ہوگئی ہے ✤

آپنے جو اپنے خط مین ہندوستان کی اُلجھنون اور الجھیڑون کا ذکر چھیڑا ہے اس لیے مین مناسب جانتا ہون کہ اُسکی بابت اپنے خیالات بیان کرون۔ مجھے یقین ہے کہ اہل جرمن ہندوستان کی چیزون کے قدرشناس نہین ہین۔ اور اُن اصول کو جنپر ہماری سلطنت کی بنا دنیا کے اس حصہ پر قائم ہے نہین سمجھتے۔ ہند کے آدمیون مین یہ قابلیت نہین ہے کہ وہ اپنے تئین آزاد کرسکین۔ اور اپنی آزادی کو قائم رکھ سکین۔ بیکس و نمرود کے زمانہ سے ہندوستان ہمیشہ غیر قومونکے ہاتھ سے پامال ہوتا رہا ہے اور نئی قومون نے اسکو فتح کرلیا ہے۔ اہل اشعریہ اہل ایران کا یونانیون کا اسکندر اعظم کے ماتحت۔ ہونگ نو وائل تاتار کا۔ اہل عرب کا اور قومون کا وہ مفتوح و مغلوب اس زمانہ تک رہا ہے۔ فاتحین نے اسکو اپنے جوئے کے نیچے چلایا اُنہون نے اُن قومون کو جنکے قبضہ مین ہندوستان تہا دبایا۔ مگر وہ اُن کا استیصال نہین کرسکے اور نہ اُنکو اپنے مین جذب کرسکے۔ اس طرح سے وہ اُنکے ساتھ خلط ملط رہے مگر اُنمین قومی التصاق و اتصال نہین پیدا ہوا۔ ہندوٗن مسلمانون کے مذہبونکے درمیان ایسا ایک قعر عمیق حائل ہی کہ ان کا آپس مین اتحاد ہونا ناممکن ہے۔ خود ہندوٗن کے درمیان جات کی پابندی وہ ہے کہ انکے درمیان باطنی اتحاد کا ہونا بھی ناممکن سے کچھ کم نہین ہی۔ ہمارا تسلط اور فرمان روا ہونا اس حالت پر موقوف ہی کہ ہم مختلف قومون و آبادیون کی محافظت کرتے ہین اور اُنکو آپس کی بدسلوکیون کے سبب سے لڑنے نہین دیتے۔ سب اعلی و ادنی و زبردست و زیردست کے لیئے انصاف ایک ہی قوانین کے موافق کرتے ہین۔ دونون کو جرم کی سزا یکسان دیتے ہین۔ ملک کے ہر حصہ مین ہم اپنی عدالت کا

یقین دلاتے ہین کہ کبھی اسپر الزام عائد نہین ہوسکتا۔ ہر جگہ دادرسی آسانی سے ہوسکتی ہے اسلئے
کہ ہم مختلف قومون کے امور خانگی مین اور اُنکی روحانی و مذہبی باتون مین دخل نہین دیتے ظلم و ستم
و زیادہ ستانی مطلق نہین کرتے۔ درآمد مال پر محصول نہین لیتے۔ نمک کا اجارہ صرف ایک ٹیکس
تھی جو ہندوستانیون پر بارگران تھی وہ موقوف کردی گئی۔ کمپنی اپنا خرچ ممالک محروسہ کے زمینون
سے نہین لیتی ہے۔ کسٹم ڈیوٹی (پرسٹ کا محصول) اور اور تجارت کے بڑے بڑے کامون سے
محصول وصول کرتی ہے +

اس وقت اس ملک کی تہذیب و شایستگی کے لیئے کوئی کام نہین کیا گیا ہے۔ اہل ملک
جس بادشاہ کے نائب کے ماتحت رہتے ہین اسکو دعا دیتے ہین۔ اُنہون نے پہلے فرمانروایون
کے ہاتھ سے بڑے ظلم و ستم سہے ہین۔ اب تک یہ کھلا سوال چلا جاتا ہے کہ اہل یورپ کے اصول
کے موافق کہان تک ہندوستانیون کے خاص مذاہب اور رسم و رواج و تہذیب و شایستگی کی اصلاح عملاً
ممکن ہے +

اب تک جو نظام متعینہ چلا جاتا تھا۔ اس سے کسی قدر اختلاف کیا گیا۔ نہرین اور ریلین بننی
شروع ہوئین۔ اسکولون کی بنیادین پڑین۔ ستی کا ہونا موقوف کیا گیا۔ اُنکی بیوہ کا دوبارہ شادی
کرنا جائز سمجھا گیا۔ جگناتھ کے مندر مین جو مہلک کام ہوتے تھے وہ بند کیئے گئے اور بت خانون کے لیئے
جو سرکار سے امداد دی جاتی تھی وہ موقوف کی گئی +

ان تدابیر کو ہندوؤن نے یہ خیال کیا کہ انگلینڈ ہمارے مذہب کو مٹاتا ہے اور اُسکی
جگہ عیسائی مذہب کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اُن سب سے بڑھکر یہ بات ہوئی کہ بندوقون کے لیئے نئی
کارتوس جاری ہوئے جو چکنائی مین ڈبوئے جاتے تھے تاکہ وہ آسانی سے اپنی جاؤن مین پھسلین
اس چکنے ہونیسے سپاہ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس طرح کارتوسون کا بنانا ہماری جات لینے کے لیئے
ایجاد ہوا ہے۔ ہندوؤن کے ہان مُنہ مین چربی یا گوشت کے جانیسے یقینی جات جاتی رہتی ہے +

ہندوستان مین سپاہ کے تین نام لیئے جاتے ہین۔ ایک بنگال احاطہ کی سپاہ۔ دوم احاطہ
مدراس کی سپاہ۔ سوم بمبئی احاطہ کی سپاہ۔ بنگال احاطہ کی سپاہ مین اعلیٰ درجہ کی قومین تہین
اکثر ہر پلٹن مین چارسو برہمن تھے۔ ہندو جات کے جانے کو مرنیکے برابر جانتے ہین۔ پھروہ اپنی

قوم مین نہین مل سکتے۔ انکی ساری معاشرت مٹی ہوجاتی ہے۔ اسلیئے ہم کو بنگال کی سپاہ کی
بغاوت پر متحیر ہونا نہین چاہیئے۔ اُسنے بغاوت اختیار کرکے اور سب آدمیون کو جو گورنمنٹ
کے بدخواہ تھے اپنے ہمراہ کرلیا۔ رعایا کا بڑا حصہ انگریزی گورنمنٹ سے راضی و خوش تھا وہ اُسکے
ساتھ بغاوت مین شریک نہین ہوا*

یہ لڑائی بے شک بڑی سخت ہوگی۔ اور اسمین بڑی خونریزی ہوگی اسلیئے کہ گورون کی
سپاہ بہت تھوڑی ہے اور کل ملک مین وہ حصے ہوکر پھیلی ہوئی ہے اور اُنکو لڑنا اس سپاہ سے
پڑا ہے جو تعداد مین بہت زیادہ ہے اور پورے سو برس سے اسکو انگلینڈ قواعد سکھا رہا
ہے۔ اور بڑے بڑے شہرون مین محفوظ ہے۔ ہمارے بڑے بڑے میگزینون اور قلعون پر
قبضہ رکھتی ہے۔ ہان ہمکو یہ فائدہ ہے کہ ہندوستانی سپاہ کی رجمنٹون مین افسر اعلے لیاقتون
کے نہین ہین۔ جس اندیشہ سے کہ دل دھڑکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی ہی وردی کے سپاہیون
پر آتشباری کرتے ہین۔ اور انگلشی سپاہیانہ انتقام لیتے ہین اور باغیون اور فتنہ پردازون
کو سزائین دیتے ہین جن کا دینا ناگزیر ہے*

اگر ہم اس کڑے وقت پر غالب ہوئے جسکا ہم کو یقین نہ ہے کہ ہم غالب ہونگے
تو علی العموم اسکا نتیجہ نیک اور بہتر ہوگا۔ عوام کا ہندوستانی سپاہ پر اعتبار کرنا اور ملکہ کے
سپاہیون کا سفید نہ جاننا اور کل پریس کا ان باتون کی بڑی جد و جہد سے حمایت کرنا آخر کو ثابت
ہوا کہ یہ سب بالکل غلط تھا۔ اب ہم کو اسمین شبہہ نہین کہ سپاہ کا کوئی معقول نظام ہم اختیار
کرینگے۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ کمپنی اپنے پہلے منصب پر قایم رہی*

انگریزی پبلک خاموش اور متحمل ہین۔ مین جو تحریکین کرتا ہون اسپر بھی منسٹری خاموش
ہے اسواسطے ہم کو اُنکے پہلوؤن مین ہمیشہ مہمیز لگانی پڑتی ہے۔ اب مین ہندوستان کی
گپون کے سُنانے سے آپ کی سمع خراشی زیادہ نہین کرتا*

پرنس برسل مین اپنے چچا لیوپولڈ کی بیٹی شارلٹ کے بیاہ مین گیا تھا۔ اس حال مین
یہ خط ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے*

اس وقت وہان شادی ہورہی ہوگی اور آپ کی پیاری لڑکی کے نکاح کا عقد ایک لایق شوہر کے

ساتھ بندھ رہا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے آپکو بڑا اہتزاز ہوا ہوگا۔ خدائے تعالی اسمین سب طرح کی برکتین دے۔ مین چاہتی تھی کہ شادی مین خود شریک ہون۔ مگر مین ساری تو نہ آسکی مین نے نیم جسم جو میرا بڑا عزیز ہے وہان بھیجدیا جس سے مین اپنے تئین خیال کرتی ہون کہ وہین مین ساری موجود ہون۔ جو کچھ وہان ہو رہا ہے مین اُسکی تصویر اپنے دل مین اُتار رہی ہون سب کے ساتھ میری محبت کا اور عزیزہ شارلٹ کے خوش کرنیکا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوسکتا ہی کہ مین نے اپنے عزیز البرٹ پر وہان جانیکے لیئے زور ڈالا۔ اور اسکو آمادہ کیا۔ آپ نہین جان سکتے کہ جب وہ مجھکو اکیلا چھوڑ کر چلا جاتا ہے تو میری جان پر کیا بُری بنتی ہے۔ مین اس انتظار مین کہ وہ کب آئے بیٹھی گھڑیان گنا کرتی ہون۔ اُسکی جدائی کی حالت مین مجھے اپنے بچے بھی اچھے نہین معلوم ہوتے۔ مین اُسکے جانے کو یہ سمجھتی ہون کہ سارے گھر کی جان چلی گئی ؏

ہم اپنے گھر مین چپ چاپ کام کر رہے ہین۔ ہم سب سوگ سے نکل آئے ہین چھوٹے بچے آدھے دن تعطیل مناتے ہین۔ آج شام کو الائس نے پہلے دن ہمارے ساتھ کھانا کھایا ہے مین نے اپنے نوکرون کو وائن پینے کی اور ملاحون کو گروگ (شراب آب آمیختہ) پینے کی اجازت دیدی ہے۔ وکی میرے پاس بیٹھی ہوئی نقش نگاری کر رہی ہے اور چاہتی ہے کہ مین اُسکی طرف سے آپسے اور نوجوان دولھا دولہن سے سب باتین کہون۔ مین عرض کرتی ہون کہ جو کچھ ہم یہان کر رہے ہین وہ پیاری شارلٹ سے کہدیجیے ؏

شادی سے پرنس بہت جلد اوسبورن واپس آگیا۔ سب سے زیادہ اسکو ہندوستان کا خیال تھا۔ ایسی دشواری کے وقت مین بغیر شدید ضرورت کے وہ ملکہ معظمہ سے ایک گھنٹہ بھی جدا رہنا نہین چاہتا تھا۔ جب وہ یہان آیا تو اُسنے سُنا کہ ہندوستان سے اور زیادہ وحشتناک خبرین آئی ہین۔ ہوس آف کامنس مین ڈزریلی نے تین گھنٹہ تک ہندوستان کی بابت سپیچ دیا۔ اُنھون نے اپنا وہ خیال بیان کیا جسکو اب کوئی نہین مانتا کہ بغاوت ہند سپاہ کی بغاوت نہ تھی بلکہ قومی بغاوت تھی۔ اُنھون نے یہ چاہا کہ شاہی کمیشن اس تحقیقات کے لیئے بھیجا جائے کہ وہان سب گروہون کو انگریزی عملداری سے تکلیفین کیا کیا ہین۔ اور اسکے ساتھ اسپر بھی زور ڈالا کہ ہندوستان مین گورون کی سپاہ دو چند کردیجائے اور ہندوستانیون سے

کہا جائے کہ وہ آیندہ امید رکھین کہ انگلینڈ کے بادشاہ اور انکے درمیان تعلقات بہت قریب ہو جائینگے۔ کامنس ہوس نے بالاتفاق لارڈ جان رسل کی اس تحریک کو قبول کرلیا کہ ملکہ معظمہ کے یقین دلانیکے لیئے انکو یہ ایڈریس دیا جائے کہ وہ ہندوستان کی فتنہ انگیزی و بدنظمی کے دور کرنے کی اور وہان امن و امان قایم کرنے کی ہر تدبیر کے لیئے ملکہ معظمہ کے معاون اور مددگار ہونگے ✦

اگرچہ کامنس ہوس نے عام قومی مافی الضمیر کا اظہار کردیا جس نے یہ اختیار دیدیا کہ ملک کے جو غایت درجہ کے وسائل اور ذرائع ہین وہ کام مین لائے جائین۔ مگر پھر بھی پرنس اور کوئین کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کے بی نٹ ہمت لگا کے کام نہین کرتی اور یہ وقت ایسا ہے کہ اگر کوئی ضعف و عاجزی کی علامت ظاہر ہوگی تو یقینی یوروپ کی اور گورنمنٹین اس سے فائدہ اٹھائینگی ✦

لارڈ پامرسٹون نے ملکہ معظمہ کو خط لکھا کہ کے بی نٹ نے جو فیصلہ کیا ہے کہ ملیشیا طلب کیجائے۔ تو ۲۰ اگست کو ملکہ معظمہ نے اس خط کے جواب مین اپنے رائے یہ ظاہر کی کہ ملیشیا کو تقویت دینا ایک نہایت ضروری تدبیر ہمارے ملک کی محافظت کے لیئے ہے جس سے براعظم یوروپ کو معلوم ہوجائے کہ ہم غیر محفوظ حالت مین نہین ہین۔ سپاہ کے لیئے کافی تعداد و ولینٹرون کی حاصل ہوسکتی ہے۔ اسلیئے ملکہ معظمہ توقع رکھتی ہین کہ ملیشیا کی تقویت مناسب اور کافی کی جائیگی ✦

مین یہ کہنا چاہتی ہون کہ ہندوستان کے جو آخر حالات معلوم ہوئے ہین وہ ایسے ہولناک ہین کہ جو تدابیر سپاہ کے باب مین ہوم گورنمنٹ نے اب تک کی ہین وہ میرے نزدیک اس آفت ناگہانی کے دفع کرنیکے لیئے کافی نہین۔ اور ہوم گورنمنٹ ہی پر ہندوستان کی نجات زیادہ تر موقوف ہے۔ ہم نے جو کچھ کریمیا کی جنگ کے لیئے سامان مہیا کیا تھا تقریباً اب بھی وہی سامان جو حاصل ہوسکتا تھا کیا ہے اور امید ہے کہ اس سے کامیابی حاصل کرنیکے قابل ہوجائینگے۔ مگر ہم نہ انکے لیئے ذخیرے جمع کرین نہ انکے لیئے رزرو بنائین جو ایک مدت دراز کی لڑائی مین یا نئی آفات ناگہانی کے وقت مین جو نظر نہین آتین کام چلائین جیسا کہ ہم نے اب

مین ہم ہمیشہ کوتاہ بین ہین - اور اِسکے سبب سے آخر کو ہماری ناموری اور قوت مین بٹا لگتا ہی - ہم کو
تہوڑے فائدون کے لیئے جو آخر کو حاصل ہون بہت روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہی اکثر یہ دونون طرح کے نقصان
اُٹھانے پڑتے ہین - مین توقع کرتی ہون کہ کیبی نٹ اِس معاملہ کو بڑے دلیرانہ نظر سے دیکھیگی
اِس سے زیادہ بہتر کوئی بات نہین ہے کہ کامنس ہوس مین ایسے رزولیوشن پاس ہون کہ جنسے
گورنمنٹ کو یقین دلایا جائے کہ نہایت مستحکم تدابیر کے اختیار کرنے مین حتی الامکان کوئی کسر باقی
نہین رکھی گئی - کامنس ہوس نہین بلکہ اکثر گورنمنٹ پھسڈی رہی ہی - یہ خط کیبی نٹ مین پڑہا گیا
اسکے دوروز بعد لارڈ کلیرین ڈون نے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا ہے کہ حضور نے جو اپنے مکتوبات
مین تنبیہات تحریر کی تھین اُنکو مین نے اطمینان خاطر سے پڑھا - اِس بات کے یقین دلانے کی
مجھے ضرورت نہین ہی مجھسے جہان تک ہوسکیگا مین کوشش کرونگا کہ اپنے ہم منصبون کو اِس
غیر متنازع واقعیت کے تسلیم کرنے پر کہ ہم بالکل غیر محفوظ ہین رغبت دلاؤن مین اِس خیال کی
اُدھیڑ بن مین رات دن رہتا ہون کہ مین سنجیدگی کے ساتھ کیبی نٹ کو یقین دلاؤن کہ
ہندوستان کی مشکلات نے غیر سلطنتون کی نگاہون کو ہماری طرف سے بدل دیا ہے اگر ہم
اِسوقت عقل سے کام نہین لینگے تو وہ ہم کو جلد بتلا دینگی کہ وہ ہماری حالتون کو ہمارے برابر یا
ہم سے بہتر جانتی ہین * فقط

سخت مشکل آن کر یہ پڑی تھی کہ سپاہ مین نئی بہرتی سپاہیون کی آہستہ ہوتی ہے *

پرنس اور سٹوک میئر کی خط و کتابت

بیرن سٹوک میئر کو جو خط پرنس نے لکھا ہی اُسکی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ پرنس کے
دل مین یہ خیال بڑا زبردست تھا کہ ہنوز گورنمنٹ بغاوت کے خوف سے پوری بیدار نہین ہوئی
جسکے معنی چند ہفتے کی خبرون نے بڑی بیقراری سے اُن تک پہنچائے تھے وہ کہتے ہین کہ ہندوستان
کے واقعات بڑے الم ناک ہین - وہ ثابت کرتے ہین کہ جس سپاہ کی بنا سول گورنمنٹ اور پریس
پر رکھی گئی ہو وہ بالکل ضعیف ہوتی ہی - ہم نے گورنمنٹ سے بعض تدابیر کے عمل مین لانیکی درخواست
کی اسمین وہ اپنے ایسے طریقہ پر چلی ہی جو اُس نے جنگ کریمیا مین اختیار کیا تھا کہ ہماری تہوڑی
سی بیچاری سپاہ غارت ہوجائے اور وہ اپنی بڑی طویل طویل فہرستین بہیجین دے اور اِسطرف
ایک قدم بڑہائے کہ یہ دیکھے کہ لیمپ تیل سے روشن ہو رہا ہے جب اُس کو تیل نہ پہنچیگا تو وہ فقط

شہنشاہ فرانس کا اوسبورن مین وارد ہونا

مجھکر اپنی چراند کی بدبو پھیلائے گا۔ بسٹوک میئر نے اس خط کے جواب مین لکھا کہ ہند کے واقعات انگلینڈ پر آفات لائین گے مگر مایوس ہونیکے لیئے تھوڑی وجہ ہے اسلیئے کہ انگریز تمام یورپ مین سب قومون پر جرأت ہمت خصلت کی قوت مین سبقت لے گئے ہین۔ اور قاعدہ ہی کہ مضبوط آدمیون کو بدقسمتی ہدایت و ترقی کے مکتب مین بٹھاکے سبق دیتی ہے ⁂

۶۔ اگست کو صبح کو سویرے خبر آئی کہ شہنشاہ و شہنشاہ بیگم فرانس دونون جہازین بحر ٹیس مین اوسبورن کے قریب آگئے ہین ان شاہی مہمانون کے استقبال کے لیئے پرنس مع کوئین دونون تیار ہوکر گئے۔ شہنشاہ بری طرح سے گرا تھا۔ چلنے مین لنگڑاتا تھا۔ مگر اور سب طرح سے وہ اور شہنشاہ بیگم تنومند اور تندرست تھے۔ ان شاہی مہمانون نے ۱۰۔ اگست کو فرانس مین مراجعت کی تو اس چار روزہ ملاقات کو ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ وہ بڑی مسرت افزا اور بہجت آرا تھی۔ ۱۲۔ اگست کو وہ شاہ لیوپولڈ کو لکھتی ہین کہ ہماری ملاقات سب طرح دلخواہ و پسندیدہ تھی۔ پولیٹکل لحاظ سے تو بقول لارڈ کلیرینڈون کے وہ خدا کی بھیجی ہوئی تھی۔ اسمین ساری مشکلات خاطر خواہ فیصل ہوگئین اس ملاقات مین بڑی بڑی خوشی کی باتین ہوئین۔ اوسبورن مین ہفتہ کے دن ایک چھوٹے سے خیمہ مین تھوڑا سا ناچ ہوا تھا۔ اسمین بڑی کامیابی ہوئی۔ بہت سی گاڑیان اور ٹٹو آئے۔ باقی اور ہمارے بسر اوقات مین کچھ تغیر نہین ہوا۔ البرٹ نے سچ کہا کہ اول شام کو جب کھانے کے کمرے سے جنٹلمین باہر آئے تو اس نے اپنی آنکھون کو کھولا تاکہ بالکل یقینی معلوم ہو کہ وہ یہ خواب تو نہین دیکھ رہا کہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم یہان ٹھہرے ہین ⁂

شہنشاہ ہمیشہ البرٹ سے کشادہ دلی سے باتین کیا کرتا ہے اور اس سے بہت فائدہ اٹھاتا ہے۔ لارڈ پامرسٹون نے مجھ سے کہا کہ پرنس بہت سی ایسی باتین کہہ سکتا ہے کہ ہم نہین کہہ سکتے ⁂

البرٹ بہت کم لیڈیون اور شہزادیون سے خوش ہوتا ہی مگر وہ شہنشاہ بیگم سے بڑے شوق سے ملتا ہے اور اس کا بڑا دوست ہی۔ شہنشاہ نے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا کہ۔

میڈم اور عزیز تر ہمشیرہ حضور اور پرنس البرٹ نے ہماری مہمانداری خاطرداری و تواضع ایسی محبت سے کی کہ جب ہم اوسبورن سے چلے آئے تو بھی اس کا اثر اب تک دلپر باقی ہی

انگلینڈ کے خاندان شاہی مین ساری نیکیان ایسی موجود ہین جنکے دیکھنے سے ہمکو حیرت ہوتی ہے۔ ہمارے دل مین جو آپ کی محبت واوہے اُسکے بیان کرنیکے لیئے لفظون کا ملنا مشکل ہے۔ یہ بات ہمکو بڑی پیاری لگتی ہے کہ پولیٹکل معاملات سے قطع نظر کرکے حضور اور حضور کا خاندان ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ مین اپنے سارے فیصل شدہ مقاصد مین اول درجہ پر اس تمنا کو رکھتا ہون کہ مین لایق آپ کی دوستی عظیم کا بنون۔ مین یقین کرتا ہون کہ حضور کی مصاحبت مین چند روز رہنے سے ہر ایک شخص کی حالت بہتر ہوسکتی ہے جب کوئی شخص پرنس کے جامع العلوم اور رائے عالی کی قدر ومنزلت کرتا ہے تو پرنس سے جدا ہوکر بلند خیال بن جاتا ہے اور نیکی کرنے پر مائل ہوجاتا ہے۔ میڈم۔ مین آپسے بہ التجا یہ عرض کرتا ہون کہ آپ پرنس سے جو آپ کی قسمت مین شریک ہے کہدیجے کہ مین آپ کا اعلے درجہ کا قدرشناس اور بے نظیر دوست ہون۔ آپکے بچون مین خداداد وہ نیکی کے اوصاف ہین کہ آدمی اُن کو دیکھتے ہی پیار کرنے لگتا ہے اور اُسکی بالطبع یہ آرزو ہوجاتی ہے کہ دنیا مین ان کو وہ خوشیان حاصل ہون جنکے وہ لایق ہون۔

الوداع اے میڈم۔ خدائے تعالی دو برس بھی ایسے نہ لائے کہ جن مین ہم کو آپکے پاس ہونے کی خوشی نہ حاصل ہو۔ کیونکہ رنج ہجر کی تسکین فقط جلد ملنے کی تمنا ہے +

جبکہ شہنشاہ نے دلی محبت سے خط لکھا تھا ایسا ہی ملکہ معظمہ نے اپنی مودت قلبی سے شہنشاہ کو خط ۱۲۔ اگست کو لکھا کہ آپنے جو میرے عزیز شوہر کی نسبت اپنی رائے قایم کی ہے اس مین مجھے کچھ آپسے مخالفت نہین ہے اسلیئے کہ مین اُسکو مستحق اس رائے کا جانتی ہون۔ اس مین کسی اور کام کے لیئے اولوالعزمی نہین ہے۔ سوائے اسکے کہ وہ آدمیون کے ساتھ بھلائی کرے اور اُنکو وہان فیض پہنچائے جہان ہوسکے۔ آپ دونون کی ہمدردی اور اصلاح و مشورہ سے زیادہ کوئی یقینی سہارا ہمکو نہین ہے۔ آپ بھی ہماری تنہائی کی حالت مین مونس و دوست ہین شہنشاہ بیگم میری سی قسمت رکھتی ہین کہ وہ آپ کی ذات کے لیئے ایسی ہی محافظ فرشتہ ہین جیسے کہ میرے لیئے البرٹ ہے۔ شہنشاہ کے خط کے ساتھ شہنشاہ بیگم نے بھی خط بھیجا۔ پرنس نے سٹوک میر کے پاس شہنشاہ کا خط جو ملکہ کے نام آیا تھا بھیجا اور لکھا کہ مین اسلیئے اسکو بھیجتا ہون کہ مجھے یقین ہے کہ اسکے مضامین سے آپ خوش ہون گے۔ اول اس سببسے کہ اُن سے معلوم ہوتا ہے

کہ ہم مین اور شہنشاہ فرانس مین تعلقات معززانہ اور حسن اخلاق پر مبنی ہین۔ دوم اسوجہ سے کہ مکتوب سے کاتب کے مزاج کی گرم مہری اور دانائی معلوم ہوتی ہے +

پرنس نے اپنی بڑی یادداشت اس ملاقات کے حال اور اُس کے نتائج کے بیان مین لکھی ہے +

۱۹ اگست کو شاہی جہاز مین ملکہ اور پرنس اور اُنکے ۹ بچے بندرگاہ چیربورگ مین داخل ہوئے اُن کے یہان آنے کی کچھ پہلے سے خبر نہ تھی۔ وہ دو دن یہان ٹھہرے۔ جہاز وکٹوریا البرٹ اُن کو ایلڈرنی مین لے گیا۔ یہان کی سیر کے باب مین پرنس بیرن سٹوک میر کو لکھتا ہے کہ ہمنے چیربورگ اور ایلڈرنی مین ایسے کارہائے عظیم دیکھے کہ وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ قابل غور ہین۔ ایلڈرنی مین جو حملہ آوری کے روکنے کے لیئے کام بنائے ہین وہ طفلانہ ہین۔ ملکہ معظمہ خود تحریر کرتی ہین کہ مین اسکے دیکھنے سے ناخوش ہوئی کہ یہان کیا کیا کام محافظت کے لیئے مضبوط اور مستحکم کیئے گئے ہین قلعے تعمیر ہوئے ہین اور ایک بندپانی توڑ جو پلائی متھ سے لگتا ہے بنایا گیا ہے اور اُسکی محافظت کے سامان بہت اچھی طرح سے کیئے گئے ہین تاکہ وہ اس وقت کام مین آئین کہ ہماری اور فرانس کی لڑائی ہو۔ ہم نے اب تک ایسے کام نہین تیار کیئے۔ ملکہ معظمہ نے یہان کا یہ حال دیکھکر پورٹس متھ اور اور مقامات مین محافظت کے لیئے بڑے بڑے کام بنوائے اُن کی بڑی ضرورت اس سبب سے تھی کہ اگر کوئی دشمن یکایک حملہ کر بیٹھے تو وہ ملک کو غیر محفوظ نہین دیکھے گا +

۱۷ اگست کو اوپیائے دولت اوسبورن سے لنڈن مین آئے کہ کوئین کی سپیچ کیلیئے کونسل منعقد ہو اور مہمات عظیمہ کے باب مین کے بی نٹ کے اعلیٰ ممبرون سے مباحثہ ہو۔ دوسرے دن پارلیمنٹ کا اجلاس بند ہوا۔ ملکہ معظمہ نے اپنی سپیچ مین اُسکو بڑے بڑے کارہائے نمایان کے کرنے کی مبارکباد دی۔ اُسی دن ۲۹ اگست کو اوپیائے دولت لنڈن سے بال موریل کو روانہ ہوئے اور شام کو وہان پہنچگئے۔ وہان اُنکے پاس بغاوت کے مفصل حال کی خبرین ہندوستان سے آئین کہ کس طرح سے جنرل ویلر مع سپاہ کے کانپور کی چھاونی مین نیست و نابود غارت و تباہ ہوا اور ناناصاحب نے اُنپر کیا غضب ڈھایا اور کیسے کیسے فریب دھوکے دیکر اُنکو ظالمانہ ہلاک کیا اس بلا سے نجات دینے کے لیئے جنرل ہیولاک بھیجا گیا۔ (یہ خدمت وہ تھی جسکے سبب سے اُن کی

نیک نامی سے حیات جاودانی پائی ؟ ہوم گورنمنٹ نے یہ ارادہ مصمم کر لیا ہی کہ پہلے جو دس پلٹنون کے بڑھانے کی تجویز تھی اُس کی جگہ پندرہ پلٹنون کے بڑھانے کی تجویز کی اور ملیشیا بجائے دس ہزار کے پندرہ ہزار طلب ہوئی - آیندہ دو ہفتون مین ملکہ معظمہ کے پاس مفصل خبرین آئین کہ کانپور اور لکھنو مین کیا کیا آفتین برپا ہوئین - دہلی مین ابھی باغی مقابلہ کیے جاتے ہین - یہ خبر پہلی دفعہ آئی تھی کہ دکھن مین ایک پلٹن نے بغاوت اختیار کی - بال مورل مین دو دن آنیکے بعد کوئین نے شاہ بلجیم کو خط لکھا کہ -

ہندوستان کے باب مین ہمکو بڑے خطرناک اندیشے ہین جن پر ہماری ساری توجہ مصروف ہے نہ سپاہی زیادہ جلد جا سکتے ہین اور نہ بہت سی سپاہین بہت جلد بھرتی ہو سکتی ہین ٭

اس زمانہ مین بیچاری لیڈیون اور عورتون و بچون پر جو خوف طاری ہو رہے ہین وہ نا معلوم ہین - اُن سے آدمی کے بدن مین خون سرد ہوتا ہی بہ حیثیت مجموعی یہ حالت کریمیا کی نسبت زیادہ تکلیف دہ ہے - کریمیا مین ایک شاندار معرز جنگ تھی اور اُسمین بیچاری عورتون اور بچون کو کوئی خوف و خطر نہ تھا یہ آفات اور مصایب اور زیادہ ہین کہ یہان کا فاصلہ ہندوستان سے دور و دراز ہے آمد و رفت مشکل ہے - یہ مین جانتی ہون کہ آپ کو اس حال سے دل مین مجھ سے بھی زیادہ رنج ہوگا مشکل سے کوئی گھر ایسا نکلیگا کہ جس مین غم و الم سوگ ماتم اپنے بچون کے لیے نہ ہو ہندوستان ایسا مقام تھا کہ جس مین ہر درجے کے آدمی یہ چاہتے تھے کہ میرا بیٹا وہان مقرر کیا جائے ٭

، تاریخ کو پرنس نے اپنے ایک دوست کو بغاوت ہند کے باب مین یہ خط لکھا کہ -

ہندوستان سے بڑی دہشتناک خبرین آ رہی ہین جنسے ہم کو بڑے فکر و تردد پیدا ہوتے ہین ان دنگہ فساد و بغاوتون کے دور کرنیکے لیے ہمارا جنگی انتظام کافی نہین ہی - ہم منسٹری سے ضروری چیزون کو تھوڑا تھوڑا چھین رہے ہین ٭

پھر ۲۱ تاریخ کو وہ اپنے خط مین لکھتے ہین کہ ہم ہر گھنٹہ اس انتظار مین بیٹھے رہتے ہین کہ ہندوستان سے کیا خبر آتی ہے - جو خبرین آتی ہین وہ بڑی ہوتی ہین جو وسائل اور ذرائع ہمارے اختیار مین تھے انکو ہم کام مین لا چکے یہ ایک جُدا سوال ہی کہ اُن کا نعم البدل کس طرح ہو ٭

ٹیلیگرام جس کا ہر گھنٹہ انتظار رہتا ہے ایسی خبرین لایا جسسے پرنس اور کوئین کی تشویش
اور زیادہ ہوئی کہ دہلی اب تک مقابلہ کر رہی ہے۔ لکھنؤ مین جو انگریز حصار مین بند ہین۔ اُنکو کمک و امداد
اب تک نہین پہنچی۔ بمبئی مین کئی رجمنٹون نے بغاوت اختیار کی۔ کانپور مین جس طرح انگریزون کا
قتل عام ہُوا تھا۔ اُسکا ہولناک حال معلوم ہُوا جسکے سننے سے جان نکلی جاتی ہے۔ اِس ملک مین ایک
تہلکہ پڑ رہا ہے۔ اُسکے اندر جو غفلت کیجاتی ہے اُسپر لوگون کو غصہ آ رہا ہے اور کیبی نٹ کے
اُن ممبرون کو بھی غصہ چلا آتا ہے جنھون نے نہایت متانت و سنجیدگی سے اِس حال کا خیال کیا
ہے۔ کمک کے لیئے زیادہ مستعدی ہونے لگی ہے۔ لارڈ پامرسٹون نے آرچ بشپ کنٹربری سے درخواست
کی ہے کہ اِس بلا کے ٹلنے کے لیئے خاص دن عبادت و دعا و روزون کے لیئے مقرر کیئے جائین۔
آپ کی اِس درخواست سے کہ آرچ بشپ اتوار کا دن اِس خاص دعا کے لیئے مقرر کرے
مین خوش ہوئی۔ ہندوستان کی خبرون سے یہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ رائے جو تھی کہ بغاوت
جلد ختم ہوجائیگی سُست ہوتی جاتی ہے۔ جب ہندوستان کے نقشہ کو لیکر خبرون سے ملاتے
ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ اب تک بغاوت کے مقامات اودھ دہلی اور بالائے گنگ کے اضلاع
مین تھے اُن مقامات مین سپاہین کُل بھیجی گئی تھین۔ لیکن اب اِن اضلاع کے عقب مین بغاوت
برپا ہوئی ہے جس نے سپاہیون کا رستہ کلکتہ سے منقطع کر دیا ہے اور دار السلطنت کے دروازے
تک بغاوت پہنچ گئی ہے اور دہلی کے نیچے جنوب مغرب مین بمبئی کی طرف بغاوت پھیلی ہے۔ بمبئی کے
اول رجمنٹ کے بگڑ جانیسے یہ خوف ہوا ہے کہ کہین ساری فوج نہ بگڑ جائے۔ مین نہین سمجھ سکتی کہ
بنگال کی ایک رجمنٹ بھی موقوفی سے بچ سکتی ہے۔ مگر اب خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ نئی نئی
بغاوتین ہماری سپاہ کے عقب مین گنگا پر ہوتی ہین۔ کھلی میدانی لڑائیون مین ہندوستانی
سپاہیون پر ہمارے لشکرون کا فتحیاب ہونا یقینی ہے بشرطیکہ ہندوستانیون کی تعداد نسبتاً
بہت زیادہ نہو۔ اور ہماری سپاہ بُری طرح سے لڑائی پر نہ جائے یا بیماری اور تکان سے وہ درماندہ
نہو جائے۔ بیماری اور تکان کا سب سے زیادہ خوف ہو مگر مشکل ہوگی کہ سپاہیون کی حرکتون کا ایک
مجمع بنانا پڑے گا کہ جسکے اجزا کی تفصیل دریافت ہو اور اِس بات کا حاصل ہونا اِس صورت مین دشوار
ہے کہ کلکتہ مین سپاہ ایسی کافی طاقتور نہو کہ وہان سے یقینی باغی اضلاع مین جا کر جنگ نہ کرے اور

ڈپو کی طرح افواج منتشر کی خدمت نہ کرے دیئے جہان تہوڑی سی فوج ہو وہان کلکتہ سے سپاہ جاکر امداد کرے) +

لارڈ پامرسٹون یہان سے کمکون کے لیئے سپاہیون کے بہیجنے کا ہندوستان مین ذکر کرتا ہی جس سے کہ وہان صورت حال بہتر ہو۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ صرف اول کمک جو ہندوستان کی گورنمنٹ نے بہیجی ہی اور جسمین وہ پانچہزار سپاہ بھی شامل ہی جو مہم چین کو بہیجی گئی اور وہین کبھی اکتوبر مین ہندوستان پہنچے گی۔ انتظامون مین اور جہازون پر سوار ہونے مین ماہ جولائی صرف ہوگا اور پورے دو مہینے اگست و ستمبر ختم ہو جائینگے کہ گورنمنٹ انڈیا کو کچھ بھی کمک نہین پہنچے گی اور اُسکے پانچسو سپاہیون کا نقصان روزانہ لڑائیون اور سفر کرنے وغیرہ سے ہوتا رہیگا +

بہت سے خیالات ایسے ہین کہ وہ ملکہ معظمہ کو اس باب مین مشوش کرتے ہین کہ انگلستان مین جلدی فیصلہ ہوکر اسکی فوراً تعمیل کیجائے۔ اِس بیہودہ امید مین فیصلے دور پھینکے جاتے ہین کہ ترمیمات ہون اور تدابیر مختلفہ پر اعتراضات ہون جسکے سبب سے وقت ہاتھ سے نکلا جاتا ہے جو پھر ہاتھ آتا نہین اور فتنہ و فساد زیادہ بڑھتا جاتا ہے +

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہی کہ لارڈ پامرسٹون اِس خط کو کے بی نٹ کو دکھاوے +

ہندوستان سے جو اخبرین آئین وہ کچھ اچھی نہ تھین۔ اُن مین یہ بیان تھا کہ جنرل ہیولاک جو دوبارہ لکھنو کی کمک کیلیئے گئے تھے بمجبوری ناکام واپس آئے۔ اور دہلی سے باغیون کے خارج کرنے مین خاطرخواہ ترقی نہین ہوئی۔ تہلکہ عظیم ایسا عام برپا ہوا کہ انگلینڈ کی گورنمنٹ کو یہ اطلاع ہوئی کہ فرانس ہمسے پوچھنے کو ہے کہ ہندوستان مین اپنے ممالک مقبوضہ کی محافظت کے لیئے فرانسیسی سپاہ بہیجدے۔ یہ بہتر سمجھا گیا کہ اسکی درخواست کا انتظار نہ کیا جائے اور اُس کو سپاہ بہیجنے کی اجازت دیجائے۔ ایسے بُرے وقت مین شہنشاہ فرانس نے انگلستان کے ساتھ نہایت دوستانہ برتاو برتا۔ بلجیم کی گورنمنٹ نے جس کی انگلینڈ سے بڑی دوستی تھی انگلینڈ کی مدد کے لیئے دو بلجیم کی رجمنٹون کے بہیجنے کی درخواست کی مگر انگلستان ایسا دہشت زدہ نہ تھا کہ وہ اس بات کو مانتا کہ وہ اکیلا اپنی لڑائی آپ نہین لڑسکتا۔ اُس نے لارڈ پامرسٹون کے اس قول پر دل لگایا کہ ہم بازی اپنے بلّے سے جیتین گے اور اُسنے یہ ضروری جانا کہ ایسے وسائل کا مرکز پیدا کرین

ہندوستان کی خطرناک حالت

کہ وہ ان مشکلات عظیمہ کا مقابلہ کرے جو نہ زمانہ حال مین نہ زمانہ گزشتہ مین کسی قوم کو پیش آئی ہین ؛

لارڈ کلیرین ڈن نے جو خط ملکہ معظمہ کو لکھا ہی اسمین یہ الفاظ موجود ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ ہندوستان سے جو پیچ دار خبرین آئی ہین وہ ہمارے حق مین بہتر نہین ہین اُن مین جو سب سے اچھی بات کہی جا سکتی ہی وہ یہ ہی کہ بہ حیثیت مجموعی وہان سب باتین ٹھیری ہوئی حالت مین ہین۔ جبتک سپاہ کی کمکین وہان نہ پہنچین یہی توقع ہو سکتی ہی۔ مگر اس خیال کرنیسے بڑا ہول ہوتا ہی کہ لکھنؤ مین ہزار فرنگیون کو نانانے محصور کر رکھا ہی۔ جن کے پاس ذخیرے تھوڑے ہین اور جن کے پاس فوراً کمک نہین پہنچ سکتی ؛

پرنس نے سٹوک میر کو آخر ستمبر کو خط لکھا کہ ہندوستان کے واقعات سے ہماری جان شکنجہ عذاب مین آرہی ہی۔ وہ خبرین حقیقت مین بڑی ہولناک ہین۔ دور دراز کا فاصلہ ہے دوہری گورمنٹ ہی ایک ایسٹ انڈیا کمپنی کی دوسری ملکہ معظمہ کی۔ اسلیئے جو تدبیرین اصلاح کے لیئے کیجاتی ہین اُن مین التوا ہوتا ہی اور وقتین اور دشواریان پیش آتی ہین۔ جو یہان سے ہم نے اول بڑی کمک روانہ کی ہی وہ اکتوبر کے وسط سے پہلے نہین پہنچے گی۔ سب سے پچھلی خبرین آئی ہین وہ اگست کی تاریخون کی ہین۔ خدا معلوم کہ کمک کے پہنچتے پہنچتے تک کیا کیا حادثات رُو نما ہون۔ مدراس مین ایک رجمنٹ کے ہتھیار لینے کی ضرورت ہوئی۔ بمبئی کی تین رجمنٹون نے بغاوت اختیار کی۔ بنگال کی کل فوج جو تعداد مین اسّی نوّے ہزار کے درمیان ہی بگڑی اور ہتھیار لیکر ہمسے برسر مقابلہ ہے۔ بڑی بڑی میگزینین اپنے قبضہ مین رکھتی ہی ایک اور بات یہ ہی کہ ہماری رجمنٹین کمپنیون مین بٹ کر جا بجا پھیلی ہوئی ہین تاکہ فساد برپا نہ ہونے دین اور انگلستان کے عز و جاہ کو سب طرح سنبھالے رہین اور زر مالگزاری بالجبر وصول کرین اور انگریزون کی جانون کی محافظت کرین۔ سپاہ کے خاص کولم سخت دشواریون کا مقابلہ کر رہے ہین۔ تعجب ہی کہ اس خط مین اکثر باتین غلط لکھی ہین ؛

ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ ملکہ معظمہ یہان اگست کے آخر مین آ گئی تھین۔ گو اسوقت مین یوروپ اور ہندوستان کی طرف سے پرنس اور کوئین کو بہت سے فکر و تردد لاحق حال ہوا ہے

تھے۔ مگر یہ بات ہر وقت یاد رہتی تھی کہ ان کا ایک بچہ اُنسے جدا ہونے والا ہے۔ اُنھوں نے بڑی شہزادی کی شادی سال آیندہ کی جنوری کے آخر مین مقرر فرمائی تھی۔ ستمبر کے روزنامچہ سے انتخاب کرکے ہم وہ باتین لکھتے ہین کہ ملکہ معظمہ اپنے ہمسایون اور نہایت غریب رعیت کے ساتھ کیسے نیک سلوک کرتی تھین آج ایلفرڈ کے ساتھ البرٹ باہر گیا ہے اور مین اپنی دو لڑکیون کے اور لیڈی چرچل کے ساتھ باہر پیدل چلی آئی۔ اور ایک دکان پر ٹھیرکر کچھ اسباب غریب آدمیون اور اور دون کے لیے خریدا۔ سوار ہوکر کچھ دور گئی اور پھر اتری اور پہاڑ پر چڑھ کر اور پیدل پھر کر مسس فارکیوہارسن کے گھر گئی۔ اور وہ ہمارے ساتھ جھونپڑون کے گرد پھری تاکہ مجھے دکھائے کہ غریب آدمی اُن مین رہتے ہین۔ اور غریب آدمیون کو بتلائے کہ مین اُنکی ملکہ ہون۔ ہم کسی جھونپڑے کے اندر نہین گئے تھے کہ ہم کو ایک بڑھیا ملی جسکو مسس موصوف نے بتلایا کہ اسکی عمر اٹھاسی برس کی ہے۔ مین نے اُسکو ایک گرم کوٹ دیا۔ اُسکے بوڑھے گالون پر آنسو ٹپکنے لگے اُس نے مجھ سے ہاتھ ملائے اور خدا سے دعا مانگی کہ وہ مجھے برکت دے۔ مین ایک بڑھیا لٹی گیر کی کوٹھری مین گئی جسکی عمر چھیاسی برس کی تھی اسکا قد بالکل سیدھا تھا۔ اُسنے ایک شاندار ادا سے ہمارا خیر مقدم کیا۔ پھر وہ بیٹھ گئی اور اپنا چرخہ کاتنے لگی۔ مین نے اسکو بھی ایک گرم کوٹ دیا۔ اُسنے کہا کہ خداوند تجھپر اور تیرے کنبے پر یہان بھی اور وہان بھی مہربان رہے۔ اور خداوند تیرا رہنما ہو اور ساری برائیون سے بچائے ✽

ہم سوار ہوکر اپنے گھر آئے اور پھر اُترے اور مسس گرینٹ سے ملاقات کی۔ وہ بڑی پاکیزہ ہے مین نے اسکو ایک لباس اور رومال دیا۔ اُسنے کہا کہ تم مجھ پر مہربان ہو اور بہت ہی مہربان ہو۔ تم مجکو ہر سال زیادہ دیتی ہو۔ مین ہر سال عمر مین زیادہ ہوتی ہون۔ اُس نے تھوڑی دیر تک (بڑی شہزادی) اسے کچھ باتین کین اور کہا کہ مین تم کو خوبصورت دیکھکر بڑی خوش ہوئی۔ اور پھر اُسکی شادی کا ذکر کیا اور کہا کہ مجھے بڑا افسوس ہے اور مین جانتی ہون کہ تمہین بھی بڑا افسوس ہوگا کہ مین پھر اس شہزادی کو نہین دیکھونگی۔ میرے اس کہنے سے کہ مجھے افسوس ہے کچھ بُرے معنی اُس کے میرے دلمین نہین ہین۔ ہمیشہ سچ کہتی ہون گو وہ مناسب حال نہو۔ یہ پیاری بڑھیا بڑی خوشنما دخوش کن ہے۔ حقیقت مین ایسے نیک آدمیون کی دلی محبت اور دلی خوشی بڑی اثر انداز محبت پیدا ہوتی ہے ✽

اولیائے دولت ۱۴ اکتوبر کو بال مورل سے روانہ ہوئے. پرنس لکھتا ہی کہ یہان سے جدا ہونا ہمارے لیئے ایک رنج و محن ہے۔ خاصکر وکی کے لیئے جو اُس سے بالکل جُدا ہوتی ہے ہم ہائی لینڈرس کے بڑے شوقین ہین۔ اُسکو وکی دیکھکر آنکھون مین آنسو بھرتی ہے اور کہتی ہے کہ مین پھر تجھکو ہائی لینڈرس نہ دیکھونگی ۔۔

ہندوستان کی خبرین بہت بُری اب نہین آئین۔ اب تک ایک ہی خطرناک حالت چلی جاتی ہے۔ پولش کے انقلاب کے زمانہ سے اب تک کسی سپاہ نے اپنی گورنمنٹ کے خلاف ایسی بغاوت نہین اختیار کی جیسی کہ ہندوستان کی سپاہ نے ہندوستان کی گورنمنٹ کے ساتھ اختیار کی ہی۔ چوبیس ہزار گورون کی سپاہ دو لاکھ مضبوط زور آور سپاہیون سے مقابلہ ایسے ملک مین کر رہی ہے کہ جس مین مختلف المذاہب بیس کروڑ آدمیون مین امن و عافیت قائم رکھنا اور دنگہ و فساد دور کرنا ہے گویہ کام قدرت بشری سے باہر ہے مگر وہ اچھی طرح سے انجام ہو رہا ہے ۔۔

بال مورل کی روانگی کے پہلے پرنس نے بیرن سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ ہم کل اپنی اس پیاری جگہ سے جنوب کو روانہ ہونگے۔ میرا دل مجھے مجبور کرتا ہی کہ یہان سے اپنی روانگی سے پہلے آپ کو خط لکھون۔ آپ کا حال مجھے مدت سے معلوم نہین ہُوا۔ اول ہم نیک نہاد بزرگ سال ایبرڈین سے اُسکے گھر جاکر ملاقات کرینگے جس سے ہم بہت مسرور ہونگے۔ ۱۶ کو ہم ونڈسر مین پہنچ جائینگے۔ جہان ۱۷ کو پروشا کے شہزادے فرنز کے آنے کی امید ہے۔ اب معلوم نہین کہ کیا ہوگا۔ پروشا کا بادشاہ سخت علیل ہے اگرچہ اُسکی صحت کا اصل حال نہین معلوم ہوسکتا مگر بظاہر وہ بچتا نظر نہین آتا۔ اگر وہ مرگیا تو پروشا مین بہت سے انقلابات ہونگے کوئی شخص خواہ وہ معاملہ دانی مین کیسا ہی ماہر و کامل ہو نہین بتلا سکتا کہ آیندہ کیا صورت وقوع مین آئیگی اب ہندوستان سے بری خبرین نہین آتین۔ پہلے کی نسبت اب کچھ اچھی حالت ہی۔ کیپ سے اور یہان سے لشکرون کی اول کمک پہنچنی شروع ہوگئی ہے۔ جاڑے کا موسم بھی شروع ہوگیا ہی مجھے قوی امید ہی کہ ہمارے بُرے دن گئے۔ گو ہنوز بڑے بڑے فساد دور کرنے باقی ہین وہ رجمنٹین باغیون کے سرون پر سے گزر رہی ہین جنھون نے خود بخود ہماری طرف سے لڑنے کی درخواست کی ہی وہ ہماری طرف ہوکر ہمارے دشمنون سے بڑی بہادری سے لڑتی ہین

لیکن سب کی سب دفعتہً بگڑ کے اور افسرون کو قتل کرکے باغیون سے جاملتی ہین۔ یہان سپاہ مین نئی بھرتی اچھی طرح ہوگئی ہے۔ ہر روز یہان بارہ سو سپاہیون کی بھرتی ہوتی جاتی ہے۔ ۲۰ تاریخ کو پرنس ویلز اپنا سفر ختم کرکے یہان آجائیگا۔ اُسکے سفر کی ساری خبرین اچھی ہین اور اُسپر اِس سفر کا اثر اچھا ہورہا ہے۔ ۱۶ تاریخ کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی ایک دن ہیڈو ہوس مین رہکر لارڈ ایبرڈین سے ملاقات کی اور اُس سے ملکہ معظمہ بہت مسرور ہوئین۔ اب ہندوستان سے اچھی اچھی خبرین آنی شروع ہوئی ہین۔ خبر آئی ہے کہ ۲۰ ستمبر کو دہلی فتح ہوگئی۔ جنرل ہیولاک کو متواتر فتوح نمایان حاصل ہوئین۔ ۲۴ اکتوبر کو پھر وہ بیرن کو لکھتے ہین کہ ہندوستان سے بعض اچھی خبرین آتی رہین۔ اب ہم کہہ سکتے ہین کہ فتنہ پردازی بڑھتی نہین اور ہماری سپاہ وہان اپنا کام کررہی ہے۔ ہماری تھوڑی ہی سپاہ نے ہر مقام پر عجیب غریب کام کیئے ہین جنرل ہیولاک آٹھ سو سپاہیون کو ساتھ لیکر دس ہزار سپاہ سے نو لڑائیان لڑا۔ میدان جنگ مین دشمنون سے اُس نے چھیاسٹھ ۶۶ توپین چھین لین +

بیرن سٹوک میئر

شہزادی وکٹوریا کی شادی مین بیرن سٹوک میئر کے آنیکی توقع تھی لیکن وہ ایسا بیمار ہوگیا کہ سفر کرنیکی اُس مین قوت نہ رہی۔ اُسکے نہ آنے کا کل خاندان شاہی کو افسوس ہُوا جس کا حال اس خط سے معلوم ہوتا ہے جو پرنس نے اُسکو لکھا ہے۔ کل آپ کا بیٹا بخیر و عافیت یہان آگیا۔ مین اُس سے دوبارہ ملکر بڑا خوش ہُوا۔ مین اُسکو تنہا دیکھکر دل مین رنجیدہ ہوا کہ آپ اُس کے ساتھ نہین ہین۔ اور وہ آپکے کمرے مین آپ کی غیر حاضری مین اُترا۔ ہم سب کے دلمین اسکا اثر ہُوا چھوٹے لیوپولڈ نے مس ہلڈ مارو سے کہا کہ مین نے بیرن سٹوک میئر کو دیکھا مگر وہ میرا بوڑھا سٹوک میئر نہین ہے +

آپکے بیٹے نے آپ کی صحت کا حال ایسا بیان کیا کہ جس کے سننے سے مجھے بڑا ہی رنج ہوا بڑی شہزادی کو سب سے زیادہ رنج اسلیئے ہوا کہ بیرن اُس کے ساتھ مربیانہ محبت رکھتا تھا اور وہ اُمید رکھتی تھی کہ مجھے اس نئی آیندہ زندگانی بسر کرنیکے لیئے وہ نیک صلاحین بتائیگا +

ڈچس نیمرس کا مرنا

ہندوستان سے خوشخبریان آرہی تہین کہ یکایک یہ ماتم کی صدا آئی کہ ڈچس نیمرس کا جو شہنشاہ فرانس لوئی فلپ کے دوسرے بیٹے کی بی بی تھی اور ملکہ و پرنس کی رشتہ کی عزیز بہن تہین

انتقال ہوا۔ ۲۸۔ اکتوبر کو اُسکے بچہ پیدا ہوا اور ۱۰۔ نومبر کو دفعتہً اس دنیا سے وہ رخصت ہوئین جس کے سبب سے ملکہ معظمہ کا سارا گھر ماتم زدہ ہوا۔ ملکہ معظمہ شاہ لیو پولڈ کو لکھتی ہین کہ ہم دونون مثل سگی بہنون کے تھین۔ ہم نام تھین۔ ایک ہی سال مین دونون کی شادی ہوئی تھی۔ ہمارے اور اُسکے بچے ہمسر تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم دونون ہمحالت تھین ۱۸۳۹ع مین ہم دونون بہت محبت و یگانگت سے ملی تھین۔ اب ہم دونون مین سے ایک ایسی رخصت ہوئی جیسے کہ گلاب کے درخت سے کھلا ہوا پھول گر کے مرجھا جاتا ہے وہ اس زمین سے رخصت ہو کے دار الابد مین خوشی و آرام پانیکے لیئے گئی ہے ⁂

نومبر مین تجارت کی کساد بازاری اور روپیہ کی دقتین ایسی واقع ہوئین کہ سال کے ختم ہونیسے پہلے پارلیمنٹ تھوڑے دنون کے لیئے ۳۔ دسمبر کو جمع ہوئی اور ۱۲۔ دسمبر کو برخاست ہوئی۔ ملکہ نے سپیچ مین فرمایا کہ معاملات ہند مین پارلیمنٹ کو چاہیئے نہایت سنجیدگی سے غور کرے اور نہایت دل لگا کے متوجہ ہو مسٹر ڈزریلی نے کہا کہ اس باب مین صاف صاف گفتگو ہونی چاہیئے کہ ہندوستان کا انتظام کس طرح سے کیا جاے۔ اِس کا جواب لارڈ پامرسٹون نے کچھ نہین دیا۔ مگر اس سے پہلے اُس نے اپنی کیبنٹ کے ساتھ ایسا بندوبست کر لیا تھا کہ ہندوستان کا آئندہ انتظام اس طرح کیا جائے کہ ہندوستانیون کے تعلقات ملکہ معظمہ کے ساتھ نہایت قریب ہوجائین۔ وسط اکتوبر مین لارڈ پامرسٹون نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ ہندوستان جو کرۂ زمین کی دوسری طرف ہے۔ اُسکی گورمنٹ کے انتظام مین اس سبب سے بڑی دقتین اور دشواریان پیش آتی ہین کہ گورمنٹ کے دو کیبنٹ ہین ایک کو بادشاہ اور پارلیمنٹ سے جوابدہی کرنی پڑتی ہے۔ دوسری کو کمپنی کے سرمایہ دارون سے جو سال بھر مین تین چار دفعہ چند گھنٹون کے لیئے اجلاس کرتی ہیں۔ اس سال کے واقعات نے بتلایا ہے کہ اب یہ گورمنٹ کی صورت مدت تک قایم نہین رہ سکتی۔ اسلیئے اُس نے یہ پیش کیا کہ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس مین گورمنٹ کا انتظام موجودہ موقوف کیا جائے اور بالکل بادشاہ و پارلیمنٹ کے ہاتھ مین سلطنت ہند کا انتظام لے لیا جائے جیسا کہ ملکہ معظمہ کی اَور ساری سلطنت مین ہر جگہ ہے۔ اس باب مین وہ لوگ کہ کمپنی ہند مین مشارکت رکھتے ہین سخت مقابلہ کرینگے

اور پارلیمنٹ کو اُنکی طرف متوجہ ہونا پڑے گا۔ اسلیئے بہتر ہوگا کہ پہلے اس سے کہ یہ معاملہ ملکہ معظمہ کی توجہ کیلئے پیش کیا جائے۔ اُسمین بڑی سنجیدگی سے مباحثہ کیا جائے ۱۰

لارڈ پامرسٹون نے اس معاملہ مین اپنی نہایت مستعدی کے لیئے جدوجہد کی اور کے بی نٹ کی ہدایت کے لیئے جن باتون کا معلوم ہونا ضروری تھا وہ دریافت کین اور ان اصول کا فیصلہ کیا۔ جن پر قوانین کی بنا قائم کی جائے۔ اسلیئے خود شروع نومبر مین اس باب مین کوئین اور پرنس سے گفتگوئین کین۔ مگر ۱۷۔ دسمبر کو وہ اس قابل ہوا کہ اُسنے انتظام ہند کے سارے عنوان مرتب کر کے ملکہ معظمہ کے روبرو رکھے۔ جن کی سفارش کرنے کو کے بی نٹ کی کمیٹی نے منظور کر لیا تھا۔ پارلیمنٹ کے روبرو انتظام ہند کی جو تدبیر پیش کی اُسمین لارڈ پامرسٹون نے پرنس سے بھی جزئیات مین استصواب کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ پرنس سے رائے لینے مین فائدہ ہوگا +

اس اثنا مین جو ہندوستان سے مراسلات آئے وہ یہ خبرین لائے کہ ہندوستان کی بغاوت کے فرو کرنے مین ترقی ہوتی جاتی ہے مگر انگریزون کو ہندوستانیوں سے دشمنانہ انتقام لینے کا دل مین ایسا خیال ہو کہ وہ قابل برداشت نہین۔ جسکے سبب سے ہندوستان کی لوکل گورنمنٹ کو خوف وخطر زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ ۲۵۔ستمبر کو لارڈ کیننگ نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ دیوانگی اور کینہ توزی بے تمیزی کے ساتھ اُن لوگون مین بھی جن کو خود بہتر مثال بننا چاہیئے ایسی پھیل رہی ہے کہ ناممکن ہے کہ اپنے ملک کے آدمیون کا خیال کوئی شخص بغیر شرم کے کر سکے۔ دس آدمیون مین سے ایک شخص بھی ایسا نہین معلوم ہوتا کہ وہ یہ خیال کرے کہ چالیس یا پچاس ہزار باغیون کو اور اُنکے علاوہ اور سرکشون کو پھانسی یا گولی مارنے کے سوائے کسی اور طرح سے عملاً انصاف ہو سکتا ہے یہ بات اُن لوگون کے خیال مین بھی نہین آتی جو اس باب مین بہت کچھ کہتے لکھتے پڑھتے ہین کہ انگلینڈ کے بادشاہ کا ہندوستان پر قبضہ رکھنا اور فرمان روا رہنا بغیر اسکے ناممکن ہے کہ ہندوستانیون پر اعلےٰ درجہ کا اعتبار نہ کیا جائے اور سول اور ملیٹری کامون مین اُنسے مدد نہ لی جائے اور اسپر یہ اور اضافہ کرکے کہ جو لوگ اس مقولہ کی توضیح کر کے اپنے اعتبار کو بٹا لگا رہے ہین کہ خوف ہمیشہ ظالم

ہوتا ہے وہ یہ نہین خیال کرتے کہ بہت سی مثالین ایسی ہین کہ ہندوؤن اور مسلمانون نے اپنی
مہربانی اور فیاضی کو ایسا دکھایا ہے کہ جس سے ان آٹھ مہینون کی مصیبت راحت ہوئی ہے
یہ اور لکھا ہو کہ جن لوگون کے عزیزون کے ساتھ ہندوستانیون نے ایسا وحشیانہ ظالمانہ برتاؤ
کیا ہے جس سے اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہین وہ ہندوستانیون سے عداوت
بغض کرین تو اُنکے لیئے عذر ہو سکتا ہو۔ اور اِس باب مین کوئی شخص منصف بننے کی جرأت نہین
کر سکتا مگر وہ لوگ جو ابتدا سے اپنے گھرون مین آرام سے بیٹھے ہین اور اُنکے گرد جو آفتین برپا
ہوئین ان کا اثر بہت تھوڑا اُن کو پہنچا ہے۔ وہ بڑے زور سے واویلا مچاتے ہین۔ یہ خوف ہو کہ
اِس سے جو ہندوستانیون کے دلون مین برانگیختگی پیدا ہو گی۔ وہ امن وعافیت و نیک
انتظامی کے بحال ہونے کی سدّراہ اسکے بعد بھی ہو گی کہ بہت بڑے بڑے خطاوارون کا پاداش
نمایان سوچ بچار کے ساتھ جانچ کے کیا جاے۔ یہ خط ملکہ معظمہ کے پاس نومبر تک نہین پہنچا
اِس مہینہ کی ۹ تاریخ کو اُنھون نے اِس خط کا جواب لکھا کہ جو اِس لائق ہو کہ وہ نوشتجات ویسے
مین داخل کیا جائے +

لارڈ کیننگ اِس بات کا آسانی سے یقین کرے کہ آپ کو جو غصہ اور رنج اُن کامون کے
ساتھ ہوا ہے جو ہندوستانیون کے ساتھ اور سپاہیون کے ساتھ بغیر کسی تمیز کے کیئے گئے ہین
اور جو عیسائی مذہب کے موافق نہین ہین۔ مین اُن مین بالکل آپکے ساتھ شریک ہون۔ اور یہان تو
جمہور بھی زیادہ تر اِسمین شریک ہین۔ مگر یہ بات قایم نہین رہیگی وہ تو اِس سبب سے پیدا ہوتی ہو کہ بیگناہ
بچون اور عورتون پر وہ بے رحمی اور ظلم کیا گیا ہے کہ جس سے آدمی کے بدن مین خون سرد ہو کر
دوڑتا ہے اور دل زخمی ہو کر خون بہاتا ہو۔ جو لوگ ایسے مہلک کامون کے مرتکب ہوئے ہین اُن کے
لیئے کوئی سزا سخت نہین ہے ایسے تمام مجرمون کو انصاف کے ساتھ سخت سزا دینی چاہیئے گو یہ
امر رنج سے خالی نہین۔ لیکن علی العموم قوم کو اور صلح پسند باشندون کو بہت سے ہندوستانی
نوازش فرماؤن اور دوستون کو جنھون نے ہماری امداد کی ہو مفرور انگریزون کو پناہ دیکر جانین
بچائی ہین ہمارے نیک خواہ اور سچے جان نثار رہے ہین اُنپر نہایت شفقت و محبت کرنی چاہیئے
تاکہ وہ جانین کہ بھورے رنگ رہندوستانیون کے رنگ اسے ہمکو نفرت نہین ہو اور اُنکی ملکہ کو

اِس سے زیادہ کوئی خوشی نہین ہو کہ اُن کو خوش راضی اور مرفہ الحال دیکھے +

شہزادی کی شادی مین مہمانون کا آنا

بڑی شہزادی کی شادی عنقریب تھی اسلیئے پرنس دسمبر کے سارے مہینہ مین اُس کے سامان تیار کرنے مین لگا رہا۔ سال کے آخر مین پرنس نے اپنی سوتیلی ماں کو خط لکھا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اس شہزادی کی جدائی کا رنج اس کے دل مین کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا اور وہ اُن مہمانون کی مہمانداری کے سامان کی تیاری مین مصروف تھا۔ جنہون نے اِس تقریب شادی مین اپنے آنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ خط یہ ہو کہ سال گذشتہ ہم پر ایسی مصیبتین اور آفتین اپنے ساتھ لایا کہ اُسکے چلے جانیسے ہم کو بڑی خوشی ہوئی اب نیا سال شروع ہوتا ہے جس مین مجکو اپنے ایک عزیز کے جدا ہونے کا رنج ہونیوالا ہے۔ مین اس اپنے رنج کو ظاہر کرنا نہین چاہتا۔ بلکہ مین خوش ہوتا ہون کہ اُسکے آیندہ خوش وخرّم رہنے کی امید ہو +

مجھے امید ہے کہ وہ خود آپکے پاس حاضر ہوگی اور آپ اُسکو خود مہربانی سے جانچیے گا جرمنی مین یہ کام کرنا اُسکو خاصکر ضرور ہوگا جہان ہر چیز اُسکے لیئے نئی ہوگی۔ اور برلن مین جہان اُسکو اور مشکلات بھی پیش آئین گی۔ خدا اُسکی مدد کرے +

ہمارے ہان بے شمار مہمان آرہے ہین ایک محدود محل مین اُن سب کے لیئے مکانون کا تجویز کرنا بڑی چستی وچالاکی کا کام ہے فقط جرمن کے سترہ شہزادون اور شہزادیون نے شادی مین شریک ہونا قبول کر لیا ہے +

سنہ ۱۸۵۸ عیسوی

ہندوستان کی بغاوت فرو ہونے سے انگلستان کے لوگون کو ملکہ کی طرف سے اطمینان ہونا

سنہ ۵۷ء کے آخر نصف سال مین انگلینڈ پر جو غم والم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی اُسکو سنہ ۱۸۵۸ء کی ابتدا مین خوشی وخرمی کی روشنی نے پرے ہٹا دیا۔ تجارت کی کساد بازاری سے جو ایک تہلکہ پڑ رہا تھا اُسکو تجارت کی گرم بازاری نے مٹا دیا۔ ہندوستان سے بجائے وحشتناک خبرون کے یہ مژدے آنے لگے کہ سرکشی کا سر کٹ گیا۔ بغاوت بہ تدریج رفع دفع ہوئی۔ دہلی پھر قبضہ مین آگئی۔ لکھنؤ مین بیلی گارڈ مین جو انگریزی لشکر مقید ومحصور تھا۔ اور بڑی بہادرانہ اور دلیرانہ اپنی جگہ پر قائم تھا اُسکو سر کولن کیمبل کمانڈر انچیف بڑی جوانمردی اور دلاوری سے باہر لے آئے اور یہان جو بچے وعورتین

وزخمی وضعیف گھرسے ہوئے تھے انکو ۹-جنوری ۱۸۵۸ء کو الہ آباد مین بخیر وعافیت تمام پہنچا دیا اِس وقت سارا انگلینڈ اپنے خدا کا شکریہ ادا کرتا تھا۔ اور اپنے جوانمردون کی شجاعت وجرات پر فخر و ناز کرتا تھا۔ اِن مہمات مین جو جری جوان مردانہ بہادری اورسپہ گری کی ساری لیاقتون کا پورا امتحان دیکر کامیاب ہوئے تھے۔ انکی ملکہ معظمہ نے بڑی جوہرشناسی کی اور شاہانہ انعامات وعطیات عطا فرمائے جسکے سبب سے سپاہیون کو فخر حاصل ہوا اور آیندہ کے لیئے اُنکے حوصلے و عزم بڑھے اور وہ ایسے خوش ہوئے کہ اپنی ساری محنتون اور جفاکشیون کو بھول گئے ⁂

۱۴-جنوری ۱۸۵۸ء کو لارڈ پامرسٹون کو ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا کہ مشرق مین جن جری دلاور شجاعون نے جانفشانی وجان لڑا کے اپنے بہادرانہ کارنامے دکھائے ہین اُنکو انعام دینا ضرور چاہیئے۔ یہ ممکن نہین کہ ابھی انعام کے مستحقون کا شمار ہو کر فہرست کامل اُنکی بن جائے۔ اُنکے شمار کرنے مین التوا بڑا ہوگا۔ اسلیئے بہتر مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جن چند کمانڈرون کی جن خدمات سب سے زیادہ نمایان ہوچکی ہین وہ بے انعام پائے نہ رہین۔ اور جن نوجوان افسرون نے دلیرانہ کام کیئے ہین اُنکی ترقی کا موقع ہاتھ سے نہ دیا جائے۔ اُنکے واسطے نظام سپاہ کے قوانین کے موافق ترقی پانیکے لیئے ایسا ہی موقع ہوا کرتا ہے ⁂

شہنشاہ فرانس کا خط ملکہ معظمہ

یکم جنوری ۱۸۵۸ء کو بڑے دن کی مبارکباد مین شہنشاہ و شہنشاہ بیگم فرانس کو ملکہ معظمہ نے تہنیت نامہ بھیجا تھا۔ اُسکے جواب مین جو شہنشاہ نے خط بھیجا ہو اُسکے چند فقرون کا ترجمہ نیچے لکھا جاتا ہے ⁂

مین پہلی جنوری کے دن کو پسند کرتا ہون مگر اِس سال مین وہ جمعہ سے شروع ہوا ہے (حضرت عیسےٰ جمعہ کو صلیب پر چڑھے تھے اسلیئے عیسائی اس دن کو نامبارک سمجھتے ہین) اس دن پھر بھی وہ پڑتی ہے کہ دریائے ٹیمس کی لہر کو بھی اسپر رشک ہوگا۔ اسلیئے وہ میرے پسند خاطر نہین ہوا لیکن حضور کے اپنے عنایت نامہ کے عنایت کرنے نے میرے دل پر وہ اثر کیا کہ میرے سارے غم غلط ہوگئے۔ میڈم مجھے آپ یقین کرین کہ مین اپنے سچے دل سے آپ کی اور پرنس کی اور آپکے بچون کی خوشیون کا خواہان ہون ⁂

ہمارے سہارے خیالات ۲۵-تاریخ جنوری مین لگے ہوئے ہین (یہ تاریخ بڑی شہزادی کی شادی قرار

پائی تھی) اس شادی مین جو اہتزاز آپکے دلمین ہوگا اسمین ہم شریک ہین ٭

مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ اب ہندوستان کے واقعات کی حالت بہتر ہوگئی ہی اُس دور دراز ملک مین انگلشی لشکرون نے اُن آدمیون کے دلون کو اپنی تعریف سے بھر دیا ہی جو بغاوت کی لڑائیون کی مشکلات و خطرات سے واقف ہین ٭

اورسنی نے انگلینڈ مین بیٹھ کے یہ سازش کی کہ شہنشاہ فرانس کو سیل کے گولون سے اڑا دیجیے۔ ۱۴ جنوری ۱۸۵۸ع کو او پیرا ہوس کے قریب شہنشاہ و شہنشاہ بیگم گاڑی مین بیٹھے ہوے پہنچے تھے کہ اُسنے گولون کو ان پر چھوڑا۔ روزانہ اخبارون مین جب اس واقعہ کی خبر بغیر کسی تفصیل کے آئی تو ملکہ معظمہ نے شہنشاہ کو تار باستفسار حال بھیجا۔ وہان سے تار مین جواب آیا کہ مین اور میری بی بی دونون سلامت بخیر و عافیت ہین مگر افسوس ہی کہ اور اسی آدمیون کو صدمہ پہنچا۔ (پیچھے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ دس آدمی مر گئے اور ۱۵۶ آدمی مجروح ہوئے) اس رات کو قصر بکنگھم مین پرنس کا بھائی پیرس سے آیا تھا اُسنے اس واقعہ کا حال چشم دید سنایا ٭

جنوری کے اول دنون مین اولیائے دولت ونڈسر مین رہے اور ۱۵ کو قصر بکنگھم مین آ گئے جس مین شاہی مہمان جو شادی مین بلائے گئے تھے آ گئے تھے یا انگلینڈ مین آنیکے لیئے راہ مین تھے۔ اب ہم ملکہ معظمہ کے روزنامچہ سے کچھ حالات منتخب کرکے لکھتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے کنبے مین کیسی آپسین یگانگت و موانست و متابعت تھی۔ جب ونڈسر کیسل سے ملکہ معظمہ روانہ ہوئی ہین اُس دن کے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ مین پہلے اُن کمرون کو دیکھنے گئی جو وکی کے ہنی مون (بیاہ کے بعد کا پہلا مہینہ) کے لیئے آراستہ کیئے گئے ہین۔ مین نے انکو بازیب و زینت پایا مگر اُنھین دیکھکر ایسی پریشان خاطر ہوئی کہ مین نے وکی کو کہا میری غریب بچی۔ میری غریب بچی۔ مین اُسکے ساتھ کچھ چلی۔ وہ اپنی زندگی کے اس خیال سے کہ مین اپنے بچپنے کی رہنے کی جگہ کو چھوڑونگی۔ اُداس تھی۔ یہ آخر دفعہ تھی کہ وہ اس کمرے مین ایلائیس کے ساتھ سوئی بھلا اب آگے یہ باتین کہان رہین گی ٭

قصر مین ۱۹ تاریخ سارے مہمان جمع ہو گئے۔ جن مین شاہ بلجیم مع اپنے بیٹون کے اور پروشا کا شہزادہ اور اُسکی شہزادی مع اپنے مصاحبین کے اور اور شہزادے اور شہزادیان آئے

ارسینی کا ارادہ شہنشاہ فرانس کے قتل کا

شہزادی کی شادی کا جشن

سمجھے کہ اب قصر مین اُنکے رہنے کے لیئے گنجایش نہ تھی ؛

ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ سارا گھر مہمانون سے بہرا ہوا تھا۔ بڑی چہل پہل اور گھما گھمی غل شور رہتا تھا۔ روز اسّی اور نوّے کے درمیان مہمان شاہی میز پر کھانا کھاتے تھے۔ ۱۰ تاریخ کی شام کو بہت سے مہمان مدعو ہوئے کھانا کھانیکے بعد محفل رقص و سرود گرم ہوئی۔ سب شہزادے ناچے مگر البرٹ نہین ناچا۔ بڑی طرب انگیز محفل تھی۔ آیر نسٹ (ڈیوک کوبرگ) نے کہا کہ مجھے یہ خواب معلوم ہوتا ہے کہ توکی ایسا ہی ناچتی ہے جیسے کہ مین اٹھارہ سال گزرے کہ مین اپنی عروسی کے دن ناچی تھی۔ جو اب بھی بہت نوجوان معلوم ہوتی ہین۔ سنہ ۱۸۴۲ء مین ڈیوک کوبرگ مرحوم میرے ساتھ ناچے تھے۔ آج آیرنسٹ توکی کے ساتھ ناچے ؛

تھی ایٹر پھولون سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جو لوگ اسمین بن سنور کر آئے اُس سے وہ اور بھی بازیب و زینت و بارونق ہو گیا تھا۔ اسمین شادی کا عام جلسہ پہلی دفعہ ہوا جس مین پبلک شریک ہوئے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین۔ تھی ایٹر مین بادشاہون اور شہزادون اور شہزادیون کی ایک عجیب صف بیٹھی ہوئی تھی۔ مین اپنے ماموں اور پروشائے شہزادہ کے درمیان جا کر بیٹھی جب تماشا ختم ہوا اور خدا ملکہ کو سلامت رکھے گایا گیا۔ تو سب آدمی کھڑے ہو گئے۔ سٹیج کے گرد ایسی بہیڑ لگی ہوئی تھی کہ آدمیون کو جگہ نہین ملتی تہی۔ یہ وہ جلسہ تھا جو کبھی فراموش نہین ہوگا۔ یوروپ مین کوئی اسکی مثال نہین ؛

شام کو قصر مین بڑی بال دی گئی۔ اسمین ایک ہزار مہمان آئے تھے۔ آج بھی تھی ایٹر مین تماشا ہوا اُسکو کل اولیائے دولت اور شاہی مہمانون نے دیکھا۔ ملکہ معظمہ کا تاریخوار روزنامچہ نیچے پڑھو ؛

۲۳ جنوری روز شنبہ   دن خاصہ بڑا خوشنما تھا۔ کہر پڑ رہا تھا۔ بہت غل شور مچ رہا تھا۔ چہل پہل ہو رہی تھی۔ مین خاموش تھی البرٹ کا دل دھک دھک کر رہا تھا ایک بجے سے پہلے فرٹز کو جو ساڑھے دس بجے جہاز سے اُترا تھا البرٹ لینے گیا۔ اور ڈیڑھ بجے فرٹز مع اپنے شاگرد پیشہ کے آگیا۔ اسکے انتظار مین نیچے تمام مہمان اور اولیائے دولت کھڑے تھے مین زینہ سے نیچے اُتر کر اُس سے بڑی محبت سے ملی۔ وہ زرد رنگ اور مضمحل تھا۔ زینے کی چوٹی

سے وکی نے اسکا استقبال کیا - ایلائیس اسکے ہمراہ تھی - پھر ہم اپنے دیوان خاص مین آئے - دوپہر کے بعد
مسٹر ریفی نے قصر کے ایک مکان مین گھوڑون کا تماشا دکھایا - شام کو وہ تھی ایٹر مین بھی آیا +

۲۴ - جنوری ۱۸۵۸ء غریب وکی کی دوشیزگی کا یہ آخر دن ہے جو مجھے اپنی شادی کا
دن یاد دلا رہا ہے - حاضری کھانیکے بعد ایک بڑے ڈرائنگ روم مین وکی کے جہیز کی تحفہ چیزین
دو میزون پر چُنین - ایک میز پر والدہ صاحبہ کی عنایت کی ہوئی چیزین رکھین اور دوسری میز پر فرنز
اور اسکے والدین اور پروشا کے بادشاہ اور ملکہ اور ماموں صاحب اور آرنسٹ اور ایلکسنڈریا وچس
کوبرگ اور اورون کی چیزین رکھین - فرنز نے جو موتی دیئے تھے اُنکی برابر بڑے موتی اب تک
مین نے نہین دیکھے تھے - تیسری میز پر تین فرشی جھاڑ رکھے جو ہمنے فرنز کو تحفہ دیئے تھے دیکھاوہ
وعالیشان مہمان فرنز و وکی کو اندر لائے - فرنز خوش دل تھا - اور وکی دلربا و متعجب تھی - ساڑھے گیارہ
بجے نماز پڑھی گئی - اوکسفورڈ کے بشپ ولبر فورس نے وعظ نہایت عمدہ سنایا - نماز کے بعد قصر
شاہی کے باغون کی گلگشت کرکے پھر اُس کمرے مین آئے جسمین جہیز چنا ہوا رکھا تھا - وہان بہنے
دیکھا کہ عمدہ عمدہ تحائف بہت تازہ باہر سے اور آگئے تھے - اکثر انمین لیڈیون کے ہاتھ کے خود بنے ہوئے
تھے - گھر کے شاگرد پیشون نے ہیرون اور زمرد کی پہنچیان اور ڈچس بک کلوچ نے ایک بڑا صندوق
اور میز کے سنگار کا اسباب مرصع بمرجان تحفۂ جہیز کے لیئے بھیجے تھے - مین بہت کامون مین مشغول
تھی اور ہر لحظہ میرا دل اس خیال سے دہڑکتا تھا کہ میری پیاری وکی نے چرچ کے آگے بہت خوبصورت
دھگدہ کی اپنے بال سمیت مجھے دی تھی اور مجھے اپنے ہاتھون مین بھینچ کر گلے لگایا اور کہا کہ مجھے امید ہے
کہ مین آپ کی لائق بیٹی بنونگی - آج جب مہمانداری کا حق ادا ہو چکا تو ہم دونون (کوئین اور پرنس)
وکی کے ساتھ اُسکے کمرے مین گئے، ہم نے اُسکے بوسے لیئے اور اُسکو دعائین دین جس سے اُس کا
دل بھر آیا - مین نے اُسے بھینچ کر گلے لگایا - وہ اپنے باپ سے جس کی وہ سچی فرمان بردار تھی بڑے
پیار سے ملی +

۲۵ - جنوری ۱۸۵۸ء روز دوشنبہ آج کے دن میرے دل کی حالت اور کیفیت وہی تھی
جو اپنی شادی کے دن تھی - مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میری اپنی ہی شادی ہو رہی ہے مگر اپنی شادی کے
دن میرے دل مین یہ مبارک خیال تھا کہ مین زندگانی اُس شخص کے حوالے کرتی ہون جس کی مین

عاشق زار و پرستار تھی اور اس خیال سے مین ہمیشہ برومند ہوئی تھی مگر اسوقت میرا دماغ ایسا ضعیف ہو گیا تھا کہ یہ خیال مجھے بیرومند نہین کرتا تھا۔ مین سو نیسے اٹھی تھی اور لباس پہن رہی تھی کہ میری بڑی پیاری وکی مجھ سے ملنے آئی۔ تازہ و توانا معلوم ہوتی تھی اور چہرہ پر وقار و بشاشت اور دل مین اطمینان رکھتی تھی۔ وہ پہلے کی نسبت رات کو بہت اچھی طرح سوئی تھی جس سے میری بڑی خاطر جمع ہوئی۔ مین نے اُسکو ایک خوبصورت کتاب دی جو لندن کو دیا کرتی ہے اور اُسکو تحفۃ العروس کہتے ہین۔ جب سینٹ جیمس کے محل شاہی کے گرجا مین جانے کی ساری تیاریان ہو چکین تو میری اور دو بڑی شہزادیون کی پرنس کے ساتھ عکسی تصویر چاندی سے ملمع کیئے ہوے پترے پر اتاری گئی جسکے اُترتے وقت مین ایسی کانپی کہ میرا عکس تصویر مین صحیح نہین اُترا۔ اب جانے کا وقت آیا۔ آفتاب خوب چمک رہا تھا۔ ہزارون آدمی بہت سویرے سے برات دیکھنے کیلئے گھر سے باہر نکل آئے تھے۔ گھنٹے بج رہے تھے۔ خوشی کے آوازے لگ رہے تھے اور اور خوشی کے کام ہو رہے تھے۔ ماموں صاحب جب فیلڈ مارشل کا لباس پہنے ہوئے مع اپنے دو بڑے بیٹون کے اور البرٹ اول روانہ ہوئے تین لڑکیان ریشمی پھولدار و لیسدار لباس پہنے ہوئے اور ایلاس ایک پھولون کا ہار لیئے ہوئے اور دو لڑکیان گلدستے لیے ہوے اور اُنکے بعد چار لڑکے ہائی لینڈس کا لباس پہنے ہوئے گئے۔ سارا ہال بھرا ہوا تھا۔ ترئیون و نفیریون کے بجنے سے ہزارون آدمیون کے خوشی کے آوازون سے میرا دل بیٹھا جاتا تھا۔ میرے سامنے گاڑی مین وکی بیٹھی تھی۔ سینٹ جیمس مین کپڑے پہننے کا کمرہ خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ اِس مین وکی کو پوشاک عروسی پہننے کے لیئے لیگئے۔ وہان ماموں صاحب و البرٹ اور آٹھ خادمۃ العروس تھین جو سفید لیس ٹکی پوشاک پہنے ہوے اور ہاتھون مین ہار اور گلاب اور سفید پھولون کے گلدستے لیے ہوے تھین۔ اُنکی یہ آرایش اور زیبایش بڑی لربا تھی۔ ایک خلوت خانہ مین عما (امان) نہایت خوشنما لباس پہنے ہوئے تھین اور ڈچس کیمبرج موجود تھین اور گرجا مین تمام ملکون کے شہزادے اور شہزادیان سوائے ماموں صاحب اور پروشا کے پرنس اور البرٹ کے موجود تھے۔

شادی کا جلوس اس طرح مرتب ہوا جس طرح میری شادی کا مرتب ہوا تھا۔ اِسوقت قدیمی خاندان شاہی کا ایک رکن جو معدوم ہو گیا تھا موجود نہ تھا۔ جب یہ جلوس مرتب ہو کر زینہ سے نیچے گزرا ہے تو بڑا اثر انداز تھا۔ چیپل اگرچہ بہت چھوٹا تھا مگر نہایت خوشنما و دلکشا تھا اور خوش لباس

لیڈیون سے بہرا ہوا تھا۔ آلطر مین آرچ بشپ اور اسکی ہر طرف شاہی اُمرا کرسی نشین تھے میرے نزدیک ممّا اور ڈچس کیمبرج اور اور لڑکیان اور چھوٹے لڑکے پیچھے تھے اور میرے سامنے میری عزیز شہزادی پروشا بیٹھی تہین اور اُسکے پیچھے قریب شہزادے اور بڑی الفنٹ بیٹھے تھے۔ جب برات کا جلوس نزدیک آیا اور داخل ہُوا تو نقارے تریان آرگن بجنے شروع ہوئے یہ باجے کچھ ٹہیر ٹہیر کر بجتے تھے۔ اِنکے بجنے مین زیادہ توقف نہین ہوتا تھا۔ اُنکے آوازن کے سُننے مین وہ لطف آتا تھا جو اِن باجون کی آواز مین آتا ہے کہ بجتے بجتے قریب آتے جاتے ہین۔ اِن آوازون سے میرا دل اُچھلتا تھا۔ فرٹز زرد رنگ مضمحل تہا مگر اُسنے اپنے تئین سنبھالکر ہمارے آگے سر جھکایا اور بندگانہ گھٹنے ٹیکے۔ پھر دلہن آئی۔ یہ ہمارا پیارا گل عجیب خوشنما اور دلربا تھا چہرہ پر معصومیت برستی تھی پیچھے کندھون پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ وہ اپنے عزیز باپ اور میرے ماموںصاحب لیوپولڈ کے درمیان مین خرامان ہوئی۔

مجھے خوف تھا کہ وکی کہین گہبرا ئے نہین مگر اُسکی صورت پر کوئی اضطرار و اضطراب کے آثار نہ تھے اِس سبب سے میرا یہ خوف جاتا رہا۔ جب اُس نے فرٹز کے ساتھ سجدے کیئے تو وہ بڑے بھلے معلوم ہوئے۔ ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ دلہن کے ٹرین کو آٹھ نوجوان لڑکیان تھامے ہوئے تہین۔ جب انہوں نے اُسکے پاس سجدہ کیا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دلہن کے گرد لڑکیون کا بادل پھر رہا ہے۔ میرا بڑا پیارا البرٹ وکی کا ہاتھ پکڑے کرے گیا تو مجھے یاد آیا کہ یہ وہی جگہ ہے جہان مین نے اور میرے شوہر نے سجدہ کیا تھا اور ہم دونون کے ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ بندھے تھے۔ آرچ بشپ کے دماغ مین اُسوقت ایسا ضعف تہا کہ وہ نکاح خوانی مین بہت سے فقرے بھول گیا مگر فرٹز اور وکی نے خوب صفائی سے ایجاب و قبول کے فقرے بولے۔ جب نکاح کی رسوم سے فراغت ہوئی تو ہم دونون ماں باپ نے وکی کو بڑے پیار سے گلے لگایا۔ اُسکی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہین ٹپکا۔ اُسنے اپنی نانی صاحبہ کو اور مین نے فرٹز کو گلے لگایا۔ پھر دلہن اپنے نئے مربیون کے پاس گئی۔ ہم پروشا کے بادشاہ و ملکہ سے جا کر ملے۔ البرٹ نے اُنسے مصافحہ کیا اور مین نے دونون کے بوسے لیئے۔ اور اُنکے ہاتھ بڑی محبت سے پکڑے۔ اِس ملاقات مین میرا دل بھرا آتا تھا دولہا دلہن دونون ہاتھ مین ہاتھ دیئے ہوئے اور ہم سب تخت گاہ مین گئے جہان نکاح کے

رجسٹر مین دستخط ہوا کرتے ہین۔ یہان ہمکو عام مبارکبادین دی گئین۔ رشتہ دارون سے عام مصافحے ہوے
مین نے پروشیا کے شہزادون سے مصافحہ کیا۔ نکاح کے رجسٹر مین دولہا دلہن نے اول دستخط کیے
پھر اُن دونون کے والدین نے دستخط کیے۔ اور بعد اسکے موجودہ شہزادون اور شہزادیون نے۔ انمین
مہاراجہ دلیپ سنگہ موتیون مین لدے ہوئے موجود تھے۔ منسٹر اور کلرجی وغیرہ وغیرہ جو وہان
انکو مین خوش ہو ہو کر گلے لگاتی تھی۔ مین نے لارڈ کلیرنڈن اور لارڈ پامرسٹون سے مصافحہ کیا
قصر بکنگھم کو دولہا دلہن سواری مین ساتھ بیٹھ کر گئے۔ ہم بھی وہان روانہ ہوے۔ راہ مین بے شمار
آدمیون مین گزر ہوا جنہون نے چیرز دیئے۔ جب قصر بکنگھم مین دولہا دلہن پہنچے تو وہ دونون ایک
دروازے پر کھڑے ہوئے تاکہ سب لوگ انکی زیارت کرلین ؛

جب بیاہ کا ناشتہ کھا چکے تو جدائی کی گھڑی آئی جس کا آنا ضرور تھا۔ یہ لڑکیون کے وداع
کا وقت بھی عجب خوشی و رنج سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اسمین خوشحال دلہنون کے والدین کو بھی رنج مسرت
آمیز ہوتا ہی۔ شہزادی کو اُن عزیزون کی جدائی کا رنج دل دکھاتا تھا جنمین وہ پلی۔ رہی سہی تھی۔ ایک
جماعت بڑی زرق برق کی پوشاک پہنے ہوئے دولہا دلہن کے سوار کرانیکے لیئے گئی۔ انمین سے ہر ایک
کی آنکھون سے آنسو نکلے پڑتے تھے۔ بڑی بھیڑ بھاڑ مین یہ سواری جاتی تھی اور چیرز کا غل شور مچتا
تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جب ہم سب کنبے کے آدمی کھانا کھانے بیٹھے مین تو وکی
کے نہ ہونیسے ہم سب کا دل کڑھتا تھا۔ شام کو دلہن کا خط قاصد لایا جس مین یہ خوشخبر لکھی تھی کہ ایٹن
کے مدرسے کے لڑکون نے دولہا دلہن کی گاڑی کو کیسل کے ریلوے سٹیشن تک کھینچا۔ بڑی بھیڑ بھاڑ نے
مبارکبادین دین اور اپنی محبت و خوشی کا نہایت گرمجوشی سے اظہار کیا۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے
ہین کہ لندن کے سارے شہر مین روشنی ہوئی۔ اور بازارون مین عیش و نشاط کے جلسے ہوے ؛

دو دن بعد ۲- مارچ ۱۸۵۸ء کو بندگان عالی ونڈسر کو روانہ ہوے۔ دوسرے دن دولہا
کو اورڈر آف گارٹر عنایت ہوا۔ واٹرلو روم مین ایک بڑا ڈنر ہوا جسکا حال ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ وکی
پر ہر مہمان نہایت مہربان تھا۔ اور اُسکی محبت کا جوش دلمین رکھتا تھا ؛

دوسرے دن اولیائے دولت لندن مین آگئے اور شام کو کوئین و پرنس و دولہا
و دلہن تھیٹر مین گئے۔ اِسوقت شہزادے اور شہزادیان جو مہمان آئے تھے اپنے اپنے گھرونکو

روانہ ہو چکے تھے۔ ۳۰۔ مارچ کو اہل لنڈن نے شادی کی مبارکباد کی ایڈریسین پیش کین اور انکے ساتھ بے بہا تحائف پیش کش مین دیئے۔ اِسوقت پرنس نے اپنی سوتیلی مان کو یہ خط لکھا ہے جس سے کل شادی کا حال معلوم ہوگا۔

پرنس کی طرف سے ملکہ وکٹوریہ کو خط

مجھے ایک لمحہ کی بھی فرصت نہین تھی کہ جناب کو خط لکھتا۔ دائین بائین طرف سے وقت چُرایا ہے تو اس خط کے لکھنے کیلئے وقت ہاتھ آیا ہے۔ ہمارے گھر مین پینتیس شہزادے اور شہزادیان مہمان تھے جن کی دعوت کرنا۔ اُنکو لنڈن کی سیر کھانا۔ دلہن کو خلقت اور سوسایٹی کو دکھانا۔ دولہا کا استقبال کرنا۔ اِن دونون کا نکاح پڑھوانا۔ انکے لیئے ونڈسر مین ہنی مون کے لیئے ایک مختصر سامکان آراستہ کرانا۔ داماد کو اور ڈراوف گارٹر دینا اور پھر یہان سے واپس جانا۔ وغیرہ وغیرہ ہمارے یہ سب کام تھے۔ آج سارا دن ایڈریسون کے لینے مین صرف ہُوا۔ آپ خوب سمجھتی ہین کہ یہ ایک تعجب کی بات ہوتی ہو کہ مین آپ کا بچہ درحقیقت صاحب داماد ہو گیا۔ آپ کا دل جانتا ہوگا کہ اس عزیز بیٹی کے جُدا ہونے کا رنج کسقدر مجھے ہوا ہوگا۔ منگل کو وہ یہان سے چلی جائے گی جسکا رنج مین خیال نہین کرسکتا کہ مجھے کسقدر ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ وکی کو اہل جرمن بڑی محبت ومودت والفت کے ساتھ مبارکباد دینے کو تیار بیٹھے ہین۔ یہان اسکے ساتھ جو اظہار محبت مین گرمجوشی ہوئی وہ بیان نہین ہوسکتی۔ یہان نکاح نہایت سنجیدگی کے ساتھ ہوا۔ اس کا پروگرام مین بھیجتا ہون۔ اور اسکے ساتھ شادی کے کیک کا ایک ٹکڑا اور دولہا دولہن کے لباس کی نارنگی کی کلیان۔ اٹھارہ برس ہوئے کہ مین نے اپنا گھر چھوڑا تھا اور چودہ برس ہوئے کہ باپ سے مفارقت دائمی ہوئی ؛

ملکہ معظمہ کا روزنامچہ

اتوار ہی کے دن سے روز وداع یوم سہ شنبہ کا خوف اپنی آنکھین دکھارہا تھا۔ اِسکا حال ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ وداع کا دن ایک آفت ہمارے سر پر آنے والی ہے مگر وہ بھی ۲۵ تاریخ شادی کی طرح آسان گزر جائے گا۔ دونون دولہا دلہن کے خوش ہونیسے ہم کو بڑی تسلی ہوتی ہے۔ اِس وداع کا حال نہایت مختصر پُرمعانی ملکہ معظمہ نے لکھا ہے ؛

یکم فروری ۱۸۵۸ء روز دوشنبہ۔ یہ آخری دن ہے جس مین میری بچی میرے ساتھ رہیگی وہ ابھی گزرا جاتا ہے۔ وہ میرے دلکو بٹھائے دیتا ہے۔ ہرچند دلکو بہلاتی ہون مگر جدائی کا خیال ہروقت دلکو کُریدتا ہے۔ مجھ سے شہزادی نے یہ الفاظ کہے کہ جب قدرتی محبت کا جوش ہوگا اور اس حالت مین

مین اپنے پیارے باپ سے رخصت ہونگی تو مین خیال کرتی ہون کہ میرا دل نکل جائیگا۔ اُسکو تو خدا جانتا ہے کہ میرے دل کا کیا حال ہوگا اور میری آنکھون سے کتنے آنسو بہینگے۔

۲- فروری ۱۸۵۸ء روز سہ شنبہ کیسا منحوس دن ہے صبح کیسی اُداس و بھیانک اور چپ چاپ کثیف و غلیظ ہے۔ مین بڑی گران خاطر بیدار ہوئی۔ پیاری وکی کے کمرے مین گئی کہ اُس سے آخری ملاقات کرون۔ میرے غم کی گھٹا جھوم جھوم کر اُمڈی آتی ہے مین اُسکے پرے ہٹانے کی کوشش کرتی تھی۔ سوا گیارہ بجے وکی کی گاڑی میرے کمرے مین آئی۔ ہم دونون بڑے پیار سے گلے ملین۔ ہمارے آنسو جلد جلد گرنے لگے۔ البرٹ بھی ہمارے پاس آگیا۔ ہم نے ادھر باتون کے کرنے کا قصد کیا۔ شہزادی نے سفر کا لباس زیب تن کیا۔ بس اب جدائی کی گھڑی سر پر آن کھڑی ہوئی۔ ہم ایک کمرے مین گئے جس مین ہمارے اور سب بچے موجود تھے۔ مین نے اپنے تئین بہت ضبط کیا۔ مگر جب ہم زینے پر آئے تو مین شکستہ دل اپنے اختیار مین نہ رہی۔ البرٹ نے نہایت محبت سے مجھ سے کہا کہ مجھے نہایت رنج ہے کہ مین تم کو اس رنج و ملال مین چھوڑ کر جاتا ہون مین سب سے اول آگے بڑھی پیچھے میری وکی اور فرٹز آئے۔ سارا ہال ہمارے اور دولہا کے آدمیون سے بھرا ہوا تھا۔ جن مین لیڈی چرچل اور لارڈ سٹانی بھی تھے جو شہزادی کے ساتھ برلن تک جائینگے۔ اور بہت سے اور ملازم بھی تھے۔ مین نہین خیال کرتی کہ وہان کسی کی آنکھ خشک ہوگی۔ مین نے میری پیاری غریب بچی کہکر اسکو بڑے پیار سے گلے لگایا۔ دعائین دین۔ مین نہین جانتی تھی کہ کیا کہون مین نے فرٹز کے بوسے لیئے۔ اور اُسکے ہاتھ کو بار بار دبایا۔ وہ بات نہین کر سکتا تھا۔ اُسکی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے۔ پھر مین نے گاڑی کے دروازے پر گلے لگایا۔ اُنکے ساتھ گاڑی کے اندر البرٹ بیٹھا گاڑی کھلی تھی۔ برٹی بھی اُنکے ساتھ گیا۔ الفرڈ۔ جارج کیمبرج اُنکے پاس دوسری گاڑی مین سوار تھے۔ بینڈ بج رہا تھا۔

یہ وقت بڑا ہولناک تھا۔ یہ دن بڑا خوفناک تھا۔ یہ جدائی اصلی درد دل کی بیماری تھی جب مین یہ خیال کرتی تھی کہ میری بڑی پیاری لڑکی ایک مدت کے لیئے جدا ہوگئی تو یہ درد اُٹھتا تھا سب کام ختم ہوگئے۔ وکی کے جانیسے پہلے برف برسنی شروع ہوئی اور سارے دن برابر برستی رہی اسوقت مین کہ مجھے بالکل خوش دل ہونا چاہیئے تھا۔ میری آنکھون سے آنسو تھمتے نہ تھے۔ مین

شہزادی وکٹوریہ کا جرمنی مین جانا

وکی کے مکان کے قریب نہین جاسکتی تھی وہان ہر چیز پر پہلا زمانہ بار بار یاد آتا تھا ابھی شادی
کے پروگرام اور ڈنر کی فہرستین میرے گرد پڑی تہین - یہ معلوم ہوتا تھا کہ انکے موافق سب
کچھ ہو رہا ہے - چار بجے وکی کو رخصت کرکے میرا پیارا پیا اور میرے دونو لڑکے بڑے غمگین آئے
اور خوب روئے - یہ جدائی بڑی دردناک تھی - اسکا البرٹ پر بڑا اثر ہوا - شہر مین خیرخواہی اور دلی
محبت کی گرمجوشی دکھانے کی کوئی حد نہ تھی - یہی حال گریوسینڈ مین گزرا جہان بڑی خوش اسلوبی
سے وداع ہوئی - چھوٹی چھوٹی لڑکیان ہارون کو ہاتھون مین لیئے پہرتی تہین اور بازار کو پہولون سے
آراستہ کرتی تہین - برف کی کچھہ پروا نہین کرتی تہین کہ وہ انپر برس رہی ہے - البرٹ جہاز کی
روانگی کا منتظر رہا - ہائے ہائے یہ وقت کیسا اسپر گزرا ہوگا - وکی جہاز کے عرشہ پر نہین آئی - اسکی
بہن جو کل تک اسکے ساتھ رہتی تھی بہت غمزدہ تھی اسکی غمزدگی کو دیکھ کر ہمکو اور بھی رنج ہوتا تھا*

پرنس کونسورٹ نے اپنی پلوٹھی کی بیٹی کو خط لکھا ہے کہ جب تم نے اپنی پیشانی کو میرے
سینہ پر رکھکر ہلایا ہے اور بے تحاشا تم روئی ہو تو میرا دل بہت غمون سے بھرا ہوا تھا مین ایسا
آدمی نہین ہون کہ اپنی جوش محبت کا اظہار کرون - اسواسطے تم کو معلوم ہی نہین ہوا ہوگا کہ
مجھکو تم کیسی عزیز تہین - اور تمہارے جانیسے میرے دلمین ایسی جگہ نہین پیدا ہوئی کہ جس مین تم نہ
موجود ہو یقینی تم ہمیشہ میرے دلمین ایسی ہی رہوگی جیسی کہ اب تک رہی ہو - میرا دل میری زندگانی
مین ہر روز تمکو زیادہ یاد کرتا رہے گا - فقط اِس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹی سے باپ کیسی محبت و الفت
رکھتا تھا - ہر میل (ڈاک) مین شہزادی کی اپنے نئے گھر کی طرف آگے جانے کی ایسی خبرین آتی
تہین کہ جنسے معلوم ہوتا تھا کہ ہر جگہ وہ لوگون کے دلون پر اپنا اچھا نقش جماتی تہین - پھر پرنس
نے بیٹی کو یہ خط لکھا کہ خدا کا شکر ہی ہر مدعا ہمارا حسب دلخواہ حاصل ہو رہا ہے ہمکو یہ معلوم ہوا کہ
سب آدمی تمہاری بنسبت نیک رائے رکھتے ہین - اس بات سے ہمکو بالطبع نہایت خوشی حاصل
ہوئی ہے کہ ہم کو تم سے محبت ہی اور تم سے ہم کو فخر حاصل ہوتا ہی - تم نے جو جہاز پر بیٹھے بیٹھے خط محبت
آمود لکھا ہے اس سے ہمکو خوشی بے اندازہ حاصل ہوئی - جیسی کہ تمہارے رنج کی تلخی میرے دل پر
اثر کرکے مجھے ملول کرتی ہے ایسی ہی تمہاری خوشی میرے دلکو خوش کرتی ہی - سوائے اپنے رنج
کے کوئی چیز تم کو دینے کے لیئے نہین ہے جسکے دینے سے تمہارا رنج بڑھے گا*

پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو پہلے دن جو ایک خط لکھا ہی اسمین تحریر کیا ہی کہ لوگون نے اپنے غریب سے غریب جھونپڑے مین اس شادی کی شادمانی ایسی منائی گویا کہ اُنکے اپنے گھرون ہی مین شادی تھی ؂

پارلیمنٹ نے اور سلطنت کے ہر حصہ نے ملکہ معظمہ کو اڈریسین پیش کین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ پروشا کے ساتھ اس رشتہ مندی کے ہونیسے ساری قوم بڑی خوش ہوئی۔ نوجوان دلہن نے اپنے گھر کے سارے رستہ مین برلن تک سب جگہ لوگون کے دلون پر اپنے محاسن اخلاق سے سحر پردازی کی۔ ۸۔ فروری کو برلن مین وہ پہنچے۔ والدین بڑی آرزو وتمنا سے ہر دم اُنکے قدم قدم کی خبر دریافت کرتے تھے اور یہ خبر سنکر کہ اُنکے بچے کا خیر مقدم نہایت گرمجوشی ومحبت سے ہوا شاد شاد ہوتے تھے۔ اسکا حال پرنس کے خط سے معلوم ہوگا۔ جو اُنھون نے اپنی بیٹی کو لکھا ہے ؂

۱۱۔ فروری ۱۸۵۸ء اب تم اپنے نئے گھر مین پہنچگئین اور سب جگہ تمہارا خیر مقدم بڑی محبت اور خوش اخلاقی سے ہوا۔ اس طرح سے بالکل اجنبی آدمی کے ساتھ کل قوم کے مہربانی سے پیش آنے نے تمہارے دلمین اس ارادے کو مصمم ومستحکم کیا ہوگا کہ تم اپنے تئین سب طرح سے ثابت کرو کہ مین اسی لائق ہون کہ لوگ اپنے دلون مین میری محبت والفت رکھین۔ تم اپنی زندگی اپنے نئے گھر کے آدمیون کے لیئے اپنی ساری قوت واستعداد کو استقلال واستحکام کے ساتھ اپنے کام مین لاؤ کہ وہ اُنکے محاسن اخلاق کا جو انھون نے تمہارے ساتھ برتا ہی نعم البدل ہو۔ یہ خدا کی طرفسے تم کو نیک کام ملا ہی کہ اس طرح برتاؤ کرنیسے اپنے شوہر کو سچ مچ خوش کرو۔ اور اُسکی خوب خدمتگزاری وامداد اسلیئے کرو کہ وہ اپنے اہل ملک کے آدمیون کے ساتھ اپنی محبت زیادہ کرے ؂

ہر جگہ تم نے لوگون کے دلون پر اپنے محاسن اخلاق کا ایسا نقش جمایا ہے کہ مجھ باپ کو بے انداز مسرت حاصل ہوئی ہی مجھے تم اپنے اس طریقہ کی پوری تعریف کرنے دو جو تم نے اپنے فرض کے پورے طور پر ادا کرنے مین اختیار کیا ہے کہ اپنی تھوڑی سی ذاتی تکالیف کو دبائے رکھا اور ان رنجون کو جو اب تک دل سے دور نہ ہوئے تھے ظاہر نہونے دیا۔ صرف اسی طریقہ سے

کامیابی ہوتی ہے۔ اگر تم نے اپنے محاسن اخلاق و محبت و سادگی سے لوگون کے دلون کو اپنے بس مین کر لیا تو اسکے ضمن مین ایک مخفی قوت اپنی ذات کے کچھ نہ خیال کرنے کی ہے۔ بس اس مخفی قوت کو اپنی مستحکم گرفت مین رکھو۔ وہ خدا کا ایک لمعۂ نور ہے جس نے ہر چیز کو خوشی کے ساتھ بنایا ہے۔ مین خدا کی گہری سپاس گزاری کرتا ہون کہ اُس نے تمہاری زندگی کے عظیم الشان حصہ کو معراج مسرت پر پہنچایا ہے۔ میری پیاری بچی۔ مین اس بھیڑ مین ہونیسے نہایت خوش ہوتا جس مین تمہارا گزر ہوتا۔ اور مین سنتا کہ لوگ تم کو کیا کہتے ہین جو میری کیفیت ہی وہی تمہاری مان کی ہی۔ ہم کو تار و اخبار و ڈاک نے جتنی خبرین دین انمین تمہاری تعریف تھی جب فیڈرک ولیم نے ہم کو تار بھیجا ہے کہ میری بی بی نے میرے سارے خاندان شاہی پر اپنی محبت کا منتر پھونک دیا ہے تو اس سے ہم کو حیرت ہوئی *

کل شادی کے سب کام بخیر و خوبی ختم ہوگئے۔ اب ہمارے کرنیکے لیئے ان کامون کا ہجوم ہے جو ہم نے نہین کیئے اور اب کرنے پڑینگے *

بڑی شہزادی کا ایک جرمنی مضمون کا انگریزی زبان مین ترجمہ کرنا

منجملہ اور کامون کے جو باپ نے شہزادی کو کرنیکے لیئے دیئے تھے ایک کام یہ تھا کہ ایک اعلے درجہ کے مضمون کا ترجمہ جرمنی سے انگریزی مین کرین۔ اس مضمون مین وہ خیالات کامل طور پر لکھے تھے جو اُس شخص کے دلنشین ہونے چاہئین کہ ایک دن کسی بڑی قوم کا بادشاہ ہو۔ اس شہزادی نے اپنی سترہ برس کی عمر مین اس مضمون کا ترجمہ اس خوبی سے کیا کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس مضمون کے سارے خیالات اُسکے دماغ مین جاگزین و دلنشین ہوگئے ہین۔ باپ نے اس ترجمہ کو لارڈ کلیرینڈن کے پاس پڑھنے کے لیئے بھیجا۔ جس کی رسید مین ۱۶۔ فروری ۱۸۵۸ع کو یہ خط لکھا کہ جب سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرے پاس یہ مضمون آیا ہی جس کا ترجمہ شہزادی نے کیا ہے تو مین نے اسکے پڑھنے کے لیئے اور سارے کام بند کر دیئے اور اُسکو بہت دل لگا کے مطالعہ کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ حضور ہمہ وقت ایسے کام کرتی رہتی ہین کہ جنسے لوگون کو علم کا فیض پہنچے۔ تحقیقات کا شوق اور غور و خوض کرنے کی عادت پیدا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ شہزادی مین یہ لیاقت پیدا ہوئی ہو کہ اُسکے اوضاع اطوار گفتار رفتار ایسے پسندیدہ ہین کہ ہر شخص انکا شیدا اور گرویدہ ہو جاتا ہے۔ اگر حضور کی عقل والا اور تربیت خیالات کا عکس

شہزادی کے دلپر نہ پڑتا تو اُسکی طرز و انداز ایسے نہ ہوتے کہ وہ ٹھیک چیزون کو اُنکے ٹھیک محل پر رکھتی۔ آپنے جو اپنے داماد کو لکھا ہے کہ شہزادی کا دل بچہ کا سا اور دماغ مرد کا سا ہے یعنے وہ مرد کی سی ذہانت اور بچے کی سی سادگی رکھتی ہے اکچھ خوشامد کی بات نہین ہے فقط پرنس کونسورٹ نے جو اس اپنی بچی سے خط و کتابت کی وہ عقل و دانش کا ایک دفتر تھا جو آیندہ بہت کام آیا۔

۴۔ فروری ۱۸۵۸ع کو پارلیمنٹ جمع ہوئی۔ دوسری شام کو شہزادی کی شادی کی مبارکباد کی ایڈریسین دونون ہوس نے پیش کین۔ کامنس ہوس کی ایڈریس مین لارڈ پامرسٹون نے کہا کہ اس شادی سے انگریزون کی کل قوم خوش ہوئی۔ مسٹر ڈزرئیلی نے بھی اسکی تائید کی پھر ہندوستان کے معاملات پیش ہوئے جن کو ہم اپنی تاریخ بغاوت ہند مین مفصل بیان کرینگے ✦

اس سال مین ملکہ معظمہ کو بہت کام اس سبب سے رہا کہ اُنکی لڑکی کی شادی کے ایک مہینہ بعد لارڈ پامرسٹون نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا اور اُنکی جگہ لارڈ ڈربی مقرر ہوئے ✦

۲۷۔ مارچ ۱۸۵۸ع کو ونڈسر مین ملکہ معظمہ تشریف فرما ہوئین۔ وہان پرنس آف ویلز کی کونفرمیشن کی رسم ادا ہوئی۔ آرچ بشپ اور باپنے اس رسم سے پہلے اُنکا امتحان لیا۔ انہون نے سوالات کے خوب جواب باصواب دیئے اور ایسی اپنی لیاقت دکھائی کہ لوگون کے دلون پر اسکا اثر ہوا۔ آج باپنے اُنکے ساتھ سیکری منٹ لیا ✦

پرنس ویلز دوسرے ہفتہ مین بطور تفریح و سیر جنوبی آیرلینڈ مین چودہ روز کے لیئے جائین گے۔ جب وہ پھر کر لنڈن مین آئین گے تو وہ رچمنڈ پارک مین وائٹ لوج مین رہین گے تاکہ وہ دنیا سے دور رہکر اپنے تئین بالکل مطالعہ مین مصروف کرین۔ اور ملٹری امتحان دینے کے لیئے اپنے تئین تیار کرین۔ ماں باپون نے انکے مصاحب مقرر کیئے ہین جنکی عمرین ۲۳ و ۲۶ برسونکے درمیان ہین۔ وہ باری باری سے ایک ایک مہینے انکے ساتھ رہین گے۔ یہ مصاحب بڑے نیک نہاد صاحب علم و ہنر و ذوی القدر و الاعتبار ہین۔ اُن کی مصاحبت سے پرنس ویلز کو فائدہ پہنچے گا ✦

ملکہ پرتگال انگلینڈ مین آئی جس روز وہ یہان سے روانہ ہوئی تو ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو یہ

پارلیمنٹ کا جمع ہونا

پرنس آف ویلز کی کانفرمیشن

نوجوان سلطنت پرتگال

خط لکھا کہ مین آپکے عنایت نامہ مین دیکھتی ہون کہ پیاری وخوش جمال ملکہ پرتگال کو آپ دیکھکر جیسے متعجب ہوئے ہین ایسے ہی ہم بھی ہوئے ہین۔ اِسکی اچھی آنکھون مین حیا دینکی نمایان ہین اسکے چہرے سے جو باتین عیان ہوتی ہین وہ الفاظ مین بیان نہین ہوسکتین۔ اِس حسین بانو کو یہان کے آدمی دیکھکر خوش ہوئے۔ کون ایسا شخص ہوتا ہے کہ حسین پیارے بچے کو دیکھکر خوش نہوتا اور پسند نہ کرتا ہو؟

پرنس کو جب پارلیمنٹ کے سب کامون سے فراغت حاصل ہوئی تو وہ اوسبورن مین آئے یہان سے اپنے وطن کوبرگ جانے کا ارادہ کیا۔ انکو یہ مایوسی ہوئی کہ کوبرگ مین اُنکی بڑی بیٹی بسبب علالت طبیعت کے برلن سے نہ آسکے گی۔ اُسکی ملاقات کی نشاط وانبساط سے وہ محروم رہین گے۔ وہ ۲۷ مئی کو ڈوور اور اوسٹنڈ کی راہ سے جرمنی جانے کے لیئے روانہ ہوئے۔ اِس سفر کا حال خطوط سے جو اُنہون نے ملکہ معظمہ کو لکھے ہین خوب معلوم ہوتا ہے۔ پہلے خط مین وہ لکھتے ہین کہ مجکو رات کو نیند نہین آئی۔ جہاز کے اندر مین مع بستر کے فرش پر آن پڑا۔ فرش ہی پر سویا میرے سب ٹیلیگرام آپکے پاس ٹھیک وقت پر پہنچے ہونگے۔ اِسوقت کشتی ایسی ہلتی ہے کہ مین خط اچھی طرح نہین لکھ سکتا۔ ۲۹ مئی کو لکھا کہ کوبرگ کے محل سے آپ کو خط اپنے سونے جانے سے پہلے لکھتا ہون۔ مین آیرنشٹ کے ساتھ سٹوک میر سے ملنے گیا۔ مین یہ دیکھکر بہت خوش ہوا کہ وہ بڑا تندرست معلوم ہوتا ہے۔ جلد جلد چلتا ہے۔ خوشی خوشی باتین کرتا ہے۔ مجھے یہان آنکر بڑا افسوس ورنج ہوا کہ مین اپنے وطن مین مسافر بیگانہ ہوگیا ہون۔ مشکل سے مین کسی کی شکل پہچانتا ہون جن کو مین جانتا تھا وہ ایسے بوڑھے ہوگئے ہین کہ اُنکے بوڑھے چہرون کو دیکھکر مین متحیر ہوجاتا ہون۔

وکی نے یہان نوجوان سٹوک میر کو اپنا خط محبت آمیز دیکر بھیجا ہے۔ جس مین اپنے نہ آنے کا افسوس ظاہر کیا ہے۔ جب اُسنے خط لکھا ہے تو میرا یہ خط اُسکے پاس نہین پہنچا تھا جس مین مین نے لکھا تھا کہ مین اُنکے گھر بابیلس برگ مین آونگا۔ ۲ جون کو گوتھا سے وہ لکھتے ہین کہ مین ۶ بجے گروس بیرین مین فرٹز سے ملونگی۔ وہان وہ مجھے اپنے گھر لے جائیگا۔ ۴ جون کو بابیلس برگ سے خط لکھا ہے کہ برلن کے قاصد نے آپکا خط مجھے دیا۔ آج صبح کو گروس بیرن مین فرٹز سے مین ملا۔ نو بجے بابیلس برگ مین پہنچا۔ یہان وکی اور پروشیا کے پرنس نے میرا استقبال کیا میان

پرنس اور ملکہ کا جرمنی مین جانا

بی بی مین وہ سلوک ہی کہ جو ممکن ہی۔ مین نے ان دونون سے جب وہ ساتھ تھے بہت باتین کین اور ہر ایک سے الگ الگ بھی باتین کین جنسے مجھے بڑا اطمینان خاطر ہوا ساڑھے سات بجے شاہ و ملکہ مع شہزادہ اور شہزادی کے مجھ سے ملنے آئے۔ بادشاہ بہت بیمار معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے بہت حُسن اخلاق سے باتین کین۔ آدھ گھنٹے وہ ٹھیرا اسمین وہ ایک دفعہ بھی پریشان خاطر نہین ہُوا اپنی علالت کا بڑا شاکی تہا۔ اُس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھکر کہا کہ ملکہ کب مجھے اپنی ملاقات سے مسرور فرمائینگی۔ پھر مین بادشاہ کی بازدید کو گیا مگر وہ ابھی باہر سے گھر مین نہین آیا تھا۔ مجھے اِس خیال سے بڑی خوشی ہے کہ مین یہان سے کل شام کو روانہ ہوکر پیر کی رات کو آپسے پھر ملون گا پرنس نے سٹوک میئر کو بھی لکھا کہ مجھے یہان ملاقات مین اِس سے بڑی خوشی ہوئی کہ دولہا دلہن مین سلوک و موافقت کامل ہی*

۸۔ جون کو صبح کے نو بجے پرنس لنڈن مین آیا۔ اور ملکہ سے ایک اسٹیشن پر ملا۔ پھر اسکو لنڈن مین ڈرائنگ روم۔ لوئیون۔ بادشاہی مجلسون اور بالون مین پھر کر تھکنا پڑا۔ اسپر گرمی کی شدت نے اَور اُسکو حیران کیا۔ وعدہ کیا گیا تھا کہ ملکہ معظمہ برمنگھم مین آئین گی۔ اور لارڈ لفٹننٹ لیف کی مہمان ہونگی۔ ۱۴۔ جون کو ایفاے وعدہ کے لیئے روانہ ہوئین اور اپنے میزبان کے پارک مین پہنچین۔ جس کا حال وہ اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتی ہین کہ اول تو ریلوے کی گرمی نے ہوش اُڑا دیے تھے مگر پھر ہوا خوشگوار آنے لگی۔ ملک سرسبز آگیا۔ درخت بڑے بڑے اور روک اور اور شاندار درخت نظر آنے لگے۔ پارک سارا ایسے بلند درختون سے بھرا ہوا تھا۔ جس مین ہماری سواری گزر کر محل مین گئی محل کے گرد بڑے خوش فضا باغ تھے وہان کے مناظر بڑے خوشنما تھے*

ملکہ کی تشریف آوری کے لیئے برمنگھم کی بڑی آئین بندی اعلےٰ درجہ کی ہوئی تھی ایک جگہ یہ کتابہ لگایا گیا وکٹوریا رعایا کی دوست۔ دوسری جگہ یہ کہ ملکہ فخر قوم۔ خدا ہماری ملکہ کو برکت دے۔ وہ دنیا کی مربی ہی۔ وکٹوریا امن عافیت کی ملکہ ہے۔ البرٹ کے لیئے بھی ایسے ہی کتبے لگائے گئے تھے۔ غرض ملکہ معظمہ کے آنے کی شادمانی حد سے زیادہ تھی شہر مین روشنی ہوئی جابجا باجے بجے ہر جگہ مدارات محبت و وفاداری کے ساتھ ہوئی ہم

اِس سفر سے جس مین سایہ کے اندر نوّے درجہ حرارت تھی اور آدمی سوکھے جاتے تھے اپنے قصر بکنگھم مین آئے ۔

شہنشاہ فرانس کا ملکہ معظمہ کو مدعو کرنا

اگرچہ انگلینڈ اور فرانس کے درمیان ٹرکی کے معاملات کے سبب سے پہلا سا اخلاص اتحاد نہین رہا تھا کچھ شکر رنجی ہوگئی تھی ۔ مگر شہنشاہ فرانس نے ۲۴ مئی کو ملکہ معظمہ کو خط لکھا اور اسمین انکی سالگرہ کی مبارکباد دی اور استدعا کی کہ مجھے کمال مسرت ہوگی اگر آپ اور پرنس دونون چیربورگ مین ان جلسون مین شریک ہون جو وہان کارہائے عظیم کے ختم ہونے کی خوشی و شادی مین کیئے جائینگے ۔ یہ خط ہنوز آیا نہ تھا کہ پرنس جرمنی جانے کے لیئے رخت سفر باندھ چکا تھا ۔ دوسرے دن ۲۸ ۔ جون کو ملکہ معظمہ نے شہنشاہ کو خط لکھا کہ مجھے نہایت افسوس ہی کہ بالفعل مجھے ایسی فرصت نہین ہوگی کہ مین چیربورگ کے بحری عظیم الشان جلسون و جشنون مین آپ کے ساتھ شریک ہوسکون ۔

یہ طبع بشری کا اقتضا تھا کہ انگلینڈ کا بادشاہ اس درخواست کے منظور کرنے مین متامل ہوتا ۔ اسلیئے کہ چیربورگ مین جو سامان عمارات تیار کیا گیا تھا وہ انگلینڈ کو دھمکیان دیتا تھا اور اُسکو بتلاتا تھا کہ فرانس اسکا بڑا خوفناک دشمن ہی اسلیئے ملکہ معظمہ وہان کے کامون کے ختم ہوجانیکو دیکھنے سے خوش نہ ہوتین ۔ شہنشاہ فرانس کو خط پڑھنے سے نہایت افسوس ہوا کہ ملکہ معظمہ تشریف نہین لائینگی ۔ مگر آخر کو یہ بات ٹھیری کہ چینل (فرانس و انگلینڈ کے درمیان بحر) کے اس طرف ملکہ معظمہ و پرنس ماہ جون مین چیربورگ مین اسکے جلسون جشنون سے پہلے شہنشاہ سے ملنے کیلئے قدم رنجہ فرمائینگے ۔

[illegible]

۱۷ ۔ جون کو شاہ بلجیم مع اپنے کنبے کے ملکہ معظمہ سے ملنے آیا جس کے سبب سے پرنس کو محنت کے کامون سے کچھ آرام ملا ۔ محنت کے کام تو پرنس کو ہمیشہ رہا ہی کرتے تھے مگر اس سال مین کامون کو موسم کی سختی نے زیادہ تر سخت کردیا تھا ۔ ان دنون مین پریسیڈنٹ بنکر نئی انسٹی ٹیوشنون کی بنیادون کے پتھر رکھے اور پرانے انسٹی ٹیوشنون کی پریسیڈنٹی کا کام کیا ۔ اگرچہ یہ کام تکلیف دہ تھے مگر نیک کام تھے اس لیئے وہ ان سے پہلو تہی نہین کرتے تھے نمایش کے کمشنرون کو جو گورنمنٹ سے پیشگی روپیہ ملا تھا اُسکے ادا کرنے کا بل پاس کرایا ۔

اسوقت پرنس نے بیٹی کو ایک بڑا دلچسپ خط لکھا۔

قصر بکنگھم ۲۳- جون ۱۸۵۸ء عمون لیوپولڈ اور اُنکے بچے تندرست و تازہ و توانا ہین مجھے امید ہو کہ مین اپنی ۳۹ برس کی عمر مین معزز نانا ہو جاؤن گا جسکے سبب سے میرے گلمچھون کے بالون مین سفیدی کے ایک خاص معنی ہوجائینگے جواب تک نہ تھے۔

چندروز کے بعد پرنس نے معمول کے موافق ٹرینی ٹی ہوس مین سپیچ دیا اور اسمین سپاہ ہند کے حسن خدمات کی بڑی داد دی۔ جسوقت برّی و بحری سپاہ کے جام صحت پیئے گئے تو اُنھون نے فرمایا کہ اگر انگریز ایسا جام صحت ہمیشہ فخر و اطمینان کے ساتھ پیا کرین تو کوئی شخص انگریزون مین ایسا نہو گا کہ ہماری دلاور سپاہ کا جو بہادرانہ کارنامے نمایان کر رہی ہو شکرگزار اور مدح خوان نہو۔ یہ سپاہ صرف اپنے ملک کی عزت و اغراض ہی کے لیئے نہین لڑرہی ہے بلکہ کروڑون آدمیون کے مہذب و شایستہ بنانے اور خوش کرنیکے لیٔ لڑرہی ہے جس کا ایک حصہ ہمارے دشمنون کی طرف ہو۔ مشرق مین خدا تعالیٰ اہل ملک کا نگہبان ہو اور متواتر منصور و مظفر کرے۔ ہم جو تھوڑے سامان و وسائل سے بڑے بڑے کام کررہے ہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہو کہ خدا کا ہاتھ ہمارے سر پر ہو۔

جولائی کے مہینے مین اولیائے دولت اوسبورن مین آئے۔ جہان گرمی کی شدت سے بڑی تکلیف اٹھائی۔ ۲۰- جولائی کو پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی ہوا۔ چیربورگ مین جانے کی تیاریان ہوئین جسکا پہلے وعدہ ہوچکا تھا۔ ۴۔ اگست کی دوپہر کو شاہی جہاز وکٹوریا البرٹ اوسبورن سے روانہ ہوا۔ ۱۸۵۸ء مین ملکہ معظمہ کا یہان تشریف فرما ہونا اور طرح کا تھا۔ اور اب کی دفعہ کا تشریف لانا اور طرح کا ہے۔ اس دفعہ شہنشاہ سے شاہانہ ملاقات کرنیکے لیئے آنا تھا۔ چینل مین شاہی جہاز وکٹوریا البرٹ کے جلو مین گیارہ جہاز تھے جنمین چھ اول درجہ کے جنگی جہاز تھے جنپر ۵۰۳ توپین چڑھی ہوئی تھین جسوقت بندرگاہ مین یہ عظیم الشان بیڑا آیا ہو۔ اسوقت شام ہونے کو تھی سفیدی مین سیاہی دکھائی دیتی تھی اور اُسپر اداسی برس رہی تھی وہان فرانسیسی جنگی جہاز اور بے شمار چھوٹے چھوٹے جہاز استقبال کے لیئے کھڑے ہوئے تھے۔ جب بحری قلعون کے گرد شاہی جہاز پہرا تو میر بحر ہیمرسن نے جہاز برطانیہ مین فقط ایک توپ سے ۱۰۱ فیر کیئے اہل فرانس کا طریقہ توپون سے سلامی اُتارنیکا نرالا ہو۔ وہ

[illegible] (ملکہ معظمہ [illegible]) [illegible] تشریف لائی)

دیکر باقاعدہ نہین اتارتے بلکہ وہ توپ پر توپ ایسی مسلسل چلاتے ہین کہ آگ کا ایک مسلسل تار لگ جاتا ہی اور آوازون سے ہوا مین ایسا تموج پیدا ہوتا ہی کہ سننے والون کو بھی ہلا چلا دیتا ہی۔ ابھی اِس طرح کی سلامی نہین اتری تھی کہ بندرگاہ کے ہر طرف کے بدنما قلعون نے اپنی ہزارون منحوس مہیب شکل ریتیون سے ہر جہاز کے گزرنے پر توپین چھوڑین۔ وہ اپنی بڑی بڑی توپون سے آٹھ باڑین ایک دفعہ مین جلدی جلدی چھوڑتے تھے اِدھر توپین بھرین اُدھر چھوڑین۔ اِس سے حلقہ آتشین نقط شہر ہی گرد نہین بنتا تھا بلکہ وہ ملک مین دور دور کے چھوٹے چھوٹے گھاٹون مین چلا جاتا تھا جسکے سبب سے وہان کے لوگ یہ جانتے تھے کہ ہم خواب دیکھ رہے ہین کہ خوبصورت بلندیون کی چوٹیون پر توپین ہماری گھات لگائے بیٹھی ہین۔ کسانون کے جھونپڑون کے گرد کے درختون کے جھنڈون اور اناج کے زرد کھیتون پر بھی یہ ہولناک غل شور گزرتا تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کل فرانس اپنے پہاڑون اور پہاڑیون پر سے ملکہ انگلینڈ کے آنے کی تعظیم مین سلامی اتار رہا ہی۔ غرض ملکہ کی یہ سلامی ایسی دہوم دھام سے اتری کہ کبھی کسی اور بادشاہ کی کمتر ہوئی ہوگی۔ اہل فرانس ایسے موقعون پر باروت کے اُڑانے مین بڑے فضول خرچ مشہور ہین +

جب یہ سلامیان اتر چکین تو وزیر ڈی لاٹرین اور امیر البحر ہیمسن شاہی جہاز پر شہنشاہ کی طرف سے تسلیم بجالانے کیلئے حاضر ہوئے۔ ایک گھنٹے کے بعد نپولین سوم مع اپنی شہنشاہ بانو کے ایک سفید بجرہ مین جسکے سر پر ہمائے زرین نصب تھا بیٹھا ہوا آیا۔ ملکہ معظمہ نے ایک تختہ بند منزل جہاز پر استقبال کیا۔ اور دونون شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کو گلے لگایا۔ ایک گھنٹہ تک آپس مین باتین چیتین ہوتی رہین، شہنشاہ نے ملکہ معظمہ سے پوچھا کہ فرانس کی طرف سے انگلینڈ مین کیا خیالات چلے جاتے ہین۔؟ کیا اُنکو یہ خیال ہی کہ انگلینڈ پر فرانس حملہ کریگا؟ یہ سوال سنکر ملکہ معظمہ مسکرائین اور فرمایا کہ انگلینڈ کے دل مین اچھے خیالات ہین۔ مگر اِس مقام کے ساز و سامان نے اُسکو چونکا دیا اور گھبرا کر بدگمان کر دیا ہی اور کرنیلون نے ناخوش ایڈریسین دینے مین شرارتین کی ہین شہنشاہ نے جواب دیا کہ مین اسکو جانتا ہون اور اسکا اثر میرے دلمین ہی مگر میری لاعلمی مین یہ سب کچھ کیا گیا ہے اور اسکے مشتہر ہونے نے مجھے رنج پہنچایا ہے۔ نو بجے سے کچھ تھوڑی دیر بعد شہنشاہ رخصت ہو کر ساحل پر گیا۔ ہمارے جہازون پر سرخ و نیلی روشنی ہوئی تو اس نے ایک جہاز پر

نئی طرح کی روشنی کی تھی۔ اُسنے شہنشاہ کے بجرہ پر اس روشنی کا عکس ڈالکر ایک طلسم کا
تماشا دکھایا ؛

دوسرے دن صبح کو ملکہ معظمہ لباس پہن رہی تہین کہ پاس ہی تین دفعہ توپون کی شلک کی
سلامی ایسے زور شور سے ہوئی کہ تمام کھڑکیان اور دروازے ہل گئے۔ بندرگاہ مین ایک کرایہ کے
جہاز مین کامنس ہوس کے سومبر آئے تھے اور انگلینڈ سے بہت سے اور تماشائی بھی چلے آئے حاضری
کھانیکے بعد ملکہ معظمہ یہان کی نقش نگاری کرتی رہین۔ توپون کی بار بار سلامیون کے اُترتے سے کانون
کے پردے پھٹے جاتے تھے۔ ۲۵ منٹ مین توپون کی تین ہزار آوازون کا شمار ہوا۔ قلعون سے توپون
کی سلامی جبتک برابر اُترتی رہی کہ ملکہ معظمہ نے خشکی مین قدم رکھا۔ کنارہ پر شہنشاہ و شہنشاہ بانو نے
اُن کا استقبال کیا۔ بجرہ مین سے ملکہ معظمہ کو اُن کا ہاتھ تھام کر اُتارا۔ اور پھر اُنکو شاہی گاڑی مین سوار
کرایا اور پری فیک ٹیور کو سواری روانہ ہوئی۔ جب یہان عارضی طور پر فرانسیسی اولیائے دولت آگئے تھے
ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ یہان کچھ تھوڑی سی باتین آپسمین ہوئین۔ پھر ایک چھوٹے سے کمرے مین حاضری
کیا لنچ کھایا۔ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم۔ جارج ڈیوک کیمبرج اور آئرنسٹ (پرنس ہی ننگسن) اور برٹی
(پرنس آوف ویلز) موجود تھے۔ اِس باقاعدہ لنچ کا خاتمہ قہوہ کی پیالیون پر ہوا۔ دونون شہنشاہ و
شہنشاہ بیگم بھلے معلوم ہوتے تھے۔ مگر شہنشاہ خاموش تھا۔ باتین کرنیکے لیئے تیار نہ تھا۔ غرض
استقبال کی پوری تکمیل ہوئی اور گاڑی مین ملکہ پھر سوار ہوئین اور حصارون پر جلوہ نما

اِس دن کا واقعہ عظیم یہ تھا کہ فرانسیسی جہاز برطانیہ مین ڈنر تھا جس مین ساٹھ مہمان تھے
وہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم اور اُنکے شاہی مہمان تھے۔ یہ سب ایک لمبی میز کے گرد بیٹھے جو جہاز کی ڈیک
پر ایک سائبان کے نیچے بچھائی گئی تھی۔ اِس موقع کی مسرت و انبساط کو ایک چیز تلخ کر رہی تھی کہ یہان
سپیچین دینی ایسی حالت مین تہین کہ انگلینڈ اور فرانس کے تعلقات کے درمیان ایک پیچ آن پڑا تھا
ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ دونون بہت اچھی طرح سمجھتے تھے کہ شام کو دو بڑی سپیچین شہنشاہ
اور پرنس کونسورٹ دینگے جن کی اشاعت چوبیس گھنٹے کے اندر سارے یوروپ مین ہوجائیگی اور وہ
خوب جانچے جائینگے۔ اور دوست دشمن ڈپلومیٹ اور جرنلیسٹ کا ایک لشکر اُنکے رموز و اسرار اور
معنی مخفیہ کو بڑی نظر غائر سے دیکھے گا۔ ملکہ معظمہ آزادانہ اقرار کرتی ہین کہ مین اور پرنس ہم دونون

اس مشکل کام کے لیئے مضمحل معلوم ہوتے تھے کہ پرنس کو سپیچ دینا پڑے گا۔ پرنس کے سپیچ کا حال جو ملکہ معظمہ نے لکھا ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ شوہر کے ساتھ کس قدر محبت رکھتی تھین وہ لکھتی ہین کہ شہنشاہ نے استقامت کے ساتھ اپنی عادت کے موافق آزادانہ باتین کین مگر اس مین زندہ دلی نظر نہ آتی تھی۔ انگلینڈ اور اور مقامات مین جو اُسکی نسبت ساری باتین کہی گئی تھین اُنسے وہ متنفکر نظر آتا تھا۔ آخر کو ڈنر ختم ہوا اور سپیچون کا خطرناک وقت آیا۔ شہنشاہ نے زور کی آواز مین تعریف کے قابل سپیچ دیا میرے اور پرنس اور میرے بچون کے جام تندرستی پیئے گئے۔ اسکے بعد بینڈ بجا۔ پھر پرنس کے سپیچ دینے کی وہ خطرناک گھڑی آئی جس سے مجھے ایسا ڈر لگتا تھا کہ مین نہین چاہتی کہ ایسی گھڑی کبھی پھر آئے۔ پرنس نے سپیچ خوب دیا وہ ایکدفعہ اسمین متامل ہوا میری ایک میز پر آنکھین لگی ہوئی تھین اور دل دھڑدھڑ کرتا تھا۔ جب سپیچ اچھی طرح ہوگیا۔ تو ہم سب کھڑے ہوئے۔ شہنشاہ نے ایلبرٹ سے ہاتھ ملائے۔ ہم سب کے دلون مین جو خوفناک تحریکین ہوئی تھین اُنکو بیان کیا۔ شہنشاہ کا رنگ خود متغیر ہوگیا تھا۔ اور شہنشاہ بیگم بھی مضمحل معلوم ہوتی تھین۔ مین ایسی لرزتی تھی کہ قہوہ کی پیالی ہاتھ مین تھام کر نہ پی سکی ؛

اسی رات کو بندرگاہ مین آتشبازی کا بڑا تماشا ہوا۔ پچیس ہزار فرہنک کے گولے اور ہوائیان آتشبازی کی چھوٹین جب ایک دفعہ آتشبازی چھوٹ چکتی تھی تو تاریکی ہوجاتی تھی پھر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے جادو کرکے تمام جہازون کی ڈنڈیان و مستول دفعتہً نیلی روشنیون سے درخشان کر دیئے اور ہوا مین ہوائیون کا مینہ برسا دیا۔ اس درخشانی مین ملکہ معظمہ اپنے جہاز مین آئین اور شہنشاہ و شہنشاہ بانو ساحل پر گئے۔ ملکہ معظمہ کی تاریخ مین یہ دن قابل یادگار ختم ہوا دوسرے دن صبح کو شاہی بیڑے نے بندرگاہ سے سفر کیا۔ اور اولیائے دولت نے اوسبورن مین مراجعت کی ؛

پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ الحمدللہ میری محنت ٹھکانے لگی کہ مین نے سپیچ اچھی طرح دیدیا۔ شہنشاہ نے اپنے سپیچ مین بیان کیا کہ مین انگلستان کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ تعلقات کا خواستگار رہونگا اور اُنکو ہرگز نہین بدلونگا۔ ملکہ معظمہ جو چیربورگ مین امیرالبحر کے جہاز برطانیہ پر تشریف فرما ہوئین۔ اسکا بیان اُسنے بڑی خوشی سے کیا۔ اُسنے کہا کہ واقعات اپنا کام

آپ بیان کیا کرتے ہین انسے ثابت ہوتا ہی کہ عداوت کے جوش جنکے خاص سرکش اتفاقات امداد کرتے ہین وہ نہ ان دو تاجدارونکی دوستی و محبت و مودت موجودہ کو نہ دونون قومون کی مصالحت کے ارادہ کو بدل سکے۔ اِس سے بڑھکر مین بھروسے کے ساتھ یہ امید رکھتا ہون کہ اگر یہ کوشش کیجائیگی کہ پرانے بغض و کینے مین اور پہلے زمانہ کی عداوت کے جوش و خروش مین تحریکین پیدا کیجائین تو اُنسے آدمیون کی عقلون کے خلاف کچھ فتور نہین پیدا ہون گے۔ اسکا حال ایسا ہی ہوگا جیسے کہ پانی کے بندسے جو اِسوقت دونون سلطنتون کے بیڑون کی محافظت کر رہا ہی سمندر کی موجین ٹکرا کر الٹی جاتی ہین اور سمندر کی زبردستی کو چلنے نہین دیتین۔ اِسکا جواب ملکہ معظمہ کی طرف سے پرنس کونسورٹ نے یہ دیا کہ آپ واقف ہین کہ جو آپ کی تمنا ہی وہی ملکہ معظمہ کی آرزو ہی کہ دونون مین آپسمین مستقل نیک خواہی اور خیر سگالی و وفاداری قایم رہے اِسلیئے انکو دوہری خوشی ہی کہ انکو اسوقت یہ موقع ہاتھ آیا ہی کہ وہ آپکے ساتھ اِس باب مین شریک و متفق ہوئین کہ دونون قومون مین حتی الامکان رشتۂ الفت دوتا ہو۔ موافقت و موانست مین دونون قومون کی بہبودی و فلاح کی جڑ ہے۔ خدا تعالی کی عنایت اِسکے عطا کرنے مین انکار نہین کریگی۔ ملکہ معظمہ عرض کرتی ہین کہ شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کا جام صحت نوش کیا جائے۔

ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ۶۔ اگست ۱۸۵۷ء کو شہزادہ الفرڈ کی چودہوین سالگرہ تھی۔ خدا اِس میرے بچے پر اپنا فضل و کرم رکھے اور سب بلاؤن سے بچائے رکھے۔ اِس شادی کی ہم آپس مین بڑی خوشیان منا رہی تھے کہ ۱۰ بجے سے تھوڑی دیر شہنشاہ اور اُنکی بی بی بجرہ مین بیٹھے ہوئے اوسبورن مین وارد ہوئے۔ ہم نے دونون سے کہا کہ امید ہے آپ سے پھر جلد ملاقات ہوگی۔ ساڑھے گیارہ بجے وہ ہم سے رخصت ہوئے۔ ہم پانچ بجے ۲۰ منٹ اوسبورن مین جہاز پر سے اُتر کر اپنے آرامگاہ مین آئے۔ اور الفرڈ کی سالگرہ کے تحائف دیکھے البرٹ کو دردِ سر پیچ دینے سے ہو گیا تھا اُسکو بچون کے ساتھ ایک گھنٹہ سبزہ زار مین ٹہلایا پھر سوس کوٹج کو گئے جو اِس سالگرہ کی تقریب مین آراستہ کیا گیا تھا۔ وہان ڈنر ہوا۔ اور محفل رقص و سرود گرم ہوئی۔

شہنشاہ فرانس کا اوسبورن مین آنا اور باہمی ملاقات

پرنس نے ان آخرتین دنون کا دلچسپ حال اپنی یادداشت مین چند پر معانی الفاظ مین لکھا ہی کہ ملاقاتین جو ہوئین انسے بھلائی ہونی چاہیئے۔ اگرچہ مین یہ جانتا ہون کہ شہنشاہ کی طبیعت مین تغیر ہوگیا ہی مگر میرا اور ملکہ کا چیربورگ مین یہ دیکھنا کہ فرانس کی محافظت و حملہ آوری کے اسباب وسازوسامان بحری سپاہ کی تیاریان کیا کیا ہوئی ہین عین مصلحت تھا اسکے دیکھنے سے اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر فرانس سے بگڑ کر مٹ بھیڑ ہوئی تو پھر ہماری سپاہ کی جان پر بری بنیگی گو اسوقت شہنشاہ کی سچی دلی محبت و یکدلی مین شبہہ کرنیکی کوئی وجہ نہین ہی اور خود ہی شہنشاہ کے چیربورگ والے سپیچ سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکو انگلینڈ و فرانس کے باہمی دوستانہ تعلق رکھنے پر بڑا اصرار ہے مگر کسی قوم کی سلامتی اور عافیت محض اسکی اپنی قوت و طاقت پر موقوف ہوتی ہی۔ دوستون اور ہمسایون کی یقینی دوستی کے اعتماد پر منحصر نہین ہوتی۔ غرض ان خیالات کے سبب سے کوئین اور پرنس دونون نے اپنی بحری سپاہ اور سواحل کی محافظت کی افزایش کے لیئے سعی بلیغ کی یہ بڑا نتیجہ ملاقاتون کا تھا۔

ایک ہفتہ کے بعد ملکہ معظمہ اور پرنس کون سورٹ دونون جہاز مین سوار ہوکر انٹ ورٹ مین آئے۔ مدت سے ملکہ معظمہ بیٹی سے ملنے کا وعدہ کر رہی تھین سو وہ اسکے گھر ملنے چلین خشکی مین سفر کیا۔ اور راستہ مین گرمی گرد کی تکلیف اٹھائی۔ راہ مین ایک روز قیام کیا تھا کہ تار مین خبر آئی کہ پرنس کا وفادار جان نثار نوکر کارٹ اس دنیا سے رخصت ہوا۔ وہ ان کا آٹھ برس کی عمر سے ملازم تھا۔ انگلینڈ مین وہ انکے ساتھ آیا تھا۔ اسکے مرنیسے دونون میان بی بی کو بڑا صدمہ ہوا ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ کارٹ کے مرنے کی خبر سنکر ہم دونون کی آنکھون سے آنسو نہ تھمے۔ یہی نوکر تھا جس کی زبانی مین اپنے شوہر کے بچپنے کی باتین سنا کرتی تھی۔ وہ پرنس کا ایک عضو بدن ہوگیا تھا۔ مین پرنس کا خیال بغیر کارٹ کے نہین کرسکتی۔ اس غم کو بیٹی کے ملنے کی خوشی نے کم کیا۔

ملکہ معظمہ کا سفر جرمنی مین

۱۱ اگست کو ملکہ معظمہ پائیلس برگ مین آئین۔ ملکہ معظمہ تحریر کرتی ہین کہ یہان کے اسٹیشن پر میری بیٹی گلدستہ ہاتھ مین لیئے میرے انتظار مین کھڑی تھی۔ وہ فوراً مجھے دیکھتے ہی میری گاڑی مین آن کر میرے گلے سے لپٹ گئی۔ ہم آپس مین کمال محبت سے ملے۔ آپس مین بہت باتین چیتین کین اُسنے مجھہ سے بہت سی باتین پوچھین اور کہین۔ وہ پہلے کی نسبت زیادہ تازہ و توانا شگفتہ رو

خوش و خرم تھی۔ مین نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اُس نے مجھے خوشی کی گھڑی دکھائی۔ جب نیا دن آتا تھا تو مہمانون کی خاطر داری کا نیا سامان تیار ہوتا تھا۔ میزبانون نے اپنے مہمانون کے خوش کرنیکی کی تدابیر مین ایجادات مین کوئی کسر باقی نہین رکھی۔ گو یہ ملاقات خانگی تھی۔ مگر استقبال کا سارا سامان شاہانہ ملاقات کا تھا۔ نشاط و انبساط کے ایام جتنے ختم ہونیکے قریب آتے جاتے تھے۔ اُتنے وہ غمگین ہوتے جاتے تھے۔ ۲۰۔ اگست آخر دن جدائی کا آیا۔ جس کو پرنس نے لکھا ہو کہ وہ بڑا ہی اندوہناک تھا۔ ملکہ معظمہ اور شہزادی دونو ملکر بہت روئین۔ مان اور بچون کے ملنے مین بالکل خوشی ہوتی ہو مگر جدائی کی گھڑی کا سا نسا ایسا لگا رہتا ہو کہ شادی و غم توام ہوجاتے ہین۔ وداع کے وقت بعد رنج و افسوس کے ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ خدا ہم کو پھر جلد ملائے ۔

۳۱۔ اگست کو ملکہ معظمہ ڈوور مین تشریف فرما ہو کر خشکی مین اُترین اور پورٹس متھ کو چلین ملکہ معظمہ کہتی ہین کہ راہ مین سر جارج سیمور نے ہمکو یہ مژدہ سنایا کہ شہزادہ الفریڈ نے نہایت عمدہ امتحان دیا اور وہ ایک جہاز کا لفٹننٹ مقرر ہوگیا۔ وہ جناب سے اوسبورن مین ملیگا۔ جب مین اوسبورن مین آئی تو شہزادہ مجھ سے ملا۔ وہ نہایت خوش تھا۔ تین دن تک اُسکا امتحان ہوا۔ آج ختم ہوا تھا۔ امتحان کی تکان سے وہ کچھ کملایا ہوا تھا۔ اُسنے وہ سخت امتحان پاس کیا جس سے مان باپون کو فخر حاصل ہوا ۔

پرنس نے سٹوک میر کو خط مین لکھا کہ الفرڈ نے اپنے امتحان کے سوالات کے جوابات ایسے اچھے لکھے کہ اسّی فیصدی نمبر حاصل ہوے۔ اس امتحان مین پچاس فیصدی نمبر پانے بھی بہت اچھے شمار ہوتے ہین۔ انہونے لارڈ ڈربی کے پاس شہزادہ کے امتحان کے پرچے بھیجے اور لکھا کہ شاید آپ انکو دل لگا کے دیکھین گے۔ اس نے ریاضی کے کل سوالات حل کیے اور ان مین کوئی غلطی نہین کی۔ اور ترجمہ بغیر ڈکشنری کی مدد کے کیا۔ اس خط کا جواب لارڈ ڈربی نے انکو لکھا کہ مین آپ کا ممنون ہون کہ شہزادہ کے امتحان کے کاغذات میرے پاس بھیجے۔ مین نے انکو جانچا اور یہ شکریہ ادا کیا کہ وزرا کے لیے وزارت حاصل کرنیکے واسطے ایسا سخت امتحان نہین ہوتا اگر ایسا ہوتا تو انتظام سلطنت مین زیادہ مشکلات آن کر پڑتین ۔

ملکہ معظمہ کو پروشا کے سفر مین صرف یہ اندیشہ گلے کا ہار رہا کہ انہونے جو ہند کی عنان سلطنت اپنے

دست مبارک مین لی ہے۔ اسکا اشتہار اہل ہند کو کس طرح دیا جائے؟ اسکا مسودہ جو آپ کے سامنے پیش ہوا وہ اُنکو بالکل ناپسند ہوا۔ انہون نے لارڈ ڈربی سے درخواست کی کہ آپ میری طرف سے اپنی پرفصاحت انگریزی زبان مین اِس اشتہار کو لکھین۔ اور اِس بات کو بہت ملحوظ خاطر رکھین کہ ایک عورت بادشاہ ہی جو ایک خونریز بغاوت کے بعد ہند کی سلطنت کو اپنے ہاتھ مین لیتی ہی اور اپنی دس کروڑ مشرقی رعایا سے مخاطب ہوتی ہی اور اقرار کرتی ہی کہ مین اپنی آیندہ سلطنت مین اُنکو مصائب سے بچائے رکھونگی۔ ملکہ معظمہ نے اُنپر تاکید کی کہ یہ اشتہار ایسا ہو کہ جس مین فیاضی رفاہ خلائق۔ مذہبی مسالمت۔ آزادی اور قانوناً سب مین مساوات کے خیالات بھرے ہوئے ہون حسب الحکم جب اِس اشتہار کا مسودہ تیار ہوا۔ اور اسمین انہون نے یہ فقرہ پڑھا کہ اہل ہند کو یہ چشم نمائی کیجائے کہ ملکہ معظمہ کو یہ اختیار ہی کہ وہ اہل ہند کے مذہبون و رسم رواجون کو منہدم کرسکتی ہین۔ تو وہ نہایت برافروختہ خاطر ہوئین اور اُنہون نے لارڈ سیلسبری کو ہدایتین لکہین کہ بجائے عبارت مذکورہ کے اشتہار مین یہ فقرہ لکھا جائے کہ اگرچہ ہمکو عیسائی مذہب کے صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور تسکین خاطر ہے جو اس سے ہوا کرتی ہے۔ ہمکو اسکے ساتھ شکرگزاری کا اعتراف ہی کہ ہمکو نہ منصب ہی نہ آرزو کہ کسی رعیت سے خواہ مخواہ اپنے عقیدہ کو قبول کرائین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہے کہ کسی ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح نہ دیجائے۔ اور کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کے ایذا نہ دیجائے۔ اور سب رعیت کی محافظت قانون کی رو سے بغیر کسی طرفداری کے ہوتی رہے۔ اور ہماری طرف سے تاکید ہوتی ہے کہ کوئی متنفس جو ہماری نوکری مین ملک ہند کے انتظام کے لیئے مقرر ہو کسی رعیت کے اعتقاد اور عبادات مذہبی کی نسبت دست اندازی نہ کرے ورنہ ہمارا اسپر غضب نازل ہوگا جس عہدہ دار نے اوپر کا زہریلا فقرہ لکھا تھا۔ اسکا نام ملکہ معظمہ نے اپنی تحریر مین نہین فرمایا۔ جب اِسکی ترمیم ہو گئی تو اسکے نام بتانے کی ضرورت نہین رہی جب ملکہ معظمہ کے اعتراضات لارڈ ڈربی کے پاس تار مین بہیجے گئے تو انہون نے اِن اعتراضون کے موافق اشتہار مین اصلاح کردی۔ اور پھر اسپر ملکہ معظمہ نے خود ایسے اضافے کردیئے کہ اہل ہند اِس اشتہار کو میگنا کارٹا (فرمان عظیم) سمجھے اور نہایت خوش ہوئے۔ اِس کا مفصل حال تاریخ بغاوت ہند مین دیکھو ٭

اوسبورن مین ایک دن آ جانیکے بعد یکم ستمبر کو پرنس نے برلن کو یہ خط اپنی بیٹی کو بھیجا کہ پتھر کی اس تمثیل و تشبیہ مین بہت باتین سچی ہین کہ پانی مین جب پتھر پھینکا جاتا ہی تو بڑی چھپ چھپ کی آواز نکلتی ہی اور موجین اُٹھتی ہین۔ اور اُن کا دایرہ فراخ اور چوڑا اور ہلکا ہوتا جاتا ہی پھر آخر کو پانی کی سطح ہموار ہو جاتی ہے اور پتھر نیچے نیچے نہین ٹھیرتا تہ پر جاکر ٹکتا ہے۔ مین نہین جانتا کہ یہ تمثیل میرا ہی خیال ہی یا مین نے اسکو کہین پڑھا یا سُنا ہی۔ مگر مین جب وہ دن یاد کرتا ہون کہ پانیلس برگ مین تمہارے ساتھ گزرے ہین تو یہ تمثیل میرے دل مین آئی۔ اوسبورن سرسبز و خوشنما ہی مگر موسم سرد ہی اور ہوائین تیز چلتی ہین۔ الفرڈ اپنے ملاحی لباس مین بڑا خوش نما معلوم ہوتا ہے۔

ملکہ معظمہ نے ۶ ستمبر کو بالمورل کے سفر مین اثناء راہ مین کیڈس مین مقام کیا تاکہ وہان کا ٹون ہال کھولین۔ یہان کبھی کوئی انگلستان کا بادشاہ آیا نہ تہا۔ اسلیئے ملکہ معظمہ کے دیکھنے کے لیئے سب طرف سے آدمی آنکر جمع ہو گئے۔ سٹیشن پر مسٹر انڈریو فیئربیرن نے جو شہر کا میئر تھا استقبال کیا اور اپنے مکان پر مہمانون کو لیگیا۔ وہ خود بڑا نیک محضر اور اسکا مکان نیک منظر تہا۔ دوسرے دن سارے شہر مین گہما گہمی اور چہل پہل تھی۔ ساڑھے دس بجے زمرۂ شاہی ٹون ہال کی طرف چلا۔ ملکہ معظمہ تحریر فرماتی ہین کہ آج ہمنے سوار ہو کر ایک گھنٹہ مین سارے شہر کی سیر کی سب جگہ لوگون نے اپنی وفاداری و محبت کو ظاہر کیا۔ یہ حساب کیا گیا ہے کہ ڈہائی لاکھ آدمی تماشائی جمع ہوئے ہین اور اُنتیس ہزار والنٹیر موجود تھے۔ کوچہ و بازار مین خوب آئین بندی ہوئی تھی بیر بچون کے نام جا بجا کتابون پر لکھے ہوئے تھے۔ یہ ہال قابل تعریف تہا۔ اسمین ایک تخت گاہ پر مین جاکر بیٹھی۔ طول طویل ایڈریس پڑھی گئی۔ پرنس کو الگ ایڈریس دیئے گئے۔ جن کے جواب اُنہون نے دیئے۔ میئر نے میرے روبرو گھٹنے ٹیکے۔ مین نے اُسکو نائٹ کا خطاب دیا۔ پھر لارڈ ڈربی میری تخت گاہ کے روبرو آئے اور اُنہون نے پکار کر کہا کہ ملکہ معظمہ حکم دیتی ہین کہ ہال کھولا جائے بعد اس رسم ختم ہونیکے ملکہ معظمہ سٹیشن پر آنکر سکوٹ لینڈ کو روانہ ہوتین۔ پرنس نے اپنے روزنامچہ مین ۱۴ اکو لکھا ہے کہ ایک بڑا موٹا تازہ بارہ سنگا مین نے شکار کیا۔ نیز ہوا مین ہیلینڈ سی کے اوپر ایک دُمدار ستارہ درخشان دیکھا۔ یہان کے باشندے اِسکے نکلنے کا اثر یہ سمجھتے

ہین کہ لڑائی ہوگی۔ یہ امر اُنکے توہمات مین داخل ہی٭ پرنس نے ایسے پہاڑون پر چڑھکر شکار بازی کی
کہ جنپر بڑے بڑے مضبوط آدمی اُنکے ہم قدم ہوکر نہین چل سکتے تھے۔ خزان کے موسم مین کوئین اور پرنس
کو اس طرف بڑی توجہ تھی کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ موقوف ہوکر شاہی گورنمنٹ ہوجائے چنانچہ
۱۷ اکتوبر کو لارڈ کیننگ کے پاس انتقال گورنمنٹ کا اشتہار پہنچگیا اور گورنر جنرل کے لقب مین وایسرائے
(نائب بادشاہ) کا خطاب اور زیادہ ہوگیا۔ اسکا سارا مفصل حال ہماری تاریخ بغاوت ہند مین پڑہو٭

پرنس کی علالت

ماہ دسمبر مین پرنس پر علالت نے حملہ کیا۔ اُنکو کامونکی کثرت نے تھکا دیا۔ صدہا قسم کے کام
کرنے پڑتے تھے جنسے کہ دونون جسم و دماغ پر بوجھ پڑتا تھا۔ سلطنت کی بہبودی و فلاح کا ہر وقت فکر
دامنگیر رہتا تھا۔ یہ توخیر اُنکا لازمی اور ضروری کام تہا وہ ایسے کارگزار تہے کہ اپنے کار سے کبھی دل تنگ نہوئے
مشقت شاقہ اٹھانیسے ہمیشہ خوش ہوتے۔ سدا رفاہ عام اور بہبودی انام کی طرف متوجہ رہے۔ ملکہ ہمیشہ اُنکے
کامون کی تخفیف کرنے کے درپے رہین۔ پرنس نے اپنے صحت مزاج کی پروا نہین کی۔ مگر اپنے عزیزون
و پیارون کی صحت مزاج مین ساعی رہے۔ وہ اپنی بڑی شہزادی بانو کے اعتدال مزاج کی طرف سے بڑے
متردد تھے۔ اُنہوننے اُن کو خط لکھا کہ بخار ہمیشہ ایسی بیماری ہوتی ہے کہ آدمی کی قوت کو زائل کرتی ہے
اس لئے کہ بخار اُن سب عملون کو جنسے کہ بدل ما یتحلل ہوتا ہی معطل کر دیتا ہی۔ نومبر مین کامون کی اسقدر
کثرت رہی کہ صرف مجھے ایک کتاب کنگس لی کے مطالعہ کی فرصت ملی۔ اسکی نسبت میری رائے یہ ہی کہ
مصنف صرف شاعر ہی نہین ہی بلکہ بعض اعتبار سے وہ فلسفی بھی ہی۔ اس کتاب کو تم نے بھی پڑھا ہوگا۔
مجھے اسکے پڑھنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ مصنف کو طبیعت انسانی کا عمیق علم ہی۔ وہ سمجھتا ہی کہ انسان کے
افعال و اعمال کے کیا سبب ہوتے ہین۔ ایک انسان کو دوسرے انسان سے اور انسان کو خدا سے کیا تعلقات
ہین۔ پرنس جن کتابون کو پڑھتا انپر ریویو فاضلانہ لکھتا٭

سنہ ۱۸۵۹ عیسوی

ملکہ معظمہ کے نواسہ پیدا ہونا

پرنس کونسورٹ معاملات ملکی کے طے کرنیکے سبب سے تھک کر بیدل ہو رہے تھے کہ اُنکے پاس یہ مژدہ جانفزا
آیا کہ اُنکی دختر نیک اختر ایک پسر نیک منظر کی مادر ہوئی۔ اسکی خوشی مین وہ اپنے سارے تکان کو بھول گئے
اُنہون نے ۲۹ جنوری ۱۸۵۹ء کو سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ مین صرف آپکے دو سطری خط لکھتا ہون کہ

میں نے جو آپ کو آخری خط لکھا تھا اُسکے ایک گھنٹے کے بعد برلن سے یہ نوید آئی جسکے لیئے میں نے دعا پڑھی جس میں آپ بھی میرے ساتھ شریک ہوں کہ خدا تعالی کی سپاس گزاری کیجاتی ہی کہ اُس نے ہم سب پر اپنا فضل و کرم کیا۔ وہی ہمیشہ مادر و پسر کی محافظت کریگا۔ قاصد مفصل حال لکھا ہوا لایا ہی کہ اول یہ خبر اُڑی کہ وکی کو وضع حمل سے پہلے ایسی سخت تکلیف ہوئی تھی کہ بڑا خوف ہو گیا تھا کہ بچہ زندہ نہ پیدا ہو مگر جب بچہ جیتا جاگتا تازہ و توانا پیدا ہوا تو سارا برلن خوش ہو گیا +

کوئین اور پرنس پر چاروں طرف سے مبارکبادوں کا مینہ برسنے لگا۔ ملکہ معظمہ شاہ لیوپولڈ کو تحریر فرماتی ہیں کہ وکی کے بیٹا پیدا ہونیکی جیسی یہاں بے اندازہ خوشی و مسرت ہوئی ایسی ہی کل پرشیا میں شادی و شادمانی ہوئی۔ پرنس نے بھی ۲۔ فروری کو بڑی خوشی سے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ آپنے جو اپنے تہنیت نامہ میں نانا ہونے کی مجھے مبارکباد لکھی ہی۔ میں اِسکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ہم اِس عنایت الٰہی کا شکریہ کسی طرح نہیں ادا کر سکتے کہ اول اول ماں اور بچہ کی طرفسے بڑا خوف تھا بیچارے فرٹز اور پروشیا کے بادشاہ اور ملکہ کو یہ امید نہ تھی کہ بچہ زندہ پیدا ہوگا۔ اسلیئے اُنکو بڑی تشویش و پریشانی تھی۔ مگر جب بچہ تازہ و توانا پیدا ہوا تو کل برلن کو بے انتہا مسرت و خوشی ہوئی کہ وارث تخت و تاج پیدا ہوا اور سب اسکی شادی میں شریک ہیں۔ وکی کی صحت بحال ہوتی جاتی ہی۔ خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ایک حسین بچہ عنایت کیا۔ اِسکی بڑی خوشی ہی +

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن نے ملکہ معظمہ کو خط لکھا ہی کہ بڑی پیاری لاڈلی وکٹوریا کی طرفسے جو آپکو فکر و تردد ہے اُسکا اثر میرے دل پر بھی ہوا۔ بچہ کے پیدا ہونیکے وقت جو دُکھ درد ہوتا ہی اُسکے خیال سے دل میں درد اُٹھنے لگتا ہے۔ جب ہماری وہ بچی بچہ جنتی ہے۔ جسکو سب بیماریوں اور آفتوں سے بچا کر ہم نے پالا پوسا ہے تو اُسکی جان معرض خطر میں آتی ہی (جیتنا مرنا برابر ہی) مگر خدا کا شکر ہی کہ زچہ و بچہ دونوں بخیر عافیت ہیں اور اس سے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ ابن ولادت سے سب جگہ مسرت ہی مسرت ہی +

ملکہ معظمہ نے ڈیوک ولنگٹن کالج کو ۲۹ جنوری کو کھولا اور ۹۔ فروری کو ہمیں پرنس گیا پرنس اِس کالج کے کاموں میں بڑا دل لگاتا تھا۔ اِسی نے اِس کالج کے واسطے زمین تجویز کی تھی۔ اِسی نے اپنے اہتمام سے اسکی عمارت تعمیر کرائی تھی اسکے لیئے قواعد مقرر کیئے تھے۔ کتبخانہ بنایا تھا جسکی کتابیں آپ انتخاب کی تھیں۔ اِس کالج کا جو کتبخانہ مشہور ہی۔ اسکی بنا پرنس ہی نے جمائی تھی۔ پرنس نے الیڈرشوٹ

مین فن سپاہ کے افسرون کے لیئے ایک کتبخانہ قائم کیا تہا اُسکی عمارت اپنے روپے سے بنوائی تہی فن سپہگری کی اور سائنس کی چیدہ چیدہ کتابین اپنے کتب خانہ سے بہیجکر اور جگہون سے خرید کرکے وہان کے کتب خانہ مین جمع کین۔ حتی المقدور اسکی تکمیل مین کوشش کرکے اسکو کامل کتب خانہ بنادیا۔ اور کتابون کے خریدنے مین اپنی محدود آمدنی مین سے بہت ہزار پونڈ خرچ کیئے۔ یہ پیش بین دور اندیش جانتا تہا کہ آیندہ فوج کشیون مین ملیٹری سائنس بہت بکار آمد ہوگا۔ اسلیئے اُسکی تحصیل کا یہ سامان مہیا کردیا انکی وفات کے بعد ملکہ معظمہ نے بہی اپنی جیب خاص سے بہت روپیہ خرچ کیا۔ اِسکے سوا جو کتاب اُنکی اپنی اِس کتب خانہ کے لیئے بکار آمد ہوتی اُسکو وہ وہان بہیجدیتین۔ اِس کتب خانہ کا نام ہی پرنس کونسورٹ لائبریری رکہا گیا۔ وہ اِن افسران سپاہ کے لیئے ایک نعمت عظمیٰ تہا۔ جو فن سپہگری مین مہارت پیدا کرنی چاہتے تھے۔ اِس کتب خانہ کی بدولت افسران سپاہ کو وہ کتابین مفت ملجاتی تہین۔ جن کا خریدنا اُنکے مقدور سے باہر تہا۔ کریمیا کی لڑائی کیوقت ملکہ معظمہ نے سپاہیون کے لیئے ایک کتب بنایا تہا جب لڑائی ختم ہوئی تو اِس کتب خانہ کے دو حصے کرکے ایک حصہ اِس کتب خانہ کا ایلڈرشوٹ مین بہیجدیا اور دوسرا ڈبلن مین۔ یہی دو کتب خانے فن سپہگری کے مرکز تھے۔ ایک کتبخانہ کا نام وکٹوریہ جبنا لائبریری رکہا گیا۔ اِن کتب خانون کے لیئے پرنس کونسورٹ نے خود کتابین انتخاب کین تہین۔ اُن کی وفات کے بعد ملکہ معظمہ نے اِن کتب خانون کو کتابون سے خوب معمور کیا۔ پرنس نے ایسے کامون مین کسقدر وقت صرف کیا اور کتنی محنت اٹھائی اِسکا تخمینہ کرنا دشوار ہے۔ اُن کے ایسے کامون کا حال دنیا سے مخفی رہتا تہا۔

۱۰۔ فروری ۱۸۵۹ء کو ونڈسر کیسل مین شام کو ملکہ معظمہ کی شادی کی سالگرہ بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ یہ اُنیسوین سالگرہ تھی۔ پرنس کونسورٹ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اِس اُنیس ۱۹ سال مین ہم دونون مین باہم نیک سلوک و اتحاد و اخلاص پیدا رہا۔

برلن مین ۵ مارچ کو ملکہ معظمہ کے نواسے کا اصطباغ ہوا۔ جس سے نانی نانا کا دل باغ باغ ہوا ۱۲م مارچ کو ملکہ معظمہ اپنے ماموں صاحب کو لکھتی ہین کہ اِس اصطباغ مین میری بیٹی اور میرا داماد کیسے خوش ہوتے ہونگے۔ میرا دل اِس خیال سے ٹوٹا جاتا ہے کہ مین اپنے پہلے ہی نواسے کے اصطباغ دیکھنے مین شریک نہو سکی مجہے ایسی تلخ مایوسی کبہی نہین ہوئی۔ اِس تقریب سے دونون قومون مین قرابت پیدا ہوتی ہے

اسلیئے دونون قومون کے واسطے بڑی خوشی وخرمی ہی۔ وہان میرے اور میرے شوہر کے قائم مقام ہیں کے لارڈ ریگ لین اور کپتان ڈی روس گئے ہین جنکو شہزادی خوب جانتی ہی اُنکے آنے کی خبر سنکر وہ اپنی بڑی خوشی ظاہر کرتی ہے ◆

۹۔ مارچ کو باپ نے بیٹی کو یہ خط لکھا کہ یہ امر یقینی ہی کہ لارڈ ریگ لین اور کپتان ڈی روس کے وہان موجود ہونے سے تم بڑی خوش ہوئی ہوگی۔ اور ہم اُنکے یہان واپس آنے پر یہ سوالات پوچھکر خوش ہونگے۔ اول سوال یہ ہوگا کہ بتلاؤ شہزادی نے باہر نکلکر تازی ہوا کھانی شروع کی؟ دوسرا یہ کہ شہزادی کو یہ خیال ہی کہ مین اسطرحسے تازی ہوا کھاکے اپنی طاقت وصحت کو دوبارہ حاصل کرون؟ تیسرا سوال۔ شہزادی گرم کمرون مین بند ہوکے سوکھے ٹکڑے کی طرح سوکھکر قاق وضعیف تو نہین ہوگئی؟ تم نے جو اپنے شوہر کی محبت وہمدردی ودلسوزی کا حال لکھاہے اُس سے میرا دل بڑا خوش ہوا اسی وجہ سے تمہارے شوہر سے محبت رکھتا ہون اور اُسکی قدرومنزلت کرتا ہون ◆

۱۲۔ مارچ کو لارڈ ریگ لین اور کپتان ڈی روس واپس آئے۔ اور ساری خوشخبریان لائے توپھر پرنس کونسورٹ نے بیٹی کو خط لکھا ◆

اوسبورن ۱۶۔ مارچ ۱۸۵۹ء لارڈ ریگ لین اور کپتان ڈی روس جو تمہاری خبرین لائے ہین اُنسے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ مگر مجھے اُنسے یہ معلوم ہوا کہ تم ضعیف و مضمحل ہوگئی ہو سمندری ہوا تمہارے لیئے مفید ہوگی۔ ہر مان کو بچہ کے پیدا ہونیکے بعد سمندری ہوا صحت بخش ہوتی ہی۔ مجھے اس بات کے سننے سے خوشی ہوئی کہ تم ہوا مین نکلتی ہو جسقدر جلد ممکن ہو سکے ٹھنڈے پانی سے نہانا اور سر پر پانی ڈالنا وغیرہ شروع کرو تاکہ رگون اور اعصاب مین پھر طاقت وقوت آجائے۔ اور جسمانی ساری کلین درست ہوجائین۔ حسانت وصحت دو بڑی نعمتین وبرکتین ہین جنکے ملنے کے بعد اُنکے باقی رکھنے کے لیئے بڑی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور بیچ مین ایسا وقفہ دینا چاہیئے کہ سب طرح سے جسم بالکل اپنی اصلی حالت پر آجائے ◆

تم فریڈیرک ولیم پر جو اعتراض کرتی ہو کہ اُسکے اسرار کو شوہر اپنی بی بی کو بھی نہین بتلاتا یہی تو اُسکی بڑی خوبی ہے۔ بی بی کو چاہیئے کہ جب وہ خاوند کو اس باب مین خاموش دیکھے تو بڑی خوشی کرے کہ اُسکے شوہر مین یہ بڑی خوبی ہے کہ وہ رازداری مین بڑی ایمانداری کرتا ہے ◆

اِس وقت شہزادی کی عمر ١٩ سال کی اور نانی کی عمر چالیس سال کی تھی۔ اور اِس بچے کے اصطباغ میں بیالیس برس ماں باپ بنے ❊

اپریل میں یہ رسم ادا ہوئی جسکے باب میں ملکہ معظمہ تحریر کرتی ہیں کہ نیک نہاد شریف ہوشیار پیاری بیٹی میرے دل کی اصلی راحت ہے ❊

جسوقت سارے یورپ میں لڑائیونکی خبرون کے اُڑنے سے کھل بلی اور ہل چل ہو رہی تھی اُسوقت بغاوت ہند کے فسادون سے انگلینڈ بالکل فارغ البال ہو گیا تھا۔ ١٤ اپریل کو لارڈ ڈربی نے ہوس آف لارڈس میں اور لارڈ سٹینلی نے ہوس آف کامنس میں یہ تحریک کی کہ پارلیمنٹ کی طرف سول کے معزز عہدہ دارون کی اعلیٰ درجہ کی دانائی اور ہنرمندی کی اور ملٹری افسرون و سپاہیون کی خواہ وہ انگریز ہون یا ہندوستانی لڑائیون میں پامردی اور ثابت قدمی و جوانمردی کی سپاسگزاری کیجائے۔ جنکے سبب سے یہ ہنگامہ بغاوت فرو ہوا ہے۔ دونون ہوس نے اِس سپاس گزاری کو بڑی تحسین و آفرین کے ساتھ منظور کیا۔ اور اُسکے ساتھ ملکہ معظمہ نے بہ نفس نفیس لارڈ کیننگ کے حُسن خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُنکو خط لکھا جس میں یہ اپنی تجویز لکھی کہ اہل ہند اورڈر آف سٹار انڈیا کے خطاب سے سرفراز ہوا کرین۔ غرض اِس باب میں ملکہ معظمہ اور لارڈ کیننگ کے درمیان آپس میں خط و کتابت ہو کر یہ قانون مرتب ہو گیا کہ آیندہ ہندوستان میں انگریز اور اہل ہند اپنے کارنامے نمایان کے جلد میں نائٹ وغیرہ کے خطابون کے اعزاز سے سرافراز ہوا کرین ❊

پرنس نے سٹوک میر کو خط لکھا ہے کہ ملکہ معظمہ کے سالگرہ کے دن شہزادی وکی اکیلی آٹھ دن کے لیئے آئینگی۔ اِسوقت ایسا ہی انتظام ہوا ہے جس میں کچھ تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ گو یہ ملنا آٹھ روز کیلئے ہے۔ مگر اس ملنے کو بھی بہت غنیمت جانتا ہون کہ آلام جدائی کے اتنے دنون بعد شہزادی کی صرف صورت دیکھنے ہی سے خوشی ہوگی۔ سالگرہ میں آنیکے لیئے یہ شہزادی برلن سے روانہ ہوئی اور اسکے ماں باپ دونون اوسبورن کو جاتے تھے کہ پورٹس متھ میں یہ سب آپس میں ملگئے۔ ڈچس کنٹ بھی اوسبورن میں سالگرہ کی تقریب میں شریک ہونیکے لیئے آنے کو تھین کہ وہ دفعتہً اپنی بیمار ہوگئین کہ اِس تقریب مین نہ آسکین۔ ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو یہ خط لکھا ❊

٢٥ مئی ١٨٥٩ء اوسبورن — آپکے عنایت نامہ کے اور آپکے ہمارے نیک خواہ ہونے کے نذرانہ

شہزادی ایلس کی [illegible]

اہل ہند کے اعزاز و افتخار کے لیے ملکہ معظمہ کا خطاب مقرر کرنا

ملکہ معظمہ کی سالگرہ

شکر ادا کرتی ہون۔ البرٹ کے خط سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ ہماری بڑی خوشی یہ تہی کہ کل پیر کو
ہماری لاڈلی وکی تازہ و توانا شگفتہ رو ہمارے ساتھ ہی مگر یہ خوشی اس سبب سے کرکری ہوئی کہ والدہ صاحبہ
دفعتہً ایسی علیل ہوگئین کہ ہمارا دل دہلنے لگا۔ خدا کا شکر ہی کہ انکی دوبارہ زندگی ہوئی۔ آج وہ اچھی ہین
اور ہر طرح سے تندرست ہوتی جاتی ہین مگر انکے دفعتہً علیل ہوجانیسے مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مجھپر
بجلی گرپڑی جس سے مین لرزنے کانپنے لگی۔ مین چار گھنٹے تک ایسی بے ہوش رہی کہ کبھی نہین رہی
تہی۔ جب مین نے سنا کہ والدہ صاحبہ کو افاقہ ہوا تو میرے ہوش بجا ہوئے۔ مین خود نہین جانتی کہ
مجھے مان سے کتنی محبت ہی یا کسقدر میری زیست اُن سے وابستہ ہی اُنکے نہ آنیسے سالگرہ کی ساری
خوشی مٹی ہوگئی۔ مگر خدا نے اُنکو اپنی عنایت سے اچھا کردیا۔ اب کچھہ خوف نہین رہا۔ اور اب ہم
اُنکو جلد تندرست دیکھینگے ❊

اگرچہ اوسبورن مین ڈچس کنٹ کی صحت کی خبر آگئی تھی۔ مگر پہر بہی ملکہ معظمہ نے یہان
قیام کم کیا۔ ۲۶۔ کو لنڈن کو مراجعت کی۔ ۲۸۔ کو پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو خط لکھا کہ مین
آپ کو بڑی خوشخبری سناتا ہون کہ ماکو سرخ بادہ کی بیماری سے نجات ہوئی۔ اشتہا بہی لگنے
لگی۔ مگر ابہی نقاہت بہت باقی ہی۔ ہم کو کچھہ وقت تک اِن کی جان کے لالے پڑے رہے۔ وکی بڑی
تازہ توانا شگفتہ رو خندہ پیشانی زندہ دل ہی اسکا یہان تہوڑا قیام اسکی روح و جسم کیلئے مفید ہوگا
۲۶۔ اگست کو پرنس کی سالگرہ کی شادی ہوئی۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین افسوس
کہ آجکے دن بہی ہمکو لارڈ پامرسٹن سے ایک پیچیدہ معاملہ مین مباحثہ کرنا پڑا۔ بیٹی نے جو پرنس
کو سالگرہ کا تحفہ بہیجا تھا دوسرے دن اُسکی رسید مین پرنس نے یہ خط لکھا کہ سب سے بڑا تحفہ جو تم
مجھے بہیج سکتی ہو وہ یہ ہی کہ مجھے یقین دلاؤ کہ تم خوش ہو!۔

اسی دن کوئین و پرنس پورٹس متھ مین ۳۲ رجمنٹ کو دیکھنے گئے جو ہندوستان سے
آئی تہی اور اُسنے لکھنؤ مین بڑے بہادرانہ کام کیئے تھے ❊

اوسبورن سے ۲۹۔ اگست کو اولیاے دولت چلکر بالموریل مین پہنچے۔ ایڈنبرا مین ایک دن
ٹہیکی لی۔ ۳۔ ستمبر کو پرنس نے سٹوک میر کو خط لکھا کہ مین آپکو بالموریل سے جہان ہم ۳۱ کی شام
کو آئے ہین ایک اور خط لکھتا ہون کہ ہم راہ مین آرام لینے کے لیئے ایڈنبرا مین ٹہیرے جس کے سبب سے

پرنس کونسورٹ کی سالگرہ

ملکہ معظمہ کو سفر کا تکان بالکل نہین ہوا۔ جب موسم کا درجہ حرارت بڑھتا ہی تو اُسکا احساس ہمکو ہوتا ہی
جب اوسبورن سے چلے ہین تو درجۂ حرارت ۷۰ تھا اور ہوا مین حبس تھا۔ اور ایڈنبرا مین صرف ۴۰ درجہ
حرارت ہی۔ ہوا تیز چلتی ہے۔ یہان بھی سردی بڑھی خوفناک ہی۔ مگر بالمورل بڑا خوشنما نظر آتا ہی اور
نئی زمینون کے دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہی٭

پرنس آوف ویلز کی تعلیم

ایڈنبرا مین پرنس کونسورٹ نے تعلیم کی کونفرنس کی جسمین پرنس آف ویلز کے سب معلم
شریک تھے۔ جنھون نے بالاتفاق پرنس کی یہ تعریف کی کہ وہ بڑے جوش اور گرم کوشی اور شوق سے تحصیل
علم کرتا ہے۔ ڈاکٹر لائن پلے فیر جو لکچر کیمسٹری کے صنعت کاری کے باب مین دیتے ہین وہ سنتا ہے جب
ایک خاص کورس لکچرون کا ختم ہو چکتا ہے تو وہ صنعت گاہون مین استاد کے ساتھ جاتا ہی تاکہ
لکچرون کا استعمال عملاً معلوم ہو۔ ڈاکٹر سمٹز جو رومیون کی تاریخ پر لکچر دیتے ہین اُنکو وہ سنتا ہی اور
اِس تاریخ کے ساتھ وہ جرمنی اور فرانسیسی زبانون کے سیکھنے مین بھی ترقی کرتا ہی اور ۱۶ پلٹن حصار
کی جو شہر مین مقیم ہی۔ اسمین قواعد کرنے ہفتے مین تین بار جاتا ہی۔ مسٹر فشر سے لا (قانون) اور ہسٹری
(تاریخ) سیکھتا ہی۔ الفرڈ لندن مین ہمسے رخصت ہوا وہ پیرس پہنچا اور ہم ایڈنبرا مین آئے ہمنے
سنا ہی کہ وہ مارسیلز سے مالٹا گیا۔ اُسکا جہاز آخر فروری مین واپس آئیگا۔ اور ایسٹر مین اُس کا
کونفرمیشن ہوگا۔ وہ اول ملاحی کا امتحان پاس کریگا۔ اور اب سے ڈہائی برس اُسکی عمر اٹھارہ سال کی
ہوگی تو وہ لفٹنٹ مقرر ہوگا۔ یہ خدمت بڑی سخت ہی مگر اُسکو اِسی مین خوشی حاصل ہوتی ہی٭

ایبرڈین مین پرنس البرٹ کا جانا

۱۵ ستمبر ۱۸۵۹ع ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو لکھا کہ کل صبح کو البرٹ میرے پاس سے
ایبرڈین گیا کہ وہان جاکر ایک کار عظیم کو انجام دے۔ مین نے ٹیلیگرام کے ذریعہ سے سنا کہ اُسنے
اس کار عظیم کو بخوبی انجام دیا۔ وہ آج شام کو میرے پاس آگیا جسکے سبب سے میری وہ پریشانی رفع
ہوئی جو اُسکی جدائی کے سبب سے ہوا کرتی ہی۔ پرنس یہان جاکر ایبرڈین سے پانچ میل کے فاصلہ
پر مسٹر طامسن کے مکان مین مقیم ہوا۔ یہان کے ڈنر مین ۱۴۔ تاریخ کو بڑے بڑے عالمون و امیرون
و شریفون سے وہ ملا۔ بعد ڈنر کے یہ سارا قافلہ ایبرڈین مین گیا۔ اور وہان پرنس نے ڈہائی ہزار
سامعین کے روبرو برٹش ایسوسی ایشن مین ایڈریس دیا۔ جو اُسکے پہلے ایڈریسون سے زیادہ فصیح و بلیغ
تھا۔ ۴۵ منٹ مین ایڈریس ختم ہوا۔ اُنھون نے یہ دعوے نہین کیا کہ مین سائنس کا محقق ہون یا

زمانۂ حال کی سائنس کی تحقیقات سے ماہر ہون گو تہوڑے ہی اہل سائنس ہونگے جو سائنس مین
انکی طرح محو رہتے ہونگے یا سائنس مین انکی برابر لیاقت رکہتے ہونگے۔ انہون نے صرف سائنس کے اصول
عامہ کو اور اس ایسوسی ایشن کے مقصد اور موضوع کو اس خوبی سے بیان کیا کہ وہ ایسی باتون پر حاوی
تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ سائنس کے عالم ہین۔ وہ اہل سائنس کے کامون کے بڑے حامی اور معاون تھے
اُسنے اِنکے اغراض کو تفصیل سے بیان کیا کہ پبلک اور گورنمنٹ دونون کی انسے مطلب برآری ہوتی ہو۔ کل
سپیچ کے لکھنے کی اِس مختصر مین گنجایش نہین مگر اُسکا مختصر سا انتخاب اِس نظر سے لکھا جاتا ہے
کہ جس سے مصنف کے خصائل کا حال معلوم ہو۔ اس ایڈریس کے آغاز سے معلوم ہوتا ہو کہ سچے علم نے مصنف
کی طبیعت مین کیسا اعتدال پیدا کیا ہے۔ اُنہون نے اسوقت مشکل کام کرنے مین اپنے فرض کے ادا
کرنے مین ایسی کوشش کی کہ جسکے سبب سے سارے نکتہ چین و عیب بین سامعین دل سے اُنکے ایڈریس کی
طرف متوجہ ہو گئے۔

برٹش ایسوسی ایشن کے جنٹلمین۔ جب مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ آپنے اِس سال مین مجھے مہربانی کرکے اسلیئے
بلایا ہے کہ مین آپ کی ایسوسی ایشن کا پریسیڈنٹ بنون تو مین چونک پڑا۔ سائنس کا پایہ بڑا بلند ہو اسکے
باکمال عالم متبحر نامور ممتاز سر افراز ایسے موجود ہین کہ سائنس کے رموز و اسرار پر سے پردہ اُٹھاتے
ہین اُنکے بڑے بڑے کارنمایان موجود ہین، وہ اپنی ذات سے خلقت کو بہت فائدہ پہنچاتے ہین یہ اُنکی
سچی تعریف ہو۔ مین اپنے تئین اُنکے مقابلہ مین ہیچ و ناچیز سمجھتا ہون۔ مین تو فقط اہل سائنس کا
مداح ہون اور سائنس کا طالب العلم ہون۔ اس زمانہ مین جو بزرگ اہل سائنس ہین اُنکے مقام عالی پر بیٹھکر
اُنکی طرف سے اِس مجمع علماء کبار مین سائنس کی ترقی کے باب مین بولنا مین اپنے لیئے ناممکن جانتا
ہون۔ مین نے سوچ بچار کر آخر کو یہ نتیجہ نکالا کہ گو مین تمہاری کوششون کا معین ہون نہ ہادی مگر
اور طرح سے تمہارے لیئے اور سائنس کے واسطے مفید ہون اسلیئے مین نے آپکی درخواست کو منظور کر لیا۔
یہ یاد کرکے کہ یہ ایسوسی ایشن ہر دلعزیز ہے۔ وہ کوئی مذہبی آدمیون کی جماعت نہین ہو کہ وہ اپنے پیشہ
کے اسرار و رموز کو حاسدانہ پردہ مین رکھے۔ بلکہ وہ اپنے غیر مقلدین کی اور جمہور کی علی العموم داعی ہوتی
ہو کہ وہ اُنکے ساتھ شریک ہون۔ اُسکے مقاصد مین سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ ان خیالی اور مفسد اسبابون
کو اٹھا دے جو اہل سائنس اور کاروباری آدمیون کے درمیان حائل ہین۔ مین نے یہ سوچا کہ اِس ملک

مین جس جاہ و منصب پر خدا تعالی نے مجھے قائم کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ مین اُس جمہور کثیر کا نائب و قائم مقام ہون جو تمھاری کوشش و سعی کا مح خوان اور اُس سے فائدہ اٹھانے والا ہی مگر عملاً تمھارے ساتھ شریک نہین ہو سکتا پریسیڈنٹ کے لیئے تمھارا میرے لیئے انتخاب کرنا تمھاری کسر نفسی کا کام تھا اور میرا اس سے انکار کرنا میری جھوٹی کسر نفسی اور نخوت سمجھی جاتی مگر مین نے اس پریسیڈنسی کے قبول کرنے مین ایک اور بات سوچی کہ ملکہ معظمہ کے روبرو ایسے وسائل کمتر پیش ہوتے ہین کہ جنسے وہ اپنے شوہر کی وساطت کی شہادت سے ثابت کرین کہ تمھاری سعیان و کوششین تمھاری ملکہ کے نزدیک بے توقیر نہین ہین وہ یہ چاہتی ہین کہ اس بات کو میری رعایا ایسا ہی جانے جیسے کہ تم جانتے ہو۔ پس ایسی ایسی سوچ بچار نے مجھے ہدایت کی کہ مین جلدی سے اپنے فرض کی راہ مستقیم پر جو میرے سامنے ہے چلنا پسند کرون ✦

پھر پرنس نے یہ بیان کیا کہ سائنس کے موافق تحقیقات کے نتایج یکجا جمع کرنیکے لیئے اور اُنکے درمیان باہم تعلقات مربوط کرنیکے واسطے اس ایسوسی ایشن نے کیا کیا کام کئے ہین اور کیا کیا کام کر رہی ہے۔ انھون نے بہت خوش ہو کر عالم متبحر و اسرار شناس بحر و بر الیکسنڈر ہم بولٹ کا نام لیا جو ابھی اس دنیا سے سدھارا ہے۔ اگر ایسوسی ایشن کی کارکردگی و مستعدی جسکے بیان کرنے کی مین کوشش کر رہا ہون۔ او تار بن کر مجسم صورت اختیار کرے تو وہ الیکسنڈر ہم بولٹ کی صورت ہو گی۔ ✦ اس نے اپنی ساری ہمت اسمین صرف کی کہ علم انسانی کی دنیا پر سلطنت و تسلط حاصل رہے جسکے لیئے یہ ضرورت ہے کہ گورنمنٹ اُسکی ہادی ہو اور اُسکی جامعیت کو قائم رکھے اور اس بلند خیال نے سائنس کے موافق منصوبے باندھے۔ اور اُن کو متحد کرکے مقوی کیا۔ اسنے تمام اہل سائنس کو بیان کیا کہ وہ سب ایک ہی نسل کے ارکین ہین جہان اُسنے دیکھا کہ لوگ تحقیقات کرنی نہین چاہتے یا تحقیقات کرنے پر راضی نہین وہان تحقیقات کے نشو و نما دینے کے لیئے لوگون کی ہمت بندھوائی اور بڑی گرمجوشی سے رہنمائی کی۔ وہ نوجوان اور شوقین طلبہ کا معین و محافظ بنا اور بہت طلبہ کو اُنکے کامون مین کامیاب کرایا۔ یوروپ کی اکثر گورنمنٹون اور کورٹون مین وہ ایسا موقّر و معزز تھا جس کے سبب سے اُسنے سائنس کے مقدمہ کی وکالت ایسی خوبی سے کی کہ اسکا ہرا نا بہ نسبت جتانے کی زیادہ دشوار تھا۔ اسنے گورنمنٹون سے جو درخواست کی وہ ناگزیر انکو منظور ہی کرنی پڑی سارے سائنس نے

محبت رکھنے والے اِس عالم کے سوگ و ماتم مین بیٹھے ہین ✤

جنٹلمین یہ ایک اتفاق کی بات ہی کہ جس عالم کی مین نے تعریف کی ہی اسکی ولادت کا دن وہی ہی جو آج ہمارے جمع ہونے کا دن ہی۔ پرنس نے اپنے ایڈریس کو ان الفاظ مسرت افزا پر ختم کیا کہ حضرات ایسی مجالس یہ کام کرتی ہین کہ حکما کو ان کے مطالعہ کی خلوت نشینی سے باہر لاتی ہین۔ اور سائنس کے صحرانوردون کو اپنے بھائیون سے ملانیکے لیئے بلاتی ہین تاکہ وہ اُنکے سامنے نتائج بیان کرین جو انہون نے اپنی محنت و جانفشانی سے نکالے ہین اور اُن استقرا کو ظاہر کرین جو اپنی ریاضت سے حاصل کیئے ہین تاکہ اُن کا امتحان کیا جائے۔ اور اُنکی صحت پر مناظرہ مباحثہ ہوکر ایک امر محقق و منقطع ہوجائے۔ یہ مجلسین برخلاف اور سوسائٹیون کے تمام سائنسون کے نشو و نما دینے کے لیئے اپنا اکھاڑہ کھولتی ہین اور ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتی ہین۔ جیولوجی کا جاننے والا جن مسائل کو اپنے علم کے ذریعہ سے نہین جان سکتا۔ وہ کیمسٹری جاننے والے کے سامنے پیش کرتا ہی جو اپنے علم سے اُس کی مشکل کو سہل کردیتا ہے۔ جغرافیہ دان نیچرل سائنس جاننے والے سے اپنے علم کو روشن کرتا ہی ہیئت دان انجنیر اور علوم طبیعیہ کے عالم سے استفادہ کرتا ہی۔ ایسوسی ایشن ایسا میدان ہی کہ جس مین علی العموم جمہور مدعو ہوتے ہین تاکہ وہ اِسکی رپورٹون کو سنین اور اُنکے مباحثون مین شریک ہون وہ اُنکو دکھاتی اور بتلاتی ہے کہ حکما بیہودہ نظریات بتانے والے نہین ہوتے بلکہ حقیقت مین وہ عملیات بتلانے والے ہوتے ہین وہ مغرور فریب دہ دھوکہ باز نہین ہوتے۔ وہ اپنے کامون کو اسرار کے پردون مین بیٹھ کر نہین کرتے۔ وہ برملا حلیم و مسکین محقق حق جو و حق پرست ہوتے ہین خلقت کے فائدے کے لیئے جو کام کرتے ہین اُسپر فخر کرتے ہین۔ وہ دلیری سے برخود غلط ہوکر مذہب سے منکر نہین ہوتے جسکی تہمت بعض اوقات جہالت اُنپر لگاتی ہے۔ وہ آسمان پر حملہ کرنیکے لیئے پہاڑ پر پہاڑ نہین چُنتے کہ بلندی پر پہنچکر غضب الٰہی کی گرج سے نیچے گرین بلکہ وہ تو ارض مقدس کے زائر بنتے ہین اور پاک زیارتگاہین ڈھونڈھنے کے لیئے محنت کرتے ہین یعنے سچ کی تلاش کرتے ہین یہ سچ خدا کا ہونا ہے یعنے وہ قوانین الٰہی تلاش کرتے ہین جو مخلوق الٰہی مین خدا کے کامون کے اندر ظاہر ہوتے ہین ✤

پرنس کو یہ خوف تہا کہ اِس کام مین ناکام رہینگا مگر جب اُنکے ایڈریس کی سامعین نے اور جمہور نے بڑی

قدرشناسی توقیر کی تو اُنکو بڑی خوشی ہوئی +

پرنس نے بال سوریل مین برٹش ایسوسی ایشن کے دو سو ممبرون کی جو بڑے بڑے حکما تھے دعوت کی وہ ایبرڈین سے یہان آئے۔ ان حکیمون کی قسمت سے جس دن سے آئے تھے کبھی آندھیان چلتین کبھی مینہ برستا۔ کبھی تھمتا۔ کبھی دھوپ نکلتی۔ اس حالت مین بھی جلسے اور مجلسین خوب ہوگئین۔ موسم خزان اچھا تھا۔ شہزادہ شکار کا شوقین تہا وہ خوب ہرنون کا شکار کھیلتا پھرتا تھا اُنھون نے بعض لمبے سفر بھی ملکہ معظمہ کے ساتھ کیئے جن کا مفصل حال ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ ان سیرون مین بڑی سیر یہ تھی کہ ۱۰۔ اکتوبر کو مین بن لیوچ دھوئی پہاڑ پر سیر کو گئی۔ اس سے زیادہ اونچا پہاڑ کوئی نہین ہے وہ ۴۲۹۶ فیٹ بلند ہے۔ پرنس آف ویلز اور شہزادی ایلائس میرے ہمراہ تھے۔ اس سے کچھ دنون پہلے موروین پہاڑ پر جو ۲۷۰۰ فیٹ بلند ہے اور موچ ناگر پہاڑ پر بھی ملکہ معظمہ سیر کیلیئے تشریف لے گئی تہین +

۱۴۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ گلاسگو کے واٹر ورکس کے کھولنے کی رسم کے ادا کرنیکے لیئے تشریف لے گئین۔ سارے ملک مین یہان سے زیادہ کوئی عظیم الشان واٹر ورکس نہ تھا۔ اسپر اہل گلاسگو کو فخر تھا اور یہ فخر اُن کا غلط نہ تہا اسلیئے کہ اسکی لاگت مین پندرہ لاکھ پونڈ انھون نے خرچ کیئے تھے۔ اسمین ایک ٹنیل (زمین دوز راہ) ۲۳۲۵ فیٹ طول مین اور آٹھ فیٹ قطر مین۔ اور پہاڑ کی چوٹی سے ۶۰۰ فیٹ نیچے تھا۔ اور ستر اور چھوٹے چھوٹے ٹنیل تھے جنکا طول سب ملکر تیرہ میل تہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے اہل شہر کی ہمت ایسی ہی بلند تھی جیسی کہ انکی عقل و دانش بلند تھی کہ انھون نے اپنے روز افزون شہر کے لیئے یہ چشمہ فیض جاری کیا۔ ملکہ معظمہ نے اس واٹر ورکس کو کھولکر اسی دن ایڈنبرا کو مراجعت کی دوسرے دن وہ کرنیل گلس ای ٹنٹ سے ملنے گئین۔ یہان کی اقامت مین پرنس نے بن رائن کی سلیٹون کی بڑی کان دیکھی۔ اور یہان کے کاریگرون کا گانا سنکر بہت محظوظ ہوئے۔ ۱۷۔ اکتوبر کو ملکہ معظمہ ونڈسر کیسل مین تشریف لے آئین +

خزان کے بعد جاڑا بڑا کڑاکے کا پڑا۔ کل ملک پر کہر اور پالا بہت پڑا۔ ۲۶۔ اکتوبر کو اوکسفورڈ یونیورسٹی مین پرنس کو نسورٹ اپنے بیٹے پرنس آف ویلز سے ملنے گئے وہان اُنکو خلل کا مرض لپٹا ۲۹ کو اور اُسکے ایکدن بعد وہ اپنے بچھونے مین پڑے رہے باہر نہ نکل سکے۔ اپنی شادی کے بعد وہ

بال مورل مین حکما کے جلسے موسم خزان مین

گلاسگو کے واٹر ورکس کا کھولنا

پرنس کونسورٹ کی علالت

ایسے بیمار کبھی نہین ہوئے تھے سولئے ایک دفعہ کے کہ انکو چیچک نکلی تھی۔ ۳۰۔ نومبر کو وہ اچھی ہو گئے

بڑی شہزادی کی ملاقات

۹۔ نومبر ۱۸۵۹ء کو برلن سے بڑی شہزادی مع اپنے شوہر کے پرنس اوف ویلز کی سالگرہ کی تقریب مین آئین۔ جن کے دیکھنے سے باپ کو ایسی روحانی خوشی حاصل ہوئی کہ جسمانی ضعف کم ہو گیا۔ ۳۔ دسمبر کو وہ یہان سے رخصت ہوئین۔ اوسبورن مین پرنس کونسورٹ کے لیے ایسے سخت کام پیش آئے کہ انہون نے اپنی بڑی صاحبزادی کو ہفتہ وار خط مین خط کے مختصر ہونے کی وجہ یہ لکھی کہ میرے پاس کاغذات کا انبار ایسا لگا ہوا ہے کہ وہ مجھے مارے ڈالتا ہی اسلیئے مین تمہارے خط کو بھی جلد ختم کرتا ہون اور تم کو خیرباد کہتا ہون۔ اس خط مین وہ لکھتے ہین کہ اب مجھے درختون کے دیکھنے سے بھی تفریح نہین ہوئی۔ جنکا مین بڑا شوقین ہون۔ ہمیشہ متواتر پالا کہر مینہ آپس مین ادلا بدلی کرتے رہتے ہین۔ آج یہان بڑی شدت کا جاڑا ہے۔ بارش کے بعد برف برسنی شروع ہوئی ہی۔ اوسبورن سے ۱۲۔ دسمبر کو ونڈسر جانے کا ارادہ تہا۔ اس سے پہلے وہ اپنی بیٹی کو لکھتے ہین کہ ۹۔ انچہ برف پڑی ہی۔ تین دن سے وہ جمی ہوئی ہی اسپر ایک جوبن نظر آتا ہی۔ پودون اور درختون پر سے برف کے صاف کرنے مین میرے پہنچے ٹوٹے جاتے ہین۔ اگر یہ نہ کرون تو میرے سدابہار درخت سب جل جلا کر برابر ہو جائین۔ خاصکر سرو تو کوئی باقی نہ رہے۔ میرے سامنے کی بٹیا پر بوڑھے جوان برف پر پہسلتے ہین۔ پہاڑ کے نیچے ایک برف مین آدمی بنایا گیا ہے۔ اُسکی ناک زرد گاجر کی لگائی گئی ہی اور اسکے سر پر ایلفرڈ کی بڑی بدنما ٹوپی جسکو گہر مین اسطوانہ کہتے تھے پہنائی گئی ہی۔ بچے اُس سے دل بہلا رہے ہین۔ فقط بڑا دن بڑی خوشی سے بسر ہوا۔ آپس مین خاندان شاہی مین باہم تحفہ تحائف خوب تقسیم ہوئے"

سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

سال نوروز

۳۔ جنوری ۱۸۶۰ء کو ملکہ معظمہ نے شاہ بلجیم کو تحریر فرمایا کہ ۱۸۶۰ء کا سال بڑا خوش و مبارک شروع ہوا ہی مجھے یاد نہین کہ کوئی پہلے بھی ایسا مبارک نوروز آیا ہو کہ جس مین ہم نے بساط انبساط ایسی بچھائی ہو جیسی کہ اب ہمین۔ ہمارے گہر اولاد و بال بچے موجود ہین۔ یہ حقیقت مین ایک عجیب بات تھی کہ آجکے دن ہمارے سعادتمند بچون نے اساتذہ کے کلام کو خوب پڑھا اور خوب گانے گائے باجے

بجائے۔ خوشنویسی دکھائی۔ یون مان باپون کے نوروز کو بچون نے زیادہ خوش بنا دیا۔ اُنہون نے تحصیل علم مین اپنی ترقی کرنے کا ثبوت ایسا دیا کہ مان باپون کی محبت واحسان کرنے کا پُورا خراج ادا کر دیا۔

برلن کی شہزادی کو اِس نوروز کی مبارکباد مین باپ نے بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کے لیئے یہ الفاظ لکھے کہ نوروز مین تم نے وہ امیدین کی ہین جو خدا کے فضل سے پوری ہونگی۔ مگر اسکے ساتھ ہی تم اپنے مستقل نیک ارادے بھی ایسے کرنے چاہئیین کہ جن کا پورا کرنا تمھارے اپنے ہاتھ مین ہو اور وہ اِس پرآشوب دنیا مین تمھاری کامیابی کی معاونت کرین۔ ان اپنے ارادون مین ثابت قدم رہو اور ہمیشہ اپنی ہمت مستقل ارادون مین صرف کرتی رہو جس سے تم کو طاقت وقدرت ایسی حاصل ہو کہ محاسن اخلاق کے قانون کے تابع ہو کر اپنے نفس کو بے انتہا مغلوب کر سکو۔ اور حسن اخلاق کا آئین تم پر فرمانروائی کر سکے۔ اور تم کو اسکی فرمان بری پر میلان خاطر ہو سکے۔ مدت ہوئی کہ مینے ساری تعلیم وتربیت کا نتیجہ و مآل یہی تحقیق کیا ہے اور اسکو بدلائل ثابت کیا ہے۔

جب ۱۸۶۰ء شروع ہوا ہے تو انگلینڈ کے سارے معاملات قابل اطمینان چل رہے تھے تجارت کا بازار گرم تھا۔ مزدورون کاریگرون محنتیون کے لیئے مزدوری وکام بافراط تھا جس مین انکو خاطرخواہ روپیہ ملتا تھا۔ اہل زراعت اپنی حالت پر قانع وراضی تھے۔ اگرچہ قومی محافظتون کے خرچ اٹھانے کیلئے ٹیکسون کا لینا اپنی آنکھین دکھا رہا تھا۔ مگر ملک اِس ضروری خرچ کے اعانت کے بوجھ اٹھانے کو انصاف سمجھتا تھا۔

۱۸۵۹ء کی آخر تاریخ مین ملکہ معظمہ نے نوروز کی مبارکباد مین شہنشاہ فرانس کو خط لکھا ہے۔ یہ نوروز آپ کو مبارک ہو۔ جو سال ختم ہوا ہے اسمین ایک طوفان برپا تھا اور اُس نے بہت سے آدمیون کی دل آزاری کی تھی۔ مگر مین خداتعالی سے دعا مانگتی ہون کہ اِس نئے سال مین امن وعافیت ومصالحت کی تکمیل ہو اور دنیا کو ترقی وآسایش وآرام ہو۔ گو باہمی مصالحت کے باب مین اعتراض وآرائے مخالفانہ ہون۔ مگر جب ہمارا ارادہ رعیت کی رفاہیت کے لیئے مصمم ومستحکم ہو کہ رعیت ایک ودیعت الٰہی ہمارے پاس ہے اور خداتعالی کی امداد ساتھ ہو تو پھر قابل اطمینان نتیجے کے حاصل ہونے مین مایوس نہین ہونا چاہیئے فقط۔

شہنشاہ فرانس نے ملکہ معظمہ کی اِس پند و حکمت انور پر عمل نہین کیا جسکا اُسنے خمیازہ بھگتا +

پرنس کا خط

۲۴ - کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا - ۲۹ - کو اوکسفورڈ مین پرنس لیوپولڈ آیا اور ایلفرڈ ہمارے پاس آرہا ہی - بالفعل وہ لیگ ہیتن رن مین ہے - دو مہینہ کے آخر مین اسکے کونفرم ہونیکی امید ہی - اسبیچے خوب نشو و نما پارہے ہین - آپ اُنکو دیکھینگے کہ وہ بہت بڑہ گئے ہین - ایلائیس جوان ہوگئی ہے - وہ بڑی خوب رو خوش منظر معلوم ہوتی ہے وہ ہمارے گھر مین سب کی اعانت کرتی ہے +

اِس خط کا جواب اُس پیر بزرگ نے یہ دیا کہ گو مین اپنی زندگی سے درماندہ ہوگیا ہون مگر پھر بھی مین یہ چاہتا ہون کہ اپنے عزیز پیارے شہزادے سے باتین کرون - تم نے جو مجھے اپنے خاندان شاہی کی جسمانی و روحانی و عقلی صحت و خوشحالی کی اطلاع دی اِس سے میرا دل نہایت خوش خرم ہوا خدا تعالے سے میری دعا ہی کہ وہ اُسکو ایسی حالت مین رکھے اور اسکو اپنی برکت دے - میری طویل زندگی نے مجھے ایسی فرصت و مہلت دی ہی کہ مین نے اس مقولہ کے سچ ہونے پر خوب اطمینان حاصل کرلیا ہی کہ اگر کسی آدمی کے لئے اُسکی زندگی مین کوئی مشکل کام مقرر ہوا ہی اور وہ اُسکے کرنے مین انصاف و راستی و سنجیدگی پر دل سے مستقل نہین رہتا تو وہ اُسکو صحیح صحیح لیاقت سے سرانجام نہین دے سکتا جس سے اُسکو خوشی و راحت حاصل ہو - اگر وہ اِس مقولہ پر عمل نہین کرے گا تو وہ اپنی بدفہمی سے خفیف و بے توقیر ہوگا اور نالائق سمجھا جائیگا - بس تم اِس اصول کو اپنے بچون کی تعلیم مین بالاستقلال اختیار کرو تو وہ اپنی راستی کو خود بخود دکھلا دیگا +

۴ - جنوری ۱۸۶۰ع کو ملکہ معظمہ نے بنفس نفیس پارلیمنٹ کو کھولا - اور سپیچ مین مہمات اہم کا بیان اسطرح کیا کہ اُسپر مباحثون کا ایک طومار بندھا اس اجلاس مین اول ہی دفعہ ملکہ معظمہ کے ساتھ شہزادیان ایلائیس - ہیلینا گئین تہین +

ونڈسر کیسل ۲۵ - جنوری ۱۸۶۰ع

وقت عجب تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہے - ٹھیک دو برس گزر گئے کہ تمہاری انگلی مین بیاہ کی انگوٹھی پہنائی گئی تھی - اِس کدخدائی کی مبارک ابتدا آیندہ زمانہ کا نمونہ ہو - تم کو خدا تعالی اپنی برکت ایسی ہی دیتا رہے جیسی کہ اب تک دی ہی - محبت ہی دو لون کو آپس مین پیوستہ و وابستہ

کرتی ہی۔ محبت ہی اصل مسرت کی جڑ ہے۔ یہان بہت جلد دو دن مین تمہارے چھوٹے سے پیارے بیٹے کی سالگرہ کی تقریب ہوگی۔ اِس تقریب کی مبارکبادی اور میری نیک خواہی تم دونون میان بی بی قبول کرین *

ملکہ معظمہ کی شادی کی بیسوین سالگرہ

ملکہ معظمہ کی شادی کی بیسوین سالگرہ کا دن آیا تو پرنس نے اپنے دوست دیرینہ سال سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ مین نہین چاہتا کہ آج کا دن ختم ہوجائے اور مین آپ کو خط نہ لکھون آج بیسوان سال ہی کہ سینٹ جیمس کے مقام مین سچا پیمان (نکاح) ہوا تہا۔ میری آنکھون کے سامنے یہ سمان نظر آرہا ہی کہ مین گرجا مین اپنے باپ اور بہائی آرنسٹ کے درمیان جارہا ہون اور نکاح کے عہد و پیمان ہورہے ہین۔ اور آپ میرے نزدیک بیٹھے ہین۔ ہم نے اِس عرصہ مین خلائق کی صلاح و فلاح و بہلائی مین حتے المقدور جتنی کوششین کین۔ اُن سب مین ہمیشہ کامیابی نہین ہوئی۔ مگر انمین ہمیشہ ہماری نیت بخیر تھی۔ اور بہت دفعہ ہمکو کامیابی ایسی حاصل ہوئی کہ ہم اسکا شکریہ اپنے خدائے تعالیٰ کی درگاہ مین نہین ادا کرسکتے۔ آپ ہمارے سچے دوست اور دانا مشورہ کار ہین اگرچہ اسوقت ہم مین اور آپ مین بُعد ظاہری حائل ہی اور آپ اپنے ضعف صحت و بڑھاپے کے سبب سے ہماری ایسی امداد نہین کرتے جیسی کہ پہلے زمانہ مین کیا کرتے تھے مگر ہمارا اتحاد معنوی و باطنی و روحانی آپکے ساتھ وہی ہے جو پہلے سے تہا۔ اور وہ اُسوقت تک ایسا ہی رہے گا کہ اِس جسم کا خاکی لباس روح کے اوپر چپان رہیگا

ہم بالکل تندرست ہین فقط   البرٹ

سٹوک میر کو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ آجکے مبارک دن مین یہ ایک مختصر فقرہ لکھتی ہون کہ مین اپنی خوشی کو اور آپنے جو احسان مجھپر کیئے ہین اُنکو الفاظ مین ادا نہین کرسکتی۔ مین آپکو خوش کرنا ایسا ہی چاہتی ہون۔ جیسا کہ آپنے مجھے خوش کیا ہی فقط   وکٹوریا

پرنس کنسورٹ کے خانگی معاملات

بیرن سٹوک میر کو پرنس کونسورٹ نے لکھا ہی کہ تین دن ہوئے کہ لارڈ گرین ویل کی بی بی کو قادر مطلق نے دنیا کی مصائب سے بالکل نجات دی۔ ڈیوک نیوکیسل کی ایک آنکھ کی روشنی جاتی رہی آلام خانگی پر اِس رنج کا اور اضافہ ہوا جسکے سبب سے وہ بہت ضعف ہوگیا ہے۔ شہزادہ الفرڈ گہر مین ہی وہ بڑی ترقی کررہا ہی۔ وہ بہت ذہین و طباع ہی۔ کاروبار مین بے انتہا مصروف رہتا ہی اور چست و چالاک ہی۔ الیشر مین اسکا کو نفرمیشن ہوگا۔ امید ہے کہ کوبرگ مین آپسے پرنس و یلز ملنے آئیگا۔ فصل بہار ایک

نہایت خراب ہی اور مجھے بہت نا موافق ہے اور بیمار کرتی ہے۔ لنڈن مین مجھے انفلوئنزا بخار کے ساتھ ہوا۔ یہی نزلہ میرے گلے کا مارہتا ہے۔ آیندہ امید صحت ہی۔

اِس زمانہ مین پرنس کونسورٹ نے اپنی بیٹی کو خط لکھا ہی کہ اتوار کے دن ہم لارڈ ایبرڈین کی عیادت کو گئے۔ وہ ایسا خستہ حال و بیمار ہو رہا ہے کہ اتنی بھی طاقت نہین رہی کہ چل پہر سکے یا کھڑا ہو سکے۔ مگر اُسکا دماغ اب تک صحیح و توانا ہے۔ اسلیئے اُسکو اپنی صحت کا زیادہ تردد رہتا ہی۔ سب سے بہتر اعلیٰ آدمی سے جدائی کا ہونا ہمارے لیئے سخت قلق ہی۔ فقط ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ دونون کو اِس لارڈ کے بیمار ہونے کا سخت رنج و ملال تھا۔ پرنس کونسورٹ نے ایک اور خط مین اپنی بیٹی کو یہ مضمون لکھا ہی کہ درآمد مال پر محصول کم کردیا گیا ہے۔ عملی تجربہ سے ثابت ہوا ہی کہ محصول کے کم کردینے سے مال زیادہ خرچ ہوتا ہے اور درآمد مال بہت زیادہ ہوتی ہی۔ زیادہ محصول کے ہونے کی صورت مین درآمد مال کم ہوتی ہے۔ وہ آدمی تھوڑے نہین ہوتے جو بہت محصول دیتے ہین اور جنسے بڑی مقدار حاصل ہوتی ہے مگر گروہا گروہ ایسے آدمی ہوتے ہین کہ وہ فرداً فرداً تھوڑا تھوڑا محصول دیتے ہین مگر اُنکے محصول کا مجموعہ محصول کے گھٹا دینے سے زیادہ ہوجاتا ہے۔ یہ مسئلہ قطعی طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ کسی ملک کی محنت پردازی کی قوت اُسکی وسعت پر موقوف نہین ہوتی۔ ایک چھوٹا سا قصبہ مثلاً ڈسرچ وہ ہزار آدمیون کی آبادی کا ہے وہ سوپ (صابن) کے بنانے مین لنڈن کی برابری کرتا ہی جس کی آبادی پچیس لاکھ آدمیون کی ہے۔ فقط۔

ایک اور خط مین وہ بیٹی کو لکھتے ہین۔

اوسبورن ۲۱۔ مارچ ۱۸۶۰ء پولیٹکس مین کسی شخص کو کبھی اِس بات کو ماننا نہین چاہیئے کہ میری رسائی ایسی بات پر ہوگئی ہے کہ وہ دنیا کے ختم ہونے تک بطور تمثیل کے رہیگی۔ دنیا چل رہی ہے اور چلنی چاہیئے ہی ہی۔ اسمین زیر و بالا ہوتے رہتے ہین۔ لیکن کسی شخص کو یہ کبھی نہین کہنا چاہیئے کہ اگر باتین بعینہ میری مرضی کے موافق ظہور مین نہین آئینگی تو مین اتنی دور جا سکون گا کہ پھر اِس سے آگے نہین چل سکون گا۔ اُسکی مثال یہ ہے کہ ایک سپاہی لڑائی کے اندر سے اپنی رجمنٹ کو چھوڑ کر اِس سبب سے بھاگ جائے کہ لڑائی مین شکست ہونیکی فال نکلی تہی تو یہ کام اُسکا درست نہین ہی۔

لنڈنی موسم مین پبلک ڈنر ہوتے ہین اُن مین ضرور پرنس کونسورٹ بلایا جاتا ہی ۲۷۔ مارچ کو جلا ہونیٰن

نے اُنکو بلایا کہ اُن کا ہال جو اُنھون نے نہایت عمدہ بنایا تھا کھولین جب پرنس نے جولاہون کا جام صحت پیا تو
اُسکے ساتھ یہ فرمایا کہ یہ ہماری طبیعت کا اقتضا ہی کہ جب ہم کسی مشکل کام کو اپنے ہاتھون سے ختم کرتے ہین تو
اُس کام کے ترقی دینے مین جو تکلیفین و مشقتین اور آفتین اُٹھاتے ہین اُنکی یاد کو اپنے دل سے بھلا دیتے
ہین اور فقط خود ہی اپنی کامیابی سے خوش و مسرور نہین ہوتے بلکہ اپنے ہمسایون اور دوستون کو بھی بلا کر
اپنی خوشی مین شریک کرتے ہین. اُنکو یہ دکھلانا چاہتے ہین کہ ہمنے کیا کام کیا ہی تاکہ وہ ہمارے اِس کام کے
سرانجام دینے کی خوشی مین شریک ہون - مین تمہارا ممنون منت ہون کہ مجھے تم نے اپنے دوستون
مین شمار کیا - مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ مین تمہارے اس کام کی پوری قدر و منزلت و توقیر کرتا ہون اور
سچے دل سے تم کو تمہاری کامیابی کی مبارکباد دیتا ہون تم نے جو اُس قدیمی ہال کو چھوڑا ہی جس مین
تمہارے باپ دادا خاندان سٹورٹ کے بادشاہون کی دعوت کیا کرتے تھے. اور اپنی رسم و عادت
کے موافق تفریح طبع و کاروبار کے لیئے اِس طرح جمع ہوتے تھے جیسے کہ اب تم جمع ہوئے ہو تو یہ بات
قابل افسوس ہی. لیکن آدمیون کے کام مثل اعضاء انسانی کے ہوتے ہین کہ اُنکی طبیعت کا مقتضاء
یہ ہوتا ہی کہ وہ متواتر از سر نو تازہ ہونا چاہتے ہین تاکہ وقت جو اُنکے زائل کرنے کا میلان رکھتا ہی
اُسکا مقابلہ کرین - آج ہم دیکھتے ہین کہ تم نے یہ قصد مصمم کر لیا ہی کہ نیچر کے قانون ترقی کی پیروی کرین
کر اپنے تئین دکھلائین کہ دو سو برس کے عرصہ مین ہم پھولے پھلے پھیلے ہین. تم نے مجھسے درخواست
کی کہ اِس تقریب مین مین شریک ہون مین نے خوشی سے اِس درخواست کو قبول کر لیا. اور
اِسکے ساتھ ہی اپنے دل مین سمجھا کہ دو سو برس گزرے کہ جو لحاظ و ادب و محبت طبعی تمہارے اور تمہارے
بادشاہون کے درمیان تھے - وہ اب تک زیادہ حرارت و تیزی کے ساتھ زندہ ہین - لنڈن مین تمہاری
دولت مند کمپنیون کی بھی ایک چھوٹی سی سلطنت جمہوری ہی - ہم اپنے دل مین اِن باتون کے ہونے
کو آزاد اور مرفہ الحال قوم کی پولیٹکل اور سوشیل زندگی کی اصلی شرائط جانتے ہین - اِس سرزمین پر
جو خدا کی مہربانی ہی - اُسکی برکتین یہان کے آدمیون پر نسلاً بعد نسل قائم رہین اور تمہاری جماعت
زندہ و خوشحال رہے اور آیندہ و گزشتہ نسلون کے درمیان ایک واسطہ وابستگی رہے. دوسرے
دن پرنس کونسورٹ نے اپنی بیٹی کو یہ خط برلن بھیجا کہ نزلہ میرا پیچھا نہین چھوڑتا جولاہون نے
ایک بڑی عالیشان عمارت بنائی ہے. اُسمین مجھے ڈنر کے بعد دو سپیچین دینی پڑین جب وہ ختم ہوئین

تو مین نے خدا کا شکر بھیجا۔ اور کھڑے ہو کر تمہارا جام صحت تین دفعہ پیا۔ اس کمرے مین ۹۰ درجہ حرارت تھی اور چار گھنٹے ڈنر اور ٹوسٹ کھانے اور گانے بجانے مین لگے۔ مجھے اندیشہ ہی کہ یہ میرے لیئے خاص دوا تھی ٭

پرنس الفرڈ کا کنفرمیشن

مارچ کے مہینہ مین شہزادہ الفرڈ کے کونفرمیشن کی طرف مان باپون کی بڑی توجہ رہی ۱۵۔ اپریل کو وہ ونڈسر کیسل مین ہوا۔ مان باپ دونون اس رسم کو مہتم بالشان اس سبب سے جانتے تھے کہ اس رسم سے عیسائی مذہب کے فرائض کے ادا کرنے کا وقت شروع ہوتا ہے۔ وہ اپنی اولاد کے لیئے عیسائی مذہب کی تعلیم کے معلم مقرر کرتے تھے۔ وہ اس امر کی بڑی نگرانی اسلئے کرتے تھے کہ اُنکے بچون کی چال ڈھال اندرونی اور بیرونی عیسائی مذہب کے موافق ہو۔ اس شہزادہ نے بحری پیشہ اختیار کیا تھا۔ اسلیئے باپ کو زیادہ اہتمام کی ضرورت تھی کہ بیٹا مذہب کو صرف تحکمات ہی نہ سمجھے بلکہ یہ جانے کہ محاسن اخلاق کے قوانین کے موافق وہ میرے کونسہ جواب دہی ہے۔ وہ اپنے بیٹے کے دلمین یہ یقین پیدا کرنا چاہتے تھے کہ گناہ کوئی مستقل چیز نہین ہی بلکہ متغیر ہے وہ نفس بہیمی اور قانون اخلاقی کے درمیان ایک امر متنازع فیہ ہوتا ہی جسکا آغاز قانون اخلاق سے شروع ہوتا ہے اور اسمین فتح اسطرح حاصل ہوتی ہی کہ حضرت عیسیٰؑ نے جو ہم کو تعلیم کی ہی اُسکی تقلید و اتباع کرین۔ اپنی اخلاقی آزادی کی تحریک سے اپنے افعال اختیار کرین۔ اس تعلیم کے لیئے شہزادہ الفرڈ بڑا اہل تھا۔ پرنس کونسورٹ نے ۴۔ اپریل کو اپنی بڑی بیٹی کو لکھا کہ شہزادہ الفرڈ میرا بڑا اچھا شاگرد ہے۔ منطقی راستی و استقامت کے برخلاف تعصب اُسکے دلمین کبھی قدم نہین رکھ سکے گا۔ مجھے یقین ہی کہ وہ پوری طرح سے سمجھتا ہے کہ مجھے اپنی ذات سے اپنی چال چلن و خوشیون کی جواب دہی کرنی ہوگی اسلیئے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے آیندہ جھگڑون و فسادون مین سلامت رہیگا ٭

ملکہ کے بہنوئی کی وفات

اپریل کے شروع مین ملکہ معظمہ کو اپنی سوتیلی بہن کے خاوند کے مرنے کا بڑا صدمہ عظیم ہوا۔ وہ مدت سے بیمار تھا۔ ۱۷۔ اپریل کو شاہ بلجیم کو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اُسکے خصائل ستودہ بے عیب تھے۔ اُسکے دامن پر کوئی دھبہ نہ تھا۔ وہ میری بہن کا بڑا وفادار شوہر تھا۔ یہ مقولہ اُسکی شان پر صادق آتا تھا کہ دنیا مین ایسے آدمی کمتر ہوتے ہین کہ وہ نیک بھی ہون اور مقبول بھی

بھی رکھتے ہون۔ فیوڈرا بڑی غم کی ماری ہوئی ہی۔ خاوند کے ساتھ اُسکے اخیر دم تک اُسنے اپنی محبت موثر رکھی۔ آخر وقت مین بھی خاوند اسکو پہچانتا تھا۔" ملکہ معظمہ نے جو اپنی بہن کی تعزیت کی تو اس سے اُسکی بڑی تشفی و تسکین ہوئی۔ انھون نے اپنی بہن ملکہ معظمہ کو لکھا کہ آپنے جو دعا لکھی تھی کہ "کیسی تیری نیند مبارک ہی" وہ میرے خاوند کے دفن ہونے کے وقت پڑھی گئی"

آرٹ کی مختلف نمائشین

لنڈنی موسم مین آرٹ کی مختلف نمائشین ہوتین جن مین پرنس کونسورٹ ہمیشہ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ اِن نمائشون مین وہ اور ملکہ معظمہ بہت سی چیزین خرید لیتے تھے۔ اُنکی بڑی صاحبزادی کو بھی آرٹ کی چیزون کا بڑا شوق تھا۔ اِس سال مین روائل اکیڈمی کی نمائش مین تصویرین عجیب و غریب و بے نظیر تھین۔ سب سے اچھی یہ نمائش ہوئی ٭

پرنس کی فرصت و فراغت و رحت و آرام کے معانی یہ تھے کہ وہ اپنے کامون کو بدل لین یعنی ملکی کامون کو چھوڑ کر لٹریچر و آرٹ مین مصروف ہو جائین۔ وہ ملک الشعرا ٹینی سن کی نظم کی کتابون کے بڑے شوقین تھے اور اُنکے مطالعہ سے مستفید و مسرور ہوتے تھے۔ ملک الشعرا نے اپنی ایک کتاب اُنکے نام نامی سے معنون بھی کیا تہا اور اُسکے اشعار پر نشان کر دیے تھے کہ انکی تشریح بڑی صاحبزادی کرین ٭

ہندوستان کے ستارے اور آرڈر آف میرٹ

جب ہندوستان مین بغاوت و سرکشی کا سرکٹ کیا تو ملکہ معظمہ نے یہ چاہا کہ ہندوستان کے واسطے اور آرڈر آف میرٹ یعنی لیاقت کے خطابات مقرر کیے جائین۔ سر چارلس وڈ وزیر اعظم ہند نے پرنس کونسورٹ کو اس تجویز کیطرف متوجہ کیا اور ۱۵ مئی ۱۸۶۱ء کو انھین لکھا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے آزمودہ کارون اور ناموریون سے سر جان لارنس اور سر فریڈرک کری تحقیق کر رہی ہین کہ یہ خطابات کیا تجویز ہون جن کا انگریزون اور ہندوستانی اُمرا کو دینا مناسب و موزون ہو۔ پرنس کونسورٹ نے یہ تجویز کیا کہ ایسٹرن سٹار (نجم المشرق) خطاب تجویز ہو۔ اور موٹو اسکا یہ ہو کہ خدا کا جاہ و جلال ہو۔ زمین پر امن و امان رفاہ خلائق ہو۔ مگر لارڈ کیننگ نے لکھا کہ لفظ ایسٹرن (پوربی) کو ہندو پسند نہین کرینگے۔ آخر کو اس امر مین بحث ہو ہوا کر دی موسٹ اگست ۱۸۶۱ء آرڈر اوف سٹار اوف انڈیا تجویز ہوا ٭

ملکہ معظمہ کا معائنہ سپاہ

اِس زمانہ مین ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ ایلڈر شوٹ کی چھاؤنی مین اکثر سپاہ کا معائنہ کرنے اور

اُسکو قواعد سپاہ کے مرکز بناتے۔ تین دن وہان رہنے کے بعد ۱۵ مئی کو پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو یہ خط لکھا کہ ایلڈر شوٹ کے کیمپ سے کل دوپہر کو ہم واپس آئے ہین۔ اتوار وہین ہوا۔ وہان اٹھارہ ہزار سپاہ کا معاینہ ہوا۔ اسقدر سپاہ کا اجتماع بڑا بھلا معلوم ہوتا تھا۔

موسم بہار آیا۔ درختون نے اپنا لباس آراستہ کیا کسیکو یاد نہین کہ جیسا ابکی دفعہ جاڑا دیر تک ناخوش و امراض خیز پڑا ہے ایسا پہلے کبھی پڑا ہو۔ ہر شخص ہمین یہان بیمار تھا۔ آخر ہفتہ مین عجیب عجیب موتین ہوئین۔ بہت سے آدمی ہمارے واقف کارون مین سے مرگئے اب گرمی آگئی ہے تو ہماری تندرستی اچھی ہوگئی ہے۔

اس سال مین سرما و بہار دونون موسم سرد مرطوب ناگوار تھے۔ موسم گرما مین بھی حقوب نہ نکلی۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر دس روز کے لیئے اوسبورن مین آگئے تھے۔ یہان اُنکو دوہری خوشی ہوئی ایک یہان کی سیر کی اور دوسری ناگوار موسم سے بچنے کی۔ پرنس کونسورٹ نے اپنے ہفتہ وار معمولی خط مین اپنی بڑی بیٹی کو لکھا ہے۔

پرنس کونسورٹ کا خط اپنی بڑی بیٹی کے نام کامون کی کثرت کے باب مین

اوسبورن ۲۳ مئی سنہ ۱۸۶۰ء تمہارا خط ۲۰ تاریخ کا میرے پاس ایسی خوشیون مین پہنچا کہ دلکشا ہوائین چل رہی تھین۔ روح افزا خوشبوئین آرہی تھین۔ پرند نغمہ سرائی کررہے تھے سبزے لہرا رہے تھے۔ غرض اتنی چیزین فرحت افزا موجود تھین کہ دنیا کی ساری مصیبتون کو بھلا دیتین دنیا کی ساری اصلی خوشیان یہان حاصل ہوسکتی تھین مگر مین ایسا بدنصیب تھا کہ میرے حصہ مین کوئی خوشی نہین آئی تھی۔ کولہو کے بیل کا سا حال تھا جسکو کام سے کبھی فراغت نہو۔ تم کو کیرین برگ کا گدھا یاد ہوگا وہ بالکل میرا مثنے ہی کہ وہ کیسل ہوٹ مین خس و خاشاک کے چھلکی اتنی دفعہ لگاتا ہے جتنی دفعہ اسکو کیسل مین پہیے کے پھرانے مین چکر لگانے پڑتے ہین۔ پھر بھی کوئی اُسکا شکر گزار نہین ہوتا۔

دو ڈنرون مین مجھے صدر انجمن بنکر ایک مین سات اور دوسری مین دس جام سلامتی پینے پڑینگے۔ اور ہر ایک کے ساتھ اُسکے مناسب حال سپیچ دینی پڑے گی جو میری جان کے لیئے ایک عذاب ہوگا۔ پھر مجھے اوکسفورڈ جانا پڑے گا کہ وہان کی برٹش ایسوسی ایشن کی پریسیڈنسی سے استعفا دون۔ پھر اسی موسم مین کل قومون کے سٹیٹسٹکل کونگریس کو کہولنا پڑے گا۔ اِس اثنا مین

ڈریمیٹک کالج کی بنیاد کا پتھر رکھنا ہوگا۔ اور ولنگٹن کالج مین طلبہ کو انعام تقسیم کرنا ہوگا اور
اور ایسے ہی کام مختلف کمیشنون مین بیٹھنا ہوگا۔ اور آیس کوٹ کی گھڑدوڑ مین جانا ہوگا جہان
جانا مجھے دل سے پسند ہی اور اور موسمی جلسون یعنی اور بالون مین جو جون کے مہینے مین ہونگے شریک
ہونا پڑیگا۔ یہ سب کام معمولی کامون کے علاوہ ہین۔ پھر ان کامون پر یوروپ کے پریشان پراگندہ
مہمات کا اضافہ ہی۔ پارلیمنٹ کا ایک طوفان برپا ہے۔ یہ سب کام معمول سے زیادہ مجھے بار خاطر و
ناپسند طبع ہین +

بعض کامیابیان مجھے خوش کرتی ہین جیسے مین اس کوشش مین کامیاب ہوا کہ انگلینڈ
اور ہند کی فوجین دونون شامل ہوکر ایک ہوجا ہین۔ وزرا نے منظور کرلیا کہ وہ دونون ملکر ایک
ہوجائین۔ اس سے بڑا خوف مٹ گیا۔ تم نے جو اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزین بھیجی ہین اُنمین عجیب
صنعت کاری ہے مین اُنکی بڑی تعریف کرتا ہون۔ تمہاری انشا پردازی بھی دلربا و خوش ادا ہی +

ایک ہفتہ کے بعد ۱۳۔ مئی کو پرنس کونسورٹ نے اپنی بڑی صاحبزادی کو خط لکھا ہی جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اُنھون نے اِن کامون سے بھی زیادہ کام کیئے۔ جن کو پہلے خط مین لکھا تھا وہ لکھتے ہین
کہ مین نے پہلی جون کو ڈوکنگ مین ڈریمیٹک کالج کی بنیاد کا پتھر رکھا یہ اُن چند انسٹی ٹیوشنون
مین ہے جنکے مین دلچسپی رکھتا ہون مگر وہ سرسبز نہین ہوتین +

۱۸۶۲ء مین بڑی نمایش ہونیوالی تھی اُسکی ترقی خواہون سے خط وکتابت مین ہین وہ دن
مصروف رہا وہ اِس نمایش مین بھی ایسا اپنا حصہ لینا چاہتے تھے جیسا کہ ۱۸۵۱ء کی نمایش مین
حصہ لیا تھا +

ملکہ معظمہ پانچوین تاریخ ایس کوٹ کی گھڑدوڑون کے دیکھنے کو گئین۔ پھر تین دن اُنکو فرصت
ملی جس مین اُنھون نے اپنے مہمانون کی مہمانداری کی۔ ان مہمانون مین تھے۔ شاہ بلجیم مع اپنے ایک صاحبزادہ
کے اور ہیسڈارم سٹاف کا شہزادہ لوئیس مع اپنے بھائی کے +

پرنس کونسورٹ کے ۸۔ تاریخ کے روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ ویلز کے کنیڈا
جانے کا زمانہ عنقریب آگیا تھا۔ اور وہ کولونی کے حالات سے خوب واقف تھے۔ اُنھون نے اپنے بیٹے
کے لیئے تمام مقامات سفر تجویز کردیئے اور وہان کے آدمیون کے خصائل و اوصاف بیان کردیئے

باوجودیکہ جون کے مہینہ مین کامون کی کثرت نے انکو حیران و پریشان کر رکھا تھا۔ مگر اسپر بھی اُنہون نے اپنے بیٹے کے سفر کی یادداشتین لکھکر ڈیوک نیوکیسل کو دیدین۔ یہ ڈیوک شہزادہ کے مصاحب اِس سفر مین مقرر ہوئے تھے۔ اِن یادداشتون مین اپنی دوربابی اور پیش اندیشی سے اُن اڈریسون کے جواب بھی لکھدیئے جو شہزادہ کے روبرو سفر مین پیش ہونگے۔ جس روز شام کو ولز کینیڈا کو روانہ ہوئے تو ڈیوک نیوکیسل نے اُنکو اِن یادداشتون کا شکریہ ادا کیا اور یہ لکھکر بھیجا کہ یہ یادداشتین میرے بہت کام آئینگی۔ صرف اِسی سبب سے نہین کہ انکی تحریرات سے نئے نئے خیالات معلوم ہونگے بلکہ ان سے مجھے اس طرز و روش پر اطلاع ہوگی جو ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ کی آرزوون کے موافق ہونگی گو ان مین اکثر تکرار اور ایک ہی شخص کی طرز تحریر ہونے کا نقص پیدا کر دینگی سفر مین ان یادداشتون مین سے ہر ایک کام آئی۔ وہ مختلف مقامات کے مناسب حال اور انکے آبادی کے طبائع کے موافق لکھی گئی تھین۔ سفر مین امتحان کرنیسے معلوم ہوا کہ یہ یادداشتین ایسی درست لکھی گئی تھین کہ ساری باتین اُنکے موافق وقوع مین آتی تھین۔ ڈیوک نیوکیسل اُنکی بڑی تعریف کرتا ہے۔

قاعدہ ہے کہ جو دوست ہوتے ہین وہ دوستون کے کنبے کا حال سب سے اول سننا چاہتے ہین اسلیئے پرنس کونسورٹ نے ۸۔ تاریخ لنڈن مین مراجعت کر کے سٹوک میر کو اپنے کنبے کا حال لکھا کہ ہم ایس کورٹ کی گھڑدوڑون سے واپس آئے۔ متواتر بارش نے گھڑدوڑ کی سیر کو سرد کر دیا۔ اُس کے دیکھنے مین وہ لطف نہ آیا جو ہمیشہ آیا کرتا تھا۔ ہسی کے دونون نوجوان شہزادے ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمین شبہ نہین کہ کلان شہزادہ لوئیس اور شہزادی ایلائیس آپس مین ایک دوسرے کو پسند کرتے ہین۔ انکی ملاقات خوشی بخوشی ختم ہوگئی مگر مجھے ہمین شبہہ نہین کہ اِس شہزادہ کے خاندان کی طرف سے شادی کا پیغام شہزادی کے لیئے آئیگا۔ ہم انکے ازدواج کے برخلاف نہین ہونگے کیونکہ یہ خاندان بڑا شریف و نجیب ہے۔ اِس نوجوان شہزادہ مین حسن اخلاق کی کل باتین بغیر کسی اشتباہ کے موجود ہین۔ اِسکے دماغی و جسمانی قوا مین شباب کی تازگی و قوت پائی جاتی ہے بظاہر وہ گرینڈ ڈچی کا وارث معلوم ہوتا ہے اسلیئے اِسکا جاہ و منصب بھی اِس رشتہ مندی سے غیر مناسب نہین ہوگا بالفعل جو حالت ہے ہمین میرے اور ملکہ معظمہ کے لیئے یقینی بہتر طریقہ یہی ہے کہ ہم دونون خاموش اُنکو مشاہدہ کرتے رہین۔

۹-جون کو مسٹر آرتھر ہلپس کونسل کا کلرک مقرر ہوا اور اُسنے اپنے عہدہ کا حلف اُٹھایا
علم ادب مین وہ مشہور تھا اور اور اوصاف حمیدہ بھی رکھتا تھا۔ اِس سببسے ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ
اُسکے حال پر مہربان ہوگئے اور وہ اپنے آئیڈیل دکاول اپرنس کی لیاقتون سے مستفید ہُوا اور اسنے پرنس
کی سپیچون اور ایڈریسون کی کتاب کا دیباچہ خوب لکھا۔ سنہ ۱۸۶۲ع مین یہ کتاب چھپ کر شائع ہوئی
پرنس کونسورٹ نے اپنی بڑی بیٹی کو خط لکھا ہے۔ اُسمین ان کمیشنون کا ذکر کیا ہے کہ جن مین
ہمیشہ اُنکا وقت صرف ہوتا تھا۔ ان کمیشنون مین ایک فائن آرٹ کمیشن ہی دوسرا سنہ ۱۸۶۱ع کی
نمایش کا کمیشن ہی اور سینٹ مارٹن کا پروویڈنٹ اور ولنگٹن کالج ہے۔ اِن سبکے وہ پریسیڈنٹ
تھے اور انمین وہ اپنا بڑا دل لگاتے تھے اُنکی اکثر میٹنگ مین پریسیڈنٹ ہوتے تھے اور اُنکے غور وخوض
کے رہنما بنتے تھے۔ ولنگٹن کالج انہی کی حسن سعی و توجہ سے قائم ہوا تھا اور اب کالج خود اپنا کام
آپ پورا کرتا تھا۔ اِس کالج کے طلبہ کے لیئے ملکہ معظمہ نے ایک تمغہ سالانہ دینا تجویز کیا کہ اُس
طالب العلم کو دیا جائے جو سب طلبہ سے زیادہ نیک چلن ہو پرنس نے ۱۶ تاریخ اِس تمغے کے انعام
ملنے کے سارے قواعد تجویز کیئے جنسے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دماغ کیسا محاسن اخلاق سے پُر تھا ؎

۱۶ جون سنہ ۱۸۶۲ع کو ملکہ معظمہ نے ولنگٹن کالج کے طلبہ کے لیئے ایک سونے کا تمغہ
انعام دینا تجویز فرمایا کہ جو طالب العلم سب سے زیادہ نیک رفتار وگفتار ہوگا۔ اسکو انعام دیا جائے گا
اِس انعام سے غرض یہ ہی کہ طلبہ مین تعریف کے قابل نیک کرداری پیدا ہو جس سے معلوم ہو کہ
آپس مین رشک سے طلبہ مین کہان تک نیک کرداری کی قابلیت پیدا ہوسکتی ہے۔ ہر برانچ دلاوران
ملکی کے سب اوصاف مین سے زیادہ تر تعریف اُنکی نکوکاری کی ہوتی ہی اور اس نکوکاری کی تعلیم
پانیکے لیئے یہ کالج قائم کیا گیا ہے ؎

ہر لڑکے کے اختیار سے یہ امر باہر نہین ہے کہ وہ اپنے بزرگون کی اطاعت خوشی سے
کیا کرے۔ اور اپنے ہمسرون اور برابر والون سے نیک سلوک کیا کرے زبردستون کے سامنے اپنی
خود داری اور آزادی رکھے اور کمزور زیردستون ضعیفون کی حمایت و محافظت کیا کرے اور اُنکے
ساتھ محبت اور بھلائی کرے جو اُسکے ساتھ برائی کرے اسکے قصور معاف کردے جن لوگون مین
مخالفت ہو اُن مین مصالحت کرادے اور ان سبکے سوا اپنے فرض کے ادا کرنے مین بیباک

اور راستی و راستبازی مین پختہ کار ہو۔ پس جو طالب العلم ان کل صفات مین یا ان مین سے بعض مین ممتاز ہوگا وہ ڈیوک معظم کے کل قانون پر یا بعض پر چلے گا وہ قواعد مفصلۂ ذیل کے موافق انعام مذکور کے پانیسے سرافراز ہوگا۔ قواعد یہ ہین کہ یہ تمغہ اس طالب العلم کو انعام دیا جائیگا جسکو ہیڈ ماسٹر بصلاح اور ماسٹرون کے سالانہ انتخاب کریگا پھر اس منتخب لڑکے کا نام پر فکٹوز (افسرون) کے سامنے جو اس مقصد کے لیے جمع ہونگے پیش کیا جائیگا ✦

اسکے بعد ایک ہفتہ کے اندر پری فیکٹ اس منتخب شدہ طالب العلم کی سفارش ملکہ معظمہ کے حکم کے لیئے کرین۔ اِسی ہفتہ کے اندر اگر کسی پری فیکٹ کو یہ معلوم ہو کہ منتخب طالب العلم کے چال چلن مین کوئی برائی ایسی ہو کہ جسکے سببسے وہ انعام مذکور کا مستحق نہ ہو تو وہ اُسکی تحریری اطلاع ہیڈ ماسٹر کو دین تو پھر ہیڈ ماسٹر اگر ضرورت ہو تو یہ تحقیق کرے کہ طالب العلم پر جو الزام لگایا گیا ہے وہ کسقدر سچا اور کیسا بڑا ہے۔ پہلے اِس سے کہ منتخب طالب العلم کا نام پری فیکٹون کے سامنے ہیڈ ماسٹر پیش کرے وہ اُسکے چند ہم مکتبون کے نام لے جنکی تعداد مقرر کرنا اسکے اختیار مین ہو اور پھر ہر ایک سے پوچھے کہ بالفرض اگر وہ اِس انعام کے لیئے تجویز کیا جائے تو وہ راضی ہوگا۔ پری فیکٹ ان ہم مکتبون کو حکم دے کہ وہ اپنی رائے سے فیصلہ کرین کہ کون طالب العلم اِس انعام کے لیئے منتخب ہونے کی قابلیت رکھتا ہے ✦

عام جلسہ مین جس مین ہیڈ ماسٹر اور کل ماسٹر موجود ہون یہ تمغا دیا جائے۔ تمغا پانے والا اس تمغے کا قطعی مالک ہوگا بشرطیکہ وہ کسی ایسے فعل کا مرتکب نہو جسکے سببسے وہ اِس اعزاز سے محروم کیا جائے

آٹھ برس ہوئے کہ ڈیوک ولنگٹن کی جگہ پرنس کونسورٹ گرین ڈیر گارڈس کا کمانڈر مقرر ہوا تھا۔ اُسکی دو سوئین سالگرہ۔ ١٦۔ جون کو تھی جس روز پرنس نے تمغے کے انعام ملنے کے قواعد مقرر کیئے تھے اُسدن وہ اُسکے ڈزین پریسیڈنٹ مقرر ہوا۔ اُسکے جام تندرستی پینے کے وقت اُنھون نے اپنے محاسن اخلاق کے سببسے رجمنٹ کے سارے بہادرون کے دلون کو تسخیر کر لیا اور اُنکے سینون مین زمانہ گزشتہ کی بزرگی و عظمت کا وہی شعلہ روشن کر دیا جو قومی سپاہ کی جان ہے۔ پرنس نے فرمایا کہ یہان ہم اسلیئے جمع ہوتے ہین کہ اِس رجمنٹ کے بننے پر جو دو سو برس گزرے ہین اُنکی سالگرہ کی رسم کو ادا کرین۔ یہ دو صدیون کا زمانہ بڑا دراز ہے اور وہ انگلینڈ کی

بڑی عظمت اور شان کا عہد ہے اور اُس زمانہ کی تاریخ مین جو واقعات عظیمہ گزرے ہین اُن سب مین
اس رجمنٹ نے کارہائے نمایان کیئے ہین وہ یوروپ وامریکہ وافریقہ کے بحر و بر مین لڑی ہے اور اپنی
پامردی اور دلاوری و حسن سعی و کوشش سے ایسی فتوحات عظیمہ حاصل کی ہین کہ جنکے سبب سے دنیا
کی قومون مین برٹش قوم سربلند و سرافراز ہوئی ہے اور اُسکا نام روشن ہوا ہے مجھے کچھ ضرور نہین ہے
کہ مین اسکے کارہائے نمایان کی تفصیل بیان کرون وہ سب آپ صاحبون کے ذہن مین منقش ہون گے
(پرنس نے انکے فتوحات عامہ کو بالتفصیل بیان کردیا) بدنصیبی سے سپاہی کا فرض فقط یہی نہین ہے
کہ اپنے ملک کے اجنبی دشمنون سے لڑے بلکہ بعض اوقات اسکا بڑا فرض عظیم یہ ہوتا ہے کہ اسکو مجبوری
اپنے ہی بھائیون سے لڑنا پڑتا ہے۔ اُمید ہے کہ آیندہ برٹش سپاہ کو اپنی بھائیون کے ساتھ لڑنے
مین اپنا فرض نہین ادا کرنا پڑیگا۔ سپاہی ایسی حالتون مین اس خیال سے ثابت قدم رہتا ہے کہ
وہ اپنے اس بادشاہ کے احکام کی بے عذر اطاعت کرتا ہے جسکے خیرخواہ رہنے کا حلف اُسنے اٹھایا
ہے اور اپنے ملک کے لیئے اندرونی امن و عافیت کو اپنا خون دے کے خریدتا ہے اور اس قانون
کی عظمت کو مول لیتا ہے جو محض آزادی پر مبنی ہوتی ہے اور وہ قوم کو مستقل خوش اقبال اور فارغ البال
بناتا ہے۔

اے صاحبو! جس تادیب و ترتیب و قواعد نے اس رجمنٹ کو میدان رزم کے لیئے آمادہ
اور وحشتناک بنایا ہے اُسنے اسکو اس قابل بنایا ہے کہ مدتہائے دراز تک وہ ایک طرب انگیز
دارالخلافہ کی ہوائے نفسانی و ہوس ہائے شہوانی مین رہتا ہے مگر اس سے اُسکی توانائی اور
مستعدی و پھرتی و چستی و چالاکی مین سر مو فرق نہین آیا۔ وہ اپنے شہری بھائیون کے ساتھ نیک
سلوکی اور موافقت کے ساتھ رہی ہے۔ یہ ایک عجیب واقعیت ہے کہ وہ دو سو برس سے لندن کی محافظت
کے لیئے حصارنشین اور سول حکومت کے ماتحت رہی ہے تاکہ قانون اور انتظام و بندوبست کی
معاون ہو مگر اسنے اس انتظام مین کوئی خلل و رخنہ نہین ڈالا نہ کبھی اسکی نسبت یہ شکایت ہوئی کہ
وہ گستاخ و عیاش ہوگئی ہے۔ ہم کو امید ہے کہ آیندہ صدہا برس تک اسکے خصائل حمیدہ کی روشنی
کو خدا تعالی چمکائے رکھیگا۔ اور اس چھوٹی سی جان نثار سپاہیون کی جماعت کو سلامت باعافیت
رکھیگا۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم مردانہ وار اپنا فرض ادا کرین اور اپنے قدیمی خیرخواہان بادشاہ کے کامون کو

یادرکھین کہ وہ کیسے اپنے ملک کی عزت کے لیئے متفکر رہتے تھے ۔

چند روز کے بعد ۲۳ جون کو ہائیڈ پارک مین وولنٹیر سپاہیون کے بڑے بڑے ریویو ہوئے اضلاع سے وولنٹیر اپنی گرہ سے خرچ کرکے لنڈن مین آئے تھے اسیطرح دارالسلطنت اور اُسکے نواح کے وولنٹیر جمع ہوئے تھے۔ اِس اجتماع سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کیا ایک عجیب قومی جوش اور مصمم اولعزمی اپنے ملک کی محافظت کے لیئے ہو اس سپاہ کے نو تحریک کا موٹو (سبحہ) محافظت تھی نہ جنگ۔ یعنی یہ سپاہ ملک کی محض محافظت کرتی تھی۔ سپاہ پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ مدت دراز کی امن و عافیت و تنعم و تعیش نے سپاہیون کی جفاکشی کا عرق نچوڑ دیا ہے یہ اجتماع اس الزام سے خوب بری کرتا ہو اور ثابت کرتا ہو کہ گو سپاہی لڑائی سے ایسے ہی متنفر ہوتے ہین جیسے کہ شہری نیک آدمی اور خاصکر نیک سپاہی۔ مگر وہ اِس حالت مین جنگ سے پہلوتہی نہین کرتے ہین جو اُنکے ملک کی عزت و سلامتی کے لیئے ناگزیر ہے۔ قواعد کے میدان مین وولنٹیرون کو دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فن سپہ گری کے تمام رموز و کرتبون اور ہنرون سے خوب واقف ہین ایسے آدمیون نے اپنے تئین وولنٹیر بنایا کہ جن کو اُنکے افسرون نے ایسا جلد پورا سپاہی بنا دیا جو پہلے خیال مین بھی نہین آتا تھا۔ رگیولر سپاہ کو بھی اُنکو دیکھکر اسپر رشک آتا تھا۔ چار بجے پارک مین ملکہ معظمہ کھلی گاڑی مین بیٹھکر آئین۔ شاہ بلجیم اور شہزادی ایلائس اور شہزادہ آرتھر اُنکے ساتھ بیٹھے اور پرنس کونسورٹ گھوڑے پر سوار اُنکی سواری کی ایکطرف تھے۔ پیچھے شاہانہ جلوس دو گھنٹے مین ہزار سپاہ کا معائنہ ہوا ۔

پرنس کونسورٹ نے اِن وولنٹیرون کی قواعد کا بڑا دل لگا کے ملاحظہ کیا اور اُسیدن شام کو ٹری نٹی ہوس کے ڈنر مین پریسیڈنٹ ہوکر بحری و بری سپاہ کے جام سلامتی کے پینے کے وقت انہون نے یہ فرمایا کہ جام سلامتی بغیر اسکے نہین پیا جاتا کہ فخر و مباہات و احسانمندی سے دل متاثر نہ ہو۔ وولنٹیرون نے جو کارہائے نمایان کیئے ہین اور حسن خدمات جو وہ بجالائے ہین اُنپر انگریزون کا فخر و ناز کرنا اور اُن کا ممنون منت ہونا بے وجہ نہین ہے۔ سوسائٹی کے تمام درجون کے فرقون مین سے یہ سپاہی اور ملاح وولنٹیر ہوئے ہین اور انہون نے اپنے ملک کے لیئے جان سپاری اختیار کی ہو۔ ہم بعض اوقات سنتے ہین کہ اِن خدمات مین

خرچ ہوتا ہے۔ اسکا ہمکو یقینی افسوس کرنا چاہیئے کہ مجبوری ہمکو ایسے خرچ بیجے نقصانات اٹھانے پڑتے ہین مگر بحیثیت مجموعی ان وولنٹیرون کے صیغون کے قائم رکھنے سے قوم کا دل ودماغ صحیح اور اسکا شعور فطری تیز معلوم ہوتا ہے اور اس سے قومی جوش و اولوالعزمی ظاہر ہوتی ہے وولنٹیرون نے ملکہ معظمہ کی خدمت اسلیئے اختیار کی ہین کہ جب ہمارے سواحل پر کوئی خوف نمایان ہو تو وہ گیولر سپاہ اور ملیشیا سپاہ کی معاون ہونگی جس سرعت کے ساتھ یہ تدبیر بروئے کار ظاہر ہوئی ہے سارا جہان تعجب کے ساتھ اسکی سچی تعریف کرتا ہے آج جو ہمنے جلوہ گاہ سپاہ کی دیکھی ہے وہ ان لوگون کے دلون سے کبھی فراموش نہین ہوگی۔ جنہون نے اپنی خوش نصیبی سے اُسے دیکھا ہے۔ اسمین آزاد منش و تعلیم یافتہ و صنعتکار آدمی مسلح تھے اور اپنے ملک کی جان سپاری کی شہادت دے رہے تھے اور بتلاتے تھے کہ ہم اپنے ملک کی حفاظت کرنے مین جان دینے کو تیار ہین۔ اب ملک مین ایک لاکھ تیس ہزار سے زائد وولنٹیر ہین اور جب حقیقت مین ملک کے لیئے اصلی خوف نمودار ہوا تو سنہ ۱۸۰۳ع مین ۴۷۹۰۰۰ وولنٹیر تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف کی صورت مین ملک مین کتنے وولنٹیرون کے جمع ہونے کی قابلیت ہے ہم اسبات کو جلد بھول جاتے ہین کہ دنیا کے کل ملکون کے برخلاف ہمارے یہان خدمات جنگی کا بجالانا بالکل وولنٹیرون کے ہاتھ مین ہے جن مین سب قسم کی سپاہ مین بحری و بری موجود ہین۔ اس قابل تعریف سے پسندیدہ حب الوطنی کا جوش ظاہر ہورہا ہے وہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ وولنٹیرون کی سچی و صحیح خدمات پر جو خدا کا فضل و کرم مشاہدہ مین آیا ہے اسکو ہمیشہ خدا اسپر جاری رکھے*

وولنٹیر کا ایک ضمیمہ نیشنل رائفل ایسوسی ایشن (بندوق سے نشانہ بازی کی جماعت) تھی اسکا پہلا جلسہ ومبل ڈان مین تھا۔ اسمین ۲۔ جولائی کو ملکہ معظمہ تشریف لے گئین یہ ایک جدید جلسہ تھا کل جلسہ (نہ ذیل) موسم گرما کا پہلا دن تھا کہ حضرت علیا نے ۴ سو گز کے فاصلہ پر چاند ماری پر اول نشانہ مارا۔ انکو ایک ایڈریس دیا گیا۔ اس تشریف آوری کا نتیجہ یہ تھا کہ سارے ملک مین وولنٹیرون کو نشانہ بازی مین کمال حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو گیا اور وہ سب ملکون پر نشانہ بازی مین سبقت لے گئے*

ملکہ معظمہ اور پرنس کون سورٹ نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ ستمبر کے مہینے مین کوبرگ کی سیر کیجائے جس سے روح کو دو طرح سے تازگی حاصل ہو اول خوشنما اضلاع مین اپنے ہم نشینون

کے نشمینون کی سیر سے دوم بڑی بیٹی اور پہلے نواسے کے دیکھنے کی فرحت و مسرت سے۔ اس لیئے
باپ نے بیٹی کو خط لکھا کہ ہمارا ارادہ مصمم ہو کہ آخر موسم گرما مین کوبرگ مین آئین۔ تم وہان اپنے بیٹے
کو ضرور ساتھ لانا۔ اُسکو تم اسی طرح سے نہین چھپانا جیسے کہ تم اپنے ڈرائینگ (نقشون کو) جزودان
مین چھپایا کرتی تہین اور اُنکو کہا کرتی تہین کہ نہایت خراب ہین آپ آنکھ دیکھئیے گا نہین مگر جب ہم انکو
دیکھتے تھے تو وہ بہت خوشنما معلوم ہوتے تھے اور اُن مین تمہاری قابلیت و ذہانت معلوم ہوتی تھی
اب تم ہمسے جدا ہوگئی ہو اور تمپر ہمارا یہ حق ہے کہ اپنے بچے کو دکہا کر ہم کو خوش کرو"۔ ۳۰ جون کو
پرنس کونسورٹ نے بیرن سٹوک میر کو اپنے مین خبرون کا طومار باندھ دیا کہ عمون لیوپولڈ آج
صبح کو ہم سے رخصت ہوکر برسل کو جائینگے اگرچہ اُنکو سردی نے ستایا مگر وہ خوش و تندرست
ہین۔ پولیٹکس مین آخرکار سب امورات اہم اتفاق رائے سے فیصل ہوگئے۔ کے بی نٹ معاملات
کو صحت کے ساتھ دیکھتی ہے۔ جو خرابیان تہین اُنکے سر پہاڑون سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہوگئے۔
ریفورم بل واپس لیا گیا۔ ملکہ معظمہ اور ہندوستان کی سپاہ مین آپسمین شامل ہوکر ایک ہوگئین
کاغذ کی معافی محصول زیر بحث ہو۔ سواحل اور بندرگاہون کی محافظت کا پوری طرح سے فیصلہ
نہین ہوا ✤

ہم نے وولنٹیر کا ریویو کیا۔ مجھے یاد نہین کہ کوئی اس سے بہتر مین نے سیر کی ہو۔ اگست
مین ہم سکوٹ لینڈ مین جائینگے۔ ستمبر کے آخر ہفتے مین کوبرگ کی سیر کرینگے۔ وکی اور اُس کے
ننھے بچے سے ملکر ہم اپنا دل خوش کرینگے۔ ہم اسطرح جائینگے کہ کسیکو ہم معلوم تہون اور نہ ہم
کسی سے ملاقات کرینگے۔ نہ استقبال شاہانہ کے خواستگار ہونگے۔ ۱۶ جولائی کو انٹرنیشنل
سٹیٹسٹی کل کونگریس مین مجھ کو اپنا پریسیڈنٹ بنائینگے اور اسمین مجھے ایک ایڈریس دینی ہوگی۔ یہ
مضمون بہت مشکل ہے مجھے اسکے لکھنے مین تکلیف ہوگی۔ مجھے آپ کی ملاقات سے ایسی ہی
خوشی حاصل ہوگی جیسے آپ کو میری ملاقات سے ✤

سنہ ۱۸۳۶ و ۱۸۳۷ء مین برسل ہین پرنس البرٹ مقیم تھے تو اُنھون نے سٹیٹسٹک سائنس
کے اصول مسٹر کونٹ لیٹ سے سیکھے تھے اُنکا یہ استاد اس فن مین علماً اور عملاً دونون طرح سے استاد
اور تجربہ کار تھا۔ وہ علوم ریاضی کا عالم تہا۔ اِس کونگریس کا وہی بانی مبانی تہا ✤

یوروپ کی کل سلطنتون مین دستور تہا کہ وہ سٹی ٹسٹی کل نقشے چھاپ کر مشتہر کیا کرتی تہین ـ صاحب ممدوح نے ان نقشون کو جمع کر کے اسطرح مدون کیا کہ سب مقدارون کو ایک ہی پیمانہ وحدہ مین تحویل کیا جس سے بلجیم کی گورمنٹ کو یہ شوق پیدا ہوا کہ یوروپ مین جو سٹی ٹسٹی کل افسر ہین ان سب کو بلا کر جمع کیجے اور اس سائنس کو مدون کیجیے ـ برسل مین اول یہ کونگریس جمع ہوئی اور مسٹر کوئٹ لیٹ نے ایڈریس دی اور شاہ لیوپولڈ نے اُسکی تائید کی اور ڈنر مین اسکے ممبرون کو بلایا ـ روس کے سوا یوروپ و امریکہ کی تمام سلطنتون نے اپنے قائم مقام کونگریس مین بہیجے ـ روس کے شہنشاہ نکولاس نے کوئی ڈیلیگیٹ اس سبب سے نہین بہیجا کہ اسکے خیال مین کوئی بات ایسی نہ تہی کہ وہ باقی یوروپ سے سیکہتا بعد ازان پیرس اور وائنا مین یہ کونگریس ہوئی پہر لنڈن مین اس کونگریس کی باری آئی ÷

مسٹر کوئٹ لیٹ اپنے پُرانے شاگرد کی لیاقتون اور قابلیتون سے واقف تہا اُس نے شاگرد سے درخواست کی کہ وہ اس کونگریس کا پریسیڈنٹ ہو ـ پرنس کونسورٹ کو گو اسوقت کامونکی کثرت تہی مگر اس کونگریس کی قدر و منزلت و توقیر ایسی دل مین جاگزین تہی کہ اُس نے اس درخواست کو قبول کر لیا اور لکہا کہ مین اس کونگریس کا معاون ہونگا ـ اس منظوری کے بعد پرنس نے ممتاز سکرٹری ڈاکٹر فار کو لکہا کہ مین آپ کا دماغ چوسنا چاہتا ہون مجہے وہ باتین بتائیے جن کا کہنا کونگریس مین مفید ہو ـ ڈاکٹر فار نے گورمنٹ کی مخاطبت مین جو مضمون لکہا تہا اسکو پرنس کے پاس بہیجدیا ـ اس مضمون مین وہ چوٹی کی باتین بتا دین جن کو وہ اپنے نزدیک سمجہتا تہا کہ اگر پرنس انکو کونگریس مین بیان کریگا تو کونگریس کو فائدہ پہنچیگا ـ ڈاکٹر فار لکہتے ہین کہ جن مضامین پر مین نے پرنس کو مطلع کیا تہا انکو اسنے خود اس خوش اسلوبی سے لکہا کہ مین اسے دیکہکر متحیر ہوگیا ـ ایڈریس جو پرنس نے لکہی وہ اسکی اپنی ہی تصنیف سے تہی ۱۶ ـ جولائی کو اس ایڈریس کو پڑہا جسکو کل سامعین نے سُنکر واہ وا اور تحسین و آفرین کی انمین یوروپ کے بڑے بڑے مدبران ملکی اور اہل سائنس موجود تہے ـ اسکے بعد یوروپ مین اور مقامات پر کونگریس ہوئی اوہان مین شہزادون اور امیرون نے ایڈریسین دین مگر ان مین ایک ایڈریس بہی پرنس کی ایڈریس کو نہین پہنچتی تہی ÷

پہلے زمانہ مین صحیح سٹی ٹسٹی کل پر پولٹیکل اور سوشیل سائنس کی بنیاد ایسی قائم نہین ہوئی
جیسی اب قائم ہوئی ہے۔ پرنس کے قول کے موافق سٹی ٹسٹی کل سائنس کی نسبت گنواری تعصبات
اب تک چلے جاتے ہین اسلیئے پرنس نے یہ خیال کیا کہ میرے لیئے کوئی خدمت اس سے بہتر نہین
ہوسکتی کہ کونگریس کے موضوعات کے فوائد کو عوام الناس مین بیان کردون۔ اسکے سبب سے
نفس الامری واقعات عظیمہ کا اور فطری وروحانی مظہرات عالم کا علم وسیع ہوجائیگا۔ اور اس سے
استقرار ایسے ایسے کیئے جائینگے کہ انسان کی بہبود وصلاح وفلاح کے کام آئینگے۔ انہونے دیکھا
کہ ان واقعات کا بیان کرنا جو بالذات اپنے مقدار واحاطہ مین کم وبیش قیمتی ہوتے ہین علی العموم
وہ دلون پر مضر اثر پیدا کرتے ہین اسلیئے انہون نے یہ بیان کیا کہ اس سائنس کی بے اعتباری
بے توقیری وناقدری اسلیئے پیدا ہوئی ہے کہ اسکا استعمال درست اور صحیح طور پر نہین ہوتا۔ کوئی
مصنف اپنے مسائل نظریہ اور رایون کے سہارنے مین سٹی ٹسٹی کل ہندسون کی جب رجوع
کرسکتا ہی کہ انکے مطالعہ وثبوت مین نہایت صبر وتحمل کرے اور دقتین اٹھانے مین گھبرائے نہین
بس یہی نفس الامری مشکل امتحان مین مصنف کی محافظت ایک خاص وسعت تک کرتی ہے اور اسکو
ترغیب دیتی ہے کہ ایک مفید بکار آمد سرمایہ بہت سا باسانی حاصل کرلے پولیٹیکل مباحثون مین
جمہور دیکھتے ہین کہ مدبران ملکی متضاد سٹی ٹسٹی کل نتائج کو اپنی متناقض دلائل کے ثبوت مین اپنے
یقین کے ساتھ برابر استعمال کرتے ہین یعنے ایک ہی اعداد سے ایک مدبر جو دلیل کے ساتھ ایک
نتیجہ کو ثابت کرتا ہے دوسرا مدبر اس سے متضاد نتیجہ نکالتا ہے) علی العموم جمہور اپنے دلون مین ان
مدبران ملکی کے مباحثون کے ساتھ سٹی ٹسٹکس کو مربوط کرتے ہین اور اسطرح سٹی ٹسٹکس کے
استعمال کرنیسے جمہور کی رایون مین یہ سائنس بے توقیر ہوجاتا ہے اور قدر ومنزلت مین گھٹ جاتا
ہے۔ مدبران ملکی اور محاسبین خزانہ ومال و اطبا اہل طبعی ایسی واقعیتون کی تلاش مین رہتے ہین کہ
اپنے بیانات ومقولات کو سٹی ٹسٹکس سے سہارا دین۔ اس سے قطعی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب
مانتے ہین کہ سٹی ٹسٹکس سچ کی بنیاد ہین۔ بس اسوجہ سے چاہیئے کہ جمہور اپنے دلون مین اس
سائنس کی قدر ومنزلت کو بڑھائین نہ یہ کہ گھٹائین۔ مین یہ کہتا ہون کہ یہ مقابلہ اور سائنسون
کے سٹی ٹسٹی کل سائنس جدید ہے اور ہنوز وہ تکمیل کو پہنچکر پختہ نہین ہوا۔ اس سبب سے ہم اسکو

بظاہر غیر مکمل سائنس سمجھتے ہین اور زیادہ تر یہ جانتے ہین کہ وہ خود سائنس نہین ہے بلکہ اور سائنسون
کا معین و معاون ہے۔ پس اگر سائنس کے مقصد اعلی مین سٹی ٹسٹکس شریک نہ ہوتا کہ ان
قوانین کی تحقیق و تکشیف کرے جو عالم پر فرمانروائی کر رہے ہین۔ اور یہ اپنا فرض اور حق اپنی عزیز
بہنون نیچرل اور پولٹیکل سائنسون کو دیدیتا ہے تو یہ اُسکا۔ اپنے تئین نفی کرنا اس غرض سے ہے
کہ وہ اور سائنسون کے مشکل کامون کی لطافت اور سادگی کی حمایت کرے یعنے واقعیتون کے
اجتماع کا ثبوت دے اور اپنے بیرونی استعمال کی جو ہو سکتا ہے طرفداری کرے۔ اسیواسطے قوانین
عامہ جیسے علم کے اعلے درجہ کے خزانے زمین پر انسان کے لیئے ہین وہ بغیر عبارتی بیان کے بدیہی
ہزارون مین نظرون کے سامنے موجود ہوتے ہین ✦

یہ امر دیکھنا مشکل ہے کہ ایسی حالتون مین کہ اُسنے خود اپنی خوبی سے انکار کیا ہے
کس طرح سے سٹی ٹسٹی کل سائنس سے تعصب کیا جائے اور اسپر لعنت ملامت کیجائے اور اُسپر
حملہ کیا جائے۔ ہم سنتے ہین کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس سائنس کا اتباع کرنا اور اسکا جاری رکھنا دہریت
کی طرف لے جاتا ہے اور سچے مذہب کی بیخ کنی کرتا ہے اس سے انسان کے دل مین قادر
مطلق کی قدرت کی توقیر و قدر نہین رہتی۔ اور خدا کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور ارادہ کے موافق کام
نہین کرسکتا۔ دنیا فقط ایک کل کے پرزے ہین جو ایک پہلے عام سکیم مقررہ کے موافق حرکت کرتے
ہین لسکے اجزا کی مساحت ریاضیہ ہو سکتی ہے اور وہ سکیم (ترکیب) اعدادی جلاون مین بیان ہوسکتی ہے
جو تقدیر کے عقیدے پر لیجاتی ہے یعنے پہلے سے مقدر ہے کہ یہ ہوگا۔ یہ سائنس انسان کو اپنے
اخلاق و دینی کی شان سے گراتا ہے اور فقط وہ اس کل کا پہیہ بن جاتا ہے وہ کسی فعل کا اپنی مرضی
کے موافق مختار نہین رہتا بلکہ جو کام اُسکے لیئے تقدیر مین پہلے سے مقدر ہوا ہے اُسکا وہ کرنیوالا
سمجھا جاتا ہے اور اُسکے لیئے جو رفتار مقرر ہے خواہ وہ اچھی ہو یا بُری اسکے موافق وہ چلنے والا ہو جاتا
ہے۔ اس سائنس پر یہ بڑی تہمتین لگائی جاتی ہین اگر وہ سچ ہون تو بڑی ہولناک ہین کیا یہ سچ
ہین؟ کیا خدا تعالی کی قدرت اس واقعیت کے منکشف ہونیسے غارت ہوجاتی ہے کہ زمین اپنے
محور پر ۵ ۳ ۳ دفعہ حرکت کرتی ہوئی آفتاب کے گرد ایک اپنا دورہ پورا کرتی ہے اور اسی سبب سے سال
بھر مین ۵ ۶ ۳ دن ہوتے ہین اور اس عرصہ مین چاند تیرہ دفعہ بدلتا ہے اور مد چھ گھنٹے مین بدلتا ہے

اور ظاہر ہین اھییٹے کے تھرما میٹر مین ۲۱۲ درجہ حرارت مین پانی کھولنے لگتا ہے اور صرف
اپریل و مئی مین بلبل چہچہاتا ہی اور سب پرند انڈے دیتے ہین اور جب ایک سو چھ لڑکے پیدا
ہوتے ہین تو سو لڑکیان پیدا ہوتی ہین ؟ کیا آدمی کی آزادی مین اس سے فرق آتا ہی کہ ایک
نسل تیس برس تک قایم نہین رہتی - اور پوسٹ آفس مین جن خطوط پر مکتوب الیہ کا نام کاتب
لکھنا بھول جاتا ہے انکی تعداد بحساب اوسط ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہی اور جرمون کی تعداد جو قومی معاشرت
کی ایک مقامی حالت مین ہوتی ہے وہ مستقل ہوتی ہی اور بوڑھے آدمیون کا دل ان چیزون سے
نہین بہلتا جن سے کہ بچون کا ؟ لیکن ہمارا اسٹی ٹسٹی کل سائینس نے یہ نہین کہا کہ ایسا ہو بلکہ وہ صرف
یہ بیان کرتا ہی کہ ایسا ہوتا ہے اور اسکو اہل طبیعی یا پولیٹکل اکونومسٹ پر چھوڑ دیتا ہے کہ وہ دلیل
سے ثابت کرے کہ ایک امر جتنی دفعہ ایسا ہوا ہے اُسکی تعداد سے اسکا احتمال ہوتا ہے کہ جبتک
ایک ہی علل کام کرتے رہین گے تو پھر ایسا ہی ہوتا رہیگا جیسے کہ پہلے ہوا تھا - اس سے علوم ریاضیہ
کی وہ فرع پیدا ہوتی ہے جسکا نام حساب احتمالات ہی - اور اسلیئے یہ مسئلہ نظری ثابت کیا گیا ہے کہ
فطری عالم مین یقینیات بالکل نہین ہین بلکہ صرف احتمالات ہین اگرچہ یہ مقولہ انسان کے دل
مین ایک خاص حد تک اطمینان خاطر کو گھٹاتا ہے اور کچھ تکلیف بھی دیتا ہی مگر وہ سچائی مین
کم نہین بے پروائی کے ساتھ ہم کو اطمینان ہے کہ کل سورج نکلیگا مگر یہ ایک امر احتمالی ہی جو ایک
مستقل کسر ریاضیہ مین بیان ہو سکتا ہے - ایشیورینس آفنو مع جان کے بیمہ کے دفترون نے
بہت سی سٹی ٹسٹی کل واقعیتون سے حیات انسانی کے بقا کے احتمالات کو تحقیق کر لیا ہے
کہ وہ ہر انسان کے ساتھ اُسکی جان کی قیمت کا سودا کرتے ہین مگر اس سے کوئی ناخدا پرستی کا
ادعا نہین ہوتا کہ ہم یہ فیصلہ کرین کہ کوئی خاص شخص یقینی کب مرے گا - یہ سائینس محض بے سود
اسلیئے بتایا جاتا ہے کہ وہ کسی خاص صورت کا قطعی فیصلہ نہین کر سکتا - اور جہان انسان
یقینیات کو چاہتا ہے وہان وہ احتمالات کو قایم کرتا ہے - اسپر یہ ایک بڑا اعتراض مخالفانہ
عائد ہوتا ہے - اور اِس اعتراض کی بنا اچھی ہے مگر اسکا اثر سائینس پر کچھ نہین ہوتا فقط اس
سائینس کے استعمال پر ہوتا ہی جسکو نادان عبث کیا کرتا ہے اور جسکے لیئے وہ بنایا نہین گیا -
سٹی ٹسٹی کل کی سائینس کی اصل یہ ہے کہ وہ ظاہری قوانین عامہ کی تحقیق کرتا ہے مگر یہ قوانین

کسی خاص صورت معلومہ پر استعمال نہین ہو سکتے جو قانون تحقیق ہوتا ہی وہ کلیۃً تحقیق ہوتا
ہے اور جزئیۃً نا تحقیق ہوتا ہے بس اسی سے اعتراض بھی رد ہوتا ہے اور جہان آفرین کی قدرت
و حکمت دانائی و نیکی ظاہر ہوتی ہے جو بتلاتی ہے کہ قادر مطلق نے مادی اور اخلاقی دنیا کو غیر
متغیر قوانین پر قائم کیا ہے جو اُسنے اپنی ازلی ابدی ذات کے موافق مقرر کیے ہین اور اُس کے
ساتھ اُسنے یہ جائز رکھا ہے کہ خاص صورت مین اپنی قدرتون کو پورے طور سے آزادانہ کام
مین لائے اور اسکے ساتھ اپنے قوانین کے جاہ و جلال کی حمایت کرے جنپر کسی خاص آدمی کے
اپنے ارادہ کا اثر کچھ نہین ہوتا ہ

پرنس نے اپنی کوتاہ بیانی کے لیئے یہ عذر کیا کہ مین ایسی سچی و سادی باتون کا ذکر ایسے
بڑے بڑے صاحب کمال سائنس دانون کے روبرو کرتا ہون جنمین مسٹر کوئیٹ لیٹ بھی موجود
ہین جنسے کہ مین نے چھبیس برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ علوم ریاضیہ کی اعلےٰ درجہ کی فروع مین
اول استفادہ حاصل کیا تھا اُسنے اپنی عظیم قابلیتون کو اس سائنس مین بعض مظاہر عالم کے
اندر ایسی کامیابی کے ساتھ رہنمائی کی کہ ان مین سٹی ٹسٹی کل واقعتین فراہم و تحویل کر کے فرائض
قوانین منکشف و تحقیق کیئے۔ پرنس نے اپنے بیان مین اور اضافہ کیا کہ آدم زاد کی حالت معاشرت
و تمدن مین جو واقعات نمایان ہوتے ہین انکی تحقیقات کرنا اس کوہگرس کا مقصد اعظم ہے اسکی
کوشش و سعی کے نتائج نے اِسکی اس امید کو بڑھایا ہے کہ مدبران ملکی اور مقنن اسکی ہدایت
سے کوشش کرینگے کہ وہ انسان کی معاشرت تمدنی مین مسرت و راحت کو زیادہ کرین۔ ایسی
کونگریسین بڑی بیش بہا ہین کہ مختلف گورنمنٹون اور فرقون کو متفق کر کے ایک راہ پر چلائین
کہ وہ ایسی تحقیقاتون کے پیرو ہون کہ جن مین وہ مشترک ترکیب و مشترک مآل کار و مشترک سیرت
مین متفق الاغراض ہون ہ

پرنس نے یہ اور فرمایا کہ سٹی ٹسٹی کل سائنس کا موضوع یہ ہی کہ قوانین دریافت کرے
جس کی اصل یہ ہے کہ مشاہدات کے لیئے ایک وسیع رقبہ ہو اور اُنمین واقعیتون کی تحریر کا نظام
واحد ہو۔ ہماری معاشرت و تمدنی حالت کی تحقیق مین نتائج صحیحہ کی تحصیل کے لیئے ضرور ہے کہ
واقعیتون کی بہت سی اقسام باہم جمع کر کے انکا آپس مین مقابلہ کیا جائے۔ آبادی کی افزائش کے

شادی بیاہون کے ۔ پیدایش موت کے ۔ وطن چھوڑ کر نقل مکان کرنے والون کے ۔ بیماری کے جرمون کے ۔ تعلیم کے ۔ زراعت کے پیداوارون کے کامون کے ۔ صنعت کے ۔ حرفتون و پیشون کے نتائج کے ۔ تجارت کے ۔ خزانہ و مال کے سٹی ٹسٹک (جداول) بنائی جائین ۔ اور پھر مختلف ملکون کے ایک قسم کی واقعتین اُنمین مقابلہ کیجائین اور ذہین دیکھا جائے کہ پولیٹکل ۔ مذہبی حالتون پیشون و حرفون کے ۔ سنون کے ۔ آب و ہوا کے کیا کیا اثر ہوتے ہین ۔ اور مختلف اوقات مین ایک ہی حالتون مین یہ مشاہدات کیئے جائین اور مشاہدات اول کے وہ ضمیمے بنائے جائین صرف وقت کے ہاتھ مین یہ بات ہو کہ ہم ترقی کا امتحان کر سکتے ہین ۔ پرنس نے اب تک اس سائنس کے لیئے جو کام ہوئے تھے اُنکی توضیح کی ۔ اور پھر مختلف ہدائتین بیان کین جن کے سبب سے اِس انٹرنیشنل کونگریس کا یہ اثر معلوم ہوا کہ اُسنے انگلینڈ اور ملکون کے سیئے سٹی ٹکس کی مختلف شاخون کے مشاہدات کے اجتماع مین تصحیح کو بڑھا دیا ہے اور محققین کے لیئے ایک روشنی پیدا کر دی ہے ۔

پھر پرنس نے یہ اور فرمایا کہ اسطرح سے جو نقشے ہم کو حاصل ہونگے ہمین شبہ نہین کہ وہ تازہ بتازہ ہندسون مین ہونگے اور ہم اپنے تجربے اور فیلنگس سے جانین گے کہ مختلف قومین باہم ایک دوسرے کی محتاج ہین ۔ انکی ترقی انکی اخلاقی بہتری انکی جسمانی و روحانی مرفہ الحالی اور اُن کی خوشی کی اصلی حالت جب قائم رہ سکتی ہے کہ ان مین ایسی مصالحت اور ایک دوسرے کی بہی خواہی اُن مین امن و عافیت ہو ۔ ان مین باہمی رقابت قائم رہے مگر یہ رقابت معاشرت تمدنی کی ترقی کی دوڑ مین پیشقدمی کے لیئے ہو ۔ گو ان مین سے ایک کی قسمت مین یہ ہو کہ وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچنے مین مقدم ہو مگر اسکے فائدہ و صلہ مین سب شریک برابر ہون اور سب ملمین اپنی دماغی و جسمانی قوار کو سمجھکر ایسی رقابت کو بڑھائین جو بھلی ہو ۔ پھر پرنس نے کونگریس کے ممبرون سے عرض کیا کہ وہ جزئیات کی تفصیل مین اپنے تئین حیران نکرین خواہ وہ کیسی ہی دلکش ہون بلکہ وہ اپنی استعداد و توانائی کو ان اصول وسیعہ کے قائم کرنے کی رہنمائی کے اندر کام مین لائین جنپر مختلف قومون کے مشترک کام مبنی کیئے جائین اور یہ مشترک کام اصلی ترقی کرنے مین موثر و معاون ہون پرنس نے جن الفاظ پر اپنے ایڈریس کا خاتمہ کیا وہ سامعین کے دل پر بڑے موثر ہوئے ہین جا بجا

ہون کہ اس کونگریس کا کام صرف اظہار اور سفارش ہی اور ان اظہارون اور سفارشون پر عمل کرنا آخر کار مختلف گورنمنٹون پر موقوف ہی۔ یہ سچ ہے کہ ہدایات سابقہ مین سے بعض ہدایتون کی تعمیل ہوئی۔ اور بعض کی تعمیل نہین ہوئی اور اُنپر توجہ نہین کی گئی اور اس الزام سے مین اپنے ملک کو بری نہین کرسکتا۔ مجھے بڑی مسرت و مباہات ہوگی کہ یہ عمدہ اجتماع جو ہوا ہے وہ ایسی ایک عالی شان عمارت کی بنیاد مستحکم کرے جو ان ابدی قوانین کو منکشف کرکے مسرت انسانی کو بڑھائے جنپر ایک عالم کی خوشی موقوف ہی۔ گو اس عمارت کی تعمیر مین دیر ضرور ہوگی۔ اور اُسکے لیئے آیندہ نسلون کی محنت و جفاکشی کی احتیاج ہوگی۔ وہ خدا ہماری کوششون کو متبرک بنائے اور اُنکے نتائج مین برکت دے جسنے ہمارے دلون مین سچ کے منکشف کرنے کی خواہش کی جڑ جمائی ہے اور ہمکو قوائے عقلیہ عطا کی ہین کہ ہم اُنکو انکشافات مین آخر تک کام مین لائین ۞

ہم نے اس ایڈریس کو اسلیئے طول دیکر لکہا ہے کہ وہ پرنس کی سب ایڈریسون مین بہتر اور آخر تھی۔ اسکا فرانسیسی زبان مین بھی ترجمہ ہوا۔ اصل ایڈریس جرمنی زبان مین لکھی گئی تھی جس کا ترجمہ انگریزی زبان مین خود پرنس نے کیا۔ اور آٹھ روز بعد اسکی نقل سٹوک میر کو بھی بھیجی اور اُنکو لکہا کہ اگرچہ یہان یہ ایڈریس سب کو پسند آئی ہی مگر مجھے بڑی خوشی جب ہی ہوگی کہ آپ اسکو پسند فرمائینگے ۞

برلن مین ملکہ معظمہ کی نواسی پیدا ہونا

ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ہم حاضری کہانے بیٹھے ہی تھے کہ فرنز (داماد کا نام) کا تار آیا کہ ۸ گھنٹے ۱۰ منٹ پروکی کے بیٹی پیدا ہوئی اور زچہ اور بچہ دونون تندرست ہین اس تار سے بڑی خوشی ہوئی۔ بچے خوشی کے مارے کودتے پہرتے ہین۔ ہر ایک خوش معلوم ہوتا ہے اور بے فکری کے ساتھ شکر گزار ہوتا ہی ۞

پرنسس رائل کو ملکہ معظمہ کا خط مبارکباد میں لکھنا

اسوقت میرے دل مین خوشی سماتی نہین صرف دو لفظ مبارکباد کے اپنی پیاری لاڈلی کو لکھتا ہون جو ابھی ایک بچہ کی ماں بنی ہی۔ یہ چھوٹی سی بچی ایک عطیہ ایزدی ہی جس سے آیندہ آنے والے دنون مین تم کو بہت خوشی ہوگی۔ تار سے معلوم ہوا کہ تم تندرست ہو خدا کرے کہ یہ خبر سنگا ایسی ہی ہو جیسی ظاہراً لفظون مین معلوم ہوتی ہی۔ پرنس بیٹی کو ہفتہ وار خط لکہا کرتے تھے روز بیٹی اور نواسی کی خیر و عافیت کی خبر آتی تھی۔ مگر فرط محبت کے سبب سے

انھون نے تیسرے ہی دن پھر یہ خط لکھا کہ مادر و دختر کے جسم و روح کی خبرین خاطر خواہ چلی آ رہی ہین میں جانتا ہون کہ تم بڑی خاموش ہو۔ اس بات کو تم اپنے دل مین رکھو کہ اگرچہ تم تندرست ہو اور اپنے دلمین اپنے تئین تندرست جانتی ہو مگر تمہارا جسم ایک نئی ترکیب اور تمہارے اعصاب دماغی ایک نئی روان اختیار کرینگے۔ دل و دماغ کا آرام پانا اور قوائے جسمانی کا بحال رہنا لطیف غذا پر اور اُسکے ہضم ہونے پر اور بدل ما تحلل کے پہنچنے پر موقوف ہے۔ تم میرے رسالہ فزی اولوجی سے مستفید ہو وہ تمہارے لیئے مضر نہین ہوگا۔ اصول عظیمہ کے خیال مین رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے انکے موافق ہم اپنے افعال کو درست کر سکتے ہین ✤

لڑکون سے چھوٹی لڑکیان زیادہ پیاری اور خوبصورت ہوتی ہین تمھاری یہ چھوٹی لڑکی بھی بڑی پیاری ہوگی ✤

کنیڈا مین پرنس آف ویلز کا دورہ

سنہ ١٨٦٠ء ملکہ معظمہ کو یاد رہے گا اِسمین بڑے دلچسپ واقعات واقع ہوئے ہین منجملہ اُنکے ایک کنیڈا مین پرنس آف ویلز کا سفر ہے۔ جب کریمیا مین لڑائی ہو رہی تھی تو کنیڈا سے ایک ڈیپوٹیشن اسغرض سے آیا تھا کہ ملکہ معظمہ وہان قدم رنجہ فرمائین۔ جب ڈیپوٹیشن اِس اپنے کام مین ناکام رہا تو اُسنے یہ درخواست کی کہ ملکہ معظمہ اپنے بیٹون مین سے کسی بیٹے کو گورنر جنرل مقرر کر دین مگر اِسوقت کوئی بیٹا کم عمری کے سبب سے وہان گورنر جنرل کے عہدہ پر مقرر نہین ہو سکتا تھا۔ آخر کو گفتگو ہو ہوا کر فیصلہ ہوا کہ موسم بہار مین پرنس آف ویلز اقصائے مغرب مین سفر کرے اور اُن کے ساتھ ڈیوک نیوکیسل سکرٹری کولونی جائے۔ جب یہ خبر امریکہ مین پہنچی تو مسٹر بوچا مین پریسیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹ نے بھی درخواست کی کہ پرنس آف ویلز ہماری ہی پبلک کی سیر کرین اور وعدہ کیا کہ یہان اُن کا خیر مقدم ایسی محبت و عقیدت سے ہوگا کہ جس سے ملکہ معظمہ نہایت مسرور ہونگی پریسیڈنٹ کی یہ دعوت قبول ہوئی۔ اور اُسکو اطلاع دی گئی کہ پرنس آف ویلز شاہانہ طور پر سفر نہین کرے گا بلکہ وہ سکوٹ لینڈ کا بیرن بنکر سفر کرے گا۔ ٢٥ جولائی کو شہزادہ نے نئی دنیا مین قدم رکھا۔ نیو فونڈ لینڈ مین سینٹ جان کے محل مین داخل ہوا۔ یہان کے باشندے گنوار پھیرے تھے۔ اُنکی بیبیان شہزادہ کے گرد وحشیانہ صدقے ہوئین اور سوائے مدح سرائی کوئی اور بات نہ کہی۔ اور اکثر چلا چلا کر یہ پکارتین کہ خدا اِس حسین چہرہ کو برکت دے اور اُسکے لیئے

ایک نیک بی بی بھیجدے۔ شہزادہ نے یہان کے بڑے گرجا کا ملاحظہ کیا اور بشپ سے بڑی آدمیت سے ملا۔ بشپ نے اُسکو دعا دی کہ خداتعالی اِس نوجوان کو برکت دے۔ آگے سفر کا حال آئندہ لکھا جائے گا۔

۷۔ اگست کو اولیا نے دولت اوسبورن سے بال مورل کو روانہ ہوئے۔ راہ مین ایڈنبرا مین والنٹیر سپاہ کے معائنہ کے لیئے قیام کیا جسکا حال ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین یہ تحریر فرمایا ہے کہ ۸ گھنٹے دس منٹ پر ہم ایڈنبرا کے سٹیشن پر پہنچے ڈیوک بکلوچ اور معمولی حکام نے اور لشکر نے جو ہمارے ملاحظہ کے لیئے آیا تھا ہمارا استقبال کیا۔ صبح کا وقت ڈچس کنٹ کی ملاقات مین بسر ہوا۔ وہ یہان ایڈنبرا سے چند میل پر کرے منڈ ہوس مین موسم گرما مین رہنے کے لیئے تشریف لائی تھین۔ یہان تھوڑی دیر شہر کے مین ہولی روڈ کے محل مین گئی۔ یورپ کے شہرون مین ایڈنبرا سے زیادہ کوئی شہر تفریح بخش نہ تھا اور اِس مین جو مقام ریویو کے لیئے مقرر ہوا تھا وہ اہل سکوٹ لینڈ کو بہت پسند تھا۔ اُس سے بہتر کوئی اور جگہ خوشنما و دلچسپ و پرلطف نہ تھی۔ یہان آدمیون کا قومی اجتماع تھا۔ سارے ملک سے لوگ ایڈنبرا مین اکٹھے تھے تاکہ اپنی ملکہ کے ساتھ خیرخواہی کے ساتھ دلی محبت کو دکھائین جیسی جون کے مہینے مین ہائیڈ پارک مین انگلینڈ کے قصبون سے کل آدمی آئے تھے ایسی ہی تقریبًا سکوٹ لینڈ کے تمام قصبون سے وہ لوگ آئے جن کے خون و استخوان و رگ و پے بہتر سے بہتر تھے اُس سے ایک عام اجتماع بہت بڑھ گیا۔ ہر ضلع کے منتخب آدمی موجود تھے۔ سب جگہ سے والنٹیر اکیس بائیس ہزار سپاہی جمع ہوئے تھے کہ اپنی ملکہ کو سلام کرین۔ دن خوب کھلا ہوا تھا۔ سورج خوب چمک رہا تھا جس سے سپاہ کی جلوہ گاہ کی بڑی رونق ہو گئی تھی۔ ساڑھے تین بجے مین کھلی گاڑی مین سوار ہوئی۔ میری والدہ اور میرے بچے ساتھ بیٹھے۔ داہنی طرف میرا شوہر گھوڑے سوار ہو کر ہمراہ چلا۔ سپاہ کی صفون کے درمیان میری سواری گزری۔ سپاہ نے سلامی اتاری۔ بندوقون کی آوازین یہ معلوم ہوتی تھین کہ بادل گرج رہے ہین۔ پھر آوازین پہاڑون مین جا کر گونجتی تھین اور الٹی آتی تھین۔ یہ معلوم ہوتا کہ پھر از سر نو باڑین چھوٹتی ہین ایک گھنٹہ دس منٹ تک مین نے سپاہ کا معائنہ کیا۔ خاک بڑی اُڑتی تھی جسکے سبب سے تماشائی

ملکہ معظمہ کا ایڈنبرا مین والنٹیر سپاہ کا معائنہ ۱۸۶۰

اچھی طرح سپاہ کا تماشا نہین دیکھ سکتے تھے۔ آنکھون کے لیئے کوئی چیز خاک سے زیادہ ناگوار نہین ہوتی۔ ریویو کے وقت بموجب قواعدِ سپاہ کل سپاہ خاموش تھی مگر جب اُسے فراغت ہوئی تو اُسنے خوشی کے نعرون سے زمین کو آسمان پر اٹھا لیا۔ فیرون کی پے در پے آوازین نکالین کہ انہین لمحہ بھر کا وقفہ نہ کیا۔ ہوا مین ٹوپیان اچھالین بندوقون کے سرون پر ٹوپیون کو اٹھا کر پھیرایا۔ یہ حال جب تک رہا کہ مین اپنے محل مین داخل ہوئی۔ مین نے یہ خط شاہ بلجیم کو تحریر کیا کہ ہم رات کی ٹرین مین آٹھ بجے پہنچے۔ اان جان (ڈچس کنٹ) سے کرے مونڈ مین ملی جو سمندر کے قریب نہایت دلکشا مقام ہے جس مین درخت بڑے خوبصورت لگے ہوئے ہین دوپہر کے بعد سپاہ کے ریویو مین والدہ صاحبہ میرے ہمراہ تھین مین اُنکے ساتھ ہونے سے ایسی خوش تھی جیسے کہ ہائیڈ پارک مین آپکے ساتھ ہونیسے مسرور تھی۔ یہان کا ریویو لنڈن کے ریویو سے زیادہ عالیشان تھا۔ یہان سپاہ زیادہ تھی اُسکی جلوہ گاہ زیادہ عظیم الشان تھی۔ آرتھر سینٹ کا خوشنما پہاڑ چوٹی تک آدمیون سے بھرا ہوا تھا۔ سکوچ اپنی خیرخواہی مین بڑی سرگرمی ثابت کر رہے تھے۔ ہائی لینڈس سپاہ کے افسر لارڈ بریڈل مین سب سے زیادہ خوبصورت سکوچ سرداروں مین معلوم ہوتے تھے۔

۸۔ ستمبر کو بال موریل مین ملکہ معظمہ وارد ہوئین۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ یہ میری بڑی خوش نصیبی تھی کہ یہان دوسری دن ایک موٹا تازہ بارہ سنگا شکار کیا اور ۱۲۔ تاریخ کو اپنی بندوق سے ۵۰ پرند شکار کیئے۔ مگر موسم شکار کے لیئے ایسا ہی بُرا ہے جیسا کہ فصل کے لیئے مین چند روز تک شکار کو گیا کوئی شکار ہاتھ نہین لگا مثل اور مقامات کے بال موریل مین قومی اغراض مین پرنس کا دل لگا رہتا تھا۔ ۱۴۔ ستمبر کو بحری سپاہ کے رزرو رکھنے کے باب مین لارڈ پامرسٹون کو خط لکھا اور ملکہ معظمہ کیطرف سے بڑی خط و کتابت کی۔

خاندان شاہی مین سالگرہین کبھی فراموش نہین ہوتی تھین۔ ۱۷۔ اگست کو ڈچس کنٹ کی پیدایش کی سالگرہ تھی اس خوشی مین یہ غمی ہوئی کہ ۱۴۔ اگست کو یہ خبر آئی تھی کہ انکی سگی بہن جو ایک ہی زندہ باقی رہی تھین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوئی ہین۔ اِس کا پرنس کو بڑا افسوس تھا۔ اُنھون نے اپنی بیٹی کیطرف سے ڈچس کو یہ خط لکھا۔

بال مورل ۱۵- اگست سنہ ۱۸۶۱ء صرف کاغذ و سیاہی آج واسطہ مین جو سترہوین
تاریخ کی مبارکباد ناخوشی کے ساتھ دین - یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم اکثر سالگرہ کے دن آپسے
جدا رہتے ہین - آپ کی ضعیف بہن کچھہ رنج کی نقاب کو جو آپ کے دل پر پڑی ہوئی ہے ہمارے تین
پیارے بچون کا آپکے پاس رہنا اُٹھا دیگا - اور آپ کو پورا خوش کردے گا - مین نے اپنی بیمار پھوپی
کی خبر صبح سے کچھہ نہین سُنی ٭

ملکہ معظمہ کے پاس تار آیا کہ وکی کی لڑکی نے ہمطباع پایا اور اُسکا نام شارلٹ رکھا گیا
پھر آج ہی شام کو تار آیا کہ ملکہ معظمہ کی سگی خالہ کا انتقال ہوا کہ پرنس نے پھر ڈچس کنٹ کو خط لکھا
کہ کل مین نے آپکے پاس خط روانہ کیا ہی تہا کہ تار اندوہناک خبر لایا کہ جسکے سببسے مین اپنا دوسرا خط
سیاہ جدول کھنچے ہوئے کاغذ پر لکھکر بہیجتا ہون کیا غمناک یہ سالگرہ آپ کی ہوئی ہوگی اگرچہ بیچاری
پھوپھی کی صحت اس بڑی عمر مین کچھہ بحال ہوجاتی تو انکی اور زیادہ کم بختی آتی - وہ ضعیف و اپاہج تہین
ہوش و حواس اُنکے درست نہ تھے - بے اولاد تہین اس سببسے تنہائی مین رہنا اور غم جانفرسا
ایسی حالتون مین کون شخص انکی تیمارداری سے خوشی حاصل کرسکتا ہی؟ ایسی حالتون مین انکو جینا
دشوار ہوتا - مگر ایسے خیالات زندہ عزیزون کے غم کو گھٹاتے نہین - میری تمنا ہے کہ اس غم سے آپ
کی صحت مین فرق نہ آئے ٭

آپکا تابعدار بیٹا البرٹ

۲۱- اگست سنہ ۱۸۶۱ء کو پرنس نے اپنے پرانے دوست سٹوک میر کو کوبرگ مین یہ خط بہیجا ٭

ایک دفعہ پھر مین آپسے پوچھنا چاہتا ہون کہ آپکا مزاج کیسا ہے اگرچہ اس استفسار کو عبث جانتا
ہون کیونکہ جواب آنے کی توقع نہین - مگر پھر بھی اس ضرب المثل کے موافق تسکین ہوتی ہی کہ خبر کا
نہ آنا اچھی خبر ہوتی ہے - یہان یہ حال ہے کہ تقدیم کے موافق موسم گرما ختم ہوگیا مگر ایک دن بہی
موسم گرما کی گرمی نہ پڑی - یہان گھر کے اندر دن مین آگ روشن کرنی پڑتی ہی - اگر باہر جاتے ہین تو تر بتر
ہوجاتے ہین - مگر مین شکار کے لیئے بغیر جانے رہتا نہین - اور اس مین معمول کے موافق کامیاب
ہوتا ہون ٭

آپ کو پھوپی جیولی آ کی وفات کا ازحد رنج ہوا ہوگا - بیچارے چچا لیوپولڈ کا غم کے مارے
بُرا حال ہوا ہوگا وہ اپنی بہن سے بہت محبت رکھتے تھے اس رنج کے مارے انکی صحت مین خلل آگیا

ہو گیا۔ مادڈچس کنٹ اکو بہت رنج ہوا مگر انکی صحت مین اس رنج سے کچھ خلل نہین آیا۔ انکی سالگرہ کے دن کو ہمارے تین بچون اور انکے عزیزون کے بچون نے خوش کیا ہوگا۔ ان کا دہاتی مکان کیسے منڈو بہت خوش موقع سمندر کے قریب ایڈنبرا کے نزدیک ہے ۷۔ اگست کو ہم ایڈنبرا کو سپاہ کے ریویو کے لیئے آئے تھے تو انسے بہی ملے تھے۔ یہ ریویو بڑا شاندار تہا۔ بائیس ہزار والنٹیر موجود تھے اور دو لاکھ تماشائی جمع ہوئے تھے ٭

۲۶۔ اگست کو پرنس کی سالگرہ معمول کے موافق مبارک سلامت کے ساتھ ہوئی۔ پرنس کی سوتیلی مان کی طبیعت بہت علیل ہو گئی تہین۔ انہون نے بیٹی کو سالگرہ کی مبارکباد مین خط لکھا بیٹی نے مان کو یہ جواب لکھا۔ مجھے جو آپنے ۲۶۔ تاریخ کی سالگرہ کی مبارکباد دی ہے بین اسکا شکریہ ادا کرتا ہون۔ یہ اتوار کا دن سکوٹ لینڈ مین میرا بڑی خوشی سے بسر ہوا۔ آپنے جو خوبصورت تصویر بہیجی ہے اور ہنوز وہ رستہ ہی مین ہے مین اسکو بسرو چشم قبول کرون گا۔ آپنے جو اپنی صحت کی بری حالت لکھی ہے اس سے مجھے بڑا رنج ہوا اور اس سبب سے اور بھی زیادہ رنج ہوا کہ مین عنقریب کوبرگ مین آنے والا ہون۔ وہان کے آنے کی خوشی آپ کی علالت بے لطف کریگی ٭

سکوٹ لینڈ سے اولیائے دولت مراجعت کر کے اوسبورن مین آگئے اور ۱۲۔ ستمبر کو لنڈن مین رونق افروز ہوئے۔ اسی دن پرنس نے بڑی بیٹی کو خط لکھا کہ کل ہم جہاز پر سوار ہوکر کوبرگ روانہ ہونگے ملکہ معظمہ بال مورل مین اتنے دنون معمول کے موافق کہ ہمیشہ سالانہ ٹہیرا کرتی تہین اسلیئے نہین ٹہیرین کہ جرمنی مین جانے کا ارادہ تہا جہان خاندان شاہی کے جرگہ مین نواسہ کا اضافہ ہو گیا تھا۔ ۲۲۔ ستمبر کو کوئین اور پرنس کونسورٹ اور شہزادی ایلائیس قصر بکنگہم سے گریوسنٹیڈ کو روانہ ہوئے۔ لارڈ جان رسل انکے ہمراہ ہوئے۔ جلدی سے سنجیلا کے سپاٹ منظرون مین پہنچے جنکو دیکھکر ملکہ معظمہ حیران ہوئین کہ انکو اسیبڑن کے کوہستانی منظرون کے مقابلہ مین ہونا معلوم ہوتے تھے۔ اثناء راہ مین پرنس کی سوتیلی مان کی وفات کی خبر آئی۔ انہون نے اپنی علالت کی تکلیف کی برداشت بہادرانہ کی۔ پرنس کو ان کا زندہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ گو تہا مین جا کر انکی قبر کی زیارت کی۔ مان کے مرنے کا پرنس کو بڑا قلق ہوا۔ اکس لاچیپل مین پرنس اپنے گہرے دوست نائب السلطنت پروشا سے اور انکی خوش دامن شہزادی پروشا اور شہزادہ فریڈرک ولیم سے ملے۔ جب کوبرگ قریب آیا تو ملکہ معظمہ کہتی ہین

کہ میرے شوہر نے اِن مقامات کے مناظر کو پہچان کر بتلانا شروع کیا جہاں انکی ابتدار زندگی بسر ہوئی تہی اور اب وہاں ایک غم آلود تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اُنکے اس بیان سے میرا دل اُڑا جاتا تہا۔ شہزادہ ولیم فریڈرک ملکہ معظمہ کے چھوٹے سے نواسہ کو اُنسے ملانیکے لیئے لایا تہا۔ وہ لکھتی ہین کہ یہ بچہ کیسا چھوٹا سا پیارا لاڈلا حسین و تازہ و توانا ہے جسکی جلد نہایت نرم سفید ہے۔ اِسکے شانے اور اعضا کیسے متناسب موزون ہین۔ اِسکا پیارا چہرہ فرٹز اور لوئیس کے چہرہ سے ملتا ہے اِسکی آنکھین فرٹز کی سی ہین اور وکی کا سا دہن ہے اور سب بال گھونگر والے بہت خوشنما ہین۔ پہر سٹوک میر سے ملاقات ہوئی۔ اگرچہ وہ بہت بوڑھے ضعیف ہوگئے ہین مگر اُن کا دل و دماغ جوانون کا سا تر و تازہ ہے انکی ملاقات نے ہم دونون کی خوشی کو بہت بڑھایا۔ دو ہفتے ہم یہان سے ہم انگریزون کا دستور تہا کہ جہان ملک کے محلون کی خوبصورتی اور آدمیونکی سادگی دیکھتے ہین تو اسپر فریفتہ ہوجاتے ہین ٭

کوبرگ کی اقامت مین پہلی اکتوبر کو پرنس کونسورٹ مرتے مرتے بچ گئے۔ وہ چار گھوڑون کی گاڑی مین تنہا سوار تھے کہ گھوڑے چمکے اور بگڑ کر دوڑے اور دوڑکر ایسے راستہ پر پہنچے کہ وہ ریلو کو قطع کرتا تہا۔ اور ریل پر ایک گاڑی کھڑی تہی جس مین سلاخین اکھیڑ اکھیڑ کر بہری جاتی تہین پرنس نے یہ خیال کرکے کہ میری گاڑی ریل کی گاڑی سے ضرور ٹکر کھائے گی اور میری جان معرض خطر مین آئے گی۔ وہ گاڑی سے کود پڑے۔ اِنکے کوئی ضرب شدید نہین آئی۔ مگر گاڑیون کے ٹکرانے سے کوچبان کے ضرب شدید آئی۔ اور ایک گھوڑا مرا اور تین گھوڑے شہر کو بہاگے جن کو کرنیل پونسن بائی نے دیکھا تو وہ ڈاکٹر اور ایک گاڑی کو ساتھ لیکر بہت جلد پرنس کے پاس پہنچے۔ ڈاکٹر پرنس کیطرف متوجہ ہوا مگر انہون نے یاصرار کہا کہ آپ پہلے کوچبان کو دیکھیئے اور کرنیل کو ملکہ معظمہ کے پاس بہیجا کہ وہ اصل حال پر اُنکو مطلع کرے اُنکے چہرہ اور کنپٹیون اور ایک گھٹنے پر خراش آئی تہی۔ وہ دو دن تک اپنے کمرے سے باہر نہین نکلے۔ اگرچہ سب طرح سے خیر گزری۔ مگر اِس حادثہ سے ملکہ معظمہ کا دل دہل گیا۔ وہ لکھتی ہین کہ اے خداوہ کونسا صدمہ ہوتا اِس حادثہ سے میرے دل پر نہین گزر گیا۔ مین اپنے دل کو تسکین دیتی ہون اور ہولون کو جنسے کہ میرا دل بہر جاتا گزرنے نہین دیتی۔ اُنہون نے اپنے خدا کی شکر گزاری میں کوبرگ کے پادریون کو ۱۲۰۰۰ فرینک (۱۰۰ پونڈ) کا عطیہ عطا کیا اور اُنکو حکم دیا کہ وہ ہر سال یکم اکتوبر کو جو اِس واقعہ کے واقعہ ہونے کی تاریخ ہے پرنس کی جان کے بچ جانے کی سالگرہ

پرنس کو سخت صدمہ پر ایک آفت ناگہانی کا آنا اور ملکہ کو صدمہ پہنچنا

کیا کرین اور اصل جمع کا سود اس سالگرہ کے دن ادنے درجہ کے مستحق نوجوان عورتون اور مردون کو بانٹ دیا کرین کہ وہ اُسکو اپنے اکتساب معاش مین کام مین لایا کرین *

پھر ملکہ معظمہ اور پرنس اپنے قدیم عزیز رشتہ دارون سے ملاقاتین کین آس پاس کے مقامات جو قابل دید تھے سیر کی اور نواسے سے ملکہ معظمہ دل بہلاتی رہین ۹- اکتوبر کو ان ایام شادمانی کا خاتمہ ہوا- اسی تاریخ کو وہ یہان سے روانہ ہوئے، ان مقامات کی باتون کی یاد انکو بڑی پیاری اور خوشگوار معلوم ہوتی تہین- ملکہ معظمہ لکھتی ہین ان دو ہفتون کی خوشیان اور میرے عزیز البرٹ پر حادثہ ناگہانی واقع ہونے کا غم میرے دل پر سے کبھی محو نہین ہونگے- جب اُنہوننے مراجعت کے لیئے یہ سفر کیا تو پروشا نائب السلطنت اُنسے ملا اور اُنکے ساتھ اُسنے می النس تک سفر کیا دریا پہاٹن کی سیرین کین مگر بارش نے سیرون کا لطف نہ اُٹھانے دیا- جب یہ زمرہ شاہی بھیگا ہوا سرمازدہ بے چین و بے آرام کوب ٹینیر مین پہنچا تو وہان انتظار مین شہزادہ پروشا کھڑی ہوئی تہی *

اِس سردی سے ملکہ معظمہ بیمار ہوگئین بیٹی اور نواسے کی جدائی نے مضمحل کیا اِس حُمّے سے شہزادہ نے انکی تمام خوشیون کو چرالیا- جب وہ برسل مین آئین تو بمشکل سے چل سکتی تہین اور اپنے کمرہ سے باہر نکل سکتی تہین- ڈاکٹر بیلی نے انکے چھالے کا علاج کیا- اِس چھالے کے سبب زور سے بخار بھی اُنکو آگیا تہا- غرض اِس بارش کے بُرے موسم مین سفر کرکے ۱۷- اکتوبر کو ونڈسر مین وہ آگئین، ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ کوبرگ کو چھوڑے ہوئے ایک ہفتہ ہوا- وہان جو خوشی کے دن بسر ہوئے اب وہ زمانہ گزشتہ کی یاد کے مخازن سے متعلق ہین *

اِس سال مین ہندوستان کی بغاوت کی ساری چنگاریان بجھ گئی تہین چین کی جنگ مین پیکن فتح ہوگیا تہا- ۲۴- اکتوبر کو چین والون سے صلح ہوگئی تہی- ۲۸- دسمبر کو پرنس نے سٹوک میر کو خط لکھا تہا کہ ہم کو انگلینڈ اور کولونیز کی طرف سے بالکل اطمینان ہوگیا ہے *

۲۷- اپریل کو قصر بکنگہم سے پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو لکھا تہا کہ پنجشنبہ کو الفرڈ کیپ گدھوپ کو بڑا لمبا سفر کریگا- یہ ایک عجیب واقعہ قابل یاد ہوگا کہ ایک ہی ہفتہ مین بڑا بھائی کنیڈا مین سینٹ لارنس کا عظیم الشان پل کھولیگا اور چھوٹا بھائی بندرگاہ کیپ ٹاون کی بنیاد کا پتھر رکھے گا جو دنیا کے دوسرے سرے پر ہے- یہ برٹش نسل کی کیسی ترقی و توسیع و شایستگی

وتہذیب مین جسکو انگلینڈ نے بروے کار ظاہر کیا ہے اور آگے بڑھایا ہے خاندان شاہی اسکے ساتھ کام کرتا ہے ٭

ان دونون نئی کولونی مین ہمارے بچے بڑی محبت وخیرخواہی کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین جنپر قومی فخر ہوتا ہے نومبر کے شروع مین ملکہ معظمہ اور پرنس کو امید تھی کہ کنیڈا سے پرنس ویلز اور کیپ ٹون سے شہزادہ الفرڈ گھر آجائینگے۔ مگر دن پر دن گزرتے جاتے تھے اور اُنکی خیر خبر کچھ نہین آتی تھی جب سے اُنکو فکر وتردد زیادہ ہوتا تھا۔ جب انگلینڈ کے سواحل پر آگئے تو یہ فکر وتردد دور ہوا۔ ۹۔ نومبر کو پرنس اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتے ہین کہ برٹی (پرنس اوف ویلز) کی سالگرہ ہے مگر کم بختی یہ ہے کہ وہ آج بھی یہان موجود نہین ہو اور نہ ہمکو اُسکی کچھ خبر معلوم ہے کہ کہان ہے۔ الفرڈ پورٹس متھ مین آج سویرے آگیا ہے۔ وہ ۲ بجے آج نہایت تازہ وتوانا ہمارے پاس آجائے گا ٭

پرنس کونسورٹ نے ان دوبڑی کولونی مین ان دونون شہزادون کے جانے کو ایک مہتم بالشان کام بنادیا۔ اور نہایت محبت سے اُنہون نے ایسا بندوبست کیا کہ ان دونون سفرون مین کامیابی حاصل ہوئی۔ ملکہ معظمہ کے پاس جو اُنکے سفرون کی خبرین وقتاً فوقتاً آنی شروع ہوئین اُنسے معلوم ہوا پرنس کی یہ کوشش رائیگان نہین ہوئی ٭

۲۴ جولائی کو پرنس الفرڈ جہاز یوریالس مین خلیج سائمن مین پہنچا۔ اس جہاز مین وہ درجہ دوم کا بحری افسر تھا۔ جب وہ اس جہاز سے علیحدہ ہوتا تھا تو اُسکے مدارات شہزادون کی سی کی جاتی تھی مگر وہ جہاز کے ادنی افسرون مین سمجھا جاتا تھا۔ بندرگاہ کا ماسٹر جب اُنکے جہاز پر آیا تو اُسکو کچھ کم حیرت اس بات کے دیکھنے سے نہین ہوئی کہ پرنس الفرڈ ایک معمولی لباس ادنے افسر بحری کا پہنے ہوئے ہو اور وہ اپنے اس عہدہ کی خدمت کا حق ادا کر رہا ہے۔ ۲۵ جولائی کو شہزادہ خشکی مین اُترا اور کیپ ٹون کو روانہ ہوا۔ آج کے مقامی اخبار مین لکھا گیا کہ جب سے کیپ مین برٹش کولونیز آباد ہوئی ہین۔ آج تک اسکے کوچہ وبازار کی ایسی خوش اسلوبی سے آئین بندی نہین ہوئی تھی نہ کبھی آدمی اتنے جمع ہوئے تھے اور نہ اُنہون نے خیرخواہی کا جوش دلی خوشی سے ظاہر کیا تھا جیسا کہ آج ملکہ معظمہ کے فرزند ارجمند کے آنے کیلئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے ٭

شہزادہ کیپ ٹون مین ۱۲۔ اگست تک مقیم رہا۔ پھر سر جارج گرے کے ساتھ جہاز مین دوبارہ سوار ہوا

۵- کو خلیج الگوآن مین پہنچا۔ ۶- کو خشکی مین بندرگاہ الزبتھ مین اُترا جہان انکا اعزاز و احترام ایسا ہوا جیسا
کہ شہزادون کا ہوا کرتا ہی۔ کیپ ٹون کے کل بندرگاہون پشین کا مبر بریا۔ نٹال۔ اورنج۔ فری سٹیٹ
مین شہزادہ نے سیر کی۔ ہر جگہ اس نوجوان شہزادہ کے خیر مقدم کی رسم محبت کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے
ادا ہوئی۔ وقتاً فوقتاً مان باپون کے پاس اس نونہال کے سفر کی خبرین ایسی اچھی آتی تھین کہ انکے
سننے سے انکا دل باغ باغ ہو جاتا تھا۔ سر جارج گرے نے اپنے ایک دوست کو خانگی خط لکھا جسکو پرنس
کونسورٹ نے اپنے کاغذات مین امانت رکھا۔ اُسمین لکھا تھا کہ جیسے شہزادہ کی سفر کی باتین خوش
کرنے والی ہین ایسی کوئی اور باتین خوش کرنے والی نہین۔ شہزادہ ایک نوجوان نہایت نیک نہاد
شریف ہی اسمین زندہ دلی خوش باشی ظرافت ذکاوت بھری ہوئی ہی۔ ہر جگہ اسکے خیر مقدم کی خوشی
کے مارے لوگ اپنے کپڑون مین پھولے نہین سماتے۔ وہ میرے برابر گھوڑے پر سوار ہو کر مسافت
کو جلدی طے کر لیتا ہے اسکے طرز و آئین وضع انداز گفتار رفتار سب آدمیون کا دل خوش کرتے ہین
وہ سب ایسے سردارون سے اس خوبی سے ملتا ہے کہ انکا دل لے لیتا ہے وہ یہان کے لوگون کی
مرفہ الحالی مین ایسی دلچسپی رکھتا ہے کہ سب آدمی اس سے ملکر خوش و خرم ہوئے ہین۔ وہ یہان کے آدمیون
پر اپنا بڑا نیک اثر ڈال رہا ہے۔ لباس ایسا پہنتا ہے اور بنتا سنورتا ایسا ہے کہ جنوبی افریقہ کا فکاری
معلوم ہوتا ہے ۰

۹- ستمبر کو شہزادہ الفرڈ بندرگاہ نٹال مین جہاز یوریالس پر سوار ہوا کہ کیپ ٹون کو مراجعت
کرے اس جہاز پر سنڈلی سے شہزادہ کی ملاقات ہوئی۔ وہ ایک بڑا نامور سردار گیگاس کا تھا
جو اپنے دس کونسلر کے ساتھ کیپ ٹون مین آیا تھا۔ ۹- ستمبر کو میجر کوڈیل نے پرنس کونسورٹ کو
لکھا کہ کیپ ٹون مین یہ لوگ شہزادہ کو دوبارہ دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ آج کی شام تک ہماری گورنمنٹ
کے اصلی ارادون کی نسبت غلط خبرین اُڑ رہی تھین۔ سنڈلی کی قوم نے رو رو کر بڑی منت
سماجت کی کہ وہ اپنے تئین انگریزون کے حوالہ نہ کرے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ انگریزون کے ہاتھ
سے قتل کیا جائے گا اسلیئے اُسکے ساتھ پادری رہتا تھا۔ موت کے وقت پادری کی ضرورت ہوا کرتی ہی
مگر اب اُنکو یہ خوف جاتا رہا۔ امن عافیت کی خوشی اُنکو ہونے لگی۔ وہ جہاز پر انگریز سے خوش ہوئے۔ اور
جہاز مین اُنکی خاطر داری و مدارات کپتان سے ادنے ملازم تک ایسی کی گئی کہ وہ انگریزون کی تعریف

کرنے لگے ۔

جہاز پر سنڈل لی پر جو عنایت و مہربانی کیگئی ۔ وہ رائیگان نہین گئی ۔ اِسکا اثر قوم زولو کے سردار سینٹ ایمبو پر یہ ہوا کہ وہ انگلینڈ کے ایک جنگی جہاز کی قوت کو دیکھکر اسکی طاقت و زور کو سمجھ گئے ۔ یہ وہ زولو سردار تھا جسکے مطیع کرنے مین ایسی تکلیف اُٹھانی پڑی تھی جیسے کہ سنڈل لی کے فرمانبردار بنانے مین ۔

چند روز کے بعد کیپ ٹاؤن مین پبلک لائبریری کو شہزادہ الفرڈ نے کھولا ۔ اسمین جارج گرے نے سپیچ مین فرمایا کہ یہان کے آدمیون نے جو بہت سی قابل ستایش باتین انگریزون مین دیکھین ۔ انہین سب سے زیادہ تعریف کے قابل انکی آنکھون کے سامنے یہ بات آئی کہ بہت سے ننگے پاون لڑکے تڑکے ہی ڈیکس عرشہ جہاز کو دھو رہے تھے ان مین سب سے چست و چالاک مستعد جید ملکہ انگلینڈ کا بیٹا تھا ۔

جارج گرے نے اپنے ایک دوست کے خط مین اپنے خیالات اس طرح بیان کیے ہین کہ سنڈل لی اور اُسکے مشیرون نے شکریے ادا کیے اور کہا کہ آج انگریزون کے سردار اعظم ملکہ انگلینڈ کے بیٹے کے بلانے سے ہم اس طاقتور جہاز پر آئے ہین ۔ یہ دعوت ہم نے خوف زدہ ہوکر قبول کی تھی ۔ جہاز پر وہشت کرتے کرتے آئے ۔ اس تکلیف مین ہم نے بڑے دریاؤن کے خطرون کو دیکھا ۔ لیکن انگریزون کی ہنرمندی سے ان خوفون سے باہر نکل آئے ۔ ہم نے وہ دیکھا جو ہمارے باپ دادا نے سنا بھی نہوگا ۔ اب ہم نے بڈھے ہوکر دانائی سیکھی اب ہم پر انگلینڈ کی قوت و صولت و سطوت خوب واضح ہوگئی ۔ اب ہم اگر اپنے رحمدل طاقتور ملکہ کی حکومت کے برخلاف مسلح ہون تو ہماری دیوانگی ہے ۔ اب تک جو تعجب خیز چیزین دیکھی ہین اُن کا سمجھنا ہماری فہم و فراست سے باہر تھا اُنسے متعجب ہونا ہمارا اب تک موقوف نہین ہوا ۔ ہم ان باتون مین سے ایک بات کو انگلینڈ کی عظمت و شان سمجھتے ہین کہ ملکہ معظمہ کا بیٹا تابع کا تابع بن کر دانائی سیکھتا ہے ۔ انگلینڈ کے امراء عظام اپنے اپنے گھرون کو اور اپنے باپ کی دولتون کو چھوڑ کر اپنے نوجوان شہزادہ کے ساتھ جفاکشی و مشقت شاقہ اُٹھاتے ہین اور آفتین جھیلتے ہین تاکہ وہ دانشمند اور فرزانہ ہوجاین اور اپنے ملک کے محافظ بنین ۔ جب ہم ان چیزون کو دیکھتے ہین تو ہم سمجھتے ہین کہ کس وجہ سے

انگلش بڑی زبردست قوم ہوئی ہی۔ جو کچھ ہم نے یہان سیکہا ہی اس سے ہم اپنے شبہہ کرنیوالے ہم وطنون کو مطلع کرینگے اور یہ باتین اپنی اولاد کو بتلائین گے۔ جسکے سببسے وہ اپنے ان باپون سے زیادہ دانا ہونگے۔ اور آیندہ زمانہ مین انکی اور ہماری تمہاری ملکہ صاحب قدرت بادشاہ ہوگی*

۷ ۔ ستمبر کو شہزادہ الفرڈ نے خلیج ٹیبل بریک واٹر کی بنیاد مین اول چھکڑا پتھرونکا بھرا رکھا۔ اِس رسم کے اداکرنے کا حال نہایت دلچسپ و پرلطف میجر کوویل نے پرنس کونسورٹ کو لکھا اور بیان کیا کہ اِس رسم مین کولونی مین سے جو شخص آسکتا تھا وہ آیا*

پرنس کا ورود ہیلی فیکس مین

ہم نے پہلے بیان کیا ہی کہ سینٹ جان مین نیوفونڈلینڈ مین پرنس ویلز کا خیر مقدم بڑی گرمجوشی سے کیا گیا۔ مگر یہان یہ گرمجوشی اور مقامات کی خیر مقدم کی گرمجوشی کے آگے سرد ہوگئی۔ ۷۔ اگست کو شہزادہ ویلز ہیلی فیکس مین رونق افروز ہوا۔ نیوکیسل کے ڈیوک نے اِسی تاریخ یہان کا حال ملکہ معظمہ کے حضور مین یہ لکھکر بھیجا کہ ڈیڑھ گھنٹے مین سواری کا جلوس تیار ہوا اُس کے دیکھنے سے دل باغ باغ ہوا جاتا تھا۔ آدمیون کا ہجوم وہ تہا کہ خیال مین مشکل سے آسکتا تہا کہ اِتنے آدمی کہان سے آکر جمع ہوئے ہین۔ کوٹھون دروازون دیوارون چھتون پر غرض جو کھڑے رہنے کی جگہ تھی وہ آدمیون سے بھری ہوئی تھی۔ سیکڑون خوش لباس عورتون کو گرد کے بگولون اور آدمیون کی دھکاپیل مین آنے کی کچھ پروا نہ تھی وہ یہ چاہتی تہین کہ کوئی عافیت کی جگہ ملجائے تو وہ کھڑے ہوکر تماشا دیکھین۔ اُن کا دل اِس تماشے سے بھرتا ہی نہ تھا۔ اِس اژدحام کثیر کے دلون مین محبت کا جوش وہ اُٹھتا تھا کہ نہ وہ آوازسے نہ ہاتھون کی حرکتون سے ظاہر ہوسکتا تھا۔ شہزادہ کی گاڑی پر صدہا گلدستے پھینکے جاتے تھے جن مین پچاس مین سے ایک شہزادہ کی گاڑی مین پڑتا تھا۔ اسپر بہی آدھی گاڑی گلدستون ہی سے بھر گئی۔ ملکہ معظمہ اور شہزادہ کے لیئے چیرز ایسے زور شور سے دیئے جاتے تھے کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے۔ ہزارون آدمیون کی دہکاپیل سے وہ گرمی پیدا ہوئی کہ یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ کبھی سرد ہی نہین ہوگی۔ دخانی جہاز آدمیون کی صفونسے ایسے بہرے ہوئے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بوجھ کے مارے مع اسباب کے ڈوب جائینگے۔ سمندر مین ہزارون کشتیان پڑی پہرتی تہین کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سطح آب پر انکی بڑی گنجان افشان لگی ہے۔ اخر پرنس کشتی مین سوار ہوکر جہاز ہسٹانگس مین بیٹھکر راہی ہوا۔ ہر جگہ والنٹیر توپچی توپین چھوڑتے

تھے۔ جب توپون کی آوازون مین وقفہ ہوتا تھا تو جہازمین چیزر کی آوازین آتی تھین۔ بس یہان کی سیر کا اول حصہ اس دھوم دھام سے ختم ہوا جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اس سفر مین سب سے زیادہ پرلطف سیر نیاگرا آبشار کی رات کی روشنی تھی وہان بنگال کی طرح روشنی ہوئی تھی کہ چراغون مین ارنڈی کا تیل جلایا گیا تھا آبشارون اور پہاڑون کے درمیان چراغ روشن ہوے تھے یہان وہ اپنی بہار دکھاتے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی ساحر نے پانی کو چاندی کا انبار بنا دیا ہے۔ دریا مین جو تلاطم ہوتا تھا اس مین خوش سفید رس کو روشنی کا رنگ نظر آتا تھا۔ پانی مین جو موجین اُٹھتی تھین وہ معلوم ہوتی تھین کہ روشنی کے بادل اُٹھ رہے ہین جب روشنی کا رنگ بدلکر قرمزی ہوتا تھا تو آبشارون کا دریا رواں نظر آتا تھا ۔

ملکہ معظمہ کو ڈیوک نے یہ معذرت بھی لکھی کہ مجھمین یہ قابلیت نہین کہ یہان کا سارا حال لکھون۔ صرف مین نے یہان کے واقعات کا ایک ضعیف سا چربہ اُتار کر یہ خدمت عالی کیا ہے حضرت علیا کو اسکا حال تو اور اخبارون سے معلوم ہوگا۔ مجھے اس کہنے پر جرأت ہوتی ہے کہ شہزادہ کے یہان آنے نے بھلائیون کی تخم پاشی کی ہے میری خدا تعالی سے عاجزانہ دعا ہے کہ اس تخم پاشی کی فصل بہی اچھی اور ہمین ملکہ معظمہ اور اُنکے کنبے کی شان وشکوہ عظمت وسطوت کے پھل لگین اور اس سے زبردست محکوم متمتع ہون ۔

۲۳ ستمبر کو ڈیوک نیوکیسل نے اپنے خط مین ملکہ معظمہ کو کنیڈا کے سفر کے نتائج یہ لکھے ہین اب کنیڈا کا سفر کامیابی کے ساتھ ختم ہوا مین اسکی مبارکباد ملکہ معظمہ کو دیتا ہون مجھے اسمین ذرا بھی شبہہ نہین کہ بہت صفائی سے سالہائے آیندہ ثابت کرینگے کہ اس سیر وسیاحت کے ثمرات نہایت نیک ہوے ہین انگلینڈ کے تاج کے ساتھ شمالی اضلاع امریکہ کی محبت نہایت مستحکم اور پیوستہ ہوگئی ہے اور قومون نے جان لیا ہے کہ لڑائی کی صورت مین اس محبت مین دست اندازی یا انگلینڈ کے سواحل پر حملہ آوری بے سود ہے۔ شہزادہ کے یہان آنے سے ہر قسم کی آبادی جانتی ہے کہ انگلینڈ مین اس ملک کے حال پر بڑی توجہ کیجاتی ہے۔ اسلیئے یہان کے سارے کام انگلینڈ کی نگرانی اور نگہداشت سے ہونے چاہئین۔ وہان گورنمنٹ بہت اچھی طرح کام کرتی ہے یہان سب اسکی تعریف کرتے ہین یہ اس سیر وسیاحت سے صرف یہ ملک ہی مستفید نہین ہوا بلکہ خاص شہزادہ کی ذات بھی مستفید ہوئی ہے

پرنس آف ویلز کے سفر کے نتائج

انکی دماغی قوت بروے کار ظاہر ہوئی اور غور و خیال کرنے کی عادت پڑی مجھے نہایت مایوسی ہوگی اگر حضرت علیا اور پرنس کونسورٹ اس تغیر سے خوش نہین ہونگے کہ ہم علی مدرسہ مین شہزادہ کی مدبرانہ توجہ پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آئندہ فرائض کا حق ادا کرے۔ شہزادہ نے یہان سے جانیکے بعد لوگون پر اپنے بڑے نیک اثر کیئے ہین ✦

جب کنیڈا مین شہزادہ کی خاطرداری اور آؤ بھگت مین سرگرمی زیادہ ہوتی گئی تو یونائیٹڈ سٹیٹس مین اسکا اتباع شروع ہوا۔ یہان ابتدا ہی سے لوگون کو بڑا شوق تھا کہ شہزادہ یہان آئے مسٹر ڈیوس جو امریکہ کے ایک بڑے نامور ہیں۔ وہ نیویارک سے ۲۹ ستمبر کو لکھتے ہین کہ میری غیرحاضری مین شہزادے کے خیرمقدم کی رسم ادا کرنیکے لیئے انتظامات کیئے گئے اور اُسکے لیئے جو کمیٹی کارکن مقرر ہوئی اُسکا مین پریسیڈنٹ مقرر ہوا جسکو مین نے منظور کر لیا ہم یہ کام ایسی خوش اسلوبی سے کرنا چاہتے ہین کہ عالیجناب شہزادہ کو وہ پسند آئین۔ اور یہ بات کچھ اس نظر سے نہین کرنی چاہیئے کہ شہزادہ عالی تبار ہے بلکہ اسلیئے کہ وہ اعلےٰ درجہ کا لائق فائق قابل و ہونہار ہے ایک بڑی مشکل ہم کو یہ آنکر پڑی ہے کہ کوئی ایسا وسیع و فراخ مکان نہین ملتا کہ جس مین شہر کے معززین جو شہزادہ کی ملازمت سے شرف حاصل کرنا چاہتے ہین سما سکین۔ ہم نے ایک مکان بنایا ہے کہ جس مین چھ ہزار آدمی بیٹھ سکتے ہین مگر بال اور سپر کے لیئے باآسایش اسمین تین ہزار آدمیون کی گنجایش ہے۔ لوگون کی بڑی خواہش یہ ہے کہ شہزادہ کو ہماری ملاقات پسند آئے۔ ایسی خواہش بالاتفاق مین نے پہلے کبھی نہین دیکھی۔ اگر شہزادہ کو انکا ملنا پسند نہ آئے تو اُس مین اُنکی کچھ خطا نہ ہوگی قطعی شہزادہ کا اخلاق ایسا ہے کہ وہ لوگون کے دلون کو تسخیر کر لیتا ہے۔ کوئی شخص زندہ نہین ہے جسکے ساتھ آدمیون کی محبت ایسی ہو جیسی کہ شہزادہ کے ساتھ ہے ہم اُسکو یہ خیال کرتے ہین کہ اسکی ذات سے گناہ نہین صادر ہو سکتا۔ اگر وہ اسکے کرنے کا قصد کرے۔ ہم کو اُمید ہے کہ اس نیک ملکہ کا متبرک خاندان اپنی اور ہماری سلطنت کی سیر کرے گا۔ اور مجھے بالکل یقین ہے جسقدر ہم دونون بلاد جان ایک دوسرے سے واقف ہوجائینگے۔ اسیقدر آپس مین دوست و یگانے ہونگے ✦

شہزادون نے جن مقامات مین سفر کیا اُن سب مین بڑا مقام چیکیگو تھا۔ ڈیوک نیوکیسل نے اسکے باب مین لکھا۔ کہ تیس برس پہلے یہ شہر ایک گانون تھا اب اسمین ڈیرھ لاکھ آدمی آباد ہین یہان

آدمیون سکے انبوہ کا ٹھکانا نہ تھا مگر یہان انتظام ایسا عمدہ تھا کہ وہی اور سب شہرون مین کیا گیا۔ سنیٹ لوئیس مین اسی ہزار آدمی جمع ہوئے۔ شہزادہ کے استقبال مین یہان کے آدمیون نے وہ آدمیت انسانیت خوش اخلاقی دکھائی جس سے زیادہ اور نہین ہوسکتی۔ ہر ایک شخص شہزادہ کی صورت مودبانہ دیکھنی چاہتا تھا کل یونائیٹڈ مین یہی کیفیت تھی۔

۳۔ اکتوبر کو یہ نوجوان شہزادہ دارالسلطنت وشنگٹن مین پہنچا۔ بڑا دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ۵۔ اکتوبر کو شہزادہ کوہ ورنن کی سیر کو پریسیڈنٹ کے ہمراہ گیا جہان وشنگٹن کا مکان اور مقبرہ تھا ٹائمز اخبار کا رپورٹر لکھتا ہے کہ اس قبر پر شہزادہ اور پریسیڈنٹ اور تمام اُنکے مصاحبین ننگے سر کھڑے ہوئے۔ یہ اُس شخص کی قبر تھی کہ جسنے شہزادہ کے پرنانا جارج سوم کی حکومت سے اپنے ملک کو آزاد کرایا تھا۔ آج یہ پرنواسا اسکی قبر کے پاس نہایت مودبانہ سر برہنہ کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر یہ گروہ خاموش کھڑا رہا۔ شہزادہ نے قبر کی ایک جانب مین ایک درخت کا بیج بویا۔ اور اس چھوٹے سے بیج کے گرد مٹی ڈالی جسکے معنی یہ تھے کہ انگریزون اور انکے مغربی بھائیون کے درمیان جو قدیمی ناموافقیت کا ضعیف سا بقیہ چلا آتا تھا۔ وہ دفن کیا گیا۔ جب نیویارک مین شہزادہ آیا ہی تو وہان کے آدمیون کی خوشی کی کوئی حد باقی نہ تھی۔ ٹائمز اخبار لکھتا ہی کہ زمانۂ ماضی وحال مین کسی بادشاہ کا ایسا احترام کمتر ہی کیا گیا ہوگا۔ جو شہزادہ کا ہوا۔ یہ استقبال و خیر مقدم بڑا اثر انداز تھا۔ محبت کی ایسی گرمجوشی کی حرارت اور خوش انتظامی اور ادب کی گرم بازاری تھی کہ مین حیران ہون کہ کن لفظون مین اُسکو ادا کرون شہزادہ نے جو سب سے آخر شہر دیکھا وہ بوسٹن تھا۔ جس مین شہزادہ کے خیر مقدم کی سرگرمی کا حال وہی تھا جو اور شہرون مین تھا۔ جن بازارون مین شہزادہ گزرا۔ اُنمین پانچ لاکھ آدمیون کا مجمع تھا جو نہایت محبت و صدق عقیدت سے آداب بجالائے۔ اس شہزادہ کے عظیم الشان خیر مقدم ہونیکے دو سبب تھے ایک یہ کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے باشندون کے دلون مین انگلینڈ کی محبت کی حرارت زیادہ ہوگئی تھی اور اُسکو اس شہزادہ کے آنے نے اور بھی بڑھا دیا تھا۔ دوسرا یہ کہ ملکہ معظمہ کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ اس ملک کی ساری جماعتون کو بڑی محبت تھی۔ جب اُنکے بیٹے کو خلقت نے اپنی آنکھون سے دیکھا تو اُنپر سحر کا سا اثر ہوا۔ پہلے چوتھائی صدی سے مدبران ملکی کو کبھی یہ بات نہین سوجھی کہ شہزادہ کے وہان جانے سے نیک ثمرات ظہور مین آئینگے۔ اس آنے نے دونون ملکون کے باہمی محبت و وداد کو استوار اور

پختہ کردیا۔ اور اسنے یوروپ کے ان واقعات پر اپنا اثر کیا جو آیندہ وقوع مین آئے۔ یہان کے باشندے جس خلوص دلی و حسن عقیدت سے شہزادہ سے ملے اُسکا تصور مین لانا بھی مشکل ہے ہر ایک کے سٹیشن پر حکام ضلع کے ساتھ آدمیون کا ہجوم موجود تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی نوجوان وارث سلطنت جو مدت سے جدا تھا آیا ہے۔ اس شہزادہ کا آنا گیا تھا کہ ان دونون ملکون مین ایک عہدنامہ اتحاد کا لکھا جاتا تھا۔

پریسیڈنٹ بوچیانن نے ملکہ معظمہ کو یہ خط لکھا کہ مین نے جون کے مہینے مین عالیجناب کے خط مین لکھا تھا کہ مین نہایت معتبر پیشینگوئی کرتا ہون کہ جب شہزادہ کینیڈا سے انگلینڈ کیطرف مراجعت کرتے وقت اس ملک مین آئیگا تو اُسکا خیر مقدم تہ دل سے بڑی گرمجوشی سے کیا جائے گا یہ میری پیشینگوئی پوری ہو کر سچی تاریخ بن گئی۔ ہر مقام پر اسکا استقبال بڑی گرمجوشی اور خوشی سے کیا گیا۔ یہ احترام فقط ملکہ معظمہ کے لحاظ و ادب سے نہین کیا گیا بلکہ شہزادہ کی فرخندہ سیرت و جوان صالح ہونے کے سبب سے کیا گیا۔ کل سفر مین اسکی وضع آئین طرز و انداز گفتار رفتار جو اُسکی عمر کے لیے زیبا ہے اپنے ساتھ ایک عظمت و شان آزادانہ و حلیمانہ لیئے ہوئے تھے کہ بے اختیار ایک خلقت کا دل اسکی محبت مین گرفتار ہوا جاتا تھا۔ یہان شہزادہ کی سیر اس طرح ہوئی جس طرح ملکہ معظمہ چاہتی تھین اور مجھے یقین ہے کہ آخر تک یہی حال رہے گا۔

شہزادہ ہم سے جدا ہو کر رچمنڈ کو آج صبح کو گیا ہے اور ڈیوک نیوکیسل اور اور مصاحب والا دل اُسکے ہمراہ ہین۔ مین نے خوشی سے اُسکی سیاحت کو وسعت دی تھی اور اسکا پہلے سے انتظام کر رکھا تھا اُسنے میرے سارے گھر کے آدمیون کا دل تسخیر کر لیا۔ اسنے میرے ساتھ ایسا شریفانہ و آزادانہ برتاؤ برتا ہے کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اُسکا دل محبت منزل ہے اور وہ نیک فہم ہے مین اسکی بہبودی کیلئے ہمیشہ دعاگو ہونگا۔ ویشنگٹن ۶۔ اکتوبر

اس خط کے جواب کا مسودہ پرنس کونسورٹ نے ملکہ معظمہ کے لیئے تیار کیا اور ونڈکیسل سے ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۶۰ء کو بھیجا گیا۔

میرے عزیز دوست۔ ۶۔ اکتوبر کو جو آپنے عنایت نامہ لکھا اس سے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی اُس مین میرے بیٹے کی نسبت آپنے نہایت محبت آمیز فقرات تحریر کیئے تھے اور مجھے یقین دلایا تھا کہ

شہزادہ نے جو آپسے ملاقات کی اور ملک کی سیر کی اُسکی پوری قدرشناسی ہوئی اور شہزادہ نے اپنی محاسن اخلاق سے آپ کی قدرشناسی اور آپکے ملک کی خیرخواہی کو خرید لیا ۔

مین نے ارادۃً آپکے خط کے جواب دینے مین تاخیر کی تاکہ مین آپ کو یہ مژدہ سناؤن کہ شہزادہ بخیر و عافیت میرے پاس آگیا۔ بادِ مخالف اور موسم کی سختی نے اُسکے یہان پہنچنے مین دیر لگادی جس سے ہمکو بمقتضائے طبع ضرور تھا کہ فکر و تردد ہوتا مگر اس فکر کا نعم البدل یہ ملگیا کہ وہ نہایت تندرست و توانا دل یہان آیا۔ اور اپنی سیاحت کی ساری باتون سے نہایت خوش و خرم تہا۔ وہ کافی طور سے نہین بیان کرسکتا تھا کہ سب جگہ کس حسن اخلاق سے دوستانہ محبت سے لوگ اُسکے ساتھ پیش آئے۔ آپنے جو اُسکے حال پر مہربانی کی مین اُسکی بڑی شکرگزار ہون جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ میری ذات سے بھی محبت رکھتے ہین۔ اِسی محبت کا شہزادہ وہان جاکر طالب ہوا تھا ۔

مین آپ کی قوم کے ساتھ ایسی محبت ظاہر کرتی ہون جیسے آپ کی قوم نے اپنی محبت شہزادہ کے ساتھ ظاہر کی اس سفر سے دونون قومون مین جو ہم نسل اور ہم خصائل ہین رشتہ اتحاد مستحکم ہوگیا ۔

ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کے خیال مین یہ بات تھی کہ ہسی کے شہزادہ لوئیس سے شہزادی ایلائیس کا عقد نکاح ہوجائے اور یہ بات قرار پا چکی تھی کہ شہزادہ انگلینڈ مین کئے تاکہ دونون نوجوان شہزادہ شہزادی مل جلکر آپس مین ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوجائین چنانچہ شہزادہ انگلینڈ مین آیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ ۳۰۔ نومبر کو اُنکی قرابت نسبت کا حال یہ لکھتے ہین کہ ڈنر کے بعد جب جنٹل مین آپس مین باتین کررہے تھے مین نے دیکھا کہ ایلائیس اور لوئیس آتش دان کے آگے معمول سے زیادہ شوق و محبت سے آپس مین باتین کررہے ہین۔ اور جب مین دوسرے کمرے مین جانیکے لیئے اُنکے پاس سے گزری تو وہ میرے پاس آئے اور ایلائیس نے گھبراکر مجھ سے کہا کہ شہزادہ نے مجھ سے شادی کرنیکی درخواست کی ہے۔ وہ بمنت آپسے اس درخواست کے قبول کرنیکی درخواست کرتا ہے۔ مین نے شہزادہ کا ہاتھ بھینچ کر کہا کہ مین یقینی اس درخواست کو قبول کرتی ہون۔ ہم چاہتے ہین کہ تم تہوڑی دیر بعد ہمارے کمرے مین آؤ۔ شام کو ہم اپنا کام کرتے رہے کہ میرے کمرے مین ایلائیس گھبرائی ہوئی چپکے سے آئی اور البرٹ نے لوئیس کو اپنے کمرے مین بلایا۔ وہ اول اُسکے پاس گیا اور پھر اُسنے مجھے اور ایلائیس کو بلایا۔ پاک نفس لوئیس کا دل محبت مین سرگرم تہا ہم نے

لوئیں کو گلے لگایا۔ اور لوئیں کے روبرو ایلائیس کی بڑی تعریف کی۔ شہزادہ نے میرا ہاتھ دباکر اسکا بوسہ لیا
مین نے اُسکو گلے لگایا۔ تھوڑی سی باتین چیتین کرکے ہم جدا ہوگئے۔ اُس پاک لمحہ کا اثر مجھپر بہت ہوا

۴۔ دسمبر کو پرنس کونسورٹ نے سٹوک میر کو لکھا کہ مین نے جو آپ کو پچھلا خط بھیجا ہے
اسکے پیچھے ہی مین آپ کو مطلع کرتا ہون کہ ایلائیس اور لوئیں کی قرابت نسبت ہوگئی۔ آپ بھی ہماری
طرح اس نسبت کو پسند کرینگے اور ہم سے کم خوش نہونگے جب آپسے یہ کہا جائے کہ یہ دونون جوان
آپس مین دلی محبت سے پیار رکھتے ہین اور وہ صحیح اسرار رکھتے ہین کہ ایک دن ہم کو آپسمین نکاح ہوجانے
سے دلی خوشی حاصل ہوگی۔ ہم روز بروز لوئیں کو زیادہ پسند کرتے جاتے ہین۔ اسکے مزاج مین اعتدال
ہے اُسکی طبیعت مین نیک اخلاق ہین وہ معصوم صفت ہے اُسکے ساتھ اصلی نیک نہادی اور ایک شان
و محاسن اخلاق رکھتا ہے ۰

۴۔ دسمبر کو انگلینڈ مین شہنشاہ بیگم فرانس اس غرض سے آئین کہ ملکہ معظمہ اور پرنس
کونسورٹ سے ملاقات ہو اور اُنکی صحت کی بھی اصلاح ہوجائے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین
کہ شہنشاہ بیگم فرانس لاغر و زرد ہو رہی ہین مگر وہ اپنی طبیعت کے موافق مہرنواز اور دل پسند ایسی ہی
ہین جیسا کہ ہمیشہ سے پہلے سے تھین۔ وہ اس طرح سے سفر کرتی تھین کہ کوئی اُنکو پہچانے نہین مجمل تھا کہ
ہین انکا استقبال بالکل خانگی تھا۔ زمانہ کا بھی کیا انقلاب ہے کہ ۱۸۵۵ع اُنکے آنے کی کیا دھوم مچی
تھی یا اب اُنکے آنے مین بالکل چپ چاپ ہے ۰

۵ دسمبر کو پرنس کونسورٹ سخت علیل ہوگئے۔ تمام بدن مین رعشہ پیدا ہوگیا۔ اگرچہ شام کو
کچھ افاقہ ہوگیا۔ مگر ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ضعف بہت تھا۔ ایلائیس کے پاس مبارکباد
کے بہت خطوط آئے۔ اُن مین سب سے زیادہ مشفقانہ خط بادشاہ لیوپولڈ کا تھا۔ اور اُسکے بعد لارڈ
ایبرڈین کا خط بھی مہر آمیز تھا۔ لارڈ موصوف کئی دن سے اچھی طرح بول نہین سکتا تھا۔ مگر جب اسکو میری
طرف سے ایلائیس کی شادی کی قرارداد کی اطلاع دی گئی تو اُسنے بہت صفائی سے کہا کہ مین نے
سنا ہے کہ شہزادہ لوئیں کی تعریف اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہے ۰

۱۴۔ دسمبر کو یہ وزیر با تدبیر نیک خواہ سلطنت اس دنیا سے گزر گیا۔ چند روز بعد ملکہ معظمہ
نے اسکی وفات کی بابت شاہ لیوپولڈ کو خط لکھا کہ ہمارے عزیز دوست نیک خو ایبرڈین نے

وفات پائی چند روز پہلے سے معلوم ہوتا تھا کہ پیغام اجل اسکے پاس آنے کو ہی۔ اس موت سے ہم کو بہت صدمہ پہنچا۔ لارڈ موصوف کی لیاقتین کی جیسی کہ قدر شناسی پرنس کونسورٹ کرتا تھا ایسی کوئی اور شخص نہین کرتا تھا۔ پرنس نے اپنے خط مین لارڈ ایبرڈین کا یہ مقولہ نقل کیا ہے جو قابل یاد ہی کہ کس واسطے اس ملک مین دانائی سے حکمرانی نہین ہوتی۔ بلکہ باتین بنانے سے فرمان روائی ہوتی ہی اسلیئے کہ جو باتین بنانی جانتا ہی وہی حکمرانی کرتا ہے ۰۰

۶ - دسمبر کو پرنس ایسا تندرست ہوگیا تھا کہ اُسنے اپنی بڑی بیٹی کو معمولی ہفتہ واریہ خط لکھا کہ کل میری حالت ایسی خراب تھی کہ مین اپنے ہاتھ مین قلم نہین پکڑ سکتا تہا جبسے ایلائیس کی نسبت ہوئی ہی مین نے تم کو کچھ نہین لکھا۔ مین خاموش رہین تو تم مجھے بیمار اور احمق نہین جانوگی بلکہ یہ سمجھوگی کہ میرا دل کڑھتا ہی۔ لوئیس اور ایلائیس اپنی نسبت سے ایسے ہی خوش ہین جیسا کہ انسان ذاتی ہوسکتا ہے۔ اُنسے میرا دل ایسا ہی خوش ہوتا ہے جیسا کہ باپ کا ہونا چاہیئے۔ اُنکی نسبت سے تمہارا عروس بننا یاد آتا ہے مگر اسمین ایک فرق یہی ہے کہ ایلائیس تو ایسی بڑی ہی جیسی کہ تم اُسوقت مین تہین مگر فرٹز سے لوئیس چھوٹا ہے۔ ہم نے پہلے جو تجربہ کیا ہے اُسی کی نظیر کے ہم پیرو ہوتے ہین انگریزون کو اس نسبت سے بڑی راحت و مسرت ہوگی ۰

حقیقت مین لوئیس نیک اور سادہ مزاج ہی اُسکی طبیعت مین اعتدال ہی اور ایلائیس کا طور طریقہ قابل ستایش ہی۔ پرنس پر بیماری کا ایسا سخت صدمہ ہوا تھا کہ اسکا اثر بہت دنون بعد گیا گو وہ ضعیف تھا مگر اس ضعف مین بھی اپنا کام نہین چھوڑا ۰

پرنس کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ گو علالت کا ضعف باقی تہا مگر اُسنے ۸ - دسمبر سے اپنا کام کرنا شروع کیا۔ مختلف انواع کے کامون کا انبوہ اُسکے آگے ایسا رہتا تھا کہ ہر روز ایک نئی طرز کی توجہ کی ضرورت پڑتی تھی۔ اسی تاریخ مین انکو ایک مضمون لارڈ پامرسٹون کو خط مین لکھنا پڑا کہ فرانس کی بحری قوت کے مقابلہ مین انگلینڈ کی بحری قوت کمتر ہے۔ لارڈ موصوف کو جو چند روز سے بحری محافظت کی طرف توجہ تھی۔ پرنس اسکا طرفدار تھا۔ اور اب یہ امر تحقیق ہوگیا تھا کہ اہل فرانس نے اپنے آہنی جنگی جہاز بہت سے تیار کر لیے ہین۔ وہ گلوریا جہاز کے نمونہ کے ہین جس پر ۳۶ توپین چڑھائی جاسکتی ہین۔ ۱۲ - اکتوبر کو پرنس نے لارڈ پامرسٹون کو لکھا تھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل

پرنس کا اپنی بڑی بیٹی کو خط لکھنا

بحری محافظت

فرانس بڑی تیاریان کر رہے ہین۔ مین نے برسل مین بھی سنا تھا کہ وہ اپنی نئی بحری قوت بڑھا رہے ہین۔ تحقیق کرنے سے اِس خبر کی تصدیق ہوئی۔ اور پہلی دسمبر کو ملکہ معظمہ کے روبرو اسکی رپورٹ پیش ہوئی کہ ۱۸۵۸ء مین بحری قوت مین اہل فرانس اور اہل انگلینڈ برابر تھے۔ مگر اب اہل فرانس نے اتنے نئے جنگی جہاز بنا لیے ہین کہ انکی بحری قوت دو چند سے بھی زیادہ ہو گئی ہے +

پرنس کو جب اِن واقعات پر علم ہوا تو ہ۔ دسمبر کو لارڈ جان رسل کو ایک خط لکھا جس مین اپنی عادت کے برخلاف مضطربانہ الفاظ لکھے کہ ہمارے ملک کی پوری بے عزتی ہے۔ فرض کرو ہماری بحری قوت کی خفت ہی کہ ہم سے اِسکے سوا کچھ اور نہ ہو سکے کہ ہم اہل فرانس کے پیچھے لنگراتے ہوئے چلین اور انکے تجربات اور ترقیون کے آگے اپنی ناکون کو مغرورانہ گھسین۔ جب وہ اپنی سلامتی اور محافظت کو قایم کر لین اور ہم کو خوفناک ڈرانے والے ہو جائین اور ہم نے جو وقت ضائع کیا ہی اُسکو روپیہ ضائع کر کے پکڑ لین یہ سب باتین ایسی ہین کہ ہماری سلامتی اور عافیت کو جوکھون مین ڈالنے والی ہین + فقط

فیلڈ مارشل کونٹ ٹولکس کا قول ہی کہ گورنمنٹ کا سب سے بڑا گناہ جسکی وہ مرتکب ہو سکتی ہے یہ ہے کہ ملک کو بغیر کسی محافظت کے رکھے۔ اِس قول کبھی نہین بھولنا چاہیئے۔ امن و عافیت کے زمانہ مین جو روپیہ برسون کی کفایت سے بچتا ہے وہ ایک سال کی لڑائی مین خرچ ہو جاتا ہے پرنس کو قومی محافظت کا فکر و تردد ہمیشہ دامنگیر رہتا تھا۔ سر رشتہ بحری پر ہمیشہ یہ زور ڈالتے تھے۔ کہ لڑکون کو سررشتہ بحری مین تعلیم دی جائے۔ بندرگاہون کی محافظت کے لیئے جو بل پاس ہونے کو تھا اُسپر ہمیشہ توجہ کرتے تھے۔ پرنس سے زیادہ کوئی شخص اِس بات کو نہین سمجھتا تھا کہ امن و صلح کے حاصل کرنے کا طریقہ اس بات سے بہتر کوئی نہین ہے کہ جنگ کے لیئے آمادہ و مہیا رہے +

ملکہ معظمہ کے لیئے یہ بڑا دن بڑی خوشی کا تھا کہ اسمین چند گھنٹے کے لیئے افکار سلطنت سے فرصت نصیب ہوئی جنہین اُنہون نے اپنے گھر مین آپس کے اخلاص و پیار کی خوشیان منانے مین ملکہ معظمہ بڑے دن کو اپنے ماموں صاحب کو یہ خط لکھکر برسل مین بھیجتی ہین کہ مین اپنے خط کے شروع مین اول آپ کو بڑے دن کی مبارکباد دیتی ہون۔ آج بڑے کڑاکے کا جاڑا پڑ رہا ہے ۲۲ درجہ تک کُہرا یا پالا پڑا ہے۔ ہر چیز سفید نظر آتی ہے۔ درختون کی شاخون پر کل کا پالا پڑا ہوا جما ہوا ہے

برف پر پھسلنے کی سیر بن بڑی مسرت افزا ہو رہی ہین - بڑے دن کے تحفہ تحائف کی تقسیم بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے - ایلائیس اور لوئیس بڑے خوش ہین ٭

اٹلی کے معاملات بڑے پیچدار ہین کوئی نہین جان سکتا کہ اُن کا انجام کیا ہوگا چین سے جو رات کو خبر آئی وہ بڑی قابل اطمینان تھی مگر دو بیگناہ قیدیون کے سر اُڑائے گئے - لارڈ ایلجن نے نہایت عمدہ طرح سے کارگزاری کی - وہ بڑی تعریف کے مستحق ہین - انکا خاندان بڑا عالی شان ہے ۶- جنوری کو وکٹوریا ایرلسٹ کی ملاقات کو الفی (الفرڈ) جائیگا - پھر تین دفعہ جناب کی خدمت مین بھی حاضر ہوگا - مگر اُسکو وہان رات کے سونے کی فرصت نہین ملے گی - ۱۰ - جنوری کو پھر وہ ہمسے جدا ہوگا اور ایسٹ انڈیا اور شمالی امریکہ کو جائیگا - ہسی کا شہزادہ لوئیس اپنی قرابت نسبت ٹھیرانے آگیا تھا اس طرح بڑے دن کو سارا کنبا سوائے بڑی شہزادی کے ایک جا جمع ہوگیا تھا دوسرے دن پرنس نے اپنی بڑی صاحبزادی کو برلن یہ خط لکھا کہ ہمنے تم کو پھر بڑے دن کی اُس سیر نہین پایا جسپر ہمارے عزیز موجود تھے مگر تم ہی نہ تھین - اگر تم اور فریڈرز اور تمہارے بچے ہوتے تو سارا کنبا موجود ہوتا اور اُس مین لوئیس اور زیادہ ہوتا - لوئیس ہمکو ہر روز خوش کرتا رہتا ہے وہ بڑا پیارا اور نیک منش ہے - مین اپنے تصور مین اُسکو دوسرا فریڈرز سمجھتا ہون - تمہارا فریڈرز اسکو میری غلط فہمی نہ جانے - اسلیئے کہ وہ نوجوان بھی میرا اپنا بیٹا بن گیا ہے - بڑے دنکو جو تحائف پہنچے اُنسے دل خوش ہوا اور جو نہین پہنچے اُنکے انتظار مین دل بے صبر ہے ٭

مجھے اس سے بڑا خوف لگتا ہے کہ گوشت پوست خون مین تعصب آگے پیچھے اپنا دورہ کررہا ہے - افسوس ہے کہ علی العموم سب مین تعصب اپنا رنگ دکھاتا ہے اور لوگ اپنے تعصبات کے مارے پھولے نہین سماتے - اُس سے اپنی عقل کی عظمت اور اپنی فضیلت کا فیصلہ کرتے ہین اور اسی کو سچی محبت انسانی جانتے ہین حالانکہ وہ کوتاہ عقلی اور تنگ دلی سے پیدا ہوتا ہے ٭

۳۱- دسمبر کو ملکہ معظمہ نے اپنے ماموں صاحب کو یہ خط لکھا کہ مین آپ کو آئندہ نوروز کی مبارکباد بڑی سرگرمی کے ساتھ دیتی ہون آپ اسکو قبول فرمائین - خدا کرے کہ اس سال مین کوئی دنگا فساد جھگڑا نہ کھڑا ہو - امن امان چین چان رہے اور آپ یہان ہمارے کنبے مین آنکر ہمسے ملین آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ بھلائی اور ہمپر مہربانی و شفقت کرتے ہین ٭

پرنس کو سویرے سے کامونکے کرنے کی عادت اور اُنکی فی الحال مستعدی چستی چالاکی

سنہ ۱۸۶۱ عیسوی

دنیا مین جو آدمی کارہائے سترگ کے کرنیوالے ہوئے ہین - اُنمین سے اکثر نے مثل پرنس کے ابتدا ہی سے اپنے کامون کا کرنا شروع کیا - جہان اور آدمی چلنا ہی شروع کرتے ہین - وہان انہون نے لمبی لمبی ڈگین بھرین - ہر کار بزرگ کے کرنے مین اُنہون نے ابتدا ہی سے ترقی نمایان کی جاڑا ہو یا گرمی انکا قاعدہ و دستور تھا کہ وہ سات بجے سوتے سے اُٹھتے تھے - اور کپڑے پہنتے اور اپنے بیٹھنے کے کمرہ مین جاتے جہان جاڑے مین آگ روشن ہوتی اور جرمن کا سٹر لیمپ روشن ہوتا اور وہ لوگون کے خطون کو پڑھتے اور اُنکے جواب لکھتے - گو اُنکی خط و کتابت بڑی لمبی چوڑی تھی - مگر وہ کسی خط کا جواب پڑا نہین رکھتے - سلطنت کے معاملات عظیم کے باب مین وزرائے سلطنت جو تحریرات ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجتے - اُنکے جوابات کے مسودات ملکہ معظمہ کی طرف سے بھی تحریر کرتے - وہ اپنے دل مین سمجھتے تھے کہ مجھے بامحاورہ انگریزی زبان لکھنی نہین آتی - اسلیئے اپنے تمام مکتوبات جو انگریزی زبان مین لکھتے اُنکو ملکہ معظمہ کے روبرو پڑھنے کے لیئے رکھدیتے اور فرماتے کہ آپ اِن کو خوب غور سے پڑھیئے اور اگر کہین غلطی نظر آئے تو اُسے ارشاد فرمایئے - معاملات ملکی کے باب مین وہ مسودات تحریر کرتے تو حضرت علیا سے فرماتے کہ یہ مسودہ آپکے لیئے مین نے تیار کیا ہو اِسے آپ پڑھیئے - میرے نزدیک تو وہ کافی ہو - یہی عادت اُنکی دم واپسین تک رہی - چنانچہ پہلی دسمبر ۱۸۶۱ء کو آٹھ بجے صبح کے اپنے ضعف و علالت کی حالت مین ایک یادداشت کا مسودہ ملکہ معظمہ کے لیئے تحریر کیا اور کہا کہ مین ایسا ضعیف و ناتوان ہون کہ مشکل سے قلم ہاتھ مین پکڑ سکتا ہون +

آٹھ بجے سے حاضری کھانیکے وقت کیا تو اِس طرح صرف ہوتا جس طرح اوپر بیان ہوا - یا اِن تازہ مراسلات و دفتر کے کاغذات کے طومارون کے پڑھنے مین بسر ہوتا جو اول ملکہ معظمہ کے پاس آتے اور وہ اُنکو کھولکر پڑھتین - اور پرنس کے بیٹھنے کے کمرہ کی میز پر اُنکے مطالعہ کے لیئے رکھدیتین - حاضری کے کمرے کی میز پر پرنس کے قریب اول درجہ کے اخبارات رکھے جاتے کبھی ایسا نہ ہوتا کہ وہ اِن اخبارات کو بنظر تعمق نہ پڑھتے ہون - ملکہ معظمہ کی یادداشت جنوری ۱۸۶۲ء سے معلوم ہوتا ہو کہ بعض اوقات وہ اعلیٰ درجہ کے مضامین کو باآواز بلند پڑھتے تھے اور ایک

لپچے مضمون کے پڑہنے سے انکا دل خوش ہوتا تھا اور شرارت آمیز مضامین کے مطالعہ سے انکی طبیعت
ناخوش و مکدر ہوتی تھی جب حاضری کھا چکتے تو کھڑے ہوتے اور کسی میز پر اخبار کو پہیلاتے اور اُسکے
پڑہنے کے لیئے جھکتے اور ایسے اُسکے مطالعہ مین متوجہ ہوتے کہ کسی اور بات کا دہیان نہ کرتے اور
کہدیتے کہ مین اسوقت اخبار کے پڑہنے مین مصروف ہون کوئی شخص میرے خیال کو بٹائے نہین
انکی تحریرات اِس بات کی شہادت دیتی ہین کہ اعلیٰ درجہ کے اخبارات مین کوئی آرٹکل جس مین واقعات
یا دلائل کا بیان بڑا بیش قیمت ہوتا ایسا نہوتا تھا کہ انکی نظر سے نہ گزرتا ہو۔

ملکہ معظمہ کی یادداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دنون مین جب روز پرنس شکار کہیلنے
نہ جاتے تو اکثر دس بجے سے پہلے اور بعض دفعہ اِس سے بھی سویرے میرے ساتھ پیدل پہرتے
مگر اب آخر تین چار سال سے کمتر ایسا ہوتا تھا کہ سوا دس بجے سے پہلے مین اور وہ ساتھ پیدل
پہرتے۔ شکار کے موسمون مین ہفتے مین اکثر تین چار دفعہ شکار کہیلنے جاتے۔ پہر پچھلے دنون
مین ایک ہی دفعہ ہفتے مین جاتے تھے۔ ۱۸۵۸ء سے تقریبًا شکار کہیلنا چھوڑ ہی دیا تہا وہ
شکار کہیل کر اکثر دو بجے یا فدا اِس سے پہلے گھر آجاتے تو میرے کپڑے پہننے کے کمرہ مین مسکراتے
ہوئے آتے اور کہتے کہ مین تر بتر میلا کچیلا ہون اور آپ بہت خوبصورت ہین۔ مین جو کچھ خبرین
سنتی اُن کو سناتی اور جو کوئی مراسلہ یا خط آتا اُسے دکھاتی۔ اگر کسی خط یا مراسلہ مین کوئی بات
حماقت کی لکھی ہوتی تو وہ اُسے بڑے پریشان دماغ و پراگندہ دل ہوتے۔ مین جانتی تہی کہ اِس سے اُن کو
تکلیف پہنچتی ہے اور وہ کہسیانے ہوتے ہین جس سے اُنکے ضعیف معدہ پر اثر ہوتا ہے۔ وہ بہت تیز
چلتے تھے اور بہت جلد شکار کو مار کر لاتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین نہین سمجھتا کہ آدمی شکار کہیلنے کو
کیونکر اپنا ایسا شغل بنا لیتے ہین کہ سارا دن اپنا اِس مین لگا دیتے ہین۔ مین تو شکار صرف چند گھنٹے
کی تفریح طبع سمجھتا ہون۔ اِس چند گھنٹے کی تفریح مین اُنکا دماغ تہوڑا ہی آرام پاتا تھا پہلے ہی سے
دماغ سیچ بچار سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ پرنس کی توجہ و غور کے لیئے اِس کثرت سے کام پیش ہوتے
تھے کہ وقت اُنکے لیئے کافی نہوتا تھا۔ اِس سبب سے اکثر اُنپر خفیف علالت کے حملے ہوتے رہتے تھے۔
جس سے ثابت ہوتا تھا کہ اِن کا جسم ضعیف ہوتا جاتا ہے۔ اور اُنکے دل و دماغ پر بوجھ زیادہ پڑتا
ہے۔ ہر سمت مین اُنکے مشورت و اعانت کی جستجو ہوتی تہی۔ کاشانہ شاہی مین۔ کنبے کے حلقہ مین

بہت سے وطنی وغیر وطنی رشتہ دار رون مین انکی رائے اور رہنمائی کی طرف رجوع کیجاتی تہی۔ قومی عظمت و شان کے لیئے ہر امر اہم انکی توجہ کے لیئے پیش ہوتا تھا۔ سلطنت کے کل امور داخلی اور خارجی کی صلاح و فلاح مین انکی صحیح آگاہی اور مختلف قسم کی واقفیت کو اور انکی فراست و کیاست سیاسیہ کو اعلی درجہ کے مدبران ملکی مستند جانتے تھے اور لوگ خواہ کیسی ہی قابلیت اور اطاعت سے انکے ساتھ یا انکے واسطے کام کرین۔ مگر انکو ایکدن مین اتنا کام کرنا پڑتا تھا کہ اسکا دو دن مین بہی کرنا دشوار تھا۔ باوجود اِن تمام جسمانی و دماغی شقتون و محنتون و تکانون کے چڑچڑے نہین ہوتے بلکہ ہمیشہ خوش مزاج کامون کی انبوہی سے دل تنگ و رنجور نہین ہوتے تھے بلکہ خوش و مسرور۔

ملکہ معظمہ کی یادداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ حاضری و لنچن وڈنر مین کنبہ کے اندر وہ میز کے سرے پر بیٹھتے اور بڑی خوش طبعی و زندہ دلی کی گفتگوئین کرتے اور بچون کے سامنے دلچسپ حکایات بیان کرتے جنمین اپنی ایام طفلی کے ذکر ہوتے جو کبھی ختم نہوتے۔ اپنے اہل وطن کا ذکر کرتے۔ سکوٹلینڈ کے نیک نہاد آدمیون کی باتین بیان کرتے۔ اُن مین نقلین اُتارنے کا ملکہ ایسا تہا کہ وہ نقل کو اصل بنا دیتے تھے اور اُسپر خود ہنستے اور اورون کو ہنسا دیتے اِسوقت کے سوار اور وقتون مین زمانہ ماضی وحال کے واقعات نہایت دلچسپ وعظیم الشان سنا کے ہمارے دلون کو بہلاتے۔ ہم کو اُن کے اِن واقعات کے بیان کرنیسے خوشی حاصل ہوتی۔

سنہ ۱۸۶۱ع کے آغاز مین ملکہ معظمہ اپنے پر عافیت جزیرہ مین بیٹھی ہوئی اپنے گرداگرد دنیا کو دیکھ رہی تہین کہ اُنمین کیا ہلچل مچ رہی ہے اور کیا کیا عجیب غریب فسادات اُٹھ رہے ہین دنیا کا عجب عالم تہا کہ وہ امن و امان کو پکار رہی تہی۔ مگر وہ اسکی شنتا نہ تھا۔ یوروپ مین فرانس کے کار پرداز اُن گروہون کے ساتھ سازشین کر رہے تھے جو پولنڈ وہنگری و قلمرو ڈینیوب مین انقلابات و برہمی و درہمی پیدا کرنے والے تھے۔ اہل اٹلی اپنے دستور کے موافق وینیشیا مین سازشون کے بنانے مین مصروف تھے۔ ٹرکی کی بدنظمی پھر عیسائی مذہب پر اپنی آرین چلا رہی تہی۔ جس سے روسیون کے عیسائی مذہب کے تعصب کی آگ بھڑک رہی تہی۔ اطلنٹک کے پار بھی سال نو جنوبی کیرولینا کو یونائیٹڈ سٹیٹس سے جدا کر رہا تھا۔ برٹش سلطنت اوچی دار شو کریسی) اور اُنکے طفیلیون کی نبض نے ایسی بلند حرکت کی کہ سلطنت جمہوری (ڈیموکریسی) کا غلبہ

سنہ ۱۸۶۱ع عمر ۴۲ سال

پھٹ گیا۔ یہ سچ ہی کہ انگلینڈ مین جاڑا ایسی شدت سے پڑا کہ کبھی نصف صدی سے نہین پڑا تھا فصل خراب ہوئی مگر تجارت کی آزادی کے سبب سے غیر ملکون سے خوراک کی رسد وہ آئی کہ خوراک ارزان ہوگئی اور اجرت گران۔ جس کے سبب سے عوام الناس کی ناراضی سے گورنمنٹ کو کوئی تکلیف نہین اُٹھانی پڑی؛؛

شہنشاہ فرانس اور حضرت علیا کی وداد

نئے سال کے نوروز مبارکباد مین شہنشاہ فرانس کا خط حضرت علیا کے پاس فرنسیسی زبان مین آیا کہ۔

میڈم اور بڑی عزیز بہن

مجھ سے یہ نہین ہو سکتا کہ اس سال کو بغیر اسکے گزرنے دون کہ اپنی اس آرزو و تمنا کو ظاہر کرون کہ آپ اور آپ کا شوہر اور آپکے سارے بچے خوش و خرم رہین مجھے امید ہے کہ یہ سال جو اب شروع ہوا ہے اسلیئے خوشی سے گزرے گا کہ ہمارے اور آپکے ملکون مین رشتہ اتحاد و وداد مستحکم ہے یوروپ مین گو ایک تہلکہ پڑ رہا ہے مگر جب تک انگلینڈ و فرانس مین باہم نیک گمانی و نیک فہمی ہے جو فساد اُٹھے گا وہ مقامی ہوگا۔ مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون کہ ہم دونون کے لشکرون نے چین مین فتح و ظفر حاصل کی ہم دونون کے علم متحد رہے۔ خدا ان کا محافظ رہے۔ مجھے شہنشاہ بیگم پر بڑا رشک آتا ہے کہ وہ آپکے دیدار فسون کار سے دوبارہ مشرف ہوا اور مین محروم رہون شہنشاہ بیگم کو آپ کی ملاقات سے بے اندازہ خوشی حاصل ہوئی مجھے یہ خوب موقع ملا ہے۔ بھلا اسکو کب مین ہاتھ سے جانے دیتا ہون کہ مین از سر نو ظاہر کرون کہ میرے دل مین آپ کی بڑی قدر و منزلت و توقیر ہے اور آپکے ساتھ مجھے یکدلی و یک جہتی ہے۔ مین جناب کا بھائی ہون فقط نپولین

ملکہ معظمہ نے اس خط کا جواب یہ لکھا کہ

میرے عزیز برادر جنابنے جو نوروز کے موقع پر اپنی محبت آمیز آرزو ظاہر کی ہے اسکو اپنے لیئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھتی ہون کہ میرے ہاتھ آئی ہے۔ مین اسکا دل سے شکریہ ادا کرتی ہون جناب اسکو قبول فرمائین۔ مین اپنی تمنائین یہ بیان کرتی ہون کہ جناب اور جناب کی بی بی اور جناب کا بیٹا سب خوش و خرم رہین۔ ان میری تمناؤن مین میرا شوہر بھی شریک ہے؛

جناب کا یوروپ کی حالت کو متزلزل جاننا بے وجہ نہین ہے۔ مین آپ کی اس قوی امید مین

شریک ہون کہ جبتک انگلینڈ و فرانس مین اتحاد و وداد ہے فساد بہت کم برپا ہوگا اور ہمیشہ مین یہ آرزو اضافہ کرتی ہون کہ جبتک اس باہمی اتحاد کا مقصد اعظم یہ ہوگا کہ دنیا مین امن و امان و عافیت کو قایم رکھے۔ اور ہر قوم کے حقوق و مقبوضات کو محفوظ رکھے اور ان دشمنیون اور عداوتون کو گھٹائے جو سب سے زیادہ مصیبت پیدا کرین قومون مین سوال اور لڑائیون کو نہ ہونے دے تو پھر فساد شرارت انگیز نہین پیدا ہونگے۔ اس مقدس و معظم کام کے پورا کرنے مین خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم کرنے مین دریغ نہین کرے گا۔ مین جناب کے ساتھ اس خوشی مین شریک ہوتی ہون کہ چین مین ہم دونون دوستون کے لشکرون نے فتح پائی جسکا اثر یہ ہوا کہ بالجبر ان اجنبی چینیون کی جو بیگانہ وحشی رہتے تھے باقی دنیا سے رشتہ مندی پیدا ہوگئی۔ مجھے شہنشاہ بیگم کی ملاقات سے اور اسبات کے سننے سے کہ انکو یہان آنے سے صحت حاصل ہوئی بے اندازہ خوشی ہوئی۔ مین آپ کی نیک بہن ہون میری کامل محبت پر آپ یقین کرین ✠ وکٹوریا ریجینا

شاہ پروشا ملکہ معظمہ کے بڑے داماد کا چچا تھا اور اس داماد کا باپ شاہ پروشا کا ولیعہد اور حقیقی بھائی تھا۔ ۲ جنوری کو ملکہ معظمہ ونڈسر سے اوسبورن مین دس روز کے رہنے کے لیئے جانے کو تھین کہ انکے پاس تار خبر لایا کہ شاہ پروشا کو پیغام اجل آیا۔ شاہ مدت سے ایسا علیل رہتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکے پاس عنقریب موت آنیکو ہے۔ اسکی وفات کے بعد اسکا بھائی جانشین ہوا جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کا داماد ولیعہد ہوا اور انکی بڑی صاحبزادی ولیعہدہ ہوئین۔ یہ شہزادی نوروز کو بادشاہ کی نزع کی حالت مین بادشاہ کے پاس بلائی گئی تھی۔ انہون نے بادشاہ کی وفات کا مفصل حال لکھکر اسکے ماں باپون کے پاس بھیجا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ شہزادی نے کسی آدمی کو مرتے ہوئے دیکھا ہو۔ اسکا بڑا اثر انکے دل پر ہوا اور اسکے ساتھ ہی انکی طبیعت رسا نے موت کی حقیقت کو خوب سمجھا۔ انہون نے نزع کی حالت کو دیکھا کہ اسمین جسم سے جان کس مشکل سے جدا ہوتی ہے مگر اسکے نکلتے ہی موت کیسی آرام کی نیند مین سلاتی ہے کہ جس مین نہ کوئی اضطراب ہے نہ کوئی بے چینی ہے اس سبب سے موت کے ہولناک ہونے کا جو خیال تھا وہ دل سے نکل گیا۔ جب اس مضمون کا خط بیٹی کا باپ کے پاس آیا تو اسنے بیٹی کو یہ جواب لکھا کہ۔ تم جتنی دفعہ زیادہ جسم کو دیکھوگی اتنے ہی زیادہ تم کو مستحکم یقین ہوگا کہ یہ جسمانی خول آدمی نہین ہو۔ مگر یہ خیال مین نہین آتا کہ جسمانی

شاہ پروشا کی وفات

خوں کیونکر بنا۔ تم نے جو موت کو آتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے بھی زیادہ تم تجربہ مین ہو گئین
مین نے اب تک کوئی آدمی مرتے ہوئے نہین دیکھا۔

۷۔ جنوری شاہ پروشا کے دفن ہونے کی تاریخ قرار پائی۔ اسمین ملکہ معظمہ کیطرف سے
امراء عظام ایسے شدید جاڑے مین بھیجے گئے کہ تھرمامیٹر مین پارہ نقطۂ انجماد سے سترہ درجے
نیچے تھا۔

ملکہ معظمہ نے لارڈ پامرسٹون سے مشورہ لیکر یہ قرار دیا تھا کہ بادشاہ پروشا کو آرڈر آف
گارٹر دیا جائے جب کوئی مناسب شخص اسکا لیجانیوالا تجویز ہو جائے۔

پرنس کونسورٹ کا بحری حصارون کا ملاحظہ

انگلینڈ مین اور سارے یورپ مین بڑے کڑاکے کا جاڑہ پڑ رہا تھا مگر اسپر بھی پرنس
کونسورٹ نے اوسبورن مین پورٹس متھ و گوسپورٹ اور انکے ہمسایہ کے حصارون کا معاینہ
کیا جو ملک کی محافظت کے لیئے بڑی شان و شکوہ کے ساتھ تعمیر ہوئے تھے۔ انہون نے اپنی روزنامچہ
مین لکھا ہے کہ اس کام مین خاطر خواہ ترقی ہوئی۔ ایسے کامون مین پرنس بہت اپنا دل لگاتے تھے
اور انکے جزئیات اور کلیات سے خوب ماہر ہو گئے تھے۔ اور اسکے کامل مؤثر ہونے کی جوابدہی
اپنے ذمہ لے لی تھی۔

ونڈسر مین ملکہ معظمہ کی مراجعت

۱۴۔ جنوری کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی جہان گھر مین کچھ مدت کے
لیئے عزیزون مین جدائی ہوئی۔ ۱۵ تاریخ کو شہزادہ الفرڈ کا پلاٹی متھ کو اپنے جہاز مین سوار ہونے
کے لیئے جانا قرار پایا۔ اور ۱۸ تاریخ کو شہزادہ ویلز کی روانگی کیمبرج یونیورسٹی کی ٹرم پورا کرنے
کے لیئے ٹھیرے۔ حسب دستور کیسل مین مہمانون کی گہما گہمی رہی۔ اور عیش و طرب کے جلسے خوب ہوتے
ان مہمانون مین ایک مہمان لارڈ پامرسٹون تھے جنسے یہ صلاح و مشورے ہوئے کہ شہزادی ایلائس
کی شادی کے لیئے کسقدر جہیز اور وظیفہ سالانہ کی درخواست کی جائے۔ اور شہزادہ ویلز کی آمدنی
مین سے جو انکی خردسالی کے سبب سے ایک رقم بچی ہے اُس سے کونسی جائداد خریدنی چاہیئے دوسرے
مہمان لارڈ ڈزریلی تھے انسے پرنس کونسورٹ نے پارلیمنٹ کی پارٹیون کا حال خوب دریافت کیا۔
مین ان دنون جو آپکو کمتر خط لکھتا ہون تو اپنے اوپر لعنت ملامت کرتا ہون مگر
میرے سامنے ہر روز کام اتنا پیش ہوتا ہے کہ مین حیران ہوتا ہون کہ اسکو ختم کیونکر کرون۔

الفرڈ دوبارہ سفر مین گیا۔ شہزادہ ویلز کیمبرج کے پاس ایک مکان مین رہتا ہی اور وہان تحصیل علم مین مشغول ہے۔ بڑی شہزادی ولیعہدہ ہوگئی ہی۔ برلن مین جو نازک وقت آیا تھا۔ اُس مین ایسے اُس نے نہایت عمدہ کام کیئے کہ چارون طرف سے اسکی تعریف و تحسین ہوئی آپکا صاحبزادہ اسکے پاس ہے وہ اسکی مدد خوب اچھی طرح سے کرتا ہی۔ ہمارے سب اہل و عیال بخیر و عافیت ہین ہم آج کل برف پر خوب پھسلتے ہین وہ صحت کے لیئے بڑی اچھی ورزش ہے مجھے امید ہی کہ آپ تندرست ہون گے ۔ ۲۴۔جنوری ۱۸۶۱ع

اس خط کے لکھنے کے چند روز بعد پرنس کونسورٹ کو اپنے طبیب ڈاکٹر بیلی کے انتقال سے بڑا ملال ہوا۔ ۲۸۔ تاریخ کی شام کو اُنکے پاس تار آیا کہ ریل پر ایک ناگہانی حادثہ ایسا واقع ہوا کہ جس مین ڈاکٹر صاحب کی جان تلف ہوئی +

۴۔ فروری اولیائے دولت لنڈن مین آئے۔ اور دوسرے دن ملکہ معظمہ نے بذات خود پارلیمنٹ کو کھولا۔ دو مہینے سے جو سخت جاڑا پڑ رہا تھا وہ کم ہوگیا تھا۔ یہ دن کھلا ہوا تھا گو کوئی معاملہ ملکی ایسا نہ تھا کہ جمہور کی خاطر کو کچھ تردد ہوتا مگر پھر بھی حضرت علیا کی سواری کے ساتھ پارلیمنٹ جانیکے وقت خلقت کا ہجوم معمول سے زیادہ تھا۔ اور خیر خواہی اور فرمانبرداری کے اظہار مین بڑی سرگرمی تھی۔ ملکہ معظمہ کے سپیچ مین ایسے اُمور اعظم کمتر تھے جو معرض بحث مین آسکتے اسمین یہ بیانات تھے کہ مجھے بھروسا ہے کہ یوروپ کی سلطنتین ایسی برسر اعتدال ہین کہ صلح و امن و عافیت عظیم مین کوئی خلل نہین پیدا ہوگا۔ سرا مین پھر امن و امان ہوجائے گا چین کی مہمات کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ امریکہ مین آپس مین لڑائی ہونے کا اندیشہ ہی۔ اسکی طرف اہل انگلینڈ کو خیال اس سبب سے زیادہ ہوگیا تھا کہ اہل امریکہ نے پرنس ویلز کا خیر مقدم بڑی محبت سے مودبانہ کیا تھا اور باقی قوانین کا ذکر تھا +

۱۸۶۲ع مین جو نمایش اعظم کا ہونا تجویز ہوا تھا اُسکے ابتدائی انتظامات کے سبب سے پرنس پر کاموں کا بوجھ اور زیادہ ہوگیا تھا۔ اسکی اکثر میٹنگ ہوتین جنمین وہ پریسیڈنٹ ہوتے۔ اُن کو اس نمایش کی ہدایات کے لیئے بڑی خط و کتابت کرنی پڑتی تھی۔ اُن ہی کی تجویز سے ایک مستقل مکان نمایشگاہ کی تعمیر کے لیئے مقرر ہوا +

۹- فروری کو بیرن سٹوک میر کو پرنس کونسورٹ لکھتے ہین کہ کل ہماری شادی کی عمر اکیس برس کی ہوئی - جسپر بہت سے طوفان آے - مگر اسکا بال بیکا نہین ہوا وہ اب تک شاداب تر و تازہ ہے اور مین خدا تعالیٰ کا سپاس گزار ہون کہ اسکی جڑین ایسے استحکام کے ساتھ پھیل رہی ہین کہ وہ آیندہ بہبودی انام اور آسودگی عام کے پھل لائینگی +

آج اتوار تھا - شادی کی اکیسوین سالگرہ ہوئی - پرنس کے روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسدن اسکے سوا ے کچھ دہوم دہام نہین ہوئی کہ ملکہ معظمہ کے بینڈ نے شام کو اُنکے کھنے کے آگے زمزمہ سرائی کی - ڈچس کنٹ فرگمور مین تہین جنکو آج یہ خط پرنس نے لکھا +

قصر بکنگھم - ۱۰- فروری ۱۸۶۱ع گو آپ کی نیک خواہی اور فوٹوگراف بھیجنے کی شکرگزاری نہ کرون مگر مین یہ نہین چاہتا کہ آج آپکو خط نہ لکھون - اکیس برس ایک مدت دراز ہوتی ہے آج ہماری شادی کی عمر اتنی ہوئی ہے کہ وہ قانوناً عمر بلوغ مقرر ہے ہم نے بُری بھلی حالتون مین اپنے اقرارون کو ایمانداری سے پورا کیا - اور ہم اپنے خدا کا شکر ادا کرتے ہین کہ اسنے ہمکو بغیر کسی خوف و خطر کے خوش ہونے دیا - آیندہ بہی خدا ہمکو ایسا ہی خوش رکھے - مجھے یقین ہے کہ آپ یہ جانتی ہین کہ ہم آپکے نیک اطوار بچے ہین جو آپسے محبت رکھتے ہین اور ہمنے خوب آزما لیا ہے کہ آپ ہماری نوازش فرما ہین مجھے امید ہے کہ آپ کو جو دکھ درد ہین وہ دور ہو جائینگے - مین ہمیشہ آپسے محبت کرنے والا بیٹا ہون - فقط

ملکہ معظمہ نے دو دن بعد شاہ لیوپولڈ کو یہ فقرہ لکھا کہ اتوار کو ہمنے اپنی مبارک شادی کی اکیسوین سالگرہ کی - ایندن ہمارا دل محبت و احسان سے بہرا ہوا تھا - مین اسدن کو کہتی ہون کہ اس سے دنیا کو بے شمار برکتین حاصل ہوئی ہین میرے سامنے بہت تہوڑی عورتین یہ بات کہہ سکتی ہین کہ شادی کے اکیسوین سال کے آخر مین انکی شوہرون کے دلون مین وہی محبت و شوق ہمارے لیئے باقی ہے جو شادی کے اوائل دنون مین تھا - اور اُنکے دل اُسی محبت و نوازش سے پر ہین جو شادی کی سچی خوشی اپنے ساتھ لاتی ہے - اس تقریب مین ہمارے پاس امان اور تین بچے نہ تھے مگر چھ لاڈلے بچے ہمارے اور انکے سوا ئے ہمارے شاگرد پیشون کے بچے شام کو ہمارے ساتھ رہے +

پرنس نے اِن دنون مین جو روزنامچہ لکھا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ کامون کی کثرت کے بوجھ سے اُنکے جسمانی قوا مین ضعف آتا جاتا تھا۔ ۱۴ فروری کے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ میرے دانت مین بڑا درد ہوا۔ دوسرے دن اور شدت سے وہ بڑھا۔ باوجود اسکے مین فائن آرٹس کی کمیشن کی عظیم الشان میٹنگ مین گیا۔ گورنمنٹ نے پارلیمنٹ کے مکانات کی زیب و زینت و آرایش کے لیئے روپے دینے سے انکار کر دیا۔ اسلیئے میری کوشش اس کمیشن مین آگے قدم نہین بڑھا سکتی تھی۔ ایک جگہ ٹھٹک کے رہ گئی۔ دوسرے دن میری طبیعت اس سے زیادہ علیل ہوئی کہ مین ایک کمرہ کو بند کر کے اُسمین پڑا رہا۔ گال کے اوپر کے حصہ مین کی رگون مین سوزش کے ساتھ ورم ہو گیا۔ ۱۷ کے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ میرا مرض اندیشناک ہو گیا۔ سوجن کم نہین ہوئی کئی روز تک درد مین کمی نہین ہوئی۔ مسوڑون مین چیرے کے لگنے سے کچھ آرام نہین ہوا آخر کو مقوی دوائین دی گئین۔ ۲۴ تک اُنکا حال ایسا رہا کہ وہ کہین باہر نہ جا سکے ✤

مین نے جو پچھلا خط بھیجا ہے اُسکے بعد نو دن سے مین دانت کے درد سے اور مسوڑہ کے ورم سے بہت تکلیف اُٹھا رہا ہون۔ راتون کی بیخوابی نے اور اس درد نے مجھے بڑا مضمحل کر دیا ہے۔ مسٹر سانڈرس نے دوسرا چیرا لگایا ہے وہ مجھے یقین نہین کہ اصل درد کی جگہ لگا ہو۔ وزارت نے شہزادی ایلالس کی شادی کے جہیز کے لیئے تیس ہزار پونڈ اور سالانہ وظیفہ کے واسطے چھ ہزار پونڈ منظور کر لیئے ہین۔ یہ رقم اُس رقم کی تین چوتھائی ہے جو پہلے وزارت نے بڑی شہزادی کے لیئے منظور کی تھی ہمنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پارلیمنٹ سے ایک بل پاس ہو جائے کہ اسکے موافق آیندہ شہزادیون کو اُنکی شادی کے لیئے ایک رقم مقرر ملا کرے۔ اس باب مین مسٹر گلیڈسٹون چون و چرا کرتے ہین ✤

ہم نے اپنے طبیب ڈاکٹر بیلی کی جگہ ڈاکٹر جنیر کو نوکر رکھ لیا ہے ✤

ایک کتاب تھیولوجی کی چھپی ہے جسکو مین خیال کرتا ہون کہ اسکے برخلاف بہت سے دشمن ہین ✤ ایک اور کتاب تھیولوجی کی سات مصنفون نے ملکر لکھی ہے جسنے بشپون اور آرچ بشپون کو بھنّا دیا ہے۔ اِن سب اسقفون نے متفق ہو کر اس کتاب کے مقولون پر لعنت کا اعلان دیا ہے آدمیون نے یہ چلانا شروع کیا ہے کہ اسپر لعنت نہ کرو اُسکو رد کرو۔ ہم وہ ایمان چاہتے ہین۔

پرنس کی علالت

ملکہ کا خط شاہ لیوپولڈ کو ۱۸۶۴

جس مین راستی وحق ہو نہ وہ ایمان کہ جسپر اعتراضون کا اندیشہ نہو ÷

پرنس خواہ تندرست ہو خواہ بیمار بہر حال ہر روز اُسکے لیئے کامون کی مقدار اسقدر پیش ہوتی تھی جنکے کرنیسے وہ مسرور ہوتے تھے نگران کامون کی مشقت شاقہ بسا اوقات اُنکو متنبہ کرتی تھی کہ وہ اپنے قوا ر ایسے جلد جلد کام مین لاتے ہین جس سے وہ کمزور اور ضعیف ہوئے جاتے ہین۔ پرنس کے دل ودماغ کے لیئے یہ کام کافی تھے کہ وہ یوروپ کی پر خلل ہل چل کو دیکھتے رہتے۔ اور مدبران ملکی اور رد و بدل کرنے والے جو اپنے مخالف اغراض اور پولیسیون مین ظاہر ومخفی کارستانیان کرتے ہین انکی نگرانی کرتے بغیر اسکے کہ وہ اپنے ذاتی معاملات واغراض خانگی کے بیشمار کامون ودعوون پر توجہ کرتے ÷

اور ڈر اوف گارٹر کو لارڈ بریڈیل بین لیکر ڈبلن پہنچے کہ وہ بادشاہ پروشا کو پہنائین پرنس نے یہ خط شاہ پروشا کے نام لکھکر انکو دیا ÷

میرے عزیز پھوپھی زاد بھائی۔ بھلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ لارڈ بریڈیل بین برلن جائین اور مین آپکے نام کی دو سطرین اس مبارکباد کی لکھکر نہ دون کہ آپ ایک نئی برادری کے ممبر بنتے ہین یہ رشتہ برادری دوستی سے بھی زیادہ ہم کو باہم پیوستہ و وابستہ کریگا۔ مجھے امید ہے کہ آپکے ہمارا ڈیپوٹیشن تندرست وآسودہ دل پائیگا۔ جاڑا بڑی شدت سے پڑا۔ اُسنے بہت آدمیون کو آزار دیا۔ مین خود بھی دس روز سے دانت کے سخت درد مین مبتلا تہا۔ دو روز ہوئے کہ یہ درد دور ہوا ہے اور اب مین تندرست ہوا ہون۔ یوروپ مین جو پبلک معاملات پیش ہو رہے ہین وہ ہم دونون کو متفکر کرتے ہین۔ ہم کو خدا پر اور اپنے اس یقین پر تکیہ رکھنا چاہیئے کہ ہم صرف خیر و حق وصدق کے چاہنے والے ہین تاکہ ہم اپنی ہمت جرأت مسرت کو زندہ رکھین جنکے بغیر کسی کام مین کامیابی ناممکن ہے ÷

برلن مین شاہی محل کے اندر ۶۔ مارچ کو آرڈر اوف گارٹر ملنے کی رسم شاہانہ طور پر ادا ہوئی ۔۱۰ مارچ کو شاہ پروشا نے پرنس کونسورٹ کو یہ خط رقم کیا۔ آپنے جو مجھے مبارکباد کی دو سطرین لکھی تہین اُنکے ہزارون شکریئے ادا کرتا ہون۔ اُسنے لارڈ بریڈیل بین کی معرفت مجھے اوڈر (خطاب) مین بیابرادر بنایا ہے۔ اس سفر کو مین اُس رسم کو دیکھکر بڑا خوش ہوا

پروشا کے بادشاہ کو اورڈر آف گارٹر کا ملنا

وہ بڑا خوش کرنیوالا ہے۔ مین کافی طور سے بیان نہین کرسکتا کہ ملکہ معظمہ نے اِس عطیہ سے مجھے کسقدر خوش کیا ہے کہ ایک قدیمی عہدہ اورڈر مجھے عنایت کیا ہے جسکے پاس رکھنے سے مجھے بڑی عزت حاصل ہوئی۔ مین آپکا بھی شکریہ اسلیئے ادا کرتا ہون کہ اس عطیہ کے عطا کرنے مین ملکہ معظمہ کے مصمم ارادہ مین آپنے بڑا حصہ لیا ہوگا۔ ہمنے اس رسم کو جسقدر وہ شان و عظمت شاہانہ کے ساتھ ادا ہوسکتی تھی ادا کیا۔ جس سے زیادہ ملکہ معظمہ کا یہ عطیہ ہم سے اعزاز کا خواستگار بھی تھا۔ مین اپنے آپ خوشامد کرتا ہون کہ آپ کی سفارت یہان سے خوش گئی۔ مین آپ کی اس امید مین شریک ہون کہ یہ واقعہ ہمارے اور آپکے ملکون کے درمیان رشتۂ دوستی کو مستحکم کریگا +

۲۶۔ فروری کو ملکہ معظمہ دس روز کے لیئے اوسبورن مین گئین۔ اُنکی والدہ ماجدہ قصر بکنگھم مین اُنکے ساتھ ٹھیری ہوئی تھین۔ وہ بھی اُسی روز فرگیمور مین تشریف لے گئین۔ مدت سے اُنکی صحت مین خلل آگیا تھا۔ یہان آنیسے اُن مین کچھہ قوت آگئی تھی۔ جارج کوپر اُنکا قدیم الخدمت دیانتمند سکرٹری تھا۔ وہ دو روز سخت مرض مین مبتلا ہوکر مرگیا۔ پرنس جانتا تھا کہ اسکے مرنے کا ڈچس کنٹ پر سخت صدمہ ہوا ہوگا۔ اسلیئے اُنہون نے دوسرے دن ڈچس کو یہ تعزیت نامہ لکھا کہ نیک نہاد جارج کوپر کے مرنے پر مین آپکے ساتھ ہمدردی و غمگساری کرتا ہون مین یہ تو جانتا تھا کہ وہ جلد مرجائے گا پر نہ اسقدر جلد۔ وہ آپ کا بڑا دیانتدار خیر خواہ ملازم تھا اور اپنی زندگی کیسارے تعلقات مین معزز تھا۔ اسکا مرنا آپکے لیئے ایک صدمۂ عظیم ہے مجھے اب تک یہ خبر نہ تھی کہ اُسکی عمر بہتر برس کی ہوگئی ہے۔ اسکی بیوی بچون کے لیئے مجھے بڑا افسوس ہے۔ جب آپ کو موقع ملے تو میرے اس افسوس کو اُنپر ظاہر کردیجے گا۔ ہم سب طرح سے بخیریت ہین۔ میری کھانسی تو سمندر کی ہوا سے کافور ہوگئی۔ مگر مجھے تو آپ کی طرفسے یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ آپ تندرست نہین رہتین۔ مجھے یقین ہے کہ یہ صدمہ آپ کی جانفرسائی نہین کریگا فقط۔ آپ کا محبت کرنے والا بیٹا البرٹ

ڈچس کنٹ اپنے قدیم الخدمت وفادار خیر خواہ ملازم جارج کوپر کے مرنے کے غم مین ایسی گھلنی شروع ہوئین کہ آخر کو چند روز مین گھل گھلا کر آپ بھی ختم ہوگئین۔ مارچ کے شروع مین اُنکے بازو مین ایک پھوڑا نکلا جسکو ڈاکٹر نے چیرا لگایا۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر نے اوسبورن سے

مراجعت کے بعد جو اُسنے ملاقات کی تو دیکھا کہ درد کی تکلیف اُنکو بہت تھی مگر ابھی مرنیکے آثار نہین
دکھائی دیتے تھے۔ ۱۵۔ اپرل کو طبیبون نے اُنکے افاقہ مرض کی خبرین سنائین ؀
اسی تاریخ ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ ہورٹی کلچر سوسائیٹی کے نوتیار باغون کو جو بی
کنگ سٹن مین ملاحظہ کے لیئے گئی۔ یہان سے ملکہ معظمہ ملاحظہ کرکے واپس چلی گئین اور پرنس کو
یہین چھوڑ گئین کہ وہ سوسائیٹی کے ساتھ کاربرآری کرے۔ دفعتہً اُنکے پاس فروگ مور سے سر جیمس آئے
اور اُنھون نے انکو یہ خبر سنائی کہ میرے نزدیک ڈچس پر یہ موت کے آثار نظر آرہے ہین کہ وہ بالکل
بیہوش ہین اور مر رہی ہین۔ ڈچس کی ملازمہ لیڈی بروس کا خط ملکہ معظمہ کے پاس آیا تھا کہ ڈچس
پر رات آرام سے گزری اور انکے مرض مین بالکل افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین
لکھتی ہین کہ مین دنکے سارے کامون کو ختم کرکے آرام کرسی پر خوش بیٹھی تھی کہ چھ بجے سے کچھ
دیر بعد پرنس آیا۔ اور سر جیمس جو خبر لائے تھے وہ مجھے سنائی۔ اور کہا کہ فروگ مور جلد چلنا چاہیئے
مین فوراً پرنس کے ساتھ شہزادی ایلائیس کو ہمراہ لیکر ٹرین مین ونڈسر سے سوار ہوئی۔ رستہ بڑا ہی
دراز معلوم ہوا۔ آٹھ بجے فروگ مور مین پہنچی۔ یہان لارڈ میری اور لیڈیون نے استقبال کیا اور
کہا کہ ڈچس کا وہی حال ہے۔ اِس سے مجھ نہین معلوم ہوا کہ ڈچس کے مرض کا اصل حال کیا ہی البتہ
اُنکے پاس گیا اور روتا ہوا آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے لیئے کیا ہونے والا ہے۔ مین لرزتی کانپتی
ڈچس کے کمرے مین داخل ہوئی۔ نہایت تاریک کمرے مین ایک سوفہ پر تکیون کے سہارے سے
میری پیاری مان پیٹھ لگائے خراٹے لے رہی تھین اپنی ریشمی گون پہنے ہوئے سر پر ٹوپی
رکھے ہوئے تھین۔ انکی صورت ایسی نظر آتی تھی جیسی کہ وہ تھی۔ ڈچس کی ایک ملازمہ نے مجھسے
کہا کہ خاتمہ بآسانی ہوگا۔ مین نے یہ سنکر کہا کہ ہائے ہائے یہ کیا مصیبت و بلا ہے کہ مین آؤن
اور اپنی مان کو دیکھون اور اُن کو ذرا جنبش نہو۔ مین نے اُنکے آگے گھٹنے ٹیک کر اُنکے پیارے
ہاتھون کے بوسے لیئے اور اُنکو اپنے گالون پر پھیرا تو اُنھون نے آنکھین کھولین۔ مگر مجھے
پہچانا نہین۔ میرے ہاتھ کو ہٹا دیا۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ اُنھون نے اپنی اِس بچی کو پہچانا نہین
جسکو ہمیشہ مہر آمیز تبسم سے دیکھا کرتی تھین۔ مین دل کھولکر رونے کے لیئے باہر گئی۔ مین نے
ڈاکٹرون سے پوچھا کہ جینے کی کچھ آس ہے۔ اُنھون نے کہا کہ اندیشہ ہے کہ کچھ امید زندگی باقی نہین

ہوش بالکل نہین۔ چھاتی پر جو پانی ہے وہ باہر نکلا آتا ہے۔ کچھ گھنٹے مریض کی بیہوشی دیکھنے
مین بسر ہوئے۔ کچھ گھنٹے عبث اِس کوشش مین صرف ہوئے کہ سوکر اپنے غم کو بھلائیے۔ جب شب نے
صبح کا لباس پہنا تو مین اپنے بستر کے پائینتی کی طرف ایک سوفہ پر ایک سکتے کے عالم مین لیٹی
مین سن رہی تھی کہ گھنٹہ بجتا ہے۔ مرغ بولتا ہے۔ فاصلہ پر کتے بھونکتے ہین۔ ہر آواز سے میرے کلیجے
تیر لگتا تھا۔ ہائے یہ کیا مصیبت آفت ہو کہ ہم اپنی ماں کے گھر کی چھت کے نیچے رات گزارین
اور اُسکو خبر نہو۔ مین چار بجے پھر نیچے گئی۔ سناٹے کا عالم تھا۔ کوئی آواز نہین آتی تھی مگر ایک خراٹے
کی آواز آتی تھی یا اُس بڑے گھنٹے کے پاؤ بجنے کی جو کچھوے کے خول مین رکھا تھا۔ یہ گھنٹہ
والد مرحوم کا تھا۔ اُسکی آواز نے مجھے اپنی ساری بچپنے کی باتون کو یاد دلایا۔ پہلے مین ہمیشہ اُس کی
آواز سنا کرتی تھی۔ مگر اب تیس برس سے اُسکی آواز نہین سنتی تھی۔ مین اپنی ماں کے پاس کبھی
گھٹنے ٹیکتی۔ کبھی کھڑی ہوتی۔ اور عبرتناک مایوسی کے ساتھ آنہین دیکھتی کہ اب وہ مجھسے جدا ہونگی
ساڑھے چار بجے مین تھک کر چکنا چور ہوگئی پھر زینے کے اوپر گئی اور چپ چاپ مصیبت کی
ماری لیٹ گئی اور پھر زمانہ گزشتہ کا خیال کرنے لگی کہ کیا خوفناک آئندہ زمانہ آنے والا ہے
جو ہمارے کنبے کی خوشحالی مین خلل انداز ہوگا۔ ساڑھے سات بجے مین پھر ڈچس کے کمرہ مین گئی
اسوقت اُنکی جان نکلنے کے قریب تھی۔ آٹھ بجے پرنس مجھے کمرے سے باہر تھوڑی دیر کے لیے لیگیا
مگر مجھسے باہر کب ٹھیرا جاتا تھا۔ مین پھر اندر گئی تو دروازے کھلے تھے مین ایک چوکی پر بیٹھی اور اپنی
ان کا پیارا ہاتھ پکڑا۔ اِس اثنا مین اُن کا چہرہ ستنا اور زرد ہونا شروع ہُوا۔ اگرچہ مرنیسے آدہ گھنٹہ
پہلے اُنکے رخسارون مین شگفتگی اور تازگی تھی۔ سانس دہیما چلنے لگا۔ مین گھٹنے ٹیکے ہوئے اُنکا ہاتھ
پکڑے ہوئے تھی وہ گرم و نرم تھا مگر وزنی تھا۔ جب کلارک البرٹ و ایلائیس کو بلانے گیا تو مین نے
جانا کہ اب وقت بہت قریب آگیا ہے۔ مین اُس پیارے چہرے کو دیکھتی رہی مین جانتی تھی
کہ اب میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا۔ سانس دہیما ہوتے ہوتے تھم گیا۔ مگر چہرے مین کچھ تغیر نہین
آیا۔ آنکھین جیسی پہلے آدہ گھنٹے سے بند تھین ویسی ہی بند ہین۔ گھنٹے نے ساڑھے نو بجائے
مین آہ و نالہ کرتی ہوئی اُنکے ہاتھ پر گری اور اُسکے بوسے لیئے البرٹ نے مجھے اُٹھایا اور دوسرے
کمرے مین لیگیا۔ وہ آنسوؤن مین نہا رہا تھا۔ ایسا رونا اُسکی عادت مین نہ تھا خواہ کیسا ہی رنج ہو

اُسنے مجھے اپنے ہاتھون مین پکڑا۔ مین نے پوچھا کہ سب کچھ ہو چکا اُسنے کہا ہان ۔
مین چند منٹ بعد پھر کمرے مین گئی۔ اور ہان کو پھر ایک دفعہ دیکھا کہ وہ میری پیاری اِس طرح بیٹھی ہوئی ہین جیسے کہ پہلے زندگی مین بیٹھتی مگر اِسوقت وہ بالکل سفید تھین۔ اے خدا یہ کیا عبرت ہے! کیا یہ سرمخفیت ہے مگر کیا مبارک خاتمہ ہے! انکی روح مقدس آرام کر رہی ہے۔ اُن کی سب تکلیف رفع ہوگئی ہے۔ لیکن مین کیسی کمبخت انکی بچی ہون کہ جس ہان سے مین اِن اکتالیس برس کے عرصہ مین سوائے چند ہفتے کے جدا نہین ہوئی وہ مرگئی میری کیا حالت ہوگی! دفعتہً بچپنے کا سا سماں میری آنکھون کے سامنے پھرنے لگا۔ مجھے یہ معلوم ہوا کہ مین اپنے بچپنے کی زندگی بسر کر چکی ہون اور بڑی ہوگئی ہون۔ پھر مین اِن سالون کے خوفناک خیالات کرتی جو آیندہ آئینگے اور انکی برداشت مجھے کرنی پڑے گی۔ مجھے صرف یہ خیال تشفی دیتا تھا کہ میری ہان بڑے چین اور آرام مین ہین اور ہم پھر اُنسے ملین گے ۔

البرٹ اور ایلائیس بھی غم والم سے بھرے ہوئے تھے۔ البرٹ مجھے زینے کے اوپر لیگیا مین سوفہ پر لیٹ گئی۔ مین چلا کر روتی تھی۔ اِسی سے میری تسکین ہوتی تھی۔ مگر دل کا درد وغم اور روزانہ ہر ساعت کی جدائی کا الم کب مجھے صبر کرنے دیتے تھے۔ کوئی دن ایسا نہین ہوتا تھا کہ دن بھر مین کئی کئی دفعہ اُنکے خطوط یا اُنکے باب مین خطوط میرے پاس نہ آتے ہون۔ بعض بے وقوفی سے یہ خیال کرتے ہین کہ وہ جن چیزون کو چاہتی تھین وہ سب اُنسے چھن گئین اسلیئے وہ بڑی مصیبت مین ہونگین۔ مگر یہ نہین ہے وہ سب سے زیادہ اوپر مرتفع ہین یقینی ہم کو نیچے اپنی محبت والفت سے دیکھتی ہونگین اور ہمارے لیئے دعا کرتی ہونگین ۔

البرٹ نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ ہم ڈچس کے بیٹھنے کے کمرے مین چلین۔ جہان اُن کو ہم ہمیشہ دیکھا کرتے تھے۔ وہان ہم گئے کیا اندوہ وغم اسپر چھا رہا تھا۔ کسی چیز مین تغیر نہین ہوا وہی کرسیان وہی تکیئے وہی سب میزون پر چیزین چنی ہوئی تھین۔ اُنکے کام کا پٹارہ اور اُنکے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزین موجود تھین۔ چھوٹی چھوٹی چڑیان جن کی وہ بڑی شوقین تھین اپنی بولیان سریلی آوازمین بول رہی تھین۔ غرض اِن دو کمرون مین جن مین ہمیشہ اُنسے ملا کرتے تھے۔ ہر چیز سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ زندہ ہین۔ یہان ہم کچھ تھوڑی دیر ٹھیرے۔ روتے رہے

دعائین پڑہتی رہی۔ مین انکی کرسی کے پیچھے گھٹنے ٹیکتی تھی۔ اسی جاڑے مین اکثر اسی مکان مین مجھ سے ملتی تہین اور پیٹھ لگا کے بیٹھتین اور اکثر اپنے دکھ درد کی شکایت کرتین اور میرے ملنے سے خوش ہوتین ✣

مین زینے کے اوپر چڑھ کے عزیزی آگسٹا بروس کے کمرہ مین گئی۔ اول ملنا تو غم کے سبب سے تلخ زہر آلود تھا مگر آخر اسکا ثمر شیرین تھا۔ وہ ڈچس کو ایساہی چاہتی تھی جیسی کہ مین۔ وہ انکی بیٹی نہ تھی مگر وہ بیٹی کی برابر اُسے جانتی تھین ✣

صبح کو پھر مین نے جاکر اپنی عزیز مان کے چہرے کو دیکھا کہ وہ سوفے پر لیٹی ہوئی ہین بڑی حسین و مسکین مسکراتی ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہین کہ اب بول اُٹھین گی۔ یہ حال دیکھکر دل پھٹا جاتا تھا۔ مدتون تک غمون کے صدمے اُٹھائے تو دل کو تسکین ہوئی۔ چہرے پر اُن کے زردی ایسی چھائی ہوئی تھی جو کبھی کسی اور چیز مین دیکھنے مین نہین آئی۔ مین نے اُنکے پیارے رخسارون پر ہاتھ پھیرا۔ ابھی تک وہ نرم گرم تھے۔ مگر ہائے کیا غم کے مارے کلیجہ پھٹا جاتا تھا۔ لندن سے پرنس ولز اور شہزادی ہلینا آئے۔ مین اُنکو نانی کی حسین و مسکین صورت کو جو سنگ مرمر کی مورت معلوم ہوتی تھی دکھلانے لے گئی تو اور بھی میرے غم کے مارے جگر کے ٹکڑے ہونے لگے یہ بچے نانی کو بہت چاہتے تھے ✣

ملکہ معظمہ نے دور کے رشتہ دارون کو جو دور رہتے تھے اپنے ہاتھون سے یہ خبر بیان فرسا پہنچائی۔ اپنی سوتیلی بہن شہزادی ہوہین لوہ کو اور شاہ لیوپولڈ کو اُنہون نے اس وفات حسرت آیات کا حال لکھا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ان سب کے دلین اس خبر سے کیا رنج و محن ہوا ہوگا۔ میرے پیارے مامون کو جو اپنی نسل مین اکیلے رہ گئے ہین۔ اس خبر سے کیسے مغموم ہوئے ہونگے۔ اُنھون نے اپنی بہن ڈچس کنٹ کی تکلیف کے دنون مین بڑی اعانت کی تھی۔ اور مجھ یتیم بچی پر پدرانہ فرائض ادا کیے تھے۔ ملکہ معظمہ نے تمام اور طبعی محبتون کو چھوڑ کر اپنی دختری محبت کا حق ادا کیا اور یہ خط اُنکو لکھا ✣

فرگمور ۱۶ - مارچ ۱۸۶۱ع۔ یہ دن میری زندگی کا بڑا ہی ہولناک ہے جس مین آپ کی بیچاری دل شکستہ بچی محبت و چاہ کی ایک دو سطر لکھتی ہے۔ مشفقہ مادر مہربان مجھ سے

ہمیشہ کے لیئے جدا ہوگئین جنسے مین کبھی سوائے چند مہینون کے جدا نہین ہوئی مین اُنکے بغیر
اپنے جینے کو جینا نہین جانتی۔ اُنکی جان کیا گئی میری جان گئی۔ گو یہ امر میرے لیئے اندوہناک ہوا
مگر اُنکو چین و آرام ملگیا۔ اُن کا دم آسانی سے نکل گیا۔ مگر جنھون نے اُنکا سانس لینا دیکھا ہے اُن کا
کلیجہ پھٹتا تھا۔ آخر دم تک اُن کا پیارا ہاتھ میرے ہاتھ مین رہا۔ جسکا مین شکریہ ادا کرتی ہون مگر اُنکی
بیش بہا جان کا جانا بڑا دہشت ناک تہا۔ افسوس ہے کہ اُنھون نے مجھے پہچانا نہین مگر وہ اس سبب
جدائی کے رنج سے بچ گئین ۔

اس حادثہ سے کیا ہی آپ کو رنج والم ہوگا! مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے جلد ملین گے
اب آپ مجھے دوچند عزیز ہوگئے ہین۔ میرے عزیز ترین البرٹ کو غم نے پچھاڑ رکھا ہے وہ اپنی
پھوپھی پر دل و جان سے فدا تھا۔ خدا ہم کو اپنی حفظ و امان مین رکھے۔ مین والدہ ماجدہ کے ملازمین کے
رنج والم کو نہین بیان کرتی۔ اُنکی محبت و چاہت دل پر موثر ہے۔ اگر کوئی بات ڈچس کنٹ کی بچی کے دل
کی تسکین دیسکتی ہے تو یہ ہے کہ ڈچس اپنے گھر مین ہر ادنے و اعلے کی محبوب دل و مرغوب خاطر تہین
سب ملازم انکا سخت ماتم کرتے ہین۔ بعض آدمی اُنکے تیس تیس برس کے ملازم تھے اور اُنکے کل ملازمون
مین سر جارج کوپر سر دفتر تھے۔ جن کے مرنے نے اُن کے دل پر وہ صدمہ پہنچایا کہ پہر وہ خود زیادہ دنون
تک زندہ نہ رہ سکین۔ فقط

ملکہ معظمہ شام کو ونڈسر کیسل مین اس عزیز گھر کو چھوڑ کر چلی آئین جسکے خیال کے ساتھ اُن کو
بہت سی باتین یاد آتی ہین۔ اُنکے جانیکے وقت واقفکارون کا ایک مجمع تہا جنکی آنکھون سے آنسو نہین تہمتے
تھے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ یہ رخصت کا وقت بڑا غمناک تہا۔ ایک رات پہلے جب اس
گھر مین آئے تھے تو وہ سارا روشن تھا۔ آج اسکو ہم بالکل تاریک چھوڑے جاتے ہین۔ اس پیارے کمرہ
سے اس پیارے گھر سے جو مجھے سب سے عزیز تہا ونڈسر مین آنا غضب تہا۔

ڈچس نے اپنے وصیت نامہ مین لکھدیا تھا کہ میرے بعد میرے کل مال متاع کی مالک ملکہ معظمہ ہین
اور پرنس کونسورٹ میرا وصی و ولی ہے جسکے سبب سے پرنس پر اس کام کا بوجھ اور زیادہ ہوگیا کہ اُنکو ڈچس
کے معاملات مین خط و کتابت زیادہ کرنی پڑی سر جارج کوپر کو ڈچس کے سارے معاملات پر خوب علم تھا
اُنکے مرنیکے سبب سے یہ کام اور بھی سخت ہوگیا تھا۔ ڈچس جن اپنے عزیزون کو وظائف دیتی تہین وہ سب

ملکہ معظمہ نے بحال رکھے اور اُنکے ملازمین کی پنشن مقرر کردی *

بڑی شہزادی بھی برلن سے نانی کی وفات کی خبر سنکر ما-مئی کی شام کو ونڈسر کیسل مین
آگئین کہ والدین کی تسلی وتشفی کرین *

ڈچس کنٹ کی وفات نے سارے ملک کو ماتم مین بٹھایا۔ پارلیمنٹ نے بھی فوراً ووٹ لیکر
ملکہ معظمہ کو تسلی آمیز ایڈریس دیا۔ تعزیت نامون کا تو شمار نہ تھا وہ چارون طرف سے ملکہ معظمہ اور پرنس کونسوٹ
کے پاس آتے تھے۔ ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن نے بیڈین سے ۱۹ - مارچ کو یہ خط لکھا کہ آپ کا ماتم نامہ جو میری
ماں کی زندگی کے آخر دن مین لکھا گیا تھا کل پہنچا۔ اگرچہ مین آپسے زیادہ بے چین و بے قرار ہوئی۔ مگر
مجھے اپنی ماں کے مرنے کا یقین نہین آتا۔ لیڈی آگسٹا نے اپنے خط مین اُس اپنے عزیز بیمار کے ضعف
کا حال لکھا تھا اُس سے بھی اُنکے مرنے کا یقین نہین ہُوا۔ میری پیاری بہن تم غم کے مارے پچھاڑین
نہ کھاؤ وہ عزیز روح جو ہم سے جدا ہوئی ہو اگر بول سکے تو تم سے یہ کہیگی کہ میرے نصیب اب کھلے ہین
کہ سعادت ابدی اور راحت دلی حاصل ہوئی ہے۔ مین نے جو اور دونکی راحت اور آرام کے لیئے جفاکشی
کی تھی اُسکا صلہ مجھے سو گنا ارحم الراحمین دے رہا ہے۔ ان شدائد غم مین میری تسکین اسطرح ہوتی ہے
کہ جو عزیز مر گئے ہین مین اُنکو یہ خیال کرون کہ وہ ان رنج و تکالیف سے آزاد ہو گئے ہین جن مین
ہم گرفتار ہین اور جو عزیز زندہ ہین اُنکے ساتھ مین دل و جان سے محبت کرون۔ اور غیرون کے ساتھ
بھلائی کرون اور جہان تک ہو سکے مین اپنے غمون اور رنجون کو بھلاؤن۔ اگر مین اپنی والدہ کے
چہرہ کو ایک دفعہ دیکھ سکتی تو مجھے یقین ہے کہ مین اُنہین خوش و خرم پاتی۔ مین اُنکی محبت
کی پوری سپاس گزار ہون۔ افسوس! اب عمر بھر زندگی مین اُنسے ملنا نصیب نہوگا مگر مرنے
کے بعد اُنسے ایسا وصال ہوگا کہ پھر فراق نہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور مجھے دونون کو راحت
و برکت دے *

بادشاہ لیوپولڈ نے ملکہ معظمہ کو تعزیت نامے لکھے جن کے جواب مین وہ یہ خط اُنکو لکھتی
ہین کہ آپکے دو عنایت نامے مرقومہ ۱۷ و ۱۸ - مارچ میرے پاس آئے۔ مین انکا شکریہ بڑی گرمجوشی
کے ساتھ ادا کرتی ہون مین جانتی ہون کہ اس واقعہ ناگزیر سے آپ کو کیسا اندوہ و ملال ہوا ہوگا
اس خیال سے دل لرزتا ہے کہ اب ہم اس چہرے کو نہین دیکھین گے جو ہمکو ہمیشہ شفقت اور

مہربانی کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ اب ہم اس آواز کو نہین سنینگے جسکے سننے سے ہم ہمیشہ خوش
ہوا کرتے تھے۔ میرے غم کی کوئی انتہا نہین۔ مین آپ کی طرح خاموشی و تنہائی پسند ہوں مین
اسی کو خیر جانتی ہون کہ اس صدمہ سے بیمار نہین ہوئی۔ مشکل سے مین سونے لگی ہون اور پرسون سے
کھانے لگی ہون۔ مگر غم مجھے کھائے جاتا ہے۔ بعض اوقات مین اسکی متحمل نہین ہوسکتی ۔

مرنیکے بعد والدہ مرحومہ ایسی سکین حسین و دلپسند و خوش چہرہ معلوم ہوتی تھین
کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی وہ باتین کرنے لگین گی۔ اب وہ بڑے چین و آرام سے ہونگی۔ جو ہمکو
نقصان ہوا وہ انکو فائدہ ہوا۔ انکی جگہ ہر روز و ہر ساعت خالی معلوم ہوتی ہے جو کبھی معمور نہین
ہوگی۔ مان صرف ایک ہی ہوتی ہے۔ اسکی محبت کی برابر کوئی محبت نہین ہوتی۔ ان کے مرنے کی
یہ باتین میرے دلمین غم کو کم کرتی ہین کہ ساری قوم افسوس کے ساتھ میری ہمدردی اور غمخواری
کرتی ہے۔ انکے واقف و جاننے والے مودبانہ تعظیم کے ساتھ انکا نام لیتے ہین۔ انکے ملازمون
کی محبت و ماتم داری بڑی موثر ہے۔ پیاری لیڈی آگسٹا بروس کو ڈچس بیٹی کے برابر عزیز
رکھتی تھین۔ اسکو انکے مرنے کا ایسا رنج و الم ہے۔ گویا اسکی سگی مان دوسری دفعہ مری ہے۔

مجھے اسکا بڑا رنج و افسوس ہے کہ فیوڈورا میرے پاس نہین ہے۔ اگر ہوتی تو ہم دونون بہنین
آپس مین ملکر ایک دوسرے کا غم بٹا لیتین۔ البرٹ کو جو میرے ساتھ محبت و الفت ہے اُس کو مین
الفاظ مین بیان نہین کرسکتی۔ اُسکو ڈچس کے مرنے کا بڑا قلق و رنج ہے۔ وہی اُن کا اکیلا
وصی ولی ہے جسکے سبب سے اسپر اور زیادہ کامون کا بوجھ پڑگیا ہے۔ یہان سب طرح سے انتظام
درست ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اور جلدی ہمارے پاس بھیج لے ۔

۲۵۔ مارچ کو ڈچس کی نعش ونڈسر مین سینٹ جارج چیپل مین امانت رکھی گئی کہ جب
فرگ مور مین انکا مقبرہ تیار ہو تو وہان وہ امانت رہے۔ پرنس کونسورٹ انکی عزاداری کا مہتمم
اعظم تھا۔ اور شہزادہ ویلز اور شہزادہ لی ننگن انکے مددگار تھے۔ جنازے کے بال اُٹھانیوالیان معزز
لیڈیان تھین جو ڈچس کی ملازمہ تھین۔ انکے جنازہ کے اٹھنے کا سمان بھی عجب غمناک و پُر اثر
انداز تھا۔ ڈچس کی محبت ایسی وسیع تھی کہ اسوقت کوئی شخص جنازے کے ساتھ ایسا نہ تھا
کہ جس کی آنکھ خشک ہو۔ ونڈسر ڈین کا غم کے مارے یہ حال تھا کہ وہ انکے جنازے کی نماز

پڑھانے مین اُسکا دل بیٹھا جاتا تھا۔ اُسنے ملکہ معظمہ سے کہا۔ ڈچس آدمیون پر ایسی مہربانی کرتی تھین کہ کوئی شخص اُن کا ذکر نہین کرتا کہ اُسکی آنکھون سے آنسو نہ بھر آئین۔ پرنس کونسورٹ کا عجیب حال تھا۔ جب وہ تجہیز و تکفین کرکے آئے ہین تو ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اُن کا رنگ زرد تھا اور آنکھین سرخ تہین جیسے اندر انکے دل کا رنج و غم دکھائی دیتا تھا کہ کسقدر ہے۔ ہمنے ڈنر تنہا کھایا چپکے چپکے لکھتے پڑھتے رہے۔ اِس طرح اِس اندوہناک دن کو کاٹا۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ نے شاہ لیوپولڈ کو خط لکھا کہ کل تجہیز و تکفین مین نہ مین گئی نہ میری لڑکیان گئین۔ ہم مین اُسکے دیکھنے کی تاب کہان تہی جو جاتے۔ دل کہان سے لاتے کہ اسکو دیکھ سکتے۔ جب البرٹ پھر کر وہان سے آیا تو اُسکی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے۔ اُسنے مجھ سے کہا کہ خوب ہوا کہ آپ نہین گئین وہان ایک عام ایسا کہرام تھا کہ آپسے دیکھا نہ جاتا۔ معلوم نہین کہ آپ کا کیا حال ہوتا۔ گھر مین مین اور میری لڑکیان دعائین پڑھتی رہین اور دیر تک ہم یہی ذکر کرتے رہے کہ ڈچس بڑی راحت و آرام مین تہین۔ اکتالیس برس تک ہمیشہ ملنا جلنا رہا۔ اُسکا یون منقطع ہونا دلپر بغیر زخمون کے لگائے نہین ہوسکتا گو زمانہ اِن زخمون کو مرہم لگاکے بھرے گا مگر وہ کبھی ایسے اچھے نہین ہونگے کہ ان مین درد کچھ باقی نہ رہے۔ جب گھر مین کوئی شادی کی تقریب ہوگی تو اُنکے شریک نہ ہونے کا رنج دل مین کانٹا چبھوئے گا۔

لیڈی بروس کو جب اُسکی ماں مرگئی تہی تو ڈچس نے اپنی فرزندی مین لیلیا تھا۔ وہ انکی بمنزلہ بیٹی کے تھی۔ وہ اُسکے غم مین ایسی پھڑکتی تھی جیسی کہ بیٹی ماں کے غم مین پھڑکا کرتی ہے اب مین نے اُسکو اپنی رفاقت مین لیلیا ہے۔ وہ میرے ساتھ رہے گی۔ جس سے مجھے بڑی تسکین حاصل ہوگی۔

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن کے خطوط کی کتاب مین سے دو ایک خط نیچے نقل کیے جاتے ہین جو ملکہ معظمہ کے نام ڈچس کے انتقال کے باب مین لکھے ہین۔

بیڈن ۳۰۔ مارچ سنہ ۱۸۶۱ع ۲۵ و ۲۸۔ مارچ کی تاریخون کے دو تعزیت نامے آپکے لکھے ہوئے میرے پاس آئے ہین وہ میری آنکھون کے سامنے رکھے ہوئے ہین انسے ماں کے مرنیکا مفصل حال معلوم ہوتا ہے انمین جو آپنے میرے دل کی کیفیت بیان کی ہے وہ سوا آپکے کوئی اور نہین بیان

کرسکتا۔ مین جو آپ کو عزیز ترین بہن کہتی ہون اِس کہنے مین ساری محبت کی باتین موجود ہین۔ مان ہمسے جدا ہو گئین وہ ہم دونون کو برابر پیار کرتی تہین مجھے آپ پر یہ رشک آتا تھا کہ وہ آپ کو مجھسے زیادہ پیار کرتی تہین۔ یہ بات مین نے اُنسے ایک دفعہ کہدی تہی تو اُنہون نے ایک رنج آمیز تبسم سے فرمایا کہ فیوڈورا تم ناانصافی نہ کرو مین تم دونون کو برابر یکسان چاہتی ہون۔ حقیقت مین وہ تم دونون سے یکسان محبت کرتی تہین۔ جب مین اُنسے ملی تو وہ خوش ہوئین۔ اور جب اُنسے جدا ہوئی تو وہ غمگین ہوئین۔ میری آنکھون کے سامنے وہ وقت پہر رہا ہے جس مین اُنسے مین آخر دفعہ ملی اور رخصت ہوئی ہون۔ میری پیاری بہن مین تم سے ملنا چاہتی ہون مگر جسوقت یہ خیال آتا ہی کہ مین آپسے ملونگی اور اپنی مان کو نہ دیکھونگی تو کلیجہ نکلنے لگتا ہے ✦

پہر چند روز بعد ۵۔ اپریل کو یہ خط لکہا کہ مین مشفقہ مادر مہربان مرحومہ کو ہر لحظہ زندہ اپنی آنکہون کے سامنے دیکھتی ہون مین خیال کرتی ہون کہ وہ ابہی زندہ ہین اور مین پہر اُنسے ملونگی اور اُنکو دیکھونگی۔ اُنکی صورت شکل اُنکا مسکرانا اُنکی ہر حرکت مجھے یاد ہی۔ میرے دلپر جو اُنکی صورت کا نقش ہے اسکے آگے اُنکی کل شبیہین اور فوٹو گراف مات ہین۔ مین امید کرتی ہون اور یقین رکہتی ہون کہ اوسبورن مین آپ کا رہنا آپکے لیئے مفید ہوگا۔ اسوقت موسم بہار ہے جو حشر کیطرح مردون کو زندہ کرکے بتلاتا ہے کہ جو ابہی مرگیا تہا وہ پہر جی گیا۔ موت کوئی چیز نہین ہے۔ ہر چیز خدا کے ساتھ زندہ ہے۔ خدا خود حیات ہی بس جو اُسکے ساتھ ہے وہ حیات جاوید رکہتا ہی۔ ایک خط مین اُنہون نے یہ بہی لکہا کہ آپ کو زیادہ رنج و ملال کرنا نہین چاہیئے۔ امان مرحوم یہانسے زیادہ خوشحال ہین۔ والدہ صاحبہ اگر فرما سکتین تو یہی فرماتین کہ تم میریطرف سے رنج نہ کرو۔ مین چین آرام مین ہون ✦

ڈچس کے مرنیسے پرنس کونسورٹ پر بہت طرح کے کام زیادہ ہوگئے تھے۔ اپنے تئین رنج و الم مین سنبہالے رکہنا۔ ملکہ معظمہ کے رنج و الم کو بٹانا۔ اُنکی خط و کتابت جو وزرا کے ساتھ ہوتی تہی اُسکا نبہانا۔ اور ڈچس کے وصی ہونیکے سبب سے اُنکے سارے کاغذات کا امتحان لینا اور اُنکی زندگی مین جو تحریرات جمع ہوگئی تہین اُنکا پڑہنا اور جواب دینا۔ اُنکے رشتہ دارون اور پرانے ملازمون کے حقوق کا تصفیہ کرنا۔ یہ سب کام اُنکے تہکانیکے لیئے تہوڑے نہ تھے۔ باوجود ان کامون کے اُنہو

کے اُنکے کرنے مین وہ دل تنگ نہین ہوئے۔ بڑی خوشی سے اُنکو کرتے تھے۔ کچھ اپنی تکلیف اور محنت پر خیال نہ کرتے نہ اُسکا کچھ اظہار کرتے تھے۔ اسوقت انکی بڑی صاحبزادی آگئین جس سے اُنکو بڑی تسکین و تسلی ہوئی وہ ۲۰۔ اپریل تک اُنکے پاس رہین اور پھر برلن کو واپس چلی گئین اور باپ کا خط شاہ پرشا کے نام لے گئین جس مین یہ لکھا تھا کہ ہمارے رنج و الم و ماتم مین وکی کے آجانیسے خوشی ہوئی جسکے سبب سے مین آپ کا ممنون ہُوا *

اس رنج کی حالت مین بھی پرنس نے سٹوک میر کو خط لکھا۔ جس مین اپنے اور ملکہ کے رنج و ملال کا سارا حال لکھا اور بیان کیا کہ ملکہ معظمہ نے ڈچس کے ملازمون کی پنشن مقرر کردی اور شہزادہ ہوہن لوہ کو اور اُسکے بیٹون کو جو وظیفہ ڈچس دیتی تھین وہ بحال رکھا اور بعض اُنکے ملازمین کو اپنا ملازم بنا لیا *

جب بڑی صاحبزادی برلن کو سدھارین تو اسکے دو دن بعد ملکہ معظمہ جزیرہ وائیٹ مین اسلیئے تشریف لائین کہ اُنکو اپنے سوگ و ماتم مین شہر کا غل شور پسند نہ تھا۔ وہ تنہائی مین ماتم نشین رہنا پسند کرتی تھین *

۱۲۔ اپریل کو ٹائمز اخبار مین جو ہمیشہ پرنس کونسورٹ کے مخالف مضامین لکھا کرتا تھا ایک آرٹیکل (مضمون) انکے برخلاف شائع ہوا۔ جسے ملکہ معظمہ پڑھکر بڑی رنجیدہ خاطر ہوئین۔ اُسمین پرنس پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُنہون نے اپنے جرمنی کے رشتہ دارون کے اغراض کی طرفداری کرکے لارڈ پامرسٹون کی پولیسی مین جو اٹلی کے باب مین تھی رخنہ ڈالا اور چلتی گاڑی مین روڑا اٹکایا۔ آخر کو یہ الزام بالکل بے اصل ثابت ہوا۔ مگر اُسنے پرنس کے دلکو دکھا دیا *

۲۷۔ اپریل کو اولیائے دولت اوسبورن سے واپس آئے۔ اور ۳۰۔ اپریل کو ملکہ معظمہ نے پریوی کونسل کی میٹنگ مین اعلان کیا کہ شہزادہ ایلائس کی کدخدائی ہسی کے شہزادہ سے ہوگی ۴۔ مئی کو بذریعہ تحریر ملکہ معظمہ نے اس امر سے مطلع کیا۔ سبنے اس کدخدائی کو پسند کیا دو دن بعد شہزادی کے جہیز اور وظیفہ کا سوال کامنس ہوس مین پیش ہوا۔ جس مین کچھ قیل و قال نہین ہوئی جہیز کے لیئے تیس ہزار پونڈ۔ اور وظیفہ کے واسطے چھ ہزار پونڈ دو نون سے تجویز ہوئے۔ کوئی مخالف آواز نہین نکلی *

۱۴ مئی کو پرنس کونسورٹ کیمبرج اسلیئے تشریف لے گئے کہ پرنس ویلز کی خواندگی کا انتظام کرین وہان سے پہر لنڈن واپس آئے اور پارلیمنٹ کی تعطیل کے بعد ۱۸ مئی کو وہ اور اوبیاے دولت اوسبورن مین آئے۔ جسکا حال پرنس یہ تحریر فرماتے ہین کہ یہان درختستان خوب ہرے بھرے ہورہے تھے اور نیا چرچ جو ملکہ معظمہ نے ویپنگ ہم مین تعمیر کرایا تہا وہ بن کر بالکل تیار ہوگیا تہا۔ بڑا خوبصورت بنا تھا۔ دوسرے دن اوسبورن مین ہسّی کا شہزادہ ملنے کے لیئے آیا۔ اور چند روز بعد شاہ لیوپولڈ مع اپنے منجھلے بیٹے کے آیا۔ ۲۴۔ کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ بغیر معمولی دعوتون اور جلسون کے ہوئی۔ مگر تحفہ تحائف دیئے گئے۔

اوسبورن کی اقامت یون تلخ ہوئی کہ شہزادہ لوئیس کو کھسرا ستیلا نکل آئی اور پہر ستیلا شہزادہ لیوپولڈ کو لگی۔ شہزادہ لوئیس تو مہینے کے آخر مین بالکل اچھا ہوگیا۔ مگر شہزادہ لیوپولڈ کہسرا ین الجھہ گیا۔ جسکے سبب سے پرنس کو اندیشہ پیدا ہوا۔ یکم جون کو اولیاے دولت اس شہزادہ کو لنڈن مین نہ لاسکے۔ تین ہفتے کے بعد اُس مین ایسی توانائی آئی کہ لنڈن مین آیا اور یہان تندرست ہوگیا۔ پرنس ہورٹی کلچرل باغون کی آراستگی کیطرف بہت توجہ کرتا تہا۔ وہ ۵۔ جون کو پبلک کے لیئے کھولے گئے۔ یہ آخر پبلک رسم تھی جس مین شہزادہ شریک ہوا۔ ملکہ معظمہ اب تک تنہا نشین تہین۔ مگر آج صبح کو وہ شوہر اور ماموں کے ساتھ پھولون کی نمایش مین پرائیویٹ طور پر گئین۔ جو اُن باغون کے کہولنے کے لیئے مرتب ہوئی تھی۔ دوپہر کو رسم کے موافق وہ باغ کھولے گئے ایک اژدحام کثیر بڑا پررونق تہا۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ گو مینہ کے سبب سے دن مین اندہیری چھا رہی تہی۔ مگر اس رسم کے ادا کرنے مین مجھے خاطر خواہ اطمینان حاصل ہوا۔

جو لوگ یہان موجود تھے اُنہون نے دیکھا کہ پرنس کا چہرہ زرد اور پژمردہ تہا۔ اور ملکہ معظمہ کے نہ ہونے سے لوگون نے جانا کہ وہ ابھی سوگ سے باہر نہین آئین۔ انکے بچے ماتمی لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان باتون نے اس جلسہ کو اداس کردیا۔

اس دن شام کو سوسائٹی آف آرٹ کی میٹنگ مین پرنس پریسیڈنٹ ہوا۔ اسمین اقوام کی نمایش اعظم کی بابت کاغذ پڑھا گیا۔ پرنس نے ایک چھوٹی سی اسپیچ دی جس مین اس نمایش کے مقاصد کو بالتفصیل بیان کیا اور اپنا افسوس ظاہر کیا کہ کامون کی کثرت کے سبب سے

مین اِس نمایش کے اہتمام مین ایسا صرف نہین ہوسکتا۔ جیساکہ ۱۸۵۱ء کی نمایش مین ہوا تھا
اُنکی تقریر دلپذیر کا ایسا اثر ہوا کہ چند مہینے کے اندر اِس نمایش کا سارا سامان درست ہوگیا۔

اِسوقت سارے یورپ کی آنکھین امریکہ کے براعظم کیطرف لگی ہوئی تہین کہ شمالی وجنوبی
سٹیٹس مین لڑائی ٹھن رہی تھی جس مین خونریزیان ہو رہی تہین۔ اِس جنگ نے چار برس طول کھینچا
انگلینڈ مین جب امریکہ سے روئی آتی تھی تو اُسکے بہت سے صنعت کے کارخانے چلتے تھے۔ اِس
لڑائی نے روئی کی رسد کو بند کیا تو اِن کارخانون پر بڑی آفت آئی جنکے چلنے کا مدار اِس روئی کی آمد
پر تھا۔ انگلینڈ اور امریکہ مین باہم یکنسل ہونے کا تعلق ایسا تھا جسکے سبب سے انگلینڈ کو بہت سے
اندیشے وخوف تھے۔ اِس جنگ مین انگلینڈ کسی طرف کا جانبدار نہین ہوا۔ دور سے الگ بیٹھا ہوا
دیکھتا رہا کہ کیا ہوتا ہے۔ پرنس ایسا دوربین اور پیش اندیش تھا کہ وہ پہلے سے جانتا تھا کہ اِس
لڑائی سے انگلستان کو کیا دشواریان پیش آئینگی اُنکے دور کرنیکے صلاح ومشورے وزرا اور
ملکہ معظمہ کو بتلاتا تھا۔

۱۰ اگست کو پارلیمنٹ کا اجلاس ختم ہوا تو ملکہ معظمہ کو یہ فکر پڑی کہ لین کیسٹر مین
روئی کا کال پڑے گا۔ جس سے ہمارے افق پر تاریکی چھائیگی۔ اِس فکر مین لارڈ پامرسٹون نے بھی
بڑا حصہ لیا۔ اُنھون نے لکھا کہ یہان کے کاریگرون کا حال یہ ہے کہ جبتک کوئی اُنکو ہدایت نکرے
اور اُنکو دھکیل کر آگے نہ بڑہائے وہ کچھ خود خبر نہین ہوتے۔ وہ بیچارے کوتاہ اندیش اُن آدمیون
کے مانند ہین کہ جو اپنی کھلی رکابیان رکھ دین اور دعا مانگین کہ اِن مین کشمش کی مٹھائیون کا مینہ
برس جائے وہ یہ جانتے ہین کہ نلون کے دروازے کھولدیئے جائین اِسمین روئی خود بخود آجائیگی
وہ کہتے ہین کہ ہم ہندوستان کو مدت سے روئی کا مخزن دیکھ رہے ہین مگر یہ دیکھنا ایسا ہے
جیساکہ اِس سانپ کا دیکھنا کہ جس چیز کو دیکھتا ہے وہ مفلوج ہو جائے مگر چیزون کے اندر
کوئی اِسکی علامت نہ ظاہر ہو۔ غرض گورنمنٹ نے اور سوداگرون نے روئی کی رسد پہنچانے اور
اُسکے نئے نئے مخازن دریافت کرنے مین بڑے بڑے کام کیئے۔ انگلینڈ کو یہ امریکہ کی لڑائی یاد رہیگی کہ
لین کیسٹر کے کام کرنے والون پر کیسی کیسی مصیبتین آئین اور کس صبر واستقلال سے اُنھون نے
اِسکی برداشت کی۔

مرض اور کام کی زیادتی

جون کے مہینے مین معمول کے موافق پرنس کو نسورٹ کو کامون کی کثرت کے سبب سے دم لینے کی فرصت نہ تھی۔ بہت سی مجالس مین انکو جانا ضرور تہا۔ لنڈنی موسم کے فرائض اور قواعد ایسے تھے کہ انکا پورا کرنا ضرور تہا۔ موسم گرما کا حال اگلے سال کا سا نہ تھا کہ گرمی کے دنون مین سورج نہ نکلے اس سال مین آسمان پر بادل نہ رہتے تھے اور گرمی بڑی شدت سے پڑتی تھی کبھی اسکی ایسی شدت ہوجاتی تھی کہ برداشت نہین ہوسکتی تھی۔ اس مہینے کی سولھوین تاریخ پرنس تکان کے مارے باہر گئے وہ اس تاریخ کے اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ مین بیمار تھا بخار چڑھا ہوا تھا۔ بڑی تکلیف مین تھا دوسرے دن میرے مرض مین بہت افاقہ ہوگیا۔ مگر بار بار اسکا اعادہ ہوتا تھا۔ پھر اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ ۲۶۔ جولائی کو میرا حال پھر وہی دو روز تک رہا مجھے جو متواتر کام کرنے کی عادتین ہین اُن کا چھوڑنا میری صحت کے لیئے ضرور ہے۔ مگر مین اپنی زندگی کے فرائض اولی مین سے کام کرتا جاتا ہون وہ مجھسے چھوٹ نہین سکتا۔

ہم نے پہلے لکھا ہے کہ پرنس کو بڑا شوق یہ تہا کہ تعلیم کے پیمانہ کو بڑھائے اور اسکو اعلے درجہ کا بنائے۔ اُنکے نزدیک اگر اصطلاحی علم کی تعلیم کے ساتھ ان اعلی درجہ کے اوصاف کی تعلیم نہ ہو جو ان لوگون کے لیئے ضروری اور اصلی ہین جن کو آدمیون پر حکومت کرنا اور اُنکے گروہون کی مختلف انواع کی دشوار حالتون پر سوچ بچار کرنا پڑتا ہے تو وہ علم تعلیم کا محض ایک ادنے جزو ہے ان دنون مین کمانڈر انچیف کی ہدایت ان کے ملٹری تعلیم کی کونسل ان امیدوارون کے لیئے ایک اسکیم تیار کررہی تھی جو سندھرسٹ شاہی کالج مین سپاہ کے کمیشن لینے کے واسطے داخل ہوتے ہین پرنس یہ چاہتا تھا کہ اس تعلیم مین نیک چلنی کے مارکس (نمبرون) کا نظام داخل ہو۔ مگر کمشنرون کے نزدیک اسکا داخل کرنا ایسا دشوار تھا کہ انہون نے یہ نہ چاہا کہ اسکیم مین نیک چلنی کے مارکس داخل ہون ۲۲ جون کو ڈیوک کیمبرج کمانڈر انچیف کی معرفت کمشنرون کی یادداشت پرنس کے پاس آئی جسکے جواب مین پرنس نے یہ چٹھی لکھی۔

قصر بکنگھم ۲۳۔ جون ۱۸۶۱ع مین کونسل تعلیم کی یادداشت کو واپس کرتا ہون اسمین جو دشواریان بیان کی گئی ہین۔ ان مین کوئی بات مشکل نہین ہے۔ مین اسکو مانتا ہون کہ سنڈھرسٹ کوئی سول اسکول یا کمتی یونیورسٹی کالج نہین ہے بلکہ وہ ملٹری اسکول ہے جسکی بنیاد قواعد و تربیت (ڈسپلن)

پر رکھی گئی ہے اگر وہ اپنے مقصد مین کامیاب نہ ہوگا تو بجائے مفید ہونیکے مضر ہوگا۔ علی العموم سپاہ کو نیک چلنی کے مارکس دینے مین ذرا بھی دقت نہین ہے۔ جیسے کہ وہ پلٹن یا رجمنٹ کے سپاہیون کو دیئے جاسکتے ہین ویسے ہی اِن نوجوانون کو دیئے جاسکتے ہین جو مدرسہ مین اسلیئے تعلیم پاتے ہین کہ انکو کمیشن ملجائے ؀

اگر جرمون اور سزاؤن کا کوئی پیمانہ بنے تو اُسمین کوئی دشواری نہین کہ افعال کیواسطے بھی ایک پیمانہ مقرر ہو۔ مین یقین کرتا ہون کہ اگر اس کالج کی تعلیم مین چال چلن ایک عنصر اعظم نہ سمجھا جائیگا تو وہ اپنے اِس مقصد مین ناکام رہیگا کہ سپاہ مین ایسے سپاہی بھرتی ہون جو اپنی عزت کا پاس و لحاظ کرتے ہون اور اپنے اصول اخلاق اعلےٰ درجہ کے رکھتے ہون اور اپنے فرائض کے ادا کرنے کو واجب جانتے ہون ؀

ایک طول طویل خط و کتابت اس باب مین ہوئی پرنس کی رائے یہ تھی کہ جبتک سکیم مین نیک چلنی کے مارکس کا نظام نہ داخل ہوگا۔ سپاہ ایسے سپاہیون کی بھرتی سے محروم رہے گی جن کے صفات اوپر بیان ہوئین ہین۔ اس کالج کا مطلب اعظم یہ ہونا چاہیئے کہ اسمین ایسی تعلیم و تربیت ہو جس سے ضابطۃ النفس ہونا جوانون کی عادت مین داخل ہو جائے جس سے وہ جانین کہ ہماری ساری بہبودی و بہتری کی امید جیسی کہ علم سے وابستہ ہے ویسے ہی ہمارے خصائل سے۔ جب کونسل کو پرنس کی یہ رائے معلوم ہوئی تو انہون نے امیدواران کمیشن تعلیم کی سکیم مین نیک چلنی کے مارکس داخل کردیئے ؀

۲۵- جون کو شاہ لیوپولڈ حضرت علیا سے رخصت ہوا۔ دوسرے دن قصر شاہی مین پروشا کا ولیعہد اور ولیعہدہ مع اپنے بچون کے آئے۔ مان کے نہونے کا یہ نعم البدل تھا کہ مامون اور بیٹی داماد مع بچون کے آگئے۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ اپنے مامون صاحب کو خط مین لکھتی ہین کہ بچون کے آجانیسے اور نیز دولہا لوئیس کے یہان ہونے سے مان کے مرنے کا غم غلط ہوتا ہے فقط ڈچس کا انتقال گو چوہتر برس کی عمر مین ہوا۔ مگر ان کا سوگ و ماتم ایسا ہی ہوا جیسا کہ جوانون کا ہوتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ بڈھے مردون کا غم زندون کے دلون پر ہمیشہ کے لیئے مستقل غم الم کی گھٹا نہین چھاتا۔ ڈچس کے مرنے کی غم کی گھٹا جلد اُترگئی مگر ایک جوان کے مرنے کی غم کی گھٹا ایسی چھاتی کہ وہ کبھی نہین اُترتی۔ ہنوز ملکہ معظمہ

اوسبورن مین تہین کہ اوبورلیو کا ڈیوک اور سویڈن کا بادشاہ اور شہزادہ اوسکر اُنسے ملاقات کرنے آئے۔ ملکہ معظمہ نے آئرلینڈ مین سفر کرنیکا تہیہ کیا۔ اور ایسا انتظام کیا کہ ۲۲ اگست کو وہان پہنچ جائین۔ ۱۶۔ کو پروشا کا ولیعہد ولیعہدہ سمع اپنے بچون کے جرمنی کو روانہ ہوئے اور ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ اور شہزادی ایلائیس فروگ مور کو گئے۔ دوسرے دن ڈچس کنٹ اکی پیدایش کی سالگرہ کا دن تھا جس مین قبر کی زیارت ہوئی۔ اس باب مین ملکہ معظمہ ۲۶۔ اگست کو ماموں صاحب کے خط مین لکہتی ہین کہ ہم ۱۶۔ اگست کو اپنے بچون اور بچون کے بچون سے جدا ہوئے۔ اُنکے یہان آنے کی بڑی خوشی ہوئی۔ مگر ان کے نہ ہونے کا غم اُسکے ساتھ لگا ہوا تھا۔ ہم دوپہر کو فروگ مور مین گئے اور وہین سوئے پہلے شام وہان بڑی ہولناک تھی سب چیزین زندہ نظر آتی تہین مگر اِن مین میری ماں تہین دوسرے دن صبح خوشنما تھی۔ حاضری کھا کے ہم ماں کے مقبرے مین گئے اور اُسکے برج مین داخل ہوئے وہ بڑا ہوا دار اور سادہ کار ہے وہ ہمپر ایسا اثر کرتا تھا کہ غم کی تلخی شیرین کرتا تھا۔ اور دل کو آرام دیتا تھا ہم نے انکی قبر کو اُن کا خاکی لباس خیال کیا۔ اور اُسپر پھولون کے ہار چڑھائے ہم کو یہ انکی قبر بہت عزیز ہے انکی پاک روح عالم بالا مین بالکل تکلیف اور غم سے آزاد ہے اُس سے بڑی تسلی ہوتی ہے کہ دوسری دنیا مین انکی پہلی سالگرہ زیادہ منور بہ نسبت اس دنیا کے ہوئی ہوگی۔

آئرلینڈ جانے کی پہلے سے تیاریان ہورہی تہین ۲۱۔ اگست کو ملکہ معظمہ اور پرنس کونسورٹ اور شہزادہ الفرڈ جو ابہی ویسٹ انڈیا کی سیر کرکے آیا تھا اور شہزادیان ایلائیس اور ہیلینا ہولی ہیڈ کو روانہ ہوئے۔ شام کے سات بجے وہان پہنچے۔ آدہی رات کو کنگس ٹون مین آئے۔ ۲۲۔ اگست کو صبح کو آئرلینڈ کے لارڈ لفٹننٹ کارلی کیسل اور عہدہ داران بزرگ کے ساتھ ڈبلن کو روانہ ہوئے باوجود باد و باران کے طوفان کے لوگون نے شاہی مہمانون کا استقبال بڑی دلی محبت سے کیا ۲۳۔ اگست کو پرنس کونسورٹ کرراگھ کیمپ مین گئے۔ یہان شہزادہ ویلز فن سپہگری کی تعلیم کے لیئے آیا تھا۔ باپ نے یہان آنکر دیکھا کہ بیٹے نے فن سپہگری مین کیسی تعلیم پائی ہے اور ترقی کی ہے۔ لارڈ میئر اور کورپوریشن ڈبلن نے ملکہ معظمہ کے حضور مین اپنا ایڈریس پیش کیا۔ دوپہر کے بعد زمرہ شاہی شہر کے اندر گیا۔ جہان وہ قدم رکھتا تھا۔ رعایا بڑے زور و شور سے چیئرز دیتی تہین شام کو ڈنر مین وہ یہان کے امرا عظام سے ملا۔ ۲۴۔ تاریخ کو ملکہ معظمہ کرراگھ کیمپ

آئرلینڈ مین ملکہ معظمہ کا پہنچنا

مین گئین اور سپاہ کا ملاحظہ فرمایا۔ جب وہ سوارون کے رسالہ کے پاس گزرین تو اُن کے
بینڈ نے وہ راگ بجایا۔ جو ڈچس کنٹ کو نہایت مرغوب تہا جسکی نسبت ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ
مین لکھتی ہین کہ اس راگ کے سننے سے مین بے حال ہوگئی۔ آنکھون سے آنسو نکلے چلے آتے تھے
جن کو مین نے مشکل سے روکا۔ مین سارے دن جبتک برٹی کے پاس نہین آئی غمزدہ اداس ہی
پہر سپاہ کے ہنر کرتب دیکھے۔ برٹی کو بہت توانا دیکھا۔ اُسکے مکان مین گئی۔ لنچ کھایا۔ اور کرنیل
برتسی کا نہایت گرمجوشی سے شکریہ ادا کیا۔ انہین کو شہزادہ ویلز کی جنگی تعلیم سپرد ہوئی تھی بلکہ
معظمہ نے اُنسے کہا کہ جیسی آپنے شہزادہ ویلز کے حال پر عنایت کی ہے۔ ایسی کوئی اور افسر نہ کرتا۔ پرنس
ویلز آپ کو بہت پسند کرتا ہے۔ اتوار کو کل مین ہم کی اسپتال کا ملاحظہ کیا۔ ۲۶۔ اگست روز دوشنبہ
کو اپنے شوہر کی سالگرہ کی جسکی نسبت اُنہون نے ڈیوک لیوپولڈ کو لکھا کہ اس سال مین سب
چیزین مخالف ہین۔ کوئی خوشی کا دن نہین ہے۔ ہم سفر مین ہین۔ بہت سے بچے ہم سے جدا ہین میری
روح کو تکلیف ہے۔ دوپہر کے بعد شاہی فوج سے ملکہ معظمہ مع اپنے کنبے کے کل لنڈن کو روانہ ہوئین
راہ مین جو کچھ نظر آتا گیا اُسکو لکھتی گئین کہ آبادی کی قلت اور دیہات و قصبات کی کمی ہے۔ تھرلین
کی نسبت لکھتے ہین کہ یہان کے لوگ چیر نہین دیتے تھے۔ غل شور مچاتے تھے آدمیون کے رنگ
سیاہی مائل تھے۔ لڑکیان وجیہ معلوم ہوتی تہین۔ انکے بال پراگندہ و پریشان تھے کل لاشری مین
لارڈ کیسل روز اور اور امرائے کبار نے استقبال کیا۔ ملکہ معظمہ اور وکی حویلی ہیبر بہاڑ کی چیر پہنچتی
ہوئی گئین۔ یہ حویلی بڑی خوبصورت جادو کار تھی ملکہ معظمہ نے اسکا نقشہ کھینچا۔ ڈنر مین رومن
کیتہولک کے بشپ سے ملین۔ ۲۷ تاریخ کو بہت سا وقت خوبصورت دلربا تالابون کی سیر مین بسر
کیا۔ وہان کے ملاحون کی کشتی کھینے کی بڑی تعریف کی۔ ۲۹ کو وہ اپنے میزبانون سے رخصت
ہوئین گو اُن کا دل اُنسے جدا ہونے کو نہین چاہتا تھا۔ ۳۰۔ اگست کو بال موریل مین پہنچ گئین

۱۸۶۱ء کا موسم خزان سالگزشتہ کے موسم خزان سے بالکل مخالف تہا۔ ستمبر مین
سوائے چند روزون کے جب تک ملکہ معظمہ کا قیام بال موریل مین رہا۔ موسم خاطرخواہ اچھا تہا
پرنس کے روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر روز ہرنون کا شکار کرکے لاتے تھے جس کے وہ
شوقین تھے۔ آخر دن ۲۱۔ اکتوبر کو اُن کو شکار نہین ہاتھ آیا۔ بال موریل کے قیام مین آس پاس

ہائی لینڈس مین سیرین ہوتی رہین۔ ملکہ معظمہ نے اپنے روزنامچہ مین ان سیرن کا حال مفصل لکھا ہے کہ مجھے ان سیرون سے خاص خوشیان ہوتی تہین مگر انکے ساتھ مان کا غم لگا رہتا تھا۔

موسم خزان مین شہزادہ ویلز نے جرمنی کا سفر کیا۔ ظاہر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ضلاع راہن مین سپاہ کے قواعد اور کرتب اور ہنر دیکھنے آئے ہین۔ مگر اصل مقصد اُن کا یہ تھا کہ ڈنمارک کی شہزادی الکسنڈرا اسے سپی یرار ی ہیڈبرگ مین ملاقات کرین۔ یہان یہ شہزادی مقیم تھی اگرچہ یہ امر مخفی رکھا گیا تھا مگر وہ پر لگا کے ایسا ہوا مین اُڑا کہ سارے اخبارون مین پہلے سے مشتہر ہو گیا۔ ان دونون کی ملاقات کی نسبت پرنس کونسورٹ نے اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے کہ یہ دونون اول ہی ملاقات مین آپس مین بڑی سرگرمی کے ساتھ تپاک اور محبت سے ملے۔

اولیائے دولت بال مورل سے روانہ ہوکر ہولی روڈ مین آئے۔ ۲۳۔ اکتوبر کو پرنس کونسورٹ نے ایڈنبرا مین نئے پوسٹ آفس اور انڈسٹری ایل میوزیم کے بنیادون کے پتھر رکھے اس تاریخ کی شام کو ملکہ معظمہ اور انکے ہمراہی ونڈسر مین پہنچ گئے۔ ملکہ معظمہ نے دربار مین اول دفعہ سٹار آف انڈیا کے تمغے عنایت فرمائے۔ اُنہون نے اول یہ تمغے پرنس کونسورٹ اور شہزادہ ویلز کو دیئے اور پھر رسوم کے موافق لارڈ ہیرس۔ لارڈ گف مہاراجہ دلیپ سنگھ و سر جان لارنس اور سر جارج پالک کو یہ تمغہ دیا۔ یہ فیصلہ ہوگیا تھا کہ ہندوستان کا وائسرائے گرینڈ ماسٹر ہو اور پچیس نائٹ مع اُن نائیٹون کے جن کو غیر معمولی طور پر ملکہ معظمہ تجویز کرین۔

ونڈسر مین ملکہ معظمہ کی تشریف آوری

ونڈسر مین پرنس کونسورٹ نے شہزادی ایلائیس کی شادی کی تیاریان شروع کین جو عنقریب ہونیوالی تھی۔ اور شہزادہ لیوپولڈ کو جس کی صحت کی حالت نازک تھی کین ٹس کو بھیجا۔ اور شہزادہ ویلز کی سکونت کے لیئے مالی بورڈ ہوس کے بنوانے کا اہتمام کیا۔ ۴۔ نومبر کو ولنگٹن کالج کے کامون کو دیکھا۔ کیسل مین مہانون کی ایک جماعت جمع ہوئی۔ ۹۔ نومبر کو شہزادہ ویلز کی سالگرہ ہوئی جس مین مہمانون کی ایک جماعت تہی۔ پرتگال کے شہزادہ فردائینڈ کے بخار سے مرجانے نے اور ڈچس کنٹ کی وفات نے اس تقریب کی گرما گرمی کو افسردہ و سرد کردیا اور جب پرتگال کا بادشاہ بھی بخار سے مرگیا تو پرنس کونسورٹ کے دل پر بڑا صدمہ ہوا

یہ بادشاہ اور اسکا بھائی دونون پرنس کونسورٹ کے عزیز رشتہ دار قریب کے تھے۔ پرشا کی شہزادی شاہ پروشا کی تاجپوشی کی رسم مین زیادہ تھکنے سے علیل ہوگئی اس سے بھی باپ کو پریشانی ہوئی

ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ پرتگال کے بادشاہ اور شہزادہ کے مرنون کے صدمون نے پرنس کو غمگین اور افسردہ دل کردیا۔ مین جانتی تھی کہ ان صدمات کے سبب پرنس کی ایسی حالت نہین رہی کہ ہر روز جو کام کثرت سے اُسکے روبرو پیش ہوتے ہین اُنکے سرانجام کرنے کی تکان و مشقتِ شاقہ کا وہ متحمل ہوسکے۔ جب سے ہائی لینڈس سے مراجعت کی ہو اتنی دفعہ لنڈن بار بار اسکو سفر کرنا پڑا کہ تکان کے مارے ناتوان ہوگیا۔

۲۔ نومبر کو ملکہ معظمہ نے پرنس کے سکرٹری سر چارلس فلپس کو لکھا کہ پرنس کے آگے جہان تک تم سے ہوسکے تھوڑا کام پیش کیا کرو اور کامون کی کثرت سے اُسکی طاقتون کو زائل نہ کرو۔ اسکے جواب مین سر چارلس نے لکھا کہ مین خوب جانتا ہون کہ مدت سے پرنس اپنے اوپر ناواجب بوجھ ڈالتے ہین۔ بے شمار انواع کے کام جو اُنکے روبرو پیش ہوتے ہین اُن کے ہلکا کرنے کی امداد کو مین تین برس سے پیش نظر رکھتا ہون۔ مگر اس خط مین آخر فقرہ یہ لکھا کہ کل آخر رات کو مین نے پرنس کو دیکھا کہ اُنکے چہرے پر بالکل تندرستی برستی تھی۔ اور اُنکی عالی حوصلگی و بلند ہمتی مین ذرا فرق نہین آیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سخت کامون کے کرنے سے ایسے شگفتہ خاطر رہتے تھے۔ اور اپنے چہرہ مین تغیر نہین آنے دیتے تھے کہ اس شخص کو بھی کوئی تغیر اُن مین نہین معلوم دیتا تھا جو اُنکے قریب ہر وقت رہتا تھا۔

۲۱۔ نومبر کو بڑی شہزادی کی اکیسوین سالگرہ تھی اُسکی مبارکباد مین پرنس نے یہ آخری خط لکھا ہے۔

ونڈسر کیسل ۱۹۔ نومبر ۱۸۶۱ء خدا کرے کہ تمہاری زندگی جسکی ابتدا اچھی ہوئی ہو اورون کے ساتھ بھلائی کرنیکے لیے اور اپنے دل کے راضی رکھنے کے واسطے زیادہ دراز ہو۔ انسان کی اصل خوشی نیک اور مفید کامون کے کرنے مین ہے۔ ہم کو اپنی طرف سے بھلے کامون مین کوشش کرنی چاہیے۔ اُن مین کامیابی کا ہونا خدا تعالیٰ کے اختیار مین ہے۔ اس کامیابی مین ناکامی نہین ہوگی۔ اور تمہاری ظاہری زندگی اُن طوفانون سے بے گزند رہے گی

جو غم زدہ دلون کو خوفون کے مارے لرزا دینے والے ہین۔ بغیر صحت کے ناممکن ہو کہ کسی کام کو بالاستقلال ہم کر سکین۔ پرتگال کے حالات ہمارے سوہان روح ہین۔ تم اپنے تئین ان رنجون سے دور رکھو تاکہ آئندہ زمانے مین زیادہ کام کر سکو۔ فقط

پرنس نہ اپنا مرنا چاہتا تھا نہ جینے کی کچھ پروا کرتا تھا۔ مگر موت تو اپنی خود رائی سے کام کرتی ہے جو جینا چاہتے ہین اُنکو مارتی ہے جو مرنا چاہتے ہین اُنکو زندہ رکھتی ہے۔ اِس دشمن جان نے پرنس کو ایسے حال مین پایا کہ وہ مرنے کو تیار بیٹھے تھے۔ یہ کہتے ہین کہ پرنس نے مہلک مرض مین مبتلا ہونے سے چند روز پہلے ملکہ معظمہ سے کہا تھا کہ مین جینے سے زیادہ دلبستگی نہین رکھتا اگر مجھے یہ تحقیق ہو جائے کہ جنسے مین محبت و الفت رکھتا ہون۔ اُنکی خبرگیری میرے بعد اچھیطرح ہوگی تو مین کل مرنے پر آمادہ ہون۔ اِسی گفتگو مین یہ اور فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر مین سخت علیل ہوا تو دفعتہً مر جاؤنگا۔ نزع کی حالت مین زیادہ دنون تک نہین لٹکا رہونگا۔ میری روح ناتوان ہوگئی ہے۔ یہ بات اُنھون نے کچھ حسرت و افسوس کے ساتھ نہین کہی وہ خدا کی مرضی پر راضی تھے خواہ اُنکو زندہ رکھے یا نہ رکھے۔ اُنکے خیال مین اس آئندہ حیات کے لیئے موت پیش خیمہ تھی جس مین اُنکو خوشحال رہنے کی اور اِس دنیا کے دُکھ درد رنج سے فارغ ہونے کی امید تھی۔

ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ وہ اپنے اس خیال کے سبب سے سب حال مین خوش رہتے تھے وہ جینے کے لیئے بھی تیار تھے اور ہر وقت مرنیکے واسطے آمادہ تھے۔ وہ نیک کام اِس نیت سے نہین کرتے تھے کہ اُنکو عاقبت مین اُنکا صلہ ملے گا۔ بلکہ محض اِسلیئے کہ وہ نیک کام تھے۔

ہم نے جو یہ حالات اوپر لکھے ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ پرنس کی صحت کی حالت ایسی تھی کہ اگر موسم کی خرابی یا اور کوئی مضر اثر اُنکو پہنچتا تو ضرور وہ بیمار ہو جاتے۔ اگرچہ اصلی سبب تو تحقیق نہین معلوم ہوا کہ وہ بخار اُنکو کیونکر آیا جو اُنکی جان کو لے گیا۔ مگر اطبا حاذق کی رائے یہ ہے کہ ۲۲۔ نومبر سے یہ بخار شروع ہوا۔ اسی تاریخ وہ سنڈھرسٹ مین سٹاف کالج اور روائل ملٹری کیڈمی کی نئی عمارتون کو دیکھنے گئے تھے۔ یہ عمارتین روز بروز بنتی جاتی تھین وہ اِن سے بہت دلچسپی رکھتے تھے اور تجربہ سے اُنکو معلوم ہوتا تھا کہ اِس قسم کے کامون مین محتاط پیش بینی اور دور اندیشی کی ایسی ضرورت نہین تھی جیسے کہ آنکھون سے دیکھنے کی

کہ وہ کس طرح چل رہے ہین۔ موسلا دھار مینہ برس رہا تھا۔ اسمین وہ صبحکو ونڈسر سے سوار ہوکر سنڈھرسٹ مین گئے کہ وہان جاکر دیکھین کہ کیا کام بن چکا ہے۔ وہ لکھتے ہین کہ یہان جو کام مین نے دیکھا اُس سے مجھے خاطر خواہ اطمینان ہوا کہ اُسوقت سے اسمین زیادہ ترقی ہوئی ہے کہ مین نے آخر دفعہ دیکھا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ پرنس ونڈسر کیسل مین دو بجے واپس آئے۔ اور موسم کی خرابی کی اور اپنے تکان کی شکایت کرتے تھے۔ اسمین شبہ نہین کہ اِس تکان اور موسم کی سختی کے اُٹھانے نے اُنپر مضر اثر کیا۔ کہ جس سے وہ بیماری پیدا ہوئی جو قبر مین لیگئی ۔

ملکہ معظمہ کے ۲۲۔ تاریخ کے روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین تاریخ سے وہ مضمحل ورنجور معلوم ہوتے تھے۔ وہ ۲۲۔ کو شہزادہ آیرنسٹ کے ساتھ شکار کھیلنے گئے۔ ۲۴۔ کو اتوار تھا وہ شکایت کرتے تھے کہ وجع مفاصل سے مجھے بڑی تکلیف ہے۔ پرنس اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ دو ہفتے سے میری آنکھ نہین جھپکی اور پلک سے پلک نہین لگی۔ وہ اپنے بچون کے ساتھ فروگ مور مین پیدل گئے دوسرے روز پیر کی صبحکو بڑا جاڑا پڑا اور باد و باران کا طوفان آیا۔ اسی مین اُنہون نے شہزادہ ویلز سے ملنے کیلئے کیمبرج کا سفر کیا جس سے اُنکی طبیعت اور زیادہ بے مزہ ہوگئی جب وہ ونڈسر مین ملکہ معظمہ کے پاس واپس آئے تو اُنکے ساتھ وہ پیدل پھرنے نہ جاسکے۔ ۲۶ کو مرض کی اور شدت ہوئی۔ ۲۸۔ نومبر کو وہ اس خبر کو سنکر اور مضطر اور پریشان ہوئے کہ اہل امریکہ نے جہاز ٹرنٹ کو گرفتار کرکے انگریزی جھنڈے پر اپنا غصہ نکالا ۔

۸۔ نومبر کو انگریزی سٹیمر ٹرنٹ ہیون ناہ سے انگلینڈ کو مسافرون اور ڈاک کو لیے جارہا تھا۔ وہ اہل امریکہ کے جنگی جہاز جے سن تو سے ملاقی ہوا۔ اس جہاز نے ٹرنٹ جہاز پر گولے مارے۔ ٹرنٹ کے کپتان نے جہاز کو ٹھیرایا۔ اسپر ایک امریکہ کے جہاز کا کپتان ول کیس مع بحری سپاہیون کے چڑھ آیا۔ اور جہاز کے مسافرون کی فہرست طلب کی۔ جب فہرست کے دکھانے سے انکار کیا گیا تو اُسنے کہا کہ مجھے حکم ہے کہ مسٹر میسن و مسٹر سلائی ڈیل و میفر لینڈ اور یوسٹس کو گرفتار کرون اور مجھے یقین ہے کہ یہ سب اِس جہاز مین سوار ہین۔ اسوقت امریکہ مین سول (یعنی آپسمین لڑائی) ہورہی تھین۔ دو مخالف فریق کون فیدریٹ سٹیٹس و فیڈرل سٹیٹس تھے

کون فیڈریٹ سٹیٹس ہنے مسٹر میسن اور مسٹر سلائی ڈیل کو انگلینڈ مین سفیر بنا کے بھیجا
تھا اور باقی اور دو صاحب اُنکے سکرٹری تھے۔ مسٹر سلائی ڈیل نے اِس جھگڑے کا یون فیصلہ کیا کہ
وہ آگے بڑھا اور اُسنے کپتان ڈیل کیسی سے کہا کہ مین اور میرے ہمراہی دوست آپکے سامنے کھڑے
ہین۔ اگرچہ انگریزی جہاز کے کپتان نے اُنکی رہائی کے واسطے منت سماجت کی۔ مگر کپتان ڈیل کیسی نے
اُنکی ایک نہ سُنی اور اپنے مجرمون کو زبردستی گرفتار کرکے اپنے جہاز پر لے آیا۔ اور ٹرنٹ جہاز کو اجازت
دی کہ وہ اپنا رستہ لے۔

جب ۲۷ تاریخ کو ٹرنٹ جہاز سوتھمٹن مین آیا۔ اور یہ واقعات معلوم ہوئے تو تمام انگلینڈ مین اس
اپنی بے عزتی کے سبب سے آتش غضب مشتعل ہوئی اور لڑائی کے لیئے تیاریان ہونے لگین۔ شاہی مقننون
نے کہا کہ اسطرح سے سفیرون کا پکڑا جانا اِس قانون کے خلاف ہے جو قومون مین آپس مین قرار پا گیا ہے
۲۹ نومبر کو کے بی نٹ اور وزیر اعظم لارڈ پامرسٹون نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ وہ اہل امریکہ سے
فرمائین کہ وہ اپنی اس حرکت کا تاوان دین۔

وزیرون نے اس باب مین بہت سے مراسلات ملکہ معظمہ کی خدمت مین بھیجے جو ۲۹ نومبر کی
شام کو ونڈسر کیسل مین پہنچے جنپر پرنس کو جاڑے کی صبحون مین گھنٹون سوچ بچار کرنا پڑا۔ اگرچہ
وہ بیمار تھے مگر اپنی عادت کے موافق صبح کے سات بجے اُٹھتے اور آٹھ بجے تک اِن مراسلات کے
باب مین مسودات تیار کرکے ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کرتے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ
پرنس حاضری نہین کھا سکتے تھے اور بہت ہی مضمحل معلوم ہوتے تھے۔ مگر پھر بھی میرے سامنے
لارڈ لائنس کے مراسلہ کو درست کرکے لارڈ رسل کے پاس بھیجنے کے لیئے لائے اور فرمایا کہ جب مین
اسکو لکھتا تھا۔ تو مشکل سے قلم پکڑ سکتا تھا۔ وہ خط ہی اُنکے ضعف کو دکھارہا تہا۔ اُنکی یہ آخری
یادداشت معاملات ملکی کے باب مین تھی۔ پھر اسکے بعد کوئی یادداشت نہین لکھی۔ ملکہ معظمہ نے
اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھکر اسکے ساتھ اُن مسودات کو جو آئے تھے واپس کیئے۔ اور پرنس نے
جو نقص اُن مین بتلائے تھے اور اُنکی اصلاحین کی تھین وہ بھیجدین۔ پرنس کا یہ مسودہ بڑی شان و
شکوہ کا مصالحت آمیز تہا۔ جسکو وزرائے انگلینڈ اور امریکہ کی گورنمنٹ نے پسند کیا۔ یون افق
پر جو منحوس ابر اُٹھا تہا وہ اُتر گیا اور امریکہ کے پریسیڈنٹ نے ان بھلے مانسون کو چھوڑ دیا۔

پرنس کی علالت کا حال اور وفات

جنکو گرفتار کیا تھا +

اگرچہ پرنس کی طبیعت علیل تھی مگر وہ اپنے تئین گھر کا قیدی نہین بناتے تھے اپنے مہمانون سے معمول کے موافق ملتے جلتے تھے۔ انکی بیماری ایسی معلوم ہوتی تھی کہ تھوڑی سی پرہیز و علاج سے جاتی رہے گی ۲۸۔ نومبر کو وہ بہت اچھی طرح سوئے۔ وہ خود کہتے تھے کہ اب مین پہلے سے اچھا ہون گو ہنوز میرا درد نہین گیا اور بالکل خستہ و رنجور ہون۔ اس حال مین بھی وہ ایٹن کالج کے وولنٹرون کو جو ملکہ معظمہ کے ملاحظہ کے لیئے آئے تھے دیکھنے چلے گئے اور ۲۰ منٹ تک دیکھتے رہے۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جب وولنٹیر لنچ کھانے بیٹھے ہین تو ہم اندر گئے اور انکی میزون کے گرد پھرے۔ یہ نظارہ خوشنما تھا۔ البرٹ کپڑون مین خوب لپٹا ہوا تھا۔ بہت بیمار معلوم ہوتا تھا اور بہت سہج سہج چلتا تھا۔ پرنس پوستین پہنے ہوئے تھا اور وہ گرم بھی تھا پرنس قواعد کے میدان مین کہتا تھا کہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری پیٹھ پر کسی نے ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہے۔ ملکہ معظمہ نے پرنس کی علالت کا ذرا ذرا سا حال اپنے روزنامچہ مین لکھا ہے اُسکو نقل کرتے ہین +

پہلی دسمبر کو اتوار تھا۔ پرنس پر رات بُری طرح سے گزری مگر وہ سات بجے اُٹھے اور ٹرنٹ جہاز کے معاملہ مین یادداشت لکھی۔ دن سرد اور کھلا ہوا تھا۔ آدھ گھنٹے تک وہ پیدل پھرے اور پھر گرجا مین گئے۔ مگر بہت بیمار معلوم دیتے تھے۔ نماز مین سارے سجدے کئے۔ لنچ کھانے آئے مگر کچھ کھانا نہ کھا سکے۔ سر جیمس کلارک اور ڈاکٹر جینر آئے۔ انکو البرٹ کی کرب بیقراری دیکھکر بڑی پریشانی ہوئی البرٹ گھر کے ڈنر مین آیا۔ اگرچہ کھایا نہین مگر باتین کین اور چٹکلے بھی سنائین۔ ڈنر کے بعد وہ خاموش بیٹھے اور ایلاایس اور میری کا گانا بجانا سنتے رہے اور ساڑھے دس بجے اس امید مین وہ سونے چلے گئے کہ نیند آئیگی مین ساڑھے گیارہ بجے اُنکے پاس گئی تو انہون نے کہا کہ جاڑے کا لرزہ مجھے چڑھ رہا ہے اور مین بالکل سو نہین سکتا +

(۲۔ دسمبر) اس لرزے اور رات کی بے خوابی کے بعد وہ صبح کو سات بجے اُٹھے اور ڈاکٹر جینر کو بلایا۔ ڈاکٹر نے اُنکو بہت بیتاب افسردہ و پژمردہ دیکھا۔ اُنہون نے لباس بھی نہین پہنا۔ سوفے پر لیٹے رہے مگر مین پڑھتی رہی۔ سر جیمس کلارک نے بھی آنکر اُنکو اسی حال مین دیکھا کہ وہ بہت

بے چین و بے قرار ہین۔ کبھی اپنے کپڑے پہننے کے کمرے ہین صوفہ پر کبھی بیٹھنے کے کمرے ہین آرام کرسی پر بیٹھتے ہین۔ لارڈ میتھیون اور کرنیل فرین مسس سیمور ملکہ معظمہ کیطرفسے بادشاہ پرتگال کی تعزیت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ وہ لسبن سے کیسل مین واپس آگئے تھے۔ پرنس نے اُنکو بلایا اور شاہ پرتگال کے انتقال کا حال مفصل پوچھکر سنا تو انھون نے کہا کہ یہ اچھا ہوا کہ مجھے بخار کا مرض نہین ہے۔ بخار میرے لئے مہلک مرض ہے۔ کیسل مین ڈیوک نیوکیسل اور مسٹر ایٹن اور لارڈ پامرسٹون مہمان آئے تھے ان مہمانون کے ساتھ پرنس معمول کے موافق ڈنر مین نہین بیٹھ سکا۔ اُنکو غذا کی طرف ذرا رغبت نہ تھی۔ لارڈ پامرسٹون نے پرنس کے یہ آثار علالت دیکھکر مجکو صلاح دی کہ کسی اور طبیب کو بلاکر معالجہ مین شریک کرو۔ مین نے ۳۔ دسمبر کو سر جیمس کی طرف رجوع کی۔ اُنھون نے دیکھکر مجھے یقین دلایا کہ کچھہ خوف نہین ہے۔ اُنکی تشخیص یہ تھی کہ پرنس کی اس علالت کی نوبت لوفیور (خفیف تپ) پر نہین آئے گی۔ شام کو پرنس کو افاقہ بھی ہوگیا تھا اسلئے کسی اور طبیب کے شریک کرنے کی تجویز ملتوی رہی۔

دوسری رات بھی بے خوابی اور بے چینی مین گزری۔ صبح کے ۸ بجے سے آٹھ بجے تک اُنکو نیند آگئی جس سے مجکو آس بندھی اور مین نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مگر اُنکے مُنہ کا ذائقہ خراب ہی رہا وہ کچھہ کھاتے نہ تھے مشکل سے کچھہ شوربہ ہلکی روٹی کے ساتھ کھا لیتے تھے۔ جب مین یہ دیکھتی تھی کہ میرے پشت پناہ کی کرب کی یہ حالت ہے کہ وہ مشکل سے مسکراتا ہے تو خوف کے مارے میرے ہوش و حواس اُڑجاتے تھے۔ اُسکے مرض مین افاقہ نہونیسے میری جان گھلی جاتی تھی مگر اُنکے جینے سے مجھے بالکل مایوسی نہوتی تھی۔

پرنس اپنے سونیکے کمرے مین تھے اُنکو یہ پسند تھا کہ میرے روبرو کچھہ پڑھا جایا کرے مگر کوئی کتاب پڑھنے کے لئے مناسب حال نہ تھی جو کتابین اُنکے سامنے پڑھی جاتین وہ اُنکو پسند نہ آتین۔ آخر کو یہ بات قرار پائی کہ کل کوئی ڈاکٹر سکوٹ کی پڑھی جائے۔

۴۔ دسمبر کو ساری رات بے قراری مین گزار کر صبح کو وہ آٹھ بجے اُٹھے۔ کچھہ نیند کے جھونکون کے آنے سے آرام ملا۔ جب مین حاضری کھاکے اُنکے کمرے مین گئی تو انکو دیکھا کہ وہ نہایت افسردگی اور رنج و تکلیف مین ڈوبے ہوئے ہین۔ وہ چار کا صرف آدھا چمچہ پی سکتے ہین پھر وہ اپنے بیٹھنے

کے کمرے مین آئے۔ مین نے اُنکو نہایت افسردہ حال مین چھوڑا۔ میرا حال بھی اُنکو اس تکلیف مین دیکھکر غیر ہوگیا۔ دل کے ٹکڑے ہونے لگے۔ ایلائیس اُنکے پاس بیٹھی پڑھتی تھی۔ سر جیمس کلارک رات کو کیسل مین رہے۔ اور میری تسلی و تشفی کرتے رہے کہ پرنس کو وہ بخار نہین ہے کہ جس کا ہم خوف کرین۔ مین کچھ تھوڑی دیر بیدل پھر کر جو آئی تو پرنس کو ایسی کرب و بےچینی مین دیکھا کہ انکی صورت پر مردنی چھائی ہوئی ہے گو بیچ مین کچھ حالت سنبھل جاتی تھی۔ اِس خوف و رجا مین میرا دماغ ضعیف ہوا جاتا تھا۔ جان نکلی جاتی تھی۔ جب اُنکو کچھ افاقہ ہوتا تو میری جان مین جان آتی۔ مین اُنکے دل بہلانے کی باتین کرتی۔ مگر اُن کا تغیر حال میری دل شکنی کرتا تھا اُنکا ضعف بڑھتا جاتا تھا۔ مین پرنس کو بیمار دیکھکر اپنی سلطنت کو مٹی سمجھتی اور اپنے تئین ملکہ نہ جانتی بلکہ ایک عورت گریان لرزان عبث دعاگویان سمجھتی ؂

پرنس اپنے سونے کے کمرے مین لیٹے ہوئے تھے۔ اور ایلائیس اُنکے سامنے ایک کتاب پڑھتی تھی کہ وہ سانس توڑنے لگے جسکو دیکھکر ہم نہایت مایوس ہوگئے۔ ہم نے ڈاکٹر جینر کو بلایا۔ اُنھون نے اُنکو کچھ دوا دی۔ پھر ڈاکٹر برون آئے۔ اُنھون نے ہماری تسلی و تشفی کی۔ کچھ خوف نہین تبلایا۔ ڈاکٹر جینر نے کہا کہ پرنس کو کچھ کھانا چاہیئے۔ اور پرنس کے پاس ہی جاکر انھون نے کہا کہ اگر آپ اپنے تئین بھوکا رکھین گے تو مرض کو طوالت ہوگی اور اچھا نہو گا ؂

خبر آئی کہ ۱۸۔ نومبر کو کلکتہ مین لیڈی کیننگ نے وفات پائی جس سے پرنس کو اور مجھکو زیادہ رنج ہوا۔ اس رات کو ڈاکٹر جینر مریض کے پاس رہے۔ ۵۔ دسمبر کو صبح کے آٹھ بجے مین نے دیکھا کہ پرنس اپنے بیٹھنے کے کمرے مین سوفہ پر بیٹھے ہوئے ہین مجھے دیکھکر وہ مسکرائے نہ اُنھون نے میری طرف کچھ التفات کیا۔ مگر اپنی بیماری کی شکایت کی اور پوچھا کہ یہ بیماری میرا حال کیا کرے گی؟ اور میری یہی حالت کب تک رہیگی؟ اُنکی صورت ایسی بدل گئی تھی کہ وہ پرنس البرٹ نہین پہچانے جاتے تھے۔ اُنکے پاس سے مین چلی گئی کہ وہ اپنا لباس پہنین۔ اگرچہ ڈاکٹرون سے مین نے سنا کہ اب پرنس کی حالت پہلے کی نسبت اچھی ہے مگر میرا دل فکر کے مارے اُڑا جاتا تھا۔ پرنس کو تھوڑی دیر نیند آگئی۔ مین نے اُنکے پاس دوپہر کے قریب گئی تو مین نے دیکھا کہ وہ اپنے لباس پہننے کے کمرے مین سوفہ پر بیٹھے ہوئے ہین اور باتین کر رہے ہین یقینی

پہلے سے اُنکی حالت بہتر تھی۔ سر جیمس کلارک کی بی بی سخت علیل تہین وہ اس سبب سے پرنس کے پاس بُہت نہین رہ سکتے تھے۔ وہ آئے تو انکی تشخیص مین مرض مین افاقہ معلوم ہوتا تھا دن کو پرنس نے کچھ غذا بھی کھائی اور مُنہ کا ذائقہ بھی ٹھیک تھا۔ دونون تنفس و زبان پہلے سے بہتر تھی وہ یہ پسند کرتے تھے کہ کوئی اُنکے سامنے پڑھے سو ایلائیس پڑھتی تہی۔

شام کو ڈاکٹرون نے اطلاع دی کہ یقینی پرنس پہلے کی نسبت اچھے ہین۔ مین جب ننی سی بچی بیٹرائیس کو انکے پاس لیکر گئی تو انہون نے اُسکی بچی لی۔ مین نے اپنے محبوب و عزیز البرٹ کو دیکھا کہ اُنکی شکل صورت بالکل پہلی ہی سی ہے بیٹی نے جب فرانسیسی شعر پڑھے تو وہ اسپر ہنسے بہین پھر اُس سے فرانسیسی شعر پڑھوائے تو انہون نے اُسکا ننا سا ہاتھ اپنے ہاتھ مین تہوڑی دیر کے لیے پکڑ لیا۔ وہ انکو کھڑی دیکھا کی۔ پھر جلدی سے اُنکو غنودگی آگئی۔ دن مین اُنکی طبیعت ایسی اچھی ہو گئی تھی کہ مین اُنکے پاس سے چلی آئی۔ اُنکو جگایا نہین۔ جب مین ڈنر کھاکے اُنکے پاس پھر گئی تو اُنکے سونیکے کمرے مین کتاب پڑھی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر اس فکر مین تھے کہ وہ کپڑے اُتار کر سونے جائین مگر وہ یہ نہین چاہتے تھے۔ جب ڈاکٹر جین نیچے چلے گئے تو وہ اپنے کپڑے پہننے کے کمرے مین پیدل گئے۔ اور یہ کہکر لیٹ گئے کہ آج رات نیند خوب آئے گی۔ مگر اُنکی یہ امید پوری نہین ہوئی۔ کچھ نیند آئی مگر بار بار جاگے۔ رات مین اپنے کمرے کو دو تین دفعہ بدلا۔

۷ ۔ دسمبر کو مین نے انکو اپنے بیٹھنے کے کمرے مین بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ بہت نقیہ و ضعیف معلوم ہوتے ہین۔ کچھ اچھے نہین ہین۔ وہ شکایت کر رہے ہین کہ میری حالت کچھ بہتر نہین ہوئی مین نہین جانتا کہ کس سبب سے بیمار ہوا ہون مین نے اُنسے کہا کہ آپنے کام بکثرت کیا۔ اُسکی تکان سے بیمار ہوئے ہین تو انہون نے کہا کہ ہان کام بہت ہے آپ اپنے وزرا سے کہیئے۔ پھر اُنہون نے یہ کہا کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ مین نے اُن پرندون کی آواز سُنی جنکو مین روزنا ؤ مین اپنے بچپنے مین سُنا کرتا تھا۔ یہ ہذیان انکا سنکر میرا کلیجہ اُلٹ گیا۔ جب ڈاکٹر اندر آئے تو مین نے دیکھا کہ اُنہون نے پرنس کا حال بدتر پایا۔ اور بخار زیادہ بتلایا۔ مین اپنے کمرے مین چلی گئی مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میرا دل پارہ پارہ ہو جائیگا۔ مین جب اُنکے پاس تھی تو اُنہون نے ایک چاء کی پیالی پی اُنکو اچھو بہت آتے تھے۔ اب یقینی بیماری کا حال کھل گیا تھا کہ وہ کیا ہے اور طبیبون نے بغیر کسی

مغالطہ سے کہدیا کہ انکو لو فیور (ہلکا بخار تپ دق کا) ہے۔ ڈاکٹر جینر نے بڑی مہربانی کرکے صاف طور سے کہدیا کہ ہم سب کو مریض کی حالت دیکھ کر یہ گمان تھا کہ بخار ہے مگر اسکا فیصلہ ہم آج صبح تک نہین کر سکے کہ اسکا کیا علاج کرنا چاہیئے۔ اِس بخار کی ایک میعاد ہوتی ہے جس روز سے چڑھتا ہے اُسکے ایک مہینے کے بعد جاتا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ پرنس کے بخار کی ابتدا ۲۲ تاریخ نومبر سے ہوئی ہے جس مین سنڈہرسٹ گئے تھے۔ مگر ابھی بخار کے آثار ایسے بُرے نہین ہین کہ جنسے خوف ہو۔ جب تک بخار نہین جائیگا وہ اچھے نہین ہونگے۔ ڈاکٹر مجھ سے ایسی باتین کہتا تھا جس سے میری دلجمعی ہوتی۔ البرٹ کو خود نہین معلوم تھا کہ مین کیا بیمار ہون۔ وہ بخار کے آنے سے بہت ڈرتے تھے۔ ہائے مین اِسوقت کیا بُرے امتحان مین پکڑی گئی ہون کہ مین اپنے ہادی سے اپنے پشت پناہ و تکیہ گاہ سے غرض سب چیزون سے اتنی مدت سے محروم ہون مجھے یاد تھا کہ بہت آدمیون کو بخار آیا ہے اور وہ اچھے ہوگئے ہین۔ اِسی یاد سے میری تسلی ہوتی تھی ورنہ میرا کلیجہ پھٹ جاتا۔ نیک نہاد ایلائس بڑی عالی حوصلہ ذی ہمت تھی کہ میری تسلی و تشفی کرتی تھی سر جیمس کلارک کو پرنس کی حالت سے پہلے دن اُنکی صحت کی بڑی امید تھی۔ مگر جب دوسرے دن اُنہون نے انکو دیکھا کہ حالت متغیر ہوگئی ہے تو اُنکو بڑی مایوسی ہوئی۔ جہان تک ہو سکتا تھا وہ میری ایسی خاطر جمعی کرتے رہے کہ مین بالکل مایوس نہو جاؤن۔ اب پرنس میری اعانت نہین کرسکتا تھا۔ اسلیئے کہ اُنپر اپنے فرائض کے کامون کے کرنے کا بڑا بار آن پڑا تھا۔ اُنکا بہت سا وقت صرف ہوتا تھا ۷۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے کہا کہ مین ہولناک خواب مین رہتی ہون۔ دن کے آخر مین میرا فرشتہ تو بچھونے مین لیٹا ہوتا ہے اور مین اُسکے پاس بیٹھی ہوتی ہون۔ جب مجھے اپنے افکار اور تشویشون کے دنون کا خیال آتا ہے تو میری آنکھون سے آنسوؤن کا مینہ برس جاتا ہے اگرچہ ہماری ساری تدبیرین علاج کی بالکل بے کار رہین کوئی کارگر نہوئی (مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی) مگر مجھے یہ خیال نہ تھا کہ خدانخواستہ پرنس مرجائینگے۔ مین جانتی تھی۔ اگر مرض کے بڑھنے سے واقعہ ناگزیر پیش آیا تو جیسا میرے گھر کا نقصان ہوگا۔ ایسا ہی پبلک کا نقصان ہوگا۔ جب سر جیمس اور ڈاکٹر جینر سے میری ملاقات ہوئی تو مین نے اُنسے پوچھا کہ اس علالت کا سبب کیا ہے تو اُنہون نے کہا کہ تھکنا اور مدت تک مشکل کامون کا کثرت سے کرنا +

جب رات کو پرنس سونے گیا تو اُسکی نبض اچھی تھی۔ مین نے اپنے بیچارے پیا کے ہاتھ اور ماتھے کو چوما۔ ڈاکٹر جین نیر اور پرنس کا ملازم لوہ لین اُنکے پاس بیٹھے تھے۔ مجھپر یہ سخت مصیبت تھی کہ مین پرنس سے جدا ہون اور اور لوگ اُنکے پاس بیٹھین گو وہ وفادار اور خبرگیری کُنکے کیون نہون

دوسرے دن ۸۔ دسمبر کو ڈاکٹرون کے نزدیک پرنس اچھا ہوتا جاتا تھا۔ دن بڑا کھلا ہوا تھا جب مین پرنس کے پاس گئی تو انہون نے اپنی بڑی آرزو یہ ظاہر کی کہ مجھے بڑے کمرہ مین لیچلو اُنکے کمرہ کے پاس کے کمرے خالی تھے اُنکو وہان لے گئے۔ اُنکی آرزو پوری ہوئی جب مین حاضری کھا کے اُنکے پاس پہر آئی۔ تو وہ نیلے کمرے مین لیٹے ہوئے تھے۔ اور بہت خوش تھے۔ سورج خوب چمک رہا تھا۔ کمرہ وسیع اور خوشنما تھا انہون نے کہا کہ یہ کمرہ کیسا خوش وضع ہی جب سے بیمار ہوئے تھے۔ یہ اول ہی دفعہ تھی کہ اُنہون نے مذہبی زمزمہ سرائی کی فرمایش کی کہ مجھسے فاصلہ پر کوئی راگ میری پسند کا گایا جائے۔ ہم نے متصل کے کمرے مین پائی انو رکھا اور ایلائیں نے ایک زمزمہ جو اُنکی جوانی کی تصنیفات سے تھا۔ گایا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک مقام ہے جہان اندوہ اور گناہ دونون سے بچکر آرام ملتا ہے۔ ایک زمین ہے جس مین کامل راحت و عافیت ہی۔ صبر کے ساتھ انتظار کریئے ایک نورانی دن آتا ہے۔ جس مین کل رنج و محنت و دکھ دور ہو جاتے ہین۔ یہ مناجات بھی گائی گئی کہ خدا ہمارا حصن حصین ہی۔ وہ ان راگون کو سنتے رہے۔ اور اوپر کی طرف دیکھتے رہے اس دیکھنے کی عجب شیرین ادا اور طرز تھی۔ آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے۔ پہر اُنہون نے کہا کہ بس کرو اتنا ہی کافی ہے۔ اس دن اتوار تھا۔ چارلس کنگس لی نے وعظ کہا مگر مجھے وہ کچھ سنائی نہین دیا

پرنس کی طبیعت مضطر و مضطرب ہو نیسے بالکل ناآشنا تھی مگر یہ بیماری ایسی غضب کی تھی کہ اُنکے دل کو تڑپاتی تھی اور بے قرار رکھتی تھی +

جب مین ڈنر کے بعد اُنکے پاس آئی تو وہ مجھے دیکھ کر ایسے خوش ہوئے کہ میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور مسکرائے اور ہاتھ پکڑا اور کہا کہ میری پیاری لاڈلی بالی۔ میری گران بہا محبوبہ۔ اس شام کو جو اُنھون نے میرے چہرے پر دست شفقت پھیرا اور میری دستگیری کی اُسنے میرے دلپر ایسا اثر کیا کہ مین اُنکی نہایت ممنون ہوئی +

پرنس کی علالت ایسی بڑھ گئی تھی کہ وہ زیادہ دنون تک پبلک سے چھپ نہین سکتی تھی۔ ۷ دسمبر کو

اکثر مہمان بلائے گئے تھے مگر پھر وہ پرنس کی علالت کے سبب سے منع کیئے گئے اور ۹ تاریخ پیپر اخبارون
مین چھپ گیا کہ پرنس کو بخار کی شدت ہوگئی ہے۔ اور ایسی بیماری اُنکو ہوگئی ہے کہ غالباً مدت تک رہیگی
لارڈ پامرسٹون بھی وجع مفاصل کے مارے بستر پر پڑے تھے وہ پرنس کے سکرٹری سر چارلس گرے سے
خط وکتابت رکھتے تھے اور ایسے متفکر تھے کہ اُنھون نے بڑا تقاضا کیا کہ اور زیادہ اطبا سے معالجہ مین
مشورہ لیا جائے۔ یہ بات فقط ملکہ معظمہ ہی خاطر سے نہ تھی۔ بلکہ پبلک کی آرزوؤن کے پورا کرنیکے واسطے
اسی طرح لارڈ جان رسل۔ سر جارج کورن وال لویس اور دوستون نے جو پرنس کی علالت سے واقف
تھے کہ وہ کس قسم کی ہے وہ سب ڈیوک نیوکیسل کیطرح کہتے تھے کہ پرنس کا جینا قوم کے لیئے نہایت
بکار آمد اور مفید ہے۔ جسکے سبب سے ہم سب اُنکے محتاج ہین۔ سر جیمس کلارک اور ڈاکٹر جینر جانتے تھے
کہ ملکہ اور پبلک دونون کے روبرو جوابدہی کرنا ہمارے ذمے ہے۔ مگر معالجہ مین اپنے کسی ہم پیشہ لائق
فائق طبیب کے شریک کرنے کو ضرور نہین سمجھتے تھے۔ اُنہون نے مجبور ہوکر ڈاکٹر واٹسن اور سر ہنری
ہولنڈ کو اپنے ساتھ شریک کرنیکے لیئے انتخاب کیا اور یہ انتظام کیا کہ ڈاکٹر واٹسن پرنس کو
۹ تاریخ دیکھین۔ پرنس نے میری تشفی خاطر کے لیئے اسکو منظور کر لیا۔ جب ڈاکٹر دیکھنے آئے تو پرنس
نے مجھہ سے کہا کہ اب بالکل ٹھیک حکیم حاذق ہاتھ آیا ہے۔ پرنس کو ہذیان ہونے لگا تھا۔ ڈاکٹرون نے
ملکہ معظمہ کو یقین دلادیا کہ گو ہذیان سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ مگر وہ کوئی بُری علامت نہین ہے پرنس
مجھپر ایسی عنایت کرتا تھا کہ اس حال مین بھی اپنے زرد ہونٹون سے وہ مجھے نیک چھوٹی لاڈلی
بالی کہتا تھا۔ اُنکو یہ پسند تھا کہ مین اُنکا پیارا ہاتھ تھامون۔ ہائے یہ کیسا وقت مجھپر آفت اور مصیبت
کا آگیا۔ خدا ہی اس حال مین میرا یار و مددگار ہے۔ ڈاکٹر مطمئن تھے۔ لارڈ پامرسٹون اس خبر کے
سننے سے خوش ہوئے کہ ڈاکٹر واٹسن پرنس کے علاج کے لیئے بلائے گئے ہین مگر وہ اُسکو بھی
کافی نہین سمجھتے تھے۔ انہون نے پرنس کے سکرٹری کو لکھا کہ ڈاکٹر واٹسن کو چاہیئے کہ وہ اور ڈاکٹرون
کو بھی پرنس کے علاج مین شریک کرلین اور وزرا کو جب پرنس کی علالت کا حال معلوم ہوا تو اُنہون
نے پرنس کے سکرٹری کو نہایت متردد ہوکر یہی لکھا کہ اور ڈاکٹر بھی علاج مین شریک کیئے جائین۔ اگر ان
وزرا کی خط وکتابت کو پڑہیئے تو معلوم ہوگا کہ وہ پرنس کے ساتھ کیسی محبت دلی رکھتے تھے اور اُنکو
ملک کی جان جانتے تھے ؞

۱۰۔ دسمبر کو یہ نوٹ لکھا گیا کہ پرنس کی حالت ایسی ہو کہ اُنکے جینے کی امید زیادہ ہے رات کو وہ خاصی طرح آرام سے رہی نبض اچھی تھی جیمس کلارک کے خیال مین اُنکی سرحالت قابل اطمینان تھی۔ کبھی کبھی اُنکو ہذیان ہوتا تھا مگر اتنا نہین ہوتا تھا جتنا خیال کیا گیا تھا کہ وہ ہوگا۔ اسکی ضرورت معلوم ہوئی کہ پرنس کا مکان بدلا جائے۔ اُنکے سوفہ کے پہیون کو چلا کر پاس کے کمرے مین لیگئے جب وہ دروازے کے اندر جانے لگے تو وہ ایک خوبصورت چینی تصویر جو اُنہون نے مجھے تین برس ہوئے کر دی تھی اُنکی نگاہ کی روبرو آئی تو اُنہون نے کہا کہ ٹھیر جاؤ ایسے مجھے دیکھنے دو ہمیشہ سے اُن کی طبیعت حسانت پسند تھی۔ جب مین تھوڑی دیر کے بعد پرنس کے پاس آئی تو وہ اپنے خطون کے کھولنے کے لیئے مترود بیٹھے تھے۔ ڈاکٹر جین نیر نے مجھسے کہا کہ جیسے کل آپنے خطوط کھولکر سنائے تھے آج بھی اُنکو کھولکر سنا دیجیے۔ مگر پرنس نے خطون کے کھولنے کی اجازت نہین دی وہ جانتے تھے کہ خطون مین بری خبرین ہونگی (یہ خط الفرڈ اور لیوپولڈ کے تھے) مگر مین نے اُنکی تسکین خاطر کرکے خطون کو کھولکر سنا دیا۔ مین لنچ کھا کے اُنکے پاس پھر گئی تو اُنہون نے ایک کتاب پڑھنے کی فرمایش کی۔ مین چار بجے ۲۰ منٹ تک اُن کے پاس ٹھیری۔ ڈاکٹرون کو اُن کا حال دیکھکر بڑی خوشی ہوئی شام کو ڈاکٹر وٹسن آئے وہ اُنکے افاقہ مرض کو دیکھکر متعجب ہوئے۔ ڈاکٹر جین نیر نے جانا کہ ان چوبیس گھنٹون مین یقینی اُنکو بڑا فایدہ ہوا ہے۔ مگر میرے پیارے پیا البرٹ کو گھبراہٹ بڑی تھی اور سب طرح خیریت تھی۔ جب مین اُن سے گڈ نائٹ کہنے گئی تو اُنہون نے شفقت اور محبت سے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اُسکے بوسے لیئے۔

۱۱۔ دسمبر کی رات بھی اچھی بسر ہوئی۔ مین نے خداتعالی کا بڑا شکر ادا کیا۔ مین آٹھ بجے گئی۔ مین نے دیکھا وہ بیٹھے ہوئے بیف کی ٹی پی رہے ہین۔ مین نے اُنکو سہارا دیا اُنہون نے اپنا سر میرے کندھے پر رکھدیا اور تھوڑی دیر رکھکر یہ کہا کہ مجھے اس سے بڑا آرام آتا ہے۔ میرے پیارے چہیتے نے مجھے خوش کیا۔ اُن کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت تھا مگر دُبلا ہوگیا تھا جب مین اُنکو بچھونے پر سے سونے مین لے گئی تو پھر اسی خوبصورت تصویر کو دیکھنے لگے اور کہا کہ اس تصویر نے میرا نصف غم غلط کیا۔

جب تھوڑی دیر بعد مین اُنکے پاس پھر گئی تو وہ سوفہ پر لیٹے ہوئے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ

روحانی خیالات مین ہمہ تن مصروف ہین۔ یہ دن بھی بحیثیت مجموعی اطمینان سے بسر ہوا۔ اُن کے تینون طبیبون نے یہ خیال کیا کہ مرض کے آثار بُرے نہین ہین مگر انھون نے یہ مصلحت جانا کہ سر ہنسری ہولینڈ کو بھی علاج مین شریک کرین۔ اس ڈاکٹر نے بھی پرنس کو دوسرے دن دیکھا۔ اُن سب ڈاکٹرون کی تشخیص کرنے کا نتیجہ یہ تھا کہ اُنکے نزدیک پبلک پر یہ ظاہر کرنا ضرور تھا کہ پرنس سخت علیل ہے مگر اُنکے مرنے کا خوف نہین ہے۔ شام کو پرنس کا سانس اُکھڑا جس سے بیچینی پائی۔ مین نے دن کا بہت سا حصہ پرنس کے پاس گزارا۔ اسوقت پرنس کو یہ ناگوار تھا کہ مین تھوڑی دیر کے لیئے بھی اُنسے جدا ہون خواہ مجھے دوسری جگہ جانے کی کیسی ہی ضرورت ہو۔ کبھی کبھی مین اُنکے سامنے دعائین پڑھتی تھی +

دوسرے دن ۱۲۔ دسمبر کو بخار زیادہ چڑھا اور سوء تنفس شروع ہوا۔ جتنا دن بڑھتا گیا اتنا وہ زیادہ ہوتا گیا۔ گھبراہٹ اور بیقراری بلا کی تھی۔ کبھی کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ دل اُنکا اُنکے قابو مین کم ہے۔ دل اکثر اوقات ایسی حرکت کرتا تھا جیسا کہ ہمیشہ۔ شام کو پرنس نے شاید ہذیان مین مجھسے کہا کہ آپ اس خط و کتابت کو تو نہین بھول گئین جو مورتس سے ہوئی ہے؟ یہ خط و کتابت وہ تھی کہ جس مین یہ ذکر تھا کہ دو فرانسیسی شہزادے کونٹ پیرس اور ڈیوک چارٹرس امریکہ کی سپاہ مین اسس حال مین نوکر نہ رہین کہ امریکہ کی لڑائی انگلینڈ سے شروع ہو۔ جتنے دن زیادہ گزرتے گئے لارڈ پامرسٹون کے اندیشے زیادہ ہونے لگے۔ وہ پرنس کی علالت کی خبر منگاتے رہتے تھے ۱۲۔ کو پرنس کے سکرٹری نے اُنکو تین خط لکھے جن مین اول دو خط امید دلانے والے تھے مگر تیسرے خط مین لکھا تھا کہ ایسے علامات ردی ظاہر ہونے لگے ہین کہ مایوسی نظر آتی ہے اس تیسرے خط کو دیکھکر لارڈ صاحب کے ہوش اُڑے کہ صحت کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی +

دوسرے دن (۱۳۔ دسمبر روز جمعہ) سانس بہت اُکھڑ گیا۔ ڈاکٹر جینر نے مجھسے کہا کہ یہ علامت مہلک ہے۔ پھیپھڑون کے اندر خون جم جانے کا اندیشہ ہے اس ردی حالت کی اطلاع سارے خاندان شاہی کو دینی چاہیئے۔ جب معمول کے موافق سوفہ کے پہیون کو چلا کر ایک کمرہ سے دوسرے کمرے مین لیگئے تو پرنس نے روشنی کی طرف پیٹھ پلٹ کر اس تصویر کو بھی نہین دیکھا جسکو پہلے دو دن دیکھا تھا۔ وہ ذست بستہ دروازہ مین سے آسمان کو دیکھتے۔ جب مین دوپہر کو پیدل پھرنے کے بعد آئی تو مین نے دیکھا کہ دفعتہً اُنکی حالت نزع کی ہوگئی۔ مگر شام کو پھر اُنھون

نے سنبھالا لیا۔ نبض مین ترقی ہوئی۔ پہروہ اپنی شکل مین آگئے۔ مجھہ بے آس کو آس بندھی۔ رات
کو میرے پاس ہر ساعت خوشخبریان آتی رہین

شنبہ ۱۴۔ دسمبر۔ مسٹر برون ونڈسر مین رہتے تھے۔ اور وہ ۱۸۳۳ع مین خاندان شاہی
کے طبیب تھے۔ اور پرنس کی طبیعت اور مزاج سے واقف تھے۔ اُنہون نے صبح کے چھ بجے پرنس کو دیکھکر
کہاکہ پرنس کی حالت بہتر ہے۔ اب موت کا وقت ٹل گیا۔ مین سات بجے جیسی ہمیشہ اُنکے پاس جاتی
تھی گئی۔ اب صبح روشن تھی۔ سورج نکل رہا تھا۔ اور بہت چمک رہا تھا۔ کمرے مین رات کی اداسی چھا
رہی تھی شمعین اب جلکر بجھہ گئی تہین۔ ڈاکٹر متفکر بیٹھے تھے۔ مین اندر گئی۔ مین اِس بات کو کبھی
نہین بھولونگی کہ میرا پیارا پیا کیسا حسین معلوم ہوتا تھا۔ وہ لیٹا ہوا تھا اُسکا چہرہ دھوپ مین
چمک رہا تھا۔ اُسکی آنکھین خوب چمک رہی تہین۔ معلوم ہوتا تھاکہ وہ عالم غیب کو دیکھ رہے ہین
پرنس کو میری کچھہ خبر نہین ہوتی۔ شہزادی ایلائیس نے کل شام کو تار بھیجکر شہزادہ ویلز کو کیمبرج
سے بلا لیا تھا۔ وہ رات کو تین بجے آگیا تھا۔ وہ آتے ہی ہنری ہولنڈ سے ملا۔ اُنہون نے اسکو
سارا باپ کا حال سنایا۔ جب مین پرنس کے پاس ۹ بجے آئی تو مین نے بیٹے کو باپ کے پاس دیکھا۔
وہ دونون ڈاکٹر میری تشفی خاطر کرتے تھے۔ پرنس نے سنبھالا لیا تھا۔ خوف و رجا مین وقت
گزر رہا تھا سب کو فکر و اندیشہ تھا۔ آج دن خوب کہلا ہوا روشن تھا۔ مین نے پوچھا کہ مین ہوا
مین کوئی سانس لینے کے لیئے باہر جا سکتی ہون؟ تو ڈاکٹرون نے کہاکہ ہان آپ بہت قریب چلی جائے
اور آدھ گھنٹے مین واپس آئیے۔ مین بارہ بجے ایلائیس کو ہمراہ لیکر باہر گئی۔ فاصلہ پر ایک بینڈ
بج رہا تھا۔ اُسے سنکر مین رونے لگی اور فوراً الٹی چلی آئی۔ ڈاکٹر ویٹسن کمرہ مین تھا۔ مین نے
اُسسے پوچھاکہ البرٹ کی حالت کیا بہتر نہین ہوئی؟ اُس مین کچھہ قوت آگئی ہے؟ اُسکو کچھہ خبر ہے
اُسنے کہاکہ ہم سب کو ڈر لگ رہا ہے مگر ہم مایوس نہین ہین ڈاکٹر نہین چاہتے تھے کہ البرٹ بیٹھکر
غذا کھائے۔ اُنکے نزدیک اسطرح کھانیسے اُسکی قوت زائل ہوئی تھی۔ اُنہونے کہاکہ نبض بدستور ہے
اُسمین کچھہ خرابی نہین آئی۔ ہر گھنٹہ ہر منٹ مین کچھہ فائدہ ہوتا جاتا ہے۔ سر جیمس کلارک کو اُنکی
زیست کی بڑی امید تھی۔ انہون نے پرنس سے بھی بدتر مریضون کو اچھے ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ مگر سانس
بیشک بہت اکھڑا ہوا تھا۔ وہ بہت جلد جلد چلتا تھا۔ اُنکے ہاتھون اور چہرے پر مردنی کا رنگ آگیا تھا

جسکو مین اچھا نہ جانتی تھی اسیکو دیکھ کر میرا دل دہلا جاتا ہے اُسکو مین نے ڈاکٹر جین نیر سے بیان
کیا۔ ڈاکٹر کو اُسکی خبر نہ تھی۔ پرنس اپنے ہاتھون کو بند کرتے تھے۔ اور اپنے بالون کو سنوارتے تھے
اُنکی یہ عادت کپڑے پہننے کے وقت تھی یہ بُرے آثار تھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی دور دراز سفر کی
تیاری کر رہے ہین۔ میری اسوقت کی مصیبت کا حال نہ پوچھو وہ بڑی سخت تھی۔ مین پرنس کے کمرہ
کو چھوڑ کر دوسرے کمرے مین گئی۔ ڈاکٹر مجھے تشفی دیتے تھے مگر مین تو تمام روی آثار دیکھ چکی تھی
وہ مجھے نابینا نہین بنا سکتے تھے کہ مین یہ نہ دیکھتی کہ یہ بیش بہا جان جو سب جانون سے زیادہ
قیمت رکھتی ہے۔ فنا زائل ہوئی جاتی ہے۔ مین ساڑھے پانچ بجے کے قریب اندر گئی۔ اور پرنس کے
بستر پاس بیٹھی وہ کمرہ کے وسط مین آگئے تھے۔ پرنس نے مجھے لاڈلی چہیتی بی بی کہا اور میرا بوسہ
لیا۔ اور ایک آہ سرد کھینچکر اپنا سر میرے کندھے پر رکھدیا۔ یہ سرد آہ کھینچنی کچھ مرض کی تکلیف کے
سبب سے نہ تھی بلکہ میری مفارقت کے درد و رنج کی وجہ سے۔ مگر پھر یہ اثر بھی نہ رہا۔ ہذیان شروع
ہوا۔ اُنکو غنودگی آجاتی تھی مگر وہ سب کو پہچانتے تھے۔ بعض اوقات اُنکا بولنا سمجھہ مین نہین آتا
تھا۔ کبھی کبھی وہ فرانسیسی زبان بولتے تھے۔ ایلائیس اندر آئی۔ اور اُسنے اُنکے بوسے لیئے
اُنہون نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ برٹی۔ ہلینا۔ لوئیں۔ آرتھر۔ ایک دوسرے کے
بعد اندر آئے اور باپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ اور آرتھر نے انکا بوسہ لیا۔ مگر وہ ایسی بیہوشی
مین تھے کہ کسیکو اُنہون نے پہچانا نہین۔ پھر اُنہون نے اپنے پیارے نین کھولے اور سر چارلس
فپس کو بلایا۔ وہ اندر آیا اور اُسنے اُنکا ہاتھ چوما۔ پھر اُنکی پیاری آنکھین بند ہو گئین جنرل گرے
اور سر طامس بڈلف آئے اور دست بوسی کی وہ غم کے مارے پچھاڑے کھانے لگے۔ یہ بڑا
ہولناک وقت تھا۔ مین خدا کا شکر ادا کرتی ہون کہ مین اپنے اختیار مین تھی۔ بالکل خاموش تھی
پرنس کے بستر کی ایک طرف بیٹھی تھی۔ اُنکی حالت ایک صورت پر تھی نہ کچھ بہتر نہ بدتر۔ یہ ضرورت
معلوم ہوئی کہ پرنس کا بستر بدلنا چاہیئے۔ اُنہین اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ بستر پر سے اُٹھکر خود جا
بیٹھتے مگر وہ چاہتے تھے کہ اپنی طاقت سے اکیلا دوسرے بستر پر چلا جاؤن مگر وہ نہ جا سکے ملازم
قدیم لوہلین اور ایک اور خدمتگار کی مدد سے دوسرے بستر پر وہ گئے۔ اُنکی قوت ہاضمہ سلامت
تھی۔ مین نے ڈاکٹر جین نیر سے کہا کہ یہ علامت یقینی اچھی ہے تو ڈاکٹر نے کہا کہ جس طرح

سانس لیا جارہا ہے۔ اُسکے ساتھ اِس علامت سے کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ ڈاکٹرون نے کہاکہ جبتک پھیپھڑون مین ہوا بافراط گزر رہی ہے امید زیست باقی ہے۔

مین تھوڑی دیر کے لیئے پاس والے کمرے مین چلی گئی تھی کہ پرنس کا سانس اور زیادہ اُکھڑا اسکو مین سنکر پھر بیمار کے کمرے مین چلی آئی۔ مین نے دیکھا کہ پرنس پسینے مین نہارہا ہے جسکو ڈاکٹرون نے کہا کہ یہ علاج خود طبیعت نے بخار اُتارنیکے لیئے کیا ہے۔ مین نے جھک کر پرنس کے کان مین کہا کہ مین آپ کی لاڈلی بی بی ہون۔ اُنہون نے سر جھکایا اور میرا بوسہ لیا۔ اُسوقت وہ نیم غنودگی مین تھے بالکل خاموش تھے اور یہ چاہتے تھے کہ لوگ مجھے بالکل چپ چاپ لیٹے رہنے دین اور کوئی مجھے چھیڑے نہین۔ یہ عادت اُنکی ہمیشہ تھکنے اور بیمار ہونیکی حالت مین بھی جب شام آگے بڑھی تو مین متصل کے کمرے مین رونے کے لیئے چلی گئی۔ مجھے کچھ گئے ہوئے دیر نہین ہوئی تھی کہ پرنس کی حالت مین ایک تغیر عظیم ہوا۔ سر جیمس نے ایلائیس سے کہا کہ مجھے وہ جلد بلائے اُسکی ضرورت صاف ظاہر ہے۔ جب مین آئی تو اُنکا بایان ہاتھ مین نے اپنے ہاتھ مین لیا تو وہ بالکل ٹھنڈا تھا مگر سانس اچھی طرح چلتا تھا۔ پرنس کی ایک طرف مین اور دوسری طرف شہزادی ایلائیس اور بستر کی پائینتی کیطرف شہزادہ ویلز اور شہزادی ہلینا اور پائینتی سے کچھ فاصلہ پر اور شہزادے اور شہزادیان اور اُمرا اور معزز ملازمین گھٹنے ٹیکے کھڑے تھے بستر مرگ کے گرد وہ کہرام تھا کہ کمتر ایسا ہوا کرتا ہے۔ وہ ضیا بہت جلد بجھ گئی جسنے دنیا کو سعادتؔ برکت کی روشنی سے روشن کیا تھا۔ جبکے ماتم کرنیوالون کو کل تک امید تھی کہ وہ مدت تک اپنی خیر و برکت سے مستفید کرے گا۔ اُنکی ذات والا صفات مین وہ اوصاف تھے جو شوہر۔ پدر دوست۔ آقا۔ مین ہونے چاہئین۔ اِسی سبب سے وہ ہر دلعزیز تھے وہ خود عالم خموشان کو روانہ ہوگئے اب نہ اُنکا زندہ چہرہ نہ اُنکے دانشمندانہ مشورے نہ اُنکے مردانہ خیالات نظر آئینگے کیسل کے گھنٹے نے تین کے بعد تین پاؤ بجائے تھے کہ وہ پیاری دلون کی محبوب شکل بالکل خاموش ہوئی۔ اِس حال مین بھی اُنکے خط و خال اپنے حسانت کا کمال دکھارہے تھے۔ اُنہونے دو یا تین دفعہ لمبے لمبے سانس لیئے کہ اُنکی بزرگ روح نے پرواز کی تاکہ دوسرے عالم مین جو نقاب کے اندر ہے جا کر اپنا سانس لے۔ وہان محنت زدون اور درماندون کے لیئے بالکل آرام و راحت ہے۔ وہان

عادل سیجیون کی روح کی تکمیل ہوتی ہے +

محل شاہی کے ماتم نے ساری قلمرو کو ماتم مین بٹھایا۔ ہر گھر کو ماتم کدہ بنادیا ہر درجے کے آدمی اعلےٰ ادنےٰ پر اس غم کا اثر تھا۔ کوئی مُردہ خیال بے مہر سرد دل ایسا ہوگا جسکو اس شوہر کا اور ملکہ معظمہ کی بیوگی کا غم نہ ہوا ہوگا۔ سب نے یہ دیکھا تھا کہ پرنس ملکہ معظمہ کے ساتھ ہر حال مین محبت کرتا تھا۔ اور اُنکو ہدایت کرتا تھا جسسے برسون سے برابر راحت اور آرام پہنچ رہے تھے۔ اب وہ اُنکے پہلو سے دفعتہً جدا ہوگیا۔ ایک ساعت مین اُنکی ساری قلمرو کو ایک صدمہ عظیم پہنچ گیا اُنکے عورت اور ملکہ ہونیکے سبب سے دوسرا صدمہ پہنچا۔ اُنکے غمزدہ ہونیسے اُنکی ساری رعیت غمزدہ ہوگئی اِس غم مین صد ہا حسرتین بھری ہوئی تھین +

جب اتوار کو شہر بشہر اِس حادثۂ جانکاہ کی خبر پہنچی ہے تو ملکہ معظمہ کے لیئے دعائین ایسی دعائین مانگین کہ کبھی کسی بادشاہ کے لیئے نہین مانگین۔ وہ نیک بلند اختر مصاحب دفعتہً رات کو بالکل غروب ہوگیا جسکی روشنی سے ملکہ معظمہ کی سلطنت دوچند منور ہو رہی تھی۔ بہت جلد اہل ملک نے یہ سبق سیکھ لیا کہ پرنس مین جو یہ نیک خصلت تھی۔ کہ وہ اپنے فرائض کو خوب ادا کرتے تھے اور ملکہ معظمہ پر اسکا اثر اُنکے ازدواج کے ساتھ شروع ہوا تھا وہ اُنکے مرنیکے بعد بھی زندہ رہا کہ ملکہ معظمہ نے اپنی ساری ہمت اِسطرف صرف کی کہ وہ اپنے خاندان کی پشت پناہ اور اپنی رعیت کی تکیہ گاہ ہون۔ بمقتضائے طبع انسانی جو آنکھون مین آنسو بھر آتے ہین اُنکا تھمادینا تو زمانہ کے صحت آور اثر کے ہاتھ مین ہے۔ مگر بالفعل سب رعیت کو یہ شوق تھا کہ ملکہ معظمہ کے دل مجروح کا علاج یہ کیجئے۔ کہ اُنکو یہ معلوم ہو کہ میرے شوہر کی ان تمام لیاقتون کی ہم سب قدر شناسی و توقیر کرتے ہین کہ اُنہون نے اپنی جان کو بنی آدم کی فیض رسانی اور اِس ملک کی نفع بخشی کی خواہش مین قربان کیا جس مین اُنہون نے رہنا اختیار کیا تھا۔ بہت سے برس نہین گزرنے پائے کہ پرنس کے دوست احباب کے دلون مین جو رنج و الم کی آگ بھڑکی ہی تھی وہ بجھنے کے قریب ہوگئی۔ یہ قاعدہ ہی ہے کہ سخت رنج پر بھی جب کچھ عرصہ گزر جاتا ہے تو وہ دور کا سیقی معلوم ہوتا ہے (دور کے ڈھول سہاونے) اب پرنس کا خیال لوگون کے دلون مین یون آنے لگا کہ وہ نیکی کا بڑا مرد میدان تھا۔ وہ اپنی زندگی کے اِن سالون مین جن مین کامون کا

ہجوم ہوا بڑی جوابدہیون سے خوب عمدہ برآ ہوا۔ اُسنے کام ایسی تدابیر سے سرانجام کیئے کہ جیسے اسکا اپنا معصوم خیال خوش ہوا۔ اپنی زندگی کو اپنے لیئے نہین سمجھتا تھا۔ بلکہ اورون کے کامون کے لیئے اسکو وقف کردیا تھا۔ وہ کبھی نیک کامون کے کرنے مین تکان کو نہین مانتا تھا۔ اُسنے اپنے اوضاع و اطوار و گفتار و رفتار سے ثابت کردیا کہ مین مذہب عیسائی کے بانی کا سچا پیرو ہون اور اُسنے یہ قصد کیا کہ اپنی زندگانی سے سچے مسیحی ہونیکی توضیح کردون +

جو لوگ محض اسکے اُن افعال کو اور اُسکے اُن رائے کے الہامات کو جو دنیا مین مشتہر ہوئے جانتے ہین اُنکے دل مین اُسکے ساتھ ایسی محبت ہے جیسی کہ اپنے عزیزون کے ساتھ ہوتی ہے وہ اُسکے مرنے کا سوگ نہین کرتے بلکہ اُسکے مرنیکو یہ جانتے ہین کہ وہ اپنی پوری جوانی اور قوائے عقلیہ کی سلامتی مین مرنیسے خوش ہین۔ خدا کی طرف سے اُسکو یہ سعادت و برکت دی گئی تھی کہ اسمین یہ قابلیت تھی کہ وہ انسان کی بھلائی اور آزادی مین ساعی رہا۔ اور اپنے پیچھے بے داغ نیک نامی اور بے عیب نام آوری کا ورثہ چھوڑ گیا وہ مرا نہین بلکہ زندگی کی نیند سے جاگا ہے۔ دنیا کی شب تاریک سے نکلکر بلند پروازی کی ہے۔ نہ حسد بغض عداوت تہمت بازی و افترا پردازی بے آرامی جنکو انسان اپنی غلطی سے راحت کہتا ہے اُسکے پاس جا سکینگے نہ اُسکو شکنجہ فرسائی کرسکینگے +

ملکہ معظمہ پر بار بار یہ تقاضا ہوتا تھا کہ وہ شوہر کی تجہیز و تکفین سے پہلے ونڈسر سے چلی جائین۔ اس تقاضے پر وہ زار و قطار روتی تھین کہ میری رعیت مین سے کسیکو یہ صلاح نہین بتلائی جاتی کہ وہ اپنے گھر سے باہر چلا جائے اور اپنے مردہ کی لاش گھر مین چھوڑ جائے مجھے آپ صلاح کیون دیتے ہین۔ لیکن جب اُنکو یہ سمجھایا کہ یہان آپکے بچے بیمار ہوجاتے ہین انکو بخار سے بچانیکے لیئے آپ ونڈسر سے اوسبورن مین تشریف لیجائین تو وہ ۱۸۔ دسمبر کو شہزادی ایلائیس کو ہمراہ لیکر فروگ مور کے باغون مین تشریف لے گئین۔ وہان وہ شہزادہ ویلز اور شہزادہ لوئیس۔ سر چارلس فپس اور سر جیمس کلارک سے ملین۔ شہزادی ایلائیس کو خدانے عجیب عقل و دانش کے ساتھ حوصلہ و استقلال دیا تھا کہ وہ باپ کی علالت مین ہر وقت اُنکی تیمارداری کرنیکے لیئے حاضر رہتین۔ باپ کی اس بیماری کی حالت مین نہ کبھی اُنکی آواز لڑکھڑائی نہ اُنکی آنکھون مین

پرنس کی تجہیز و تکفین اور دفن اور مصارف

آنسو آئے ۔ پرنس ملکہ معظمہ سے تو اپنا احوال اسلیئے نہین بیان کرتے تھے کہ وہ اُسکے سننے متحمل نہ ہونگی ۔ معلوم نہین کہ سنکر اُن کا کیا بُرا حال ہو مگر وہ اپنی بیٹی سے صاف صاف اپنا حال بیان کرتے تھے ۔ وہ اُنکی ساری باتین سنتین اور اپنی باتین سناتین اور جب دیکھتین کہ میری باتون سے باپ کا جی بھر گیا تو وہ چپ چاپ دروازہ سے باہر اپنے کمرے مین دوڑتی ہوئی چلی جاتین ۔ اور پھر چپ چاپ واپس چلی آتین ۔ گو اُن کا چہرہ زرد ہو گیا تھا مگر وہ زبان سے اُف نہ کرتین ۔ غرض اِس دختر نے پدر کی بیماری مین تیمارداری ایسی کی جیسی کہ باپ کے مرنیکے بعد ماں کی غمخواری کی ۔ اِن دونون کامون مین اپنے خصائل پسندیدہ اور رائے صائب کی وہ قدرت دکھائی کہ اسکی جتنی تعریف کیجائے وہ حق ہے ۔ ملکہ معظمہ کو جو وزرا سے اور دفتر شاہی سے کام پہنچتے تھے انکو وہ سرانجام کرتے تھے ۔ اور اپنے استقلال اور ہمت بلند سے وہ ملکہ معظمہ کو سہارا دیتے تھے اور ہر بات مین اُنکی غمگساری اور ہمدردی کرتے تھے ملکہ معظمہ اِس بیٹی کے کندھے کے سہارے سے فروگ مور کے سارے باغون مین پھرین اور شوہر کے واسطے وہ زمین تجویز کی جس مین پرنس کا جسم فانی دفن ہوا ۔ پھر بصد حسرت و افسوس اوسبورن مین تشریف لے گئین ۔ پیر کی صبح کو ۲۳ ۔ دسمبر ۱۸۶۱ء کو پرنس کا جنازہ ونڈسر کیسل سے روانہ ہوا اور اُس مدت کے لیئے کہ اُن کا مقبرہ فروگ مور مین تیار ہو سینٹ جارج کے گرجا کے برج مین امانت رکھا گیا ۔ انکا جنازہ بڑی دھوم دھام و تزک و احتشام سے اُٹھا ۔ سپاہ اور امرائے عظام اور وزرائے ذی احترام اور سفرائے کرام اور عزیز رشتہ دار ہمراہ تھے ۔

ملکہ معظمہ کو بائیس برس سہاگ بھاگ مین گزرے تھے اب اُنکی بیوگی کا زمانہ آیا ۔ وہ بیوہ ملکہ تھین ۔ وہ رو رو کر بیان کرتی تھین کہ ہائے اب کوئی مجھے وکٹوریا مخاطب کرکے باتین کرنے والا نہین رہا ۔ یہ بیوگی کا لفظ کیسا انکے لیئے دل شکن تھا ۔ انکی تسلی کے لیئے ایک شاعر کے اشعار پڑھے جا سکتے ہین کہ اے عورت کے دل تو شکستہ نہو بلکہ متحمل ہو ۔ تو شکستہ نہو ۔ تو بادشاہ کا دل ہے اس ستارے کی حمایت یاد رکھ جو تیری بغل مین چمکتا تھا ۔ جسکی روشنی کو تو نے اپنی روشنی مین ملا کے ایک کر لیا تھا ۔ اب وہ ستارہ غروب ہو گیا ۔ صرف تیرے تاج کی روشنی باقی رہ گئی ہے اب وہ دکھائی نہین دیتا مگر اُسکی محبت تیرے دل کو گھیرے ہوئے ہے ۔ بیٹون کی محبت تیرے

محیط ہو رہی ہے تمام بیٹن کی محبت تجھے تقویت دے رہی ہے۔ تیری ساری رعیت کی محبت تیری بڑی تشفی کر رہی ہے۔ یہ ساری باتین جب تک تیرے لیئے موجود ہین کہ خدا کی محبت تجھے اکیلے پہلو مین پھر رکھے ۞

پرنس ویلز اہل ماتم کا سرگروہ تھا۔ جنازے کی نماز کے ابتدا مین اُسنے اپنے چھوٹے بھائی آرتھر سے جو نہایت بیقرار تھا۔ تسلی آمیز کلمات کہے مگر جب تابوت قبر مین اتارا گیا تو وہ خود اپنے منہ کو ہاتھون سے ڈھانپ کر خوب رویا۔ اگرچہ ملکہ معظمہ اس تجہیز و تکفین مین شریک نہین تھین مگر اُنھون نے اوسبورن سے ایک گلدستہ نہایت خوبصورت بنا کے بھیجا جو جنازے کے اوپر رکھا گیا۔ اس سارے ملک مین کام بند رہے۔ مکانون اور شاہی عمارات پر سیاہ ماتمی کپڑے ڈالے گئے۔ ہر مقام مین پرنس کے مرنیکا ایک کہرام مچا اور ملکہ کی بیوگی کی اصلی اور سچی غمخواری ہوئی ہر جگہ یہی افسوس تھا کہ ملکہ معظمہ کا شوہر جو انسان کامل تھا۔ اور ملک پر نہایت لائق نوازش فرما تھا۔ اِس جہان سے گزر گیا۔ مگر اسکو کوئی بھولنے کا نہین۔ وہ مر گیا اُسکے کام زندہ ہین اور زندہ رہینگے اُسکی سچی تعریف ایک شاعر نے یہ کی ہو کہ وہ بیشک سائنس کا پیارا آرٹ کا لاڈلا ساری قلمرو کا چہیتا ہمارا شہزادہ تھا۔ علاوہ اِن خطابون اور اُسکے گھر کے نامون کے آیندہ زمانہ مین اسکا نام **البرٹ دی گڈ** یعنے نیک البرٹ لیا جائیگا ۞

ہم نے پرنس کے صفات خجستہ کا بیان مغربی خیالات کے موافق لکھا ہے مگر مشرقی خیالات مین وہ مغربی خیالات یون منتقل ہوتے ہین کہ سب آدمی اسلیئے روتے تھے کہ آج آفتاب عالم افروز غروب ہو گیا جو جرائد کمال کی فہرست تھا۔ شایستگیون کی فراہم گاہ۔ اُسکے چہرہ سے گرامی جوہر نمایان ہوتی تھی۔ اسکی مہربانی سے گوناگون آدمی آرامش پاتے تھے۔ وہ دگرگونگی کیش سے گرد دوئی نہین اٹھاتا تھا۔ اپنی دریافت والا سے روزگار کے مزاج کو دریافت کرکے اُسکے اندازہ کے موافق کاربند ہوتا تھا۔ فراخ حوصلہ ایسا تھا کہ نا ملایم کی دید سے اپنی جگہ سے نہین ہٹتا تھا بے تمیزی کی شورش سے دل گرفتہ نہین ہوتا تھا۔ اپنی کشادہ دلی سے ہر کہ ومہ کا دل لے لیتا تھا۔ اسباب کی دگرگونگی سے پراگندہ نہین ہوتا تھا۔ کارساز حقیقی کو پہچانتا تھا۔ کامیابی سے نخوت کی غنودگی مین نہین آتا تھا۔ ناکامی مین دریوزہ گری کا شیوہ نہین اختیار کرتا تھا۔ نایافت کی جستجو مین

گرامی انفاس کو نہین گزارتا تھا۔ قہرمان خشم کو آگہی کا فرمانپذیر بناتا تھا۔ اور چیرہ دستی سے غضب نابینا کو نہ اٹھاتا تھا اور سبکسیری کار کو اندازہ سے باہر نہین جانے دیتا تھا خواہشہاے نفسانی کی زمام کو خرد کے ہاتھ مین دیتا۔ خواہشگری سے بے آرام نہین ہوتا۔ اور پردہ بے آزرمی دریدہ نہین کرتا۔ رضاے آفریدہ کو فرمان پذیری آفرینندہ مین طلب کرتا۔ خوشنودی خلق کو مخالفت عقل مین تلاش نہین کرتا۔ حق گویون کا ہمیشہ جویا رہتا۔ سخنان تلخ شیرین اثر سے غصہ مین نہین آتا۔ وہ ہمیشہ تشخص زمانہ کی نگہداشت کرتا۔ اور اس کی طرح طرح کی بیماریون کا علاج کرتا۔

برلن مین بڑی صاحبزادی کو اور کینس مین چھوٹے شہزادہ لیوپولڈ کو باپ کے مرنے کی خبر پہنچی۔ شہزادہ کا ایک گورنر تھا۔ اُسکے پاس کے کمرے مین ابھی اسکا دم نکلا تھا اُسکے انتقال کے ملال مین وہ بیٹھا تھا کہ گورنر کے نام تار آیا اُسکے لفافہ کو جو کھولکر دیکھا تو اس حادثہ ہوش ربا کی خبر کو پڑھا کہ باپ مرگیا۔ پھر تو اُسکے غم کی کوئی انتہا باقی نہین رہی۔ وہ چلا چلا کر کہتا تھا کہ مین اپنی مان کے پاس جاؤنگا۔ اس بچہ کی یہ دردناک آواز آہ و نالہ کی دلون کے ٹکڑے اڑاتی تھی بار بار رو رو کر وہ یہی کہتا تھا کہ مجھے میری مان کے پاس پہنچا دو۔

ونڈسر مین ملکہ معظمہ کے رنج و الم کا عجب عالم رہا۔ وہ سارے دن چپ چاپ بیٹھی ہوئی بچشم حیرت اپنے گرد ٹکٹکیان باندھ کے دیکھتی تھی۔ کوئی شاہانہ چیز اپنے پاس نہین رکھتین بعض دفعہ رنج کے مارے اُنکی نبض ساقط ہو جاتی تھی۔ شہزادی ایلائیس اُنکو سنبھالتی تھی۔ اس شہزادی نے پیچھے کہا کہ مجھے تعجب ہے کہ ان ماتم کے دنون مین میری مان کی جان کیون نہین نکل گئی زندہ کیسے رہین ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ خدا میرے حال کو بہتر جانتا ہے یہ حال سنکر اوسبورن کے آدمی بڑے افسردہ دل تھے۔ مگر پھر جب اُنھون نے یہ سنا کہ تیسرے دن ملکہ معظمہ کی طبیعت ایسی سنبھل گئی کہ انکو نیند آنے لگی تو اُنکی تسکین خاطر ہو گئی۔

سنہ ۱۸۶۲ع

سنہ ۶۳ع کو نمایش اعظم کے کھولنے کی تاریخ پہلی مئی سنہ ۱۸۶۲ع مقرر ہوئی تھی۔ اس نمایش کی جان

تو پرنس کونسورٹ تھا جس کی جان جا چکی تھی۔ اسلیئے یہ نمایش ایک جسم بے جان تھا۔ اِس نمایش مین بہت چیزین ایسی تھین کہ جن کا موجد پرنس تھا۔ وہ اُنکو یاد دلاتی تھین اور دلون کو رولاتی تھین۔ پرنس کی جگہ ڈیوک کیمبرج مقرر ہوے۔ اور ملکہ معظمہ نے اپنا قائم مقام اپنے داماد کو مقرر کیا جو یہان موجود تھا۔ اور پروشا کا ولیعہد تھا یہ امر سب کے نزدیک مسلم تھا کہ اِس نمایش گاہ کی عمارت ۱۸۵۱ء کی نمایش گاہ کی عمارت سے بدرجہا وسیع تھی اسلیئے وہ ہائیڈ پارک مین نہین بنائی گئی۔ کن سنگٹن کے جنوب مین بنائی گئی گو وہ بڑی حسین وحسین تھی مگر پہلی نمایش گاہ کی سی اسمین قصر بلورین کی سحر پردازی اور فسون کاری نہ تھی۔ پس جنوبی کن سنگٹن مین تماشائیون کا بڑا ہجوم ہوتا۔ بہت سے آدمی بن سنور کر زرق برق پوشاکین پہنکر اور امرا اپنے سینون پر جو اہر نگار تمغے وستارے لگا کے اور افسران جنگی اپنی فوجی وردیان چمک دمک کی پہنکر آئے جس سے نمایش کی بڑی آرایش ہوگئی۔ نمایش کے کمشنر اور ڈیوک کیمبرج اپنی نشستگاہون پر آن بیٹھے تو خدا ملکہ کو سلامت رکھے گایا گیا۔ ارل گرین ویل نے ملکہ معظمہ کے لیئے جو ایڈریس لکھا گیا تھا وہ ڈیوک کیمبرج کے ہاتھ مین دیا۔ انہون نے اسکا جواب دیا جس مین پرنس کونسورٹ کی وفات اور اُسکے سبب سے ملکہ معظمہ کے رنج جانفرسا کا ذکر کیا غرض ساری رسم نمایش کے افتتاح کی بڑی تزک و احتشام سے ادا ہوئی۔ ملک الشعرا ٹنی سن نے یہ اشعار فرمائے کہ اے ہمارے بادشاہو کے خاموش باپ۔ تو ہماری شادی کو غمگین کرتا ہے۔ تیرے لیئے ہم روتے ہین اور تیرا شکریہ ادا کرتے ہین۔ یہ ساری تدابیر تیری ہی تو بتلائی ہوئی ہین جنکے بجالانے پڑنیا مجبور ہے۔ جسوقت یہ اشعار گائے گئے ہین تو لوگون کو بڑی رقت ہوئی۔ غرض پرنس کی وفات سے جو رعایا کو درد دلی تھا وہ عیان ہوگیا۔

ملکہ معظمہ سے شہزادہ ویلز مشرق مین سفر کرنیکے لیئے فروری ۱۸۶۲ء مین رخصت ہوا۔ اِس سفر مین ڈین سٹینلی اور جنرل بروس اُنکے مصاحب مقرر ہو کر ہمراہ گئے۔ سفر کی منزلین پہلے سے تجویز کردی گئی تھین۔ اِس طرح یہ سفر شروع ہوا۔ اوسبورن سے ۶۔ فروری کو روانہ ہوئے اور سارا اپنا سفر ختم کر کے ۱۴ جون کو انگلینڈ مین آگئے۔ اسکندریہ مین یکم مارچ کو وارد ہوئے اگرچہ شہزادہ نے یہ سفر اسطرح کرنا چاہا تھا کہ کوئی اسکو پہچانے نہین صرف بن فرنو کا۔ ارل اپنے

پرنس ویلز کا دورہ مشرقی ممالک

تین وہ بتاتے تھے مگر یہان انکا اعزاز و احترام شاہانہ ہوا۔ قاہرہ مین خدیو مصر نے اُن کی
مہمانداری کی ۴ مارچ کو وہ شہر سے اہرام مصری کی سیر کرنیکے لیے گئے وہان شام کو پہنچے ۵ ॥ اشتعال
غیرہ ان میناروں کی چوٹی پر چڑھ گئے تو بدوؤن نے متحیر ہو کر پوچھا کہ کوئی حاکم ہے؟ اگر
وہ حاکم ہے تو اکیلا کیون چڑھا۔ پھر ان کا گروہ دریائے نیل کے اول جبر نے تک گیا۔ پھر مشعلون
کی روشنی مین تبت کا مندر دیکھا۔ اور اس سون کا ملاحظہ کر کے تھیبس مصری کی سیر کی اور
تین دن تک یہین اقامت کی۔ یہان سیکس برگ کے ڈیوک اور ڈچس سے ملاقات کی ۱۲ مارچ
کو وہ عربون کی بعض بارگاہون مین گئے۔ جہان اُنھون نے عربون کی مصنوعی جنگ کا تماشا
دیکھا میمفس کا ملاحظہ کیا۔ ۲۳ مارچ کو قاہرہ مین مراجعت کی۔ بعض اور مقامات کی سیر و
سیاحت کر کے اورشلم (جیروزیلم) کی طرف شہزادہ روانہ ہوا۔ اور ۳۱ مارچ کو وہان پہنچا پاشا
نے استقبال کیا۔ خوبصورت سوارون کا رسالہ ہمراہ کیا جو شہزادہ کے گروہ کے گرد دورہ کرتا تھا
اور نیزون کو پھراتا اور بندوقون کو چھوڑتا رہا۔ اور جنگ مصنوعی کی نقل اتارتا رہا شہر کے
شمالی جانب مین دمشقی دروازہ کے قریب شہزادہ کا خیمہ ایستادہ ہوا۔ یہان تمام مقدس
درگاہونکی زیارتین کین۔ شہزادہ کے واسطے وہ زیارت گاہین بھی کھل گئین جن مین عیسائیون
کے جانے کی ممانعت تھی۔ اورشلیم سے ۱۰ اپریل کو سفر ہوا نیابوس مین شام کو قیام ہوا
اس شام کو سمار کے یہودیون کی عید تھی۔ شہزادہ کوہ جیرم پر چڑھا وہان یہودیون کی
کی عید کی قدیمی رسمون کو دیکھا کہ سورج ان پہاڑون کے پیچھے غروب ہو رہا تھا کہ یہودیون نے
بھیڑون کی قربانی کی۔ ۱۵ اپریل کو شہزادہ خرسیل پہاڑ پر خیمہ زن ہوا اور ایسٹر کی شام کو جھیل
گیلیلی پر آفتاب کو غروب ہوتے ہوئے دیکھا۔ دمشق مین تعصب مذہبی کے سبب سے شہزادہ
کا استقبال اچھی طرح نہین ہوا۔ ۶ مئی کو بیروت مین شہزادہ آیا۔ ۱۰ کو ترپولی مین اترا ۱۲ مئی
کو لبنان کی سیر کی۔ ۱۵ مئی کو شاہی جہاز روڈس مین آیا اور ۱۷ کو پاٹ موس مین۔ سمرنا کی سیر
کی۔ پھر قسطنطنیہ۔ ایتھنز۔ سیفی لونیا۔ مالٹا کی سیر کر کے مارسیلز پر سفر کو ختم کیا۔ تھوڑی دیر کے
لیے شہنشاہ فرانس سے فونٹین بلو مین ملاقات ہوئی۔ ۱۴ جون کو یہ مسافر ونڈسر مین آگئے
تین دن کے بعد سنا کہ جنرل بروس شامی بخار سے مر گیا۔ وہ خاندان شاہی کا وفادار معتمد

دوست تھا۔ وہ شہزادہ کا اس سفر مین بڑا رفیق شفیق تھا اُسکی دانائی اور ہوشیاری سے ملکہ معظمہ کے بڑے بیٹے کا سفر خیر و خوبی سے ختم ہوا تھا۔ جسکے سبب سے ملکہ معظمہ اسکی بڑی ممنون تھین اور اُسکے مرجانیسے اُنکو بڑا رنج ہوا*

ملکہ معظمہ نے اس سال کے بڑے حصے مین اپنی زندگی تنہا نشینی مین اپنے شوہر کے سوگ کو ساتھ لیکر بسر کی۔ جب ہارٹ لی کا حادثہ عظیم واقع ہوا تو پھر پبلک کامون کی طرف اپنی دلچسپی کو ظاہر کیا۔ ۱۶ جنوری کو ہارٹ لی کی کوئلہ کی کان مین سٹیم انجن کے ٹوٹ جانیسے بہت سے مزدور کان مین دب کر رہ گئے تھے۔ بیرون کے سارے مزدور مر گئے۔ ہر گھر مین مردے کا کفن تیار ہوا یتیمون اور بیواؤن کا رنج کے مارے شکستہ حال ہوا۔ سب سے زیادہ ان ماتم زدون کی غمخواری و ماتم پرسی حضرت علیا نے فرمائی۔ جب تک دبے ہوئے آدمیون کے زندہ نکلنے کی امید رہی ملکہ معظمہ تار پر تار بھیجکر اُنکا حال پوچھتی رہین۔ شاید اُنہون نے ان مردون کے ساتھ ہمدردی کرنے کو اپنے دُکھ درد کا تریاق جانا۔ جب مردون کے دفن ہونیکے بعد مجلس ماتم جمع ہوئی۔ تو پادری صاحب نے اہل مجلس کے روبرو ملکہ معظمہ کا وہ خط پڑھا جو انہون نے سر چارلس فیس سے لکھا کر کان کے افسر اعلے کے پاس بھیجوایا۔ خط یہ تھا*

اوسبورن ۲۳ جنوری [illegible] ء ملکہ معظمہ نے جو خود اپنے رنج مین گرفتار ہین ہارٹ لی کے حادثہ جانگزا پر دل سے بہت توجہ کی۔ آخر تک اُنکو یہ امید رہی کہ بہت سی جانین بچ جائین گی جب اُنکے پاس یہ خبر جانفرسا پہنچی کہ کوئی جان نہین بچی تو انکو نہایت رنج ہوا*

ملکہ معظمہ مجھے حکم دیتی ہین کہ مین آپسے کہون کہ وہ بیچاری بیواؤن اور بیکس ماؤن کے ساتھ ہمدردی کرتی ہین۔ خود اس درد مین مبتلا ہین اسلیئے انمین اور زیادہ ہمدردی کا جوش اٹھتا ہے*

ملکہ معظمہ امید کرتی ہین کہ جہان تک ممکن ہے اس مصیبت کی تکلیف کم کرنیکے لیئے تدبیر کی جائین اور ان مین مدد کرنے کے لیئے وہ غمزدہ اپنا اطمینان کرنا چاہتی ہین وہ یہ جاننا چاہتی ہین کہ کیا کیا جا رہا ہے۔؟ بیواؤن اور یتیمون کی امداد کے لیئے سترہ ہزار پونڈ کا تخمینہ کیا گیا۔ لندن مین لارڈ میئر کے پاس آخر فروری تک بیس ہزار پونڈ چندہ جمع ہو گیا۔ لوگون نے اپنی فیاضی سے اکیاسی ہزار

حادثہ ہارٹلی

پونڈ چندہ جمع کر دیا تو چندہ کا جمع کرنا بند ہو گیا۔

ملکہ معظمہ مئی کے اول ہفتے مین بال موریل مین اپنے گھر پہنچ گئین۔ انہون نے گلاسکو کے بڑے نامور پادری ڈاکٹر نورمن لیک پولڈ کو بلایا کہ وہ اُنکو روحانی تسلی و تشفی دین۔ ملکہ معظمہ کا دماغ ضعیف ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی بی بی کو خط مین لکھتے ہین کہ سب طرح خیریت گزری۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اِس قابل کیا کہ مین نے پرائیویٹ اور پبلک مین ملکہ معظمہ سے ایسی باتین کین جو مجھے سچ معلوم تھین اور وہ خدا کے نزدیک بھی سچ تھین۔ ملکہ معظمہ اُن ہی باتون کی ضرورت تھی جنکو مین یقین کرتا تھا۔ مین اپنے دل مین سمجھتا تھا کہ اُنکو ایسے وقت مین اُن باتون کے یقین کرنے مین اپنی روح کا بڑا امتحان کرنا پڑیگا۔ مگر مین خدا کا شکر ادا کرتا ہون کہ اُنہون نے ان باتون کو یقین کر لیا اور مجھے ایک شکریہ کا عنایت نامہ محبت آمیز لکھہ کر بھیجا۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہین کہ ملکہ نے مجھے ڈنر کے بعد بلایا جسکی مجھے کچھ توقع نہین تھی۔ وہ تنہا تھین مین نے اُنکی ایسی غمزدہ صورت دیکھی کہ میری آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ اُنہون نے اپنے شوہر کے اوصاف حمیدہ و خصائل جمیلہ کا اُنکی محبت و خوش مزاجی کا بیان کیا اور کہا کہ وہی میرے لیئے سب کچھ تھا۔ مین اُنکی دراز گفتگو کے اصل مطالب کو ادا نہین کر سکتا۔ پھر اُنہون نے یہ کہا کہ مین نے امتحانون مین کبھی آنکھ نہین چرائی ملکہ انکار و برو ہو کر مقابلہ کیا اور مین اپنے فرائض کے ادا کرنے مین کبھی نہین جھجکی مگر فی الحال یہ سب باتین کل کی طرح چلائی گئین۔ اب آپ ہی کے سبب سے اِن مین جان پڑی اور میرے دل مین پاکیزہ و محبت کے خیالات پیدا ہوئے ہین۔ خدا میری طبیعت سے ناراض نہین ہوگا۔ میرے غم مین کوئی چیز عبث نہین ہے۔ پادری صاحب نے قوم کی محبت کا قوم کے ساتھ ہمدردی کرنے کا اور ہر طرح سے محبت الٰہی کا۔ اُنکی بادشاہی مقتضاؤن کا قوم کے لیئے اُن کی ذات کے گرامی ہونے کا اور دعاؤن کی برکتون کا آزادانہ بیان کیا۔ پادری صاحب کے دل مین یہی باتین ملکہ معظمہ کے سمجھانیکے لیئے بھری ہوئی تھین۔ ۱۱ مئی کو اتوار کے دن سارا شاہی کنبا سوا دس بجے جمع ہوا۔ ایک عارضی منبر کھڑا کیا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ پادری صاحب نے اپنے وعظ مین رنج و مصائب کا خدا کی محبت کا۔ ہمارے نجات و ہندہ مسیح کے اُن مصائب کا جنسے خدا نے اُسکو بچانا نہ چاہا۔ ابدی گھر مین پہنچنے کا جہان ہم سب جمع ہونگے۔ اور ہم سے پہلے وہان

ہمارے عزیز پہنچ گئے ہین۔ اُن سب باتون کا ذکر کیا۔ اور پہر پادری صاحب نے میرے لیئے اور میرے بچون کے لیئے بڑی موثر دعائین مانگین۔ جن کا اثر مجھپر اور میرے بچون پر بہت ہُوا۔ پادری صاحب لکھتے ہین کہ وعظ کے بعد مین نے ایوب کی کتاب کا ۲۳ باب اور ۲۳ زبور اور جان کی انجیل کا ۱۴ باب اول سے آخر تک اور مکاشفات کا سولہوان باب پڑھا۔ پہر اور آیات کی تفسیر بیان کی۔ پیر کو پہر ملکہ معظمہ سے میری ملاقات ہوئی تو وہ ایسی خوش معلوم ہوتی تہین جیسے پہلے رہتی تہین۔ اور آدمیون کا اور چیزون کا ذکر کرکے اُنہون نے پرنس کا حال یہ بیان کیا کہ انکو یہ یقین تہا کہ مین جلد مر جاؤنگا وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے موت کا ذرا خوف نہین ہ

شہزادی ایلائیس کو باپ کے مرنے کے غم کے سوا ان کے بچ رہنے سے زیادہ اندوہ ملال تہا اور اُسکے ساتھ یہ فکر بھی لگا رہتا تھا کہ شہزادہ لوئیس کو اپنے قول قرار کے قائم رکھنے مین کچھ وقت کے لیئے تامل ہو گیا تہا مگر یہ خوف جلد جاتا رہا۔ اور یہ قرار پایا کہ پہلی جولائی کو شہزادی کی شادی ہو جائے۔ پرائیویٹ طور پر اوسبورن مین آرچ بشپ یورک نے یہ نکاح پڑھا دیا۔ نکاح مین ملکہ معظمہ بڑا ماتمی لباس پہنے ہوئے شریک ہوئین۔ جب نماز پڑھی جا چکی تو انکو الگ اپنے کمرے مین لیگئے۔ وہ بیمار معلوم ہوتی تہین۔ بجائے مسکرانے کے وہ روتی تہین باپ زندہ نہ تھا کہ وہ دلہن کو داماد کے حوالہ کرتا۔ اسلیئے اُسکی جگہ چچا گوتہا کے ڈیوک نے یہ کام کیا۔ تین دن کے بعد دولہا دُلہن دونون ہسی ڈرام سٹاٹ کو روانہ ہوئے۔ ملکہ معظمہ نے داماد کو روئل ہائی نس کا خطاب دیا۔ سارا ملک شہزادی ایلائیس سے محبت رکہتا تھا۔ اُنکی رخصت کیوقت سب نے انکو دعائین دین ملکہ معظمہ کو اس بیٹی کے ساتھ خط و کتابت رکھنے کا شغل ایسا ہاتھ لگ گیا کہ اسمین اُنکی طبیعت بہلنے لگی۔ اور خاوند کے غم سے کچھ فرصت ملی ان مان بیٹی کی خط و کتابت پڑھنے سے تعجب ہوتا ہے کہ بیٹی نے مان کے غم کو مٹایا۔ جب ملکہ معظمہ اپنی شکستہ دلی خستہ حالی کا خط شہزادی کو لکھتین تو اُسکو پڑھکر شہزادی کا دل دھڑکنے لگتا۔ اگست مین ملکہ معظمہ کے خط کے جواب مین شہزادی نے یہ خط لکھا۔ جو روشن چیزین آپکے پاس باقی رہ گئی ہین گو وہ خفیف ضعیف ہین مگر وہ آیندہ بے انتہا خوشی پیدا کرنے والی ہین۔ آپ اُنکے جمع کرنے اور تقویت دینے مین اہتمام فرمایئے۔ اے میری عزیز امان جان مین یقین کرتی ہون

شہزادی ایلائیس کی شادی

که خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ محبت کرنے کا جسقدر زیادہ قصد کرسکین اسیقدر آپ خزانہ الٰہی سے
زیادہ ہر روز آپ مستفید ہونگین۔ آپ کی دنیا کی خوشی ہمیشہ کے لیئے آپکے پاس سے جدا ہوگئی ہے
مگر اسکی ہر شعاع نے آپکو جواب نہین دیا۔ ایک شعاع یہی باقی ہی کہ میرے والد کے نزدیک آپکے
منصب اعلیٰ اور جاہ والا مین بڑی گران بہا چیز یہ تھی کہ آپ اورون کے ساتھ بھلائی کرین
اور غیرون کے واسطے اپنی زندگی وقف کرین۔ پس اسکے موافق آپ اپنے فرائض کو ادا کرین
تو مجھے یقین ہے کہ آپ کو راحت و عافیت و تسکین حاصل ہوگی +

یہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ جب شہزادہ ویلز نے جرمنی مین سفر کیا تھا۔ تو سیس ڈرگ
ہول سٹین کلکس برگ کی شہزادی الیکسنڈرا سے ملاقات کی تھی۔ اول ہی ملاقات مین دونون
کے دل ایسے مل گئے کہ ان مین عشق پیدا ہوگیا۔ موسم خزان مین یہ فیصلہ ہوا کہ ملکہ معظمہ جرمنی مین
تشریف لے جائین اور شہزادی کے والدین سے ملاقات کر کے قرابت نسبت ٹھیرالین سفر اسپر
موقوف تھا کہ ملکہ معظمہ کے جسم مین ایسی توانائی آجائے کہ وہ سفر کرسکین۔ ملکہ معظمہ نے بالمورل
مین موسم خزان تنہا نشینی مین گزارا +

ملکہ معظمہ ۳۰ اگست کو ونڈسر مین تشریف لائین اور اپنی پرائیوی کونسل کو جمع کیا اور
غیر حاضری کے زمانہ مین جو یہان کے ضروری کام تھے اُن کا انتظام کیا۔ یکم ستمبر کو وولچ مین
تشریف لے گئین اور جہاز پر سوار ہوئین۔ اول وہ برسل مین آئین اور یہان اُنھون نے شہزادی
الیکسنڈرا کے والدین سے پہلی مرتبہ ملاقات کی۔ چند روز بعد یہان شہزادہ ویلز آنے والے
تھے جسکے بعد قرابت نسبت کا اعلان شاہانہ ہونے والا تھا۔ مگر ہنوز یہ نسبت اس طرح نہوئی تھی
کہ اخبار والون نے بے پر کی خبر اڑادی کہ یہ نسبت ہوگئی جس کے سبب سے ونڈسر کیسل مین بڑی
دقت پیش آئی ملکہ معظمہ کو شہزادی کی نوجوانی اور خوبصورتی بہت پسند آئی اور اُنھون نے شادی
کی ابتدائی تیاریان بھی شروع کین پھر وہ جرمنی تشریف لے گئین اور وہان جا کر ایسے تنگ مکان
مین تنہا نشین ہوئین کہ اُنکے ساتھ جو لارڈ رسل گئے تھے اُنکے اُترنے کی گنجایش اُس مکان مین نہ
تھی وہ علیحدہ گوتھا مین جا کر مقیم ہوئے۔ ۱۷ ستمبر کو لارڈ رسل نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ
سیکسنی کا شہزادہ جارج آپ سے ملنے آیا ہے تو ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ مین شہزادہ سیکسنی کی عنایت کی

قدرشناس ہون مگر میرے پاس کوئی کمرہ اُسکے ٹھیرانے کیواسطے نہین ہے۔ اگر شہزادہ جارج پرسون جمعہ کو تین بجے آئیگا تو مین اُس سے بڑی خوشی سے ملونگی ✦

پرنس ویلز اپنی شادی ہونے کی خبرین اور اُسکی مبارکبادیان سن سنکر شاد شاد ہوتا تھا جرمنی مین تشریف لیجانیسے پہلے پیر بزرگ سٹوک میرسے کوبرگ مین ملکہ معظمہ کی ملاقات ہوئی۔ اُنکی زبانی بہت سی باتین اپنے شوہر کی قابل یادرکہنے کے ملکہ معظمہ نے سُنین جب وہ انگلستان مین واپس آئین تو اُنسے ۱۰ اکتوبر کو شہزادی ایلائس اور شہزادہ لوئیس ملنے آئے ملکہ معظمہ نے شہزادہ ویلز کی شادی کا اعلان کیا کہ وہ ۲۴ نومبر کو ہوگی۔ اوسبورن مین شہزادی الکسنڈرا ڈنمارک سے تھوڑے دنون کے لیئے ملکہ معظمہ سے ملنے آئین۔ اُسوقت پرنسس ایلائس کا آنا بہت غنیمت ہوا۔ اِس لیئے کہ پرنس کونسورٹ کی برسی ہونے کو تھی جس مین احتمال تھا کہ ملکہ معظمہ کی حالت رنج وغم کے مارے بگڑتی تو یہ اطمینان تھا کہ شہزادی اُنکے تسکین دینے والی موجود تھین ✦

پرنس البرٹ کا فروگ مور مین دفن ہونا

۱۸ دسمبر کو ملکہ معظمہ اپنے گوشۂ تنہائی سے باہر آئین کہ اپنے شوہر کے تابوت کو فروگ مور مین دفن کرین یہان اُنکے حکم سے مقبرہ کی عمارت نہایت نفیس و عالیشان رفیع المکان بنی تہی اِسمین گلکاری و زرنگاری کی گئی تہی ✦

۱۸ دسمبر کو صبح کے وقت سینٹ جارج چیپل سے پرنس کونسورٹ کا تابوت جو امانت رکھا گیا تہا نکالا گیا اور پرائیویٹ طور پر فروگ مور مین لایا گیا اور قبر مین اُتارا گیا۔ شہزادہ ویلز نے اُسپر پہولون کے ہار چڑہائے جو شہزادیون نے اپنے ہاتھ سے باپ کی قبر پر چڑہانے کے لیئے گوندہے تھے ✦

ملکہ معظمہ کے حضور مین بیواون کی طرف سے بائیبل پیش ہونا

اِس سال کے آخر دنون مین ڈچس سدرلینڈ کے خیرخواہ بیواون کی طرف سے بائبل پیش کی جسکی زرق برق کی بنی ہوئی تہی۔ ملکہ معظمہ نے اُسکے شکریہ مین یہ خط فرحت نمط لکہا ✦

ونڈسر کیسل ۱۹ دسمبر ۱۸۶۲ء

میری نہایت عزیز ڈچس

بہت سی بیواون نے جو بائبل کا عطیہ مجہے عطا کیا ہے اور اُسکے ساتھ نہایت محبت آمیز ایڈریس پیش کیا ہے اور اسکو آپنے میرے سامنے پڑہا ہے اُسنے میرے دل پر بڑا اثر کیا ہے

مین آپسے التماس کرتی ہون کہ آپ اُن سب میری مہربان بیوہ بہنون سے میری طرف سے کہدیجئے
کہ اُن کی بیوہ ملکہ کی جو خیرخواہ وفادار فرمانبردار جان نثار رعایا نے ہمدردی کی ہی اور آئندہ
کرے گی۔ مین اسکی کبھی ایسی ممنون نہین ہوئی جیسی کہ اُنکی اس عنایت کی کہ اُنھون نے میرے
صاحب کمال قابل شوہر کی جو میرے لیئے اور میرے ملک کے لیئے ہمہ چیز تہا۔ کمال قدرشناسی
کا اظہار کیا۔ مین اپنے شوہر کو بڑا گرامی قدر جانتی ہون۔ اور میری تسکین خاطر صرف یہی ہے
کہ وہ جو مجکو ظاہر دکہائی نہین دیتے۔ اُنکی غیبت مین اپنے ذہن مین اُنکو حاضر رکھون اور یہ خیال
میمنت مآل رکھون کہ اسکے بعد میرا اور اُنکا ابدی وصال ہوگا۔ یہی خیال میری جان کے تلخ
رنج کو شیرین کرتاہے۔ بڑے شوق سے مین دعا کرتی ہون کہ ہمارا آسمانی باپ بہت سی شکستہ
دل بیواؤن کی اسیطرح تسکین خاطر کرے۔

بائیبل بڑی خوبصورت ہی او اُسکے پڑہنے کے لیئے ڈسک بھی ایسا ہی ہے اسکو
مع ایڈریس اور دستخط نامون کے مین اور میری اولاد ہمیشہ امانت رکھین گے۔ وہ رعایا کی محبت دلی
اور ہمدردی کی یادگار ہی۔ فقط   عزیز ڈچس تم مجھے اپنا پیارا دوست یقین کرو۔ وکٹوریا

سنہ ۱۸۶۳ء

۸۔ فروری کو کمیشن نے پارلیمنٹ کو کہولا۔ ملکہ معظمہ کے سپیچ کا اول فقرہ یہ تھا کہ شہزادہ ویلز
کی شادی شہزادی الیگسنڈرا سے عنقریب ہونیوالی ہے۔ شہزادہ الفرڈ کے لیئے گریس
کے بادشاہ بنانے کی تجویز پیش ہی۔ امریکہ مین سول وار (باہم جنگ) جاری ہی جس سے
لین کیسٹر مین روئی کا قحط پڑرہا ہے۔ قوانین کے باب مین کوئی خاص بیان نہ تھا۔ ۱۱ فروری
سنہ ۱۸۶۳ء کو شہزادہ ویلز نے حلف اٹھایا اور پارلیمنٹ کے اول ہی اجلاس مین ہوس آف
لارڈس مین اُنکے کرسی نشین ہونے کی رسم ادا ہوئی جس مین امیرون اور امیرزادیون
کا بڑا ہجوم ہوا۔

ایسٹر سے پہلے شادی کا ہونا قرار پایا تھا۔ پارلیمنٹ مین پہلے یہ بات پیش ہوئی
کہ وارث تخت وتاج کے خرچ وغیرہ کے لیئے کیا وظیفہ مقرر کیا جائے۔ لارڈ پامرسٹون نے

کہا کہ گورنمنٹ کے نزدیک وارث سلطنت کی آمدنی ایک لاکھ پونڈ سالانہ کی ہونی چاہیئے جس مین سے ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی اسکی کورنوال کی جائداد سے ہے۔ باقی چالیس ہزار پونڈ سالانہ خزانہ عامرہ شاہی سے ملنا چاہیئے اور شہزادی ویلز کیلئے ایک جدا وظیفہ دس ہزار پونڈ سالانہ کا مقرر ہونا چاہیئے اور اگر وہ شوہر کے مرنیکے بعد زندہ رہین تو تیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ انکو ملا کرے۔ یہ وظائف ایسے معتدل تھے کہ ان مین قیل و قال کی گنجایش نہ تھی وہ بے تکلف منظور ہوگئے ۔

اس شہزادی کا پورا نام اصطباغ کے دن الیگزینڈرا کیرولائن میری شارلٹ لوئیسا جیولیا رکھا گیا تھا۔ اسکی شادی البرٹ اڈورڈ پرنس ویلز سے قرار پائی تھی۔ اس شادی کا ابتدائی انتظام ملکہ معظمہ نے خود ۱۸۶۲ع کے موسم خزان مین کیا تھا۔ جب اس قرابت نسبت کا اعلان ہوا تو برطانیہ اعظم کے لوگون کو یہ نسبت بہت پسند آئی۔ ۲۰۔ فروری کو یہ شہزادی کوپن ہیگن سے روانہ ہوئی اور ۷۔ تاریخ کو یہ بحری بادشاہ کی دختر بحری سفر کرکے گریوسنڈ مین لنڈن مین اتری۔ ان کے حسن خداداد کی سحر پردازی نے اور وضع و انداز کی فسونکاری نے خلقت کے دلون کو اپنا بنالیا لنڈن نے اپنے جاڑے کے میلے کپڑے اتار کر نفیس باریک کپڑے پہنے۔ اور دوکانون نے ڈنمارک کے شوخ و سفید و سرخ رنگ برنگ کے کپڑون مین اپنی نیرنگی دکھائی۔ مارچ کی دہوپ مین ڈنمارک قومی علمون کے ساتھ انگریزی پھریرے پھرانے لگے شہزادی کے ساتھ انکے ماں باپ بہن بھائی آئے تھے۔ شہزادہ ویلز انسے ملنے گریوسنڈ مین گیا اور انکو سوار کرکے لنڈن کے بازارون مین لایا۔ جہان ایک ازدحام کثیر تھا۔ اور چیرز کا ایک غل شور مچ رہا تھا۔ پھر یہ گروہ شاہی ٹرین مین سلو گیا۔ یہان شہزادیان پروشا اور ہسی سے اور شہزادہ ون لیوپولڈ اور آرتھر سے انکی ملاقات ہوئی چھ بجے کے تھوڑی دیر بعد ایٹن مین سواری آئی۔ اسوقت مینہ بڑی شدت سے برس رہا تھا۔ مگر ایٹن کے مدرسہ کے لڑکون کی گرمجوشی کو مینہ کا پانی ٹھنڈا نہ کرسکا۔ انہون نے اس شہزادی کو بڑے زور شور سے چیرز دیئے پھر گروہ شاہی گاڑیون مین ونڈسر پہنچا۔ کیسل کے ایک کمرے مین ملکہ معظمہ اور شہزادیان لوئیس اور بیاٹرایس شوق سے بہن کا انتظار کررہی تھین۔ حضرت علیا نے اس نئی بیٹی سے مبارک سلامت

کی جیسی کہ اِس شہزادی کے استقبال کے لیئے شہر کی آئین بندی اور آرایش شان و شکوہ سے ہوئی ایسی پہلی کبھی نہین ہوئی۔ انکی سواری باتزک و احتشام جاتی تھی اور باوقار رعایا انکی دونون طرف چیرز کا غل شور مچاتی تھی ؎

۱۰ مارچ کو ونڈسر کے سینٹ جارج چیپل مین نکاح پڑھایا گیا۔ ملکہ معظمہ شاہی کمرہ مین بیوگی کا لباس پہنے ہوئے بیٹھی تہین بس پروس انکی خدمت مین حاضر تہین۔ ملکہ معظمہ نکاح کی رسم مین شریک نہین ہوئین اوپر سے بیٹھی ہوئی دیکھا کین۔ اور سب امرا، عالی مقام اور عہدہ داران عظام شادی مین شریک تھے۔ پرنس ویلز جرنیل کی پوری وردی پہنے ہوئے تھے گارٹر اور انڈین اور ڈر کے ستارے لگائے ہوئے تھے۔ نوزدہ سالہ عروس اپنے جوبن سے جادو کا اثر دلون پر کر رہی تھی۔ سفید ریشمی لباس اور دولہا کے چڑھاوے کا زیور مالائے مروارید بالے پہنچیان الماس کی پہنے ہوئی تھی۔ لنڈن کارپوریشن نے الماس کا زرجواہر نگار زیور قیمتی دس ہزار پونڈ کا چڑھایا۔ ملکہ معظمہ نے جواہر و الماس کی پہنچیان۔ ہیڈسن کی لیڈیون نے ہیرون کی پہنچیان اور مین چیسٹر کی لیڈیون نے جواہر و الماس کی پہنچیان چڑھائین عروس نے ملکہ معظمہ کو مودبانہ تسلیم کی۔ جب نماز ختم ہوئی تو ملکہ معظمہ کے دل پر بڑا اثر ہوا جب عروس نوشہ تنہا چلے تو نوشہ کی بہنین گلدستون کو آنکھون کے سامنے رکھ کے باپ کو یاد کرکے بڑی روئین۔ وائٹ روم مین نکاح رجسٹری ہوا۔ شادی کی دعوت ہوئی۔ عروس نوشہ ونڈسر سے اوسبورن مین ہنی موون بسر کرنے گئے۔ شام کو لنڈن مین اور انگلینڈ کے تمام شہرون مین روشنی ہوئی۔ روشنی کی واتماشے دیکھنے کے لیئے آدمیون کا وہ ہجوم ہوا کہ چھ آدمی پاؤن کے تلے کچلے گئے اور مر گئے۔ اس غمناک حادثہ کو پرنس ویلز نے سن کر لارڈ میئر کو ایک بڑا ماتمی خط لکھا۔ دولہا دولہن کی سکونت کے لیئے شہر کے اندر ملبل بورڈ ہوس اور شہر کے باہر سینڈرنگ ہم رہنے کے لیئے تجویز ہوئے ؎

اِس شادی پر پادریون نے یہ اعتراض کیا کہ وہ لینٹ یعنے روزون کے دنون مین ہوئی۔ بشپ ولبرفورس نے اس اعتراض کے مٹانے مین بڑا زور لگایا اور آتوار کو وعظ فرمایا کہ خوشی کرنے والون کے ساتھ خوشی کرو اور رونے والون کے ساتھ روو۔ بہت سی ضرورتین

معظمہ کا نٹلے اسپتال کا معائنہ

انہون نے ایسی بیان کین کہ ایسے ہی وقت مین نکاح ہونا چاہیئے تھا۔ اسوقت یوروپ مین ایسے واقعات پیش آرہے تھے۔ کہ اس شادی کی صورت ایک پولٹیکل پیرایہ مین معلوم ہونے لگے۔ مگر اسکی کچھ اصل نہ تھی۔ پُرانے زمانہ مین وارث تاج انگلینڈ اور شہزادی ڈنمارک کی یہ مصاہرت ایک پولٹیکل اور ملٹری مصالحت ہوتی کہ دونون بادشاہ ایک دوسرے کے محافظ ہون۔ مگر انیسوین صدی مین یوروپ مین جنگ وصلح کا ادنےٰ احکام کا اختیار قومون کے ہاتھ مین ہی نہ شہزادون و بادشاہون کے اختیار مین ٭

لوگون نے اس اسپتال کے معائنہ کی درخواست ملکہ معظمہ سے کی تو انہون نے منظور فرمایا۔ جسکے سبب سے اُنکی بیٹیان بڑی خوش ہوئین۔ آئندہ موسم بہار مین ۹ مئی کو ملکہ معظمہ اور شہزادی ایلائیس نے اس اسپتال کا معائنہ فرمایا۔ جسکی بنیاد کا پتھر انہون نے اپنے شوہر کے ساتھ رکھا تھا۔ جسپر سات برس گزر چکے تھے۔ اسپتال دیکھنے سے پہلے وہ اس پتھر کو دیکھنے گئین تو خاوند یاد آیا۔ مگر اسوقت اُنہون نے اپنے تئین خوب ضبط کیا۔ اس اسپتال کی گیلریان ایک ایک چوتھائی میل طویل تہین۔ جب اُن مین سے ایک کا معائنہ حضرت علیا فرما چکین تو افسران اسپتال نے یہ سمجھ کر کہ انکو اور گیلریان دیکھنے کی تکلیف نہ دی جائے۔ عرض کیا کہ آپ اور زیادہ معائنہ فرمانے سے اپنے تئین تھکائین نہین تو انہون نے فرمایا کہ اگر مین سب بیمارون کو نہ دیکھونگی تو وہ مایوس ہونگے۔ اُنہون نے بہت اردو کا ملاحظہ فرمایا۔ کئی میل انکو پھرنا پڑا۔ ایک سپاہی جسنے ہندوستان مین خدمات بزرگ کین تہین قریب المرگ تہا۔ جب ملکہ معظمہ اسکی طرف مخاطب ہوئین تو اُس نے کہا کہ مین خدا کا شکر ادا کرتا ہون کہ اُسنے مجھے اتنے دنون تک زندہ رکھا کہ مین نے اپنی آنکھون سے حضور کی زیارت کی اسنے یہ بات اپنے دل ہی اسطرح نکالی کہ ملکہ معظمہ اور شہزادی دونون بڑی متاثر ہوئین پھر اُن سپاہیون کو دیکھا جو ہندوستان سے ناکارہ اور ضعیف ہوکر آئے تھے وہ بہت بوڑھے تھے۔ اُنکی ڈاڑھیان بڑی لمبی لمبی تہین۔ اُن کا رنگ کاسنی کا تہا۔ ان مین سے بعض ملکہ معظمہ کو دیکھکر خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔ ملکہ معظمہ نے بیاہے ہوئے سپاہیون سے پوچھا کہ انکی بیویون کے لیئے آسایش و راحت کا سامان کیا کیا گیا ہے ؟ پہر وہ

عورتون کے وارڈ مین گئین۔ غرض اسطرح انکو کئی میل پیدل چلنا پڑا۔ انھون نے سب جگہ بیمارون سے ایسی شیرین کلامی سے باتین کین کہ بیمارون کے دکھ درد کی تلخی خوشی کے سبب سے کم ہوگئی اور ملکہ کی ذات مبارک کے ساتھ محبت پیدا ہوگئی۔

جرمنی اور بالمورل مین ملکہ معظمہ کا سفر۔

۹ جون کو ملکہ معظمہ اپنے نوعمر بچون سمیت نمایش اعظم مین گئین جو انکے شوہر بزرگ کی یادگار ہوگیا تھا۔ دوسرے روز یہان شہزادہ ویلز اور انکی بی بی کے آنے سے بڑی رونق ہوگئی تھی۔

برمنگھم مین ایک عورت کے مرنے پر ملکہ معظمہ کی ہمدردی کا اظہار

جولائی مین برمنگھم مین اسٹن پارک مین نمایش کے دن تماشے مین ایک بدنصیب عورت جنی نیو کو اُسکے خاوند نے مجبور کیا کہ وہ ایک رسے پر جو تیس گز زمین سے اونچا تنا ہوا تھا پاؤن پاؤن چلے۔ جب وہ چلی تو رسا ٹوٹا۔ وہ بیچاری حاملہ قریب الوضع زمین پر گری اور پاش پاش ہوگئی۔ مگر تماشا بدستور جاری رہا۔ کمیٹی نے سنگدلی سے اپنی نمایش کے پروگرام کے موافق کام کیئے اور اسمین سے ان خوفناک حصون کو نکال ڈالا۔ ۲۵ جولائی کو برمنگھم کے میر کے پاس سرجیس کی یہ چٹھی آئی تو لوگون کے کان کھڑے ہوئے۔ ملکہ معظمہ حکم دیتی ہین کہ مین آپسے یہ بیان کرون کہ برمنگھم کے اسٹن پارک مین نمایش کے دن جو ایک عورت مری اس سے ملکہ معظمہ کو بڑا رنج ہے۔ ملکہ معظمہ اپنے تئین باز نہین رکھ سکتین کہ تمہارے ذریعہ سے اپنے اس رنج کا اظہار کرین جو انکو اپنی غریب رعایا مین سے ایک عورت کے مرنے سے ہوا جسکی جان اُس تماشے مین گئی جو لوگون مین بداخلاق بنانے کا مذاق پیدا کرتا ہے۔ آپ اور آپکے ساتھ برمنگھم کے اہل شہر متفق ہوکر اس طرح اپنے رعب داب کو کام مین لائین کہ پارک کی نمایش کی قدر لوگون کے دلون مین نہ گھٹ جائے۔ ہم نے اسکو اپنے شوہر عزیز کے ساتھ کھولا تھا کہ وہ تفریح طبع و توانائی جسم کے لیئے مفید ہو۔ لارڈ میر نے اسکے جواب مین عرض کیا کہ گو اسٹن پارک میرے علاقہ سے باہر ہے مگر مین اسکی خبر رکھون گا۔ مین نے جب اس نمایش کا سرپرست ہونا قبول کیا تھا تو مجھے معلوم نہ تھا کہ اسمین ایسے خوفناک تماشے بھی ہوتے ہین۔

ملکہ معظمہ نے اپنی بڑی بیٹی کی شادی کے چند مہینون کے بعد اپنے شوہر کے جنم بھوم روز ناؤ کے دیکھنے سے دل بہلانا چاہا۔ وہ کچھ دنون کوبرگ مین رہین پہلے سال جب وہ یہان تشریف لائی تھین تو پیر بزرگ سال بیرن سٹوک میر سے ملاقات ہوئی تھی جنھون نے

اپنے عزیز شریف شاگرد کے ذکر سے اُنکے دل سوزناک کو ٹھنڈا کیا تھا کہ پرنس کا سلسلہ عمر
اس حالت مین منقطع ہو گیا کہ وہ خلائق کی آسودگی کے لیئے مفید کام کر رہا تھا لیکن اب
پیرن زندہ نہ رہے تھے تو وہ انکی بی بی کے پاس تعزیت کو گیئن۔ روزنامہ مین ملکہ معظمہ قیم
تھین کہ انسے ملنے کے لیئے بادشاہ پروشا و شہنشاہ آسٹریا و وکٹوریا و ایلائس شہزادیان
مع اپنے شوہرون کے یہان آئین ❊

ونڈسر مین شہزادی ایلائیس کے لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ بیٹی کے زچہ پنے مین ملکہ معظمہ
نے بیٹی کی بڑی خبرگیری کی تھی۔ اور اُسکا نام البرٹا وکٹوریا رکھا تھا ❊

اس سال مین بالمورل مین ملکہ معظمہ دو دفعہ آئین ایک دفعہ مئی مین دوسری دفعہ ستمبر مین
مئی کے مہینے مین وہ ٹریک موری گیئن سے سوار ہو کر کارن دیکھنے گئی تھین جو پرنس کونسورٹ
کی یادگار بنایا گیا تھا ❊

ملکہ معظمہ بیان کرتی ہین کہ یہ کارن نوکدار مینار خوشنما ہے وہ بالکل بھر بھرے
پتھرون کا بغیر چونے کے بنایا گیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اس مینار کا قاعدہ چالیس
مربع فٹ ہے اور ۳۵ فٹ اونچائی دور دور سے دکھائی دیتا ہے۔ اسکے پتھرون کو مین نے
اور میرے چھ بچون نے رکھا ہے اور میرے سب بچون کے نامونکے اول حروف اُسکے
ایک رخ مین کندہ ہین اور دوسرا رخ جو وادی کوہ کی طرف ہے اُسپر یہ کتابہ لکھا گیا ہے جسکا
ترجمہ یہ ہے ❊

> البرٹ اعظم نیک
> پرنس کونسورٹ
> خستہ دل بیوہ کی بنائی ہوئے
> وکٹوریا آر
> ۲۱۔ اگست سنہ ۱۸۶۲ع

وہ پرنس کامل بنایا گیا تھا اُسنے کم وقت مین زیادہ وقعت کے کام کیئے اُسکی روح نے خدا کو
خوش کیا اسلیئے خدا نے اسکو جلد اپنے پاس بلا لیا اور شریرون سے دور کر دیا۔ حکمت سلیمان باب ۴ آیت ۱۳

ملکہ معظمہ کی ملاقات ڈیوک سے

۱۵ ستمبر کو ملکہ معظمہ اتھول کے ڈیوک سے ملاقات کرنے گئین - اسوقت ڈیوک کے گلے مین سرطان نکل رہا تھا مگر اسمین اتنی توانائی تھی کہ اُسنے ملکہ معظمہ کا استقبال کیا اور اُنکے ہاتھون کا بوسہ لیا اور گلاب کا سفید پھول نذر کیا - یہ اس خاندان کی قدیم رسم چلی آتی تھی کہ جب بادشاہ اُنکے گھر آتا ہی تو وہ گلاب کا سفید پھول اُسکی نذر مین دیتے - ڈیوک کے ایک چھوٹے کمرے مین ملکہ معظمہ تشریف لے گئین جو رفلون اور شکاری اسلحہ سے بھرا ہوا تھا - تھوڑی دیر وہان ٹھیرین وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ جب میرے رخصت ہونے کا وقت آیا تو بیچارے ڈیوک نے سٹیشن تک ساتھ جانے پر اصرار کیا - وہ اور مین اور ڈچس ایک گاڑی مین سوار ہوکر سٹیشن پر گئے - ڈیوک سٹیشن پر اترا اور ادہر اُدہر پھر کر لوگون کو ہدایتین کرتا رہا مین نے ڈچس کو گلے لگایا - اور ڈیوک کو اپنا ہاتھ دیکر کہا کہ پیارے ڈیوک خدا تم کو برکت دے - اُس نے مجھسے اجازت مانگی کہ میرے وہ آدمی جو دو برس ہوئے کہ آپکی خوشی کے دنون مین دریا کے وہ مین ہمراہ گئے تھے چیز دین مین نے اجازت دی کہ وہ اُن آدمیون کو خود لایا اور چیز دلائے - سال آیندہ مین ڈیوک کا سرطان کے مرض سے مرنا ایک غمناک امر تھا ٭

ملکہ معظمہ کی گاڑی کا اُلٹنا اور اُس سے بچنا

سنہ ۱۸۶۳ء مین ملکہ معظمہ مع اپنے بچون کے بالمورل مین تشریف فرما ہوئین - بڑی صاحبزادی مع شوہر اور بچون کے ایبرگیلڈی مین رونق افروز تھین اور شہزادیان لوئیس اور ایلائیس ملکہ معظمہ کے ساتھ مقیم تھین - شہزادی ایلائیس نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ کلوڈا کی سیر فرمایئے ملکہ معظمہ فرماتی ہین کہ باوجود دل کے غمناک ہونے کے مین نے اِس سفر کو اختیار کیا میرے ساتھ شہزادیان ایلائیس اور لیسا تھین - کوچبان سمتھ تھا اور میرا ملازم جان برون اور شہزادی ایلائیس کا ایک ملازم لڑکا سیاہ رنگ ہمراہ تھے - جب ہم سیر کرکے گھر کو پھرے تو بالکل اندھیرا تھا گاڑی نے سڑک چھوڑی کوچبان کے اوسان خطا ہوئے - جان برون لالٹین ہاتھ مین لئے کوچ بکس بیٹھا تھا اور گاڑی کے لیمپ روشن تھے - ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ ہمکو بیس منٹ چلے ہوئے تھے اور منزل سے دو میل پر تھے کہ گاڑی ٹیڑھی ہوئی - ہمنے پکار کر کہا کیا ہوا - کچھ خوفناک وقفہ کے بعد شہزادی ایلائیس بولی کہ گاڑی الٹنے کو ہے - ایک اور لمحہ گزرا جس مین مجھے اِس سوچنے کی فرصت ملی کہ کیا ہم سب مرینگے یا نہین اور میرے خیال مین آیا کہ مین نے اب تک

کن کن باتون کا فیصلہ نہین کیا اور کیا کیا مجھے کرنا باقی ہے۔ مین اس سوچ بچار مین تھی کہ
گاڑی ایک کروٹ سے گرکر اُلٹی ہوگئی۔ اور ہم سب سر کے بل گرے۔ مین زیادہ زور سے اوندھے
مُنہ زمین پر گاڑی کے پاس گری۔ دونون گھوڑے زمین پر گرے پڑے تھے۔ بروِن پکار رہا تھا کہ اے
خدا قادر مطلق ہم پر رحم کر۔ کسی نے پہلے یہ حال نہین دیکھا تھا۔ مین نے یہ خیال کیا کہ ہم سب مر گئے
ایلائیس کے سارے کپڑے اُلجھ رہے تھے ان سب کو پھاڑ پھوڑ کر وہ باہر نکل کر دی۔ شہزادی لیچن
(ہلینا) کے بھی کپڑے الجھ رہے تھے اسلئے بروِن کو ایسی بھیانک آواز سے پکارا کہ مین ڈر گئی۔
بروِن نے اُسکو نکالا۔ اِن دونون شہزادیون کو ذراسی بھی چوٹ نہین لگی۔ مین نے سوچا کہ اِس
لاعلاج بلا سے بچنے کے لیئے کوئی بہتر تدبیر کرنی چاہیئے۔ سمتھ کے اوسان تو بالکل جاتے رہے
تھے وہ مجھسے پوچھنے آیا کہ آپکے چوٹ تو نہین لگی۔ زمین پر گھوڑے پڑے ہوئے ایسے معلوم
ہوتے تھے کہ اِن مین جان ہی باقی نہین رہی۔ اُنکو کھڑا کرنا ضرور تھا۔ ایلائیس کے سارے اوسان باقی
تھے اسکا صبر و استقلال قابل تعریف تھا۔ اُسنے ایک لیمپ اٹھایا اُسکی روشنی مین بروِن سے
گھوڑون کی جوتین کاٹین جس سے سمتھ ڈر گیا۔ گھوڑے فوراً کھڑے ہوگئے۔ اب گھر جانے کی
کوئی تدبیر سوائے اسکے نہ تھی کہ سمتھ گھوڑون کو لیجاکر دوسری گاڑی جوت لائے۔ گرنے کے
بعد آدھ گھنٹہ ایسی باتون مین صرف ہوا اسکے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرا چہرہ بہت چھل گیا ہے
اور سوج گیا ہے اور اِسکے سوائے میرے دائین انگوٹھے پر بہت ورم ہے اور اسمین بہت درد
اٹھتا ہے۔ مین نے یہ خیال کر کے کہ وہ ٹوٹ گیا ہے ہلایا نہین۔ ایلائیس نے کہا کہ ہمکو گاڑی
کے اوپر بیٹھ جانا چاہیئے۔ وہ ایسی پڑی ہوئی تھی اسکی تہ بیٹھ بن رہی تھی۔ اُسکے اوپر ہم بیٹھے
اور اپنے اوپر کمبلون کو تانا۔ سیاہ رنگ لڑکے نے جو ساتھ تھا ہاتھ مین لالٹین کو لیا۔ بروِن دوسری
لالٹین لیے ہوئے بڑی خبرداری اور نگہبانی کر رہا تھا۔ گاڑی سے کودتے مین اُسکے گھٹنے مین چوٹ
آئی تھی۔ ہمارے پاس تھوڑی سی کلیرٹ (شراب) تھی۔ یہ تامل تھا کہ اسکو ہم پئین یا مین اُس سے
اپنے ہاتھ اور چہرے کو دھوؤن جب یہ حادثہ واقع ہوا تو مین نے ایلائیس سے کہا کہ یہ کیسا
غضب ہے کہ مین اپنا یہ حال اپنے عزیز از جان البرٹ سے نہین عرض کر سکتی تو اسکا جواب ایلائیس
نے دیا کہ وہ یہ سارا حال آپکا جانتے ہین۔ مین شکر کرتی ہون کہ مین نے کبھی یہ نادانی نہین

کی کہ ان کاموں سے ذرا سا بھی انحراف کیا جو میرا پیا اور مین دونون ملکر کیا کرتے تھے میری
عادت مین یہ بات داخل تھی کہ مین وہی کام کرتی جسکا وہ حکم دیتے یا وہ اسکو پسند کرتے۔

یہ بڑی خوش نصیبی تھی کہ جن پہاڑی ٹٹوون پر ہم سوار ہوکر پہاڑ پر چڑھے تھے اُن کو
سائیس لیکر روانہ ہوچکا تھا۔ جب ہماری سواری کے پہنچنے مین دیر لگی تو اُسکو تردد ہوا کہ مبادا
کوئی حادثہ رونما ہوا ہو۔ اسلیئے وہ ٹٹوون کو اُلٹا لیکر چلا آیا۔ گھر جانیکے لیئے مین اور شہزادی وہان
فوراً ٹٹوون پر سوار ہوئے۔ رستہ مین سمتھ ملا وہ دوسری گاڑی لیئے آتا تھا۔ اور اپنے ساتھ مضبوط
آدمیون کو بھی لایا تھا کہ گاڑی کو اٹھا کر سیدھا کرین اور ایک جوڑی گھوڑون کی بھی لایا تھا
کہ وہ گری ہوتی گاڑی کو گھر پہنچائے۔ ہمنے ٹٹوون پر سوار رہنا پسند کیا۔ گاڑی مین نہین بیٹھے
دس بجے ۳۰ منٹ پر کیسل مین پہنچگئے۔ دروازے پر بڑی شہزادی اور شہزادہ لوئیس انتظار مین کھڑے
تھے۔ بالمورل مین یہ حال کسیکو معلوم نہ تھا۔ مین نے خود لوگو [illegible]

چندروز کے بعد ملکہ معظمہ ایبرڈین مین گئین کہ اپ [illegible] یو کو کھولین وہ لکھتی
ہین کہ اسوقت میرا دل و دماغ دونون معطل تھے۔ ہین نہ [illegible] امتحان کی جگہ مین
جاؤن میرے ساتھ دونون داماد مع بیبیون [illegible] وہ
لیوپولڈ اور آرتھر تھے۔ دن بڑا مرطوب نم آلود [illegible]
جلوس کے ساتھ گئی کہ ایک خلقت مجتمع [illegible] اور [illegible]
ایک خاموشی کا عالم تھا۔ مین اس رسم کے ادا [illegible] کہ خاوند کے
مرنیکے بعد مین پبلک مین آئی۔ چندہ [illegible] بہی مضطرب الحال
تھی کہ اُسکا جواب خود نہ دے سکتی تھی [illegible]
دیدہ کہ جب پرنس البرٹ کی یادگار کے لیئے یہ چندے دیئے [illegible]
اپنے دلکو بغیر اسکے راضی نہین کر سکتی کہ بذات خود مین تم کو یہ یقین دلاؤن کہ تمہاری چاہت
و محبت کے معافی میرے دل مین بھرے ہوئے ہین۔ اسکے ساتھ مین پبلک مین یہ بہی مشتہر کرتی
ہون کہ میرے دلمین شوہر کی محبت اور اسکا ادب بھرا ہوا ہے جس کی موت نے میری آیندہ
زندگی پر مستقل تاریکی کو چھا دیا ہے۔ شہر کے میئر لارڈ پروسٹ کو نایٹ کا خطاب دیا اور

بالمورل میں آن کر بذریعہ تحریر اُس یادگار بنانے کی قدرشناسی کا اظہار کیا ۔

پرنس کونسورٹ کی برسی

۱۴ - دسمبر کو پرنس کونسورٹ کی برسی تھی ملکہ معظمہ اپنے سارے کنبے اور اراکین شاہی کو ساتھ لیکر صبح کو ونڈسر کیسل سے فروگ مور میں اپنے شوہر کے مقبرہ میں آئیں۔ نماز بڑی خضوع و خشوع کے ساتھ پڑھی گئی۔ پھر یہ ایک دستور رسم کے طور پر ہو گیا کہ جب پرنس کونسورٹ کی برسی ہو تو ملکہ معظمہ اور انکا سارا کنبہ اور اُنکے ملازمین مقبرے میں آیا کریں اور محبت و ادب کے ساتھ پرنس کی یاد کیا کریں۔ شہزادی ایلائیس بیان کرتی ہیں کہ اس مقبرے کی عمارات و آرایش میں ملکہ معظمہ نے اپنی گرہ سے دو لاکھ پونڈ خرچ کئے ۔

پرنس کی وفات اور ملکہ معظمہ کا ...

جاڑے کے موسم میں اتوار کے دن پرنس کا انتقال کرنا ہمیشہ زندوں کو رنج و ماتم کرنے کے لیئے یاد رہے گا۔ پہلے سے لوگوں کو پرنس کی علالت کا حال ایسا نہ معلوم تھا کہ ایسا جلد پیغام اجل اُنکے پاس آجائے گا۔ جب اُنہوں نے اتوار کی نماز میں یکایک سُنا کہ اُسکا نام نماز میں نہیں پڑھا گیا تو اُنہوں نے جانا کہ پرنس دنیا سے سدھارا۔ پھر تو سب کا حال غم کے مارے ایسا ہوا جیسا کہ اُنکے گھر میں کسی عزیز کے مرنے سے ہوتا ہے۔ جب گرجا سے اس غم کے مارے چہرہ زرد کئے آدمی باہر آتے اور لوگوں کو یہ خبر سنائی تو سننے والوں کے چہرے فق ہو گئے پرنس کے مرنیکا یقین نہیں مگر بڑے آدمیوں کے مرنے کی خبر جھوٹ نہیں ہوتی

ریمارک

ہم کچھ پرنس کی خاطر سے نہیں روتے ہیں ہم اپنی ملکہ معظمہ کے رانڈ ہونیکے سبب سے روتے ہیں یہ افسوس کی بات ہے کہ جب تک پرنس زندہ رہا ملک نے نہیں جانا کہ وہ ملکہ معظمہ کے لیئے کیا نعمت عظمیٰ ہے قدر نعمت بست بعد زوال۔ جب دو آدمیوں میں ملاقات ہوتی تو وہ اور باتیں کرنی بھول جاتے تھے۔ بے اختیار منہ سے یہی نکلتا کہ ہائے بیچاری ملکہ ہائے بیچاری ملکہ لوگوں نے ایک لمحہ میں وہ سبق سیکھ لیا جو برسوں میں نہ سیکھا تھا کہ ملکہ معظمہ کے لیئے پرنس ہمہ چیز تھا سب کو معلوم ہو گیا کہ ملکہ معظمہ نے اس صدمۂ جانکاہ کے سبب سے اپنی زندگی کے سارے عیش و آرام کو ترک کیا۔ اور اپنے چہرہ کو روشنی سے پھیر کر ڈھاک لیا۔ دیکھیئے کہ ملکہ معظمہ کس طرح اس بار غم کو اٹھائینگی ؟

۱۴ - دسمبر ۱۸۶۱ء کو پرنس نے دنیا سے رخصت فرمائی۔ اس موت کے دن سے اُنکی بے نظیر و کامل

لیاقت کی قدر شناسی ہوئی جسکے وہ مستحق پہلے سے تھے جو لوگ اُنکی زندگی مین ہم نشین تھے
وہ اُنکی قابلیتون کی قدر جانتے تھے۔ مگر عوام الناس جو اُنسے ایسے دور رہتے تھے کہ اُنکی ذات
خاص کا کوئی پرتو اُنپر نہین پڑتا تھا۔ وہ کافی طور سے نہین جانتے تھے کہ پرنس محبوب القلوب
ہے۔ سچ یہ ہے کہ پرنس کی ذات والاصفات ہمیشہ یکسان منبع شرافت و نجابت رہی اُنسے
کبھی ان خطاؤن اور عیبون کو اپنے پاس مین آنے دیا جو خوش اسلوبی سے بے ترتیب و
بے قاعدہ کامون کے کرنیسے بہ نسبت اعلیٰ درجہ کی زندگی کے کمال لیاقتون کے زیادہ تر عوام
کی ناپایدار تعریف و تحسین حاصل کر لیتے ہین۔ پرنس کے مرنیکے بعد ملکہ معظمہ نے اپنے ملک کو اپنی
فیاضی و نرم دلی و شفقت مادری سے یقین دلایا کہ انہین پرنس سے کمال عشق اور اُسپر بالکل
اعتماد تھا۔ تو پرنس کے اوصاف حمیدہ کی داد دی گئی۔ اور قومی تاریخ مین ارباب الرائے۔ پرنس
و کوئین کی باہمی محبت اور اُنکی زندگی کے توام ہونیکے نوشتے لکھنے لگے *

جب کسی شخص کا کوئی عزیز مرجاتا ہے تو اُسکے دلمین ایسے صدہا خیالات افسوسناک
اُٹھتے ہین کہ ہائے مین نے یہ کیا اور وہ نہ کیا۔ اِسکا علاج کسی طبیب حاذق کا کیون نہ کیا۔ اُسکو
وہ جسکی دوا کیون نہ پلائی۔ اِسکو پہلے سے بدپرہیزیون اور بے احتیاطیون سے کیون نہ
روکا جو مرنے کی نوبت نہ آتی۔ ایسے ہی حسرتناک خیالات ملکہ معظمہ کے دل مین بھی بہت سے
آتے تھے کہ جنکے سبب سے وہ ایک سکتے کے عالم مین ہو جاتی تھین اور ایسے ہی تصورات سے
بے حس و حرکت ہو جاتی تھین۔ اُنکو پرنس کی علالت کی حالت مین یہ دھوکا رہا کہ وہ یہ سمجھتی
تھین کہ پرنس تندرست ہو جائیگا۔ اور جب اس دھوکے مین رہنا ناممکن ہو گیا تو وہ غم کے مارے
بُت بن گئین نہ بولتین نہ چالتین نہ کسی کام مین شریک ہوتین۔ بات کا جواب بھی مشکل سے دیتین
ضروری کام کے لیئے بھی مشکل سے بیدار و ہشیار ہوتین۔ وہ اُنہین کاغذات پر دستخط فرماتین
کہ نہایت ضروری و اندیشناک ہوتے اُنکو بھی وہ زیادہ دیر تک پڑھنا پسند نہین کرتین ایک
وقت مین یہ معلوم ہونے لگا کہ وہ جو نہایت مستعد باکار بادشاہون مین تھین بالکل نکمی ہونے
کے قریب ہو گئی ہین۔ اور اُنکی فرمانروائی کا زمانہ اُنکے شوہر کی وفات کے ساتھ ختم ہو گیا مرنا
تو آسان کام ہے۔ اِسمین شہزادی ایلائس باپ کی خدمت گزاری مین ہر وقت جیسی استادہ رہتی

تهین ایسی ہی باپ کے مرنیکے بعد ماں کی غمخواری وہمدردی مین مستعد ہتی تهین مگر آخر وہ لڑکی ہی تهین۔ وہ اپنی معمولی خوش زندگانی سے شاہانہ عہدہ کے مقام عالی پر طلب کی گئی مین تو وہ کاروبار سلطنت مین سے سوائے اسکے کچھ اور نهین کرسکتی تهین کہ اپنی ماں کو ہوشیار کرکے ضروری کاغذات پر دستخط کرالین۔ جو دفتر شاہی کے عہدہ دارون مین سے پرنس کے سکرٹری نے یہ ارادہ کیا کہ سلطنت کے کامون مین ملکہ معظمہ کا معاون ہو تو مختار سلطنت نے اسکو گوارا نہ کیا کہ انکے اور ملکہ معظمہ کے درمیان خط وکتابت مین کوئی تیسرا شخص دخیل ہو (دو مین تیسرا آنکھ مین ٹھیکرا) باوجود ان سب باتون کے پبلک کو انکی گوشہ نشینی اس بات کے خیال کرنے کی اجازت نهین دیتی کہ ملکہ معظمہ اپنے شاہانہ فرائض کے ادا کرنے مین فیل (ناکام) رہین۔ ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ء کو پرنس کا انتقال ہوا۔ ۱۱ جنوری ۱۸۶۲ء کو وہ کیبنٹ کی میٹنگ مین صدر نشین تهین۔ وہ غم کے مارے بہت دنون تک بت بنی رہین تھ اپنے چہرے مبارک کو روشنی سے پھیرے رکھا۔ وہ مدبران ملکی بھی جو انکے شوہر کا ادب کم کرتے تھے انکے چہرہ کی افسردگی اور پژمردگی کو دیکھکر انکے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کرتے تھے اور عبرت پکڑتے تھے مگر ملکہ معظمہ نے اس بیوگی کی حالت مین وہی کام کیا جو اور بیوائین کیا کرتی ہین گو اسکا کرنا بہ نسبت اور بیواؤن کے انکے لیئے زیادہ مشکل تہا۔ اگر بیوہ درزن کی آنکھون مین خاوند کے مرنے کے غم سے آنسو ایسے بھرے ہون کہ سوئی اسکو نظر نہ آتی ہو مگر وہ سینے ہو بیٹھتی ہی بیوہ دھوبن کا جگر گو شوہر کے ماتم مین پر اسکر ہو مگر وہ بھٹی پر کپڑے چڑھاتی ہے پس اسیطرح سب سے زیادہ ممتاز ومعظم بیوہ ملکہ نے اپنے اندوہ والم کی حالت مین بہی اپنے کیبنٹ مین بیٹھین وہ وقت جس مین ملکہ معظمہ پر بالکل افسردگی اور مردہ دلی چھائی ہوئی تھی بہت تھوڑا سا تھا مگر شوہر کے غم والم کا کانٹا ہمیشہ سینہ خراش رہا۔ باوجود اس حال کے بھی انہون نے اپنے فرائض شاہی کے ادا کرنے مین کوتاہی نهین کی۔ اور اپنی ہمت اسمین صرف کی۔ درزن تو ایک مهینے کیواسطے سینے کے لیئے اپنی اشکناک آنکھون کے سبب سے معاف ہوسکتی ہی مگر ملکہ اتنی مدت تک کاروبار شاہی نہ کرنیکے لیئے معاف نهین ہوسکتی۔ سو ملکہ معظمہ نے فقط اپنی سلطنت ہی کے فرائض کا ادا کرنا نهین اختیار کیا بلکہ انہون نے اپنی رعیت کی غمخواری اور غمگساری

مین بھی اپنا دل لگایا پرنس نک مرنیکے چند ہفتے کے بعد ہی ہارٹ لی کا ہولناک حادثہ واقع
ہوا تھا جسکا اوپر بیان ہوا کہ اُنھون نے کسقدر مصیبت زدون کے ساتھ غمخواری اور دلسوزی
کی - ملکہ معظمہ کی ساری اپنی زندگانی مین یہی نہایت قلیل وقت ایسا پیش آیا کہ اُنکی ملک نے اُنکے
حق مین انصاف کم کیا اور اسبات کو مان لیا کہ اُنھون نے اپنے شوہر کے غم مین افراط کی اور اسکی
مدت کو اتنا بڑھایا کہ طبیعت بشری کا مقتضا اسکو جائز نہین رکھتا - یہ بات عجیب تھی مگر سچ تھی
کہ رعایا اُنکے ساتھ جیسی گرماگرمی سے ہمدردی کرتی تھی - اسمین تھوڑے دنون تک وہ کوتاہی
کرنے لگی - جب کسی کا کوئی عزیز مرتا ہو تو اُسکے دلپر صدمہ عظیم پہنچتا ہے اور اُسپر ایک سکتہ کا عالم
طاری ہوتا ہے مگر اور آدمی صاحب ماتم کے ساتھ ایک لمحہ کے لیے شریک رنج ہوکر اپنے کاروبار
وعیش و نشاط مین مصروف ہو جاتے ہین - جب مدت کے بعد لوگون کو معلوم ہوتا ہے کہ صاحب
عزا اپنی عزاداری کو چھوڑتا نہین تو وہ اُسکے ساتھ ہمدردی کرنے مین تھک جاتے ہین اور
اسپر خفا ہوتے ہین - حقیقت حال ان دو واقعیتون کو بتلاتا ہے اول اس واقعیت کو کہ ملکہ
معظمہ نے اپنے ضروری فرائض سلطنت کو ادا کیا اور اپنی دلی ہمدردی رعایا کے ساتھ دکھلائی
وہ کونسل مین صدرنشین ہوتین اور تمام پبلک معاملات کے سرانجام کرنے مین اہل کونسل کے
ساتھ شریک ہوتین دوسرے اس واقعیت کو کہ عیش دوست وطرب اندوز سوسائٹیون کی
وہ صدرنشین نہین ہوتین - بس اس سوسائٹی کے خوش وضع اور عیش طلب بانکے آدمی ملکہ
معظمہ کی صدرنشینی بغیر اپنی مجالس کو بن دولہا کی برات جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اُنھون
نے ہم کو اسطرح چھوڑ دیا کہ جیسا گڈریہ بھیڑون کو چھوڑ دے کہ وہ اپنے گدھے پن سے جہان
چاہین آوارہ گردی کرین - وہ ہمارے سرپرست ہوکر نہین بیٹھتی تھین کہ ہماری حماقتون کو
روکتین اور ہمارے اخلاق وادب کو درست فرماتین - ہماری خودداری مین ہمواری پیدا کرتین
مگر اس بات کا سمجھنا کچھ مشکل نہین کہ ایک عورت ماتم نشین ہو اور ملکہ ہو جو جلیل القدر
معاملات سلطنت مین مصروف ہو تو اسکی ذات خاص کے لیئے نامناسب و ناممکن ہے کہ وہ
کاہل وجود وعیش دوست گروہ کی خوش وضعیون اور طرح داریون و بناو سنگار و زیب
زینت کی اصلاحین کیا کرے - ہر شخص جو ذراسی سمجھ رکھتا ہے آسانی سے سمجھ سکتا ہے

کہ ملکہ معظمہ نے عیش و طرب کی باتون سے مُنہ پھیر لیا اور جان لیا کہ موسم لنڈنی کے عیش و طرب کے پہیے کی گردش ملک کے لیئے کوئی مہتم بالشان کامون کے چلانے مین کام مین نہین آتی وہ ایک خفیف حرکت ہی۔ یہ سچ ہے کہ ملکہ نے ایک دفعہ اپنے بادشاہ کے حق مین انصاف کیا مگر یہ ناانصافی ملکہ معظمہ کی خصائل کی ایک تکملہ تھی کہ انکی خلوت گزینی اور سوگ نشینی اور غم جیوگی کا دشمن انگلینڈ ہو گیا مگر اُسکے ساتھ ہی بالطبع وہ اِسپر فخر کرتا تھا کہ ملکہ کا غم سچی وفاداری کے ساتھ ہے جسکی تسکین کسی طرح ممکن نہین قوم کو اُنسے شکایت یہ تھی کہ اُنہون نے اپنے غم کی تکلیف کے مارے اپنی رعایا سے ملنا جلنا چھوڑ دیا جس سے رعایا کو بڑی خوشی ہوتی تھی اب نہ انکی سواری تجمل و شان سے نکلتی نہ اسکی دونون طرف آدمیون کے ٹھٹ کے ٹھٹ خوشی کے مارے نعرے لگاتے ہین نہ وہ قومی تفریحات کی مجالس و تماشون مین شریک ہوتی ہین۔ کہ جنکے دیکھنے سے رعایا کا دل باغ باغ ہوتا۔ ان باتون نے رعایا کی ناراضی کو نشو و ارتقا دیا تھا۔ تفریح و عیش و طرب کے جلسون کو کم کردیا تھا۔ جب سٹیٹ کے سردار (ملکہ معظمہ) نے تمام تفریح و عیش و طرب کی باتون کے لیئے اپنے دل پر قفل لگا رکھا ہو اور ملاقاتیون کے لیئے اپنا دروازہ بند کر رکھا ہو تو سٹیٹ کی کوئی نمایش بڑی نمود کی نہین ہو سکتی۔ لنڈن مین پرنس کونسورٹ کے مرنیکے بعد مئی ۱۸۶۲ء مین جو نمایش ہوئی۔ ہم نے اسکا اصل حال لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسی اسیر اداسی کی گھٹا چھائی ہوئی تھی اور غم برس رہا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ملکہ معظمہ نے جو اپنے سوگ کو بڑھایا تھا اُس سے اہل مُلک کا دل مجروح ہو رہا تھا۔ مگر اب اِس سوگ کی مدت ختم ہونے کو تھی۔ پرنس ویلز کی شادی کا زمانہ عنقریب آگیا تھا۔

بار بار یہ کہا گیا ہے کہ ملکہ معظمہ کو یہ عزت جاوید حاصل ہوئی ہو کہ اُنہون نے اپنی اِس خلوت نشینی کی مدت دراز مین بھی پبلک کامون مین اپنی پوری توجہ کی۔ کے بی نٹ کا ایک وزیر کہتا ہے کہ ملکہ معظمہ کبھی ہمکو انتظار مین نہین بٹھایا۔ وہ چند ہفتے تک نہایت خستہ حال و شکستہ بال رہین۔ پھر وہ اپنے شاہی کاروبار مین محنت پر دستور سابق کرنے لگین۔ تمام مراسلات کا مطالعہ فرماتین۔ سٹیٹ کے تمام کاغذات اول سے آخر تک پڑھتین

جس کے سبب سے انکے قواء عقلیہ پر زیادہ زور پڑتا اور ہر فقرہ پر انکو اپنا شوہر یاد آتا کہ وہ موجود نہین ہو جو اپنی روشن دماغی اور جودت طبع کی اعانت سے مضمون کے سمجھنے کو آسان کرتا کبھی ایک شخص نے بھی یہ نہین کہا کہ ملکہ معظمہ کی شاہانہ رائے مین کچھ فتور آیا۔ اور پہلے کی نسبت وہ کام اچھی طرح نہین کرتین۔ مدتون تک ملکہ معظمہ کا مقصود اصلی یہ رہا کہ وہ دنیا پر اس بات کو ثابت کردین کہ انکی اول بیس برس کی سلطنت مین جو کام ہوئے تھے وہ سب کے سب پرنس کے ساختہ و پرداختہ تھے۔ اگر ہم ملکہ معظمہ کے اِس بیان کو سچ بھی مان لین تو بھی ملکہ معظمہ کبھی اورون کے ہاتھ مین کاٹھ کی پتلی نہین بنین کہ کاغذون پر دستخط کردین۔ اور منظور شد بغیر اپنی شوکت وہیبت دکھائے لکھدین۔ وہ اپنے عزیزون کے ہاتھ مین کٹ پتلی اس قسم کی بنین کہ وہ خود حکمرانی کا ادعا کرین جیسے ہادی و رہنما اور ہون۔ برطانیہ اعظم اور تمام دنیا جانتی ہو کہ ملکہ معظمہ کی یہ حالت کبھی نہین ہوئی۔ ملکہ معظمہ اپنی سلطنت کے پہیون کو پھر اس طرح چلانے لگین جس طرح وہ پہلے چلتے تھے وہ خود اپنی جگہ پر پھر آگئین۔ کبھی کسی کے منہ سے یہ بات نہین نکلی کہ معاملات سلطنت کے سمجھنے مین اُنکی فہم مین ذرا سا بھی قصور آگیا ہے۔ یا انکی رائے ناقص ہوگئی ہے اور انکی آزادرائے باقی نہین رہی۔ مدبران سلطنت اس دنیا سے رحلت کرگئے انکے سوانح عمریان خوب تنقیح وتشریح کے ساتھ لکھی گئین۔ بہت سے اِن مین مخفی راز دنیا پر ظاہر کیے گئے۔ بہت سی ان مین یاوہ گوئیان کی گئین مگر کسیکو یہ جرأت نہین ہوئی کہ وہ یہ کہتا کہ ہائے افسوس ہو کہ پرنس کونسورٹ چل بسا جو ملکہ معظمہ کی رفتے کو صواب پر قائم رکھتا اب کاروبار سلطنت اور طرح سے ہونے لگے۔ اور ملکہ معظمہ کی ہیبت و سطوت کم ہوگئی۔ رعب وداب جاتا رہا۔ ہان ملکہ معظمہ خود خاوند کے جوش محبت مین اس قسم کی باتین کبھی کبھی کہا کرتین مگر اولیاے دولت مین ایسی بات کبھی گپ کے طور پر بھی نہین کہی گئی۔ ملکہ معظمہ کا یہ کمال انکسار نفس تہا کہ وہ اپنے کامون کے کرنے کو مشاق تہین اور اپنے سچے دل سے انکو شوہر سے منسوب کرتی تہین مگر اسمین ذرا بھی شبہہ نہین کہ پرنس البرٹ نے اپنی شاگرد ملکہ معظمہ کو ایسی حالت مین چھوڑا کہ وہ اپنی لیاقت کے بل پر ایستادہ ہوتی تہین۔ پرنس کے تمام دانشمندانہ کامون مین خود ملکہ کی دانشمندی کی آمیزش رکھتی تہی +

موت خواہ کیسی ہی اندوہناک اور ہولناک ہو وہ زندگی کی قدرتی رفتار مین حرج نہین پیدا کرتی۔ ماتم زدہ خاندان شاہی مین سے ہر ایک رکن اپنا اپنا کاروبار کرنے لگا جسکا بیان پہلے اپنے موقع پر کیا گیا ہے اور آیندہ کیا جائے گا۔

سنہ ۱۸۶۴ عیسوی

اس سال کے شروع مین ملکہ معظمہ نے یہ مژدہ مسرت افزا سنا کہ ۸۔ جنوری ۱۸۶۴ء کو بڑی شاہزادی کے بیٹا پیدا ہوا۔ مارچ مین اس مولود مسعود کی توقع تھی کہ وہ بیٹا پیدا ہوگا۔ اسلیئے فروگ مور مین جہان اسوقت شہزادی ویلز مقیم تھین کچھ سامان زچہ خانہ کا ملکہ معظمہ نے بھیجنے کیلیئے نہ تیار کیا تھا نہ وہان دائی تھی نہ ڈاکٹر نہ بچے کے پہننے کے کپڑے۔ ونڈسر کے ڈاکٹر مسٹر بروَن شہزادی کے پاس موجود تھے۔ وہ اس بچے کو دنیا مین لائے جسکے لیئے کہا گیا کہ وہ نائٹ ہوگا اور پانچسو پونڈ سالانہ پائیگا۔ وہان لیڈی میک کلیس فیلڈ موجود تھین انکے بہت سے بچے پیدا ہوئے تھے انہون نے شہزادی کے زچہ پنے مین بہت اچھی طرح خبرگیری کی۔ شہزادی کے تین گھنٹے مین بچہ پیدا ہوگیا۔ مہمانون کے بلانے کیلیئے وقت بھی نہین ملا۔ شہزادی بیٹھی ہوئی برف پر پھسلنے کا تماشا دیکھ رہی تھین۔ چار بجے تک فروگ مور مین بھی گھر واپس نہ آئی تھین۔ یہان آتے ہی درد زہ اُٹھا اور بچہ پیدا ہوگیا۔ اوسبورن مین ملکہ معظمہ کے پاس تار بھیجا گیا کہ پوتا پیدا ہوا۔ دوسرے دن فروگ مور مین امرا وزرا کی بھیڑ لگ گئی۔ مبارک مبارک سلامت سلامت کی دھوم مچی۔ ساری سلطنت مین اس سے بڑی خوشی و مسرت ہوئی۔ کہ وارثان سلطنت کا سلسلہ مسلسل ہوگیا۔

جب لنڈن مین یہ خوشخبری آئی تو توپون کی دوہری شلک ہوئی۔ ۱۰۔ مارچ کو شہزادہ ویلز کی شادی کی پہلی سالگرہ تھی۔ اس تاریخ کو بڑی دھوم دھام و شان و شکوہ کے ساتھ اس شہزادہ کو اصطباغ دیا گیا۔ اور البرٹ وکٹر کرسچن ایڈورڈ نام رکھا گیا۔ اس اصطباغ کے لیئے جیسی کہ گرجا کی آراستگی ہوئی تھی ایسی پہلے کبھی نہین ہوئی تھی۔ ملکہ معظمہ نے اصطباغ کے دن پوتے کو دادا کی ایک چھوٹی سی ستی تیودی جسپر بائیبل کی آیتون مین نصائح و انذر لکھی ہوئی تھین جنسے کہ انسان نیکی و دانائی و خدا پرستی کا سبق سیکھ سکتا ہو یہ تحفہ بھی عجیب و غریب تھا۔

جس روز قصر بکنگھم مین یہ جشن عالی شان ہوا۔ اسکے دوسرے دن شیف فیلڈ کے واٹرورک کا حوض شکستہ ہو گیا جس سے پانی ایسا پھیلا کہ اُسنے دو سو ستر جانون کو بحر فنا مین غرق کر دیا۔ دس لاکھ پونڈ کے اسباب پر پانی پھر گیا۔ اِس حادثہ سے ملکہ معظمہ کا دل ہل گیا۔ شیف فیلڈ اور لنڈن مین مصیبت زدون کے لیئے چندہ کھولا گیا۔ ملکہ معظمہ نے خود دو سو پونڈ چندہ کے بھیجے اور غربا کی نہایت غمخواری اور دلداری کی اور چندہ کا حال پوچھتی رہین +

ہورٹی کلچرل سوسائیٹی نے پھولون کی نمایش کی تھی۔ مگر موسم بڑا خراب تھا جسکے سبب سے اِس نمایش پر اوس پڑ گئی اور رونق نہ ہوئی۔ ملکہ معظمہ بڑا گہرا ماتمی لباس پہنے ہوئے آئین۔ اُنکا چہرہ ایسا اداس و غمزدہ نہ تھا جیسا کہ وہ رہتا تھا۔ وہ اِس نمایش مین لارڈون اور لیڈیون سے بات چیت کرتی تھین۔ یہ پہلی دفعہ تہی کہ ملکہ معظمہ خاوند کی وفات کے بعد پبلک میٹنگ شریک ہوئین +

۱۸۶۱ء مین پرنس کونسورٹ کا انتقال ہوا تھا اب تک یہ سالگرہ قدیمی رسمون کے موافق نہین ہوئی تھی۔ مگر اِس سال مین وہ بڑی دھوم دھام سے رسوم کے موافق ہوئی پارک اور ٹور سے معمولی مبارکبادی کی توپین چھوٹین سپاہ کا معائنہ ہوا۔ شہرون مین روشنی ہوئی گرجاؤن مین گھنٹے بجے +

مئی سے اگست تک شہزادی لوئیس ملکہ معظمہ کے پاس رہین۔ جب موسم خزان آیا اور پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی ہوا۔ تو اولیائے دولت سکوٹ لینڈ کو روانہ ہوئے۔ ۲۸ اگست کو ملکہ معظمہ نے اثنائے سفر مین پرتھ مین مقیم ہوئین کہ خاوند کے سٹیچو کے کھولنے کی مجلس کی صدر نشین ہوئین۔ اِس رسم کے ختم کے بعد لارڈ پروووسٹ روس کو نایٹ کے خطاب سے سرفراز کیا وہی اِس جلسے کے بانی مبانی تھے۔ ستمبر کے شروع مین شاہزادہ ویلز مع اپنی بی بی کے ڈنمارک روانہ ہوئے۔ ملکہ معظمہ نے آرام لیا۔ مگر انکو یہ تکلیف دیگئی کہ وہ فرنٹر کی جان بچائین۔ اسنے ایک بنک کے سکرٹری برگس کو قتل کیا تھا۔ ہر چند قاتل کی سفارش مین ملکہ معظمہ کے پاس بہت بڑے بڑے خطوط آئے مگر انھون نے عدالت مین مداخلت کرنیسے انکار کیا۔ قاتل اپنے کیفر کردار کو پہنچا +

ملکہ معظمہ کی خط و کتابت شہزادی لوئیس سے

اسوقت مین ملکہ معظمہ اور شہزادی لوئیس کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہو اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان کوہستانی ملک مین ملکہ معظمہ کو اپنی تنہائی کے اندر شوہر کی یاد بہ نسبت ونڈسر کے زیادہ آتی تھی۔ ونڈسر مین پولیٹکل معاملات پر زیادہ توجہ کرنی پڑتی تھی۔ اِس یاد سے دل اداس رہتا تھا اور ہول اُٹھتے تھے اُن کے دل مین یہ خیال آتا تھا کہ کاش آج شوہر زندہ ہوتا تو وہ چھوٹے بچون کی تعلیم مناصب عالیہ کے لیئے اپنے دانشمندانہ تدابیر سے کراتا۔ یہ اپنے خیالات ملال آمیز اپنی بیٹی شہزادی لوئیس پر ظاہر کرتین۔ اِس باب مین شہزادی نے اپنے خط مورخہ ۲۰۔ ستمبر مین یہ ایک فقرہ لکھا کہ آپ جو میرے چھوٹے بہن بھائیون کے باب مین ارشاد فرماتی ہین بالکل سچ ہے جیسی کہ اور بچون کو باپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ میرے چھوٹے بھائیون اور بہن بیٹرائیس کو باپ کی ضرورت ہے۔ باپ اُنکا دوست بھی تھا ساتھ کھیلنے والا بھی تھا۔ بس باپ کا مرنا ہمارے لیئے ایسی مصیبت ہے کہ کوئی اور مصیبت اُسکے برابر نہین ہو سکتی جتنا وقت گزرتا جاتا ہے اتنی ہی ایسی ضرورتین پیش آتی ہین جنکے لیئے باپ کا ہونا ضرور ہے اسلیئے باپ کے نہ ہونے کا رنج روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔

نومبر مین شہزادی لوئیس کے بیٹی پیدا ہوئی۔ ۲۰۔ نومبر کو بیٹی نے مان کو خط لکھا کہ ہم دونون میان بی بی کو اِس خبر کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ ٹٹو پر سوار ہو کر باہر جایا کرینگے۔ اور براون آپکے ہمراہ جایا کرے گا۔ یہ جو آپکے لیئے انتظام کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ باہر سوار ہو کر پھرنے سے دل بہلے گا۔ آپکے رگ و پے مین توانائی آئیگی۔ مین مدت سے یہ چاہتی تھی کہ کوئی بات اِس قسم کی ہو مگر فقط گھوڑی پر سوار ہونا ہی ہاضمہ کے لیئے کافی نہین۔

سنہ ۱۸۶۵ عیسوی

ملکہ معظمہ کی ہمدردی ریلوے کے حادثات کے ساتھ

سنہ ۱۸۶۴ع مین ریلوے کے حادثات کثرت سے واقع ہوئے جنمین بہت سی جانین تلف ہوئین ملکہ معظمہ نے اپنا حسن اخلاق کا زور ریلوے کمپنیون کے ڈائرکٹرون پر ایسا ڈالا کہ وہ اِن حادثات جان ربا کے انسداد کے درپے ہوئے۔ ملکہ معظمہ نے سرچارلس کے پاس اپنے احکام بھیجے کہ وہ ریلوے کی کمپنیون کے ڈائرکٹرون کو ہدایت کرین کہ پچھلے زمانہ مین ریل کی

مختلف لینون پر سخت حادثات واقع ہوئے ہین۔ ملکہ معظمہ کو امید ہے کہ کمپنیون کے ڈائرکٹر ہر طرح سے ایسے وسایل پیدا کرینگے کہ جنکے سبب سے ایسے حادثات کا انسداد ہو اور مسافرون کی کم بختی نہ آیا کرے۔ ملکہ معظمہ جو ڈائرکٹرون کی توجہ اس طرف دلاتی ہین وہ کچھ اپنی خاطر کے لیئے نہین کہ انکو سفر مین خطرہ نہوا کرے وہ خوب آگاہ ہین کہ جب وہ خود سوار ہوتی ہین تو غیر معمولی احتیاطین انکے سفر کیلئے کیجاتی ہین مگر وہ ان احتیاطون کو اپنے کنبے کیلئے اپنے ملازمون کیواسطے جو کامون کے لیئے جاتے ہین اور کل مسافرون کے لیئے چاہتی ہین وہ اپنی امید ظاہر کرتی ہین کہ انکے سفر کے لیئے جو احتیاطین کیجاتی ہین وہ آیندہ سب مسافرون کے لیئے کیجائین۔ ریلو کمپنیون کے ڈائرکٹرون پر حضرت علیا کو اس بات کے ظاہر کرنیکی کچھ ضرورت نہین ہے وہ خود جانتی ہین کہ اس ملک کے مسافرون کے سفر کرنیکا ٹھیکہ اور اجارہ انھون نے لے رکھا ہے جسکی بڑی جوابدہی انکے ذمہ ہے فقط باوجودیکہ ۱۸۶۵ء مین ملکہ معظمہ خلوت نشین تھین مگر اس حال مین بھی رعایا کی ہمدردی کا ایسا خیال تھا کہ ریلو کمپنیون کے ڈائرکٹرون کو ایسی ہدایتین کین *

ایسی شہادتیں موجود ہین کہ ملکہ معظمہ کی خلوت نشینی مین انکے انتظامات خانگی ڈھیلم ڈھالا ہو گئے تھے۔ قصر بکنگھم کے ایک دربار مین غیر سلطنتون کے کل سفیر مع مصاحبون کے بلائے گئے۔ انکے بلانیکے کارڈ جو بھیجے گئے اُن مین عورت مرد کے لیئے ایسے الفاظ استعمال مین آئے جو جانورون کے لیئے استعمال کیئے جاتے ہین جنکے دیکھنے سے سفیرون کو وحشت ہوئی یہ الفاظ ایسے تھے جیسے کہ ہماری زبان مین نر و مادہ کے الفاظ ہین جو آدمیون کے لیئے مستعمل نہین ہوتے بلکہ جانورون کے لیئے۔ مگر ملکہ معظمہ نے ان لایعنے الفاظ کے استعمال کا معاوضہ اپنے محاسن اخلاق سے ملاقات مین ایسا کیا کہ سفیرون کے دلون سے الفاظ کے استعمال کا ملال مٹ گیا *

متفرقات

۱۴ مارچ کو ملکہ معظمہ نے برومٹن کا اسپتال مدقوقون کا معائنہ کیا اور بیمارون کے ساتھ نہایت غمخواری اور ہمدردی کے ساتھ باتین کین۔ ملکہ معظمہ کا ارادہ ہوا تھا کہ آیرلینڈ مین جاکر انٹرنیشنل نمایش مین خلقت کو اپنے دیدار سے مشرف کرکے خوش کرین مگر ایسے واقعات پیش آئے کہ انکا یہ ارادہ پورا نہوا مگر انکو اس نمایش کے ساتھ ایسی دلچسپی تھی کہ انھون نے اپنے بجاے شہزادہ ویلز کو بھیجا کہ وہ ۹ مئی کو اس نمایش کو کھولے۔ ۲۰ جون کو

ملکہ معظمہ کے ایک اور پوتا پیدا ہوا۔ ۶۔ جولائی کو اسکو اطلاع دیا گیا۔ وہ خود اس مین موجود تھین اُنھون نے پوتے کا نام جارج الفرڈ آرنسٹ البرٹ رکھا۔ ۷۔ اگست کو دوسرے شہزادہ الفرڈ کے کون فرمیشن کا جشن بڑے تجمل و شان سے ہوا اور وہ ڈچی سیکس کوبرگ گوتھا کے وارث اس سبب سے قرار پائے کہ وہان کا ڈیوک لاولد تھا۔

۸۔ اگست سنہ ۱۸۶۶ء کو ملکہ معظمہ شہزادہ لیوپولڈ اور شہزادیان ہلینا۔ لوئیس بیٹریس کو ساتھ لیکر انگلینڈ سے جرمنی جانیکے لیئے روانہ ہوئین۔ ۱۸۔ اگست کو کوبرگ مین آئین اور فورا روزناؤ مین تشریف لے گئین۔ شہر مین ہر دکان ہر مکان پہولون اور سبز پتیون سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ جابجا جھنڈیان کھڑی ہوئی تھین۔ چوک مین سپاہ کھڑی تھی مدرسون کے خوشدل طلبہ اور ہزارون تماشائی آس پاس سے آکر جمع ہوئے تھے۔ غرض ان سب باتون نے اپنا ایک جلوہ دکھا رکھا تھا۔ چار بجے کے بعد گرجاؤن مین خوشی کے گھنٹے بجے۔ قلعہ پر توپین چھوٹین۔ بینڈ بجنے شروع ہوئے۔ ملکہ معظمہ کی سواری کے گرد چیرز کا وہ غل شور تھا کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنا سارا ماتمی لباس پہنے ہوئے تھین۔ گرینڈ ڈیوک نے اُن کا استقبال کیا۔ ملکہ معظمہ نے اُنسے ہاتھ ملایا۔ اول لوتھر کی بنائی ہوئی مناجات گائی گئی کہ خدا ہمارا حصن حصین ہے۔ ۲۶۔ اگست کو پرنس کونسورٹ کی سالگرہ کے دن ایک اشارہ مقررہ پر بُت سے نقاب اُٹھایا وہ مجلا برونز کی بنی ہوئی شہر کے چوک کے بازار مین قایم ہوئی تھی سموم خزان کی دوپہر کی دہوپ مین درخشان و تابان منور ہوئی۔ وہ دس فیٹ بلند رکھی گئی تھی اور اسمین پرنس کا ایک ہاتھ نمایش اعظم پر رکھا ہوا بنایا گیا تھا۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے بچون نے پھولون کے گچھے اور ہار ڈیوک کو دیئے اُس نے سب بُت پر چڑھائے۔ وہ ایسے اونچے ہوتے گئے کہ سب بُت کے پاؤن تک پہنچ گئے۔ ایک طول طویل ایڈریس پڑھا گیا۔ ملکہ معظمہ ۸۔ ستمبر کو روزناؤ سے روانہ ہوئین۔ راہ مین تھوڑی دیر شاہ لیوپولڈ سے ملکر جہاز مین سوار ہوئین اور وول وچ کو روانہ ہوئین ✦

شہزادی ایلائیس لکھتی ہین کہ میری مان سے تین برس بیوگی کی حالت مین بڑی تمکنت سے کٹے مگر اسکے بعد غم کے طوفان کا اتار آیا۔ اس سے انکی سٹور ویڈنگ (چاندی کی شادی،

ملکہ معظمہ کا جرمنی کا سفر

ہوئی اور یہان باپکے گرد بیچے اور بچون کے نیچے ہوتے اور بالکل ایک نیا گھر معلوم ہوتا ہین نے انکو اِس بات کو یاد دلایا مگر اِس سے اُنکے دِل پر کوئی کچھ کا نہین لگا۔

اِس سال کے موسم خزان کے بڑے حصے ستمبر و اکتوبر مین ملکہ معظمہ بالمورل مین رونق افروز رہین وہ یہان اُن ہی مقامات کی سیر درو افزا کرتین جنہین وہ شوہر کے ساتھ سوار ہوکر یا پیدل ہوکر تفریح کے لیئے سیر کرتی تہین اور ان اپنے عیش کے دنون کو حسرت کے ساتھ یاد کرتی تہین جو اب پھر نہین آئینگے۔ ڈچس آف کھو لو اب ہی رانڈ ہوئی تہین۔ اُنکے پاس چند روز کے لیئے ملکہ معظمہ تشریف لے گئین۔ وہ لکھتی ہین کہ ڈچس کا مکان چھوٹا سا بہت خوشنا شہر سے باہر ایک خوبصورت وسیع قطعہ مین دریا کے پاس واقع تھا۔ اسکے پاس پارک مین ۲۳ برس ہوئے کہ خیمے لگائے گئے تھے۔ اور اِن مین ڈیوک نے میری اور میرے شوہر کی دعوت بڑی دہوم دہام سے کی تھی اور یہان اول دفعہ شہزادہ اور شہزادی ہسی اُنسے ملنے آتے تھے۔ یہ دونون بیوگی کے درد مین اِسی سال مبتلا ہوئی تہین۔ وہ ایک دوسری کا غم بٹاتی تہین۔ بالمورل مین ملکہ معظمہ کی آرام سے گزرتی تھی۔ حاضری ایک بیٹی کے ساتھ کھاتی تہین۔ اور لنچ شہزادی وڈچس اور لیڈیون کے ساتھ کھاتی تہین۔ وہ سواری مین پھرتین گھوڑے پر سوار ہوتین کشتی مین سوار ہوتین بعض اوقات بارش اور کہر مین خوشنما قدرتی جلوہ گاہونکی سیر فرماتین لوگون سے دوستانہ باتین چیتین کرتین۔ کتابین پڑھتین۔ اِس سال کے آخر مین یہ اطلاع ہوئی کہ سیلوس وگ ہول سٹنگٹن کے شہزادہ کرسچن سے جو ڈیوک آگسٹن برگ کا دوسرا بیٹا ہے شہزادی ہلینا کی شادی ہوگی۔ فروگ مور ان نئے دولہا دولہن کے رہنے کے لیئے تجویز ہوا تاکہ وہ انگلستان مین رہین ۔

خاندان شاہی پر موت اپنا سایہ ڈال رہی تھی کہ ۱۱۔ دسمبر کو شاہ لیوپولڈ کا چہتر برس کی عمر مین انتقال ہوگیا۔ ملکہ معظمہ کو اپنے ماموں سے نہایت محبت تھی وہ انکو اپنا سگا باپ سمجھتی تہین۔ جب سے وہ تخت نشین ہوئی تہین وہی اُنکے مشیر موتمن دوست تھے اِس بادشاہ کی لائف بجائے خود ایک تاریخ ہے گو خود انکی سلطنت و مملکت وسعت نہین رکھتی تھی مگر مہمات عظیم مین کوئی بڑی سلطنت بغیر انکے صلاح و مشورے کے کام نہین کرتی تھی وہ شہنشا

فرانس کے داماد تھے۔ ملکہ معظمہ کے ماموں تھے۔ اِس سبب سے اور اپنی عقل و فرزانگی و نیکنہادی کی وجہ سے کل یوروپ مین انکا رعب و داب و بدبہ بڑا تھا ؛

ابراہام لنکن پریسیڈنٹ امریکہ کا قتل ہونا۔

انگلینڈ مین یہ بڑی غمناک خبر آئی کہ ابراہام لنکن پریسیڈنٹ امریکہ کو کسی شخص نے مارڈالا مقتول کی بی بی کو ملکہ معظمہ نے اپنے ہاتھ سے تعزیت نامہ لکھا اور دونون ہوس لارڈس و کامنس کی طرف سے ملکہ معظمہ کے حضور مین اس منحوس واقعہ کی نسبت اڈریسین پیش ہوئین۔ ملکہ معظمہ نے اِن ایڈریسون کو واپس کیا اور اُسکے ساتھ یہ جواب دیا کہ آپنے جو اپنے اڈریسون مین یونا یٹڈ سٹیٹس کے پریسیڈنٹ کے قتل کے باب مین اپنا دلی صدمہ و رنج ظاہر کیا ہے مین بھی آپکے شریک ہون۔ اور مین نے اپنے وزیر کو جو وشنگٹن مین رہتا ہے ہدایت کی ہے کہ وہ اُس ملک مین گورنمنٹ سے عرض کرے کہ آپنے جو ہمدردی ظاہر کی ہے اُس مین تمین اور میری ساری رعایا شریک ہے ؛

سنہ ۱۸۶۶ عیسوی

پارلیمنٹ کا کھلنا

۶۔ فروری سنہ ۱۸۶۶ع کو ملکہ معظمہ نے بذات مبارک پارلیمنٹ کو کھولا۔ اسمین وہ اپنی آٹھہ گھوڑون کی شاہی سواری مین تشریف لائین۔ ان کا استقبال بڑی شان و شکوہ سے ہوا۔ انھون نے اپنا شاہانہ لباس جو تخت پر رکھا ہوا تھا نہین پہنا اپنا سپیچ بھی خود نہین پڑھا۔ اُسکو لارڈ چنسلر نے پڑھا۔ شوہر کے مرنے کے بعد یہ پہلی دفعہ تھی کہ سنیٹ کی رسم مین ملکہ معظمہ معاون ہوئین۔ اپر ہوس مین شہزادیان کے زرق برق کے لباس چمک رہے تھے پیئرون کی پوشاکین جدا اپنی بہار دکھا رہی تہین۔ غیر سلطنتون کے سفیر اپنی چمکدار وردیان پہنے اور تمغے لگائے بیٹھے تھے غرض تھیٹر عجب جلوہ گاہ بن رہا تھا۔ جس مین صنعت کی آنکھین روشن ہوتی تہین۔ کامنس ہوس مین ممبر نشستگاہون کے لیئے چلا رہے تھے۔ ملکہ معظمہ کے دماغ مین ایسا ضعف آیا کہ اُنکو دماغ کی اصلاح کے لیئے یہ صلاح دی گئی کہ وہ اوسبورن مین تشریف فرما ہون۔ شہزادی لوئیس اپنی ماں کو لکھتی ہین کہ اس خیال سے مجھے خوشی ہوتی ہے کہ اوسبورن مین بعد واقعہ ناگزیر کے آپ راحت و آرام سے رہتی ہین۔ اب گویہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ہمارا عزیز باپ اس بات پر فخر

کیا کرتا تھا اور خوش ہوتا تھا کہ وہ اوروں کے لیئے ایک جری مثال ایسی بنے کہ اُسے دیکھکر لوگ اپنے فرائض کے ادا کرنے مین جھجکین نہین۔ یہ آپ ہی کی ذات کی خوبی ہے کہ آپ اپنی اس غمزدہ حالت مین اپنی قوم کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کرتی ہین ٭

شہزادی ہلینا کی شادی

شہزادی ہلینا کا سلیوسس بروگ ہول شٹگٹن سونڈربرگ کے شہزادے کرسچن سے شادی ہونے کا وقت قریب آگیا تھا۔ اور ملکہ معظمہ نے اپنی سپیچ مین اسکا اعلان بھی کر دیا تھا۔ اسلیئے ملکہ معظمہ کیطرف سے پارلیمنٹ کے دونون ہوس مین درخواست کیگئی ہے۔ کہ شہزادی کے لیئے اور نیز شہزادہ الفرڈ کے لیئے جسکا کونفرمیشن ہوگیا ہے وظائف وغیرہ تجویز کیئے جائین۔ مسٹر گلیڈسٹون نے اس درخواست کو کامنس ہوس مین پیش کیا۔ اور شہزادی ہلینا کی نسبت فرمایا کہ اُنکی یہ ایک خاص خدمت ہی کہ جب ملکہ معظمہ پر روح فرسا مصیبت واقع ہوئی ہے تو وہی سب سے بڑی ناکدخدا شہزادی ملکہ معظمہ کے کاشانہ شاہی مین تھین اس امتحان کے وقت مین شہزادی کی ساری صفات حمیدہ و خصائل پسندیدہ کا ظہور ہوا۔ انکی قوت و دانائی و نرم دلی کی آزمایش ہوئی۔ اسوقت صاحب ممدوح نے شہزادی ایلائیس کی خدمت گزاری و پرستاری سے لاعلم ہوکر یہ کہا کہ اسوقت ہلینا نے اپنی نامور ماں کی خاطرداری و دلداری مین اپنی جرأت و ہمت دکھائی۔ اسلیئے مین یہ امر ووٹ کے لیئے پیش کرتا ہون کہ شہزادی کا وظیفہ چھ ہزار پونڈ سالانہ علاوہ تیس ہزار پونڈ جہیز کے مقرر کیا جائے۔ اس درخواست کو سب ممبران نے منظور کرلیا۔ اور ملکہ معظمہ نے اس منظوری کی قدرشناسی فرمائی۔ ۵۔ جولائی کو ونڈسر کیسل کے چیپل مین شہزادی کا نکاح ہوا۔ گرجا مین بڑی دھوم دھام سے برات گئی۔ ملکہ معظمہ بڑی گرانبہا کلاہ اور اپنے زیورات پہن کر آئین۔ اُنھون نے خود دُلہن کو دولہا کے حوالہ کیا۔ اور دونون نوشہ و عروس اوسبورن کو روانہ ہوئے ٭

شروع سال مین ملکہ معظمہ کو شہزادی لوئیس کی مالی حالت سے بڑا تردد دامنگیر ہوا اگرچہ شہزادی خانہ داری کے انتظامات مین بڑی کفایت شعار و جزرس تھین مگر جو فیاضانہ وظیفہ اور جہیز انکو کامنس ہوس نے دیا تھا وہ اُنکے شوہر کے کارخانجات کی ضروری چیزون کے لیئے مکتفی نہ تھا۔ شہزادی کی طبیعت مین شرافت ایسی تھی کہ وہ ان شکایتون کے کرنے سے

محض نا آشنائی تھی جنسے کہ اوروں کے دلوں کو رنجش ہو۔ اسلیئے وہ اپنی مشکلات کو ملکہ معظمہ سے چھپاتی تھین۔ لیکن یہ بات نبھ نہ سکی۔ غریب آدمی کو اپنا گلہ گننا پڑتا ہے۔ ناچار ماں پر اپنا اظہار کرنا پڑا۔ ڈرام شٹاف سے ۱۸۔ مارچ کو اُنھوں نے اپنی ماں کو یہ خط لکھا کہ ہم ایسی کفایت شعاری سے رہتے ہین کہ کہین جاتے نہین۔ اور بہت آدمیون سے ملتے نہین تاکہ سال بھر مین خرچ کی بچت جسقدر ہو سکے ہو آخر دفعہ جو ہم انگلینڈ مین تھوڑے دنون کے لیئے آئے تو خرچ کے مارے بڑے زیربار ہوئے ہم نے اپنے گھوڑون کی چار گاڑیان بیچ ڈالین اور اب چھہ گاڑیان باقی رکھی۔ جن مین سے دو گاڑیونکی ضرورت ہمیشہ لیڈیون کے بھی اُیشر مین جانیکے لیئے اور ملاقات کرنیکے لیئے رہتی ہے۔ ہم بعض لحاظ سے بڑے مفلس ہو گئے ہین لیکن ہم اپنی مفلسی کی تکالیف کا بوجھ آپ پر نہین ڈالتے۔ گو آپ آسانی سے اسکی متحمل ہو سکتی ہین فقط

جب شہزادی کی سالگرہ آئی تو ملکہ معظمہ اپنی بیٹی کی بے دولتی بھولی نہین۔ اُنھون نے اپنی طبیعت کی رسائی اور ہمدردی سے نہایت خوش سلیقگی سے بیٹی کے ساتھ سلوک کیا۔ ۲۵۔ اپریل کو شہزادی اپنی ماں کو خط مین لکھتی ہین کہ مین آپ کی چند سطرون کی اور زر نقد کی اور خوشنما تحفہ کی ہزار شکر گزار ہون مین اپنی سالگرہ سب چیزون کو بہت اچھا خیال کرتی ہون قصر بکنگھم مین بھی میری سالگرہین بڑی خوشی خورمی کے ساتھ ہوا کرتی تھین۔ زر نقد فرنیچر (اسباب آرایش خانہ) کی قیمت مین خرچ ہوگا جو لوئیس نے خریدا ہے۔ اسوقت مین یہ زر نقد بھیجنا بہ نسبت اور سب چیزون کے زیادہ مقبول و پسند ہے۔ فرنیچر کا وہ حصہ جو آپ کے چک سے خریدا گیا ہے وہ سالگرہ کے تحائف مین شمار ہوگا۔ شہزادی ایک اور خط مین اپنی تکالیف کو وضاحت سے بیان کرتی ہین کہ مین نے اپنے لیئے اور لڑکیون کے لیئے موسم گرما مین باہر جانیکے واسطے صرف سات جوڑے کپڑون کے مع کوٹون کے بنائے ہین اور اُنپر کچھ گلکاری نہین بنوائی وہ سارے یکسان سادے ہین۔ بچہ جو پیدا ہونیوالا ہے اُسکے لیئے ضروری فلینل کی شالین بنائی ہین۔ مین دایہ خانہ کے حساب کا اور ہر چیز کا خود بندوبست رکھتی ہون۔ جسکے سبب سے مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے اولاد بڑھتی جاتی ہے۔ اسلیئے ہم کو آیندہ سالون مین گھر کے خرچون مین نہایت کفایت کرنی چاہیئے فقط*

شہزادی کے گھر مین بہت جلد ایک بچہ کے زیادہ ہونیکی توقع تھی جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کے دلمین خیال آیا کہ شہزادی کے اوپر ان تازہ فکرون نے اور گھر کی خدمات کی فرایش نے اور تنگدستی سے سوشیل اور پولیٹیکل فرائض کے ادا کرنیکے ماسوا اور بوجھ زیادہ ڈالدیا ہے جسکے سبب سے شہزادی کی صحت معرض خطر مین آرہی ہے۔ اسلیئے ملکہ معظمہ نے اپنی جبلی فیاضی سے اپنی دختر کے زچہ خانہ کے انتظامات خود ایسے کیئے کہ بیٹی کو گھر کی حیرانی و پریشانی سے نجات ہوئی۔ شہزادی اپنی مان کو لکھتی ہین کہ جناب کی مین نہایت ممنون ہون کہ ڈاکٹر بریسٹ کی فیس آپ دینگی۔ مجھے اسمین تامل تھا کہ مین اپنی آسایش و آرام کے لیئے ڈاکٹر کو ایک رقم کثیر فیس مین دیتی۔ ایک اور خط شہزادی مان کو لکھتی ہین کہ جس آدمی نے ہمارا مکان بنایا تھا اسکا دوالہ نکل گیا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم اسکو روپیہ دین تو وہ دوالے کی آفت سے بچے اور اپنا کام چلائے ہمکو دشوار ہے کہ اسکا کام چلائین۔ جب جنگ آسٹریا و پروشیا کے وقت مین اس شہزادی کے لڑکی پیدا ہوئی تو اسکی ولادت کے نو مہینے بعد شہزادی نے پھر اپنا حال ملکہ معظمہ کی خدمت مین گزارش کیا کہ اس خوفناک وقتون مین تشویشون کے جمع ہونیسے میری صحت کا حال اچھا نہین ہے تو ملکہ معظمہ نے سب سے چھوٹی نواسی کا خرچ اپنے ذمے لیا جسکے سبب سے شہزادی بہت سے فکرون سے چھٹ ہوگئین۔ شہزادی کہتی ہین کہ موسم خزان مین تھوڑی سی تبدیل آب و ہوا سے میری صحت کی حالت بہت اچھی ہوگئی۔ اگر ملکہ معظمہ کی عنایت سے تھوڑا سا اور سفر کرنا ممکن ہو تو بہت ہی مجھے فائدہ ہوگا۔ فقط۔ تھوڑے دنون بعد شہزادی پھر علیل ہوگئین تو ۲۹۔ اگست کو پھر انھون نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ مجکو تبدیل کی پہاڑی کی ہوا کھانی چاہیئے لیکن اب روپئے کے نہ ہونیکے سبب سے اسکا ہونا ممکن نہین۔ گو مجھے خاوند کے پاس ہونے کی بڑی خوشی ہے مگر مجھے اپنے پرانے انگلینڈ کی اور بالمورل اور اپنے گھر کی محبت بیمار کیئے دیتی ہے لیکن زندگی کے معنی کام کرنا ہے نہ عیش کرنا۔ مین یہ بات روز بروز زیادہ سیکھتی جاتی ہون کہ خدا تعالی جو مجھے دے۔ مین اسکا احسان مانون اسپر راضی رہون۔ اب گھٹا کی جگہ دھوپ دیکھتی ہون"۔ ملکہ معظمہ کی فیاضی جیسی کہ بیٹی کے ساتھ تھی ایسی ہی داماد کے ساتھ تھی شہزادی ایک خط مین مان کو لکھتی ہین کہ ہم اس بات سے نہایت خوش ہین کہ آپ لوئیس کو اپنا بیٹا

جانتی ہین۔ وہ بھی اپنے تئین آپ کا فرزند جانتے ہین وہ اپنا بڑا فرض یہی سمجھتی ہین کہ اپنے تئین اس لائق بنائین کہ آپکے فرزند ہونے کے مستحق ہون فقط ملکہ معظمہ نے اپنی سواری کا گھوڑا نہایت عمدہ داماد کو دیدیا جسپر وہ سوار ہوکر میدان جنگ مین جاتے گھوڑا اس معرکہ مین اُنکی مدد کرتا تھا۔ ۱۶ ستمبر کو شہزادی اپنی ماں کو تحریر فرماتی ہین کہ آپنے لوئیس کو گھوڑا عنایت کیا۔ ہمارا سارا گھر آپ ہی کے تحائف سے بھرا ہوا اور سجا ہوا ہے۔ ہمارے گھر کا سازسامان انگلشی ہونا چاہیئے۔ جب لڑائی کا خاتمہ پروشا کی فتح پر ہوا تو شہزادی نے یہ خیال کیا کہ اب ہم تباہ ہوکر فقیر ہوجائینگے تو ملکہ معظمہ نے برلن کے کورٹ مین اپنی زبردست ہیبت دہشت کام مین لا کے صلحنامہ مین ایسی شرائط داخل کرائین کہ وہ داماد کے خاندان کے حق مین مفید ہوئین۔

مسٹر پی بوڈی ایک بڑا تاجر امریکہ کا تھا۔ سالگزشتہ مین اُسنے عطیہ عظمیٰ اسلیئے عطا کیا تھا کہ غریبون کے مکانات اس سے ایسے بنائے جائین کہ جن مین رہنے سے اُنکو آسائش و آرام پہنچے۔ اس سال مین بھی اسی کام کے لیئے اسنے ایک عطیہ عظیم عطا کیا تو ملکہ معظمہ نے خود اپنے ہاتھ سے اُسکو یہ چٹھی لکھی۔

امریکہ کے سوداگر پی بوڈی کی فیاضی

مین سنتی ہون کہ آپ تھوڑے دنون مین امریکہ تشریف لیجائین گے۔ مجھے افسوس ہوگا کہ آپ انگلینڈ سے چلے جائین اور مین آپ کو یہ یقین نہ دلاؤن کہ مین آپکے اس کار خیر کو نیک عطیہ کی قدر و توقیر کرتی ہون کہ آپنے میری غریب رعایا لنڈن کے مکانون کی درستی اور اصلاح کے لیئے شاہانہ عطیہ عطا کیا مجھے یقین ہے کہ یہ کار خیر آپ کا بے مثل عطیہ آپنے اُن لوگون کی مدد عظیم کی ہے جو اپنی آپ تھوڑی مدد کرسکتے ہین۔ مجھے اسکے بغیر اطمینان نہین ہوگا کہ مسٹر پی بوڈی کو اس عطیہ عظمیٰ کے سبب سے بیرونٹ گرینڈ کروس آف دی اوڈر آف باتھ کا خطاب دون جس سے پبلک کو معلوم ہو کہ آپکے اس عطا و بخشش کی کیا قدر ہوئی۔ مگر مین جانتی ہون کہ آپ اس خطاب کو قبول نہین کرینگے۔ پس اسلیئے مجھے سوا اسکے کوئی آرزو نہین ہے کہ مین آپ کو اپنی تصویر تیار کرکے ہدیۃً امریکہ بھیجون تاکہ معلوم ہو کہ مین خود اپنی ذات سے کسقدر دل مین آپکے عطیہ عظمیٰ کی وقعت رکھتی ہون۔ اس خط کے

جواب مین مسٹر پی بوڈی نے ملکہ معظمہ کو لکھا کہ حضور جو اپنے لطف و کرم سے مجھے تصویر عنایت فرمائینگی مین اسکو اپنے اسباب منقولہ مین سب سے زیادہ بیش بہا جانونگا اور اِس تصویر کے ساتھ آپکے سرفراز نامہ کو جسنے مجھے سربلند کیا ہے رکھونگا جس سے ہمیشہ یہ بات یادگار رہیگی کہ یونائیٹڈ کنگڈم کی ملکہ معظمہ نے یونائیٹڈ سٹیٹس کے ایک باشندہ پر مہربانی اور عنایت کی ہے۔ حضور کی ساری زندگی اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ آپ کی بلند مرتبگی و عالیجاہی نے ادنے ادنے رعیت کے ساتھ ہمدردی کرنے مین بال برابر کمی نہین کی +

ملکہ معظمہ کا ایلڈرشوٹ میں سپاہ کا ملاحظہ فرمانا

ملکہ معظمہ کا سوگ اتنا کم ہو گیا تھا کہ اُنہون نے ایلڈرشوٹ مین جاکر سپاہ کے معائنہ سے اپنی واقفیت کو تازہ کیا۔ آخر پانچ برس مین یہ پہلی دفعہ تھی کہ اُنہون نے اِس کمیپ کا ملاحظہ فرمایا۔ سپاہ کی ساری صفون کو دیکھا۔ سپاہ بینڈ بجاتی ہوئی اُنکے سامنے سے گزری پھر یہان ۵۔ اپریل کو ۹۰ رجمنٹ کو نئے علم عنایت کرنے کو وہ آئین۔ اِسوقت گیارہ ہزار سپاہ موجود تھی۔ تماشائی تھوڑے تھے۔ علم عنایت کرتے وقت انہون نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تمکو علمون کے عنایت کرنے سے بڑی خوشی ہے بہت برس ہوئے کہ تم کو علم دئیے گئے تھے اب مین اُنکو ازسرنو تم کو دیتی ہون مجھے اعتماد ہے کہ جیسا کہ تم نے اپنے تئین جان نثاری اور وفاداری و خیرخواہی مین ممتاز رکھا ہے ایسی ہی میری خدمت گزاری مین سرفراز رہوگی۔ اِس بابت مین شہزادی لوئیس لکھتی ہین کہ آپ کو ایلڈرشوٹ کے ملاحظہ کرنے مین دلکو کیسا قلق ہوا ہوگا مگر یہ آپ کی شفقت و دانائی کا کام ہے مین آنکھون مین آنسو لائے بغیر اِسکا خیال نہین کرسکتی کہ جب آپ اور والد ماجد دونون ساتھ یہان جاتے تھے تو اپنے بچپنے مین یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوتی تھی کہ کیا آپ دونون ساتھ جاتے ہوئے خوبصورت معلوم ہوتے تھے اور ایسے وقتون پر مین آپکے پیچھے پیچھے چلنے سے خوش ہوتی تھی۔ مین ایسے وقتون کو ایک لمحہ کے لئے یاد کرنے کو پسند کرتی ہون +

۵۔ اپریل کے لنڈن گزٹ مین مشتہر ہوا کہ ملکہ معظمہ نے البرٹ میڈل ایجاد کیا ہے جو اُن بہادرون کو ملیگا کہ شکستہ جہازون اور بحری حادثات کے تباہ شدون کی جان بچانے مین اپنی جان کو جوکھون مین ڈالینگے +

۱۷ جون کو ملکہ معظمہ کیمبرج کی شہزادی میری کے بیاہ مین شریک ہوئین وہ ٹیک کے ڈیوک سے بیاہی گئی تھی۔ ۲۷ جون کو ملکہ معظمہ نے اِس تار برقی پر کہ سمندر کے اندر آیرلینڈ اور یونائیٹڈ سٹیٹس کے درمیان لگا تھا یونائیٹڈ سٹیٹس کے پریسیڈنٹ کو یہ تار بھیجا کہ مین تم کو یہ مبارکباد دیتی ہون کہ تار کامیابی کے ساتھ لگ گیا جسکے سبب سے یونائیٹڈ سٹیٹس اور انگلینڈ مین اتحاد بڑھے گا۔ اسکا جواب تار پر پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ مین اس تار کے لگ جانیسے بڑا خوش ہُوا اور جو آپ کو اُمید ہے وہی مجھے اُمید ہے کہ سمندری تار مشرقی و مغربی کرون کو متحد کردے گا۔ اور یونائیٹڈ سٹیٹس کی ریپبلک اور انگلینڈ کی مصالحت کو ہمیشہ کے لیئے مستحکم کرے گا۔ یہ تار ایک گھنٹہ نو منٹ مین نیو فونڈ لینڈ سے اوسبورن مین آیا۔

۲۲ ستمبر کو شہزادہ ویلز نے ایبرڈین مین پریسیڈنٹ بنکر ملکہ معظمہ کا سنگ مرمر کا سٹیچو کھولا جسکے لیئے خوشی خوشی زیادہ تر کاریگرون نے ایک ہزار پونڈ چندہ دیا تھا۔ شہزادہ نے ملکہ معظمہ کیطرف سے کہا کہ وہ انکی اِس خیر خواہی و محبت و ہمدردی کی قدر شناسی کرتی ہین۔

۱۶ اکتوبر کو ملکہ معظمہ نے ایبرڈین مین ان ورکینی واٹر ورکس کھولا جو بالمورل سے تیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ ملکہ معظمہ نے شوہر کی وفات کے بعد شاہانہ حیثیت سے پبلک مین سپیچ دیا کہ تم نے جو اپنی وفاداری کے ساتھ ایڈریس دیا۔ مین اسکا شکریہ ادا کرتی ہون اور اسی سے ایبرڈین کے باشندون کی جو میرے ہمسایہ مین رہتے ہین تازہ خیر خواہی کے نقش میرے دل پر منقش ہوتے ہین۔ ایسے وقت مین کہ عام صحت اور تندرستی پر ملک متوجہ تھا تو میرا یہ فرض تھا کہ مین ایسی کوشش کرونگا کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ میرے دل مین تمہارے اِس کام کی عظمت و شان ہے جو تم نے اپنے قدیمی شہر کی صحت و راحت بڑھانیکے لیئے کیا۔ پھر ملکہ معظمہ نے آگے بڑھکر ایک کل کا دستہ ہلایا تو بہت پانی صاف و شفاف نکلنے لگا۔

۳۰ نومبر کو ملکہ معظمہ نے وول ورہیمپٹن مین بڑی شان و شکوہ سے سٹیچو کو کھولا لوگون نے خیر مقدم بڑی خوشی سے کیا۔

ملکہ معظمہ سنہ ۶۶ء مین ڈچس و ن کلڈ کی مہمان ہوئین وہ لوچ میپل تک سیر تماشے کو گئین۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ ہم سواری سے اترے اور ایک بلندی پر چڑھکر اپنے گھر کو نیچے دیکھنے لگے

گہر بالکل صاف ہو گیا تھا ساری چیزین ہمکو صاف نظر آتی تہین ۔ یہان مین تنہا تہی کوئی مجہے نہین جانتا تہا کہ کون ہون ۔ میرا دل اِس یاد سے مسوسا جاتا تھا کہ چوبیس برس ہوئے کہ لارڈ بریڈل نے میری شاہانہ دعوت اِس ساز و سامان سے کی تھی کہ اُسکی عظمت شاعر کے خیال مین بھی نہین آتی ۔ مین اور البرٹ دونون تیئیس تیئیس برس کے نوجوان تھے ۔ خوش و خرم تھے اُسوقت جو لوگ ہمارے ہمراہ تھے اُن مین سے اکثر مر گئے لوچ پیل مین ہمنے چاء پی جسکی کیفیت یہ ہی کہ آگ نہین جلتی تھی اور کیتلی مین پانی کے اندر جوش نہین آتا تھا ۔ آخر کو برون دوڑ کر ایک مکان مین گیا اور وہان سے کہولتا ہوا پانی ایک برتن مین بہر کر لایا مگر وہان سے یہان آتے آتے پانی مین جوش نہ رہا ۔ چاء بڑی بے مزہ بنی جب ہمنے مراجعت کی تو راہ مین بالنگٹن کے آدمیون نے اپنے دروازہ پر دو شمعین روشن کین (یہ ہماری آنے کی خوشی کی روشنی تہی) ۔ اور سب طرف سے ہماری سواری کے گرد بہیڑ لگائی اور پہول نذر کیئے ۔ ۹ بجے دن کے ہم ڈن کلڈ مین آئے ، آج کا دن بڑی دل لگی اور تفریح و سیر و تماشے مین بسر ہوا ۔

سنہ ۱۸۶۷ء

شہزادہ آرتھر کا ملٹری امتحان مین پاس ہونا

سنہ ۱۸۶۷ء کے آغاز مین ملکہ معظمہ اِس خبر کے سننے سے بڑی خوش ہوئین کہ شہزادہ آرتھر نے ملٹری امتحان بہت اچھا دیا اور وہ پاس ہو گیا ۔ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۶۷ء کو شہزادی لوئیس نے بہائی کے امتحان کے باب مین یہ خط ملکہ معظمہ کو لکہا کہ میرے پیارے عزیز بہائی آرتھر نے اچھا امتحان دیا اور پاس ہو گیا آپ کو اِسپر کیسا فخر ہوگا ۔ اور میجر جس نے اِسکی تعلیم مین کوئی کسر نہین باقی رکھی کیسا اُسکے امتحان مین پاس ہونیسے خوش ہوا ہوگا ۔ آرتھر کو یونی فارم (وردی) ملی ہو گی ۔ ایک خط مین ملکہ معظمہ کو وہ لکھتی ہین کہ مین خوب سمجھتی ہون کہ آپکے دل پر کیا گزرتی ہو گی ۔ مین خوب جانتی ہون کہ میرے عزیز باپ کے مرنیسے اول تین برسون مین کیسی آپ کی جان فرسائی اور دل خراشی ہوئی ۔ بیشک آپکا یہ ارشاد درست ہی کہ یہ خدا کی رحمت ہی کہ جب دیر تک طوفان بپا رہتا ہے تو اُسکے بعد وہ جاتا رہتا ہے اور تسکین و تہماؤ ہو جاتا ہے ایسی ہی جب دل پر غم کی گہٹا اُمنڈ کر آتی ہے تو وہ پہر اُتر جاتی اور حالت بہتر ہو جاتی ہے ۔ غم کی منزل اول کا ابدی ہونا خدا کے عدل و رحم کے خلاف ہے ۔

۲۰ - فروری کو شہزادہ ویلز کے مشکوئے معلی مین صاحبزادی پیدا ہوئی اور سرکاری خبر مشتہر ہوئی کہ زچہ اور بچہ دونون تندرست ہین مگر یہ خبر غلط تھی طبا بنے یہ تشخیص کی کہ زچہ وجع مفاصل کے مرض مین مبتلا ہی جس سے اُسکی قوت مین ضعف اور صحت مین خلل آگیا ہے ملکہ معظمہ بہو کی اس علالت سے متفکر ہوئین - اور اپنے اس فکر کا خط بیٹے کو ڈرام سٹاف بھیجا بیٹے نے اسکے جواب مین یہ عریضہ نیاز بھیجا - کہ مجھے اپنی پیاری بھاوج کی علالت طبیعت کے حال سننے سے نہایت رنج ہوا - یہ علالت دونون زچہ اور بچے کے حق مین زہر ہے - غالباً یہ درد بہت دنون تک مریضہ کو بہت دق کرے گا جس مین بڑا اندیشہ ہے بمس کلارک کو بچہ کی دائگی اور تیمارداری مین مشکل پڑی ہوگی - میرا دل اپنی بھاوج کی علالت کے سبب سے ہر وقت بیچین رہتا ہے - ۱۲ - اپریل کو شہزادی کو شیحرٔ کے شہزادہ پیدا ہوا - ملکہ معظمہ سارے دن بیٹی کے پلنگ کی پٹی سے لگی بیٹھی رہین *

کن سنگٹن مین یہ ہال اس نیت سے بنایا گیا کہ اسمین سائینٹفک و آرٹسٹک اور نیشنل (قومی) اور انٹرنیشنل (اقوام مختلفہ کی باہمی اختلاط) کو نگر یسین ہوا کرین اور علم موسیقی کی تحصیل کی تکمیل ہوا کرے - مجالس عامہ مین انعامات تقسیم ہوا کرین اور زراعتی و باغبانی و صنعت کاری کی نمائشین ہوا کرین اور مصوری و حجاری کی صنائع دکھائی جایا کرین - اس عمارت کی بنیاد رکھنے کے دن سات ہزار تماشائی جمع ہوئے اور اُنکے بیٹھنے کے لیئے ایک بیضوی تماشاگاہ نہایت پرتکلف بنایا گیا - اسمین لیڈیان موسم گرما کا لباس نہایت نفیس اور غیر ملکون کے سفیر اور وزراء سلطنت اپنی درباری پوشاکین پہنے ہوئے آئے - بنیاد کے پتھر پر سونے کے حرفون مین یہ کتابہ لکھا گیا - "۲۰ - مئی علیحضرت جناب عالیہ ملکہ معظمہ نے یہ بنیادی پتھر رکھا"

جناب ملکہ معظمہ نے یہان گیارہ بجے قدم رنجہ فرمایا - شہزادہ ویلز نے ایڈریس پڑھا جسکا جواب حضرت علیا نے برخلاف اپنی عادت کے ایسی آواز حزین سے دیا کہ سامعین کے کانون تک مشکل سے پہنچا کہ مین آپ کے اس ایڈریس کا شکریہ ادا کرتی ہون جو محبت و عقیدت و اطاعت سے بالکل بھرا ہوا ہے - اس رسم مین جو تم نے میرے شریک ہونے کی درخواست کی اُسکے منظور کرنیکے لیئے مین نے اپنے دماغ مین بہ تکلف قوت پیدا کی اور مجھ مین اس خیال سے یہی قوت آگئی کہ مین اس رسم مین شریک ہوکر اپنے شوہر کے اِن منصوبون کی تائید کرونگی جو وہ سائینس و آرٹس کی ترقی

شہزادہ ویلز کے گھر لڑکا پیدا ہونا

رائل البرٹ ہال کی بنیاد رکھنا

تکمیل کے باب مین رکہتے تھے اُنکی تمنائے دلی یہ تھی کہ یہان ایسی انسٹی ٹیوشنین (تعلیم گاہین) بنین جن مین سائنسون اور آرٹون کی ترقی ہو۔ اسلیئے مین اِس عمارت کا نام رویل البرٹ ہال آف سائنس آرٹ رکہتی ہون۔ جب بنیاد کا پتھر نہایت مصفا و مجلا اپنی جگہ مین اُتارا گیا تو نفیریان بجین اور ہائیڈ پارک مین توپین چھوٹنی شروع ہوئین اور پرنس کونسورٹ کی تصنیف کیے ہوے نغمے گائے گئے۔ ملکہ معظمہ نے خوش نوا نغمہ سرایون کا شکریہ ادا کیا اور پہر مجلس کو برخاست کیا۔

ملکہ معظمہ نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ پرنس کی نمایشگاہ مین جو یوروپ کے مختلف بادشاہ جمع تھے اُنکی ملاقات کے لیئے کبھی داعی نہ ہون مگر جب سلطان روم نے انگلینڈ کی سیر کا ارادہ اپنا ظاہر کیا تو ملکہ معظمہ نے حکم صادر فرمایا کہ سلطان کے استقبال کی تیاریان کیجائین۔ سنہ ۱۸۶۷ع کے واقعات عظیمہ مین سے یہ ایک واقعہ ہے کہ لنڈن مین ۱۲۔ جولائی کو سلطان عبدالعزیز تشریف فرما ہوے یہ پہلی دفعہ تھی کہ برٹش سرزمین پر امیر المومنین نے اپنا قدم رکھا۔ قصر بکنگھم مین سلطان نے قیام فرمایا۔ اور یہان ایک دن رہکر ونڈسر مین جاکر ملکہ معظمہ سے ملاقات کی۔ ۱۷۔ جولائی کو سپٹ ہیڈ مین سلطان کو جہازون کی قواعد دکھائی گئی جس سے زیادہ کوئی اور پر لطف سیر سلطان کیلیئے نہ تھی موسم کے تلاطم خیز ہونیکے سبب سے کچھ بے لطفی ہوئی۔ اُنچاس جہاز تھے جنپر ۱۰۹۹ توپین چڑہی ہوئی تھین۔ دو صفون مین جہاز لنگر انداز تھے جنکے اندر شاہی جہاز شاہی مہمانون کو لیکر گیا۔ وکٹوریا البرٹ جہاز کے عرشہ پر ملکہ معظمہ نے سلطان کو آرڈر آف گارٹر عنایت کیا۔ لنڈن مین سلطان دو ہفتے تک مقیم رہ کر چلا گیا +

اوسبورن مین جولائی مین چند روز فرانس کی شہنشاہ بانو ملکہ معظمہ کی مہمان رہین۔ ۹۔ اگست کو ملکہ معظمہ رویل وکٹوریا اسپتال نیٹ لی مین تشریف فرما ہوئین اور وارڈون کو ملاحظہ فرمایا بیمار اور زخمی سپاہیون سے خوش خلاقی سے پرسش حال کی ۱۸۵۸ع مین لکھنو مین ایک سپاہی کے پھیپھڑے مین زخم لگا تھا اور اُس زخمی ہونیکے بعد بھی وہ اپنی نوکری کی خدمات بجالاتا رہا۔ وہ اس اسپتال مین تھا جسکی پرسش حال مین ملکہ معظمہ نے خاص توجہ فرمائی +

ملکہ معظمہ اکثر باقاعدہ ونڈسر و اوسبورن مین یا بالمورل مین جاکر رہا کرتی تہین اور سال کا زیادہ تر حصہ اِن کا ان ہی مقامات مین بسر ہوتا تھا۔ اُن کے بن بیاہے بچے اُنکے ساتھ ہوتے

سلطان روم کا انگلستان مین آنا

شہنشاہ بانو فرانس کا انگلستان مین آنا

تھے اور بیاہے بچے کبھی کبھی اُن سے آنکر ملتے تھے ۔ اور بڑے بڑے اعلی درجہ کے ممتاز امرا
اُنکے مہمان بنتے تھے۔ اسلیئے یہ مشکل سے کہا جا سکتا ہے کہ ملکہ معظمہ کی زندگی بیکاری اور تنہائی مین
گزرتی تھی۔ یہ سچ ہے کہ کوئی شخص اُنکے شوہر مغفور کا سا اُنکے دل کا خوش کرنے والا نہین ہوسکتا
تھا۔ مگر اِسکے معاوضہ مین بیٹون اور بیٹیون کی محبت ۔ رعیت کی ہمدردی چھوٹی بڑی آرزوئین
کے برلانے والے اسباب کا مہیا ہونا یہ سب موجود تہا۔ اُنکے رنج وغم کا پیالہ لبالب بھرا ہوا تھا
مگر ساتھ ہی جشنون اور برکتون کا پیالہ کنارون تک پر تہا۔ غرض اُنکے شادی و غم کے میزان کے
دونون پلڑے برابر تلے ہوئے تھے۔ جب ملکہ معظمہ نے اپنی بیٹی شہزادی لوئیزا کو کچھ اشارۃً یہ
لکھا کہ گھر مین کچھ دلچسپی نہین تو بیٹی نے عرض کیا کہ گستاخی معاف ہو گھر اب بھی بڑا دلچسپ ہے
جب ہم آپکے ساتھ ہون۔ ان سالون مین جنکا ہم ذکر کررہے ہین بالمورل مین ملکہ معظمہ کا وقت
خوشی کے ساتھ میسر ہوتا تھا۔ اِسکا مفصل حال انہون نے خود اپنے سفرنامہ ہائی لینڈ مین چھپوا
شائع مشتہر کیا۔ اور اپنا روزنامچہ بھی لکھا۔ اسمین ہائی لینڈس کی رسوم کا اور قدرتی سیرگاہون
کا اور اسکے مقامات کی سیر سیاحت کا بڑا دلچسپ بیان لکھا ہے۔ ہم اسمین سے کہین کہین سے
حالات انتخاب کرکے لکھتے ہین۔ وہ ہوہیلودین مین لکڑیون کے مشعلون کی کیفیت یہ لکھتے ہین کہ
وہان وہ سواری مین بیٹھکر باہر گئین اور جب واپس آئین تو دو لڑکے ہاتھون مین لکڑی کی مشعلین لیئے
ہوئے ملے۔ لوئیس باہر گیا اسنے ایک مشعل اپنے ہاتھ مین لے لی اور گاڑی کے ایک جانب مین چلنے
لگا۔ جب ہم بالمورل کے قریب آئے تو پہرے والے اور انکی بیبیان اور بچے اور نوکر چھوکرے
اور اور آدمی ہاتھون مین مشعلین لیئے ہوئے ملے برؤن نے بھی ایک مشعل ہاتھ مین لے لی ہم گھر
مین جاکر اُترے۔ وہان لیوپولڈ ہمسے ملا۔ اسکو بھی ایک مشعل دیگئی۔ یہ سب ہمارے گھر کے گرد پہرے
روس سب سے آگے تہا اور نفیری بجاتا تھا اور زینے کی سیڑہیون پر چڑہتا جاتا تھا۔ پہر سب نے
گھر کے پاس مشعلون کو یکجا جمع کرکے الاؤ لگا دیا۔ پہر وہ سب ناچے اور روس نے نفیری بجائی +

ایک اور مقام کا حال انہون نے لکھا ہے کہ لوگ میرے سامنے ناچے اور اُن مین شراب کا
دور چلا اور مجھے اُنھون نے چیز دیئے۔ کچھ گزبڑ کرکے مجھے ایڈریس بھی دیا۔ میرے ہمیشہ زندہ
رہنے کی دعا مانگی۔ گو یہ ساری باتین خوشی کی تھین۔ مگر میرے دل مین ڈنر کہانیسے پہلے اور تنہائی

ہین اور سونیکے وقت اندوہناک خیالات کا ہجوم ہوتا تھا اور مجھے اپنے زمانہ گزشتہ کے عیش و نشاط کے دن یاد آتے تھے اور شوہر یاد آتا تھا - وہ ہمیشہ اُس صحرائی مقام مین جو بالکل پہاڑون کے اندر واقع ہے کچھ نہ کچھ بنایا کرتا تھا +

ملکہ معظمہ نے بھیڑون کی اون کترنے کا عجب حال لکھا ہے کہ سارے ہائی لینڈس مین یہ دستور ہے کہ جاڑون مین وہ نشیب کے ملک مین بھیڑین بھیجتے ہین تو اُنکی اون قائم رکھنے کے لیئے یہ ترکیب کرتے ہین کہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کے درمیان بھیڑون کے بند کرنے کا ایک بڑا احاطہ بناتے ہین اسکے باہر ایک بڑا کنڈ بناتے ہین اور اُسکو تمباکو کے عرق اور صابن سے بھرتے ہین اور پھر اُنہین بھیڑون کو ایک دوسری کے بعد ڈبوتے ہین اور پھر کنڈ سے ایک آدمی ہر ایک بھیڑ کو باہر نکالتا ہے اور پھر اُنکو ایک دوسرے احاطہ مین لے جاتا ہے یہان جب تک بھیڑین رہتی ہین کہ وہ خشک ہوجائین - ایک دیگ آگ پر رکھی ہوتی ہے - اسمین تمباکو اور صابن و پانی بھرا ہوتا ہے - یہ سب چیزین جوش کھاتی ہین اور ایک ٹب کے کھولنے سے کنڈ مین جاتی ہین - ایک بڑی خوبصورت گلرخ لڑکی سر پر ایک لمبا چوڑا کپڑا اوڑھے ہوئے یہ کام کرتی ہے کہ گرم پانی کو نکالتی ہے اور بچے اور کتے اُسکے گرد جمع ہوتے ہین اور بہت سے آدمی اور گڈریئے اسکی مدد کرتے ہین یہ سیر بھی عجب خوشنما ہوتی ہے +

ایک جگہ وہ بیان کرتی ہین کہ مین صحرائی مسکینون مین اصطباغ دینے کی رسم مین شریک ہوئی وہان خاص نماز بڑی مؤثر پڑہی گئی - مین نے بچہ کے باپ کو ایک چاندی کا انجورہ دیا اور بچہ کا بوسہ لیا - پھر سب کے ساتھ بچے اور اسکی مان کے جام صحت کے پینے مین شریک ہوئی +

دریائے ڈی مین ایک گنوار بچے کے ڈوبنے کا حال بڑا دردناک لکھا ہے کہ دریا سے بچہ کی لاش برآمد ہوئی اور بورچی خانہ کی میز پر سفید چادر کے نیچے رکھی گئی - بیچاری مان سے مین اور شہزادی بیٹرائس ملنے گئی - اول وہ ہمکو دیکھکر چلا کر روئی - جب مین نے اسکا ہاتھ تھاما اور کہا کہ مجھے تمہاری مصیبت و غم کا دلی بڑا رنج ہے یہ کیسا دردناک واقعہ ہے ! تو اُسنے اپنے تئین ضبط کیا اور اُسنے اپنی تسلیم و رضا کا مضبوطی سے اسطرح اظہار کیا کہ ہمکو قادر مطلق پر بھروسا رکھنا چاہیئے اور جو مصیبت و بلا ہمپر واقع ہو اسپر صبر کرنا چاہیئے - اس حال کے دیکھنے سے انسان کا عقل و شعور بڑھتا ہے

وہ اپنے نوکر مسٹر برون کے باپکے مرنے کا حال لکھتی ہین کہ دروازے مین مسٹر کیمبل پادری
اور اُنکے نزدیک اور آدمی دروازہ سے باہر کھڑے تھے۔ جب پادری نے دعا مانگنی شروع کی تو
مسٹریس برون اُٹھکر میرے پاس آکھڑی ہوئی افسوس ہو کہ دیکھ کچھ نہین سکتی تھی مگر سن سب
کچھ سکتی تھی۔ جب تک دعا پڑھی گئی وہ کرسی پڑی کانپتی رہی دعا کے ختم ہونے پر برون آیا۔ اور ماں سے
عرض کی کہ آپ یہین بیٹھی رہین۔ وہ اور اُسکے بھائی جنازے کو اُٹھا کرلے گئے۔ جنازے کے پیچھے آدمیون
کی قطار چلی۔ ہم بھی جلدی سے اندر سے باہر آئے اور جنازے کو تابوت لے جانے والی گاڑی مین رکھتے
ہوئے دیکھا۔ پھر ہم ایک پہاڑی پر چڑھ گئے اور ہمنے جنازے کی سواری دیکھی۔ یہ بڑی خوش
نصیبی تھی کہ بارش موقوف ہو گئی تھی۔ مین اپنے گھر واپس گئی اور اپنی پیاری مسس برون کو تسلی
وتشفی دینے لگی۔ مین نے اُسکو ماتمی تعویذ دیا جس مین اسکے خاوند کے بال مین نے رکھے جنکو مین نے
کل کترا تھا اور اُسکے بیٹون مین سے ہر ایک کو ایک تعویذ مین بال رکھکر دونگی۔

اگست ۱۸۶۷ء مین ملکہ معظمہ کیلسو مین تشریف لے گئین۔ وہان اُنھون نے سب سے زیادہ
دلچسپ بات یہ دیکھی کہ اُنکے چلنے کی گاڑی کے گرد حسین نوجوان لیڈیان اپنی دوشیزگی کا سفید
لباس پہنے ہوئے اور اُسکو پھولون کی کلیون سے آراستہ کیے ہوئے موجود ہین۔ اس وقت
ملکہ معظمہ ڈیوک آف رکسبرگ کی مہمان تھین جنکا محل ۱۷۱۸ء مین تعمیر ہوا تھا۔ وہ ایک پاکیزہ
پارک مین بنا ہوا تھا اس مین بڑے اونچے اونچے پرانے درخت تھے۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ یہ پہلی
دفعہ تھی کہ مین یہان پہلی طرح سے ملاقات کرنے آئی۔ مین اپنے پیارے پیا البرٹ کے خیال
مین ڈوبی ہوئی تھی کہ اگر وہ زندہ ہوتا تو یہان پہ کام کرتا وہ بات کہتا وہ ہر چیز کے گرد پھرتا ہر چیز
کی توصیف کرتا ہر شئے کو دیکھتا بھالتا۔ افسوس ہو کہ یہ سب کچھ ہو اور سب کچھ رہے گا پر وہ نہ رہا
پھر یہان سے مین سر والٹر سکونت کے محل سکونت مین گئی۔ جہان وہ رہتا تھا اُسکے سارے کمرے
دیکھے اُسکے ڈرائنگ روم مین وہی سارا اسباب اور کتب خانہ موجود تھا۔ جو اُسکی زندگی مین تھا۔ بہت
سے قصون و نظمون کے مسودے اُسکے ہاتھ کے خوشخط لکھے ہوئے دیکھے جنمین کہین کاٹ کوٹ نہ تھی
اور بہت سے تبرکات دیکھے جو سر والٹر نے خود جمع کیے تھے۔ اُسکے مطالعہ کرنے کا کمرہ تاریک چھوٹا
سا دیکھا۔ ایک چھوٹے سے برج مین اُسکا سٹیچو برونز کا بنا ہوا رکھا تھا جو اُسکی موت کے بعد ڈھالا

گیا تھا۔ ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ سروالٹر کے مطالعہ کرنے کے کمرے مین اُس کا
جرنیل رکھا تھا۔ جسپر دستخط کرنیکے لیئے مجھسے مسٹر ہوپ سکوٹ نے درخواست کی مین اُسپر اپنے
نام لکھنے کو اپنی عزت سمجھی۔ پھر ہمنے اور دو تین کمرون مین جاکر پرانے ہتیارون وغیرہ کے عمدہ نمونے
بنے ہوئے دیکھے۔ ایک شیشے کے صندوق مین سروالٹر کی پوشاک جو اُسنے آخر پہنی تھی دیکھی ہم
ڈرائنگ روم مین وہان گئے جہان یہ اُس نامور انشاپرداز قصہ طراز کو موت آئی تھی *

ستمبر ۱۸۶۷ء مین ڈیوک رچمنڈ کی شکارگاہ کی سیر کی۔ سفری اسباب کے نہ پہنچنے سے
لیڈیون کو سخت تکلیف ہوئی۔ وہ ڈنر کے کہانے مین گھوڑے کی سواری کے لباس مین گئین
میرے پاس ٹوپی نہ تھی۔ مین نے اپنی ایک ملازمہ کی سیاہ لیس دار نقاب لی اور اسکو ایک ترکیب
سے زنانی ٹوپی بنایا۔ اور اُسکو سر پر رکھا۔ آدھی رات آگئی مگر اسباب سفر نہ آیا۔ ایک بجے بڑون
نے مجھسے عرض کیا کہ آپ خواب راحت فرمائین اسباب کی خبر اب تک کچھ سننے مین نہین آئی
کہ کہان ہے۔ میری ملازم عورتین کچھ اسباب ساتھ نہ لائی تھین مجھی یہ پسند نہ تھا کہ مین بغیر
اِسکے سونے جاؤن کہ ضروری سونیکے کپڑون کا تھیلا پاس نہو ناچار کچھ ترکیب کی گئی۔
جس مین کچھ آرام نہ ملا۔ دو بجے بچھونے کے اندر مین جاکر لیٹی۔ مین تھکی ہوئی ایسی تھی کہ اِس
بے آرامی مین بھی تین بجے مجھے نیند آگئی۔" ملکہ معظمہ کی قرابت نسبت کی اٹھائیسوین سالگرہ
تھی کہ بالمورل مین ملکہ معظمہ نے اپنے شوہر کا سٹیچو کھولا۔ یہ عطیہ ملکہ معظمہ نے اپنی رعایا کو اپنے
پاس سے عطا کیا تھا *

سنہ ۱۸۶۸

پارلیمینٹ کے آپس کے مباحثون سے ملکہ معظمہ کا دماغ پریشان ہو رہا تھا کہ شروع سال مین انکو
یہ اور تشویش ہوئی کہ شہزادہ لیوپولڈ ایسا علیل ہوا کہ اسکے بچنے کی توقع منقطع ہوگئی۔ مگر وہ
خدا خدا کرکے تندرست ہوا۔ اِسکے بعد پھر ملکہ معظمہ پر یہ صدمہ ہوا کہ مارچ ۱۸۶۸ء مین اِنکے
بیٹے ڈیوک ایڈنبرا (شہزادہ الفرڈ) کی جان جاتے جاتے بچ گئی۔ وہ اپنے جہاز گلاٹی مین آسٹریلیا
گئے تھے۔ بندرگاہ سڈنی مین اُنکا جہاز لنگر انداز ہوا۔ اِس بندرگاہ مین اِن کی دعوت

منعقد کی گئی جسمین ملاحون کے گھرون کے لیئے فنڈ مین مدد کرنے کی تجویز پیش ہوئی وہ اِس
مین سگئے اور سر ولیم مینگ سے کھڑے باتین چیتین کرتے تھے کہ ایک آدمی نے اُسکی پیٹھ مین گولی
ماری وہ ہاتھون اور گھٹنون کے بل آگے گرے اور چلائے کہ ہائے خدا میری پیٹھ ٹوٹ گئی
اُنکو اُٹھا کر ایک خیمہ مین لے گئے۔ زخم مین سے گولی نکالی اور امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ کسی اعلےٰ
عضو مین ضرر نہین پہنچا۔ اُنکے بدن سے خون بہت نکل گیا۔ اِس سبب سے دماغ مین ضعف بہت ہو گیا
مگر یہ بہادر جہاز ران شہزادہ جو اس باختہ نہین ہوا۔ جو لوگ اِنکی طرف سے متردد تھے اُنکو یہ خوشخبری
پہنچی کہ شہزادہ زیادہ مجروح نہین ہوا۔ آٹھ روز مین وہ اچھے ہو گئے۔

اِس حادثہ سے کولونی کے رہنے والے بڑے مشوش ہوئے۔ اُنہون نے قاتل اومیرل
کو فورًا گرفتار کر لیا۔ شہزادہ تو چاہتا تھا کہ وہ معاف کر دیا جائے مگر جرم کی تحقیقات کے بعد ۲۳۔
اپریل کو اُسکو پھانسی دیگئی۔

یہ امر قابل طمینان تحقیق نہین ہوا کہ قاتل نے گولی کیون ماری۔ گو لوگ یہ کہتے ہین کہ
وہ آئرلینڈ کے باغی فرقہ فینن کا جاسوس تھا۔ شہزادہ کی اس آفت ناگہانی کے شکریہ مین
سڈنی مین ایک اسپتال بنایا اور اُسکا نام الفرڈ اسپتال رکھا۔ سات ہزار پونڈ اسکے بنانے مین
خرچ ہوا۔ شہزادہ جس پستول سے زخمی ہوا اُسکو ساتھ لایا۔

ملکہ معظمہ نے ایک چھوٹی سی کتاب تصنیف کی اسمین روزنامچہ سنہ ۱۸۴۱ع سے سنہ ۱۸۶۱ع
تک کی ایام تعطیل کا اپنے قلم سے لکھا تھا۔ گو اسمین نہ تاریخ کی سنجیدگی و عالی مرتبگی اور نہ علم ادب
کی علو شان تھی۔ مگر اسمین ایسی خوبیان تھین کہ اُسکے پڑھنے کے سب شائق ہو گئے وہ ایسی مطبوع
خلائق ہوئی جسکی توقع نہ تھی۔ اِس کتاب کے خاص و عام پسند ہونے سے ملکہ معظمہ کو نہایت خوشی
ہوئی۔ انہون نے اُسکا ایک نسخہ چارلس ڈکنس کی خدمت مین بھیجا اور اسپر یہ لکھا کہ یہ ایک ہدیہ
ہے نہایت کمتر مصنف کی طرف سے ایک اعلی درجہ کے مصنف کی خدمت مین۔ یہ کتاب ملکہ
معظمہ نے بادشاہ ہونے کی حیثیت نہین لکھی تھی بلکہ گھر کی مان بن کر لکھی تھی۔ اور اسمین بیان
بیان کیا تھا کہ گھر مین محبت نرم دلی سے ریا باتین کیونکر کرنی چاہئین۔ عورتین انتظام خانہ داری
کیونکر کرین۔ ماعدانہ حقوق کس طرح ادا کیئے جائین۔ پیار اخلاص محبت کا برتاو گھر مین کیونکر ہو

انپر اور ملک پر جو قابل عاقل شوہر کے مرنیسے مصائب نازل ہوئی تہین انکا بیان کیا تہا۔ اِس مختصر کتاب مین پبلک مضامین سوائے اُس ایک مضمون کے کوئی اور نہ تہا کہ بادشاہ اور رعایا کے درمیان باہمی تعلقات کیا ہونے چاہئین۔ اِس کتاب مین اُنہون نے اپنا میلان خاطر سکوٹ لینڈ کے پریس بائی ٹرین چرچ کی طرف ظاہر کیا تھا جسپر پروٹسٹنٹ چرچ کے پادریون نے اعتراض کیا کہ انگلینڈ کے بادشاہ کے لیئے ضرور ہے کہ وہ صرف پروٹسٹنٹ چرچ کی حمایت کرے۔ مگر یہ اعتراض اُن کا بیہودہ تہا اسلیئے کہ ملکہ انگلینڈ نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ سکوٹ لینڈ کے چرچ کی بھی حامی ہوگی۔

اِس زمانہ مین افواہ اُڑی کہ ملکہ معظمہ کا یہ ارادہ ہے کہ وہ اپنی سوشیل لائف (معاشرت) بدستور سابق اختیار کرینگی۔ اِس افواہ کے غلط ہونیکے باب مین ٹائمز اخبار مین یہ خاص اطلاع مشتہر ہوئی کہ لوگون کے دلون مین یہ خیالات غلط پیدا ہوئے ہین جو اکثر اخبارات مین شائع ہوتے ہین کہ ملکہ معظمہ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ شوہر کے مرنیکے بعد سوسائٹی مین وہی باتین اختیار کرینگی جو شوہر کی زندگی مین کرتی تہین یعنے لیویان لین گی اور خود بال کے جلسے کرینگی اور پہلی طرح عیش و نشاط کے جلسون کی صدر نشین ہونگی۔ ملکہ معظمہ خوب سمجھتی تہین کہ میرے رعایا کو میرے دیکھنے کی کسقدر آرزو ہوا کرتی ہے انکی اِس خیر خواہانہ محبانہ آرزو کے برلانے مین وہ دریغ نہین کرتی تہین اور اپنی رعایا کے دلون کو خوش کردیا کرتی تہین۔ پبلک مین جہان اپنے جانے مین رعایا کی بہبودی و آسودگی جانتی تہین وہان جاتی تہین۔ قومی اغراض کی مجالس مین جاکر رعایا کی بہلائی کے لیئے لوگون کی ہمتین بندھوانے اور ترقی کرانے مین خود شریک ہوتین۔ غرض قومی کامون کے کرنے مین کبھی انکو دریغ نہوتا۔ خواہ انکی اپنی ذات مبارک کو کیسی ہی تکلیف و اذیت پہنچتی۔ سلطنت کے اعلے درجہ کے فرائض انکے ذمہ پر ایسے تھے کہ جنکے ادا کرنے سے انکی قوت مین ضعف آتا جاتا تھا اور صحت مین خلل آتا تھا۔ بس اِن فرائض کے ادا کرنیکے سوا اِن مراسم شاہی کے ادا کرنے کا تقاضا کرنا جنکو اُنکے خاندان کے آدمی اچھی طرح ادا کرسکتے تھے انکو اصلی فرائض کے ادا کرنے مین قاصر بناتا تہا۔ وہ اپنی رعایا کی تمام خیر خواہانہ درخواستون کو منظور فرماتی تہین۔ تجارت کے لیئے انکی ہمت بندھواتی تہین۔ سوسائٹیون کو سہارا دیتی تہین غرض جتنا کام وہ کرسکتی تہین اتنا کام کرتی تہین۔ اُنسے اور زیادہ کام کرنے کی خواہش کرنا انکی صحت

ملکہ معظمہ کی عادات

وطاقت کو زائل کرتا تھا۔

لنڈن کی گرمی اور ملکہ معظمہ کا سوئیزرلینڈ کا سفر

۱۸۶۸ع مین لنڈن مین ایسی شدت سے گرمی پڑی کہ پہلے کبھی نہین پڑی تھی ملکہ معظمہ نے اپنی ساری عمر مین گرمی کی شدت سے ایسی تکلیف نہین اُٹھائی تھی جیسی کہ اِس سال مین۔ وہ برآمدہ مین یا خیمے کے سایہ مین بیٹھکر کھلی ہوا مین کام کرتی تھین۔ اِدہر گرمی نے ستایا اُدہر وزرا کے اختلافات نے تھکایا۔ جسکے سبب سے اُنکے اعصاب و دماغ مین ایسا خلل آیا کہ اُنکو غش آنے لگے۔ جس کو دیکھکر اطبا کے بھی ہوش اُڑے جب پارلیمنٹ بند ہوئی تو اطبا نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ جناب عالیہ سوئیزرلینڈ تشریف لیجائین۔ وہ ۷۔اگست کو لیوسرن کی لیک (جھیل) پر رونق افروز ہوئین۔ اِس سفر مین اُنھون نے اپنے ملکہ ہونے کو چھپایا اور کونٹیس کنٹ بنایا۔ اُنھون نے یہان کے قدرتی جلوہ گاہون کی سیر سے دماغ کو تازہ کیا۔ اور ایک مہینے تک یہان کی گلگشت مین بسر کی۔ ۱۱۔ستمبر کو ونڈسر کیسل مین تشریف لائین اور یہان سے ۱۳۔ستمبر کو بالمورل روانہ ہوئین۔ جب تک سکوٹ لینڈ مین اپنے گھر مین مقیم رہین۔ اپنی عادت کے موافق جھونپڑون کے غریب رہنے والون کے ساتھ بھلائی کرتین اور اُنسے ملتین۔ رورنڈ ڈاکٹر گتھری جھونپڑون کے رہنے والون کے ساتھ اُنکی ملاقات کی یہ روایت کرتے ہین کہ وہ ایک جھونپڑے مین گئین۔ اور اُسکے اندر ایک قریب المرگ آدمی کے تکیے مین سے کانٹے اپنے ہاتھون سے نکالنے لگین۔ پھر اُنھون نے خود یہ درخواست کی مجھے یہان تنہا چھوڑ جاؤ۔ پھر وہ اِس بیمار کے بستر پر بیٹھ گئین اور اُسکو تسکین دینے لگین اور اِس قریب المرگ بیمار کو سب کے پادشاہ کے پاس کیلئے آمادہ کرنے لگین۔ اسوقت صبح کو یہ پرانی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ چرچ مین بادشاہ اپنی اور ملکائین ماؤن کی تیمارداری کرینگے۔ غرض غریب پرور ملکہ نے غریب رعایا کی موت مین اُنکی ہمدردی کرنے سے اور تجہیز و تکفین مین شریک ہونے سے ثابت کردیا کہ سب آدمیون مین انسانیت ایک ہی ہے۔

مسٹر جارج پی بوڈی کا عطیہ

۵۔دسمبر کو ملکہ معظمہ کو اطلاع ہوئی کہ مسٹر جارج پی بوڈی نے لنڈن کے غربا کے مکانون کی درستی کیواسطے ایک لاکھ پونڈ عطا کیے ہین۔ یہ عطیہ اُنکا دوبارہ تھا۔ جو پہلے عطیے کے ساتھ ملکر ساڑھے تین لاکھ پونڈ کا ہوتا تھا۔ انگلینڈ مین لوگ اِسکو اپنی خفت سمجھتے تھے کہ یہان کے لکھہ پتیون کو ایک اجنبی آدمی نے خیرات کرنے کا طریقہ سکھایا۔ انکا چینون

بدبینون نے مسٹر پی بوڈی کے عطیہ کی کم قدری کے لیئے ایسے شاخسانے نکالے کہ اس عطیہ کے روپے سے جو مکانات بنے اسمین غربا تو جا کر بسے نہین متوسط درجے کے نوجوان اور کلرک وغیرہ آباد ہوئے. مگر یہ نہین سمجھے کہ متوسط درجہ کے آدمی جو اپنے مکانات خالی کرینگے تو اُن مین غربا بسکر آرام و آسایش حاصل کرینگے اور اپنے گھر کے اسباب تیار کرنے کا بوجھ اُنکے سر سے کم ہوگا۔

۱۴ دسمبر کو پرنس کونسورٹ کی برسی حسب معمول فرگیمور مین ہوئی کہ ملکہ معظمہ مع اپنے سارے اہل وعیال کے مقبرے مین گئین. شہزادی لوئیس اِس سبب سے برسی مین شریک نہ ہوسکین کہ اُن کے ہان بچہ عنقریب پیدا ہونے والا تھا۔

ملکہ معظمہ کو اپنے شوہر کے مرنیکے بعد اپنے خانگی کامون مین صرف اس کام کی طرف زیادہ توجہ رہی کہ وہ اپنے شوہر کی زندگی کے کامون کو اور اُنکے خصائل ستودہ و سیرت پاکیزہ کو دنیا مین مشہور کرین. اُنکے دل مین یہی باتین بسی رہتی تہین کہ اُنکے شوہر کے بُت بنو اور بسٹ قائم ہون مقبرے کی عمارت بڑی رفیع الشان بنے۔ پھر آخر اُنکا ارادہ یہ ہوا کہ ایک اور قسم کی یادگار اُنکی یاد روزگار رہنائی جائے کہ اُنکی نوعمری کے اور اُنکے متاہل ہونیکے ابتدائی حالات ایک کتاب مین لکھے جائین۔ کون ایسا غمزدہ ہوتا ہے کہ اپنے عزیز کے مرنیکے بعد اس قسم کی یادگار بنانی نہ چاہتا ہو؟ مگر وہ اُسکے حال مین ایسی بے نظیر حکایات اور بے مثل روایات ملکہ معظمہ کی مثل کب لکھ سکتا ہے؟ اکثر بادشاہون کی کتابون پر نکتہ چینی و عیب بینی کم ہوا کرتی ہے مگر یہ کتاب ایسی لکھی گئی کہ تواریخ مین کیا تو کتابین بالکل ایسی تصنیف ہی نہین ہوئین یا اگر ہوئین تو چند۔ کہ وہ علم ادب کے اعتبار سے مستحق تحسین و آفرین ہون۔ اور تاریخ کے گوشون پر اپنی فطانت کی روشنی ایسی چمکائین کہ کہین اسکی نظیر نہین ملی۔ ملکہ معظمہ مین یہ ملکہ خداداد تھا کہ وہ سچی باتون کو سلیس زبان مین بیان کردیتی تہین. پرنس کونسورٹ چھپا ہوا رستم تھا۔ اپنی تئین نقاب کے اندر چھپائے رکھتا تھا۔ اور کسر نفسی کے عمق مین غرق رہتا تھا اسلیئے اسکی جبلی اوصاف کی بہت تہوڑی جھلک نظر آتی ہے. گو اُنکی حسن صورت اور خوشنما رنگت اور انکا تناسب اعضا قابل تعریف نظرون کے سامنے تہا۔ مگر ان کا حسن سیرت آنکھون کے سامنے نہ تہا. وہ اس بات کو اپنا فرض اور عین مقصود زندگانی جانتے تھے کہ مین وکٹوریا مین مست کر سما جاؤن۔ اب ملکہ معظمہ کی باری تھی کہ وہ اپنے تئین مٹا کر شوہر مین

سمائین ۔ مگر ملکہ معظمہ نے اس انصاف کرنے مین اپنی ذات کے لیئے ناانصافی کی ؀

کتاب جسمین پرنس کونسورٹ کی ابتدائی ایام زندگی کا حال لکھا ہے ۔ اسکا مصالح خاندان شاہی مین انکے مرنیکے بعد کئی سالون تک جمع ہوتا رہا انکے روزنامچے اور یادداشتین اور خطوط جمع کیئے گئے ۔ جو انکی تحریرات جرمنی زبان مین تھین انکا ترجمہ انکی بڑی صاحبزادی نے انگریزی زبان مین کیا ۔ یہ سارا مصالح جنرل گرے صاحب کو دیا گیا جو ایک مدت تک ملکہ معظمہ کے کاشانہ معلے کے ایک رکن تھے ۔ انھون نے ان سب کو مرتب کرکے ایک کتاب بنائی جو فقط اسلیئے تھی کہ ملکہ معظمہ کی اولاد اسکو پڑھے یا خاص احباب انکے اسکو مطالعہ کرین ۔ مگر بعد ازان عوام مین اسکی اشاعت کا ارادہ ہوا ۔ اسمین بہت سی باتین ایسی لکھی ہوئی تھین کہ جنرل گرے کو عوام مین اسکے مشتہر کرنیکے اندر تامل تھا ۔ مگر ملکہ معظمہ نے اسکی کچھ پروا نہین کی ۔ انکو رعایا کے ساتھ اور رعایا کو انکے ساتھ ایسی یکدلی اور محبت اصلی تھی کہ وہ ان باتون کو اپنی رعایا سے چھپانا نہین چاہتی تھین ۔ غرض یہ کتاب ۱۸۶۷ء مین چھپکر شائع ہوگئی ؀

سنہ ۱۸۶۹ء

پارلیمنٹ کا کھلنا اور ملکہ معظمہ کی خانگی ترددات

۱۶ فروری کو پارلیمنٹ کو کمیشن نے کھولا ۔ لارڈ چنسلر نے ملکہ معظمہ کا اسپیچ پڑھا ۔ ملکہ معظمہ کے موجود نہ ہونے کے سبب سے کے بی نٹ نے پارلیمنٹ مین یہ امر پیش کیا کہ اس اسپیچ کا جواب جب پڑھا جائے کہ ملکہ معظمہ خود موجود ہون ۔ یہ امر غیر معمولی سا معلوم ہوتا تھا مگر پہلے بھی ایسا ہوچکا تھا کہ ملکہ معظمہ کے غیر موجود ہونیکی صورت مین انکی اسپیچ کا جواب نہین دیا گیا ۔ اور ملکہ معظمہ کے موجود نہونیکی وجہ تھی کہ شروع سال مین شہزادہ لیوپولڈ سخت علیل ہوگئے تھے جسکے سبب سے انھون نے نہ تخت پر جلوہ افروز ہوکر اسپیچ دیا نہ کامنس ہوس کا ایڈریس لیا ؀

ملکہ معظمہ کو ایک مہینہ کے بعد یہ ایک اور فکر پیدا ہوا کہ ڈرام سٹاف مین بیٹی کا ایک نوکر بیمار ہوگیا ۔ جسکے سبب سے شہزادی کو بچون کی خدمت گزاری مین محنت مشقت کرنی پڑی ۔ شہزادی خوش طبعی سے اپنی مان کو لکھتی ہین کہ آپکا اس بات کے سننے سے دل بہلے گا کہ بڑھیا میلنگ میرے چھوٹے بچے کے ساتھ سوتی ہے اور بچے کے سارے کام اسکے ذمہ ہین مگر وہ بہت بڑھیا ہے اور اس قابل

نہین کہ وہ بچے کو نہلائے دُھلائے اور صبح شام کپڑے پہنائے اِن سب کامون کو مین خود
کرتی ہون۔ اسکا آپ کچھہ فکر و تردد نہ فرمائین مجھے اِن کامون کے کرنے سے کچھہ تکلیف نہین ہوتی
جب لوئیس صبح کو معمول کے موافق گھوڑے پر سوار ہوتا ہے یا اپنے اوفس کو جاتا ہے تو مین وکٹوریا
اور ایلا کو ساتھ لیکر باہر جاتی ہون۔ یہ لڑکیاں خوب دل بہلانیوالی ہین فقط۔

یہ شہزادی کی خوش نصیبی تھی کہ انکی نامور مادر نے انکی تعلیم و تربیت ایسی کی تھی کہ وہ
اپنے افلاس کی حالت مین سارے کام خوشی خوشی چلا لیتی تھین۔

مسٹر کارلائل ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین ایسے عالم متبحر تھے کہ اُنہون نے اپنی عقل و
دانش کی روشنی سے سلطنت کو روشن کر رکھا تھا۔ اِسلئے ملکہ معظمہ نے ملاقات کی درخواست
کی۔ اسوقت وہ بھی غمزدہ ہو رہے تھے۔ انہون نے ملاقات کی اور اُسکا حال یہ لکھا کہ ملکہ معظمہ
اپنے کل اوضاع و اطوار و گفتار کردار مین مہذب و شائستہ تھین جو باتین اُنہون نے مجھ سے
کین اُنسے انکی قدر و وقعت میرے دل مین بہت بڑھ گئی۔ کچھ گھٹی نہین۔

۱۷۔ اپریل کو ملکہ معظمہ ایلڈر شوٹ مین رونق افروز ہوئین صبح کو موسم ایسا خراب تھا
کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سپاہ کا معائنہ موقوف رہیگا۔ مگر دوپہر کے قریب بادل پھٹ گیا ملکہ معظمہ
اپنے مصاحبین کے کیمپ مین گئین۔ وہان لنچ تناول فرمایا۔ ۳ بجے آٹھ ہزار سپاہ کا معائنہ کیا۔

ملکہ معظمہ ایسی باتون سے تو دل بہلاتی تھین جیسی اوپر بیان ہوئین ورنہ اُنکی تنہا نشینی
روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ انہون نے اِس باب مین شہزادی لوئیس کو خط لکھا ہے جسکے جواب مین
۱۶۔ اپریل کو اُنہون نے اپنی مان کو یہ خط لکھا۔ اگر آپ نواسیون مین سے کسی نواسی کو اپنے پاس
رکھنا چاہینگی تو ہم کو اُس سے بڑی خوشی ہوگی۔ ہم آپ کی درخواست کے موافق کام کرینگے مین
صرف آپ کی خاطر کے لیئے اِس بات کو اکثر افسوس کے ساتھ خیال کرتی ہون کہ آپ کی کیسی
تنہائی مین گزرتی ہے جو آپ کی اولاد بڑی ہوتی جاتی ہے وہ علیحدہ ہوتی جاتی ہے اور جو گھر مین
رہتی ہے اسکے بچے نہین ہوتے جنسے کہ آپ کا دل بہلے۔ آپکے بہت سے نواسے نواسیان
پوتے پوتیان ہین۔ اِن مین سے جسکو آپ مانگین گی۔ اسکو والدین دیدینگے۔ اور خوش ہونگے
کہ ہمارے بچے اُسی چھت کے نیچے پرورش پاتے ہین جسکے نیچے ہمنے خود پرورش پائی ہے

ملکہ معظمہ کی ملاقات مسٹر کارلائل سے

ایلڈر شوٹ مین سپاہ کا معائنہ

ملکہ معظمہ کی تنہائی

اور ہمارا بچپن خوشی سے بسر ہوا ہے اور ایسی مہر پرور جدہ ماجدہ اُنکی تربیت کے لیے موجود ہین
مئی مین ملکہ معظمہ کے پاس بلوچر کی کونٹس آگئی تہین جنسے انکو بڑی محبت تھی اور وہ انکا
دل بہلانا جانتی تہین اسلیئے وہ تنہا نہین رہین ؞

خدیو مصر اسمعیل پاشا کا انگلستان مین آنا

۱۸۶۷ء مین اسمعیل پاشا خدیو مصر انگلینڈ مین پہلے آئے تھے اب دوبارہ ۲۲- جون ۱۸۶۹ء
کو آئے - آٹھ روز تک یہان مقیم رہے جن مین جلسے دیکھتے رہے اور دعوتین کھاتے رہے - ۲۴- جون کو
چارنگ کروس مین پرنس ویلز نے ملکہ معظمہ کیطرف سے آنے کی مبارکباد دی - وہ شہزادہ ویلز کے
ساتھ قصر بکنگہم مین چیزز کے غل وشور مین تشریف لے گئے - اسی تاریخ قصر بکنگہم سے ونڈسر مین
ملکہ معظمہ سے ملاقات کرنے گئے - وہان اُنکے ساتھ تناول طعام فرمایا - برٹی پارک مین پانچہزار سپاہ
کا ملاحظہ کیا - دوسرے دن خدیو بال موریل مین آیا - یہان شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز کے ساتھ
کھانا نوشجان فرمایا - یہان آنیسے اُسکی غرض یہ تھی کہ سلطان روم کی اطاعت سے اُسکو آزادی
ہو گو اس کام مین اسکی اعانت تہوڑی سی گئی - مگر وہ اس منصوبے مین رہے کہ سلطان کے برخلاف
انگلینڈ سے مدد ملے ؞

مسٹر پی بوڈی کا سٹیچو قایم ہونا

لنڈن مین رائل اکسچینج کے قریب مسٹر پی بوڈی کا سٹیچو قایم ہوا - اس کام مین ملکہ
معظمہ نے بڑا دل لگایا - شہزادہ ویلز نے اُنکے حکم سے ۲۳- جون کو اس سٹیچو پر سے نقاب اُٹھایا -
اور اپنی استعداد خداداد سے بڑا فصیح وبلیغ سپیچ دیا - اور اسمین اشارۃً اور کنایۃً ان باتون کا بیان
کیا جو اُنکو امریکہ مین اپنے سفر مین پسند آئی تہین - اسوقت مین جتنی سپیچ دی گئی وہ سب بڑی
دلچسپ تھی - مسٹر موٹلی وزیر یونائیٹڈ سٹیٹس نے بیان کیا کہ بلند اقبال دریادل مسٹر پی بوڈی
نے اس راز کو کھولا جسکے لیے بخیل بے فائدہ افسوس کرتا ہے اُس نے وہ فن منکشف کیا کہ
جس سے ہمیشہ ہر وقت مین دولت عظیم قائم رہتی ہین اسوقت ڈیون شائر کی قبر پر کتابہ کندہ کیا
ہوا یاد رکھتا ہون کہ جو مین نے خرچ کیا وہ میرے پاس ہے جو بچایا وہ کھویا جو مین نے دے ڈالا
وہ میرے پاس باقی ہے - جب مسٹر سٹوری کی نوبت آئی تو اُنہون نے سٹیچو کی طرف اشارہ
کرکے کہا کہ یہی میرا سپیچ ہے ؞

ملکہ معظمہ نے موسم خزان مین ہائی لینڈس کی سرزمین کی قدرتی جلوہ گاہون کو اپنی آنکھون سے

آئرلینڈ مین ملکہ معظمہ کی اولاد کی تکلیفات

دیکھکر حظ اٹھایا۔ اس سال مین انپر بہت سی تکلیفات گزرین اول اسٹریلیا کے سفر مین ڈیوک ایڈنبرا ناکام رہے انکے گولی لگنے کا بیان پہلے ہوچکا ہے۔ انھون نے یہ غلطی کی کہ اہل اسٹریلیا کے امرا کو ساڑھے تین ہزار پونڈ کے تحفہ تحائف دیئے جسکو لوگ یہ سمجھے کہ یہ روپیہ مفت رائگان شہزادے نے اپنی ناتجربہ کاری سے برباد کیا۔ شہزادہ آرتھر نے جو آئرلینڈ مین سفر کیا۔ وہان بھی ایسے معاملات پیش آئے کہ جس مین بے لطفی رہی۔ اگرچہ ملکہ معظمہ کے ان دو بیٹون کے سفر مین ناکامی ہوئی مگر شہزادہ ویلز وارث سلطنت نے اپنے تئین سوسائٹی کا محبوب بنالیا انھون نے کورٹ کے لباس تبدیل کرانے مین کوشش کی اور اہل دربار کے لیئے ایک لباس حال اور قدیم کے لباسون کے درمیان وضع کیا۔

۲۳۔ اکتوبر کو لارڈ ڈربی کا انتقال ہوا۔ انکی عمر اٹھتر برس کی تھی۔ اور انچاس برس سے وہ سلطنت کے رکن اعظم تھے۔ چوتھائی صدی سے ان کا نام اور رعب داب ٹوری فرقہ پر سحر کاری کرتا تھا۔ ۱۱۔ ستمبر کو لیڈی پامرسٹون نے انتقال کیا جو ملکہ معظمہ کی بیوگی مین شریک حال اور نہایت ہمدرد تھین۔ اس دوست غمخوار کے دنیا سے سدھارنے کا انکو کمال رنج و ملال ہوا۔

دریائے ٹیمس پر پل کا کھولنا

۱۰۔ نومبر کو ملکہ معظمہ لنڈن مین تشریف لائین کہ دریائے ٹیمس پر جو نیا پل بنا ہے اسکو کھولین۔ جب اکتوبر مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ اس پل کے کھولنے کے لیئے ملکہ معظمہ تشریف لاتی ہین تو لنڈن کے سارے بیکار آدمیون کا یہ ارادہ ہوا کہ انکی راہ مین سب کے سب صف بستہ کھڑے ہون مگر یہ خیال کرکے کہ وہ اس پبلک فرض ادا کرنیکے لیئے اپنے ماتمی لباس مین غمزدہ آتی ہین انکو زیادہ رنج دینا مناسب نہین۔ انھون نے اپنا ارادہ فسخ کیا۔ جب وہ پل کھولنے آئین تو لوگون نے بڑی خوشی سے چیرز دیئے۔ مدت کے بعد انکی زیارت اسطرح ہوئی تھی۔ ان کو ایڈریس دیا گیا جسکا جواب یہ انھون نے دیا کہ مجھے شہر مین اس پل کے کھولنے کے لیئے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ ایسے کامون کے کرنیکے لیئے اہل شہر بڑا حوصلہ رکھتے ہین۔

حکایات

اس سنہ کی یہ حکایات مشہور ہین کہ ایک سرائے کی بڑی موٹی مکان دارنی ملکہ معظمہ کو دکھائی گئی وہ بہت نفیس لباس پہنے ہوئے تھی۔ وہ بڑی دولتمند تھی مگر اپنی سرائے کے گرد کے مکانون سے ایسی محبت رکھتی تھی کہ انکو چھوڑتی نہ تھی۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ وہ مجھے دیکھکر

بہت خوش ہوئی مجھسے ہاتھ ملایا اور اپنے ہاتھ سے مجھے تھپکا ۔
یہ ایک اور کہانی مشہور ہے کہ ملکہ معظمہ ایک رستہ مین جاتی تہین ایک گڈریہ کا لڑکا بہیڑین
لیئے اِسی رستہ مین آتا تہا اُسنے کہا لیڈی رستہ سے ہٹ جاؤ ۔ بہیڑون کو رستہ دو ۔ ملکہ معظمہ نے
اِسکے حکم کی تعمیل کی مگر بہیڑین ایسی ڈرپوک تہین کہ وہ آگے نہین بڑھین تو لڑکے نے للکار کر
کہا کہ لیڈی کیا تم نہین دیکھتین کہ بہیڑین اُلٹی جاتی تہین ؟ انکو آگے جانے دو ۔ ملکہ معظمہ کے نوکر
نے لڑکے کی اِس اکھڑپنے کی باتین سنکر سختی سے پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ مین کس سے باتین
کرتا ہون ؟ لڑکے نے جواب دیا کہ نہین جانتا ہون نہ جاننے کی پروا کرتا ہون کہ یہ کون ہین ؟
یہ بہیڑون کے چلنے کا رستہ ہے ۔ اسمین کسیکو کہڑا نہین ہونا چاہیئے تو پہر اُس ملازم نے کہا کہ یہ
ملکہ معظمہ ہین تو لڑکا سٹ پٹایا اور بولا کہ یہ ملکہ ہین ؟ یہ ملکہ ہین ؟ پہر ہوش سنبہالکر بولا کہ بہلا یہ
ملکہ ہین تو کپڑے ایسے کیون نہین پہنتین کہ لوگ انکو پہچانین کہ وہ ملکہ ہین ؟

سنہ ۱۸۷۰ء

۱۱ مئی سنہ ۱۸۷۰ء کو برلنگٹن کے باغون مین یونیورسٹی لنڈن کی عالی شان عمارت جدید کو
ملکہ معظمہ نے کہولا ۔ شہزادہ ویلز مع اپنی بی بی کے ملکہ معظمہ کے ہمراہ تھے ۔ ملکہ معظمہ کے روبرو
جو ایڈریس پیش کیا گیا ۔ اسمین اس امر واقعی کی طرف اشارہ کیا گیا کہ جس سال مین حضرت
علیا تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئی تہین ۔ اُسی سال سے یونیورسٹی نے اپنی یہ کوشش
شروع کی تہی کہ حضور کی سب قسم کی رعایا کی جماعتون کے لیئے تعلیم کا آزادانہ طریقہ باقاعدہ
جاری ہوجائے ۔ اور اُسکے سوائے اُنہون نے حسن عقیدت کے ساتھ ملکہ معظمہ کا شکریہ ادا
کیا کہ حضور نے اس عمارت کے کہولنے کی درخواست کو منظور فرمایا ۔ اور پارلیمنٹ نے اِس
عمارت کی تعمیر کے لیئے اور یونیورسٹی کی اور ضرورتون کے لیئے عطیہ عطا کیا ۔ اس ایڈریس کو
یونیورسٹی کے چنسلر لارڈ گرین ویل نے پڑھا حضرت علیا نے اسکا جواب دیا اور بآواز بلند
حکم دیا کہ عمارت کہولی جائے ۔ اِس جلسہ مین بابو کیشب چندر سین برہمو سماج کے ہادی و مرشد
بہی موجود تھے انکی لوگون نے نہایت گرمجوشی سے تعظیم تسلیم کی جب ملکہ معظمہ تشریف لے گئین

عمارت یونیورسٹی کا کہولنا

تو لارڈ گرین ویل نے انعامات تقسیم کیے اور بیان کیا کہ جب کیمبرج اور اوکسفورڈ مین ملکہ الزبتھ تشریف لے جاتی تھین تو وہ لیٹن زبان ہی مین سوال جواب نہین کرتی تھین بلکہ یونانی زبان مین بھی ۔

اِس سال کے موسم خزان مین کونسل نے منظور کر لیا کہ شہزادی لوئیزا کی لورن کے مارکوئیس سے جو ڈیوک آرگائل کا بڑا بیٹا ہے شادی کیجائے۔ جب لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ خاندان برنزوک کا یہ قاعدہ ہے کہ خاندان شاہی کی شادیان رعایا کے ساتھ نہ کیجائین۔ ملکہ معظمہ نے توڑ ڈالا تو اُنکے کان کھڑے ہوئے۔ جارج سوم کا ایکٹ شادی کے باب مین یہ تھا کہ خاندان شاہی کو رعایا کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت تھی بشرطیکہ بادشاہ منظور کرلے۔ جارج سوم تو خود کبھی ایسی شادی کی اجازت نہ دیتا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کوئی اور بادشاہ بھی ایسی شادی کی اجازت نہ دیگا۔ اِس ایکٹ کے سبب سے خاندان شاہی کی علو مرتبگی قائم رہی کہ اسکا ازدواج رعایا کے ساتھ نہین ہوا۔ اہل انگلینڈ کو یہ ناپسند تھا کہ اس رشتہ مندی کے سبب سے رعایا مین سے کسی شخص کی نوبت بادشاہی پر آئے۔ مگر اب خاندان شاہی اتنا بڑھ گیا ہے کہ شہزادی لوئیزا کا نمبر ملکہ معظمہ کے بعد بادشاہی کے لیئے بیسوان تھا۔ اسلیئے پرانے قاعدہ پر خیال نہین کیا گیا سنہ شاء کے موسم خزان مین ملکہ معظمہ بالمورل مین رونق افروز تھین۔ ۳۔ اکتوبر کو شہزادی لوئیزا کی قرابت نسبت ڈیوک آرگائل کے سب سے بڑے بیٹے مارکوئیس لورن سے ٹھیر گئی۔ جسکا بیان ملکہ معظمہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین کہ ہم سات بجے اپنے گھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد لوئیزا آئی اُسنے مجھسے آنکر کہا کہ لورن نے مجھ سے شادی کی درخواست کی ہے۔ مین نے یہ سمجھکر کہ آپ اِس درخواست کو منظور فرمائین گی اُسکی درخواست کو منظور کر لیا ہے۔ گو مجھے اُسکے اپنے سے جدا ہونے کا نہایت رنج تھا مگر مین نے بطیب خاطر اُسکی درخواست کو منظور کر لیا اور دعا مانگی کہ خدا اِسکو خوش رکھے فقط۔ اِس شادی مین جو سلطنت شخصی پر سلطنت نوعی اور سلطنت جمہوری کو ترجیح دی گئی تھی اسلیئے وہ انگلینڈ مین عام پسند ہوئی۔ ملکہ معظمہ اپنی فرزانگی سے جانتی تھین کہ اِس ترجیح کے خیالات رعایا مین روز بروز بڑھتے جاتے ہین۔ اور رعایا خاندان شاہی کی شادی کے ایکٹ کو خاموشی کے ساتھ ناپسند کرتی تھین۔ گو اسکو یہ جرأت کبھی نہین ہوئی کہ وہ اُس کی

شہزادی لوئیزا کی نسبت قرار

منسوخی کی درخواست کرتی ✦

جنرل گرے کا انتقال

اِس سال کے موسم بہار مین جنرل گرے کا انتقال ہوا۔ وہ ملکہ معظمہ کے پرائیویٹ سکرٹری تھے اُنکے مرنے کا اثر پولیٹکل معاملات پر تھا۔ اِس زمانہ مین ملکہ معظمہ بذات خود سلطنت کے تمام کارخانون پر توجہ فرماتی تھین۔ دفترون کے انتظامات کے تمام معاملات اہم کی نسبت اپنی رائے و خیالات سے وزرا کو اطلاع دینا انکی عادت مین داخل تھا۔ جنرل گرے کا یہ کام تھا کہ ملکہ معظمہ جو مسودات لکھکر اُنکے پاس بھیجین اُنکو وہ ترتیب دیکر سٹیٹ کے کاغذات کی صورت مین بنا دیتے حقیقت مین وہ کام ملکی معاملات مین کرتے تھے جن کا کرنا پرنس کونسورٹ کی عادت مین داخل تھا۔ جنرل گرے کے مرنیکے بعد کے بی نٹ نے یہ نیا عہدہ قائم کیا کہ ملکہ معظمہ کے پرائیویٹ سکرٹری کے عہدہ کا کام ایک منسٹر کیا کرے۔ جنرل گرے کی جگہ کرنیل پون سوبی مقرر ہوئے ✦

چارلس ڈکنس کا انتقال

۹ جون ۱۸۷۰ء کو چارلس ڈکنس نے انتقال کیا جو انگلستان کے علم انشا پردازی اور قصہ طرازی مین طاق تھے اور علم ادب مین آفتاب تھے۔ اُنہون نے انشا طرازی طبائع انسانی کی تفریح کے لیئے نہین کی تھی۔ بلکہ معاشرت انسانی کی اصلاح و فلاح کے لیئے۔ یہ اُنہون نے انگریزون کی بڑی خدمت کی تھی۔ ملکہ معظمہ نے اُنکو کئی دفعہ اپنے پاس بلایا مگر انہون نے اُنکے پاس جانے مین مضائقہ کیا اور عذرات پیش کیئے ✦

جنگ جرمن و فرانس

۱۸۷۰ء کا واقعہ عظیم جرمن و فرانس کی جنگ ہے جس مین ملکہ معظمہ کے دو داماد شریک تھے۔ ایک پروشا کا ولیعہد اور دوسرا شہزادہ ہسی لوئیس۔ اِس جنگ کا انجام یہ ہوا کہ فرانس کا شہنشاہ اور شہنشاہ بانو دونون جلائے وطن ہوئے۔ شہنشاہ بانو یوجنیی سے اُنکے اِس حال پر اختلال مین بھی ملکہ معظمہ ملاقات کرنے چل ہرسٹ مین گئین ✦

سنہ ۱۸۷۱ء

شہزادی لوئزا کے جہیز و وظیفہ کا باب مین اختلاف

۱۸۷۱ء مین شہزادی لوئزا کی شادی کا اعلان ہوا تو وہ پبلک کو پسند آئی مگر ۱۸۷۱ء کی جنوری کے آخر مین شہزادی کے جہیز اور وظیفہ کے باب مین پارلیمنٹ کے ممبرون کی رائے مین اختلاف ہوا

بہت سے ممبر اُنپر ووٹ دینے مین جھجکتے اور پہلو تہی کرتے تھے۔ ملکہ معظمہ اِس سے بڑی دق ہوئین کہ اُنکی صاحبزادی کے جہیز پر عوام اعتراض کرنے لگے۔ چالیس ہزار پونڈ کا جہیز اور چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ شہزادی کے لیئے اِس وجہ سے نامناسب جانتے تھے کہ وہ ایسے دولتمند سے بیاہی جائین گی کہ بغیر اس جہیز و وظیفہ کے امیرانہ زندگی بسر کرسکین گے اگر شہزادی سے یہ دولتمند امیر شادی نکرتا اور کسی اور سے شادی کرتا تو امیرانہ خرچ اُٹھا سکتا تھا مگر یہ بات کوئی عقل کی نہ تھی کہ شہزادی اور کسی اور بی بی کے خرچ مین فرق نہ کیا جائے۔ اِس جہیز کے بعض مباحثون مین ملکہ معظمہ پر بھی کنایتہً یہ اعتراض ہوگئے کہ وہ خود خلوت نشین ہو گئی ہین اور اپنے فرائض کے ادا کرنے مین بے رخی و بے اعتنائی و کوتاہی کرتی ہین حالانکہ وہ پبلک مراسم سے فقط اسلیئے پرہیز کرتی تہین کہ اپنے شاہی فرائض کے ادا کرنے کیلئے اور دفاتر شاہی کے کام کرنیکے واسطے انکے دل و دماغ مین قوت باقی رہے۔ مگر جہلا اِس امر واقعی کو نہین سمجھتے تھے جسکا نتیجہ یہ تہا کہ جب ملکہ معظمہ ۹۔ فروری کو پارلیمنٹ کھولنے کو تشریف فرما ہوئین تو انکی سواری کے گرد عوام کا معمولی اژدحام نہ تہا۔ تخت پر بیٹھکر جو اُنھون نے سپیچ دیا وہ زیادہ ترغیر سلطنتون سے متعلق تہا اور اُنکے لڑائی جھگڑون مین انگلستان کے بے تعلق رہنے کا اظہار تہا۔

سنہ ۱۸۷۱ء مین عوام کے فضول خیالات سے ملکہ معظمہ کے خانگی امور پر کچھ اثر نہین ہوا۔ مگر پارلیمنٹ پر اسکا اثر کچھ ہُوا۔ ۱۳۔ فروری کو مسٹر گلیڈسٹن نے جو شہزادی کے جہیز کے باب مین تجویز پیش کی اسپر سوائے تین ممبرون کے سبنے ووٹ دیئے۔ مخالفین کی رائے یہ تھی کہ بادشاہ خود اپنی آمدنی سے اپنے سارے کنبے کے خرچون کا کفیل ہو جیسے کہ اور امراء اپنی آمدنی سے کنبے کا سارا خرچ چلاتے ہین وہ بھی چلائے۔ پارلیمنٹ کو ان خرچون سے کچھہ تعلق نہو۔

جب ملکہ معظمہ نے ۲۱۔ مارچ کو شہزادی لوئزا کی شادی کی تاریخ مقرر کی تو ہائی چرچ کے پادریون نے دُہائی مچائی اور یہ اعتراض کیا کہ لنٹ (روزون کے دنون) مین چرچ کی تعلیم کے خلاف شادی ہوتی ہے جب ملکہ معظمہ خود اپنی بیٹی کی شادی لنٹ مین کرتی ہین تو اور لوگ

کب ان ایام مین شادیون کے کرنیسے باز رہین گے۔ پادری اپنی واویلا کرتے رہے مگر کسی نے
اسکی پروا نہین کی۔ اور پھر یہ قید اُٹھ گئی کہ لنٹ مین شادی نہوا کرے۔ اس جشن کدخدائی کے
لیئے شہر ونڈسر آراستہ ہوا۔ سب طرف سے آدمی آئے ایراٹین سکول کے لڑکے جمع ہوئے
پولس اور سپاہ نے ایک رستہ مقرر کیا کہ لنڈن سے جو مہمان خاص ٹرین مین آئین ان کو
شاہی گاڑیان سوار کراکے اس رستہ مین لیجاکر سینٹ جارج چیپل مین پہنچائین۔ راہ مین مہمانون
کو چیرز دیئے جائین۔ برات مین وزرائے اعظم اور امرائے معظم اور غیر سلطنتون کے سفیر بڑے
نفیس زرق برق کے لباس پہنکر آئے۔ دولہا کے مان باپ آرگائل اور ڈچس آرگائل مع
اپنے کنبے کے خوب پر تکلف پوشاک پہن کر آئے۔ دولہا سپاہیانہ لباس پہنے ہوئے تہا۔ دُلہن
کے رشتہ دارون نے اپنے بناؤ سنگار و لباس کی زیب و زینت اور زیورون کی کثرت مین کوئی
کسر باقی نہین رکھی تھی۔ دلہن اول خود اپنے لباس و زر و زیور سے ماہ تابان بن رہی تھی پھر
آفتاب کی درخشانی اور نور علی نور کر رہی تھی۔ ملکہ معظمہ اپنا سیاہ لباس ماتمی پہنے ہوئے تہین
لنڈن کے بشپ نے نماز نکاح پڑھی۔ عروس کو جب انگشتری پہنانے کا وقت آیا تو اُسنے اپنا
دستانہ اُتارا ملکہ معظمہ نے اُسکو اور گلدستہ کو جو دلہن کے ہاتھ مین تہا خود لینا چاہا۔ مگر شہزادی
نے اُنکی اس عنایت کو دیکھا نہین وہ ایک اور لیڈی کو دیدیئے جسکے ہاتھ سے وہ گر پڑے
جو ایک نیک شگون سمجھا گیا۔ جسکے معنی یہ ٹھیر لئے گئے کہ جس سرزمین پر شہزادی اپنی زندگی بسر
کریگی وہ گلشن و چمن ہوگی۔ جب نکاح کی سب مراسم ادا ہو چکین تو ملکہ معظمہ نے بیٹی کو گلے لگایا
اور اُسکے بوسے لیئے۔ داماد نے اُنکے سامنے گھٹنے ٹیکے اور اُنکے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ بڑی دھوم
دھام سے برات کی دعوت ہوئی۔ اسکے بعد دولہا دولہن کلیر مونٹ مین ہنی مون بسر کرنیکے لیے
روانہ ہوئے۔ جب دولہا دولہن چلے مین تو اُنکے رشتہ دارون نے ہائی لینڈرس کی رسم کے موافق
انپر سفید ریشمی سلیپر پھینکے اور جب وہ گاڑی مین سوار ہوئے تو ایک نئی جھاڑو اُنپر پھینکی سپیلسر
پاشا ٹرکی سفیر نے شرقی رسم کے موافق دولہا دولہن پر چاولون کے پھینکنے کی رسم ادا کی۔ مگر
سوسایٹی کے اعلے درجہ مین اسکا رواج نہوا +

۲۹ مارچ کو روائل البرٹ ہال کہولا گیا۔ خاندان شاہی کے کل ارکین اور افسران اعلے اور عہدہ داران

اعظم اور دس ہزار آدمی وہان موجود تھے۔ جب ہال مین ملکہ معظمہ داخل ہوئین تو سب اہل مجلس نے انکا استقبال کیا اور جب تک سب کھڑے رہے کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے گایا گیا اسکے بعد شہزادہ ویلز نے ایڈریس پڑھا۔ ملکہ معظمہ نے اسکا جواب لکھا ہوا اُن کو دیدیا۔ اور صاف آواز سے فرمایا کہ مین اس ہال کی ساخت وصنعت کی تعریف کرتی ہون اور دل سے دعا مانگتی ہون کہ وہ اپنے مقاصد مین کامیاب ہو۔ لنڈن کے بسنے والے دعا مانگی۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ اب ہال کھولا جائے ✣

اِس عمارت کی تعمیر مین دو لاکھ پونڈ کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے عام فائدہ کے لیئے جو عمارات تعمیر ہوتی ہین اُنکی تاریخ مین یہ مثال بے نظیر ہے ✣

۲۱ جون کو ملکہ معظمہ پہر لنڈن مین تشریف فرما ہوئین کہ سینٹ طامس اسپتال کی نئی عمارت کو کھولین۔ یہان جو ملکہ معظمہ کو ایڈریس دیا گیا اُسکے جواب پر لوگون نے بڑی توجہ اس وجہ سے کی کہ مشہور یہ تھا کہ ملکہ معظمہ نے خود اسکو بڑی احتیاط سے لکھا ہے جواب یہ ہے ✣

آپکے خیرخواہانہ ایڈریس کا مین شکریہ ادا کرتی ہون۔ مین تمکو مبارکباد دیتی ہون کہ تم نے دارالسلطنت مین غریب بیمارون کے لیئے یہ رفیع الشان عمارت تعمیر کی۔ تم نے یہ دانشمندانہ کام کیا کہ اسپتال کے قدیمی جگہ کو چھوڑکر یہان عین وسط مین ایک وسیع و رفیع اسپتال بنایا جس سے عوام کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ یہ مقام ایسا ہی کہ جس مین بیمارون کا آنا جانا آسان ہوگا مجھے اِس بات کے دیکھنے سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ تم نے اِس عمارت کی وضع وطرز ایسی رکھی ہے کہ وہ بیماری کی افزایش کو روکے گی۔ تم نے سائنس کے اُن قواعد کے موافق اسکو بنایا ہے جو امراض کی تکالیف کو کم کرتے ہین اور تم نے یہ نہایت عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ تیمارداری کے لیئے نہایت اعلی درجہ کی تعلیم یافتہ عورتین نوکر رکھی ہین۔ مین اِس بات کو کبھی نہین بھولون گی کہ تمہارا اسپتال اِس بات مین بڑا خوش اقبال ہے کہ اسمین تیماردار عورتین اُس لیڈی کی شاگرد مقرر ہوتی ہین۔ جسکا نام ہمیشہ بیمارون و زخمیون کی تیمارداری کے ساتھ لیا جائے گا۔ میری بیٹی کی شادی کے باب مین جو تم نے باتین لکھی ہین مین اُس کا شکریہ ادا کرتی ہون ✣

سینٹ طامس اسپتال کی عمارت کا کہولنا

شہزادہ آرتھر کا وظیفہ مقرر ہونا

موسم گرما کے آغاز مین یہ خبر اُڑی کہ کامنس ہوس مین شہزادہ آرتھر کے وظیفہ کے لیئے درخواست کی جائے گی - اول چپکے چپکے یہ ذکر ہوا کہ وہ السٹر کا ڈیوک مقرر ہوگا اور آیرلینڈ مین رہے گا - یہ خیالات تو ہوا ہوگئے مگر وظیفہ کے باب مین از سر نو وہ مناقشہ شروع ہوا جو شہزادی لوئزا کے جہیز کی تجویز کے وقت پیش ہوا - ۲۷ - جولائی کو مسٹر گلیڈسٹن نے کامنس ہوس مین اطلاع دی کہ شاہی پیغام آیا ہے کہ شہزادہ آرتھر کے واسطے معمولی وظیفہ جب وہ سن بلوغ کو پہنچے مقرر کیا جائے - تھوڑے دنون کے بعد اِس پیغام شاہی پر مباحثہ ہوا - پندرہ ہزار پونڈ وظیفہ پر ووٹ لیئے گئے - مسٹر پیٹر ٹیلر نے اسکی مخالفت کی مسٹر ڈکسن نے پندرہ ہزار سے پانچ ہزار گھٹا کر دس ہزار پونڈ پر ووٹ لیئے تو ۱۱ سو ووٹ مخالف اور اکیاون ووٹ موافق ہوئے - غرض یہ وظیفہ مقرر ہوگیا ❊

ملکہ معظمہ کی علالت طبع

شہزادی لوئیس کو بڑی خوشی تھی کہ ہنگامہ جنگ اور بچون کی بیماریون کے تفکرات و ترددات کے بعد ہم اپنے گھر مائی لینڈس مین تفریح کے لیئے جائینگے - ستمبر مین وہ مع اپنے بچون کے ملکہ معظمہ کے پاس چلی آئین - اُنہون نے ملکہ معظمہ کو علیل پایا - حضرت علیا کی طبیعت مبارک کی علالت سے سارے ملک مین تشویش پیدا ہوئی - وہ لوگ جو ملکہ معظمہ پر طعن کرتے تھے کہ وہ کامون کو چھوڑ چھاڑ کر خلوت گزین ہوگئی ہین - اُنکے ذہن مین یہ بات آنے لگی کہ ملکہ معظمہ کی محنت کچھ اِس سبب سے کم نہین ہوئی کہ موسم لنڈن کی مراسم کو وہ نہین ادا کرتین - لینے مجالس عیش و طرب اور رسمی جلسون مین شریک ہوکر صدر انجمن نہین بنتین) ملکہ معظمہ کے گلے مین ایک زخم ہوگیا تھا - جسکے درد کی بڑی تکلیف تھی اور بازو کے نیچے گلٹی کے نکلنے سے ورم ہوگیا تھا مشہور تھا کہ انکی اِس علالت کی وجہ یہ تھی کہ انہون نے کامون کے سرانجام دینے مین محنت بہت کی تھی - لوگون کو اُنکے بیمار ہونے کا بڑا رنج و افسوس تھا - وہ بتدریج تندرست ہوگئین اور اپنے بچون کے بچون سے دل بہلانے لگین - اُنکو اپنی ابتدا عمر سے بچون کے کھلانے کا بڑا شوق تھا - چھوٹی شہزادیون اور چھوٹے شہزادہ کو کھانسی ہوگئی - بمجبوری اُنہون نے ان بچون کو لنڈن مین بھیجدیا - اور شہزادی ایلائیس اور اُنکا شوہر سنڈرنگھم مین شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی سے ملنے چلے گئے ❊

شہزادہ ویلز کی بیماری اور صحت

ملکہ معظمہ کے امراض و ضعف بتدریج دور ہوتے تھے کہ ۱۸۷۱ء کے آخر مین شہزادہ ویلز سخت بیمار ہوئے۔ جس سے ملکہ معظمہ اور سارے ملک کو نہایت تشویش پیدا ہوئی۔ گزشتہ موسم خزان مین جرمنی کے سفر سے شہزادہ ویلز واپس آئے تھے تو انکی زندہ دلی مین بہت افسردگی معلوم ہوتی تھی جسکا سبب یہ بیان کیا جاتا تھا کہ اُنہون نے سخت جفاکشی کی ہو اور مشقت شاقہ اُٹھائی ہو ڈاکٹر رسل لکھتے ہین کہ علی العموم لوگون کو معلوم نہین کہ شہزادہ سفر مین صرف تین اشرافون کو اپنا مصاحب بناکے لیگئے تھے۔ پہلے اس سے کہ فرنیک فورٹ مین پہنچے وہ چُپ کرکے کوئی انکو شہزادہ ویلز نہ جانے سیڈان اور فرٹ کے رزم گاہون مین سفر کرتے گئے اور اسمین انکو ایسے اتفاقات پیش آئے جنکا بیان بڑا طول طویل ہے اِنمین انکو بڑی تکلیف اور بے آرامی ہوئی۔ دنکو تھکتے اور رات کو جنگ کے میدانون کے بیچ مین سوتے جنمین زخمی سپاہی پڑے رہے تھے اور وبائی ہوائین چلتی تہین۔ غالباً اِس وقت سے اُنکے جسم مین بخار کا مواد پیدا ہونا شروع ہوا۔ سنڈرنگھم مین جب طبیبون نے اُنکے مرض کی تشخیص کی تو ٹائی فوئڈ بخار کی ساری علامتین دیکھین آخر کو یہ تشخیص اُنکی صحیح ہوئی۔ جب ۲۰۔ نومبر کو علالت کی خبر وحشت اثر حضرت علیا کو ہوئی تو وہ سنڈرنگھم مین بیٹے کے پاس آئین۔ بہو بھی اِسی مرض مین مبتلا تھی جسکی تیمارداری شہزادی ایلائس کرتی تھی۔ شہزادی لوئیس اور انکے پیچھے یہان ٹھیرے ہوتے تھے انکو اور شہزادہ ویلز کے بچون کو ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے بھیجدیا۔ روز بروز شہزادہ کو بخار کی شدت ہوئی علالت نامہ (جس مین بیماری کا حال لکھا جائے) شائع ہوتا تھا۔ وہ لوگون کو گھبرائے اور ہولائے دیتا تھا۔ جہان جہان ڈاک مین یہ علالت نامہ جاتا تھا۔ وہان اِسکے پڑھنے کے لیئے آدمیون کے ٹھٹ کے ٹھٹ لگ جاتے تھے۔ ہر صبح کو بازارون اور پارکون مین مال بورو ہوس کے گرد غمگین آدمیون کا ہجوم ہوتا۔ اس علالت نامہ کے ایک ایک لفظ کی شرح طرح طرح سے کیجاتی اُسپر مباحثے ہوتے اور وہ اچھی طرح جانچا جاتا۔ اِس تردد کے سبب سے پارلیمنٹ کے مخالف فرقون نے اپنے مخالف مباحثون کو تہ کرکے رکھدیا۔ ۹۔ دسمبر کو شہزادہ کی خطرناک حالت نہ تھی۔ انکی بی بی نے سنڈرنگھم کے پادری کو یہ چٹھی دردناک الفاظ مین لکھی کہ خدا کا شکر ہو کہ میرے شوہر کے مرض مین افاقہ ہو گیا ہے۔ مین چرچ مین آتی ہون مگر نماز کے ختم ہونیسے پہلے چلی جاؤنگی تاکہ اپنے شوہر کے پلنگ کے

پاس رہکر اُسکی تیمارداری کرون۔ آپ میرے شوہر کے لیئے چند الفاظ دعا کے نماز سے پہلے فرمایئن تاکہ مین بھی اپنے شوہر کے لیئے دعا مین شریک ہوجاؤن۔

اِس خوش خبری پر بہت لوگ سر ہلاتے تھے اور یہ منحوس خبر سناتے تھے کہ ۱۴ دسمبر کو شہزادہ کا باپ اس مرض سے مرا ہے اس تاریخ کا انتظار دیکھنا چاہیئے کہ پردہ تقدیر سے کیا ظہور مین آتا ہے۔ اِس اثنا مین ملکہ معظمہ ونڈسر گیئن بھی اور چلی بھی آیئن۔ جب یہ دہشتناک تاریخ خیر سے آئی اور گئی۔ اور شہزادہ کے مرض مین افاقہ بھی ہوتا گیا تو لوگون کو شہزادہ کے تندرست ہونے کی قوی امید ہوئی۔ ملکہ معظمہ کی درخواست کے موافق عیسایئون کے ہر فرقہ کے چھوٹے بڑے گرجاؤن مین یہودیون کے معبدون مین اور ہندوستان مین مسلمانون کی مسجدون مین اور ہندون کے مندرون مین شہزادہ کی تندرستی کے لیئے دعایئن اپنے اپنے مذہب کے طور پر مانگی جاتی تھین کون شخص یہ جان سکتا ہے کہ قومون کی دعاؤن ہی کا یہ اثر تھا کہ شہزادہ کی علالت مین باپ کی برسی کے دن ۱۴ دسمبر سے افاقہ ہونا شروع ہوا اور بتدریج صحت ہونے لگی اور نیند بھی آگئی جسکی بہت دنون سے آرزو تھی۔ اگرچہ عقل یہ حکم لگاتی ہے کہ قدرت و موت کے قوانین کے آگے دعا ایک دم بھی نہین لے سکتی۔ مگر ایمان عقل کے اس حکم کو کب سنتا اور اپنے اعتقاد کو سست کرتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ دانشمند خواہ کیسا ہی اعلےٰ درجہ کا ہو یہ نہین بتلا سکتا ہے کہ دنیا کے کونسے قوانین ہین جو دنیا پر فرمانروائی کر رہے ہین۔ انسان کو اب تک صرف انکا ایک حصہ معلوم ہوا ہے۔ باقی نامعلوم۔ کوئی قانون قدرت دعا کے مقبول ہونے کا بھی ہوگا۔ ۱۹ کو ملکہ معظمہ ونڈسر مین آیئن۔ اور ۲۶ دسمبر کو انھون نے اپنے ہوم سکرٹری کو یہ چٹھی لکھی کہ میرے عزیز لاڈلے شہزادہ ویلز کی دہشتناک علالت مین میری کل رعیت نے جو اپنا دلی رنج ظاہر کیا اور میری اور میرے بیٹے اور میری بہو کی ہمدردی اور غمخواری ظاہر کی اور شہزادہ کی صحت کے بعد اسکی عام خوشی منائی۔ ان دونون باتون کا نقش میرے دل پر ایسا جما ہے کہ وہ کبھی مٹے گا نہین۔ بیشک یہ کوئی نئی بات نہین ہے۔ یہی ہمدردی میرے ساتھ دس برس ہوئے کہ اس حالت مین کی گئی تھی کہ میرے شوہر کی جان اِسی مرض سے گئی تھی۔ میرا شوہر میرا سہارا و بھروسا تھا جو میرے پہلو سے اُٹھا لیا گیا۔ وہ نہایت مہرپرور و دانا تھا۔ تم لوگون سے جو مین نے اپنی طرف سے کہا ہے وہی مین

اپنی بہو شہزادی ویلز کی طرف سے کہتی ہون وہ تم لوگون کی دل سے ممنون منت ہین اُن کے دلپر بھی تمہاری ہمدردی کا وہی اثر ہوا ہے جو میرے دل پر ہوا ہے۔ مین بغیر اِس کہنے کے اپنے کلام کو ختم نہین کرسکتی کہ مجھے امید ہے کہ میری وفادار رعایا اپنی دعائین خدا سے جبتک مانگتی رہیگی کہ میرے عزیز بیٹے کو صحت کامل اور پوری توانائی حاصل ہو۔

سنہ ۱۸۷۲ء

شہزادہ ویلز کی صحت کی شکرگزاری

سنہ ۱۸۷۲ء کے اول ہفتون مین شہزادہ ویلز تندرست ہوگئے تھے اور اُنکے تن بدن مین توانائی بڑھتی جاتی تھی اُنکی علالت کے سبب سے عام پولیٹکل معاملات معطل پڑے تھے۔ سر چارلس ڈلکن جو بادشاہی کے برخلاف ووٹ دیتے تھے اور سارے ملک مین سپیچین دیتے پھرتے تھے۔ اور بادشاہی کے مٹانے کیلئے ایک اودہم مچا رکھا تھا وہ دفعتہً اپنے اس جوش و خروش سے اِس سبب سے ٹھنڈے ہوگئے کہ اُنہون نے شہزادہ کی علالت مین دیکھا کہ تاج شاہی کے ساتھ رعایا کو وہ محبت و الفت ہے کہ وہ اِن پولیٹکل مباحثون سے دور نہین ہوسکتی۔

ملکہ معظمہ نے جب دیکھا کہ شہزادہ کی صحت کی تمنا کل ملک کو تھی اب وہ بعنایت آلہی حاصل ہوئی اور اِس سبب سے اہل ملک کا فکر و تردد دور ہوا تو اب اُنہون نے یہ چاہا کہ ایسا کوئی کام کرنا چاہیئے کہ جس سے شکر آلہی ادا کیا جائے۔ یہ ٹھیرا کہ وسط جنوری مین سینٹ پال کے گرجا مین شاہانہ جلوس کے ساتھ ملکہ معظمہ جائین اور شکر آلہی بجا لائین۔ اور ۲۷۔ فروری سنہ ۱۸۷۲ء کو سب جگہ شہزادہ کی صحت کا شکر درگاہ آلہی مین بھیجا جائے۔ اگرچہ ۲۷۔ فروری کا دن سرد تہا مگر صاف و روشن تھا اُسکے لیئے بہت دن پہلے سے ساز و سامان بڑی شکوہ و شان سے کیا گیا تہا۔ جاڑے کے آفتاب نے اسپر چمک کر اور زیادہ چمکا دیا۔ اسدن کے تماشا دیکھنے کے لیئے ٹکٹون کی درخواستین اسقدر آئین کہ پہلے کبھی نہین آئی تہین۔ سواریون کا کرایہ اسقدر گران ہوگیا کہ اُسکا یقین کرنا مشکل ہے بڑے بڑے امیرون کو سواری مشکل سے میسر ہوتی تھی۔ سینٹ جیمس کے بازار مین وہ میلا لگ گیا کہ اسمین دو دن پہلے رستہ نہین ملتا تھا۔ تیاریون کے دیکھنے کے لیئے آدمیون کا ہجوم لگا رہتا تہا۔ اس شکریہ کے دن لنڈن بالکل ناشائستہ ہوگیا۔ امیر و غریب مین کچھ تمیز نہین ہوتی تھی

قوم کی خواہش سے سب جگہ تعطیل ہوئی۔ دس اور ساڑھے بارہ لاکھ کے درمیان تماشائی جمع
ہوئے۔ لنڈن کی آرایش اور آئین بندی وہ ہوئی جو کبھی ایسی تقریبات مین پہلے نہین ہوئی تھی قصر
بکنگھم سے ملکہ معظمہ شاہانہ جلوس کے ساتھ روانہ ہوئین۔ وہ خوب تازہ و توانا تھین۔ اور بہت
خوش و خرم معلوم ہوتی تھین۔ شہزادہ ویلز ابھی زرد رو و لاغر تھے۔ مگر اپنی خوش مزاجی سے وہ اپنی
چمک دمک دکھاتے تھے۔ گروہا گروہ آدمی انکو چیرز دیتے تھے اور وہ اُنکے منت شناس ہوکر انکے
آگے اپنا سر جھکاتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنی ٹوپی ہلاتی تھین۔ اُسوقت ملکہ و شہزادہ و رعایا کی باہمی
محبت و یگانگت اپنا رنگ دکھا رہی تھی۔ رعایا بڑے جوش و خروش سے خوشی کے نعرے لگا رہی
تھی جس سے ملکہ معظمہ کا ہر دلعزیز ہونا ثابت ہوتا تھا اور رعایا کی وفاداری جان نثاری اطاعت
و فرمانبرداری ظاہر ہوتی تھی ٹیمپل بار پر شہر لنڈن کے لارڈ میئر اور میونسپل کے معزز عہدہ دار اپنے
اپنے مقررہ لباس پہنے ہوئے اور سفید گھوڑون پر سوار صف بستہ کھڑے تھے۔ لارڈ میئر نے
گھوڑے پر سے اترکر شمشیر شہر نذر کی اور واپس لی۔ پھر وہ اور اُنکے مصاحب گھوڑون پر سوار ہوکر
جلوس شاہی سے آگے سینٹ پال کو چلے۔ ٹھیک ایک بجے ملکہ معظمہ گرجا مین داخل ہوئین اور
اپنی نشستگاہ پر جو خوب آراستہ کی گئی تھی جلوہ افزا ہوئین جسپر یہ کتابہ مرقوم تھا کہ جب انہون
نے مجھسے کہا کہ ہم خانۂ خدا مین داخل ہونگے تو مین خوش تھا اُسوقت جو گرجا مین زیب و زینت
و رونق تھی وہ بیان نہین ہوسکتی۔ تیرہ ہزار اعلے درجہ کے معززین کرسی نشین تھے۔ ان مین ہندوستان
کے راجہ و رئیس بھی تھے۔ ایک خاص دعا جو اسوقت کے لیئے تصنیف ہوئی تھی وہ مانگی گئی اُسکا
ترجمہ یہ ہے کہ اے رحمون کے باپ اور تمام آرامون کے خدا ہم تیری شکرگزاری کرتے ہین کہ تونے
اس قوم کی دعاؤن کو مصیبت کے دن مین سن لیا۔ ہم تیری حمد کرتے ہین اور تیرے بزرگ نام
کی تعظیم کرتے ہین کہ تونے اپنے بندہ شہزادہ ویلز کو بیماری کے بستر سے اُٹھایا تونے اسکو نیچے
پچھاڑا تھا تونے ہی اُسکو کھڑا کیا۔ یہ تیری بخشش و رحمت ہی کہ تونے اُسکو صحت و توانائی دی
ہم تجھسے التجا کرتے ہین کہ تو اپنے اس بندہ کو صحت کامل عطا کر اور روز بروز با افراط روحانی و جسمانی
برکتون کے تاجون کو اُسکے سر پر رکھ بوسیلہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے۔ آمین۔ کیا جوش و خروش
ہو رہا تھا کہ کانون کو اذیت ہوتی تھی۔ یا اس دعا مانگنے کے وقت ایک خاموشی کا عالم تھا۔ آج

آج بشپ نے اِس آیت کو پڑھکر کہ ایک دوسرے کا اعضا ہے (بنی آدم اعضای یکدیگر اند) کہا آج کا دن اِس آیت کی تفسیر ہے۔ یہ مذہبی رسم دو بجے ختم ہو گئی۔ بادشاہی سواری قصر بکنگہم کو روانہ ہوئی توپوں کی خوب دھوان دھوان ہوئی۔ رات کو روشنی سب جگہ تھین ہوئی بہت سے آدمی اِس مذہبی رسم کے ادا کرنے مین روشنی کرنے کو نامناسب جانتے تھے۔ مگر گرجا کے برج پر روشنی عجیب و غریب تھی

دو دن بعد لنڈن گزٹ مین یہ چٹھی چھپی ✦

قصر بکنگہم ۲۹۔ فروری ۱۸۷۲ء

۲۷۔ فروری بروز سہ شنبہ میری رعایا کے لاکھون آدمیون نے سینٹ پال کے جانے اور آنے کے وقت میرے بچون کا خیر مقدم کیا اسکی میرے دل مین بڑی عمیق جگہ ہے جب دار السلطنت مین میرے سواری چلی ہے تو اس گرمجوشی و خوشدلی سے میری رعایا نے اپنی محبت و خیرخواہی و اطاعت و حسن عقیدت کو ظاہر کیا ہے کہ اُسکے بیان کرنیکے واسطے میرے پاس الفاظ ضعیف ہین ساری قوم کی اِس خیرخواہی کا شکریہ مین دل سے ادا کرتی ہون ✦

کل قوم شہزادہ ویلز کی صحت کے لیئے شکر الٰہی ادا کرنے مین یک دل تھی اسکو ملکہ معظمہ اور شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز دل مین جانتی ہین۔ یہ خوشی کا دن اور اسکی خوش انتظامی کی یاد محبت کے ساتھ ملکہ معظمہ کو اور اُنکے کنبے کو ہمیشہ یاد رہیگی ✦

جس دن چٹھی مذکور چھپی ہے اُسی دن ملکہ معظمہ پر عجیب حملہ ہوا۔ دوپہر کے بعد وہ پارک مین سیر کرنے گئی تھین۔ جب پھر کر قصر بکنگہم کی دیوار کے پاس گزر کر اس دروازہ مین سوار آتی تھین کہ جس مین وہ ہمیشہ اترا کرتی تھین اور گاڑی ہنوز ٹھہرنے نہ پائی تھی کہ یکایک ایک لڑکا گاڑی کی بائین طرف دوڑ آیا۔ اسکے داہنے ہاتھ مین پستول تھا اور بائین ہاتھ مین ایک کاغذ تھا۔ پھر اسی حیثیت سے وہ گاڑی کی دوسری طرف گیا ملکہ معظمہ داہنی طرف بے جنبش بیٹھی ہوئی تھین۔ اُنکے خاص ملازم جان برن نے اُس لڑکے کو پکڑ لیا۔ پستول بھرا ہوا نہ تھا مگر لڑکے کے پاس ایک چاقو تھا اور ایک درخواست خاص اُسکے ہاتھ مین تھی کہ فنین قیدی چھوڑ دیئے جائین۔ یہ اسکی ایک احمقانہ حرکت تھی۔ اِس لڑکے کا نام آرتھر اوکونر تھا۔ سترہ برس کی عمر تھی آیرلینڈ کا باشندہ تھا بورڈ کے تیل کے کارخانہ مین کلرک تھا وہ شکریہ کی نماز

کے دن ملکہ معظمہ کی گاڑی کے پاس پہنچنا چاہتا تھا مگر بھیڑ بھاڑ کے سبب سے نہ پہنچ سکا۔ آج وہ دس فیٹ بلند جنگلہ پر چڑھکر صحن مین گھس آیا۔ رعایا کو اسکی اس حرکت پر بڑا غصہ آیا۔ پلیس مین اسکی روبکاری ہوئی۔ ایک سال قید اور بیس بید لگنے کی سزا ہوئی۔

ملکہ معظمہ کا مدت سے ارادہ تھا کہ وہ اپنے گھر کے قدیم الخدمت خیرخواہ نوکرون کو تمغا دیا کرین۔ جب یہ اوکونر کا واقعہ واقع ہوا تو انہون نے اپنے اس ارادہ کو پورا کیا۔ اس وقت انکے ملازم جان برون نے اس لڑکے کے گرفتار کرنے مین اور نوکرون کی نسبت زیادہ ہوشیاری اور دلیری دکھائی تھی ملکہ معظمہ نے اسکو ایک سونے کا تمغا دیا اور پچیس پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ ملکہ معظمہ کو یہ نوکر بڑا عزیز تھا۔

اس سال مین دو بڑے منحوس واقعات واقع ہوئے۔ ایک ملکہ معظمہ پر اوکونر کا حملہ کرنا اور دوسرے لارڈ میو وایسرائے ہند کا قتل ہونا۔ انکو انڈمان مین ایک مجرم پٹھان قیدی نے چھرا مارا جس سے وہ جانبر نہ ہوئے۔ اس قتل پر ملکہ معظمہ اور سارے ملک کو افسوس ہوا اسکا مفصل حال اس کتاب کے دوسرے حصہ مین پڑھو۔

ملکہ معظمہ اور ڈاکٹر لیونگسٹون

ابتداے ماہ مئی مین لنڈن مین تار آیا کہ ڈاکٹر لونگ سٹون جو افریقہ کے رود نیل کے سرچشمہ کو تحقیق کرنے گئے تھے وہ گم ہوگئے انکی کچھ خبر نہین۔ انکے صحیح سلامت ہونے کی تفتیش مین بڑی تشویش تھی۔ مسٹر سٹین لی انکی تلاش مین گئے۔ انکو مسٹر لونگ سٹون کا پتا لگ گیا۔ جس کی خبر ملکہ معظمہ کے پاس آئی تو وہ بہت خوش ہوئین۔ انکو بڑا شوق تھا کہ یہ حال معلوم ہو کہ ڈاکٹر لونگ سٹون نے سرچشمہ رود نیل کی تحقیقات مین کیا کیا کام کیے انہون نے ڈاکٹر کو بلایا اور آدھ گھنٹے تک اس سے باتین کین۔ وہ سفر کا حال پوچھتی رہین۔ ڈاکٹر صاحب نے انسے عرض کیا کہ افریقہ کے جنگلون کے باشندے اکثر مجھسے پوچھتے تھے کہ تم کبھی اپنے بادشاہ سے بھی ملے ہو۔ جب مین انسے کہتا تھا کہ نہین تو وہ بڑے متعجب ہوتے تھے۔ اب مین حضور سے ملا ہون تو انسے کہہ سکونگا کہ ہان مین اپنے بادشاہ سے ملا ہون وہ اکثر پوچھتے تھے کہ تمہارا بادشاہ دولتمند ہے تو مین جواب دیتا تھا کہ ہان وہ بڑا دولتمند ہے تو وہ پوچھتے تھے کہ اسکے پاس کتنی گائین ہین؟ یہ سنکر ملکہ معظمہ نے بڑا قہقہہ مارا۔

لارڈ گرین ویل نے ملکہ معظمہ کیطرفسے ایک تحفہ سونے کی پلاس دانی کا جسپر ہیرے لگے ہوئے تھے مسٹر سٹین لی کے پاس بھیجا اور یہ اپنی چٹھی اُسکے ساتھ بھیجی کہ مجھے بڑی خوشی ہو کر ملکہ معظمہ کے حکم سے مین آپسے عرض کرتا ہون کہ حضرت علیا آپ کی اس ہوشیاری و دانائی وحسن سعی کی قدر شناسی فرماتی ہین جو آپنے ڈاکٹر لونگ سٹون کے ساتھ مراسلت مین کی جس کے سبب سے وہ فکر و تردد دور ہوا جو انکو اور اُنکی رعایا کو اس ممتاز سیاح کی گم شدگی کیطرفسے ہوا تھا۔ ملکہ معظمہ نے مجھ سے درخواست کی ہی کہ مین آپ کو اس خدمت کا اُنکی طرفسے شکریہ ادا کرون اور اسکے ساتھ مین آپ کو مبارکباد دون کہ آپ اپنی اس مہم مین کامیاب ہوئے جس کو آپنے بیخوف وخطر اختیار کیا تھا اور اُنکی درخواست کے اپنی چٹھی کے ساتھ ایک تحفہ یاد کی نشانی بھیجتا ہون جسکو آپ قبول فرمائینگے ۞

ڈاکٹر میکلوڈ کا انتقال

اس سال کے موسم گرما مین اولیائے دولت بالمورل مین تھے کہ جون مین گلاسگو مین ڈاکٹر میکلوڈ کا انتقال ہوا۔ یہ ڈاکٹر وہی ہین جن کا ذکر ہمنے پہلے کیا ہے کہ وہ ملکہ معظمہ کی بیوگی کے آغاز مین اُنکی بڑی غم شکنی وغمخواری کیا کرتے تھے۔ اتوار کی رات کو ملکہ معظمہ سونے جاتی تھین کہ ڈاکٹر کے مرنے کی خبر اُنکے پاس آئی جسکا بڑا اثر اُنکے دل پر ہوا۔ دوسرے دن صبح کو وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ مین نے حاضری کھانیکے بعد اپنے عزیز دوست میکلوڈ کی ان باتون کا خیال کیا۔ کہ سنہ ۶۲ و ۶۳ع مین کیا کیا۔ اُس نے مجھے تسلی دی میرے ساتھ ہمدردی وغمگساری کی۔ میری مدد کی۔ جب ہم بالمورل مین جاتے تھے تو چند موقعون پر مین نے انکو بلا کر شوق سے ملاقات کی۔ وہ میری تسکین دل و راحت جان تھے وہ بھی میرے دل کے اور آرامون کی طرح چل بسے۔ ان خیالات کے آنے سے مین زار زار چلا چلا کر رونے لگی پھر ملکہ معظمہ ایک اور جگہ لکھتی ہین کہ ڈاکٹر یہ وعظ کرتا تھا کہ ہمارا شفیع زندہ ہی جو بھائی اور دوست کی طرح محبت کرتا ہے جسکے اوپر ہم سب کو اعتماد اور بھروسا کرنا چاہیئے۔ کسی شخص نے ڈاکٹر سے زیادہ اور شخصون کے ایمانون کو مضبوط و مرتفع نہین کیا اور کسی اور شخص کو ان سے زیادہ اس بات کا شوق نہ تھا کہ وہ لوگون کے دلون مین خدا تعالی کے مہربان باپ ہونے کا خیال اور یقین پیدا کرے اور وہ یہ چاہتا تھا کہ خدا کی طرف سب رجوع کرین ۞

غرض اس ڈاکٹر کی وفات کا ملکہ معظمہ نے بڑا رنج و ماتم کیا۔ وہ اُنکے کنبے کے بڑے قدیمی معتبر دوست تھے۔ وہ بہت دنون سے بیمار تھے۔ ماہ مئی مین جب ملکہ معظمہ سے ملنے آئے تو بیماری کے سبب سے ایسے کمزور اور ضعیف تھے کہ ملکہ معظمہ نے اُنکو اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دی۔ وہ ایک بڑے فصیح و بلیغ واعظ تھے۔ وہ بالموریل مین ملکہ معظمہ کا غم غلط کرتے تھے اُنکے سچے غمگسار تھے اور کوئی اپنی غرض نہین رکھتے تھے۔ اُنکے بھائی کو ملکہ معظمہ نے ایک ایسا التفات نامہ لکھا ہے کہ کوئی بادشاہ اپنی رعایا کو نہین لکھتا۔ وہ سراسر محبت و الفت سے بھرا ہوا ہے اُسمین کہین یہ نہین پایا جاتا کہ وہ اپنے اور ڈاکٹر مین کچھ فرق سمجھتی تھین اُسکو زرا کا دوست جانتی تھین۔ فقط اُنکے حسن اخلاق کی بلند پایگی دکھانے کے لیے نیچے اُس خط کا ہم ترجمہ لکھتے ہین ۔

مین مشکل سے یہ جانتی ہون کہ مسٹر ڈونیلڈ میکلوڈ کو جو خط لکھون تو اُسکو کیونکر شروع کرون۔ آپکے شریف بھائی لایق فایق نورمن میکلوڈ کا رنج و الم جو میرے اور سب اُنکے دوست آشناؤن کے دلون مین بھرا ہوا ہے اُنکے بیان کرنے مین الفاظ قاصر ہین۔ اِس نیک نہاد کے مرنے سے جو اُسکی مکرم معظم ماں کو اُسکی بی بی اُسکے بہت سے بچون کو اور عوام کو نقصان پہنچا ہے اُسکا کوئی بدل نہین ہو سکتا اُسکا مرنا میرے لیے بڑا دلخراش ہے میری خاص ذات کے لیئے وہ بڑا رنج رسان ہے ڈاکٹر صاحب تو ہمیشہ مجھپر مہربانی کرتا تھا اور نہایت دلی گرم جوشی سے میری غم شکنی و غمگساری کرتا تہا۔ اب میرے دل مین کبھی یہ خیال بھی نہین آتا کہ اِس دنیا مین پھر اُس مہربان چہرہ کو مین دیکھونگی۔ اور اُسکی قابل تعریف سحر پرداز باتین جو سب کے ساتھ بھلائی کرنے والی ہوتی تھین پھر مین سنونگی مجھے اس سے بڑی خوشی ہے کہ میری اُنسے آخری ملاقات مین عقبٰی کے باب مین بہت سی باتین ہوئین جہان اب وہ چلے گئے ہین۔ باوجودیکہ وہ بیماری کے سبب سے بہت ضعیف و ناتوان ہو گئے تھے مگر نہ مجھے اور نہ اورون کو یہ گمان تھا کہ اُنکی زندگی کا دور جو کمال نفع رسان اور مہر نواز تھا ایسا جلدی سے ختم ہو جائیگا۔ اسلیئے جب اُنکے مرنے کی خبر آئی تو یکایک بڑا صدمہ میرے دل پر ہوا میرے سارے بچے جو یہان حاضر ہین اور جو غیر حاضر ہین سب اُنکے مرنے کا رنج کرتے ہین اگر آپ اُنکے مرنے کے وقت کی مفصل کیفیت لکھینگے تو مین آپکی بڑی ممنون ہونگی۔ آپ

میری طرفسے اُنکی مان اور بی بی اور بچون اور سارے کنبے پر میری دلی ہمدردی کا اظہار کر دیجیے

سنہ ۱۸۷۲ء مین لنڈن کے موسم بہار مین دو غیر ملکون جاپان و برہما کے سفیر انگلینڈ مین آئے۔ جاپان نے یہان کی سفارت کے لیئے بڑے شریف امیرون کو منتخب کیا تھا جاپان ایشیا کا برطن ہی۔ اسکا بادشاہ بہت بڑا ہے۔ ان سفیرون کے اوضاع و اطوار نہایت شریفانہ تھے۔ اُنکی فراست و کیاست مین تیزی تھی انگریزی زبان سے خوب ماہر تھے اسلیئے وہ یہان سب کو عزیز تھے اور معزز سمجھے گئے۔ برہما سے جو ایلچی آئے تھے اُنکے مقاصد اور تھے اور ملکہ معظمہ اُنسے آگاہ تھین۔ جمعہ کے دن ۲۱ جون کو یہ سفیر ونڈسر کیسل مین ملکہ معظمہ سے ملے اُنھون نے بڑے قیمتی تحفے نذر مین دیئے جن مین ٹھوس کڑے سات پونڈ (ساڑھے تین سیر کے قریب) تھے جن کا بہت چرچا یہان ہوا۔ اور اُنھون نے اپنے راجہ کا خط بھی ملکہ معظمہ کے نام کا تھا دیا۔ ملکہ معظمہ نے نذر قبول فرمائی اور سفیرون کو رخصت کیا وہ لنڈن مین چلے آئے۔

ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء مین ملکہ معظمہ ڈیوک سدرلینڈ کے دار الریاست ڈن روبن مین تشریف لے گئین۔ پانچ چھ روز یہان قیام فرمایا۔ ڈیوک نے ملکہ معظمہ کی ٹرین کا انجن خود چلایا اور اُنکو یہ نہ معلوم ہوا۔ جب ڈیوک ایک سٹیشن پر اُنسے ملا تو اُنکو یہ حال معلوم ہوا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ لوئیرج کے اسٹیشن ماسٹر نے غریب گنوارون سے متواتر تین دفعہ مجھے چیرز دلائے جب ہم ریل پر سے اُترے تو ڈچس نے استقبال کیا۔ پلیٹ فورم پر دو لنٹرین نے سلامی اتاری۔ دس منٹ مین ڈن روبن کیسل مین پہنچے۔ یہان رہکر مین نے سیر تماشے دیکھے۔ اور ڈچس سدرلینڈ کی یادگار کی بنیاد کا پتھر رکھا۔ اُسپر ایک پیتل کا پتر الگایا گیا اور یہ کتابہ لکھا گیا کہ "اس پتھر کو وکٹوریا ملکہ انگلینڈ نے رکھا ہے اور یہ ایک شہادت اُن کی محبت کی ہے ۹ ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء"

ایڈریس پیش ہوا۔ پڑھا نہین گیا۔ اُسکا جواب باصواب دیا گیا۔ ملکہ معظمہ لکھتی ہین کہ اس ایڈریس کے جواب دینے کے وقت میرے دماغ کی یہ کیفیت تھی کہ میری زبان سے الفاظ بے تامل نہین نکل سکتے تھے۔ پہلی جولائی کو ملکہ معظمہ مع اپنے اہل و عیال کے اپنے

اپنی پیشین بون کی شادی ہو کر اپنی بیوی
اپنی قسمت کی بیچین کی اپنی بیوی

شوہر کی نیشنل یادگارین شریک ہوئین۔ ہنوز اُسکی عمارت ناتمام تھی۔

ملکہ معظمہ کی سوتیلی بہن کی وفات

۲۳- ستمبر کو اُنکی سوتیلی بہن شہزادی فیوڈورا کا انتقال ہوا جسکے سبب سے ملکہ معظمہ رنج و الم کے دریا مین ڈوب گئین۔ یہ شہزادی گو سوتیلی بہن تھی مگر ساری زندگی مین اِن دونون بہنون مین سگی بہنون سے زیادہ آپس مین محبت رہی۔ جب شہزادی لوئیس نے اپنی مان کے رنج و الم کا حال سُنا تو اُنہون نے مان کو لکھا کہ ہماری خالہ کے مرنے کا رنج آپکے لیئے سوہان روح ہے۔ آپ دونون مین بڑی محبت و ہمدردی تھی اور آپ اور وہ ایک جان دو قالب تھے فقط ڈیوک ایڈنبرا اور شہزادہ آرتھر جرمنی مین جاکر خالہ کی تجہیز و تکفین مین شریک ہوئے اور شہنشاہ جرمن اور شہزادہ ہسی مع شہزادی ہسی بھی شریک تھین۔

سنہ ۱۸۷۳ع

ملکہ معظمہ کی ذاتی جائداد اور وزرائے سلطنت

وزرائے سلطنت کے باہمی اختلافات اور پولیٹیکل معاملات پھر ملکہ معظمہ کی دماغ سوزی کرنے لگے۔ مگر اُن کو یہ بڑا آرام مل گیا تھا کہ اُنکے بڑے بیٹے اور بڑی بہو اُنکے قائم مقام بن کر سوشیل و معاشرتی معاملات جو اُنکی ذات خاص سے متعلق تھے اُنکو سرانجام دیدیتے تھے اور اُسکو سب عوام بھی پسند کرتے تھے۔ شہزادہ ویلز گو فضول خرچیون سے کوسون دور رہتے تھے مگر وہ اِن خرچون کے کرنے مین دریغ نہین کرتے تھے جو اُنکی قوم کے شاہانہ شان کے شایان تھے۔ پارلیمنٹ سے کبھی نہ اپنی ذات کے لیئے نہ اپنے کنبے کیواسطے کسی استعانت و امداد زر کی درخواست نہین کرتے تھے۔ مگر اُنکے جاہ و منصب شاہانہ کے واسطے جو امداد زر قانوناً و انصافاً جائز تھی اُسکی درخواست کرتے تھے۔ جو فیاضی اُنکی تھی وہ بڑی دانشمندانہ تھی۔ جب شہزادی لوئیزا کے وظیفہ کے باب مین پارلیمنٹ مین مباحثہ ہوا ہے تو اسمین پبلک کے ایک حصہ نے اپنی رائے متانت کے ساتھ یہ بھی ظاہر کی تھی کہ وارث تخت و تاج کے لیئے آیندہ ایک زائد وظیفہ اُن خرچون کے لیئے بڑھایا جائے جن کا سان گمان پہلے سے نہین ہوتا اور وہ خرچ انکو اس سبب سے کرنے پڑتے ہین کہ وہ انگلش سوسایٹی مین ملکہ معظمہ کے قائم مقام بنکر جاتے ہین۔ ان خرچون کے کرنے کی گنجایش انکی اس آمدنی مین نہین ہے جو انکو اپنی خاص جائداد

سنڈرنگھم سے حاصل ہوتی ہی۔ شہزادہ کو بہت ترغیبین دی گئین کہ وہ نادانی کے مشورون کو کان لگاکے سنین۔ مگر انہون نے اپنی ہمت مردانہ سے اُنپر ذرا کان نہ لگایا اور اپنے باپ کی اس ہدایت پر عمل کیا کہ اس قسم کے معاملات کے اندرا انتظامات اپنے گھر کے احاطہ مین کرنے چاہئین۔ پبلک کو صرف یہ اطلاع دی گئی کہ مسٹر گلیڈسٹن نے ۱۲۔ جولائی کو یہ بل پیش کیا کہ ملکہ معظمہ کو اختیار ہی کہ وہ اپنی ذاتی جائداد کو اپنے وارث تخت و تاج کو اسطرح ہبہ کردین کہ اسکو اختیار رہو کہ وہ اپنی مرضی کے موافق اس جائداد کو منتقل کردے۔ مگر یہ بل واپس ہوگیا

غیر ملکون سے انگریزون کو حسن خدمات کے جلدو مین خطابات و نشانات کا ملنا

۱۸۶۷ء مین فرانس کی نمایش مین جو انگلینڈ کی طرف سے قائم مقام بن کر لوگ گئے تھے اُنکو ملکہ معظمہ نے اجازت نہین دی تھی کہ فرانس سے خطابات یا تمغے و نشانات اپنی حسن خدمات کے جلدو مین لین۔ وہ یہ چاہتی تہین کہ اہل انگلینڈ کو جو انعام اکرام حاصل ہو سکا مرجع و مرکز مین ہی سمجھی جاؤن۔ اس باب مین ملکہ ایلزبتھ کا قول یہ تہا کہ میرے کتون کے گلون مین میرے ہی بنائے ہوے پٹے پڑین۔ ملکہ معظمہ کے دادا جارج سوم کا قول یہ تہا کہ میری بھیڑون پر وہی نشانات ہون جو مین تجویز کرون۔ پس اس باب مین یہ فیصلہ ہوا کہ جو لوگ اپنی قوم کے یا دنیا کی خدمات بزرگ بجالاتے ہین اُن کا صلہ ملکہ معظمہ اپنے ہاتھ سے دین اور غیر قومین جو انکو صلہ دینا چاہین تو وہ بھی اُن ہی کے ہاتھ سے صلہ دلائین۔ اس تجویز سے وہ لوگ بھی راضی ہوگئے جو خدمات بزرگ بجالاتے تھے ؛

معزول شاہ فرانس کا مرنا

۴۔ جنوری ۱۸۷۳ء کو ملکہ معظمہ کو اس خبر کے سننے سے رنج و ملال ہوا کہ چل ہرسٹ مین نپولین شہنشاہ معزول فرانس کا انتقال ہوا۔ انہون نے خود اپنی رحمدلی کے سبب سے فرانس کی شہنشاہ بانو اور اُسکے بیٹے کی بڑی ہمدردی اور غمگساری کی۔ نپولین کی تجہیز و تکفین مین چالیس ہزار آدمی جن مین دو ہزار فرانسیسی تھے شریک ہوئے۔ گو ملکہ معظمہ کے ساتھ شہنشاہ فرانس ایک دفعہ چالبازیان کرچکا تہا۔ مگر اُن کا سینہ ایسا بے کینہ تہا کہ وہ ایسی باتون کو جلد بھول جاتی تہین ؛

وکٹوریا پارک مین ملکہ معظمہ کا جانا

جب موسم بہار آیا تو ملکہ معظمہ نے لنڈن کے مشرقی حصہ مین جو ایک ناخوش شہر مشہور تھا قدم رنجہ فرماکر اسکو پر بہار بنایا۔ وہان وکٹوریا پارک کا معائنہ کیا وہ قصر بکنگھم سے

کھلی گاڑی مین سوار ہوکر تشریف لے گئین۔ گاڑی کے ہرطرف رعایا صف بہ صف کھڑی تھی۔ سارے گھرون سے خرد و کلان پیر و جوان بن سنور کر باہر نکل پڑے تھے۔ ہر دکان و ہر مکان سجایا گیا تھا۔ مصنوعی مکانات نہایت آراستہ پیراستہ بنائے گئے تھے۔ ایک غریب موچی جوتا بنانے والے نے ایک چمڑے کو صاف کرکے چمکدار سرخ حرفون مین یہ لکھا تھا کہ ملکہ معظمہ کا یہان آنا۔ ایسا مبارک ہی جیسا کہ مئی کے مہینے مین پھولونکا کھلنا۔ خدا ملکہ معظمہ کو برکت دے۔ شہر کے اس شرقی حصہ مین اپنی خوشی سے ملکہ معظمہ کا آنا معمولی و سرسری بات نہ تھی۔ اسکی کیفیت مغربی حصہ سے جداگانہ تھی۔ اسلیئے قدم قدم پر ایک جم غفیر و ہجوم اُنکے خیر مقدم کی مبارکباد دے رہا تھا جسکا سننا ملکہ معظمہ کے کانون کو بہ نسبت بڑے بڑے ایڈریسون کے زیادہ خوش اور بھلا معلوم ہوتا تھا۔ بھیڑ ایسی لگی ہوئی تھی کہ سواری شاہی کو رستہ نہین ملتا تھا۔ ملکہ معظمہ نے گاڑی مین کھڑے ہوکر اور مسکرا کر لارڈ میر کے لئے سر جھکایا۔ غرض ملکہ معظمہ نے اس شہر کے افسردہ حصہ کو اپنے دیدار فرحت آثار سے شگفتہ کرکے غربا کے دلون کو نہال کردیا ؎

شاہ ایران کا انگلینڈ مین آنا

ہنوز لنڈن کے مشرقی حصہ مین ملکہ معظمہ کے جانے کا چرچا ختم نہوا کہ یہ دوسرا چرچا ہونے لگا کہ انگلستان کی سیر کے لیئے شاہ ایران آتا ہے۔ اپریل کے آخر مین انگلستان مین یہ خبر آئی کہ شاہ ایران طہران سے یورپ کے سفر کے ارادہ سے روانہ ہوا ہے۔ وہان اسی ہزار آدمیون نے اسکے گرد جمع ہوکر دعائین دین ؎

بسلامت روی و باز آئی بخیر رفتنت مبارک باد

ایران کی رعایا کو اندیشہ تھا کہ مبادا شاہ اس سفر سے سلامت نہ آئے۔ اسکو وہان دشواریان ایسی پیش آئین کہ جان معرض خطر مین آئے۔ پھر سنا گیا کہ شاہ ایک روسی جہاز مین سوار ہوکر بحر کیسپین مین روانہ ہوا ہے۔ پھر یار لوگون نے اسکی نسبت عجیب و غریب دل لگی کی گپین گھڑنی شروع کین کہ شاہ کے ساتھ اُسکی تین بیبیان آتی ہین۔ حرم مین کا شمار معلوم نہین کہ کتنی ہین۔ اگر شاہ اتنی بیبیان ساتھ لایا تو بڑی دقت یہ پیش آئے گی کہ سب کے استقبال ساتھ نہین ہوسکے گا۔ صرف ایک بی بی کا استقبال ہوسکے گا۔ یہ مشکل سوال لارڈ چمبرلین کے محکمہ مین تو

حل ہوا کہ ملکہ معظمہ سے یہ درخواست کیجائے کہ وہ شاہ کی بیبیون سے جدا جدا اس طرح ملین کہ ایک کو قصر بکنگھم مین دوسری کو قصر ونڈسر مین تیسری کو قصر اوسبورن مین ٹھیر کے ملاقات کرین پھر یہ خبر مشتہر ہوئی کہ شاہ ایران جب یوروپ کا آدھا سفر کر چکا تو اُس نے اپنی بیبیون کو واپس بہیجدیا مگر وزرائے اعظم اسکے ساتھ آتے ہین۔ پھر اسکی دولتمندی کی افواہین اُٹھنی شروع ہوئین۔ باوجودیکہ اسوقت ایران مین خشک سالی کی آفت برپا تھی۔ پھر بھی وہ پچاس لاکھ پونڈ ساتھ لیکر چلا ہی۔ یہ خبر تو تار برقی کی کسی غلطی کے سبب سے مشتہر ہوئی تھی وہ روپیہ تو اسقدر ساتھ نہین لایا تھا مگر جواہر بیش بہا اُسکے ساتھ بہت سے تھے۔ اُسکے ایک خنجر مین ایسے الماس درخشان لگے ہوئے تھے کہ آدمی کی نگاہ اسپر نہین ٹھیر سکتی تھی۔ سُن شیشے کو آنکھون پر لگا کے اسکو دیکھ سکتے تھے۔ جب یہ انگلینڈ کے قریب آیا تو وہ سیاہ مخمل کا لباس پہنے ہوئے تہا اور اُسپر ہیرے اتنے لگے ہوئے تھے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی تاریک جھاڑی پر صبح کو اوس پڑی ہوئی ہی۔ انگلستان کے شرفا تو اسکو یہ سمجھتے تھے کہ قدیمی خاندان کا ایک جلیل القدر والاشان بادشاہ مطلق العنان آیا ہی۔ عوام اُسکے دلیر انگلستان کی شوکت وصولت وسطوت کو جمانا چاہتے تھے۔ اگر اہل انگلستان کو یہ معلوم ہوتا کہ شاہ کا دادا ایک چھوٹی سی ریاست کا رئیس تہا۔ جسنے ایران کے قدیمی شاہی خاندان کو غارت کرکے اپنی سلطنت کا سکہ جمایا ہے اور اُسکے ملک کی آبادی آیرلینڈ کی آبادی سے زیادہ نہین ہے۔ اور اُسکے رقبہ کی وسعت جرمنی کے رقبہ سے دو چند ہے تو اُسکے مضحکہ کی ایسی باتین نہین بناتے مسٹر گلیڈسٹن نے یہ تجویز کی کہ شاہ اپنی سیر کرنے کا آپ پروگرام بناوے ہماری طرف سے وہ اسکے بنانے مین مقید نہ کیا جائے۔ مگر اولیائے دولت کی رائے اسکے خلاف تھی کہ اسکو اس باب مین آزادی نہین دینی چاہیے اگر وہ اپنی قدیمی اخلاق کے آداب کا پابند رہیگا تو معلوم نہین کیا کیا حرکات ناشائستہ اُس سے سرزد ہونگی۔ ابھی اُسنے جرمنی مین شہنشاہ کے ہاتھ کو جھٹک کرپرے ہٹا دیا۔ یہ باتین یہان بنائی جا رہی تہین کہ یہ مہمان جسکا انتظار بہت دنون سے ہو رہا تہا۔ اوسٹنڈ مین۔ ڈوور مین آنکر خشکی مین اُترا۔ بحری بیڑے کی توپون نے سلامی اتاری۔ ڈیوک ایڈنبرا اور شہزادہ آرتھر نے استقبال کیا۔ شام کو شاہ چارنگ کرس مین آیا۔ لنڈن کا سارا شہر اسکے گرد دیوانہ وار پھرتا تہا۔ قصر بکنگھم مین شاہ مقیم ہوا یہان

طہران تک براہ راست تار لگا دیا تھا کہ وہ اپنے دار السلطنت مین جس شخص سے چاہے باتین کیا کرے۔ پادشاہ کا پروگرام دس روز کے قیام کا تیار ہوا۔ اسمین وہ دھومین باساز وسامان طرح طرح کی مقرر ہوئی تھین جن کا متحمل ہونا انسان کے سیلئے مشکل تھا۔ ملکہ معظمہ بالمویل مین تھین ۲۰ جون کو ونڈسر مین تشریف لائین کہ شاہ سے بادشاہانہ ملاقات ہو۔ شاہ نے خود اپنی سفرنامہ یوروپ مین اس ملاقات کا حال ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ انگریزی کتابون مین لکھا ہوا ہے اسیلئے ہم شاہ کے سفرنامہ کی عبارت بعینہ نقل کرتے ہین ✣

روز بست چہارم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ ✣

بایدکہ برویم بہ قصر اینیدر روز (ونڈسر) کہ قصر اعلیحضرت ویکٹوریا پادشاہ انگلیس است با کالسکہ بخار یک ساعت مسافت است خلاصہ رخت پوشیدہ باصدر اعظم ولارڈ مورلی سوار کالسکہ شدہ رفتیم جمعیت زیادہ از حد سر راہ وطرفین راہ ایستادہ بودند۔ آن قدر کالسکہ بود کہ حساب نداشت از خیابان ہایڈپارک وشہر گزشتہ رسیدیم بکار (اسٹیشن) سوار کالسکہ بخار شدیم کالسکہاے بسیار اعلی وطرفین کالسکہ یک پارچہ از بلور بود انجاہاے آباد وصحرا وچمن گذشتیم تا قصر ویندزور (ونڈسر) اندور پیدا شد مثل قلعہ چہار برجی بہ نظر مے آمد نزدیک رسیدہ پیادہ شدہ سوار کالسکہ اسپی شدیم جمیع متنفرین ماہم بودند پاے پلہ قصر پیادہ شدیم۔ اعلیحضرت پادشاہ تا پاے پلہ استقبال کردند۔ پائین آمدہ دست ایشان راگرفتہ بازو دادہ رفتیم بالا از اطاق ہا و دالانہاے قشنگ کہ پردہ ہاے اشکال خوب داشت گذشتہ داخل اطاق مخصوص شدہ روے صندلی نشستیم پادشاہ اولاد ومتعلقان وخدام خودشان را معرفی کردند ماہم شاہزادہا وصدر اعظم وغیرہ معرفی کردیم لارڈ شامیر لاند (لارڈ چیمبرلین) کہ وزیر دربار بادشاہی است نشان ژاژتیر (اوڈر اوف گارٹر) مکلل بالماس راکہ بزانو بند معروفست واز نشانہاے بسیار معتبر انگلیس است براے ما آوردہ پادشاہ برخاستہ بدست خودشان نشان را بما زدند وحمائل را انداختند جوراب بند بلند راہم دادند داستان این نشان از قرار یست کہ در ذیل نوشتہ میشود ✣

مورخین راد رنشان موسوم بہ ژاژتیر کہ اوورد سیوم بادشاہ انگلستان در سنہ ہزار وسیصد وچہل ونہ عیسوی در قصر ویندزور اختراع نمود وعقیدت است یکے آنکہ بیادگار فتح کرسی کہ

فلیپ چهارم بادشاه فرانسه را شکست داده این نشان را اختراع کرد دیگر اینکه در یکے از مجالس
بال جوراب بند کنتس دو سالیسبوری معشوقه ادورد (اڈورڈ) افتاده اسباب خنده حضار شده
بود. بادشاه از کمال غیرت و علاقه که با او داشت جوراب بند را برداشته این عبارت را ادا کرد.
مقتضح باد کسی که خیال بد کند. که همین عبارت الحال در تسمه نشان زانو بند نقش است و گفت همین
بند جوراب را بقدرے محترم خواهم کرد که همه براے تحصیل آن منت بکشند این شد که آن را نشان
اول دولت قرار دادند. سواے بادشاه انگلیس که رئیس او راه این نشان است و شاهزادگان انگلیس
و سلاطین خارجیه با حدے این نشان داده نمی شود و عدد حاملین این نشان هم از داخله و خارجه زیاده
از بست و شش نفر نباید شد فقط۔

خلاصه نشان را باحترام تمام گرفته نشستیم من هم نشان و حمائل آفتاب مکلل بالماس را با نشان تصویر خود
بپادشاه انگلیس دادم ایشان هم باکمال احترام قبول کرده بجوزدند بعد برخاسته سر میز رفتیم سه دختر بادشاه
و یک پسر کوچکے که هنوز از پیش ایشان جائے نمیرود و اسمش لیوپولڈ است نشسته بودند این پسر امروز
الی کار استقبال آمده بود بسیار جوان خوش شکلے است. لباس اکوسی پوشیده بود وضع لباس کوسی
این است که زانو ها الی ران مکشوف است یک دختر شانزده ساله بادشاه هم همیشه در خانه ایشان است
هنوز شوهر ندارد و دو دختر دیگر شان شوهر دارند شاهزادگان و صدر اعظم و لارڈ گرانویل غیره بودند نهار
خوبے خورده شد میوه ها خوب سر نهار بودند بعد بادشاه دست ما را گرفته با طاق راحت گاه برده خود شان
رفتند قدرے آنجا نشستیم سواره نظام زره پوش خاصه با یک فوج در میدان کوچک قصر ایستاده
بود. بسیار سواره خوب و پیاده ممتاز است قشون انگلیش اگرچه کم است امّا بسیار خوش لباس و با
نظم و خوش اسلحه و جوانهاے بسیار قوی دارند موزیکان بسیار خوب میزدند. خلاصه خیابان عرض
جلو قصر است که طولش یک فرسنگ است و طرفین ان دو ردیف درخت جنگلی کهن قوی سبز بسیار
بلند است. زمین همه چمن است و گل و سبزه. آمدیم پائین سوار کالسکه شده با صدر اعظم و لارد مهماندار از
خیابان راندیم سائرین هم بکالسکه نشسته عقب ما می آمدند زن و مرد زیاده زنهاے خوش شکل و
بچه و بزرگ از اهل خود وینذر وند (ونڈسر) سر راه بودند و در خیابانها سواره و پیاده با کالسکه می گشتند
خیلے تماشا داشت تا قدریکه رفتیم جمعیت کم شد آهوے زیادے مثل گله گوسفند قریب هزار آهو دسته ها

درختها با نهادل کرده اند دسته دسته میچریدند و از آدم چندان وحشت نداشتند کسی هم نمیتواند آنها را اذیت کند فی الحقیقه آهوی نیست بلکه مابین مرال و آهو و شوکا حیوانی است بسیار خوب خلاصه خیابان و درخت و چمن انتها ندارد دو فرسنگ رفتیم از خیابانی دیگر گذشتیم مثل بهشت طرفین خیابان درختهای انبوه بلند همه گلهای بزرگ آبی رنگ و قرمز و غیره داده بود از جنس خرزه آنقدر با صفا بود که فوق آن تصور نمی شد رسیدیم بدریاچه آبی بزرگ زن و دختر زیادی در دریاچه بودند از دریاچه گذشته بعمارتی کوچک بسیار باصفا رسیدیم که مال پادشاه است آنجا پیاده شده قدری میوه خوردیم شهزادگان وغیره همه آمده رفتند سر راه آهن ما سوار ترن شده رفتیم آن طرف آب جمعیتی از زن و مرد بودند قدری توی آب ایستاده رفتیم نمونه کوچکی از کشتی جنگی ساخته بودند بیست و چهار توپ بقدر زنبورک داشت توی آن را تماشا کرده آمده بیرون با ترن باز رفتیم باوینزور و از آنجا با کالسکه بنجار شکسته راندیم برای شهر جمعیت مثل صبح ایستاده بودند تعارف زیاده بعمل آمد تا رسیدیم بمنزل عمارت وینزور بسیار قدیم است و از خارج چندان زینت ندارد شبیه با ابنیه قدیمه است که از سنگ ساخته اند و سنگهایش همه بقدر آجر است یک برج بزرگی و چند برج کوچک بلند اما میان عمارت بسیار با زینت و قشنگ و پر اسباب اطاقها تالارها دالانها بسیار خوب و موزه اسلحه دارد سن پادشاه پنجاه سال است اما به نظر چهل سال می نماید بسیار بشاش و خوش صورت هستند امشب را در خانه لارد میر حاکم قدیم لندن مهمان شب نشینی و سوپه هستیم شب را سوار کالسکه شده راندیم از عمارت ما تا منزل لارد میر یک فرسنگ تمام بود همه طرفین راه و کوچه آن قدر زن و مرد بود که حساب نداشت همه هورا میکشیدند من هم متصل با همه تعارف میکردم همه کوچها از چراغ گاز روشن است علاوه بر آن از بالها و پنجره خانها روشنی الکتریستی کوچه را مثل روز روشن کرده بود بعضی چراغها و گاز بشکلهای مختلف بالای تاجها و کوچه وغیره درست کرده بودند شهر و کوچه را آئین بسته بودند از عمارات عالی و دکاکین زیاده از حد بیرون ما تماگذشته تا داخل دروازه سیتی (شهر) شدیم یعنی شهر قدیم لندن که لارد میر حاکم همین سیتی است و دیگر اختیارات بسایر شهر و محلات ندارد یعنی سایر شهر حاکم ندارد هر محله مشورت خانه دارد اگر امری اتفاق افتاد پلیس که کرسه باشی آن محله است رجوع میشود و هم بوزیر داخله رجوع می کند پلیس این شهر هشت هزار نفر است همه جوانهای خوب با لباس معین اهالی شهر زیاد از پلیس حساب می برند

هر کس بہ پولیس بے احترامی کند قتلش واجب است خلاصه وارد خانه لارد میر شده از پله بالا رفتیم
تالارے بود ولیعهد انگلیس و روس بازنهائے شان و همه سفرائے خارجه و شهزادہائے ماد غیره
و شاهزادگان و شاهزاده خانمها و بزرگان و وزرائے انگلیس بودند با هر دو ولیعهد دست داده تعارف
کردیم این عمارت و دولتے است که حاکم لندن می نشیند اسم عمارت گیلد هال است سالی یک مرتبه این
حاکم بانتخاب اهل شهر باید عوض شود اجزائے حکومتی لباسهائے غریب داشتند کلاهہائے سمور بزرگ
بزرگ خرقه و کاتبهائے زیر سمور وغیره در دست هر یک چوب باریک بلندی دست دیگرے شمشیر
قداره بسبک قدیم جلوه ما راه میبرشدند خلاصه در همان اطاق ایستادیم لارد میر نطقی کرد جوابے
دادیم بعد با این تشریفات بتالار بسیار بزرگے از چهل چراغ و چراغهائے گاز داشت رفتیم
بازوجه ولیعهد انگلیس بازو داده بودم زن و مرد زیادے بودند امشب سه هزار نفر دعوت شده
بودند لارد میر جبه که دامن پشتش خیلے دراز بود و بزمین کشیده میشد پوشیده بود رفتیم صدر این
مجلس چند پله میخورد بالا رفته روے صندلی نشستیم زنهائے هر دو ولیعهد طرفین ما نشسته سایر
همه ایستاده بودند لارد میر بزبان انگلیش خطبه از برائے من نوشته در تهنیت ورود ما و دوستی
و اتحاد دولتین انگلیس و ایران خواند همان را بزبان فارسی چاپ زده ورقی از آن را بدست فارسی تنها
دادند بعد از اتمام تقریر لارد میر صدر اعظم همان فارسی را بفصاحت تمام خواند ما هم جوابے دادیم
لارنس صاحب بزبان انگلیسی ترجمه کرد بعد از آن مجلس سلام منقضی شد بدست هر کس قلمے از طلا
که مداد او داشت با ورقی که در آن اسم نوشته بودند دادند که هر کس با هر کس میل دارد برقص آنجا بنویسد
جعبه طلائی هم پیشکش کردند. بعد مجلس رقص شد من در همان جا نشسته تماشا میکردم هر دو ولیعهد
بازنهائے وغیره همه می رقصیدند بعد از اتمام رقص بازو داده بزوجه ولیعهد انگلیس رفتیم برائے
سوپر که شام بعد از نصف شب است از تالارهائے بزرگ و پلها و راهروهائے زیاد مملو از مرد و زنهائے
خوش شکل بود و انواع گلها و درختها که در کوزه کاشته و در پلها و اطاقها گذاشته بودند گذشته
رفتیم بتالار بزرگے که میز سوپر را چیده بودند قریب چهار صد نفر سر سفره بودند شخصے از اهل
سیتی که نائب لارد میر بود عقب سر من ایستاده بود هر دفعه بصدائے بلند اعلام باهل مجلس میکرد
که حاضر باشند برائے توس عموم باین معنی که صاحب خانه بسلامتی بزرگان شراب میخورد همه باید

برخیزند و بخورند اول لارڈ میر بسلامتی ما خوردو بعد ولیعہد انگلیس توس کرد بعد باز لارڈ میر توس کرد ہر دفعہ آن شخص اہل مجلس را قبل از وقت خبر میکرد خلاصہ بعد از اتمام سوپر برخاستہ رفتیم بمنزلہای خود خوابیدیم و در برگشتن ہم کہ نصف شب بود باز ہمان طور جمعیت بود امشب در کالسکہ با من اتشیک اقاشی باشی و صدر اعظم بودند پادشاہ انگلیس کتابے دارند کہ ہر کس در قصر ویندزور بدیدن ایشان رفتہ اسم خود را دران ثبت کردہ من امروز نوشتم ؎

غرض شاہ کی مہانداری خاطر خواہ ہوئی۔ شاہ نے جب اپنی تصویر جسکے چوکھٹے مین ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ ارل گرین ویل کو تحفۃً دی تو ارل نے کہا کہ مین تصویر کا لینا اس شرط سے قبول کرتا ہون کہ اسکا چوکھٹا اتار لیا جاے۔ شاہ بعض امور ملکی کی خاطر سے یہان سیر کرنے آیا تہا۔ وہ تحقیق نہین معلوم کہ کیا امور تھے ؎

ڈیوک ایڈنبرا کی شہنشاہ روس کی بیٹی سے قرابت نسبت

وسط جولائی مین سرکاری طور پر مشتہر ہوا کہ ۱۱۔ جولائی کو ڈیوک ایڈنبرا کی زار روس کی بیٹی گرینڈ ڈچس میری الیکسنڈرونا سے قرابت نسبت ہوگئی۔ دولہا دلہن کا مذہب ایک نہ تہا یہ امر نازک تہا۔ زار روس کے صرف یہی ایک بیٹی تھی۔ ان باپون کو بیٹی سے اور بیٹی کو مان باپون سے عشق تہا اسلیئے اگر زار روس شہزادہ کو اپنی تمام سلطنت دیدیتا۔ تو شہزادہ کی ایسی قدر و منزلت نہوتی جیسی کہ اس بیٹی کے دینے سے ہوئی۔ اس شادی کے ہونے کو روسی اور انگریز دونون بڑا ہی مبارک سمجھتے تھے۔ مسٹر گلیڈسٹن نے ۲۹۔ جولائی کو کامنس ہوس مین یہ رزولیوشن پاس کرالیا کہ ڈیوک ایڈنبرا کو پچیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ ملا کرے اور گرینڈ ڈچس میریا کو اس حالت مین کہ بیوہ ہوجائین چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ دیا جاے۔ اس رزولیوشن پر یہ اعتراض ہوا کہ یورپ مین ڈچس سب سے زیادہ دولت کی وارث ہین انکے لیئے وظیفہ مقرر کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے مگر مسٹر گلیڈسٹن نے اس اعتراض کو یون دفع کردیا کہ انہون نے معترض سے پوچھا کہ کیا وہ زار روس سے درخواست کرنی چاہتا ہے کہ انگلش شہزادہ بڑا غریب مفلس ہے اسلیئے زار روس اپنی بڑی دولتمند بیٹی کے لیئے اسکو دامادی مین قبول کرلے ؟ اسپر سب طرف سے چیرز دیئے گئے اور رزولیوشن پاس ہوگیا۔ ۷۱۔ ووٹ اسکی تائید مین۔ اور ۲۔ ووٹ اس کے خلاف دیئے گئے ؎

وفات شہزادہ فریڈرک ولیم

ملکہ معظمہ کو یہ صدمہ عظیم پہنچا کہ ۲۹ مئی کو ڈرام سٹاف مین دفعتہً اُن کا نواسہ ہسی کا
شہزادہ فریڈرک ولیم اِس جہان سے گزرگیا۔ آٹھ بجے سے کچھ پہلے معمول کے موافق دائیان شہزادہ
آیرسٹ و شہزادہ فریڈرک ولیم اور شہزادی وکٹوریا کو اُنکے مان کے سونے کے کمرے مین لائین اِس
سونے کے کمرے مین سے غسل خانہ مین شہزادہ آیرسٹ دوڑکر چلا گیا۔ مان کو معلوم تہا کہ اسکا
دروازہ کہلا ہوا ہے۔ وہ دو بچون کو بچھونے مین چھوڑکے بچی کے پیچھے غسل خانہ مین دوڑی گئین
اِس تہوڑی سی غیرحاضری مین یہ آفت آئی کہ شہزادہ فریڈرک ولیم ایک کہلونے سے کہیل رہا
تہا وہ کہلونا دروازے سے باہر نکل گیا اُسکے پکڑنیکے لیے شہزادہ نے کوشش کی کہ وہ خود ۲۰
فیٹ بلندی سے نیچے آن گرا۔ مان اِس دھڑکے کی آواز کو سنکر اُلٹی آئی تو دیکھا کہ بیچارہ بچہ ہوا
کے اندر ہے وہ چلائی۔ بہت آدمی مدد کو دوڑے آئے مگر کچھ کام نہ آئے۔ بچہ ایک و گہنٹہ مین تمام
ہو گیا۔ یہ بچہ ضعیف الخلقت تہا۔ مگر خوش شکل و خوش مزاج تہا۔ مان باپون کو بڑا رنج ہوا اور
لوگون نے اُنکے ساتھ ہمدردی کی۔ اُسکی عمر بارہ برس سے کم تھی۔ اسلیئے ڈرام سٹاٹ مین اہل دربار
کو ماتمی لباس پہننے کا حکم نہین ہوا مگر انگلینڈ مین ہوا۔

سنہ ۱۸۷۴ع

شہزادہ الفریڈ کی شادی

۲۳ جنوری کو سینٹ پیٹرس برگ مین زار روس کے زمستانی محل مین ڈیوک ایڈنبرا اور گرینڈ
ڈچس میری روس کی شادی ہوئی۔ دونون نوشہ و عروس کے مذہبون کے موافق مراسم
نکاح ادا ہوئین۔ اِس شادی کے تجمل و شکوہ کے دکہانے مین زار روس نے اپنی دولت اور
سلطنت کی ساری شان دکہائی۔ ملکہ معظمہ اس نکاح مین خود شریک نہین ہوئین جسکا اُنکے دل
مین حسرت و ارمان رہا۔ مگر اپنے قایم مقام اسمین بہیجے تھے۔ اُنہون نے دعا کی کتابین بیٹے و بہو کے
پڑہنے کے لیئے بہیجین۔ کل برطانیہ اعظم مین اِس شادی کی شادمانی مین گہر گہر شادی تھی۔ اِس
شادی کے باب مین جو ملکہ معظمہ اور شہزادی ہسی کے درمیان خط و کتابت ہوئی۔ اِس سے ثابت
ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ اور انکی اولاد کے درمیان کیسا پیار اخلاص و محبت و یگانگی تھی۔ شہزادی مان
کو تحریر فرماتی ہین کہ بہائی کو بی بی ایسی مل گئی ہے جس سے وہ ہمیشہ خوش رہیگا اور وہ سدا اُسکے

ساتھ بھلائی کرے گی۔ جسکو دیکھکر آپ کا دل باغ باغ ہو گا۔ مجھے تو یہی خیال ہمیشہ لگا رہتا ہے کہ آپ ہمین خوش دیکھکر خوش ہون ٭

۱۲- مارچ کو لنڈن مین برف و باران برق و رعد کا ایک طوفان برپا تہا کہ ملکہ معظمہ اپنے بیٹے اور نئی بہو کو لنڈن مین لائین۔ کوچہ و بازارون مین بہیڑ پر بہیڑ صف بستہ جاڑے کے مارے اکڑی ہوئی گھنٹون اس انتظار مین کھڑی رہی کہ دُلہن کو اپنے نئے گھر مین آنے کی مبارکباد دین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دار السلطنت مین ملکہ معظمہ سے رعایا کیا صدق دل سے محبت رکھتی تھی۔ ابھی ملکہ معظمہ مع نوشہ و عروس عزیز و اقارب کے بند گاڑیون مین بیٹھ کے ریل کے اسٹیشن پر آئے اور یہان سے ریل پر سوار ہو کر ایک اسٹیشن پر سفر کو ختم کیا۔ وہ انگریزی اور روسی روشنیون سے روز روشن بن رہا تھا۔ آدمیون کی جمعیت کا حساب نہ تہا۔ ملکہ معظمہ اور دولہا دولہن نے بھی رعایا کی برف کی سردی کی برداشت کرنے کی یہ قدر شناسی فرمائی۔ وہ خود کھلی ہوئی لینڈو مین بیٹھین گو ملکہ معظمہ ماتمی لباس پہنے ہوئے تھین مگر مسکرا مسکرا کر اور سر کو جھکا کر اپنی رعیت کو چیرز کا جواب دیتی تھین۔ رعایا کی خیر خواہی کی گرم جوشی کو دُلہن دیکھکر متحیر ہو گئی۔ ملکہ معظمہ کا بیٹے و بہو لانے سے ہشاش بشاش ہو کر مسکرانا بڑی خوشی کی بات تہی۔ مگر اسکے ساتھ اور لیڈیون کا جاڑے کے مارے اکڑے جانا قابل افسوس تہا۔ رات کو کل رستون اور گزرگاہون مین روشنی ہوئی ٭

قاعدہ ہے کہ جب لڑکیان بیاہی جاتی ہین اور اُنکو اپنا میکہ چھوڑنا پڑتا ہے تو اُن کا دل میکہ کی یاد مین تڑپتا ہے۔ شہزادی لوئیس ۷- اپریل کو ملکہ معظمہ کو تحریر کرتی ہین کہ میری دل بہت جلد میکہ کی یاد سے کڑھنے لگا۔ اپنے اوپر جان فدا کرنے والی مان سے بیٹی کا جدا ہونا اُسکے لیئے غضب ہوتا ہے۔ انسان کی طبیعت کا یہ مقتضا بھی عجیب و غریب ہے کہ وہ مجہول چیزون کے لیئے ان معلوم چیزون کو چھوڑتا ہے جنسے نہایت محبت رکھتا ہے اور جنکے احسانات کے قرض کا اعتراف کرتا ہے۔ والدین کی تقدیر مین لکھا ہوتا ہے کہ وہ لڑکیون کے سبب سے سختی اٹھائین اور نفس کشی کرین۔ ملکہ معظمہ نے اپنی بیٹی کو اس باب مین متنبہ کیا کہ اگر ماں باپ اپنی بیٹیون کی پرورش فقط اسلیئے کرین کہ اُنکو بیاہ دین تو یہ اُنکی بُرائی ہے اسکے جواب مین شہزادی نے اپنی مان کو لکھا کہ مین اپنی لڑکیون کی پرورش محض اسلیئے نہین کرتی ہون کہ اُنکو بیاہ دون

لنڈن مین جاکر نوشہ و عروس کا شہزادی کا خیر مقدم

شہزادی لوئیس کا اپنے میکہ کو یاد کرنا

پارلیمنٹ مین ملکہ معظمہ کا اسپیچ اور بعض سوسائٹی کے حالات [illegible] شہزادہ کی فضول خرچی

بلکہ اسلیئے کہ میکہ کی محبت اُن کے دلون پر قائم کرون عورت کے دل مین والدین کی محبت بیٹھنی چاہیئے عورت کا بیاہ ہونیکے بعد مان باپون سے محبت نہ رکھنا اسکی بڑے عیب کی بات ہی اور اسکی بڑی غلطی ہے۔ مین جب اپنے میکہ مین تھی تو مان کی محبت کو دلنشین کرتی تھی۔ گو میکہ چھوڑنے پر ایک مدت گزر گئی مگر اسکی محبت اب تک وہی پہلی سی چلی جاتی ہی +

۱۹۔ مارچ کو پارلیمنٹ کے دونون دیوانون مین ملکہ معظمہ کا اسپیچ پڑھا گیا۔ اسمین جنگ شانٹی فتحیابی اور ڈیوک اڈنبرا کی بیاہ کی خوشنودی کا اظہار تھا۔ مگر اسکے ساتھ ہی بنگال مین قحط سالی کے ہونے کا رنج و افسوس کا اظہار تھا فقط۔ ملکہ معظمہ کے اس اظہار ملال سے بنگال اور بہار کے کال کی مصائب کم کرنے کا انتظام کامیابی کے ساتھ خوب کیا گیا۔ اس سال مین ملکہ معظمہ پبلک مین بہت کم جلوہ افروز ہوئین۔ جسکے سبب سے سوسائٹی کی اخلاقی حالتون مین ایک ابتری پیدا ہوئی۔ اعلےٰ جماعتون مین ایک عجیب ضعف اخلاق نمودار ہوا۔ انکو تفریح و عیش طلبی و دل لگی کی تشنگی مارنے لگی۔ قوم کی زندہ دلی کو سبک حرکت ہونے کا سرطان کھانے لگا۔ شہزادہ ویلز نے جولائی مین سٹیٹ فینسی بال ایسا دیا کہ جسکے بیان مین اخبار ٹائمز کے تین کولم سیاہ ہوئے کل جماعتون نے لہو و لعب کو ایک سنجیدہ شغل اپنا بنا لیا۔ امرائے اعظم نے جن کے بدن مین زور تھا دور دراز کے سفر اس نظر سے اختیار کیئے کہ بڑے بڑے موٹے تازے جنگلی جانور شکار کرین وہ اپنے بزرگون کے اس طریقہ کو بھول گئے کہ وہ جو سفر کیا کرتے تھے تو انکا مطلب یہ ہوتا تھا کہ غیر ملکون کے آئین و قوانین رسم و رواج مطالعہ کرکے علم حاصل کرین اور اس سے اپنے ملک کو فائدہ پہنچائین عیش پرستی مین وہ فضول خرچیان اختیار کین کہ آمدنی مین ان کا پورا نہین پڑتا تھا عوام مین مشہور ہوا کہ شاہزادہ ویلز چھ لاکھ پونڈ کا قرضدار ہو گیا ہے۔ جب مسٹر گلیڈسٹن نے پارلیمنٹ سے اس درخواست کرنیسے انکار کر دیا کہ وہ ولیعہد کے اس قرض کو چکائے تو ملکہ معظمہ نے اپنے پاس سے یہ قرض چکا دیا۔ یہ افواہ صحیح نہ تھی مگر تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا۔ فقط اتنی بات صحیح تھی کہ شہزادہ کا قرض آمدنی کی تہائی کے برابر ہو گیا۔ اسمین شک نہین کہ شہزادہ آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا تھا۔ اس اندیشہ کے مارے کہ مبادا قرض اتنا بڑھ جائے جسکا انتظام ہونا اختیار سے باہر ہو جائے دس ہزار پونڈ سے بیس ہزار پونڈ تک اس فنڈ سے قرض چکانے کے لیئے دیئے جاتے تھے جو اسکے

باپ نے نہایت کفایت شعاری سے کورنوال کی آمدنی سے بچاکر شہزادہ کے لیے جمع کیے تھے ۔

شہزادہ ویلز کے اور بھائی بڑے خوش اقبال تھے۔ مئی کے مہینے مین کونناٹ اور سٹریٹ برن کا ڈیوک اور سسیکس کا ارل شہزادہ آرتھر مقرر ہو گیا۔ وہ فنون جنگ کے مطالعہ مین سرتاپا محو رہتا تھا۔ وہ اپنی سادگی کے ساتھ بڑی شان و شکوہ رکھتا تھا۔ ۷ مئی کو شہزادی ہسی ملکہ معظمہ کو لکھتی ہین۔ کہ آپ نے میرے پیارے بھائی آرتھر کی سالگرہ کے پچھلا خط بھیجا تھا۔ مین اسکا بہت شکریہ بھیجتی ہون۔ مین آپ کو مبارکباد دیتی ہون۔ گو اسکے دینے مین دیر لگ گئی ہے کہ یہ میرا پیارا بھائی بڑا سعادتمند نیک کردار مستقل مزاج ہے۔ آپ کا دل کیسا اس بات سے شاد و شاد ہوتا ہوگا۔ کہ وہ کوئی حرکت ایسی نہین کرتا کہ جس سے آپ کا دل آزردہ اور خاطر رنجیدہ ہو۔ نوجوانی مین لوگ اسکی تعظیم و تکریم کرتے ہین۔ اسلئے وہ دوچند تعریف و تحسین کا مستحق ہے۔ وانا اور سینٹ پیٹرس برگ مین اسکی یہ تعریف ہوتی ہے کہ وہ کوئی حرکت سبک و نا اہل نہین کرتا۔

شہزادہ لیوپولڈ بھی شہزادہ آرتھر کیطرح بلند اقبال تھا وہ اپنے ضعف صحت کے سبب سے بمجبوری لندن کی موسمی مجالس عیش و طرب سے گریز و پرہیز کرتا تھا۔ پارلیمنٹ نے اسکے لیئے پندرہ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ وہ اپنے باپ کی سی عادتین رکھتا تھا کہ علمی مطالعہ مین مصروف رہتا تھا۔ اور شائستگی و تہذیب کی جدید تحریکون مین توجہ کرتا تھا۔

۱۸۷۴ء مین دفعتہً ڈچس اڈنبرا نے لنڈن کی مجالس مین جانیسے کنارہ کشی کی جسکی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ وہ حاملہ تھین مگر مشہور یہ تھا کہ وہ بمقتضائے طبع انسانی یہ چاہتی تھین کہ انکو دربارون مین شہزادہ ویلز کی بی بی پر اسوجہ سے فوقیت دیجائے کہ وہ بڑے باپ شہنشاہ عالیجاہ زار روس کی بیٹی ہین اور دوسری ایک چھوٹے سے بادشاہ ڈنمارک کی صاحبزادی ہین انگریزون کو یہ ناگوار تھا کہ وہ اپنے ولیعہد کی بی بی کو یوروپ کے کسی شہنشاہ کی بیٹی سے فروتر کہین۔ اہل انگلستان نے اس بات کو کبھی گوارا نہین کیا کہ یوروپ کے کسی بادشاہ کو اپنے بادشاہ پر فوقیت دین۔ ملکہ معظمہ کو اس معاملہ مین دقت پیش آئی کہ دونون بہوؤن مین اس بات پر آپس مین چشمک ہے۔ مگر یہ خبر انگلستان مین بڑی دلچسپی کے ساتھ سنی گئی کہ زار روس انگلینڈ مین فقط اپنی صاحبزادی سے ملنے ہی نہین آتا ہے بلکہ اسلیئے بھی آتا ہے کہ اس معاملہ مین ملکہ معظمہ سے صلاح مشورہ لیکر

مجالس عیش سے ڈچس اڈنبرا کی کنارہ کشی اور زار روس کا انگلینڈ مین آنا

فیصلہ کرے کہ شاہی درباروں مین اپنی بیٹی اور شہزادہ ویلز کی بی بی مین کسکو فوقیت دی جائے
ملکہ معظمہ اس تجویز پر راضی تھین کہ اُنکی چھوٹی بہو کو بڑی کسی طرح سے شاہی درباروں مین فوقیت
نہ دیجائے۔ زار روس ڈوور مین ۱۳۔ مئی کو آیا۔ ملکہ معظمہ نے ونڈسر مین اُنکو بذات خود بڑی تعظیم و
تکریم کی۔ زار روس نے اول کام یہ کیا کہ دربار مین لیڈیون مین شہزادہ ویلز کی بی بی کے بعد اپنی بیٹی
کی نشست مقرر کی۔ شہنشاہ روس کی مہمانداری بڑے تجمل و شان شاہانہ سے ہوئی۔ ۲۵۔ کو
انگلینڈ سے زار چلا گیا +

۳۰۔ مارچ کو ملکہ معظمہ ونڈسر کی بڑی پارک مین اسلیئے تشریف لائین کہ اُس سپاہ کا
ملاحظہ فرمائین جو جنگ اشانٹی مین گئی تھی۔ اسمین دو ہزار سپاہی تھے۔ وہ بڑی بہادری سے لڑے تھے
اور لارڈ جفرڈ نے اس جنگ مین خاص کام بہادرانہ کیئے تھے۔ اُنکو ملکہ معظمہ نے خود اپنے دست
مبارک سے وکٹوریا کروس تمغا عنایت کیا +

۱۳۔ اپریل کو ملکہ معظمہ نے شاہی بحری ملاحون اور جہازرانون کو جو اشانٹی مین لڑی تھے
گوس پورٹ مین معائنہ فرمایا۔ اور بہت سے افسرون کو اپنے پاس بلاکر اپنی ملاقات سے سرفراز کیا
جانورون کے چیرنے پھاڑنے۔ مارنے پر گفت گو بڑی تیزی سے ہو رہی تھی۔ اس مین
ملکہ معظمہ نے بڑا اپنا دل لگایا۔ ۲۲۔ جون کو حیوانات پر ظلم رسانی کے انسداد کی سوسائیٹی کی جوبلی
میٹنگ تھی اسکو ملکہ معظمہ کی ہدایتون کے موافق سر طامس لائف نے ایک چٹھی لکھی اور وہ
اُس مجلس مین پڑھی گئی +

میرے پیارے لارڈ۔ آپ حیوانات پر ظلم رسانی کے انسداد کی کمیٹی کے پریسیڈنٹ ہین اور
اب آپکی سوسائیٹی کی جوبلی میٹنگ مین غیر ملکون سے آپکی سوسائیٹی کے متعلق ڈیلی گیٹ آئے ہین س
مجھے ملکہ معظمہ نے حکم دیا ہے کہ آپسے مخاطب ہون اور یہ اعلان کرون کہ انگلینڈ اور اور ملکون مین
جو حیوانات پر ظلم رسانی کے کم کرنے کے اندر کامیابی ہوئی ہے اُسکے ساتھ وہ بڑی دلچسپی رکھتی
ہین۔ جب ملکہ معظمہ پڑھتی ہین یا سنتی ہین کہ جاہلون کی بے پروائی سے حیوانات پر ظلم و ستم ہوا
ہے تو اُنکے دلکو بڑی وحشت لگتی ہے۔ اور وہ ان ظلمون سے بھی خوف زدہ ہوتی ہین جو جانورون
پر اسلیئے کیئے جاتے ہین کہ سائنس کی تحقیقات کے تجربے کیئے جائین۔ ملکہ معظمہ امید کرتی ہین

کہ پہلے قسم کے ظلم بسستم تعلیم کی ترقی سے کم ہوجائینگے اور سائنس کی تحقیقاتون کے تجربون مین جانورون کی جانین لیجاتی ہین انسے انسانون کے بیہوش کرنے کی ترکیبین ایجاد ہوئی ہین انسے جو انسانون کو فائدہ ہوا ہے اور انکی تکالیف کم ہوئی ہین ادنی حیوانات بہی مستفید ہونگے اور انکی بہی تکالیف کم ہونگی۔ ملکہ معظمہ کو اسسے بڑی خوشی ہوتی ہی کہ اس باب مین جو اب مضمونون کے لکھنے کے لیئے نوجوانون کے واسطے انعامات مقرر ہوئے ہین جنکے سببسے وہ اپنا دل اسطرف لگائینگے اور انسے بیدار ہینگے۔ اس سے بہی وہ نہایت مسرور ہوئین کہ انکے صاحبزادے نے کامیاب مضمون نویسون کو انعام تقسیم کرنے مین اپنی دلچسپی ظاہر کی۔ اس سوسائٹی کے فنڈ کے واسطے ملکہ معظمہ سو پونڈ عنایت کرتی ہین *

متفرق حالات

۲۲۔ نومبر کو ڈیوک ایڈنبرا کے بیٹے کے اصطباغ کا جشن ہوا جس مین ملکہ معظمہ اور شہنشاہ بانو روس اور سب خاندان شاہی کے ارکین جمع ہوے۔ ۳۔ دسمبر کو فرانس سے ایک سپاسنامہ آیا۔ جس مین انگریزون کی ان خدمات کی شکرگزاری تھی۔ کہ سنہ ۱۸۷۱ع کی لڑائی مین زخمیون اور بیمارون کی کی تہین۔ یہ سپاسنامہ چار جلدون مین لکہا گیا تہا۔ یہ جلدین ایک میز پر رکہی گئین کہ ملکہ معظمہ انکا ملاحظہ فرمائین۔ دو فرانسیسی افسرون نے اس سپاسنامہ کے مضمون کا لب لباب ملکہ معظمہ کو سنایا۔ ملکہ معظمہ نے سپاسنامہ کی جلدون کو قبول فرماکر ان فرانسیسی افسرونسے فرانسیسی زبان مین ارشاد کیا کہ آپنے جو جلدین نذر کین۔ مجہے انکے قبول کرلینے سے نہایت خوشی ہوئی وہ بہت احتیاط سے محفوظ رکھی جائینگی۔ وہ ایک تاریخی نوشتہ نہایت دلچسپ یادگار رہیگا۔ جلدون مین نہایت خوشنما صنعت کاری کا کام کیا گیا ہے۔ مگر اسکی قدر و قیمت میری نظر مین اِسسببسے زیادہ ہی کہ وہ فرانسیسیون کی احسان شناسی کی اور انگریزون کی بےغرض خود بخود بمقتضائے انسانیت احسان کرنیکی مستقل یادگار ہے۔ فرانسیسیون نے انگریزون کی خدمات کو پہچانا اور انگریزون نے انکے اس پہچاننے کی قدرشناسی کی جسکے سببسے دونون قومون مین موانست زیادہ بڑہے گی جس سے مین نہایت خوش ہون۔ برٹش میوزیم مین یہ جلدین رکہی گئین *

۸۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے ونڈسر مین بنفس نفیس بعض ان ملاحون اور جہازرانون کو تمغے دیئے۔ جنہون نے جنگ اشانٹی مین بہادرانہ کارنامے نمایان کیئے تھے *

ملکہ معظمہ کو اپنے شوہر سے عشق تہا اسکے مرنیکے بعد اپنے عشق کو اس پیرایہ مین نمایان کیا کہ ایک کتاب ایسی تصنیف کرا کے مشتہر کرائی کہ وہ اولاد کے لیئے دانش نامہ و دستور العمل ہو اور دنیا کو معلوم ہو کہ اُن کا شوہر اپنی زندگی کا ماحصل یہ جانتا تہا کہ وہ اپنے فرائض کو ادا کرے۔ اُسنے انگلینڈ کی بہبودی و آسودگی اور دنیا کے ساتہہ بہلائی کرنے مین اپنے تئین مٹا دیا اب تک ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کے باب مین بہت سی غلط فہمیان چلی جاتی ہین۔ انکے دور کرنے کا علاج صرف یہی تہا کہ ایسی کتاب تصنیف کیجائے کہ وہ اصل حقیقت حال کو سچ سچ دنیا پر منکشف کردے۔ اور پرنس کونسورٹ کے حالات کو ایک عالم کو دکہا دے۔ انکی ابتدائی زندگی کے حالات ایک کتاب مین جرنیل گرے نے قلمبند کیئے تھے جسکا بیان ہمنے پہلے کیا ہے۔ یہ کتاب صرف عزیز اقربا کے پڑہنے کے لیئے لکہی گئی تہی۔ مگر جرنیل صاحب اور آگے زندگی کے حالات لکہنے مین قاصر رہے۔ اسلیے یہ کام مسٹر تہیوڈور مارٹن کے سپرد ہوا جو اپنے زمانہ کے نامور انشاپرداز تھے۔ انہون نے اس قومی کام کو بخوبی انجام دیا۔ ملکہ معظمہ خود لکھتی ہین کہ مین سات برس تک خود اپنے شوہر کے خطوط اور تحریرات کے انتخابات جمع کرتی رہی اور اُن کا مجموعہ مصنف کے حوالہ کیا جسنے اپنا بڑا وقت صرف کرکے اس قومی مقدس کام کو انجام دیا۔ پرنس کونسورٹ کی بیوگرافی لکہنے مین تہیوڈور مارٹن نے بڑا خون جگر کہایا ہے اور اپنی انشاپردازی کا زور دکہایا ہے جسکے سبب سے اُنکی کتاب سب خاص و عام کو پسند آئی۔ اور لوگون نے اُسکو بڑے شوق ذوق سے پڑہا۔ ملکہ معظمہ اور اُنکے شوہر کے اخلاص پیار کی عجب تصویر دلربا اُتاری ہے۔ معاملات سلطنت مین ملکہ معظمہ کی ذہانت و لیاقت کو کہین کہین بڑے لطف سے دکھایا ہے۔

۴۔ نومبر ۱۸۴۸ء کو بالمورل مین ہیلوڈین کا تہوار نہایت دلکش بڑی دہوم دہام سے ہوا جب جھٹ پٹے کا وقت آیا تو ملکہ معظمہ اور شہزادی بیاٹرس نے اپنے ہاتھون مین لکڑی کی بڑی بڑی روشن مشعلین لین اور کہلی فٹن مین بیٹھکر سوار ہوئین۔ سواری کے جلو مین سب ملتزمین نے بہت بڑی بڑی مشعلین ہاتہون مین لین۔ کیسل کے احاطہ مین چکر لگاتے اور کیسل کے سامنے ایک الاؤ روشن تہا جسکے شعلے اونچے اُٹھ رہے تھے۔ اِن مین ایک دیو اور دیونی کی شکل نمودار ہوئی۔ پریون سے بھری ہوئی گاڑی کو دیو ہانک رہا تھا۔ پریون کے ہاتہہ مین

لمبے لمبے نیزے تھے مشعل اروں نے ایک حلقہ بنایا۔ دیو نے دیونی کو ایسا دھکا دیا کہ وہ فی النار ہوتی۔ پھر رقص و سرود کا جلسہ ہوا۔ اس دلچسپ تماشے کو ملکہ معظمہ دیکھکر نہایت مسرور ہوئین ؞

سنہ ۱۸۷۵ عیسوی

ارباب کمال کا خطابات شاہی لینے سے انکار کرنا

اِس اصول کے موافق کہ گورنمنٹ کا فرض ہی کہ وہ ذہانت و فراست کی قدر شناسی کرے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ارباب کمال مسٹر کارلائل کے لیئے گرینڈ کروس آف دی باتھ کا خطاب اور مسٹر ٹینیسن شاعر کے لیئے برونٹی کا خطاب پیش ہوا کہ قبول فرمائین۔ مگر دونوں نے خطاب کے قبول کرنیسے انکار کر دیا مگر گورنمنٹ کی تعریف ہو گئی۔ کہ وہ اہل کمال کی ذہانت کی قدر و منزلت کرتی ہے ؞

شہزادہ لیوپولڈ کی علالت

خبر مشہور تھی کہ فروری سنہ ۱۸۷۵ع کو ملکہ معظمہ پارلیمنٹ کے کھولنے کا ارادہ خود رکھتی ہین مگر اُن کا چھوٹا بیٹا شہزادہ لیوپولڈ سخت علیل ہو گیا جسکے سبب سے وہ اپنے ارادے کو پورا نہ کر سکین شہزادہ اوسبورن مین بڑے دن کی تعطیل مین ٹائی فوئڈ بخار مین مبتلا ہوا جسکا آغاز اوکسفورڈ یونیورسٹی مین ہوا تھا۔ مدت تک علالت کی یہ حالت رہی کہ زندگی کی امید نہ تھی مگر انہونے شفا پائی جسکی نسبت اُنکی بہن ایلاس نے لکھا کہ وہ قبر مین سے تیسری دفعہ نکلکر کنبے مین آیا ہے ؞

ملکہ معظمہ کے جہاز کا ایک جہاز سے ٹکرانا

۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۷۵ع کو ملکہ معظمہ اوسبورن سے گوس پورٹ کو سولنٹ سے عبور کر کے اپنے جہاز البرٹا مین جاتی تہین کہ اُنسنے ایک او جہاز مسٹلیٹو پر ایسی ٹکر لگائی کہ وہ ڈوب گیا جس کے سبب سے دو آدمی مر گئے اور ایک آدمی کی جان خود ملکہ معظمہ نے اپنے ہاتھ سے بچائی۔ باقی جہاز نشینوں پر کچھ آفت نہ آئی۔ ملکہ معظمہ کے دل پر اس حادثہ کو بچشم خود دیکھنے سے بڑا صدمہ پہنچا۔ اُنکے جہاز کا کمانڈر شہزادہ لی ننگن تھا جو اُنکا عزیز رشتہ دار تھا۔ عوام نے اسپر حادثہ کا الزام لگایا۔ سررشتہ بحری نے کورٹ مارشل مین اِس الزام کی تحقیقات نہین کی۔ بلکہ خفیہ تحقیقات کر کے اُس افسر پر الزام لگایا جو جہاز کو چلاتا تھا جسکے سبب سے سب آدمیون کو غصہ آیا۔ اور اُنہوں نے ملکہ معظمہ پر بھی یہ الزام لگایا کہ انہونے سفارش کر کے اپنے ایک عزیز رشتہ دار کو الزام سے بری کرا لیا۔ یہ ایک بڑا افسوسی قاعدہ چلا آتا ہی کہ جب اعلےٰ افسر غلطیاں کیا کرتے ہین تو اسکے ماتحت افسرون کو ان غلطیون کی سزائین بھگتنی پڑتی ہین پر بس کی بدنصیبی سے انگلستان مین ایک عدالت ایسی تھی کہ جس مین یہ قاعدہ نہین چل سکتا تھا

اور اسکی جوابدہی سے کسیطرح پرنس نہین بچ سکتا تھا۔ اس عدالت کے افسر کو کورنیر کہتے ہین اسکا یہ کام ہے کہ وہ ان لاشون کی تحقیقات کرے جن کی موتون کی جوابدہی احتمالاً اسکے ذمہ ہوتی ہے اُسکے سامنے اس مقدمہ مین شہادت پیش ہوئی جسنے عوام کو اور بھڑکایا۔ جرنیل پون سون بائی نے امیرون کے جہازون کے کلب کے پریسیڈنٹ کو لکھا کہ ملکہ معظمہ چاہتی ہین کہ آیندہ شاہی جہاز مین جب وہ سوار ہون تو کوئی اور جہاز اُسکے بہت پاس نہ آئے۔ سولنٹ مین موسم گرما مین جہازون کا بڑا ہجوم رہتا ہے۔ وہان کسی شاہی جہاز کے قریب کسی جہاز کا آنا خواہ خیر خواہانہ ہو یا تماشے کے طور پر خطرہ سے خالی نہین۔ اسلئے ملکہ معظمہ نے چاہا کہ آیندہ یہ خوف خطر مٹ جائے۔ اِس چٹھی سے امیرون کے جہازون کے آدمی بڑے کھسیانے ہوئے۔ اُنکا خیر خواہ ہونا تو ضرب المثل کے طور پر مشہور ہے یہ مقدمہ جو کورونر کی عدالت مین پیش ہوا تو پہلی جیوری مین اتفاق نہوا۔ اسلئے دوسری جیوری بیٹھی جسنے موت کو اتفاقیہ ٹھیرایا۔ مگر شاہی جہاز کے افسرون پر یہ الزامات لگائے۔ اول یہ کہ جہاز تیز رفتار چلایا جاتا تھا۔ دوم باہر کی نگرانی اچھی طرح نہین کیجاتی تھی۔ پھر کامنس ہوس مین یہ مقدمہ پیش ہوا جسکا آخری فیصلہ یہ ہوا کہ شاہی جہاز پر جب ملکہ معظمہ کا جھنڈا لگا ہوا ہو تو اُسکے رستہ دینے کے لیئے پانی پر سے ساری چیزین اُسکے سامنے سے ہٹائی جایا کرین ✦

شہزادہ ویلز کا ہندوستان مین آنا

مارچ کے مہینے مین مشتہر ہوا کہ شہزادہ ویلز ہندوستان مین سیر کرنے جاتے ہین اور اس سیر کے رہنما سر بارٹل فریر ہون گے۔ اُنکے اِس سفر شاہی کے خرچ انگلینڈ اور ہند کے خزانے دین گے سفر خرچ باون ہزار پونڈ تخمینہ ہوا جس مین سے تیس ہزار پونڈ ہندوستان کے خزانہ سے دیتا ٹھیرا اسپر بعض اراکین سلطنت نے اعتراض کیا کہ ایک متمول شہزادہ ہندوستان کو اپنے سیر تماشے تفریح کے لیئے جاتا ہے۔ اسکا سفر خرچ شاہی خزانون سے نہین دینا چاہیئے۔ مگر یہ معترضین کی غلط فہمی تھی۔ شہزادہ ہندوستان مین اسلیئے جاتا تھا کہ اہل ہند یہ جانین کہ اُن کا بھی کوئی بادشاہ ہے اسلیئے یہ سفر خرچ شہزادہ کی ذات خاص کے خرچ کے لیئے نہین دیا جاتا تھا بلکہ مصلحت ملکی کے لیئے اِس خرچ کرنے سے گورنمنٹ کو فائدہ ہوگا۔ کہ شہزادہ ہندوستان مین ہندوستانیون کا حال دیکھے گا اور گورنمنٹ کو آگاہ کرے گا کہ انگریز جو وہان حکومت کرتے ہین اُس سے اُنکو فائدہ پہنچتا ہے یا اُن کا نقصان ہوتا ہے ✦

سنہ ١٨٧٦ عیسوی

قیصر ہند کا خطاب

جب ڈچس ایڈنبرا نے اپنی پریسیڈنسی کا دعوےٰ شہزادہ ویلز کی بی بی پر اس بنا پر کیا کہ وہ امپرر (شہنشاہ) روس کی بیٹی ہین اور دوسری چھوٹے بادشاہ کی بیٹی ہین تو ملکہ معظمہ نے یہ چاہا کہ مین ایمپریس آف انڈیا کہلاؤن۔ ٧۔ فروری کو وزیر اعظم نے اس خطاب کا مسودہ تیار کیا جسپر بہت لوگ معترض ہوئے کہ جب ملکہ معظمہ شاہ البرٹ کی جانشین ہین تو وہ حال مین ایمپریس انڈیا کیون بننا چاہتی ہین؟ ہندوستان مین انکو اس خطاب کے اختیار کرنیکی کیا ضرورت آن کر پڑی ہے؟ اس خطاب مین حکومت شخصی کی بو آتی ہے کہ شہنشاہ بن کر مطلق العنانی اختیار کیجائے جو اس زمانہ کی سلطنت جمہوری کے خیالات سے بہت مخالفت رکھتی ہے۔ اسلیئے اس خطاب کے اختیار کرنے کی بڑی مخالفت ہوئی۔ جب گورنمنٹ نے یہ عدہ و اقرار کیا کہ ہندوستان کے سوا رکہین اور یہ خطاب استعمال نہین کیا جائے گا تو مسودہ قانون پاس ہوا۔ مگر یہ وعدہ پورا ایفا نہین ہوا جب اس خطاب کے اختیار کرنے کا اشتہار دیا گیا تو اس مین یہ لکھا گیا کہ یونائیٹڈ کنگڈم کے سوا ہندوستان مین اور سب جگہ یہ خطاب استعمال کیا جائیگا گو اس خطاب کی مخالفت مین ارا کین سلطنت اور عوام نے بہت غل شور مچایا مگر اس سے حضرت علیا کے ساتھ رعایا کی خیر خواہی اور فرمانبرداری مین کچھ فرق نہین آیا۔

ملکہ معظمہ کا عام جلسون مین رونق افزا ہونا

سنہ ١٨٧٦ء مین ملکہ معظمہ بہت دفعہ عام جلسون مین زینت افزا ہوئین۔ فروری سنہ ١٨٧٦ء کی ابتدا مین انھون نے پارلیمنٹ کو خود کھولا۔ ٢٥۔ کو وہ البرٹ ہال کے جلسہ مین شریک ہوئین پہلی مارچ کو اپنی دوست لیڈی آگسٹا سٹین لی کی یادگار کے لیئے فرگیمور مین ایک صلیب قائم کی۔ لنڈن ہوسپٹل کو پہلے کرانہ فروشون مین ٢٠۔ ہزار پونڈ کا چندہ کر کے بنایا تھا اور اب نوے ہزار پونڈ کا چندہ اسلیئے جمع ہوا تھا کہ اس اسپتال کے بازو مین نئی عمارتین بنا کر اسکو وسعت دیجائے ملکہ معظمہ ٧۔ مارچ کو اس نئی عمارت کو کھولنے آئین۔ اُن کا استقبال بڑی شان و شکوہ سے ہوا لوگون نے یہ شکایت کی کہ جن راہ گزرون مین ہزارون آدمی اُنکے دیدار فرحت آثار کے شائق کھڑے ہوئے تھے اُنکی سواری تیزی کے ساتھ گزری۔ یہان تشریف لانے سے معلوم ہوتا ہے

کہ دار السلطنت مین امرا کے مکانون مین ملکہ معظمہ فقط کہانا ہی نہین ہین بلکہ وہ عام نفع خلائق
کے لیئے اپنی تنہا نشینی کو فوراً چھوڑ دیتی ہین۔ اُنکی سواری کے رہگذر مین یہ ایک کتابہ لگایا گیا
کہ کہیان اپنی ملکہ کا خیر مقدم کرتی ہین۔ دوسرا کتابہ یہ تہا کہ مین بیمار تہا تو نے میری عیادت
کی۔ اِن دونون کتابون کی تحریر بتلا رہی تھی کہ لنڈن مین محنتی آدمیون کو ملکہ معظمہ کے ساتھ
کمال الفت و محبت ہی۔ اسپتال کے اندر جب ملکہ معظمہ تشریف فرما ہوئین تو بہت سے واقعات
پیش آئے۔ جن مین سے ایک یہ ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی لڑکی جل گئی تھی۔ اُسکی حالت غیر تھی۔ بشی بیقرار
تھی اُسنے کہا کہ اگر ملکہ معظمہ کو مین دیکھہ لونگی تو یقینی اچھی ہوجاؤنگی۔ یہ اُسکی درخواست ملکہ معظمہ
سے عرض کی گئی تو وہ مسکراتی ہوئین اُس لڑکی کی پلنگڑی کے پاس تشریف لیگئین اور اُسکا
بوسہ لیا اور اُسکی تسلی و تشفی کی بہت سی باتین کین مارچ کے آخر مین ملکہ معظمہ جرمنی مین چند ہفتے
رہنے کیلئے گئین۔ وہان اپنی سوتیلی بہن کی قبر کو دیکھا۔ سفر مین اپنا نام ڈچس کنٹ رکھا اپنے
تئین ملکہ نہین بتلایا کہ لوگ استقبال اور خیر مقدم کی تکلفات کرکے تکلیف دین۔ ۲۰ اپریل
کو گھر کی طرف مراجعت کی تو اثنا راہ مین پیرس مین جاکر مارشل میک موہن فرانس کے پریسیڈنٹ
سے بھی ملاقات کی۔ ۲ مئی کو ایلڈر شوٹ مین سپاہ کا معائنہ کیا۔ اُس روز اولے بڑے زور سے
برس رہے تھے۔ ۱۳ مئی کو جنوبی کن سنگٹن کے میوزیم کے لیئے سائنٹفک آلات اور اسباب کے جمع
کرنے کے لیئے ایک لون کہولا۔ لنڈن مین ۲۴ کو اُنکی سالگرہ بڑی دہوم دہام سے ہوئی اور
ہندوستان سے شہزادہ ویلز کے بخیر و عافیت واپس آنیکی بڑی شادی ہوئی ✦

پرنس کی یادگار کے لیئے ایک سٹیچو اس ہیئت کا بنایا کہ وہ گھوڑے پر سر برہنہ
مارشیل فیلڈ کا لباس پہنے ہوے ہین اور ایڈنبرا مین شارلٹ کے چوک مین ایک بڑی بلند کرسی پر
قایم کیا اور اُس کرسی کی ایک طرف محنت کی اور دوسری طرف سائنس اور آرٹ کی۔ تیسری طرف
بحری و بری سپاہ کی چوتھی طرف شرافت و نجابت کی پیکرین بنائین یہ پیکرین پرنس کی نشو و نما
کی تمام زندگانی کے کامون کی یاد دلاتی تہین۔ ۱۷ اگست کو ملکہ معظمہ نے آنکر اُسکے کہولنے کا
حکم دیا اور پھر اُسکی سب شاخون مین پرکمالی اور فرمایا کہ یہ سٹیچو سب طرح سے اچھی بنی ہے
غرض ملکہ معظمہ کا دل اِس رسم کی دہوم دہام کے ہونیسے بڑا خوش ہوا ✦

ایڈنبرا مین پرنس کی مورت کا کھولنا

ملکہ معظمہ کا ۷۹ رجمنٹ رائل سکوٹ کو علم عنایت فرمانا

ملکہ معظمہ نے سکوٹ لینڈ کی اقامت مین ۲۶ ستمبر کو ۷۹ رجمنٹ رائل سکوٹ کو نئے علم عنایت کیئے جسکا حال وہ خود تحریر فرماتی ہین کہ دو تین ہزار آدمیون کے درمیان تماشائی جمع ہوگئے۔ مگر کوئی ان مین سپاہیانہ وردی پہنے ہوئے نہ تہا۔ میری شاہانہ سلامی اُتری اسکے بعد [illegible] علم لینے والی عجب خوش ادائی و انداز سے آئی۔ اُس نے اپنی قواعد مین میرے احترام کا خیال اس سبب سے زیادہ رکھا کہ مین اسی رجمنٹ مین پیدا ہوئی تھی۔ وہان آئے۔ نماز پڑھی گئی مجھے نئے علم دیئے گئے۔ مین نے اُنکو ان لفٹنٹون کو دیا جو میرے سامنے گھٹنا ٹیکے کھڑے تھے۔ اور اُس کے ساتھ مین نے یہ الفاظ کہے کہ مین یہ علم تم کو حوالہ کرتی ہون مجھے اِس بات کے یاد دلانے سے بڑی خوشی ہے کہ مین اپنی ابتدائے عمر سے تمہاری رجمنٹ سے تعلق رکھتی ہون میرا باپ جو پیشہ سپہگری پر اپنا فخر ظاہر کیا کرتا تھا وہ تمہارا کرنیل تہا۔ مجھسے ہمیشہ یہ کہا جاتا تہا کہ مین اپنے تئین سپاہی کی لڑکی سمجھون مجھے اِس سے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ میرے ایک بیٹے نے اپنی زندگی کو سپہگری کے لیئے وقف کر رکھا ہے مجھے پورا بھروسہ ہے کہ وہ اپنے تئین برٹش سپاہی ہونیکے لائق سب طرح سے ثابت کریگا۔ اب یہ علم تمہارے سپرد کرتی ہون مجھے یقین ہے کہ تم میری اس اول رجمنٹ پیدل کی ناموری و عزت و شان کو قائم رکھوگے۔ کرنیل ایم کیوری نے میری تقریر کے جواب مین چند الفاظ کہے اور پرانے علمون کے دینے کے لیئے مجھ سے عرض کیا مین نے کہا کہ مین ان علمون کو ونڈسر مین لیجاکر رکھونگی کہ اِس رجمنٹ کی اور اُسکے کرنیل کی یادگار باقی رہے۔ پہر رجمنٹ نے مارچ کیا اور توپون کی سلامی کے بعد مجھے تین دفعہ چیئرز دیئے مین پرانے علمون کی محافظت اپنے ذمے لیکر وہان سے روانہ ہوئی ✦

بحر شمالی کی تحقیقات سے محققین کا واپس آنا

نومبر کے شروع مین وہ جہاز واپس آئے جو بحر شمالی کیطرف تحقیقات کے لیئے گئے تھے۔ اِس تحقیقات مین بہت سے محققین کی جانین تلف ہوئین جو محقق بچکر آئے اُنکو ملکہ معظمہ نے بڑی گرمجوشی سے مبارکباد دی وہ تحریر فرماتی ہین کہ بحر شمالی کی مہم مین جن محققین نے خدمات بزرگ کین مین اُن کی نہایت قدر و منزلت کرتی ہون۔ اور اس مین اُنہون نے جو سختیان اٹھائین اور مصیبتین جھیلین مین اُنکی پوری ہمدردی کرتی ہون۔ اور جن کی جانین گئین اُنکے لیئے نہایت غم و ماتم کرتی ہون۔ مین ہدایت کرتی ہون کہ اُن بہادرون کا میری طرف سے شکریہ ادا کیا جائے

جنہون نے اُن خدمتون کا حق پورا ادا کیا ہے ◆

سنہ ۱۸۷۶ عیسوی

سنہ ۱۸۷۶ع مین ۸۔ فروری کو ملکہ معظمہ نے بیوہ ہونیکے بعد دوسری دفعہ پارلیمنٹ کو بذات خود کہولا اپنی سپیچ مین یہ فقرہ بھی فرمایا کہ مین نے جب سے ہندوستان کی عنان سلطنت اپنے ہاتھ مین براہ راست لی ہے تو کوئی تازہ لقب نہین اختیار کیا نہ پرانے لقب شاہی پر کوئی اضافہ کیا یہ ایک فروگذاشت تھی جسکی اصلاح کرنیکا مجھے اب موقع ملا ہے۔ اِسکے باب مین آپکے روبرو جو بل پیش ہوگا۔ ۱۷۔ فروری سنہ ۱۸۷۶ع کو لارڈ ڈزریلی نے بل پیش کیا۔ ممبرون نے اسکی مخالفت بڑے زور شور سے کی۔ مگر وہ پاس ہوگیا اور بادشاہی منظوری بھی ہوگئی۔ ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۸۷۶ع کو یہ ایکٹ پاس ہوا کہ عالیجناب ملکہ نے خطاب وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلان اور آئرلینڈ کی ملکہ حامیۂ دین عیسائی پر لقب قیصر ہند کا اور اضافہ فرمایا۔ اِس تازہ لقب کا اشتہار لنڈن اور مڈل سیکس اور ایڈنبرا مین شرفون نے دیا۔ اور عالیجناب وایسرائے ہند نے دربار عام کا حکم زمرۂ انام کو دیا اور سردار حکمران اور امرا و الا دودمان اور شرفائے عالی خاندان اور غیر ملکون کے سفرا اور وکلا اور منتظمون کی دعوت کا پیغام بھیجا کہ سنہ ۱۸۷۷ع کے نوروز یعنی یکم جنوری کو وہ دہلی مین اس مبارک جشن مین شریک ہون تو اس مژدۂ جان نواز کا غلغلہ کل ہندوستان مین پہیل گیا۔ اس جشن قیصری و جشن گاہ دہلی کا بیان ملکہ معظمہ کی سلطنت کی تاریخ مین مفصل لکھین گے ◆

۸۔ فروری سنہ ۱۸۷۷ع کو پارلیمنٹ کو بہ نفس نفیس کھولا تو سپیچ مین یہ ارشاد فرمایا کہ مین نے خطاب شاہی مین جو قیصر ہند کا اضافہ کیا تو دہلی مین رؤسا و رعایائے ہند نے نہایت محبت و خیرخواہی و صدق عقیدت و نیک خواہی سے مبارکبادی جس سے مین اپنے دل سے اُنکی احسانمند ہوئی اِس واقعہ عظیم کی یادگاری کے لیئے ایک بڑا سونے کا تمغا بنایا گیا جسکی نقلین رؤسائے ہند اور تیری سلطنت کے حکام والاشان کو دی گئین۔ اِس زمانہ مین ملکہ معظمہ نے ایک بڑا معزز تمغا اور آرڈر آف دی انڈین ایمپائر کا اور آرڈر آف دی کرون آف انڈیا کا عورتون کے لیئے مقرر کیا۔ خاصکر ان عہدہ [illegible]

لقب ملکہ کے خطاب مین قیصر ہند کا اضافہ ہوا

کے واسطے جو ہندوستان سے تعلق رکھتی ہین +

تار عنکبوتی کا لباس

تھوڑے دنون کے بعد ملکہ معظمہ کی خدمت مین برینل کی سلطانہ نے ایک عجیب غریب تحفہ تارعنکبوتی کا لباس بھیجا وہ ریشمی لباس سے بھی زیادہ عمدہ و نازک تھا اور اب تک کبھی مکڑی کے جالے کا لباس نہین بنایا گیا تھا +

بحری و بری حادثات میں ملکہ معظمہ نے بڑی فیاضی اور ہمدردی دکھائی

۱۸۷۷ع مین ایسے واقعات پیش آئے جن مین ملکہ معظمہ نے اپنی رعایا کے ساتھ بڑی ہمدردی ورحمدلی ظاہر کی - ۱۱ - اپریل ۱۸۷۷ع کو ایک کوئلہ کی کان مین پانی کی طغیانی ایسی ہوئی کہ سب کان کھودنے ولے پانی مین ایسے گھر گئے کہ کسی کے نکالنے کے بغیر وہ خود نہین نکل سکتے تھے اور انکے نکالنے کی کے لیئے نہایت خطرناک محنت کی ضرورت تھی ۵ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا + نیک دل جوانمرد انکے نکالنے پر جھک پڑے - گو کان کی سیلون مین دم گھٹتا تھا اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا تھا - مگر چیندہ یا بندہ آخر کو اینے کہ ... نے کان مین ایک سوراخ کیا اور اسکی راہ سے سب کو جو پانی مین زندہ درگو ہورہے تھے زندہ وسلامت نکال لایا - جب ملکہ معظمہ کو ان عالی ہمت جوانمردون کی جانفشانی کا حال معلوم ہوا تو انہون نے حکم دیا کہ انکو البرٹ میڈل انعام دیا جائے جو ابتک مخصوص ان بہادرون کے لیئے تھا کہ وہ اپنی جان کو جوکھون مین ڈالکر ان آفت زدون کی جان بچاتے تھے جو سمندری بلاؤن مین مبتلا ہوتے تھے - اب ان لیرون کو بھی اس تمغے کے ملنے کا حکم ہوگیا جو خشکی مین بھی اسطرح سے مصیبت زدون کی جان بچائین +

ملکہ معظمہ کو اپنی موروثی ڈچی لین کنسٹر سے دسہزار پونڈ کی آمدنی ہوئی اسکو ہے ووڈ مین لوگون کے لیئے پارک بنانے کیواسطے عطا کیا +

ہم اس فرمان کا حال پہلے لکھ چکے ہین جو ملکہ معظمہ نے حیوانات پر ظلم گھٹانے کی کمیٹی کے نام صادر کیا تھا - اور سو پونڈ عطیہ عطا کیا تھا - انکو اپنے بچپنے سے جانورون کے پالنے کا شوق تھا - جب تاجپوشی کے دن انکے کتے ڈیش نے اپنی زبان مین مبارکباد دی ہو تو اسکو بہت پیار کیا وہ اپنے پالے ہوئے جانورونکی ایسی بڑی خوبصورت تصویرین خود اتار کرتین جو اعلے درجہ مین شمار ہوتین اپنے سفرنامہ مین انھون نے اپنے چاہیتے کتون شارپ و نوبل کی تصویرین اپنے دست مبارک سے بنائی ہین اور انکا حال لکھا ہی کہ جب ہم ڈنر کھانے بیٹھتے ہین تو میرا پیارا کتا نوبل بیٹھے

کے نیچے بیٹھتا ہے اور ایسا نیک نہاد ہی کہ جب اُسکو بیرون کرسی یا کوچ پر بٹھا دیتا ہی تو وہ اوسپر
سے جبتک اجازت نہ دو وہ نہین اُترتا اور اگر اُسکے مُنہ مین کیک یا دو تو جب تک اُسکو کھانے کا حکم
نہ دو وہ اُسکو مُنہ مین لیئے بیٹھا رہیگا کھائے گا نہین۔ مین نے اسکی برابر کوئی کتا فرمانبردار اور محبت
والا نہین دیکھا۔ اگر وہ جانتا ہے کہ کوئی مجھسے ناخوش ہی تو وہ اپنے پنجے پھیلا کر نہایت محبت
سے پاؤن مین لوٹ کر معافی مانگتا ہے۔

لارڈ بیکنس فیلڈ نے حُب انسانی کے وہ عمدہ کام کیئے کہ جن کے سبب سے ملکہ معظمہ کو
اُنسے دلی محبت ہوگئی۔ اور اُنھونے اُنکے مکان پر جاکر اُنکی عزت بڑھائی۔ اگرچہ یہ ملاقات دوستانہ
تھی مگر اُنکے چھوٹے سے شہر وائی کومپ کے باشندونے اپنی خیرخواہی اور فرمانبرداری بدرجہ
کمال دکھائی۔ اُنکو صرف تین روز پہلے اطلاع ہوئی تھی کہ ملکہ معظمہ تشریف لاتی ہین۔ اس تھوڑے
سے عرصہ مین اپنی بساط سے باہر شہر کی آئین بندی کی۔ قدم قدم پر جھنڈیان و بیرقین قائم کین
اور سارے شہر کو پھول پتون سے آراستہ کرکے چمن بنادیا۔ مصنوعی محرابین بنائین۔ ایک محراب
بالکل کرسیون کی بنائی۔ اِس شہر کی کرسیان مشہور تھین۔ ۱۵ دسمبر کو ایک بجے سے کچھ پہلے ونڈسر
سے ملکہ معظمہ اپنی بیٹی بئراٹس کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئین۔ جب ریل کے وائی کومپ کے سٹیشن پر
پہنچین تو لارڈ بیکنس فیلڈ اور اور حکام ضلع نے استقبال کیا۔ اور خیرخواہانہ ایڈریس پیش کیا
جسکو ملکہ معظمہ نے اپنے دست مبارک مین لیا۔ مس خلپس نے اُنکو اور شہزادی کو گلدستے نذر کیئے
اور سکول کے لڑکون نے خدا ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے گایا۔ ملکہ معظمہ سٹیشن سے کھلی گاڑی مین
سوار ہوکر آہستہ آہستہ لارڈ موصوف کے محل پر تشریف لے گئین۔ اور وہان دو گھنٹے ٹھہرین
اور لارڈ موصوف کے ساتھ لنچ کھایا۔ اور ملکہ معظمہ اور شہزادی نے اپنی یہان تشریف آوری
کی یادگار کے لیئے ایک درخت لگایا پھر وہ ریل مین سوار ہوکر ونڈسر مین واپس آئین
تین وزیر تھے جنکے گھر جاکر ملکہ معظمہ نے اُنکی عزت افزائی کی۔ اول لارڈ میلبورن دوم رابرٹ
پیل سوم لارڈ بیکنس فیلڈ۔

ملکہ معظمہ کو ان عورتون کی اصلاح کی طرف توجہ تھی جو فرمانروائی کرتی تھین انھون نے ملکہ
مڈگاسکر کو منع کیا کہ وہ عیسائیون کی تکلیف رسانی سے باز رہے۔

سنہ ۱۸۷۸ عیسوی

واقعات متفرقہ

اس سال کے شروع مین ملکہ معظمہ کے دوستون مین ہر دلعزیز وکٹر ایمینول بادشاہ اٹلی نے وفات پائی جس سے انکو رنج ہوا۔ مارچ مین یوریڈائس جہاز آئل آف وائٹ مین برف وباد کے طوفان کے سبب سے ڈوب گیا اور تین سو جانین بحر فنا مین غرق ہوئین۔ ملکہ معظمہ نے دو تار بھجوائے۔ جن کا مضمون یہ تہا کہ ملکہ معظمہ کو جہاز کے ڈوبنے اور جانون کے تلف ہونے کا نہایت افسوس ہے وہ چاہتی ہین کہ مفصل حال سے اطلاع دیجائے۔ دوسرا تار یہ تہا کہ ملکہ معظمہ مسٹر سمتھہ (فرسٹ لارڈ آف ایڈمیرلٹی) کو اپنے رنج وملال سے اطلاع دیتی ہین جو اس جہاز کے ڈوبنے سے ہوا ہے اور آفت زدون کے عزیزون اور دوستون کے ساتھہ دلی ہمدردی کرتی ہین ✦

انکی اس توجہ کے سبب سے مُردون کی بیواؤن اور یتیمون کی پرورش کے لیئے ایک فنڈ کہولا گیا۔ اور ملکہ معظمہ نے خود اسمین اعانت کی۔ چند مہینے کے بعد نامور مدبر سلطنت ارل رسل کا اکیاسی برس کی عمر مین انتقال ہوا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے اس قدیم الخدمت وزیر کے جنازے پر رکھنے کے لیئے پہولون کا ہار اور اُسکے ساتھہ یہ کارڈ بہیجا جسپر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ کوئین وکٹوریا کی طرف ایک نشانی ادب کی۔ یہ سال رنج وملال سے پر تہا۔ دو جہاز آپس مین ٹکرائے۔ ایک اُن مین سے ڈوبا جس مین سات سو مسافر سوار تھے۔ چھہ سو مسافرون سے زیادہ ڈوب کر مر گئے فقط ایک مسکین بچہ بچ رہا۔ شہزادی ایلس نے مصیبت زدون کے لیئے سب سے اول چندہ دیا ✦

ڈیوک کون ناٹ کی شادی کا قرار پانا اور پرنسس لوئس کی شادی کا ہونا

سنہ ۱۸۷۸ء مین پارلیمینٹ مین جو ملکہ معظمہ کی ذات خاص کا معاملہ معرض بحث مین آیا وہ یہ تہا کہ انہون نے ۲۵۔ کو دونون ہوس مین یہ اطلاع دی کہ ڈیوک کون ناٹ کی شادی شہزادی لوئیس دختر فریڈرک چارلس شہزادہ پروشا سے ٹھیری ہے۔ یہ شہزادہ پروشا بڑا مشہور شہسوار تہا عوام مین اسکا نام ریڈ پرنس (شہزادہ سرخ رنگ) مشہور تہا وہ خاص اپنی ذات سے بڑا دولتمند تہا اور اسکی یہ بیٹی صاحب جمال۔ دانشمندانہ فرزانہ تھی۔ اسکے اوضاع واطوار وخیالات کی سادگی دلربا تھی لارڈ نیپئر مگڈلہ نے ڈیوک کون ناٹ کی سپاہیانہ لیاقت کی شہادت دی کہ وہ بڑی موثر وکارگر ہے کونسل ہوس مین دونون کے لینے سے یہ قرار پایا کہ شہزادہ کے وظیفہ پر اضافہ ہوکر پچیس ہزار

پونڈ سالانہ ملا کرے اور اگر انکی بی بی بیوہ ہوجائین تو چھ ہزار پونڈ سالانہ پایا کرین ٭

ملکہ معظمہ کی نواسی شہزادی شارلٹ کی شادی ۲۷- فروری ۱۸۷۸ء کو شہزادہ لنینگن سے ہوئی ٭

شاہ ہینوور کی وفات

پیرس مین ۱۲- جون کو ہینوور کے بادشاہ معزول نابینا جارج پنجم ڈیوک کمبرلینڈ نے وفات پائی - وہ جارج سوم شاہ انگلینڈ کا پوتا اور ملکہ معظمہ کا سگا چچازاد بہائی سب سے بڑا تھا اسکے ماتم مین کل اہلیاے دولت کو ماتمی لباس پہننے کا حکم دیا گیا - ملکہ معظمہ نے اسکی بی بی کے ساتھ بڑی ہمدردی کی وہ شہزادہ ویلز کی بی بی کی سگی بہن تھی - ہم پہلے اس سلطنت کا حال لکھ چکے ہین کہ اب وہ پروشا کی سلطنت مین داخل ہو گئی تھی - انگلینڈ سے اب اسکا تعلق کچھ باقی نہین رہا تھا ٭

نومبر مین ملکہ معظمہ کو یہ ایک اور افسوس ہوا کہ انکی بیٹی لوئزا انسے اس سبب سے جدا ہوئین کہ لارڈ بیکنس فیلڈ نے اُنکے شوہر مارکوئس لورن کو مملکت کینیڈا مین وایسرائے مقرر کر دیا تہا شہزادی اپنے شوہر کے ہمراہ گئین جسکے سبب سے اہل کینیڈا انگلینڈ کے زیادہ خیر خواہ و نیاز مند ہو گئے ملکہ معظمہ نے دسمبر کی شروع مین جنگ افغانستان کے لیے پارلیمنٹ کو تہوڑے دنون کے لیئے طلب کیا ٭

شہزادی ایلس کی وفات

اس سال مین ایسے واقعات پیش آئے تھے کہ جنسے ملکہ معظمہ کو رنج و ملال ہوتا تہا مگر ان سب سے زیادہ صدمہ جانکاہ انپر یہ واقع ہوا کہ اُنکی چہیتی لاڈلی بیٹی شہزادی ایلس لہلہاتی مر گئی شہزادی نے موسم گرما کے ایام مین اپنے بچون سمیت ایسٹ بورن مین بسر کیے تھے - یہان غربا پروری ایسی کی کہ مچھلی والون کے دہات مین اُنکے جھونپڑون مین جاکر مریضون کی دستگیری کی - وہ اپنے نیک کامونکے سبب سے سب کی عزیز تہین - وہ خیرات خانون کے انتظامات دیکھنے سے بڑی دلچسپی رکھتی تہین انپر علم حاصل کر کے اپنے دارالقرار مین انکو جاری کرتین - صرف اس عمل کے لیئے وہ یہ علم حاصل کرتین - ۸- نومبر تک وہ ڈرام سٹاٹ مین سب طرح سے بخیر و عافیت رہین - اس تاریخ کو اُنکی بڑی بیٹی شہزادی وکٹوریا مرض ڈفتھیریا مین مبتلا ہوئین - یہ ایک مرض ہے جس مین سانس لینے کی نلی اور خاصکر گلے پر ایک جھلی آجاتی ہے جو ورم مادی کے جم جانیسے پیدا ہوتی ہے - شہزادی سائنس کے موافق تیمارداری جانتی تہین - اُنہون نے علامات کو دیکھکر اس مرض کو تشخیص کر لیا اور اسکا علاج خود

کرنا شروع کیا۔ یہ احتیاط نہین کی کہ کنبے کے آدمی علیحدہ علیحدہ رہین۔ اُن کا شوہر اور سارا
کنبا باستثناء شہزادی ایلزبتھ کے اس مرض مین مبتلا ہوا۔ ان روحانی رنجون اور جسمانی
تکانون کے سببسے شہزادی کی قوت زائل ہوگئی۔ ۲۵۔ نومبر کو انکی چار برس کی بیٹی شہزادی
میجو اکا انتقال ہوا مگر اُنکے شوہر کو آرام ہوگیا۔ ۷۔ دسمبر کو وہ ریلوے سٹیشن پر اپنی بہاوج جین
ایڈنبرا سے ملنے گئین۔ دوسرے دن وہ خود اس مرض مین مبتلا ہوئین جس مین سارا کنبا
مبتلا تھا۔ وہ بیمار ہوتے ہی ضعیف ہوکر صاحب فراش ہوگئین۔ ۱۶۔ دسمبر کو ہوس آف
لارڈس مین لارڈ بیکنسفیلڈ نے بڑی فصاحت سے بیان کیا کہ شہزادی نے اپنے بیمار بچہ کا بوسہ
لیا وہی بوسہ اُنکے لیئے موت کا بوسہ بن گیا۔ کوئی شخص نہین جانتا کہ کس طرح شہزادی اس
مرض متعدی مین مبتلا ہوئین۔ مگر انکے سوانح عمری لکھنے والے لکھتے ہین کہ یہ خیال کیا جاتا ہے
کہ مرض متعدی مین وہ اس سببسے گرفتار ہوئین کہ ایکدن اپنی غمزدگی اور مایوسی کی حالت مین انھون
نے اپنا سر شوہر کے تکیہ پر رکھدیا تھا۔ کئی دن تک انکو سخت تکلیف رہی۔ ۱۳۔ دسمبر کو معلوم
ہوتا تھا کہ اب وہ مرجائینگی۔ مگر اس نزع کی حالت مین بھی کچھ دیر تک زندہ رہین۔ اسی تاریخ کی
دوپہر کو انھونے اپنے شوہر کو صحت کی مبارکباد دی۔ اور اپنی ملازمہ سے ملاقات کی اور دو خط پڑھے
جن مین سے ایک خط ملکہ معظمہ کا تھا جسکے بعد پھر کوئی خط پڑھنا نصیب نہوا۔ پھر وہ سوگئین اور
ایسی سوئین کہ پھر نہ جاگین۔ ۱۴۔ دسمبر کو ساڑھے آٹھ بجے دم واپسین لیا۔ جمعہ سے ہفتے تک
انکی زبان پر مردہ لہجہ مین یہ الفاظ رہے "چار ہفتے و پیا می" لڑکی کا نام می تھا جسنے چار ہفتے ہوئے کہ
انتقال کیا تھا۔ وہ اپنی ساری زندگی مین باپ کی یاد کا وظیفہ جپا کین۔ نزع مین بھی اس یاد کو نہ
چھوڑا۔ ملکہ معظمہ کو اس بیٹی کے مرنیکا رنج و الم شوہر کی وفات کی برابر تھا۔ باپ اس چہیتی بیٹی
کو اپنا ہی بہین سمجھتا تھا۔ اس شہزادی کے مرنے نے سارے انگلینڈ کو سوگ ماتم مین بٹھایا۔ شہزادی
بڑی عاقل۔ عالی حوصلہ۔ ہوشمند۔ اولوالعزم۔ صاحب ہمت تھی۔ اپنی مدد آپ کرنے کی صفت رکھتی
تھین۔ ان اوصاف حمیدہ اور خصائل جمیلہ ہی نے سارے اہل انگلینڈ کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا
یہ سب انکے اس احسان کو مانتے تھے کہ انھونے اپنی ماں کی بیوگی کی اول ساعتون مین پرستاری
کی۔ اور ایسے ہی ۱۸۷۱ء مین جب انکے بھائی ولیعہد کی جان علالت کے سببسے معرض خطر مین تھی تو

اپنے تئین ماں کی تسلی و تشفی دینے مین وقف کر دیا تھا۔ جس سے اُنکی بڑی تقویت ہوتی تھی
شہزادی کی زندگی پر ہر روز تنگی معاش کی تکمیل کرنے والے افکار کی گھٹا چھائی رہتی تھی جسکا
حال انکی زندگی مین کسی پر نہین کھلتا تھا۔ اُنکے مرنیکے بعد اہل ملک پر ظاہر ہوا کہ اُنکی زندگانی مین
آلام تنگی داخل ہو گئے تھے وہ اہل جرمن کی عورتون کی حالت بہتر کرنے مین کوشش کرتی تھین
اسکے برخلاف اہل جرمن اِس امر مین ساعی رہتے تھے کہ گھر مین ماؤن کو اعلی مامائین بنائین جو
اپنا کام کرین۔ اور مزدوری مانگنے کا دعوے نکرین۔ اِس سبب سے جرمن مین شہزادی کے بہت سے
دشمن پیدا ہو گئے تھے۔ اِس شہزادی نے بغیر کسی اپنے فائدہ کے مدنظر رکھنے کے تعلیم و خیرات کے
کارخانون کی ترقیون مین ایسی جد و جہد کوششین چستی و مستعدی سے کین کہ کورٹ کے رسوم پرستون
کے کان کھڑے ہوئے۔ بہت سی مثالین ایسی تھین کہ وہ غریب بیمارون کے جھونپڑون مین جا کر
اُنسے ملتی تھین آخر کو اُنھون نے اپنی دانشمندی سے دریافت کر لیا تھا کہ ایسی ملاقاتون مین اپنے
تئین نظاہر کرنا بہتر ہے تاکہ لوگ اُنپر حسد نکرین۔ اُنکا میلان خاطر یہ تھا کہ مین ڈرام سٹاٹ کی
خانہ داری کی باتون اور معاشرت مین ایسے تغیرات پیدا کرون کہ وہ سب انگریزی خیالات کے
موافق ہو جائین۔ وہ علم کو عزیز رکھتی ہین۔ وہ عالمون اور صناعون کی مہمانداری بڑی تپاک سے
کرتی تھین۔ اُنکی مجالست سے بہت مسرور ہوتی تھین۔ جب اُنھون نے فریڈرک سٹراس
(ایک عیسائی عالم حضرت مسیح کے معجزات کا قائل نہ تھا) سے وولیٹر کی کتابون کو پڑھا (وولیٹر
ایک بڑا فلسفی عیسائی مذہب کا منکر تھا) تو اُن کی نسبت یہ چرچا ہونے لگا کہ وہ اپنے دین ایمان
سے برگشتہ ہو گئی ہین۔ بیشک اِس زمانہ مین لوگون کے دلون مین منطقی و معقولی خیالات
مذہب کے برخلاف پیدا ہو گئے تھے۔ وہ ایسے مسائل مین اپنا بہت دل لگاتی تھین کہ روح کا بھید کیا
ہے؟ فرائض انسانی کیا ہین؟ دنیا مین جو دو فریقون مین یہ تنازع ہے کہ ایک فریق کہتا ہے کہ
خدا جو کام چاہتا ہے وہ اپنی مرضی کے موافق کرتا ہے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ خدا نے جو اپنا قانون
مقرر کیا ہے۔ اِسکے موافق کام کرتا ہے ان دونون مین کون سچا ہے؟ یہ فلسفیانہ خیالات ان کے
پس پسا کر خاک کے ذرون کی طرح یون اڑ گئے کہ ایک بچہ اُنکا مر گیا۔ دوسرے ایک سکچ پادری
نے جو اُن کے بڑے دوست تھے اور اُن کے گھر ہی مین رہتے تھے اُنکو بہت سی مذہبی

ہدایتین کین۔ انکو اپنے وطن سے ایسی محبت تہی کہ انہون نے اپنے مرنیسے ایک دن پہلے
یہ کہاکہ اگر مین مرون تو میرے جنازہ پر یونین جیک (علم انگریزی) رکھاجائے مجھے امید ہو کہ
کہ جرمن مین جیسے اندر مین رہتی ہون کسی شخص کو میری اس آرزو پر اعتراض نہین ہوگا کہ
مین اپنی آرامگاہ دائمی مین اپنے اوپر علم انگریزی کو لگائے ہوئے جاتی ہون۔ انکو مان سے بڑی
محبت تھی۔ انہون نے یہ بہی مرنیسے پہلے کہاکہ اپنی مان کے کلیجے پر بڑا داغ رنج والم کالگاتی ہون بلکہ
معظمہ کو شوہر کی وفات کے سترہ برس بعد یہ حادثہ جانکاہ اٹھاناپڑا کہ اُن کاایک بچہ اپنے باپکے
پاس شہر خموشان کو روانہ ہوا۔ اس رنج والم مین ساری قوم نے اُنکی بڑی ہمدردی اور غمخواری کی
اور جرمنی مین بہی انگلستان کی برابر اس شہزادی کا بڑا سچا ماتم ہوا۔ جرمن اور فرانس کے جنگکے وقت
جرمنی کے زخمیون و بیمارون کی انہون نے بڑی خبرگیری کی تہی۔ اسلیئے وہ اُنکے نام پر دل وجان
سے فدا تھے۔ وہ روزن بلوہ مین دفن ہوئین۔ دو سگے بھائی تجہیز وتکفین مین شریک تھے۔ انکی
قبر کے پاس اُنکی یادگار بنائی گئی۔ جس مین سنگ مرمر کی نہایت پاکیزہ پیکر بنائی گئی جس مین انکی
گود مین اُنکی دختر میری بیٹھی ہوتی ہے۔ فرگیمور مین باپ کے مقبرہ مین اس پیکر کی نقل بنائی
گئی۔ ونڈسر مین بہی اُنکے دفن ہونے کی نماز پڑہی گئی۔ لنڈن گزٹ مین ملکہ معظمہ کا یہ خط روز کلان
کے ایک دن بعد مشتہر ہوا کہ سب قسم کی جماعتون نے جو ایسے وقت مین میرے ساتھ ہمدردی ظاہر
کی کہ مرضی الٰہی نے میری چاہیتی پیاری لاڈلی بیٹی شہزادی ایلس گرینڈ ڈچس ہسی کو اس دنیا سے
بلالیا۔ انکا سب اول مین تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون۔ اس عزیز دختر کے مرنے کے رنج وغم نے مجھے مار ڈالا
وہ بڑی عالی ہمتی سے اپنے فرائض کے ادا کرنے کے لیئے اپنی جان خدا کرنیکی ایک روشن
مثال تھی۔ میرے دلکو اسی سے تسکین ہوتی ہے کہ میری ساری رعایا میرے رنج وماتم مین شریک
ہوتی ہے۔ میرے داماد گرینڈ ڈیوک ہسی کو اپنے غم والم مین یہی فکر ہے کہ وہ رعایا کا دل سے
ممنون ہو جسنے اسکے ساتھ اور اسکے بچون کے ساتھ اس اندوہناک حالت مین اپنی دلی محبت کا
اظہار کیا۔ اور اہل انگلستان نے شہزادی کی صفات حمیدہ کی قدرشناسی کی اور اُسکا سب ماتم کررہے
ہین۔ سترہ برس گزرے کہ اسی قسم کے ماتم نے میری خوشی کا گلا گہونٹا تہا تو ایسے وقت مین میری
یہ عزیز دختر میری بڑی تسکین وتشفی کرتی تھی اور میرا غم بٹاتی تہی اور الم گہٹاتی تہی۔ جب دسمبر ۱۸۷۸ع

مین شہزادہ ویلز قریب المرگ ہوا تھا تو وہی میری تسلی و تسکین کرتی تھی - یہ اسکی سچی محبت ہمیشہ دلپر
نقش کالحجر رہیگی - اور ملک مین مصیبت اعظم کے وقت اسکی قدر کیجایگی - کوئی شخص میرے
برابر اسکا ماتم کرنے والا نہین ہے ◆

سنہ ۱۸۷۹ عیسوی

اس سال کے جنوری کے مہینے مین سنٹرل کریمینل کورٹ مین اڈورڈ میڈین کی روبکاری ہوئی
جرم کے سبب سے ہوئی کہ اُسنے ملکہ معظمہ کو ایک خط بہیجا جس مین اُنکے قتل کرنے کی دہمکی دی تحقیقات
سے ثابت ہوا کہ کاتب دیوانہ ہے اسکو یہ جنون وخبط تہا کہ وہ سلاطین کو دہمکی کے خطوط لکہا کرتا
تہا کہ مین تم کو قتل کر ڈالونگا اسکی قید کی میعاد ملکہ معظمہ کی مرضی شریف پر موقوف رہی ◆

سنہ ۱۸۷۹ع مین ایک شہزادی کی شادی نے کورٹ مین چل پہل گہما گہمی کردی - ۱۳ مارچ کو
ونڈسر کے سینٹ جارج چیپل مین ڈیوک کون ناٹ کی شادی پروشا کی شہزادی لوئیس مارگیوریٹ
سے ہوئی - ملکہ معظمہ اور شہزادہ ویلز اور اُنکی بیگم اور عروس و نوشہ کی سواریان بڑے تزک و
احتشام سے گرجا مین گئین - سب اراکین سلطنت موجود تھے رسم و دستور کے موافق نکاح پڑہایا
گیا - شہزادہ پروشا نے اپنی بیٹی کو دولہا کے حوالہ کیا - برات گہر آئی - ۴۱ ایکس توپون کی سلامی
اتاری گئی ◆

۲۵ - مارچ سنہ ۱۸۷۹ع کو ملکہ معظمہ مع اپنی شہزادی بیاٹرس کے شمالی اٹلی کو روانہ
ہوئین - گو برف و باران و کُہر کا طوفان برپا تہا مگر پہر بہی ریلوے کے پلیٹ فارم پر آدمیون کا
ہجوم تہا - ۹ بجے ۴۰ منٹ پر گاڑی روانہ ہوئی - بڑی محبت و خیر خواہانہ گرمجوشی سے لوگون نے
اُنکو سلام کیے - پورٹس متھ مین حضرت علیا جہاز وکٹوریا البرٹ مین سوار ہوئین - پیرس مین
وہ پہنچین تو آدمیونکی بڑی بہیڑ بہاڑ تھی - مگر کسی کو پلیٹ فارم پر آنے کی اجازت نہ تہی وہ اترکر
سفیر انگریزی کے مکان پر تشریف لے گئین - ۲۷ - مارچ کو یہان سے روانہ ہوئین - چلنے سے
پہلے ان کے پاس یہ غمناک خبر آئی کہ ان کا نواسہ شہزادہ پروشا ڈالڈ مار مرگیا - جس کے
سبب سے انکو بڑا رنج ہوا - ۲۸ کو وہ فوڈین مین آئین - انہونے یہان اپنے تئین ملکہ نہین ظاہر کیا

تہوڑی دیر کے وہ سپلے دینو پہنچین - جب انہون نے اٹلی کی سرحد پر قدم رکہا تو شاہ و شاہ بانو
اٹلی نے انکو اپنی سلطنت کی سرحد پر قدم رکہنے کی مبارکباد دی اور بڑے اخلاق سے اُن کا
شکریہ ادا کیا - ۱۸ - مارچ کو شاہ اٹلی کا بہائی انسے ملنے آیا - ملک اٹلی مین ملکہ معظمہ جب تک رہین انہون
نے اپنا لقب کونٹس بالمویل ظاہر کیا - اگرچہ موسم خراب تہا - مگر انہون نے قابل دید مقامات کی سیر
کی - ۱۷ - اپریل کو بادشاہ ہمبرٹ اور ملکہ مارگھی رتا - اور ارکین خاندان شاہی ملکہ معظمہ کے استقبال
کے لیئے روم سے روانہ ہوئے اور انکو ہمراہ لیکر محل شاہی مین داخل ہوئے - وہان انہون نے کھانا
کہایا - اور پہر پے وی لو کو مراجعت کی - ۲۳ - اپریل کو یہان سے ...... روانہ ہوکر پیرس مین
تشریف لائین - جیسے جلتے وقت موت کی خبر آئی - اب آنے کے وقت ڈیوک برگھ کی موت کی
خبر آئی جو انکی ایک بڑی دوست کا شوہر تہا - ۲۵ - کو جمعہ کے دن پیرس سے روانہ ہوئین - ۲۷ - کو
ونڈسر مین آئین - جہان جرمن کی شہنشاہ بیگم چندروز مہمان رہنے کے لیئے آئی تہین - ۱۲ - مئی کو
اُن کا پوتا اور ملکہ معظمہ کا پہلا پوتواسا پیدا ہوا - پہر ملکہ معظمہ نے بالمویل مین آنکر ابیرڈین سنٹر
مین شہزادی ایلس کی یادگار مین نہایت خوبصورت صلیب بارہ فیٹ تین انچ بلند قائم کی اور اسپر
یہ کتابہ لکھوایا +

عزیز یادگار

ایلس گرینڈ ڈچس ھسی اور شہزادی برطانیہ اعظم و آئرلینڈ کی

۲۵ - اپریل ۱۸۴۳ع کو پیدا ہوئی اور ۱۴ - دسمبر ۱۸۷۸ع کو وفات پائی

انکی غمگین مان ملکہ وکٹوریا نے قائم کی

گو وہ اب زندہ نہین ہے مگر اسکا نام زندہ رہیگا

ہائی لینڈس مین اس شہزادی کی وفات کا رنج و الم انگلینڈ کے برابر تہا - اس سال مین بالمویل
مین تو اس بیٹی کا غم ملکہ معظمہ کو کہائے جاتا تہا - مگر ڈیوک کوں ناٹ اور انکی بی بی کے آنیسے خوشی
ہوئی وہ اسٹیشن پر دونو بہو بیٹے کو لینے گئین اور انکو بڑی محبت سے گلے لگایا اور ایک پہولون
کا گلدستہ انکو دیا +

سنہ ۱۸۷۹ع کے دسمبر کے آخر ہفتے مین ہوا کا طوفان ایسا آیا کہ ایڈنبرا کو ٹرین چہ مسافر گاڑیون کو

لیئے جاتی تھی۔ جب وہ ٹرسے کے بڑے پل پر پہنچے تو لوگ اس انتظار مین تھے کہ وہ آگے بڑہے گی کہ دیکھتے کیا ہین کہ دریا کی طرف روشنی جا رہی ہی۔ اور بالکل تاریکی چھا رہی تھی۔ پل ٹوٹ گیا۔ اور ریل کی گاڑیان دریا کی تہ پر پہنچ گئین اُنکے پرخچے اُڑ گئے۔ یہ معلوم نہوا کہ کتنے آدمی مر گئے مگر دو نوجوان اور دو بچے پانی سے مردہ نکلے۔ پیر کو پرووسٹ کو ملکہ معظمہ نے مُردون کے رشتہ دارون کی ہمدردی کا تار یہ بہیجا کہ ٹرسے کے پل پر جو حادثہ ہوشربا واقع ہوا ہے۔ اُس کے مفصل حال آپ اطلاع دے سکتے ہین ؟ اس خوفناک حادثہ مین جن لوگون کے عزیزون و رشتہ دارون و دوستون کی جانین تلف ہوئی ہین اُنکے لیئے میرا دل لرز رہا ہے اُسکا جواب بروَن لی صاحب نے یہ دیا کہ ابہی تہوڑا سا حال معلوم ہوا ہے۔ جب مفصل حال معلوم ہوگا تو جناب اقدس کو اطلاع دونگا۔ ایسی ہمدردیان کرنا ملکہ معظمہ کی خلقت مین داخل تہا۔ یہ عجیب و غریب پل جون ۱۸۷۸ع مین تیار ہوا اسکی تعمیر مین پانچ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ اُسکے بنانے مین چھ آدمی مرے تھے۔ جون ۱۸۷۹ع مین اس پل کے ڈزائن بنانے والے طامس لوچ صاحب کو نائٹ کا خطاب ملا تہا ایسا بے نظیر پل ٹوٹ کر مسافرون کی گاڑیون کو لیکر ڈوبا۔ آپ ڈوبے ہین ملے تجھکو بھی لے ڈوبینگے ٭ جب ملکہ معظمہ بالمورل مین گئی ہین تو اثنائے راہ مین اُس موقع کو دیکھکر جہان یہ حادثہ واقع ہوا تہا نہایت غمگین ہوئین ٭

۱۶- فروری ۱۸۷۹ع کو سوئیڈن والون کے جہاز نے پیٹر ہیڈ کے پہاڑون سے ٹکر کھائی۔ جارج اوٹ لی صاحب نے اپنے کپڑے اتارے اور سمندر مین جسکے اندر بڑا تلاطم ہو رہا تہا تیر کر جہاز پر گئے اور آلات لگا کے سب جہاز نشینون کو کنارے پر لے آئے۔ لوگ اُنکو منع کرتے تھے کہ سمندر کے اندر جا کر ناحق کیون اپنی جان جوکھون مین ڈالتے ہو۔ مگر اس شجاع جہاز ران نے اُنکی کچھہ نہ سنی اور اپنا کام کیا۔ ڈیوک ایڈنبرا نے ملکہ معظمہ سے اسکی سفارش کی کہ البرٹ میڈل اسکو انعام دیا جائے۔ ملکہ معظمہ نے اسکی اس سفارش کو قبول کیا اور فرمایا کہ یہ میڈل اسکو اپنے ہاتھ سے دونگی۔ جب وہ ونڈسر سے بالمورل کو گئی ہین تو اثناء راہ مین جوانمرد اوٹلی کی چھاتی پر میڈل کو انہون نے اپنے ہاتھ سے لگایا ٭

یہ شہزادہ ووِل وِچ کے ملٹری کالج مین تعلیم پاتا تہا۔ اُسنے درخواست کی کہ زولو کی جنگ مین

لڑنیکے لیئے مین انگریزی سپاہ کے ساتھ بہیجا جاؤن۔ اور لارڈ جیمس فورڈ کیخدمت مین اپنے تئین وولنٹیر بنکر پیش کیا۔ یہ درخواست اسکی مان کے حال پر نظر کرکے نامنظور کرنی چاہیئے تھی کہ اُسکے پاس سوائے اکلوتے بیٹے کے کوئی اور دولت باقی نہ تھی۔ مگر یہ درخواست منظور ہوگئی اور سخت احکام جاری ہوئے کہ وہ کسی خوف خطر کے محل پر نہ جانے پائے۔ مگر یہ شہزادہ اپنی درخواست سے اِس انجنیر و سپاہ کے ساتھ چلا گیا جو دشمن کے لشکر گاہون کو دریافت کرتی تھی۔ یہ انجنیر اور سپاہ ایک گوشہ مین بیٹھی ہوئی غنیم کے لشکر گاہ کا نقشہ کھینچ رہی تھی۔ کہ ناگاہ چند زولوؤن نے اُنپر حملہ کیا۔ افسر جو اِس سپاہ کا تہا وہ ایسا حواس باختہ ہوا کہ اسکو اس فرانسیسی شہزادہ کا دھیان نہ رہا۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر بگٹٹ بھاگا۔ اور اُسکے سپاہی اُسکے ساتھ بھاگ گئے شہزادہ اپنے گھوڑے پر سوار نہ ہوسکا۔ وہ دشمن کے سامنے دلیرانہ اپنی جان بچانے کے لیئے لڑنیکے واسطے کھڑا ہوا۔ ایک زولو نے اسپر دور سے نیزہ تاک کر ایسا مارا کہ شہزادہ مر گیا۔ اُسکے مارے جانیسے کیمپ مین ایک تہلکہ پڑ گیا۔ ملکہ معظمہ بالموریل مین تہین کہ اُنکے پاس یہ غمناک خبر شہزادہ کے مارے جانیکی آئی۔ وہ اپنے سفر نامہ مین لکھتی ہین کہ وہ پیارا نوجوان جو اپنی مان کی آنکھون کی پتلی ہو اور شہنشاہ کے گھر مین پیدا ہوا اور شاہی پوتڑون مین پلا ہو اس طرح مارا جائے۔ اِس کے خیال کرنیسے میرا دل خوف کے مارے کانپتا ہے۔ اُسکی کوئی وجہ نہین بیان ہوسکتی کہ نہ اُسکے ہمراہ ہوکر کوئی مرا نہ اُسکے پاس کوئی گیا۔ یہ امر بڑا ہولناک ہے گیارہ بجے ۲۰ منٹ پر براؤن آیا اور اسنے کہا کہ ایک بڑی وحشتناک خبر ہے۔ مین نے پوچھا کہ وہ کیا خبر ہے تو اُسنے کہا کہ فرانس کا نوجوان شہزادہ مارا گیا۔ مجھے اِسکا یقین نہین آیا۔ تو مین نے اُس سے بار بار پوچھا کہ بیاٹرس ہاتھ مین تار لیئے ہوئے آئی۔ اور اُسنے کہا کہ ہائے افسوس فرانس کا شہزادہ مارا گیا تو میرے دل مین ہول اُٹھا اور مین نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور چلا کر روئی۔ اور یہ الفاظ کہے کہ نہین نہین یہ سچ نہین ہوسکتا۔ پیاری بیاٹرس بھی میری طرح چلا چلا کر رو رہی تھی کہ اُسنے لیڈی فریز کا تار مجھے دیا جو کیپ ٹاؤن کی گورمنٹ سے آیا تہا۔

بنام جنرل سر ہنری پونسونبائی۔ بالموریل کیسل۔ ملکہ معظمہ کی اطلاع کے لیئے۔ نٹال سے یہ غمناک خبر تار پر آئی ہے کہ پہلی جون کو کرنیل وڈہ کے کیمپ سے ایک جنگی انجنیرنگ گروہ غنیم کی

فرودگاہ دیکھنے گیا تھا۔ فرانس کا شہزادہ اُسکے ساتھ گیا اُسکو چند زولون نے مارڈالا جو ایک
کھیت مین چھپے ہوئے تھے۔ اِس کھیت مین شہزادہ اور اسکے ہمراہیون نے گھوڑون سے اُترکر
آرام لیا تھا اور گھوڑون کو دانہ گھاس کھلایا تھا ۔

اب تک میرے پاس افیشل خبر کچھ نہین آئی۔ شہزادہ کی لاش مل گئی۔ وہ ملٹیری اعزاز و
احترام کے ساتھ ائل نری کے کیمپ مین خوشبوئین لگاکے امانت رکھی گئی کہ وہ انگلینڈ مین بھیجی
جائیگی۔ تار آنے سے ایک گھنٹہ پہلے مین نے لارڈ سڈنی سے درخواست کی کہ اگر ممکن ہو تو اِس
غمناک خبر کو پہلے اس سے کہ وہ پیرس مین پہنچے اُسکی شہنشاہ خانم کے پاس پہنچادے اس وحشتناک
دہشتناک طور پر بیٹے کا مرنا بیچاری میری پیاری شہنشاہ بانو کے لیئے اصلی بدنصیبی ہے جسکے پاس
سوائے اِس بیٹے کے سب کچھ جا چکا تھا۔ میرے اسوقت ہوش بجا نہ تھے مجھے اور میری بیٹی
کو اِس خیال کے سوا کوئی اور خیال نہ تھا۔ ہم نے جینی الائی کو بلایا جو شہزادہ کی ولادت کے
وقت اُسکے گھر مین تھی۔ وہ اُسکی خدمتگزار و پرستار تھی۔ ہائے ہائے یہ کیسا عبرتناک واقعہ ہے
جتنا ہم اسکا زیادہ خیال کرتے ہین اُتنا ہی ہمارا بُرا حال ہوتا ہے۔ مین بڑے رنج وملال مین گرفتار
تھی۔ بروٹن کا بھی یہی حال تھا۔ ہم سب ایک سکتہ کے عالم مین تھے۔ مین بہت دیر کر سونے گئی
صبح ہوگئی مگر نیند بہت تھوڑی آئی۔ ۲۰۔ جون جمعہ کے روزنامچہ مین وہ لکھتی ہین کہ رات کو
مجھے بڑی بیقراری رہی اِس دہشتناک واقعہ کے خیال آتے جاتے رہے۔ ہولناک صورتین لوگون
کی سامنے دکھائی دیتی تھین اور بیچاری شہنشاہ بیگم کا خیال آتا تھا جس کو اب تک اپنے بیٹے
کے مارے جانیکی خبر نہین ہوئی تھی۔ آج میری تخت نشینی کی بیالیسوین سالگرہ تھی۔ مگر اس وحشتناک
واقعہ کے سبب سے اسکا خیال بھی نہین آیا۔ رات کو بہت سے تار آئے۔ لارڈ سڈنی نے تار بھیجا
کہ مین صبح کو بہت ہی سویرے بیچاری دکھیاری مان کے پاس یہ دردناک خبر لیکر جاؤنگا کیسی
یہ ہولناک خبر ہے!۔ میرے بعض بچون نے بڑے رنج آلود تار بھیجے۔ سر سٹفورڈ نورتھ کوٹ
کے تار سے معلوم ہوا کہ کامنس ہوس مین یہ خبر پہنچ گئی اور اُسنے بڑی ہمدردی کی ۔

ملکہ معظمہ بہت چاہتی تھین کہ ویسٹ منسٹر ایبی مین اِس شہزادہ کی یادگار بنائی جائے
مگر ان کا یہ منصوبہ عوام کو ایسا ناپسند تھا کہ وہ اُسپر اصرار نہین کرسکتی تھین۔ اسلیئے اُنھون نے

سینٹ جارج چیپل مین اپنے پاس سے خرچ کرکے اس بہادر نیک نہاد جوانمرد کی یادگار بنائی
جس نے انگلینڈ کے لیئے لڑکر اپنی جان گنوائی +

سنہ ۱۸۸۰ عیسوی

ملکہ معظمہ نے بیچارے شہزادہ فرانس کی اور اپنی سپاہ کی یادگار بنائی ۔ زولون کے افسر می بوڈو
سے اس یادگار کی حفاظت کرنے کا حلف لیا گیا ۔ یہ امر یقینی ہے کہ اگر زولو کسی شخص کے ذی لقدر
وذیجاہ ہونیسے واقف ہوگا تو وہ اسکو ماریگا نہین ۔ یہ انکا وہمی عقیدہ ہے کہ کسی شہزادہ کے مار
ڈالنے سے خود ان کے لشکر پر آفات آتی ہین ۔ زولون کے ہاتھ سے کسی شہزادہ کے مارے
جانیکا بہت ہی کم احتمال ہے ۔ اگر اتفاق سے کوئی شہزادہ ان کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے تو وہ
اسکا نہایت افسوس ظاہر کرتے ہین ۔ چنانچہ شہزادہ فرانس کے قتل کرنے پر انہون نے اپنی ندامت
کو ظاہر کیا ۔ اور حقیقت مین جب سے کہ شہزادہ فرانس انکے ہاتھ سے مارا گیا انکے لشکر کو برابر شکستین
ہوئین اور کبھی فتح نصیب نہوئی ۔ ملکہ معظمہ نے جو یادگار کے لیئے صلیب قایم کی اسکا کتابہ یہ تھا

نپولین یوجین لویس جینین جو سیف شہزادہ کی محبانہ یادگار کے لیئے
یہ صلیب قایم کی تاکہ اس سرزمین پر یہ نشان باقی رہے کہ وہ اس انگریزی
سپاہ کا ہمراہ و معاون تھا جو یہان دشمنون کے لشکرگاہ کے مقام کو تحقیق
کرنے آئی تھی ۔ یکم جون کو زولون کے ایک گروہ نے اسپر حملہ کیا وہ دشمنون
سے دوبدو ہوکر لڑا اور مرا فقط

یہ صلیب سنگ مرمر کی ہے ۔ جس گروہ نے شہزادہ پر حملہ کیا تھا وہ می بوڈو کی قوم مین سے تھا
یقینی وہ اپنے حلف کا پاس کریگا ۔ کیونکہ یہ خوف ہے کہ بہادر امیرون کی ارواحین ان سے اپنا انتقام
لین گی ۔ اہل افریقہ ملکہ معظمہ کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے ہین +

جب پارلیمنٹ شکست ہوئی تو ملکہ معظمہ نے جرمنی مین جانے کی تیاری کی کہ وہان
جاکر اپنے عزیز و اقارب سے ملین اور اپنی نواسیون وکٹوریا اور بیرتھ ہسی کی شہزادیون کی
کونفرمیشن کی تقریبات مین شریک ہون ۔ انہون نے اس سفر مین اپنا نام کونٹس بالمویل رکھا

ملکہ معظمہ کا شہزادہ فرانس اور اپنی سپاہ کی یادگار افریقہ مین بنانا

۲۵- مارچ کو جہاز وکٹوریا البرٹ مین سوار ہوئین اور ۲۸ کو بیاڈین مین پہنچین - ۳۰ کو یہان سے ڈارم سٹاٹ کو روانہ ہوئین - داماد اور بڑی نواسیان اُنکے استقبال کو آئین اور وہ ۳۱ کو ڈارم سٹاٹ مین تشریف لائین - ۲۹ کو شہزادہ ویلز اور اُنکے بی بی یہان آگئے تھے - ۱۳ یہ سب شہزادے ایلس کے مقبرے پر گئے - اُسی دن کی صبح کو ملکہ معظمہ مع اپنے سارے ملتزمین کے نواسیون کی کونفرمیشن کی تقریب مین شریک ہوئین اور بعدازان وہ ونڈسر مین واپس آئین یہان سے ۲۰ مئی کو بالمورل کو روانہ ہوئین اور یہان اُنکی قایم مقامی شہزادہ ویلز اور اُن کی بی بی نے کی - راہ مین سٹراوٹ لی کو اپنے دست مبارک سے البرٹ میڈل عطا کیا جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے - ۲۳ جون کو وہ ونڈسر مین واپس آگئین ٭

۱۳ جولائی کو ملکہ معظمہ نے ایک جنرل اوردڑ جاری کیا کہ وہ والنٹریون کو جو اکیس سال سے خدمتگزار ہین - ڈیوک کیمبرج اُنکی طرف سے مبارکباد دین اور افسوس ظاہر کرین کہ اس موقع پر ونڈسر کی پارک مین اُنکے ملاحظہ کے لیئے خود موجود نہ ہو سکین - دوسرے دن دوپہر کے بعد ونڈسر کی گریٹ پارک مین گیارہ ہزار سپاہ کا معاینہ کیا - ۱۹ جولائی کو وہ اوسبورن مین تشریف فرما ہوئین - ۲۰ جولائی کو آٹھ افسر ۲۴ رجمنٹ کے علم لائے جنکو دو ایشانیٹیون نے جان کھو کر زولون کے ہاتھ سے بچایا تھا - ملکہ معظمہ نے اِن علمون کو دیکھا اور مختصر الفاظ مین بہ فصاحت اس رجمنٹ کی بہادری اور دلاوری کی تعریف کی - اور ایشانیٹیون کی موت پر افسوس ظاہر کیا - ۲۲ اگست کو اولیائے دولت نے بالمورل کو سفر کیا - پارلیمنٹ کے بند ہونیسے پہلے اُنہون نے وزرائے کو ایک یادداشت بھیجی جس مین لکھا کہ ریلوے پر بہت حادثات واقع ہوتے ہین اُنکے انسداد کے لیئے احکام جاری کئے جائین - تاکہ مسافر آرام سے بے جوکھون اپنا سفر کرین ٭

اِس سال کے آخر مین بڑے بڑے ارباب کمال صاحب علم اِس دنیا سے رخصت ہوئے منجملہ اُنکے جارج الیٹ تھین جن کا انتقال ۲۲ دسمبر کو ہوا - ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین کوئی عورت اُنکی برابر فصیح و بلیغ سحر بیان جادو طراز انشا پرداز و قصہ طراز نہین ہوئی - ملکہ معظمہ جسقدر اُنکی تصنیفات کے مطالعہ سے محظوظ و مسرور ہوتی تھین ایسی کسی اور کی تصنیفات سے نہین

ہوتی تہین۔ یہ جارج الیٹ کا کمال تہا کہ اُنہون نے نیا انگریزی علم ادب ایسا اپنی طبع وقاد سے
ایجاد کیا کہ وہ عورتون کے دماغون کے لیئے موزون و مناسب تہا۔ انکی تصنیفات انگریزی
زبان مین اعلیٰ درجہ کی سمجھی جاتی ہین اور خواص و عوام اُنکے پڑھنے سے حظ اٹھاتے ہین ٭

ملکہ معظمہ کا بوڑھون کو انعام دینا

ملکہ معظمہ نے بڑا دن کیا اور اُنہون نے گیارہ سو ۱۱۶۸ اڑسٹھ بوڑھون کو انعام دیئے جنکی
عمرین اسی ۸۰ اور چھیانوے برسون کے درمیان تہین اور کم و بیش ضعیف تھے۔ اور ونڈسر مین
ہزار آدمیون کو گوشت اور کوئلے خیرات دیئے ٭

سنہ ۱۸۸۱ عیسوی

نواسہ کی شادی

فروری ۱۸۸۱ء مین ملکہ معظمہ کے نواسے شہزادہ پرنس ولیم کی شادی آگسٹا وکٹوریا سے ہوئی اسمین
وہ خود تشریف نہین لے گئین اپنے بجائے شہزادہ ویلز کو بھیجا ٭

لارڈ بیکنس فیلڈ کی وفات

موسم بہار مین قوم پر ماتم کی گھٹا چھائی کہ ۱۹۔ اپریل کو لارڈ بیکنس فیلڈ کو موت آئی وہ کچھ
دنون بیمار رہکر اس دار المحن سے جاکر دار الامن مین آرام کیا۔ فوراً مسٹر گلیڈسٹن نے انکے رشتہ دارون
کے پاس تار بھیجا کہ اُنکو ویسٹ منسٹر ایبی مین دفن کرین۔ مگر اُنکے وارثون نے اس اعزاز کو نامنظور
کیا۔ وہ مجبور تھے کہ لارڈ موصوف کو انکی بی بی کی بغل مین دفن کرین۔ اسلیئے کہ یہ بی بی اپنے شوہر
کو بہت سی دولت کا وارث اِس شرط پر بنا گئی تھی کہ مرنیکے بعد شوہر کی قبر اُنکی قبر کے برابر بنے
اسلیئے وارثون کو اندیشہ تہا کہ اگر ہم اس شرط کو ایفا نہ کرینگے تو دولت کے دعویدار اور جھگڑے
ہوجاینگے۔ اِس شرط کو ملکہ معظمہ کا حکم بھی منسوخ نہین کرسکتا تھا۔ لارڈ اپنی بی بی کی قبر کے
پہلو مین ہیوہن ڈین مین دفن ہوا۔ ۳۰۔ اپریل کو ملکہ معظمہ اور شہزادی بیاٹرس لارڈ بیکنس فیلڈ
کی قبر پر چھپ کر گئین کہ ضلع مین انکا آنا کسیکو معلوم نہو۔ جب وہ ہیوہن ڈین مین آئین تو لارڈ روونٹن نے
اُن کا استقبال کیا۔ اور اُنکو لارڈ کی قبر پر لیگیا تو انکی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ اور اُنھون نے
پھولون کا ہار اور سفید پھولون کی صلیب اور بہت سی چیزین قبر پر چڑھائین کہ وہ اُنسے بالکل ڈھک
گئی۔ ملکہ معظمہ نے جو اُس قدیم الخدمت ارکا ماتم کیا۔ اُسمین اہل ملک نے بھی حصہ لیا۔ اسی سبب ۱۹
اپریل کو لارڈ کے سٹیچو پر گلاب کے پھول اسقدر چڑھا کرتے ہین کہ وہ بالکل ڈھک جاتی ہے

ملکہ معظمہ نے یہ بھی حکم دیا کہ لارڈ مرحوم کے جتنے جانور پلے ہوئے ہین وہ میرے پاس بھیجدیئے جائین انہون نے اِن جانورون کو اپنے پلے ہوئے جانورون مین شریک کرلیا ؀

اگرچہ انگلینڈ اور روس مین معاملات ملکی کے سببسے دلون مین برے خیالات بسے ہوئے تھے مگر ملکہ معظمہ انگلینڈ اور زار روس آپس مین بڑے دلی دوست تھے۔ اسی واسطے جب ملکہ معظمہ نے سُنا کہ ۱۴۔ مارچ ۱۸۸۱ء کو زار روس الیکسنڈر دوم مارا گیا تو ان کا کلیجہ دہک دہک کرنے لگا اور انکو بڑا رنج والم ہوا۔ زار روس اتوار کے دن ۱۳۔ مارچ کو سینٹ پطرس برگ کے قریب سپاہ کا معائنہ کرکے واپس آتا تھا جسپر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ جس نے زار روس کی گاڑی بنکے پیچھے چند سپاہیون کو اُڑا دیا۔ زار یہ دیکھکر گاڑی مین سے کودا اور اُن سپاہیون کو دیکھنے لگا جو گولہ کی زد مین آئی تھے اُسکی اس رحمدلی نے اجل کا گولہ اُسپر لڑکایا کہ دوسرا گولہ اُسکے پاؤن مین آکر پڑا۔ اور اُسکے جسم کو اڑا کر لے گیا۔ وہ ملکہ معظمہ کی بہو ڈچس اڈنبرا اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنکر بیہوش ہوگئین ملکہ معظمہ نے بہو کی بڑی تشفی وتسکین کی اور اولیائے دولت کو حکم دیا کہ ایک مہینے تک ماتمی لباس پہنین اور پارلیمنٹ کے دونون ہوسون نے ملکہ معظمہ اور ڈچس اڈنبرا کو تعزیت نامے بھیجے ؀

اس مہینے مین شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی جن کی سگی بہن زار روس کی بی بی تہین سینٹ پطرس برگ کو تعزیت وتہنیت کے لیئے گئے۔ اور شہزادہ نے ملکہ معظمہ کیطرفسے الیکسنڈر سوم کو آرڈر آف گارٹر دیا۔ اسوقت مین یہ دوستانہ کام تھا۔ الیکسنڈر سوم باپ کے تاج کا ہی وارث نہین ہوا بلکہ اپنے مردہ باپ کی جان جوکھون کا بھی ایک شاعر کا مقولہ ہے کہ جو تاج پہنتا ہے وہ بے آرام رہتا ہی حقیقت مین کوئی تاج روس کے تاج سے زیادہ خاردار نہین ؀

زار روس کے قتل ہونے نے اُن عجیب جانستان آلات کی طرف توجہ دلائی جو زمانہ حال کے سائنس نے پولیٹیکل قاتلون کے ہاتھ مین دیئے ہین۔ اس واقعہ سے ملکہ معظمہ کے اولیائے دولت کو بڑا دل خراش فکر پیدا ہوا۔ ۱۶۔ اپریل کو ملکہ معظمہ اوسبورن کو ونڈسر سے تشریف لے گئین تو اپنی جان کی محافظت کے لیئے ایسی کوشش کی کہ کبھی پہلے نہ کی تھی جسپر سب لوگون کو حیرت ہوتی تھی کہ وہ یہ سمجھتی ہین کہ مین ایسے لوگون مین سفر کررہی ہون کہ وہ اُن کے خون کے پیاسے بیٹھے ہین۔ پہلے قاعدہ کے موافق ملکہ معظمہ کی ٹرین کے آگے پہلے ایک انجن راہ کی درستی

دیکھنے کے لیئے نہین روانہ ہوا بلکہ کل لین پر پہرہ دار سپاہی اسطرح کھڑے ہوے کہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہین اور پہرہ والے کے پاس ایک جھنڈی تھی کہ اگر کہین ذرا سابھی کھٹکا ہو تو ٹرین کے ٹھہرا دینے کا اشارہ کرے۔ جب وہ پورٹس متھ مین پہنچین تو سواری کے لیئے جہاز وکٹوریا البرٹ تیار ہوا تھا مگر وہ دوسرے جہاز کو جلد تیار کرا کے اُس مین بیٹھکر روانہ ہوئین۔ ان احتیاطون کے کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زار روس کے مارے جانے سے ملکہ معظمہ کو بھی اپنی جان کا خطرہ پیدا ہوا تھا +

سالہائے گزشتہ کی طرح سنہ ۱۸۸۱ع مین ملکہ معظمہ اوسبورن نہین رہین وہ ونڈسر اور اوسبورن مین اکثر آتی جاتی رہین۔ لنڈن فی موسم مین ہر مہینے مین قصر بکنگھم مین ڈرائینگ روم کو آراستہ کرتی تہین۔ ۱۷۔ مئی کو ونڈسر مین سوئیڈن کا بادشاہ اور اُسکی ملکہ آئے۔ ملکہ معظمہ نے بادشاہ کو آرڈر اوف گارٹر عنایت کیا۔ ۲۰۔ مئی کو ونڈسر سے ملکہ معظمہ بالمورل مین روانہ ہوئین۔ یہان ۲۴ کو انہونے اپنا ارادہ مصمم کیا کہ سکوٹ لینڈ کے قدیمی خطاب ڈیوک البنی کو زندہ کرون۔ اُنہون نے یہ خطاب اپنے چھوٹے بیٹے شہزادہ لیوپولڈ کو عطا کیا۔ اِس خطاب کا منحوس ہونا زبان زد خلائق تھا جس شہزادہ کو وہ ملتا اُسکو نامبارک ہوتا لوگون کو افسوس تہا کہ ایسا منحوس خطاب شہزادہ لیوپولڈ کو ملا جسکے لیئے وہ دعا مانگتے تھے کہ خدا خیر رکھے +

۲۴۔ کو ونڈسر مین ملکہ معظمہ واپس تشریف لائین۔ جولائی مین جرمنی کا شہزادہ اور اُسکی شہزادی یعنے بڑا داماد اور بڑی بیٹی ملنے آئے۔ ۹۔ جولائی کو ونڈسر کی گریٹ پارک مین پچاس ہزار سپاہ وولنٹیر کا جو ملک کے دور دور حصے سے آئے تھے معائنہ کیا۔ اِس سال مین ملکہ معظمہ کا دوست آرتھر سٹین لی ۔ ویسٹ منسٹر کا ڈین مرگیا۔ اُسنے ڈچس کنٹ کی خیر خواہ رفیقہ آگسٹس بی بی سے شادی کی تھی۔ جب یہ بی بی مرگئی۔ تو اسکی بی بی کی قبر سے ملکہ معظمہ تسلی و تشفی دیکر آئین وہ بی بی کے رنج مین گھلنا شروع ہوا اور آخر کو گھلتے گھلتے مرگیا۔ ملکہ معظمہ کو اِس اپنے خیر دوست کے مرنے کا بڑا رنج ہوا۔ سارا خاندان شاہی اِسکے ساتھ محبت رکھتا تھا۔ ملکہ معظمہ نے اس کے جنازے پر رکھنے کے لیئے پھولون کا ہار بھیجا۔ اِس ڈین ہی کے توسل سے مسٹر کارلائل سے ملکہ معظمہ کی ملاقات ہوئی تھی۔ یہ صاحب کمال عالم ۵۔ فروری کو مرگیا +

۲۴۔ اگست کو ملکہ معظمہ ایڈنبرا مین آئین اور ہولی روڈ کے قصر مین فروکش ہوئین دوسرے دن

واقعات سنہ ۱۸۸۱ع سویڈن کے بادشاہ اور ملکہ کا آنا

چالیس ہزار سکوٹ لینڈ کے والنٹرون کا معائنہ کیا۔ معائنہ کے وقت مینہ موسلا دھار برس رہا
تھا۔ مگر سپاہ کو ملکہ معظمہ کو اپنی قواعد دکھانیکا ایسا شوق تھا کہ اُنھون نے ذرا بھی خیال نہین
کیا کہ مینہ برستا ہے یا نہین۔ ہرچند ملکہ معظمہ نے انکو منع بھی کیا کہ زیادہ قواعد سے کیون اس بارش
مین اپنے تئین تکلیف دیتے ہو مگر اُنھون نے اپنی تمام قواعد کو دکھایا جس سے ملکہ معظمہ کے دل پر
بڑا اثر ہوا۔ اور انھونے خود بھی سپاہ کی تکلیف مین شریک ہونے کے لیے یہ تکلیف گوارا کی کہ
کھلی گاڑی مین بیٹھکر سپاہ کا معائنہ کیا۔ ایڈنبرا سے اولیائے دولت بالمورل مین آئے تو انکے
پاس یہ منحوس خبر آئی کہ ۲ جولائی کو واشنگٹن مین مسٹر جیمس اے کارفیلڈ پریسیڈنٹ یونائیٹڈ
سٹیٹس کو ریلوے اسٹیشن پر کیوٹو نے ایک مہلک زخم لگایا ہے زخمی دو ہفتہ تک زخم کی تکلیف
درد اٹھاتا رہا۔ مگر اس زخم نے اسکی جان لیکر چھوڑی۔ ۱۹ ستمبر کو وہ مرگیا۔ ملکہ معظمہ نے مسٹر کارفیلڈ
کی بی بی کو ایک دردناک تعزیت نامہ بھیجا جس مین لکھا کہ مین اپنے اس درد و الم کو الفاظ مین نہین
بیان کرسکتی جو اس ہولناک وقت مین میرے دلمین ہو۔ خدا تم کو صبر دے وہی صبر دے سکتا ہے۔ یہ
پریسیڈنٹ خاندان شاہی کا ایک رکن تھا اسلیئے ملکہ معظمہ نے تمام خاندان اور ارکین شاہی کو ماتمی
لباس پہننے کا حکم دیا قوم پر اس ماتم ناک حادثہ کا بڑا اثر ہوا۔ وہ ملکہ معظمہ کے ساتھ سوگ مین
شریک ہوئی ملکہ معظمہ نے اُسکے جنازے پر رکھے جانیکے لیئے سفید گلاب کے پھولون اور قسم کے
پھولون کا ہار بھیجا۔ اس ہار کی ایک عجیب حکایت مشہور ہے کہ ہار اس کمرہ مین گیا جس مین امریکہ
کے ایک وزیر کی بی بی قریب الرگ پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس ہار مین سے گل روح القدس کی ایک
کلی گر پڑی۔ مریضہ نے یہ سمجھکر کہ یہ ہار ملکہ معظمہ کا بھیجا ہوا ہے اُس کلی کو اٹھا کر شراب کے گلاس مین
اپنے پلنگ کے پاس رکھا۔ رات کو کمرہ غیر معمولی گرم رہا۔ کلی کھلی تو مریضہ کو یہ پھول بصورت فاختہ نہایت
خوبصورت نظر آیا۔ وہ اُسکو اپنی صحت کا شگون سمجھی۔ یہ خیال اُس کے ذہن مین ایسا جما کہ وہ بالکل
تندرست ہوگئی ۔

بالمورل مین بعض کھیل تماشون کے دیکھنے مین ملکہ معظمہ نے اپنے ایام تعطیل کو صرف کیا
شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی ایبرجیلڈ مین تشریف رکھتے تھے۔ ان دونون کے ملازمین میچ بن کر
کرکٹ کھیلتے تھے۔ ستمبر مین اس کرکٹ کو ملکہ معظمہ اور اُنکے اہل و عیال نے آنکر دیکھا۔ کرکٹ کے

بعد ٹگس آف وار (رسون کے کھینچے) کا تماشا ملاحظہ فرمایا۔ کرکیٹ مین ایبرجیلڈی کا ٹیم ہارا تھا مگر اس کھیل مین وہ بازی لے گیا۔ یون ہار جیت ملکہ معظمہ کے ملتزمین کی اور انکی برابر ہوگئی۔ ۲۳۔ نومبر کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی۔ ۱۶۔ دسمبر کو ونڈسر سے اوسبورن مین وہ تشریف فرما ہوئین *

سنہ ۱۸۸۲ء مین ملکہ معظمہ نے ایک یادگار سنگ مرمر کی اپنے چچازاد بھائی جارج شاہ معزول ہینوور کی بنائی۔ اُسپر یہ کتابہ لگایا *

شاہ جارج پنجم آخر بادشاہ ہینوور ۲۔ مئی سنہ ۱۸۱۹ء کو پیدا ہوا اور ۱۲ جون سنہ ۱۸۷۸ء کو پیرس مین مرا اب اسکو وہ بادشاہی حاصل ہوئی جسکو کوئی تنزل نہین کرسکتا۔ وہ وہان ہر روشنی مین روشنی دیکھیگا *

سنہ ۱۸۸۲ عیسوی

۱۵۔ فروری سنہ ۱۸۸۲ء کو ڈیوک کوین ناٹ کے بیٹی پیدا ہوئی۔ ملکہ معظمہ کو اس پوتی کے پیدا ہونیکی بڑی خوشی ہوئی۔ وہ بیگ شوٹ مین جہان بیٹا اور بہو رہتے تھے تشریف لے گئین اور جب اس شہزادی کو اصطباغ دیا گیا تو اسکو خود گود مین لیکر آرچ بشپ کینٹربری کو اصطباغ کے لیئے دیا۔ اور اسکا نام مارگریٹ وکٹوریا آگسٹا شارلٹ نورا رکھا۔ ملکہ معظمہ کو اپنی بیوگی مین اپنی اولاد کی اولاد پھیلنے سے ایسی خوشی ہوئی تھی کہ کسی لاولد سہاگن کو نہین ہوسکتی تھی۔ وہ اپنے بچون کے بچون کے اصطباغ مین ضرور شریک ہوتین۔ اُن کو ان بچون کے ساتھ اپنے دل بہلانے کا نیا شغل پیدا ہوجاتا تھا۔ وہ جیسی کہ اپنی رعایا کے لیئے بھلے کام کرتی تھین ایسی ہی اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لیئے نیک کام کرتی تھین *

ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ ڈیوک البنی ضعیف الخلقت تھے۔ جب باپ کا سایہ اُن کے سر پر سے اُٹھ گیا تو انکی عمر آٹھہ برس کی تھی۔ ملکہ معظمہ اپنی بیوگی کے آغاز سے اس ضعیف الخلقت بیٹے کی صحت کا بڑا خیال رکھتی تھین اور انکو اپنے سے دور نہین جانے دیتی تھین اور اُستادون

ملکہ معظمہ کی پوتی کا پیدا ہونا اصطباغ اور دعا کا ہونا

ڈیوک البنی کی شادی کی تیاری

کو مقرر کرکے اپنے پاس تعلیم دلاتی تہین۔ جب وہ جوان ہو گئے تو وہ اپنی خوشی سے اوکسفورڈ یونیورسٹی مین داخل ہوئے۔ اور تین برس وہان تعلیم پانے مین خرچ کیئے۔ یونیورسٹی اسکے حال پر بہت التفات کرتی تھی۔ وہ اپنے سارے بھائیون مین باپ سے سیرت و صورت مین اور علم و ہنر کے شوق و تحصیل مین زیادہ مشابہ تھے۔

یہ شہزادی والڈیک مائرمونٹ کے فرمان روا کی چوتھی اولاد تھی۔ جس کی رشتہ مندی یوروپ کے بہت سے بادشاہون سے تھی۔ وہ ڈیوک البنی سے عمر مین آٹھ برس چھوٹی تھی مگر نہایت عاقلہ اور تعلیم یافتہ۔ تقریر سبحان اللہ بڑی عمدہ۔ شہزادہ موسم خزان مین ۱۸۸۱ء مین سوڈن مین اُنسے ملا تھا اور دیکھتے ہی اُنپر شیدا ہو گیا۔ اپنے گھر جاتے ہی مان سے اپنی دلی آرزو کو بیان کیا۔ اور اُنکی منظوری حاصل کرکے پھر اس نوجوان شہزادی کے پاس فرینکفورٹ مین گئے۔ اور شہزادی کے کنبے کی رضامندی کے سبب سے اُن دونون مین قرابت نسبت ہو گئی ۱۸۸۲ء کے شروع مین شہزادہ اپنی عروس کے گھر ارلسن مین گیا۔ اور ملکہ معظمہ کے پاس ۲۱۔ فروری کو ونڈسر مین اُنکو ساتھ لایا۔ شہزادی کے ساتھ اُن کا باپ اور چند ملازم وغیرہ تھے۔ یہان دس روز تک ملاقات رہی۔ پہر شہزادی اپنے گھر گئی کہ شادی کی تیاری کرے ۷۔ فروری ۱۸۸۲ء کو پارلیمنٹ کھولی گئی۔ تو اُس مین ملکہ معظمہ نے اپنی سپیچ مین ڈیوک البنی کی شادی کا بیان کیا۔

ملکہ معظمہ کے لارڈ بیکنس فیلڈ کی یادگار بنانے کا حکم دیا تاکہ اس نیک نام کو بقائے دوام حاصل ہو۔ یہ یادگار بھی بادشاہ اور رعیت کی محبت کا نادر نوشتہ ہے۔ اس یادگار کے مرکز مین لارڈ کی پوری پیکر ہے اور اُسکے نیچے ایک لوح پر ملکہ معظمہ کی خود لکھی ہوئی یہ تحریر ہے۔

یہ معزز و محترم یادگار بنجمن ارل بیکنس فیلڈ ہے جو اسکی محب و ممنون وکٹوریا آر۔ آئی نے قایم کی ہے۔ بادشاہ اسکو پیار کرتے ہین جو سچ بولتا ہے۔ (امثال سلیمان ۱۶ باب ۱۳ آیت) ۲۷۔ فروری ۱۸۸۲ء

اس سال کی شہرت اس سبب سے زیادہ ہو گئی کہ اس مین حضرت علیا کے مار ڈالنے کا ایک موذی نے قصد کیا تھا۔ ۲۔ مارچ کو ملکہ معظمہ لنڈن سے ونڈسر کو واپس آتی تہین اور سٹیشن پر اترکر سوار

ملکہ معظمہ کے مارڈالنے کا قصد

ہو کر چلی ہی تھین کہ ایک میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوے آدمی نے اُنپر تمنچہ چلایا۔ انکو اسکی خبر نہ ہوئی کہ کیا واقعہ پیش آیا۔ مگر انکی برابر شہزادی بیاٹرس تمنچہ کی زومین بیٹھی ہوئی تھین۔ انھون نے دیکھا کہ یہ بلا کیا سر پر آئی۔ بہادری اور دلیری تو اس خاندان مین موروثی ہے۔ وہ چپ چاپ اور بے حرکت بیٹھی رہین۔ ایٹن کے مدرسہ کے دو طالب علم مجرم پر پل پڑے۔ ایکنے اسکو اپنی چھتری سے ایسا دھکیلا کہ دوسرا تمنچہ نہ چلنے دیا۔ اس اثنا مین گاڑی آگے چلی گئی۔ اسوقت ملکہ معظمہ کو معلوم ہوا کہ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔ اُنھون نے متفکر ہو کر فرمایا کہ کسی کو گزند تو نہین پہنچی جب انکو معلوم ہوا کہ کوئی مجروح نہین ہُوا تو اُنھوننے بڑی خضوع والتجا سے خدا تعالی کا شکر ادا کیا اور اپنی بیٹی کی دلیری کی تعریف کی +

جب یہ خبر اخبارون مین شائع ہوئی تو بمقتضائے طبع بشری قوم کو بے انتہا غصہ آیا اور اُسنے قاتل کے ہاتھ سے ملکہ معظمہ اور انکی صاحبزادی کی جان بچ جانیکا بھی شکر الٰہی ادا کیا جب شام کو پارلیمنٹ مین یہ حال معلوم ہوا تو اُس مین ایک تہلکہ پڑگیا۔ دس برس سے ملکہ معظمہ پر ایسا حملہ نہین ہوا تھا۔ انکی فرمانروائی کے عہد دراز مین انکی نیک روِیگی ثابت ہو چکی تھی اسپر بھی اس حملہ کا ہونا ملک کو بیعزت کرتا تھا۔ لارڈ گرین ویل نے ملکہ معظمہ کی دلیری اور شجاعت کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ مجھے یہ بات ایسی معلوم ہوتی ہے جیسی کہ کل ہوئی ہو کہ ۱۸۵۰ع مین اسی قبیل کا حملہ ملکہ معظمہ پر ہوا تھا۔ تو لارڈ رسل نے جو نہایت سنجیدہ امیر کبیر تھا کہا تھا کہ مجھے ملکہ معظمہ کی دلیری و شجاعت پر جو وہ ایسے موقعون مین دکھاتی ہین تعجب ہوتا ہے۔ اس وقت سے بتیس ۳۲ برس گزر چکے ہین ممکن ہے کہ ملکہ معظمہ کے قوا جسمانی مین کچھ ضعف آیا ہو مگر انکی دلیری و ہمت عالی وہی ہے جو انکی طبیعت مین قدرت نے ودیعت رکھی ہے۔ یہ وہ صدمہ تھا جس مین اچھے اچھے بہادرونکے ہوش خطا ہو جاتے ہین۔ مگر ملکہ معظمہ نے اول یہ پوچھا کہ آج کسی کو مضرت تو نہین پہنچی۔ پھر شہزادی بیاٹرس کی دلاوری پر آفرین کی۔ ملکہ معظمہ پر اس صدمہ کا اثر ذرا سا بھی نہ تھا۔ وہ ایسی خوش خرم تھین کہ گویا اُنپر یہ حملہ ہوا ہی نہین تھا۔ وہ اتوار کو ہمیشہ نماز پڑھنے جایا کرتی تھین۔ سو اس رات کی صبح کو بھی وہ گرجا مین گئین۔ سارے ملک مین ہر گرجا مین دوسرے اتوار کو اس آفت ناگہانی سے ملکہ معظمہ کے بچ جانے کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ہر ایک تھیٹر

مین یہ گیت کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے بڑی گرمجوشی سے گایا گیا۔ اسٹریلیا اور کنیڈا مین جو ملکہ معظمہ کے
بچے تھے انہون نے بھی اس آفت سے بال بال بچ جانے کا شکر درگاہ الٰہی مین بھیجا۔ تمام کولونیون اور
یوروپ کی سب سلطنتون سے مبارکبادین آئین۔ پرانی دنیا کے بادشاہون نے اور نئی دنیا کے
پریسیڈنٹون نے مبارکباد کے تار بھیجے۔ بلیک ہتھ کی لیڈیون نے چندہ کرکے وکٹوریا کی فی فٹ
فنڈ اس واقعہ کی یادگار کیلیئے بنایا کہ نہایت مفلس بیکس کوچ اسپتال مین داخل ہوسکین۔ اسکو
بھی ملکہ معظمہ کے بچنے کا صدقہ سمجھو۔ جب ملکہ معظمہ نے اس یادگار کا حال سنا تو وہ انکی نہایت
ممنون ہوئین کہ انہون نے اپنی خیر خواہی و نیک خواہی کو اِس عقلی رحمدلی کے پیرایہ مین دکھایا
کہ جس سے غریب رعایا کو فائدہ پہنچے +

شہزادہ ویلز اور اُنکی بی بی نے خدا تعالی کا شکریہ ادا کرنیکے لیئے اور اِس واقعہ
کی یادگار کے لیئے ونڈسر کی ہولی ٹری نی ٹی کے چرچ کے دروازہ کے شیشے پر یہ نقش نگاری کی
جو اپنے نقش و نگار مین ان مطالب کو ادا کرتے ہین۔ اِس مین اوّل ایک تاجدار عورت کی تصویر
بنائی جو ایک کرسی شاہی پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اُسکے ایک ہاتھ مین عصائے شاہی ہے دوسرے ہاتھ
مین پھولون کا ہار ہے۔ دوم ملک الموت میکائیل کی تصویر ہے جو کرسی کے پیچھے موت کو روک
رہا ہے۔ روشن مشعل اور شکستہ تلوار ہاتھ مین لیئے ہوئے ہے۔ سوم خداوند مسیح کی تصویر ہے جسکے
پاؤن مین ایک عورت سجدہ کر رہی ہے اور اُسپر یہ لکھا ہوا ہے۔ خدا تعالی کا جو رحیم و کریم ہے عظمت
و جلال ہو۔ جس نے حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریا کی جان بچانے مین ۲ مارچ ۱۸۸۲ء کو فضل و کرم
کیا۔ یہ اُسکی یادگار ہے +

ملکہ معظمہ کی جان لینے کے لیئے پہلے بھی حملے ہوئے تھے مگر ان مین کبھی ایسی ہمدردی کل
قلمروون اور آدمیون مین نہین ہوئی جیسی کہ اس آخر دفعہ مین ہوئی۔ پہلے غیر ملکون مین ملکہ معظمہ
کی نہ ایسی محبت تھی نہ انکا ایسا احترام تھا جیسا کہ اب ہے کہ اُنکی زندگانی پر تاج لگاتے ہین اور مہذب
و وحشی ملکون اور قومون مین گھر گھر مین اُنکی عزت کیجاتی ہے +

ملکہ معظمہ نے بھی شکرگزاری کا ایک عام خط قوم کو لکھا۔ اُس مجرم کا نام میک لین تھا
اسکا عذر اس حرکت کے لیئے یہ تھا کہ وہ بھوکا مرتا تھا۔ تپنچہ کے چھوڑنے سے مطلب یہ تھا کہ اُسکے

حال پر توجہ ہو۔ اُسکے جرم کی تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ دیوانہ ہے پاگل خانہ مین دو برس کے لیئے بھیجا گیا۔ اِس مدت مین وہ اچھا ہو کر پاگل خانہ سے رہا ہو گیا۔

سنہ ۱۸۴۲ء کے نوشتون مین ملکہ معظمہ کو مار ڈالنے کی دہمکی دینے کا حال بھی لکھا ہو کہ ایک نوجوان ٹیلیگراف کے کلرک نے خط مین یہ مضمون لکھا کہ وہ ڈیر لینڈ کے رومن کیتھولک پریسٹ اور چالیس اہل پیرس کیطرف سے آیا ہے جن کو زمینداروں نے مجرم قرار دیا ہے اسلیئے مین ملکہ معظمہ کو متنبہ کرتا ہون کہ انکی جان جوکھون مین ہی اور کہتا ہون کہ اگر چالیس پونڈ فی نفر دیئے جائینگے تو وہ لوگ نقل مکان کر جائینگے۔ یہ جرم عدالت مین اسپر ثابت ہوا مجرم کا نام البرٹ ینگ تھا۔

ملکہ معظمہ نے سون ٹون جانے کی تیاریان کین اور جانیسے پہلے ایٹن کے لڑکون کو بلایا۔ کہ اُن دو بہادر لڑکون کا شکریہ لنکے ہم جماعتون اور ساتھیون کے سامنے ادا کرین جنھون نے اپنی جان جوکھون مین ڈالکر میگ لین کو پکڑا تھا۔ بعد اسکے وہ سون ٹون کو شہزادی بیاٹرس کو ہمراہ لے کر روانہ ہوئین۔ اور اپنے تئین اس سفر مین کونٹس بالمورل بنایا کہ کوئی اُنکو ملکہ انگلینڈ نہ جانے۔ دی روزی بیہر مین ایک دہاتی تفریح محل انکے لیئے بنایا گیا۔ اور اُسکے اور لنڈن کے درمیان تار لگایا گیا کہ ملکہ معظمہ اور وزرا کے درمیان مراسلت مین التوا نہو۔ فرانسیسی گارڈ اوف اونر کے مقرر ہونیسے ملکہ معظمہ نے انکار کر دیا۔ یہان کے پہاڑون کی سیر کرنیسے شاہی لیڈیون کو بڑی تفریح ہوئی انکے رہنے کا مکان پہاڑ کی ڈھلان پر بنایا گیا تھا اُسکے گرد رنگترون کے درختون کے جھنڈ تھے اور وہان سے سمندر کی سیر خوب دکھائی دیتی تھی۔ ملکہ معظمہ کو سمندر مین سیر کرنیسے اور پیدل پھرنیسے اور نقشہ کشی سے بڑا لطف زندگی حاصل ہوتا تھا۔ وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتی ہین کہ ایکدن ایک بوڑھے نے سون ٹون کے بڑے خوبصورت پھولون کا ایک گلدستہ میری گاڑی مین پھینکا۔ مگر وہ گاڑی مین نہ پڑا باہر گرا اور سڑک پر پھول بکھر گئے۔ مین نے فوراً اپنی گاڑی کو تھما لیا تو بوڑھے نے پھولون کو چن کر اور گلدستہ بنا کے مجھے دیا مین نے سر جھکا کر اُسکو لیلیا اور مسکرا کر اُسکا خیر مقدم کیا۔

ایک دن ہالینڈ کا ایک چھوٹا لڑکا گلدستہ لیکر میری گاڑی کے پیچھے دوڑا اور اپنی عمر کے موافق آزادانہ چلایا کہ ٹھیرو ٹھیرو۔ مین نے گاڑی کو ٹھیرایا اور اسکا وہ تحفہ قبول کیا۔ اِس سفر

سون ٹون کا سفر

مین یہ امرنا گوار پیش آیا کہ شہزادہ لیوپولڈ بیمار ہوگیا جسکے سبب سے بیاہ مین التوا ہوگیا۔ ملکہ معظمہ جہان جاتی تھین وہان اپنے شاہانہ عطیات عطا کرتی تھین۔ بروقت روانگی سون ٹون کے ایک غریب آدمی کو تین ہزار فرنیک (۱۲۰ پونڈ) دیئے۔ اور خیرات خانے مین ایک ہزار پانچسو فرنیک بھجوائے یہان کے میئر کو ہیرے کے پھولون کا ایک سیٹ دیا۔ برٹش کونسل کو اپنی اور شہزادی کی پوری تصویرین دین۔ پوسٹماسٹر کو ایک ہیرے کی انگوٹھی اور سٹیشن ماسٹر کو ایک گھڑی اور پولس کے ایک افسر کو انگوٹھی دی ✤

ہم نے اوپر لکھا ہی کہ شہزادہ لیوپولڈ ڈیوک البنی کی علالت کے سبب سے مون ٹون مین رہ گئے گئے تھے مگر وہ تندرست ہوگئے تھے۔ انکی شادی کا زمانہ بھی قریب آگیا تھا۔ ۲۲۔ مارچ کو مسٹر گلیڈسٹن نے کامنس ہوس مین یہ تحریک کی کہ انکو پچیس ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ ملا کرے جسکی تائید مین ۳۸۷ ووٹ اور مخالفت مین ۴۲ ووٹ تھے۔ اس وظیفہ پر یہ اعتراض ہوا کہ پچیس ہزار پونڈ کا وظیفہ ایسے ملک مین بہت زائد ہے کہ جس مین اکثر آدمیون کی گزر ہفتے کی مزدوری پر ہو۔ شہزادہ کی پندرہ ہزار کی سالانہ آمدنی پہلے سے تھی۔ صرف دس ہزار پونڈ سالانہ اضافہ کے لیئے ووٹ لیئے گئے تھے اور انکی بی بی کے واسطے درصورتیکہ وہ بیوہ ہوجائین چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ کے لیئے ووٹ لیئے گئے۔ بعد بہت سی بحث وتکرار کے یہ وظیفے مقرر ہوگئے ✤

۲۷۔ اپریل کو ڈیوک البنی کی شادی قرار پائی۔ دلہن نے اول سپین سے سفر کیا تو انکو جرمنی اور انگلینڈ مین ہر مقام پر اسقدر گلدستے نذر کیئے گئے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ پھولون ہی مین سفر کررہی ہین۔ باپ اور ہمشیر اور بہتریں ملازمین انکے ہمراہ تھے۔ کوئین بورڈ مین میئر نے شہزادی کو ایڈریس دیا۔ اور انہون نے اسکے جواب مین چند الفاظ فرمائے۔ ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے اُن کا مادرانہ استقبال کیا۔ یہ پرانا کیسل مہمانون سے بھرا ہوا تھا۔ ان مین شہزادی ہیلین کی ہمشیرہ ایما ملکہ نیدرلینڈ اور بہت سے شہزادے اور شہزادیان مہمان تھین۔ شادی مین تحائف مین بیش قیمت جواہر اور لباس ہائے فاخرہ بکثرت دیئے گئے۔ باپ نے بیش بہا جواہر کے سوا پانچہزار پونڈ جہیز مین دیئے۔ یہ شادی ایسی شان سے ہوئی جو ملکہ انگلینڈ کی شان کے شایان تھی۔ برات مین چار سواریان بڑے تزک واحتشام سے گئین۔ ملکہ معظمہ نے لباس فاخرہ پہنا اور سینہ پر کوہ نور چمکایا۔ آرچ بشپ

کنٹربری نے نماز پڑھی اور نکاح پڑھایا۔ جب یہ عائین ختم ہو چکین تو شہزادہ اپنی دلہن کو مان کے پاس لے گیا۔ مان نے اول بیٹے کے بوسے لیئے پھر بہو کو گلے لگایا۔ دعوت بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ نوشہ وعروس دونون کلیرمونٹ کو گئے۔ یہ مقام انکی سکونت کے لئے مقرر ہوا تھا ॰

واقعات متفرقہ

۲۰ مئی کو ملکہ معظمہ ونڈسر سے ایسٹ انڈ مین شاہانہ جلوس کے ساتھ تشریف لائین اور یہان کے جنگل کو کہولا کہ عوام اس سے ہمیشہ مستفید و مستفیض ہوا کرین جب یہان سے وہ ونڈسر مین واپس گئین تو انکے پاس یہ خبر وحشتناک آئی کہ ڈبلن مین فینکس پارک مین لارڈ فریڈرک کاونڈش اور مسٹر برک کو لوگون نے مار ڈالا ॰

۱۷ اگست کو ملکہ معظمہ نے دوسری پلٹن برک شیر کو نئے علم دیئے۔ اسکے پرانے علم ایوب خان نے میان وند مین اسکو شکست دیکر چھین لیئے تھے ॰

ڈیوک کون ناٹ اور جنگ مصر

جب جنگ مصر شروع ہوئی تو سر گارنٹ ولزلی سپہ سالار کے ساتھ ڈیوک کون ناٹ لڑائی مین شریک ہونے کے لیئے گئے۔ ملکہ معظمہ کو جنگ مین بیٹے کے بھیجنے مین بڑے ترددات دامنگیر ہوئے۔ جن کا حال وہ اپنے روزنامچہ مین تحریر فرماتی ہین ॰

پیر ۱۱ ستمبر ۱۸۸۲ع

سائی فر (رموز) مین سرجان میکنیل کا تار میرے پاس آیا جس مین بہت سے مخفی راز کی باتین لکھی ہوئی تہین۔ یہ بھی لکھا تھا کہ بدھ کو دشمن پر ایک سخت حملہ کرنے کا ارادہ مصمم ہے۔ اس خبر سے میرے دل کا حال نہ پوچھو کہ کیسا دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ اسکا حال خدا ہی خوب جانتا ہے۔ زیادہ التوا کے سبب سے مین اور بھی زیادہ تشویش و متفکر ہوئی۔ گو سب اچھی توقعین تہین مگر کون جانتا تھا کہ کیا ہوگا ॰

منگل ۱۲ ستمبر ۱۸۸۲ع

پانچ بجے ۱۰ منٹ پر بیاٹرس اور ڈچس کون ناٹ کے ساتھ کلین چلڈشیل کو سوار ہو کر گئی اور وہان چاء پی اور نقشہ کھینچا۔ آسمان بڑا خوبصورت تھا۔ سات بجے ۱۰ منٹ پر سڑک پر پیدل چلکر ہم اپنے گھر آئے۔ اسوقت جیسی مجھے تشویش تھی اسکے بیان کرنے کی ضرورت نہین صرف لیڈیون نے میرے ساتھ کھانا کھایا۔ مین نے اپنے لاڈلے چہیتے بیٹے کے لیئے خدا سے بہت گڑگڑا کر دعا

مانگی کہ وہ آلہی کل ہی آجائے۔ پھر مین نے یہ دعا گائی جو میرا شوہر اکثر گایا کرتا تھا اور لڑائی سے پہلے مانگی جایا کرتی تھی۔ کہ اے باپ مین تجھے اپنی مدد کے لیے بلاتا ہون۔ میرے سارے خیالات مصر اور اُسکی لڑائی کی طرف تھے۔ جو ہونے والی تھی۔ میرے اعصاب دماغی پر اس فکر و تردد کا بڑا اثر تھا ۔

بدھ۔ ۱۳۔ ستمبر ۱۸۸۲ء

مین رات کو اکثر جاگتی رہی اور کاہل و سست رہی۔ تھوڑی چہل قدمی کی۔ کوچ مین حاضری کھائی تار مین خبر آئی کہ لشکر نے رات کو سفر کیا۔ مین کیا کہون کہ میرے لیے یہ کیسی تشویش کی گھڑی تھی مین پیدل اس مصنوعی خوبصورت محراب کی طرف چلی جو شہزادہ لیوپولڈ کے استقبال کے لیے بنائی گئی تھی۔ اور کوچ مین جاکر بیٹھی اور کاغذات پر دستخط کیے اور کچھ لکھا کہ ایکا ایک تار ریوٹر سے آیا کہ لڑائی خوب ہورہی ہے اور تل کبیر مین دشمن کو شکست فاش ہوئی ہے تو مجھے اور تردد زیادہ پیدا ہوا۔ جب مین اندر آئی تو سرجان میک نیل کا تار آیا کہ ایک فتح عظیم حاصل ہوئی۔ ڈیوک سلامت اور تندرست ہے۔ یہ تار مین نے اُسکی بی بی کے پاس بھیجا۔ اُسکو بھی بہ مسرت ہوئی۔ خدا نے بڑا فضل و کرم کیا۔ پھر بھی خبر لارڈ گرین ویل اور مسٹر چائلڈرس نے بھیجی۔ گو ابتک گارنٹ ولزلی نے کوئی خبر نہین بھیجی۔ دو بجے سے کچھ دیر پہلے اُنھون نے مجھے مژدہ فتح تار پر سنایا۔ اور مبارک باد دی۔ تار کا مضمون یہ ہے ۔

اسماعیلیہ۔ ۱۳۔ ستمبر ۱۸۸۲ء تل کبیر ولزلی کیطرف سے۔ ملکہ کو بالمورل مین۔

آج صبح کو پانچ بجے عربی پاشا کے نہایت مضبوط و مستحکم مورچہ پر نہایت بہادری و مردانگی سے گارڈ نے حملہ کیا اور سوارون اور گھوڑون کے توپخانون نے بائین طرف کام کیا۔ سات بجے دشمن کے سارے کیمپ پر ہمکو تسلط حاصل ہوگیا۔ بہت سی ریلوے سڑک جسمین رسد کا سامان تھا ہمارے ہاتھ آئی۔ دشمن کو پوری شکست ہوئی۔ اور اسکا بڑا نقصان ہوا۔ افسوس ہے ہمارا بھی نقصان ہوا ڈیوک کوناٹ تندرست ہے۔ اپنے برگید کو حملہ آوری مین جس طرح وہ لے گیا قابل تعریف ہے۔ اس نے اپنا کام نہایت عمدہ طرح سے کیا۔ براون اس تار کو لایا اور میرے پیچھے بیاٹرس کے کمرہ مین آیا جہان ڈچیس کوناٹ بیٹھی ہوئی تھین۔ مین نے یہ تار اُنکو دکھایا۔ مین خوشی کے مارے اپنے آپے مین نہ رہی۔ مین نے بھوکو نہایت پیار سے گلے لگایا اور کہا کہ یہ کیسی خوشی کی اور فخر کی اور خدا تعالے

کی شکرگزاری کی بات ہو کہ ہمارا لیوپولڈ سلامت ہو اور اُسکے کام کی بڑی تعریف کیجاتی ہو مجھے اس بڑی خوشی کے ساتھ اُن آدمیون کی جانین جانیکا افسوس ہو جو اس جنگ مین کام آئے اگرچہ وہ بہت تھوڑے ہین۔ اُنکے زیادہ ہونے کی رپورٹ غلط آئی تھی۔ ایک تار سرچارلس لڈلی کاسٹر چانڈرس کے پاس بتفصیل حالات کا آیا کہ خدا کا شکر ہے کہ اسقدر نقصان نہین ہوا جسقدر اُسکے ہونے کا خوف تھا۔ مین نے حکم دیا کہ وُدان کے کریک پر ایسی روشنی ہو جیسی کہ ۲۰ برس پہلے ۱۸۵۵ء مین سبسٹوپل کی فتح پر ہوئی تھی۔ جس مین میرا چاہیتا پیارا برٹی اور الفی کو لیکر گیا تھا۔ چند گھنٹے کے بعد ڈیوک و ڈچس البنی بھی بالمورل مین آگئے۔ اور اس خوشی و شادمانی مین شریک ہوگئے۔ اور سارے گھر مین مبارک سلامت مبارک سلامت ہوئی۔ دولہا دلہن کا جام سلامتی پیا گیا۔ اور ملکہ معظمہ نے بیٹے سے درخواست کی کہ مصر کی فتحمند سپاہ کا جام سلامتی پیا جائے جسکے ساتھ ڈیوک کون ناٹ کا نام بھی لیا جائے۔ یہ جام بڑی گرمجوشی اور فخر کے ساتھ پیئے گئے ؀

جنگ مصر مین ڈیوک کون ناٹ کا یہ کارنامہ بھی قابل یاد ہے کہ جب ریل پر میگزین کی ایک گاڑی رُک گئی جسکا سبب کبھی نہین معلوم ہوا تو ڈیوک کون ناٹ نے اپنے سپاہیون کی مدد اور خود قلیون کی طرح کندھا لگا کے گاڑیون کو خوف کی جگہ سے باہر نکال کرلے گئے؀

ملکہ معظمہ نے ۱۸۔ نومبر کو سینٹ جیمس پارک مین سب قسم کی سپاہ آٹھ ہزار کا معائنہ کیا جو ابھی مصر سے فتحیاب ہوکر آئی تھی۔ اور تین دن بعد ونڈسر مین اس سپاہ کے جرنیلون اور افسرون کو تمغے دیئے اور ایک مختصر سی ایڈریس حاضرین کو دی۔ ۲۴۔ نومبر کو جن سپاہیون نے مصر مین خدمات نمایان کی تھین اور وڈر کے خطاب سے سرافراز کیا۔ جب جرنیلون مین ڈیوک کون ناٹ ملکہ معظمہ کے سامنے تمغا لینے آئے تو تمغے کو سوئی سے اُن کے سینہ پر لگایا۔ اور محبت سے اُنکا بوسہ لیا۔ ملکہ معظمہ کو اس بیٹے پر فخر تھا۔ ۱۳۔ دسمبر کو قاہرہ کی تمام مسجدون مین ملکہ معظمہ کے لیئے دعائین مانگی گئین اور وہ مرآۃ عدالت مانی گئین ؀

۴۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ نے سٹرینڈ مین لاکورٹس حسب دستور کے موافق کھولا۔ وہان کل ممتاز امرا موجود تھے۔ اس موقع پر لارڈ چانسلر سلبورن کو ارل کے خطاب سے سرافراز کیا۔ اور اس رسم کے ترتیب دان

سنہ ۱۸۸۳ عیسوی

اِس سال کے شروع مین ملکہ معظمہ نے پبلک لائف کے کام کچھ کم نہین کیئے۔ جنوری مین جبتک
اوسبورن مین تشریف رکھتی تہین۔ اِن بہادرون کو البرٹ میڈل عنایت کیئے۔ جنھون نے
سنہ ۱۸۸۲ء مین بیڈوسلی کی کوئلہ کی کان کے آفت زدون کی جانین اپنی جانین جوکھون مین ڈالکر
بچائی تہین۔ آخر سال گذشتہ مین براڈفورڈ مین ایک چمنی کے گرنے کے گرنیسے ترپن (۵۳) جانین تلف
ہوئی تہین۔ اِس شہر کے میئر پر ملکہ معظمہ نے مصیبت زدون کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کیا
۱۴۔ فروری سنہ ۱۸۸۳ء کو ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے اپنی کونسل کو جمع کیا کہ اس شاہی سپیچ کی ترمیم
کرین جو آیندہ پارلیمنٹ کے اجلاس مین دیا جائیگا۔ ۱۹۔ فروری کو وہ سرجنٹ میو کی تجہیز و تکفین
مین شریک ہوئین جو اپنا کام کرتے کرتے قصر بکنگھم مین دفعتہً مرگیا تہا۔ اِسی تاریخ کو شہزادۂ ویلز
نے ملکہ معظمہ کی بجائے لیوی لی۔ وہ خود ونڈسر مین جاکر ڈیوک کون ناٹ کے بچے کے اصطباغ مین
گئین۔ اور اُسکی دہرم مان بنین۔ ۶ و ۱۳۔ مارچ کو قصر بکنگہم مین ملکہ معظمہ نے ڈرائینگ روم مین
[illegible]لسے کیئے۔ ۱۷۔ مارچ کو لیڈی فلورنس ڈکسی نے ملکہ معظمہ سے بیان کیا کہ ونڈسر مین دو آدمیون
[illegible]ن کا بہیس بدلکر مور گھر کی بنی مین میرے مارڈالنے کا ارادہ کیا۔ یہ لیڈی اسوقت
آیر[illegible] [illegible]املات مین بہت کچھ بولا کرتی تھی۔ اور شہر مین اِس خبر سے ایک تہلکہ پہلے ہی سے
پڑرہا تھا [illegible] نے میک سے سرکاری مکانات کو اڑادیگی۔ اسلیئے لیڈی موصوف نے
یہ جانا کہ آیرلینڈ [illegible] سیکرٹ سوسائٹی کی طرف سے میرے قتل کا منصوبہ کیا گیا ہے مگر
یہ سمجھنا لیڈی موصوف [illegible] تھی۔ اس واقعہ پر کسیکو خیال بھی نہین ہوتا اگر اس سے ملکہ معظمہ
کے اطمینان قلبی مین خلل نہ آتا۔ لیڈی فلورنس نے ملکہ معظمہ کو ڈرایا کہ ونڈسر کے دروازہ کے
قریب جہان کے لیئے خوف و خطر موجود ہین۔ ملکہ معظمہ نے بڑے بڑے معزز لارڈ لیڈی فلورنس
کی ہمدردی کے لیئے بہیجے۔ اور پہر اپنے ملازم خاص جان براون کو بہیجا کہ وہ جاکر اُس جگہ کو دیکھے
کہ جہان قاتلون کی کمین گاہ کو لیڈی بتاتی ہے۔ اور اس معاملہ کی کماحقہ تحقیقات کرکے آئے

جان برون تحقیقات کرکے ونڈسر کیسل مین واپس آیا تو اپنے بیمار ہونے کی شکایت ساتھ لایا اور ۲۷ مارچ کو وہ سرخ بادہ کی بیماری سے مرگیا۔ ملکہ معظمہ کا یہ نوکر بڑا قدیم الخدمت وفادار و دیانتدار تھا۔ وہ اپنے سفرنامہ مین اس نوکر کی نسبت لکھتی ہین کہ ۱۸۵۸ء مین جان برون میرا باقاعدہ ملازم تھا۔ اور ہائی لینڈس مین جہان مین اپنے گھر سے باہر جاتی وہ میرے ہمراہ جاتا ۱۸۵۹ء مین مین نے اور البرٹ نے اس کام کے لیئے پسند کیا کہ وہ ہماری گاڑی کے ساتھ جایا کرے ۱۸۶۴ء مین وہ ہماری مستقل ملازمت مین داخل ہوا اور اس سال مین وہ میرے ٹانگنون کو لیجایا کرتا تھا۔ پھر وہ نیک روشی اور دانشمندی کے سبب سے قدم بقدم آگے بڑھتا گیا۔ وہ بڑا محتاط خبردار اور دیانتدار تھا۔ ان صفتون مین کوئی اس سے آگے نہین بڑھ سکتا تھا۔ ان لیاقتون کی ایسی حالت مین بڑی قدر و قیمت تھی کہ پچھلے سالون مین میری صحت مین ضعف و خلل آگیا تھا۔ مجھے ہر وقت اسکی ضرورت ہوتی تھی وہ اسوقت سے مستحق تھا کہ ملازمون کے اعلیٰ طبقہ مین ترقی کیجائے۔ وہ ۱۸۶۵ء مین میرا ایسا ملازم ہوگیا جو میرے ساتھ رہے۔ اسمین وہ آزادی اور خلقی صفات تھین جو ہائی لینڈ کے ساتھ مخصوص ہین۔ وہ سیدھا سادہ راست معاملہ مہر دل بے غرض تھا۔ وہ ہمیشہ احسان کرنیکے لیئے آمادہ رہتا تھا۔ اس مین ایسی ہوشیاری اور بیدار مغزی تھی کہ شاذونادر ہی کسی مین ہوتی ہے۔ وہ امین متدین معتمد معتبر دانا راستباز تھا۔ اسکی وفاداری پرستاری جان نثاری نے مجھے اپنا دوست بنا لیا تھا۔ اسکے مرنے سے مجھے بڑا صدمہ پہنچایا۔ مجھے اسکا بدل نہین ملسکتا

یہ ملازم برسون تک ملکہ معظمہ کی جان کا محافظ تھا۔ جب ملکہ معظمہ پر کوربز نے حملہ کیا ہے تو وہ اپنی جان پر کھیل گیا اور اُسنے بڑی بہادری دکھائی۔ جب وہ مرگیا تو ملکہ معظمہ نے پھر اس آزادی سے اپنا پھرنا موقوف کر دیا جیسے کہ وہ اسکی زندگی مین پہلے پھرا کرتی تھین۔ اسکی تجہیز و تکفین مین بھی شریک ہوئین اور اُسکی قبر پر بھی اپنا الم ظاہر کیا جو اُنکے محاسن اخلاق کو بتلاتا ہے کہ وہ جبلی تھا

۱۰ اپریل سے ۵ مئی تک اولیائے دولت کا قیام اوسبورن مین رہا۔ ملکہ معظمہ کی صحت کی حالت ایسی ہوگئی تھی کہ اُنکے معالجین کو بھی کچھ فکر کرنا پڑتا تھا۔ وہ ونڈسر کیسل مین زینے سے گر پڑی تھین۔ اس سبب سے اُنکے گھٹنے مین چوٹ آئی تھی اور اُنکے دوست مسٹر سکوٹ اور اُنکے عزیز ملازم جان برون کا انتقال ہوگیا تھا۔ ان سب باتون کے جمع ہونے نے اُنکے اعصاب دماغی کو

ضعیف کر دیا تھا۔ اور اسکا علاج یہ تھا کہ وہ کام کے کرنیسے اپنے دماغ کو آرام دین۔ ملکہ معظمہ
نے اخبارون مین ایسے مضامین پڑھے کہ جنسے معلوم ہوا کہ انگریزی بھیڑون کی تعداد گھٹتی جاتی
ہے۔ انھون نے اس بات پر اول غور نہین کی اور حکم دیدیا کہ میری میز پر بھیڑ کا گوشت نہ رکھا جائے
اور اشتہار دیدیا کہ میرے گھر مین کوئی بھیڑ نہ ذبح کیجائے۔ اس سے اپریل کے تیسرے ہفتہ مین
بھیڑون کے پالنے والون اور بیچنے والون مین ایک تہلکہ پڑ گیا۔ اور بھیڑون کی قیمت گھٹنے لگی جب
ملکہ معظمہ کو یہ خرابیان معلوم ہوئین تو انھون نے اپنا اشتہار منسوخ کر دیا ۔

اگرچہ ملکہ معظمہ کے گھٹنے کی چوٹ ایسی اچھی نہین ہوئی تھی کہ وہ بخوبی پیدل چل سکتین پھرتین
مگر انکو ایام تعطیل مین اوسبورن مین رہنے سے اسقدر فائدہ ہوا کہ وہ شہزادی بیاٹرس کے
سہارے سے ونڈسر مین واپس آئین ۔

۲۶۔ مئی کو انکی صحت ضعیف تھی مگر وہ بالمورل مین آئین اور ریل پر جانے مین یہ احتیاط کی کہ اپنے
جانیکے وقتون کو نہین بتلایا اور حکم دیدیا کہ جس اسٹیشن پر وہ ٹھیرین وہان آدمیون کو آنے کی اجازت نہ دی
جائے اور ریل کے ڈایرکٹر بھی وہان نہ حاضر ہون۔ ۲۳۔ جون کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی۔
۳۔ جولائی کو گلاسگو کے قریب ایک دخانی جہاز ڈوب گیا۔ جسکے سبب سے ڈیڑھ سو آدمی بحر فنا مین غرق ہوئے
ملکہ معظمہ نے مصیبت زدون کے پاس ہمدردی اور غمگساری کا پیغام بھیجا اور انکی استعانت کے لیے جو چندہ کھولا
گیا تھا اسکے لیے دو سو پونڈ بھیجے۔ ۲۴۔ جولائی کو اولیائے دولت اوسبورن مین آئے اور یہان سفیر فرانس سے
ملاقات ہوئی۔ ۲۴۔ اگست کو ملکہ معظمہ اوسبورن سے بالمورل کو روانہ ہوئین۔ اور ۳۔ ستمبر کو اپنے بڑے پوتے شہزادہ
وکٹر کو آرڈر آف دی گارٹر عنایت کیا۔ یہ امر دستور کے خلاف تھا۔ اسلیے کہ شہزادہ اس عمر کو نہین پہنچا تھا جس مین یہ
آرڈر ملا کرتا ہے۔ اسکے دینے کی رسم گرجا مین نہین ادا ہوئی۔ وہ پرائیویٹ طور پر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ ملکہ معظمہ کو پوتے سے کمال محبت تھی جو قبل از وقت انھون نے اسکو یہ آرڈر دیا۔ ملکہ معظمہ نے یہان
کے آس پاس کے مقامات کی سیر کی۔ اکتوبر مین ڈیوک اور ڈچس کون ناٹ ملکہ معظمہ سے اس لیے ملنے آئے
کہ وہ ہندوستان کو جائین اور فرانس کی معزول شہنشاہ بانو بھی انسے ملنے آئین ۔

۲۱۔ نومبر کو ملکہ معظمہ ونڈسر مین آئین۔ ملکہ معظمہ کو یہان اکثر اوقات ہفتے مین پانچ چھ
گھنٹے روز کام کرنا پڑتا تھا۔ ہر روز وہ پارک مین سوار ہو کر جاتین۔ اور ہر شام کو ڈنر پارٹی ہوتین

جس مین پندرہ مہمانون سے زیادہ مہمان بلائے جاتے ۔ ۱۲۔ دسمبر کو ملکہ معظمہ کی خدمت مین سیام کے ایلچی آئے ۔ ۱۸۔ دسمبر کو کورٹ نے اوسبورن کو مراجعت کی۔ اور وہان بڑا دن خوب بھیڑ بھاڑ کے ساتھ ہوا؞

سنہ ۱۸۸۴ عیسوی

ملکہ معظمہ کی تصنیف کی دوسری کتاب

ملکہ معظمہ نے اپنی ایک نو تصنیف کتاب فروری سنہ ۱۸۸۴ء کے دوسرے ہفتے مین شائع کی۔ اُن کا دستور تھا جب وہ ہائی لینڈس مین تشریف لیجاتین تو وہان قدرتی سیرگاہون مین صنائع قدرت الٰہی کو اپنی چشم بصیرت سے دیکھتین۔ اور انکی کیفیات وحالات کو بڑی سلاست سے قلمبند کرتین۔ اُنھون نے اس نئی کتاب مین سنہ ۱۸۶۲ء سے سنہ ۱۸۸۲ء تک کے حالات اپنی سیر و سیاحت کے جو ہائی لینڈس مین کی تھی بیان کیے۔ اور اس کتاب کو اپنے عزیز ہائی لینڈ کے باشندون اور اپنے وفادار خیر خواہ دوست ملازم جان برون کے نامون پر لکھا۔ اور اس مین تمام اپنی بیوگی کی سرگذشتین جو سکوٹ لینڈ مین گزرین بیان کین۔ اُنھون نے اس بات کو بڑے فخر و مباہات کے ساتھ بیان کیا کہ خاندان سٹورٹ کی صرف شجاعت ہی میرے ورثہ مین نہین ملی تھی بلکہ بڑے بڑے بہادرون کے دلون کو اپنی خیر خواہی کا گرویدہ بنا لینا بھی ملا تھا۔ اس کتاب مین اُنھون نے اکثر مضامین درد انگیز و رنج آمیز لکھے ہین۔ مگر جا بجا اُن مین رعایا کے ساتھ انکی مادرانہ محبت ٹپکی پڑتی ہے۔ اخبارون نے اپنے ریویون مین کتاب کو بڑا دلچسپ بنایا۔ خواص و عوام نے خاصکر عورتون نے اسکو بڑے ذوق و شوق سے پڑھا؞

ڈیوک آلبنی کا انتقال پر ملال اور انکا حال

سنہ ۱۸۸۴ء مین جنوری اور فروری مین اولیائے دولت اوسبورن مین رہے اگرچہ حضرت علیا کی صحت بظاہر پہلے کی نسبت بہتر معلوم دیتی تھی مگر گھٹنے مین جو چوٹ آئی تھی اُسکی تکلیف ابھی تک چلی جاتی تھی۔ وہ دیر تک کھڑی نہین رہ سکتی تھین۔ ۱۹۔ فروری کو اولیائے دولت نے ونڈسر کو مراجعت کی۔ یہ مشہور ہوا کہ وہ ایسٹر مین ملک جرمنی مین رہینگی حقیقت مین وہ چاہتی تھین کہ اپنی نواسی ہیسی کی شہزادی وکٹوریا کی شادی مین شریک ہون اُسکی شادی ہیلن برگ کے شہزادہ سے ٹھیری تھی؞

۲۶ - مارچ کو لفٹننٹ مونڈ نے ڈوکر کی لڑائی مین جو تھدی سے علم چھینے تھے اُن مین سے ایک علم حضرت علیا کی حضوری مین پیش کیا - جب جرمنی کا رخت سفر تیار ہو گیا تو ایک ایسا حادثہ ہوش ربا واقعہ ہوا کہ ملکہ معظمہ کا عشرت کدہ ماتم کدہ بن گیا - اور بالکل غم والم مین ڈوب گیا - کہ دفعۃً یہ خبر آئی کہ ڈیوک آلبنی کا انتقال ہوا ٭

مارچ ۱۸۸۴ء مین طبیبون کی صلاح سے ڈیوک البنی انگلینڈ کے موسم گرما کی جانگزا ہوا سے بچنے کے لیے باہر گئے - کان سن مین اُنھون نے اپنی بود و باش اختیار کی - یہان آنے سے اُنکی صحت بالکل اچھی ہو گئی - زندہ دل ایسے ہو گئے کہ عیش و طرب کے جلسون مین شریک ہونے لگے - ۲۷ - مارچ کو دوپہر کو وہ نیول کلب کے زینے پر چڑھتے تھے کہ اُن کا پاؤن پھسلا اور وہ زمین پر دھڑام سے گرے - لوگ اُنکو اٹھا کر سیلون مین لے گئے تو معلوم ہوا کہ اُن کے گھٹنے مین ضرب شدید آئی ہے - ڈاکٹر اُنکے ہمراہ تھا اُسنے اُنکے گھٹنے کو دھویا - صاف کیا تو اُنھون نے کہا کہ اب مین اچھا ہون مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اس چوٹ کے سبب سے بہت دنون تک مجھے کان سن مین رہنا پڑیگا - جسکا مطلب یہ تھا کہ ابھی سب مجھے یہان سے لیجائین ڈچس البنی کو ایک بہت بڑا خط محبت آمیز لکھا اور چند تار بھیجے - اور پھر وہ اپنے بچھونے پر گئے ڈاکٹر نے یہ دیکھکر کہ شہزادہ بہت بے چین ہے وہ اُنکے پاس سویا ڈیوک یہ معلوم ہوتا تھا کہ آرام سے سوتا ہے - مگر ڈھائی بجے رات کو اُنھون نے اس طرح سانس لینا شروع کیا جیسے کہ صرع کے مریض لیتے ہین تو ڈاکٹر اُنکو دیکھنے گیا - اُنکا دم غش کی حالت مین نکل چکا تھا - دوپہر کو ونڈسر مین اُنکے انتقال کی خبر آئی - سر ہون سون بائی نے یہ خبر ملکہ معظمہ کو سنائی - اس خبر کے سنتے ہی وہ ایسی بے ہوش ہو گئین کہ لوگون کو خطرہ ہوا کہ دیکھئے وہ بھی بچتی ہین یا نہین جب اُنکو کچھ ہوش آیا تو اُنھون نے شہزادی بیاٹرس کو کلیر مونٹ بھیجا کہ وہ جا کر بھاوج کو تسلی و تشفی دے - وہان ڈچس کا حال بھی اس خبر کے سننے سے غیر تھا - دوپہر کو شہنشاہ بیگم یوجینی نہایت گہرا ماتمی لباس پہنے ہوئے ملکہ معظمہ کے پاس پرسے کو آئین اور شام کے سات بجے تک ٹھیری رہین اُنھون نے لوگون سے ذکر کیا کہ جب مین نے اپنے بیٹے کے غم و ماتم کا بیان کر کے ملکہ معظمہ کی ہمدردی کی تو اُن کو نوعے تسکین ہوئی - اس موت کا صدمہ جیسا اُنکو

شہزادہ ویلز پر ہوا ایسا کسی دوسرے پر نہین ہوا۔ وہ گھڑدوڑ مین دوستون کے ساتھ ہنسی خوشی باتین کر رہے تھے کہ یہ خبر جانگزا اُنکے پاس پہنچی اُنہون نے اپنی لڑکھڑاتی زبان سے کہا کہ البنی مرگیا۔ وہ فوراً اپنے مکان پر آئے۔ لوگون کو اس موت کا یقین نہین آیا۔ وہ لیورپول دوڑے گئے کہ اس خبر کی تکذیب ہوجائے تو ایک واقعہ یادگار روزگار ہوجائے۔ لنڈن مین اس مرنے کا ذکر گھر گھر تھا۔ جب اپنے کامون پر سے دوپہر کو ریل کی گاڑیون مین بہازون مین اومنی بسون مین واپس آتے تو یہی ذکر افسوس کے ساتھ کرتے۔ مزدورون نے اپنے کوچون و بزرلون مین جلسون اور مباحثون کو ملتوی کر دیا تاکہ ملکہ معظمہ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہو۔ ڈچس البنی کے پاس دوسرے دن ملکہ معظمہ اور شہزادی بیاٹرس گئین جب یہ تینون آپس مین ملین ہین تو ایک عجب عالم ماتم کا تھا۔ کہ بیان نہین ہوسکتا۔ ڈیوک البنی کی تجہیز و تکفین کی تجویزین ملکہ معظمہ نے کین مگر اُن کا جنازہ شہزادہ ویلز کی ہدایتون کے موافق انگلینڈ مین آیا۔ وہ خود فرانس مین انگلینڈ مین بہائی کا جنازہ لانیکے لیئے گئے۔ ۵ اپریل کو شہزادہ شاہانہ شان سے سینٹ جارج چپل مین دفن ہوا۔

ڈیوک البنی نے ایک دفعہ کہا کہ مین نہین سمجھتا کہ لوگ مجھسے استنے زیادہ مانوس کیون ہین ؟۔ اسکی وجہ کی تلاش کرنیکے لیئے بہت دور نہین جانا پڑتا۔ وہ نوجوان ایسے شکیل و جمیل تھے کہ اُنکی صورت لوگون کے دلون کو بہالیتی تھی اور وہ اُنکے باپ کے وضع و انداز کی حسرت آمیز یاد دلاتی تھی۔ صورت کا یہ حال تھا۔ پھر سیرت مین اُنکی نیکیان کوٹ کوٹ کر بھری تہین کہ وہ سوسائٹی کے دلون کو اپنے اوپر فریفتہ کیئے دیتی تہین۔ سوسائٹی اُنپر جیسی شیدا تھی ایسی کبھی اُنکے باپ پر فدا نہین ہوئی۔ اگرچہ بچپن مین انکی صحت اچھی نہ تھی۔ مگر صورت نورانی تھی ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے وہ مصداق تھے اس عمر مین پروفیسر ٹنڈیل نے اُن کی حسن لیاقت کی تعریف کی اور ڈین سٹین لی نے جو اُنکے ابتدائی استادون مین سے ایک تھے اپنا اثر اُنپر ایسا ڈالا تہا کہ اُسکا یہ ارادہ ہوگیا تہا کہ وہ انگلش چرچ مین آرڈر حاصل کرین یعنی پادری ہونے کی سند حاصل کرین۔ اوکسفورڈ یونیورسٹی مین آونر حاصل کرنیکے لیئے پڑہنے کا ارادہ کیا تو ڈاکٹرون نے اُنکو اس سے باز رکہا کہ صحت اُنکے آونر حاصل کرنے کی مشقت شاذ اٹھا سکی

متحمل نہ ہوگی۔ بعد ازان وہ لارڈس ہوس کے ممبر مقرر ہوئے۔ وہ پولیٹیکل سائنس سے اپنی دلچسپی رکھنے لگے کہ ملکہ معظمہ کو یہ تکلیف اُٹھانی پڑی کہ انکو منع کیا کہ وہ پارلیمنٹ کے ممبرون کے ساتھ مباحثون مین مستغرق ہوکر جنگ کی مسرت مین مست ہونیسے محبت نہ کرین جب شہزادہ ان پولیٹیکل مباحثون سے باز رکھا گیا تو اُسنے درخواست کی کہ کسی اور صیغے اور سررشتے مین میری لیاقت سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ان ہی دنون مین وکٹوریا کی گورنمنٹ سے لارڈ نورمنڈبی نے استعفا دیدیا تھا تو شہزادہ نے مسٹر گلیڈسٹن سے درخواست کی کہ وہ انکو اس عہدہ پر مقرر کردین۔ تو مسٹر گلیڈسٹن نے انکی اس درخواست کو نامنظور کردیا تو اُس زمانہ کے ٹوری اخبارون اور مقررون نے مسٹر گلیڈسٹن پر یاوہ گویون کی بوچھار کردی۔ اِس باب مین کامنس ہوس نے کہا کہ آپ آئیے مباحثہ کرلیجئے۔ ملکہ معظمہ نے مسٹر گلیڈسٹن کے ہونٹ سی دیئے تھے انہون نے اپنی مبہم تقریرون مین اِس بات کو ٹالدیا۔ شہزادہ کی اِس درخواست کو مسٹر گلیڈسٹن نے نامنظور نہین کیا تھا بلکہ لنڈن مین وکٹوریا کے ایجنٹ جنرل مسٹر سمتھ کی طرف اس معاملہ مین رجوع کی گئی تھی اور انکی رائے پوچھی گئی تھی تو مسٹر سمتھ نے اپنی رائے لکھی کہ شہزادہ کے تقرر سے آسٹریلیا مین بڑا اطمینان حاصل ہوگا۔ جب ملکہ معظمہ کے روبرو یہ معاملہ پیش ہوا تو انہون نے اسکو بالکل مسترد کردیا۔ اور اسکی دلیل صاف صاف یہ بیان کی اگر شہزادہ کو یہ عہدہ دیاجائیگا تو اُسکے فرائض ادا کرنے کا بار اسپر ایسا پڑے گا کہ وہ اسکی صحت کے حق مین زہر ہوگا۔ ظاہر لائل اسکی یہ نہین کہ دور کی کوئی ہمیشہ آزادی کی خواہان رہتی تھی۔ اسلیئے مصلحت ملکی کا مقتضا یہ تھا کہ کوئی شہزادہ خاندان شاہی مین سے وہان کا وائیسرائے حاکم مقرر ہو +

شہزادہ لیوپولڈ بڑا خوش تقریر اور مہذب مقرر تھا اور اپنے خاندان مین یہ ایک ہی شہزادہ تھا کہ جسکے لہجہ مین انگریزی زبان کے بولنے مین جرمنی کے لہجہ کا کوئی نشان نہین پایا جاتا تھا۔ ہمیشہ وہ تقریر کے میدان مین گوئی سبقت لیجاتا تھا۔ ایڈریسون کے دینے مین اسکی نوجوانی کی فطانت جودت روشن ضمیری ٹپکی پڑتی تھی۔ اسکی روزمرہ کی بول چال سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ عالم ہے۔ ڈیوک البنی کے حالات مسٹر فریڈرک یہ بیان کرتے ہین کہ کان نیستن ۳۰ مارچ کو میرا ایک دوست مجھے لکھتا ہے کہ ڈیوک البنی سے اُسکے مرنے سے دو روز پہلے میری

آخری ملاقات ہوئی ہی تو وہ مجھ سے موت کا ذکر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ مین چاہتا ہون کہ مرنے کے بعد میری تجہیز و تکفین ملیٹری (سپاہیانہ) ہو۔ مین نے انکو بمشکل اس غمناک تقریر کرنے سے روکا اور آخر کو مین نے اُن سے پوچھا کہ آپ کیون یہ اندوہناک تقریر کرتے ہین تو وہ مجھے جواب دینے کو تھے کہ انکو کسی شخص نے بلایا تو انہون نے کہا کہ مین آپکو آپ کی بات کا جواب پھر دونگا مگر میری ملاقات تو پھر اُنسے ہوئی نہین۔ لیکن انہون نے میرے سوال کا جواب ایک لیڈی سے یہ کہا کہ اب دو راتون سے شہزادی ایلس میرے خوابون مین آتی ہین اور کہتی ہین کہ مین یہان بہت خوش ہون کہ تم میرے پاس آ کر ملجاؤ۔ اس سببسے مین موت کے بابمین سوچ بچار کرتا ہون۔

ڈیوک البنی کی موت نے لنڈن کے سارے موسمی جلسون کو ٹھنڈا کر دیا جب یہ مشہور ہوا کہ مئی مین حکمی ماتم کا زمانہ ختم ہو جائیگا مگر اولیائے دولت سارے موسم بہار مین ماتم ہی مین رہینگی تو سوداگرون نے بڑی واویلا مچائی۔ لنڈن کے سوا سب جگہ ہمسایہ مین امیر غریب انکی عزاداری کرتے تھے اور انکو اسطرح یاد کرتے تھے کہ ہائے ہماری شطرنج بازی کے کلبون مین آنے والا اور ہماری مجلسون کا رونق دینے والا اور اُن مین گانے والا نہ رہا جسکی بی بی بہو کے مفلسون کے بچون کے رہنے کے لیئے تجاویز کرتی تھی۔ ڈیوک البنی کی موت کے بعد ملکہ معظمہ نے یہ فیصلہ کیا کہ بیوہ ڈچس کلیئرمونٹ مین رہا کرین شہزادہ لیوپولڈ کہا کرتا تھا کہ کلیئرمونٹ مین بیس ہزار پونڈ سالانہ خرچ کرنے پر بھی مین مفلسون کیطرح رہتا ہون۔

پارلیمنٹ کے دونون ہؤسون نے تعزیت نامے ملکہ معظمہ اور ڈچس کو پیش کیئے رعایا کے شکریہ مین ملکہ معظمہ نے اپنا خط یہ شائع کیا۔

ونڈسر کیسل - ۱۴ - اپریل ۱۸۸۴ع

بارہا بہت سے موقعون پر میری کل قلمرو کی رعایا نے میرے ساتھ اپنی خیر خواہی کے سبب سے جو ہمدردی ظاہر کی ہے اسکا مین نے بیان کیا ہے کہ میرے دلمین اسکا بہت کچھ خیال ہی اسلیئے مین چاہتی ہون کہ حال کے غم جانفرسا مین جو میرا سو ہان روح ہی بڑی سرگرمی سے احسانمندی کے ساتھ یہ ظاہر کرون کہ انہون نے میرے ساتھ۔ میری بہو کے ساتھ میرے بچون کے ساتھ صرف اپنی ہمدردی ہی نہین کی ہے بلکہ میرے بیٹے کی نیکیون اور خوبیون کی دلسے

بڑی قدرشناسی کی ہے۔ میری خوشی یا غم مین میری خیرخواہ رعایا جو میرے ساتھ الفت و
محبت کرتی ہے وہ میرے دلکو بڑا سکھہ چین دیتی ہے۔ اگرچہ مین اپنے بہت سے غمون اور رنجون
مین مبتلا ہون جو میری روح تحلیل کیئے دیتے ہین۔ مگر مین اپنے خدا تعالی کی مدد سے جو میرا ہمیشہ
مددگار رہا ہے اپنی ہمت نہین ہارنے کی کہ مین اپنے بچون کی بھلائی اور اپنے ملک کی بہبودی
کے لیئے محنت کرنے کا قصد نہ کرون۔ مین جب تک زندہ ہون اسنے محنت کرونگی۔ میری عزیز
بہو ڈچس اپنی ایسی مصیبت عظمیٰ مین راضی برضائے الٰہی ہو کر ایسی صابر و شاکر ہو رہی ہے کہ تحسین
و آفرین کے قابل ہے۔ اس رنج والم مین جو اسکا احترام کیا گیا ہے اور اسکے ساتھ ہمدردی کا عام
اظہار ہوا ہے اسکی وہ بڑی ممنون اور شاکر ہے۔ اب مین آخر مین ان غیر ملکون کے ممنون ہونے
کا اظہار کرتی ہون۔ جنہون نے میرے ساتھ ہمدردی کی ہے اور سب سے زیادہ اپنے ہمسایہ کے
ملک کی احسانمند ہون جس مین میرے لاڈلے بیٹے نے نفس واپسین لیا۔ اور جسنے میرا بڑا احترام
کیا۔ اور اس غمناک واقعہ مین میری دلداری و غمگساری کی۔ وکٹوریا آر آئی

پرنس کی قبر پر اسکی پیکر کرنیل کے لباس مین بنا کر رکھی گئی ✦

ڈیوک البنی کے دفن ہونے کے بعد ڈاکٹر سر ولیم جین نر نے ملکہ معظمہ کو صلاح دی کہ وہ
جرمنی مین تشریف لیجائین۔ سر ولیم کو یقین تھا کہ جب ملکہ معظمہ کے گرد کی چیزین بدل جائین گی
تو انکی صحت کے حق مین مفید ہونگی۔ اور بیٹے کے مرنے کی جانگزائی مین کمی آجائیگی اس لیئے
ملکہ معظمہ نے اُنکے کہنے پر عمل کیا۔ ۱۵ اپریل کو ونڈسر سے چلین اور اوسبورن مین آئین۔ اور ۱۸
کی صبح کو ڈارم سٹاٹ مین پہنچ گئین۔ اس سفر مین اُنھون نے موسم کی سختی سے بڑی تکلیف
اُٹھائی۔ ۳۰ اپریل کو اُنکی نواسی شہزادی وکٹوریا کی شادی بیٹن برگ کے شہزادہ سے ہوئی
گرجا مین امیرون کا اجتماع تھا۔ ان مین ملکہ معظمہ اپنے ماتمی لباس مین سب سے زیادہ خوشنما معلوم
ہوتی تھین۔ وہ نکاح مین شریک ہوئین مگر دعوت کے جلسہ مین نہین گئین۔ اب موسم ایسا اچھا
ہو گیا تھا کہ ملکہ معظمہ باغون مین سیر کرتی تھین۔ وہ اکثر اس مکان مین رہتی تھین جسکو اُنھون
نے پچیس ہزار پونڈ اپنے پاس سے خرچ کر کے بیٹی اور داماد کے لیئے بنوایا تھا۔ ۷ مئی کو ونڈسر
مین واپس آگئین اور کلیر مونٹ مین ڈچس البنی کی تسلی و تشفی کے لیئے گئین اور ۲۰ کو ونڈسر

سے بالمورل کو روانہ ہوئین۔ اُنکی صحت مین بڑی ترقی ہوگئی تھی۔ اور وہ اپنی گاڑی سے اُترکر خود بغیر اعانت غیرے اپنے استقبال کے کمرے تک چل سکتی تھین۔ اب اُنکا پاؤن زمین پر خوب جمنے لگا تھا۔ ۲۴ مئی کو اُنکی پینسٹھوین سالگرہ کی رسم ادا ہوئی۔ مگر ڈیوک کی ماتم داری کے سبب سے ڈنر نہین دیا گیا۔ بالمورل مین اس رسم کے ادا کرنے کو منع کردیا۔ جان براون کے بُت کے کھولنے کی رسم مین ملکہ معظمہ شریک ہوئین۔ ۱۵ جون کو وہ گرسے تھک چرچ مین نماز پڑھنے گئین وہ پہلی اکتوبر ۱۸۸۳ء مین گئی تھین یا اب گئین۔ اس سبب سے خداپرست عیسائیون کو شبہہ ہوگیا تھا کہ اُنہون نے پبلک مین خدا کی عبادت کرنی چھوڑدی ہے *

شہزادہ لیوپولڈ کی یادگار

بالمورل مین کریک گودان کے مشرق کی طرف ایک جنگلی سڑک ہے جسپر ملکہ معظمہ گلگشت کیا کرتی تھین۔ اس سڑک کے قریب شہزادہ لیوپولڈ کی ایک یادگار ہے جس کی کرسی پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ اسکی چارون طرف صنوبر کے درخت ہین۔ پتھر پر شہزادے کی وفات کی تاریخ اور یہ نفیس اشعار لکھے ہوئے ہین جو دور ہوتا ہے وہ ہمیشہ پاس ہوتا ہے۔ جب سے وہ چلا گیا ہے ایسا پاس رہتا ہے کہ کبھی پہلے ایسا پاس نہین رہتا تھا۔

صحت کی نمائش اور حالات متفرقہ

۲۵ جون کو اولیائے دولت نے ونڈسر مین مراجعت کی۔ ۱۸۸۴ء مین لندن کا موسم اداس تھا۔ لارڈ سڈنی نے ملکہ معظمہ سے عرض کیا کہ حضور نے جو ڈرائینگ روم اور شاہانہ جلسون کی شرکت سے انکار کردیا ہے۔ اس سبب سے شہر کے مغربی حصہ مین بڑی اداسی چھائی رہتی ہے مگر حضرت علیا نے اس عرض پر توجہ نہ فرمائی۔ وہ ان ایام آلام التیام مین جلسون مین شریک ہونا نہین چاہتی تھین اور جو کوئی اُنسے ایسی شرکت کی درخواست کرتا اسکو اپنی گستاخی سمجھتی تھین کہ اُنکے ماتم کا ادب نہین کرتا۔ ایسے عیش و طرب کے جلسون مین شہزادہ ویلز کو اپنا قائم مقام بناکے بھیجا کرتین *

اہل لندن نے جنوبی کن سنگٹن مین صحت کی نمائش کی جسکے خوشنما باغون مین حسینون کے جمگھٹے جمع ہوئے جنھون نے اپنے بننے سنورنے اور جوبن دکھانے مین کوئی کسر باقی نہین رکھی انگریزی اور جرمنی بینڈ بج رہے تھے چینی لالٹینون اور برقی لیمپون سے سارا باغ جگمگا رہا تھا صحت کے سائنس سے جتنی چیزین کہ متعلق تھین وہ سب اس نمائش مین موجود تھین یہ کوئی

جلسہ عیش و طرب کا نہ تھا بلکہ یہ ایک خاص نمایش شہزادہ ویلز کی مرتب کی ہوئی تھی جسمین سائینٹفک تہذیب اور معاشرت کی ترقی احترام و اعزاز کی نظر سے دیکھی جاتی تھی۔ سارا شہر شہزادہ کا ممنون منت تھا۔ شہزادہ کے کہنے سے ملکہ معظمہ نے دو لیویان لین۔ ۲۰۔ جولائی کو ملکہ معظمہ کلیرمونٹ مین آئین۔ ڈچس آلبنی کے بیٹا پیدا ہوا تھا۔ یہان سے ۳۰ کو وہ اوسبورن مین تشریف لے گئین۔ جہان جرمن کا ولیعہد اور ولیعہدہ دونون اُنسے ملنے آئے تھے۔ اس سال کا بڑا دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ۲۵۔ جولائی کو قصر سینٹ جمیس مین ڈچس کیمبرج نے اپنی بستاسوین سالگرہ کا جلسہ کیا سارا سال سوائے چند خوشی کے جلسون کے سوگ مین کٹا۔

اگست کے مہینے مین پارلیمنٹ کے ممبرون کی آپس کی مخالفت کے سبب سے ملکہ معظمہ کو بڑی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ ۱۰۔ اگست کو ابی سینیا کے سفیر انگلینڈ مین آئے۔ ملکہ معظمہ نے انکو اوسبورن مین بلا کر ملاقات کی۔ اُنہون نے ایک ہاتھی کا پاٹھا اور ایک بڑا جگادری بندر انکی نذر مین منجملہ اور تحائف کے دیئے۔ اوسبورن سے جانیسے پہلے ملکہ معظمہ نے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنے پوتے جارج کو اورڈر آف گارٹر عنایت کرینگی۔ اسپر لوگون کو تعجب تھا کہ اس سے پہلے خاندان شاہی مین سے کسی نابالغ کو یہ اعزاز نہین حاصل ہوا۔ یہ فقط ملکہ معظمہ کی فرط محبت کا اقتضا ہے کہ وہ پوتون کو کم عمری مین اس اعزاز سے سرافراز کرتی ہین جب وہ تخت نشین ہوئی تہین تو اس اورڈر کے چار نائٹ تھے یا اب اٹھائیس ہین جسکے سبب سے اس خطاب کی قدر و منزلت کم ہوگئی ہے۔

یکم ستمبر کو ملکہ معظمہ اپنی نبسی اور چھوٹی بیٹیون کو ہمراہ لیکر بالمورل مین تشریف لے گئین ۱۸۔ ستمبر کو انہون نے کونسل کی مجلس منعقد کی جس مین مسٹر گلیڈسٹن و لارڈ فائف و سر پون ہانی آئے اور مسٹر گلیڈسٹن نے ملکہ معظمہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ لارڈ رپن والیسرائے ہند نے استعفا دیدیا تھا اور لارڈ ڈفرن انکی جگہ مقرر ہوئے تھے۔ وہ بھی اکتوبر مین ملکہ معظمہ سے ملنے آئے۔ پھر یہ سارے مہمان شاہی ایک ایک رخصت ہوئے اور ملکہ معظمہ ونڈسر مین چلی آئین۔ پارلیمنٹ کے دونون ہوسس مین ریفورم بل کی نسبت بڑا اختلاف تھا۔ اس سبب سے ملکہ معظمہ کو بڑا فکر و تردد تھا۔ وہ ۷۔ دسمبر کو اوسبورن مین تشریف لائین۔

سنہ ۱۸۸۵ عیسوی

جنرل گورڈن

سنہ ۱۸۸۵ء کے شروع مین خبر آئی کہ خرطوم کو دشمنون نے لیلیا اور اسکا محافظ جنرل گورڈن کام آیا اگرچہ اُن کے مرنے کا رنج ساری قوم کو تہا۔ مگر ملکہ معظمہ کو سب سے زیادہ اندوہ و ملال تہا۔ اُنہون نے اپنے ہاتھ سے اِس بہادر جرنیل کی بہن کو تعزیت مین یہ خط بہیجا ۔

۱۷ - فروری سنہ ۱۸۸۵ء اوسبورن میری عزیز مس گورڈن

مین کس طرح سے تم کو لکھون اور کیونکر اپنے دلی رنج کا اظہار کرون کہ تمہارے عزیز شریف نجیب بہادر بہائی نے اپنے ملک کی اپنی ملکہ کی خدمت کیسی بہادرانہ اور سچی کی اور اسمین اپنی جان کو مردانگی اور بہادری کے ساتھ قربان کیا۔ اور دنیا کو محاسن اخلاق اور دین کا سبق سکہایا اور اپنے تئین خلاص نہین کیا اُس سے جو ملک کے وعدے کیئے گئے وہ ایفا نہین ہوئے جنہون نے کمک کے جانیکے لیئے مجھسے پوچہا مین نے ہمیشہ اُنپر زور ڈالا کہ وہ جائین مگر وہ وہان نہ پہنچ سکے۔ جب مین ان سب باتون کو خیال کرتی ہون تو مجھے ایسا رنج ہوتا ہے کہ بیان نہین کر سکتی۔ اِن رنجون کے مارے مین بیمار ہوگئی ہون تم اسکی بہن ہو۔ تم اپنے عزیز بہائی سے ایسی محبت رکہتی تہین جسکا وہ مستحق تہا۔ تم نے اسکی موت کے کیسے صدمے اٹھائے ہونگے۔ پس تمہارے لیئے میرے جگر سے خون بہتا ہے۔ میرے برابر میری بیٹی بیاٹرس کو رنج و ملال ہے وہ بھی آپکے ساتھ بڑی ہمدردی کرتی ہے۔ سب طرف سے میرے پاس ہمدردی اور غمخواری کے اظہارات چلے آتے ہین میری بڑی بیٹی ولیعہدہ جرمنی اور میرے داماد ولیعہد اور بہائی شاہ بلجیم نے بڑی سرگرمی سے اظہار غم کیا ہے۔ آپ اپنی اور بہنون سے اور اپنے بڑے بہائی سے میری سچی ہمدردی کا بیان کر دیجے گا۔ آپکے بہائی کا ضمیر آسودہ روح ہے۔ آپکے بہائی کی مظلومانہ اور بہادرانہ موت کا انگلینڈ پر ایک داغ ہے فقط۔ ہمشیرہ عزیزہ مس گورڈن تمہاری بہی خواہ ہمدرد وکٹوریا

مس گورڈن نے ملکہ معظمہ کے پاس وہ بائیبل بہیجی جو جرنیل گارڈن کے ملک سے تہی اور اسمین بہت مدتون سے وہ تلاوت کیا کرتے تھے وہ مینا کار بلورین صندوق کے اندر بند ہو کر ونڈسر مین رکھی گئی۔ اور اُسکے قریب ہی جنرل گورڈن کا بسٹ ربت اسنگ مرمر کا رکھا ہوا ہے ۔

گل و خار دھوپ چھاؤن شادی و غم ہمیشہ توام چلے آتے ہین۔ اسی سال مین جرنیل گورڈن کا ماتم

الم ہورہا تھا۔ کہ اُسکے ساتھ ہی شہزادی بیاٹرس کی شادی کی شادمانی ہونے لگی۔ یہ شہزادی ملکہ معظمہ
کی اولاد سے سب سے چھوٹی تھی۔ باپ انکو بہت چاہتا تھا۔ جب انکو فرصت ہوتی تھی تو دائی خانہ مین
جاتے اور اس اپنی بچی کو گود مین لے آتے۔ اسکے ساتھ کھیلتے اِسکے سامنے گاتے اسکے سامنے
نقلین کرتے ایک دفعہ اسکو گھٹنون پر بٹھا کے پائی اونو اِسکو سنایا جس کا لطف زندگی بھر نہ بھولے
جب ۱۸۶۳ع مین شہزادہ ویلز کی شادی ہوئی ہے تو اس شہزادی کی عمر چھ برس کی تھی۔ ونڈسر
کیسل مین اس شادی کے جلسہ کی تصویر منقش ہوئی شہزادی اس نقاشی کو بڑے شوق سے دیکھتی
نقاش نے اُنسے کہا کہ کیا یہ بات آپکو پسند نہ تھی کہ اپنے بھائی کی شادی مین آپ بھی دلہن بنین
تو شہزادی نے کہا کہ مین شادی کرنی پسند نہین کرتی۔ کبھی شادی نہین کرونگی۔ مین اپنی مان کے
پاس رہونگی۔ شہزادی نے اپنے کہنے کا پاس ایسا کیا کہ گو شادی ہوگئی مگر وہ اپنی مان کے ساتھ
رہین ملکہ معظمہ کے گھر مین داماد آگیا مگر گھر سے بیٹی نہین گئی ●

شہزادی بیاٹرس علم موسیقی مین کمال رکھتی تھین۔ خوب گاتی تھین۔ نغمے و زمزمے و گیت
تصنیف کرتی تھین۔ وہ آرٹسٹ بڑی تھین۔ اُنہون نے ایک کتاب مین روغنی تصویرین بنائی
تھین۔ وہ خوب فروخت ہوئین۔ اسکے نفع کی جو ایک رقم کثیر حاصل ہوئی تو وہ بچون کے ایک اسپتال مین
دیدی جس کی وہ پریسیڈنٹ تھین ●

وہ اپنی ساری ذہانت لیاقت ظرافت و ذکاوت اپنی مان کے خوش رکھنے مین خرچ کرتی تھین
ایک مطلق العنان بادشاہ بھی انکو یہ ترغیب نہین دیسکتا تھا کہ وہ اپنی محترم مان سے اور اپنے عزیز گھر سے
جدا ہون اس سال کا نوروز اس سبب سے مشہور ہوگیا کہ شہزادی بیاٹرس کی قرابت نسبت دفعۃً شہزادہ
ہنری بیٹن برگ سے ہوگئی۔ جو چھوٹا بھائی شہزادہ لوئیس کا تھا جسکا بیاہ ملکہ معظمہ کی نواسی وکٹوریا
شہزادی ہیسی سے ہوا تھا۔ چودہ برس سے یہ شہزادی ملکہ معظمہ کے ساتھ ہر دم رہتی تھی وہی مان کی
جلیس انیس ہمدم تھی جو اُنکے دل کو خوش رکھتی تھی۔ اسلیئے ان مین جدائی کا ہونا مشکل تھا۔ شہزادہ
ہنری کی آمدنی ایسی نہ تھی کہ وہ جدا شاہانہ گھر بنا کے رہتے اسلیئے ضرور تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کے خانہ داماد
ہوے۔ اس شادی کے مشہور ہونے سے تمام خاندان شاہی کو اور اور لوگون کو حیرت ہوتی۔ اس
ملک مین پھر وہی پرانا تعصب ظاہر ہوا کہ جب شہزادی کو جہیز گورنمنٹ کی طرف سے ملے اسکی شادی خاندان

شاہی سے باہر نہین ہونی چاہیئے۔ شہزادی لوئیزا کی شادی مارکوئیس لورن سے ہوئی ہے اُسوقت اس تعصب کا زور ایسا نہ تہا جیسا کہ اب وہ ہورہا تھا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ مارکوئیس لورن نو بڑے عالی خاندان باپ کا بیٹا تہا۔ اسکے خاندان مین کسی بٹے کے لگنے کا شبہہ نہین ہو سکتا تھا اسکے برخلاف شہزادہ ہنری بیٹن برگ کی یہ کیفیت تھی کہ اسکے باپنے جس عورت سے شادی کی تھی وہ پولینڈ کی ایک یہودن کی پوتی تھی۔ اور اس یہودن نے اس خاندان کی ادنی ملازمت اختیار کی تھی۔ یہ مشکل بات تھی کہ عوام الناس یہ سمجھتے کہ ایسی شادی مناسب تھی۔ اس سے شرافت خاندان کو بٹہ لگتا تہا کہ ایک کمینہ عورت اسکے ازدواج مین داخل ہو۔ اس سببسے خاندان شاہی مین ناراضی پیدا ہوئی کہ شہزادہ ہنری خاندان شاہی کے دائرہ مین داخل ہو جب سنڈ رنگھم مین شہزادہ البرٹ وکٹر ویلز کی کونفرمیشن کی تقریب ہوئی تو ملکہ معظمہ اور شہزادی بیاٹرس اسمین نہین شریک ہوئین وہ اسوقت اوسبورن مین تھین۔ یہ بھی مشہور ہوا کہ جب انگلینڈ سے شہزادہ ہنری روانہ ہوا ہے تو شہزادہ ویلز نے اس قرابت نسبت کی مبارکباد نہین دی ملکہ معظمہ نے ٢٦۔ جنوری کو اپنی پرائوی کونسل کو بلایا۔ اس مین اس شادی کی حسب ضابطہ منظوری ہو گئی ✦

مارچ کی ابتدا مین ملکہ معظمہ نے ڈارم سٹاٹ جانیکے انتظامات کیے۔ مگر انکے انتظامات مین خلل یون پڑا کہ گرینڈ ڈیوک ہسی کی ماں شہزادی چارلس کا انتقال ہوا اسلیئے یہ قرار پایا کہ وہ اول ایکس لیس بین مین جائین اور پہر تی دفعہ ڈرام سٹاٹ مین جائین۔ وہ ٣١۔ مارچ کو ونڈسر سے روانہ ہوئین اور ایکس لیس بین مین ایک نہایت خوشنما مکان مین فروکش ہوئین ملکہ معظمہ کی ارام و تعطیل کے دنون مین روس اور افغانستان کا سرحدی فیصلہ خلل انداز ہوا۔ جب وہ روانہ ہوئین تو مراسلات کے صندوقون کے ڈھیر انکے ساتھ گئے۔ ایک دن مین پچاس تار رسائی فر (رمضوز و علامات) مین آئے۔ جن کے جواب انہون نے بہیجے۔ ڈارم سٹاٹ مین وہ پہنچنے نہ پائی تہین کہ انکو اہم کام کے سببسے ونڈسر مین واپس آنا پڑا۔ پہر وہ ٢٣۔ اپریل کو ڈارم سٹاٹ مین تشریف لے گئین۔ ١٠۔ مئی ١٨٨٥ء کو ونڈسر مین آئین۔ ١٢۔ مئی کو قصر بکنگھم کی ڈرائنگ روم مین جلسہ کیا مگر اسمین وہ زیادہ دیر تک ٹہیری نہین اپنی جگہ شہزادہ ویلز کو مقرر کر کے چلی گئین ✦

ملکہ معظمہ کا سفر جرمنی

شہزادی بیاٹرس کا وظیفہ

۱۴ ۔مئی کو کامنس ہوس مین مسٹر گلیڈسٹن نے رزولیوشن پاس کرایا کہ شہزادی بیاٹرس کو چھ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ ملا کرے اور ہوس کے راضی کرنیکے لیئے یہ وعدہ کیا کہ پارلیمینٹ کے دوسرے اجلاس مین ایک کمیٹی مقرر کیجائیگی کو خاندان شاہی کے وظائف کے لیئے تجاویز و تدابیر کریگی۔ اس رزولیوشن کی مخالفت مین وہی پہلی وجہ پیش ہوئین کہ ملکہ معظمہ ایسی دولتمند ہین کہ وہ اپنے کنبے کا خرچ آپ چلا سکتی ہین۔ لابوچر صاحب نے یہ استدلال کیا کہ ملکہ معظمہ کو ہرگز یہ استحقاق نہین ہے کہ وہ بادشاہ کی آمدنی کی وارث ہون۔ یہ عذر کہ انہون نے اپنی آمدنی کو سول لسٹ (وظائف شاہی) کے ویئے دیا ہے ضعیف ہی مگر یہ امر تحقیق ہے کہ ملکہ معظمہ نے ۱۸۳۷ء مین پارلیمینٹ کھولنے کیوقت سپیچ مین فرمایا تھا کہ مین اپنی موروثی آمدنیان مسلم جو مجھسے پہلے بادشاہ پبلک کے حوالہ کرگیا ہے مین تمہارے حوالہ کرتی ہون۔ انکی اس فیاضی کا فقط شکریہ ہی نہین ادا کیا گیا بلکہ اُسکے عوض مین سول لسٹ (وظائف شاہی) کا اقرار کیا گیا۔ یہ بات بالکل فراموش کیگئی کہ ملکہ معظمہ کو اپنی ذاتی آمدنی سے ڈیوک البنی شہزادہ لوئیس شہزادہ ہنری شہزادہ کرسچن کے کنبون کا خرچ دینا پڑتا ہے ۔

بالمورل

۲۲ ۔ کو اولیائے دولت بالمورل مین گئے۔ روس کے جھگڑے ختم ہوگئے تھے اسلیئے ملکہ معظمہ کو اپنے ایام تعطیل مین فراغت سے ہائی لینڈ کی سیر سے مسرور ہونے کا موقع ملا تھا انہون نے اپنا زیادہ وقت اسمین صرف کیا کہ وہ کسانون کے گھرون اور جھونپڑون مین جاتین اور انکا حال پوچھتین۔ اپنی سالگرہ کے دن اکثر ان کسانون کو فیاضانہ بخششین عطا کین۔ انہون نے اپنی گرہ سے دریاے ڈی کا پل ابیرچلائی مین تعمیر کرادیا۔ جبسے ملکہ معظمہ بیوہ ہوئی تھین وہ ایس کوٹ کے گھڑ دوڑ کے ہفتہ مین بالمورل کے رہنے کو ونڈسر کے رہنے پر ترجیح دیتی تھین۔ پروشا کا شہزادہ فریڈرک چارلس دفعۃً ستاون برس کی عمر مین مرگیا جسکے سبب سے ملک جرمنی ایک بڑے شجاع دلاور مدبر سے خالی ہوگیا۔ اور اُسنے انگلینڈ مین اولیائے دولت کو اپنا ماتم دار بنایا۔ ۱۶ سے اسکی ماتم داری کا حکم ہونا چاہیئے تھا مگر غلطی سے ۱۸۔ کو یہ حکم ماتم مشتہر ہوا جسکے سبب سے ایسکوٹ کی گھڑ دوڑ مین شاہی جلوس دو پہر کے بعد موجود تھا جو برلن کے کورٹ کو ناگوار گزرا اور ملکہ معظمہ کو بھی اس سے بڑی تکلیف ہوئی گو شہزادہ ویلز اس حادثہ کے بعد گھڑ دوڑ مین نہین گئے ۔

اولیائے دولت ۹۔جولائی کو اوسبورن مین آئے۔ ملکہ معظمہ اس شادی کا انتظام خود کرنا چاہتی تہین۔ شادی کا ویپ پینگ پیرش کے چرچ مین قرار پایا تھا۔ یہان کوئی شادی اس قسم کی پہلے تو ہوئی نہین تھی کہ اسکا سامان یہان موجود ہوتا۔ کل سامان کے جمع کرنے مین منتظمین کو سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اور یہ تکلیف اس سے اور بھی زیادہ ہوگئی کہ ملکہ معظمہ کو ہر روز نئے حکم پر حکم آتے تھے معمولی رسومات کے موافق ۲۳۔جولائی کو نکاح ہوگیا۔ شادی مین شاہانہ سامان ہوتا تھا۔ بیاہ کے بعد ملکہ معظمہ نے داماد شہزادہ ہنری کو اوررڈر اوف گارٹر عنایت کیا۔ اور رائل ہینس مین نائٹ کا خطاب اور دیا جو آب تک خاندان شاہی مین سے کسیکو نہین دیا گیا تھا۔ ۱۳ جولائی کو اس خطاب کا اشتہار گزٹ مین دیا گیا۔

جب پارلیمنٹ بند ہوئی تو ۲۵۔ اگست کو اولیائے دولت بالمورل مین رونق افروز ہوئے۔ شہزادی بیاٹرس اور انکا شوہر دونون ہمراہ تھے۔ ان دونون کے ساتھ ملکہ معظمہ پیدل پھرتین اور شہزادہ جب انکے ہمراہ نہین جاتا تو ہرنون اور بارہ سینگون کا شکار کھیلکر دل بہلاتا۔ ۱۹ نومبر تک ملکہ معظمہ کا بالمورل مین قیام رہا۔ اور پھر وہان سے ونڈسر مین تشریف لائین۔ یہان جو سپاہ سوڈان سے آئی تھی اُسکو تمغے عنایت کیے۔ ۱۸۔ دسمبر کو ونڈسر سے اوسبورن مین آئین تو یہان انکو معلوم ہوا کہ شہزادہ ہنری کو جو اعزازی خطاب شاہانہ عنایت ہوئے تھے وہ برلن وسینٹ پیٹرسبرگ و وائنا مین نہین تسلیم کیے گئے۔

ملکہ معظمہ کا بالمورل و ونڈسر مین رہنا

۱۸۸۶ سنہ عیسوی

پارلیمنٹ کا کھولنا

جنوری ۱۸۸۶ء مین ملکہ معظمہ نے بنفس نفیس پارلیمنٹ کو کھولا۔ جب وہ قصر بکنگھم سے ویسٹ منسٹر کو آئی ہین تو راہ مین آدمیون کی بڑی بھیڑ بھاڑ تھی اور خیر مقدم کی آوازون کا وہ زور شور تھا کہ کان پھٹے ہوے جاتے تھے۔ پیرو پیرس کے بڑے پر تکلف لباسہائے فاخرہ ہوس کو زینت دے رہے تھے۔ جب ملکہ معظمہ داخل ہوئین تو شہزادہ ویلز اپنی کرسی سے اُٹھے اور اپنی مان کا ہاتھ ہونٹون کو لگایا۔ ملکہ معظمہ نے انکی طرف خوش ادا حرکت کی۔ وہ سیاہ لباس پہنے ہوئے اور کوہ نور لگائے سجے تہین۔ اُنہون نے اپنی سپیچ لارڈ چانسلر کو دی اور اسنے سپیچ کو اچھی طرح پڑھ دیا

جب ملکہ معظمہ اپنے قصر معلّے کو واپس آئین تو بھی آدمیون کا ہجوم اور خیر مقدم کا غل شور ایسا ہی تھا جیسا کہ جاتے وقت تھا۔

طبیبون اور جراحون کی تعلیم کے لیئے ایک روائل کالج قائم ہوا تھا۔ اُسکے امتحان کے کمرے کی بنیاد کا پتھر ملکہ معظمہ نے رکھا۔ ایک بڑا کشادہ شامیانہ لگایا گیا جس مین ہزار آدمی بیٹھ سکین۔ اسمین اول نماز پڑھی گئی۔ پھر زمزمہ سرائی ہوئی۔ کالج کے پریسیڈنٹ ڈاکٹر جینر نے ملکہ معظمہ کے سامنے ایڈریس پڑھا۔ اُنہون نے اسکا جواب یہ دیا۔ آپ لوگون نے سرجین نم پریسیڈنٹ کالج کے ساتھ ملکر کوششین کین جسکے سبب سے یہ ہال قائم ہوا ہے۔ مجھے پریسیڈنٹ سے مدتون سے ذاتی واقفیت ہے وہ اپنی اعلیٰ درجہ کی لیاقتون اور علمی دوربینی کے سبب سے ان بزرگون کے درجہ مین داخل ہوا ہے جو انسان کو نفع پہنچاتے ہین۔ اِس ہال کے حالات مین بہت سے کاغذات بھی پڑھے گئے۔ ملکہ معظمہ نے ان سب کو لے لیا۔ بنیاد کے پتھر پر لکھا تھا کہ وکٹوریا ملکہ برطانیہ اعظم وآیرلینڈ و ایمپرس ہند نے اپنے ہاتھون سے یہ پتھر رکھا۔ ۲۴ ۔ مارچ ۱۸۸۶ عیسوی ✦

شہزادہ ویلز کو بنیادی پتھرون کے رکھنے کا بڑا تجربہ تھا اُنہون نے اپنی ماں کے ہاتھ سے یہ پتھر ٹھیک ٹھیک رکھوا دیا ✦

اُسی دن دوپہر انسٹی ٹیوشن پل پر سواری مین ملکہ معظمہ جاتی تھین کہ ایک آدمی نے بنچیا۔ پرسے نکلکر اور سواری کے پاس آنکر اُسمین کاغذ پھینکا جو فوراً سواری سے باہر پھینکدیا گیا۔ سائل اُسکو اُٹھا رہا تھا کہ تماشائیون اور پولس نے آنکر اُسکو گرفتار کر لیا۔ اُس شخص نے پولیس مین اپنا نام طامس بروان بتایا۔ اُسکی عمر تقریباً ۳۵ ۔ برس کی معلوم ہوتی تھی۔ کاغذ جو اُسنے پھینکا تھا اُسمین لکھا تھا کہ مین سپاہ مین نوکر تھا وہان سے موقوف ہو کر پاگل خانہ بھیجا گیا پاگل خانہ سے چھوٹ کر پھر نوکر ہو گیا۔ اپنی پہلی موقوفی اور اُسکی علت کا کچھ ذکر نہین کیا۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ کورٹ مارشل مین اسکی روبکاری ہوئی تھی اور وہ نوکری سے بغیر پنشن موقوف ہوا تھا۔ اُسکی یہ درخواست تھی کہ مین نے ۲۳ برس ملازمت کی ہے میری پنشن ہونی چاہیئے موقوفی کے بعد وہ دوبارہ پاگل خانہ مین کچھ دنون رہا تھا۔ ڈاکٹرون نے اُسکی دیوانگی کے جاتے

نمائشین

رہنے کا سرٹیفکٹ دیا مگر اُسکا عام چال چلن اچھا تھا اِسلیئے وہ رہا کیا گیا ✦

سنہ ۱۸۸۳ء سے لنڈن مین نمائشون کا ایک تار لگا ہوا تھا۔ سب سے اول نمائش مچھلیون کی ہوئی۔ اُسکو ملکہ معظمہ کیطرف سے شہزادہ ویلز نے کھولا۔ اِس نمائش مین فرانس اور ہالینڈ اور سکوٹ لینڈ اور شمالی انگلینڈ کی مچھلی والیان خوب اپنا بناؤ سنگار کرکے آئی تھین۔ نمائش کے احاطہ مین برقی روشنی کی گئی تھی۔ فوارے چھوٹ رہے تھے۔ باجے بج رہے تھے۔ مچھلیون کے متعلق ساری صنعتین اور کاریگریان موجود تھین۔ سب قسم کی اور ساری قومون کی کشتیان موجود تھین جو مچھلیون کے پکڑنیکے کام آتی تھین۔ اُن مین ایک پُرانی کشتی دو سو برس کی تھی جس مین جیمز اول شاہ انگلینڈ بیٹھکر دریائے ٹیمس کی سیر کیا کرتا تھا۔ اسپر گلٹ کیا ہوا تھا وہ بڑی شاندار کشتی تھی۔ مچھلیون کے پکڑنیکے سارے آلات اور تمام ترکیب دکھلائے گئے۔ یہان بڑی بڑی نادر سیپیان جو محفوظ امانت رکھی گئی تھین وہ دکھائی گئین۔ غرض اس نمائش مین ایسے تماشے کیئے گئے جو انگلینڈ مین پہلے کبھی نہین کیئے گئے تھے ✦

سنہ ۱۸۸۴ء صحت کی نمائش ہوئی جس مین عوام کو صحت کا علم سکھایا گیا۔ اِسکا بیان ہم پہلے لکھ چکے ہین ✦

سنہ ۱۸۸۵ء مین ایجادات و اختراعات کی نمائش ہوئی۔ اِسمین خیالات جدیدہ کی توضیح ہوئی اور ہر ایجاد کی ترقی کا بیان ہوا۔ ان نمائشون مین ہر نمائش لنڈن کا قدیمی بازار کاٹ کا بنا ہوا دکھایا گیا۔ اِسمین دوکانون کے قدیمی سائن بورڈ لگے ہوئے تھے۔ اور ان مین کاریگر اپنے اپنے لباسون مین کام کرتے ہوئے بنائے گئے تھے۔ عوام الناس کو زمانہ گزشتہ کی حالت کا اِس طرح دکھانا ایسا عام پسند تھا کہ تماشائیون کا ہجوم اُسکے گرد لگا رہتا تھا۔ نمایش مین قصباتی دیہاتی آدمی ریل مین تھوڑا کرایہ خرچ کرکے بہت آجاتے تھے۔ غرض جو لوگ صرف اپنی آنکھ سے تعلیم پانا چاہتے تھے اُنکے لیئے نمائشون مین بہت سامان موجود تھا۔ نمائشگاہون کا ہر مدد و معاون و مہتمم شہزادہ ویلز اور خاندان شاہی تھا جو اپنے باپ کو ان نمائشون کا رب جانتا تھا۔ بڑے بیٹے نے اِس کام مین اپنے باپ کی قائم مقامی کرکے بڑی ناموری حاصل کی ✦

سنہ ۱۸۸۶ء مین ۴ مئی کو کولونیل اور انڈین (ہندوستانی) نمائش کو کنسنگٹن مین ملکہ معظمہ نے

خود کھولا۔ اس نمایش کی ترقی کے اصل بانی مبانی شہزادہ ویلز تھا جو نمایش کے مکان مین ملکہ معظمہ
کو لے گیا جس مین اُنکے گرد نفیریان بجین تماشائیون نے بڑے زور شور سے چیرز دیئے۔ امرائے
اعظم کے گروہ مین ڈیوک و ڈچس کون ناٹ موجود تھے۔ اُنہون نے ملکہ معظمہ کی دست بوسی کی
ملکہ معظمہ نے اُنکے رخسارون کے بوسے لیئے۔ اُنکو شہزادہ ویلز تخت گاہ پر لیگیا جو انکے لیئے بنایا گیا تھا
وہ اُسپر زینت افزا ہوئین ایک زمزمہ انگریزی مین دوسرا سنسکرت مین گایا گیا۔ ملک الشعرا ٹونی سن
کی یہ نظم گائی گئی۔ جسکا ابتدائی اشعار کا مضمون یہ تھا کہ ہم سب ہم آواز ہوکر برطانیہ کو مبارکباد دین
کہ ہم تیری بہبودی سے خوش ہوتے ہین تیرے بیٹون اور بھائیون نے جزیرہ راس بر اعظم سر انگریزی
منطقی سے بحری بری کوہستانی معدنی ارضی کل شاندار اشیا اور دماغون و ہاتھون کی نازک
صنعتکاریان بھیجی ہین۔ یہ نظم ترجیع بند ہے جس کی ٹیپ یہ ہے کہ "اہل برٹن تم اپنے محافظ ہو خدا
سب کا محافظ ہے"۔ ملکہ معظمہ ہر شعر سنکر مسکراتین اور تالیان بجاتین شکریہ ادا کرتین ۔

شہزادہ ویلز نے ایڈریس پڑھی اور اسمین اس نمایش کے صفات و مقاصد بیان کیے تو
حضرت علیا ایستادہ ہوئین اور یہ جواب دیا کہ تم نے جو ایڈریس پیش کیا اس سے میرا بہت ہی دل خوش
ہوا۔ مین نے بڑی سرگرمی اور نہایت دلچسپی کے ساتھ اس ترقی کو دیکھا جو تم نے ان فرایض کے ادا
کرنے مین کی ہے جو روائل کمیشن نے تم کو سپرد کیئے تھے۔ اور مجھے دلی مسرت اس لئے حاصل ہوئی کہ
اس شاندار نمایش کے لیئے تم نے متواتر علی الاتصال و دانائی کے ساتھ کوششین کین جسکا نتیجہ
یہ ہوا کہ کامیابی حاصل ہوئی۔ تم نے جو ۱۸۵۱ء کی نمایش کے رسوم کے حالات بیان کیئے ہین اس سے
میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ تم نے اپنا جو یہ یقین بیان کیا ہے۔ مین اسمین تمہارے ساتھ متفق
ہون کہ اگر میرا پیارا پیا آج زندہ ہوتا تو نہایت دلچسپی سے وہ اپنے خیالات کے مظہرات کو دیکھتا
تو بہت خوش ہوتا۔ اور مین اسپر یہ اور اضافہ کرتی ہون کہ اُسکی یہ خوشی اس بات کے دیکھنے سے
دوچند ہوجاتی۔ ان نمایشون کے باب مین جن باتون کا موجد تھا انکا ہادی و رہنما میرا بیٹا ہے مین
اپنے سچے دل سے آپکی اس دعا مین شریک ہوتی ہون کہ اس کام کے اختیار کرنے سے تجارتی و تجارتی
کی اور میری قلمرو کے تمام حصون مین آمد و رفت و ملاپ جلاپ کی تحریک ہو اور اس عافیت و صنعت کاری
و محنت شعاری کی تقویت ہو اور میری سلطنت کے ہر حصہ مین اتفاق موجودہ مین اتحاد کی بندش ہو

اسکے بعد نفیریون کا آوازہ بلند ہوا اور لارڈ چیمبرلین نے پکار کر کہا کہ نمایش کھولی جاے۔ آرچ بشپ کنٹربری نے دعا مانگی اور خدا کی حمد گائی۔ میڈم البنی نے گیت گایا۔ گھر میٹھا گھر جسکا اثر لوگون کے دلون کو ہلائے دیتا تھا۔ ملکہ معظمہ تخت پر سے اٹھین اور ساری نمایشگاہ مین پھرین۔ ہندوستانی اپنی زرق برق پوشاکین پہنے اپنی قیصرہ ہند کو جھک جھک سلام کرتے تھے اور وہ نظر التفات سے دیکھکر اُنکے سلام کا جواب دیتی تہین۔ اس نمایش مین پوری کامیابی ہوئی ملکہ جس طرح آئی تہین اسی طرح گئین ۔

لورپول کی نمایش کا کھولنا

چند روز کے بعد ملکہ معظمہ لورپول تشریف لے گئین جہان انہونے بحری تجارتی محنت پردازی صنعتکاری کی نمایش ۱۱ مئی کو کھولی اُنکے واسطے نمایشگاہ مین ایک تختگاہ بنایا گیا تہا تین ہزار تماشائی اُنکے گرد موجود تھے۔ جب وہ تخت گاہ پر جلوہ افروز ہوئین۔ تو میئر نے اُنکے روبرو ایڈریس پڑھا اور کیس کیٹ (صندوق) مین بند کرکے نذر دیا۔ ملکہ معظمہ نے ایڈریس کا جواب نہایت خوش آوازی سے دیا۔ اسمین اس نمایش کی کامیابی پر اپنی نہایت خوشی ظاہر کی نماز پڑھی گئی۔ زمزمہ سرائی ہوئی۔ لارڈ میئر نے ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین زرین کلید دی جسکو انہونے قفل مین لگایا۔ لارڈ گرین ویل نے باآواز بلند کہا کہ ملکہ معظمہ کے حکم سے نمایش کھولی جاتی ہے۔ توپون کی سلامی ہوئی۔ باجے خوب بجے میئر کو ملکہ معظمہ نے نائٹ کا خطاب دیا۔ شام کو لورپول مین روشنی ہوئی اور لارڈ میئر نے ٹون ہال مین دعوت کا جلسہ عظیم کیا۔ ۱۲۔ کو ملکہ معظمہ نے لورپول کے بازارون کی سیر کی۔ دکانون مکانون کی خوب آئین بندی ہوئی تھی سینٹ جارج ہال کے آگے ایک نشستگاہ پانچ ہزار آدمیون کے بیٹھنے کیلیے بنائی گئی تھی۔ پہر تجارت اور دستکاری سوسائٹیون کی برات سولہ ہزار آدمیون کی تھی۔ جسکے ساتھ باجے بجتے تھے اگرچہ موسم نم آلود تہا۔ مگر اس سے کچہ حرج نہین ہوا۔ تین بجے ملکہ معظمہ سوار ہو کر بازار مین آئین چارون طرف چیرز کا غل شور تہا۔ لورپول کی کارپوریشن نے ایڈریس دیا۔ ملکہ معظمہ ایک جہاز مین سوار ہوئین اور اُن جہازون کا ملاحظہ فرمایا جن مین لوگون کو جہازرانی کی تعلیم ہوتی تھی۔ لورپول کے بچون کو سو پونڈ ملکہ معظمہ نے عنایت کیے اور لیڈی ہیڈکلف کو ہیرے لگے ہوئے کڑے بڑے قیمتی دیے۔ ان تین دنون مین ملکہ معظمہ سیر کرنیسے بہت تھک گئین مگر اس سے خوش بہت ہوئین۔ ۱۳۔ کو وہ لورپول سے روانہ ہوئین ۔

رائل ہولووے کالج کا کھولا جانا

۳۰۔ جون کو ملکہ معظمہ نے رائل ہولووے کالج کو کھولا جو عورتون کی تعلیم کے لیے
نٹ لی اگ ہم مین قائم ہوا تھا۔ مسٹر ہولووے نے اپنی فیاضی و دریادلی سے ڈھائی لاکھ پونڈ خرچ
کرکے اس کالج کی عمارت کو بنایا تھا۔ اسمین سارا سامان آسایش و آرام ان نوجوان لیڈیون کے
لیئے مہیا کیا تھا کہ فن ڈاکٹری کی ہر فرع سے فائدہ حاصل کرنا چاہین۔ جب ملکہ معظمہ کالج مین
داخل ہوئین تو مسٹر نورمن ہولووے نے انکا استقبال کیا۔ اور ایک مجمع امرائے عظیم کا انکے ساتھ
تھا وہ ملکہ معظمہ کو چیپل مین لے گئے۔ جہان اس رسم کا ادا ہونا مقرر ہوا تھا۔ اول دعا مانگی گئی
پھر زمزمہ سرائی خوب ہوئی۔ تصویرون کی گیلری کا ملاحظہ ہوا کالج کے کھولنے کے لیئے ایک کنجی
سونے کی بڑی پر تکلف مکلل بالماس بنائی گئی تھی وہ ملکہ معظمہ کو دی گئی۔ ملکہ معظمہ کالج مین پھر کر
تخت گاہ پر رونق افروز ہوئین تو مسٹر ہولووے نے ایڈریس پڑھا۔ جسکا انھون نے یہ جواب دیا کہ کالج کے
گورنرون اور ٹرسٹیون کی طرف سے جو ایڈریس دیا گیا ہے مین اسکا شکریہ ادا کرتی ہون اس عجیب
عمارت کے کھولنے مین اس بات کے اقرار کرنے سے مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ تم نے وہ خود بخود
فیاضی اور سخاوت سے ایسا کام کیا ہے جس سے عام فائدہ ہوگا۔ مین بخوشی تم کو یقین دلاتی ہون کہ
کالج کا انتظام جن منتظمون کو سپرد ہونے والا ہے اسکا انجام نیک ہوگا۔ مجھے قوی امید ہے کہ جس مطلب
و مقصد کے لیئے تم نے اس کالج کی بنیاد ڈالی ہے انکو کامیابی کا صلہ ملیگا۔ ارل کیمبرلی نے پکار کر
کہا کہ ملکہ معظمہ حکم دیتی ہین۔ کالج کھولا جائے۔ یہ کہتے ہی نفیریان بجنے لگین اور دعا مانگی گئی۔ اور
کام ختم ہوا +

شہزادی بیاٹرس کے بیٹا پیدا ہونا

۲۳۔ نومبر ۱۸۸۶ء شہزادی بیاٹرس کے بیٹا پیدا ہوا جسکا نام الیگزنڈر البرٹ
رکھا گیا۔ اب ملکہ معظمہ کی اولاد مین کوئی ایسا باقی نہ رہا جو صاحب اولاد نہ ہو۔ ایک عجیب کہانی کہی
جاتی ہے کہ ایک عورت تھی جو اپنی پیغمبری کا دعوے کرتی تھی۔ اُسنے جارج اول سے کہا تھا کہ مین
پیشین گوئی کرتی ہون کہ تیرا گھرانا کبھی اس سے خالی نہین ہوگا کہ اسکا ایک آدمی خداوند کے
سامنے ہمیشہ نہ کھڑا ہو یعنے بادشاہ نہو۔ سو اُسکی پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ملکہ معظمہ کی اولاد اور
انکی اولاد کی اولاد اسقدر ہے کہ کبھی سلسلہ سلطنت اُنکے خاندان سے منقطع نہین ہوگا +
یہ ملکہ معظمہ اور نیک البرٹ کے پیوند ہی کا نیک ثمر تھا کہ اُن کا نواسا جرمن کا ایسا شہنشاہ ہوا کہ

ملکہ معظمہ کے خاص خاص اخلاق اور اولاد کی تعلیم و تربیت

بیٹا انگلینڈ کا ایسا بادشاہ ہوا کہ دنیا کے لیئے رحمت الٰہی تہا۔ ملکہ معظمہ نے شہزادہ ویلز کی بیسوین
سالگرہ کے دن لکھا کہ یہ ہمارے پیارے برٹی کی بیسوین سالگرہ ہے۔ مین خدا سے دعا مانگتی ہون
کہ ہماری کوششون کا ثمرہ یہ ہو کہ وہ نیک ہو۔ شہزادون و شہزادیون کی تعلیم و تربیت مین بڑی
احتیاطین اور نگہداشتین کی گئی تہین۔ مسٹر گریویل اپنے روزنامچہ مین لکھتے ہین کہ مین سنتا ہون کہ
ملکہ معظمہ نے اپنی قلم سے شہزادہ ویلز کو یہ نہایت عمدہ خط لکھا ہے کہ مین تم کو اطلاع دیتی ہون کہ اب
تم والدین کی حکومت و سیاست کی ماتحتی سے باہر ہو گئے۔ تم خیال کرتے ہوگے کہ ہم نے جو تمہاری
تعلیم کا قاعدہ مقرر کیا تہا اُس مین بڑی سخت گیری تھی۔ مگر اُس سے ہمارا مقصود یہ تھا کہ تمہاری بھلائی
اور بہبودی ہو۔ ہم یہ خوب جانتے تھے کہ تم آخر کو خوشامدیون کے پھسلانے اور بہکانے مین آجاؤگے
ہم یہ چاہتے تھے کہ تمہارے دلکو ایسا قوی کردین کہ خوشامد کا زور اُسپر نہ چل سکے۔ اب تم اپنے تئین یہ
خیال کرو کہ خود مختار ہوگئے ہو۔ تمہارے کامون مین ہم اپنی مشورت کا زور خود نہین ڈالینگے مگر
ہان جب تم خود ہی ہم سے کسی کام مین صلاح و مشورہ کی استدعا کروگے تو اُسکے دینے مین ہم ہمیشہ
آمادہ رہینگے۔" اسی خوش اسلوبی سے بڑا طول طویل خط لکھا تہا جسنے شہزادہ کے دلپر سحر کا اثر کیا
وہ زار زار روتا ہوا اس خط کو جنرل ولزلی کے پاس لیگیا۔ اس خط نے بڑا ہی نیک اثر شہزادہ کے
دل پر کیا۔

ملکہ معظمہ اپنے ایام الم التیام مین بھی اپنے سب سے چھوٹی بچی کی تعلیم مین بڑی خبر گیری کرتی
تہین۔ وہ اپنی کتاب مین لکھتی ہین کہ مین شہزادی بیاٹرس کے ساتھ پائی انو بجاتی تھی۔ ملکہ معظمہ خود
رحم دلی و کرم گستری و مہر پروری کی مثال بنکر اولاد کو ان صفات کو سکھاتی تہین اور سمجھاتی تہین کہ
تمہاری تعلیم سے میرا اصلی مقصود یہی ہے کہ تم اورون پر لطف و کرم و احسان کرو۔ اسکی دو ایک حکایتین
ہم نیچے لکھتے ہین کہ اُنکے بچون کی گورنس (اتالیقہ) ایک سکوچ پادری کی دختر تھی۔ جسکا باپ مرگیا تہا
اُس نوجوان لڑکی کے پاس خط آیا کہ اسکی مان مرنے کو ہے۔ اس خبر سے اسکا دل اور بھی زیادہ اس سبب سے
دکھا کہ اسنے یہ خیال کیا کہ وہ اپنی قریب المرگ مان کے پاس نہین جاسکتی۔ اس سبب سے وہ رونے لگی جب
اُسکی رحم دل شاگردون نے یہ حال زار دیکھا تو وہ اپنی مان کے پاس دوڑی گئین اور عرض حال کیا کہ ہماری
اُستانی اس غم مین مبتلا ہے۔ ملکہ معظمہ یہ سنتے ہی اسکول کے کمرے مین گئین اور اُس نوجوان لیڈی سے

کہا کہ تم فوراً اپنی مان کے پاس چلی جاؤ۔ ان بچون کا کچھ خیال نہ کرو مین خود انکو سبق پڑھاؤون گی اور تمہاری جگہ کام کرلونگی۔ گورلن نے شکریہ ادا کیا اور اپنی مان کی آخری زیارت کرکے واپس آگئی جب مان کی برسی کا دن آیا تو پھر اُسکا غم کے مارے دل کا بُرا حال ہوا تو ملکہ معظمہ اُسکے پاس گئین اور فرمایا کہ مین تم کو حکم دیتی ہون کہ تم آجکا دن اپنی تنہائی مین بسر کرو اور غمگین تعطیل مناؤ۔ مین اپنے بچون کا سبق آپ سُن لونگی اور یہ بھی فرمایا کہ مین تمہارے لیئے ایک عطیہ لائی ہون جس سے تم کو معلوم ہوگا کہ مین تمہارے اس غمناک برس کو بھولی نہین۔ یہ کہکر اسکے بازو پر ایک ماتمی بازو بند باندھا جسکے اندر اُسکی مان کے بالون کی لٹ تھی اور اُسپر اُسکی مان کے مرنے کی تاریخ لکھی ہوئی تھی ۔۔

دوسری حکایت یہ ہے کہ ایک مشہور صناع کی بہت خوبصورت لڑکی بیمار صاحب فراش تھی ملکہ معظمہ نے اوسبورن سے اُسکے پاس ایک صندوق گلدستون سے بھرا ہوا بھیجا جسکے مرکز مین گلدستہ اُنکے ہاتھ کا بنایا ہوا اور اُسکے گرداگرد گلدستے چھوٹی شہزادیون کے ہاتھ کے بنے ہوئے رکھے تھے مریضہ کے پاس جب وہ صندوق آیا تو اُسنے اُسپر بڑا فخر کیا کہ ملکہ معظمہ نے اسپر یہ مہربانی کی وہ ایک زندہ رہی جبتک ہاتھون مین پھول لیئے رہی اور یہ جتاتی کہ مجھے یہ ملکہ نے دوستانہ بھیجے ہین۔ گو ملکہ معظمہ کو اپنے کامون اور آلام روحانی سے فرصت نہ تھی مگر پھر بھی اُنھون نے اپنے ہاتھ سے اُس لڑکی کے باپ کے نام تعزیت نامہ لکھکر بھیجا ۔۔

ونڈسر مین ملکہ معظمہ نے بہت سی یادگارین بنائین جن مین سے بعض کا حال پہلے لکھ چکے ہین۔ سینٹ جارج چیپل مین پانچ یادگارین قائم کین۔ اول اپنے باپ کی نہایت خوشنما مجلا مصفا سنگ مرمر کی پیکر مسلح نائٹ کے لباس مین قائم کی۔ جسپر یہ کتابہ تھا۔ "مین نے نیکی کے میدان مین جولانیان کین اور اب دور ختم کی۔" دوسری اپنے سگے ماموں شاہ لیوپولڈ کی جسکو وہ بمنزلہ اپنے باپ کے سمجھتی تھین۔ وہ ایک سنگ مرمر کی سٹیچو تھی۔ تیسری اپنی سگی چچی ڈچس گلوسسٹر کی چوتھی اپنے سگے چچا شاہ ہینوور کی۔ پانچوین ایبی سینا کے بادشاہ تھیوڈر کے بیٹے کی انگلینڈ مین اس نوجوان شہزادہ کا انتقال ہوا تھا۔ اُس کی یادگار پر یہ کتابہ لکھا تھا کہ "مین مسافر تھا مگر تم نے مجھے اپنا مہمان بنالیا۔" سارے کنبے کا ایک گروپ اور بہت سی تصویرین جو اُنکی ذات اور اُنکی سلطنت کے واقعات کو بیان کرتی تھین بنوائین۔ فروگ مور مین شوہر کا سٹیچو قائم کیا اور اُسکے برابر اپنی سٹیچو

کے قائم کرنیکے لیے جگہ خالی رکھی۔ اس مقبرے مین انکی اولاد کی یادگارین انکی بنوائی ہوئی ہین اوپر کے کمرے مین ڈچس کنٹ کی سٹے ٹیو ہے۔ اوسبورن مین ملکہ معظمہ نے اپنے بچون اور رشتہ دارون کے بہت سے گروپ اور سٹے ٹیو اور بسٹ بنوا کے رکھے ہین یہ سب ملکہ معظمہ کے ایام عیش لتسیام کو یاد دلاتے ہین۔

حالات سفر ۱۸۸۶ع

۱۳- مئی کو ملکہ معظمہ نے ملاحون کا تیمخانہ دیکھا پھر جہاز مین سوار ہوکر ٹرسی مین تشریف لائین جہان پہلے ۱۸۵۱ع مین شوہر کے ساتھ آئی تھین چشم عبرت سے دیکھتی تھین کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہوگیا پہلے مین سہاگن آئی تھی۔ اب بیوہ آئی ہون۔ ۲- جون کو ایلڈرشوٹ مین دس ہزار سپاہ کا معائنہ کیا اور ۵- جولائی کو ونڈسر مین آئین اور بہت سے ہندوستانیون اور کولونیون کی دعوت کی۔ ۲۰- کو ونڈسر سے اوسبورن مین آئین۔ وزارت کی تبدیلی کے سبب سے انکو یہان بہت کام کرنا پڑا۔ ۱۷- اگست کو اوسبورن سے ایڈنبرا مین گئین۔ ۲۰- اگست کو بالموریل مین آئین۔ ۱۴- نومبر تک یہان رہین جب انہون نے ونڈسر مین مراجعت کی تو راہ مین ایڈنبرا مین متنع العلاج مریضون کا اسپتال دیکھا۔ ۲۲- دسمبر کو جاپان کے شہزادے اور شہزادی کومی کٹس سے ملاقات کی۔ ۲۹- کو اوسبورن مین تشریف لائین۔ ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مین کسقدر انہون نے سفر کیے ۔

سنہ ۱۸۸۷ عیسوی

ملکہ معظمہ کا بچون کو پیار کرنا اور تماشے دکھانا

ہم پہلے لکھ آئے ہین کہ ملکہ معظمہ کو بالطبع بچون کے ساتھ محبت کرنے کا شوق تھا۔ جب خود انکے اپنے بچے نہ تھے تو وہ اپنے محل مین غیرون کے بچون کو جمع کرکے انکو کھلاتین اور اپنا دل بہلاتین۔ جب ڈیوک و ڈچس کوناٹ ہندوستان مین تشریف لائے ہین تو اپنے بچون کو ملکہ معظمہ کے پاس چھوڑ آئے تھے جنسے انکا دل بڑا بہلتا تھا۔ ۲۰- مارچ ۱۸۸۷ع کو انہون نے انکو اور اپنے اور بچون کو گھوڑون کے سرکس کے تماشے دکھائے کہ ایک آدمی دو گھوڑون کی ننگی پیٹھ پر ایک ایک پاؤن رکھکر گھوڑون کو سرپٹ دوڑاتا تھا۔ پھر ایک عورت ۲۳ گھوڑون کے آگے پیچھے ایک قطار بنا کے اور انکی باگین ہاتھ مین لیکر دوڑاتی تھی اور کسی گھوڑے کو قطار سے باہر نہین نکلنے دیتی تھی بیس عورتین گھوڑون پر سوار ہوئین اور ایک مرد کو دیو ہیکل بنا کے گھوڑے پر سوار کیا۔ انسنے ان عورتون کے گھوڑون کو کبھی ٹھہرا دیا کبھی لڑا دیا۔ کبھی سوارون کو گرا دیا۔ پھر درمیون کے چرخون کا تماشا دیکھا۔ ہاتھیون نے خوب تماشے

دکھائے۔ ملکہ معظمہ خود بچون کو شیرون کے پنجرون کے پاس لے گئین۔ اور ایک شیر کا چودہ روز کا بچہ اُنکے پاس لائے اُنھون نے اور بچون نے خوب اُسپر ہاتھ پھیرا ⁂

۲۰ جون ۱۸۸۶ء کو ملکہ معظمہ کی سلطنت کا پچاسوان سال شروع ہوا۔ بمقتضائے طبع بشری اُنھون نے یہ اعتبار نہین کیا کہ مین اس سال کے آخر تک زندہ رہونگی۔ اسلیئے اُنھون نے جشن جوبلی کے لیئے جو پچاسوین سال ہونا چاہیئے تاریخ ۲۰ جون ۱۸۸۷ء مقرر کی یہ سال ہی جوبلی سال سے موسوم ہوا۔ کل انگلستان مین اس جشن عظیم کی تیاریان بڑے سازو سامان ٹھاٹھ سے ہونی شروع ہوئین۔ ہر شہر و ہر قصبے مین اس مطلب کے لیئے مجالس منعقد ہوتی تھین کہ اس جشن کے لیئے سامان شادی کیا کیا جائے ہر جگہ یہ خواہش تھی کہ اس جشن کی یادگار کے لیئے ایسی چیزین بنانی چاہئین کہ جنسے فائدہ عام و نفع انام ہو جیسے کہ لائبریریان۔ ٹون ہالس۔ میوزیم۔ اسپتال وغیرہ ہین۔ شہزادہ ویلز نے ایک امپیریل انسٹی ٹیوشن قائم کرنے کی تجویز کی جو قومی شان و شکوہ و عظمت و جلال کو دکھائے اور اسکے لیئے بڑی سرگرمی سے چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ عوام و خواص سب نے اس تجویز کو نظر التفات سے دیکھا۔ شہزادہ کی توجہ عالی سے پبلک نے چندہ کا فنڈ اسکے لیئے کھولا ⁂

شروع سال سے ملکہ معظمہ نے بھی جوبلی کیطرف توجہ کی کہ اُنھون نے آپ اپنا ماتمی لباس مدتون کے بعد اُتار ڈالا۔ اور تنہا نشینی کو بھی ترک کیا۔ سب سے اول جشن جوبلی کی رسم اعید ہندوستان مین ہوئی۔ کہ اسکے لیئے تاریخ ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء مقرر ہوئی۔ ہندوستان کی تمام برٹش گورنمنٹ کی دار السلطنتون مین اور بڑے بڑے شہرون اور قصبون مین راجاؤن مہاراجاؤن کی راجدھانیون مین نوابون اور رئیسون کی دار الریاستون مین ملک نو مفتوح برہما کی دار الحکومت منڈالا مین ہندوؤن مسلمانون و انگریزون نے گھر گھر اس جشن کی خوشی منائی۔ رقص و سرود کی مجلسین جمائین اور انکے ساتھ دھوم دھام کی دعوتین و ضیافتین کین۔ کھیل تماشے دکھائے۔ مدرسون کے لڑکون کو شیرینیان تقسیم ہوئین روشنیان ہوئین۔ آتشبازیان چھوٹین صرف انہین باتون پر بس نہین ہوئی۔ مہاراجہ گوالیار نے اپنی رعایا پر ایک کروڑ روپیہ بقایا زر مالگزاری معاف کیا۔ اور حیدرآباد کے نظام آصف جاہ نے ہندوستان کی سرحد شمالی مغربی کی خوش اسلوبی سے استحکام اور محافظت کے لیئے بیس لاکھ روپیہ سالانہ تین برس تک گورنمنٹ انگریزی کو دینی کی درخواست کی۔ گورنمنٹ نے معززین کو خطابات اعزاز عنایت

سنہ ۱۸۸۶ء جشن جوبلی

فرمائے۔ سپاہیون کے لشکرون کو انعام دیئے۔ طلبہ کے وظیفے مقرر کیئے۔ کتب خانے کالج اسکول اسپتال واٹرورکس دوائی خانے جوبلی کی یادگار مین قائم ہوئے۔ جیلخانون سے پچیس ہزار قیدی رہا ہوئے۔ مارچ سے مبارکبادی کی ایڈریسین آنی شروع ہوئین۔ ۸۔ مارچ کو ونڈسر مین کینٹربری کی کونووکیشن نے ایڈریس ملکہ معظمہ کو پیش کی۔ اسی ایڈریس نے اورون کو ایڈریس دینے کی راہ بتائی ✦

۲۳۔ مارچ کو ملکہ معظمہ برمنگھم مین لاکورٹس کھولنے تشریف لے گئین۔ باوجودیکہ بجلی کڑک رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ مینہ برس رہا تھا۔ مگر آدمیون کا ہجوم ملکہ معظمہ کی سواری کے گرد شہر مین بے شمار تھا۔ اور خجستہ مقدم کا جوش خروش عقیدت قلبی اور ارادت دلی سے ایسا تھا کہ کبھی پہلے نہین ہوا۔ جنھون نے یہ سیر دیکھی ہے۔ انمین تھوڑے ہی آدمی ایسے ہونگے جو اسکو بھول جائینگے۔ یہ شہر ریڈیکل فریق کا تھا جو ہمیشہ حقوق شاہی مین رخنہ اندازی کرتا رہتا ہے۔ مگر اسوقت اُسنے ملکہ معظمہ کے ساتھ وہ حسن عقیدت و اطاعت ظاہر کی۔ ملک الشعرا نے جوبلی کی نظم مین یہ اشعار لکھے

"کیا فاصلہ پر گرج کی آوازین ہو رہی ہین؟ کیا تاریکی مین بھوت چل پھر رہے ہین؟ روشنی کے خدا پرجوش کرو کہ آدمیون کو ہدایت جب تک کرے کہ گرج غائب ہو۔ اور بھوت فنا ہو۔ جوبلی کے زمانہ مین روشنی فتحیاب ہوتی ہے اور تاریکی روشنی بنتی ہے" ✦

ملکۂ معظمہ کا برمنگھم مین جانا اور ہسپانیہ سے واپس آنا

۲۹۔ مارچ کو ملکہ معظمہ ونڈسر سے پورٹسمتھ کو گئین۔ یہان سے جہاز پر سوار ہو کر کین ہبس مین گئین۔ ۵۔ کو وہ ایکس لیس بینس مین گئین۔ اور یہان وہ اپنے ایک قدیمی مکان موئیٹ مین مقیم ہوئین۔ یہان ملاقاتی بہت کم آتے تھے۔ اسلیئے وہ بافراغت خلوت مین رہتی تھین۔ ۲۳۔ اپریل کو پوپ کی خاص اجازت سے ایک خانقاہ دیکھنے گئین جس مین عورت کے قدم رکھنے کی سخت ممانعت تھی ۲۶۔ اپریل کو وہ ونڈسر مین واپس آئین۔ ۴۔ مئی کو انھونے کولونیون کے ریپریزنٹیٹیون (قائم مقامون) کو بلایا۔ انھونے جوبلی کی مبارکبادی دی اور اپنے ایڈریس مین بیان کیا کہ ہم چند آدمی تھے اب بڑھ کر دو لاکھ ہو گئے ہین۔ پھر دو لاکھ سے بڑھکر نو لاکھ ہوئے۔ پہلے ہندوستان کی رعایا نو کروڑ چھ لاکھ تھی اب پچیس کروڑ چھ لاکھ ہو گئی ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے سطیع علاقون مین بیس لاکھ آدمیونکی آبادی زیادہ ہو کر ستر لاکھ ہو گئی ہے۔ ۹۔ مئی کو ملکہ معظمہ نے قصر بکنگھم مین دربار کیا جس مین ہندوستان کے کوچ بہار کے مہاراج اور اُنکی مہارانی اور مہاراجہ سر پرتاب سنگھ ملکہ معظمہ کے روبرو پیش کیئے گئے

۱۰- مئی کو ملکہ معظمہ نے ڈرائنگ روم کا جلسہ کیا - ۱۴ کو وائٹ چیپل مین پیوپلز پیلس کو کھولا - انکی سواری کے گرد سڑک پر دو طرفہ اول سے آخر تک آدمیون کی بھیڑ بھاڑ لگ رہی تھی سب بتمنیت گویان خوشی خوشی پویان تھے - ملکہ معظمہ منیشن ہوس مین لارڈ میر سے ملنے گئین یہ عجیب بات تھی کہ ملکہ معظمہ تخت نشینی سے دو سال پہلے اپنی مان کے ساتھ پیوپلز پیلس مین آئی تھین - پھر کبھی نہین آئین - یا اب آئین - یہان انھون نے چار پی اور میز بانون سے بڑے اخلاق اور تپاک سے ملین اور لطف سے باتین کین - ۲۰ - کو اولیائے دولت بالمورل کو گئین - یہان پہاڑون کو برف سے ڈھکا ہوا دیکھا - ۱۷ - جون کو انھون نے ونڈسر مین مراجعت کی - ۱۸ - جون کو کیسل مین ملکہ معظمہ نے مہاراجہ ہلکر اندور سے اور ہندوستانی رئیسون اور ہندوستانی رؤسا کی ڈیپوٹیشنون سے ملاقات کی +

جشن جوبلی کی تاریخ ۲۱ - جون ۱۸۸۷ء قرار پائی تھی - لنڈن مین بڑے بڑے بازارون کی آراستگی اور آئین بندی بجارون فراشون گیس کی روشنی کرنے والون اور پھولون سے آراستہ کرنے والون کو حوالہ ہوئی - انھون نے اسکو زیب و زینت دیکر ایسا بنا دیا کہ ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص پہچان سکتا کہ یہ پہلے بازار ہین - پچاس برس پہلے کیا تاجپوشی کے دن یہ آرایش ہوئی تھی یا اب ہوئی ہے - پکاڈلی کے بازار مین ایک جگہ یہ کتابہ لگا ہوا تھا کہ "اے خدا تو اپنا قوی ہاتھ پہیلا اور ملکہ پر اور ہمارے باپ دادا کے ملک پر اپنی رحمت اور برکت بھیج" ایک اور جگہ یہ کتابہ لگا ہوا تھا "پچاس سال کی محبت کی آوازون سے پکاڈلی گونج رہا ہے" - ۲۰ - جون سے آدمیون کی آمد شروع ہوئی کہ دیکھین ۲۱ - کے لیئے کیا کیا تیاریان روشنیون کی ہوئی ہین - صبح کو بہت سویرے ہی آدمیون کی آمد کا طوفان سارے دار السلطنت مین بھیلگیا ہر شخص ایسا بنا سنورا تھا جیسے کہ کسی تہوار بیاہ مین بنتا سنورتا ہے - سواری کی گزرگاہون مین جو آدمیون کے بیٹھنے کے لیئے نشستگاہین بنائی گئی تہین انکا کرایہ بڑا گران تھا - جنھون نے انکو کرایہ لیا تھا وہ صبح کو سویرے انپر قابض ہو کر آن بیٹھے - عجیب چہل پہل گہما گہمی تہی - ہر شخص شاد و شادمان پویان تھا - پولیس کا انتظام نہایت عمدہ تھا - قصر بکنگھم سے سواری کی روانگی ٹھہری تھی - وہان کچھ آراستگی نہ تھی - مگر گارڈس اور بحری سپاہ دروازون پر ایسی خدمت گزاری کر رہے تھے کہ وہان بھی بڑی زیب و زینت تھی - جب گیارہ بجے سواری کی روانگی کا وقت قریب آیا تو سارے تماشائی چل

غبارہ اور اودہم مچا رہے تھے خاموش ہو گئے۔ اور خدا کی سپاس گزاری کرنے لگے کہ تونے
اپنے فضل و کرم سے آج ہماری بڑھیا ملکہ کی سواری کو با تزک و احتشام قصر شاہی سے قدیمی ابی
مین بھجوایا۔ تونے ہی اسکو اپنی سلطنت کا پچاسوان سال دکھایا+

انگلستان کی تاریخ مین کل تین بادشاہون ہنری سوم و آڈورڈ سوم و جارج سوم
کی سلطنت کی جوبلیان ہوئی ہین۔ جن مین سے ہر ایک کے ساتھ مین کچھہ کچھہ خرخشہ اور مخمصہ لگا
ہوا تھا۔ مگر ملکہ معظمہ کی جوبلی کے دن سب لوگ اسکے کوئی بات دھیان ہی مین نہین آتی تھی کہ انکی
کریمانہ سلطنت مین انگریزون نے روئے زمین پر سلطنت حاصل کی اور کوئی اپنی سلطنت کا حصہ
کھویا نہین۔ جسکے سبب سے وہ خدا کا احسان مانتے تھے اور فخر و ناز کرتے تھے+

گرین پارک کی طرف ایک خلقت کا ہجوم تھا کہ ملکہ معظمہ نے انکو اپنے محل کے ایک دروازے
مین سے جھانکا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی رعایا کی نشاط و انبساط دیکھنے کی کیسی شائق
ہین۔ خلقت نے انکو دیکھکر چیرز کی دہوم دہام مچانے مین زبانین کھولدین۔ اس طرح سواری
کی روانگی سے پہلے چیرز کی دہوم مچگئی۔ گیارہ بجے خدا ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے کے گانے کی
آوازون نے تبلایا کہ سواری کے جلوس نے حرکت کی۔ اس جلوس کے اول حصے مین بلجیم کا بادشاہ
اور اسکی ملکہ اور سیکسنی۔ ڈنمارک۔ گریس وغیرہ کے بادشاہ تھے اور ہندوستانی رؤسا تھے جو
زرنگار لباس پہنے ہوئے گاڑیون مین بیٹھے تھے۔ اور انکی دستارون مین الماس جواہر جھلکا رہے
تھے۔ وہ بڑا دور دراز کا سفر کرکے اس جشن مسرتناک مین آئے تھے۔ انکو لوگ دل سے چیرز دیتے تھے
اسکے آدھہ گھنٹے بعد جلوس عظیم روانہ ہوا جسکے انتظار مین تماشائی بیتاب ہو رہے تھے سواری
کی گزرگاہ مین سپاہیون کی جنبش سے جانا کہ بادشاہی سواری آتی ہے۔ اس حرکت و انتظار کے
مناسب حال یہ اشعار کہے گئے۔ کہ تمہارے سر پر سے رنج و الم کا سر ہا گزر گیا۔ اور انتظار کا موسم ختم
ہوگیا۔ اپنی محبت کرنے والی رعیت کی آفرین و تحسین کی آوازون مین ملکہ نے دہوپ مین پاؤن
رکہا۔ اسکے قدمون کے نیچے سبز زمین ہے اُسکے سر پر نیلا آسمان ہے۔ وہ ان لاکھون آدمیون کی
نظرون کے سامنے سے گزرتی ہے جو اسکی قلمرو مین چھائے ہوئے ہین۔ اُسنے ان سب کو
ایک کردیا ہے۔ جہان تک کہ اسکی سلطنت مین آفتاب گردش کرتا ہے وہان ہر جگہ جشن جوبلی

ہورہا ہے۔ دنیا کو اُسکی عزت کرنے کیلئے آفتاب پیدا کرتا ہے۔ اُسکی حشمت و شوکت و عظمت
کو آفتاب طلوع و غروب ہوکر تابان و درخشان کرتا ہے۔ اب خزان گئی۔ بہار آئی +

افسرون کے حکم سے نفیریان و نقارے بجنے شروع ہوئے۔ بہت سے بینڈ ایک
وقت مین سرود سرا ہوئے۔ سفیرون اور بادشاہون کی گاڑیون کے سوا سب کی کھلی گاڑیان
تھین۔ لائف گارڈس کا ایک دستہ اور کمانڈر انچیف کا زرق برق کا اسٹاف جلو مین تھا اول گاڑیان
حضرت علیا کی خاص ملازمین لیڈیون کی تھین۔ اسکے بعد شہزادہ ویلز کے بیٹے اور شہزادیون بیٹیان
اور لوئیزا کی تھین۔ ملکہ معظمہ کے دیدار مبارک کا انتظار لوگون پر شاق ہورہا تھا کہ انکی سواری کے
گھوڑون پر لوگون کی نظر پڑی اور غل مچا کہ سواری یہ آرہی ہے اسکے دیکھتے ہی خیر مقدم کا وہ
غل شور مچا کہ باجون کی آوازین بھی نہین سنائی دیتی تھین۔ ٹوپیان اور رومال وہ اچھل رہے
تھے کہ چیرز چیرز ہوتی تھی۔ رعایا سلام کرتی تھی ملکہ معظمہ اپنا سر جھکا کر اُنکو مبارکباد دینے کا جواب
دیتی تھین۔ اس سے اُنکے دلپر بڑا اثر ہوتا تھا۔ اُنکے پاس اُنکی بڑی بیٹی اور بڑی بہو بیٹھی ہوئی
تھین۔ اُنکو بھی تماشائی جن کا تانتا میلون تک لگا ہوا تھا چیرز دیتے تھے۔ جسکا غل شور برابر
چلا جاتا تھا۔ ملکہ معظمہ کی سواری کے پیچھے اُنکے بیٹے اور داماد اور پوتے نواسے سوار تھے جنکو
لوگ بڑے چیرز دیتے تھے۔ اسکے پیچھے ہندوستانی سوار تھے۔ ایبی کے اندر بھی ایک عجیب قدرت
کا تماشا اور جادو کا طلسم تھا۔ جسکی تعریف نہین ہوسکتی۔ آفتاب کی شعاعین دروازون کے شیشون
مین سے گزر کر جو چیزون پر پڑتی تھین وہ قوس قزح کے رنگون کی نیرنگی دکھاتی تھین۔ امرائے
عالی خاندان و شہزادگان و الاوددمان و ارکین سلطنت و ممبران پارلیمنٹ اضلاع کے حکام
بیرسٹر علماء فضلاء پروفیسر بحری و بری و ولنٹیر سپاہیون کے افسران سب سے ایبی بھری ہوئی تھی
اور پری پیکر لیڈیان جنکے جمال باکمال سے حسن سیرت جلوہ گر تھا ایبی کو زیب و زینت دے
رہی تھین۔ انکے رنگارنگ کے لباس نگارین مین کوئی رنگ نہ تھا جو اپنے تئین چمکاتا نہو۔ بہر مشرقی
شہزادے امیر زادے و امیر زادیان جلوہ افروز تھین۔ جن مین مہارانی و مہاراجہ کوچ بہار اور کچھ
کے مہاراؤ تھے۔ اور سب کے سرتاج مہاراجہ ہلکر اندور تھے جن کی دستار الماس نگار ماہ و مہر کی
طرح چمک رہی تھی اور تین لوہ ٹھاکر عالی قدر تھے۔ اور عالی جناب ابو نصر مرزا حسام السلطنت ایران

نظام اور ہندوستان کے مہاراجاؤن اور مہاراجاؤن کے بھیجے ہوئے نائب وکیل اور گریٹش
شہزادہ جاپان اور چینی ملکہ ہوئی رانی کالا کاؤ موجود تھے ؛

جب ملکہ معظمہ کی سواری ایبی مین داخل ہوئی تو نفیریان بجین اور وہ اس جشن کی مرکز
بنین جسکی طرف ہر شخص کی نظر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ جسوقت ملکہ معظمہ نے ایبی مین قدم
رکھا ہے سب اہل مجلس تعظیم کے لیئے سروقد کھڑے ہوئے۔ اُنھون نے تختگاہ کی طرف قدم رنجہ فرمایا پھر
نماز شروع ہوئی اسکے بعد تین سو آوازون نے نغمہ سرائی شروع کی جس مین ایک نغمہ پرنس کونسورٹ
کی تصنیف سے گایا گیا۔ ہائے افسوس ہے کہ وہ اسوقت زندہ نہ تھے کہ اس جشن کی خوشی کو دوچند
کر دیتے ؛

جب سب رسمین ختم ہو چکین تو ملکہ معظمہ کے گرد اُنکے اپنے خاندان کے شہزادہ و شہزادیان
مبارک سلامت کہنے کے لیئے اور اپنی محبت و یگانگی ظاہر کرنیکے لیئے آئے، اول شہزادہ ویلز نے
دست بوسی کی۔ ملکہ معظمہ نے ہنسکر اُنکے رخسارون کا بوسہ لیا اور بعد اُنکے اور شہزادے اور شہزادیان
کورنش تسلیم بجالائین۔ ملکہ معظمہ نے ان سب کو گلے لگایا۔ جس ترتیب اور شان و شکوہ تزک و
تجمل سے سواری آئی تھی ایسے ہی قصر معلی کو سواری کروفر کے ساتھ واپس گئی ؛

اس جشن مین ملکہ معظمہ کی خدمت عالی مین سات سو سے زائد تحائف آئے جن کی نمایش
سینٹ جیمس پیلیس کے میوزیم مین ہوئی۔ اُنکے دیکھنے کے لیئے بہت آدمی آئے۔ سونے چاندی ہاتھی
دانت صندل کے صندوقون مین جو نہایت صنعتکاری سے بنائے گئے انمین ایڈریسین بند
ہوکر حضرت علیا کی خدمت مین بھیجی گئین۔ شہنشاہ چین نے بہت بیش بہا تحائف بھیجے۔ جن مین ایک
عصا تھا۔ ایک جوڑا قدیمی چینی برتنون کا تھا۔ اور بعض سوزن کاری کے کام کے عجیب و غریب تحفے
تھے۔ ایک انگریزی کارخانہ دارون نے ایک گلاسدان بھیجا جس کی قیمت کئی سو پونڈ تھی وہ پانچ
فیٹ اونچا اور ۲۰ فیٹ محیط مین تھا کسی شاعر کی یہ تشبیہات شاعرانہ اسپر صادق آتی تھی کہ ایرس
اور کوئین تیرے تخت کے آگے قومون کے پھول اور پھل جمع ہوئے ہین اور مہمانون کے مجمع مین
نفیریان بج رہی ہین اور تحسین و آفرین کا شور مچ رہا ہے ؛

جوبلی کے سب تحائف مین عجیب تر تحفہ عورتون کا تھا جسکے لیئے ہر ایک عورت نے ایک پنی چندہ مین

دی تھی۔ اور باوجودیکہ چندہ کی مقدار ایسی قلیل تھی۔ مگر پچھتر ہزار پونڈ پر چندہ کی نوبت پہنچ گئی تھی۔ اس چندہ کے جمع کرنے مین اکثر مثالین خیر خواہی کی اور بعض ظرافت کی پیش آئین۔ ایک عورت نہایت مفلس تھی۔ وہ دودن کی بچت سے کھانا کھاتی تھی۔ تو اُسنے چندہ کی لیڈی کلکٹر کو لعنت ملامت کی کہ اُس نے اس سے چندہ نہین مانگا تھا۔ اُس نے کہا کہ مین تو ایک روز فاقہ کرونگی مگر چندہ ضرور دونگی ✦

آیرلینڈ کی ایک عورت تھی وہ ہفتہ وار گیارہ شلنگ کی مزدوری کرتی تھی اُسنے اصرار کے ساتھ ایک شلنگ چندہ دیا گو اُس سے کہا گیا کہ تیرے لیئے ایک پینی چندہ دینا کافی ہے مگر اُس نے نہ مانا۔ ایک عورت نے کہا کہ گو اسوقت نہ میرے پاس سیاہ و سفید پینی ہے مگر وہ مجھ کو پیر کو ملیگی مین اسکو ضرور چندہ مین دیدونگی۔ ایک اور عورت گرین آئل کی رہنے والی تھی اُسنے چندہ کا مطلب غلط سمجھا اور یہ کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میری پیاری ملکہ ایسی محتاج ہوگئی ہے کہ ہر ایک عورت سے ایک ایک پینی مانگتی ہے وہ آیرلینڈ مین آئے تو مین اسکا سارا سفر خرچ دیدونگی۔ آگے ہم بیان کرینگے کہ یہ چندہ کس کام مین آیا ✦

ملکہ معظمہ کے سکوٹ لینڈ کے ملازمین اور دہاقین نے ملکہ کی سٹے ٹیو برونز کی بنی ہوئی پیشکش مین دی جسکو شہزادہ ویلز نے پرنس کونسورٹ کے سٹے ٹیو کے مقابل مین کھولا۔ ملکہ معظمہ کو تہنیت کا ایڈریس دیا گیا۔ جسکا جواب انہون نے اپنی زبان دُرفشان سے یہ دیا کہ تم نے جو خیر خواہانہ اور دوستانہ ایڈریس دیا مین اُسکا دل سے شکریہ ادا کرتی ہون۔ تم نے سٹے ٹیو بہت ہی خوبصورت خوشنما بنوایا ہے اور اُسکو میری سلطنت کے پچاسوین سال کے ختم ہونے پر دیا ہے وہ ایک دائمی یادگار اُس محبت کی ہوگی جو مین ہائی لینڈ کے گھر سے رکھونگی۔ مین جو یہان تم صاحبون مین بہت دنون آکر رہتی ہون۔ تمہاری ممنون و احسانمند ہوتی ہون۔ اسکا اثر میرے دل پر بہت ہی ہوتا ہے یہان جو میرے اقامت کے ایام مین تم میری اطاعت و نیک خواہی کرتے ہو اُس سے میری خوشی زیادتی ہے اور غم غلط ہوتا ہے۔ مگر جب مین اپنے بہت سے پرانے دوستون کی صورتین نہین دیکھتی ہون کہ اب وہ ہمارے ساتھ نہین رہے۔ کاش وہ زندہ ہوتے تو آج اس جشن کی خوشی مین پھولے نہ سماتے۔ اس کا مجھے افسوس ہوتا ہے۔ جو نیک خواہی تم میری چاہتے ہو وہی مین تمہاری چاہتی ہون مجھے قوی امید ہے

کہ آیندہ ہم سب ملکر خوش و خرم رہینگے +

ملکہ معظمہ نے جسوقت اپنے قدیمی دوستون کی جدائی کا ذکر کیا تو اُن کا دل بھر آیا اور اُنکے
اِس کہنے کا اثر لوگون کے دلون پر بھی بہت ہوا +

ملکہ معظمہ نے جشن جوبلی مین جیسے تحائف لیئے تھے ایسے ہی لوگون کو تحائف دیئے بھی تھے
جشن جوبلی کی یادگار کے لیئے تمغے بنوائے اور اُن کو امرا و شرفا و رؤسا و احبا کو عنایت فرماکر
ایک خاص اعزاز سے سرفراز کیا۔ بالمورل اور اوسبورن کے قدیمی ملازمون کو مرصع کار دھکدگیان
مرحمت فرمائین +

جوبلی کا دن تو سارا خوشی مین بسر ہوا۔ جب لنڈن پر رات کا سایہ پڑا تو روشنی کرنیوالون نے
اپنے فن کے ایجادات و اختراعات کا کمال دکھایا۔ روشنی سے رات کو روز روشن بنادیا چینی لالٹینون
کی گلکاری روشنیون سے ایک طلسم کا عالم دکھادیا +

ملکہ معظمہ بہت تھکی ہوئی تھین مگر اُنھون نے اپنے بیڑے کے ان ملاحون کا ملاحظہ فرمایا
جو اُنکے محل پر پہرہ دار تھے۔ لنڈن مین جیسی گرمجوشی و محبت سے جشن جوبلی کی خوشی و خرمی ہوئی
تھی ایسی ہی سارے انگلینڈ اور شمالی آئرلینڈ مین اسکی شادی و شادمانی منائی گئی۔ ایڈنبرا مین بھی
لنڈن کے برابر روشنی ہوئی۔ صرف کورک ڈبلین والون نے اپنی بدخواہی کا اظہار کیا کہ اس جشن کی
کچھ خوشی نہین کی۔ اس جشن مین تیرہ [۱۳] شخصون کو بیرونٹ کا اور تینتیس [۳۳] کو نائٹ کا خطاب عنایت
ہوا۔ جو سپاہی مفرور تھے ان کا جرم معاف ہوا +

کولونیون مین انگلینڈ سے بھی زیادہ اس جشن کی شادیان ہوئین۔ غیر ملکون مین جہان
انگریزی رزیڈنٹ رہتے تھے وہان بھی یہ جشن ہوا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کی سلطنت جمہوری مین
انگریزون نے اس جشن کی خوشی ایسی کی گویا کہ وہ انگلینڈ مین ہی رہتے تھے۔ اُنھون نے اپنے
مادری ملک کو فراموش نہین کیا +

جشن جوبلی کے تمام جلسون مین شاید سب سے زیادہ نیک جلسہ ہائی پارک مین ہوا۔ جوبلی سے
چند ہفتے پہلے فیاض دل کشادہ دست مسٹر اڈورڈ لاسن کے دلمین یہ خیال آیا کہ جوبلی کے
پروگریم مین ایک بڑی فروگذاشت یہ ہوئی ہے کہ سب قسم کی جماعتون کی دعوتین کی گئین مگر

مدارس کے لڑکون اور لڑکیون کی طرف کچھ خیال نہین کیا گیا ہے جو دوسری نسل مین مرد اور عورت ہونے والے ہین۔ مسٹر لاسن نے اس نقص کو دور کرنا چاہا۔ ان کا یہ خیال سارا شہر ہو گیا۔ سب کو تعجب معلوم ہوا کہ یہ بات پہلے کیون نہ پیش ہوئی۔ مسٹر لاسن نے بچون کے لیے جوبلی فنڈ کھولا اور اُسکے خزانچی خود بنے اور سب سے زیادہ چندہ خود دیا۔ لوگون نے احمقانہ کوششین کین کہ اس تحریک کی چلتی گاڑی مین روڑا اٹکائین اور لوگون آگاہ کرین کہ یہ ناممکن ہے کہ ہائی پارک مین تیس ہزار بچون کی دعوت کیجائے اور کسی لڑکے کا ہاتھ پاؤن نہ ٹوٹے اور کسی کی جان نہ جائے مگر مسٹر لاسن نے ہائیڈ پارک مین لنڈن کے سب حصون مین ۲۲ جون کو ستائیس ہزار طلبہ کو جمع کر دیا اور ان سب کو کھانا کھلا کے خیر و عافیت سے انکو گھر پہنچا دیا۔ ان بچون کو تماشے دکھائے گئے کھیل کھلائے گئے۔ ملکہ معظمہ خود انکو دیکھنے آئین۔ اور اپنے ساتھ شہزادون اور شہزادیون کو لائین اور بچون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئین جشن جوبلی مین یہ تماشا بھی قابل دید تھا۔ خیمون مین بچے تھوڑے تھوڑے بٹھائے گئے۔ اور ہر ایک کو ایک تھیلا دیا گیا جس مین گوشت کا سموسہ کیک کا ایک ٹکڑا۔ اور چھوٹی میٹھی روٹی اور ایک رنگترا تھا۔ اس طرح کھانا کھلایا گیا اور سارے دن لیمونائیڈ اور جنجر بیئر۔ دودھ جسنے مانگا اُسکو پلایا گیا۔ ہر لڑکے لڑکی کو ملکہ معظمہ کی تصویر دی گئی۔ ۲۸ جون کو قصر بکنگھم مین ایوننگ پارٹی دی گئی جسمین ملکون کے سلاطین و شہزادے اور منتخب آدمی جو لنڈن مین موجود تھے بلائے گئے۔

۲۴ جون کو گزٹ مین ملکہ معظمہ کا یہ خط مشتہر ہوا جو ہوم سکرٹری کو انہون نے لکھا تھا۔

مین اپنی رعیت کی اس بڑھی ہوئی مہر و محبت کا شکریہ شوق و سرگرمی سے ادا کرتی ہون جو انہون نے میرے اور میرے بچون اور میرے بچون کے بچون کے خیر مقدم مین ویسٹ منسٹر ایبی کے آنے اور جانے مین ظاہر کی لنڈن اور ونڈسر مین جشن جوبلی مین جس گرمجوشی محبت خیر خواہی سے میرا خیر مقدم ہوا اسکا اثر میرے دلپر بہت ہی۔ میری رعایا نے میری اس محنت مشقت کی منت شناسی کی جو مدت دراز پچاس سال تک مین نے اٹھائی۔ ان پچاس برسون مین میرے بائیس برس نہایت نشاط و انبساط مین گزرے اور ان مین میرا شوہر شریک جلیس تھا

انیس تہا اور پہر اتنے ہی برس مین سنے اندوہ والم مین بسر کیئے جن مین میرا شوہر میری مساعدت اور دانشمندانہ محافظت نہین کرتا تہا۔ اپنی رعیت وملک کے جو حقوق وفرائض اوا کرنے میرے ذمہ ہین مین انکو خوب جانتی ہون اور اُنکے ادا کرنے کو اپنی زندگی کا لازمی ضمیمہ سمجہتی ہون۔ جب میری زندگی مین کوئی محنت ومشکل کا کام آن پڑیگا تو اُسکے سہل وحل کرنے مین ہمیشہ مین معاون ہونگی ٭

اِس جشن کے ہنگامہ مین جو خوش انتظامی عجیب وغریب رہی اور گروہا گروہ آدمی جو جمع ہوئے اُنہون سنے اپنی نیک روئیگی دکہائی۔ مین اُسکی نہایت تعریف کرتی ہون۔ مین ہمیشہ بڑی سرگرمی وخوشی سے یہی دعا مانگتی ہون کہ خدا میرے ملک کو بہت سی برکتین دے اور رحمتین بہیجے۔ وکٹوریا آر آئی۔

اِس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ کو جیسی اپنی رعیت کے ساتہ محبت تہی ایسی کمتر بادشاہ اور رعایا کے درمیان الفت ہوتی ہے ٭

۲۷۔ کو ملکہ معظمہ ونڈسر کیسل مین ہیومنی سیپلٹیون اور فرینڈلی سوسائٹیون اور پروفیشنل ایلیسوسی ایشنون اور پبلک باڈیون کی غرض انگلینڈ کی ہر قسم کے خیالات اور جہات مین زندگی بسر کرنے والون کیطرف سے ڈیپوٹیشن مبارکباد دینے آئے۔ پہر آیندہ بدہ کو قصر بکنگہم مین گارڈن پارٹی دی گئی جس مین ہزارون مہمان موجود تہے اور عجب شان وشکوہ کا جلسہ تہا۔ ۲۔ جولائی کو ملکہ معظمہ قصر بکنگہم سے ۲۲ ہزار والنٹیرون کو جو دار السلطنت کے محافظ تہے معاینہ کیا۔ فن سپہگری کے ماہر یہ دیکہکر بڑے محظوظ ہوئے کہ افسران سپاہ چہوٹی چہوٹی تنگ جگہون مین سے سپاہ کو لیجا کر نکال لاتے تہے۔ قاعدہ یہ تہا کہ پہلے بحری سپاہ کا معائنہ ہوا کرتا تہا اور ایسا ہونا بحری ملک مین جو جزیرہ ہو ضرور ہے مگر اس دفعہ بری سپاہ کے معائنہ کو جو بحری سپاہ کے معائنہ پر تقدیم دی گئی اس مین بحری سپاہ کی ایک گونہ خفت ہوئی۔ ۴۔ جولائی کو جشن جوبلی کے کل واقعات کا تاج یہ واقعہ تہا کہ ملکہ معظمہ نے البرٹ ہال مین انسٹی ٹیوشن کی بنیاد کے پتہر کی رسم ادا کی۔ شہزادہ ویلز کے ذہن وقاد کا اس انسٹی ٹیوشن کا بنانا ایجاد تہا گو اس باب مین کو ادنیون نے اِسکے ساتہ حسد کی۔ مگر وہ اپنی مستقل مزاجی اور بلند ہمتی ومستعدی سے کامیاب ہوگئے اور اُسکے واسطے ایک بڑا فنڈ قائم کرلیا۔ اور اگر وہ اِس کام کے لیئے جانفشانی وعرقریزی نہ کرتے تو وہ چلتا نہین

خاک مین ملجاتا۔ ملکہ معظمہ کی یہان تشریف آوری کا جلسہ ایسا ہی بازیب و زینت و کروفر ہوا جیسا کہ ابہی مین جشن جوبلی ہوا تھا۔ ملکہ معظمہ نے انسٹی ٹیوشن کی بنیاد کا پتھر رکھا جو وزن مین تین ٹن (۲۷×۲۳ من) تہا۔ پرنس ویلز نے ایڈریس پڑھا جسکا جواب ملکہ معظمہ نے اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا۔ مین تمہارے ساتھ اس خیال مین بالکل متفق ہون کہ میرے شوہر کی صلاح صوابدید و مشورہ اور کوششون سے اس تحریک کی ابتدا ہوئی جسنے تجارت مین تیزی اور محنت پروازی و صنعتکاری مین عجیب ترقیان پیدا کین جو دائم و قائم رہینگی۔ اس تحریک کا یہ نتیجہ تہا کہ آدمیون کے ذہن و فکر مین اس تمام سلطنت کے وسیع اور بوقلمون ذخائر آئے جنپر میرا پچاس برس تک کامرانی و شادمانی کے ساتھ فرمانروائی کرنا مشیت ایزدی مین داخل تہا۔ مجھے یقین ہے اور امید ہے کہ ایمپیریل انسٹی ٹیوشن ایسی اپنی نفع رسانی کرے گی کہ ان تمام ذخائر کو میری رعایا کا مشترک منبع نفع کا بنادیگی۔ اور کولونیون اور ہندوستان اور انگلینڈ کو ہم ساز اور متفق بنادیگی ✤

۹۔ جولائی کو ایلڈرشوٹ مین ملکہ معظمہ نے اٹھارہ ہزار سپاہ اور ایک سو دو توپون کا معائنہ کیا۔ ڈیوک کیمبرج کمانڈر انچیف نے سپاہ کی طرفسے جوبلی کی مبارکباد دی۔ اُنھون نے اِسکا جواب نہایت مکرمت و مرحمت آمیز دیا۔ جشن جوبلی کے سبب سے سپٹ ہڈ مین بحری سپاہ کا ملاحظہ ہوا۔ ۱۳۵ جہاز تھے جنپر پانچسو توپین چڑھی ہوئی تھین۔ اور سپاہ مع افسرون کے دس ہزار تھی۔ جہازون کی قطارون مین ملکہ معظمہ اپنے شاہی جہاز مین گزرین۔ اور اُنھون نے سپاہ کے اعلے افسرون سے فرمایا کہ مجھے اس سپاہ کے معائنہ سے دلی مسرت حاصل ہوئی۔ اور جس دلی محبت سے اُنھون نے میرا استقبال کیا اسکی منت شناس ہون ✤

ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ یونائیٹڈ کنگڈم کی عورتون اور لڑکیون نے ایک ایک پینی چندہ جمع کرکے ایک رقم کثیر جمع کی تھی۔ اس چندہ مین سے پرنس کونسورٹ کا سٹیچو بنا۔ جس مین وہ گھوڑے پر سوار ہین۔ اُسکو ملکہ معظمہ نے گرینٹ پارک کے سمتھ لڈن مین کھولا۔ اور چندہ مین سے سٹیچو کے بننے کے بعد باقی رہا اُسکے خرچ کرنے کی تجویز ملکہ معظمہ نے کی کہ عورتون کی [illegible] اور تیمارداری کے کامون کے سکھلانے مین وہ صرف ہو۔ ملکہ معظمہ کو اس کام کی طرف بڑی توجہ

تھی اور انکی بیٹی شہزادی کرسچن تو اس کام مین ہمہ تن مصروف تھین ؛

جارج سوم کی وفات کے بعد سترہ برس گزرے تھے کہ حضرت علیا اس قوم کی فرمانروا ہوئین کہ جنکے ہاتھ سے برعظم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا جانے کو ہو رہا تھا اُسنے اپنی جنگ بازیون سے اپنے ہی تئین کمزور نہین کیا تھا بلکہ اپنی ان کارزار اور پیکار رسانی سے اُن قومون کو بھی ضعیف کر دیا تھا جنسے وہ سوداگری تجارت بیج بیوپار کرتے تھے۔ اب انگلینڈ کو اپنی حالت سنوارنے اور بہتر کرنے کی صرف یہ امید باقی تھی کہ وہ محنت پردازی کی گاڑی کے پہیہ کو اسطرح چلائے کہ نیچر کے زورون کو ملا کر اُسپر لگائے۔ اس عہد سلطنت مین اسنے اس مقصد کے حاصل کرنے کے لیئے اپنی اعلےٰ درجہ کی ذہانت و ذکاوت کو بڑی قوت و مستعدی کے ساتھ متوجہ کیا۔ پس ملکہ معظمہ کے زمانہ اور زمانون سے فخر اسی بات مین ہے کہ اُسنے میدانون مین سرخ خون بہا کے فتح نہین حاصل کی۔ بلکہ نیچر کے زورون کو سائنس مین استعمال کرکے اپنے اعلام فتح بلند کیئے ہین۔ زمانہ حال مین ایڈورڈ بری ورک شوپ کانون مین انگلینڈ کی شان و عظمت موجود ہے۔ جب ملکہ معظمہ تخت نشین ہوئی تھین تو ریل پر سفر کرنا کوئی نہین جانتا تھا۔ دخانی جہازرانی نے تجربون کی حدود سے باہر قدم نہین رکھا تھا۔ ٹیلیگراف ابھی علوم طبیعیہ کے عالمون کا کھلونا تھا۔ اب دیکھو کہ ان ہی تین چیزون نے ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین انگلینڈ کی شان و عظمت کو کس معراج پر پہنچایا ہے انگلینڈ کی ساری پبلک پولیسی یہی ہے کہ نیچر کے زورون پر فرمانروائی حاصل کیجیے اور سائنسون کے بڑھانے اور نشو و نما دینے مین کوشش کیجیے۔ سرمایہ کو آزاد بنایئے۔ محنت کی قدر و منزلت بڑھایئے تجارت کے سر پر کسی آفت و بلا کو آنے نہ دیجیے۔ آزادی کو کامل بنایئے۔ مگر اس طرح کہ ملک کے نظم و نسق مین بال برابر فرق نہ آئے۔ پولیٹکل اصلاحین ایسی کیجیے کہ کسی شخص کے اختیارات نہ بڑھ جائین تعلیم کو عام کیجیے۔ پولیٹکل اختیارات کی تقسیم کو وسعت دیجیے تعزیرات کے توانین کی ترمیم کیجیے۔ قوانین ایسے وضع کیجیے کہ جس سے محنت پردازی کی قسمت چمک جائے۔ حکومت عقل و رائے کی مطیع ہو۔ پریس مین علم ادب دوب کر باہر اپنے تئین پھیلائے۔ پس ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین انکی مردانہ قوم نے یہ سب کام کیئے۔ اور ایجادات و اختراعات و تجربات مین اپنے سارے قوائے عقلی و جسمانی خرچ کیئے تو اُسکی حالت یہ ہوئی کہ انگلینڈ مین جو غربا ہین انکی حالت ولیم چہارم کے عہد سلطنت سے

خلاصہ ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کا ماحصل

بدرجہا بہتر ہے انکی زندگی کے ضروریات ارزان ہین۔ انکا مقدور اشیا کی خریداری کے لیئے زیادہ ہے۔ اور جو متوسط اور اعلےٰ درجہ کی جماعتین ہین اُنکی دولت اس عہد سلطنت مین مضاعف ہوگئی ہے۔ بادشاہونکو جو پہلے اختیارات ہوتے تھے وہ ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین بہت کم ہوگئے تھے۔ مگر اُنھون نے کبھی ان اختیارات کے حاصل کرنے کا خیال نہین کیا۔ بلکہ اپنا اثر اپنی قوم کے دلون پر ایسا ڈالا کہ اُنکو وہی حکومت حاصل تھی جو پہلے انگلینڈ کے بڑے بڑے بادشاہون کو حاصل تھی۔ ایک مورخ کا قول ہے کہ جن وسائل سے حکومت حاصل ہوتی ہے اُنھی وسائل سے قائم رہ سکتی ہے اگر یہ قول سچ ہو تو ملکہ معظمہ کے جانشین ہون اُنکو دیکھنا چاہیئے کہ ملکہ معظمہ نے کن وسائل سے اپنی زندگی مین حکومت کا اعلیٰ درجہ حاصل کیا تھا پس انھین وسائل کا وہ بھی اتباع و پیروی کرین +

سنہ ۱۸۸۸ء سے سنہ ۱۸۹۶ء تک

ان سنون مین ملکہ معظمہ کی ذات خاص کے تھوڑے ہی واقعات ہین اسلیئے سب کو یکجا لکھدیتے ہین کچھ سنوار لکھنے کی ضرورت نہیں ہے +

اگست ۱۸۸۸ء کے آخر مین ملکہ معظمہ گلاسگو مین تشریف فرما ہوئین یہان کی میونسپل کی عمارات کو کھولا جن مین پانچ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ موسم خوب تھا۔ ملکہ معظمہ کا استقبال بڑی خیر خواہی کے ساتھ ہوا۔ اُنھون نے شہر کے بازارون کو دیکھا۔ انٹرنیشنل نمایشگاہ کا ملاحظہ کیا جسکو شہزادہ ویلز نے ۱۸۸۸ء مین کھولا تھا۔ اس سال مین ۲۴ مئی کو ایک چھوٹا سا واقعہ پیش آیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ معظمہ کو کسقدر دہاقین کی رسوم سے محبت تھی۔ ونڈسر کے ہمسایہ مین ملکہ معظمہ سوار جاتی تھین گندارون کا بڑا تہوار میلہ سے کا تھا۔ بعض لڑکے مئی کی جھنڈیان ہاتھ مین لیئے جاتے تھے۔ اور گیت گاتے تھے۔ ملکہ معظمہ نے اپنی گاڑی کو ٹھیرا کر لڑکون سے کہا کہ میرے سامنے گاؤ۔ اُنھون نے بہت خوش ہوکر گایا اُن کو ملکہ معظمہ نے دس شلنگ انعام دیئے +

ایک اور ونڈسر کی حکایت ہے کہ فروری ۱۸۸۹ء مین ٹیمس کی سٹریٹ مین ملکہ معظمہ سوار جاتی

تھین رستہ مین ایک اندھا گاتا ہوا ملا۔ انھون نے پل کے دربان کو حکم دیا کہ اسکو ایک شلورن میرے نام سے دیدے۔ دربان نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ اور جب اندھے کو معلوم ہوا کہ یہ انعام کسنے دیا ہے تو اُسکی خوشی کی انتہا نہ تھی ۔

شہنشاہ جرمن کی وفات

ولیم شہنشاہ جرمن اکیانوے برس کی عمر مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رخصت ہوا۔ وہ ملکہ معظمہ کا دوست صادق تہا۔ اسکا نام انگلستان اور جرمن مین ادب تعظیم کے ساتھ لیا جاتا تھا۔ اسکا جانشین اسکا بیٹا اور ملکہ معظمہ کا داماد تہا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ باپ کے مرنے کے بعد ننیانوے دن جیا۔ اِس اثنا مین ملکہ معظمہ جرمنی مین گئین اور شہنشاہ بانو کو پرسہ دیا اور اپنے داماد شہنشاہ کی عیادت کی۔ اسوقت اُسکے تندرست ہوجانے کی امید تھی۔ اِس سخت علالت مین ملکہ معظمہ نے داماد کا صبر و استقلال دیکھا اسپر حیرت ہوئی۔ انھون نے بڑی محبت سے اسکی دلداری کی۔ مگر انکے اختیارات سے باہر تھا کہ وہ ہولناک واقعہ ناگزیر کو روک دیتین کہ اُن کی چہیتی پیاری بڑی بیٹی بیوہ نہ ہوتی۔ ۱۵ جون کو شہنشاہ فریڈرک کا انتقال ہوا۔ اس داماد کا جانشین ملکہ معظمہ کا نواسا شہنشاہ جرمنی ہوا ۔

شہنشاہ آسٹریا سے ملاقات

اِس سال مین ملکہ معظمہ نے اپنے باہر رہنے کے دنون مین شہنشاہ فرنز جوزف آئیس بروگ سے ملاقات کی۔ یہ اول دفعہ تھی کہ ملکہ معظمہ نے ملک آسٹریا مین قدم رکھا تہا۔ یہ ملاقات بالکل بے تکلف تھی مگر جس ریلوے اسٹیشن پر ملکہ معظمہ اُترین وہ پھولون سے گلزار و چمن بنایا گیا تہا۔ سیلون تک دہاقین کی بہیڑ اسلیئے لگی ہوئی تھی کہ شاید ہم کو قیصرۂ ہند کی زیارت نصیب ہوجائے۔ ایک برگر نے چلا کر کہا کہ مین سب سے زیادہ طاقتور مطلق العنان بادشاہ کو دیکھنا چاہتا ہون۔ اس گستاخانہ گفتگو پر وہ نکالدیا گیا۔ مگر وہ بھی اپنے ارادہ کا ایسا پکا تہا کہ سیڑھی لگا کے سٹیشن پر چڑھ گیا اور چمنی کی پوٹ پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا ۔

سال آئندہ کے موسم بہار مین ملکہ معظمہ نے شہزادی بیاٹرس کے ساتھ مائی اڑنیٹر ایک نہایت خوشنا و پرفضا مقام مین اقامت کی یہان کے کونٹ نے اس مقام کی آراستگی مین جو ملکہ معظمہ کی شان کے شایان تھی نہ روپے کے خرچ کرنے مین صرفہ کیا نہ محنت اُٹھانے مین کچھ کمی کی سب سے زیادہ عمدہ ضیافت طبع تھی کہ اُسنے ملکہ معظمہ اور شہزادی کے لیئے اپنا کتبخانہ کہولدیا

آرٹس کی عمدہ عمدہ کتابین اور نفیس نفیس روغنی نقشے مطالعہ کے لیئے مہمانون کے سامنے رکھدیئے
ملکہ معظمہ باہر جاتی تھین کہ انھون نے ایک بوڑھے آدمی کو مچھلیان پکڑتے ہوئے دیکھا اور اُسکے
پاس جاکر اُنھون نے پوچھا کہ تم کو کس قسم کی مچھلی پکڑنے کی امید ہے اُس نے جواب دیا کہ عالیجناب
ملکہ فلان قسم کی مچھلی کی۔ اسپر ملکہ معظمہ کو حیرت ہوئی کہ مجھہ مین کوئی علامت ملکہ ہونے کی نہ تھی پھر
اِس نے کس طرح پہچان لیا کہ مین ملکہ ہون کہ وہ مجھے ملکہ کہکر میرا مخاطب ہوا۔ اُنھون نے اُسسے
پوچھا کہ تم نے مجھے ملکہ کیونکر پہچانا تو اُسنے کہا کہ کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ آپ کو سوائے ملکہ ہونے
کے کچھ اور جانے۔ یہ جواب باصواب ایسا تھا کہ جسکی توقع نہ تھی کہ وہ یہ دیگا۔

اگست ۱۸۸۹ء مین ملکہ معظمہ ویلز مین تشریف لے گئین۔ پہلے ۱۸۵۲ء مین وہ اپنے
شوہر کے ساتھ یہان آئی تھین۔ میونی سپل نے جو ایڈریس دیا اُسکا جواب ویلزی زبان مین دیا۔
پیسل مین ایک شخص نے انکو ایک چھڑی نذر دی۔ اور بالا مین اُنکی جھیل کا نقشہ ایک شخص نے پیشکش
کیا۔ دونون کو جواب ویلز زبان مین یہ دیا کہ یہ تمہاری نذر بڑی خوبصورت ہے۔ مین آپکی بڑی احسانمند
ہون۔ آپنے بڑی مہربانی کی۔ ویلز کی سیر کو ختم کرکے وہ سنڈرنگ ہم مین شہزادہ ویلز سے ملنے گئین
وہان کسانون نے خیر مقدم کی ایڈریس دی تو اسکا جواب ملکہ معظمہ نے یہ فرمایا کہ تم نے جو اپنی خیر خواہی
کے سبب سے مجھے ایڈریس دی ہے۔ اس سے میرا دل بہت خوش ہوا۔ جن بے ریا سچے الفاظ مین تم نے
مجھے سنڈرنگھم مین آنے کی مبارکبادی دی ہے اور جن محبت و شفقت آمیز الفاظ مین شہزادہ ویلز اور
شہزادی ویلز کا بیان کیا ہے مین اُسکا شکریہ ادا کرتی ہون۔ مین سترہ برس کے بعد یہان آئی ہون
مین یہان اسوقت آئی تھی کہ میرا بیٹا بیمار تھا جسکو خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے میرے لیئے اور
قوم کے لیئے زندہ سلامت رکھا۔ یہ میری بڑی خوشی ہے کہ یہان اسکے اور تمہارے پاس مین پھر
آئی ہون اور سارے گھر کو خوش و خرم دیکھا اور اُس ولی محبت کو دیکھا جو مالک زمین اور نیک کسان کے
درمیان ہونی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ طرفین مین جو محبت و یگانگی ہے وہ مدت تک قائم رہیگی
اور تم کو خوشحال اور نیک اقبال بنائے گی۔ اور ویلز کے شہزادے اور شہزادی کے دلون مین سنڈرنگھم
کے کسانون کی محبت پیدا کرے گی۔

شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز کے گھر مین کوئی اور شادی بیاہ نہین ہوا مگر سال گزشتہ مین خود انکا

ویلز مین تشریف لیجانا ۱۸۸۹ء

شہزادہ ویلز کی بیٹی کی شادی

آپس ہی مین بیاہ ہوا جسکو چاندی کا بیاہ کہتے ہین جس مین ملکہ معظمہ بھی شریک ہوئی تھین اور بڑی دہوم دہام کی ضیافت اس تقریب مین ہوئی تھی۔ اب آخر جولائی ۱۸۸۹ء مین اُنکی بڑی بیٹی شہزادی لوئی کی شادی ڈیوک فائف سے ہوئی۔ شادی کے ملکہ معظمہ صبح کو سویرے اُٹھین اور ایک خاص قاصد کے ہاتھ پوتی کو نکاح ہونے سے پہلے خط بہیجا۔ قصر بکنگھم کے ایک پرائیویٹ چیپل مین شادی کی رسم ادا ہوئی۔ ملکہ معظمہ اس نکاح مین موجود تھین۔ اور اُس نکاح سے بہت خوش تھین +

١٨٩١ء پوتے کی ولادت

اکتوبر ۱۸۹۱ء مین بالمورل مین بیٹن برگ کے شہزادہ کے گھر مین بیٹا پیدا ہوا اور ۲۹۔ اکتوبر کو اُسکو اصطباغ دیا گیا۔ کریگ گوان مین لکڑی کی مشعلون کی روشنی ہوئی۔ ملازمین کی عورت مرد بچے مشعلون کو ہاتھون مین لیکر چلے۔ اُنکے آگے باجا بجتا تھا۔ وہ خوب ناچتے ہوئے اصطباغ کی مجلس مین گئے۔ اس بچے کے اصطباغ دینے کے لیئے ایڈنبرا مین وہ سونے کا حوض منگایا گیا جس مین ملکہ معظمہ کی اولاد اصطباغ پاتی تھی۔ ملکہ معظمہ خود بچہ کو گود مین لیکر اصطباغ کے لیئے آرچ بشپ کے پاس آئین۔ اوسبورن مین یا ونڈسر مین یا بالمورل مین جن دنون مین اولاد کی اولاد پیدا ہوئی تو وہ دن اُنکی بڑی خوشی کے ہوتے۔ انکی برابر کوئی شخص بچون کی باتون کو نہین سمجھتا تھا۔ وہ اس بات پر عاشق تھین کہ بچون کو خوش دیکھین۔ وہ کبھی بچون کے غل مچانے اور ہنسنے اور قہقہے مارنے سے آزردہ نہوتی تھین +

جون ۱۸۹۲ء مین حکم دیکر ہنڈرے سرکس کو بالمورل مین بلایا۔ اُسوقت یہ سرکس خستہ حال ہورہا تھا اسکی اُنہون نے مدد کرکے مرفہ الحال بنا دیا۔ اس سرکس مین بچون کو ساتھ لیکر دو دو گھنٹے تک انکو تماشا دکھاتی تھین +

١٨٩٢ء بڑے پوتے کی وفات

۱۸۹۲ء بڑے رنج وغم کا سال تھا۔ اس سال مین وکٹر ڈیوک کلیرنس کا انتقال ہوا جو شہزادہ ویلز کا بڑا بیٹا تھا۔ ۱۴۔ جنوری ۱۸۹۲ء کو ڈیوک کلیرنس نے اپنی شادی کرنیکے لیئے ڈچس ٹیک کی بیٹی وکٹوریا میری کو پسند کیا تھا جسکو انکی دادی بھی پسند کرتی تھین۔ اس قرابت نسبت کی سب کو خوشی ہوئی۔ یہ شہزادی صورت شکل مین شہزادی ویلز سے بہت مشابہت رکھتی تھی بزرگون کی محبت کا اقتضا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے عزیز خردون کے پیارے نام رکھ دیتے ہین اس شہزادی کا

پیارا کا نام می تھا۔ لوگون کو بڑی خوشی اس قرابت و نسبت کی اس سبب سے تھی کہ دونون دولھا دُلھن انگستان کے تھے۔ اور یہین دونون نے تعلیم و تربیت پائی تھی۔ شادی مین بڑے بڑے تحفے دینے کے لیئے تیار ہو رہے تھے۔ دولہا کے گھر یہ نوجوان دلہن اور اسکے ماں باپ مہمان آئے ہوئے تھے کہ ڈیوک کلیرنس کو انفلوئنزا ہوا اور اُسکے ساتھ نمونیا ہوا۔ ۱۱۔ کو لوگ بیماری کا حال سُن کر غمزدہ ہوئے۔ مگر اس بیماری مین کچھ جان کا خوف و اندیشہ نہین معلوم ہوتا تھا۔ شہزادے کو بخار اور ہو گیا اور ۱۴ جنوری ۱۸۹۲ء کو انتقال ہو گیا۔ اُسکے پاس سارا کنبا محبت کرنے والا اور خستہ دل شہزادی می موجود تھی۔ شادی کی غمی ہو گئی۔ اس سے زیادہ کیا اور کوئی غمناک حادثہ ہو سکتا ہے کہ نوجوان شہزادہ اپنی سالگرہ کے چند روز بعد اور اپنی شادی سے چند ہفتے پیشتر دنیا سے چل بسا جس سے خوشی کی ساری امیدین اس طرح جاتی رہین کہ جنکا سان گمان بھی نہ تھا ع این ماتم سخت است کہ گویند جوان مُرد + شہزادہ کے آخری دیدار دیکھنے کے لیئے ہزارہا دھاتی آئے۔ ماں باپون اور دادی کو حد سے زیادہ اس انتقال کا ملال ہوا۔ ۲۰ جنوری ۱۸۹۲ء کو البرٹ چپیل مین ونڈسر کے اندر تجہیز و تکفین ہوئی۔ اُسدن ملکہ معظمہ نے ہوم سکرٹری کو اوسبورن سے یہ خط لکھا کہ مجھپر کوئی حادثہ اس سے زیادہ غمناک نہین واقع ہوا جو اب واقع ہوا ہے۔ اسکے لیئے میری سلطنت کے ہر حصہ کی رعایا نے اپنی سچی خیرخواہی و محبت و ہمدردی کا اظہار کیا۔ اسلیئے مجھے پھر یہ موقع ملا ہے کہ مین اُن باتون کو کہون جو میرے دلپر منقش ہین۔ یہ میری بدنصیبی ہوش ربا و دلگداز واقع ہوئی ہے کہ میرا جیتا لاڈلا پوتا عین ایام شباب مین دنیا سے سدھارا جس سے اسکے سارے ارمان و امیدین منقطع ہو گئین۔ وہ بڑا اشراف ہر دلعزیز تھا۔ اسکو سب لوگون کے عزیز بن جانے کا ڈھب آتا تھا۔ اسکے جگر خستہ ماباپون اور دلفگار عزیز نوجوان دُلھن اور اُسکی عاشق زار دادی کے لیئے یہ حادثہ بڑا جانکاہ ہے۔ مگر خدا کی مرضی کے آگے سوائے سر جھکانے کے اور کوئی چارہ نہین ہے۔ ایسی مصیبت کے وقت مین لاکھون آدمیون کی ہمدردی کا کرنا میری جان کے لیئے راحت ہے۔ مین اپنی اور اپنے بچون کیطرف سے اُنکی بدل ممنون منت ہوتی ہون۔ مین اپنے پوتے کو ایسا ہی چاہتی تھی جیسے کہ بیٹے کو۔ اور وہ بھی میرا فرمانبردار ایسا ہی تھا جیسا کہ بیٹا۔ اسکے رنج و ماتم مین میرے ساتھ لوگون کا ہمدردی کرنا اور شہزادے کی قدرشناسی کرنا مجھے تسکین دیتا ہے اور میرے

غم کو گھٹاتا ہے۔ میرے آخر تین ۳ سالی کی سلطنت مین مجھے سخت رنج والم ہوئے ہین اگرچہ محنت و تفکرات جو ابد ہیان جو میری فرمانروائی کے لیئے ناگزیر ہین بہت بڑی ہین دلسلیئے میری خدا سے بھی بڑی دعا و التجا ہے کہ وہ مجھے صحت اور طاقت ایسی دے کہ مین آخر دم تک اپنے ملک اور سلطنت کی بھلائی و بہبودی وصلاح و فلاح کے کام کرتی رہون ۔ فقط وکٹوریا آر آئی

ملکہ معظمہ نے ایک مہینے سے زیادہ مارچ و اپریل ۱۸۹۲ء مین کوسٹ پیل مین بسرکیا یہ مقام جنوبی فرانس مین بڑا خوشنما پر فضا و دلکش و دلربا ہے۔ یہان سے روانہ ہونیسے پہلے اپنے یہان آنے کی یادگار کے لیئے ایک خیرات خانہ مین چار بستر بھیجے۔ باقی موسم بہار و خزان بالمورل مین اور موسم گرما اوسبورن مین بسر کیا۔ جہان انکا نواسہ نوجوان شہنشاہ جرمن آیا۔ اس سال ۱۸۹۲ء مین آپکے پاس دو مہمان عجیب آئے۔ ایک سائبیریا سے مس کیٹ مارسڈین وہ جذامی پرور تہین یعنے جو لوگ جذام کے مرض مین مبتلا تھے اُنکی پرورش کرتی تہین۔ دوسری لائبیریا سے ایک بڑھیا حبشن آئی تھی۔ جسکا نام مارتہا رکس تہا۔ وہ ملکہ معظمہ کی فقط زیارت کے لیئے ساڑھے تین ہزار میل مسافت طے کرکے آئی تھی۔ اُسکا قد بونا تہا۔ عمر چہتر ۷۶ برس کی تھی۔ وہ ابتداءِ عمر مین لونڈی تھی یہان آنے کے سفرخرچ کے واسطے پچاس برس سے وہ روپیہ بچاکر جوڑتی تھی۔ جب اس سفرخرچ کے لیئے روپیہ جمع ہوگیا تو اُس ملک کی طرف رخ کیا۔ اور چلی اور یہان آئی۔ ملکہ معظمہ کو اُس نے ایک سوزن کاری کپڑا نہایت خوشنما نذر دیا۔ اسپر لائبیریا کے تہوے کے درختون کی ساری صورتین جن مین وہ پھل لاتے ہین کڑھی ہوئی تہین۔ اس حبشن نے یہی کہا کہ ہمارا دوست صرف انگلینڈ ہے جب سے ہمنے یہان قدم رکھا ہے۔ ہم آزاد ہین۔ ہم سب انگلینڈ سے محبت رکھتے ہین اور ہم چاہتے تھے کہ اسکے عمدہ آدمیون کو اور اسکی ملکہ کو دیکھین۔ ہم اسکو مان کہتے تھے اور اب بھی کہتے ہین۔ مین لنڈن مین جاکر ملکہ کو دیکھنا چاہتی تھی گو مین جانتی تھی کہ مین اُس سے باتین نہین کرسکونگی مگر اُسکے پاس سے گزرکر اُسکو دیکھہ لونگی۔ بعد اس زیارت کے اپنے گھر لائبیریا کو جاؤنگی اور راضی خوشی مر جاؤنگی۔ خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ مین ملکہ کو دیکھونگی۔ مین جانتی ہون کہ اسکو دیکھونگی۔ ملکہ معظمہ نے اِس مضبوط بوڑھی عورت سے ملاقات بڑی مہربانی سے کی اس سے ہاتھ ملایا اور اُس سے باتین کہین مس مارتہا رکس بہت خوش خرم اپنے گھر گئی۔

ملکہ معظمہ کا مختلف مقامون مین رہنا اور عجیب مہمانون سے

واقعات سنہ ۱۸۹۳ء

سنہ ۱۸۹۳ء کے واقعات عظیم یہ دو تھے ایک یہ کہ امپیریل انسٹی ٹیوٹ کا کھولا جانا دوسرا یہ کہ ڈیوک یورک کی شادی شہزادی مے سے - ۱۰ مئی کو انسٹی ٹیوٹ کھولا گیا - ملکہ معظمہ تشریف لائین اور تخت گاہ پر جلوہ افروز ہوئین - شہزادہ ویلز نے ایک مختصر ایڈریس پڑھا جس مین یہ بیان تھا کہ اس انسٹی ٹیوٹ کے سبب ٹیکنیکل اور سائنٹفک تعلیم کو ترقی ہوگی اور ملکہ معظمہ کی سلطنت مین تجارت پھیلیگی ملکہ معظمہ نے اس ایڈریس کا جواب بیٹھے ہی بیٹھے پڑھا - اسکے بعد گانا ہوا - دعا مانگی گئی - پرنس ویلز نے کہا کہ انسٹی ٹیوشن کھولی جائے - ایک سونے کی کنجی جس مین جواہر جڑے ہوئے تھے ملکہ معظمہ کے دست مبارک مین دی جس سے انھون نے ایک کل کو کوکا تو ٹور کا گھنٹہ بجا اور پارک مین توپین چھوٹین - سب کو معلوم ہوگیا کہ رسم پوری ادا ہوگئی ◆

۱۰ جون سنہ ۱۸۹۳ء مین ملکہ معظمہ کن سنگ ٹن کے باغون مین گئین کہ اپنے اس سٹے ٹیو کو کھولین جو انکی بیٹی شہزادی لوئیزا نے انکو نذر مین دی تھی - اس تقریب مین ملکہ معظمہ کے سب اہل وعیال موجود تھے - مینہ جھم جھم برس رہا تھا اور سیر و تماشے کو ٹھنڈا کر رہا تھا - شہزادی لوئیزا فن حجاری مین خوب مہارت رکھتی تھین - انھون نے یہ سٹے ٹیو بڑی خوبصورت بنوائی تھی انھون نے مان کے ہاتھ مین ایک رسی دی جسکو انھون نے شہزادہ ویلز کے حوالہ کیا انھون نے اور دو آدمیون کی مدد سے رسی کو کھینچ کر سٹے ٹیو کی پوشش کو ہٹایا - پھر ملکہ معظمہ نے یہ فرمایا کہ تم نے خیرخواہی سے ایڈریس دیا اور میری جوبلی کی یادگار مین یہ سٹے ٹیو اس جگہ قائم کیا جہان مین پیدا ہوئی تھی اور اپنی تخت نشینی تک رہی سہی تھی - اس موقع پر مجھے یہان آنے سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ مین اپنے پرانے قدیمی گھر مین یہ دیکھنے آتی ہون کہ میری بیٹی نے ایک نہایت عمدہ میرا سٹے ٹیو اپنی تجویز سے بنایا جسکو مین نے کھولا ◆

یہ سٹے ٹیو سنگ مرمر کا تھا اور اس کی صورت وہ ہے جو تاجپوشی کے وقت ملکہ معظمہ کی شکل تھی اسکی کرسی پر یہ کتابہ ہے ◆

وکٹوریا آر

سنہ ۱۸۳۷ء

اس محل کے سامنے جس مین وہ پیدا ہوئی تھین اور اپنی تخت نشینی تک رہی تھین انکی خیرخواہ

رعایا نے کنسنگٹن مین یہ سٹیچو قائم کیا ہے۔ یہ کام اُنکی بیٹی کا ہے۔ جسنے اُنکی پنجاہ سالہ سلطنت کی یہ یادگار بنائی ہے ❊

دوسرا واقعہ یورک کے ڈیوک کی شادی کا یہ ہے کہ ۳۔ مئی سنہ ۱۸۹۳ء کو سرکاری طور پر مشتہر ہوا کہ ڈیوک یورک جو شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز کا صرف ایک زندہ بیٹا ہے اسکی شہزادی وکٹوریا میری سے قرابت نسبت ہوئی ہے وہ اکلوتی بیٹی ٹیک کے ڈیوک اور ڈچس کی ہے۔ ان دونون کا نکاح ۶۔ جولائی کو قصر سینٹ جیمس مین ہوگا۔ سب کو اس نکاح کی خوشی تھی۔ شہزادہ ویلز کی شادی اور ملکہ معظمہ کی جوبلی کے سوا کبھی خیر خواہ رعایا کا ہجوم ایسا نہین ہوا جیسا کہ اس شادی مین۔ نکاح حسب دستور پڑھایا گیا۔ نکاح کے وقت ڈنمارک کا بادشاہ اور اُسکی ملکہ اور زار روس جو اب روس کا شہنشاہ ہے موجود تھے۔ جب چارون طرف ملکہ معظمہ کے پاس مبارکبادین آچکین تو اُنھون نے اپنی رعایا کو یہ خط لکھا کہ بیشک میرے لیئے یہ بات نئی نہین ہے کہ میری شادی اور غمی مین رعایا نے اپنی عام خیر خواہی اور ہمدردی ظاہر کی ہے۔ اسکا اثر میرے دلمین ہے۔ مین خوب جانتی ہون کہ میری وسیع سلطنت کی رعایا خوب واقف ہے کہ اُنکی ساری خوشیون اور غمون مین میرے دل کا حال کیا ہوتا ہے۔ میرے اور میری رعایا مین باہم یہ دلبستگی اور پیوستگی سلطنت کی اصلی قوت ہے ❊

شہزادہ جہازرانی کے فن سے خوب واقف تھا کل بحری سررشتون اور کارخانون مین اُسکی نسبت سب نیک رائے رکھتے تھے۔ شہزادی اپنی متانت اور شرافت و لیاقت کی شہرت کے سبب ہردلعزیز تھی۔ دنیا کے سب سے بڑے شہر مین اسکی شادی کی نہایت گرمجوشی سے خوشی ہوئی اس شادی کا کوئی مخالف نہ تھا۔ جب نکاح کے وقت آرچ بشپ نے پکار کے کہا کہ اگر کوئی شخص یہ جانتا ہو کہ اس مرد کا اس عورت کے ساتھ نکاح کا کوئی سبب مانع ہو تو وہ کہدے۔ یہ سنکر سب خاموش تھے۔ نکاح پڑھایا گیا ❊

پوتے کی شادی پر ایک سال کے قریب گزرا تھا کہ ملکہ معظمہ کے پاس تار آیا کہ وائٹ لاج رچمنڈ مین اس نئے بیاہے ہوئے کے ہان بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اس شہزادہ کو ۱۶۔ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء کو اصطباغ دیا گیا۔ اسکی شادی بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ اصطباغ کی اطلاع کے لیئے رچمنڈ کے گھنٹے بجے۔ پردادی صاحبہ اس تقریب مین شریک ہونے کے واسطے ونڈسر سے تشریف لائین

وہٹ لوج روم مین شہزادہ ویلز اور انکی بی بی اور کل ارکین خاندان شاہی اور وزار وچ او شہت ادی ایلکس جمع ہوئے۔ اصطباغ کے حوض کے سامنے ملکہ معظمہ بیٹھین اور پرپوتے کو گود مین لیا اور اصطباغ کے واسطے آرچ بشپ کو دیا۔ اور اسکے نام اڈورڈ البرٹ کرشچن جارج اینڈرٹ پوئیٹرک ڈیوڈ رکھے گئے۔ خاندان شاہی کے بارہ رکن لڑکے دہرم مان باپ بنے۔ ملکہ معظمہ کا ایک فوٹو اتارا گیا جس مین انکی گود مین پرپوتا بیٹھا ہے ✤

سنہ ۱۸۹۴ع کے شروع ملکہ معظمہ پھر فلورنس فریڈرک مین تشریف لے گئین فلورنس مین اٹلی کا شاہ مع ملکہ کے اُنسے ملنے آیا۔ کوبرگ مین وہ بیاہ مین شریک ہوئین جو گرینڈ ڈیوک ہسی اور شہزادی سیکس کوبرگ کے درمیان مین ہوا۔ ۱۸۔ سال گزرنیکے بعد وہ اپنے پیارے شہر کوبرگ مین آئین جو انکی شوہر کی جنم بھوم تھی۔ یہان لوگون نے انکا خیر مقدم بڑی گرمجوشی اور خوشی سے کیا۔ جب وہ انگلینڈ واپس گئین تو انہون نے شہر کے بارگوماسٹر کو لکھا کہ مین تمہارے شہر مین بہت خوش رہی اسکا شکریہ ادا کرتی ہون اس سبب سے وہان ملکہ معظمہ اور بھی زیادہ ہر دلعزیز ہوگئین ✤

۱۴۔ نومبر سنہ ۱۸۹۴ع کو ونڈسر مین طوفان آیا۔ وہان اولیائے دولت مقیم تھے۔ طغیانی آب سے آس پاس لوگون پر بڑی آفت آئی تھی۔ انکی مدد انہون نے اپنی رافت جبلی سے بہت کی شاہی بورچی خانہ مین سیکڑون گیلن سوپ ان آفت زدہ غربا کے لیئے پکتا تھا۔ اسکے سوا طرح طرح سے انکے دُکھ درد کے دور کرنے کا فرمان کیا۔ ایک دفعہ شاہی بورڈ مین گاس کی روشنی آنی موقوف ہوئی تو خود کیسل مین لیمپون اور شمعون سے روشنی کا انتظام کرا دیا ✤

سنہ ۱۸۹۵ع کے موسم بہار مین ملکہ معظمہ چیربورگ مین جہاز البرٹ وکٹوریا مین سوار ہوکے سی میز (نائس) اور ڈارم سٹاٹ مین گئین اور ڈارم سٹاٹ مین گرینڈ ڈیوک اور ڈچس ہسی کی مہمان ہوئین۔ یہان ان کا نواسہ جرمن کا شہنشاہ اور انکی بڑی بیٹی بیوہ ملنے آئے۔ شروع مئی مین ملکہ معظمہ نے ونڈسر مین مراجعت کی۔ ۲۴۔ مئی کو انکی چھہترین سالگرہ بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ ۵۔ مئی کو شہزادہ نصر اللہ خان پسر امیر عبدالرحمن خان والی کابل کو بلایا اور ان سے ملاقات کی۔ تین دن بعد اولیائے دولت بالمورل مین گئے اور سارا مہینہ یہین بسر کیا۔ ڈیوک فائف کے مکان مارلوج مین آگ لگی۔ اس آتشزدگی کو ملکہ معظمہ خود دیکھنے گئین۔ اور تھوڑی

اٹلی کا شاہ ملکہ سے ملاقات

ونڈسر مین طوفان

۱۸۹۵ع کے حالات

دیر تک دیکھتی رہین جب موسم خزان مین پھر آئین تو اس مکان کے از سر نو تعمیر کرنے مین بڑی
توجہ کی اور ۵ ا۔ اکتوبر کو اُسکی بنیاد کا پتھر رکھا۔ وسط جولائی مین اوسبورن مین تشریف لائین
اور آخر اگست تک وہین رہین۔ شہنشاہ جرمن اُنسے یہان ملنے آیا۔ اُسکے اعزاز کے لیئے بڑی
دعوت کی۔ کبھی کبھی وہ ایہر جلڈین مین شہنشاہ خانم فرانس سے ملنے جاتی تہین ۔

بڑے دن کے کل ایام اوسبورن مین بسر کیئے۔ وہان انکا سارا کنبہ جمع ہوگیا تھا بڑے
دن کا درخت روشن کیا گیا چھوٹے چھوٹے بچون کا دل بزرگون نے انکو چیزین دیکر باغ باغ
کیا۔ میز پر جب کھانے سے چنے جاتے تھے تو بچے خوشی کے مارے تالیان بجاتے تھے بیٹن برگ
کے بچے بڑے خوش تھے۔ انکو اسکی کچھہ خبر نہ تھی کہ اُنکے سر پر یہ سخت مصیبت آنے والی ہے
کہ باپ کا سایہ اُنکے سر پر سے اُٹھ جائیگا۔ ان کا باپ اشانٹی کی مہم مین گیا تھا مغربی افریقہ
کے بخار مین وہ مبتلا ہوا اور اُسی بخار سے موت کے پنجہ مین گرفتار ہوا۔ یہ خبر جسوقت آئی تو
یہ معلوم ہوتا تھا کہ خاندان شاہی پر آسمان ٹوٹ پڑا۔ یا اسپر بجلی گری۔ اِس شہزادہ کی جب سے
شادی شہزادی بیاٹرس سے ہوئی تھی ۔ اُسنے انگلینڈ ہی کو اپنا وطن اور گھر بنا لیا تھا اور اہل
انگلستان اسکی قدر و منزلت ایسی ہی کیا کرتے تھے کہ گویا وہ یہین کا شہزادہ ہے۔ اُسکی لاش
خوشبوؤن مین بسی ہوئی انگلینڈ مین آئی۔ ۵۔ فروری کو جسم فانی نے شاہانہ اعزاز کے ساتھ
اپنی آرامگاہ مین دفن ہو کر آرام جاودانی حاصل کیا۔ انکی شادی شہزادی انگلینڈ سے وپنگہم
کے چرچ مین ہوئی۔ وہین وہ اب سوتے ہین حشر کے منتظر ہین جس دن اُٹھینگے ایک ہفتہ کے بعد گزٹ
مین ملکہ معظمہ کا یہ خط مشتہر ہوا ۔

اوسبورن ۱۴۔ فروری ۱۸۹۶ء

ایک دفعہ مین اور اپنی نیک خواہ رعایا کی شکر گزار ہوتی ہون جسنے میرے اس سخت صدمہ جانکاہ
مین نہایت سرگرمی سے میری ہمدردی کی ہے جو مجھپر اور میری بیٹی شہزادی بیاٹرس پر واقع ہوا۔ اسنے
غم نے تو میرے ہوش حواس گم کر رکھے ہین مجھے دوسرا رنج ہے ایک میرا بیٹا میرے گھر کا
اُجالا مرا۔ دوسرے میری لاڈلی بیٹی کا شوہر مرا جسپر وہ عاشق تھی۔ مین اُس سے کمال محبت رکھتی تھی
یہ بیٹی کبھی مجھسے جدا نہین ہوئی سو وہ میری ہمیشہ غمخوار اور غمگسار رہی۔ اُسکی خوشی و راحت کا جاتے رہنا

میرے لیئے ایسی سخت مصیبت ہی جسکی مین متحمل نہیں ہوسکتی۔ لیکن میری قوم کی ہر قسم کی جماعت جو میری اور میری بیٹی کی ہمدردی کرتی ہے۔ اس سے میرے دل کی تسکین و تشفی ہوتی ہی مین اپنی قوم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون جسنے جوانمرد نیک نہاد شہزادہ کی قدر و منزلت کی۔ اُس نے اِس ملک مین سکونت اختیار کی اور اسی ملک کے لیئے اپنی جان قربان کی۔ میری پیاری بچی شہزادی تسلیم و توکل و استقلال و راضی برضاء الٰہی کی ایک مثال ہی فقط وکٹوریا اداتی

جب شہزادہ کی تجہیز و تکفین ہوچکی تو بیوہ شہزادی نے اپنے چارون بچون سمیت سمی فیر (نائس) مین سکونت اختیار کی۔ ۱۱۔ مارچ کو ملکہ معظمہ بھی یہین آگئین اور تین ہفتے تک یہان مقیم رہین۔ یہان کا ہوٹل انکی سکونت کے لیئے مہیا کیا گیا تھا۔ بہت سے شہزادے اُنسے ملنے آئے تھے یہان کا حسن منظر بڑا دلکشا و پرفضا تہا۔ اسکے باغ فردوس سے کچھہ کم نہ تھے۔ نیچے سمندر اوپر آسمان دونون اپنی نیلگونی کا تماشا دکھاتے تھے۔ ملکہ معظمہ اپنے بچون کو ساتھ لیکر سیر فرماتی تہین یہان ملکہ معظمہ سے اسٹریا کا شہنشاہ اور ملکہ اور شاہ بلجیم اور شہزادہ ویلز اور روس کی شہنشاہ بیگین اور شہنشاہ خانم یوجینی ملنے آئے۔ ملکہ معظمہ خود اُن سے ملنے کم گئین۔ نائس کے قریب لارڈ سیلسبری اور انکی بی بی کو بُلایا۔ اور اُنکے ساتھ چار پی۔ ۲۸۔ اپریل کو مچھلی والیون کی طرف سے آٹھ عورتون کا ڈیپوٹیشن آیا۔ وہ اپنی جماعت کا نہایت خوش لباس پہنے ہوئی تہین۔ انہون نے گلاب کے پھولون کا ایک ٹوکرا نذر دیا۔

اگست ۱۸۹۶ء مین ملکہ معظمہ بالمورل مین گئین۔ شہزادی بیاٹرس اُنکے ہمراہ تہین یہان ماہ ستمبر مین اُنسے ملنے شہنشاہ روس اور شہنشاہ بیگم آئے۔ ایک ہفتہ تک دعوتون کے بڑے جلسے رہے۔ معاملات ملکی کے لیئے لارڈ سیلسبری بلائے گئے مگر یہ حال نہ کھلا کہ کیا معاملات ملکی طے ہوئے اور اُنسے کچھہ فائدہ ہوا یا نہین۔ یہ دونون مہمان عالیشان ۳۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔

یہ سال ہی تمام ملک پر جسکے سبب سے ملکہ معظمہ کا نام دوسرا قیصر ہند تھا بڑا نحس تہا سب جگہ قحط پڑرہا تہا۔ بمبئی مین طاعون سے ہزارون آدمی مررہے تھے۔ کراچی اور پونا مین یہ وبا پھیل رہی تھی۔

ملکہ معظمہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۶ء کو انگلینڈ فرانس کے جنوب کو اپنی سالانہ سیر کے لیئے گئین اور جہاز پر سے چیر بورگ مین اُترین اور خاص ٹرین مین بیٹھ کے نمائش مین گئین - ۱۱ کی صبح کو ٹرین چند منٹ پیرس کے قریب ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر ٹھیری - وہان مسٹر فوری پریسیڈنٹ فرنچ ری پبلک سے ملاقات ہوئی - ملکہ معظمہ سیمیز مین اپریل کے آخر تک مقیم رہین - اور مئی مین ونڈسر مین آ گئین *

بہت سے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ جشن جوبلی کے بعد حضرت علیا کاروبار سلطنت سے دستکش ہونگی - اور شہزادہ ویلز کو اپنا نائب السلطنت بنا کے فرائض و خدمات شاہی کو اُنکے سپرد کرینگی اور اپنی زندگی عزلت مین گزارینگی - مگر لوگون کا یہ خیال بالکل غلط نکلا حضرت علیا کی یہ تمنائے دلی تھی کہ تا دم واپسین اپنے ملک کی حکمرانی اور خدمتگزاری کرین - حضرت موسیٰؑ کی نسبت اُنکی اسّی برس سے زیادہ عمر مین لکھا گیا تھا کہ نہ انکی آنکھین دھندلی ہوئیں نہ اُنکی قدرتی قوت مین کمی آئی - سو یہی حضرت علیا کی نسبت اسّی برس کی عمر مین کہا جا سکتا ہے - جیسے کہ وہ اپنی عمر کے مختلف اوقات مین نوجوان ہونے کی والدہ ہونے کی بیوہ ہونے کی نمونہ تھین ایسی ہی کہن سالی کی نمونہ ہین - اس پیرانہ سالی نے انکی رعایا کے دلون مین انکا اعزاز و احترام اور بڑھا دیا ہے *

ہم نے پہلے بابون مین بیان کیا ہے کہ حضرت علیا قبل از شادی اور بعد از شادی دن بھر کیا کیا کام کرتی تھین - اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ اسّی برس کی عمر مین کہ اُنکی بھوین تک سفید ہو گئی تھین دن بھر مین کیا کیا کام کرتی تھین - حضرت علیا کی عمر بھر یہ عادت رہی کہ وہ بہت سویرے صبح کے سات بجے یا بہت دیر لگی تو ساڑھے سات بجے خواب راحت سے بیدار ہوتین اور سنگار میز پر جاتین جہان ایک عورت لباس پہنانے مین اُنکی مدد کرتی - وہ سہاگ پنے مین بھی اپنے بناؤ سنگار مین زیادہ وقت نہ لگاتی تھین - بیوگی مین تو اُنھون نے پہلا لباس ہی بدل ڈالا تھا - ماتمی لباس پہنتی تھین زمانہ کی رفتار جو لباسون کی تراش خراش اور بننے سنورنے کے نئے نئے انداز پیدا کرتی تھی اُس سے وہ دور رہتی تھین - اُنھون نے کبھی اپنے تئین ایسا بنایا سنوارا نہین کہ وہ نوجوان معلوم ہون نہ کبھی سر کے بالون کی سفیدی کو چھپایا کہ بڑھیا نہ معلوم ہون عمر کی درازی اور رنج والم کی پریشانی نے چہرہ مین جو جھریان ڈالین اُنکے مٹانے مین کبھی کوشش

حضرت علیا کی روزانہ کام کاج اور عادات

نہین کی پیرانہ سالی مین بہی ایک حسن روحانی نورانی ایسا ہوتا ہی کہ وہ نوجوانی کے حسن جسمانی
سے کم نہین ہوتا۔ حسن روحانی نے اسّی برس کی عمر مین اُنکو اعلیٰ درجہ کا جمیل و شکیل بنا رکھا
تہا۔ حاضری کھانے مین صرف اُنکے اہل و عیال اُنکے ساتھ شریک ہوتے مہمان خواہ کیسے ہی عالیشان
بزرگ اُنکے گھر مین ٹہیرے ہوئے ہون وہ اسمین شریک نہین ہوتی تہین وہ کھلی ہوئی ہوا پر عاشق تہین
اسلیئے وہ کسی سبزہ زار کے سایہ دار گوشہ یا میدانون کے ایستادہ خیمون مین حاضری تناول فرماتین
جب وہ ونڈسر مین رونق افروز ہوتین تو سوار ہو کر فروگ سور مین تشریف لیجاتین اور ایک مصنوعی
تالاب کے کنارہ پر حاضری نوشجان فرماتین جسکے پیچھے بڑے بڑے درخت اور پہولدار پودے اور
جھاڑیان لگی ہوئی تہین۔ یہان تنہائی کا پورا لطف اُٹھاتین۔ جس جگہ وہ اپنے عہد شباب کی باتین
یاد کرتین۔ کہ میری شادی کے بعد میری ماں ڈچس کنٹ یہان آنکر رہی تہین مین اُنسے یون ملا کرتی
تھی وہ مجھسے یہ باتین کیا کرتی تہین۔ ملکہ معظمہ کو یہ ملکہ تہا کہ اُنکے عزیز و دوست جو موت کے سبب سے
اُنسے جدا ہوگئے تھے اُنکی صورتون کو اُنکی باتون کو بعینہ یاد رکھا کرتی تہین۔ حاضری کھانیکے بعد
وہ مراسلات ملکی کو پڑھتین اور کاغذات شاہی پر دستخط فرماتین اور اپنے پرائیویٹ سکرٹری
سے اپنے ارشادات کو لکھواتین۔ یہ کام کوئی آسان اور ہلکا نہ تہا۔ یہ ایک امر واقعی ہی کہ وہ جب تک
کسی نوشتہ پر اپنے دستخط نہین کرتی تہین جب تک اُسکو پورا نہ پڑھ لیتین اور اُسپر کچھہ نہ کچھہ
گفتگو نہ کر لیتین۔ یہ مشقت شاقہ اپنے اوپر گوارا کرتی تہین کہ ڈپلومیسی کی ساری پیچیدگیون
پر اور سٹیٹ کے کل کاغذات پر اُنکو پورا پورا علم حاصل ہو۔ اسیوجہ سے اُنکی آخر عمر مین اُن کی
رائین جو اُنکے پختہ علم اور تجربہ پر مبنی تہین بڑی وقعت سے دیکھی جاتی تہین۔ اور مدبران ملکی
اُنکے تجربۂ عظیم اور عقل سلیم و فہم مستقیم کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اور اُنسے مستفید ہو کر بڑے خوش
ہوتے تھے۔ ان کامون سے فراغت پاکے وہ دوپہر کے بعد فٹن مین سوار ہوتین جس مین ایک
گھوڑا جتا ہوا ہوتا۔ اُسکی باگین وہ اپنے ہاتھ مین لیکر اُسکو چلاتین۔ حضرت علیا موسم کے اثر
سے ذرا بھی نہین ڈرتی تہین۔ کڑاکے کے جاڑے کی صبح کی تیز ہوا سے اُنکا چہرہ روبرو ہو کر
ایسا مقابلہ کرتا جیسے کہ کسی تندرست زبردست نوجوان کا۔ اسلیئے بہت کم انکا یہ سوار ہونا بالطبع
ہوتا تہا۔ سواری کے ساتھ چار خدمت گار ہوتے اور نصف درجن نہایت خوبصورت شائستہ

بایستہ کُتے ہوتے جو کبھی بہو کہنے سے حضرت علیا دماغ پریشان نہین کرتے - اِس سواری کے
بعد لنچن نوشجان ہوتا جس مین اُنکے سب مہمان شریک ہوتے - بچے اکثر اُنکے ساتھ لنچ کہاتے
لنچ کھانیکے بعد ملکہ معظمہ پہر سوار ہوتین اور اِسمین اکثر دو گہنٹے صرف کرتین - اِسکے بعد اُنکو وقت
فرصت ملتا بشرطیکہ ہم اِس لفظ فرصت کو اُس گہنٹے کے ساتھ دن بہرکے کامون سے جدا کرکے
استعمال کرسکین جس مین وہ اپنے خطوط لکہا کرتی تہین - اُنکی مراسلت بہت وسیع تھی جسمین نہ
اپنے پرائیویٹ سکرٹری کو دخل دیتی تہین اور نہ وہ اسکا کچہہ ذکر کرتی تہین - اُنکے عزیز رشتہ دارون
کا ایک لشکر تہا فقط اُنہین کے خط اُنکے پاس نہین آتے تھے بلکہ اُن عورتون اور مردون کے
پاس سے اُنکے پاس خطوط آتے تھے جن کو اُنہون نے اپنی دوستی سے مشرف کر رکھا تہا گو
نہ وہ کسی شاہی خاندان مین سے تھے نہ شاہانہ درجہ رکہتے تھے - شاید بہت کم لوگ اِس امر سے
واقف ہون گے کہ حضرت علیا اور ملک الشعرا ٹنی سن کے درمیان باہم خط و کتابت تھی جب
ملک الشعرا کی وفات کے بعد اُسکی لائف چہپی ہے تو معلوم ہوا ہے کہ ملکہ معظمہ کو ملک الشعرا نے
اُنکے شوہر کے انتقال کے بعد ایک تعزیت نامہ بہیجا تہا - اب جب ملک الشعرا کے رنج کا وقت آیا
کہ اُن کا بیٹا لائی اونیل مرگیا جسکے سبب سے اسکا سارا گھر رنج و الم مین غرق ہوگیا تو فوراً ملکہ معظمہ نے
بھی وقت پر یہ تعزیت نامہ لکہا کہ مین یہ بیان کرنا چاہتی ہون کہ میرے دلمین جو بڑا گہرا اور سچا
رنج و ملال اسبات کا ہے کہ آپ اسوقت سخت غم و الم و ماتم مین گرفتار ہین آپنے اورون کی تعزیت
مین بہت سے الفاظ و عبارات تسلی آمیز و تشفی انگیز لکھے ہین مجھے یقین ہے کہ وہی آپکے الفاظ
آپ کی تسکین کرتے ہونگے - میرے الفاظ تعزیت کے آپ پر کچہہ اثر نہ کرینگے اسلیئے مین اُنسے نہ آپکو
تھکاتی ہون نہ آپکے رنج و الم مین مداخلت کرتی ہون - یہ بڑا ہولناک حادثہ جانکاہ ہے کہ کسی شخص
کے پلے پلائے بچے مرجائین اور مدتین درکار ہون کہ کوئی اور بچہ نوجوان ہو اور وہ یہ دیکھے جیسے کہ مین
دیکھ چکی ہون اور آپ دیکھ رہے ہین کہ جیتا بیٹا مرگیا - اور اُسکی دلفگار خستہ جگر نوجوان بی بی
نظرون کے سامنے رانڈ موجود ہے - میرا دل اُس عزیز کا صدمہ اُٹھا چکا ہے جسکی مین بڑی احتیاط
اور خبرداری کرتی تھی اور اُس سے محبت کرتی تھی - پس میرا دل جو ایسے صدمہ جانخراش کو اُٹھا چکا ہے وہ
آپکے لیئے رنج و الم کرتا ہے - مین چاہتی ہون کہ آپکو اور آپکی بی بی کو جو اِس رنج و الم مین گرفتار ہین خدا صبر دے

اِس دوپہر کی سواری کے بعد جو فرصت کا وقت ملتا تھا اُس مین وہ اپنا شاہی روزنامچہ لکھا کرتی تہین۔ یہ عادت اُنہون نے اپنی نوعمری سے اختیار کی تہی۔ اور آخر عمر تک اسکو نبھایا آپ کی مان جرمنی تہین جن کی یہ عادت تھی کہ استقلال کے ساتھ بہ ترتیب آئین کام کیا کرتی تہین یہی عادت مان کی اُنکے ورثہ مین آئی جسکے سبب سے وہ استقلال کا نمونہ و مثال بن گئین۔ اگر ان کے روزنامچہ کے آخری صفحے مطبوع ہوکر شائع ہون گے تو لوگ اُنکو بڑے شوق و ذوق سے پڑہین گے۔ وہ اِس وقت فرصت مین کتابین اور اخبارات و رسالے و میگزین پڑھا کرتی تہین اور یہ پڑہنا اُنکا ہر مقام کے مناسب حال ہوتا تھا۔ جب بالمورل مین تشریف رکھتین تو سکوٹ لینڈ کے علم ادب اور کتابون کو مطالعہ کیا کرتین ۔

بعد دوپہر کی سواری اور ڈنر کے درمیان جو وقت بچتا تھا اُس مین اِس پیرانہ سالی مین اردو زبان منشی عبد الکریم صاحب سے سیکہا کرتی تہین۔ ملکہ معظمہ ہفت زبان تہین۔ اِس اردو زبان مین بہی اُنہون نے ایسی ترقی کی تھی کہ اُنکے استاد کو اسپر فخر تہا۔ کبہی کبہی وہ سوزن کاری اور زردوزی کا کام بہی کیا کرتی تہین۔ اُنکے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزین نمائشون مین دکہائی جاتی تہین۔ اور بازارون مین بکتی تہین۔ عورتون کا کام چرخہ کاتنے کا بھی ہے اُسکو بھی ملکہ معظمہ نے اپنی اسی برس کی عمر مین چھوڑا نہین۔ بالمورل مین چرخہ بہی کاتا۔ وہ خود کانون پر سودا خریدنے بہی جاتی تہین۔ پہلے اپنے شوہر کے ساتھ بڑے بڑے تاجرون کے کارخانون مین جاکر سودا خریدتی تہین۔ مگر شوہر کے مرنیکے بعد دکانون اور کارخانون مین جاکر سودا خریدنا چھوڑدیا۔ خود تاجر ہی اُنکے پاس اسباب خریداری کے لیئے اسقدر لاتے تھے کہ دکانین اُن کے آگے لگ جاتی تہین۔ عورتون کے اخبار مین ایک شخص نے نہایت دلچسپ طور پر بیان کیا ہی کہ ملکہ معظمہ اور فروشندون کے درمیان کیونکر خرید و فروخت کے معاملات ہوتے تھے۔ ہم اِس مین صرف جواہر کی بیع و شرا کا ذکر کرتے ہین۔ یہ ایک بات مشہور تھی کہ ملکہ معظمہ کو جواہر کا بڑا شوق ہے۔ افریقہ مین ایک بڑا ہیرا نکلا وہ انگلینڈ مین آیا۔ مالک الماس اُسکی فروخت کے لیئے بیصبر تہا۔ وہ جانتا تہا کہ ملکہ معظمہ کو اِسکو خرید فرمائین گی۔ اُسنے اپنی درخواست ونڈسر مین یا اوسبورن مین بہیجی کہ ملکہ معظمہ اِس الماس کو ملاحظہ فرمائین۔ حضرت علیا ایسی دس زخو استون

مین سے نو درخواستون کو منظور فرماتی تہین۔ انہون نے اس ہیرے کے دکھانے کی درخواست کو منظور کر لیا۔ ہیر الکیسل مین آیا۔ اور اُسکی تمام تاریخ اور قیمت اُسنے عرض کی گئی۔ یہان کوئی سودا جلد نہین ہو جاتا تہا۔ جیسے اور جگہ سودے چہان بین دیکھہ بہال سے خرید ہوتے ہین یہان بھی ہوتے تھے۔ مال کا مول دیا جاتا تہا اسکے خریدنے مین دولت نہین لٹائی جاتی تہی تصویرین اکثر وہ امیرون کی رایون سے خریدتی تہین۔ روائل اکیڈمی اور نمایشون کی تصویرون کے اشتہارات باآواز بلند انکے سامنے پڑہے جاتے تھے۔ اُن مین سے اگر کوئی تصویر اُنکے مذاق کے موافق ہوتی تو وہ گران قیمت پر بہی خرید لیجاتی۔ ایک دفعہ نمایش مین ایک تصویر انکو ایسی پسند آئی کہ اُس کو اتروا کر محل کے لیجانے مین نمایش کے ختم ہونے کا بھی انتظار نہین کیا۔ نمایش مین اس کی جگہ خالی رہی۔ حجاری کی چیزون کو وہ اپنی بیٹی لوئزا کی رائے سے خریدتین جو اس حجاری کے فن سے واقف تہین۔ ملکہ معظمہ کو کتابون کے خریدنے کا بڑا شوق تہا۔ اُنکی خریداری کے لیئے اُنہون نے اپنا کیبنٹ مقرر کر رکھا تھا۔ اکثر مصنف اپنی تصنیفات کو خدمت عالی مین بہیجتے تھے۔ اگر وہ مقبول خاطر اقدس ہوتین تو سکرٹری کو حکم ہوتا کہ شکریہ کا خط بہیجدے *

دوپہر کے بعد فرصت کے وقت مین جو کام سب سے زیادہ حضرت علیا کو خوش کرتا تہا وہ اپنے عزیزون اور رشتہ دارون کے تحائف کا پسند فرمانا تہا۔ وہ ان تحائف کے دینے مین بڑی فیاض و کشادہ دست تہین جسکے سبب سے عزیزون اور رشتہ دارون کے دلون مین اُنکے ساتھ محبت پیدا ہوتی اور اُنکی یاد بڑہتی۔ ایک دفعہ ایک لڑکی کو جس کی ابھی منگنی ہوئی تہی ایک نازک فوٹو فریم دیا۔ اور اُس سے فرمایا کہ اس مین اپنے شوہر کی تصویر لگانا اور ایک اچھی سنہری تہیلی روپیون کی دی۔ اور خوش ہو کر یہ الفاظ فرمائے کہ مین تمہاری یہ مدد اسلیئے کرتی ہون کہ تم خانہ داری کے کام مین ہوشیار اور منتظم بنو۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیا قسم کے کھلونون کے ساتھ بڑی دل بستگی رکھتی تہین۔ اُن کا دل اپنی آخر عمر مین بھی ان کھلونون کے لحاظ نوجوان ہی رہا۔ ہم سنتے ہین کہ ملکہ معظمہ اپنی اٹھارہ برس کی عمر تک اپنے عظیم الشان لعبت خانہ دگڑیا خانہ) کا اہتمام کرتی رہین۔ آرایش و زیبایش کے چہوٹے چہوٹے اسبابون کے اور ظروف وغیرہ کی بوقلمونی و رنگارنگی دیکھنے پر انکا دل فریفتہ تہا۔ ابتدائے عمر مین خود گڑیان کہیلنے سے اپنا دل

خوش کرتی تھین - اور جب اِن کی عمر زیادہ ہوگئی تو وہ اپنی چھوٹی بچیون کے گڑیون کے کھیلنے
کو دیکھ کر خوش ہوتی تھین ۔

ملکہ معظمہ بچون کو بہت پیار کرتی تھین وہ بہت سے بچون کی مان دادای پردادی پرنانی
تھین ۔ بہت ہی کم وقت ایسا ہوتا تھا کہ ان بچون مین سے کوئی نہ کوئی انکے پاس نہو۔ یہی بچے اِن کی
عمر کی تاریکی غم مین آفتاب تھے ۔ اگر کوئی گھر ایسا ہو کہ جس مین بچون کے ساتھ دل خوش کرنے کے
گھنٹون مین کوئی خلل نہ آتا ہو تو وہ ونڈسر و اوسبورن و بالمورل مین ملکہ وکٹوریا کا گھر ہے
حضرت علیا کے کاشانہ معلے مین شہزادہ ہنری بیٹن برگ کی لڑکیان و لڑکے بن باپ کے بہت ہی کم
مدتون تک اُنسے جدا ہوئے ۔ یورک کا شہزادہ اڈورڈ جو آخر سلطنت کا مالک ہونے والا تھا اور اُسکی
بہن جو بہت ہی چھوٹی تھی ۔ اور اور ڈیوک و ڈچس کونٹ ناٹ کے بچے بھی دادی کے پاس رہتے تھے
غرض کبھی ایسا نہین ہوا کہ ملکہ معظمہ کے دل خوش کرنیکے لیئے بہت سے بچے اُنکے پاس نہ ہون ۔ وہ ان
بچون کے واسطے بڑے دن کا درخت روشن کراتین اور شاہی میز پر پڈنگ طرح طرح کی لگائی جاتین
اور بہت سی چیزین بچون کے دل بہلانے کی رکھی جاتین ۔ ان چھوٹے چھوٹے بچون کو ملکہ معظمہ اپنے
منور چہرے کو ہاتھ مین چھڑی لیئے دکھاکر خوش کرتین ۔ اور آپ بہت خوش ہوتین ۔ غرض بڑے دن کا
یہ تماشا بھی عجیب دلکش ہوتا ۔ ملکہ معظمہ کا سب سے آخر کام مشکوئے معلے مین ڈنر تھا ۔ بعض اوقات
اِس مین دربار کی مراسم کا برتاؤ ہوتا کہ سب شام کا درباری لباس پہنے ہوتے ۔ اور شاہانہ دربار کے
تمام مراتب تعظیم و تکریم ہوتے جاتے ۔ ملکہ معظمہ کھانیکے کمرے مین تشریف لاتین اور اپنے سب
مہمانون کو کھانے مین شریک ہونے کی مبارکباد دیتین اور میز کی کسی جانب مین بچون بیچ مین بیٹھ
جاتین ۔ اور پھر انکے دائین بائین اپنے اپنے درجہ اور رتبے کے موافق اور لوگ بیٹھتے ۔ اگر یہ ڈنر
ونڈسر اور اوسبورن مین ہوتا تو جنگی بینڈ بجایا جاتا ۔ اور اگر بالمورل مین ہوتا تو نفیری والے نفیریان
بجاتے ۔ ڈنر مین یہ قاعدہ تھا کہ ملکہ معظمہ کے سامنے سب خاموش بیٹھے رہتے جب وہ کسی شخص سے
مخاطب ہوکر باتین کرتین تو وہ شخص باتین کرتا اور اِس ہمکلامی مین وہ اختصار الفاظ کا بہت
لحاظ رکھتا ۔ اِس قاعدہ کے برخلاف کلام کرنے کی جرات فقط مسٹر کارلائل نے کی جنکی ملاقات ڈین
سٹینلی کے توسل سے ہوئی تھی ۔ اُنہون نے ملاقات مین باتین کرنے کا اجارہ لے لیا اور باتون ان

مین ایک دفعہ سے زیادہ نہایت فصاحت و بلاغت و طلاقت سے اپنے مسائل مسلمہ کے موافق حضرت علیا کی رائے سے مخالفت کی جس سے انکو حیرت ہوئی۔ اور جب مسٹر موصوف چلے گئے تو ملکہ معظمہ نے ڈین سٹین لی سے فرمایا کہ یہ ہمیشہ اسیطرح باتین کیا کرتے ہین۔ جب ڈنر ختم ہوتا تو ڈرائنگ روم مین لیڈیون کے پاس جلسہ مین تھوڑے عرصہ کے لیے چلے جاتے۔ یہ وقت ایک گھنٹے سے زیادہ نہوتا ملکہ معظمہ خواب راحت کے لیے تشریف لیجاتین توسب اہل مجلس چلے جاتے۔ دن بھر کے کامون مین آخر کام ڈنر ہوتا جو شرابون کے پینے مین بسر ہوتا ✦

سنہ ۱۸۹۷ عیسوی

جشن جوبلی الماس سنہ ۱۸۹۷ء

سنہ ۱۸۹۷ء مین ملکہ معظمہ کا ڈائمنڈ (الماس) جوبلی کا سچا جشن جس کروفر شان و شوکت نشاط و انبساط سے ہندوستان مین ہوا وہ ہمکو یاد ہے اسکے ذکر سے ہمکو مسرت روحانی بھی حاصل ہوتی ہے اور علم تاریخ کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ ہماری قلم و پنسل سے اسکے بیان کا حق ادا نہین ہوسکتا۔ مگر جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے ✦

دنیا مین شاید چند مرد بادشاہ ایسے ہوئے ہون مگر کوئی بانو ایسی بادشاہ نہین ہوئی کہ جسکی فرمانروائی کی مدت ایسی دراز ہوئی ہو جیسی کہ ملکہ معظمہ کی فرمانروائی کی مدت دراز ہوئی ہے اور یہ بات تو کسی مرد بادشاہ اور بانو بادشاہ کو حاصل ہی نہین ہوئی۔ کہ اسکی قلمرو مین دنیا کے اندر چارون طرف رعیت ہر رنگ اور ہر مذہب کی مختلف الاغراض ہو اور باہم رقابت و عداوت رکھتی ہو اور اسکا غیر قومون سے صنعت و حرفت و محنت و تجارت مین مقابلہ ہو مگر وہ اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری و نیک خواہی و وفاداری مین یکدل و یکجہت متفق ہو اور اسکے عہد سلطنت مین رعیت کی جسمانی اور روحانی ترقی و بہبودی کے لیئے جتنے اسباب اثر مؤید و معاون ہون انمین سے کبھی کسی ایک کے زور مین کمی آئی ہو اسکا سبب صرف حضرت ملکہ معظمہ کی خوش خوئی و نیک خوئی اور پاک باطنی و کونسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ ہو۔ اسکے سوا کسی اور سبب کا بتلانا مشکل ہے ✦

سنہ ۱۸۸۷ء کے جشن جوبلی سے لوگون کو یہ فکر تہا کہ اگر سنہ ۱۸۹۷ء مین ڈائمنڈ جوبلی کا جشن ہو تو وہ کس طرح ہونا چاہیئے۔ پہلے ہی سنہ ۱۸۹۶ء سے سبکی توجہ اس طرف ہوئی کہ انگلستان کے کل

باد شاہون سے زیادہ تر عزیز شہنشاہ بانو کی ساٹھوین سال کی سلطنت کا جشن ضرور ہونا چاہیے
مگر اسمین اختلاف آراے تھا کہ وہ کیونکر ہونا چاہیے۔ لیکن اس خیال مین سب متفق تھے کہ اس جشن
مین ملکہ معظمہ ہم مین آئین اور ہماری مبارک سلامت کو خود سنین۔ یہ خیال تمام اور تدابیر و تجاویز
کا مرکز تھا۔ ملکہ معظمہ نے اس بات کو منظور فرما لیا۔ اور مارچ ۱۸۹۷ء مین اپنا یہ حکم مشتہر فرمایا کہ وہ شاہانہ
تزک و تجمل و احتشام سے سینٹ پال کے گرجا مین جاکر اپنے پروردگار کا سجدہ شکر ادا کرینگی کہ اس نے
اپنے فضل و کرم سے اتنی مدت دراز تک انکی سلطنت پر بہت سی برکتین اور رحمتین نازل کین ۔

حضرت علیا کی سلطنت کے ساٹھوین سال مین قومی فخر قومی عزت ملکی محبت قلمرو کی
افزونی رعیت کی یگانگی کا جو خاص اسی سلطنت کا حصہ ہے وہ اپنا جلوہ دکھایا کہ تاریخ مین یادگار
روزگار رہیگا۔ اور اس جوبلی کے جشن کے آگے ۱۸۸۷ء کی جشن جوبلی کا حال ایسا کیا جیسا کہ
چاند کی چاندنی کا سورج کی دھوپ کے روبرو ہوتا ہے ۔

اس سے پہلے کہ یہان جشن کی تیاریان ختم کیجائین۔ لنڈن مین چارون طرف سے آدمیون
کی آمد شروع ہوئی۔ تمام یورپ کے ملکون اور امریکہ سے آدمی آنے لگے۔ بازارون مین تجارت کا بازار
ایسا گرم ہوا کہ ان مین وہ بھیڑ بھاڑ رہنے لگی کہ آدمی کو چلنے کے لیئے رستہ مشکل سے ملتا تھا۔ شہر کے
ایک حصہ سے دوسرے حصہ مین جانا دشوار تھا۔ سب ہوٹلون کے کمرے ہفتون پہلے لوگون
نے کرایہ لیئے۔ جس کے سبب سے ہوٹل کے ملازم اور لیڈیان مالا مال ہوگئین۔ سواری کی گزرگاہ
پر جو مکانات باسامان تھے وہ آدمیون سے بھرگئے۔ علاوہ اسکے گورنمنٹ ہوس کی چھتون پر
اور خالی زمینون پر نشستگاہین ایسی وسیع الشان بنائی گئین کہ انکی بلندیون نے شہر کے سارے
بازارون کے آگے ایسی دیوارین کھڑی ہوگئین کہ بازار دکھائی نہین دیتے تھے۔ بعض گرجاؤن کے
آگے وہ ایسی کھڑی ہوئین کہ انکے پیچھے گرجا نظر نہ آتے تھے۔ ان مصنوعی عارضی مکانون کی لاگت
کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ ایک مکان کے لیئے خالی زمین چھ ہزار پونڈ کو خریدی گئی اور سات ہزار پونڈ اسکی
لاگت مین خرچ ہوے۔ چند ہفتے تک صدہا بڑھیون نے کام کرکے اسکو تمام کیا۔ اس مین ۱۵۰ ٹن
(۱۵۰ × ۲۷ من) لکڑی گرڈر ۱۵ ٹن کے ۴۵ فیٹ لمبے لگے۔ پانچ ہزار کرسیان اسکے لیئے خریدی
گئین۔ اور لنچ کھانے کا کمرہ ایسا وسیع بنایا گیا کہ اس مین چار سو آدمی کھانا کھائین۔ ایک بڑ

نشستگاه بنائی گئی جسپر چار ہزار آدمی بیٹھ سکین۔ ہر نشست مین ایک گنی سے لیکر پندرہ گنی تک لاگت لگی۔ اسکو پانچ ہفتے مین ایک سو بیس مزدورون نے روز کام کرکے بنایا۔ ایک لاکھ پچہتر ہزار مکعب فیٹ لکڑی لگی تہی۔ ۲۰ ٹن (۲۰ × ۲۷ من) لوہا خرچ ہوا تہا۔ اسی طرح دولت کے کمانے کے خیال مین ایک شخص نے اپنی ناکامی سے اپنا دوالہ نکالا۔ اُسنے ایک بڑا قیمتی مکان مول لیا اور اُسکو ڈھواکر نشستون کے لیئے مکان بنوایا جسکے کرایہ سے لاگت نہ وصول ہوئی دوالا نکلا غرض شہر لنڈن کی ایسی آرایش کی کہ وہ پہلا شہر لنڈن نہین معلوم ہوتا تہا۔ آرایش گاہ معلوم ہوتا تہا۔ کبہی پہلے ایسی آرایش نہین ہوئی۔ ۲۲ جون جوبلی کی جشن کی تاریخ قرار پائی تہی جتنی وہ قریب آتی جاتی تہی۔ آتنے ہی لنڈن اپنے لباس کی بہڑک چمکاتا جاتا تہا۔ سواری کی گزرگاہ مین ہر مکان کی سقف و درودیوار پر پہریرے پہرا رہے تہے۔ ۱۱ جون کو جشن جوبلی کی دن کا پروگریم مشتہر ہوگیا نہایت احتیاطین اس بات کے لیئے کی گئین کہ ۲۲ جون کی بہیڑ بہاڑ مین کوئی آدمی پس پساکر مر نہ جائے۔ جیسا کہ زار روس کے جشن تاجپوشی مین بہت سی جانین تلف ہوئی تہین نشست گہے مصنوعی مکانات کے استحکام کا بار بار طرح طرح سے امتحان کیا جاتا تہا۔ اور حتی الامکان ایسی تدبیرکی جاتی تہین کہ اس ہنگامہ مین کسیکا بال بیکا نہو ٭

آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ کیپ۔ نیوزیلینڈ۔ نیو فونڈلینڈ کے کولونیون کے وزراء اعظم مدعو ہوئے کہ وہ انگلینڈ مین آکر بذات خاص اس جشن جوبلی کی نشاط و انبساط مین شریک ہون۔ انکو اپنے مادری ملک سے ایسی محبت تہی کہ اُنہون نے اپنی مان کی دعوت کو فوراً بہت خوش ہوکر بسر و چشم قبول کرلیا۔ وہ آئے اور اپنے ساتھ کل کولونیون اور اُنکے متعلقات کے لشکرون سے قائم مقام ساتھ لائے۔ یہی سپاہی برطانیہ اعظم کی سلطنت کے سمندر پار محافظ تہین۔ وہ اپنی مان کے لیئے اپنی یگانگی اور متفقہ محافظت کا تحفہ ساتھ لائے جس سے بہتر کوئی اور بیش بہا تحفہ نہین ہوسکتا تہا۔ ان سپاہیون کے اترنے کے لیئے فرودگاہین جدا جدا مقرر ہوئین۔ یہان دنیا کے چارون طرف سے مہمانون کا ہجوم تہا۔ مگر سب کے لیئے آسایش اور آرام کا سامان ایسا موجود کیا گیا تہا کہ کسی کو تکلیف نہ ہوئی ٭

مہمانون کا ہجوم

شہزادی ویلز کو یہ سوجہی کہ جشن جوبلی مین غربا کی جماعتون پر کچہ خیال نہین کیا گیا۔ یہ بڑی فروگذاشت

ہوئی ہے اسکو دور کرنا چاہیے۔ اس غربا پروری کے خیال مین خاندان شاہی کے اور ارکان بھی شریک ہوگئے۔ انہون نے ۲۹۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو اپنے مکان سے لنڈن کے لارڈ میر کو لکھا کہ ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار کے لیئے اعلی درجہ کے سازوسامان کی تدابیر وتجاویز ہوئی ہین۔ مگر میرے نزدیک اِن مین نہایت نامناسب یہ ایک فروگزاشت ہوئی ہے کہ کنگالون کی عیش کی جانب پر توجہ نہین کی گئی ہے۔ اسلیئے مین سفارش کرتی ہون کہ لنڈن کے کل کنگالون کو کھانا کھلایا جائے اس دعوت کے چندہ مین جو ۲۲۔ جون کو ہونی چاہیے۔ اپنا نام اسکی فہرست مین اول لکھکر سو پاونڈ لکھدیئے۔

یہ قرار پایا کہ ۲۰۔ جون کو اتوار کے دن کل ملک مین خدا تعالی کے شکریہ کے لیئے نماز پڑھی جائے۔ صبح کو حضرت علیا نے مع اپنے بچون کے ونڈسر کے جارج چیپل مین اور لنڈن پارلیمنٹ کے ممبرون نے ویسٹ منسٹر ابی مین اور کامنس نے سینٹ مارگریٹ مین اور شہزادہ ویلز اور شہزادی ویلز نے سینٹ پال کے گرجا مین اس شکریہ کی نماز پڑھی کہ خدا تعالی نے ایسی باعظمت و شان سلطنت عنایت کی۔

بازارون مین خیرخواہ آدمی آپسمین یہ ذکر کرتے تھے کہ جوبلی کے دن دیکھئے موسم کیا اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ اور موسمون کی پیشین گویان کرنے والے کیا امیدین رکھتے ہین کہ کونسا موسم ہوگا یا کوئی اور موسم ہوگا؟ جوبلی کے پہلے ہفتے مین طوفان آرہے تھے۔ موسمون کے بیان کا نقشہ جو مشتہر ہوا اُس سے معلوم ہوتا تہا کہ جشن کے دن بارش ہوگی۔ اور صبح سے چند گھنٹے پہلے آسمان پر بادل اپنا رنگ دکھارہے تھے اور ادہر اُدہر منڈلارہے تھے اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرکے آسمان کا مُنہ کالا کررہے تھے۔ کبھی کبھی انہین چاند اپنا چہرہ دکھاتا تھا جیسے پانی پہرا ہوا نظر آتا تہا۔ غرض بہت سے قرینے ایسے تھے کہ جشن کے دن مینہ برسنے کا ظن غالب ہوتا تہا۔ مگر جوبلی کے دن ملکہ معظمہ کی سواری کے وقت آسمان ایسا صاف ہوگیا تہا کہ کبھی ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت مین ایسا نہین ہوا تہا جسکے سبب سے جشن کا جوبن نکھر گیا۔

ملکہ معظمہ نے نہایت دانائی اور دور اندیشی سے اپنی شاہانہ سواری کی رہ گزر ایسی مقرر فرمائی تھی کہ تماشائی اور انکی رعیت کے آدمی زیادہ سے زیادہ انکی سواری کی سیر کو دیکھ سکین جب

جشن جوبلی مین عید کا دن آیا۔ تو اوپر آسمان پر ابر چھا رہا تھا اور نیچے سارا لنڈن چہل پہل کر رہا تھا
اُسکی نواح سے ہزارون آدمی آنکر سواری کی راہ گزر مین جمع ہوتے جاتے تھے۔ ان مین سے جنہونے
نشستگاہین کرایہ لے لی تھین وہ اُنپر بیٹھتے جاتے تھے۔ اور باقی سڑکون پر دو طرفہ جمتے جاتے
تھے۔ جو لوگ سینٹ جیمس کے پارک مین کُھلے میدانون مین رات کو سوئے تھے وہ اس عید کے دن
سب سے اول اپنی شہنشاہ بانو کے دیدار سے مشرف ہونیکے شائق تھے۔ وہ یہ سیر دیکھ رہی تھے
کہ اِس قصر معلّیٰ بکنگھم مین سارا جھنڈے کا پھریرا پھرا رہا ہے۔ اسکے اندر شب کو شہنشاہ بانو نے
آرام فرمایا ہے۔ اِسکے بڑے دروازون پر ملازمان شاہی اِدھر اُدھر جاکر اپنی زرق برق پوشاکون
کے جلوے دکھا رہے ہین۔ اور ممتاز شاہی مہمانون کی سواریان قصر مین آرہی ہین جو حضرت علیا
کی سواری کے ہمرکاب جائینگے۔ پارک کے درختون کی قطارون کے نیچے آدمیون کی بھیڑ بھاڑ
بڑھتی جاتی ہے چیلسی کے پنشندار کہنہ سال بہادر سپاہی جو لڑائیون مین فرسودہ ہوچکے تھے آہستہ
آہستہ چلے آرہے تھے۔ انہی کی جانفشانی و عرقریزی سے انگلینڈ کو یہ عروج حاصل ہوا تھا۔ اور
اُنکے حال پر یہ عنایت ہوئی تھی کہ دروازون مین اُنکے آرام سے بیٹھنے کے لیے بنچ بچھا دئے تھے
پولس کے عہدہ دار اِدھر اُدھر انتظام کرتے پھرتے تھے۔ گھنٹے نے سوا نو بجائے۔ خدا ملکہ معظمہ کو
سلامت رکھے کے نغمہ کی صدا کان مین آئی۔ کولونیون کی آراستہ پیراستہ سپاہ آنی شروع ہوئی
یہی وہ سپاہ ہے جو سمندر پار اور اسکے پار برطانیہ اعظم کی سلطنت کو قائم رکھتی ہے وہ سینٹ
پال کے پاس سڑکون پر صف بندی کے لیئے اسواسطے بھیجی گئی تھی کہ وہ حضرت علیا کی سواری کا
استقبال اول کرے اور اسکے بعد وہ سواری کے پیچھے ہولے۔ اول با آخر نسبتے دارد۔ بال کی سڑک
پر ایک زبردست والینٹیریون کا لشکر نمودار ہوا۔ لشکرون کی وردیون کے رنگون کی نیرنگی اور
بوقلمونی گل بین کا تماشا دکھاتی تھی۔ یا شگفتہ پھولون کا ایک گلدستہ معلوم ہوتی تھی کہ کوئی
سُرخ ہے اور کوئی نیلی ہے کوئی خاکی ہے۔ پھر ہتیارون کا رنگ برنگ کا ہونا عجب بہار دکھاتا
تھا کہ سرون پر خود جگمگاتے ہوئے اور کلاہین چمکتی ہوئی پہنے ہوئے ہین۔ ہاتھون مین بندوقین نیزے
جلوہ نمائی کر رہے ہین۔ جزیرہ سائپرس کے جفاکش ریپ تجس شمالی بورنیو کے بونے زرد چہرے
چینی انگس۔ ہونگ کونگ کے لشکر بحرون پر جہاز جھنکا شکی طرح پھیلی ہوئی ٹوپیان عجب غریب پہنے

ہوئے دراز قد فربہ اندام جنگ باذ بیو سائس اصر پاڈرس۔ اسٹریلیا کے بسنے والے گھڑ چڑھے۔ رعیت کے سوار من چلے۔ کینیڈا اور نٹال کی سپاہین غرض ہر مقام کا عسکر موجود تھا جہان انگریزی جھنڈے کا پھریرا پھراتا تھا اور انگریزی زبان سنائی دیتی تھی۔ آدمیون کی پیوستہ صفین بہر رہی تہین جو آپسمین ایک دوسرے سے بھائی بھائی کہہ کے باتین کرتے تھے۔ ان مین یہ رشتہ متدی کیا تو ایک بادشاہ کی خیر خواہی کے سبب سے پیدا ہوئی تھی۔ یا انکا خون آپسمین ملتا تھا۔ وہ سینٹ پال کے گرجا کیطرف ان بہادر لشکرون کو جاتے ہوئے دیکھکر تعجب کے مارے پھولے نہ سماتے تھے اور اس خوشی کے مارے انکی نبضین تیز چلتی تہین کہ شہنشاہ بانو کی سواری کمال تزک احتشام و تجمل و جلال کے ساتھ ان آراستہ پیراستہ بازارون مین آنے والی ہے جس مین آدمی ایسے کھچا کھچ بہرے ہوئے ہین کہ کہین تل رکھنے کو جگہ نہین۔ ان سپاہیونکی روانگی کے کچھ دیر بعد حضرت علیا کی سواری نے گرجا مین جانیکے لیئے قدمونکو اُٹھایا۔ چیرز کا وہ غل شور مچا کہ باجون کی آوازین اُنکے آگے نقارخانہ مین طوطی کی آواز تھی۔ اول گاڑیان ساری قومون کے کئی سو عالی جاہ امرا و شرفا اور سفیرون کی آئین۔ جنمین گریس سنٹرل امریکہ۔ میگزی کو۔ پرتزل کے خاص سفیر سوار تھے چینی سفیر چنگ ہن ہو۔ اپنی مشرقی پوشاک بڑی بہڑک کی پہنے ہوئے تہا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے خاص سفیر مسٹر وائٹ ریڈ سب سے زیادہ سادہ لباس سیاہ پہنے ہوئے تھے۔ انکے بعد اعلے درجہ کے شاہی اور ہر سلطنت کے شہزادے و شہزادیان اور ملکہ معظمہ کے بچے اور انکے بچے نکے بچے اور انکی بیوہ بیٹیان گاڑیون مین بیٹھی ہوئی آئین۔ سولہ گاڑیان تہین جنکو چار چار گھوڑے چلا رہے تھے۔ ان گھوڑون کے ساز سونے چاندی کے تھے اور اُنپر چابک سوار لباس زرنگار پہنے ہوئے بیٹھے تھے۔ اُنکے پیچھے شہزادے گھوڑونپر سوار تھے جن مین ڈیوک خائف۔ مارکوئیس لورن۔ شہزادہ نیپلز۔ شہزادہ البرٹ پروشا۔ گرینڈ ڈیوک سرج روس۔ آسٹریا ہنگری کا آرچ ڈیوک فرینسس فرڈے نینڈ اور ہسی کا گرینڈ ڈیوک اور چالیس اور شہزادے ہمرکاب تھے جو ملکہ انگلینڈ کی تعظیم کرنے آئے تھے ان کے پیچھے ہندوستان کے سوارون کا رسالہ تہا جنکے گھوڑے بڑے شاندار اور لباس زرنگار تھے پھر کچھ فصل سے سب سے پچھلی سترھوین گاڑی ملکہ معظمہ کی تھی۔ یہ عمدہ انتظام کیا گیا تھا کہ ایک تار خانگی ایسا لگا دیا گیا تھا کہ قصر بکنگھم مین جبتک ملکہ معظمہ سوار ہون تو ایک ہی وقت مین کل دنیا کے اندر اپنے سوا

ہونے کی اطلاع اپنی رعایا کو اس تار کے ذریعہ سے دیدین۔ سو اُنھون نے اس خانگی تار پر جو قصر بکنگھم مین لگایا گیا تھا۔ اسپر سنٹرل ٹیلیگراف مین یہ سیدھے سادے الفاظ بھیجے کہ مین اپنے دل سے اپنی عزیز رعایا کا شکریہ اوا کرتی ہون۔ خدا اُسپر اپنی رحمت و برکت بھیجے۔ یہ پیغام دنیا مین کل ان کی رعایا کے پاس بجلی کیطرح دوڑ گیا۔ آفتاب نے اپنے مُنہ پر نقاب ڈال رکھی تھی اُسنے سواگیارہ بجے سوار ہونے کی توپ سنکر اپنے چہرہ خندان کو نقاب سے نکالکر مبارکبادی دی اور جشن کی گرمی ہنگامہ کو اپنی گرمی سے زیادہ چمکا دیا۔ اور گاڑی جس مین ملکہ معظمہ اور شہزادی ویلز اور شہزادی کرسچن بیٹھی ہوئی تھین مجمع الانوار بنا دیا۔ جسوقت آٹھ براق گھوڑون نے جو سونے کے ساز مین ڈوبے ہوئے تھے اور جنپر چابک سوار زرین نگار لباس پہنے ہوئے بیٹھے تھے حضرت علیا کی گاڑی کو چلایا تو بیشمار وفادار رعایا کے حلقون سے چیرز کا غل شور ہوا۔ سواری کے سامنے کمانڈر انچیف وسکونٹ وانزلی تھے۔ جنکا سینہ تمغون سے ستارستان بن رہا تھا۔ اور سواری کی داہنی طرف شہزادہ ویلز اور ڈیوک کون ناٹ اور بائین طرف پیرانہ سال ڈیوک کیمبرج لیڈی کوننگ ملکہ کے تھے۔ پیچھے علم شاہی تھا۔ اور اسکے پیچھے کورٹ کے عہدہ دار اور سپاہ تھی۔

جب سواری پال مل پر آئی تو بہ نسبت اور مقامات کے یہان خیر مقدم کی زیادہ دہوم دہام تھی پھر شہر کی حد پر ٹیمپل بار پر سواری آئی۔ یہان لارڈ میئر منتظر تھا اُسنے وہ شاندار تلوار جسکے قبضہ پر موتی لگے ہوئے تھے اور ملکہ الزبتھ نے دی تھی وہ شہنشاہ بانو کے آگے پیش کی پھر سواری لاکورٹ کے پاس آئی۔ یہان کل ججون اور قانون دانون نے خیر مقدم کیا۔ یہان پرانے شہر کا نشان ہے چیف مجسٹریٹ نے تلوار پیش کی۔ ملکہ معظمہ نے گاڑی مین جھک کر اُس نشان حکومت کو ہاتھ مین لیا۔ اور کچھ آہستہ سے بول کر اسکو واپس کیا۔ اور پھر سواری فلیٹ سٹریٹ مین آئی جو پھول اور سبز پتون سے نہایت آراستہ کیا گیا تھا۔ یہان سے سواری پہاڑ پر چڑھی جنسے اس سواری کو وہ رونق آسمانی دیدی جو کبھی اسکو نصیب نہوئی تھی۔ یہ قرار پایا تھا کہ سینٹ پال گرجا کے پاس کھلے میدان مین شکرگزاری کی نماز پڑھی جائے گی۔ یہان کلب کے کل عہدہ داران عظام اور اراکین سلطنت کے افسر الاسقام ملکہ معظمہ کے استقبال کے لیئے ایستادہ تھے۔ جسوقت سواری یہان آئی تو عجب ایک سمان تھا جو کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا یہ زمزمہ گایا گیا۔ کہ اے خدا مین نے تجھپر بھروسا

کیا ہے تو مجھے کبھی حیران پریشان نہونے دیجیو" سب سر برہنہ تھے اور ملکہ معظمہ اپنی جگہ پر
چہرے کی ایک طرف آفتابی لگائے بیٹھی تھین۔ اور سب شہزادیان اپنی گاڑیون مین کھڑی تھین سینٹ پال
کے ڈین گریگری وغیرہ نے یہ دعا مانگی۔ اے خدا ہماری ملکہ کو سلامت رکھ۔ جسکا جواب بڑے زور سے
یہ دیا گیا کہ جب ہم تجھ کو یاد کرتے ہین تو رحم فرما کر ہماری سُن۔ ڈین نے نماز پڑہی۔ کہ اے خدا ہمارے
آسمانی باپ ہم دل سے تیرا شکر ادا کرتے ہین کہ تو نے ہمکو شہنشاہ بانو ملکہ وکٹوریا کے عہد سلطنت کے
شصت سالہ مین بہت سی برکتین دی ہین۔ ہم تیرا شکر بھیجتے ہین۔ ہم نے تیرے اُن عجیب و غریب کامون
کے جاننے مین ترقی کی ہے جو انسان کی زندگانی کے آسایش و آرام کو بڑہاتی ہے اور غریب و امیر مین دلی
محبت پیدا کرتی ہے۔ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہین کہ بہت سی قومون مین ہم نے انجیل کی عجیب و غریب
منادی کی ہے۔ ہم دعا مانگتے ہین کہ یہ بخششین اور اور تیرے تمام عطیات مدت تک ہم کو عطا ہوتے
رہین۔ اور ملکہ بوسیلہ خداوند یسوع مسیح کے تیرے مقدس نام کو جلال و عظمت دے آمین۔

جس وقت یہ دعا پڑہی گئی تو سب خلقت پر ایک عالم خموشی طاری ہوا۔ اور شہنشاہ بانو اپنا
ماتمی لباس پہنے ہوئے بیٹھی تھین۔ اور اس اپنے جاہ و جلال کی شکر گزاری کے وقت بے اختیار
انکی آنکھون سے آنسو نکلے پڑتے تھے اور ہاتھ کانپتے تھے۔

جب یہ شکر گزاری ہو چکی تو کیا عالم خموشی تھا یا اب ہراہ ہراہ کا غل و شور اُٹھا۔ خدا ملکہ کو سلامت
رکھے باجوں کے ساتھ بڑے زور شور سے گایا گیا۔ ملکہ معظمہ کو منظور یہ تھا کہ انکی رعایا مین سے
ہزارون آدمی انکو دیکھین۔ اسلیئے اُنھون نے اپنی سواری کو بازارون مین ۶ میل پھرایا۔ اور پھر قصر بکنگھم مین
تشریف لے گئین۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ دس لاکھ آدمیون نے انکی سواری کی سیر دیکھی۔ اس جم غفیر
اور ہجوم کثیر مین ایک جان نہین تلف ہوئی۔ اور لوگون کو تکلیف بہت ہی کم پہنچی۔ یہ حسن انتظام
کی بڑی خوبی قابل تعریف ہے۔

شہزادون اور شہزادیون نے مسٹر ہومس کی لائف آف کوئین (اس کتاب مین حضرت
علیا کی سوانح عمری لکھی ہے) کو دو سو اونس سونے مین مطلا و مذہب کر کے اور ۳۲۵ ہیرون سے
مرصع و مزین کر کے حضرت علیا کو نذر مین دی۔ شہزادی ویلز نے ایک دھگدگی دی جس مین بیش
قیمت الماس و موتی جڑے ہوئے تھے ملکہ معظمہ کے گھر کے ملازمون نے چھڑیان نذر مین دین

جن مین لعل وجواہر نہایت صنعتکاری سے لگے ہوئے تھے۔ پارلیمنٹ کے ایک ممبر کی لیڈی مس بکارتھ نے ایک آفتابی مرصع کار دی ❊

ملکہ معظمہ کے پاس اس جشن کی مبارکبادمین اُنکی قلمرو کے ہر حصہ سے بہت تہنیت نامے آئے۔ ان سب کا سرتاج یونائیٹڈ سٹیٹس کا تہنیت نامہ تھا۔ اُسکو ملکہ معظمہ کے حضور مین آنریبل وائٹ لا ریڈ نے پیش کیا جو جوبلی مین خاص سفیر بنکر اس سلطنت کی طرف سے آئے تھے

ملکہ معظمہ کے پاس باہر سے جوبلی کے تہنیت ناموں کا آنا

عالیجناب وکٹوریا ملکہ گریٹ برٹن وآیرلینڈ قیصر ہند کو پریسیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹ کی طرفسے تہنیت نامہ۔ عالیجناب نے جو برطانیہ اعظم پر اپنی تاجداری کے ساٹھوین سال کے ختم ہونے پر جشن جوبلی فرمایا اس سے یونائیٹڈ سٹیٹس کے باشندون کو خوشیان ہوئی ہین اُن کو آپکے نام سے اور اُنکی طرفسے مین آپ کا سچا دوست حضور کی خدمت عالی مین عرض کرتا ہون مین اپنے ہم شہریون کے دل کی بات ظاہر کرتا ہون کہ اُنکی یہ تمنا و دعا ہے کہ آپ کی یہ موروثی سلطنت آپ کی رعایا پر مدتون تک قائم رہے جسمین سائنس و آرٹ و بہبودی آنام کی ترقی کے نشانات نمایان ہین۔ مین اپنے اہل ملک کی طرفسے اقرار کرتا ہون کہ یونائیٹڈ سٹیٹس پر جناب عالیہ نے اپنی نظر التفات رکھی ہے اور مواقع عظیم پر اپنی دوستی کو اسکے ساتھ ثابت کیا ہے۔ آپ کی خاص ذات ستودہ صفات مستحق ہے کہ ہم اسکے احترام و احسان کے فرض ادا کرنیسے مسرت حاصل کرین حضور کی عمر دراز ہو اور آپ جس رعیت کی فرمانروا ہون اُسکو عزت امن عافیت مرفہ الحالی کو متبرک کرین آپ کی قلمرو مین قوانین عدل و انصاف کے ماتحت آزادی نشو و نما پائے۔ اور آپ کی گورنمنٹ کی محبت رعیت کے ساتھ مستحکم ہو مین دعا مانگتا ہون کہ پروردگار عالم جناب عالیہ کو اپنی مقدس حمایت و محافظت مین رکھے ❊

جوبلی ڈنر

جشن جوبلی کے دن شام کو ملکہ معظمہ نے ان خیرخواہ شہزادگان والاتبار کو ڈنر دیا جو غیر ملکون سے آئے تھے میز پر اتنے الوان نعمت رکھی گئین کہ اگر ہم فقط اُنکے نام لکھین تو ایک ورق سیاہ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر بھی ایک کھانے کا نام ایسا نہ لکھ سکین جسکو ہم خود یا ہمارے ہم ملک جانین کہ وہ کھانا کیا ہوتا ہے۔ میز پر ملکہ معظمہ کے روبرو ایک بڑا گلدستہ شگفتہ نادر پھولون کا رکھا گیا۔ یہ ڈنر بڑی شان کا ہوا ❊

جوبلی اونرز (اعزازات و خطابات)

۲۲ - جون کو اخبارات مین جوبلی اونرز کی فہرست مشتہر ہوئی - کہ کولونیون کے گیارہ امرائے اعظم جو بلائے گئے تھے پرائیوی کونسلر مقرر ہوئے - اِس بات کا مدت سے خیال تھاکہ وہ پرائیوی کونسل کے مرکز بنائے جائین - یونیورسٹی ڈبلن کے ممبر مسٹر لیکی کو بھی یہی اعزاز حاصل ہوا جس سے علم کی دنیا پر احسان ہوا - لنڈن کے لارڈ میئر کی حُسن خدمات کے جلدو مین بیرونٹ کا خطاب اُنکو عطا ہوا - اور لارڈ میئر کے دوسرے عہدے مقرر ہوئے - اب ان آدمیون کو بھی پیر کا خطاب عطا ہونا تھا جو تجارت مین کارہائے نمایان کرتے تھے - اِس سبب سے سٹیم شپ کمپنی کے افسر اعلےٰ مسٹر جان بارٹ کو اور کنیڈا کے ہائی کمشنر رائیٹ - آنریبل مسٹر ڈونلڈ سمتھ کو پیر کے خطاب ملے ٭

یہ ایک بے نظیر موقع تھاکہ کولونی کے وزرائے اعظم کو بڑھانے سے ملکہ معظمہ کا بھی اعزاز افزون ہو گیا - وہ فقط انگلستان اور آئرلینڈ ہی کی فرمانروا نہ تھین بلکہ سب انگریزی بولنے والی کولونیون کی جیسے سکون پر ایک طرف ملکہ معظمہ کا چہرہ تھا اور دوسری طرف کولونی کا نام ٭

لنڈن مین روشنی کا ہونا

۲۲ - جون کو ادہر قصر بکنگھم مین ڈنر دیا گیا - ادہر سارے لنڈن مین برقی اور گاس کی روشنیون سے رات بغرض روشن بنی - انگلستان مین سو سے زیادہ بلند مقامات مین ایسی روشنی کیگئی جس سے معلوم ہوتا تھاکہ اسکے گرد ایک حلقۂ آتشی محیط ہو رہا ہے - لنڈن بنک پر رنگ برنگ کے لاکھون لیمپ روشن ہوئے - اُسکے دروازے پر آتشین حروف مین یہ عبارت روشن تھی کہ اُسنے (ملکہ) نے اپنے ملک کے لیئے دائمی بھلائی کی - بعض عمارات پر ایسی روشنی ہوئی کہ وہ بلور کی معلوم ہونے لگین اور اُسکے ہر گوشہ مین دن نظر آنے لگا - اُنمین ۳۳ ہزار گاس کی بتیان روشن تھین - بغرض سارے لنڈن مین رات مین دن کی روشنی تھی ٭

سلطنت انگلشیہ میں جشن کا ہونا

سلطنت کے ہر حصہ مین ادہر کولونی مین اِس جشن مسرتناک نے اپنا نیا رنگ دکھایا - سب جگہ یہ شوق تھاکہ اِس جشن کی خوشی اِس طرح منائین کہ کوئی دوسرا اِس مین ہماری برابری و ہمسری نکر سکے اپنے اپنے شہرون و قصبون و دیہات مین نئی نئی طرح سے آرایش و روشنیان کرتے تھے اور آتشبازیان چھوڑتے تھے - غریبون کو کھانے کھلاتے تھے - بچون کو کھیل تماشے دکھلاتے تھے - خیرات دیتے تھے - سنڈہرسٹ مین گرجا کے باہر کھلے میدان مین نماز پڑہی گئی - شہزادہ ویلز کی ریاست کے مختلف حصون مین دو ہزار بچون کو کرکیٹ کے میدان مین خیمے قائم کرکے اُنکے اندر چاء پلائی گئی - اور پہول مین

بڑے بڑے بازارون کی آراستگی مین ہزارون روپیہ خرچ کیا گیا۔ دوپہر کے قریب تجارت کی فرینڈلی
سوسائٹیون کا جلسہ ہوا جس مین آٹھ ہزار آدمی شریک ہوئے۔ دریا مین تجارت کے جہازون کا
جمگھٹ لگا۔ جن مین سے ہر ایک سر سے پاؤن تک بیرقون و جھنڈیون و پھولون سے آراستہ تھا۔ منچسٹر
کی کورپوریشن نے جوبلی کی دعوتون اور جلسون کے لیئے دس ہزار پونڈ چندہ سے جمع کیئے۔ بازارون
کی آئین بندی بہت خوش اسلوبی سے کی اور صبح کو ایک لاکھ بچون کو حاضری کھلائی اور ہر ایک
بچہ کو جوبلی میڈل دیا۔ شہر برمنگھم مین یہ جشن اس شان و شکوہ سے ہوا کہ تاریخ مین لکھنے کے
قابل ہے۔ تین پبلک پارکون مین آتشبازیان چھوٹین جوبلی کی یادگار مین نئے اسپتالون کی عمارتین
تعمیر ہوئین اور پرانی اسپتالون کی مالی حالت درست کی گئی۔ نیوکیسل کے اہل شہر نے ایک لاکھ
پونڈ فیاضانہ جمع کیا۔ اور اُس سے ایک نیا دار الشفار بنایا۔ یورک کے شہر مین مینشن ہوس کے گرد
بڑی آرایش ہوئی، اور یہان لارڈ میئر اور لیڈی میئر نے کورپوریشن اور جوبلی کی کمیٹی کے ممبرون
کو حاضری کھلائی۔ نوعمرون کے لیئے تو یہ جشن عید تھا کہ چودہ ہزار لڑکے لڑکیون اور تیرہ سو اُن کے
معلم سوا گیارہ بجے اپنے اپنے سکولون مین جمع ہوئے۔ اور ہر ایک کو جوبلی کی یادگار کا میڈل
دیا گیا۔ رات کو بہت مقامات مین روشنی ہوئی۔ اور اس شہر مین میلون تک بڑی روشنی تھی
اور اُسکے وسط مین جو گرجا کا گنبد تھا اسکی مغربی طرف آتشین رنگون سے منور تھی۔ یہان ایسی
مہمان نوازی کی گئی کہ جشن کی خوشی سب امیرون اور غریبون کو برابر ہوئی سکوٹ لینڈ مین پہاڑون
پر روشنیون نے اپنے رخ روشن کا نیا جوبن دکھایا۔ روشنی کے اوپر جو آتشبازی کے ستارے
چھوٹتے تھے ایک عجب نورانی عالم دکھاتا تھا کہ گویا نیوعن یعنی انگلینڈ نو آبادیون نے اس جشن جوبلی کی خوشی
منانے مین اپنے پرانے مادری وطن انگلستان کی برابری کرنے مین کچھ کمی نہین کی روٹ لوا مین پارلیمنٹ
ہال پر سات ہزار لڑکے مدرسون کے جمع ہوئے ہر لڑکے کے ہاتھ مین یونین جیک (علم انگلستانی) تھا
وہ اُس علم کو ہلاتے تھے اور قومی گیت گاتے تھے جسکا اثر لوگون کے دلون پر ہوتا تھا رات کو پارلیمنٹ
ہال پر دس ہزار لیمپ روشن ہوئے۔ دائین طرف یہ کتابہ تھا۔ کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے۔ بائین طرف
خدا سلطنت کو سلامت رکھے۔ کیونک سونٹ ویل۔ ٹورن ٹو ہون تی بیگ مین ہر ایک نے جوبلی کا
جشن کیا۔ میلبورن۔ سڈنی۔ ایڈی لیڈ۔ نیوزیلینڈ کے شہرون مین اس دن تعطیل رہی۔ اور ہر جگہ

روشنی ہوئی۔ اور آتشبازی چھوٹی۔ کیپ ٹاؤن مین سپاہ کا معائنہ ہوا اور ایک بڑا جلسہ ہوا۔ مصر
لاگوس۔ سائی ہیریا۔ پی اون۔ موریشس اور اقصائے مشرق مین۔ سنگاپور۔ ہونگ کونگ۔ شنگھائی
ایسٹ انڈیاس و ویسٹ انڈیاس۔ برٹش ہونڈوراس و برٹش گائنا مین ہر جگہ انگریزی پھریرا
پھراتا تھا۔ اور ملکہ معظمہ کی رعایا جمع ہوکر اس جشن جوبلی مین خوشیان مناتی تھی۔ ہندوستان مین
سوائے کلکتہ اور آسام کے جنکی زلزلہ نے بنیادین ہلا دی تھین سب جگہ یہ جشن بڑی گرمجوشی سے
ہوا۔ بہت سی ایڈریسین گورنر جنرل ہند کے حضور مین شملہ پر پیش ہوئین کہ وہ حضرت علیا کی خدمت عالی
مین بھیجی جائین۔ سب ہندوستانی ریاستون مین بڑی خوشیان منائی گئین اور خیرخواہیان
ظاہر کی گئین۔ اور برٹش گورنمنٹ کی اطاعت پر فخر ظاہر کیا گیا۔ خاصکر گوالیار مین جہان مہاراجہ نے
اس جوبلی کی خاطر دس فیصدی قیدی جیلخانون سے رہا کر دیئے۔ اور زر مالگزاری کی بقایا بیاسٹھ لاکھ
روپیہ معاف کر دی +

ہندوستان مین بہت سی یادگارین بنائی گئین اور خیراتین تقسیم ہوئین اور روشنیان
کی گئین اور آتشبازیان چھوڑی گئین۔ مدرسون مین طلبہ کو مٹھائیان تقسیم ہوئین۔ یہ خوشیان
مخصوص ملکہ معظمہ کی مطیع رعایا ہی کے ساتھ نہ تھین بلکہ روئے زمین پر جو مہذب سلطنت تھی اُس نے
اس جشن کے دن خوشی منائی اور ملکہ معظمہ کو تہنیت نامہ بھیجا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے تہنیت نامہ کو
ہم اوپر لکھ چکے ہین۔ وائنا مین شہنشاہ فرینسس نے انگلش رجمنٹ کی وردی پہنی اور اورڈر آف گارٹر
لگایا اور خود سفیر انگریزی کو بلایا۔ اور اپنی دلی مبارکباد اس جشن کی دی۔ سپین و گریس کے بادشاہون
نے انگریزی سفیرون کو بلاکر اس جشن کی مبارکبادین دین۔ روس فرانس جرمنی اور اور ملکون نے
انگریزی سفیرون کو بلاکر اُنکے روبرو اپنی خوشیان سچے دل مین ظاہر کین اور اونہون نے ملکہ معظمہ
کو مبارکبادین دین۔ اور پریس کے ذریعہ سے اسکا اعلان کیا +

۲۳ جون کو لارڈ چنسلر نے قصر بکنگھم مین ہوس آف لارڈس کیطرف سے یہ تہنیت نامہ
پیش کیا۔ کہ ہم حضرت علیا کے حضور مین یہ اپنی ایڈریس عاجزانہ پیش کرتے ہین کہ حضور کی سلطنت
کا ساٹھوان سال ختم ہوا۔ ہم حضور کو یقین دلاتے ہین کہ ہم نہایت فخر کے ساتھ اس بڑی جوبلی
مین شریک ہوئے ہین جس کا جشن رعایا کر رہی ہے۔ انگلستان کی تاریخ مین سب سے زیادہ درازعہد

نامور و خوش اقبال و ذی شان و ذو الجلال جناب عالیہ کی سلطنت ہوئی ہی۔ ہم سب کے ساتھ اس دعا مین شریک ہوتے ہین کہ جناب عالیہ کی سلامتی و صحت مین برسون تک یہ سلطنت قایم رہے *

اسی مضمون کا تہنیت نامہ کامنس کی طرف سے بھی حضرت علیا کی خدمت مین پیش ہوا *

اسکول کے دس ہزار لڑکے اور لڑکیون کا جمع ہونا

اسی دن ایک عجیب مجمع مسرت زا ہوا کہ کونسٹی ٹیوشن ہل پر حضرت علیا نے ہر قسم کے مدرسون مین سے دس ہزار لڑکے لڑکیون کو بلایا۔ دوپہر کے بعد چار بجے سب لڑکے لڑکیان اپنے اپنے ٹھکانے پر بیٹھ گئے۔ اور اُنکی دعوت بڑی دہوم دہام سے یہ ہوئی کہ اُن کو میٹھی روٹیان اور مٹھائیان دی گئین اور دودھ پلایا گیا۔ سوا پانچ بجے ملکہ معظمہ قصر بکنگہم سے سوار ہوکر ان بچون کے پاس آئین سب اپنی اپنی جگہ پر سروقد تعظیم کے لیئے کھڑے ہوئے اور چیرز دیئے۔ خدا ملکہ کو سلامت رکھے گانا شروع کیا۔ اور بینڈ بجا۔ ننھون کی سُریلی آوازون سے ہوا بھر گئی *

ملکہ معظمہ نے ان لڑکون کو ایسے مادرانہ پیار کی نظر سے دیکھا کہ لڑکون نے اُنکو ماں جانا اور اُن کا نام مادر ملکہ رکھ لیا *

جوبلی اور اوپیرا

۲۳۔ جون کو جوبلی کی تقریب کے سبب سے حضرت علیا نے اوپیرا مین تماشا کرایا۔ اس مین ملکہ معظمہ خود تشریف نہین لائین۔ مگر اور سب شہزادے اور شہزادیان جو جوبلی کے جشن مین شریک تھے وہ آئے۔ اُنکی حسین و جمیل صورتون کی جلوہ نمائی سے اوپیرا پرستان معلوم ہوتا تھا۔ مکان کی آرایش کے لیئے ساٹھ ہزار پھول و کلیان منگائی گئین جنسے وہ گلستان بن گیا۔ اوپیرا مین جن بوکسون پر بیٹھنے کے لیئے دس پونڈ دیئے کا معمول تھا اُسکے ایک سو پچاس پونڈ دیئے گئے *

غریبون کی دعوت کا جلسہ اور ...

اس جوبلی کی تقریب مین لنڈن کے تین لاکھ غریب آدمیون کو کھانا کھلانا سب سے زیادہ عمدہ و پسندیدہ تھا۔ دار السلطنت کے جن حصون مین غریب آدمی رہتے تھے اُنکے بڑے بڑے مکانون مین کھانے کے لیئے بلائے گئے۔ ان مکانون مین شہزادی ویلز جہان تک ممکن تھا خود تشریف لے گئین وہ کبھی اس مکان مین جاتین اور کبھی اُس مکان مین۔ اور غربا سے چند مہربانی کی باتین کرتین *

۲۴۔ جون کو قصر بکنگہم مین شہزادہ اور شہزادی ویلز نے ملکہ معظمہ کے قائم مقام بن کے تمام معظم و محترم مہمانون کی دعوت کی۔ ۲۵۔ جون کو جمعہ کے دن تھیٹر مین ایک بڑا تماشا ہوا جس مین مسٹر بیلس نے پردہ کے اندر سے نکلکر یہ سپیچ دیا کہ "لیڈیز و جنٹلمین۔ اے میرے ہموطنون

مین کہتا ہون کہ آج ہم سب کا شاد و شادمان ہونا ہمارا یک ال یک جان ہونا ثابت کرتا ہے جس قدر ہم کو نشاط و انبساط آپکے خیر مقدم کرنے سے حاصل ہوا ہے مین اُسکو بیان نہین کر سکتا مجھے امید کرتا ہے آئندہ بھی یہ ہمارے ملک اور ہماری ملکہ کی محبت کو ہمارے بچے یاد رکھینگے اور ہم ورثہ انکی حمایت کے سیئے اپنی تلوارین چمکائینگے اور انکے لیے دعا سے دریغ نہ کرینگے مین اُن لوگون کی طرف سے ہواس پردہ کے اندر ہین اور ان لوگون کے خیر مقدم کا جو پردہ سے باہر ہین دل سے شکریہ ادا کرتا ہون *

ایٹن کالج کے طلبہ کے مشعلون کا تماشا

ایٹن کالج کے طلبہ ہمیشہ سے بادشاہون کی نظر التفات رہے ہین ۲۸ جون کی صبح کو ونڈسر کی ہوم پارک مین ملکہ معظمہ نے پانچ ہزار طلبہ کی دعوت کی اور اسکے بعد کل ملک کے ناظرین آگ بجھانے والے انکا ملاحظہ کیا۔ اور رات کو نو بجے حضرت ملیا اپنے قصر معلیٰ کے ایک دروازہ مین تشریف فرما ہوئین اور اُنکے سامنے صحن مین ایٹن کالج کے لڑکے جمع ہوئے۔ ان مین سے اکثر اپنے وردی پہنے کی رو کی پہنے ہوئے تھے۔ ہر ایک ہاتھ مین ایک مشعل یا لالٹین تھی۔ اور وہ اپنے پینترے بدلتے تھے اور طرح طرح کی خوش اسلوب حرکتین کرتے تھے۔ غرض عجب ایک تماشا نظر آتا تھا *

جہازون کے بیڑے اور بحری سپاہ کا معائنہ

ملکہ معظمہ اپنی ابتدائے سلطنت سے اپنے ملک کی جو جزیرہ تھا محافظت پر توجہ فرماتی تھین اور اسیلئے سپٹ ہیڈ مین جہازون کے بیڑون اور بحری سپاہون کے معاینہ کے لیئے بار بار جاتی تھین سنہ ۱۸۵۶ء مین جنگ کریمیا کے ختم ہونیکے بعد ان جہازون اور سپاہیون کا مشہور معاینہ ہوا تھا جس مین چھوٹے بڑے سب ۲۵۴ جہازون سے برطانیہ کی بحری قوت و طاقت دکھائی گئی تھی۔ ان جہازون کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ انگلینڈ کی محافظت کے لیئے لکڑی کی ایک فصیل تھی سنہ ۱۸۸۷ء کی جوبلی مین آہنی جہازون کے سبب سے لکڑی کی فصیل کی جگہ لوہے کی فصیل ہوگئی یا آہنی حصار انکے گرد بن گیا۔ اس پہلی جوبلی مین جو بیڑے دکھائے گئے تھے وہ بیڑے زبردست اور عالیشان تھے مگر ان بیڑون کے سامنے ضعیف تھے جو سنہ ۱۸۹۷ء مین دکھلائے گئے۔ ان مین ایک سو ساٹھ جہازون کے پھریرے ہوا مین پھرارہے تھے اور چالیس ہزار سپاہ سوار تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ انگلش مین اپنے ملک کی محافظت کی اور غیر ملکون پر اپنے حملہ کرنے کی کیسی طاقت و قدرت رکھتے ہین۔ جن قومون کو اپنی بحری طاقت پر گھمنڈ ہو وہ دیکھ لین کہ انگلش مین

اپنی فوقیت کھتی ہین و سبقت لیگئے ہین جیسا ان بیڑون کا اجتماع اسوقت ہوا ہے ایسا پنچون (بحری دیوتا) کی سلطنت مین کبھی نہین ہوا۔ یہ بیڑے وہ تھے کہ اطلاع پانے پر چند روز مین لڑنیکے لیے مسلح ہوکر تیار ہوجائین انکو ان ایک سو پچیس جہازون سے کے انگریزی بیڑون سے تعلق نہ تہا جو دنیا مین بحر مڈیٹرنین اور چینی سمندرون مین۔ ہندوستان و شمالی امریکہ مین پہلے بہیجے ہین۔ جہازون کی لنگر اندازی مین ایسا فصل رکھا گیا کہ سمندر کا مدوجزر جو ان مین حرکت پیدا کرے اُس سے اُن کی قطار بندی مین خلل نہ پڑے۔ انکی پانچ قطارین یعنی لینین تہین جن مین سے ہر ایک کا طول تقریباً پانچ میل تہا۔ علاوہ ان قواعد دان جہازون کے پورٹس متھ کے دروازے پر گورمنٹ کی کشتیون کے چھوٹے چھوٹے بیڑے تھے۔ جہازونکی قطار بندی اسطرح تہی کہ ساحل کے قریب اول لین مین ٹورپی ڈو بوٹس اور تعلیم کرنے والے و مستولی جہاز۔ دوسری لین مین اگن بوٹس ڈسٹرائر تیسری لین مین تیسرے درجہ کے کروزر (جنگی جہاز جو دشمن کی تلاش یا تجارت کے مال کی محافظت مین پہرتا رہے) اور چوتھی و پانچوین لینون بیٹل شپ (جنگی جہاز) اور کروزر چھٹی لین مین وہ جنگی جہاز تھے جو بڑی بڑی بحری قوت رکھنے والی غیر سلطنتون نے بھیجے تھے اور ساتوین لین مین انگریزی تاجرون کے جہازون کے بیڑے تھے جو دنیا مین سب پر سبقت لے گئے تھے۔ اگر ان جہازون کے ساتھ ان دخانی جہازون کو جو سیر کیلئے بنائے جاتے ہین شامل کرلین تو کل تین سو جہاز ہوتے ہین۔ ان تفریحی جہازون و کشتیون مین تماشائی بہرے ہوئے تھے اور ساحل پر اسقدر تماشا دیکھنے والے جمع تھے کہ وہ سیاہ معلوم ہوتا تہا غرض سپٹ ہیڈ مین جنگی جہازون کا وہ اجتماع دکہایا گیا کہ سب غیر سلطنتون کے قائم مقام انکو دیکھکر متحیر و ششدر رہ گئے وہ پہلے جانتے تھے کہ انگریزی بحری قوت کی شہرت ہی شہرت ہے۔ دور کے ڈہول سہانے۔ مگر اب اپنی آنکھون سے دیکھکر انکے ہوش اُڑے۔ کہ اللہ اکبر یہ کیا انگلینڈ کی بحری قوت ہے۔ ان بیڑون کے امیر البحر و کمانڈر انچیف سر ٹوئیل سال لورن تھے۔ یہی قوم کے آہنی تن تہمتن پہلوان ہین جو میدان جنگ مین یہ اختیار رکھتے ہین۔ خواہ زبردستی دشمن کو فتح پر راضی کرلین یا جنگ کو جاری رکھین اسی ہفتے مین منگل کے دن لندن کے بازارون مین انگلستان نے اپنی بری قوت کو نمایان کیا تہا۔ یا آج جمعرات کو اپنی بحری قوت کا جلوہ دکہایا ہے۔ ٹہیک آٹھ بجے کمانڈر انچیف کے جہاز سے

جھنڈے و جھنڈیان لا لاکر جہازون پر لگنے شروع ہوئے۔ دس بجے سے پہلے سواری شاہی کی لینین صاف ہوئین۔ ٹھیک د بجے سلامی کی توپین سر ہوئین جس سے معلوم ہوا کہ شاہی جہاز کی آمد ہے۔ کچھ دیر نہوئی تھی کہ جہاز وکٹوریا البرٹ جسکے آگے آگے ایک جہاز جلو مین چلتا تھا لینون کے سرون پر آن پہنچا۔ اسمین شہزادہ ویلز اور چند اور شہزادے سوار تھے۔ سپاہیون نے جہازون پر شہزادہ کی سلامی اُتاری اور چیرز بڑی گرمجوشی سے دیئے۔ جہازون کی قطارون کے درمیان شاہی جہاز چلا اور اُسکے پیچھے جہازون کا ایک تانتا تھا جن مین شاہی مہمان اور شہزادے جو شہزادہ ویلز کے جہاز مین آرام سے نہین بیٹھ سکتے تھے۔ اور لارڈس جو میٹ البحر تھے اور اُنکے دوست اور پارلیمنٹ کے ممبر کولونیون کے وزراءِ اعظم اور اُن کے مصاحبین امسایٹ اونریبل جوزف چیمبرلین سکرٹری آف سٹیٹ کولونی اور غیر سلطنتون کے سفیر وغیرہ سوار تھے۔ دو گھنٹون مین شہزادہ ویلز نے جہازون کی لینون کا ملاحظہ فرمایا۔ وہ امیر البحر کے جہاز کے پہلو مین آئے اور حکم دیا کہ تمام افسران علم بردار خواہ انگریزی سلطنت کے ہون یا دولتہائے خارجیہ کے وہ میرے جہاز پر آئین تھوڑی دیر مین یہ افسر اپنے اپنے علمون کو لیئے ہوئے اپنے اپنے جہازون سے کشتیون مین سوار ہوکر شاہی جہاز پر آن پہنچے۔ شہزادہ نے سب سے بڑی تپاک اور خوش خلاقی سے ملاقات کی۔ اور پھر شاہی جہاز کا لنگر اُٹھا اور پورٹس متھ کی طرف چلا۔ جب وہ کسی جہاز کے پاس آتا تو شہزادہ کو چیرز دیئے جاتے۔ جب شہزادہ بندرگاہ مذکور مین پہنچگیا تو اُسیوقت امیر البحر ٹوویل سالبورن نے بحری اشارون مین اہل جہاز کو بتلایا کہ شہزادہ ویلز جو اسوقت ملکہ معظمہ کی قائم مقامی کررہے ہین اور مجھے حکم دیتے ہین کہ اُنکی طرف سے مین کہون کہ پورٹس متھ مین جس عظمت و جلال و خوش اسلوبی و خوش ترتیبی سے بیڑے مجھے دکھلائے گئے ہین اُس سے مین نہایت مسرور و محظوظ ہوا اور اُنکے ارشاد کے موافق حکم دیتا ہون کہ آج شام کو کل سپاہ کو شراب آب آمیز زیادہ دی جائے۔ یہ حکم سپاہ کے مرغوب دل تھا بعد ان سب باتون کے برق و باد و رعد و باران کا طوفان آیا جسکے اندھیرے مین جہازون کا شہر سمندر مین نظرون کے تلے سے غائب ہوگیا۔ مگر لاکھون آدمی جو کشتیون مین بیٹھ کر اور کنارون پر کھڑے ہوکر سیر دیکھنے آئے تھے اُنکی قسمت ایسی بُری نہ تھی کہ جہازون کی روشنی سے اُن کی آنکھین روشن نہوتین۔ دن کے چھپتے ہی طوفان اپنا مُنہ چھپا کے چلتا بنا۔ ایک توپ چھوٹی اُنکی

آواز سے جہازوں پر روشنی کرنے کا حکم ہوا۔ طوفان باد و باران ایک بہانہ تھا جو اپنا کام کر کے کہین دور اپنا کام کرنے چلا گیا۔ روشنی کرنے کے لیے مطلع صاف ہو گیا۔ ایک توپ چلنے کی آواز سے جہاز دیکھ کر اب سب جہاز روشن ہو گئے۔ سمندر مین روشن جہاز ایسے نظر آنے لگے جیسے کہ شب تاریک مین کرم شب تاب۔ وہ سمندر آگ ہی کے بنے ہوئے معلوم ہوتے تھے یا وہ بالکل ایسے بن گئے تھے جیسے کہ [illegible] دیا لکڑی سونے کا بن گیا۔ غرض اس روشنی نے اپنی سحر پردازی سے دن تارے [illegible] تک ایک طلسمات کا عالم دکھایا۔ ساڑھے گیارہ بجے شہزادہ ویلز روشنی کی سیر کے لیے جلوہ گر ہوئے سنہری بیڑے سے سلامی کا غل شور آسمان پر پہنچایا۔ ادھر [illegible] کہ سنہری بیڑے [illegible] ہوا ساری روشنی گل ہو گئی کہین کہین سمندر مین مفلس کے چراغ کی طرح ٹمٹمانے لگی۔ اب [illegible] کا بحری تماشا ختم ہوا۔ اسکے دیکھنے والون اور غیر ملکون کے آنے والون کو اب یہ سبق سنایا جو دنیا کو پہلے سیکھنا چاہیے تھا کہ انگلش کوئی بڑی قوت سپاہ کی نہین رکھتے مگر وہ سمندر پر فرمانروا ہین وہ ہمیشہ رہین گے۔ [illegible] سیکھ کچھ کلام [illegible] انگلش [illegible] تھا پہچاننے اور فوقیت رکھنے کے لیے اس بحری ہی قوت کی ضرورت ہے۔ اگر انگلش [illegible] قوت پر بدستور علم تھا تو بھی اجنبی و غیر ملکی آدمی خواہ دوست ہون یا دشمن جانتے تھے کہ انکی قوم زیست کی سب سے زیادہ غالب شرط یہ ہے کہ انکی بحری قوت بڑی زبردست ہو۔

جشن جوبلی مین جو ایل کولونی کا بہادر کنشنٹ شریک ہوا تھا [illegible] بحری معائنہ میں شریک نہین کیا گیا۔ اس فروگذاشت پر اخبار نویسون نے اعتراض [illegible] مگر ان اعتراضون کے ہونے سے پہلے گورنمنٹ کو اپنی غلطی پر آگاہی ہو گئی اور اس نے [illegible] بیڑے کو آراستہ کیا اور اسپر روشنی کی۔ اور ایل کولونی کو اس مین شریک کیا۔ اور اس روز مین یہ اور اضافہ کیا کہ ایک ٹورپیڈو کشتی تارپیڈو کی وخانی زور سے چلا کے اول دکھلائی گئی ۔

ملکہ معظمہ نے اپنی جنم بھوم کنسنگٹن کا بھی ملاحظہ کیا۔ شہزادی لوئیز نے انکو ایک گلدستہ نذر دیا اور پرنس کے شوہر مارکوئیس لورن نے ایڈریس دیا جسکا جواب ملکہ معظمہ نے یہ ارشاد کیا کہ مین تمہاری خیر خواہانہ و محبانہ ایڈریس کی شکرگزار ہون مجھے اس سے بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ کنسنگٹن کے باشندے میرے مطیع اور نیک خواہ ہین مین بڑی خوشی سے اپنے ان خیالات کو

بحری معائنہ مین ایل کولونی [illegible]

ملکہ معظمہ کا [illegible] کنسنگٹن مین

تازہ کرتی ہون کہ میری پیدایش یہین ہوئی ہے اور یہین سے مین تخت نشینی کے لیئے بلائی گئی ہون۔ یہ سب باتین مجھے محبت کے ساتھ یاد رہین گی۔ پھر ملکہ معظمہ نے یہان کے باغون مین دس ہزار بچون کو ملاحظہ کیا کہ وہ قومی گیت گا رہے ہین ؎

قصر بکنگھم مین جو پچھلی گارڈن پارٹی ہوئی اسمین بڑی بہار تھی موسم بہت اچھا تھا۔ اسمین شاہی مہمان بڑے بڑے شاندار و ممتاز اور تمام غیر سلطنتون کے سفیر موجود تھے جو جشن جوبلی مین آئے تھے۔ چار بجے یہ جلسہ شروع ہوا۔ تھوڑی دیر مین لیڈیان اپنے اپنے چمکیلے رنگین لباس مین آ گرا آئین کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ رنگون کی روشنی روان ہین۔ ملکہ معظمہ نے یہان چاء پی اور بہت سی دلچسپ باتین ہوئین ؎

پہلے بحری قوت کا ملاحظہ ہوا تھا جسکی نسبت یہ کہنا کوئی شیخی و ڈینگ کی بات نہین ہے کہ انگلینڈ کی بحری قوت کی کسی قوم کی بحری قوت برابری نہین کر سکتی بلکہ دو قومون کی زبردست بحری قوتین اس سے مقابلہ نہین کر سکتین۔ اب بری قوت کا معائنہ ایلڈر شوٹ مین پہلی جولائی کو کیا گیا۔ یوروپ کی اور زبردست سلطنتون کی نسبت انگریزی سپاہ تعداد مین کم ہے مگر اپنی عزت و قوت مین زیادہ ہے۔ جسکی شہادت تاریخون مین اسکے کارہائے نمایان دے رہے ہین۔ ملکہ معظمہ کے ساتھ غیر ملکون کے بہت سے شہزادے اس معائنہ کے وقت موجود تھے۔ گو انھون نے سپاہ کا بیسون دفعہ معائنہ کیا ہوگا۔ مگر کبھی کسی نے ان مین سے ایسی سجیلی سپاہ جیسی کہ آج ایلڈر شوٹ کے میدان مین اٹھائیس ہزار کھڑی ہے نہ دیکھی ہوگی۔ ان مین اہل کولونی کی سپاہ بھی موجود تھی جسکی نظیر ملٹری ریویو مین کہین دنیا مین موجود نہ تھی۔ سوا چار بجے ملکہ معظمہ گاڑی مین بیٹھکر معائنہ کو تشریف لے گئین۔ سپاہ مستطیل کے تین ضلعون مین کھڑی تھی۔ ملکہ معظمہ چوتھے ضلع کے وسط مین مقیم ہوئین۔ اول سپاہ نے سلامی اتاری۔ پھر اپنی قواعد دکھائی۔ اہل کولونی کی سپاہ مین ۴۴۳۴ سوار اور ۴۸۴۱ توپچی اور انجنیر اور ۴۰۳۳ پیدل تھے۔ یہ سپاہ اپنی بڑی شان دکھاتی تھی۔ ہر بریطانیہ اعظم کی سپاہ جن کی وردیان اجنبی معلوم ہوتی تھین۔ ایک فرمانروا کے علم کے نیچے قواعد کر رہی تھی اور اسکی اطاعت و فرمانبرداری کو ظاہر کر رہی تھی جس سے انگریزی سلطنت کی سطوت و صولت کا نقش دلون پر منقش ہوتا تھا۔ بچپنے سے جغرافیہ کے نقشون مین سرخ نشان ہمارے دلون پر انگریزی

قصر بکنگھم مین گارڈن پارٹی

ایلڈر شوٹ مین سپاہ کا معائنہ

سلطنت کا نقش جاتے تھے۔ مگر ایلڈر شوٹ کے میدان مین یہ نقش آنکھون کے سامنے اُس سلطنت کو دکھاتے تھے کہ کنیڈا۔ اسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ کی سپاہین موجود ہین جو ہماری ملکہ معظمہ کی محافظت کے لیئے اپنی جان لڑانے کو ایسی ہی آمادہ ہین جیسی کہ اپنے گھرون کے لیئے جو بہت دور دراز ہین۔ اہل کولونی انگلستان کو اپنی مان سمجھتے تھے اور اُسکی تعظیم وتکریم کرتے تھے اور اُسکی اطاعت کو اپنی سعادتمندی سمجھتے تھے جس وقت مان کو سپاہ کی ضرورت ہو تو وہ دست بستہ خدمت کرنے کو حاضر تھے ❊

روز شنبہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۷ع کو سینٹ جارج کلب مین اہل کولونی کے وزراء اعظم کے اعزاز کے لیئے ڈنر دیا گیا جسمین پانچ وزیر موجود تھے۔ کیپ کولونی کی طرف سے سر جی گورڈون سپرگ نے ایک جہاز سلطنت انگلینڈ کو نذر کیا۔ جسکا حال مسٹر گوسچین یہ بیان فرماتے ہین کہ آج میرے سامنے ایک بڑا دلچسپ پُرتکلف سین یہ ہے جسکو ہم سب یاد رکھین گے کہ برٹش کولونی کے نائبون نے ایک آہنی جہاز ہم کو پیش کش کیا جس کی کچھ دھوم دھام نہین کی گئی۔ امیر البحر کے فرسٹ لارڈ کے پاس سر جان گورڈون سپرگ آئے اور اُنسے کہا کہ کیپ کولونی تیار ہے کہ ایک آہنی جہاز سلطنت کی نذر کرین (چیرز) مین نے انگریزی قوم کی گورنمنٹ کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور اِس سلطنت وسیع کی طرف سے بھی شکریہ ادا کیا جسکا ایک حصہ کیپ کولونی ہے۔ یہ اول درجہ کا جہاز بغیر کسی شرط کے پیش کیا گیا۔ اور اُسکے ساتھ یہ درخواست کی گئی کہ وہ اپنے ان ہم شیر جہازون کے ساتھ رہے جن کی قیمت ٹیکس دینے والون نے ادا کی ہے جن مین سے اکثر کو سپٹ ہیڈ مین لوگون نے دیکھا ہے۔ سنو سنو کچھ شرائط نہین ہین۔ یہ ایک عطیہ آزاد صرف اس مطلب کے لیئے دیا گیا ہے کہ برٹش سلطنت کی قوت کی افزایش ہو (چیرز) یہ جوبلی کی بڑی معراج تھی۔ ملکہ معظمہ کی نذر مین سیم وزر وجواہر مشرقی کپڑے بڑے بیش بہا اسقدر دیئے گئے تھے کہ جنکے رکھنے سے قصر سعلے ایک نمایشگاہ بن گیا تھا۔ مگر کیپ کولونی کا تحفہ آہنی جہاز کا سب تحائف مین افضل اور زیادہ تر بیش بہا تھا۔ اور جس نیت سے وہ دیا گیا تھا۔ اس سے برٹش کے دل پر بڑا اثر ہوتا تھا۔ وہ انگلو سیکسن کی سلطنت متحدہ کی بنیاد کا پتھر تھا ❊

اہل کیپ کولونی کا ملکہ معظمہ کو ایک جہاز پیشکش کرنا

ہینڈرشوٹ مین سپاہ کے معاینہ کے بعد ڈنر دیا گیا۔ پھر گارڈن پارٹی ہوئی جسمین پندرہ سو مہمان جمع تھے۔ اِسمین ملکہ معظمہ نے اپنے مہمانون سے خود وہ خوب باتین کین۔ اسیوقت شہزادہ ویلز نے اہل کولونی کی سپاہ کا معاینہ کیا۔ اور اُنکو میڈل اپنے ہاتھ سے دیئے۔ جب یہ تحفہ تقسیم ہوچکا تو قومی گیت گایا گیا۔ اِسکے بعد شہزادہ نے ٹوپی اُتار کر ملکہ معظمہ قیصر ہند کو تین چیرز دیئے جسکے ساتھ اور سب نے چیرز دیئے۔ دو دن بعد ملکہ معظمہ نے ہندوستان کی امپیریل سروس سپاہ کا ملاحظہ فرمایا جسکے افسر اعلے سر پرتاب سنگھ اور دو اور افسر تھے اُنکے ملاحظہ مین کچھ زیادہ دیر نہین لگی۔ ہندوستانی افسرون کی شہسواری مین کسی کو کلام نہین وہ اپنے گھوڑون پر سے اُتر کر ملکہ معظمہ کی گاڑی کے پاس گئے۔ اُنھون نے اپنے دست مبارک سے اُن کو تمغے دیئے۔ ان افسرون نے سلام کیا۔ بعض نے تمغون کو چوما۔ بعض نے آنکھون سے لگایا۔ سر پرتاب سنگھ کو ملکہ معظمہ نے بلا کر اُنسے بہت شوق سے باتین کین۔ جسوقت پرتاب سنگھ ملکہ معظمہ کے پاس گئے تو انھون نے اپنے دونون ہاتھون کو جوڑ کر اپنی چھاتی سے لگایا اور پھر سر و پیشانی سے لگایا۔ اِن حرکتون پر انگلینڈ مین لوگون کو تعجب آیا ٭

جسوقت جشن جوبلی کے لیئے ہزارون تجویزین و تدبیرین ہو رہی تھین تو شہزادہ ویلز نے ۲- فروری ۱۸۹۷ء کو اخبارون مین اپنی یہ تجویز مشتہر کرائی کہ ملکہ معظمہ خود تو کوئی اپنی رائے کا اعلان کرتی نہین کہ یہ ہونا چاہیئے۔ اِس لیئے مجھے آزادی ہے کہ اپنی یہ رائے لنڈن کے باشندون کے روبرو پیش کرون جو اُنکو بھی پسند ہوگی کہ لنڈن کے اسپتالون کے لیئے فنڈ روپیہ کا سالانہ چندہ کی صورت مین ایسا جمع کرنا چاہیئے کہ وہ اُنکے قرضون کو بالکل اُتار دینے کے لیئے اور ہمیشہ اُنکے خرچون کے چلانے کے لیئے کافی ہو۔ اُسکے لیئے لاکھ پونڈ سے ڈیڑھ لاکھ پونڈ تک سالانہ آمدنی کے اضافہ کی ضرورت تھی اُسکے چندہ جمع کرنیکے لیئے بڑی چلتی ہوئی تدبیرین اختیار کیگئین کہ حاکمون کے حکم سے اسپتال سٹمپ جاری کیئے ایک سُرخ رنگ کا ڈھائی شلنگ کا دوسرا نیلے رنگ کا ایک شلنگ کا۔ اُنکی فروخت خوب ہوئی۔ جب تک یہ فنڈ پورا نہوا دنیا اپنی محبت انسانی اُنکے خریدنے سے دکھاتی رہی۔ پھر انگلینڈ بنک مین وہ آلہ جس سے سٹمپ بنتے تھے توڑا گیا۔ ایک اور تجویز اِس فنڈ کے بڑھانے کے لیئے کی گئی کہ شہزادہ ویلز کے حکم سے جوبلی کا پروگریم چھاپا گیا

جس مین جشن کے سارے کامون کی تفصیل قابل تحسین لکھی تھی۔ اسکا ایک ایک پرچہ ایک ایک شلنگ کو بیچا گیا جس سے بہت فائدہ ہوا۔ وہ بھی ہسپتالون کے فنڈ مین جمع ہوا جس سے قدر چندہ جمع ہو گیا اور وہ ہسپتالون کی ضروریات کے لیے کافی تھا ۔

جوبلی میڈل

جشن جوبلی کی یادگار کے لیئے جو میڈل تیار کیئے گئے انکو حضرت علیا کی سب قوم کی رعایا نے بڑے شوق سے خریدا۔ شاید نہ زیادہ خوشنما کوئی سکہ شاہی ٹکسال مین ڈھلا ہوگا۔ اس میڈل پر حضرت علیا کے چہرے کی تصویر ایسی تھی جیسی کہ سنہ ۱۸۳۷ع سے سنہ ۱۸۶۰ع تک کے سکون پر۔ انکی قیمت مفصلہ ذیل تھی ۔

سونے کے میڈل کی تیرہ پونڈ اور سونے کے چھوٹے میڈل کی دو پونڈ۔ اور چاندی کے بڑے میڈل کی ۱۰ شلنگ۔ اور تانبے کے بڑے میڈل کی ۴ شلنگ اور چھوٹے میڈل کی ایک شلنگ جو میڈل تیرہ پونڈ کو بکتا تھا اسکی اصلی قیمت ۱۲ پونڈ ۵ شلنگ تھی ۔

جوبلی کی بعض متفرق باتون کا بیان

اب کچھ تھوڑی سی اور باتین جوبلی کی بیان کرنی باقی رہی ہین۔ انکے بیان کے بعد یہ خاتمہ ہے۔ ملکہ معظمہ کی تاریخ جوبلی شصت سالہ کی اور انگلینڈ کے مذہب عیسائی اختیار کرنے کی تاریخ سیزدہ صد سالہ ایک ہی تھین اسلیئے اس تاریخ مین سو بشپ سب اطراف سے اسکی رسم ادا کرنیکے لیئے آئے تھے۔ ملکہ معظمہ نے سب بشپون سے ونڈسر مین ملاقات کی ۔

یونیورسٹیون اور بڑے بڑے کارپوریشنون اور سوسائٹیون سے ڈیپوٹیشن اور ایڈریسین آئی تھین۔ ان سب مین ملکہ معظمہ کو مبارکبادین دی تھین اور اپنی تمنائین ظاہر کی تھین کہ انکی فیض بخش سلطنت کی درازی عمر ہو۔ ان سب کے جواب مین ملکہ معظمہ نے اپنی دستخطی [illegible] شائع کیا ۔

ونڈسر کیسل ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۹۷ع

چونکہ اکثر اپنی رعایا کے دل سے اپنے دلی نیک [illegible] ہمدردی انہون نے [illegible] مین بیان کیا ہے۔ اسلیئے اس قابل یادگار جشن شاہانہ جوبلی مین مذکور کیا ہے کہ رعایا کا بے انتہا پیار خیر خواہی چونکہ سچے دل سے بیان ہوا ہے مگر میرے دلکو بغیر اس بیان کے چین نہین آتا کہ مین جی کھولکر کہون کہ میری سلطنت کے ساٹھوین سال کی ختم ہونے پر رعایا نے

اپنی اصلی محبت کا اور خیر خواہانہ مودت کا جوش خود بخود دکھایا ہے۔ اس سے میرا دل ایسا موثر و ممنون ہوا ہے کہ اُسکا بیان کرنا مجھے اِس موقع پر مشکل ہے۔ لنڈن مین ۲۲ جون کو جو میری سواری تزک و احتشام و تجمل کے ساتھ نکلی تو رعایا نے ایک عجیب اور انداز سے اپنی خوشی کی گرمجوشی کو دکھایا ہے کہ اُسنے میرے دل پر ایسا نقش جمایا ہے کہ وہ کبھی مٹائے نہین مٹیگا۔ مین نے اپنی عزیز رعایا کی صلاح فلاح کے لیے محنت مشقت اٹھائی ہے اور اُسکی آسودگی و بہبودی کے لیئے تفکرات و ترددات کیئے ہین۔ اب یہ دیکھکر میری اِس سعی و کوشش کی رعایا نے قدر و منزلت کی ہے میرا دل بہت خوش و خرم ہوتا ہے۔ میری شادی و غمی مین رعایا جیسی دل افزائی اور ہمدردی کرتی ہے ایسی ہی مین بھی اُسکے ساتھ کرتی ہون۔ مجھے اِس سے بے انتہا خوشی حاصل ہوئی ہو کہ دنیا کے تمام حصون سے میری رعایا جمع ہوئی۔ اور سب کے سب میری خیر خواہانہ اطاعت و وفاداری مین ہم آواز و ہم ساز ہوے میرا دل اُنکا ممنون ہے، اور وہ اُنکی شکرگزاری کرتا ہے۔ مین ہمیشہ اپنے خدا تعالی سے یہ دعا مانگتی ہون اور التجا کرتی ہون کہ وہ انپر اپنی رحمت بھیجے اور مجھے اِس قابل رکھے کہ اُنکی صلاح و فلاح کے فرائض جو میرے ذمے ہین اُنکو ادا کرتی رہون ✣

وکٹوریا آر آئی

جوبلی کے زمانہ مین اخبارون مین جوبلی کے ذکر مین بیشمار تحریرین ہوئین۔ لنڈن السٹرٹیڈ نیوز کا ایک خاص پرچہ سنہری حرفون مین نکلا۔ اور لنڈن ڈیلی میل کا ایک گولڈن نمبر یعنے مطلا نکلا جشن جوبلی کو ایک حیرت ناک کامیابی حاصل ہوئی۔ شہنشاہ بانو جسکے احترام کے لیئے یہ سارے کام کیئے گئے تھے وہ اِس سے نہایت خوش ہوئی اور کل قلمرو مین اسکی ساری رعایا نے جوبلی سے دلی خوشی حاصل کی۔ جوبلی مین کوئی ایک حادثہ بھی ایسا نہین واقع ہوا کہ وہ اسکی خوشی کو کرکرا کرتا۔ اِس جشن عالی شان کی شان ایسی تھی کہ جسکا جواب نہ تھا۔ سپٹ ہیڈ مین بحری سپاہ نے وہ اپنی شوکت و عظمت دکھائی کہ کبھی بحری تاریخ مین دیکھنے مین نہین آئی۔ ایلڈرشوٹ مین تھوڑی سی بری سپاہ نے بہت سی کروفر دکھائی۔ اسوقت انگریزون کو معلوم ہوتا تھا کہ ہم بہت بڑی سلطنت کے رعایا ہین۔ جسکے خیال سے اُنکا دل باغ باغ ہوا جاتا تھا۔ جب اُنھون نے کولونیون کے وزرا اعظم اور سپاہ دیکھی تو اُنکو معلوم ہوا کہ وہ سیکڑون سلطنتون کے وارث و مالک ہین۔ جس مین ایک برطانیہ نہین صد ہا برطانیہ ہین۔ اب ہم اِس بیان پر جشن جوبلی کے بیان کو ختم کرتے ہین کہ خدا ملکہ کو سلامت رکھے ✣

جشن جوبلی کے بعد ملکہ معظمہ سے شاہ سیام ملنے آیا۔ جب وہ جہاز سے اُترا تو توپوں کی سلامی اتری اور لوگون نے بہت شوق سے اُسے دیکھا۔ ونڈسر کے قصر مین ملکہ معظمہ نے اُسکی شاہانہ دعوت کی *

ڈچس ٹیک کا انتقال

سنہ ۱۸۹۷ع کے موسم گرما مین جشن جوبلی کے سبب سے حضرت علیا کے مزاج مقدس مین تکان آگیا۔ مگر اوسبورن اور بالمورل مین جاکر تبدیل آب ہوا سے پھر طبیعت مبارک کی اصلاح ہوگئی تھی مگر اُنپر دفعتہ یہ سخت صدمہ واقع ہوا کہ انکی سگی چچازاد بہن ڈچس کا انتقال ہوگیا۔ جنکی بیٹی سے حضرت علیا کے پوتے کی شادی ہوئی تھی۔ ملکہ معظمہ اور اُن مین پہلے سے بہی محبت تھی۔ اور اب اِس نئی رشتہ مندی کے سبب سے اور بہی رشتۂ الفت دوتا ہوگیا تھا۔ یہ ڈچس بڑی شکیل جمیل رحیم کریم تھی۔ قوم اسکو بڑا عزیز رکھتی تھی۔ جوبلی سے پہلے وہ سخت امراض مین مبتلا تہین۔ مگر پھر طبیعت انکی ایسی سنبہل گئی تھی کہ وہ جشن مین شریک ہوکر مسرور ہوئی تہین۔ مگر چار مہینے کے بعد چند گھنٹے بیمار رہکر ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ع کو اِس دنیا سے رخصت ہوگئین۔ ساری قوم نے اُنکا ماتم کیا۔ ۳۔ نومبر کو سینٹ جارج کے شاہی مقبرے مین دفن ہوئیں۔ تجہیز و تکفین مین ملکہ معظمہ کے قائم مقام بن کر شہزادہ ویلز شریک ہوے۔ دفن ہوجانے کے بعد ایک خاص نماز یادگار کے طور پر گرجا مین پڑہی گئی جس مین ملکہ معظمہ اور اُن کا سارا خاندان شریک تھا *

سنہ ۱۸۹۸ عیسوی

ملکہ معظمہ کی سیر و سیاحت

ملکہ معظمہ نے اپنی اسّی برس کی عمر مین یوروپ مین سفر کرنا نہین چھوڑا مگر ہان اِسکا طریقہ بدل ڈالا۔ سنہ ۱۸۹۷ع و سنہ ۱۸۹۸ع و سنہ ۱۸۹۹ع کے موسم بہار مین فرانس کے جنوب مین سیمیز مین گئین۔ شہزادی بیاٹرس اُنکے ہمراہ تہین وہ ہمیشہ اُنکے ساتھ گھر کے اندر اور باہر رہتی تہین ملکہ معظمہ کو تفریح طبیعت بہ نسبت اور مقامات کے سی میز مین زیادہ ہوتی تھی۔ وہ یہان ہر روز رشتہ دارون سے بے تکلف ملتی تہین۔ اُنکو بزرگ سمجھکر اُنکے خود ملنے آتے تھے۔ سوائے گرینڈ ڈچس سیکسن کوبرگ کوئی عزیز رشتہ دار ملکہ معظمہ کا اس پیرانہ سالی مین زندہ نہ رہا تھا کہ اُن کو بے تکلف صرف وکٹوریا کہکر باتون مین اُنسے مخاطب ہوتا۔ ہان یہان بڑی سوتیلی بہن اُنکو وکٹوریا کہنے والی تھی

وہ مدت ہوئی کہ دنیا سے گزر گئی تھی ✤

وہ پہر کی سواری مین ریڈیئر یا مین چاء سطح پی جاتی تھی کہ تور بچین لیکا لہ تہا جسمین ہمیشہ پانی گرم رہتا تہا۔ اسمین چار بنی بنائی تیار رہتی تہی۔ وہ سواری مین رکھ لیجاتی تہی۔ جب ملکہ معظمہ کا دل چاہتا تہا اُس مین سے چار نکال کے پی لیتین۔ چاء کے بجائے اسکے لیئے آگ جلانے اور بورچیخانہ کی ضرورت نہ تھی۔ سی فیر مین ہمیشہ وہ اس طرح آئین کہ کوئی انکو ملکہ معظمہ نہ جانے اُنکے بیگچ کے چٹون پر ڈچس بالموریل لکھا ہوا ہوتا۔ وہ فرانس مین بھی اپنا لقب یہی رکھ لیتی تہین ✤

۱۹۔ مئی ۱۸۹۸ع کو مسٹر گلیڈسٹن نے وفات پائی۔ اس صاحب کمال وزیر با تدبیر کے انتقال سے ملکہ معظمہ کو سخت ملال ہوا۔ اُن کے عہد سلطنت مین چار دفعہ وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے۔ اس سلطنت کے آغاز ہی مین اس مدبر کامل کے کارہائے نمایان تاریخ مین لکھے جانے شروع ہوگئے تھے۔ ملکہ معظمہ نے اُنکی بی بی کو اُن کی تجہیز و تکفین کے دن یہ تعزیت نامہ لکھا ✤

بالموریل۔ ۲۸۔ مئی ۱۸۹۸ع

آج سارے دن مین اسی خیال مین رہی کہ آپ کا عزیز خاوند اپنے آرامگاہ مین سوتا ہے یہ مرنا آپکے دل کو درد و رنج پہنچاتا ہوگا اور امتحان لیتا ہوگا۔ مگر اس رنج کے ساتھ یہ خوشی بھی آپکے لیئے ہی کہ ساری قوم آپکے خاوند کی عاقلانہ قابلیتون کو یاد کرکے سخت ماتم خود بانہ کر رہی ہے وہ ممتاز مدبران ملکی مین سے ایک تھے۔ اور میری ذات و میرے کنبے کی بھلائی کے لیئے جس گرمجوشی سے خدمت گزاری کرتے تھے وہ ہمیشہ مجھے یاد رہیگی ✤ وکٹوریا آر آئی

وہ جو جبلیون سے امپیریلزم (بادشاہ کی طرف داری) کا جوش بہت پہیل گیا تہا اور کل پریس اسکا حامی ہوگیا تہا۔ پبلک مین جب ملکہ معظمہ تشریف لاتین تو رعایا اپنی مسرت کا اور ملکہ معظمہ اپنی نشاط و انبساط کا اظہار زیادہ کرتین۔ برسون سے اُنہون نے ڈرائنگ روم کی طرف توجہ نہین کی تہی۔ مگر اپریل ۱۸۹۹ع مین ایک بڑا جلسہ کیا۔ ہائیڈ پارک مین سوار ہوکر خود تشریف لائین تو تمام رعایا نے چیرز کا بڑا غل شور مچایا جس سے انکی گاڑی کا ایک گھوڑا بدکا اور گر پڑا مگر کوچبان نے اسکو سنبھال لیا ✤

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

مسٹر گلیڈسٹن کے انتقال پر ملال

سنہ ۱۸۹۹ عیسوی

سنہ ۱۸۹۹ء کو ابتدائے موسم بہار مین حضرت علیاء دوبارہ نیس مین تشریف فرما ہوئین۔ پہلے سال کے آنے جانے مین چیربرگ کے عبور کرنے مین موسم نہایت خراب آیا تھا۔ اسلیئے انھون نے اپنی آمد و رفت کا نیا راستہ تجویز کیا۔ جب ناٹس کو انھون نے سفر کیا ہے تو کولون کے سٹیشن پر ٹرین کو ٹھیرایا۔ انھون نے یہ خبر سنی تھی کہ یہان کا سلحخانہ بالکل بارود سے اڑگیا تھا اسکے افسر سے اپنا نہایت افسوس ظاہر کیا۔ اور اپنی جیب خاص سے چندہ مرحمت فرمایا کہ مصیبت زدون کی اور ان پسماندون کی جو محتاج ہین امداد کی جاوے۔ شروع مئی تک جنوب مین یہ چندروزہ سفر بڑھایا گیا۔ ملکہ معظمہ کو ریویریا کی آب و ہوا سے بہت فائدہ پہنچا ۱۰

۱۵ مئی سنہ ۱۸۹۹ء کو ملکہ معظمہ نے مع شہزادی بیاٹرس کے لنڈن مین مراجعت کی جب وہ قصر بکنگھم کو واپس آتی تھین تو راہ مین اپنے قصر کنسنگٹن پیلس ملاحظہ کو بھی تشریف لے گئین ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہان انکی تخت نشینی کی اول خبر آئی تھی اور پہلے پہل انھون نے اپنی کونسل کو جمع کیا تھا۔ اسوقت اس کونسل مین جو ممبر بیٹھے تھے۔ ان مین سے ایک بھی اب زندہ نہ تھا۔ ملکہ معظمہ نے اپنے لطف و کرم سے اپنی تمام رعایا کے لیئے۔ اس قصر کے ان کمرون مین آنے جانے کی اجازت عام دیدی جنمین پہلے شاہی جلسے ہوتے تھے اور شہزادے حد بلوغ پاتے تھے۔ اور بادشاہ رہا کرتے تھے۔ اس قصر مین حضرت علیاء کے بچپنے کی بہت سی چیزین بطور تبرک کے رکھی ہوئی تھین۔ مگر یہان ملکہ معظمہ کچھ ان چیزون کی زیارت اور اپنے بچپنے کی باتین یاد کرنے کے لیئے نہین آئی تھین۔ بلکہ ۱۷ مئی کو جنوبی کنسنگٹن مین ایک عمارت جدید کی بنیاد رکھنے کے لیئے آئی تھین۔ جسکا نام وکٹوریا البرٹ میوزیم رکھا گیا۔ اسمین اس شہنشاہ بانو کی یادگار موجود تھی جسکے عہد سلطنت مین اسکی بنیاد پڑی اور اسکے نامور شوہر کی یادگار موجود تھی جسکی پیش بینی اور دور اندیشی و مستعدی پر اس کام کی ترقی مبنی تھی۔ یہ شہزادہ جو اس بات کو ضروری سمجھتا تھا کہ آرٹس مین ترقی ہو۔ بعد اسکے جاری کرنے مین بالاستقلال جانفشانی اور عرقریزی کرتا تھا انکو لوگ غلط سمجھتے تھے اور غلط طور پر بیان کرتے تھے۔ مگر اب یہ حال نہین رہا تھا میوزیم کے

خوذ سے پوری طرح سے ثابت ہوگئے تھے۔ آرٹس کی چیزون کے جمع ہونے سے اُن صناعون
کے سچے نمونے دکھاتے جو یہ ترقی چاہتے تھے کہ برٹش آرٹس کو بھول بھلیون سے نکالکر
اس نئے زمانہ کا مرد میدان بنائین۔ بس جہان میوزیم کی عمارتین بڑی تہین یا اُن مین چیزین اچھی
تہین ان سب درست کی گئین۔ اب نئی نمائشگاہون اور میوزیمون مین گیلریون پر اپنی
صنعت کے خزانے ایسے جمع ہین جو یاد نہین کہ کبھی پہلے دنیا مین جمع ہوئے ہون۔ ان مین ہر قسم کی
چیزین اس ترتیب سے رکھی جاتی ہین کہ انکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ مین انکی ترقی کیونکر
ہوتی گئی ہے اور وہ کس طرح طلبہ و صناعون کو سبق سکھاتی ہین ؛

۲۴ مئی کو ملکہ معظمہ کی عمر ہشتاد سالہ کی سالگرہ تہی۔ کرہ زمین کا کوئی حصہ نہ تہا جس
مین اس سالگرہ کی شادی نہایت گرمجوشی اور خوشی سے نہوئی ہو۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ مین
بڑی دہوم دہام سے ہوئی۔ خود ملکہ معظمہ کے لیئے یہ دن بڑی خوشی کا تہا۔ انکے گرد بیٹے بیٹیان
پوتے پوتیان نواسے نواسیان اور انکی اولاد موجود تہین۔ وہ حاضری کہا کے ونڈسر کیسل کے صحن کے
گرہ کے دروازہ پر رونق افروز ہوئین اور وہان اُنکے سامنے تماشے ہوئے۔ اور لوگون نے اپنے کرتب
و ہنر دکھائے۔ ملکہ معظمہ کو خدا سلامت رکھے گایا گیا۔ زمزمہ سرائی ہوئی۔ سپاہ اور امرائے والا
خطاب اور شہزادہ آرتھر کوننات اور مدرسون کے طلبہ و ماسٹرون سے سارا صحن بہرا ہوا تھا
لڑکے بڑے زور شور سے چیرز دیتے تھے۔ ملکہ معظمہ نے دروازہ مین کہڑے ہو کر فرمایا کہ مین تم سے
بڑی خوش ہوئی اور مین تمہاری شکر گزار ہوتی ہون۔ پہر ایک رجمنٹ ڈیوک کوننات نے کرنیل
بن کر انکو ملاحظہ کرایا۔ اسکے بعد ملکہ معظمہ نے یہان کی زمین مین اوک کا پودا لگایا کہ وہ اس دن
کی یادگار ہے۔ اسکے بعد اور بہت سے کہیل تماشے ہوئے۔ آیندہ جمعہ کو ملکہ معظمہ ونڈسر سے بالمورل کو
روانہ ہوئین۔ اس روانگی سے پہلے اپنی رعیت کا جسنے اپنی محبت اور خیر خواہی کا اظہار بڑی گرمجوشی
سے کیا تہا انکی شکر گزاری کا اظہار اس طرح کیا کہ سب کے پاس یہ پیغام بہیجا کہ دنیا کی سب اطراف سے
مبارکبادیون کے ٹیلیگرام اور خطوط میرے پاس اتنے آئے ہین کہ مین انکے بوجھ سے دبی جاتی
ہون۔ ان کا جدا جدا جواب دینا ناممکن ہے۔ اسلیئے مابدولت کو یہ موقع ملا ہے کہ مین ان خیر خواہیون
اور محبتون کا شکریہ ادا کرون جن کو رعایا نے دکھایا ہے اور اس سے میرے دل پر بڑا اثر ہوا ہے

اور اس جلسے مین بہت خوش ہوئی ہون + فقط

۱۵۔ نومبر کو ملکہ معظمہ شہر برسٹول مین ایک اسپتال کھولنے کے لیئے تشریف لائین۔ اس شہر کے شرفا و روسا نے دریا دلی سے چندہ کر کے اس اسپتال کو جوبلی کی یادگار کیلیئے بنایا تھا۔ اس شہر مین ۱۸۳۰ء مین ملکہ معظمہ اپنی گیارہ برس کی عمر مین آئی تھین۔ اسلیئے اہل شہر کو انکی زیارت کی بڑی آرزو و تمنا تھی۔ جب وہ تشریف لائین تو انھون نے جو مقام کی بڑی دھوم دھام مچائی۔ ملکہ معظمہ نے یہان کے میئر کو نائٹ کا خطاب دیا۔ شام کو سارے شہر مین روشنی ہوئی۔ پھر ملکہ معظمہ ونڈسر مین تشریف لائین۔ ۲۰۔ نومبر کو حضرت علیا سے ملنے شہنشاہ جرمن و شہنشاہ بیگم آئے۔ وہ انسے ملکر بڑی خوش ہوئین۔ سینٹ جارج ہال مین انکے آنے کی خوشی مین دعوت بڑی پر تکلف کی گئی۔ مگر اس خوشی مین یہ غمی ہوگئی کہ حضرت علیا کی سوتیلی بہن کی بیٹی شہزادی ایڈی لیڈ وکٹوریا کا انتقال ہوگیا۔ مگر شہنشاہ کی اقامت کے زمانے مین اس سوگ کا اظہار کم کیا گیا +

جنگ ٹرنسوال کا آغاز

ہوا مین یہ خبرین اڑ رہی تھین کہ سلطنت کا امن و امان معرض خطر مین ہے۔ سو چند روز بعد اسکا ظہور یہ ہوا کہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ٹرنسوال کے سکرٹری آف سٹیٹ نے وہان کے برٹش ایجنٹ کے سامنے آخر فیصلہ پیش کیا کہ پرٹیوریا کی سرحدون پر سے تمام برٹش سپاہ پرے ہٹائی جائے اور جولائی کے بعد جنوبی افریقہ مین جو سپاہ آئی ہے وہ باہر خارج کر دیجائے۔ اور اسوقت سمندر مین جو سپاہ یہان آرہی ہے وہ جنوبی افریقہ کے کسی بندرگاہ مین اترنے نہ پائے۔ یہ آخری فیصلہ حقیقت مین جنگ کا اشتہار تھا۔ ۱۱۔ اکتوبر کی تاریخ جو ٹرنسوال کی سرحدون پر سے سپاہ ہٹانے کے لیئے مقرر ہوئی تھی وہ ختم ہوگئی تو نٹال پر بوئرون نے حملہ کیا۔ اور اسوقت مین برطانیہ عظمٰی کے برخلاف اورنج فری سٹیٹ کے پریسیڈنٹ نے جنگ کا اشتہار دیدیا۔ دوسرے دن میدان جنگ مین دونون لشکرون مین آپس مین لڑائی شروع ہوگئی۔ اسوقت انگلینڈ کے ساتھ ہمدردی کرنیوالے معدوم نہ تھے۔ امریکہ کی لیڈیون نے ایک جہاز جس مین اسپتال کا سارا سامان موجود تھا اس جنگ کے لیئے عنایت کیا۔ اس مین وہ اشخاص بھی شریک تھے جن کو یہ یاد تھا کہ سپین کی لڑائی مین انکے ساتھ برٹش نے بھی بڑی ہمدردی کی تھی۔ ان چندہ دینے والون کی طرف سے انکے چند نائب ونڈسر مین

حضرت علیا کے روبرو پیش ہوئے۔ انہون نے اپنی زبان سے یہ شکریہ ادا کیا کہ یہ جہاز عین وقت پر دیا گیا ۔

اسوقت ملکہ معظمہ کی ہمدردی عامہ سب کے ساتھ خاصکر سپاہ کے ساتھ زیادہ تر یون نمایان ہوئی کہ وہ نومبر ۱۸۹۹ء مین بالمورل سے ونڈسر مین چلی آئین۔ انہون نائی لینڈرس کے سفر دراز کو رات بھر مین چلکر طے کیا اور پہنچنے کے چند گھنٹے کے اندر ہی سپائی ٹل کی بارکون مین گئین کہ ہوس ہولڈ کیولری سے رخصت کے الفاظ فرمائین۔ اور انکو اجازت دین کہ وہ جنوبی افریقہ مین لڑنے کے لیے جائین۔ جب اُن کے روبرو افسر پیش کیئے گئے تو انہونے صاف الفاظ مین فرمایا کہ تم ہمیشہ میرے کارگزار خدمتگزار رہے ہو۔ مین نے تم سے اپنے پاس آنے کی درخواست اسلیئے کی ہو کہ مین تم سے پہلے اس سے رخصت ہون کہ تم ایک بحری سفر دور دراز کا میری سلطنت کے اس نہایت سخت دور حصہ مین کرو جس کی محافظت کے لیئے تمہارے بھائی بڑی بہادری سے جان توڑ کر لڑ رہے ہین۔ مین جانتی ہون کہ ہمیشہ تم اپنے ملک اور اپنی ملکہ کے فرائض خدمت کے بجالانے مین کماحقہ کوشش کروگے خواہ یہ فرائض تم کو کہین لیجائین۔ مین خدا تعالی سے دعا مانگتی ہون کہ وہ تم کو اپنی حفظ و امان مین رکہے۔ اور پہر تم کو اپنے گہر مین صحیح سلامت لائے۔ اس ارشاد پر کل افسرون اور سپاہیون نے بڑے زور شور سے چیرز دیئے۔ اور چند گھنٹے کے بعد جنوبی افریقہ کو روانہ ہوئے ۔

اب آگے زمانہ بڑا پُر آفات نظر آتا تہا۔ ہر وقت حضرت علیا کے پہلو مین کانٹے سے چبہتے تھے کہ سپاہ تو باہر جنگ مین جان لڑا رہی ہے اور انکے گہرون کے اندر پریشانی و خستہ حالی برس رہی ہے۔ بی بی بچے مردہ دل سوختہ جان ہو رہے ہین۔ گو ملکہ معظمہ زمانہ دراز سے سلطنت کر رہی تھین مگر انکی مکرمت و مرحمت شاہانہ کا ظہور رعیت کے حال پر اور رعیت کی محبت و اطاعت کا اظہار ذات خاص کے ساتھ کبھی ایسا نمایان نہین ہوا تہا۔ وہ اور رعیت یہ معلوم ہوتے تھے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی ٭ تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ٭

ملکہ معظمہ نے اس جنگ مین رعایا پروری مین اپنے تئین بالکل وقف کر دیا تہا۔ رعایا کے چین و آرام و راحت کے لیئے اپنی بے چینی و تکلیف کا ذرا خیال نہ تہا۔ وہ برسون بیمار اور سیورون مین

تشریف لیجا کر بڑا دن کیا کرتی تھین۔ سو اب وہان کا جانا موقوف رکھا۔ اُنکی گارڈس کے سپاہی جنگ افریقہ مین گئے ہوئے تھے انکی بی بی بچون کی خاطرداری ودلداری کے لیئے بڑا دن ونڈسر مین کیا۔ انکو اسٹیشن ہال مین بلایا کر بڑے دن کے تحفہ تحائف تقسیم ہوتے ہین۔ بڑے دن کا ایک بڑا شاندار درخت لگوایا۔ اُسکو بجلی کی روشنی سے روشن کرایا۔ اُسمین سیکڑون قسم کے کھلونے اور بہت قسم کی تحفہ چیزین آویزان کین جسکے دیکھنے سے بچون کا دل بہت بہلا۔ وہ خود کرسی پر بیٹھی ہوئین بچون کی خوشیان دیکھکر اُنسے زیادہ خوش ہوتی تھین۔ اُنکے پاس سپاہیون کی بیبیان اپنے بچون کو ساتھ لیکر آتین۔ وہ بچون کو تحفہ چیزین وکھلونے اپنے ہاتھ سے دیتین۔ بچے انکو لیکر خوش ہوتے اور ملکہ معظمہ انکو دیکھکر شاد شاد ہوتین۔ اِس قدیمی ہال مین جس مین گارٹر کے نائٹ کھانا کھایا کرتے تھے۔ اسمین ایک میز پر سپاہیون کے بی بی بچون کو ملکہ معظمہ نے کھانا کھلایا۔ بچے ملکہ معظمہ کو گھور گھور دیکھکے بڑے خوش ہوتے تھے۔ بہت سی عورتین دکھیاری رنج کی ماری اپنے تئین ضبط نہین کرسکتی تہین چلا چلا کر روتی تھین۔ تو ملکہ معظمہ اُنکو سمجھاتی تھین کہ امید ہے کہ وہ اپنے خاوندون کی خوشخبریان سُنین گی۔ ایک بی بی ماتمی لباس پہنے ہوئے تھی۔ اِسکا خاوند ابھی لڑائی مین مارا گیا تہا اُسکو ملکہ معظمہ نے بلاکر بہت مہربانی کی کہ اُسکو سمجھایا کہ بہتر ہوگا کہ تم صبر کرو۔

سنہ ۱۹۰۰ عیسوی

۱۲۔ جنوری سنہ ۱۹۰۰ع کو ڈیوک ٹیک کی وفات کی خبر آئی۔ اُسکے تین بیٹے ملکہ معظمہ کیطرف سے افریقہ مین لڑرہے تھے۔ ڈیوک کو اپنی بی بی کے مرنے کا رنج ایسا تہا کہ وہ اِس صدمہ کے بعد نہین پنپے اور اِس غم مین رچمنڈ مین خلوت نشین ہو کر مرگئے۔

ملکہ معظمہ کو ہر سال تبدیل آب وہوا سے فائدہ ہوتا تہا ڈاکٹر ہمیشہ انکی تفریح طبع وصحت مزاج کے لیئے تبدیل آب وہوا کی صلاح دیتے تھے۔ اُن کا رخت سفر اٹلی مین بورڈی گرا مین روانہ ہو چکا تہا۔ مگر جنگ ٹرنسوال کی خبرین ایسی وحشتناک آئین کہ اُنھون نے اپنے سفر کا ارادہ فسخ کیا اور کچھ اپنی تفریح وصحت طبیعت پر خیال نہین کیا اور یہ ارادہ مصمم کرلیا کہ ایام جنگ مین وہ اپنے دارالسلطنت کے اندر یا اُسکے قریب رہین گی۔ اُنکے اِس ارادہ کو رعایا کے سب قسم کے آدمیون نے پسند کیا

رعیت کے کاروبار پر لڑائی کا بڑا خراب اثر پڑتا تھا۔ وہ ملکہ معظمہ کے اپنے پاس ہونیکو نیکنامی اور خوشس اقبالی کا قاعدہ سمجھتے تھے +

۱۰۔ فروری کو ساٹھ برس گزرے تھے کہ اُن کا نکاح ہوا تھا۔ یہ دن بڑا غمناک تھا شوہر کی ناوقت موت کے آجانیسے وہ بائیس برس سے رانڈ تھین جیساکہ اُن کا اپنا ذاتی رنج والم روز بروز بڑھتا جاتا تھا۔ ایسا ہی اُنکو رعایا کے درد و رنج مین ہمدردی و غمخواری روز افزون ہوتی جاتی تھی۔ اسوقت جنگ جنوبی افریقہ کے رنج و افکار کے سببسے رعایا و ملکہ دونونکا حال یکسان تھا۔ ملکہ معظمہ اسپتالون مین زخمیون کو دیکھنے بار بار جاتی تھین +

فروری مین نٹ لی کے اسپتال کے ملاحظہ کے لیئے وہ تشریف لے گئین۔ آج بارش کا وہ طوفان برپا تھا کہ کسی نوجوان کا حوصلہ بھی نہین ہوتا تھا کہ باہر جائے۔ مگر وہ اِس طوفان مین پیرانہ سالی مین تشریف لے گئین وہ خالی ہاتھون نہین گئین۔ اُنھون نے اپنی ٹرین کے سیلون کو پھولون کے پٹارون سے بھروایا کہ بیمارون کو پھول دیکر اُن کا دل باغ باغ کرین اور سپاہی اُنکی اِس مہربانی کو مدتون تک یاد رکھین۔ ملکہ معظمہ پہیہ دار کرسی مین بیٹھکر ہر بیمار کے بستر کے پاس گئین جب وہ بیمار کے پاس جاتین تو ڈاکٹر اُسکا حال سُناتا کہ وہ فلان لڑائی مین زخمی یا بیمار ہوا اور اب اِسکے زخم کا حال یہ ہے۔ اُنھون نے ہر بیمار سے کوئی نہ کوئی بات کی۔ وہ ابھی اِس محنت سے تھکی نہین +

لنڈن مین ۷۔ مارچ سے ۱۰۔ مارچ تک ملکہ معظمہ رہین۔ یہ وقت جنگ افریقہ کے بحران کا زمانہ تھا۔ ملکہ معظمہ کی سواری جس موقع پر بازارون کی بھیڑ بھاڑ مین گزرتی تو لوگ اپنی محبت کا وہ جوش دکھاتے کہ بیان نہین ہوسکتا۔ وہ اُنکو دیکھکر خوشی کے مارے ہوش مین نہین رہتے تھے ٹوپیون کو اُچھالتے چیرز کا وہ غل مچاتے کہ اُنکے گلے پڑ جاتے۔ جب سواری نظرون سے غائب ہوجاتی تو قصر بکنگھم کے گرد ہزارون آدمی جاکر جمع ہوتے اور وہان طرح طرح کی روشنیون مین محبت کی حرکتین کرتے۔ ۹۔ مارچ کی رات کو ایک نظارہ قابل دید تھا بیس تیس ہزار آدمی ٹرے فل گار کے چوک سے قصر بکنگھم مین گئے۔ جھنڈیان پھریرے اُنکے ہاتھ مین تھے جن کو وہ ہلاتے جاتے تھے اور جہان کوئی رستہ مین یادگار آجاتی تو اُسپر چیرز کی بھرمار تھی۔ ٹھیک وقت دس بجے پر

قرمزی روشنی ہوئی اُسکو دیکھتے ہی سب کے سب آدمی ملکہ معظمہ کو خدا سلامت رکھے گانے لگے
سوا دس بجے قصر بکنگھم کے دروازونکی جھلملیان اُٹھائی گئین۔ بیچون بیچ کے دروازہ مین ملکہ معظمہ
کا دیدار نظر آیا۔ انکی برابر شہزادے اور شہزادیان بیٹھے اور خاندان شاہی کے اراکین کھڑے ہوتے
تھے۔ انکو دیکھکر خلقت نے چیرز کا شور مچایا۔ چند منٹ تک ملکہ معظمہ نے اُنکے چیرز کا جواب دیا۔ پھر خدا
ملکہ معظمہ کو سلامت رکھے گایا گیا۔ دوسرے دن قصر بکنگھم مین ملکہ معظمہ نے دو ہزار گارڈ ونکا ملاحظہ
فرمایا وہ آٹھوین ڈویژن کی پلٹنین تھین جو ایک ہفتے کے بعد جہاز مین سوار ہوکر افریقہ کو روانہ ہونے تھین
موسم بہت اچھا تھا ہوا روح افزا تھی۔ دوپہر کے بعد چار بجے چھوٹا سا گروہ منتخب سپاہیون کا
قصر کے پاس آیا۔ اور پاؤ گھنٹے کے بعد شہزادہ ویلز اور ڈیوک یورک زینے سے اُترکر اس گروہ مین
شامل ہوئے۔ پھر ایک سوار نے آنکر خبر دی کہ ملکہ معظمہ تشریف لاتی ہین۔ کچھ دیر بعد وہ کھلی ہوئی
لینڈو مین تشریف لائین۔ شہزادہ ویلز اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور اُنہون نے اپنی ٹوپی اُتار کر چیرز
دیئے اور اُنکے ساتھ ساری بھیڑ بھاڑ نے چیرز کے غل شور سے زمین کو آسمان پر اُٹھایا۔ اُس کے
سبب باجون کی آوازین نہین سنائی دیتی تھین۔ پھر بالترتیب ملکہ معظمہ کے سامنے سپاہ آئی ملکہ
معظمہ نے اُنکے دیکھنے مین اپنی آنکھہ کو ذرا نہین موڑا۔ اُنہون نے ہر پلٹن کے سارجنٹ کو بلا کر اُسکی
وردی اور ہتھیارون کو اچھی طرح دیکھا بھالا۔ پھر اُنکے ارشاد کے موافق پایٹ میجر نو ساتھہ سارجنٹون
کو ملکہ معظمہ کی سواری کے پاس لیگیا۔ اُنہون نے ہاتھ کا اشارہ کرکے اور اپنے پاس بلایا۔ جب وہ گئے
تو بابلند آواز سے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ مجھے اس سے بڑی خوشی ہے کہ مین نے پہلے اس سے دوبارہ دیکھا کہ تم افریقہ
مین اپنے ساتھیون کی حمایت کرنے جاؤ۔ مین جانتی ہون کہ تم اپنا فرض ایسا ہی ادا کروگے جیسا
کہ پہلے سے ادا کرتے آئے ہو۔ مین چاہتی ہون کہ خدا تمہارا معاون اور حامی ہو اور تم صحیح سلامت
اپنے گھرون مین آؤ۔ کرنیل نے ان مہربانی کے الفاظ کا شکریہ ادا کیا۔ جرنیل ہیرنگٹن کیمبل نے
صاف آواز سے کہا کہ ملکہ معظمہ کے واسطے تین چیرز دیئے جائین۔ سپاہ نے اپنی خودون کو سنگینون
پر رکھکر چیرز دیئے۔

۲۳- مارچ کو ملکہ معظمہ وول وچ کے ہربرٹ اسپتال مین زخمیون کے دیکھنے کے لیئے رونق افروز
ہوئین۔ اُنہون نے چند خاص ملازمین ہمراہ لیئے۔ بوڑھی گارڈ کو ساتھ چلنے کی اجازت نہین دی

جب جرنیل برکن ہیوری سنے پوچھا کہ کسی قسم کے سپاہی حضور کے ساتھ لیے جائین تو انہون نے جواب دیا کہ مین اس سلحہ خانہ مین سپاہیون کا گروہ اپنے ساتھ رکھنا نہین چاہتی مین ہسپتال مین سے سپاہیون کو دیکھنا چاہتی ہون کچھ اور نہین چاہتی۔ جب شاہی ٹرین آہستہ آہستہ چلکے سلحہ خانہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو پلیٹ فارم سے چیرز شروع ہوئی سلحہ خانہ کے لڑکے صفین باندھے کھڑے تھے انکی چیرز کی صدائین گونجتی ہوئی سارے شہر وول وچ مین لہراتی ہوئی چلی جاتی تھین ٹرین مین سے حضرت علیا کو جرنیل برکن ہیوری سنے اُتارا۔ انکی بی بی نے ایک گلدستہ نذر مین پیش کیا۔ انھون سنے اپنا ہاتھ بڑھاکر اور مسکرا کر لے لیا۔ پھر وہ گاڑی مین سوار ہوئین۔ چار بجے ہربرٹ اسپتال مین پہنچین اور پہیہ دار کرسی مین بیٹھکر وارڈون مین گئین۔ چار سو زخمی اسپتال مین تھے جو ملکہ معظمہ سنے پہلے کبھی نہین دیکھے تھے۔ ہر زخمی کے بستر کے پاس جب جاتین تو لفٹنٹ کرنیل یورک زخمی کا اور انکی رجمنٹ کا نام اور اسکے زخمون کا حال بیان کرتے۔ کہ فلان میدان جنگ مین اسکو لگے ہین۔ حضرت علیا ہر ایک زخمی سے پوچھتین کہ کیا تم اب بھی تکلیف مین ہو؟ کیا تم میدان جنگ مین دیر تک ڈولی یا گاڑی کے پہنچنے سے پہلے زخمی پڑے رہے؟ اور ایسے اور سوال فرماتین جب زخمی اپنے اعضاء بریدہ کو اور جسم کو جس مین سے گولیان نکالی گئی تھین دکھلاتے تو وہ افسوس ظاہر کرتین۔ وہ ونڈسر سے پھولون کی بھری ہوئی گاڑی اپنے ساتھ لائی تھین۔ ہر سپاہی کو پھولون کا گچھا دیتین۔ سپاہیون کی انکی اس عنایت خسروانہ پر بڑا فخر تھا۔ ایک پیدل سپاہی اپنا ذکر کرتا ہے کہ مین پھولون کے پٹارے کے پیچھے کھڑا ہوا تھا تو انھون نے میرے زخم کا حال پوچھا۔ اور فرمایا کہ مین بہت خوش ہوئی کہ تمہارا زخم ایسا اچھا ہو گیا ہے کہ تم پہلے چنگے کھڑے ہو اور مجھے ایک گلدستہ عنایت کیا۔

جنگ افریقہ مین جن بہادرون سنے مصیبتین اٹھائی تھین انکے حال پر ایک اور مرحمت شاہانہ کی یہ مثال ہے کہ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو جس بحری برگیڈ نے لیڈی سمتھ کے محاصرہ کے اندر بڑی ہمت و جرأت دکھائی تھی حکم شاہی سے ونڈسر مین اسکی دعوت ہوئی۔ اسلیے کھیل کے میدان مین کھڑے ہو کر ملکہ معظمہ کی زبان مبارک سے اپنی بے بہا خدمات کی شکرگزاری کے الفاظ لطف آمیز سنے یہ انکے الفاظ بڑا گران بہا صلہ تھا ان محنتون اور مصیبتون کا جن کی برداشت انھون نے بہادرانہ کی تھی۔

کپتان لیمپ ٹن اُنکے کمانڈر کا جواب مختصر و معتدل یہ تہا کہ مین یہ نہین خیال کرتا کہ ہم نے کوئی کام عجیب کیا ہے۔ سپاہ بحری جو ملکہ معظمہ اور سلطنت انگلشیہ کی خدمات بزرگ بجالاتی رہی ہے اُنکے مقابلہ مین ہماری یہ خدمات ہیچ و پوچ ہین۔ ریڈنگ اسکول مین اُنکو ڈنر دیا گیا۔ یہ سپاہیون کے کامون کی بڑی داد تہی کہ ملکہ معظمہ خود ڈنر کو دیکھنے گئین اور اپنے خاص شراب خانہ سے سو بوتلین شراب کہنہ پورٹ کی عنایت کین۔ جسکو سپاہیون نے ملکہ معظمہ کے جام سلامتی مین بہر کر پیا۔

آخر سالون مین ملکہ معظمہ کا یہ دستور تہا کہ ابتدائے موسم بہار مین وہ فرانس کے جنوب مین تشریف لیجاتین۔ وہان کی آب و ہوا سے ہمیشہ اُنکو فائدہ ہوتا تہا۔ مگر اس سال مین گو آرام لینا اور تبدیل آب و ہوا کرنا بہ نسبت اور سالون کے زیادہ ضروری تہا۔ مگر یہ پسند خاطر عالی نہین ہوا کہ وہ اپنے آرام کے لیئے رعایا سے دور جائین۔ اسلیئے اُنہون نے یہ اعلان کیا کہ وہ آئرلینڈ مین چند ہفتون کے لیئے جاتی ہین۔ یہ ارادہ انکا رحمدلی اور حسن تدبیر ملکی پر مبنی تہا۔ اس ارادہ کی رعایا نہایت ممنون ہوئی۔ اسوقت جنوبی افریقہ کی لڑائی مین آئرلینڈ کی بہادر سپاہ کارہائے نمایان کر رہی تھی اسکو ساری قوم بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھ رہی تہی۔ اور دلمین اسکی جوانمردی کی قائل ہو رہی تہی۔ اور ملکہ معظمہ بھی اس سپاہ کی حسن لیاقت کی قدر کرتی تہین۔ اُنہون نے حکم صادر فرمایا کہ سینٹ پیٹرک ڈے کو ساری آئرلینڈ کی رجمنٹین قومی نشان لگائین۔ ملکہ معظمہ کے آئرلینڈ جانے ہی سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ آئرلینڈ کے زیادہ تر آدمیون کی خیر خواہی وفاداری جان نثاری فرمانبرداری پر بہت اعتبار رکہتی تہین اور یہ اعتبار رکہنا اُن کا غلط نہ تہا۔ ملکہ معظمہ کا خود فرزند شہزادہ کون ناٹ آئرلینڈ کی سپاہ کا کمانڈر انچیف مقرر ہوکر گیا تہا تو اہل آئرلینڈ نے بڑی محبت سے اُنکا خیر مقدم کیا۔ یہ ایک تمہید تہی جس سے ملکہ معظمہ یہ سمجہین کہ جب مین وہان جاؤنگی تو وہان کی رعایا میرے ساتھ اپنی محبت و خیر خواہی کو بڑی گرمجوشی سے دکھائے گی۔

سنہ ۱۹۰۰ع مین ملکہ معظمہ کی لائف کا واقعہ عظیم یہ ہے کہ اپریل مین وہ آئرلینڈ مین تشریف لے گئین۔ نصف صدی گزر چکی تہی کہ ملکہ نے آئرلینڈ کی سرزمین مین پہلے قدم رکھا تہا اور پھر جو تیسری دفعہ تشریف لے گئین۔ اسپر بھی چالیس برس گزر چکے تھے مگر اس مدت دراز مین اُنہون نے اس جزیرہ کی بہی خواہی مین کبہی کوئی بات فروگذاشت نہین کی۔ وہ کبہی اس بات کے

ملکہ معظمہ کا سنہ ۱۹۰۰ء میں آئرلینڈ جانا

نہین ہوئین کہ جب وہ یہان آئی تہین تو اُنکا شوہر ساتھ تہا جسکا عالم شباب تہا اگر اُنکے
مرنیکے بعد وہ تنہا یہان آتین تو شوہر کی صحبت کی یاد اُنکے دل کو دکھاتی اور غمون کو ہرا کرتی اس
سبب سے وہ یہان نہین آئین۔ علاوہ اسکے آیرلینڈ مین بعض اوقات خوفناک اور خطرناک پولٹکل
معاملات بہی یہان تشریف آوری کے مانع تہے۔ بس چالیس برس تک یہان نہ آنیکے یہ دو سبب
خیال کیئے جاتے ہین۔

۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء کو مینہ موسلادہار برس رہا تہا کہ وہ وکٹوریا البرٹ جہاز مین سوار ہوکر
کنگس ٹاؤن کے بندرگاہ مین آئین پروگریم مین جو وقت آنے کا مقرر ہوا تہا اُس سے چار گہنٹے پہلے
بندرگاہ مین جہاز آگیا۔ جسکے سبب سے آدمیون کا اجتماع کم ہوا۔ مگر جب ایک بیڑے نے سلامی اتاری
تو سب کو معلوم ہوا کہ حضرت علیا تشریف لے آئین تو پہر خیر مقدم کی ادا کرنیکے لیئے ایک جم غفیر
و ہجوم کثیر جمع ہوا۔ تمام مقامات مین جہان سے اُنکی سواری نظر آتی تھی آدمی بہر گئے اور جا بجا
جہنڈیان لگین اور پہریرے پہرانے لگے۔ دوسرے دن ملکہ معظمہ شہر مین داخل ہوئین۔ شہر کا پرانا دروازہ
تو باقی نہین رہا تہا۔ اُسکی جگہ ایک نیا مصنوعی دروازہ لگا دیا تہا۔ یہان لارڈ میر اور کورپوریشن حضرت
علیا کی تشریف آوری کے منتظر تہے کیسل کی فصیل پر نفیریان بجائی گئین تو دروازے کہولے
گئے ایک افسر لارڈ میر کے پاس گیا اور اُسنے عرض کی۔ مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ شہر ڈبلن مین
ملکہ معظمہ کے داخل ہونے کی اجازت فرمائین۔ لارڈ میر نے فوراً جواب دیا کہ مین شہر ڈبلن کیطرف سے
مبارکباد دیتا ہون کہ ملکہ معظمہ اس قدیمی شہر مین قدم رنجہ فرمائین تو اُنکے آتے ہی دروازہ کہولدیا
جائے گا۔ جب یہ افسر دروازہ کے باہر گیا تو دروازہ پہر بند ہوگیا۔ ساڑھے بارہ بجے ملکہ معظمہ تشریف
لائین۔ دروازہ کہولدیا گیا۔ جب اُنکی سواری لارڈ میر اور کورپوریشن کے سامنے آئی تو وہ ٹہیری ہوم
سکرٹری نے لارڈ میر کو پیش کیا۔ لارڈ نے سٹی مارشل سے کنجیان لین اور ملکہ معظمہ کے ہاتھ مین اُنکو
دیکر یہ عرض کیا کہ جناب عالیہ کی خدمت عالی مین قدیمی شہر ڈبلن کی کنجیان عاجزانہ پیش کرتا ہون
ملکہ معظمہ نے کنجیون کو ہاتھ لگایا اور سٹی مارشل کے پاس کنجیان پہر آگئین۔ اسی طرح شمشیر شہر
پیش ہونیکی رسم ادا ہوئی۔ پہر شہر کے کلرک نے ایڈریس پڑہا جس مین شہر ڈبلن کے باشندون
کی طرف سے مودبانہ دعا دی گئی تھی اور آخر مین یہ گزارش تھی کہ ملکہ معظمہ جہان اُنکے

دلکی خواہش ہو سیر کرین ہر جگہ انکو ہزارون دعا کبا دین دیجائینگی ۔ ملکہ معظمہ نے لارڈ میئر کی طرف مخاطب ہو کر جواب دیا کہ مین آپ کی بہت شکر گزار ہون کہ میرے خیر مقدم کا ایڈریس میری نیک خواہی کے ساتھ دیا گیا مجھے آیرلینڈ مین پھر آنیسے بڑی خوشی ہوئی - اور انھون نے ایڈریس کا یہ تحریری جواب دیا کہ مین تمہارا دل سے شکر ادا کرتی ہون کہ میرے خیر مقدم اور نیک خواہی کا ایڈریس خیر خواہانہ مجھے یہان آنے پر میرے آیرلینڈ کی سلطنت کے قدیمی دار السلطنت کی طرف سے دیا گیا - مین اس خوشی فضا ملک مین آرام لینے اور تبدیل آب ہوا کے لیئے اور ان مناظر کے دوبارہ دیکھنے کیواسطے آئی ہون جو میرے دلمین اپنے شوہر کے ساتھ آنیکے خیال پیدا کرتے ہین - یہان نہایت سرگرمی سے میرا اور میرے شوہر کا میرے بچون کا خیر مقدم تم نے کیا تھا - گو اسپر بہت عرصہ گزر گیا ہے مگر اسکی یاد اب تک میرے دل کو خوش کرتی ہے - مجھے اس سے بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ مین اسوقت ان بہادرون کی زاد بوم دیکھ رہی ہون جو بالفعل میرے تاج اور سلطنت کی محافظت مین بہادرانہ کارہائے نمایان کر رہے ہین جیسے کہ پہلے زمانہ گزشتہ مین کیئے تھے - مین قادر مطلق سے دعا مانگتی ہون کہ وہ تمپر اپنی رحمت اور برکت نازل کرے اور تمہاری ان اعلےٰ درجہ کی خدمات مین رہنمائی کرے جو تم اپنے ہم شہریون کی منفعت کے لیئے کر رہے ہو پھر شہر مین سواری آہستہ آہستہ چلی اور قصر شاہی مین گئی سارے راہ رو مین خلقت کا ہجوم اور انکے چیرز کی دھوم تھی - ملکہ معظمہ خود لکھتی ہین - کہ جس گرمجوشی سے میرا خیر مقدم ہوا مین اس سے نہایت خوش ہوئی اور اسکا اثر میرے دل پر بہت پڑا ؛

دوسرے دن ملکہ معظمہ نے سوار ہو کر شہر ڈبلن مین فنکس پارک مین ایک گھنٹے تک سیر کی اور اہل آیرلینڈ کے ساتھ ایسا حسن اخلاق برتا کہ جو دل انسے پھرے ہوئے تھے وہ بھی انکے گرویدہ ہو گئے - امیر غریب سب انپر فدا ہو گئے اور خدا ملکہ پر اپنی برکت نازل کرے کہنے لگے - وہ ملکہ معظمہ کے بال سفید دیکھکر متحیر ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ پہلے زمانہ مین جو دو تشریف لائی تھین تو وہ اپنی نسبت کا اثر ایسا ہمارے دلون پر نہین ڈالتی تھین جیسا کہ وہ اب اثر ڈالتی ہین - وہ پیشتر کی نسبت ہمکو زیادہ پیاری ہو گئی ہین - ملکہ معظمہ یہ چاہتی تھین کہ انکی صورت جتنے آدمی دیکھ سکین ان کو وہ اپنی صورت دکھائین - اسلیئے وہ جا بجا پھرتی تھین - ان کے یہان آنے کا سب سے زیادہ

دلچسپ یہ واقعہ ہے کہ ۷ اپریل کو انہون نے فینکس پارک مین مدرسون کے بچون کا ملاحظہ
کیا۔ جو آیرلینڈ کے دور دور کے حصون سے بلائے گئے تھے۔ انکی تعداد کا تخمینہ ستائیس ہزار
سے تیس ہزار تک کیا گیا ہے فینکس پارک مین جس وقت حضرت علیا کی سواری آتی ہے تو لڑکون
کی خوشی کی کوئی حد باقی نہ تھی ملکہ معظمہ نے انکے درمیان اپنی سواری کو ایسا آہستہ آہستہ چلایا
کیا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ چلتی ہی نہین تھی۔ جب لڑکے چیرز کا غل مچاتے تھے اور کاغذون کو ہاتھون
مین ہلاتے تھے تو ملکہ معظمہ انکو خوش ہو ہو کر دیکھتی تھین۔ آخر کو وہ ڈیس (تخت گاہ) کے قریب
جسپر امرا بیٹھے تھے آئین۔ انکو ایک گلدستہ پیش کیا جسپر یہ لکھا ہوا تھا۔ ہماری عزیز ملکہ کو آیرلینڈ
کے بچون کیطرف سے ہے۔ اپریل کو ملکہ معظمہ نے یہ نذر انکی شکر کر بڑی التفات سے قبول فرمائی
جب حضور ان سب لڑکون کو دیکھ چکین تو یہ انکے حسن اخلاق کی بات تھی کہ انہون نے حکم دیا کہ
لڑکون کی صفون کے درمیان سواری اسی طرح جائے جس طرح آئی تھی۔ دور دور سے لڑکے بلائے
گئے تھے کہین کہین ریل کے حرج کے سبب سے انکے آنے مین دیر لگی تو انکے تار آئے کہ اس تقریب
مین شریک ہونے کے لیے ہمارا انتظار کیا جائے۔ یہ درخواست تو انکی نامنظور ہوئی۔ مگر جب یہ لڑکے
آگئے تو ملکہ معظمہ نے اپنے فرط الطاف سے انکو پھر جاکر اسطرح دیکھا جیسے کہ پہلی دفعہ دیکھا تھا
ایسا اتفاق دو دفعہ ہوا۔ ایک دفعہ دس ہزار لڑکون کو دیکھا ۔ ۱۰۔ اپریل کو ملکہ معظمہ کی سواری مع جلوس
شاہی کے ساتھ بارہ میل تک پھری جسکے دیکھنے کیلئے شوقین بڑی دور دور سے آئے تھے ۔

۱۶۔ اپریل کو ملکہ معظمہ ڈبلن کے اُس حصہ مین تشریف لے گئین جہان نہایت غریب رہتے ہین
وہان اُنھون نے اپنی سواری کو ٹھیرایا۔ وہان کے غریبون نے جن کے پاؤن مین نہ جوتی تھی نہ سر پر
ٹوپی۔ چیتھڑے پہنے ہوئے تھے۔ بڑی تپاک سے چیرز دیئے اور ملکہ معظمہ نے اُنکے حال پر کمال التفات
کیا۔ ایک اسکول کی چارسو لڑکیان پھولون کے گلدستے ہاتھون مین لیئے ہوئے کھڑی تھین۔ اُن کا
بھی ایک گلدستہ نذر مین قبول فرمایا اور اُنکی آرایش کی تعریف کی کہ تم نے خوب کی اور پھر گھوڑون
کے سر کو گھر کی طرف موڑا ۔

۱۷۔ اپریل کو دوپہر کے بعد ایک اسپتال ملاحظہ کیا جس مین ایک سو چالیس ضعیف ناتوان
آدمی طویل العمر تھے۔ اُن مین ساقی میکوریین ملکہ معظمہ سے عمر مین چند مہینے بڑا تھا وہ غزنین کی

لڑائی کا تمغا پہنے ہوئے تہا۔ وہ آگے آیا۔ یہ پہلا ہی تمغا تہا جو ملکہ معظمہ نے سپاہ کو عنایت کیا تھا۔

۱۸- اپریل کو ایڈریسین لی گئین۔ یونیورسٹیون اور چرچون کیطرف سے بیالیس ایڈریس پیش ہوئین۔ اور ایک سو پچاس اور ایڈریسین ملکہ معظمہ کی فرودگاہ کو روانہ ہوئین۔ ملکہ معظمہ نے بہت سی دارالشفائین اور دوائی خانے دیکھے۔ ڈبلن کے زوالوجیکل باغ کی سیر کی جس مین عجیب غریب جانور دیکھے۔

۲۳- اپریل کو ملکہ معظمہ نے بڑا کام یہ کیا کہ فینکس پارک مین بحری و بری سپاہ کا معائنہ کیا۔ تین لاکھ کے قریب تماشائی جمع تھے۔ سپاہ کے سپہ سالار ڈیوک کون ناٹ تھے۔ پریڈ پر سات ہزار سپاہ تھی جس مین ۱۸ سو نیلی جاکٹ کے سپاہی یعنی بحری سپاہی اور تین ہزار پیدل اور باقی سوار تھے۔ سپاہ کے ساتھ باجے خوب بجتے تھے۔ ملکہ معظمہ سپاہ کو بہت اچھی طرح ملاحظہ فرماتی تہین۔ غرض یہ تماشا بڑا اثر انداز تہا۔

۲۴- اپریل حضرت علیا کے قیام کا یہان آخری روز تہا۔ اس مین وہ گھڑدوڑ دیکھنے گئین اور کنگس ٹون کے اسٹیشن پر لارڈ میر اور انکی لیڈی سے اُنہون نے آخری ملاقات کی اور ارشاد فرمایا کہ مین تم کو یقین دلاتی ہون کہ یہان آیرلینڈ مین آنکر مین ایسی مسرور و محظوظ ہوئی کہ اب مجھے یہان سے جانے کا افسوس ہوتا ہے۔ لارڈ میر نے بہی عرض کیا کہ مین حضور کا یہ کلام سنکر نہایت خوش و احسان مند ہوا اور مجھے امید ہے کہ سال آیندہ مین حضور پہر تشریف لائین گی۔ بعد اسکے ملکہ معظمہ جہاز مین سوار ہوئین۔ اور گہر کی طرف سفر شروع ہوا۔

آیرلینڈ مین آنے کی یادگار عظیم یہ بنائی گئی کہ ایک نئی رجمنٹ آیرش گارڈس کی بنائی گئی۔ جو سپاہیون کی نسل کا بڑا بہادرانہ کام سمجھا جاتا ہے کہ وہ بادشاہ کی ذات خاص کے محافظ ہین۔ یہ امر انکا باعث فخر ہوتا ہے۔

۲۶- اپریل کو ہولی ہیڈ مین ملکہ معظمہ آئین۔ اور ۲۷- کو ونڈسر مین رونق افزا ہوئین اس سفر مین کسیطرح کا حرج نہین ہوا۔ آیرلینڈ مین جانے کے وقت تو اُنہون نے یہ مژدہ سنا تہا کہ ۱۳- مارچ کو تیسرا پڑپوتا پیدا ہوا اور آنے کے وقت کنگس ٹون مین یہ نحس خبر سنی کہ شہزادہ ویلز اور

شہزادی ویلز دونون ساتھ برسل مین سواری پاین بیٹھے جاتے تھے کہ کسی نے شہزادہ کے قتل کرنے کا قصد کیا۔ خدا نے اُنکی جان بچادی کہ اِس قصد مین کامیابی نہین ہوئی مگر سارے ملک مین ہلکا او دھم مچ گیا۔ اور لوگون کے دلون مین آتش غضب مشتعل ہوئی ٭

۱۰ مئی کو ملکہ معظمہ قصر بکنگھم مین اور ایک ہفتہ کے بعد ونڈسر مین آئین۔ یہان ۱۷ مئی کو نٹلے کی اسپتال مین چہ سو زخمیون کا ملاحظہ فرمایا۔ اتنے زخمی کبھی اُنہون نے پہلے نہین دیکھے تھے ہر زخمی کے پاس جاکر شفقت آمیز باتین کین اور پھولون کا ایک گلدستہ دیا ٭

۱۹ مئی کو ونڈسر کے ایک گرجا مین ڈیوک یورک کے بیٹے یعنی ملکہ معظمہ کے پڑپوتے کو اصطباغ دیا گیا جس مین ملکہ معظمہ شریک ہوئین۔ دایہ کی گود مین سے اُنہون نے پڑپوتے کو اپنی گود مین لیکر بشپ کے ہاتھ مین دیا۔ اور اِس کا نام الکسنڈر ہنری ولیم فریڈرک البرٹ رکھا ٭

۱۹ مئی کو خبر آئی کہ چیف لنگ پر سے دشمنون کا محاصرہ اُٹھ گیا۔ اُس دن ملکہ معظمہ نے ڈیوک ولنگٹن کالج دیکھا۔ اسمین انکا نواسہ شہزادہ بیاٹرس کا بڑا بیٹا داخل ہوا تھا۔ ۲۲ مئی کو معمول کے موافق بالمورل مین سالگرہ کرنے گئین۔ لنڈن مین یہ سالگرہ ۲۳ مئی کو ہوئی۔ جانے سے پہلے انہون نے گرانڈیر گارڈس کی پہلی پلٹن کا ملاحظہ کیا۔ جو جنوبی افریقہ کو اپنے ساتھیون کی کمک کو جانے کو تھی۔ ۲۰ جون کو اولیائے دولت ونڈسر مین آئے۔ ملکہ معظمہ ایک اوپیرا کا تماشا دیکھکر بہت خوش ہوئین۔ پھر انہون نے ڈرائنگ روم مین اپنے مہمانون کو بلایا۔ یہ امید تھی کہ آج خدیو مصر بھی آئیگا مگر وہ جہاز پر بیمار ہوگیا۔ اسلیئے نہ آسکا۔ وہ انگلینڈ مین آگیا تھا۔ ۲۸ کو وہ ایسا تندرست ہوگیا کہ ونڈسر مین آکر ملکہ معظمہ سے ملاقات کی۔ اُسکو شاہانہ ڈنر دیا گیا۔ اور جانے سے پہلے ملکہ معظمہ نے وکٹوریا اور ڈر عنایت کیا ٭

۱۱ جون سنہ ۱۹۰۰ع کو ملکہ معظمہ نے قصر بکنگھم مین اپنے مہمانون سے ملنے کے لیئے سفر کیا۔ ۱۲ جولائی کو اوپیرا کا پورا تماشا دوسری دفعہ بغیر کسی تکان کے دیکھا۔ ۲۰ کو اولیائے دولت اوسبورن کو گئے۔ ۳۱ جولائی کو خبر آئی کہ ملکہ معظمہ کا فرزند دوم ڈیوک ایڈنبرا اس جہان سے رخصت ہوا۔ ملکہ معظمہ انکی صحت کی نازک حالت سے مطلع تھین۔ وہ کچھ دنون سے بیمار تھے۔ مگر یکایک بیٹے کے مرنے سے اُنپر صدمہ عظیم پہنچا۔ اِس غم مین اُنکے کل خاندان شاہی اور رعایا نے اُنکے ساتھ ہمدردی کی۔ ملکہ معظمہ نے

اِس صدمۂ جانکاہ مین بہادرانہ تسلیم و رضا پروانہ انکو اختیار کیا۔ ان رنجون مین بھی اپنی سلطنت کے کامون کے فرائض ادا کرنے مین ذرا کمی نہین کی۔ اِس رنج ہانگزا پر یہ غم روح فرسا اور تھا کہ اُن کی بڑی بیٹی سخت علیل تہین۔ اور اسپر شاہ اٹلی کے قتل ہونیکا اور صدمہ پہنچا۔ جنوبی افریقہ کی جنگ کی خبرین جان خراش آتی تہین۔ غرض ساری عمر مین ملکہ معظمہ کو ایسے آلام روحانی کبھی نہین ہوئے تھے جو اب ہوئے۔ بہت سے امور اہم سلطنت کے ایسے پیش ہوتے تھے جنپر انکو اور انکے وزرا کو بڑی جانکاہی کرنی پڑتی تھی ؞

جمعہ کے دن ۲۸ ستمبر ۱۹۰۰ء ملکہ معظمہ اوسبورن سے بالمورل مین تشریف لے گئین اُنکے جانے سے پہلے شہنشاہ خانم یوجینی اُنکے پاس پُرسہ کو آئین ؞

ایسٹ کوس مین جو سپاہیون کے لیئے دار الشفا ہو اُسکے کمزور بیمارون کی دعوت کی اور اُن افسرونکو جنھون نے میدان جنگ مین بہادرانہ کام کیئے تھے۔ انعام اور تمغے دیئے۔ اِس جنگ کے سبب سے بعض خوشی کے تہوار اور میلے بند رہے۔ ملکہ معظمہ کی صحت کی طرف سے اُن کے ملازمین کو تردد پیدا ہو گیا تھا۔ انکو اُمید تھی کہ ہائی لینڈس کی آب و ہوا سے جو اُنکے مزاج کے موافق ہو اُنکی صحت بحال ہو جائیگی۔ اب تک ملکہ معظمہ بدستور سابق کامون کو نہایت موشگافی کرکے بہت توجہ سے انجام دیتی تہین۔ اِن کامون مین سب سے بڑا کام اُنھون نے یہ کیا کہ آسٹریلیا کے کامن ویلتھ یعنے سلطنت جمہوری کو مستحکم کر دیا۔ اہل آسٹریلیا نے یہ عرض کیا کہ ڈیوک اور ڈچس یورک کمیشن شاہی لیکر جناب عالیہ کے نام سے آسٹریلیا کے کامن ویلتھ کے پہلے اجلاس کو کھولین۔ اِس عرض کے قبول کرنے مین ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ مین اِس معاملہ کی عظمت کو پوری طرح سمجھتی ہون کہ اِس سے آسٹریلیا کی کالونیان متحد الاغراض ہو جائینگی۔ مین آسٹریلیا کی رعایا کی بہبودی و فلاح مین بڑی دلچسپی رکھتی ہون۔ مین اِس خیر خواہی و اطاعت کی حقیقت کو خوب سمجھتی ہون جسنے جنوبی افریقہ کی جنگ مین کالونیون کو خود بخود میری اعانت کرنے پر آمادہ کیا ہے اور اُنکی پُر شوکت شجاعت کو جانتی ہون جو اُنکی سپاہ نے میدان کارزار مین دکھائی ہے۔ تھوڑے دنون بعد آسٹریلیا کے اُن سپاہیون کے پاس جو میدان جنگ مین لڑ رہے تھے۔ ملکہ معظمہ نے یہ پیغام بھیجا کہ مین تمہاری اور ہندوستانی سپاہ کی اِس بہادری اور دلیری کی قدر کرتی ہون جو تم نے میدان جنگ مین نمایان کی ہے ؞

اس مہینے کے آخر مین بلوم فونٹین کے اہل جو کچھ برسون سے لارڈ چمبرلین کے عہدہ کے کام ملکہ معظمہ کے گھر مین کرتے تھے وہ کیبل مین آئے اور اپنے عہدہ سے مستعفی ہوئے اور آسٹریلیا کے گورنر جنرل ہونے کا عہدہ پا کے ملکہ معظمہ کے دست بوس ہوئے اور اورڈر آف تھسل کا خطاب اُنکو ملا ٭

اکتوبر مین ملکہ معظمہ کو ایک تازہ غم پڑا ہوا کہ ۲۹- اکتوبر کو شہزادہ کرسچن کے انتقال ہونے کی خبر آئی- وہ ملکہ معظمہ کی تیسری بیٹی کا بڑا بیٹا تھا- اور ۱۴- اپریل ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوا تھا- ملکہ معظمہ ہی کی آنکھون کے نیچے اس نے تعلیم و تربیت پائی تھی- اور وہ بڑا سعادتمند تھا- حضرت علیا کی اطاعت کرتا تھا- اور اُنسے محبت کرتا تھا- سپہگری کا بڑا شوقین تھا- نہایت عمدہ کرکیٹ کھیلتا تھا- وہ اپنے برادر افسرون اور سپاہیون کا بڑا عزیز تھا- اور سپاہیانہ کام اچھی طرح کرتا تھا جنوبی افریقہ مین موت کے آنے نے اُسکی ساری امیدون کو خاک مین ملا دیا- ملکہ معظمہ اپنے بیٹی کو پرسہ دینے کے لیئے بہت جلد سکوٹ لینڈ سے روانہ ہوئین- اور ۷- نومبر ۱۹۰۰ء کو ونڈسر مین آگئین جو لوگ ملکہ معظمہ کی صحت و زندہ دلی دیکھنے کے خوگر تھے اُنکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ مردہ دل و خستہ جان ہوتی جاتی ہین- ان مین وہ پہلی سی شگفتگی اور خوش دلی باقی نہین رہی- مگر اس خستہ حالی مین بھی جہان اُنکے کام کرنے کا موقع ہوتا ہی- اُس مین وہ اپنی مستعدی پہلی ہی سی دکہاتی تہین ٭

۱۶- نومبر کو ملکہ معظمہ کو اُس سپاہ کے مبارکباد دینے سے بڑی خوشی ہوئی جنکے بہت سے سپاہیون کو اُنھون نے یہ کہا تھا کہ خدا تمہاری مدد کرے- اب وہ اپنے گھر کیطرف سفر کر رہے تھے- یہ نہایت مناسب تھا کہ وہ سپاہ جسنے اپنی خیر خواہی کے سبب انگریزی سپاہیون کو اپنی مدد سے سنبھالا ہو اسکو ملکہ معظمہ مبارکباد دین- اُنھون نے اس سپاہ کو سینٹ جارج ہال مین بلایا اور اُنکا ملاحظہ فرمایا- اور زبان مبارک سے اُنکو یہ ارشاد کیا کہ آج مین بڑی خوشی سے تمہارا خیر مقدم کرتی ہون اور تمہاری کل خیر خواہانہ خدمات کا شکریہ ادا کرتی ہون- مین چاہتی تھی کہ خدا تعالی تمہاری مدد کرے اور صحیح سلامت تم کو پھر اپنے گھر لائے- ان الفاظ پر اہل کولونی نے بڑی گرمجوشی سے چیئرز دیئے جنوبی افریقہ سے اول لائف گارڈس کا ایک حصہ ونڈسر مین آیا تھا- اُسکو ملکہ معظمہ نے بلایا- ۳۰- نومبر کو کنیڈا کو دوسری رجمنٹ میدان جنگ سے اپنے گھر کو جاتی تھی- اُسکو حکم ہوا کہ وہ ونڈسر مین ہوتی

ہوئی اور ملکہ معظمہ کی زبان سے مبارکباد سُنتی ہوئی جائے۔ جب وہ آئی تو ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ مین
تم کو دیکھکر بڑی خوش ہوئی کہ تم نے جو جنوبی افریقہ کے میدان کارزار مین بہادرانہ کام کیے ہین اُسکا
مین شکریہ ادا کرتی ہون۔ میری بڑی آرزو یہ ہے کہ تم خوش و خرم بخیر و عافیت اپنے گھر پہنچ جاؤ۔ ان
الفاظ پر سپاہ نے بڑے زور شور سے چیرز دیئے۔ نیو برنزوک کا ایک کارپورل تھا جسکا پاؤن لڑائی مین
اُڑ گیا تھا۔ تو وہ بیساکھیان لگا کے سپاہ کے ساتھ آیا تھا۔ ملکہ معظمہ نے اُسکے ساتھ باتین کین۔ انہون
اُس بیوہ کے پاس بھی پُرسہ کا تار بھیجا جسکا خاوند گھر جاتا تھا اور راہ مین جہاز پر مر گیا تھا۔

۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۰ء کو ونڈسر مین پبلک کو ملکہ معظمہ نے اپنا آخری دیدار دکھایا کہ وہ یہان کی
نمایش گاہ مین آئین اور ٹون ہال مین آیرلینڈ کا بہت سارا اسباب بکنے آتا تھا اُسپر توجہ کر کے
بہت سی چیزین خریدین۔ ۱۴۔ دسمبر کو اُنکے شوہر کی برسی تھی۔ معمول کے موافق اُن کے
مقبرہ پر جا کر اُنھون نے نماز پڑھی۔ یہ اُنکی نماز بھی آخری تھی۔ یہ انگلستان مین ہوئی۔
۱۸۔ کو ملکہ معظمہ نے اوسبورن مین قدم رنجہ فرمایا۔ یہان یہ امید تھی کہ تبدیلی آب و ہوا سے
قوت پھر عود کرے گی۔ اور رات کو جو بیخوابی رہتی تھی وہ دور ہو جائے گی۔ مگر اس امید مین مایوسی
ہوئی۔ بڑے دن کے لیئے بچون اور رشتہ دارون کی دعوتون کی تیاریان ہو رہی تھین کہ لیڈی
چرچل رات کو سوتی کی سوتی رہ گئین۔ وہ ملکہ معظمہ کی عمر بھر کی دوست تھین اُنکے مرنے کا اُنپر بڑا صدمہ
ہوا۔ ملکہ معظمہ کو بڑھاپے مین بڑے غم پر غم ہوئے تھے۔ ایک زخم ابھی بھرتا نہ تھا کہ اُسپر دوسرا زخم لگتا
تھا۔ لڑائیون مین افسرون اور سپاہیون کا مارا جانا۔ ایک جوان بیٹے کا مر جانا۔ بڑی بیٹی کا خطرناک
بیمار ہونا۔ جوان نواسے شہزادہ کرسچن کا مرنا۔ اور پھر لیڈی چرچل کا مرنا۔ شہزادہ ویلز کے قتل کرنے کا
قصد ہونا۔ ان سب رنجون نے ملکر ملکہ معظمہ کی قوت جسمانی اور صحت کو ضعیف کر دیا تھا۔ ساری قوم
دعا مانگ رہی تھی کہ نئی صدی ایسی مبارک شروع ہو کہ ملکہ معظمہ کی صحت اچھی ہو جائے اور از سر نو
تازہ و توانا ہو جائین۔ اور ساری سلطنت کو خوشحالی اور فارغ البالی اور امن و عافیت حاصل ہو۔

سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

پہلی جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو آسٹریلیا مین حسب ضابطہ کومن ویلتھ قائم ہو گئی۔ یہ بھی اس سلطنت کا واقعہ

عظیم ہے جسکا نتیجہ واثر دنیا دیکھیگی۔ ۲۔جنوری کو ملکہ معظمہ نے فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹس سے ملاقات فرماکر بڑی مسرت حاصل کی کہ وہ جنوبی افریقہ سے منصور ومظفر آئے تھے۔ ملکہ معظمہ نے انکو حسن خدمات کے جلدو مین ارل کا خطاب دیا اور ارڈر آف گارٹر مرحمت فرمایا۔ اور پھر انہوں نے ایک دن مسٹر چیمبرلین سکرٹری آوف سٹیٹ کولونی سے ملاقات فرمائی۔ یہ انکی ملاقات آخری تھی جو انہوں نے کسی وزیر سلطنت سے فرمائی +

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی علالت اور وفات

نومبر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ملکہ معظمہ کی اشتہا ساقط ہوگئی ہے۔ انکی عادت تھی کہ وہ ہواخوری کے بعد تھوڑی ہی تھوڑی دیر کے بعد کچھ تناول فرمایا کرتی تہین۔ اب ان مین تندرستی کی ایسی بات نہین رہی تھی کہ وہ اس طرح کہایا کرین۔ اس سبب سے انکے اہل وعیال کو بڑا تردد تہا۔ یہ قاعدہ نہین ہے کہ اسی برس سے زیادہ عمر والے آدمی غذا کو رغبت دل سے کھائین اور انکو غذا مین خوب مزا آئے مگر حضرت علیا کے اولیائے دولت اس بات کو انکی نسبت تعجب جانتے تھے کہ کھانے مین اس عمر مین انکو مزا نہ آئے۔ اور رات کو اچھی طرح نیند نہ آئے۔ جب جنرل روبرٹس سے ملکہ معظمہ کی اول ملاقات ہوئی تو انکی طبیعت ناساز تھی صرف چند منٹ تک ملاقات رہی۔ اور ۱۴۔جنوری دوسری ملاقات کے لئے قرار پائی۔ بوئیر کی لڑائی کی طوالت کا ذکر ہر وقت حضرت علیا کی زبان پر رہتا تہا اور جب ان افسرون کے مقتول ومجروح ہونے کی خبر جنکو وہ پہلے سے جانتی تہین آتی تھی تو بے اختیار ان کی آنکھون سے آنسو نکل پڑتے تھے +

ملکہ معظمہ کی صحت وعلالت کا حال ۱۹۔جنوری سنہ ۱۹۰۱ع تک کورٹ کے اس روزنامچہ سے معلوم ہوتا ہے +

(شنبہ ۱۲۔جنوری سنہ ۱۹۰۱ع) حضرت علیا اپنے معمول کے موافق شہزادی کرسچن کے ہمراہ سوار ہوکر پھرنے گئین۔ کوئی ذراسی بھی علالت کی علامت نہ تھی +

(یک شنبہ ۱۳۔جنوری سنہ ۱۹۰۱ع) اوسبورن مین ملکہ معظمہ نماز مین شریک ہوئین اور دوپہر کے بعد سوار ہوکر پھرین +

(دوشنبہ ۱۴۔جنوری سنہ ۱۹۰۱ع) ملکہ معظمہ شہزادی کرسچن اور شہزادی ہینن برگ کے ہمراہ سوار ہوکر باہر پھرین۔ ارل روبرٹس نے آنکر ملاقات کی (یہ ان کی دوسری ملاقات افریقہ کی مراجعت کے

بعد تھی ۶۰

(سہ شنبہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء) ملکہ معظمہ ڈچس ساکس کوبرگ گوتھا کے ہمراہ سوار ہوکر باہر پھرین۔

(چہارشنبہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۱ء) کل کی سواری انکی آخری سواری تھی۔ آج وہ سوار نہین ہوئین۔

(پنجشنبہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء) کوئی سرکیولر نہین لکھا گیا۔

(جمعہ ۱۸ جنوری ۱۹۰۱ء اوسبورن)۔ ملکہ معظمہ کی صحت کی حالت معمولی نہین وہ بالفعل ایسی قابل نہین کہ اپنی عادت کے موافق سواری مین بیٹھکر پھرین۔ یہ دوسرا سرکیولر تھا)

اوسبورن ۱۸ جنوری۔ سال گذشتہ مین ملکہ معظمہ کے قوا مین بہت ضعف آگیا تھا جس سے اعصاب دماغی کے نظم و ترتیب مین خلل آگیا تھا۔ اسلیئے اطبا نے یہ التماس کیا ہے کہ وہ بالکل آرام فرمائین اور کار و بار سلطنت سے پرہیز کرین۔

اس مین شک نہین کہ جنگ ٹرنسوال کے شہیدون کی فہرست مین حضرت علیا کی ذات تنہا ایک دوسرے عنوان کے نیچے مندرج ہونی چاہیئے۔ حضرت کی پچھلی علالت کے سبب سے جو جمہور کو تشویش ہورہی ہے۔ اسکی نسبت مین چنسٹر گارڈن نے سچ لکھا ہے کہ اس نئی تشویش کا جس سے قوم کو سخت ملال ہے وہی ماخذ ہے جس سے ہماری اور مصائب نکلی ہین۔ یعنے جنوبی افریقہ۔ اس خوفناک جنگ کے جاری رہنے کا اثر یہ لازمی تھا کہ وہ ملکہ معظمہ کی صحت و طاقت کو مضمحل کرتا۔ تاریخ مین کوئی ایسی نظیر نہین جس سے یہ معلوم ہو کہ کسی اور بادشاہ نے بھی اپنی رعیت کے غم و الم پر خود ایسا رنج و اندوہ کیا ہو جیساکہ ملکہ معظمہ نے کیا۔ اپنی سخت علالت سے دو ایک روز پہلے حکم دیکر ایک سپاہی کی بیوہ کو ایک تعزیت نامہ لکھوایا۔ جس مین اپنا دلی رنج اسپر ظاہر کیا کہ لڑائی ابھی تک چلی جاتی ہے اثنائے جنگ مین افسرون کے مارے جانے کا رنج و غم جو ملکہ معظمہ کو ہوتا تھا اُس سے سخت اذیت اور بیمار دولت کو ہوتی تھی۔ مگر جب موسم بہار آیا۔ اور خوشخبریان آنے لگین تو پھر ملکہ معظمہ ایسی ہوگئین جیسی کہ پہلے تھین۔ مگر جنگ نے اپنی صورت پھر بُری دکھائی۔ اور لارڈ روبرٹس واپس آئے تو سخت مایوسی ہوئی۔ اسکے بعد جو انکی صحت بگڑی پھر نہ سنبھلی وہ ان مقامات مین بھی گئین جہان ہمیشہ تازہ و توانا ہوجاتی تھین۔ مگر اب اُنپر اسکا اثر کچھ نہ ہوا۔

(۱۹ جنوری ۱۹۰۱ء کو پول مل گزٹ (علالت نامہ)۔ شام کے اخبارون مین کل قلمرو مین شائع ہوا کہ

اوسبورن دوپہر ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۱ع ملکہ معظمہ نہایت جسمانی اضمحلال سے تکلیف اٹھا رہی ہین۔ اور اسکے ساتھ علامات ایسی ہین جنکے سبب سے نہایت تشویش ہے۔

دستخط آر ڈگلس پاول ڈاکٹر اور جیمس ریڈ ڈاکٹر

یہ پہلی معمولی خبر حضرت علیا کی علالت طبیعت کی نئی صدی کے ابتدائی مہینے مین مشتہر ہوئی۔ تو انکی ہمدردی کی موج ساری دنیا مین لہرانے لگی۔ نہ فقط انکی رعیت ہی نے بلکہ روئے زمین کی ساری قومون نے انکی علالت پر رنج و اندوہ کیا۔ ۲۱۔ جنوری کو امریکہ مین سینٹ کا جو جلسہ ہوا تو تمام اہل سینٹ نے سر جھکا کے اور سب آدمی چپ چاپ کھڑے ہوئے اور پادری صاحب نے یہ دعا مانگی۔ اے خدا تو بڑی نیک نہاد ملکہ پر اپنا فضل و کرم کر۔ اور اس ساعت مین اپنا رحم اسکے تمام اعزہ و کنبے پر اور اسکی سلطنت کی رعیت پر کر۔ جو اسکو اپنی مادر مہربان جانتے ہین اور وہ انسے جدا ہوتی ہے۔ جرمنی۔ فرانس۔ اٹلی۔ سپین اور یوروپ کی تمام قومون نے خود بخود اسی طور پر اپنے رنج و ملال کو ظاہر کیا۔ دنیا کی تاریخ مین بہت کم کسی بادشاہ کے قریب المرگ ہونے کا ایسا رنج و ملال دیکھنے مین آیا ہے کہ انگلینڈ کی ساری رعایا غم کے مارے گنگ ہو رہی تھی محبت کے مارے بستر مرگ کے گرد اگرد جمع رہتی تھی۔ تینون مملکتون مین ہر قصبہ و شہر پر بیمار کے کمرہ کی اداسی و خاموشی اپنا سایہ ڈال رہی تھی۔ اسمین شبہ نہین کہ ملکہ معظمہ کا آخر وقت آگیا تھا۔ اور ہر لحظہ موت کے آنیکا خوف لگا رہتا تھا۔ آخری خبر یہ تھی کہ اس گھڑی سب طرف مایوسی کی تاریکی چھا رہی ہے۔ اسمین کسی شخص کو روشنی دیکھنے کی امید کرنا عبث خیال ہے۔

مغربی مہذب قومون ہی پر اس اندوہ والم کا انحصار نہ تھا۔ بلکہ جنوبی افریقہ کے کافر ویسٹ کوسٹ کے ہلوسا۔ ہندوستان کی سرحد کے افغان اپنے اپنے طور پر اس عظیم الشان گوری ملکہ کا غم کر رہے تھے۔ اہل انگلینڈ۔ اہل کنیڈا۔ اہل آسٹریلیا۔ اہل جنوبی افریقہ۔ اہل ہند اور اہل برطانیہ جہان تھے اس غم مین مبتلا تھے۔ سب جانتے تھے کہ اس موت سے کیا نقصان ہوگا۔ بہتیرے دلون مین ایسا رنج والم تھا کہ وہ الفاظ مین بیان نہین ہوسکتا۔ لاکھون آدمی جنہون نے کبھی عورت مرد کا بستر مرگ نہین دیکھا وہ دعائین مانگ رہے تھے۔

جب اول علالت نامہ کا اعلان ہوا ہے تو ملکہ معظمہ کا سارا کنبہ اور مقامات سے اوسبورن مین

بلایا گیا۔ جسنے ڈاکٹرون کی رپورٹ کے متعلق کل تشریح کردی۔ شہزادہ ویلز اور شہزادہ یورک تو
سنڈرنگھم مین تھے۔ شہزادہ ویلز کہین جانیکے لیے رخت سفر باندھے بیٹھے تھے۔ مگر اُنھون نے
اپنے جانے کا ارادہ فسخ کیا۔ اور اپنی بہن لوئیزا کو ساتھ لیکر ایک خاص ٹرین مین اوسبورن کو روانہ
ہوئے۔ اور ایک یا دو گھنٹے کے بعد شہزادی ویلز اور ڈیوک یورک روانہ ہوئے۔ ڈیوک کون ناٹ برلن مین
تھے۔ جب انکے پاس سمن آیا تو وہ شہنشاہ جرمن کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے۔ شہنشاہ جرمنی کی والدہ
یعنے ملکہ معظمہ کی بڑی صاحبزادی سخت علیل تہین۔ وہ مان کے پاس نہین جا سکتی تہین۔ اس لیئے
انکے بیٹے نے یہ کہا کہ مین ملکہ معظمہ کا سب سے بڑا نواسہ ہون اور میری مان علالت کے سبب سے اپنی
مان کے پاس جا نہین سکتین۔ اسلیئے میرا جانا ضرور ہے۔ وہ اور ڈیوک کون ناٹ دونون روانہ ہوئے
غرض تھوڑے عرصہ مین یہ سب جمع ہوگئے۔ پیر کو سر طامس بارلو جو خاص دماغ کے علاج مین طبیب
حاذق مشہور تھے بلائے گئے۔ علالت نامہ دوپہر کے قریب یہ مشتہر ہوا کہ ملکہ معظمہ کو آدہی رات سے
کچھ افاقہ ہوا ہے۔ کچھ کہانا بھی کھایا ہے اور آرام سے کچھ سوئی بھی ہین۔ طاقت زیادہ زائل نہین
ہوئی۔ مگر یہ علامتین زیادہ تشویش دلانے والی پیدا ہوئی ہین کہ دماغ کے ایک خاص حصہ مین
دوران خون نہین ہوتا۔

اس علالت نامہ پر تینون ڈاکٹرون کے دستخط تھے۔ جن مین سر طامس بارلو کا نام بھی تھا
دوسرا دن انگلستان کے بڑے غم کا دن تہا۔ اسمین آفتاب نے بھی اپنا مُنہ ڈھک لیا تھا۔ منگل کے
دن جو آخر علالت نامہ مشتہر ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اب ملکہ معظمہ کے جینے کی امید باقی نہین
رہی۔ وہ آٹھ بجے جاری ہوا تھا جس مین لکھا ہوا تہا کہ صبح کو ملکہ معظمہ کی طاقتین زائل ہونے کی علامتین
ظاہر ہوئین۔ اور انکی حالت بگڑ گئی۔ چار گھنٹے کے بعد لاکھون آدمیون کو جو انکی علالت کے سبب سے
فکرمند ہو رہے تھے یہ خبر سنائی گئی کہ کوئی بڑی تبدیلی اُنکی علالت مین نہین ہوئی۔ اور انھون نے
اپنے کنبے کے چند آدمیون کو جو وہان موجود تھے پہچانا ہے۔ جن مین سے ایک پرنس ویلز تھے جنسے
کچھ باتین کین۔ شہنشاہ جرمن سے وہ بہت پتلی آواز سے کچھ بولین۔ پہر وہ سو گئین *

دوپہر کے بعد چار بجے یہ علالت نامہ مشتہر ہوا کہ حضرت علیا دم واپسین لے رہی ہین اس
اثنا مین سارے دن جو بہت ہی دراز معلوم ہوتا تھا۔ تارون پر پیغامون کا تار نہین ٹوٹتا تھا کلمہ کے

ہر مقام سے ہمدردی اور محبت کے تار آتے تھے۔ شہزادہ ویلز نے لنڈن کے لارڈ میئر کو تار بھیجا کہ آپکو اِس اطلاع دینے پر میرا دردناک فرض مجبور کرتا ہے کہ میری ماں کی جان نہایت خطرناک حالت میں ہے

دستخط البرٹ اڈورڈ۔

اِسکا جواب لارڈ میئر نے یہ بھیجا کہ مین عالیجناب کی دردانگیز اطلاع پر مطلع ہوا۔ اِس سے مجھے اور میرے ساتھ لنڈن کے سارے رہنے والون کو نہایت جگر خراش غم و اندوہ ہوا۔ اہل شہر اب تک یہ دعا مانگ رہی ہین کہ مشیت ایزدی ملکہ معظمہ کے کل کنبے کے اور انکی کل سلطنت کی رعیت کے نقصان ممتنع البدل کو ابھی بدل دے۔ عالی جناب میری اِس دلی ہمدردی کی التماس کو قبول فرمائین

دستخط میئر نیگ گرین

چار بجے ملکہ معظمہ کی حالت اور زیادہ ردی ہو گئی جس کے سبب سے اب زیست کی امید بالکل منقطع ہو گئی۔ نیم بیہوشی طاری ہوئی۔ اوسبورن سے جو ۵۔ اور ۶ بجے کے درمیان لنڈن تار بھیجے گئے اُن مین سے ایک مین یہ بیان تھا۔ کہ ملکہ معظمہ کی لبون پر جان ہے۔ ایک آن کی آن مین نکلنے والی ہے۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ بیمار کے کمرہ مین تیمارداروں کو کچھ شبہہ نہ تھا کہ عنقریب خاتمہ ہونے والا ہے۔ پانچ بجے کے قریب معلوم ہوا کہ اب اِس عزیز فرمانروا کی ساری قوت سلب ہو گئی ہے۔ بیمار کے کمرہ مین شہزادہ ویلز اور انکی بی بی۔ ڈیوک و ڈچس یورک و شہنشاہ جرمن اور شہزادہ و شہزادی کرسچن اور انکی بیٹی اور اور عزیز و اقارب موجود ہین +

ملکہ معظمہ کو نزع کی حالت مین بے چینی و بے قراری نہین ہوئی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سوتی ہین۔ بشپ ونچسٹر اُنکے پاس چپکے چپکے دعائین پڑھ رہے ہین۔ ٹھیک ساڑھے چھ بجے تھے کہ اُنھون نے بغیر کسی اضطرار و اضطراب کے اِس عالم فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کی اُنکا شعلۂ حیات اپنی آخری روشنی دکھا کے بجھ گیا۔ وہ ملکہ معظمہ جو ساٹھ برس سے بارِ سلطنت اُٹھا رہی تھین وہ اِس سے سبکدوش ہوئین۔ اُنھون نے دنیا کے تاج کو اُتار ڈالا اور اُسکی جگہ بلا شرکت و سہیم غیر فانی سر پر رکھا۔ اُنکی تجہیز و تکفین بھی وفات کے بعد اُن ہی صفات کے ساتھ ہوئی جو اُنکی ذات مین حیات کے اندر تھین۔ اِسکی سادگی مین ایک عجب عظمت و جلال کی شان تھی۔ اوسبورن مین کھانے کے کمرے کا ایک حصہ اُنکے جنازے کے لیے مقرر ہوا۔ اُن کا جسم خاکی دیودار کے

اوس کے تابوت مین رکھا گیا۔ سارے اُنکے رشتہ دار و عزیز و اقارب و دوست اسوقت موجود تھے
تابوت پر شاہ اڈورڈ ہفتم نے الماس کا تاج جلوس و ڈرائنگ اور شاہانہ ڈبرون مین پہنا کرتی تھین اور
گارٹر کے جواہر اور ربن رکھے۔ کمرے کے گرد بڑے بڑے بلند درخت لگائے گئے اور طرح طرح کے
خوشنا پھول گملون مین رکھے گئے۔ غرض اس آراستگی سے معلوم ہوتا تھا کہ فردوس مین جنازہ رکھا ہوا
ہے۔ تابوت کے ہر کونہ پر چار گرانڈیر اُسکی طرف پشت کیے اُلٹی بندوقون کے کندون پر جھکے ہوے
بیحس و حرکت کھڑے تھے علم لگا ہوا تھا جس مین سکوٹ لینڈ کا شیر اور آیرلینڈ کا ہارپ نظر آتا تھا
تاریکی اور اندھیرا بالکل نہ تھا روشنی و ہوا بے تکلف آرہی تھی۔ کمرے کی خموشی اور اُداسی کا عالم
جنھون نے دیکھا ہے اُنکو مدتون تک یاد رہے گا ◆

اس ترتیب و انتظام کے ساتھ جنازہ اٹھایا گیا کہ اوسبورن مین جنازہ ملکہ معظمہ کے قدیمی
ملازمین ہائی لینڈس نے اُٹھا کر توپ کے رہکلہ پر رکھا دیہ حضرت علیا کی وصیت تھی کہ میری تجہیز و تکفین
ملیٹری ہو) جنازہ اور اُسکے ساتھ پیچھے بادشاہ اڈورڈ ہفتم و شہنشاہ جرمن اور ڈیوک کون ناٹ
اور شاہ بیلجیم اور یوروپ کے بادشاہون کے نائب اور ملکہ الیکسنڈریا اور شاہزادی لوئزا اور ڈچس
فائف اور اور شہزادیان شاہی جہاز وکٹوریا البرٹ پر گئے۔ جہازون کی دو بڑی قطارین بندھی ہوئی
کھڑی تھین۔ برٹش اور غیر قومون کے جہاز ملکہ مغفورہ کی تعظیم و تکریم کے لیے آئے تھے۔ جس وقت
جہاز شاہی ان جہازون کی قطارون مین گزرا تو اکیاسی توپین ایک ایک منٹ کے وقفے سے بیڑے کے
چھوٹین۔ جمعہ کی رات کو جہاز پر جنازہ رہا ہفتے کی صبح کو وہ ریل کے سیلون پر رکھا گیا اور لنڈن مین آیا
جب جہاز پر سے جنازہ چلا ہے تو آدمیون کا ایک ازدحام تھا۔ سب سرنگون خاموش کھڑے تھے
جب وکٹوریا اسٹیشن مین جنازہ آیا تو پھر توپ کے رہکلہ پر رکھا گیا اور شہر کے اندر گزرا۔ اُس پر تاج اور نشانات
شاہی رکھے گئے۔ اسکے جلو مین آگے برطانیہ کے بحری و بری و والنٹیر و ہر قسم کی سپاہ کے دستے تھے
اور پیچھے سلاطین اور شہزادے گھوڑون پر سوار تھے اور ملکہ اور شہزادیان گاڑیون مین سوار
تھین۔ رعایا برہنہ سر مودبانہ اُسکی آخری تعظیم بجا لاتی تھی۔ اور ہزارون باقاعدہ سپاہ اور والنٹیر
اور پولس رستہ پر دو طرفہ صف بستہ کھڑی تھی۔ پیڈنگٹن سے ونڈسر تک جنازہ اور اہل ماتم
ریلوے پر گئے۔ پھر جنازے کے ساتھ سپاہ اور اُسکے پیچھے شہزادے اور سلاطین چلے ◆

پیر کے دن دفن کرنے کی بھی رسم اختیار ہوئی اور فروگ مور میں ملکہ وکٹوریا جو سب کی
عزیز اور بڑی نیک تھین - قبر مین دفن ہوئین - ملکہ معظمہ کا مرنا بھی سر پر تاج شاہی رکھتا تھا جو
بدرجہا اِس تاج سلطنت سے اعلیٰ و افضل تھا جسکو یا سٹھ برس تک پہنا تھا - ۱۸۳۷ء مین وہ
تاجدار اسلیئے بنی تھین کہ وہ ملکہ بن کر فرمانروائی کرین - جو اُنہون نے بڑی شان و شکوہ سے کی مگر
سنہ ۱۹۰۱ء مین اُنہون نے ایک اعلیٰ درجہ کا تاج شاہی سر پر پہنا کہ وہ سب سے برتر ملکہ بنکر اپنی قوم کے
دلون پر جو اِسوقت مضطر ہو رہی تھی اپنی یاد سے حکمرانی فرمائین - افسوس ہو کہ وہ جو کلی (ملکہ
معظمہ کا نام نہیال کا) سنہ ۱۸۱۹ء مین کھلی تھی وہ اب پژمردہ ہو کر خاک مین مل گئی - وہ مادر مہربان اپنی
آخری آرام گاہ مین آرام کرتی ہو - جسنے برطانیہ کو پال پوس کر ایسا بڑا بنایا کہ دنیا کے چوتھائی رقبہ
پر اور اُسکی تہائی آبادی پر فرمانروائی کرتی ہے - اِن مین وہ سادگی تھی جو ایک عورت مسماۃ وکٹوریا
مین ہونی چاہیئے - اور شان و شوکت و عظمت و جلال وہ تھا جو ملکہ وکٹوریا مین ہونا چاہیئے - ملکہ
وکٹوریا کی سلطنت کے جتنے برس پر برس آتے گئے - وہ برطانیہ کی روح اور اُسکی اعلیٰ درجہ کی عظمت و جلال و حسنات
کی جسم بنتی گئین - ۲۲ - جنوری کو جب اُنکی روح نے پرواز کی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ قوم کی جان نکل گئی ؎

محمد ذکاءاللہ دہلوی
المخاطب بہ شمس العلماء و خان بہادر

ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء
دہلی

ضمیمۂ اوّل

ملکہ معظمہ کی اولاد

ملکہ معظمہ اور پرنس البرٹ کے نو بچے تھے۔ جن مین چار بیٹے تھے۔ جن کے نام نامی یہ ہین۔ اول۔ البرٹ اڈورڈ پرنس ویلز۔ جو انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ ہفتم کے نام سے ہوا۔ دوم الفرڈ جو ڈیوک اڈنبرا تھا اور پیچھے ڈیوک سیکس کوبرگ گوتھا ہوا۔ سوم آرتھر جو ڈیوک کون ناٹ تھا۔ چہارم لیوپولڈ جو ڈیوک البنی تھا۔ پانچ بیٹیان تھین۔ اول وکٹوریا جو ولیعہد پروشا تھین اور پیچھے شہنشاہ بانو فریڈرک شہنشاہ جرمنی کی ہوئین۔ دوم ایلائس جو گرینڈ ڈچس ہسی تھین۔ سوم ہلینا جو شہزادی کرسچن جلس وگ ہولسٹین تھین چہارم لوئیس بالوئزہ جو مارکوئیس لورن کی تھین۔ اور بعد ازان ڈچس آرگائل کی ہوئین پنجم بیاٹرس جو شہزادی ہنری بیٹن برگ کی ہوئین +

ملکہ معظمہ کی زندگی مین دو بیٹون لیوپولڈ ڈیوک البنی اور الفرڈ ڈیوک سیکس کوبرگ۔ گوتھا اور ایک بیٹی ایلائس گرینڈ ڈچس ہسی کا انتقال ہوا +

ملکہ معظمہ کی اولاد جو اُنکے بعد زندہ رہی

ملکہ معظمہ کے بعد دو بیٹے زندہ تھے ایک پرنس ویلز (جو اب اڈورڈ ہفتم ہین) اور دوسرے آرتھر ڈیوک کون ناٹ۔ اور چار بیٹیان زندہ تھین۔ ایک وکٹوریا شہنشاہ بانو فریڈرک۔ دوسری ہلینا شہزادی کرسچن تیسری لوئیس ڈچس آرگائل۔ چوتھی بیاٹرس شہزادی ہنری بیٹن برگ۔ سب سے بڑی شہزادی وکٹوریا (شہنشاہ بانو فریڈرک) نے ۵ اگست ۱۹۰۱ء کو تقریبًا سات مہینے بعد اپنی مان کے انتقال فرمایا فرنیگ فورٹ کے قریب فریڈرچ شرف مین یہ انتقال ہوا تھا +

پوتے پرپوتے نواسے پرنواسے پوتیان پرپوتیان نواسیان پرنواسیان اُنکی شادیان

ملکہ معظمہ کے سب بچون کی شادیان ہوئین اور سوائے شہزادی لوئیس کے سب صاحب اولاد بھی ہوئے۔ ملکہ کے پوتے پڑپوتے نواسے پرنواسے پوتیان پڑپوتیان نواسیان پرنواسیان تعداد مین چالیس تھین ان مین سے اُنکے وفات کے وقت ۳۱ کتیس زندہ تھے اور نو نے اُنکی زندگی مین انتقال کیا تھا۔ ان مین سے سترہ کی اُنکی حیات مین شادیان ہوئین منجملہ انکے دو شادیان بہن بھائیون کی اولاد مین آپس مین ہوئین۔

گرنیڈ ڈیوک ہسی (شہزادی ایلائیس کا صرف ایک نہ ملا بیٹا) شہزادہ الفرڈ کی دوسری بیٹی شہزادی وکٹوریا ملیٹا سے بیاہا گیا۔ پروشا کا شہزادہ ہنری (پروشا کی ولیعہدہ کا دوسرا بیٹا) شہزادی آئی رین میرس (شہزادی ایلائیس کی تیسری بیٹی) سے بیاہا گیا۔ ان نکاحون مین سے پہلے نکاح مین ۲۱۔ دسمبر ۱۹۰۱ء کو طلاق ہوگئی ✽

ملکہ معظمہ کی اولاد کی اولاد اور یوروپ کے فرمانروا خاندان

باقی اولاد کی اولاد کی شادیان ایسی ہوئین کہ انکے سبب سے یوروپ کے بڑے بڑے فرمانروا خاندانون سے ملکہ معظمہ کی رشتہ مندی ہوگئی۔ ولیعہدہ پروشا (شہنشاہ بانو فریڈرک) کی تیسری بیٹی شہزادی سوفی ڈورتھیا کی شادی ۱۸۸۹ء مین شاہ گریس کے بیٹے ڈیوک سپارٹا سے ہوئی۔ شہزادی ایلائیس کی سب سے چھوٹی بیٹی (شہزادی ایلکس وکٹوریا) کی شادی ۱۸۹۴ء مین نکولاس دوم زار روس سے ہوئی اور شہزادی ایلائیس کی دوسری بیٹی (ایلزبیتھ) کی گرینڈ ڈیوک سرج اوف روس سے شادی ہوئی۔ یہ ایلکسنڈر دوم زار روس کا چھوٹا بیٹا تھا اور زار نکولاس دوم کا چچا تھا۔ شہزادہ الفرڈ کی سب سے بڑی بیٹی (شہزادی میری) کی شادی ۱۸۹۳ء مین فرڈ اینڈ ولیعہد رومینیا سے ہوئی۔ پرنس ویلز کی چھوٹی بیٹی موڈ کی ۱۸۹۶ء مین ڈنمارک کے شہزادہ چارلس سے شادی ہوئی ✽

انگلینڈ مین شادیان

پرنس ویلز کی بڑی بیٹی لوئزہ کی شادی ڈیوک فائف سے ہوئی۔ صرف یہی ایک شادی انگلینڈ کے امیر زادہ سے ہوئی ہو۔ ایک اور پوتا شہزادہ جارج ڈیوک یورک کی (جو اب پرنس آف ویلز ہے) اور ادورڈ ہفتم کا صرف یہی ایک بیٹا زندہ ہو۔ ٹیک کی شہزادی میری سے بیاہا گیا ہے ✽

جرمنی مین شادیان

باقی سات شادیان ملکہ معظمہ کی اولاد کی جرمنی کے شاہی خاندانون مین ہوئین۔ جرمن کے شہنشاہ ولیم دوم (شہزادی ولیعہدہ) کے بڑے بیٹے نے شہزادی وکٹوریا آگسٹس برگ سے شادی کی شہزادی ولیعہدہ کی ایک بیٹی شارلٹ کی سورونی شہزادہ مننگس سے ۱۸۷۸ء مین شادی ہوئی اور دوسری بیٹی فریڈرک وکٹوریا کی شادی اڈلف کے شہزادہ سچرم برگ سے ۱۸۹۰ء مین ہوئی۔ اور تیسری بیٹی مارگریٹ بیاٹرس کی شادی ۱۸۹۳ء مین ہسی کیسل کے شہزادہ فریڈرک چارلس سے ہوئی۔

شہزادی ایلائیس کی بڑی بیٹی وکٹوریا کی شادی سنہ ۱۸۸۴ء مین ہیٹن برگ کے شہزادہ لوئیس سے ہوئی شہزادہ الفرڈ کی تیسری بیٹی الیگسنڈرا کی سنہ ۱۸۹۶ء مین ہوہن لوہ لین جن برگ کے شہزادہ کی جورونی شہزادی سے شادی ہوئی۔ شہزادی ہلینا کی سب سے بڑی بیٹی (لوئیس آگسٹس) کی سنہ ۱۸۹۲ء مین ین ہالٹ کے شہزادہ اری برٹ سے ہوئی *

چوتھی نسل مین شادیان

ملکہ معظمہ کی زندگی مین انکی چوتھی نسل مین صرف ایک شادی ہوئی۔ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو ان کی سب سے بڑی نواسی کی بیٹی کی شادی ہنری سی ام ری ریس سے ہوئی *

ضمیمۂ دوم

تصاویر و سکّے و میڈل اور ڈاک کے ٹکٹ و یادگارین

ملکہ معظمہ کی تصاویر و پیکرین و بُت و مورتین صدہا تخت نشینی سے ماقبل و مابعد اور شادی کے پیچھے بنی ہین۔ مگر اُن مین ایک بھی ایسی نہین ہے کہ وہ شگفتگی و خندہ روئی کو جو آپکے چہرہ مبارک کے ساتھ مخصوص تھی، ہو بہو دکھلا سکے۔ اور اُنکی کوتاہ قدی مین جو حسانت تھی اُسکو بتلا سکے ✦

سارے بڑے بڑے شہرون مین ملکہ معظمہ کی مورتین سٹے چو سنگین یا برونز وغیرہ کے بنے ہوئے ہین۔ اور بڑے بڑے صناعون نے اُنکے بنانے مین اپنی صنعت کاریون کے جوہر دکھائے ہین۔ اُنکی ایک بڑی یادگار سنگین ساٹھ فیٹ اونچی قصر بکنگھم مین ہال مین لگائی گئی ہے۔ اِس مین ملکہ معظمہ کی پیکر بنی ہوئی ہے۔ اور اُسکے گرد رموز و کنایون مین عدالت و صداقت و سخاوت کی تصویرین بنی ہوئی ہین اور سب سے اوپر فتح کی تصویر ہے۔ جسکو استقلال اور شجاعت سہارا دے رہی ہین۔ اِس قصر مین اُنکی ایک اور یادگار بنائی گئی جس مین تین لاکھ روپے خرچ کیے گئے ہین ✦

سکّے

اِنکے سکون مین ایک طرف چہرہ بنایا گیا ہے۔ اِس چہرہ مین تین دفعہ اصلاح ہوئی ہین۔ پہلے سکون مین سر پر تاج نہین ہے۔ صرف بالون کی چوٹی گردن پر بڑی خوبصورتی کے ساتھ مڑی ہوئی ہے تانبے کے سکون مین بالون کے ساتھ پھولون کا ہار بھی گُتھا ہوا بنایا گیا ہے۔ پھر ۱۸۸۷ء مین سر پر چھوٹا سا تاج بھی بنایا گیا۔ اور چہرہ مین اِس عمر کے جو اُسوقت تھی خط و خال دکھائے گئے پھر ۱۸۹۳ء مین اِس چہرہ کی ترمیم ہوئی۔ جس مین تاج اچھی طرح دکھایا گیا ✦

میڈل

میڈل جن مین اکثر ملکہ معظمہ کا چہرہ بنایا گیا ہے۔ اکثر جنگی بحری و بری لڑائیون کی یادگار کے لیے بنائے گئے ہین۔ ایک تاجپوشی کی یادگار کے لیے بھی میڈل بنا۔ اور جوبلی میڈل اور ڈائمنڈ جوبلی میڈل بھی بنائے گئے ہین ✦

ڈاک کے ٹکٹ

ڈاک کے ٹکٹون پر چہرہ کا بنانا ملکہ معظمہ ہی کی سلطنت کا ایجاد تہا۔ ڈاک کے ٹکٹون پر جو پہلی دفعہ چہرہ بنایا گیا۔ اُس مین کبہی تغیر و تبدل نہین ہوا۔ وہ ایک ہی کل تمام سلطنت مین جاری رہا۔ بہت سی کولونیون مین ٹکٹون پر نئے چہرے ملکہ معظمہ کے منقش ہوئے ہین +

یادگارین

تمام روئے زمین پر یوروپ و ایشیا و افریقہ و امریکہ و آسٹریلیا مین حضرت علیا کی جتنی یادگارین بنائی گئی ہین۔ اور ان کے عہد سلطنت مین جتنی نئی چیزین منکشف ہوکر اُنکے نام نامی سے مشرف ہوئی ہین۔ ایسی کسی اور بادشاہ کی کبہی نہین ہوئین۔ افریقہ مین رود نیل کا منبع نیانزہ جو اب تک کسی کو معلوم نہ تہا۔ ان ہی کے عہد ہمایون مین دریافت ہوکر نیانزہ وکٹوریا مشہور ہوا۔ ایک کولونی کا نام وکٹوریا ہے۔ ایک عجیب و غریب پہول اُنکے عہد مین نیا دریافت ہوا۔ جسکے پتے پتیان معرفت کردگار کا ایک دفتر ہے۔ وہ بہی نام نامی سے موسوم ہی۔ ایک گاڑی نہایت خوشنما آرام کی چار پہیون کی چہتری دار فوایٹان وکٹوریا کہلاتی ہی۔ بعض رنگ و موسم و صنعت کاریان و جہاز ان ہی کے اسم سامی سے موسوم ہین۔ رفاہ عام کی عمارات جو اُنکی یادگار کے لیئے تعمیر ہوئی ہین اُنکا ذکر جا بجا ہم نے اس کتاب مین لکہا ہی۔ وکٹوریا برج اور وکٹوریا انسٹی ٹیوشن ہین مین مشہور ہین۔ اُنکی حیات مین جتنی یادگارین بنی ہین۔ اُنکے مرنیکے بعد بہی اُنسے کچہہ کم نہین بنین کلکتہ مین وکٹوریا میموریل ہال ایسی رفیع الشان عمارت تعمیر ہورہی ہی کہ وہ بہی دنیا کی نامور عمارات مین سے ایک ہوگی +

روئے زمین پر تو اُنکی حیات کی یادگارون سے انکی وفات کے بعد زیادہ یادگارین بن سکتی ہین۔ مگر آسمان پر انکی یادگار ہے جو اب نہین بن سکتی۔ وہ ایک چہوٹا سا سیارہ بارہوین قدر کا ہی جس کو ہائنڈ صاحب نے ۱۸۵۰ء مین دریافت کیا تہا جسکا نام وکٹوریا ہی +

تمت

کتبہ ابو یوسف محمد الدین غفرلہ

(وزیرآبادی)

فہرست کتب موجودہ مولفہ خان بہادر شمس العلما محمد ذکاء اللہ

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
فلسفہ افعال منتخب الاشغال	۸ر	ار	عجائب الحساب	۸ر	۲ر
اکسیر دولت ۔ دولت پیدا کرنیکے طریقوں میں ہے	۸ر	ار	رسالہ علم مساحت ٹوڈ ہنٹر	۱۲	ار
کیمیائے دولت	۸ر	ار	مبادی الانشا حصہ اول ۔	۸ر	ار
فلسفہ سیاسیہ مالیہ	۶ر	۰ر	مبادی الانشا حصہ چہارم	۵	ار
شرقی طبیعیات کی ابجد	۴ر	۰ر	محاسن الاخلاق ۔	۱۲ر	۳ر
غربی طبیعیات کی ابجد	۴ر	۰ر	تہذیب الاخلاق	۶ر	ار
شرقی غربی طبیعیات پر محاکمات	۲ر	۰ر	تعلیم الاخلاق	۸ر	ار
اہل یونان کی طبیعیات کی تاریخ	۴ر	۰ر	صحیفۂ فطرت	۱۲ر	۳ر
اہل اسلام کی طبیعیات کی تاریخ	۴ر	۰ر	مجالس مناظرہ	۳	۰ر
سائنس و مذہب کی رزم و بزم	عہ ر	ار	اہل عرب کا جبر مقابلہ	۴ر	۰ر
فرہنگ فرنگ	۱۰	ار	جغرافیہ ریاضیہ	۸ر	ار
تقویم اللسان	۴ر	ار	تحریر اقلیدس مقالہ اول و دوم مع شرح و نتائج	۶ر	ار
رسالہ برناڈ سمتھہ حساب (ان دونوں کتابوں کی ملاکر قیمت ایک روپیہ ہے محصول ۲ر)	۱۲	۲ر	شرح اول شش مقالہ و مقالہ یازدہم و دوازدہم		
معاون الحساب	۸ر	ار	جو درس میں جاری ہے	۸ر	ار

کمیشن ۔ پانچ روپیہ کے خریدار کو ایک آنہ فی روپیہ ۔ چھ روپیہ سے دس روپیہ تک کے خریدار کو ڈیڑھ آنہ فی روپیہ ۔ گیارہ روپیہ سے انیس روپیہ تک کے خریدار کو دو آنے فی روپیہ ۔ بیس روپیہ اور اس سے زیادہ کے خریدار کو بیس روپیہ سیکڑہ کمیشن دیا جائیگا ۔ محصول ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا ۔ اور سب نقد روپیہ لیا جائیگا ۔ جو اخبار نویس عنایت فرماکر اپنے اخبار میں ان اشتہارات کو چھاپ دینگے ۔ کہ یہ کتابیں انکی معرفت مل سکتی ہیں اور جتنی درخواستیں انکے مطبع میں آئیں تو میرے پاس بھیجدیں تو انکو ان درخواستوں کے مطابق بیس روپیہ سیکڑہ کمیشن دونگا ۔ ان کتابوں کے مفصل اشتہار بھی چھپے ہوئے ہیں جنکو مطلوب ہو منگالیں

محمد عطاء اللہ ۔ دہلی چیلوں کا کوچہ ۔ سنہ ۱۹۰۴ع